من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة

از تصنیف مقبول بارگاہ رب العالمین امام العارفین سید المحققین حضرت شیخ عبد القادر محی الدین علیہ رحمۃ اللہ

غنیۃ الطالبین مترجم

اردو ترجمہ از تالیف حضرت شیخ محمد

فتوح الغیب مترجم

اردو باہتمام شیخ عبد الحق الشیخ محی الدین مرحوم و عبد السلام مالکان مطبع صدیقی و تاجران کتب لاہور

مطبع صدیقی واقع دکان لاہور مطبوع

قیمت للعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْکَامِلِیْنَ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ **اَمَّا بَعْدُ** چونکہ جناب پیران پیر عالم ربانی محبوب سبحانی جیسے کہ طریقہ تصوف وسلوک مین بڑے کامل تہے حتی کہ امام السالکین وقدوۃ العارفین وشیخ شیوخ الطریق بالتحقیق وغیرہا القاب سے ملقب ہین ویسے ہی علوم شریعت مین بہی ایک بڑے امام محقق مدقق ہوے ہین مخالفین اہل سنت والجماعت ومبتدعین زائغین کے جمیع فرق ضالہ پر رد قدح اور اون کے محدثات وبدعات مخترعات کا قلع وقمع خوب ہی کیا ہے ہر ایک فرقہ زائغہ و گروہ باطلہ کے اقسام اور اصناف بیان کر کے نہایت عمدہ طور پر اون کے طریق جائرہ وسبل عوجہ کو خراب وبرباد کیا ہے اُن کے بڑے بڑے قصور بامات عالیہ کو جو صدہا سال سے اُن کے قیاسات فاسدات کے معمارون نے بنا کر تیار کیا تہا سب یکلخت منہدم کر دیا اور اُن کے محدثات کے بڑے اونچے اونچے آثار ومینارون کو یکدم مسمار کر دیا اس باب مین ایسی تحقیق کی کہ اگر ذرہ بہر بہی کسیکو جادہ اعتدال شرعی سے مائل ومنحرف ومنصرف دیکہا تو اسکو دہر بایا سب کی قلعی کہولدی اور ایسی باتین کیونہ کر تے انکی حقیقت حال دریافت کر نیسے کچہہ تعجب نہین ہی کیونکہ جناب پیر صاحب امام الائمہ صاحب مناقب وفضائل جمیع شیخ شیوخ المحدثین قاطع عنق المبتدعین الضالین اجمعین جن کے فضائل اسقدر ہین کہ انکے واسطے دفاتر چاہئین یہ موقع ان کے بیان کا نہین ہے اس جگہہ گنجایش ووسعت نہین ہے فقط شعر صاحب پندنامہ عطار پر اکتفا کرتے ہین ؎ احمد حنبل کہ بود او مرد حق بود در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق ایسے امام جلیل القدر عالیشان سیف صارم کے پیرو تہے اُن کی ڈہنگ کو حضرت پیر صاحب نے اختیار کیا ہے، حاصل کلام وخلاصہ مرام یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب نے اصحاب امام ابی حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ پر بہی نکتہ چینی کی ہے جو شخص سلک احقاق حق وابطال باطل مین منسلک ہوجاتا ہے مضمون قول الحق ولو کان مرا کسی کو نہین چہوڑتا بڑے سے بڑا کیون نہ ہو نقاد اور محک کا کام یہی ہے کسی کا لحاظ نہین کرتا گو جناب امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ بڑے امام جلیل الشان ہین ولیکن غلطی وسہو اور نسیان وخطا سے سوا انبیاء علیہم السلام کے کون معصوم ہے ہر کسی سے کچہہ نہ کچہہ ہو ہی جاتا ہے اس بنا پر پیر صاحب نے اپنی کتاب مستطاب **غنیۃ الطالبین** مین امام صاحب علیہ الرحمۃ کے اصحاب کا رد لکہا ہے چنانچہ بہت سے آدمیون نے اسکی مختلف تاویلین کی ہین کسی نے اس قول کی جو جناب پیر صاحب نے اصحاب امام ابی حنیفہ کے حق مین کہا ہے تاویل شروع کی کسی نے ابو حنیفہ سے مراد کوئی اور ابو حنیفہ غیر مشہور مجہول رجما بالغیب

فرض کرکے اپنا داؤ نکالا کسی نے کچھ کسی نے کچھ ہر ایک نے اپنا اپنے تیر بغیر نشانہ چلائے ولیکن کچھ نہ بن آئی آخر مجبور ہو کر بعض نے ایسی ترکیب نکالی کہ وہ بے شک اپنی حیلہ دفع میں لائق آفرین ہے گو وہ فی الواقع حبل سے اضعف واہون مثل بیت العنکبوت اور سب سے اوہی اخرب ہے لیکن اس لحاظ سے کہ عوام کالانعام تو برکنار بعض علما بھی بسبب شدت تعصب آنکھ بند کرکے اس اختراع کی تقلید کرکے اس قول واہی کی بلا میں مبتلا ہو گئے سب پر فوقیت لیگیا وہ یہ حیلہ ہے کہ یہ کتاب مستطاب جناب پیر صاحب قدس سرہ العزیز کی سرے سے تصنیف ہی نہیں ہے کسی غیر کی ہے اور پیر صاحب کے نام سے اسکی شہرت غلط ہے اگر ذی انصاف اعتساف سے خالی ہو کر غور کرے تو بالکل اسکو اسبات کی بناوٹ و تصنع ثابت ہو جاوے کیونکہ اگر مصنفات مشہورات کی نسبت یہ احتمال نکالا جاوے تو بس کوئی تصنیف کسی مصنف کی رہنے کی نہیں یہ امانت سراسر خیانت ہو جائیگی مصنفات معروفہ بنام مصنفین کے بارہ میں سب کا قول مسلم چلا آتا ہے کوئی اس امانت کی ارتفاع کا قائل نہیں ہے الا ماشاء اللہ جسکا ثبوت یہ براہین بالیقین ہو جاوے قطع نظر اسکے جب کہ بڑے بڑے علماء و فضلاء کبراء اس کتاب مستطاب کا انتساب بجناب پیر صاحب کرتے ہوں کبراہی یکسے جن کے اقاویل بلا دلیل اباطیل و تخرصیل کیطرف نسبت نہ کیئے جاویں بلکہ مستندات و مستشہدات کے مقامات میں ذکر کیئے جاویں جیسے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام علامہ حافظ ناقد صاحب الجرح والتعدیل محمد بن احمد ذہبی جنکی میزان الاعتدال فی اسماء الرجال تصنیف ہے یہ اسی پایہ کے امام ہیں کہ اگر بالفرض کسی اور شخص سے اس کتاب کی نسبت ثبوت نہ ملتا تو بس اکیلے تنہا ہی کافی تھی ان کی قدر و منزلت و منقبت و مکرمت علماء ہی جانتے ہیں اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث کامل شمس الہند وغیرہم اور لطف یہ کہ مقلدین ابی حنیفہؒ سے بڑے بڑے محققین پیر صاحب کی تصنیف ہونے کے قائل ہیں جیسے ملا علی قاری جو ہر گروہ مقلدین امام ابو حنیفہؒ مانے جاتے ہیں اور شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی تو پھر بھلا ان علماء عظام و فضلاء کرام کے مقابل میں کس کی بلا سند گھڑلی بناوٹی بات تسلیم کیجا سکتی ہے اگر اس کتاب کی تصنیف بنام پیر صاحب کے ثبوت میں پورے طور پر علی الاستیعاب علماء متقدمین و متاخرین کے اقوال نقل کیئے جاویں تو بہت بڑی ذی حجم کتاب بنجائے ہم بخوف طوالت موجب ملالت مشتے نمونہ از خروار و دانہ از انبار بسیار ہدیہ ناظرین منصفین کرتے ہیں منصف مزاج کیواسطے تو ایک کلمہ ہی کافی ہوتا ہے جس سے حق کو باطل سے تمیز کر سکتا ہے اور متعسف متعصب مزاج کیواسطے دفتر کیونکر ہوں الآن کما کان کا مضمون ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم و ہا انا اقول بتوفیق الرب الرحمن و ہو المستعان و علیہ التکلان فی کل امر و شان فی کل حین و آن الحافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب العلو للعرش کے صفحہ ۵۳ اسطبوعہ مطبع انصاری دہلی میں خدائے تعالیٰ کے عرش پر ہونے کے ثبوت میں استشہاداً جناب پیر صاحب کا قول اُن کی کتاب غنیۃ الطالبین سے نقل کرکے فرماتے ہیں عبارتہ ہکذا قال الشیخ الاسلام سید الوعاظ ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح بن جنکی دوست الجیلی الحنبلی شیخ العراق فی کتاب الغنیۃ لہ وہو مجلد اما معرفۃ الصانع بالآیات والدلائل علی وجہ الاختصار فہو ان یعرف ویتیقن ان اللہ واحد احد الی ان قال وہو مستو علی العرش محتو علی الملک محیط علمہ بالاشیاء الخ ترجمہ فرمایا شیخ الاسلام و اعظ واعظوں کے سردار

ابو محمد عبد القادر ابن ابی صالح بن جنگی دوست جیلی حنبلی شیخ عراق نے اپنی کتاب غنیہ مین اور وہ بڑی کتاب ہے لیکن پہچاننا خدا کا ساتھ
نشانیون اور دلیلون کے اختصار کے طور پر پس وہ یہ ہے کہ آدمی پہچانے خدا کو اور یقین کرے کہ تحقیق خدا اکیلا تنہا ہے
یہان تک کہ فرمایا پیر صاحب نے اور خدا عرش پر قرار پکڑنے والا ہے تمام جہان کو گھیرنے والا ہے اُسکا علم سب چیزون کو
محیط ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۴ مطبوعہ مطبع گلزار محمدی واقع لاہور مین فرماتے ہین عبارتہ ہکذا وَاَمَّا مَا
وَقَعَ فِی الْغُنْیَۃِ لِلشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ رحمہ الخ اور لیکن وہ جو واقع ہوا ہے غنیہ مین جو تصنیف ہے
جناب شیخ عبد القادر جیلانی رضی الخ ملا علی قاری امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسند کی شرح صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ مطبع گلزار
محمدی واقع لاہور مین فرماتے ہین وَوَقَعَ فِی الْغُنْیَۃِ لِلْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ السَّیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ الخ
ترجمہ اور واقع ہوا ہے کتاب غنیہ مین جو تصنیف ہے شیخ عبد القادر صاحب کی شیخ صاحب محدث دہلوی فتوح
الغیب کی شرح صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور مین فرماتے ہین در غنیہ کہ از تصانیف مشہورۂ حضرت است الخ یعنے
غنیۃ الطالبین مین جو حضرت شیخ عبد القادر صاحب جیلانی کی مشہورہ تصانیف سے ہے الخ مولوی عبد الحی صاحب محدث
لکھنوی رحمہ اپنے رسالہ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل جو ملحق ہے میزان الاعتدال فی نقد الرجال کے آخر مین
جواب دیتے ہین ان کذابون کا جو کہتے ہین غنیہ حضرت پیر صاحب کی تصنیف نہین ہے عبارتہ ہکذا اَمَّا اَوَّلًا فَلِاَنَّ
نسبتہا الیہ مذکورۃ فی کتب ابن حجر وغیرہ من الاکابر فانکار کونہا من تصانیفہ غیر مقبول عند الاکابر
واما ثانیا فلان من طالع الغنیۃ من اولہا الی اخرہا حرفا حرفا علم کونہا من تصانیفہ قطعا
واما ثالثا فلانہ علی تقدیر تسلیم انہ لیس من تصانیفہ بل من تصانیف غیرہ لا یشک من یطالعہا
ان مولفہا فاضل ربانی کامل حقانی وان کان غیر شیخ الجیلانی فلزوم کون الحنفیۃ مرجئۃ
تیصر یح من ہو من الطائفۃ المتفقۃ باق الی الان کما کان وان اندفع الطعن عن الشیخ الجیلانی قطب
الزمان ترجمہ اپہر جواب اول پس واسطے کہ تحقیق نسبت کرنا اس کتاب کا طرف حضرت پیر کے ذکر کیا گیا ہے حافظ
ابن حجر اور ان کے سوا اور بڑے بڑے علما کی کتابون مین پس پہلون کا غنیہ کے حضرت پیر صاحب کی تصنیف ہونے سے
انکار کرنا مقبول نہین ہے اور لیکن دوسرا جواب پس تحقیق جو شخص غنیہ کا اول سے آخر حرف بحرف مطالعہ کرے تو اسکا حضرت
پیر صاحب کی تصانیف سے ہونا یقینا جان لیگا اور لیکن تیسرا جواب پس تحقیق بر تقدیر تسلیم اسبات کے کہ غنیہ حضرت پیر صاحب کے
تصانیف سے نہین بلکہ اُن کی غیر کی تصانیف سے ہے پس نہین شک کرتا اسکا مطالعہ کرنیوالا اسبات کا کہ تحقیق غنیہ کا مصنف
فاضل ربانی اور کامل حقانی ہے اگرچہ حضرت پیر صاحب کے سوا کوئی اور شخص ہی ہو کتاب **غنیۃ الطالبین** حضرت پیر صاحب
ہی کی تصنیف ہونے کے دلائل اگرچہ اور بھی ہین لیکن منصف مزاج کے لئے اسقدر ثبوت جو دیا گیا ہے کافی ہے اور متعصب
نہ ماننے والے کے لئے اگر دفترون کے دفتر لکھے جاوین تو بھی کافی نہین ہو سکتے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فہرست مضامین کتاب مستطاب غنیۃ الطالبین اردو مترجم تصنیف شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تمت

فہرست مضامین کتاب مستطاب فتوح الغیب مترجم اردو تصنیف شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تلخیص الصحاح اردو مترجم

حضرات

یہ بات تو ظاہر ہے کہ دین اسلام کا مدار کتاب اللہ کے بعد حدیث کی چھہ ضخیم کتابون (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، موطا امام مالک) پر ہے اور انکی ضخامت کے بھاری سبب اول اسناد دوم ایک ہی حدیث کا اکثر بار بار آنا ہے اسمین شک نہین کہ معتبر اسناد حدیث کیساتھہ ہونا ضروری ہے مگر جب اس قسم کی کتابین پہلے چھپ چکی ہون تو پھر باسقاط اسناد و حذف مکررات (خصوصاً جب کہ ہر حدیث کیساتھہ کوئی علامت اصل کتاب کی رہے جس سے اگر اسناد حدیث پر بحث واقع ہی ہو تو فوراً وہ حدیث اصل کتاب سے نکال لیجاوے) کچھہ حرج واقع نہین ہوتا اور بہت سا حجم کم ہوسکتا ہے چنانچہ قاضی القضات شرف ہبتہ اللہ بن عبدالرحیم بارزی رحمہ اللہ و دیگر بزرگان دین نے کل صحاح ستہ کی حدیثون کو باسقاط اسناد و حذف مکررات یکجا جمع کر دیا ہے مضامین حدیث کو حروف معجمہ کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے جس سے حدیث کو نکالنے مین آسانی ہوگئی ہر حدیث کیساتھ علامت لگا دی کہ جس سے پتہ چل سکے اس حدیث کو اصحاب صحاح ستہ مین سے کتنون نے روایت کیا ہے اور کتنون نے نہین کیا

غرض اس مجموعہ کو ایک عجیب ومختصر خلاصہ صحاح ستہ کا بنا دیا ہے لیکن اس قسم کا کہ اصل حدیث مین کچھ نہی مداخلت کی گئی ہو یا کوئی حدیث ترک کی گئی ہو بلکہ اس طرح کہ مثلاً بخاری کی پوری حدیث کو نقل کرکے پھر یہ بتا دیا ہے کہ مسلم نے اس سے زیادہ کون سے لفظ روایت کیے ہین ترمذی رحمہ نے کون سے چھوڑ دیے ہین امام مالک نے کہان اختلاف ظاہر کیا ہے اور کہان اتفاق وغیرہ وغیرہ اور جس حدیث کو چھہون اصحاب نے بالاتفاق ایک ہی عبارت سے اپنی اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اس کے اخیر مین لکھتے ہین اَخرجَہُ السِّتَّۃُ اور جس حدیث پر مؤطا کے سوا باقی کا اتفاق ہو وہان لکھتے ہین اَخرجَہُ الخمسَۃُ اور اگر اصحاب صحاح ستہ مین سے امام مالک کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی عدم روایت حدیث مین شریک ہون تو لکھتے ہین اَخرجَہُ الخمسَۃُ اِلّا فلانًا اور فلان کی جگہہ اُن صاحب کا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو امام بخاری اور مسلم ہی روایت کرین اُسکے بعد لکھتے ہین اَخرجَہُ الشَّیخانِ اگر امام مالک بھی شیخین کے شریک ہون تو لکھتے ہین اَخرجَہُ الثَّلٰثَۃُ اور اگر روایت حدیث مین شیخین کے شریک امام مالک نہون کوئی اور صاحب ہون تو لکھتے ہین اَخرجَہُ الشَّیخانِ وَفُلانٌ فلان کی جگہہ انکا نام لکھتے ہین جس حدیث کو سوا شیخین کے باقی چارون اصحاب صحاح روایت کرین وہان لکھتے ہین اَخرجَہُ الاَربعَۃُ اور جہان اُن چار مین سے کوئی ایک صاحب روایت حدیث مین شریک نہون تو وہان لکھتے ہین اَخرجَہُ الاَربعَۃُ اِلّا فلانًا اور فلان کی جگہہ انکا نام لکھتے ہین اور متن حدیث مین جہان کوئی مشکل لفظ آجاتا ہے تو حدیث کے بعد اس کی شرح وتوضیح بھی اختصار کے ساتھ کر دیتے ہین پس ان خوبیون کے لحاظ سے یہ کتاب بے نظیر بن گئی ہے جس سے ظاہر ہے کہ طلبار حدیث کو کس قدر فائدہ اس مجموعہ سے پہونچ سکتا ہے کہ اس کی ایک حدیث پڑھنے سے وہ صحاح ستہ کی چھہون حدیثون کو پڑھ لیتا ہے اور اُن کے اتفاق واختلاف سے بھی واقف ہوجاتا ہے اس مجموعہ کا نام اُنہون نے تیسیر الوصول الی جامع الاصول رکہا پس علم حدیث مین اس کتاب سے بڑھکر اور کوئی کتاب نہین جو صحاح ستہ کا مجموعہ ہو جس کے مطالعہ سے صحاح ستہ کا مطالعہ ہو جس کے مطالعہ سے صحاح ستہ پر عبور ہوجاتا ہو اور تمام مضامین صحاح ستہ سے واقفیت ہوجاتی ہو۔

چونکہ یہ کتاب عربی تھی اس لیے اہل ہند کی ضرورت کو محسوس کرکے عالی جناب معلی القاب سید محمد محی الدین خانصاحب جج ہائی کورٹ سرکار نظام نے سلیس اردو بامحاورہ مین اُسکا ترجمہ کیا اور حواشی مفیدہ چڑہائے اور اُس ترجمہ کا نام نامی

تلخیص الصحاح اردو

رکہا اس سے زیادہ مفید اور حاوی کتاب ملنی ناممکن ہے جس آدمی کے پاس ایک مترجم قرآن شریف اور ایک یہ کتاب ہو اس کو مسائل دینیہ کے لیے مطلقاً کسی اور کتاب کی ضرورت نہین رہتی ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ کم از کم ایک دفعہ تو مضامین صحاح ستہ سے واقف ہوجاوے یہ متبرک کتاب چھہ جلدون مین ختم ہوئی قیمت بہ تفصیل ذیل ہے

پہلی جلد دو روپیہ دوسری جلد دو روپیہ تیسری جلد دو روپیہ چوتھی جلد دو روپیہ پانچوین جلد دو روپیہ چھٹی جلد ایک روپیہ کل قیمت گیارہ روپیہ

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب لاجواب سے فیضیاب ہون اور اپنے دوستون کو اسکے خریدنے کی ترغیب دلاکر الدال علی الخیر کفاعلہ کا مصداق

من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة

تصنیف لطیف مقبول بارگاہ رب العلمین امام العارفین سید الصوفین ناصر حدیث خاتم النبیین حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین علیہ رحمۃ ارحم الراحمین

مسمّٰی بہ

غنیۃ الطالبین

مترجم اردو و برحاشیہ اش تالیف حضرت شیخ سید [illegible]

فتوح الغیب

مترجم اردو

باہتمام محمد محی الدین خان مالک مطبع محمد الحی ولد شیخ محی الدین صاحب مرحوم تاجران کتب تالکان مطبع صدیقی لاہور

در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ وَالثَّنَاءُ لِمَنْ لَّهُ الْعِزَّةُ وَالْعَلَاءُ الَّذِیْ هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ مُّرْتَدٍ بِرِدَاءِ الْكِبْرِيَاءِ وَلَيْسَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالَّذِيْ خَلَقَ الرُّسُلَ الْاَصْفِيَاءَ وَالْاَوْلِيَاءَ مَنِ اقْتَدٰى بِهِمْ صَارَ مِنَ السُّعَدَاءِ وَمَنْ خَالَفَ بِطَرِيْقَتِهِمْ كَانَ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ وَالصَّلٰوةُ الْغَيْرُ الْمَحْصُوْرَةِ وَبِلَا انْتِهَاءٍ وَالسَّلَامُ مِنْ غَيْرِ عَدٍّ وَّاِحْصَاءٍ عَلٰى اَفْضَلِ الْخَلْقِ وَخَتْمِ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَتْقِيَاءِ وَعَلٰى صَحْبِهِ الْكُمَلَاءِ اِلٰى يَوْمِ الْجَزَاءِ قَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ السَّيِّدُ الْحَبْرُ الْعَامِلُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْقَادِرِ الْحَسَنِيُّ الْحُسَيْنِيُّ الْجِيْلَانِيُّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَالِيْ اَفَاضَ بَرَكَاتِهٖ عَلٰى مَنِ اقْتَدٰى بِطَرِيْقَتِهِ السَّامِيْ

سب تعریف اور صفت اس ذات کے واسطے ہے جسکے لیے عزت اور بلندی ہے اور وہی ایک خدا ہے اور پہننے والا بڑائی کی چادر کو اور اُسکا زمین و آسمان مین کوئی شریک نہیں اور اُسی نے پیدا کیا ہی ایسے پیغمبرون برگزیدہ اور اولیا کو جس نے انکے طریقہ کی تابعداری کی نیک بختون مین سے ہوگیا اور جسنے انکے طریقہ کی مخالفت کی وہ بدبختون مین سے تہا اور رحمت بہت و بیحد تہا اور سلام بغیر گنتی اور شمار کے بہتر مخلوقات اور ختم الانبیا پر اور انکی آل پرہیزگار پر اور اُنکے اصحاب کاملین پر قیامت کے دن تک ہو۔ سنت کو زندہ کرنے والے سید جید عامل عالم ربانی ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی نے فرمایا دل پاک کرے خدا اُنکے بلند بہید کو اور ڈالے برکتین اپنی اُسپر جو اُنکے نیک طریقہ کی پیروی کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ يَسِّرْ وَاَعِنْ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ عَوْنَكَ وَلُطْفَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِتَحْمِيْدِهٖ يُسْتَفْتَحُ كُلُّ كِتَابٍ وَّبِذِكْرِهٖ يُصَدَّرُ كُلُّ خِطَابٍ وَّبِحَمْدِهٖ يَتَنَعَّمُ اَهْلُ النَّعِيْمِ فِيْ دَارِ الْجَزَاءِ وَالثَّوَابِ وَبِاسْمِهٖ يُشْفٰى كُلُّ دَاءٍ وَّبِهٖ يُكْشَفُ كُلُّ غَمَّةٍ وَّبَلَاءٍ اِلَيْهِ تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ بِالتَّضَرُّعِ وَالدُّعَاءِ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ وَالسَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَهُوَ سَامِعٌ لِّجَمِيْعِ الْاَصْوَاتِ بِفُنُوْنِ الْخِطَابِ عَلَى اخْتِلَافِ اللُّغَاتِ وَالْمُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَا فَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَوْلٰى وَاَسْدٰى وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَا اَنْعَمَ وَ[illegible] وَهَدٰى وَصَلٰوتُهٗ عَلٰى صَفِيِّهٖ وَرَسُوْلِهِ الَّذِيْ نَجَّانَا بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ هُدًى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاِخْوَانِهٖ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ [illegible] اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ [illegible]

اے رب سہیر آسان کر اور مدد کر اے کریم یا اللہ میرا اعتماد تیری مدد اور تیری مہربانی پر ہے۔ رحمت بہیجو اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد اور انکی اولاد اور اصحاب اور سلام بہیجے۔ سب تعریف اللہ ہی کیلیے ہے جسکی تعریف کے ساتہ ہر کتاب کو شروع کیا جاتا ہے اور جسکو ذکر کے ساتہ ہر بات شروع کیجاتی ہے اور جسکی حمد کے ساتہ جزا اور ثواب کے گہر مین بہشت والے نعمتین پائینگے اور جسکے نام سے ہر بیماری کی شفا ہوتی ہے اور ہر غم اور سختی کہولی جاتی ہے عاجزی اور دعا کے ساتہ سختی اور نرمی اور خوشی اور تکلیف مین اُسی کیطرف ہاتہ اٹہائے جاتے ہین اور وہ ہی اللہ طرح طرح کے خطابون کے ساتہ باوجود زبانون کے مختلف ہونے کے تمام آوازون کا سننے والا ہے اور بیقرار کی دعا قبول کرنیوالا ہی پس اُسیکو حمد ہی [illegible] اسی کا شکر ہے [illegible] انعام کیا اور دیا اور دکہا کو [illegible] ہدایت کی اور اسکی رحمت [illegible] رسول [illegible] اُسنے گمراہی سے ہدایت کی جنکا نام محمد ہے اور انکی اولاد اور اصحاب [illegible]

وَشَدَّدَنِي الْخِطَابُ فِي تَصْنِيفِ هٰذَا الْكِتَابِ بِحُسْنِ ظَنِّهِ فِي الْإِصَابَةِ وَاللّٰهُ هُوَ الْعَاصِمُ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ وَالْمُطَّلِعُ عَلَى الضَّمَائِرِ وَالنِّيَّاتِ فِي النِّعَمِ الْمُتَفَضِّلُ بِتَسْهِيلِ مَا أَرَادَهُ وَإِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ الْإِرْجَاءُ لِتَطْهِيرِ الْقُلُوبِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَإِبْدَالِ السَّيِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ إِنَّهُ غَافِرٌ لِلذُّنُوبِ وَالْخَطِيَّاتِ وَقَابِلُ التَّوْبَةِ مِنَ الْعِبَادِ فَلَمَّا رَأَيْتُ صِدْقَ رَغْبَتِهِ فِي مَعْرِفَةِ الْآدَابِ الشَّرْعِيَّةِ مِنَ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ وَالْهَيْئَاتِ وَمَعْرِفَةِ الصَّانِعِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْآيَاتِ وَالْعَلَامَاتِ ثُمَّ الْاِتِّعَاظِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَلْفَاظِ النَّبَوِيَّةِ فِي مَجَالِسَ نَذْكُرُهَا وَمَعْرِفَةِ أَخْلَاقِ الصَّالِحِينَ سَمَّيْتُهَا فِي أَثْنَاءِ الْكِتَابِ لِيَكُونَ عَوْنًا لَهُ عَلَى سُلُوكِ طَرِيقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَامْتِثَالِ أَوَامِرِهِ وَانْتِهَاءِ نَوَاهِيهِ وَوَجَدْتُ لَهُ نِيَّةً صَادِقَةً فَتَصَدَّتْ مِنْ فُتُوحِ الْغَيْبِ فِي فَأَجَبْتُهُ إِلَى ذٰلِكَ فَسَارَعْتُ مُشَمِّرًا مُبْتَغِيًا لِلثَّوَابِ وَرَاجِيًا لِلنَّجَاةِ فِي يَوْمِ الْحِسَابِ لِجَمْعِ هٰذَا الْكِتَابِ بِتَوْفِيقِ رَبِّ الْأَرْبَابِ الْمُلْهِمِ لِلصَّوَابِ وَقَدْ سَمَّيْتُهُ غُنْيَةَ الطَّالِبِي طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

بَابٌ

فَنَبْدَأُ فَنَقُولُ الَّذِي يَجِبُ عَلَى مَنْ يُرِيدُ الدُّخُولَ فِي دِينِنَا أَوَّلًا أَنْ يَتَلَفَّظَ بِالشَّهَادَتَيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَيَتَبَرَّأَ مِنْ كُلِّ دِينٍ غَيْرِ دِينِ الْإِسْلَامِ وَيَعْتَقِدَ بِقَلْبِهِ وَحْدَانِيَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَى مَا سَنُبَيِّنُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِأَنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ الدِّينُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ فَإِذَا أَتَى بِذٰلِكَ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَحَرُمَ قَتْلُهُ وَسَبْيُ ذَرَارِيهِ وَاسْتِغْنَامُ أَمْوَالِهِ وَيُغْفَرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنَ التَّفْرِيطِ فِي حَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ يَجِبُ عَلَيْهِ

اور اس کتاب کی تصنیف مین مجھکو خطاب سخت کیا بسبب اپنے حسن ظن کو ثواب پہونچنے مین اور قولون اور فعلون مین اللہ ہی بچانیوالا ہی اور پوشیدہ باتون اور نیتون پر واقف ہی اور انعام کرنیوالا فضل کرنیوالا ساتھ آسان کرنے اس چیز کے جسکا بعض دوستون نے ارادہ کیا اسی و لیے دلون کے پاک کرنیکے لیے ریا اور نفاق سے اور برائیون کے بدلنے کے لیے نیکیون کے ساتھ اور اسی کی طرف امید کرتا ہی بیشک وہ گناہون اور خطاؤن کا بخشنے والا ہے اور بندون سے توبہ قبول کرنیوالا ہی پس جب مینے شرعی آداب کی معرفت مین جنمین فرائض اور سنتون اور شائستگی ہیئات سے اور پیدا کرنے والے کی معرفت مین دلیلون سے اسکی صدق رغبت دیکھی پھر قرآن اور الفاظ نبویہ کی ساتھ نصیحت پکڑنے مین مجلسون مین جنکو ہم ذکر کرینگے اور اخلاق صالحین کی معرفت مین جنکو ہم درمیان کتاب کے ذکر کرینگے تاکہ اللہ تعالے کے رستے چلنے پر اور اُسکے حکمون کی فرمانبرداری کرنے اور اسکے منہیات سے بچنے کے لیے اسکی لیے مدد ہو (اسکی صدق رغبت دیکھی) اور مینے اسکی نیت صادق پائی جو تحقیق مجھ مین غیب کی فتوحات سے ظاہر ہوئی - پس مینے اسکے سوال کو جہان تک ہوسکا قبول کیا پس مینے تشمیر کرتے ہوئے ثواب کا طالب ہوتے ہوئے جلدی کی اور حساب کے روز مین نجات کی امید کرتے ہوئے اس کتاب کے جمع کرنے کی طرف رب الارباب کی توفیق سے جو ثواب کا الہام کرنیوالا ہی - اور مینے اسکا نام بے پرواہ کرنیوالی اللہ کے رستے کو طالبون کی رکھا ہی

باب

پس ہم شروع کرتے ہین اور کہتے ہین وہ چیز جو اس شخص پر جو ہمارے دین مین داخل ہونیکا ارادہ کرے واجب ہے - پہلے پہل یہ ہے کہ شہادتین کو کہے نہین کوئی لائق عبادت کی سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہین اور یہ کہ تمام دینون سے سوائے دین اسلام کے بیزار ہو اور اللہ تعالی کی وحدانیت کا اپنے دل سے اعتقاد کرے ایسے طریق پر جسکو ہم انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے اس واسطے کہ اسلام ہی اللہ تعالی کے نزدیک دین ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اور فرمایا ہے اور جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے تو وہ اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جاویگا پس جب داخل ہونیوالا دونو شہادتون کو لایا تو وہ اسلام مین داخل ہوگیا اور اُسکا قتل کرنا اور اُسکی اولاد کا قید کرنا اور اُس کے مال کا لوٹنا حرام ہوگیا اور جو اللہ کے حقوق مین اُسنے نقصان کیا اسکے لیے معاف ہوجاتا ہے اس سبب سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہدے واسطے ان لوگون کے جو کافر ہوئے اگر وہ باز آوینگے تو معاف کیا جاویگا انکو جو کچھ کہ آگے ہوچکا اور بسبب قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لوگون سے قتال کرون یہانتک کہ کہین کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے اللہ کے پس جبکہ اُسکو کہین تو انہون نے مجھ سے اپنے خون اور مال بچالیے مگر اسکے حق کے ساتھ اور انکا حساب اللہ تعالی پر ہے اور بسبب قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلام قطع کردیتا ہی انکو جو اسکے پہلے ہے پھر اسپر لازم ہے

[illegible]

الغسل للاسلام لما روی ان النبی صلی الله علیه وسلم امر
ثمامة بن اثال وقیس بن عاصم لما اسلما بالغسل وفی
روایة الق عنك شعر الكفر واغتسل ثم یجب علیه الصلوٰة
لان الایمان قول وعمل لان القول دعوی والعمل
هو البینة والقول صورة والعمل روحها وللصلوٰة
شرائط تتقدمها وهی الطهارة بالماء الطهور او التیمم
عند عدمه والستارة بثوب طاهر والوقوف علی بقعة
طاهرة واستقبال القبلة والنیة ودخول الوقت اما
الطهارة فلها فرائض وسنن والفرائض فی ظاهر
المذهب عشرة النیة اولا وهو ان ینوی بطهارته
رفع الحدث وان كان تیمما فاستباحة الصلوٰة
لان التیمم لا یرفع الحدث ومحلها القلب فان ذكر ذلك
بلسانه مع اعتقاده بقلبه كان قد اتی بالفضل وان
اقتصر علی الاعتقاد اجزاء ثم التسمیة وهو ان یذكر
الله تعالی عند ارادته اخذ الماء ثم المضمضة وهو
دوران الماء فی الفم ومجه واخراجه منه ثم الاستنشاق
وهو ادخال الماء فی خرقی الانف ثم غسل الوجه و
حده من منابت شعر الرأس الی ما انحدر من اللحیین
والذقن طولا ومن وتد الاذن عرضا ثم غسل
الیدین الی المرفقین ثم مسح الرأس وصفته ان یغمس
یدیه فی الماء ثم یرفعهما فارغتین فیضعهما علی مقدم
رأسه ویجرهما الی قفاه ویعیدهما الی الموضع الذی
بدء منه ویكون الابهامان فی صماخی الاذنین فیمسح
بهما الجلدتین القائمتین مع الصماخین ثم یغسل
الرجلین الی الكعبین وهما الناتیان فی مفصل القدم و
كل ذلك مرة مرة واما التاسع فهو ترتیب الاعضاء
كلها كما نطق به القرآن فی قوله عز وجل یا ایها الذین
امنوا اذا قمتم الی الصلوٰة فاغسلوا وجوهكم وایدیكم
الی المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم الی الكعبین والعاشر

واجب ہو جاتا ہی بسبب اس چیز کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ثمامہ بن اثال اور قیس
بن عاصم کو جیسے وہ اسلام لائے نہانے کا حکم دیا اور ایک روایت مین ہی تو اپنے سر سے کفر کے بالون
کو ڈالدے اور نہالے پھر اُسپر نماز واجب ہوتی ہے کیونکہ ایمان قول اور عمل ہے اسلیے کہ قول
دعوی ہے اور عمل گواہ ہی اور قول صورت ہی اور عمل اسکا روح ہی اور نماز کے لیے کئی شرطین
ہین جو اسپر مقدم ہین اور وہ پاک پانی سے طہارت کرنا ہے یا اُسکے نہ ہونیکے وقت
تیمم کرنا اور پاک کپڑے سے ڈہانپنا اور پاک جگہ پر کہڑے ہونا اور قبلہ کی طرف منہ کرنا اور نیت کرنا
اور وقت کا داخل ہونا لیکن طہارت پس اُسکے لیے کئی فرض اور کئی سنتین ہین اور فرض
ظاہر مذہب مین دس ہین پہلے نیت کرنا اور وہ یہ ہے کہ اپنی طہارت کے ساتھ
حدث کے دور کرنے کی نیت کرے اور اگر تیمم ہو تو نماز کے مباح کرنے کا قصد کرے
کیونکہ تیمم حدث کو دور نہین کرتا اور اسکا محل دل ہے پھر اگر اسکو باوجود اعتقاد قلبی
کے زبان کے ساتھ بہی ذکر کرے تو گویا افضل بات کو بجالایا اور اگر اعتقاد ہی پر
اقتصار کیا تو کافی ہے پھر تسمیہ ہے اور وہ یہ ہی کہ پانی پکڑنے کے ارادہ کے وقت
اللہ تعالے کو یاد کرے پھر کلی کرنا ہے اور وہ پانی کا منہ مین پھیرنا ہے۔ اور
اُسکا ڈالنا اور اُسکا منہ سے نکالنا پھر استنشاق ہے اور وہ پانی کا ناک کی
دونو سوراخون مین داخل کرنا ہے پھر منہ کا دہونا اور اُسکی حد سر کے بالون کے اُگنے
کی جگہہ سے ڈاڑہی اور ٹہوڑی سے نیچے تک طول مین ہی اور کنپٹی سے کنپٹی
تک عرض مین ہے پھر کہنیون تک دونون ہاتہون کا دہونا پھر
سر کا مسح کرنا۔ اور اُسکی صفت یہ ہے کہ اپنے دونون ہاتہون کو پانی مین ڈوبائے
پھر اُن دونو کو خالی کرکے اُٹھائے پھر اُن کو اپنے سر کی اگلی جانب پر رکہے اور
انکو اپنی گردن کی طرف کہینچے اور انکو اُس جگہ کی طرف لوٹائے جس سے شروع
کیا تہا اور دو انگوٹھے دونو کانون کے سوراخون مین ہون پس اُنکے ساتھ دونو
چمڑون کہڑے ہونے والون کو مع کانون کے دونو سوراخون کے مسح کرے
پھر ٹخنون تک دونو پاؤن کو دہووے اور وہ قدم کے جوڑ مین ابہرنے والے ہین
اور یہ سب ایک ایک بار ہو لیکن نوان فرض وہ سب عضوون کی ترتیب ہے
جیسا کہ قرآن اُسکے ساتھ ناطق ہوا اس قول اللہ تعالے مین۔ اے
ایمان والو جب تم نماز کی طرف کہڑے ہو تو دہوؤ اپنے موہون کو
اور اپنے ہاتہون کو کہنیون تک اور اپنے سرون کو مسح کرو
اور دہوؤ اپنے پاؤن کو ٹخنون تک
اور دسوان

الموالاة وهو اتباع العضو الثاني الاول قبل ان ينشف ماء الاول واما سننها فعشر ايضا غسل الكفين قبل ادخالهما الاناء والسواك والمبالغة في المضمضة والاستنشاق الا ان يكون صائما وتخليل اللحية على اختلاف الروايتين وغسل داخل العينين والبداءة باليمين واخذ ماء جديد للاذنين ومسح العنق وتخليل ما بين الاصابع والغسلة الثانية والثالثة واما التيمم فان يضرب يديه على تراب طاهر له غبار يعلق باليد ناويا الاستباحة صلوة مفروضة مسميا ضربة واحدة يفرج بين اصابعه فيمسح وجهه بباطن اصابع يديه وظهر كفيه بباطن راحتيه واما الطهارة الكبرى فنذكرها في باب داب الخلاء انشاء الله تعالى واما الستارة فان يكون ثوبا طاهرا يستر عورته ومنكبيه من سائر انواع الثياب الا الحرير فان الصلوة فيه باطلة وان كان طاهرا وكذلك المغصوب واما البقعة فان يكون طاهرة من جميع النجاسات فان كان النجاسة التي عليها قد نشفتها الريح او الشمس فبسط عليها بساطا طاهرا فصلى عليه صحت صلوته على احدى الروايتين وكذلك ان كانت مغصوبة على رواية ضعيفة واما استقبال القبلة فان يتوجه الى عين الكعبة ان كان بمكة وما قاربها من البقاع والى جهتها ان كان على بعد منها بالاجتهاد وبذل الطاقة بالاستدلال بالشواهد والدلالات بالنجوم والشمس والرياح وغير ذلك واما النية فمحلها القلب وهو ان يعتقد اداء ما افترض الله تعالى عليه من فعل الصلوة بعينها وامتثال امره الواجب من غير رياء وسمعة ثم يحضر قلبه الى ان يفرغ منها وقد جاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لعائشة رضي الله عنها ليس لك من صلوتك الا ما حضر فيه قلبك واما دخول الوقت فيعلمه يقينا او غلبة الظن في يوم الغيم وهيجان الرياح والموانع ثم يؤذن فيقول الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا

پے در پے دہونا ہی اور وہ دوسری عضو کا پہلے کے پیچھے لگانا ہی قبل اس سے کہ پہلے کا پانی خشک ہو۔ اور لیکن اُسکی سنتیں تو وہ بھی دس ہیں دونو ہاتھوں کا دہونا انکو برتن میں داخل کرنے سے پہلے اور مسواک کرنا اور کلی میں مبالغہ کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا مگر جبکہ روزہ دار ہو اور داڑہی کا خلال کرنا دو روایتوں کے اختلاف پر اور دونو آنکھوں کا بیچ میں سے دہونا اور داہنی جانب سے شروع کرنا اور کانوں کیلیے نیا پانی لینا اور گردن کا مسح کرنا اور انگلیوں کے درمیان خلال کرنا اور دوسری اور تیسری بار دہونا۔ اور لیکن تیمم تو وہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارے جسپر غبار ہو جو ہاتہ کو چمٹ جائے حالانکہ وہ نماز فرض کے مباح ہونے کی نیت کرنیوالا ہو اور بسم اللہ پڑہنے والا ہو ایک ضرب کے ساتہ اور اپنی انگلیوں کے درمیان کشادگی کرے پہر اپنے منہ کو اپنے ہاتہوں کے اندر کی جانب سے اور اپنی ہتھیلیوں کے اندر کی جانب سے مسح کرے۔ اور لیکن بڑی طہارت تو اسکو ہم باب آداب الخلا کے میں انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے۔ اور لیکن ڈہانپنا تو وہ اس طرح ہے کہ پاک کپڑا ہو جو اُسکے گھٹنوں سے ناف تک اور مونڈہوں کو ڈہانپے ہر قسم کے کپڑے سے سوائے ریشم کے کیونکہ اُسمیں نماز باطل ہے اگرچہ پاک ہو ایسا ہی اُس کپڑے میں جو چھینا ہوا ہو اور لیکن جگہہ تو وہ یہ ہے کہ تمام نجاستوں سے پاک ہو پس اگر پلیدی کو جو اُسپر تہی ہوا یا سورج نے خشک کر دیا پہر اُسپر پاک کپڑا بچھا دیا ہو اور اُسپر نماز پڑہی ہو تو اُسکی نماز دو روایتوں سے ایک پر صحیح ہو جاویگی اور ایسا ہی اگر زمین چھینی ہوئی ہو۔ ضعیف روایت پر۔ اور لیکن قبلہ کو منہ کرنا تو وہ یہ ہے کہ نفس کعبہ کو متوجہ ہو اگر مکہ میں ہو۔ اور جو اسکی نزدیک جگہوں سے ہیں۔ اور اگر اس سے دوری پر ہے تو اُسکی جہت کی طرف متوجہ ہو ساتہ کوشش اور طاقت کو خرچ کرنے کے ساتہ دلیل حاصل کرنے کے ساتہ شواہد اور دلیلوں کے ستاروں اور سورج اور ہواؤں اور سوائے اُنکے سے۔ اور لیکن نیت تو محل اُسکا دل ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس چیز کے ادا کرنے کا اعتقاد کرے جو اللہ تعالی نے اُسپر فرض کیا ہے نماز کے معین کرنے سے اور اسکے امر واجب کے بجالانے سے سوائے ریا اور سنانے کے پہر اپنے دلکو حاضر کرے یہاں تک کہ اُس سے فارغ ہو اور حدیث میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آیا ہے کہ آپنے عائشہ رض کو فرمایا تجھکو تیری نماز سے کچھہ نہیں ہے مگر وہ جسمیں تیرا دل حاضر ہو اور لیکن وقت کا داخل ہونا تو وہ اسکے یقینا جاننے سے ہے یا غلبۂ ظن سے ابر کے دن اور ہواؤں کی شورش اور طرح طرح کے مانعوں میں تحقیق وقت میں۔ پہر اذان کہے پس کہے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہیں

الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله
اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة
حي على الفلاح حي على الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله
الا الله ثم يقيم فيقول الله اكبر الله اكبر اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة
حي على الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله
اكبر الله اكبر لا اله الا الله

فصل فاذا كملت هذه
الشرائط دخل في الصلوة بقول الله اكبر لا يجزئه غيره
من الفاظ التعظيم ولها اركان وواجبات ومسنونات
وهيئات اما الاركان فخمسة عشر القيام وتكبيرة
الاحرام وقراءة الفاتحة والركوع والطمانينة فيه والاعتدال
عنه والطمانينة فيه والسجود والطمانينة فيه والجلوس بين
السجدتين والطمانينة فيه والتشهد الاخير والجلوس
فيه والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم والتسليم و
اما الواجبات فتسعة التكبير غير تكبيرة الاحرام و
التسميع والتحميد عند الرفع من الركوع والتسبيح في الركوع
والسجود مرة مرة وقوله رب اغفرلي في الجلسة بين السجدتين
مرة واحدة والتشهد الاول والجلوس له ونية الخروج
من الصلوة في التسليم واما المسنونات فاربعة عشر
الاستفتاح والتعوذ وقراءة بسم الله الرحمن الرحيم و
وقوله امين وقراءة سورة وقول ملء السموات والارض
بعد التحميد وما زاد على التسبيحة الواحدة في الركوع والسجود
وفي قول رب اغفرلي والسجود على الانف في احدى الروايتين
وجلسة الاستراحة بعد قضاء السجدتين والتعوذ من
اربعة اشياء بان يقول اعوذ بالله من عذاب جهنم ومن
عذاب القبر ومن فتنة المسيح الدجال ومن فتنة المحيا و
الممات والدعاء بما ذكر في الاخبار بعد ان يصلي على النبي
صلى الله عليه وسلم في التشهد الاخير والقنوت في الوتر
والتسليمة الثانية على رواية ضعيفة واما الهيئات

مین گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکے رسول
ہین مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکے رسول ہین آؤ نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف آؤ خلاصی
کیطرف آؤ خلاصی کیطرف اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہے اسکے سوا کوئی لائق عبادت
کی نہین پہر اقامت کہے پس کہے اللہ بہت بڑا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی لائق
عبادت نہین مین گواہی کہ محمد اسکے رسول ہین آؤ نماز کی طرف آؤ خلاصی کی طرف تحقیق
نماز قائم ہوگئی تحقیق نماز قائم ہوگئی اللہ بہت بڑا ہے بجز خدا کے کوئی لائق عبادت
نہین

فصل پس جب یہ شرطین کامل ہوجاوین تو نماز مین اللہ اکبر کہنے کو ساتھ
داخل ہوگیا سوای اسکے الفاظ التعظیم مین سے اسے کافی نہین ہوسکتا اور اسکے
لیے رکن اور واجب اور سنتین اور صورتین ہین اور لیکن رکن پس وہ پندرہ ہین
کہڑا ہونا اور تکبیر تحریمہ اور الحمد کا پڑہنا اور رکوع کرنا اور اسمین آرام کرنا اور
اس سے سیدہا ہونا اور اسمین آرام پکڑنا اور سجدہ کرنا اور اسمین آرام پکڑنا
اور درمیان دونون سجدون کے بیٹھنا اور آرام پکڑنا اسمین اور پچھلا تشہد پڑہنا
اور اسمین بیٹھنا اور درود بہیجنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور سلام کہنا
اور لیکن واجب تو وہ نو ہین تکبیر کہنا سوای تکبیر تحریمہ کے اور سمع اللہ لمن
حمدہ کہنا اور ربنا لک الحمد سر اٹہانے کے وقت کہنا اور رکوع مین سبحان ربی
العظیم اور سجدہ مین سبحان ربی الاعلے ایک ایک بار کہنا اور کہنا ای میرے
رب مجہہ کو بخش دونون سجدون کے درمیان کے جلسہ مین صرف ایکدفعہ
اور پہلا تشہد پڑہنا اور اسکے لیے بیٹھنا اور سلام مین نماز سے نکلنے کی نیت
کرنا۔ اور لیکن سنتین پس چودہ ہین انی وجہت الخ پڑہنا اور اعوذ پڑہنا
اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہنا اور آمین کہنا اور سورۃ کا پڑہنا اور ربنا لک
الحمد کے پیچہے ملأ السموات والارض کا کہنا اور وہ جو ایک تسبیح پر زیادہ
ہو رکوع اور سجدہ مین اور وہ جو زیادہ ہو رب اغفرلی کے کہنے مین اور ناک
پر سجدہ کرنا دو روایتون سے ایک مین اور آرام کے لیے بیٹھنا دونون سجدون
کے پورا کرنے کے بعد اور چار چیزون سے پناہ مانگنا اس طرح سے کہ کہے مین
عذاب دوزخ اور عذاب قبر سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی
اور مرنے کے فتنے سے اللہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہون اور تشہد اخیر مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنے کے بعد وہ دعا مانگنا جو حدیث
مین مذکور ہے اور وتر مین قنوت پڑہنا اور دوسرا سلام ضعیف روایت
پر اور لیکن صورتین

بها وثبت الرواسي والاوتاد واستقرت الارض والسماء ... من رحمته ... من عبادته ... والصلوة على النبي ... من اتبعه ومن ... صدق فيه وصلى على النبي الصادق ... في الدنيا الطالب الراغب في الآخرة ... في التوفيق ... الحق حقا وارزقنا ... الباطل باطلا ...

فخمس وعشرون هيئة رفع اليدين عند الافتتاح في الركوع والرفع منه وهو ان يكون كفاه مع منكبيه وابهاماه عند شحمتي اذنيه واطراف اصابعه مع فروع اذنيه ثم ارسالهما بعد الرفع ووضع اليمين على الشمال فوق السرة والنظر الى موضع السجود والجهر بالقراءة وامين والاسرار بهما ووضع اليدين على الركبتين في الركوع ومد الظهر ومجافاة عضديه عن جنبيه فيه وفي البداءة بوضع الركبتين ثم اليدين في السجود ومجافاة البطن عن الفخذين والفخذين عن الساقين فيه والتفريق بين الركبتين في السجود ووضع اليدين حذاء المنكبين فيه والافتراش في الجلوس بين السجدتين وفي التشهد الاول والتورك في الثاني ووضع اليد اليمنى على الفخذ اليمنى مقبوضة مشيرا بالسبابة محلقا بالابهام مع الوسطى ووضع اليسرى على الفخذ اليسرى مبسوطة فان اخل بشرط من الشرائط التي ذكرناها او لا بغير عذر لم تنعقد الصلوة وان ترك ركنا عامدا وساهيا بطلت وان ترك واجبا ساهيا جبره بسجود السهو وان ترك عامدا فبطلت الصلوة وان ترك سنة او هيئة لم يبطل ولم يسجد

كتاب الزكوة

ويجب عليه زكوة ان كان له مال زكوي وهو ان يملك عشرين مثقالا من الذهب او مائتي درهم من الورق او قيمة احدهما من عروض التجارة او خمسا من الابل او ثلثين من البقر او اربعين من الغنم سائمة حولا كاملا الا ان يكون عبدا او مكاتبا فانه لا يجب عليهما الزكوة فيخرج عن الذهب والفضة ربع العشر فيكون عن عشرين دينارا نصف دينار لان عشرها دينارا ربعهما نصف دينار وعن مائتي درهم خمسة دراهم لان عشرها عشرون وربعها خمسة وعن خمس من الابل شاة وهي الجذع من الضان وقد تمت لها ستة اشهر والثني من المعز وهو ماله سنة

تو وہ پچیس صورتین ہین دونون ہاتہونکا شروع نماز اور رکوع اور اُس سے سر اٹہانیکے وقت اٹہانا اور وہ یہ ہے کہ اُسکے دونون ہاتہ اسکے دونون کاندہون کے ساتہ ہون اور اُسکے دونون انگوٹہے اُسکے کانونکے لوکے قریب ہون اور اُسکی انگلیون کے سرے کانونکی جانب کے ساتہ پہر اٹہا لینے کے بعد اُن دونون کا چہوڑ دینا اور داہنے ہاتہ کا بائین پر ناف کے اوپر رکہنا اور سجدہ کی جگہ کی طرف نظر رکہنا اور قرارت کا بلند پڑہنا اور آمین کا پکارکر کہنا اور دونون کا آہستہ کرنا اور دونون ہاتہون کا گہٹنون پر رکوع مین رکہنا اور پیٹہ کا دراز کرنا اور دونون بازؤن کا پہلوؤن سے سجدہ مین جدا رکہنا اور سجدہ مین گہٹنا رکہنے مین ہاتہ رکہنے کی ساتہ شروع کرنا اور سجدہ مین پیٹ کا رانون سے اور رانون کا پنڈلیون سے دور رکہنا اور سجدہ مین دونو گہٹنون مین فرق کرنا اور اسمین ہاتہون کا دونون مونڈہون کو برابر رکہنا اور دونون سجدون کے درمیان بیٹھنے مین اور تشہد اول مین پنڈلیون کو بچہانا اور دوسرے مین چوتڑ پر بیٹھنا اور داہنے ہاتہ کو داہنی ران پر رکہنا قبض کرتے ہوئے اشارہ کیئے ہوئے ساتہ انگلی کلمہ کے حلقہ کرتے ہوئے ساتہ انگوٹھے کے درمیان کی انگلی کی ہمراہ اور بائین ہاتہ کا بائین ران پر کشادہ کرکے رکہنا - پہر اگر اُن شرطون سے جنکو ہمنے اول ذکر کردیا ہے سوا کسی عذر کے کسی شرط مین خلل ڈالے تو نماز منعقد نہ ہوگی - اور اگر رکن دیدہ و دانستہ چہوڑ دیا یا بطور سہو کے تو نماز باطل ہو جاویگی اور اگر کسی واجب کو سہو سے چہوڑ دیا تو اُس نقصان کو سجدہ سہو سے پورا کرے اور اگر چہوڑ دیا جانکر پس نماز باطل ہو جاوے گی اگر کسی سنت یا ہیئت کو ترک کریگا باطل نہ ہوگی اور سجدہ کیا جائیگا

کتاب زکوۃ کے بیان مین

اور اُسپر زکوۃ واجب ہوتی ہے اگر اُسکے پاس مال زکوۃ والا ہو اور وہ یہ ہے کہ سونیکے بیس مثقال کا یا چاندی کے دوسو درہم کا مالک ہو یا دونون سے ایک کی قیمت کا تجارت کے اسباب سے مالک ہو یا پانچ اونٹون کا یا تیس گائیون کا یا چالیس بکریون کا جو پورا سال جنگل مین چرنے والے ہون مگر یہ کہ غلام ہو یا مکاتب ہو پس تحقیق ان دونون پر زکوۃ واجب نہین ہوتی تو چاندی اور سونے سے چالیسوان حصہ نکالو تو بیس دینار سے آدہا دینار ہوگا - کیونکہ دسوان حصہ انکا دو دینار ہوتے ہین اور دو کا چوتھا حصہ آدہا دینار - اور دو سو درہم سے پانچ درہم کیونکہ دسوان حصہ انکا بیس درہم ہین اور انکا چوتھا حصہ پانچ - اور پانچ اونٹون سے ایک بکری اور وہ ضان سے جذع ہے جس کے لیے چھ مہینے پورے ہو چکے ہون - اور ثنی ہی بکری سے اور ثنی وہ چیز ہے جو ایک سالہ ہو

وَعَنْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَعَنْ خَمْسَةَ عَشَرَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَ
عَنْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَعَنْ سِتٍّ وَعِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ
وَهِيَ مَا لَهَا سَنَةٌ وَدَخَلَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهَا
فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ وَهُوَ مَا لَهُ سَنَتَانِ وَدَخَلَ فِي الثَّالِثَةِ وَ
عَنْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَهِيَ فِي سِنِّ ابْنِ لَبُوْنٍ وَ
عَنْ سِتٍّ وَاَرْبَعِيْنَ حِقَّةٌ وَهِيَ مَا كَمُلَ لَهَا ثَلٰثُ سِنِيْنَ وَ
عَنْ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ جَذَعَةٌ وَهِيَ مَا كَمُلَ لَهَا اَرْبَعُ سِنِيْنَ وَ
عَنْ سِتٍّ وَسَبْعِيْنَ بِنْتَا لَبُوْنٍ وَعَنْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ حِقَّتَانِ
اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ كَانَ فِي
كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَاَمَّا الْبَقَرُ
فَيُخْرَجُ عَنْ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَهِيَ مَا كَمُلَ لَهَا سَنَةٌ
وَعَنْ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَهِيَ مَا كَمُلَ لَهَا سَنَتَانِ وَعَنْ سِتِّيْنَ
تَبِيْعَتَيْنِ فَاِذَا بَلَغَتْ سَبْعِيْنَ كَانَ فِيْهَا تَبِيْعٌ وَمُسِنَّةٌ
ثُمَّ عَلٰى هٰذَا الْاِعْتِبَارِ يُخْرَجُ عَنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا وَعَنْ
كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَاَمَّا الْغَنَمُ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً اِلٰى
اَنْ تَبْلُغَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ
اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى
ثَلٰثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَيُعْطِي الْمُخْرِجُ
عَنْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ لِلثَّمَانِيَةِ الْاَصْنَافِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي الْقُرْاٰنِ
لِلْفُقَرَاۤءِ الَّذِيْنَ لَا يَمْلِكُوْنَ كِفَايَتَهُمْ وَالْمَسَاكِيْنِ وَهُمُ الَّذِيْنَ
لَهُمْ مُعْظَمُ الْكِفَايَةِ وَلَا يَمْلِكُوْنَ تَمَامَهَا وَالْعَامِلِيْنَ
عَلَيْهَا وَهُمُ الْجُبَاةُ لَهَا وَالْحَافِظُوْنَ لَهَا اِلٰى اَنْ يُؤَدُّوْهَا
اِلَى الْاِمَامِ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَهُمْ قَوْمٌ مِّنَ الْكُفَّارِ يُرْجٰى
اِسْلَامُهُمْ اِذَا اُعْطُوا الْمَالَ وَيَكُفُّوْا شَرَّهُمْ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِي
الرِّقَابِ وَهُمُ الْمُكَاتَبُوْنَ وَاِنِ اشْتَرٰى بِزَكَاتِهِ رَقَبَةً كَامِلَةً
فَاَعْتَقَهَا جَازَ اَيْضًا اِلٰى رِوَايَةٍ وَالْغَارِمِيْنَ وَهُمُ الْمَدْيُوْنُوْنَ
الَّذِيْنَ لَا طَاقَةَ لَهُمْ عَلٰى قَضَاءِ دُيُوْنِهِمْ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ
هُمُ الْغُزَاةُ الَّذِيْنَ لَا اَجْرَاۤءَ لَهُمْ فِيْ دِيْوَانِ الْاِمَامِ وَلَا غَنِيْمَةَ
مِنَ السَّلَاطِيْنِ وَاِنْ كَانُوْا اَغْنِيَاۤءَ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَهُوَ

اور دس اونٹون سے دو بکریان۔ اور پندرہ اونٹون سے تین بکریان اور بیس
اونٹون سے چار بکریان۔ اور چھبیس اونٹون سے بنت مخاض ہے اور وہ
وہ چیز ہے جسکو ایک سال گذر چکا ہو اور دوسرے مین داخل ہو گئی ہو پس اگر
اسپر قادر نہ ہو تو ابن لبون نر ہے اور وہ وہ ہے جو دو سال کا ہو چکا ہو اور تیسرے
مین داخل ہو گیا ہو۔ اور چھتیس سے بنت لبون ہے اور وہ عمر مین ابن لبون کی ہے
اور چھیالیس سے حقہ ہے اور وہ وہ ہے جسپر تین سال کامل گذر چکین اور اکسٹھ
سے جذعہ ہے اور وہ وہ ہے جسکو چار سال کامل گذر چکے ہون اور چھہتر سے دو
بنت لبون ہین۔ اور اکانوے سے دو حقہ ہین یہان تک کہ ایک سو بیس کو
پہونچین پس جب ایک زیادہ ہو تو ہر چالیس مین ایک بنت لبون ہو گی۔ اور ہر
پچاس مین ایک حقہ۔ اور لیکن گائے پس تیس سے ایک تبیع یا تبیعہ نکالے
اور وہ وہ ہے جسکو ایک سال کامل گذر چکا ہو۔ اور چالیس سے ایک مسنہ
اور وہ وہ ہے جسکو دو سال گذر چکے ہون اور ساٹھ سے دو تبیعہ ہین۔ پس جب
ستر کو پہونچین اُن مین ایک تبیع اور ایک مسنہ ہو گا۔ پھر اسی قیاس پر ہر تیس
سے ایک تبیع اور ہر چالیس سے ایک مسنہ نکالے۔ اور لیکن بکریان پس
ہر چالیس بکریون مین ایک بکری ہے۔ یہان تک کہ ایک سو بیس کو
پہونچین۔ پس جب ایک زیادہ ہو تو اُن مین دو سو تک مین دو بکریان
ہین پس جب ایک زیادہ ہو تو اُن مین تین سو تک تین بکریان ہین پس
جب زیادہ ہو تو ہر سیکڑے مین ایک بکری ہے۔ پس
ان سب سے نکالی ہوئی چیز آٹھ قسمون کو دیوے جو
قرآن مجید مین ذکر کیے گئے ہین۔ فقیرون کے لیے جو اپنے کفاف کے مالک نہین ہین اور
مسکینون کو لیے اور وہ لوگ ہین جنکے لیے اکثر کفایت ہے اور پوری کفایت کے مالک
نہین ہین اور اُن لوگون کے لیے جو اُسپر عامل ہین اور وہ اُسکو جمع کرنیوالے ہین اور اسکے نگاہ
رکھنے والے یہانتک کہ اُسکو امام تک پہونچا دیتے ہین اور اُن لوگون کے لیے جنکے دل اسلام کے لیے الفت
دلائے گئے اور وہ کفار سے ایک قوم ہے جب مال دیے جاوین تو اُنکے اسلام کی اُمید کیجاتی ہے اور اپنے
مسلمانون سے اپنے شر کو روکین اور غلام آزاد کرنے مین اور وہ مکاتب ہین اور اگر اپنی زکوٰۃ
سے کامل غلام خریدے پھر اُسکو آزاد کرے ایک روایت پر یہ بھی جائز ہے اور قرضدارون کے لیے
اور وہ قرضدار ہین جنکو اپنے قرض ادا کرنے کی طاقت نہین اور اللہ کے رستے مین اور
وہ وہ غازی ہین جن کو امام کے دفتر مین کچھ حصہ نہین اور اسکے سوا اور بادشاہون
سے اگرچہ غنی ہون اور مسافر کے لیے اور وہ

الْمُسَافِرُ الْمُنْقَطِعُ بِهِ دُونَ الَّذِي يُنْشِئُ السَّفَرَ مِنْ بَلَدِهِ فَإِذَا أَدَّى مَا
عَلَيْهِ مِنْ زَكٰوةِ الْفَرْضِ يُسْتَحَبُّ لَهُ صَدَقَةُ التَّطَوُّعِ فِي سَائِرِ أَوْقَاتِهِ
لَيْلًا وَنَهَارًا قَلِيلًا وَكَثِيرًا لَا سِيَّمَا فِي الْأَشْهُرِ الْمُبَارَكَةِ كَشَهْرِ رَجَبٍ
وَشَعْبَانَ وَشَهْرِ رَمَضَانَ وَأَيَّامِ الْعِيدِ وَعَاشُورَاءَ وَأَيَّامِ الْجَدْبِ
وَالضِّيقِ يَنْوِي بِذٰلِكَ الْعَافِيَةَ فِي الْجِسْمِ وَالْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْخَلَفَ
السَّرِيعَ فِي الدُّنْيَا وَالثَّوَابَ الْجَزِيلَ فِي الْاٰخِرَةِ

فَصْلٌ

وَيُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ إِذَا فَضَلَ عَنْ قُوتِهِ وَقُوتِ عِيَالِهِ يَوْمَ الْعِيدِ
وَلَيْلَتَهُ عَنْ نَفْسِهِ وَزَوْجَتِهِ وَرَقِيقِهِ وَوَلَدِهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَإِخْوَانِهِ
وَأَخَوَاتِهِ وَأَعْمَامِهِ وَبَنِي أَعْمَامِهِ عَنْ تَرْتِيبِ الْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ بِشَرْطِ
أَنْ يَكُونُوا فِي مُؤْنَتِهِ وَنَفَقَتِهِ وَقَدْرُهَا صَاعٌ وَزِنَتُهُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَ
ثُلُثٌ بِالْعِرَاقِيِّ مِنَ التَّمْرِ أَوِ الزَّبِيبِ أَوِ الْبُرِّ أَوِ الشَّعِيرِ أَوْ دَقِيقِهِمَا
أَوْ سَوِيقِهِمَا وَكَذٰلِكَ الْأَقِطُ عَلَى الصَّحِيحِ مِنَ الْمَذْهَبِ فَإِنْ
عُدِمَ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ جَمِيعُهَا فَلْيُخْرِجْ مِنْ قُوتِ الْبَلَدِ
مِنْ سَائِرِ أَنْوَاعِ الْحَبِّ كَالْأَرُزِّ وَالذُّرَةِ وَالدُّخْنِ وَغَيْرِهَا

كِتَابُ الصِّيَامِ

وَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَصُومَ لِقَوْلِهِ
تَعَالٰى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ فَإِذَا ثَبَتَ عِنْدَهُ
دُخُولُ الشَّهْرِ إِمَّا بِرُؤْيَةِ نَفْسِهِ الْهِلَالَ أَوْ شَهَادَةِ رَجُلٍ
وَاحِدٍ عَدْلٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَوْ إِكْمَالِ شَعْبَانَ ثَلٰثِينَ يَوْمًا
أَوْ حُدُوثِ غَيْمٍ أَوْ قَتَرَةٍ فِي لَيْلَةِ الثَّلَاثِينَ مِنْهُ نَوٰى أَيَّ
وَقْتٍ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَقْتِ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلٰى قَبْلِ أَنْ يَطْلُعَ
الْفَجْرُ الثَّانِي بِأَنَّهُ صَائِمٌ غَدًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هٰكَذَا كُلَّ
لَيْلَةٍ إِلٰى أَنْ يَنْتَهِيَ الشَّهْرُ وَإِنْ نَوٰى فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنَ
الشَّهْرِ أَنَّهُ صَائِمُ الشَّهْرِ جَمِيعِهِ كَفَاهُ ذٰلِكَ فِي رِوَايَةٍ ضَعِيفَةٍ
وَالصَّحِيحُ الْأَوَّلُ فَإِذَا أَصْبَحَ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُمْسِكَ فِي جَمِيعِ
نَهَارِهِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَجَمِيعِ مَا يَصِلُ إِلَى الْجَوْفِ
مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَعَنِ الْحِجَامَةِ لِنَفْسِهِ أَوْ غَيْرِهِ وَاسْتِدْعَاءِ
الْقَيْءِ وَالْمَنِيِّ فَإِنْ خَالَفَ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ بَطَلَ صَوْمُهُ وَوَجَبَ
عَلَيْهِ الْإِمْسَاكُ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ وَالْقَضَاءُ إِلَّا الْجِمَاعَ فَإِنَّهُ

وہ مسافر ہے جس سے مال منقطع ہوگیا ہو سوا اُس شخص کے جس نے اپنے شہر سے سفر کو شروع کیا ہے
پس جب اُسنے اُس چیز کو جو اُسپر زکوٰۃ سے فرض تہی ادا کیا تو اُسکے لیے نفلی صدقہ دینا اپنے تمام اوقات
دن اور رات میں تہوڑا اور بہت مستحب ہے خاصکر مبارک مہینوں میں مثلاً ماہ رجب
اور ماہ شعبان اور ماہ رمضان میں اور عید عاشورا کو دنوں میں اور قحط اور تنگی کے
دنوں میں تاکہ اُسکے سبب سے عافیت کو جسم اور مال اور اہل میں جمع کرے اور دنیا میں
جلدی ملنے والی خلیفہ کو اور آخرت میں ثواب بزرگ کو

فصل

اور فطر کی زکوٰۃ
کو نکالے جب اپنی روزی اور اپنے عیال کی روزی سے بچ رہے عید کے دن اور اُسکی
رات میں اپنے نفس اور اپنی بی بی اور اپنے غلام اور اپنے اولاد اور اپنی ماں اور اپنے
باپ اور اپنے بہائیوں اور اپنی بہنوں اور اپنے چچوں اور اپنے بھتیجوں سے ترتیب سے از نزدیک
بہ نزدیک سے اس شرط سے کہ یہ لوگ اُسکی مونت اور نفقہ میں ہوں اور اُسکا اندازہ ایک
صاع ہے اُسکا وزن پانچ رطل اور تہائی ہے عراقی وزن کے ساتھ کہجور یا منقے یا گیہوں یا جو
یا دونوں کے آٹے یا دونوں کے ستوؤں سے اور اسی طرح پنیر جائز ہے صحیح مذہب پر پس اگر
سب قسمیں نایاب ہوں تو چاہیئے کہ شہر کے قوت سے بقیہ اقسام غلہ سے نکالے
جیسے چاول اور جوار اور چینا اور ان کے سوا دوسرے اناج۔

روزوں کے بیان کی کتاب

اور جب داخل ہو ماہ رمضان مسلمان پر واجب ہے کہ اُسکے روزے رکہے بسبب قول
اللہ تعالیٰ کے پس جو حاضر ہو تم میں سے ماہ رمضان کو تو چاہیئے کہ اُسکا روزہ رکہے پس
جب اُسکے نزدیک ماہ رمضان کا داخل ہونا ثابت ہوگیا یا خود اُسکے چاند کے دیکہنے سے
یا ایک عادل مرد کی گواہی سے تو اس سے ثابت ہوگیا یا شعبان کے تیس دن پورے ہو جانے سے
یا بادل یا غبار کے پیدا ہونے سے شعبان کی تیسویں رات میں تو کسی وقت میں رات سے
سورج کے ڈوبنے کے وقت سے لیکر دوسری فجر کے طلوع ہونے سے پہلے اس بات
کی نیت کرے کہ وہ کل ماہ رمضان سے روزہ رکہنے والا ہے اسیطرح ہر رات یہاں
تک کہ مہینہ ختم ہو جاوے اور اگر پہلی رات میں مہینے سے نیت کرے کہ وہ تمام مہینے کے
روزے رکہنے والا ہے تو اسکو یہ کفایت کرتا ہے ایک ضعیف روایت میں اور صحیح بات پہلی
ہے پس جب صبح کرے تو اُسپر واجب ہے کہ اپنے تمام دن میں کہانے اور پینے اور
جماع سے اور ہر اُس چیز سے جو اُسکے پیٹ کو پہونچے خواہ کسی جگہ سے ہو بچے اور
اور پچہنے لگوانے سے یا لگانے اور قے اور منی طلب کرنے سے بہی بند رہے پس اگر
ان تمام میں مخالفت کرے تو اُسکا روزہ باطل ہوگیا۔ اور اُس پر رہنا غروب
آفتاب تک واجب ہے۔ اور قضا واجب ہے مگر جماع۔ پس تحقیق

يجب عليه مع ذلك كفارة وهي عتق رقبة مؤمنة سليمة من
العيوب المؤثرة في العمل فإن لم يجد فصيام شهرين
متتابعين فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكينا لكل
واحد منهم مد من طعام وهو رطل وثلث بالعراقي فيكون
مائة وثلاثة وسبعين درهما وثلث درهم أو نصف صاع
من تمر أو شعير فإن لم يجد ذلك فمن قوت بلده كما
قلنا في الفطرة فإن لم يجد شيئا سقطت عنه واستغفر
الله عز وجل وتاب إليه وأحسن العمل في الثاني ويجتنب
في نهار رمضان الخلوة بامرأة شابة والقبلة لها وإن
كانت ممن تحل له أو ذات محرم تعفي رحم ويجتنب السواك
بعد الزوال ومضغ العلك وجمع ريقه ثم بلعه وذوق
الطعام عند الطبخ وغيره والغيبة والنميمة والكذب و
الشتم في غير ذلك ويستحب له تعجيل الإفطار إلا في يوم الغيم
فتأخيره أفضل وتأخير السحور إلا أن يكون ممن يخفى عليه
ذلك أي طلوع الفجر والأولى له أن يفطر على التمر أو على
الماء ويدعو وقت الإفطار لما روي عن النبي صلى الله
عليه وسلم أنه قال إذا صام أحدكم فقدم عشاؤه فليقل
بسم الله اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت سبحانك
وبحمدك اللهم تقبل منا إنك أنت السميع العليم

كتاب الاعتكاف

ويستحب له الاعتكاف ولا يكون إلا في مسجد يصلى
فيه بالجماعة وأولى المساجد الجامع إذا كان أيام ما
تخللها جمعة ويصح بغير صوم والأولى أن يكون بالصوم
لأنه أجمع لهمه وأعون على كسر نفسه في البور باستغراق
ما هو بصدده لأن الاعتكاف هو حبس النفس في مكان
مخصوص في لزوم الشيء والمداومة عليه قال الله تعالى ما
هذه التماثيل التي أنتم لها عاكفون وهو من السنن المأثورة
عن النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه لأن النبي صلى
الله عليه وسلم اعتكف العشر الأواخر من شهر رمضان

اُسپر اُس بند رہنے کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے اور وہ غلام مومن کا آزاد کرنا ہے
ان عیبوں سے سلامت ہو جو کام میں ضرر کرنیوالے ہیں پس اگر نہ پاوے تو دو مہینے کے پے در پے
روزے رکھنے ہیں۔ پس اگر روزوں کی طاقت نہ رکھے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا ہے
ہر ایک کو اُن میں سے کھانے سے ایک مد ہے اور وہ ایک رطل اور تہائی عراقی وزن سے ہے
پس ایک سو اور تہتر درم اور تہائی درم کا ہوگا یا آدھا صاع کھجور یا جو سے۔ پس
اگر ان چیزوں کو نہ پاوے تو اپنے شہر کی روزی سے جیسا کہ ہمنے صدقۂ فطر میں کہا
ہے پس اگر کچھ نہ پاوے تو اس سے کفارہ ساقط ہو جاتا ہے اور بخشش مانگے اللہ تعالےٰ
سے اور اسی طرف توبہ کرے اور دوسری بار میں اپنے عمل کو اچھا کرے اور ماہ رمضان کے دنوں
جوان عورت کے ساتھ خلوت کرنے سے اور اسکے بوسہ لینے سے بچے اگرچہ وہ عورت
اُن میں سے ہو جو اسکو حلال ہیں یا ذی محرم ہو اور زوال کے پیچھے مسواک کرنے سے اور
گوند چبانے سے اور اپنی تھوک کو جمع کرکے نگلنے سے اور طعام کے چاکھنے سے پکنے کے وقت
اور سوا اسکے اور چیزوں سے پرہیز کرے۔ اور غیبت اور چغلی اور جھوٹ اور گالی اور سوا انکے
دوسرے قبیح کاموں سے بھی پرہیز کرے اور مستحب ہے اسکو جلدی افطار کرنا مگر ابر کے دن
میں پس تاخیر افضل ہے اور سحری میں تاخیر کرنا مگر یہ کہ اُن لوگوں سے ہو جنپر طلوع فجر پوشیدہ
رہتا ہو (تو تاخیر نہ کرے) اور اسکے واسطے بہتر یہ ہے کہ کھجور سے یا پانی سے افطار کرے اور افطار
کے وقت دعا مانگے۔ بسبب اُس چیز کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
اُنھوں فرمایا جب کسی نے تم میں سے روزہ رکھا پھر شام کا کھانا لایا گیا تو چاہیئے کہ کہے
میں اللہ کے نام سے افطار کرتا ہوں یا اللہ میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کرتا
ہوں پاکی ہے تجھکو اور تعریف ہے تجھکو یا اللہ قبول کر ہمسے پس تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا ہے

اعتکاف بیٹھنے کی کتاب

اور اسکو اعتکاف بیٹھنا مستحب ہے اور وہ سوائے اُس مسجد کے نہیں ہوتا جسمیں نماز جماعت
کے ساتھ پڑھی جاوے اور بہتر مساجد جامع مسجد ہے جبکہ ایسے دنوں میں ہو کہ درمیان انکے
جمعہ آوے۔ اور بغیر روزے کے صحیح ہو جاتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ روزہ سے ہو کیونکہ وہ اسکے قصد
کو جمع کرنے والا ہے اور اسکے نفس کے توڑنے کے لیے بہت مددگار ہے اور بہت لائق ہے
چیز کے نکالنے کے ساتھ کہ وہ اسکے درپے ہے کیونکہ اعتکاف وہ ایک خاص مکان میں نفس کا
باندھنا ہے اور ایک شے کو لازم کرنا اور اُسپر ہمیشگی کرنا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کیا ہیں یہ مورتیں
جنپر تم ہمیشہ بیٹھنے والے ہو اور وہ ان سنتوں سے ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے
اصحاب سے مروی ہیں کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے اخیر
دہے میں اعتکاف کیا۔

ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَنَدَبَ الصَّحَابَةَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَإِذَا اعْتَكَفَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَشَاغَلَ بِفِعْلٍ يُقَرِّبُهُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّفَكُّرِ وَيَجْتَنِبُ مِمَّا لَا يَعْنِيهِ مِنَ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَالْعَمَلِ وَيَلْزَمُ الصَّمْتَ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَيَجُوزُ لَهُ التَّدْرِيسُ وَإِقْرَاءُ الْقُرْآنِ لِأَنَّ ذَلِكَ يَتَعَدَّى نَفْعُهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ أَكْثَرُ ثَوَابًا مِنِ اشْتِغَالِهِ بِخَاصَّةِ نَفْسِهِ وَيَجُوزُ لَهُ الْخُرُوجُ مِنْ مُعْتَكَفِهِ لِمَا لَا بُدَّ لَهُ مِنَ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَضَاءِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَعِنْدَ الْخَوْفِ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَالْمَرَضِ الشَّدِيدِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

كِتَابُ الْحَجِّ

فَإِذَا كَمُلَتْ فِي حَقِّهِ شَرَائِطُ الْحَجِّ وَجَبَ عَلَيْهِ أَدَاءُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ عَلَى الْفَوْرِ وَهُوَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ حُرًّا عَاقِلًا بَالِغًا مُسْتَطِيعًا بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ وَتَخْلِيَةِ الطَّرِيقِ مِنْ عَدُوٍّ يَمْنَعُهُ وَإِمْكَانِ السَّيْرِ إِلَيْهِ وَهُوَ اتِّسَاعُ الْوَقْتِ لِأَدَاءِ الْحَجِّ وَصِحَّةِ الْبَدَنِ لِلْاِسْتِمْسَاكِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْاِسْتِطَاعَةُ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ وَإِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ تَحْصِيلِ النَّفَقَةِ لِعِيَالِهِ إِلَى أَنْ يَعُودَ إِلَيْهِمْ وَالْمَسْكَنِ لَهُمْ وَقَضَاءِ الدُّيُونِ إِنْ كَانَتْ عَلَيْهِ وَأَنْ يَكُونَ لَهُ كِفَايَةٌ بَعْدَ رُجُوعِهِ مِنْ فَضْلِ مَالٍ أَوْ أُجْرَةِ عَقَارٍ أَوْ بِضَاعَةٍ فَإِنْ خَالَفَ وَقَصَّرَ لِعِيَالِهِ وَامْتَنَعَ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ وَخَرَجَ إِلَى الْحَجِّ كَانَ مَأْثُومًا ظَالِمًا مَسْخُوطًا عَلَيْهِ لِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ فَإِنْ سَلِمَ مِنَ الْمُخَالَفَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ سَقَطَ عَنْهُ الْفَرْضُ

فَصْلٌ فَإِذَا بَلَغَ الْمِيقَاتَ الشَّرْعِيَّ وَهُوَ ذَاتُ عِرْقٍ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْجُحْفَةُ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ وَذُو الْحُلَيْفَةِ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَيَلَمْلَمُ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَرْنٌ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ اغْتَسَلَ أَوْ تَوَضَّأَ وَيَتَيَمَّمُ إِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَيَتَّزِرُ بِإِزَارٍ وَيَرْتَدِي بِرِدَاءٍ وَيَكُونَانِ أَبْيَضَيْنِ نَظِيفَيْنِ وَيَتَطَيَّبُ

پھر ہمیشہ آپ ہمیشہ اسپر رہے یہانتک کہ آپکو اللہ تعالیٰ نے فوت کیا اور صحابہؓ کو اسکی طرف رغبت دی پس فرمایا جو اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ اخیر دہے میں اعتکاف بیٹھے پس جب اعتکاف بیٹھے تو اسکو لائق ہے کہ ایسے فعل کے ساتھ مشغول ہو جو اسکو اللہ تعالیٰ کے قریب کرے قرآن کو پڑھنے اور سبحان اللہ کہنے اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں فکر کرنے سے اور بچے اس چیز سے کہ اسکو مقصود نہیں قول و فعل اور عمل سے اور سوائے ذکر اللہ تعالیٰ کے خاموشی کو لازم پکڑے اور جائز ہے اسکو علم پڑھانا اور قرآن پڑھانا کیونکہ اس عبادت کا نفع اسکے غیر کی طرف متعدی ہوتا ہے تو یہ ثواب میں زیادہ ہے اسکے مشغول ہونے سے ایسی عبادت میں کہ اسکے نفس کے ساتھ خاص ہے اور جائز ہے اسکے لیے اپنے اعتکاف کی جگہ سے ایسی چیز کیلئے نکلنا کہ اس سے چارہ نہیں جنابت سے نہانا اور کھانا اور پینے کیلئے اور انسانی حاجت پوری کرنے کو بول اور پاخانہ سے اور اپنے نفس پر فتنہ اور سخت بیماری کے خوف کے وقت اور سوائے اسکے اور ضرورتوں کیلئے

حج کے بیان کی کتاب

پس جب اسکے حق میں حج کی شرطیں کامل ہوجائیں تو اسپر حج اور عمرہ کا ادا کرنا فی الفور واجب ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے اسلام کے بعد آزاد اور عاقل بالغ توشہ اور سواری کی طاقت رکھنے والا ہو اور رستہ کا دشمن سے خالی ہونا جو اسکو منع کرے اور اسکی طرف سیر کرنے کی طاقت ہونا اور وہ حج کے ادا کرنے کے لیئے گنجایش وقت ہے اور سواری پر اپنے آپکے نگاہ رکھنے کے لیے بدن کا تندرست ہونا اور توشہ اور سواری کی طاقت اپنے عیال کے لیئے خرچ حاصل کرنے کے بعد ہے یہانتک کہ انکی طرف لوٹے اور انکے لیے رہنے کی جگہ حاصل کرنے اور قرضوں کے ادا کرنے کے بعد (توشہ اور سواری کی طاقت ہوتی ہے) بشرطیکہ اسپر قرض ہوں اور یہ کہ اسکے لیے کفایت ہو اسکے لوٹنے کے بعد بچے ہوئے مال یا غیر منقول مال کی اجرت سے پس اگر اسنے ان شرائط کی مخالفت کی اور اپنے عیال کے حق میں قصور کیا اور اپنے قرض کے ادا کرنے سے انکار کیا اور حج کو نکلا تو گنہ گار ظالم غضب کیا ہوا اللہ کا ہوگا بسبب فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکو روزی دیتا ہے ان کو ضائع کرے پس اگر مخالفت سے سلامت رہا یہانتک کہ حج اور عمرہ سے فارغ ہوا تو اسسے فرض ساقط ہوگیا

فصل پس جب شرعی میقات پر پہنچے اور وہ ذات عرق ہے اگر مشرق والوں سے ہے اور جحفہ ہے اگر مغرب والوں سے ہے اور ذوالحلیفہ ہے اگر مدینہ والوں سے ہے اور یلملم ہے اگر یمن والوں سے ہے۔ اور قرن ہے اگر نجد والوں سے ہے تو نہائے اور وضو کرے یا تیمم کرے اگر پانی نہ پاوے اور تہ بند باندھے اور چادر اوڑھے۔ اور دونوں کپڑے سفید اور پاکیزہ ہوں اور خوشبوئی لگالے

ويصلي ركعتين ثم يحرم وينوي الاحرام بقلبه ويلبي
بالعمرة ان كان متمتعا وهو الافضل وبالحج المفرد او
بالحج والعمرة جميعا ويشترط فيقول اللهم اني اريد
العمرة او الحج او اياهما جميعا فيسر ذلك لي وتقبل مني
ويحل حيث حبستني ويلبي وصفة التلبية لبيك اللهم
لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة
لك والملك لك لا شريك لك يرفع بذلك صوته
يقول ذلك بعد الاحرام وعقيب الصلوات الخمس وفي
اقبال الليل والنهار والتقاء الرفاق واذا علا شرفا
او هبط واديا او سمع ملبيا وفي مساجد الحرام وبقاعه
ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويدعو لنفسه
بما احب اذا فرغ من التلبية **فصل** فاذا احرم لا
يغطي راسه ولا يلبس المخيط ولا الخفين فان فعل
ذلك لزمه ذبح شاة الا ان لا يجد الا ازار والنعلين
ولا يتطيب في بدنه وثيابه من انواع الطيب فان
فعل ذلك متعمدا غسله وذبح شاة ولا يقلم اظفاره
ولا يحلق راسه فان قلم ثلثة اظفار او حلق ثلث
شعرات من راسه او بدنه فعليه ذبح شاة فان
كان دون ذلك ففي كل ظفر او شعرة مد من طعام
ولا يعقد النكاح لنفسه ولغيره ويجوز له الارتجاع و
لا يباشر الزوجة والامة في الفرج ودون الفرج فان
فعل ذلك بطل حجه اذا كان ذلك قبل رمي جمرة العقبة
ولا يستمني ولا يكرر النظر فان فعل فامنى فعليه
الكفارة وهي ذبح شاة ولا يقتل الصيد الماكول وما تولد
من الماكول وغير الماكول ولا ياكل ما صيد لاجله او اشار اليه
او دل عليه او اعان على ذبحه مثل ان يمسكه او يعين
سكينا ونحو ذلك فان فعل فعليه الجزاء مثله من النعم
فان كان الصيد نعامة فعليه بدنة وان كان حمار وحش
فعليه بقرة وان كان بقرة او كبش وان قتل ظبيا فعليه

اور دو رکعت نماز پڑہے پہر احرام باندہے اور احرام کی نیت دل مین کرے اور عمرہ کا لبیک پکارے اگر
تمتع کرنیوالا ہو اور یہی افضل ہے یا صرف حج کا یا حج اور عمرہ دونوں کا۔ اور شرط کر لے پس کہے
یا اللہ مین ارادہ کرتا ہون عمرہ کا یا حج کا یا دونون کا اکٹہا پس یہ میرے لیے آسان کر
اور مجہ سے قبول کر۔ اور مین حلال ہو جاؤن گا جہان مجہکو تو بند کرے۔ اور لبیک
پکارے۔ اور لبیک کی کیفیت یہ ہے حاضر ہوا مین تیرے لیے یا اللہ حاضر ہوا مین تیرا
کوئی شریک نہین حاضر ہوا ہون مین تیرے لیے حمد اور نعمت تیری ہی لیے ہے اور ملک بہی
تیرے لیے تیرا کوئی شریک نہین اسکے ساتہ اپنی آواز کو بلند کرے احرام باندہنے کی بعد
اسکو کہے اور پانچون نمازون کے بعد اور رات اور دن کو آنے کیوقت اور ساتھیون
کی ملاقات کے وقت اور جب کسی بلندی کو چڑہے یا کسی وادی کو اترے یا لبیک
پکارنے والے کی سنے اور عزت والی مسجدون مین اور عزت والی جگہون مین اور نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے اور دعا مانگے اپنی لیے اس چیز سے کہ دوست رکہتا ہے
جب لبیک سے فارغ ہو **فصل** پس جب احرام باندہے تو اپنے سر کو ڈہانکے اور سیا
ہوا کپڑا اور موزے نہ پہنے پس اگر اسکو کرے تو ایک بکری ذبح کرنی لازم ہوگی
مگر یہ کہ ازار اور نعلین اسنے نہ لین (تو سیا ہوا کپڑا اور موزے پہننے درست ہونگے) اور
اپنے بدن اور کپڑون مین ہر ایک قسم کی خوشبوئی نہ لگائے پس اگر اسکو جان بوجہکر کرے تو
اسکو دہو ڈالے اور ایک بکری ذبح کرے اور اپنے ناخن نہ کٹائے اور اپنا سر نہ منڈالے
پس اگر تین ناخون کٹا ڈالے یا اپنے سر یا اپنے بدن سے تین بال منڈا ڈالے تو اسپر
ایک بکری کا ذبح کرنا واجب ہے پس اگر اس سے کم ہو تو ہر ناخن یا بال مین طعام
سے ایک مد ہے اور نہ اپنے لیے اور نہ دوسرے کے لیے نکاح کرے اور رجعت کرنا جائز
ہے اور بی بی اور لونڈی سے فرج اور غیر فرج مین مباشرت نہ کرے پس اگر کیا اسکو
تو اسکا حج باطل ہوا جبکہ مباشرت جمرہ عقبہ مین کنکر مارنے سے پہلے ہو اور قصدا
منی نہ نکالے اور بار بار عورتون کی طرف نظر نہ کرے۔ پس اگر کیا اور منی نکلی تو
اسپر کفارہ ہے اور وہ ایک بکری کا ذبح کرنا ہے۔ اور ایسے شکار کو قتل نہ کرے
کہ کہایا جاتا ہے اور نہ اس چیز کو جو کہائے جانے والے جانور سے یا نہ کہائے جانے
والے جانور سے پیدا ہوتی ہے اور اسچیز کو نہ کہائے جو اسکے لیے شکار کی گئی ہو یا اسکی طرف اشارہ
کیا یا اسپر رہنمائی کی یا اسکے ذبح پر اعانت کی مثلاً اسکو پکڑ رکہے یا اسکو چہری عاریتہ دیوے
اور مثل اسکی پس اگر کیا تو اسپر اسکی مثل چارپایون سے جزا دینی واجب ہے پس اگر شکار شتر مرغ
ہو تو اسپر ایک بدنہ ہے اور اگر گورخر ہو تو اس پر ایک گائے ہے۔ اور اگر نیل گائے
ہو اور اسکی قسم کی تو اس پر

بقرة وان كان غزالا او ثعلبا فعليه عنزة وان كان ضبعا
فكبش وان كان ارنبا فعناق وان كان يربوعا فجفرة
وفي الضب جدي وفي الكبير كبير وفي الصغير صغير على
مثل ما قيل في جميع الصفات وان كان ذلك حماما ففي كل
واحد شاة فان لم يكن له مثل فقيمته يرجع في معرفة
ذلك الى قول عدلين من المسلمين ويجوز له ذبح الحيوان
الانسي واكله ويجوز له قتل كل ما فيه مضرة كالحية
والعقرب والكلب العقور والسبع والنمر والذئب و
الفهد والفارة والغراب الابقع والحدأة والبزاة و
انواعها والزنبور والبق والبراغيث والقراد والاوزاغ
والذباب وجميع حشرات الارض ويجوز قتل النملة عند
الاذية وكذلك القمل والصيبان في احدى الروايتين
والاخرى عليه ان يتصدق بما امكن ولا يقتل صيد الحرم
فان قتله كان حكمه كما ذكرنا في صيد الاحرام ولا يقطع
اشجار الحرم ولا يقلعها فان فعل ذلك ضمن الشجرة الكبيرة
ببقرة والصغيرة بشاة وكذلك صيد المدينة وشجرها
يحرمان عليه الا ان جزاءهما سلب ما عليه من الثياب في
يكون ذلك حلالا لمن اخذه **فصل** فان كانت
في الوقت سعة فامكنه دخول مكة قبل يوم عرفة
بايام فالمستحب له ان يغتسل غسلا كاملا ويدخلها من
اعلاها فاذا بلغ المسجد الحرام دخل من باب بني شيبة
ويرفع يديه عند رؤية البيت ويقول اللهم انك
انت السلام ومنك السلام حينا ربنا بالسلام اللهم
زد هذا البيت تعظيما وتشريفا وتكريما ومهابة و
برا وزد من شرفه وعظمه ممن حجه او اعتمره تعظيما
وتشريفا وتكريما ومهابة الحمد لله كثيرا كما هو
اهله وكما ينبغي لكرم وجهك وعزك وجلالك
الحمد لله الذي بلغني بيته وراني لذلك اهلا والحمد
لله على كل حال اللهم انك دعوت الى حج بيتك وقد

گائے ہے اور اگر ہرن یا لومڑی ہو تو اسپر ایک بکری ہے اور اگر کفتار ہو تو مینڈھا ہے
اور اگر خرگوش ہو تو بکری کا بچہ اور اگر جنگلی چوہا ہو تو بکری کا چار ماہہ بچہ ہے اور گوہ میں بکری
کا چھوٹا بچہ اور بڑی میں بڑا اور چھوٹے میں چھوٹا اسی طرح پر جو تمام صفتوں میں
کہا گیا ہے اور اگر کبوتر ہو تو ہر ایک میں ایک بکری ہے پس اگر اسکی مثل نہ ہو
تو اسکی قیمت واجب ہے اسکے معلوم کرنے میں دو مسلمان عادلوں کے قول
کی طرف رجوع کرے اور اسکو حیوان انسی کا ذبح کرنا اور اسکا کھانا جائز ہے اور
اسکو مارنا ہر اس چیز کا جس سے ضرر ہو جائز ہے جیسے سانپ اور بچھو اور کتا اور درندہ
اور چیتا اور بھیڑیا اور درندہ اور چوہا اور ابلق کوا اور چیل اور باز اور اسکی تمام
قسمیں اور زنبور اور مچھر اور پسو اور چیچڑی اور چھپکلی اور مکھی اور زمین کی رہنے
والی تمام چیزیں اور جائز ہے چیونٹی کا قتل کرنا ایذا دینے کے وقت - اور اسی
طرح جوئیں اور انکے انڈے دو روایتوں سے ایک میں اور اسپر لائق ہے کہ جس چیز
سے اسے قدرت ہو صدقہ کرے اور حرم کے شکار کو قتل نہ کرے پس اگر اسکو
قتل کرے تو اسکا حکم وہی ہوگا جیسے کہ ہم نے احرام کے شکار میں بیان کیا
اور حرم کے درختوں کو قطع نہ کرے اور نہ اکھاڑے پس اگر اسکو کیا تو بڑے درخت کے بدلے
گائے کا ضامن ہوگا اور چھوٹے درخت کے بدلے بکری کا اسیطرح مدینہ کا شکار اور
اسکے درخت اسپر حرام ہیں مگر یہ کہ اسکی جزا اسکے کپڑے اتار لینے ہیں اور وہ کپڑے
اس شخص کو جس نے اسکو پکڑا حلال ہوتے ہیں **فصل** پس اگر وقت میں
فراخی ہو اور اسکو مکہ میں داخل ہونا عرفہ کے دن سے پہلے چند دن ممکن ہو
تو اسکو مستحب ہے کہ کامل غسل کرے اور اس میں اوپر کی جانب سے داخل ہو
پس جب مسجد حرام میں پہنچے تو بنی شیبہ کے دروازہ سے داخل ہو - اور
بیت اللہ کو دیکھتے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اور کہے یا اللہ تو ہی سب نقصانوں
سے سلامت ہے اور تجھہی سے سلامتی ہے ہمکو زندہ رکھہ یا اللہ اس گھر کو
تعظیم اور بزرگی اور خوبی اور ڈر اور نیکی میں زیادہ کر - اور اس شخص کو جس نے
اسکی بزرگی اور عظمت کی ان لوگوں میں سے جنہوں نے اسکا حج یا عمرہ کیا
تعظیم اور شرافت اور بزرگی اور ہیبت میں زیادہ کر - اور سب تعریف اللہ کو ہے
بہت جیسے کہ وہ اسکا اہل ہے اور جیسے کہ تیری ذات کی بزرگی اور تیری عزت
اور جلال کے لیے لائق ہے - سب تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھکو اپنے گھر
پہونچایا اور مجھکو اسکا اہل دیکھا - اور سب تعریف ہر حال میں اللہ ہی کو ہے
یا اللہ تو نے اپنے گھر کے حج کی طرف بلایا اور تحقیق

جئناك له لذلك اللهم تقبل مني واعف عني و
اصلح لي شأني كله لا اله الا انت يرفع بذلك صوته
ثم يطوف للقدوم ويضطبع بردائه ويكشف كتفه
الايمن ويستر الايسر ثم يتقدم الى الحجر الاسود فيستلمه
بيده ويقبله ان امكنه والا استلمه وقبل يده فان
زحم اشار بيده اليه ويقول بسم الله والله اكبر اللهم
ايمانا بك وتصديقا بكتابك ووفاء بعهدك واتباعا
لسنة نبيك محمد صلى الله عليه وسلم ويطوف عن يمينه
وهو ان يرجع الى باب البيت فيمضي الى الحجر الذي عليه
ميزاب البيت مسرعا وهو السعي الشديد مع تقارب
الخطا حتى اذا بلغ الركن اليماني استلمه ولم يقبله فاذا
بلغ الحجر الاسود عد ذلك شوطا واحدا ثم يطوف
كذلك ثانيا وثالثا قائلا في جميع ذلك اللهم اجعله
حجا مبرورا وسعيا مشكورا وذنبا مغفورا ثم يخفف
مشيه ويقارب خطاه فيمشي على هيئته في الاربعة
الباقية ويقول فيها رب اغفر وارحم واعف عما تعلم
وانت الاعز الاكرم اللهم ربنا اتنا في الدنيا حسنة
وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ويدعو بما اراد
من خير الدنيا والاخرة وينبغي ان يكون ناويا لذلك
طاهرا من الاحداث والانجاس ساتر العورة لان النبي
صلى الله عليه وسلم قال الطواف بالبيت صلوة الا
ان الله تعالى اباح لكم فيه النطق فاذا فرغ من ذلك
صلى ركعتين خفيفتين خلف مقام ابراهيم خليل الرحمن
عليه السلام فيقرأ في الاولى بعد الفاتحة قل يا ايها
الكفرون وفي الثانية قل هو الله احد ثم يرجع الى
الحجر الاسود فيستلمه ثم يخرج الى الصفا من بابه
ويرقى عليه الى حيث يمكنه رؤية الكعبة ثم يكبر
ثلثا ويقول الحمد لله على ما هدانا لا اله الا الله وحده
لا شريك له صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب

آئی ہم تیرے پاس اسکے لیے یا اللہ مجھسے قبول کر اور مجھسے معاف کر اور میرا تمام حال
درست کر دے کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ بلند کرے اس دعا کے ساتھ اپنی آواز کو بلند
کرے پھر طواف قدوم یعنے آنے کا کرے اور چادر سے اضطباع کرے پھر اپنے داہنے کندہے
کو ننگا کرے اور بائین کو ڈھانپ لے پھر حجر اسود کی طرف آگے ہو پھر اسکو اپنے ہاتھ سے
چھوئے اور اسکو چومے اگر اسکی طاقت ہو ورنہ اسکو چھوئے اور اپنے ہاتھ کو چومے اور
اگر اژدحام ہو تو اپنے ہاتھ سے اسکی طرف اشارہ کرے اور کہے اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے
یا اللہ تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے عہد کو پورا کیا اور تیرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتا ہون اور طواف کرے اپنی داہنی جانب سے
اور وہ یہ کہ بیت اللہ کے دروازے کی طرف لوٹے اور اس پتھر کی طرف جسپر بیت اللہ کا پرنالہ
ہے جلدی کرتے ہوئے گذرے اور وہ تیزی سے دوڑنا ہے باوجود نزدیک نزدیک قدم ہونے
یہان تک کہ جب رکن یمانی کے پاس پہونچے تو اسکو چھوئے اور اسکو بوسہ نہ دے اور جب حجر
اسود کو پہونچے تو اسکو ایک پھیرا شمار کرے پھر اسیطرح دوسری تیسری بار۔ ان تمام
پھیرون مین یہ کہتا ہوا طواف کرے۔ یا اللہ اسکو حج مقبول اور سعی مشکور اور گناہ
معاف کیا گیا کر دے۔ پھر اپنی رفتار کو آہستہ کرے اور اپنے قدمون کو نزدیک نزدیک
کرے پھر باقی چار پھیرون مین اپنی رفتار پر چلے اور ان مین کہے اے میرے پروردگار
بخش اور رحم کر اور معاف کر اس چیز سے جو تو جانتا ہے اور تو نہایت عزت والا اور
بزرگی والا ہے۔ یا اللہ اے پروردگار ہمکو دنیا مین نیکی دے اور آخرت مین نیکی دے اور ہمکو
دوزخ کے عذاب سے بچا اور دنیا اور آخرت کی بھلائی سے جس چیز سے چاہے دعا کرے
اور چاہیے کہ اسکے لیے نیت کرنے والا ہو در حالیکہ پلیدی شرعی اور پلیدی حسی
سے پاک ہو اپنی شرمگاہ کو ڈھانپنے والا ہو کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
طواف کرنا بیت اللہ کا نماز ہے مگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسمین بولنا مباح کر دیا ہے
پس جب اس سے فارغ ہو تو دو رکعت نماز ہلکی مقام ابراہیم اللہ کے دوست علیہ السلام
کے پیچھے پڑھے پس پہلی رکعت مین پیچھے فاتحہ کے قل یا ایہا الکفرون
پڑھے اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد پھر حجر اسود کی طرف لوٹے
اور اسکو چھوئے پھر اسکے دروازے سے صفا کی طرف نکلے اور اسپر چڑھے
اس جگہ تک کہ اسکو کعبہ کا دیکھنا ممکن ہو پھر تین دفعہ اللہ اکبر کہے
اور کہے سب تعریف اللہ ہی کو ہے اس چیز پر جو ہمکو ہدایت کی۔
سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اس نے
اپنے وعدے کو سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی لشکرون کو بھگا دیا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ يَنْزِلُ وَيُلَبِّيْ وَيَدْعُوْ ثَانِيًا وَثَالِثًا ثُمَّ يَنْزِلُ مَاشِيًا حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمِيْلِ الْاَخْضَرِ الْمُنْتَصِبِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ مَا قَدْرُهٗ سِتَّةُ اَذْرُعٍ ثُمَّ يُسْرِعُ فِي الْمَشْيِ حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الْمِيْلَيْنِ الْاَخْضَرَيْنِ ثُمَّ يُخَفِّفُ مَشْيَهٗ اِلٰى اَنْ يَبْلُغَ الْمَرْوَةَ فَيَرْقٰى عَلَيْهَا فَيَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا ثُمَّ يَنْزِلُ وَيَمْشِيْ فِيْ مَوْضِعِ مَشْيِهٖ وَيَسْعٰى فِيْ مَوْضِعِ سَعْيِهٖ اِلٰى اَنْ يَصِيْرَ اِلَى الصَّفَا ثُمَّ كَذٰلِكَ فَيَعُدُّ سَبْعًا يَبْدَأُ بِالصَّفَا وَيَخْتِمُ بِالْمَرْوَةِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ مُتَطَهِّرًا كَمَا ذَكَرْنَا فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ حَلَقَ اَوْ قَصَّرَ اِنْ كَانَ مُتَمَتِّعًا وَلَمْ يَكُنْ قَدْ سَاقَ هَدْيًا وَفَعَلَ مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَهُوَ الثَّامِنُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَحْرَمَ مِنْ مَكَّةَ بِالْحَجِّ فَيَاْتِيْ مِنًى فَيُصَلِّيْ بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَيَبِيْتُ بِهَا ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ مَعَ النَّاسِ اِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَطَبَ الْاِمَامُ خُطْبَةً يُعَلِّمُ النَّاسَ فِيْهَا مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَفْعَلُوْهُ مِنَ الْوُقُوْفِ وَمَوْضِعِهٖ وَوَقْتِهٖ وَدَفْعِهِمْ مِنْ عَرَفَاتٍ وَالصَّلٰوةِ بِمُزْدَلِفَةَ وَالْمَبِيْتِ بِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالنَّحْرِ وَالْحَلْقِ وَالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ دَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَيَعِيْ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَ الْاِمَامِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِاِقَامَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ اِلٰى جَبَلِ الرَّحْمَةِ وَالصَّخَرَاتِ بِقُرْبِ الْاِمَامِ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيَقِفُ هُنَاكَ وَيَجْتَهِدُ فِي الدُّعَاءِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ اَكْثَرُ ذِكْرِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ فَاِنْ فَاتَهُ الْوُقُوْفُ مَعَ الْاِمَامِ نَهَارًا وَاَدْرَكَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ مِنَ الْمَوْقِفِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ الثَّانِيْ مِنْ لَيْلَةِ النَّحْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْوَقْفَةَ

سوا اللہ کے کوئی معبود نہین اور ہم بجز اُسکے کسی کی عبادت نہین کرتے اُسکے واسطے دین کو خالص کرنے والے ہین اگرچہ کافر برا مانین پہر اترے اور لبیک کہے اور دوسری اور تیسری دفعہ دعا کرے پہر اترے چلتا ہوا یہان تک درمیان اسکے اور درمیان میل سبز کے جو کہڑا کیا گیا ہے مسجد کے پاس تقریبا چہ ہاتہ کا فاصلہ ہو پہر چلنے مین جلدی کرے یہان تک کہ دو میل سبز کو پہونچے پہر اپنی رفتار کو ہلکا کرے یہانتک کہ مروہ کو پہونچے اور اُسپر چڑہے اور جیسے صفا پر کیا تہا اُسپر بہی ویسا ہی کرے پہر اترے اور اپنے چلنے کی جگہ مین چلے اور اپنے دوڑنے کی جگہ مین دوڑے یہان تک کہ صفا کو واپس جائے پہر اسیطرح کرے اور سات بار گنے صفا کو شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے اور چاہیے کہ پاک ہو جیسے کہ ہمنے بیت اللہ کے طواف مین ذکر کیا ہے پس جب اُس سے فارغ ہو تو سر منڈوائے یا کترولے اگر تمتع کرنیوالا ہو اور اپنے ساتہ ہدی کو نہ لایا ہو اور جو حلال شخص کرتا ہے ویسا ہی کرے اور جب ترویہ کا دن ہو اور وہ ذی الحجہ کی آہٹوین تاریخ ہے تو مکہ سے حج کے لیے احرام باندہے اور منا مین آئے اور اُسمین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑہے اور اسی مین رات گذارے پہر صبح کی نماز پڑہے پس جب سورج طلوع ہو تو لوگون کے ساتہ عرفہ مین کہڑے ہونے کی جگہ کی طرف روانہ ہو پس جب سورج ڈہلے تو امام خطبہ پڑہے اُسمین لوگون کو جو کچہہ انکو کرنا چاہیے سکہلائے کہڑے ہونے سے اور اُسکی جگہ سے اور اسکے وقت سے اور اُسکے روانہ ہونے سے اور مزدلفہ مین نماز پڑہنے سے اور اسمین رات گذارنے سے اور سوا اسکے سنگریزے چلانے اور قربانی کرنے اور سر منڈانے سے اور بیت اللہ کا طواف کرنے سے امام سے نزدیک ہو اور جو کچہہ کہے اسکو یاد رکہے پہر امام کے ساتہ ظہر اور عصر کی نماز پڑہے دونو کو جمع کرے اور ہر ایک نماز کے لیے اقامت کہے پہر جبل رحمت اور سنگریزون کی طرف آگے ہو نزدیک امام کے تاکہ قبلے کو سامنے ہو پس اُس جگہ کہڑا ہو اور کوشش کرے دعا کرنے اور اللہ غالب بزرگ کی ثنا کہنے مین اور چاہیے کہ اُسکا زیادہ ذکر اس کلمہ کا ہو سوائے اللہ کے کوئی معبود نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کا ملک ہے اور اُسی کو تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہین مریگا اُسی کے ہاتہ مین نیکی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ میرے دل مین نور کر دے اور میری آنکہ مین نور کر دے اور میرے کان مین نور کر دے اور میرے کام کو آسان کر دے پس اگر امام کے ساتہ دن مین کہڑا ہونا اس سے فوت ہو گیا اور امام کے موقف سے نکل جانے کے بعد اسکو پایا پہلے اس سے کہ دوسری فجر نحر کی رات سے طلوع ہو تو بے شک اُسنے کہڑا ہونے کو پالیا

وإلا فقد فاته الحج فإن دفع مع الإمام إلى طريق مزدلفة
يكون على التؤدة والسكون والوقار فإذا وصل مزدلفة
صلى مع الإمام بها المغرب والعشاء جماعة أو منفرداً إن فاته
مع الإمام ثم حط رحله فيبيت هناك ويأخذ منها حصى
الجمار أو من حيث تيسر له ذلك وعدة سبعون حصاة و
قدره أن يكون أكبر من الحمص وأصغر من البندق و
يستحب أن يغسله ثم يصلي الفجر إذا أصبح ويجتهد أن
يغلس بها ثم يأتي المشعر الحرام فيقف عنده فيكثر الحمد
لله والثناء عليه والتهليل والتكبير والدعاء والأولى أن
يقول في دعائه اللهم كما أوقفتنا فيه فأريتنا إياه فوفقنا
لذكرك كما هديتنا واغفر لنا وارحمنا كما وعدتنا بقولك
وقولك الحق فإذا أفضتم من عرفات إلى قوله تعالى غفور
رحيم فإذا أضاء النهار وأسفر دفع إلى منى وأسرع في
وادي محسر فإذا وصل إلى وادي منى رمى جمرة العقبة بسبع
حصيات مكبراً في إثر كل حصاة رافعاً يده حتى يرى
بياض إبطه كما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه
رمى كذلك وسكت عن التلبية عند أول حصاة يرميها
ويكون رميه هذا بعد طلوع الشمس وقبل الزوال
وفيما بعده من أيام التشريق بعد الزوال فإذا
رمى نحر هدياً إن كان معه وحلق
أو قصر جميع رأسه وإن كانت امرأة تقصر من شعرها
بقدر الأنملة ثم يمضي إلى مكة ويغتسل ويتوضأ فيطوف
طواف الزيارة ويعينه بالنية ويصلي ركعتين خلف المقام
فإذا فرغ سعى بين الصفا والمروة إن أراد لأن السعي
قد سقط عنه بفعله في طواف القدوم ثم قد حل له كل
شيء من محظورات الإحرام وصار حلالاً كما كان قبل
الإحرام ثم يتقدم إلى زمزم فيشرب من مائها فيقول
عند شربه بسم الله اللهم اجعله لنا علماً نافعاً و
رزقاً واسعاً ورياً وشبعاً وشفاءً من كل داء واغسل به

ورنہ اسکا حج فوت ہوا پس اگر امام کے ساتھ مزدلفہ کے رستہ کی طرف جاوے
تو آہستگی اور آرام اور وقار پر ہو اور جب مزدلفہ مین پہونچے تو اسمین امام کے
ساتھ مغرب اور عشا کی نماز باجماعت پڑھے یا اکیلے پڑھ لے اگر امام کے ساتھ
اُس سے فوت ہوگئی ہو پس اپنے اسباب کو اتارے اور وہان رات کاٹے اور اُسجگہ سے کنکر چلانے
کی کنکریان پکڑ لے یا جس جگہ سے اسکو میسر ہو اور گنتی مین ستر لے اور اسکا اندازہ
یہ ہی کہ چنے سی بڑا ہو اور غلیلہ سے چھوٹا ہو اور مستحب ہے کہ اسکو دہو لے پہر جب صبح
ہو فجر کی نماز پڑھے اور اسکو اندہیرے مین پڑھنے کی لیے کوشش کرے پہر
مشعر الحرام کو آوے اور اُسکے نزدیک ٹہیرے پس اللہ کی حمد اور اُسکی تعریف اور
تہلیل اور تکبیر اور دعا زیادہ کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنی دعا مین کہے یا اللہ جیسے
تو نے ہمکو اسمین کہڑا کیا ہے اور اسکو تو نے دکہایا ہے تو ہمکو اپنے ذکر کی توفیق دے
جیسے تو نے ہمکو ہدایت کی اور بخش ہمکو اور ہمپر رحم کر جیسے تو نے ہمکو اپنے قول سے
وعدہ فرمایا ہے اور تیرا کہنا ٹہیک ہے فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ غفور رحیم تک
اور جب دن روشن ہو اور خوب صبح ہو تو منا کو لوٹے اور وادی محسر مین تیزی
کرے پس جب وادی منا کو پہونچے جمرہ عقبہ کو سات سنگریزی چلاوے ہر سنگریزے
کے پیچھے تکبیر کہتا ہوا اپنے ہاتھون کو اٹھائے ہوئے یہانتک کہ اُسکی بغلون کی
سفیدی دکھلائی دے جیسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے
اسیطرح سنگریزی چلائے اور پہلا سنگریزہ چلانے کے وقت لبیک کہنے سے
خاموش رہے اور یہ کنکر چلانا اُسکا طلوع شمس سے پیچھے اور زوال سے پہلے ہوے
اور اس سے پیچھے ایام تشریق مین زوال کے بعد اور جب کنکر پھینکنے سے فارغ ہو
تو ہدی کو ذبح کرے اگر اسکے ساتھ ہو اور سر منڈوائے یا اپنے تمام سر کو کتروائے
اور اگر عورت ہو تو اپنے بالون سے پورون کے برابر کتروائے پہر مکہ کو چلے اور نہاوے
اور وضو کرے پہر طواف زیارت کرے اور اسکو نیت سے معین کرے اور دو رکعت نماز پیچھے
مقام ابراہیم ع کے پڑھے پس جب فارغ ہو تو صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے
اگر ارادہ کرے اور چونکہ وہ طواف قدوم مین دوڑ چکا تہا اسلیے دوڑنا اُس سے
ساقط ہوگیا پہر اُسکے لیے احرام کے ممنوعات سے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے اور حلال
ہوگیا جیسے پہلے احرام سے تہا پہر زمزم کی طرف آگے ہو اور اُسکا پانی پیئے
اور اُسکے پینے کے وقت کہے ساتھ نام اللہ کے یا اللہ اسکو ہمارے لیے علم
نافع کر اور رزق فراخ اور سیراب ہونا اور پیٹ بہرنا اور شفا ہر بیماری
سے کر دے اور میرے دل کو ساتھ اسکے دہو ڈال

[illegible]

قَلْبِي وَامْلَأْهُ مِنْ خَشْيَتِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مِنًى فَيَبِيتُ بِهَا ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَرْمِي الْجَمَرَاتِ الثَّلٰثَ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا كُلَّ يَوْمٍ بِإِحْدٰى وَعِشْرِينَ حَصَاةً كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَيَبْدَأُ بِالْجَمْرَةِ الْأُولٰى وَهِيَ أَبْعَدُ الْجَمَرَاتِ مِنْ مَكَّةَ مِمَّا يَلِي مَسْجِدَ الْخَيْفِ فَيَجْعَلُهَا عَنْ يَسَارِهِ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَإِذَا رَمَاهَا تَقَدَّمَ عَنْهَا يَسِيرًا لَا يُصِيبُهُ حَصٰى غَيْرِهِ فَيَقِفُ هُنَاكَ دَاعِيًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِقَدْرِ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ إِنْ أَمْكَنَهُ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى فَيَجْعَلُهَا عَنْ يَمِينِهِ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيَدْعُو كَالْأُولٰى ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْأَخِيرَةَ وَهِيَ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ فَيَجْعَلُهَا عَنْ يَمِينِهِ وَيَنْزِلُ إِلَى الْوَادِي وَيَكُونُ مُسْتَقْبِلًا إِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا يَقِفُ هُنَاكَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي وَالثَّالِثِ كَذٰلِكَ وَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَعَجَّلَ وَلَا يَرْمِيَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ دَفَنَ مَا بَقِيَ مَعَهُ مِنَ الْحَصٰى هُنَاكَ وَيَخْرُجُ قَاصِدًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِي الْأَبْطَحَ فَيُصَلِّي هُنَاكَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ يَنَامُ يَسِيرًا ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ فَيُقِيمُ بِهَا أَوْ غَيْرِهَا مِنَ الْمَوَاضِعِ كَالزَّاهِرِ وَالْأَبْطَحِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ يَكُونُ حَافِيًا وَيُصَلِّي فِيهِ نَفْلًا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَيَنْوِي مِنْهُ مَا أَحَبَّ مِنَ الْعِلْمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَيُكْثِرُ الْاِعْتِمَادَ وَالنَّظَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ لِمَا رُوِيَ فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ أَنَّ النَّظَرَ إِلَيْهَا عِبَادَةٌ ثُمَّ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى يُوَدِّعَ الْبَيْتَ فَيَطُوفُ بِهِ سَبْعًا ثُمَّ يَقِفُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ يَدْعُو فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ هٰذَا بَيْتُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ حَمَلْتَنِي عَلٰى مَا سَخَّرْتَ لِي مِنْ خَلْقِكَ وَسَيَّرْتَنِي فِي بِلَادِكَ حَتّٰى بَلَّغْتَنِي بِنِعْمَتِكَ وَأَعَنْتَنِي عَلٰى قَضَاءِ نُسُكِي فَإِنْ كُنْتَ رَضِيتَ عَنِّي فَازْدَدْ عَنِّي رِضًا وَإِلَّا فَمُنَّ عَلَيَّ الْآنَ قَبْلَ تَبَاعُدِي عَنْ بَيْتِكَ هٰذَا أَوَانُ انْصِرَافِي إِنْ أَذِنْتَ لِي غَيْرَ مُسْتَبْدِلٍ بِكَ وَلَا بِبَيْتِكَ وَلَا رَاغِبٍ عَنْكَ وَلَا عَنْ بَيْتِكَ اللّٰهُمَّ فَاصْحَبْنِي الْعَافِيَةَ فِي بَدَنِي وَالْعِصْمَةَ فِي دِينِي وَأَحْسِنْ مُنْقَلَبِي وَارْزُقْنِي

اور اسکو اپنے ڈر سے پر کر پہر منا کو واپس گئے اور اسمین تین راتین کاٹے پہر تینوں جمرون کو ایام تشریق مین کنکر چلائے اس طرح پر جو ہمنے ذکر کیا ہر دن مین اکیس سنگریزے ہر جمرہ کو سات کنکر ماری پہلے جمرہ سے شروع کرے اور وہ مکہ سے سب جمرون سے دور ہے جو مسجد خیف کو متصل ہے پس اسکو اپنی بائین جانب کرے اور قبلہ کو متوجہ ہو پس جب اسکو چلائے تو اس سے تھوڑا سا آگے بڑہے تاکہ اور کا کنکر اسکو نہ لگے پس وہان اللہ غالب بزرگ سے دعا کرتے ہوئے سورہ بقرہ کے مقدار ٹہیرے اگر ممکن ہو پہر جمرہ وسطے کو کنکر چلائے پس اسکو اپنی داہنی طرف کرے اور قبلہ کو متوجہ ہو اور پہلے کی طرح دعا مانگے پہر پچہلے جمرہ کو چلائے اور وہ جمرہ عقبہ ہے پس اسکو اپنی داہنی جانب کرے اور وادی کو اترے قبلہ کو منہ کرتے ہوئے اور اسکے نزدیک نہ ٹہیرے پس دوسرے اور تیسرے کو ایسا ہی کرے اور اگر جلدی کرنے کو دوست رکھے اور تیسرے دن مین نہ چلائے تو وہان دفن کرے جو سنگریزے اسکے پاس باقی رہے ہون اور مکہ کو قصد کرتے ہوئے نکلے پس وادی ابطح کو آئے اور وہان ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشا کی نماز پڑہے پہر تہوڑا سا سو رہے پہر مکہ مین داخل ہو اور اسمین یا اسکے سوا دوسری جگہون مین سے کسی جگہ اقامت کرے مثل زاہر اور ابطح کی اور جب خانہ کعبہ مین داخل ہونے کا ارادہ کرے تو ننگے پاؤن ہو اور اسمین نفل نماز پڑہے اور زمزم کے پانی سے پیئے اور اس سے سیر ہو اور جس چیز کو دوست رکہتا ہے علم اور بخشش اور خدا کی رضامندی سے اسکی نیت کرے بسبب فرمانے رسول علیہ السلام کے زمزم کا پانی اس چیز کے لیے ہے جسکے لیے پیا جاوے اور توجہ اور نظر بیت اللہ کی طرف بہت کرے بسبب اس چیز کے جو بعض خبرون مین مروی ہے بیت اللہ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے پہر نہ نکلے یہان تک کہ بیت اللہ کو وداع کرے پہر اسکو سات سات طواف کرے پہر رکن یمانی اور دروازہ مین کہڑا ہو اور دعا کرے پہر کہے یا اللہ یہ تیرا گھر ہے اور مین تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہون تو نے مجھکو اس چیز پر اٹھایا جو تو نے اپنی پیدایش سے میرے لیے تابع کیا اور تو نے مجھکو اپنے شہرون مین کا سیر کرایا یہانتک کہ تو نے مجھکو اپنی نعمت سے پہونچایا اور تو نے میری قربانی کے ادا کرنے پر میری مدد کی پس اگر تو مجھ سے راضی ہو تو مجھپر اپنی رضامندی کو زیادہ کر اور اگر راضی نہین ہے تو اب مجھپر احسان فرما پہلے اس سے کہ مین تیرے اس گھر سے جدا ہون یہ میرے واپس جانے کا وقت ہے اگر تو مجھکو اذن دے اس حال مین کہ مین تجھسے اور تیرے گھر سے بدل کرنے والا نہین اور نہ تجھسے اور نہ تیرے گھر سے منہ پھیرنے والا ہون یا اللہ عافیت کو میرے بدن مین اور عصمت کو میرے دین مین میرا ساتھی کر اور میرے لوٹنے کو نیک کر دے اور

طاعتک ما ابقیتنی واجمع لی خیر الدنیا والآخرة انک علی کل شیء قدیر وما زاد علی ذلک من الدعاء من خیر الدنیا والآخرة کان حسناً ثم یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ولم یقم بعد ذلک بمکة فان اقام اعاد الطواف وان لا ذبح شاة **فصل** وان کان فی الوقت ضیق وخاف فوت الوقوف بعرفات فان احرم من المیقات بدأ بعرفات فوقف هناک ثم دفع منها بعد غروب الشمس فیفعل ما قلنا من البیتوتة بمزدلفة ثم الرمی بمنیً ثم اذا دخل مکة طاف طوافین ینوی بالاول القدوم وبالثانی الزیارة ثم یسعی بین الصفا والمروة ثم یحل له کل شیء ثم یعود الی منیً للرمی فی الایام الثلث ثم یتم الافعال علی ما تقدم ذکره **فصل** وصفة العمرة ان یحرم لها من المیقات الشرعی الذی تقدم ذکره بعد ان یغتسل ویتطیب ویصلی رکعتین فیطوف بالبیت سبعاً ویسعی بین الصفا والمروة ویقصر او یحلق ثم یحل منها ان لم یکن ساق هدیاً وان کان بمکة خرج الی التنعیم فیحرم منه فیفعل کذلک **فصل** ولا یبطل الحج الا بالوطی فی الفرج او دون الفرج مع الانزال واکان الحج اربعة الاحرام والوقوف وطواف الزیارة والسعی وعن الشیخ رحمه الله لها رکنان احدهما الوقوف بعرفة والثانی الطواف بالبیت والصحیح الاول فاذا ترک واحداً من هذه الارکان کان حجه ناقصاً وعلیه الاتیان به اما فی سنته واما فی العام المستقبل یاتی به محرماً ولا یجبره دم بحال **واما** واجباته فخمسة وهی المبیت بمزدلفة الی ما بعد نصف اللیل والمبیت بمنیً والرمی والحلاقة وطواف الوداع فان ترک واحداً منها جبره بدم وهو شاة کما قلنا فی ترک الواجبات فی الصلوة یجبره بسجود السهو **واما** مسنوناته فخمسة عشر وهی الاغتسال للاحرام ولدخول مکة و

اور اپنی طاعت مجھکو بخش جب تک تو مجھکو باقی رکھے اور میرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو اکٹھا کر دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اور جو کچھ اس دعا میں دنیا اور آخرت کی بھلائی سے زیادہ کرے بہتر ہوگا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکے بعد مکہ میں نہ ٹھیرے اور اگر ٹھیرے تو طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف کرے تو بکری ذبح کرے **فصل** پس اگر وقت مین تنگی ہو اور عرفات مین وقوف کے فوت ہونے سے خوف کرے پس اگر میقات سے احرام باندھے تو عرفات سے شروع کرے اور وہان ٹھیرے پھر وہان سے غروب آفتاب کے پیچھے روانہ ہو تو جو کچھ ہمنے مزدلفہ مین رات کاٹنے سے منا مین کنکریان چلانے سے بیان کیا وہی کرے پھر جب مکے مین داخل ہو تو دو طواف کرے پہلے طواف مین طواف قدوم کی نیت کرے اور دوسرے مین طواف زیارت کی پھر صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے پھر اسکے لیے ہر چیز حلال ہو جاویگی پھر تین دنون مین منا کی طرف کنکریان چلانے کے لیے لوٹے پھر افعال حج کو تمام کرے اس طریق پر جسکا آگے ذکر ہو چکا ہے **فصل** اور عمرہ کی صفت یہ ہے کہ میقات شرعی سے احرام باندھے جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہے بعد اسکے کہ نہائے اور خوشبو لگائے اور دو رکعت نماز پڑھے پس بیت اللہ کا سات بار طواف کرے اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے اور سر کترواے یا منڈائے پھر اس سے حلال ہو جائے اگر ہدی (یعنے جانور قربانی) نہین لایا اور اگر مکہ مین ہو تو (مقام) تنعیم کی طرف نکلے اور اس سے احرام باندھے پھر ویسا ہی کرے **فصل** اور حج باطل نہین ہوتا مگر فرج مین وطی کرنے سے یا سوائے فرج کے بشرطیکہ انزال ہو۔ اور حج کے رکن چار ہین احرام اور عرفات مین کھڑا ہونا اور طواف زیارت اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا اور شیخ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اسکے دو رکن ہین ایک عرفات مین کھڑا ہونا۔ اور دوسرا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صحیح پہلا قول ہے۔ پس جب ان رکنون مین سے ایک کو ترک کرے تو اسکا حج ناقص ہوگا اور اسپر اسی سال مین دوسری دفعہ حج کرنا واجب ہے یا سال آیندہ مین اسکو احرام باندہ کر ادا کرے اور کسی حال مین اس نقصان کو دم دینا (یعنے جانور ذبح کرنا) کفایت نہین کرتا **اور لیکن** اسکے واجب پس پانچ ہین اور وہ مزدلفہ مین نصف رات سے بعد تک رات کاٹنا ہے اور منا مین رات گذارنا اور کنکر چلانا اور سر منڈوانا اور طواف وداع کرنا اور اگر ایک کو ان سے ترک کرے تو اس نقصان کو دم یعنے خون سے پورا کرے اور وہ بکری ہے جیسے ہمنے نماز کے واجبات کے ترک مین بیان کیا کہ اس نقصان کو سجدہ سہو سے برابر کرے **اور لیکن** اسکی سنتین پس پندرہ ہین۔ اور احرام کیلئے اور دخول مکہ کے لیے اور

وَالْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ وَالْمَبِيْتُ بِمُزْدَلِفَةَ وَلِرَمْيِ الْجِمَارِ اَيَّامَ مِنًى وَّلِطَوَافِ الزِّيَارَةِ وَلِطَوَافِ الْوَدَاعِ وَالثَّانِيْ طَوَافُ الْقُدُوْمِ وَالثَّالِثُ الرَّمَلُ وَالرَّابِعُ الْاِضْطِبَاعُ فِي الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ وَاسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ وَالتَّقْبِيْلُ وَالْاِرْتِقَاءُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالْمَبِيْتُ بِمِنًى ثَلٰثًا وَّالْوُقُوْفُ عَلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْوُقُوْفُ عِنْدَ الْجَمَرَاتِ الثَّلٰثِ وَالْخُطَبُ وَالْاَذْكَارُ وَشِدَّةُ السَّعْيِ فِيْ مَوَاضِعِهٖ وَالْمَشْيُ فِيْ مَوَاضِعِهٖ وَرَكْعَتَا الطَّوَافِ فَاِنْ تَرَكَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ اَوْ وَاحِدًا مِّنْهَا كَانَ تَارِكًا لِّلْاَفْضَلِ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

فَصْلٌ وَاَمَّا الْعُمْرَةُ فَاَرْكَانُهَا ثَلٰثَةٌ اَلْاِحْرَامُ وَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَوَاجِبَاتُهَا الْحِلَاقُ فَحَسْبُ وَسُنَنُهَا الْغُسْلُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَالْاَدْعِيَةُ وَالْاَذْكَارُ الْمَشْرُوْعَةُ فِي الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ وَقَدْ بَيَّنَّا الْحُكْمَ فِيْ تَرْكِهَا فِي الْحَجِّ

فَصْلٌ فَاِذَا مَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْعَافِيَةِ وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَالْمُسْتَحَبُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقُلْ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَكُفَّ عَنِّيْ اَبْوَابَ عَذَابِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَبْرَ وَلْيَكُنْ بِحِذَائِهٖ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَيَجْعَلُ جِدَارَ الْقِبْلَةِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَالْقَبْرَ اَمَامَهٗ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ وَالْمِنْبَرَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَلْيَقُمْ مِمَّا يَلِي الْمِنْبَرَ وَلْيَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ كَمَا بَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَتَلَا اٰيٰتِكَ وَصَدَعَ بِاَمْرِكَ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِكَ وَاَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَنَهٰى عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَعَادٰى عَدُوَّكَ وَوَالٰى وَلِيَّكَ وَعَبَدَكَ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ لِنَبِيِّكَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ

اور عرفات مین کہڑا ہونے کیلیے اور مزدلفہ مین رات گذارنے کیلیے اور منا کی دنون مین کنکر چلانے کیلیے اور طواف زیارت کیلیے اور طواف وداع کیلیے نہانا ہے اور دوسرا طواف قدوم ہے اور تیسرا اکڑکر چلنا اور چوتہا طواف مین چادر کو بغل کے نیچے سے نکالکر کاندہے پہ ڈالنا اور دوڑنا اور دونون کنون کا چہونا اور بوسہ لینا اور صفا اور مروہ پر چڑہنا اور منا مین تین رات کاٹنا اور مشعر الحرام پہ کہڑا ہونا اور تینون جمرون کے پاس اور خطبون اور ذکرون کے وقت کہڑا ہونا اور تیز دوڑنے کی جگہون مین تیز دوڑنا اور چلنے کی جگہون مین چلنا اور طواف کی دو رکعتین سو اگر ان سب چیزون کو ترک کرے یا ایک کو ان سے تو فضل کو ترک کرنے والا ہوگا اور اُسپر کوئی چیز نہین

فصل اور لیکن عمرہ تو اُسکے رکن تین ہین احرام اور بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔ اور اُسکے واجب صرف سر منڈانا ہے۔ اور اسکی سنتین احرام کے وقت غسل کرنا اور دعائین اور ذکر مشروع طواف مین اور دوڑنا۔ اور ہم حج کے باب مین ان سُنتون کے ترک کے بارے مین حکم بیان کر چکے ہین

فصل سو جب اللہ تعالی نے عافیت کا احسان کیا اور مدینہ کو آیا تو اسکے لیے مستحب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو آوے تو مسجد مین داخل ہونیکے وقت کہے یا اللہ ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد کی آل پر درود بہیج اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کہولدے اور اپنے عذاب کے دروازے مجہ سے بند کر سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو پروردگار جہانونکا ہے پہر رسول اللہ کی قبر کو آوے اور چاہیے کہ درمیان اُسکے اور درمیان قبلہ کے اور قبلہ کی دیوار کو اپنی پیٹہ کے پیچہے کرے اور قبر کو اپنے آگے اپنے منہ کے سامنے اور منبر کو اپنے بائین کرے اور چاہیے کہ متصل منبر کے کہڑا ہو اور کہے اے نبی تجہپر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتین یا اللہ محمد پر اور محمد کی آل پر رحمت بہیج جیسے تونے ابراہیم پر رحمت بہیجی بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے یا اللہ ہمارے سردار محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور درجہ بلند اور مقام محمود جسکا تونے اُن سے وعدہ فرمایا عنایت کر یا اللہ محمد کے روح پر روحون مین رحمت بہیج اور اُنکے جسم پر رحمت بہیج جسمون مین جیسے انہون نے تیری پیغامون کو پہونچایا اور تیری آیتون کو پڑہا اور تیرے حکم سے حق کو ظاہر کیا اور تیرے رستے مین جہاد کیا اور تیری طاعت کا حکم کیا اور تیری نافرمانی سے منع کیا اور تیرے دشمنون سے عداوت کی اور تیرے دوستون سے دوستی کی اور تیری عبادت کی یہانتک کہ آپکو موت آگئی یا اللہ تونے اپنی کتاب مین اپنے نبی کو کہا ہے اگر تحقیق وہ جب

ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَاِنِّيْٓ اَتَيْتُ نَبِيَّكَ تَآئِبًا مِّنْ
ذُنُوْبِيْ مُسْتَغْفِرًا فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُوْجِبَ لِيَ الْمَغْفِرَةَ كَمَا
اَوْجَبْتَهَا لِمَنْ اَتَاهُ فِيْ حَالِ حَيٰوتِهٖ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَدَعَا
لَهٗ نَبِيُّهٗ فَغَفَرْتَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ عَلَيْهِ
سَلَامُكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْٓ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى
رَبِّيْ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِّهٖ اَنْ تَغْفِرَ
لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا اَوَّلَ الشَّافِعِيْنَ وَ
اَنْجَحَ السَّآئِلِيْنَ وَاَكْرَمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَا اٰمَنَّا
بِهٖ وَلَمْ نَرَهُ وَصَدَّقْنَاهُ وَلَمْ نَلْقَهُ فَاَدْخِلْنَا مُدْخَلَهٗ وَاحْشُرْنَا
فِيْ زُمْرَتِهٖ وَاَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ وَاسْقِنَا بِكَاْسِهٖ مَشْرَبًا رَّوِيًّا
سَآئِغًا هَنِيْٓئًا لَّا نَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا غَيْرَ خَزَايَا وَّلَا نَاكِثِيْنَ
وَلَا مَارِقِيْنَ وَلَا جَاحِدِيْنَ وَلَا مُرْتَابِيْنَ وَلَا مَغْضُوْبًا
عَلَيْهِمْ وَلَا ضَآلِّيْنَ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِهٖ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ
عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ لِيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَآ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ الْفَارُوْقُ
اَللّٰهُمَّ اجْزِهِمَا عَنْ نَّبِيِّهِمَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَيْرًا وَّاغْفِرْ لَنَا
وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا
غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ثُمَّ يُصَلِّيْ
رَكْعَتَيْنِ وَيَجْلِسُ وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ فِي
الرَّوْضَةِ وَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّتَمَسَّحَ بِالْمِنْبَرِ تَبَرُّكًا بِهٖ وَالصَّلٰوةَ
بِمَسْجِدِ قُبَاءٍ وَّاَنْ يَّاْتِيَ قُبُوْرَ الشُّهَدَآءِ وَالزِّيَارَةَ لَهُمْ يَفْعَلُ
ذٰلِكَ وَاَكْثَرَ الدُّعَاءَ هُنَالِكَ ثُمَّ اِذَآ اَرَادَ الْخُرُوْجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ
اَتٰى مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ اِلَى
الْقَبْرِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
يَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ اَوَّلًا وَّوَدَّعَهٗ وَعَلٰى صَاحِبَيْهِ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ بِزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ وَاِذَا
تَوَفَّيْتَنِيْ فَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ اٰمِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

انہون نے ظلم کیا تہا تیرے پاس آتے پس بخشش مانگتے اللہ سے اور بخشش مانگتا انکے
لیے رسول تو البتہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنیوالا پاتے اور مین تیرے نبی کے پاس گناہون
سے توبہ کرتا ہوا بخشش مانگتا ہوا آیا ہون پس مین تجہ سے یہ مانگتا ہون کہ تو میرے
لیے بخشش کو ثابت کرے جیسا کہ تو نے اُس بخشش کو اُس شخص کے لیے ثابت کیا
جو اُنکے پاس انکی زندگی مین آیا اور آپکے پاس اُسنے اپنے گناہون کا اقرار کیا
تو اسکے نبی نے اُسکے لیے دعا کی پس تو نے اُسکو بخشدیا یا اللہ مین تیری طرف
بوسیلہ نبی تیرے کے متوجہ ہوا اُنپر تیرا سلام ہو جو نبی الرحمۃ ہین اے اللہ کے
رسول مین اپنے رب کی طرف تیرے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہون کہ میرے گناہ معاف کرے یا اللہ مین تیرے
اسکے حق کے سے یہ سوال کرتا ہون کہ تو مجہکو بخشے اور مجہپر رحم کرے محمد کو شفاعت کرنیوالونمین
پہلا شفاعت کرنیوالا اور سوال کرنیوالونمین سے مقصود کو پہونچنے والا اور پہلون اور پچہلون
کا بزرگ کردے یا اللہ جیسے ہم اُنکے ساتہہ ایمان لائے ہین اور ہمنے انکو دیکہا نہین اور ہمنے انکی
تصدیق کی اور انکی ملاقات نہین کی پس ہمکو اُنکے داخل ہونیکی جگہ مین داخل کردے
اور ہمکو اُنکے گروہ مین اُٹہا اور ہمکو اُنکے حوض پر وارد کر اور اُنکے پیالے مین پلا پانی سیر کرنیوالا
جلد گذرنیوالا خوشگوار نہو ہم اُسکے پیچہے کبہی پیاسہ ہون خوار ہون اور نہ عہد توڑنیوالے اور نہ دین اسلام
سے نکل جانیوالے اور نہ انکار کرنیوالے اور نہ شک کرنیوالے اور نہ غضب کیے گئے اور نہ گمراہ اور ہمکو انکی شفاعت
والون سے کردے پہر اپنی داہنی جانب سرک جاوے پہر کہے کہ تم دونونپر سلام ہو اے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے دو صاحبو اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکت سلام ہو تجہپر اے ابوبکر رض
صدیق اور سلام ہو تجہپر اے عمر فرق کرنیوالے یا اللہ دونونکو اُنکے نبی سے اور اسلام سے
بہتر جزا دے اور ہمکو اور ہمارے بہائیون کو جو ہم سے آگے ایمان کے ساتہ گذر چکے ہین بخشدے
اور ہمارے دل مین اُن لوگون کے لیے کینہ نہ کر جو ایمان لائے اور ہمارے پروردگار بیشک تو
مہربان رحم کرنیوالا ہے پہر دو رکعت نماز پڑہے اور بیٹہے اور مستحب ہے کہ روضہ مین بیچ
قبر اور منبر کے نماز پڑہے اور اگر تبرک حاصل کرنے کے لیے منبر کے ساتہ مسح کرنیکو اور مسجد
قبا مین نماز ادا کرنے کو اور شہیدون کی قبرون کو آنے کو اور انکی زیارت کرنے کو
دوست رکہے تو اُسکو کرے اور اس جگہ مین بہت دعا مانگے پہر جب مدینہ سے نکلنے کا ارادہ
کرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو آئے اور قبر کی طرف آگے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر سلام کہے اور کرے جسطرح پہلے کیا تہا اور آپ سے وداع کرے اور
آپکے دونون یارون پر بہی (اسی طرح سلام کرکے وداع) کرے پہر کہے یا
اللہ اپنے نبی کی قبر کی زیارت کی یہ میری آخری ملاقات کر اور جب تو مجہکو فوت کرے
تو مجہکو انکی محبت اور سنت پر فوت کر تا قبول کر اے رحم کرنیوالونکے بہت رحم کرنیوالے میری دعا قبول فرما

كتاب الآداب فصل

الابتداء بالسلام سنة ورده الكد من ابتدائه وهو
مخير في صفته اما ان يدخل الالف واللام فيقول السلام
عليكم ورحمة الله وبركاته او يحذفهما فيقول سلام عليكم
ورحمة الله وبركاته ولا يزيد على ذلك وقد روي في ذلك
حديث وهو ما روي عن عمران بن الحصين رضي الله تعالى
عنهما انه قال جاء رجل اعرابي الى النبي صلى الله عليه و
سلم فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال
النبي صلى الله عليه وسلم عشر ثم جاء آخر فقال
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فجلس فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ثلثون اي ثلثون حسنة والسنة
ان يسلم الماشي على الجالس والراكب على الماشي والجالس
سلام الواحد من الجماعة على غيرهم يجزي وكذلك رد
الواحد من الجماعة يجزي عنهم ولا يجوز البداءة بالسلام
على المشرك فان بدا المشرك رد عليه بان يقول وعليك
واما رده على المسلم بان يقول وعليكم السلام كما
قال فان زاد على قوله وبركاته كان اولى وان قال مسلم
لمسلم سلام لم يجبه ويعرفه انه ليس تحية الاسلام
لانه ليس بكلام تام ويستحب للنساء السلام بعضهن
على بعض واما سلام الرجل على المرأة الشابة فمكروه
وان كانت برزة فلا حرج واما السلام على الصبيان فمستحب
لان فيه تعليم الادب لهم وكذلك يستحب لمن
قام من المجلس ان يسلم على اهله وكذلك يسلم
عليهم اذا عاد اليهم وكذلك ان حال بينه وبينهم
حائل مثل الباب والحائط وكذلك اذا سلم على رجل
ثم التقاه ثانيا سلم عليه ولا يسلم على المتلبسين
بالمعاصي كمن يجتاز على قوم يلعبون بالشطرنج و
النرد ويشربون الخمر ويلعبون بالجوز والقمار وان
سلموا عليه يرد عليهم الا ان يغلب على ظنه انزجارهم

آداب کے بیان کرنے کی کتاب فصل

سلام کو ساتھ شروع کرنا سنت ہے اور اُسکا جواب دینا اسکے شروع سے زیادہ تاکید والا
ہے اور وہ اُسکی صفت مین اختیار دیا گیا ہے یا تو الف اور لام کو داخل کرے پس کہے تم پر
سلامتی ہو اور اسکی رحمت اور اسکی برکتین یا اُن کو حذف کر دے پس کہے تم پر سلامتی ہو
اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتین اور اُس پر زیادہ نہ کرے اور اُس مین
ایک حدیث مروی ہے اور وہ وہ ہے جو عمران بن حصین رضی
اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ اُس نے کہا ایک جنگلی آدمی نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا السلام علیکم پس آپ نے اُسکا جواب دیا پھر وہ شخص
بیٹھ گیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس نیکیاں ہین پھر دوسرا آدمی آیا
اور کہا سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتین پس آپنے اُسکا جواب دیا پھر وہ
بیٹھ گیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس یعنے تیس نیکیاں ہین اور سنت یہ ہے
کہ چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کہے اور سوار چلنے والے اور بیٹھنے والے کو اور جماعت
مین سے صرف ایک کا سلام اُس جماعت کے غیر پر دینا کافی ہوتا ہے اور ایسے ہی جماعت کی
طرف سے ایک کا جواب دینا ان سب سے کفایت کرتا ہے اور مشرک پر سلام دینے مین ابتدا
کرنا درست نہین پس اگر مشرک نے ابتدا کی تو اُسپر اسطرح جواب دے کہ کہے اور تجھ پر
اور لیکن مسلمان کو جواب اسطرح کہے اور تم پر سلامتی ہو جیسے اُسنے کہا اور اگر اسکے کہنے
پر وبرکاتہ زیادہ کرے تو بہت بہتر ہوگا اور اگر مسلمان مسلمان کو صرف سلام کہے
اُسکا جواب نہ دے اور اُسکو جتلا دے کہ وہ اسلام کا تحفہ نہین اور عورتون کے لیے
بعض کا بعض پر سلام کہنا مستحب ہے اور لیکن مرد کا جوان عورت کو سلام کہنا مکروہ ہے
اور اگر عورت کھلے منہ باہر پھرنیوالی ہو تو کوئی حرج نہین اور لیکن لڑکون کو سلام
کہنا مستحب ہے کیونکہ اُسمین انکو ادب کا سکھانا ہے اور ایسے ہی اُس شخص کے
لیے جو مجلس سے کھڑا ہو مستحب ہے کہ اہل مجلس پر سلام کہے اور اسیطرح اُنپر سلام
کہے جب انکی طرف لوٹے اور اسیطرح اگر درمیان اسکے اور اُنکے کچھ آڑ ہو جاوے
مثل دروازہ اور دیوار کی اور ایسے ہی جب ایک پر سلام کہے پھر اُسکو دوبارہ ملے تو اُسپر سلام کہے اور ان لوگونپر
سلام نہ کہے جو گناہون مین مشغول ہین مانند اُس شخص کی جو ایسی قوم پر گذرا
جو شطرنج اور نرد کے ساتھ کھیل رہے ہون اور شراب پی رہے ہون۔ اور
اخروٹ اور جوئے کے ساتھ کھیل رہے ہون۔ اور اگر وہ اُسپر سلام کہین تو
جواب دے البتہ اس صورت مین جواب نہ دے کہ جب اُسکو اس امر کا ظن غالب ہو کہ
اگر انہین مین جواب نہ دونگا تو وہ

عن معاصيهم بترك الرد عليهم فاذا لا يرد ولا يهجر
المسلم اخاه فوق الثلاث الا ان يكون من اهل البدع
والضلال والمعاصي فتستحب استدامة الهجرة لهم و
بالسلام يتخلص من اثم الهجرة للمسلم ويستحب للمسلم
المصافحة لاخيه المسلم ولا ينزع يده حتى ينزع
الآخر يده اذا كان هو المبتدئ وان تعانقا وقبل
احدهما رأس الآخر ويده على وجه التبرك والتدين جاز
واما تقبيل الفم فمكروه **فصل** ويستحب القيام
للامام العادل والوالدين واهل الدين والورع واكرم
الناس واصل ذلك ما روي ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم ارسل الى سعد رضي الله عنه في شأن اهل
قريظة فجاء على حمار اقمر فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم قوموا الى سيدكم وقد روت عائشة رضي الله
عنها انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
دخل على فاطمة رضي الله تعالى عنها قامت اليه فاخذت
بيده وقبلته واجلسته في مجلسها واذا دخلت على
النبي صلى الله عليه وسلم قام اليها واخذ بيدها
وقبلها واجلسها في مجلسه وقد روي عنه صلى
الله عليه وسلم انه قال اذا جاءكم كريم قوم فاكرموه
ولان ذلك يغرس المحبة والود في القلوب فاستحب لاهل
الخير والصلاح كالمهاداة لهم ويكره لاهل المعاصي
والفجور ومن الادب ان يخمر العاطس وجهه ويخفض
صوته ويحمد الله عز وجل الى قوله رب العلمين
رافعا بها صوته لانه روي في بعض الاخبار عن النبي صلى
الله عليه وسلم انه قال ان العبد اذا قال الحمد لله
قال الملك رب العلمين واذا قال رب العلمين بعد
الحمد قال الملك يرحمك ربك ولا يلتفت يمينا و
يسارا فاذا قال ذلك استحب لمن سمعه ان يشمته
بان يقول له يرحمك الله ويرد عليه فيقول يهديكم

اپنے گناہون سے ہٹ جاوینگے پس اُس وقت انکو جواب نہ دے اور مسلمان اپنے بہائی
مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام نہ کرے مگر جب اہل بدعت اور گمراہی اور معاصی
مین سے ہوں تو انسے ہمیشہ جدا رہنا مستحب ہے اور سلام کہنے سے مسلمان کی جدائی کے
گناہ سے خلاص ہوجاتا ہے اور مسلمان کو اپنے بہائی مسلمان سے مصافحہ کرنا مستحب ہے
اور اپنے ہاتہ کو نہ نکالے یہان تک کہ دوسرا اپنے ہاتہ کو نکالے جبکہ شروع کرنیوالا
ہو اور اگر دونو معانقہ کرین اور ایک دوسرے کا سر اور ہاتہ بوجہ تبرک حاصل کرنے کو اور دیانت
کے طور پر چومین تو جائز ہے۔ اور لیکن منہ کا چومنا پس یہہ مکروہ ہے
فصل اور بادشاہ عادل اور ماں باپ اور صاحب دین اور پرہیزگار اور
بزرگ ترین مردم کے لیے کہڑا ہونا مستحب ہے اور اصل اُسکی وہ چیز ہے جو
مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سعد رضی اللہ عنہ کیطرف
قریظہ والون کے حق مین بہیجا۔ پس وہ سفید گدہے پر آیا پس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سردار کی طرف کہڑے ہو۔ اور تحقیق
عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم جب فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا پر داخل ہوتے تہے تو
وہ کہڑی ہوجاتین اور آپکا ہاتہ پکڑتین اور اُسکو چومتین اور اُن کو
اپنے بیٹھنے کی جگہ مین بٹہاتین اور جب وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر
داخل ہوتین تو آپ اُن کی طرف کہڑے ہوجاتے اور اُن کا ہاتہ پکڑتے
اور انکو چومتے اور انکو اپنے بیٹھنے کی جگہ مین بٹہاتے اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا بزرگ آئے تو اسکی عزت
کرو اور اس سبب سے کہ یہ محبت اور دوستی کو دلون مین پیدا کرتا ہے پس خیر اور صلاحیت
والونکے لیے مستحب ہے مثل تحفہ دینے کی انکو اور گنہگارونکے لیے کہڑا ہونا مکروہ ہے اور
ادب یہ بات ہے کہ چہینکنے والا اپنے منہ کو ڈہانپے اور اپنی آواز کو پست کرے اور اللہ
عز وجل کی حمد کرے اللہ تعالے کے قول رب العالمین تک اپنی آواز اُسکے ساتہ
اونچا کرنیوالا ہو کیونکہ بعض اخبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے
فرمایا بے شک بندہ جب کہتا ہے سب تعریف اللہ کو ہے فرشتہ کہتا ہے پالنے
والے جہانون کے پس جب بندہ حمد کے بعد رب العلمین کہتا ہے تو فرشتہ
کہتا ہے تجہپر تیرا رب رحم کرے اور دائین بائین نظر نہ کرے پس جب وہ یہ
کہے تو اُس شخص کے لیے جو اُسکو سنے مستحب ہے کہ اُسکو چہینک کا اسطرح جواب دے
کہ کہے تجہپر اللہ رحم کرے اور چہینکنے والا اُسکو جواب دے پس کہے تم کو اللہ ہدایت کرے

اللهُ ويُصلِحُ بالكم وإن قال يغفر الله لكم جاز عن الأول فإن
زاد العاطس على ثلث مرات سقط التشميت لأن ذلك
ريح وزكام كذا جاء في الأثر وهي ما روي عن سلمة بن الأكوع
رضي الله تعالى عنه أنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
يُشمَّت العاطس ثلثا فإن زاد على ذلك فهو مزكوم و
إذا تثاوب أحدكم غطى فمه بيده أو بكمه قال صلى
الله عليه وسلم إذا تثاوب أحدكم فليمسك على
فمه فإن الشيطان يدخل وعن أبي هريرة رضي الله تعالى
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى
يحب العطاس ويكره التثاوب فإذا تثاوب أحدكم
فليرده ما استطاع ولا يقول هاه هاه فإن ذلك من
الشيطان يضحك منه ويجوز للرجل تشميت المرأة
البرزة العجوزة ويكره للشابة الخفرة فأما الصبي فتشميته
أن يقال له بورك فيك أو جزاك الله تعالى أو خيرك
الله تعالى

فصل في العشر الخصال التي في
الفطرة خمس منها في الرأس وخمسة في الجسد فالتي في الرأس
المضمضة والاستنشاق والسواك وقص الشارب و
إعفاء اللحية والتي في الجسد حلق العانة ونتف الإبط
وتقليم الأظفار والاستنجاء بالماء والختان والأصل في
قص الشارب ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم ابن
عمر رضي الله تعالى عنهما أنه قال احفوا الشارب أعفوا
اللحية وفي حديث أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قصوا
الشارب وأعفوا اللحى وكلا اللفظين واحد ومعناهما
قصه من أصول الشعر بالمقراض واستيصاله به ولما
حلقه بالموسى فمكروه لما روى عبد الله بن عمر رضي
الله تعالى عنهما أنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليس منا من حلق الشارب ولأن في ذلك
مثلة وذهابا لماء الوجه وجماله وفي بقاء أصول
الشعر زينة وجمال وقد روي عن الصحابة رضي الله

اور تمہارا حال نیک کرے اور اگر کہے کہ اللہ تمکو بخشے تو پہلے کلمہ سے جائز ہے پس
اگر چھینکنے والے نے تین بار پر زیادتی کی تو جواب دینا ساقط ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ہوا اور
زکام ہے ایسا ہی حدیث میں آیا ہے اور وہ وہ ہے جو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والے کو تین دفعہ جواب دیا جاوے پس اگر
اس پر زیادہ کرے تو وہ زکام والا ہے اور جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنے منہ کو
اپنے ہاتھ سے یا اپنی آستین سے ڈھانپے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے
جمائی لے تو اپنے منہ کو بند کرے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے اور ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
اللہ تعالی چھینک کو دوست رکھتا ہے اور جمائی کو ناخوش رکھتا ہے پس جب کوئی
تم میں سے جمائی لے پس چاہیے کہ اسکو بند کرے جہانتک طاقت رکھے اور ہا ہا نہ کہے
کیونکہ شیطان اس سے وہ اس سے ہنستا ہے اور مرد کو جائز ہے کہ بوڑھی عورت
کھلے منہ والی کو چھینک کا جواب دیوے اور جوان عورت منہ کو ڈھانکنے والی کو مرد کا
جواب دینا مکروہ ہے لیکن لڑکا تو اسکا جواب یہ ہے کہ کہا جاوے تجھ میں برکت ہووے
یا اللہ تعالی تجھکو بدلہ دیوے یا اللہ تعالی تجھکو برگزیدہ کرے

فصل ان دس
خصلتوں کے بیان میں جو پیدایش میں ہیں ان میں سے پانچ سر میں ہیں اور پانچ جسم میں
پس وہ جو سر میں ہے وہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور مسواک کرنا اور موچھوں
کا کترنا اور داڑھی کا چھوڑنا ہے اور وہ جو جسم میں ہیں شرمگاہ کے بالوں کا
مونڈنا اور بغلین اکھاڑنا اور ناخون کا کاٹنا اور پانی کے ساتھ استنجا کرنا
اور ختنہ کرنا ہے اور موچھوں کے کترانے کی دلیل وہ چیز ہے جو ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا موچھوں کو کٹاؤ
اور داڑھی کو چھوڑ دو اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے موچھوں
کو کٹاؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو اور دونوں کے لفظ ایک ہیں اور دونوں
کا معنے بالوں کی جڑ سے قینچی کے ساتھ اسے کاٹنا ہے اور اسکے ساتھ جڑ سے
اکھاڑ دینا ہے ولیکن اسکا استرہ سے مونڈنا سو وہ مکروہ ہے بسبب اس چیز کے
جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے روایت کیا کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی موچھوں کو منڈوایا وہ ہم میں سے نہیں ہے
اور اسلیے کہ اسمیں مثلہ ہے اور منہ کی آبرو اور اسکے جمال کا چلا جانا ہے
اور بالوں کی جڑ میں باقی رکھنے میں زینت اور خوب صورتی ہے اور صحابہ
رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے

عنهم انهم كانوا يجزون شواربهم واما اعفاء اللحية فهو
توفيرها وتكثيرها ومنه قوله تعالى حتى عفوا اى كثروا
وقد روى ان ابا هريرة رضى الله تعالى عنه كان يقبض
على لحيته فما فضل عن لحيته جزه وكان عمر رضى الله
تعالى عنه يقول خذوا ما تحت القبضة

فصل

والاصل فى حلق العانة ونتف الابط وتقليم الاظفار
ما روى عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه انه قال
وقت لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعين ليلة
لا نجاوزها فى قص الشارب وقص الاظفار ونتف الابط
وحلق العانة قال بعض اصحابنا هذا فى حق المسافر و
اما المقيم فلا يستحب له ان يزيد ذلك على عشرين يوما
واختلفت الرواية عن الامام احمد فى تصحيح هذا
الحديث فروى عنه انكاره وروى عنه الاحتجاج به فى
التوقيت بهذا المقدار فاذا ثبت استحباب ذلك فهو
مخير بين التنوير بالنورة وبين حلقه بالموسى فقد
روى عن الامام احمد رضى الله تعالى عنه انه كان يتنور
وكذلك روى منصور بن حبيب بن ابى ثابت رضى الله
تعالى عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه طلى له ابو بكر
رضى الله تعالى عنه وتولى عانته بيده وروى عن انس
رضى الله تعالى عنه بخلافه فقال لم يتنور رسول الله صلى
الله عليه وسلم قط وكان اذا كثر عليه الشعر حلقه فاذا
ثبت هذا فيجوز ان يتولى ذلك غيره اذا لم يحسن هو فى
ما سوى العانة من الفخذ والساق فاذا بلغ العانة
تولاها هو بنفسه والاصل فى ذلك ما روى عن ام سلمة
رضى الله تعالى عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا
بلغ عانته نورها بنفسه وفى بعض الالفاظ اذا بلغ
مراقه واخذ احمد بن حنبل رضى الله عنه بهذا قال
ابو العباس النسائى نورنا ابا عبد الله فلما بلغ عانته
نورها بنفسه فاذا ثبت هذا وانه يجوز ان تهلة

کہ وہ اپنی موچہون کو کاٹتے تہے ولیکن ڈاڑہی کا چہوڑنا تو وہ اُسکا وافر کرنا اور زیادہ
کرنا ہے اور اسی سے ہے اللہ تعالےٰ کا قول یہانتک کہ بڑہ گئے اور تحقیق روایت کیا گیا
ہی کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مٹھی سے اپنی ڈاڑہی کو پکڑتے تہے پس جو مٹھی سے
بڑہ جاتی اسکو کاٹ دیتے اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے تہے اس چیز کو پکڑو جو مٹھی
سے نیچے ہے (یعنے کاٹو)

فصل

اور شرمگاہ کے بال مونڈنے اور بغلون
کے کہاڑنے اور ناخونکے کاٹنے مین وہ چیز دلیل ہے جو انس بن مالک رضی
اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا ہمارے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے چالیس راتین وقت مقرر کردیا ہم چالیس راتون سے موچہین اور ناخون کٹانے
اور بغلون کے اکہاڑنے اور شرمگاہ کے بال مونڈنے مین تجاوز نہ کرین ہمارے بعضے
یارون نے کہا ہے کہ یہ مسافر کے حق مین ہے اور لیکن مقیم پس اسکو مستحب ہے کہ
بیس دن پر زیادہ نہ کرے اور امام احمد رح سے اس حدیث کی تصحیح مین مختلف روایتے
پس اُنسے اس حدیث کا انکار مروی ہے اور مقدار کے ساتہ وقت مقرر کرنے مین
اس حدیث سے دلیل پکڑنا اُنسے مروی ہے جب اسکا مستحب ہونا ثابت ہوگیا تو چونہ
لگاکر بال اڑادینے اور استرہ سے مونڈ دینے مین اختیار ہے (جو کرے جائز ہے)
پس تحقیق امام احمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ چونہ لگاتے تہے اور اسیطرح
منصور بن حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا کہ تحقیق حضرت کو ابوبکر رض نے طلا لگایا اور اپنی شرمگاہ کے
آپ اپنے ہاتہ سے متولی ہوئے اور انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اسکے خلاف روایت
کیا گیا ہے پس کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز چونہ نہین لگایا اور جب
آپکے بال زیادہ ہوجاتے تہے تو مونڈ لیتے تہے پس جبکہ ثابت ہوا تو اس کام پر
دوسرے آدمی کا متولی ہونا بہی جائز ہے جب وہ خود اچہی طرح نہ جانتا ہو اُن
اعضاؤن مین جو علاوہ شرمگاہ کے ہون جیسے ران اور پنڈلی پس جب شرمگاہ
کو پہونچے تو وہ اسکا خود متولی ہو اور اسمین وہ چیز دلیل ہے جو ام سلمہ رضی
اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی شرمگاہ
کو پہونچتے تو خود اسکو چونہ لگاتے اور بعض لفظون مین ہے جب محل ناف
کو پہونچتے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسی سے
اخذ کیا ہے ابو العباس رح نسائی نے کہا ہمنے ابو عبد اللہ کو چونہ لگایا
پس جب اپنی شرمگاہ کو پہونچے تو اسکو خود انہون نے چونہ لگایا پس جبکہ
ثابت ہوا اور یہ کہ

الشَّعُوْرِ مِنَ الْعَانَةِ وَالْفَخِذَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ بِالنُّوْرَةِ فَيَجُوْزُ اَيْضًا
بِالْمُوْسٰى لِاَنَّهٗ اَحَدُّ مَا يُزَالُ بِهٖ كَالنُّوْرَةِ وَيُؤَيِّدُ هٰذَا الْقِيَاسَ
حَدِيْثُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمْ يَتَنَوَّرْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ وَكَانَ اِذَا كَثُرَ عَلَيْهِ الشَّعْرُ حَلَقَهٗ
وَلَا يُقَالُ اِنَّ الْحَلْقَ وَالتَّنَوُّرَ اِنَّمَا وَرَدَ فِي الْعَانَةِ خَاصَّةً لِمَا
تَقَدَّمَ مِنْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَبْلَغَ عَانَتَهٗ نَوَّرَهَا بِنَفْسِهٖ
فَدَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ يُوَلِّيْ غَيْرَ الْعَانَةِ فِيْ اِزَالَةِ الشَّعْرِ لِغَيْرِهٖ وَلَيْسَ
ذٰلِكَ اِلَّا الْفَخِذَ وَالسَّاقَ وَاِنْ ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثٌ فِي
الْمَنْعِ فَهُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَنْ اَرَادَ بِذٰلِكَ التَّزَيُّنَ لِرَغْبَةِ الرِّجَالِ
فِيْهِ مِنَ الْعُلُوْقِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْمُخَنَّثِيْنَ وَغَيْرِهِمْ
وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ **فصل** وَيُكْرَهُ نَتْفُ الشَّيْبِ لِمَا
رَوٰى عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ
قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَ
قَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْاِسْلَامِ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ اَلْبَسُ شَيْبَةً فِي
الْاِسْلَامِ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ حَدِيْثٍ يَحْيٰى اِلَّا
كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً وَقَدْ رُوِيَ
فِيْ بَعْضِ التَّفَاسِيْرِ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ اَنَّهٗ هُوَ
الشَّيْبُ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اِزَالَةُ النَّذِيْرِ بِالْمَوْتِ وَالْمُذَكِّرِ بِهٖ
الْمُنْهِيْ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالْكَافِّ عَنْهَا الْمُحِثِّ
عَلَى التَّاَهُّبِ وَالتَّجَهُّزِ لِلْاٰخِرَةِ وَعِمَارَةِ دَارِ الْبَقَاءِ وَمَعَ ذٰلِكَ
يَكُوْنُ مُقَاوِمًا لِلْقَدَرِ كَارِهًا لِفِعْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِهٖ وَ
غَيْرَ رَاضٍ بِقَضَائِهٖ عَزَّ وَجَلَّ مُؤْثِرًا لِلشَّبَابِ وَالطَّرَاوَةِ وَالْبَقَاءِ
عَلٰى حَدَاثَةِ السِّنِّ زَاهِدًا فِي الْوَقَارِ وَالْحُرْمَةِ وَالتَّقَمُّصِ
بِنُوْرِ الْاِسْلَامِ وَخُلُقِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ لِاَنَّهٗ رُوِيَ
فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ شَابَ فِي الْاِسْلَامِ اِبْرَاهِيْمُ
النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِيْ مِنْ ذِي الشَّيْبَةِ يَعْنِيْ مِنْ عَذَابِهٖ

کہ بالون کا شرمگاہ اور رانون اور پنڈلیون سے چونہ کے ساتھ دور کرنا جائز ہے تو استرہ
سے بھی جائز ہوگا کیونکہ یہ تیز تر ہے ان چیزون مین سے جنسے بال دور کیے جاتے مین جیسے
چونہ زیادہ تیز ہے اور اس قیاس کی انس بن مالک کی حدیث تائید کرتی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز چونہ نہین لگایا اور جب آپ پر بال زیادہ ہوجاتے تھے تو
انکو مونڈ دالتے اور نہ کہا جاوے کہ مونڈنا اور چونہ لگانا صرف شرمگاہ ہی مین وارد ہوا
ہے کیونکہ ام سلمہ رضہ سے حدیث گذر چکی ہے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی شرمگاہ
کو پہونچتے تو اسکو اپنے آپ نورہ لگاتے پس اس حدیث نے اس بات پر دلالت کی کہ سوا
شرمگاہ کے بالون کے دور کرنے مین اپنے غیر کو متولی کرتے تھے اور وہ ران اور پنڈلی ہی ہے
اگرچہ اسکی ممانعت مین ایک حدیث ذکر کی جاتی ہے لیکن وہ اس شخص پر محمول ہے
جو اس سے زینت کا ارادہ کرے تاکہ اسمین بدفعلی کرنے والون اور عورتون سے
مشابہت کرنیوالون ہیجڑون اور انکے سوا لوگون سے رغبت کرین اور اللہ پاک تحقیق
بات کو خوب جاننے والا ہے **فصل** اور سفید بال کا اکھاڑنا مکروہ ہے بسبب اس
حدیث کے جو عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت
کی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال کھاڑنے سے منع کیا اور فرمایا یہ اسلام کا نور
ہے اور دوسرے لفظ مین ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بالون
کو نہ اکھاڑو کوئی مسلمان نہین کہ اسلام مین بڑھاپے کا لباس پہنایا جاوے مگر
قیامت کے دن اسکے لیے نور ہوگا اور یحییٰ کی حدیث مین ہے مگر اللہ تعالیٰ اُسکے لیے بسبب
اسکے ایک نیکی لکھیگا اور دور کریگا اُس سے ایک گناہ اور بعض تفسیرون مین
اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے مین اور آیا پاس تمہارے ڈرانیوالا روایت کیا گیا
ہے کہ وہ سفید بال ہے پس موت سے ڈرانیوالے اور اسکو یاد کرانیوالے کو جو آرزؤن اور
لذتون سے روکنے والا ہے اور اُنسے باز رکھنے والا ہے اور تیاری اور سامان آخرت اور ہمیشگی
کے گھر کو آباد کرنے پر برانگیختہ کرنے والا ہے دور کرنا کسطرح جائز ہے اور باوجود اسکے
بال اکھاڑنیوالا اس فعل سے تقدیر کا مقابلہ کرنیوالا اللہ کے فعل کو ناخوش رکھنے والا اور
اُسکی قضا پر راضی نہ ہونیوالا اور جوانی اور تروتازگی اور نوجوان باقی رہنے کو اختیار
کرنیوالا اور بردباری اور بزرگی اور نور اسلام کے لباس پہننے اور ابراہیم اللہ کے دوست
کی خصلت کو چھوڑنیوالا ہوگا کیونکہ بعض کتابون مین مروی ہے کہ پہلے پہل جو
اسلام مین بوڑھے ہوئے وہ ابراہیم ہین اوپر اللہ کی رحمت اور اُسکا سلام ہو
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ
بڑھاپے والے سے حیا کرتا ہے یعنے اُسکے عذاب کرنے سے

فصل ويستحب تقليم الاظفار يوم الجمعة فيبتدئ مخالفا بينهما في الترتيب لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من قص اظفاره مخالفا لم ير في عينيه رمدا وفي حديث حميد بن عبد الرحمن عن ابيه من قص اظفاره يوم الجمعة دخل فيه شفاء وخرج منه داء وقد روي هذه الفضيلة والاستحباب في ذلك يوم الخميس بعد العصر ومعنى المخالفة ان يبدأ بالخنصر من اليمنى ثم بالوسطى ثم بالابهام ثم البنصر ثم السبابة ومن اليسرى ان يبدأ بالابهام ثم الوسطى ثم الخنصر ثم السبابة ثم البنصر هكذا فسره عبد الله ابن بطة عن اصحابنا رحمهم الله وروى وكيع عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة اذا انت قلمت اظفارك فابدئي بالوسطى ثم بالخنصر ثم بالابهام ثم بالبنصر ثم السبابة فان ذلك يورث الغناء وينبغي ان يكون التقليم بالمقص او السكين ويكره ذلك بالاسنان واذا قلم اظفاره يستحب له غسل البراجم ودفن الاظفار في التراب كذلك الشعر من الرأس والبدن والدم من الحجامة والفصد لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه امر بدفن الدم والشعر والظفر **فصل** واما حلق الرأس في غير الحج والعمرة والضرورة فمكروه في احدى الروايتين عن الامام احمد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم لما روي في حديث ابي موسى وعبيد بن عمير رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس منا من حلق وروى الدارقطني في الافراد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا توضع النواصي الا في حج او عمرة ولان النبي صلى الله عليه وسلم ذم الخوارج وجعل سيماهم حلق الرؤس ولان عمر رضي الله عنه قال لصبيغ لو وجدتك محلوقا لضربت الذي فيه عيناك وعن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال الذي يحلق

فصل اور ناخون کا کترنا جمعہ کو مستحب ہے پس درمیان انگلیون کے ترتیب مین مخالفت کرنیوالا ہو بسبب اس چیز کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس نے اپنے ناخونون کو خلاف ترتیب کے کاٹا وہ اپنی آنکھون مین درد نہ دیکھیگا اور حمید بن عبد الرحمن کی حدیث مین ہے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے جو جمعہ کے دن اپنے ناخون کتریگا اسمین شفا داخل ہوگی اور اس سے بیماری نکلیگی اور جمعرات کے دن عصر کے بعد کاٹنے مین بھی یہ فضیلت اور استحباب مروی ہے مخالفت سے مراد یہ ہے کہ شروع کرے ساتھ خنصر کے داہنے ہاتھ سے پھر ساتھ بیچ والی کے پھر ساتھ انگوٹھے کے پھر ساتھ بنصر کے پھر ساتھ کلمہ کی انگلی کے پھر ساتھ بنصر کے اسیطرح اسکو عبد اللہ بن بطہ نے اللہ اسکو رحم کرے ہمارے اصحاب سے بیان کیا۔ اور وکیع نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جب تو اپنے ناخون کاٹے پس تو بیچ والی انگلی سے شروع کر پھر خنصر سے پھر انگوٹھے سے پھر بنصر سے پھر کلمہ کی انگلی سے پس تحقیق یہ تونگری کو پیدا کرتا ہے اور چاہیئے کہ ناخون کاٹنا ناخن گیر سے یا چھری سے ہو اور دانتون سے کاٹنا مکروہ ہے اور جب اپنے ناخن کاٹے تو اسکو پوروں کا دھونا اور دفن کرنا ناخون کا زمین مین مستحب ہے اور اسی طرح دفن کرنا بال سر اور بدن اور خون پچھنی اور فصد کا بسبب اس چیز کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے خون اور بال اور ناخون کے دفن کرنے کا حکم دیا **فصل** اور لیکن سر کا منڈانا حج اور عمرہ اور ضروریات کے سوا تو وہ مکروہ ہے دو روایتون سے ایک مین امام احمد رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بسبب اس چیز کے جو ابو موسے اور عبید بن عمیر رضی اللہ عنہما کی حدیث مین مروی ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا وہ شخص جس نے سر منڈایا وہ ہم مین سے نہین ہے اور دار قطنی مین افراد احادیث مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا سر سے بال نہ اتارے جاوین مگر حج یا عمرہ مین اور بسبب اس بات کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خارجیون کی برائی بیان کی اور کہا کہ انکا نشان سرون کا منڈانا ہے اور اس سبب سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صبیغ کو فرمایا اگر مین تجھ کو سر منڈایا ہوا پاتا البتہ مارتا مین اس چیز کو جسمین تیری آنکھین ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا جو شخص سر منڈاتا ہے

في المصر حليق بالشيطان ولأن في ذلك تشبيها بالأعاجم
وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو
منهم وإذا ثبت كراهيته فما ذكرنا جعل مكان أخذ الشعر
بالجلم وهو المقص كما كان يفعل أحمد بن حنبل رضي الله تعالى
عنه وإن شاء استقصى في ذلك فيقصه من أصله وإن شاء
أخذ أطراف الشعر والرواية الأخرى لا يكره ذلك لما
روى أبو داود بإسناده عن عبد الله بن جعفر رضي الله تعالى
عنهما قال إن النبي صلى الله عليه وسلم أرسل إلى آل جعفر
بلالا أن يأتيهم ثم أتاهم فقال لا تبكوا على أخي بعد
اليوم ثم قال صلى الله عليه وسلم ادعوا إلي بني أخي فجيء
بنا كأنا أفراخ فقال صلى الله عليه وسلم ادعوا إلي الحلاق
فأمره فحلق رؤسنا وقد روي أن النبي صلى الله
عليه وسلم حلق رأسه في آخر عمره بعد أن كان شعره
يضرب منكبيه وفي حديث علي رضي الله عنه كان شعر رسول
الله صلى الله عليه وسلم إلى شحمة أذنيه ولأن الناس عصرا
بعد عصر يحلقون ولم يظهر عليهم نكير ولأن في ذلك
مشقة وحرجا عفي عنه كما عفي عن سؤر الهرة وحشرات
الأرض **فصل** ويكره القزع وهو أن يحلق بعض
الشعر ويترك بعضه لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
أنه نهى عن القزع وأما حلق القفاء فمكروه إلا في الحجامة
خاصة لأن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن حلق القفاء
إلا في الحجامة لأنه من فعل المجوس وكان أبو عبد الله
أحمد يحلق في الحجامة ولأن ذلك حال الضرورة وأما
اتخاذ الجمة وفرق الشعر فسنة مأثورة روي أن النبي صلى
الله عليه وسلم فرق وأمر أصحابه رضي الله تعالى عنهم بالفرق
وقد روي ذلك عن بضعة وعشرين من أصحاب النبي صلى
الله عليه وسلم منهم أبو عبيدة وعمار وابن مسعود رضي
الله تعالى عنهم **فصل** ويكره الحذيف للرجال وهو
إرسال الشعر الذي بين الأذن والنزعتين الذي هو

شہر میں ہم حلق شیطان کا ہے اور اس سبب سے کہ اسمیں مجوسوں سے مشابہت ہے اور تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم سے مشابہت کی تو وہ انہیں میں سے
ہے اور جو کچھ ہمنے بیان کیا جب اُسکا مکروہ ہونا ثابت ہو گیا تو اسکے قائم مقام بالوں
کو جلم سے جو کترنے کا ایک آلہ ہے کترے جسطرح امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ کیا کرتے
تھے اور اگر چاہے اسمیں نہایت کو پہونچائے پس انکو جڑ سے کاٹے اور اگر چاہے تو بالوں
کی اطراف کو پکڑے (یعنے کترے) اور دوسری روایت میں ہے کہ سر منڈانا مکروہ نہیں
ہے بسبب اس چیز کے کہ ابوداؤد نے اپنے اسناد سے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہما سے
روایت کیا کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو آل جعفر کی طرف بھیجا کہ انکے
پاس آویں پھر انکے پاس آئے پھر فرمایا آج دن کے بعد میرے بھائی پر نہ روؤ پھر فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس میرے بھتیجوں کو بلاؤ پس ہم لائے گئے گویا کہ ہم
مرغی کے بچے ہیں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس سر مونڈنے
والے کو بلاؤ پس آپ نے حکم دیا اُسکو تو اُسنے ہمارے سر مونڈے اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے اپنے سر کو اپنی آخر عمر میں منڈایا بعد اسکے کہ آپکے بال کندھوں پر لٹکتے تھے
اور علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں
کی لو تک تھے اور اس سبب سے کہ لوگ ہر زمان بعد زمان سر منڈاتے ہیں اور اُنپر کوئی
انکار ظاہر نہیں ہوا اور اس سبب سے کہ اسمیں سختی اور تنگی ہے جو معاف کی گئی
ہے جیسے بلی اور زمین میں رہنے والی چیزوں کے جوٹھے سے معافی کی گئی
ہے **فصل** اور مکروہ ہے قزع اور وہ یہ ہے کہ بعض بالوں کو منڈائے اور بعض کو
چھوڑ دے بسبب اس چیز کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے قزع سے منع
کیا اور لیکن گردن کا منڈانا تو وہ مکروہ ہے مگر خاص کرکے پچھنے لگانے میں مکروہ
نہیں کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گردن کے منڈانے سے مگر پچھنے لگانے
میں کیونکہ یہ مجوس کے فعل سے ہے اور ابو عبد اللہ احمد پچھنے لگانے میں اُسکو منڈاتے
تھے اور اس سبب سے کہ یہ ضرورت کا وقت ہے اور لیکن بڑے بال رکھنے اور بالوں
کی مانگ نکالنا پس یہ سنت ماثورہ ہے روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مانگ نکالی اور اپنے اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم کو مانگ نکالنے کا حکم دیا اور یہ بیس سے
کئی صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اُن میں سے ہیں
ابو عبیدہ اور عمار اور ابن مسعود راضی ہوا اللہ تعالی ان سے **فصل**
اور مردوں کے لیے تحذیف مکروہ ہے۔ اور وہ رخسارہ اور ناصیہ کے
دونوں جانبوں کے بالوں کو کھلا چھوڑ دینا ہے۔ وہ جو

عادة العلويين لا يكره ذلك للنساء لما روى ابو بكر الجلاد
من اصحابنا باسناده عن علي كرم الله تعالى وجهه انه
كرهه وعن الوليد بن مسلم انه قال ادركت الناس وما هو
من زينتهم فاما اخذ الشعر من الوجه بالمنقاش فمكروه
للرجال والنساء لان النبي صلى الله عليه وسلم لعن المتنمصات
وهو اخذ الشعر من الوجه بالمنقاش ذكره ابو عبيدة
واما المرأة فيكره لها حف جبينها بالزجاج والموسى و
الشعر النابت على وجهها لما تقدم من النهي عن ذلك و
قيل يجوز لها ذلك لزوجها خاصة اذا طلب منها ذلك
خافت ان لم تفعله اعرض عنها وتزوج بغيرها فادى الى
الفساد والمضرة بها فيجوز لها ذلك لما فيه من المصلحة
كما جوز لها التزين بالوان الثياب والتطيب بانواع الطيب
والتشوق له والملاعبة والممازحة اياه فعلى هذا
يحمل لعن النبي صلى الله عليه وسلم المتنمصات على اللواتي
اردن بذلك غير ازواجهن للفجور بهن والميل اليهن وتزويج انفسهن
للزنا والله اعلم

فصل ويكره الخضاب بالسواد
لما روى الحسن رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال في قوم يغيرون البياض بالسواد يسود الله تعالى
وجوههم يوم القيمة وفي حديث ابن عباس رضي الله تعالى
عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال فيهم لا يريحون رائحة
الجنة واما الاخبار التي رويت في الخضاب بالسواد من
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اختضبوا بالسواد فانه
انس للزوجة ومكيدة للعدو فمحمول لاجل الحرب وذكر
الزوجة فيه تبعا لا قصدا

فصل فاذا ثبت كراهية
السواد فالمستحب ان يخضب الرأس بالحناء والكتم وقد
خضب الامام احمد بن حنبل رحمة الله عليه راسه وله ثلث
وثلثون سنة فقال له عمه عجلت فقال له هذه سنة
رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وروي عن ابي ذر
رضي الله تعالى عنه انه قال خير ما غيرتم به الشيب

علویون کی عادت ہے اور یہ عورتون کے لیے مکروہ نہین ہے بسبب اسکے جو ابو بکر
جلاد نے ہمارے اصحاب سے اپنی اسناد سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ
انہون نے اسکو ناپسند جانا اور ولید بن مسلم سے مروی ہے اُنہون نے کہا مینے لوگون کو
پایا اور تحذیف انکی زینت سے نہین اور لیکن منہ کے بالون کا موچنے سے لینا مردون اور
عورتون یعنی ہر فریق کے لیے مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بال اکھاڑنیوالی
عورتون کو لعنت کی اور وہ بالون کا مونہ سے موچنے کے ساتھ اکھاڑنا ہے اسکو ابو عبیدہ
نے ذکر کیا اور لیکن عورت پس اسکے لیے شیشہ اور اُسترہ کے ساتھ پیشانی کے بالون
کو کاٹنا اور اُن بالون کو کاٹنا جو اُسکے منہ پر نکلتے ہین مکروہ ہے کیونکہ اس کی ممانعت
پہلے ذکر ہو چکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ امر عورت کو خاص کر اپنے خاوند کے لیے
درست ہے لیکن اُس حالت مین جب وہ اُس سے یہ امر (یعنی منہ کے بالون کا اکھاڑنا)
طلب کرے تو پھر عورت کے لیے یہ امر درست ہوگا کیونکہ اسمین مصلحت ہے جیسے کہ عورت کے
لیے طرح طرح کے کپڑون سے زینت حاصل کرنا اور طرح طرح کی خوشبو لگانا اور خاوند
کے لیے اظہار شوق کرنا اور کھیلنا اور اُس سے خوش طبعی کرنا درست (بلکہ ضروری)
ہے پس اسی روایت پر محمول کیا جاویگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان عورتون کو لعنت
کرنا جو بال اکھاڑنیوالی ہین اور اس سے انکا ارادہ اپنے شوہرون کی رضامندی کے
سوا کچھ اور ہو جیسے انکے ساتھ گناہ کرنا یا انکی طرف (لوگونکا) خواہش کرنا یا اپنی جانون
کو زنا کے لیے رواج دینا ہے اور اللہ اچھا جانتا ہے

فصل اور سیاہی کے ساتھ بالون کو رنگنا
مکروہ ہے بسبب اس چیز کے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس قوم
کے حق مین جو سفیدی کو سیاہی سے بدلاتے ہین فرمایا اللہ اُنکے مونہون کو قیامت کے دن سیاہ
کریگا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین فرمایا
وہ جنت کی بو نہ سونگھینگے لیکن وہ حدیثین جو سیاہی سے رنگنے مین روایت کی گئی ہین
جیسے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہی سے تم اپنے بالون کو رنگو کیونکہ یہ بیوی کے
لیے باعث (زیادتی) محبت ہے اور دشمن کے لیے باعث مکر ہے تو وہ لڑائی کے لیے محمول ہے
اور بیوی کا ذکر اسمین بالطبع ہے نہ قصدًا

فصل پس جب سیاہ رنگ کا مکروہ
ہونا ثابت ہوگیا پس مستحب ہے کہ سر کو حنا اور کتم سے رنگے اور تحقیق امام احمد بن حنبل
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سر کو رنگ کیا اور انکی عمر تینتیس برس کی تھی تو انکو اُنکے چچا نے
کہا تمنے جلدی کی تو امام صاحب نے انکو جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی سنت ہے اور ابو ذر رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے
فرمایا بہترین اشیا جن سے بڑھاپا بدلایا جاوے

الحناء والكتم واما خضاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاختلف الناس في ذلك فروي عن انس رضي الله تعالى عنه
انه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم ما شاب الا يسيرا ولكن
ابا بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما خضبا بعده بالحناء والكتم
وروي ان ام سلمة رضي الله تعالى عنها اخرجت للناس
شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوبا بالحناء
والكتم فدل حديثهما على اثبات خضابه صلى الله عليه
وسلم بذلك واما الخضاب بالورس والزعفران فظاهر
كلام الامام احمد رضي الله تعالى عنه فيه الجواز لما
روي عن ابي مالك الاشعري رضي الله عنه انه قال
كان خضابنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالورس و
الزعفران فاذا ثبت هذا في شعر الراس فمثله في اللحية
لعموم قوله صلى الله عليه وسلم غيروا الشيب ولا تشبهوا
باليهود وقوله صلى الله عليه وسلم في حديث ابي ذر رضي
الله عنه خير ما غير به الشيب الحناء والكتم وهو عام
في شعر الراس واللحية وايضا ان ابا بكر رضي الله عنه جاء
بابيه ابي قحافة يوم فتح مكة الى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو اقررت الشيخ في بيته لا
تيناه تكرمة لابي بكر فاسلم وراسه ولحيته كالثغامة
البيضاء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروهما
وجنبوه السواد وهذا نص في كون اللحية كالراس في
النهي عن السواد وقال ابو عبيدة الثغامة نبت ابيض الزهر
والثمر يشبه بياض الشيب وقال ابن الاعرابي هي شجرة
تبيض كانها الثلج **فصل** ويستحب ان يكتحل وترا
لما روى انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان
يكتحل وترا واختلف الناس في صفة الوتر في ذلك فروي
في حديث انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يكتحل ثلاثا في اليمنى وميلين في اليسرى وروي في حديث
ابن عباس في كل عين ثلاثا **فصل** ويدهن غبا

حنا اور کتم ہے اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ لگانا تو اسمین
لوگون نے اختلاف کیا ہے پس انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہون نے
کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے نہین ہوئے مگر تھوڑے اور لیکن ابو بکر اور عمر رضی
اللہ تعالی عنہما نے آپکے پیچھے حنا اور کتم سے رنگ کیا اور مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ
تعالی عنہا نے لوگون کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالون کو نکالا
وہ حنا اور کتم سے رنگے ہوئے تھے تو انکی حدیث نے انکے ساتھ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے ثبوت پر دلالت کی اور لیکن ورس اور زعفران کے
ساتھ رنگ کرنا تو ظاہر کلام امام احمد رضی اللہ تعالی عنہ کی اسمین جائز ہونا ہے
بسبب اس حدیث کے جو ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہون نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا رنگ کرنا ورس اور زعفران سے تھا پس جب یہ
سر کے بالون مین ثابت ہو گیا تو ڈاڑھی مین بھی (حکم) اسی طرح ہے
کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ بڑھاپے کو بدلاؤ اور یہود سے مشابہت
نکرو عام ہے اور بہ سبب قول حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو ذر رضی اللہ عنہ کی
حدیث مین بہتر اس چیز کا جس سے بڑھاپا بدلا جاوے حنا اور کتم ہے اور وہ سر
اور ڈاڑھی کے بالون مین عام ہے اور نیز ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابو قحافہ
کو فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لائے تو نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اگر تو بوڑھے کو اپنے گھر مین آرام دیتا البتہ ہم اسکے پاس آتے
آپکا یہ قول حضرت ابو بکر رض کی بزرگی کے لیے تھا تو ابو قحافہ مسلمان ہو گیا
اور اسکا سر اور ڈاڑھی سفید ثغامہ (جو ایک قسم کا گھاس ہے) کی طرح تھی تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونو کو بدلاؤ اور انکو سیاہی سے بچاؤ اور یہ اس
مین نص ہے کہ سیاہی کی ممانعت مین ڈاڑھی کا حکم سر کی طرح ہی ہے۔ اور ابو عبیدہ
نے کہا کہ ثغامہ سفید پھول اور پھل والا گھاس ہے بڑھاپے کی سفیدی اسکے
ساتھ تشبیہ دیجاتی ہے اور ابن اعرابی نے کہا وہ ایک درخت ہے جو سفید ہو جاتا
ہے گویا کہ وہ برف ہے **فصل** اور مستحب ہے کہ سرمہ لگائے طاق بسبب اس چیز کے جو
انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ سرمہ طاق بار لگاتے تھے
اور طاق کی صفت مین لوگون کا اختلاف ہے تو انس بن مالک کی حدیث مین
مروی ہے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین بار داہنی آنکھ مین اور دو میل بائین
آنکھ مین سرمہ لگاتے اور ابن عباس رض کی حدیث مین ہر آنکھ مین تین بار
مروی ہے **فصل** اور ایک دن کے بعد روغن لگاوے۔

[illegible]
اور بخشش کرے
اور مغفرت کرے [illegible]
پیدا کرنے والے [illegible]
ہر حال مین اور زبان سے
[illegible] ذکر اور صفت اور ثنا
[illegible]
بڑی بزرگی مین دو آدمی
[illegible]
[illegible]

وهو أن يفعل ذلك يوماً ويترك يوماً لما روى أبو هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يترجل الرجل إلا غبّاً والفضيلة في ذلك أن يكون يدهن بالبنفسج لما روى أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أن فضل دهن البنفسج على سائر الأدهان كفضلي على سائر الناس

فصل ويستحب أن لا يخلي الإنسان بنفسه سفراً وحضراً عن سبعة أشياء بعد تقوى الله تعالى والثقة به وهي للتنظيف والتزيين والمكحلة والمشط والسواك والمقص والمدرى وهي خشبة مدورة الرأس أدنى من شبر يتخذها العرب والصوفية يدرؤن بها عن أنفسهم الأذى كالقمل وغيرها ويحكون بها الجسد ويقتلون الدبيب حتى لا يباشرون كل شيء بأيديهم والسابع قارورة الدهن لأنه روي في حديث عائشة رضه أن النبي صلى الله عليه وسلم ما كان يفوته ذلك حضراً ولا سفراً

فصل فيما يكره من الخصال يكره التفيذ والتصفيق وفرقعة الأصابع في الصلوة ويكره تخريق الثياب في حق المتواجد عند السماع ولا يعارض في ذلك الواجد ويكره الأكل على الطريق ومد الرجل بين جلسائه والاتكاء الذي يخرج به عن مستوى الجلوس لأنه تجبر وهوان بالجلساء إلا من العذر ويكره إطالة الثياب ويكره مضغ العلك لأنه دناءة ويكره التشدق بالضحك والقهقهة ورفع الصوت في غير حاجة وينبغي أن يكون مشيه معتدلاً لا يسارع إلى حد يصدم الماشي ويتعب نفسه ولا يخطو بحيث يورثه العجب ويكره في البكاء النحيب والتعداد إلا أن يكون من خوف الله تعالى والندم على ما فات من أوقاته بطالة أو انكسار قلبه عند عدم بلوغه إلى رتبة لحظها فيبكي حسرة عليها ويكره إزالة الدرن بحضرة الناس ويكره الكلام في المواضع المستقذرة كالحمام والخلاء وما أشبه ذلك وكذلك لا يسلم ولا يرد على مسلم ويكره كشف رأسه بين الناس

اور وہ یہ ہے کہ ایک دن لگائے اور ایک دن ترک کرے بسبب اس حدیث کے جو ابوہریرہؓ نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو کنگھی کرنے سے ہمیشہ مگر ایک روز بیچ منع کیا مگر ایک دن کی جدائی سے اور فضیلت اسمین یہ ہے کہ بنفشہ کا تیل ڈالے اسی سبب سے کہ روایت کیا ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بنفشہ کے تیل کی فضیلت تمام روغنوں پر ایسی ہے جیسے میری بزرگی تمام لوگوں پر ہے

فصل اور مستحب ہے کہ آدمی اپنے نفس کو سفر اور حضر میں سات چیزوں سے اللہ تعالی کی تقوی اور اس پر تکیہ کرنے سے خالی نہ کرے اور وہ صاف کرنا اور مزین کرنا ہے اور سرمہ لگانا اور کنگھی کرنا اور مسواک کرنا اور قینچی اور مدرا ہے وہ ایک لکڑی ہے جو سر کی بالشت سے چھوٹی ہوتی ہے عرب و صوفی لوگ اسکو اپنے پاس رکھتے ہیں اسکے ساتھ اپنی جانوں سے تکلیف دور کرتے ہیں جیسے جوئیں اور سوا ان کے اور تکلیف دینے والی چیزیں ہیں) اور اس سے اپنے جسم کو کھجلاتے ہیں اور جانوروں کو قتل کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو نہیں چھوتے اور ساتواں روغن کا شیشہ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی کی حدیث میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شیشہ روغن یا ساتوں چیزیں کبھی قیام کی حالت یا سفر کی حالت میں گم نہیں ہوتی تھیں

فصل ان خصال کے بیان میں جو مکروہ ہیں سستی لینی اور تالی بجانی اور نماز میں انگلیوں کو توڑنا مکروہ ہے اور سماع میں تکلیف سے وجد کرنیوالے کے حق میں کپڑوں کو پھاڑنا مکروہ ہے اور اسمیں اصلی وجد کرنیوالا معارضہ نہ کیا جاوے اور رستہ پر کھانا مکروہ ہے اور اپنے ہمنشینوں کے درمیان پاؤں کا دراز کرنا اور ایسا تکیہ لگانا جس سے ٹھیک بیٹھنے سے نکل جاوے کیونکہ یہ اپنے آپ کو بزرگ بنانا اور ہمنشینوں کو ذلیل جاننا ہے مگر عذر سے جائز ہے اور لمبا کرنا کپڑوں کا مکروہ ہے اور گوند کا چبانا مکروہ ہے کیونکہ یہ کمینہ پن ہے اور ہنسی اور قہقہہ میں منہ کھول دینا اور سوائے حاجت کے آواز کو بلند کرنا مکروہ ہے اور مناسب ہے کہ اسکی چال میانہ ہو ایسا نہ دوڑے کہ چلنے والے کو صدمہ پہونچائے اور اپنی جان کو تھکائے اور ایسی طرح سے قدم نہ اٹھائے جس سے اسکو تکبر پیدا ہو اور رونے میں آواز کرنا اور صفتوں کا شمار کرنا مکروہ ہے ہاں اس صورت میں درست ہے کہ اللہ تعالی کے خوف سے ہو یا بوجہ پشیمانی کے ہو اس چیز پر جو اسکو وقتوں میں باطل باتوں میں فوت ہوئی یا بوجہ انکساری اسکے دل کے ہو جب اس درجہ تک نہ پہونچے جسکا خیال کرتا تھا تو اس پر حسرت سے روئے اور لوگوں کے روبرو اپنی میل کا دور کرنا مکروہ ہے اور پلید جگہوں میں مثل حمام اور پائخانہ کے اور وہ جو اس سے مشابہ ہو کلام کرنا مکروہ ہے اور اسیطرح نہ سلام کرے اور مسلمان پر سلام کا جواب دے اور لوگوں میں اپنے سر کو ننگا کرنا۔

وَمَا لَيْسَ بِعَوْرَةٍ مِمَّا جَرَتِ الْعَادَةُ بِسَتْرِهِ وَيَحْرُمُ كَشْفُ الْعَوْرَةِ وَيُكْرَهُ أَنْ يُقْسِمَ بِأَبِيهِ أَوْ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالَى فِي الْجُمْلَةِ فَإِنْ حَلَفَ حَلَفَ بِاللّٰهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ كَذٰلِكَ جَاءَ فِي الْأَثَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَصْلٌ فِي الْاِسْتِيذَانِ

يَنْبَغِي لَهُ إِذَا قَصَدَ بَابَ إِنْسَانٍ أَنْ يُسَلِّمَ فَيَقُولَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ لِمَا رُوِيَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ أَلِجُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ اخْرُجْ إِلَى هٰذَا وَعَلِّمْهُ الْاِسْتِيذَانَ فَقَالَ لَهُ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ وَلَا يُدِيرُ ظَهْرَهُ إِلَى الْبَابِ وَلَا يَبْعُدُ لِأَنَّهُ يَمْنَعُ مِنْ سَمَاعِ الْجَوَابِ كَذٰلِكَ ثَلَاثًا فَإِنْ أُجِيبَ فِيهَا وَإِلَّا انْصَرَفَ إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَى ظَنِّهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ نِدَاءَهُ لِمَا بَيْنَهُمَا مِنْ بُعْدٍ أَوْ شُغْلٍ كَانَ لَهُ أَنْ يَزِيدَ عَلَى الثَّلَاثِ وَالْأَصْلُ فِي ذٰلِكَ مَا رَوَى أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْاِسْتِيذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَإِلَّا فَارْجِعْ وَسَوَاءٌ فِي ذٰلِكَ الْأَجَانِبُ وَالْأَقَارِبُ الْمُحَرَّمَاتُ كَالْأُمِّ وَمَا شَاكَلَهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَهُ رَجُلٌ هَلْ عَلَيَّ أَنْ أَسْتَأْذِنَ عَلَى أُمِّي قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا قَالَ إِنِّي خَادِمُهَا قَالَ اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً فَأَمَّا زَوْجَتُهُ وَأَمَتُهُ الْجَائِزُ لَهُ وَطْؤُهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْاِسْتِيذَانُ فِي حَقِّهِمَا إِلَّا أَنَّ الْأَوْلَى فِي ذٰلِكَ أَنْ يُصَادِفَ مُنْكَشِفَةً مُنْبَسِطَةً وَقَدْ يُبَاحُ لَهُ النَّظَرُ إِلَى أَبْدَانِهِنَّ وَلٰكِنْ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يُحَرِّكَ نَعْلَهُ أَوَّلًا إِذَا دَخَلَ الْمَنْزِلَ لِيُعْلَمَ دُخُولُهُ نَصَّ عَلَى ذٰلِكَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي رِوَايَةِ مُهَنَّى وَإِذَا دَخَلَ سَلَّمَ عَلَى أَهْلِهِ لِيَكْثُرَ خَيْرُ بَيْتِهِ كَمَا جَاءَ الْأَثَرُ وَسَنَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ فِي بَابِ دُخُولِ الْمَنْزِلِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ

یا اس چیز کو جو عورت نہین مکروہ ہی جسکے ڈہانپنے کی عادت جاری ہو گئی ہے اور عورت کا ننگا کرنا حرام ہی اور اپنے باپ کی یا اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کی قسم کہانا ہر حال مین مکروہ ہے پس اگر قسم کرے قسم کرے ساتہ اللہ کے ورنہ خاموش رہے ایسا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث مین آیا ہی

فصل

اذن مانگنے مین چاہیے کہ جب کسی انسان کے دروازے کا قصد کرے تو سلام کہے اور کہے تمپر سلامتی ہو کیا مین داخل ہو جاؤن بسبب اس چیز کے جو مروی ہی کہ ایک آدمی نے بنی عامر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اذن مانگا اور آپ گہر مین تہے تو کہا کیا مین داخل ہو جاؤن تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم کو فرمایا کہ اسکی طرف نکل اور اسکو اذن مانگنا سکہلا تو اسکو کہا کہہ تمپر سلامتی ہو کیا مین داخل ہو جاؤن تو اس آدمی نے اسکو سن لیا اور کہا تمپر سلامتی ہو کیا مین داخل ہو جاؤن تو آپنے اسکو اذن دیا اور داخل ہوا اور اذن مانگنے کیوقت اپنی پیٹہ کو دروازہ کی طرف نہ کرے اور نہ دور ہو کیونکہ یہ بات اسکو جواب سننے سے روکتی ہی ایسا ہی تین بار پس اگر جواب دیا تو بہتر ورنہ پہر جاوے مگر یہ کہ اسکا غالب گمان ہو کہ اسنے اسکی آواز کو نہین سنا بسبب اس چیز کے کہ دونو مین فاصلہ اور شغل ہے تو جائز ہے اسکو کہ تین بار پر زیادہ کرے اور دلیل اسمین وہ چیز ہے جو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپنے اذن مانگنا تین دفعہ ہے پس اگر تیرے لیے اذن دیا گیا تو داخل ہو ورنہ لوٹ جا اور اسمین اجنبی اور قریبی جو حرام ہین برابر ہین مثل مان اور اسکے مشابہ کے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جب آدمی نے سوال کیا کہ کیا مجہپر واجب ہے کہ اپنی مان پر اذن مانگوں آپنے فرمایا ہان اسنے کہا مین اسی کے ساتہ ہون گہر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذن مانگ اسپر اسنے کہا مین اسکا خادم ہون آپنے فرمایا اذن مانگ اسپر کیا تو دوست کہتا ہی کہ تو اسکو ننگا دیکہے لیکن اسکی بی بی اور اسکی لونڈی جسکے ساتہ اسکو وطی جائز ہے تو اسپر انکے حق مین اذن مانگنا ضروری نہین کیونکہ اذن طلب کرنے مین زیادہ تر خوف انکے ننگے ہونے اور کہلی ہوئی حالت مین اسکے چلے جانے کا ہی اور بیشک انکے بدنون کی طرف نظر کرنا اسکے لیے مباح کیا گیا ہی اور لیکن مستحب ہے اسکے لیے کہ اپنی جوتی کو پہلے حرکت دے جب گہر مین داخل ہو تاکہ اسکا داخل ہونا معلوم کیا جاوے اسپر امام احمد رحمہ اللہ نے مہنی کی روایت مین نص کی ہی اور جب داخل ہو تو اپنے اہل پر سلام کہے تاکہ اسکے گہر کی نیکی زیادہ ہو جیسے حدیث آیا ہی اگر اللہ نے چاہا تو اسکو ہم گہر مین داخل ہونے کے باب مین پورا بیان کرینگے اور رات کو اپنے اہل کے پاس نہ آئے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اپنے اہل پر آنے سے منع فرمایا ہے

لئلا يكون قد فعل ذلك دخلا أن يوجد عندهما ما يكرهانه فإذا أذن له في دار غيره فدخل جلس حيث يأذن له صاحب الدار وإن كان من أهل الذمة وإن فجأ قوما وهم على طعام فلا يأكل إلا أن يكون صاحب الطعام ممن جرت عادته بالسماحة وطيب القلب بذلك **فصل** فيما يستحب فعله بيمينه وما يستحب فعله بشماله يستحب له تناول الأشياء بيمينه والأكل والشرب والمصافحة والبداءة بها في الوضوء والانتعال ولبس الثياب وكذلك يبدأ في الدخول إلى المواضع المباركة كالمساجد والمشاهد والمنازل والدور برجله اليمنى وأما الشمال فلفعل الأشياء المستقذرة وإزالة الدرن كالاستنثار والاستنجاء وتنقية الأنف وغسل النجاسات كلها إلا أن يشق عليه ذلك أو يتعذر كالمشلول والمقطوع يساره فيفعله بيمينه ولا يمشي في نعل واحد إلا أن يكون ذلك يسيرا بمقدار ما يصلح الأخرى إذا انقطع شسعها وإذا أراد أن يناول إنسانا توقيعا أو كتابا فليقصد يمينه وإذا مشى مع من هو أعلى منه في المنزلة والقدر فليمش عن يمينه يجعله كالإمام في الصلاة وإن كان دونه في المنزلة يجعله عن يمينه ويمشي عن يساره وقد قيل المستحب المشي على اليمين في الجملة ليخلي اليسار للبزاق وغيره **فصل** في آداب الأكل والشرب يستحب للآكل أن يسمي الله تعالى عند أكله ويحمده عند فراغه وكذلك عند الشرب لأن ذلك أبرك لطعامه وأبعد لشيطانه لما روي أن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله إنا نأكل ولا نشبع قال صلى الله عليه وسلم فلعلكم تفترقون قالوا نعم قال صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا على طعامكم واذكروا اسم الله تعالى يبارك لكم فيه وعن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول إذا دخل الرجل بيته

اسکو وہ آدمیون نے تحقیق کیا تو انہون نے اپنے اہل کے پاس اُس چیز کو پایا جسکو وہ مکروہ سمجھتے تھے پس جب اُسکو دوسرے کے گھر مین داخل ہونے کا اذن دیا جاوے اور داخل ہو تو اُس گھر کا مالک جہان اُسکو اذن دیوے بیٹھ جاوے اگرچہ گھر والا ذمیون مین سے ہو اور اگر اچانک کسی قوم پر پہونچا اور وہ اپنے کہانے پر ہین تو نہ کہاوے مگر اُس صورت مین کہ صاحب طعام اُن لوگون مین سے ہو جسکی عادت جوانمردی اور اسکے ساتہ خوش دل ہونے مین جاری ہو **فصل** اُن چیزونکے بیان مین جنکا داہنے ہاتہ سے کرنا مستحب ہے اور جنکا بائین ہاتہ سے کرنا مستحب ہے اسکے لیے چیزون کا پکڑنا اپنے داہنے ہاتہ سے اور کہانا اور پینا اور مصافحہ کرنا اور اُسی داہنی طرف سے وضو مین اور جوتا پہننے مین اور کپڑا پہننے مین ابتدا کرنا مستحب ہے اور اسیطرح مبارک جگہون مین داخل ہونے مین بہی اپنے داہنے پاون سے شروع کرے جیسے مسجدین اور مجلسین اور سرائین اور لیکن بایان پس قبیح چیزون کے کرنے کے لیے اور میل کے دور کرنے کیلیے ہے جیسے ناک جہاڑنا اور استنجا کرنا اور ناک صاف کرنا اور تمام نجاستون کے دور کرنیکے لیے ہے مگر یہ کہ اُسپر یہ بات مشکل ہو یا اُس سے ہو نہ سکے جیسے شل والا اور جسکا بایان ہاتہ کٹا ہوا ہو تو وہ اپنے داہنے ہاتہ سے کرے اور ایک جوتے مین نہ چلے مگر یہ کہ تہوڑا سا ہو اتنے اندازہ پر جو دوسرے کو سنوارے جب تسمہ ٹوٹے اور جب ارادہ کرے پکڑانے کا کسی آدمی کو توقیع یا کتاب تو چاہیے کہ اپنے داہنے ہاتہ سے قصد کرے اور جب اُس شخص کے ساتہ چلے جو اُس سے مرتبہ اور بزرگی مین اعلے ہے تو چاہیے کہ اُسکے داہنے چلے اور اُسکو ایسا کرے جیسا نماز مین امام ہوتا ہے اور اگر اس سے مرتبہ مین کم ہو تو اُسکو داہنے اپنے کرے اور خود اُسکے بائین چلے اور بعضے کہتے ہین داہنے ہاتہ پر چلنا ہر حال مین مستحب ہے تاکہ بائین جانب تہوک وغیرہ پہینکنے کے لیے خالی رہے **فصل** کہانے والے کے لیے مستحب ہے کہ اپنے کہانے کے وقت اللہ تعالی کا نام لے اور فارغ ہونے کے وقت اُسکی حمد کرے اور پینے کے وقت بہی اسیطرح کرے کیونکہ یہ بات اُسکے طعام کو برکت دینے والی ہے اور اُسکے شیطان کو دور کرنے والی ہے اسی سبب سے کہ جو روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم کہاتے ہین اور سیر نہین ہوتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم جدا ہوتے ہو صحابہ رض نے کہا ہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس اپنے کہانے پر اکٹھے ہو جاؤ اور اللہ تعالے کے نام کو یاد کرو تمہارے لیے اُسمین برکت کی جاویگی۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تہے جب آدمی اپنے گھر مین داخل ہو

ذكر اسم الله عز وجل عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان
لاولاده لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر الله عند
دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت فاذا لم يذكر اسم الله
عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء وعن حذيفة
انه قال كنا اذا حضرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما
لم يضع احدنا يده حتى يبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانا حضرنا معه طعاما فجاء اعرابي كانما يدفع فذهب ليضع
يده في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده ثم جاءت
جارية كانما تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فاخذ
رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدها وقال ان الشيطان
يستحل الطعام الذي لم يذكر اسم الله عليه وانه جاء بهذا
الاعرابي يستحل به فاخذت بيده وجاء بهذه الجارية يستحل
بها فاخذت بيدها فوالذي نفسي بيده ان يده في يدي مع
ايديهما وان نسي ان يذكر اسم الله تعالى عند اوله فليقل
بسم الله اوله وآخره هكذا روي في حديث عائشة عن النبي
عليه الصلوة والسلام ويستحب ان يبدأ بالملح ويختم به و
يتناول اللقمة بيمينه ويصغرها ويجيد مضغها ويطيل
بلعها ويأكل مما يليه اذا كان نوعا واحدا وان كان انواعا
فلا باس ان يجيل يده في القصعة وكذلك اذا كان ثمارا او
فاكهة فلا يأكل من ذروة الطعام ووسطه بل يأكل من
جوانبه واذا كان ثريدا اكل بثلث اصابع ولعقها ولا ينفخ
في الطعام ولا الشراب ولا يتنفس في انائه واذا ضاق نفسا
نحى القدح عن فيه واذا تنفس اعاده اليه ويكره الاتكاء
في الاكل والشرب ويجوز الاكل والشرب قائما وقيل يكره
والجلوس احب واذا دفع الاناء الى احد من جلسائه بدأ بمن
عن يمينه ولا يجوز الاكل والشرب في اواني الذهب والفضة
ولا المضببة ان كان ذلك كثيرا واذا قدم بين يديه في شيء
من ذلك طعام رفعه من الاناء الى الخبز او ما غير ذلك الجنس
ثم اكله والانكار على من احضره واجب وكذلك المطهر

تو اللہ عز وجل کے نام کو اپنے داخل ہونے کیوقت اور اپنے کہانا کہانیکے وقت یاد کرے تو شیطان
اپنی اولاد کے لیے کہتا ہے نہ تمہارے لیے رات کا ٹہکانا ہے اور نہ کہانا اور جب داخل ہوا اور اللہ
کا نام اپنے داخل ہونیکے وقت نہ لے تو شیطان اپنی اولاد کو کہتا ہے تمنے اپنے سونیکی جگہہ پالی
اور جب کہانا کہانیکے وقت اللہ کا نام نہ ذکر کرے تو کہتا ہے تمنے سونے کی جگہ اور کہانا پالیا۔ اور حذیفہ سے
مروی ہے کہا ہم جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہانے پر حاضر ہوتے تہے تو کوئی
ہم مین اپنے ہاتہ کو نہ رکہتا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے اور تحقیق ہم
آپکے ساتہ ایک کہانے مین حاضر ہوئے تو ایک اعرابی آیا گویا دہکیلا جاتا ہے پس
شروع ہوا کہ اپنے ہاتہ کو کہانے مین رکہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ہاتہ کو پکڑ لیا
اور ایک لڑکی آئی گویا کہ وہ دہکیلی جاتی ہے پس شروع ہوئی تاکہ اپنے ہاتہ کو کہانے
مین رکہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ہاتہ کو پکڑ لیا اور فرمایا شیطان اس کہانے
کو حلال سمجہتا ہے جسپر اللہ کا نام نہ لیا جائے اور تحقیق وہ اس اعرابی کو لایا تہا تاکہ طعام
کو بذریعہ اسکے حلال سمجہے تو مینے اسکا ہاتہ پکڑ لیا اور اس لڑکی کو لایا تاکہ اسکے ذریعہ
سے طعام کو حلال سمجہے پس مینے اسکا بہی ہاتہ پکڑ لیا پس قسم ہے مجہکو اُسکی جسکے ہاتہ مین
میری جان ہے کہ اسکا ہاتہ میرے ہاتہ مین دونون کے ہاتہون کے ساتہ ہے اگر اللہ تعالی کا نام
لینا کہانے مین شروع ہونیکے وقت بہول جاوے تو کہے مین اللہ کے نام کے ساتہ اول و آخر
مین کہاتا ہون اسیطرح حضرت عائشہ کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مستحب ہے کہ
نمک کے ساتہ شروع کرے اور اسیپر ختم کرے اور اپنے داہنے ہاتہ سے لقمہ پکڑے اور لقمہ چہوٹا اٹہاوے
اور اسکو اچہی طرح چباوے اور اسکے نگلنے کو لنبا کرے اور اس چیز کو کہاوے جو اسکو قریب ہو جب
ایک قسم ہو اور اگر کئی قسمین ہون تو کچہ مضائقہ نہین کہ اپنا ہاتہ پیالہ مین پہیرے اسیطرح جب
پہل یا میوہ ہو تو کہانے کی چوٹی نہ کہائے اور اسکے بیچ مین سے نہ کہائے بلکہ اسکے کنارون سے
کہائے اور جب ثرید ہو تو تین انگلیون سے کہائے اور انکو چاٹے اور طعام اور پینے کی چیز مین
پہونک نہ مارے اور نہ اسکے برتن مین سانس لے اور جب اُسکا سانس تنگ ہو تو پیالہ کو اپنے منہ سے
جدا کرے پس جب سانس لے چکے تو اسکو پہر اپنے منہ کی طرف لوٹا دے کہانے اور پینے مین تکیہ لگانا
مکروہ ہے اور کہانا اور پینا کہڑے ہوکر جائز ہے اور بعضے کہتے ہین مکروہ ہے اور بیٹہنا بہتر ہے
اور جب برتن کسی کیطرف اپنے ہمنشینون مین سے دفع کرے تو اُس شخص سے شروع کرے جو اُسکے
داہنے ہے اور کہانا اور پینا سونے اور چاندی کے برتنون مین جائز نہین اور نہ ان سے گلٹ
والون مین جبکہ وہ زیادہ ہو اور جب اسکے آگے ان مین سے کسی چیز مین کہانا لایا جاوے تو
اسکو برتن سے روٹی پر اٹہا رکہے یا اس برتن مین جو اس جنس سے نہ ہو پہر اسکو کہاوے اور
انکار کرنا اُس شخص پر جو اسکو حاضر کرے واجب ہے۔

چھٹا مقالہ

إلى الجلوس في مداخل الذهب والفضة وكذلك الحكم في ماء
الورد في المرايا المتخذة من ذلك فيحرم عليه الحضور في تلك
البقعة ويتعين عليه الإنكار والقيام من ذلك المجلس ويكون
إنكاره برفق بأن يقول تمام سروركم أن تتجملوا بما أباحته
الشريعة وجعلتم جمالكم بما حرمته وحظرته ولا خير في لذة
تؤول إلى معصية اذكروا رحمكم الله قول النبي صلى الله عليه و
سلم من شرب في إناء ذهب أو فضة أو إناء فيه شيء من ذلك
فإنما يجرجر في بطنه نار جهنم وإذا حصلت اللقمة في فيه
فلا يخرجها منه إلا أن يضطر إلى ذلك لشرقة أو حرارة
يستضر بها وإذا عطس على طعام خمر وجهه واحتاط في
ستره لأجل الطعام وإذا كان على رأسه إنسان قائم أذن
له في الجلوس فإن أبى عليه وقام مملوكه أو غلامه لقضاء
حاجته وسقيه الماء أخذ من أطايب الطعام فلقمه ويستحب
مسح الإناء من فضلة الطعام ولقط الفتات من جوانب
الإناء والطبق ويستحب أن يباسط الإخوان بالحديث الطيب و
الحكايات التي تليق بالحال إذا كانوا منقبضين وينبغي
أن يأكل مع أبناء الدنيا بالأدب ومع الفقراء بالإيثار و
مع الإخوان بالانبساط ومع العلماء بالتعلم والاتباع
وإذا أكل مع ضرير أعلمه بما بين يديه فربما فاته أطايب
الطعام لعماه ويستحب الإجابة إلى وليمة العرس فإن
أحب أن يأكل أكل وإلا دعا وانصرف لما روى جابر بن
عبد الله أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من دعي فليجب فإن شاء طعم وإن شاء ترك وعن عبد الله
ابن عمر رضه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعي
فلم يجب فقد عصى الله تعالى ورسوله ومن دخل على
غير دعوة فقد دخل سارقا وخرج مغيرا هذا الذي
ذكرنا إذا كان ذلك خاليا عن المنكر فإن حضره منكر
كالطبل والزمار والعود والناي والشربوق والشبابة و
الرباب والمعازف والطنابير والجمرات الذي يلعب به

اور سونے اور چاندی کی برتن مین وضو لینے کا بھی یہی حکم ہے اور گلاب کے پانی مین بھی
حکم ہے چھڑکنے والے آرسی جو اُنسے بنایا گیا ہو پس اُسپر اُن جگہون مین حاضر ہونا حرام
ہے اور اُسپر انکار کرنا اور اُس مجلس سے کھڑا ہو جانا لازم ہے اور انکار نرمی سے ہونا چاہیے
اس طریق سے کہ کہو تمہاری پوری خوشی یہ ہے کہ تم اُس چیز سے زینت کرو جسکی شریعت
نے اجازت دی اور اسکو زینت کیا نہ اُس چیز سے جسکو شریعت نے حرام کیا اور اُس
سے منع کیا اور اُس لذت مین کچھ بھلائی نہین جو نافرمانی کی طرف راجع ہو تم پر اللہ رحم کرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو یاد کرو جو شخص سونے اور چاندی کی برتن مین پیئے یا ایسے برتن
مین جسمین اُس سے کوئی شی ہو تو سوائے اسکے نہین کہ وہ اپنی پیٹ مین جہنم کی آگ کو کھینچتا ہے
اور جب لقمے اُسکے منہ مین حاصل ہو تو اسکو منہ سے نہ نکالے مگر اُس وقت کہ نکالنے پر بیقرار ہو بسبب
گلا گھٹنے یا گرمی کے کہ اُس سے تکلیف اُٹھاوے اور جب کھانے پر چھینکے تو منہ اپنے کو ڈھانپے
اور اسکے ڈھانپنے مین کوشش کرے تاکہ کھانے پر چھینٹین نہ پڑین اور کھانا اُنسے بچا رہے
اور جب اُسکے سر پر کوئی آدمی کھڑا ہو تو اسکو بیٹھنے کے لیے اجازت دے تو اگر اُسپر انکار کرے یا اُسکا
غلام کھڑا ہو یا لڑکا اُسکا اپنی حاجت پوری کرنیکے لیے اور اُسکو پانی پلانے کے لیے تو عمدہ کھانے
سے لیکر اسکو لقمہ دے اور صاف کرنا برتن کا بچے ہوئے کھانے سے مستحب ہے اور برتن اور طبق کے اطراف
سے ریزوں کا چننا بھی مستحب ہے اور مستحب ہے کہ اپنے بھائیوں سے اچھی کلام کے ساتھ اور عمدہ حکایتوں کے
ساتھ جو لائق وقت ہون جبکہ وہ ملول ہون کشادہ پیشانی کرے اور دنیاداروں کے ساتھ
ادب سے کھاوے اور فقیرون کے ساتھ اُنکے اختیار کرنیسے اور بھائیوں کے ساتھ کشادہ روئی سے
اور عالمون کے ساتھ سیکھنے اور پیروی کرنے سے کھاوے اور جب اندھے کے ساتھ کھاوے تو جو کچھ
اُسکے آگے کھانا وغیرہ ہو اسکو بھی اُسپر آگاہی کردے پس کئی دفعہ اُس سے عمدہ طعام بسبب
نابینائی کے فوت ہو جاتا ہے اور قبول کرنا دعوت ولیمہ شادی کی مستحب ہے اگر کھانے
کو دوست رکھے تو کھاوے ورنہ دعا کرے اور لوٹ آوے بسبب اُسکے جو روایت کیا جابر بن عبد اللہ نے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعوت کیا جاوے پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر چاہے
کھاوے اور اگر چاہے چھوڑ دیوے اور عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص دعوت کیا گیا پس قبول نہ کی تو اُسنے اللہ تعالی اور اسکے رسول کی
نافرمانی کی اور جو سوائے بلائے داخل ہو تو وہ بیشک چوری کرتے ہوئے داخل ہوا اور لوٹتے
ہوئے نکلا جو کچھ ہمنے ذکر کیا جب ہے کہ ولیمہ بری باتوں سے خالی ہو لیکن اگر اُس کھانے مین
غیر شرع کام حاضر ہون جیسے ڈھول اور بربط اور سرنے اور مزمار و شربوق اور شبابہ اور
رباب اور سرود والی اور طنبورے اور جھانجن جس سے ترک لوگ کھیلتے
ہین۔

الترك لا يجلس هناك لان جميع ذلك محرم واما الدف
فيجوز استعماله في النكاح وسماع القول بالقصب والرقص مكروه
كما فسر بعض المفسرين قوله عز وجل ومن الناس من يشتري
لهو الحديث فقال هو الغناء والشعر وجاء في بعض الاحاديث
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال الغناء ينبت
النفاق في القلب كما ينبت السيل البقل وسئل الشبلي عن
الغناء فقيل احق هو قال لا فقيل فماذا قال فماذا بعد الحق
الا الضلال ثم يكفي في كراهة ما في ذلك من ثوران الطبع
وهيجان الشهوة والميل الى النسوان واباطيل النفوس و
رعوناتها والطرب والسخف والدناءة والاشتغال بذكر الله
تعالى اطيب واسلم لمن امن بالله واليوم الآخر ودعوة
الختان ليست مستحبة ولا على من دعي اليها ان يجيب و
يكره التقاط النثار لانه شبيه النهبة وفيه سخف ودناءة
ويكره حضور طعام الولائم ما عدا العرس اذا كان على
الصفة التي وصفها رسول الله صلى الله عليه وسلم يمنع
منه المحتاج ويحضره المستغني عنه ويكره لاهل الفضل و
العلم في الجملة التسرع الى اجابة الطعام والتسامح بذلك
لما فيه من الذلة والدناءة والشره لا سيما اذا كان
حاكما وقيل ما وضع احد يده في قصعة احد الا ذل
ويحرم التطفل على طعام الناس وهو دخوله مع المدعوين
من غير ان يدعى وهو ضرب من الوقاحة والغضب ففيه
اثمان احدهما الاكل لما لم يدع اليه والثاني دخوله الى
منزل الغير بغير اذنه والنظر الى سراره والتضييق على
من حضره ومن الادب ان لا يكثر النظر الى وجوه الآكلين لانه
مما يحشمهم ولا يتكلم على الطعام بما يستقذره الناس من
الكلام ولا بما يضحكهم خوفا عليهم من الشرق ولا بما يحزنهم
لئلا ينغص على الآكلين اكلهم ويستحب غسل اليد قبل
اكل الطعام وبعده وقيل يكره قبل الطعام ويستحب بعده
ويكره اكل البقلة الخبيثة وهي الثومة والبصلة و

تو وہاں بیٹھے کیونکہ یہ تمام باتیں حرام ہیں اور لیکن دف سکا نکاح میں استعمال
جائز ہے اور قول کو نے سے سننا اور رقص کرنا مکروہ ہے جیسے بعض مفسرین نے اللہ عزوجل کے قول
کو تفسیر کیا ہے اور بعض آدمیوں سے وہ ہے جو خریدتا ہے بیہودہ بات تو کہا وہ راگ ہے اور شعر
ہے اور بعض احادیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آیا ہے فرمایا آپنے غنا نفاق کو دل
میں ایسا اگاتا ہے جیسے بہاؤ سبزی کو اگاتا ہے اور شبلی سے غنا کی بابت پوچھا
گیا تو کہا گیا کیا درست ہے فرمایا نہیں تو کہا گیا وہ کیا چیز ہے انہوں نے کہا فسق کے
بعد بجز گمراہی کے اور کیا ہے پھر جو کچھ کہ اس گمراہی میں ہے اسکے مکروہ ہونے کیلیے صرف
وہی کافی ہے جو کچھ کہ اسمیں شورش طبع اور شہوت کے برانگیختہ ہونے اور عورتوں کی
طرف راغب ہونے اور نفسوں کی بیہودگیوں اور بے وقوفیوں اور خوشحالی اور کم
عقلی اور کمینہ پن ہے اور اللہ کے ذکر سے مشغول ہونا بہت اچھا اور سلامتی ہے اس
شخص کے لیے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لایا اور ختنہ کی دعوت مستحب نہیں اور جسکی
دعوت کی جاوے اسکا اسپر قبول کرنا واجب نہیں اور گری ہوئی چیز کا لینا مکروہ ہے
کیونکہ یہ لوٹنے کی مانند ہے اسمیں کم عقلی اور کمینہ پن ہے اور ولیمہ کے کھانے پر سوا شادی
کے حاضر ہونا مکروہ ہے جبکہ اس صفت پر ہو جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیان کیا جس سے محتاج لوگ روکے جاویں اور غنی لوگ حاضر ہوویں اور صاحب
بزرگی اور صاحب علم کو طعام کے قبول کرنے میں جلدی کرنا اور اسمیں سستی کرنا مکروہ
ہے کیونکہ اسمیں ذلت اور کمینگی اور حرص ہے خاصکر جبکہ صاحب طعام حاکم ہو اور کہا گیا ہے
کسی نے اپنا ہاتھ کسی کے پیالہ میں نہیں ڈالا مگر ذلیل ہوا اور لوگوں کے طعام پر طفیلی
بننا حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی کی دعوت کیجاوے اسکے ساتھ سوا بلائے کے چلا جاوے اور وہ
بے شرمی اور غصہ کی ایک قسم ہے تو اسمیں دو گناہ ہیں ایک اس چیز کا کھانا جسکی طرف
بلایا نہیں گیا اور دوسرا غیر کے گھر میں بغیر اسکے اذن کے داخل ہونا اور اسکے اسرار کی طرف
نظر کرنا اور اس شخص کو تنگ کرنا جو اسکے پاس حاضر ہو اور ادب سے یہ بات ہے کہ کھانے
والوں کی طرف زیادہ نظر نہ کرے کیونکہ انکی طرف دیکھنا گویا انکو شرمندہ کرنا ہے اور
کھانے پر ایسی کلام ذکر نہ کرے جس کلام کو لوگ مکروہ جانتے ہیں اور ایسی کلام سے نہ کرے جو
انکو ہنساوے کیونکہ انکے گلا گھٹنے کا خوف ہے اور ایسی کلام بھی نہ کرے جو انکو غمگین کرے
تاکہ کھانے والوں پر انکا کھانا خراب نہ کرے اور ہاتھ کا دھونا طعام کے کھانے سے
پہلے اور اسکے پیچھے مستحب ہے اور بعض کہتے ہیں قبل طعام کے مکروہ ہے اور اسکے
پیچھے مستحب ہے اور سبزی خبیث کا کھانا مکروہ ہے اور وہ لہسن اور پیاز

اور

الكراث لكراهة ريحه وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال من اكل من هذه البقلة الخبيثة فلا يقربن مصلانا
وكثرة الاكل بحيث يخاف منه التخمة مكروهة وقد روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما ملأ ابن ادم وعاء
شرا من بطن ويكره لغير صاحب الطعام من الضيف ان يلقم
من حضر معه على الطبق الا باذن صاحب الطعام لانه
ياكل على ملك صاحبه على وجه الاباحة وليس ذلك بتمليك
ولهذا اختلف الناس في الوقت الذي يحصل الطعام ملكا
للاكل فقال قوم اذا حصل في فيه واستهلك وقال اخرون
لا يملكه بل ياكل على ملكه واذا قدم الطعام فلا يحتاج
بعد التقديم الى اذن اذا كان قد جرت العادة في تلك
البلدة بالاكل كذلك فيكون العرف اذنا ويكره اخراج
شيء من فيه ورده الى القصعة ويكره التخلل على الطعام
ولا يمسح يده بالخبز ولا يستدين له ولا يخلط طعاما بطعام
يعني الوان الطبائخ لانه قد يكره ذلك طباع كثير من
الناس وان كان نفسه يميل اليه فيترك ذلك لاجلهم
ولا يجوز له ذم الطعام ولا لصاحبه استحسانه ومدحه
ولا تقويمه لانه دناءة وقد روي ان النبي صلى الله عليه
وسلم ما مدح طعاما ولا ذمه ولا يرفع يده حتى يرفعوا
ايديهم الا ان يعلم منهم الانبساط اليه فلا يتكلف ذلك
ويستحب ان يجعل ماء الايدي في طست واحد لما روي في
الخبر لا تبددوا يبدد شملكم وروي ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى ان يرفع الطست حتى يطفح يعني يمتلئ ولا يغسل يده
مما يطعم من دقيق الباقلاء والعدس في الهرطمان وغير ذلك ويجيء
بالفاكهة ولا يقرن بين التمرتين لنهيه صلى الله عليه وسلم عن
ذلك وقيل لا يكره ذلك ان كان وحده او كان هو صاحب
الطعام ولا يتخير الاطعمة على صاحب المنزل بل يقنع بما
قدمه لان في ذلك حمله على التكلف وقد قال صلى الله عليه
وسلم انا واتقياء امتي براء من التكلف ولان استدل حرصه

گندنا ہی کیونکہ اسکی بو خراب ہے اور تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ فرمایا آپنے
جس نے اس خبیث درخت سے کہایا تو وہ ہمارے نماز کی جگہ میں حاضر نہ ہو اور اتنا
بہت کہانا کہ جس سے بدہضمی کا ڈر ہو مکروہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے
فرمایا ابن آدم نے کسی برتن کو جو اسکے پیٹ سے زیادہ برا ہو پر نہیں کیا (جیسے
پیٹ سب برتنوں سے برا برتن ہے) اور صاحب طعام کے سوا دوسرے شخص کو مہمانوں سے
یہ امر مکروہ ہے کہ صاحب طعام کے اذن کے سوا دوسرے شخص کو جو اسکے ساتھ طبق پر حاضر ہو لقمہ دیوے کیونکہ
وہ کہانا ایسی حالت میں کہا رہا ہے کہ کہانا صاحب کہانیکے ملک میں ہے مباح طریق پر اور
یہ ملک بنا دینا نہیں اور اسیواسطے لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس وقت میں کہ جسمیں طعام
کہانیوالے کی ملک میں ہو جاتا ہے تو ایک قوم نے کہا جب اسکے منہ میں حاصل ہوا اور نابود ہو گیا
اور دوسروں نے کہا اسکے مالک نہیں ہوتا بلکہ اسکے ملک پر کہاتا ہے اور جب کہانا آگے لایا جاوے
تو آگے لایا جانیکے بعد اذن کی حاجت نہیں جبکہ اس شہر میں اسطرح کہانیکی عادت جاری
ہو تو عرف عام ہی اذن ہوگا اور منہ سے کسی چیز کا نکالنا اور پھر اسکو پیالہ کی طرف واپس
لیجانا مکروہ ہے اور خلال کرنا کہانے پر مکروہ ہے اور اپنے ہاتھ کو روٹی سے نہ پونچھے اور نہ
اسکو خراب کرے اور ایک کہانے کو دوسرے سے نہ ملاوے مراد رکہتا ہے قسم قسم کے پکے ہوئے
کیونکہ اسکو کئی طبیعتیں لوگوں سے مکروہ سمجھتی ہیں اور اگر اسکا نفس اس امر کی خواہش کرتا
ہے تو اسکو لوگوں کے سبب سے چھوڑ دے اور کہانے والے کو کہانے کی برائی کرنی اور اسکے مالک
کو اچھا کہنا اور اسکی تعریف کرنا اور کہانے کی قیمت کرنا درست نہیں کیونکہ یہ
کمینہ پن ہے اور تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے کسی کہانے کی نہ توصیف ہی کی اور نہ مذمت کی اور جب تک دوسرے لوگ اپنے ہاتھ
کہانے سے اوٹہا نہ لیں آپ بھی اپنے ہاتھ کو نہ اٹہاتے مگر وقت اٹہانا درست ہے کہ جب انسے بے تکلفی سمجھے تو اسکی تکلیف
نہ اٹہاوے اور مستحب ہے کہ ہاتھوں کا پانی ایک ہی طشت میں گرا دے کیونکہ حدیث میں
مروی ہے تفرقہ نہ کرو تمہاری جمعیت متفرق ہو جاویگی اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا اس سے کہ طشت اٹہایا جاوے یہاں تک کہ پر ہو اور اپنے ہاتھ کو اس چیز سے
نہ دہووے جو کہائی جاتی ہے جیسے لوبیا اور مسور اور ہرطمان کا آٹا اور سوائے انکے دوسری
کہانے والی چیزیں اور میوے کو ساتھ جائز ہے اور دو کہجوروں کو جمع نہ کرے کیونکہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور کہا گیا ہے یہ مکروہ نہیں ہے اگر اکیلا ہو یا وہ خود
صاحب طعام ہو اور صاحب طعام سے کہانوں کو نہ مانگے بلکہ اسی چیز پر قناعت کرے جو آگے
آگے ہو کیونکہ اسمیں اسکو تکلف پر اٹہانا ہے اور تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں اور میری امت کے پرہیزگار تکلف سے بیزار ہیں اور اگر

صاحب الدار التي يشتهي عليه كان له أن يذكر شهوته ويكره له
رد الهدية وإن قلت إذا كانت من جهة حلال طيبة و
اجتهد في المكافاة او الدعاء له ومن سقط في طعامه أو شرابه
شيء فلا يخلو إما أن يكون له نفس سائلة ما عدا السمك فيكون
الطعام نجسا ويحرم أكله إذا كان مائعا وإن كان جامدا رفع
وما حوله وإن كان مما لا نفس له سائلة فإن كان من ذوات
السموم لم يأكله ويحرم الطعام لأجل الضرر به لا بعينه كالحية
والعقرب وإن كان ذبابا غمسه في الطعام حتى يغوص جناحاه
ثم أخرجه وإن مات فإن الطعام طاهر يأكله لما روي أن
النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا وقع الذباب في إناء أحدكم
فليغمسه فيه فإن في أحد جناحيه داء وفي الآخر شفاء وإنه
يتقي بالذي فيه الداء ويستحب له مص الشراب ولا يكرع كرعا
ويقطعه ثلاث دفعات للنفس ولا يتنفس في الإناء ويسمي على أوله
ويحمد الله تعالى في آخره والاختصار في هذه الجملة أن تقول
هي اثنتا عشرة خصلة أربع منها فريضة وأربع سنة وأربع
آداب أما الفريضة فالمعرفة بما أكله من أين هو والتسمية و
الرضا والشكر وأما السنة فالجلوس على الرجل اليسرى والأكل
بثلاثة أصابع ولعق الأصابع والأكل مما يليه وأما الآداب فالمضغ
الشديد وتصغير اللقم وقلة النظر إلى وجوه القوم وأن لا
يفرش المائدة بالخبز ويضع فوقه الأدم وأن لا يأكل متكئا
ولا منبطحا على بطنه **فصل** فإذا أفطر عند غيره قال
أفطر عندكم الصائمون وأكل طعامكم الأبرار وتنزلت عليكم
الرحمة وصلت عليكم الملائكة الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا
وجعلنا من المسلمين وهدانا من الضلالة وفضلنا على كثير
ممن خلق تفضيلا اللهم أشبع جياع أمة محمد صلى الله
عليه وسلم وألبس عاريها وعاف مريضها ورد غائبها واجمع
شمل أهل الدار وأدر أرزاقهم واجعل دخولنا بركة وخروجنا
مغفرة وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا
عذاب النار برحمتك يا أرحم الراحمين **فصل** في آداب

صاحب طعام اُسکی خواہش پوچھے تو جائز ہے کہ اپنے کہانے کی خواہش بیان کرے اور اُسکی
لیے ہدیہ کا رد کرنا مکروہ ہے اگرچہ تھوڑا ہو جب حلال پاک وجہ سے ہو اور بدلہ دینے مین یا
اسکو دعا کرنے مین کوشش کرے اور جو شخص کہ اسکے کہانے یا پینے مین کوئی چیز گرے
تو خالی نہین یا تو اُسکا خون رواں ہے سوائے مچھلی کے تو طعام نجس ہو جاویگا اور اسکا
کہانا حرام ہو جاتا ہے جبکہ طعام آبگین ہو اور اگر کہانا خشک ہو تو اسچیز کو اور جو کچھ
اُسکے گرد گرد چیز ہو اٹھا کر پہینک دے اور اگر اسچیز سے ہو جسکا خون رواں نہ ہو تو اگر
زہر والون سے ہو تو اسکو نہ کہاوے اور کہانا بسبب ضرر پانیکے اُس سے حرام ہو جاتا ہے
نہ بسبب اپنی ذات کے جیسے سانپ اور بچھو اور اگر مکھی ہو تو اسکو کہانے مین ڈبائے یہانتک کہ
دونو پر اُسکے غوطہ کہائین پہر اُسکو نکالے اور اگر مر جاوے تو طعام پاک ہے اسکو کہاوے بسبب اُسکے
جو روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تمہارے کسی برتن مین گرے
تو اُسکو اُسمین ڈبائے کیونکہ اُسکی پرون سے ایک مین بیماری ہے اور دوسرے مین شفا ہے اور تحقیق وہ
بچتی ہے اُس پر سے جسمین بیماری ہے اور اسکے لیے پانی کو چوسنا مستحب ہے اور چارپایون
کی طرح اُس سے نہ پیئے اور اسکو سانس لینے کے واسطے تین دفعہ منہ سے جدا کرے اور برتن مین
سانس نہ لے اور اسکے ابتدا مین بسم اللہ کہے اور آخر مین اللہ تعالی کی تعریف کرے اور خلاصہ
ان سب مین یہ ہے کہ کہین ہم وہ بارہ خصلتین ہین چار اُن مین فرض ہین اور چار سنت
اور چار مستحب لیکن فرض کہ وہ کہان سے ہے اور بسم اللہ کہنا اور راضی ہونا اور شکر کرنا
اور لیکن سنت تو وہ بائین پائون پر بیٹھنا ہے اور تین انگلیون سے کہانا ہے اور انگلیون
کو چاٹنا اور جو اُسکے قریب ہو اور لیکن طعام کے آداب تو وہ خوب چبانا ہے اور لقمون کا
چھوٹا کرنا اور قوم کے مونہون کی طرف کم نظر کرنا اور یہ کہ روٹی کو دسترخوان نہ بناوے
اور اوپر اُسکے سالن کو رکھے اور یہ کہ تکیہ لگا کر نہ کہاوے اور نہ منہ کے بل سے پیٹ پر ہو کر
کہاوے **فصل** پس جب اپنے غیر کے نزدیک افطار کرے تو کہے روزہ دار تمہارے پاس
روزہ افطار کرین اور نیکوکار تمہارا کہانا کہائین اور تمپر رحمت نازل ہووے اور تمپر فرشتے
رحمت بھیجین سب تعریف اللہ کو ہے جس نے ہمکو کہلایا اور پلایا اور ہمکو مسلمانون سے کیا
اور ہمکو گمراہی سے ہدایت کی اور ہمکو بہتون پر اپنی پیدایش سے بزرگی دی یا اللہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی امت کے بہوکون کو سیر کردے اور اُسکے ننگون کو پہنادے اور اسکے بیمارون
کو عافیت دے اور اسکے غائب کو لوٹالا اور گہر والون کی پریشانی کو اکٹھا کر اور انکی روزی بھی
جاری کر اور ہمارے داخل ہونے کو برکت کردے اور ہمارے نکلنے کو بخشش اور ہم
کو دنیا کی نیکی اور آخرت کی نیکی عطا کر اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا اپنی رحمت
سے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون کے **فصل** کام کے آداب مین

الحمام بناء الحمام وبيعه وشراؤه وكراؤه مكروه في الجملة لما فيه من مشاهدة عورات الناس وقد روي عن علي بن ابي طالب انه قال بئس البيت الحمام ينزع من اهله الحياء ولا يقرأ فيه القرآن واما دخوله فالاولى ان لا يدخله اذا وجد من ذلك بدا لما ورد عن عبد الله بن عمر انه كان يكره الحمام ويعلل بانه من رقيق العيش وعن الحسن وابن سيرين انهما كانا لا يدخلان الحمام وقال عبد الله بن الامام احمد ما رايت ابي قط دخل الحمام وان كان به حاجة الى ذلك ودعت الضرورة جاز له دخوله مستترا لعورته غاضا لبصره عن عورات الناس وان امكنه ان يخلي الحمام له فيدخله بالليل او وقتا يقل دخوله بالنهار فلا باس وقد سئل الامام احمد رحمه الله عن ذلك فقال رحمه الله تعالى ان كنت تعلم ان كل من في الحمام عليه ازار فادخله والا فلا تدخله وقد روت عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال بئس البيت الحمام بيت لا يستر وماؤه لا يطهر قالت عائشة ما يسر عائشة انها دخلته ولها مثل احد ذهبا وقال صلى الله عليه وسلم في حديث جابر بن عبد الله من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام الا بمئزر واما النساء فانما يجوز لهن دخوله بالشرائط التي ذكرناها في حق الرجال ووجود العذر والحاجة كالمرض والحيض والنفاس لما روى ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ستفتح عليكم ارض العجم وستجدون بيوتا يقال لها الحمامات فلا يدخلها الرجال الا بازار وامنعوا منها النساء الا مريضة او نفساء واذا دخل الحمام فلا يسلم ولا يقرأ القرآن لما تقدم من حديث علي

فصل

في النهي عن التعري في الجملة وفي حال الغسل لما روى ابو داود باسناده عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم عوراتنا ما نأتي منها وما نذر قال صلى الله عليه وسلم احفظ عورتك الا من زوجتك

حمام کا بنانا اور اُسکا بیچنا اور خریدنا اور کرایہ دینا سب کا سب مکروہ ہے کیونکہ اسمین لوگون کی شرمگاہین دیکھنے کی قباحت ہے اور تحقیق علی بن ابی طالب سے روایت کیا گیا ہے اُنہون نے فرمایا برا گھر حمام ہے اپنے اہل سے حیا کو دور کرتا ہے اور اُسمین قرآن نہین پڑھا جاتا اور لیکن اسمین داخل ہونا تو بہتر یہ ہے کہ جہان تک ممکن ہو اُسمین داخل ہونے سے پرہیز کرے بسبب اسکے جو عبد اللہ بن عمر رض سے وارد ہوا ہے کہ وہ حمام کو مکروہ جانتے تھے اور علت بیان کرتے تھے اس بات کی کہ وہ نازک عیش سے ہے اور حسن اور ابن سیرین سے مروی ہے کہ دونو حمام مین داخل نہوتے تھے اور امام احمد رح کے بیٹے عبد اللہ نے کہا مینے اپنے باپ کو کبھی نہین دیکھا کہ وہ حمام مین داخل ہوے ہون اور اگر اُسکو اسکی طرف حاجت ہو اور ضرورت محسوس ہو تو اُسکے لیے حمام مین داخل ہونا جائز ہے لیکن اس حال مین کہ ازار سے اپنی شرمگاہ کو ڈھانپے ہوئے ہو اور لوگون کی شرمگاہون سے چشم پوشی کیے ہوئے ہو اور اگر ممکن ہو اسکو کہ اسکے لیے حمام خالی کیا جاوے تو اسمین رات کو داخل ہو یا اُس وقت مین کہ اسکے گاہک اُسمین کم ہون اور امام احمد رح حمام مین داخل ہونے کی بابت سوال کیے گئے تو فرمایا اُنپر اللہ رحم کرے اگر تو جانتا ہے کہ سب لوگ جو حمام مین ہین اُنپر ازار ہے تو اُسمین داخل ہو ورنہ اسمین داخل نہ ہو اور تحقیق عائشہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپنے برا گھر حمام ہے جسمین ستر نہین ہوتا اور اسکا پانی پاک نہین ہوتا۔ عائشہ صدیقہ نے کہا عائشہ کو اسمین داخل ہونا خوش نہین لگتا اگرچہ عائشہ رض کے پاس احد پہاڑ کی طرح سونا ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبد اللہ کی حدیث مین فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے تو وہ حمام مین سوائے ازار کے داخل نہ ہو اور لیکن عورتین تو سوای اسکے نہین کہ جائز ہے اُنکے لیے داخل ہونا ساتھ ان شرطون کے جنکو ہمنے ذکر کیا ہے مردون کے حق مین یا عذر اور حاجت کے ہونے سے مثل مرض کی اور حیض اور نفاس کی اسلیے کہ ابن عمر رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا تمپر عجم کی زمین فتح کی جاویگی اور تم ایسے گھرون کو پاؤ گے جنکو حمام کہا جاویگا تو انمین مرد داخل نہ ہون مگر ازار سے اور اُن سے عورتون کو منع کرو سوائے مریض اور نفاس والی کے اور جب حمام مین داخل ہو تو سلام نہ کہے اور قرآن نہ پڑھے کیونکہ اسکی ممانعت علی بن ابی طالب رض کی حدیث مین گذر چکی ہے

فصل

ہر حالت مین ننگا ہونیکی ممانعت اور حالت غسل مین ننگا ہونے کی ممانعت کے بیان مین کیونکہ ابو داود نے اپنی اسناد سے بہز بن حکیم سے اُنہنے اپنے دادا سے روایت کیا اُنہون نے کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنی شرمگاہون کو کسکے پاس کھولین اور کس سے چھوڑین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اپنی بیوی کے ـ

أولو العلم الأول فتحقق منه كسر آية أولا يبحث فيك وكلام الإرادة مشهورة منسوخ الذي كما يبحث فيه مسائلهم وكلام الكد عن الأخلاق فيتبعون البشرية فلن يتخلق باطنه مشتغلا عن إرادة الله تعالى بعادات الجوارح وحرق التكوين ونهي العادات وفي ذلك التمسك كما هو العقل والعلم وهو فعل والإرادة هي العابد قبل عمل في العابد ... التأكيد ... الذين ... إرادة ... فإن ... فاستوفقه ...

أو ما ملكت يمينك قال قلت يا رسول الله إذا كان القوم بعضهم في بعض قال صلى الله عليه وسلم إن استطعت أن لا يرينها أحد فلا يرينها قال قلت يا رسول الله إذا كان أحدنا خاليا قال صلى الله عليه وسلم الله أحق أن يستحيى منه من الناس وروى أبو داود بإسناده عن أبي سعيد الخدري عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل ولا تنظر المرأة إلى عورة المرأة ولا يفضي الرجل إلى الرجل في ثوب ولا تفضي المرأة إلى المرأة في ثوب وأما حالة الغسل في موضع خال لا يراه أحد فيكره أن يغتسل بلا مئزر لما روى أبو داود بإسناده عن عطاء عن يعلى ابن أمية رض قال يعلى إن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يغتسل بلا إزار فصعد المنبر فحمد الله تعالى وأثنى عليه وقال إن الله تعالى حيي ستير يحب الستر والحياء فإذا اغتسل أحدكم فليستتر وأما إن دخل الماء للغسل أو لغيره فيكره أيضا بلا مئزر لأن للماء سكانا لما روى جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى أن يدخل الماء بلا مئزر وعن الحسن أنه قال إن للماء سكانا وإن أحق من استترتم من سكانه

فصل

وقد رخص الإمام أحمد رحمه الله في ذلك في رواية أخرى وأنه لا يكره ذلك لأنه سئل عن رجل كان عند نهر ليس يراه أحد قال أرجو ومعنى ذلك أنه لا يكون به بأس والأولى والأصح ما تقدم من النهي

فصل في لبس الخاتم واتخاذه

عن أبي داود بإسناده عن أنس بن مالك قال أراد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يكتب إلى بعض الأعاجم فقيل لا يقرؤون كتابا إلا بالخاتم فاتخذ خاتما من فضة ونقش فيه محمد رسول الله وعن أنس قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة كله فصه منه وفي لفظ عن أنس أنه قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم من ورق فصه حبشي وروى أبو داود بإسناده عن نافع عن ابن عمر رض قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ذهب وجعل فصه

یا اُس لونڈی کے جسکا تو مالک ہو دوسری سب عورتوں وغیرہ سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ جب کسی قوم کے لوگ انکا بعض بعض مین اکٹھے ہون (تو پھر کیا کیا جاوے) آپنے فرمایا اگر تجھے طاقت ہے کہ اُسے کوئی نہ دیکھہ سکے تو کوئی نہ دیکھے مینے عرض کیا جب ہم مین سے کوئی اکیلا ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی زیادہ لائق ہے لوگون سے کہ اُس سے حیا کیا جاوے اور ابوداؤد نے اپنے اسناد سے ابوسعید خدری سے روایت کیا اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور ایک عورت دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے مین اکٹھا نہ ہو اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے مین اکٹھی نہ ہو اور ایسی جگہ مین جو بالکل خالی ہو اور اُسے کوئی نہ دیکھے غسل کرنے کی حالت مین سوا تہ بند کے غسل کرنا مکروہ ہے اسلیے کہ ابوداؤد نے اپنی اسناد سے عطاء سے اُسنے یعلی بن امیہ سے روایت کیا ہے یعلی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ بغیر تہ بند کو نہا رہا ہے تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالی کی حمد کی اور اُسپر ثنا کہی اور فرمایا بیشک اللہ تعالی شرم والا بہت پردہ کرنیوالا ہے ستر اور حیا کو پسند کرتا ہے تو جب کوئی تم مین سے غسل کرے تو ستر کرے اور اگر پانی مین نہانے کے لیے یا کسی اور ضرورت کے لیے داخل ہو تو بھی بغیر تہ بند کے مکروہ ہے کیونکہ پانی مین بھی رہنے والی چیزین ہین بسبب اسکے جو جابر بن عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپنے پانی مین بغیر تہ بند کو داخل ہونے سے منع فرمایا اور حسن سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا پانی کے بھی رہنے والے ہین اور بیشک بہت لائق ہین آن لوگون سے جو اسکے رہنے والون سے ستر کرتے ہین البتہ ہم ہین

فصل

اور امام احمد رح نے دوسری روایت مین اسمین رخصت دی ہے اور کہا یہ مکروہ نہین کیونکہ وہ ایک شخص کی بابت جو نہر کے نزدیک تھا اسکو کوئی نہ دیکھتا تھا سوال کیے گئے تو فرمایا مین امید کرتا ہون یعنی اسکے معنے یہ ہین کہ اُسکو کوئی خوف نہین اور بہتر اور صحیح وہ ہے جو اسکی ممانعت پہلے ذکر ہو چکی ہے

فصل انگوٹھی کے پہننے اور اسکے بنانے مین

ابوداؤد سے اپنی اسناد انس بن مالک سے روایت کرتے ہین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ بعض عجمیون کی طرف خط لکھین تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ سوا مہر کے خط نہین پڑہتے تو آپنے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اُس مین محمد رسول اللہ کھدوایا۔ اور انس رض سے مروی ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اُسکا نگینہ بھی اُسی کا تھا اور ایک روایت مین انس رض سے یون ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اُسکا نگینہ حبشی تھا اور ابوداؤد نے اپنی اسناد سے روایت کیا اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رض سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اُسکا نگینہ

مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ
خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَلَمَّا رَآهُمْ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ
أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ
ثُمَّ لَبِسَ ذٰلِكَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ رض ثُمَّ لَبِسَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ رض
ثُمَّ لَبِسَهُ عُثْمَانُ رض حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ **فَصْلٌ**
وَيُكْرَهُ اتِّخَاذُ الْخَاتَمِ مِنَ الْحَدِيدِ وَالشَّبَهِ لِمَا رَوَى أَبُو دَاوُدَ
بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ
مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ لَهُ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ
جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ
أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ
قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا
فَصْلٌ وَيُكْرَهُ التَّخَتُّمُ فِي الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ لِمَا رُوِيَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَلِيًّا رض عَنْ ذٰلِكَ
فَصْلٌ وَالْاِخْتِيَارُ التَّخَتُّمُ فِي الْيُسْرَى وَفِي الْخِنْصَرِ لِمَا رَوَى
أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ وَرُوِيَ ذٰلِكَ
عَنْ أَكْثَرِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَلِأَنَّ خِلَافَ ذٰلِكَ عَادَةٌ وَشِعَارُ
الْمُبْتَدِعَةِ وَلِأَنَّ الْمُسْتَحَبَّ أَنْ يَكُونَ تَنَاوُلُ الْأَشْيَاءِ
بِالْيَمِينِ لِيُوضَعَ فِي الشِّمَالِ وَفِي ذٰلِكَ صِيَانَةٌ لِلْمَكْتُوبِ
عَلَيْهِ مِنَ الْأَسْمَاءِ وَالْحُرُوفِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَعَلَى هٰذَا الْيَمِينُ
وَالْيَسَارُ سَوَاءٌ وَالْاِخْتِيَارُ الْأَوَّلُ **فَصْلٌ** فِي آدَابِ
الْخَلَاءِ وَالْاِسْتِنْجَاءِ إِذَا أَرَادَ دُخُولَ الْخَلَاءِ نَحَّى عَنْهُ مَا
كَانَ فِيهِ ذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَالْخَاتَمِ وَالتَّعْوِيذِ وَغَيْرِهِمَا وَيُقَدِّمُ
رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيُؤَخِّرُ الْيُمْنَى وَيَقُولُ بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِاللهِ
مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَمِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ
الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ

اپنی ہتھیلی کے پیٹ کی طرف کیا اور اُسمین محمد رسول اللہ کھودوایا تو لوگون نے بہی سونے
کی انگوٹھیان بنوانی شروع کین جب آپنے انکو دیکھا کہ انہون نے سونے کی انگوٹھیان بنوانی
شروع کی ہین تو اسکو پھینک دیا اور فرمایا مین اسکو کبھی نہین پہنونگا پھر آپنے چاندی کی
انگوٹھی بنوائی اور اسپر محمد رسول اللہ کھودوایا پھر آپکی اُس انگوٹھی کو ابوبکر رض نے پہنا پھر ابوبکر رض کے
پیچھے عمر رض نے پہنا پھر اسکو عثمان رض نے پہنا یہانتک کہ اریس کے کنوئین مین گر پڑی **فصل**
لوہے اور پیتل سے انگوٹھی بنوانا مکروہ ہے بسبب اسکے کہ جو ابوداؤد نے اپنی اسناد سے عبد اللہ
بن بریدہ سے روایت کیا اُسنے اپنے باپ سے کہا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور اُسپر پیتل کی انگوٹھی تھی تو آپنے فرمایا کیا سبب ہے کہ تجھ سے مین بتون
کی بو پاتا ہون تو اُسنے اسکو پھینک دیا پھر آیا اور اُسپر لوہے کی انگوٹھی تھی تو آپنے
فرمایا کیا باعث ہے کہ مین تجھ پر دوزخیون کا زیور دیکھتا ہون پس اُس نے اسکو
پھینک دیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ مین کس چیز سے انگوٹھی بناؤن حضرت صلی اللہ علیہ
نے فرمایا تو چاندی کی انگوٹھی بنالے اور اسکو ایک مثقال پورا نہ کر **فصل** اور
درمیان کی انگلی مین اور سبابہ مین انگوٹھی ڈالنی مکروہ ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے علی رض کو اس سے منع فرمایا **فصل** اور بہتر امر بائین ہاتھ کی چھوٹی
انگلی مین انگوٹھی ڈالنا ہے بسبب اسکے کہ ابوداؤد نے اپنی اسناد سے عبد اللہ بن
عمر رض سے روایت کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہنا
کرتے تھے اور اسکا نگینہ آپ کی ہتھیلی کی اندر کی طرف ہوتا تھا اور یہ روایت کیا گیا
ہے اکثر سلف صالح سے اور اسلیے کہ خلاف اسکا عادت اور نشانی بدعتیون کی ہے اور اس
لیے کہ مستحب یہ ہے کہ چیزون کا پکڑنا داہنے ہاتھ سے ہو اسلیے اسکو بائین ہاتھ مین رکھے
اور اسمین انگوٹھی کا بچاؤ ہے اور جو کچھ اُسپر نام اور حروف لکھے ہوئے ہونگے انکا
بہی بچاؤ ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے علی رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنا کرتے تھے پس اس روایت پر داہنا ہاتھ اور بایان ہاتھ
برابر ہین اور پسندیدہ پہلا ہے **فصل** قضاء حاجت بیٹھنے اور استنجا کرنے کے آداب کے
بیان مین جب پائخانہ مین داخل ہونے کا ارادہ کرے تو جس چیز پر اللہ کا نام لکھا
ہو اسکو اپنے پاس سے علیحدہ کر دے جیسے انگوٹھی اور تعویذ وغیرہ اور اپنے بائین پاؤن
کو آگے کرے اور داہنے پاؤن کو پیچھے کرے اور کہے بسم اللہ مین جنون اور جنیون سے
اور پلید نجس شیطان مردود سے اسکی پناہ لیتا ہون کیونکہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا بیشک ان پائخانہ کی جگہون مین شیطان
حاضر کیے جاتے ہین پس تم شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لو - اور

ويقول احدكم اعوذ بالله من الرجس النجس الخبيث الشيطان الرجيم ويكون مغطى الرأس مستطرًا ولا يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض ويكون اعتماده على رجله اليسرى لانه اسهل لخروج الخارج ولا يتكلم ولا يرد على من يسلم عليه ولا يجيب متكلما ويحمد الله في قلبه عند العطاس ولا يرفع راسه الى السماء ولا يضحك مما يخرج منه ولا من غيره ويبعد من الناس و يهيئ موضعا مستقلا لرخو البول لئلا يترشش عليه ولا يرى عورته احد فان كان الموضع صلبا او مهب الريح الصق راس ذكره بالارض وان كان في الصحراء لم يستقبل القبلة ولم يستدبرها بل يشرق او يغرب كما جاء في الخبر ولا يستقبل الشمس والقمر ولا يبول في جحر ولا تحت شجرة مثمرة ولا غير مثمرة لانه قد يستظل بظلها فيتلوث ثيابهم وقد يسقط من ثمرتها فيتنجس ولا في طريق ولا في مشرعة نهر و لا في فناء حائط لان بذلك يستحق اللعنة كما ورد في الخبر ولا يذكر الله في موضعه بالقرآن ولا بغيره تنزيها لاسمه عز وجل ولا يزيد على بسم الله والتعوذ من الشيطان على ما ذكرنا فاذا فرغ قال الحمد لله الذي اذهب عني الاذى و عافاني غفرانك ثم يقوم عن موضعه الى موضع طاهر ولا يستنجي هناك لئلا تتلوث يده بالنجاسة او يرش الماء على بدنه وثيابه ثم يستطهر فان كان الخارج لم ينتشر عن المخرج الا بمقدار ما جرت العادة به كان مخيرا بين الاستجمار بجامد وبين الاستنجاء بالماء فان اختار الجامد فالاختيار الحجر وعدده ثلث احجار ان كان لم يستجمر بهن احد من قبل طاهرة فياخذ حجرا منها بيمينه فيبدأ بالقبل بعد ان يمسح اصل ذكره الى راسه وينتره ثلثا بيده اليسار متحققا استفراغ البول بذلك فهو الاستبراء وياخذ ذكره بشماله ويمده على الحجر الذي في يمينه ويمسحه حتى يرى موضع المسح جافا فيفعل كذلك ثلثا بثلثة احجار وان لم يقدر على الاحجار فبثلث حرف آجر او مدر او ثلث خرق

اور چاہیے کہ تم مین سے ہر ایک یہ کہے مین پلید نجس خبیث شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لیتا ہون اور اپنا سر ڈہانپے ہوئی پردہ کیے ہوئی ہو اور اپنا کپڑا نہ اٹہائے یہانتک کہ زمین کے قریب ہوجائے اور اسکا زور اپنے بائین پاؤن پر ہو کیونکہ نکلنے والی چیز (یعنے سفل) کے نکلنے کیلیے یہ طریقہ بہت آسان ہے اور کلام نہ کرے اور جو شخص اسپر سلام کہے اسکو جواب بہی نہ دیوے اور کلام کرنیوالے کو بہی جواب نہ دیوے اور چہینکنے کے وقت اپنے دل مین الحمد للہ کہے اور آسمان کی طرف اپنا سر نہ اٹہاوے اور جو چیز اس سے نکلے اور اس چیز سے جو دوسرے سے نکلے نہ ہنسے اور لوگون سے دور ہو اور علیحدہ ایک نرم جگہ بول کے لیے تیار کرے تاکہ چہینٹین اسپر نہ پڑین اور اپنا ستر کسی کو نہ دکہاوے پس اگر جگہ سخت ہو یا ہوا چلنے کی جگہ ہو تو اپنے ذکر کے سر کو زمین سے ملاوے اور اگر جنگل مین ہو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ اسکی طرف پیٹھ کرے بلکہ مشرق کو یا مغرب کو کرے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اور سورج اور چاند کی طرف منہ نہ کرے اور کسی سوراخ مین اور کسی درخت پہلدار اور بے پہل کے نیچے بول نہ کرے کیونکہ کبہی اسکے سایہ مین آرام کیا جاتا ہے اور لوگون کے کپڑے بہر جاینگے اور کبہی اسکے میوے مین کچہہ گر پڑتا ہے تو وہ پلید ہو جاویگا اور نہ راستہ مین اور نہ دریا کے گہاٹ مین اور نہ دیوار کے سایہ مین کیونکہ اس سے لعنت کا مستحق ہوتا ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اور پاخانہ کی جگہ مین اللہ کا ذکر خواہ قرآن ہو یا کچہہ اور ہو نہ کرے تاکہ اللہ عز وجل کا نام پاک پلید جگہ سے بچا رہے اور بسم اللہ اور اعوذ سے کچہہ زیادہ نہ پڑہے (لیکن یہ بہی پاخانے کے باہر پڑہے) جیسا کہ ہمنے ذکر کیا پس جب فارغ ہو تو کہے سب تعریف اللہ کو ہے جسنے مجہہ سے تکلیف دور کی اور مجہکو آرام دیا مین تجہہ سے بخشش مانگتا ہون پہر اپنی جگہ سے پاک جگہ کی طرف کہڑا ہو اور اسی جگہ استنجا نہ کرے تاکہ اسکا ہاتہ نجاست سے نہ بہر جاوے یا پانی کی چہینٹین اسکے بدن اور کپڑون پر نہ پڑین پہر دیکہے پس اگر نکلنے والی چیز مخرج سے باہر نہین پہیلی مگر اسی قدر جسپر عادت جاری ہے تو اسے خشک چیز سے ڈہیلہ کرنے مین اور پانی سے استنجا کرنے مین اختیار ہے پس اگر وہ خشک ڈہیلہ سے کرے تو پتہر بہتر ہے اور گنتی اسکی تین پتہر ہین اگر کسی نے اس سے پہلے انکے ساتہ ڈہیلہ کیا ہو حالانکہ وہ پاک ہون پس ایک پتہر اُن مین سے اپنے داہنے ہاتہ مین پکڑے پس اگلی طرف سے شروع کرے لیکن بعد اسکے کہ اپنے ذکر کی جڑہ کو اسکے سر تک مسح کر لے اور اسکو تین بار اپنے بائین ہاتہ سے کہنکارتا ہوا پاک کرے تاکہ بول کا نکلنا اس سے یقینی ہو جاوے پس بول سے بچنا ہے اور اپنے ذکر کو اپنے بائین ہاتہ سے پکڑے اور اسکو اُس پتہر پر کہینچے جو اسکے داہنے ہاتہ مین ہے اور اسکو ملے یہانتک کہ ملنے کی جگہ کو خشک دیکہے اسیطرح تین بار تین پتہرون سے خشک کرے اور اگر پتہرون پر قادر نہ ہو پس کپڑے کے تین ٹکڑون یا اینٹون یا مٹی کی تین مشتی کرکے

من تراب او بمسحه على الارض او الحائط عند عدم هذه
الاشياء حتى يرى الجفاف والنشافة عن اثر كل مسحة
فاذا فعل ذلك فقد سقط عنه حكم القبل وينبغي ان يحذر
عن مد الذكر في الاستبراء من موضع الحشفة لانه قد
يبقى البول في قصبة الاحليل ثم يخرج بعد فراغه عن
الوضوء فيبطل وضوءه ولهذا شرع في حقه ان يخطو
خطوات قبل الاستبراء والتنحنح خوفا من بقاء شيء من
البول في الاحليل واما الدبر فياخذ الحجر بشماله و
يمسح به على المسربة من مقدمها الى ان يبلغ الى مؤخرها
ثم يرمي به ثم ياخذ الحجر الثاني ويبدأ به من مؤخرها
فيمسحها الى ان يبلغ مقدمها ثم يرمي به ثم ياخذ
الحجر الثالث فيديره حول المسربة فيمسح به وقد
حصل بذلك الاجزاء فان لم ينق بان راى على الحجر
الاخير بلة زاد الى الخمسة فان لم ينق بذلك زاد الى
سبعة او تسعة ولا يقطع الا على وتر وان نقي بحجر
واحد او باثنين زاد الى ثلثة لان الشرع بذلك ورد وقد
ذكر للاستجمار صفة اخرى وهو ان ياخذ الحجر بشماله
فيضعه على مقدم صفحته اليمنى ثم يمره الى مؤخرها
ثم يديره على اليسرى فيمره عليها الى مؤخرها حتى يبلغ
الموضع الذي بدأ منه وياخذ حجرا آخر فيمره من مقدم
صفحته اليسرى كذلك ثم ياخذ حجرا آخر فيمسح به
الوسط والكل جائز فقد جاء في الاثر ان رجلا قال لبعض
الصحابة من الاعراب وقد خاصمه لا احسبك انك
تحسن الخراءة فقال بلى وابيك اني بها لحاذق قال
فصفها لي قال ابعد الاثر واعد المدر واستقبل
الشيح واستدبر الريح واقعي اقعاء الظبي واجفل اجفال
النعام اما الشيح فهو نبت طيب الريح يكون بالبادية
والاقعاء ههنا الاستيفاز على صدور قدميه و
الاجفال ارتفاع عجزه عن الارض **فصل** والاستنجاء

یا اسکو زمین پر یا دیوار پر ملے لیکن اسوقت جب یہ چیزین مذکورہ بالا نہ ہون یہان تک
کہ ہر بار ملنے کے بعد خشکی اور تری کو دیکھے جب یہ کام کرے تو اس سے اگلی طرف کا حکم
ساقط ہو گیا اور واجب ہے کہ استبرا مین حشفہ کی جگہ سے ذکر کے کھینچنے سے
بچے کیونکہ کبھی بول ذکر کی نلی کے سوراخ مین رہجاتا ہے پھر اسکے وضو سے فارغ ہونے
کے بعد نکلتا ہے اور اسکا وضو باطل ہو جاتا ہے اور اسی واسطے اسکے حق مین
پاک کرنیکے پہلے کچھ قدم چلنا مشروع کیا گیا ہے اور کھنکارنا کچھ بول باقی رہجانے
کے خوف سے ذکر کے سوراخ مین لیکن پچھلی طرف پس اپنے بائین ہاتھ مین پتھر پکڑے اور
اسکو مقعد کے سوراخ پر اسکی اگلی طرف سے ملے یہان تک کہ اسکے پیچھے تک پہونچے
پھر اسکو پھینکدے پھر دوسرا پتھر پکڑے اور اس سے مقعد کی پچھلی طرف سے شروع
کرے پس اسکو ملے یہانتک کہ اسکے آگے تک پہونچے پھر اسکو پھینکدے پھر تیسرا پتھر
پکڑے پھر اسکو مقعد کے سوراخ کے گرد پھیرے پھر اسکو پھینکدے اور تحقیق اس سے
کفایت حاصل ہو گئی پس اگر صاف نہو باین طور کہ اخیر پتھر پر کچھ تری دیکھے تو
پانچ پتھر تک زیادہ کرے اور اگر اس سے بھی پاک نہو تو سات یا نو تک زیادہ کرے
اور طاق پر ہی قطع کرے۔ (یعنے ختم کرے) اور ایک ہی پتھر یا دو سے پاک
ہو جاوے تو بھی تیسرے پتھر کو زیادہ کرے کیونکہ شریعت کا حکم اسی طرح وارد ہے اور
ڈھیلے کرنا اور طرح بھی مروی ہے وہ یہ ہے کہ پتھر کو اپنے بائین ہاتھ سے پکڑے اور
اسکو اپنی مقعد کی اگلی طرف کے داہنے کنارے پر رکھے پھر اسکو اسکے پیچھے تک
پھیرے پھر اسکو بائین طرف پھیرے پس وہ اسپر اسکے پیچھے تک پھیرے یہان
تک کہ اس جگہ تک پہونچے جس سے شروع کیا تھا اور ایک پتھر لے پس اسکو
اپنی مقعد کی اگلی طرف کے بائین کنارے پر اسی طرح سے پھیرے اور پتھر لے
پس اس سے مقعد کے درمیان کو ملے اور یہ سب جائز ہے پس تحقیق ایک اثر مین
آیا ہے کہ تحقیق ایک مرد نے بعض صحابہ کو اعراب مین سے جو اس سے جھگڑتا تھا
کہا مین تجھکو گمان نہین کرتا کہ تو پائخانہ بیٹھنا اچھی طرح جانتا ہو پس اسنے
کہا کیون نہین تیرے باپ کے سر کی قسم تحقیق مین اسمین البتہ دانا ہون کہا
پس اسکو مجھ سے بیان کر اسنے کہا مین قدم کو دور لیجاتا ہون اور ڈھیلے کو تیار
کرتا ہون اور گھانس شیح کو منہ کرتا ہون اور ہوا کو پیٹھ کرتا ہون اور ہرن کے بیٹھنے
کی طرح بیٹھتا ہون اور شتر مرغ کیطرح چوتڑ اونچے کرتا ہون مگر شیح پس وہ ایک خوشبو
دار گھانس ہے جنگل مین ہوتا ہے اور اقعا کا معنے اسجگہ اپنے دونو پاؤن کے سینون پر بیٹھنا ہے
اور اجفال چوتڑون کا زمین سے بلند کرنا ہے **فصل** اور استنجا کرنا۔

بالماء ان يمسك قضيبه بيده اليسرى ويطرح الماء باليمنى
فيغسله سبعا بعد الاستبراء والتنحنح وفصل ذلك على
ماذكرناه وقد شبه فقهاء المدينة الذكر بالضرع ولا
يزال يخرج منه الشيء بعد الشيء مادام الرجل يمده فاذا
وقع الماء على الذكر انقطع البول واما الدبر فيباشر المحل
بيده اليسرى ويصب الماء باليمنى فيتابع صبه و
يسترخي قليلا ويجيد ذلك الموضع بيده حتى يتيقن
نظافته وينقي ولا يلزمه غسل باطن المخرجين لان ذلك
مما يعفى عنه في الشرع ولا عليه الاستنجاء من الريح والفضيلة
في الجمع بين الاستجمار بالجامد والماء فان اختصر على الحجر
اجزاه لكن استعمال الماء اولى في الجملة لانه قيل اذا لم
يستنج بالماء اعتراه الوسواس ولهذا قيل ان قوما من
الشعراء لا يستنجون بالماء لان كلام الحناد الفحش يجيء
بذلك فهو سببه نعوذ بالله من كلام يثمره القذر و
النتن **فصل** واما اذا انتشرت النجاسة الى معظم
حشفته في القبل والصفحتين في الدبر لم يجزئه غير الماء لانها
خرجت من محل الترخص فصارت كالنجاسة التي على بقية
البدن من الفخذ والصدر وغيرهما ولا تزول الا بالماء
فصل وصفة ما يجوز به الاستجمار ان يكون جامدا
طاهرا منقيا غير مطعوم لا حرمة له وغير متصل بحيوان
ولا يجوز بالروث والرمة لانهما من طعام الجن ولا
بشيء من زجاج يلطخ فلا ينقي كالفحمة والزجاجة والحصاة
الملساء **فصل** ويجب ما ذكرنا من الاستجمار بجميع
ما يخرج من السبيلين سوى الريح وذلك كالغائط والدود
والحصاة والدم والمدة والشعر واما الذكر فالخارج
منه خمسة اشياء احدها البول والثاني المذي وهو
ماء ابيض رقيق يخرج عند اللذة عند الملاعبة و
التذكار وحكمه حكم البول وزيادة غسل الذكر و
الانثيين كما قال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث

پانی سے یون ہی کہ اپنے ذکر کو اپنے بائین ہاتھ سے پکڑے اور داہنے ہاتھ سے پانی ڈالی
پس اسکو بعد پاک کرنے اور کہنکارنے اور رہی سہے کے نکالنے کے جیسا ہمنے بیان کیا
اور تحقیق مدینہ کے فقہانے ذکر کی مشابہت پستان سے دی ہی اور ہمیشہ اُس سے کچھ
کچھہ نکلتا رہتا ہی جبتک مرد اسکو کھینچتا رہے پہر جب ذکر پر پانی پڑجاتا ہی تو بول
منقطع ہوجاتا ہی ولیکن دبر پس اُس جگہہ کو اپنے بائین ہاتھ سے ملے اور داہنے
ہاتھ سے پانی ڈالے اور پے درپے پانی ڈالے اور دبر کو تھوڑا سا ڈھیلا کرے اور
اُس جگہ کو اپنے ہاتھ سے خوب ملے یہان تک کہ اُسکے صاف ہوجانے کا یقین ہوجاوے
اور پاک ہوجاوے اور اسکو دونو مخرجون کا اندر دھونا لازم نہین کیونکہ یہ ان چیزون
سے ہی جس سے شریعت مین معافی ہیگئی ہے اور ہوا کی نکلنے سی اسپر استنجا کرنا واجب نہین
اور خشک ڈھیلون اور پانی دونو کو جمع کرنے مین فضیلت ہے پس اگر پتھر پر ہی اختصار
کرے تو اُسے کافی ہوگا لیکن پانی کا استعمال کرنا ہر حال مین بہتر ہے کیونکہ کہا گیا
ہی کہ جب پانی سے استنجا نہ کرے تو اسکو وسواس پیدا ہوگا اور اسی لیے کہا گیا ہے
کہ تحقیق ایک قوم شاعرون مین سے پانی سے استنجا نہین کرتے کیونکہ نالائق اور بیہودہ
کلام اسسے آتی ہی پس اسکا یہی سبب ہے ایسے کلام سے کہ جو گندگی اور پلیدی کا پہل
ہو ہم اسکی پناہ لیتے ہین **فصل** لیکن جب پلیدی اُسکی حشفہ تک اور دونو
طرف تک اسکی دبر مین پہیل جاوے تو سوائے پانی کے اسے کچھہ کافی نہ ہوسکیگا کیونکہ یہ
نجاست خصت کے محل سے نکل گئی ہے پس یہ نجاست اس نجاست کی طرح ہوگی جو
باقی بدن یعنے ران اور سینہ وغیرہ پر ہو اور یہ پلیدی بجز پانی کے دور نہین ہوسکتی
فصل اور جس چیز سے ڈھیلہ کرنا جائز ہی اُسکی صفت یہ ہے کہ وہ خشک اور پاک
ہو اور صاف کرنیوالا ہو اُن چیزون مین سے نہ ہو جو کہائی جاتی مین اُسکی کچھہ
اور عزت نہ ہو اور کسی جاندار سے ملا ہوا نہ ہو اور گوبر اور ہڈی سے درست نہین کیونکہ یہ دونو
جنون کی خوراک مین اور ایسی چیز سے بہی درست نہین جو چمٹنے والی اور بدن کو بہر دینے والی ہو
جیسے کوئلے اور شیشہ اور صاف کنکر یون سے صفائی نہ کرے **فصل** اور جو کچھہ ہمنے استنجا کی
بابت بیان کیا واجب ہے یعنے اُن سب چیزون سے استنجا کرنا ضروری ہے جو سوا ہوا کے
دونو رستون سے نکلیں اور وہ چیزین جیسے پاخانہ اور کیڑا اور کنکر اور لہو اور پیپ اور بال اور
ذکر سے نکلنے والی پانچ چیزین ہین انمین سے ایک تو بول ہے اور دوسری مذی ہی اور وہ سفید پتلا
پانی ہوتا ہی جو عورت کے ساتھ خوشطبعی کرنیکے وقت جب لذت پیدا ہو تو اُس وقت
نکلتا ہی یا جب اسکو یاد کیا جاوے تو تب نکلتا ہی اور اُسکا حکم بول کا حکم ہی اور ذکر اور دونو
خصیون کو دہونا اتنا زیادہ ہی جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کی حدیث مین

علی ذکرہ ذلك ماء الفحل ولكل فحل ماء فليغسل ذكره وانثييه
وليتوضأ وضوءه للصلوة والثالث الودي وهو ماء
ابيض خاثر يخرج باثر البول حكمه حكم البول فقط و
الرابع المني وهو الماء الابيض الدافق عند اللذة الكبرى
بالجماع او الاحتلام وقد يكون اصفر عند قوة الرجل
وقد يكون احمر عند كثرة الجماع وقد يكون رقيقا عند
ضعف البنية والقوة ويعلم برائحة كرائحة الطلع و
العجين وهو طاهر في اشهر الروايتين وموجب غسل
جميع البدن وماء المرأة رقيق اصفر والخامس الريح يخرج
من القبل نادرا كما يخرج من الدبر **فصل** في كيفية
الطهارة الكبرى وهي على ضربين كامل ومجزئ اما
الكامل فهو ان يأتي بالنية وهو اعتقاد رفع الحدث
الاكبر او الجنابة فان تلفظ به مع اعتقاده بقلبه كان
افضل ويسمي عند اخذ الماء ويغسل يديه ثلثا ويغسل
ما به من الاذى ثم يتوضأ وضوءه كاملا ويؤخر غسل
قدميه ويحثي على رأسه ثلاث حثيات من الماء يروي
بها اصول شعره ويفيض الماء على سائر جسده ثلاثا و
يدلك بدنه بيديه ويتبع المغابن وعضون البدن
ويتحقق حصول الماء عليها لقوله صلى الله عليه وسلم
بلوا الشعر وانقوا البشرة فان تحت كل شعرة جنابة و
يبدأ بشقه الايمن وينتقل من موضع غسله فيغسل
قدميه فان سلم في خلال ذلك من نواقض الطهارة
الصغرى جاز له ان يصلي بهذه الطهارة لانا نحكم
له برفع الحدثين جميعا فان احدث للصلوة وضوءا
والاصل في جميع ذلك ما روي عن عائشة انها قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الغسل من
الجنابة يغسل يديه ثلثا ثم ياخذ بيمينه فيصب
على شماله ثم يمضمض ويستنشق ثلثا ويغسل
وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ثم يصب على رأسه الماء

فرمایا یہ پانی رنگا ہے اور ہر ایک نر کے لیے پانی ہوتا ہے پس چاہیے کہ اپنا ذکر اور دونوں خصیے
دہو ڈالے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرے اور تیسری ودی ہے اور وہ سفید بہارا پانی ہے
جو بول کے پیچھے نکلتا ہے پس اسکا حکم صرف بول کا سا حکم ہے اور چوتھی منی ہے اور وہ سفید
پانی ہوتا ہے جو جماع یا احتلام مین بڑی لذت کے وقت اچھلتا ہوا نکلتا ہے اور کبھی مرد
کی کثرت طاقت کے وقت زرد ہوتا ہے اور کبھی جماع کی کثرت کے سبب سرخ ہوتا ہے
اور کبھی ضعف بدن اور ضعف قوت کے وقت پتلا ہوتا ہے اور اسکی بو سے جو کھجور کے
شگوفے کی طرح ہوتی ہے وہ معلوم کیا جا سکتا ہے اور دو روایتوں مین جو مشہور روایت ہے
مین وہ پاک ہے اور اسکا حکم تمام بدن کا غسل کرنا ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہوتی
ہے اور پانچویں ہوا ہے کہ کبھی آگے سے بھی نکلتی ہے جیسے دبر سے نکلتی ہے —
فصل بڑی طہارت کی کیفیت مین اور وہ دو قسم پر ہے ایک کامل دوسری کفایت
کرنیوالی مگر کامل پس وہ یہ ہے کہ نیت کرے اور وہ بڑی حدث یا جنابت کے دور کرنیکا
اعتقاد کرنا ہے پس اگر اسکو زبان سے کہے باوجود اسکے کہ اپنے دل مین بھی اعتقاد
کرے تو یہ افضل ہے اور پانی لینے کے وقت بسم اللہ کہے اور اپنے دونوں ہاتھ تین بار
دہووے اور اگر انمین کچھ پلیدی ہو وہ بھی دہووے پھر اپنے وضو کی طرح کامل وضو
کرے اور اپنے دونوں پاؤن کا دہونا پیچھے رکھے اور اپنے سر پر تین چلو پانی سے
ڈالے اپنے بالوں کی جڑوں کو اس سے تر کرے اور باقی بدن پر تین بار پانی بہاوے
اور اپنا بدن اپنے دونوں ہاتھوں سے ملے اور بدن کی پوشیدگیوں اور بدن کے
شکنوں کی پیروی کرے (یعنے کوشش سے دہووے) اور پانی کا اپنے حاصل ہونا یعنی گذرنا
ثابت یعنے یقینی کرے بسبب فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کو تر کرو اور بدن
کو صاف کرو کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے اور اپنی داہنی طرف سے شروع کرے اور
غسل کی جگہ سے ہٹ جاوے اور اپنے دونوں پاؤن کو دہووے اگر اپنے غسل کرنیکے زمانہ مین چھوٹی
طہارت (یعنے وضو) کے توڑنے والی چیزوں سے بچا رہے تو اس طہارت سے اسے نماز پڑھنی
درست ہوگی کیونکہ ہم دونوں حدثوں کے اکٹھا ہی دور ہو جانے کا اسکے لیے حکم
کرتے ہین اور اگر چھوٹی طہارت کے توڑنیوالی چیزوں مین سے کوئی ایک بھی پائی جاوے تو نماز
کے لیے نیا وضو کرے اور ان تمام مذکورہ بالا کی دلیل وہ ہے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے
انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ تین
بار دہوتے تھے پھر اپنے داہنے ہاتھ مین پانی لیتے تھے اور اپنے بائیں ہاتھ پر ڈالتے
تھے پھر کلی کرتے تھے اور تین بار ناک مین پانی ڈالتے تھے اور تین بار اپنا منہ
دہوتے تھے اور تین بار اپنی دونوں کہنیاں دہوتے تھے پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے

ثلاثاً ثم يغتسل فإذا خرج غسل قدميه وأما المجزئ فهو
أن يغتسل فرجه وينوي ويسمي ويعم بدنه بالغسل مع
المضمضة والاستنشاق لأنهما واجبان في الكبرى وفي
الصغرى روايتان أصحهما وجوبهما فيها أيضاً فلا يجوز له
أن يصلي بهذا الغسل لأنه نوى بالغسل والوضوء و
يتداخل بقية أفعال الوضوء في الغسل للعذر بالنية و
إذا عدمت النية لم يحصل له الوضوء فلا تصح الصلوة وقد
قال النبي صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لا وضوء له بخلاف
الأول فإنه قد أتى فيه بالوضوء الكامل والسرف في استعمال
الماء غير مستحب والاقتصاد هو المحمود المندوب إليه وفيه
المكرم أحكام الغسل والوضوء أقل من الإسراف وقد روي
أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ بمد وهو رطل وثلث
واغتسل بصاع وهو أربعة أمداد

فصل في الأذكار

المستحب ذكرها عند غسل الأعضاء يقول إذا فرغ من
الاستطابة اللهم نق قلبي من الشك والنفاق وحصن
فرجي من الفواحش ويقول عند التسمية أعوذ بك من
همزات الشياطين وأعوذ بك رب أن يحضرون ويقول
عند غسل يديه اللهم إني أسألك اليمن والبركة و
أعوذ بك من الشؤم والهلكة ويقول عند المضمضة
اللهم أعني على تلاوة القرآن كتابك وكثرة الذكر لك
ويقول عند الاستنشاق اللهم أوجدني رائحة الجنة
وأنت عني راض ويقول عند الاستنثار اللهم إني
أعوذ بك من روائح النار ومن سوء الدار ويقول عند غسل
وجهه اللهم بيض وجهي يوم تبيض وجوه أوليائك ولا
تسود وجهي يوم تسود وجوه أعدائك وعند غسل ذراعه
اليمنى اللهم أعطني كتابي بيميني وحاسبني حساباً يسيراً و
عند غسل ذراعه اليسرى اللهم إني أعوذ بك أن تعطيني
كتابي بشمالي أو من وراء ظهري ويقول عند مسح الرأس
اللهم غشني برحمتك وأنزل علي من بركاتك وأظلني تحت

پھر غسل کرتے رہے جب غسل کے مکان سے باہر آتے تو اپنے دونوں پاؤن کو دہوتے لیکن وہ
غسل جو کافی ہو سکتا ہے یہ ہے کہ اپنی شرمگاہ دہووے اور نیت کرے اور بسم اللہ کہے اور
اپنے بدن میں غسل عام کرے معہ اسکے کہ کلی کرے اور ناک میں بھی پانی ڈالے کیونکہ بڑی
طہارت میں یہ دونوں واجب ہین اور چہوٹی طہارت مین دو روایتیں ہیں ان دونوں
مین سے زیادہ صحیح ان دونوں کا وضو مین بھی واجب ہونا ہے اور اس غسل سے اسکو نماز
پڑھنی درست نہیں مگر اس حالت مین درست ہوگی جب اسمین غسل اور وضو دونوں
کی نیت کرے اور عذر کی حالت مین صرف نیت کر لینے سے ہی وضو کے باقی افعال
غسل مین داخل ہوجاوینگے اور جب نیت نہ ہو تو اسکا وضو نہ ہوگا اور نماز بھی
درست نہ ہوگی اور بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا وضو نہین ہے
اسکی نماز درست نہیں برخلاف اول غسل کے کیونکہ اسمین اسنے پورا وضو کیا ہے
اور پانی کے استعمال کرنے مین اسراف کرنا مستحب نہین اور میانہ روی ہی محمود اور مستحب ہے
اور پانی کم استعمال کرنا اسراف سے بہتر ہے اور باوجودیکہ غسل اور وضو کے احکام بھی پورے طور سے
ادا ہوجاوین اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مد سے وضو کیا اور وہ قدر ایک رطل اور تیسرا حصہ
رطل کا ہے اور آپنے ایک صاع سے غسل کیا اور صاع چار مد کا ہوتا ہے **فصل** ان ذکروں کے بیان مین جنکا
اعضاء کو دہونیکے وقت ذکر کرنا مستحب ہے جب استنجا سے فارغ ہو تو کہے یا اللہ میرا دل شک
اور نفاق سے پاک کر اور میری شرمگاہ کو بیحیائیون سے بچا اور بسم اللہ کہنے کے وقت کہے مین
شیطان کے وسوسون سے تیری ہی پناہ لیتا ہون اور اے میرے رب مین تیری پناہ لیتا
ہون اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوویں اور اپنے دونون ہاتہ دہونے کے وقت
کہے یا اللہ مین تجہہ سے ہی یمن اور برکت کا خواستگار ہون اور بدبختی اور ہلاکت سے
تیری ہی پناہ لیتا ہون اور کلی کرنیکے وقت کہے یا اللہ اپنی کتاب قرآن مجید کے پڑہنے پر اور
اپنے ذکر کے زیادہ کرنے پر میری مدد کر اور ناک مین پانی ڈالنے کے وقت کہے یا اللہ مجھکو بہشت
کی خوشبو دیجیو اور تو مجھ سے راضی ہو اور ناک جہاڑنے کے وقت کہے یا اللہ مین دوزخ کی بدبو
اور گہر کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہون اور اپنے منہ کے دہونے کے وقت کہے یا اللہ جسدن
تیرے دوستون کے منہ سفید ہونگے میرا منہ بھی سفید کیجیو اور جسدن تیرے دشمنون کے
منہ سیاہ ہونگے میرا منہ سیاہ نہ کیجیو اور اپنے داہنے ہاتہ دہونے کے وقت کہے یا اللہ مجھکو
کتاب میری داہنے ہاتہ مین دیجیو اور میرا حساب آسان کیجیو اور اپنے بائین ہاتہ کے
دہونیکے وقت کہے یا اللہ مین تیری ہی پناہ لیتا ہون اس امر سے کہ تو میری کتاب
میرے بائین ہاتہ مین یا میری پیٹھ کے پیچھے سے دیوے اور سر کا مسح کرنیکے وقت کہے
یا اللہ مجھکو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اپنی برکتین مجھپر اتار اور اپنے عرش کے سایہ کے

ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَيَقُوْلُ عِنْدَ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اَللّٰهُمَّ
اَسْمِعْنِيْ مُنَادِيَ الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ ثُمَّ يَمْسَحُ عُنُقَهٗ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ وَ
يَقُوْلُ عِنْدَ غَسْلِ قَدَمِهِ الْيُمْنٰى اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ
مَعَ اَقْدَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَقُوْلُ عِنْدَ غَسْلِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِيْ عَنِ الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنٰفِقِيْنَ
فَاِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهٖ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ
نَفْسِيْ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَسْاَلُكَ التَّوْبَةَ فَاغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ
الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ اَذْكُرُكَ وَاُسَبِّحُكَ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

فَصْلٌ

فِيْ اٰدَابِ اللِّبَاسِ وَهُوَ عَلٰى خَمْسَةِ
اَضْرُبٍ مُحَرَّمٌ عَلٰى كُلِّ مُكَلَّفٍ وَمُحَرَّمٌ عَلٰى شَخْصٍ دُوْنَ شَخْصٍ وَمَكْرُوْهٌ
وَمُبَاحٌ وَمُتَنَزَّهٌ عَنْهُ فَاَمَّا الْمُحَرَّمُ عَلٰى كُلِّ مُكَلَّفٍ فَالْمَغْصُوْبُ
وَاَمَّا الْمُحَرَّمُ عَلٰى شَخْصٍ دُوْنَ شَخْصٍ فَالْحَرِيْرُ مُبَاحٌ لِلنِّسَاءِ حَرَامٌ
عَلَى الْبَالِغِيْنَ الذُّكُوْرِ وَهَلْ يُبَاحُ اَنْ يُّلْبِسُوْهُ الصِّبْيَانَ الصِّغَارَ اَمْ
لَا عَلٰى رِوَايَتَيْنِ وَكَذٰلِكَ فِيْ اِبَاحَةِ لُبْسِهِ لِلْبَالِغِيْنَ فِيْ قِتَالِ
الْمُشْرِكِيْنَ وَجِهَادِهِمْ رِوَايَتَانِ فَهٰذَا هُوَ الضَّرْبُ الْمُبَاحُ وَ
اَمَّا الْمَكْرُوْهُ فَهُوَ اِطَالَةُ الثَّوْبِ اِلٰى حَدٍّ يَخْرُجُ اِلَى الْخُيَلَاءِ
وَالْكِبْرِ وَكَذٰلِكَ مَا فِيْهِ الْحَرِيْرُ وَالْقُطْنُ لَا يُعْلَمُ هَلْ هُمَا
نِصْفَانِ اَوْ اَحَدُهُمَا اَكْثَرُ وَاَمَّا الْمُتَنَزَّهُ عَنْهُ فَهُوَ كُلُّ لِبْسَةٍ
يَكُوْنُ بِهَا مُشْتَهِرًا بَيْنَ النَّاسِ كَالْخُرُوْجِ عَنْ عَادَةِ اَهْلِ
بَلَدِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّلْبَسَ مَا يَلْبَسُوْنَ لِئَلَّا يُشَارَ اِلَيْهِ
فِيْهَا يَحِقُّ لِئَلَّا يُشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَيُغْتَابَ فَيَكُوْنَ سَبَبًا
اِلٰى حَمْلِهِمْ عَلَى الْغِيْبَةِ فَيُشَارِكُهُمْ فِيْ اِثْمِ الْغِيْبَةِ لَهٗ

فَصْلٌ

وَلِلِبَاسِ قِسْمَانِ اٰخَرَانِ اَحَدُهُمَا وَاجِبٌ وَالْاٰخَرُ مَنْدُوْبٌ فَاَمَّا
الْوَاجِبُ فَعَلٰى ضَرْبَيْنِ اَحَدُهُمَا يَرْجِعُ اِلٰى حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالثَّانِيْ

سائے کے نیچے مجھکو سایہ دیجیو جس دن سوا تیرے کے کوئی سایہ نہ ہوگا اور دونون
کانون کا مسح کرنے کے وقت کہے یا اللہ مجھکو اُن لوگون مین سے کر جو بات کو سنتے ہین اور اُسکے
بہتر کی پیروی کرتے ہین یا اللہ مجھکو نیکو کارونکے ساتھ بہشت کے پکارنیوالے کی آواز سنوا پھر اپنی
گردن کا مسح کرے اور کہے یا اللہ میری گردن کو دوزخ سے آزاد کر دے اور مین زنجیرون اور
طوقون سے تیری پناہ لیتا ہون اور اپنے داہنے پاؤن کے دہونے کے وقت کہے یا اللہ میرے قدم کو
پلصراط پر مومنون کے قدمون کے ساتھ قائم رکھیو اور اپنے بائین پاؤن کے دہونیکے وقت کہے
یا اللہ جس دن منافقون کے پاؤن پلصراط سے پہسلینگے مین تیری پناہ لیتا ہون اس
سے کہ میرا پاؤن بھی اُس سے پہسلے جب وضو سے فارغ ہو تو آسمان کی طرف اپنا سر اٹھاوے
اور کہے مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین وہ اکیلا ہے اُسکا
کوئی شریک نہین اور مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسکے بندے اور رسول ہین تو
پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے سوا تیرے کوئی معبود نہین مینے برا عمل کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا
تجھسے ہی بخشش مانگتا ہون اور تجھسے ہی توبہ مانگتا ہون تو مجھکو بخش دے اور مجھپر رحم کر
بیشک تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے یا اللہ مجھکو توبہ کرنیوالون سے کر اور مجھکو پاکون مین سے کر اور مجھکو
صابر شاکر کر اور مجھے ایسا کر دے کہ مین تیرا ذکر کرون اور صبح و شام تیری پاکی بیان کرون

فصل

لباس کے آداب مین اور وہ پانچ قسم پر ہے ہر ایک مکلف پر حرام ایک پر حرام دوسرے پر حرام نہین
اور مکروہ اور مباح اور جس سے پرہیز کی جاوے پس جو ہر ایک مکلف پر حرام ہے پس وہ غصب
کیا گیا ہے اور جو حرام ہے ایک شخص پر سوا دوسرے شخص کے پس وہ ریشم ہے کہ عورتون کو مباح
ہے اور بالغ مردون پر حرام ہے اور کیا چہوٹے لڑکون کو اُسکا پہنانا مباح ہے یا نہین یہ مسئلہ
دو روایتون پر ہے اور اسی طرح مشرکون کی لڑائی مین بالغ مردون کے پہننے کو مباح ہونے
مین دو روایتین ہین پس یہ قسم مباح ہے اور مکروہ پس وہ کپڑے کا ایسی حد پر لنبا کرنا
ہے جو فخر اور تکبر کی حد تک پہونچے اور جس مین ریشم اور روئی ہو اور یہ معلوم نہ ہو
کہ وہ دونون نصف نصف ہین یا اُن مین سے ایک دوسرے سے زیادہ ہے تو اُسکا
بھی یہی حکم ہے اور وہ قسم جس سے پرہیز کی جاوے پس وہ لباس ہے جس سے لوگون
مین مشہور ہو مثلاً اپنے شہر والون اور قبیلہ کی عادت سے نکل جانا پس لائق یہی ہے
کہ جو کچھ وہ پہنین یہ بھی وہی پہنے اور اُن سے عادت مین علیحدہ نہ ہو تا کہ
اُسکی طرف انگلیون سے اشارہ نہ کیا جاوے اور اُسکی غیبت نہ کیجاوے یہ اُنکو غیبت
کرنے پر برانگیختہ کرنیکا سبب ہوگا اور اُنکو اپنی غیبت کے گناہ مین شریک کریگا

فصل

اور لباس کے دو قسمین اور ہین ان مین سے ایک واجب ہے اور دوسرا مستحب ہے پس واجب
قسم سے ایک اُن مین سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے اور دوسرا

إِلَى حَقِّ الْإِنْسَانِ خَاصَّةً فَأَمَّا الَّذِي لِحَقِّ اللهِ تَعَالَى فَهُوَ سَتْرُ الْعَوْرَةِ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ عَلَى مَا بَيَّنَّاهُ فِي فَصْلِ التَّعَرِّي وَأَمَّا الَّذِي لِحَقِّ الْإِنْسَانِ فَهُوَ الَّذِي يَتَوَقَّى بِهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ وَأَنْوَاعِ الْمَضَارِّ فَيَجِبُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ وَلَا يَجُوزُ تَرْكُهُ لِأَنَّ فِيهِ عَوْنًا عَلَى تَلَافِ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ حَرَامٌ وَأَمَّا الْمَنْدُوبُ فَكَذٰلِكَ يَنْقَسِمُ عَلَى قِسْمَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي حَقِّ اللهِ تَعَالَى وَهُوَ الرِّدَاءُ إِذَا كَانَ فِي جَمَاعَةٍ وَمَجْمَعِ النَّاسِ فَلَا يَعْرِي مَنْكِبَيْهِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الثِّيَابِ الْجَمِيلَةِ كَالْأَعْيَادِ وَالْجُمَعِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَالْقِسْمُ الثَّانِي فِي حَقِّ الْمَخْلُوقِينَ وَهُوَ مَا يَتَجَمَّلُونَ بِهِ بَيْنَهُمْ مِنْ أَنْوَاعِ الثِّيَابِ الْمُبَاحَةِ وَلَا يَزْدَرِي لِصَاحِبِهِ وَلَا يَنْقُصُ مُرُوَّتَهُ بَيْنَهُمْ وَيُكْرَهُ الْاِقْتِعَاطُ وَهُوَ التَّعَمُّمُ بِغَيْرِ الْحَنَكِ وَيُسْتَحَبُّ التَّلَحِّي وَهُوَ إِذَا كَانَ بِالْحَنَكِ وَيُكْرَهُ كُلُّ مَا خَالَفَ زِيَّ الْعَرَبِ وَشَابَهَ زِيَّ الْأَعَاجِمِ وَتَطْوِيلُ الذَّيْلِ مَكْرُوهٌ لِأَنَّهُ وَرَدَ فِي الْأَثَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ وَلَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ ذَكَرَهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ مَكْرُوهٌ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ أَنْ يَلْتَحِفَ بِثَوْبٍ وَيَجْعَلَ طَرَفَيْهِ عَلَى جَانِبٍ فَلَا يَكُونُ لِيَدِهِ مَوْضِعٌ تَخْرُجُ مِنْهُ وَلِذٰلِكَ سُمِّيَ الصَّمَّاءَ وَكَذٰلِكَ يُكْرَهُ السَّدْلُ وَهُوَ أَنْ يَتْرُكَ وَسَطَ رِدَائِهِ عَلَى رَأْسِهِ وَبَاقِيهِ مُسْدَلًا عَلَى ظَهْرِهِ وَهُوَ لِبْسَةُ الْيَهُودِ وَكَذٰلِكَ يُكْرَهُ الْاِحْتِبَاءُ وَهُوَ أَنْ يَجْلِسَ وَيَضُمَّ رُكْبَتَيْهِ إِلَى صَدْرِهِ وَيُدِيرَ ثَوْبَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ رُكْبَتَيْهِ وَيَشُدَّهُ حَتَّى يَكُونَ كَالْمُعْتَمِدِ عَلَيْهِ وَالْمُسْتَنِدِ إِلَيْهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى ثَوْبٍ لِأَنَّهُ يُؤَدِّي إِلَى انْكِشَافِ عَوْرَتِهِ وَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ تَحْتَ ثَوْبٍ وَكَذٰلِكَ يُكْرَهُ التَّلَثُّمُ وَتَغْطِيَةُ الْأَنْفِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُكْرَهُ التَّشَبُّهُ بِزِيِّ النِّسَاءِ لِلرِّجَالِ وَكَذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ التَّشَبُّهُ بِزِيِّ الرِّجَالِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ فَاعِلَهُ وَتَوَعَّدَ عَلَيْهِ

خاص انسان کے حق کی طرف سوعو کرتا ہی پس اُنمین سی جو اللہ کے حق کے لیے ہی پس وہ لوگون کی آنکھون سے ستر کا ڈھانپنا ہی جیسا کہ ہم ننگے رہنے کے فصل مین بیان کر دیا اور جو انسان کے حق کے لیے ہی پس وہ ہی کہ جس سے گرمی اور سردی اور کئی قسم کی تکلیفون سی بچاو کیا جاتا ہی پس انسان پر یہ واجب ہے اور اسے ترک کر دینا درست نہین کیونکہ اُسمین اپنی جان کو ضائع کر دینے پر مدد کرنا لازم آتا ہی اور یہ حرام ہی اور مستحب پس اسی طرح وہ بھی دو قسمون پر منقسم ہے ایک اُنمین سی اللہ تعالی کے حق مین ہے اور وہ چادر ہی جبکہ کسی جماعت یا لوگون کے مجمع مین ہو تو اپنی کاندون کو عمدہ کپڑون سی برہنہ نہ کری جیسے عیدین اور جمعی وغیرہ اور دوسرا قسم مخلوقون کے حق مین ہی اور وہ اُن مباح کپڑون کے اقسام ہین جس سی وہ زینت حاصل کرتے ہین اور اپنی صاحب کو حقیر نہ جانے اور اُن مین اپنی مروت کو کم نہ کری اور اقتعاط مکروہ ہے اور وہ گلے کو بغیر عمامہ باندہنا ہی اور تلحی مستحب ہے اور وہ یہ ہے کہ جب عمامہ کا پیچ گلے مین ہو اور ہر وہ چیز جو وضع عرب کے مخالف ہو اور عجمیون کے لباس کے مشابہ ہو مکروہ ہی اور دامن ازار کا لنبا کرنا مکروہ ہی کیونکہ حدیث مین جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی وارد ہے آپنے فرمایا مسلمان کا تہ بند باندہنا پنڈلی تک ہے اور اسمین کچھ حرج نہین اور نہ گناہ ہی کہ دونون ٹخنون کے درمیان ہو اور جو دونون ٹخنون کے نیچے ہو پس وہ دوزخ مین ہے جو شخص اپنے تہبند کو تکبر سے کہینچے اللہ تعالے اسکی طرف نہین دیکھے گا اسکو ابو داود نے اپنی اسناد سی ابو سعید خدری سی اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی بیان کیا اور نماز مین اشتمال صما مکروہ ہی اور وہ یہ ہے کہ کپڑا بدن پر لپیٹے اور اسکی دونون طرفین ایک طرف کر دے اور اُسکے ہاتھ کے لیے کوئی رستہ نہ رہی جس سے وہ کپڑے کے باہر نکل سکے اور اسی لیے اسکا نام صما رکہا گیا اور اسی طرح سدل بھی مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی چادر کے درمیان کو اپنے سر پر چھوڑ دیوی اور اُسکا باقی حصہ پیٹھ پر لٹکا یا گیا ہو اور یہ یہودیون کا لباس ہے اور اسیطرح گوٹھ مارنی بھی مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اور اپنی دونون گھٹنے اپنے سینے سی ملادیوے اور کپڑا اپنی پیٹھ کے پیچھے سے پھیرے یہانتک کہ اُسکے دونون گھٹنون تک پہونچ جاوے اور اُسکو سخت کری یہانتک کہ ایسا ہو جاوے گویا اسپر اعتماد کرنیوالا ہی یا اُسپر تکیہ لگانیوالا ہے جبکہ زیادہ کپڑون پر نہو کیونکہ اسطرح گوٹھ مارنی اُسکے ستر کے کہلجانے تک نوبت پہونچاتی ہی اور جب اسکے نیچے اور کپڑا ہو تو اسمین کچھ خوف نہین اور اسی طرح نماز مین منہ پر کپڑا ڈالنا اور ناک کا ڈھانپنا مکروہ ہے اور مردونکے لیے عورتون کی وضع بنانا مکروہ ہے اور اسیطرح عورتون کو مردونکے لباس کی مشابہت مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے کرنیوالے پر لعنت کی ہی اور اُسپر عذاب فرمایا ہے

ويكره الاقعاء في الصلوة وهو ان يمد ظهر قدميه ويجلس
على عقبيه او على اليتيه وينصب قدميه قال النبي صلى الله
عليه وسلم هو اقعاء كاقعاء الكلب منهي عنه ويكره لبس ما
تشف منه الابدان من الثياب وان شفت منه العورة
كان فاسقا كما لو كشفها اذا تعمد لبسه ولا تصح صلوته
فيها وقد مدح الشرع السراويل بقوله صلى الله عليه وسلم
السراويل نصف الكسوة وهي في حق الرجال آكد وتكره
توسعة بنائقه وتضييقها اولى واحب لانه استر للعورة
وقد روي انه صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للمتسرولات
قال ذلك في حق امرأة مر بها علت بائكة فسقطت فادار
وجهه عنها فقيل انها متسرولة وفي بعض الاحاديث عنه
صلى الله عليه وسلم انه كره السراويل المخرفجة وهي الواسعة
الطويلة التي تقع على ظهر القدمين واصله السعة
يقال عيش مخرفج اذا كان واسعا وافضل اللباس ما كان
ساترا وافضل الوان الثياب ما كان ابيض لقوله صلى
الله عليه وسلم خير ثيابكم البياض وفي لفظ اخر عليكم
بالبياض يلبسها احياؤكم وكفنوا بها موتاكم وعن ابن
عباس انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا
من ثيابكم البياض فانها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم
وان خير اكحالكم الاثمد يجلو البصر وينبت الشعر

فصل في اداب النوم يستحب لمن اراد ان ينام
ان يوكي سقاءه ويطفي سراجه ويغلق بابه ويغسل
فاه ان كان قد اكل ما له رائحة لئلا يقصده الدبيب
ويسمي باسم الله عز وجل ثم يقول ما روى ابو داود
باسناده عن سعيد بن عبيدة قال حدثني البراء بن عازب
رضي الله تعالى عنهما قال قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة
ثم اضطجع على شقك الايمن وقل اللهم اني اسلمت وجهي
اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبة

اور نماز میں اقعا مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے دونوں پاؤں کی پیٹھیوں کو کھینچے (یعنی بچھائے)
اور اپنے دونوں ایڑیوں پر بیٹھے یا اپنے دونوں چوتڑوں پر بیٹھے اور اپنے دونوں قدموں کو کھڑا
کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کتے کی طرح بیٹھنا ہے اس سے منع کیا گیا ہے اور جن کپڑوں سے
بدن ننگی ہووے انکا پہننا مکروہ ہے اور اگر اسکی شرمگاہ ننگی ہووے تو وہ فاسق ہوگا
مثلاً جب عمداً بیٹھے تو پھر اسے کھولدے اور اسمیں اسکی نماز درست نہیں ہوگی اور
شرع نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے پاجامہ کی تعریف کی کہ پاجامہ آدھا لباس
ہے اور یہ حکم مردوں کے حق میں زیادہ تاکید والا ہے اور اسکے پائنچوں کا کھلا رکھنا مکروہ
ہے اور اسکا تنگ کرنا بہتر اور عمدہ ہے کیونکہ یہ امر ستر کو زیادہ ڈھانپنے والا ہے اور مروی
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پائجامہ پہننے والی عورتوں کو بخش دے
آپنے یہ اس عورت کے حق میں فرمایا جسکے پاس آپ گذرے اور اسنے اپنا پائچہ بلند کیا ہوا
تھا پس وہ گر پڑی پھر آپنے اسکی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا کسی نے کہا یہ پائجامہ پہنے
ہوئی ہے اور بعض حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فراخ پائجامہ
کو مکروہ کہا اور وہ پائجامہ کھلا لنبا ہے جو پاؤں کی پیٹھ پر پڑے اور لغوی معنی اسکے
فراخی ہے بولا جاتا ہے عیش مخرفج جب فراخ ہو اور افضل لباس وہ ہے جو ڈھانپنے والا
اور کپڑوں کا بہتر رنگ وہ ہے جو سفید ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
کپڑوں میں سے عمدہ کپڑے سفید ہیں اور حدیث کو دوسرے لفظوں میں یوں ہے تم سفید
کپڑوں کو لازم پکڑو جنکو تمہارے زندے پہنتے ہیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے کپڑوں میں سے سفید کپڑے
پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارے بہتر کپڑوں سے ہیں اور اپنے مردوں کو ان میں کفن دو اور تمہارے
سرموں میں سے عمدہ سرمہ اثمد ہے وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

فصل سونے کے آداب میں جو شخص سونے کا ارادہ کرے اسکو مستحب ہے کہ اپنی
مشک کا منہ بند کرے اور اپنے دیئے کو بجھادے اور اپنے دروازہ کو بند کردے اور اپنا منہ دھو دے
اگر اسنے کوئی بودار چیز کھائی ہو تاکہ کوئی جانور اسکا (یعنے اسکے منہ میں داخل ہونے
کا) قصد نہ کرے اور بسم اللہ کہے پھر وہ کہے جو ابو داؤد نے اپنے اسناد سے سعید بن عبیدہ سے
روایت کی اس نے کہا مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہما نے روایت
کی اسنے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بستر پر آوے
پس اپنے نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جا اور کہہ یا
اللہ تحقیق میں نے اپنا منہ تیری طرف سپرد کرتا ہوں اور اپنا کام تجھے سپرد کرتا ہوں
اور پیٹھ تیری طرف اپنی پیٹھ کو پناہ دی تیری طرف رغبت کرنے

وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ
الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى
الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ اَسْتَذْكِرُهُنَّ
فَقُلْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ
اَرْسَلْتَ وَيَكُوْنُ نَوْمُهُ عَلٰى مَا ذُكِرَ فِي الْخَبَرِ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ كَمَا يَكُوْنُ فِي اللَّحْدِ وَاِنْ نَامَ عَلٰى ظَهْرِهِ
مُتَفَكِّرًا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَلَا بَاْسَ وَيُكْرَهُ
نَوْمُهُ عَلٰى وَجْهِهِ وَاِذَا رَاٰى فِيْ مَنَامِهِ مَا يَتَحَيَّرُ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ
تَعَالٰى مِنْ شَرِّهِ وَتَفَلَ عَنْ يَسَارِهِ ثَلٰثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَرِنِيْ
خَيْرَ رُؤْيَايَ وَاكْفِنِيْ شَرَّهَا وَيَقْرَءُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَقُلْ هُوَ
اللّٰهُ اَحَدٌ وَمُعَوِّذَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جُنُبًا وَلَا يُفَسِّرُ مَنَامَهُ
اِلَّا عَلٰى مَنْ يُحْسِنُ مِنْ عَالِمٍ اَوْ حَكِيْمٍ وَيَكُوْنُ مُحِبًّا وَلَا يُفَسِّرُ
مَا رَاٰهُ مِنَ الْاَحْلَامِ لِاَنَّ الشَّيْطَانَ يَتَمَثَّلُ لَهٗ وَقَدْ رُوِيَ
عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى
اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
لِيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ
الْغَدَاةِ يَقُوْلُ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ
لَيْسَ يَبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَفِيْ حَدِيْثِ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَاِذَا
اَرَادَ الْخُرُوْجَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذَكَرَ الْكَلِمَاتِ الَّتِيْ وَرَدَتْ فِيْ حَدِيْثِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ
اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ وَيَقْرَءُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
مَعَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى وَيَدْعُوْ مَعَ ذٰلِكَ بِدُعَاءِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بِكَ نُصْبِحُ وَبِكَ نُمْسِيْ

اور تیرے ڈر کے سبب سے بجز تیری طرف کے کوئی پناہ لینے اور بچنے کی جگہ نہیں ہے تیری پاس کتاب پر
جو تونے اتاری اور تیرے اُس نبی پر جسکو تونے بھیجا ایمان لایا۔ اگر تو مریگا تو طریقہ ایمان پر
مریگا اور ان کلمات کو اپنی تمام باتون کے بعد کہیو براء بن عازب نے کہا پس مینے ان کلمات
کو یاد کرنا شروع کیا تو مینے یہ لفظ کہا برسولک الذی ارسلت آپنے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ یہ کہو ونبیک
الذی ارسلت اور اُسکا سونا اپنے پہلو پر جیسا کہ لحد مین ہوتا ہے ہونا چاہیے جیسا کہ حدیث
مین بیان کیا گیا اور اگر اپنی پیٹھ پر آسمان اور زمین کی بادشاہی مین فکر کرتا ہو اسوقت تو
مضائقہ نہیں اور اپنے منہ پر سونا مکروہ ہے اور جب اپنی خواب مین ایسی چیز دیکھے جو
اسکو ڈراوے تو اُسکی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے اور اپنی بائین طرف تین بار تہوکے
اور کہے یا اللہ مجھکو میری خواب کی بہلائی دے اور مجھکو اُسکی برائی سے کافی ہو اور آیۃ الکرسی
اور قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑہے البتہ اگر جنبی ہو تو نہ پڑہے اور اپنی خواب کو بجز کسی
عالم یا حکیم کے جو تعبیر خواب کی عمدہ طور سے جانتا ہو کسی سے بیان نہ کرے اور وہ دوست
اور خیر خواہ بہی ہو اور جو شیطانی وسوسون سے کوئی خواب دیکھے تو وہ بیان نہ کرے
کیونکہ شیطان کسی دوسرے کی صورت بنکر اُسکے سامنے آتا ہے اور ابو قتادہ رضہ سے
روایت ہے اُسنے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سُنا کہ خواب
اللہ کی طرف سے ہے اور وسوسے شیطان کی طرف سے ہین پس جب تم مین سے کوئی
شخص ایسی خواب دیکھے جسکو برا سمجھتا ہے تو اپنی بائین طرف تین بار تہوکے پہر
چاہیے کہ اُسکی برائی سے پناہ لے یقین ہے کہ وہ چیز اُسے ضرر نہ دیگی۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے پہرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کیا تم مین سے آج رات کسی نے کوئی
خواب دیکھا ہے اور فرماتے تھے بیشک میرے بعد بجز نیک خواب کے نبوۃ کی کوئی علامت
باقی نہیں رہیگی اور عبادہ بن صامت کی حدیث مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہے یہ ہے کہ آپنے فرمایا مومن کی خواب نبوۃ کے چھیالیس ۴۶ حصون مین سے ایک حصہ
ہے اور جب اپنے گہر سے نکلنا چاہے تو وہ کلمے ذکر کرے جو شعبی کی حدیث مین جو
ام سلمہ رضہ سے مروی ہے وارد ہوے ہین انہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
میرے گہر سے کبہی نہین نکلتے تھے مگر اپنی آنکھ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے پہر کہتے تھے یا اللہ
مین اپنے گمراہ ہو جانے سے یا اپنے گمراہ کیے جانے سے یا اپنے پہسلنے سے یا پہسلائے جانے سے یا
اپنے ظلم کرنے سے یا ظلم کیے جانے سے یا اپنی نادانی کرنے سے یا مجھپر نادانی کیے جانے سے
تیری ہی پناہ لیتا ہون اور صبح شام قل ہو اللہ احد معہ معوذتین کے پڑہے
اور اسکے ساتھ ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے ساتھ دعا کرے یا اللہ ہم
تیرے ہی ساتھ صبح کرتے ہین اور تیرے ہی ساتھ شام کرتے ہین۔

عالم اور حیرت
[illegible]
تعالیٰ [illegible]
ساتھ بیداری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیطون
[illegible]
[illegible]

وبك نحيى وبك نموت ويزيد في الصباح واليك النشور و
في المساء واليك المصير ويقول مع ذلك اللهم اجعلني من
اعظم عبادك عندك نصيبا في كل خير تقسمه في هذا اليوم
وفيما بعده من نور تهدي به او رحمة تنشرها او رزق
تبسطه او ضر تكشفه او ذنب تغفره او شدة تدفعها
او فتنة تصرفها او معافاة تمن بها برحمتك انك على
كل شيء قدير واذا اراد دخول المسجد فليقدم رجله اليمنى
ويؤخر رجله اليسرى ويقول بسم الله السلام على رسول الله
صلى الله عليه وسلم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد و
اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك ويسلم على من كان في
المسجد فان لم يكن فيه احد قال السلام علينا من ربنا عز
وجل واذا دخله لا يجلس حتى ياتي بركعتين ثم ان شاء تنفل
والا جلس مشتغلا بذكر الله عز وجل او صامتا لا يذكر
شيئا من امور الدنيا ولا يكثر كلامه الا ما لا بد منه وان
كان وقد دخل وقت الصلوة صلى السنة والفرض مع الجماعة
فاذا فرغ واراد الخروج فليقدم رجله اليسرى ويؤخر اليمنى
وليقل بسم الله السلام على رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم
صل على محمد وعلى آل محمد واغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب
فضلك ويستحب له في دبر كل صلوة ان يسبح ثلثا وثلثين
ويحمد ثلثا وثلثين ويكبر ثلثا وثلثين ويختم المائة بلا
اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو
على كل شيء قدير ويستحب له المداومة على الطهر فانه
يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث انس بن
مالك انه قال ادم الطهر يطل عمرك وصل بالليل والنهار
ما استطعت تحبك الحفظة وصل صلوة الضحى فانها صلوة
الاوابين وسلم على اهل بيتك اذا دخلت بيتك يكثر خير بيتك ووقر
كبير المسلمين وارحم صغيرهم ترافقني في الجنة فقد جمع هذا
الحديث آدابا جمة

فصل في دخول المنزل والانس من الحلال والوحدة

واذا اراد دخول منزله فلا يدخل حتى

اور تیرے ساتھ زندہ ہیں اور تیرے ہی ساتھ مرتے ہیں اور صبح کو زیادہ کرے اور تیری ہی
طرف اٹھنا ہے اور شام میں زیادہ کرے اور تیری طرف لوٹنا ہے اور ساتھ اسکے یہ بھی کہے یا الٰہی
مجھکو اپنے ان بندوں میں سے کر دے جو تیرے نزدیک ہر ایک بھلائی میں جسکو تو اس دن میں اور
اس دن میں جو اسکے بعد ہے تقسیم کرے باعتبار حصہ کے بڑے ہیں اور وہ بھلائی خواہ نور
ہو جس سے تو ہدایت کرتا ہے یا رحمت ہو جسکو تو پھیلاتا ہے یا رزق ہو جسکو تو فراخ
کرتا ہے یا تکلیف ہے جسکو تو دور کرتا ہے یا گناہ ہے جسکو تو بخشتا ہے یا سختی ہے جسکو
تو دفع کر دیتا ہے یا فتنہ ہے جسکو تو پھیرتا ہے یا آرام ہے جس سے تو احسان کرتا ہے اپنی رحمت
سے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے جب مسجد میں آنا چاہے تو چاہیے کہ اپنے داہنے پاؤں کو آگے
کرے اور اپنے بائیں پاؤں کو پیچھے کرے اور کہے بسم اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو
یا اللہ محمد پر اور انکی آل پر درود بھیج اور میرے گناہ بخشدے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے
کھولدے اور چاہیے کہ ان لوگوں پر سلام کرے جو مسجد میں ہوں اور اگر اسمیں کوئی نہ ہو تو کہے
ہمارے رب عزوجل کی طرف سے ہم پر سلام ہو اور جب اسمیں داخل ہو تو جب تک دو رکعت نماز نہ
پڑھ لے نہ بیٹھے پھر اگر چاہے تو نفل پڑھے ورنہ اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہو کر بیٹھ
جاوے یا دنیا کی باتوں سے کچھ یاد نہ کرے اور بجز کسی ضرورت کے زیادہ کلام نہ کرے اگر نماز
کا وقت داخل ہو گیا ہو تو سنتیں پڑھ لے اور فرض جماعت کے ساتھ پڑھے پھر
جب فارغ ہو اور مسجد سے نکلنا چاہے تو چاہیے کہ اپنے پاؤں کو پیچھے کرے اور کہے
بسم اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو یا اللہ محمد پر اور انکی آل پر درود
بھیج اور میرے گناہ بخشدے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھولدے اور ہر نماز
کے پیچھے اسکے لیے تینتیس بار سبحان اللہ کہنا اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور
تینتیس بار اللہ اکبر کہنا مستحب ہے اور سو اس کلمہ سے پورا کرے بجز اللہ کے کوئی
معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی
کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اسے ہمیشہ باوضو رہنا مستحب ہے کیونکہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انس بن مالک رض کی حدیث میں مروی ہے آپ نے فرمایا اپنی
عمر میں ہمیشہ باوضو رہ اور جس قدر تجھے طاقت ہو رات اور دن میں نماز
پڑھ تو نگہبان فرشتے تجھے دوست رکھیں گے اور چاشت کی نماز پڑھ کیونکہ وہ رجوع کرنے
والوں کی نماز ہے اور جب تو گھر میں جاوے تو اپنے گھر والوں پر سلام کہہ تیرے گھر کی بھلائی
زیادہ ہوگی اور مسلمانوں کے بڑوں کی عزت کر اور انکے چھوٹوں پر رحم کر تو بہشت میں میرا رفیق
ہوگا اس حدیث نے بیشک تمام آداب کو جمع کر دیا ہے

فصل گھر میں داخل ہونے اور حلال کسب کرنے اور تنہائی کے بیان میں

جب گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو سوا اسکے کہ اسکو داخل ہونے

يَتَخَيَّرُ وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا فَقَدْ جَاءَ فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ
اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ وَكَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِبَابِهِ مَلَكَيْنِ
يَحْفَظَانِ مَالَهُ وَاَهْلَهُ وَيُوَكِّلُ اِبْلِيْسُ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا مَرَدَةً فَاِذَا
دَنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ بَابِهِ قَالَ الْمَلَكَانِ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْهُ اِنْ كَانَ
انْقَلَبَ بِكَسْبٍ طَيِّبٍ فَاِذَا تَخَيَّرَ دَنَى الْمَلَكَانِ وَتَبَاعَدَتِ
الشَّيَاطِيْنُ وَاِذَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا تَوَارَتِ الشَّيَاطِيْنُ
وَقَامَ الْمَلَكَانِ اَحَدُهُمَا بِالْيَمِيْنِ وَالْاٰخَرُ عَنِ الشِّمَالِ وَاِذَا فَتَحَ
الْبَابَ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ذَهَبَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَدَخَلَ مَعَهُ
الْمَلَكَانِ وَحَسَّنَا كُلَّ شَيْءٍ فِي مَنْزِلِهِ وَاَطَابَا لَهُ مَعِيْشَتَهُ يَوْمَهُ
وَلَيْلَتَهُ فَاِذَا جَلَسَ الْمُؤْمِنُ قَامَ الْمَلَكَانِ عَلٰى رَأْسِهِ فَاِنْ اَكَلَ
اَكَلَ طَيِّبًا فَاِنْ شَرِبَ شَرِبَ طَيِّبًا مَادَامَ فِي مَنْزِلِهِ يَوْمَهُ
وَلَيْلَهُ وَكَانَ طَيِّبَ النَّفْسِ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا
ذَهَبَ عَنْهُ الْمَلَكَانِ وَدَخَلَ مَعَهُ الشَّيَاطِيْنُ وَاسْتَقْبَحَ كُلَّ مَا فِي مَنْزِلِهِ
فِي عَيْنِهِ وَاَسْمَعَتْهُ مِنْ اَهْلِهِ مَا يَسُوْءُهُ حَتّٰى يَبُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
اَهْلِهِ مَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ دِيْنَهُ فَاِنْ كَانَ اَعْزَبَ اَلْقَوْا عَلَيْهِ النُّعَاسَ
وَالْكَسَلَ فَاِنْ نَامَ نَامَ جِيْفَةً وَاِنْ جَلَسَ جَلَسَ فِيْ تَمَنِّيْ مَا لَا يَنْفَعُ
خَبِيْثَ النَّفْسِ وَيُفْسِدُوْنَ عَلَيْهِ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ وَ
اَمَّا الْكَسْبُ فَقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا
اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ
بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْعَافِيَةَ فِيْ عَشَرَةِ اَشْيَاءَ
تِسْعَةٌ مِنْهَا فِيْ طَلَبِ الْمَعِيْشَةِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْعِبَادَةِ وَرَوٰى
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
لَا يَفْتَحُ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهِ مِنَ الْمَسْئَلَةِ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابًا
مِنَ الْفَقْرِ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ
اللّٰهُ لَاَنْ يَأْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلًا ثُمَّ يَعْمَدَ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ

اور کہے ہمارے رب کی طرف سے ہمپر سلام ہو بعض حدیثون مین آیا ہے کہ مومن جب اپنے گہر سے نکلتا
ہے تو اللہ تعالی اسکے دروازے پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اسکے مال اور اہل کی حفاظت
کرتے ہین اور شیطان ستر شیطان سرکشون کو مقرر کر دیتا ہے جب مومن اپنے دروازے کے
قریب ہوتا ہے تو دونو فرشتے کہتے ہین یا اللہ اگر یہ شخص کسب حلال لوٹا ہے تو اسے توفیق
دے اور جب یہ کھنکارتا ہے تو فرشتے قریب ہو جاتے ہین اور شیطان دور ہو جاتے ہین
اور جب کہتا ہے ہمارے رب کی طرف سے ہمپر سلام ہو تو شیطان چھپ جاتے ہین اور دونون
فرشتے ایک انمین سے داہنی طرف دوسرا بائین طرف کہڑے ہو جاتے ہین اور جب دروازہ کہولتا
ہے اور بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان چلے جاتے ہین اور دونون فرشتے اسکے ساتھ داخل ہو جاتے
ہین اور جو چیز اسکے گہر مین ہو اسے نیک کر دیتے ہین اور اسکے دن اور رات کی زندگی
کو اچھا کر دیتے ہین جب مومن بیٹھتا ہے تو دونون فرشتے اسکے سر پر کہڑے ہو جاتے ہین
پس اگر وہ کہاتا ہے تو پاک کہاتا ہے اور اگر پیتا ہے تو پاک پیتا ہے جبتک دن اور رات
مین اپنے گہر مین ہے اور خوش نفس رہتا ہے اور اگر اسمین سے کچھہ نکرے تو اس سے دونو فرشتے چلے جاتے
ہین اور شیطان اسکے ساتھ داخل ہو جاتے ہین اور ہر ایک چیز کو جو اسکے گہر مین ہے اسکی آنکھ
مین برا کر دیتے ہین اور اسکے گہر سے اسے وہ باتین سنواتے ہین جو اسے ناخوش کرین
یہانتک کہ اسکے اور اسکے گہر والون کے درمیان کوئی ایسا امر پیدا ہو جاتا ہے جو اسکے دین
کو بگاڑ دیتا ہے اور اگر وہ بے عورت ہو تو اسپر اونگہہ اور سستی ڈالدیتے ہین اگر وہ سوئے تو
مردار کی طرح سوتا ہے اور اگر بیٹھے تو ایسی چیز کی آرزو مین بیٹھتا ہے جو اسے فائدہ نہ دے اور
خود خبیث النفس ہوتا ہے اور وہ اسپر اسکے کہانے اور پینے اور سونے کو بگاڑ دیتے ہین اور
لیکن کسب تو (دیکھیں) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپنے
فرمایا جو شخص دنیا کو طریقہ حلال سے سوال سے بچنے کے لیے اور اپنے اہل کی کوشش کرنیکے لیے اور اپنے
پڑوسی پر مہربانی کرنیکے لیے طلب کرے تو اللہ تعالی اسے قیامت کے روز ایسی حالت مین اٹہائیگا
کہ اسکا چہرہ چودہوین رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص دنیا کو طریقہ حلال سے
زیادہ کرنے فخر کرنے ریا کرنیکے لیے طلب کرے تو قیامت کے روز وہ شخص اللہ عزوجل سے ایسی حالت
ملیگا کہ اللہ اسپر ناراض ہوگا ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا مجہے پہونچا ہے کہ آرام
دس چیزون مین ہے انمین سے نو معاش کے طلب کرنے مین ہین اور ایک عبادت مین ہے اور جابر بن
عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا آدمی اپنے نفس پر سوال سے
دروازہ نہین کہولتا مگر اللہ تعالی اسپر دروازہ محتاجی کا کہولدیتا ہے اور جو شخص سوال سے
بچے تو اللہ تعالے اسکو بچا دیگا اور جو شخص اپنا استغنا ظاہر کرے تو اللہ تعالی اسکو غنی
کر دیگا البتہ تم مین سے کسی کا رسی پکڑنا پہر اس وادی کو جانا۔

فيحتطب منه ثم يأتي سوقكم فيبيعه بمد تمر خير له من
ان يسأل الناس اعطوه او منعوه وروي ما من رجل يفتح على
نفسه بابا من المسئلة الا فتح الله عليه سبعين بابا من الفقر
وروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان الله
يحب كل مؤمن محترف ابا العيال ولا يحب الفارغ الصحيح
لا في عمل الدنيا ولا في عمل الاخرة وروي ان داود صلى الله
عليه وسلم خليفة الله عز وجل سأل الله تعالى ان يجعل كسبه
بيده فالان في يده الحديد فصار في يده كالشمع والعجين
يتخذ منه الدروع فيبيعها فيعيش هو وعياله بثمنها وقال
ابنه سليمان عليهما السلام رب قد اعطيتني من الملك ما لم
تعط احدا قبلي فسألتك ان لا تعطيه احدا بعدي فاعطيتنيه
فان قصرت في شكرك فدلني على عبد هو اشكر مني فاوحى
الله تعالى اليه يا سليمان ان عبدا يكتسب بيده ليسد جوعه و
يستر عورته ويعبدني هو اشكر لي منك فقال اجعل كسبي
بيدي فاتاه جبرئيل عليه السلام فعلمه عمل الخوص يتخذ منه
القفاف فاول من عمل الخوص سليمان عليه السلام وقيل عن
بعض الحكماء انه قال لا يقوم الدين والدنيا الا باربعة
العلماء والامراء والغزاة واهل الكسب فالامراء هم الرعاة
يرعون الخلق والعلماء هم ورثة الانبياء يدلون الخلق
على الاخرة والناس يقتدون بهم والغزاة هم جند الله
تعالى في الارض يقلع بهم الكفار واما اهل الكسب فهم
امناء الله تعالى بهم مصالح الخلق وعمارة الارض والرعاة
اذا صاروا ذيابا فمن يحفظ الغنم والعلماء اذا تركوا
العلم واشتغلوا بالدنيا فبمن يقتدي الخلق والغزاة
اذا ركبوا للفخر والخيلاء وخرجوا للطمع فمتى يظفرون على
العدو واهل الكسب اذا خانوا الناس فكيف يأمنهم
الناس واذا لم يكن في التاجر ثلث خصال افتقر في الدنيا
والاخرة اولها لسان نقي عن ثلث الكذب واللغو و
الحلف والثانية قلب صاف من الغش والحسد عام

اور وہان لکڑیون کا گٹھا اٹھاتا پھر اُسکا اپنے بازار مین لاتا اور اُسے ایک مد کھجور کے بدلے بیچتا اُسکے
لیے اس امر سے بہتر ہے کہ لوگون سے سوال کرے خواہ وہ اُسے دیوین یا نہ دیوین اور مروی ہے کہ نہین
کوئی مرد جو اپنے نفس پر سوال کا دروازہ کھولے مگر اللہ تعالی اُسپر محتاجی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا اللہ تعالی ہر ایک مومن کاریگر عیالدار
کو دوست رکھتا ہے اور فارغ البال تندرست کو دوست نہین رکھتا نہ دنیا کے کام مین اور نہ آخرت
کے کام مین اور مروی ہے کہ داؤد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عز وجل کے خلیفے نے اللہ تعالی سے یہ سوال
کیا کہ اُسکا کسب اُسکے ہاتھ مین کرے پس اللہ تعالی نے اُنکے ہاتھ مین لوہے کو نرم کر دیا تو لوہا اُنکے
ہاتھ مین موم اور خمیر کی طرح ہوگیا وہ اُس سے زرہین بناتے تھے اور اُنہین بیچتے تھے اور
اُنکی قیمت سے وہ خود اور اُنکا عیال گذارہ کرتے تھے اور اُنکے بیٹے سلیمان علیہما السلام نے
کہا اے میرے رب تونے مجھے اتنا ملک دیا جتنا مجھ سے پہلے کسی کو نہین دیا اور مین تجھ سے یہ
سوال کرتا ہون کہ تو اتنا ملک میرے بعد بھی کسی کو نہ دیوے پس تو نے مجھے وہ دیا اگر مین
تیرے شکر مین قصور کرون تو مجھے کسی ایسے شخص کی خبر دیجیو جو مجھ سے زیادہ تیرا شکر گذار ہو
تو اللہ تعالی نے اُنکی طرف وحی بھیجی اے سلیمان تحقیق وہ شخص جو اپنے ہاتھ سے اس غرض سے کماتا
ہے کہ اپنی بھوک کو بند کرے اور اپنے ستر کو ڈھانپے اور میری عبادت کرے تو وہ شخص تجھ سے میرا
زیادہ شکر گذار ہوگا تو انہون نے عرض کیا یا اللہ میرا کسب میرے ہاتھ مین کر دے پس اُنکے پاس
جبرئیل ع آئے اور اُنکو کھجور کے پتون کا بٹنا سکھلا دیا تو وہ اُس سے زنبیلین بناتے تھے جن لوگون نے
زنبیل بننے کا کام کیا اُنمین سے پہلے سلیمان ع ہین اور بعض حکیمون سے روایت ہے اُسنے کہا
بجز چار چیزون (یعنے) عالمون اور امیرون اور غازیون اور کسب والون کے دین قائم
نہین ہوسکتا امیر پس وہ حاکم ہین جو خلقت کی نگہبانی کرتے ہین اور علما پیغمبرون کے
وارث ہین لوگون کو آخرت پر آگاہ کرتے ہین اور لوگ اُنکی پیروی کرتے ہین اور غازی پس
وہ اللہ تعالی کا زمین مین لشکر ہے اُنسے کافرون کی بیخ کنی کیجاتی ہے اور کسب والے پس وہ اللہ
کے امین ہین خلقت کی مصلحتین اور زمین کی آبادی انہین سے ہے اور امرا جب بھیڑیے ہوجاوین
تو بکریون کی کون نگہبانی کرے اور عالم جب دین کو چھوڑ دین اور دنیا مین مشغول ہوجاوین
تو خلقت کسکی پیروی کرے اور غازی لوگ جب فخر اور تکبر کرنے کے لیے سوار ہون
اور طمع کے لیے نکلین تو دشمن پر کب فتحیاب ہوسکتے ہین اور کسب والے جب لوگون کی
خیانت کرین تو لوگ انہین کسطرح امین خیال کرین اور تاجر مین جب تین خصلتین
نہون تو دنیا اور آخرت مین محتاج ہوگا۔ اُن مین سے پہلی تو زبان ہے جو تین چیزون
جھوٹ اور لغو اور قسم سے بچنے والی ہو۔ اور ان مین سے دوسری دل ہے جو اپنے
پڑوسی اور قریبی سے دھوکا اور حسد کرنے سے پاک صاف ہو۔

عنه احفظ
ابدا الصحة والنية
ابدا النية وسلم
ابدا الية مقدورة
كما تنزل بين
من خلقه وارادته
وهو الات وشهوات
كلها خلقه
ازدد ولا تقل
تشبه لنفسي
منه كما قال الله
تعالى فمن كان
يرجو القاء ربه
فليعمل
عملا صالحا الاية
تبارك بعبادة ربه
احد النبي الشرك
عبادة الاصنام
فحسب بل هو
متابعة الهوى
وان تخاف منهم
تبارك عز وجل
بيانه فمن الدنيا
فالاخرة فهما
فيها سواء
عز وجل
فانه اذا شئت الاعلى
فقد

وَقَرِيْنِهٖ وَالثَّالِثَةُ نَفْسٌ مُحَافِظَةٌ لِثَلٰثِ خِصَالٍ اَلْجُمُعَةِ وَ
الْجَمَاعَاتِ وَطَلَبِ الْعِلْمِ فِيْ بَعْضِ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ
اِيْثَارِ مَرْضَاةِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِهٖ وَاِيَّاكَ وَالْكَسْبَ الْحَرَامَ فَقَدْ قِيْلَ
اِذَا كَسَبَ الْعَبْدُ خَبِيْثًا وَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
قَالَ الشَّيْطَانُ كُلْ اِنِّيْ كُنْتُ مَعَكَ حِيْنَ كَسَبْتَ فَلَا اُفَارِقُكَ
اِنَّمَا اَنَا شَرِيْكُكَ فَهُوَ شَرِيْكُ كُلِّ كَاسِبٍ حَرَامٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ فَالْاَمْوَالُ الْحَرَامُ وَ
الْاَوْلَادُ اَوْلَادُ الزِّنَا كَذَا ذُكِرَ فِي التَّفْسِيْرِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَكْتَسِبُ
الْعَبْدُ مَالًا مِّنَ الْحَرَامِ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ وَيُؤْجَرُ عَلَيْهِ وَلَا يُنْفِقُ
مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ
اِلَى النَّارِ وَبِالْجُمْلَةِ اَنَّهٗ لَا يَسْتَغْنِيْ عَنِ الْحَرَامِ اِلَّا مَنْ هُوَ مُشْفِقٌ
عَلٰى لَحْمِهٖ وَدَمِهٖ فَزَيْنُ الْمَرْءِ لَحْمُهٗ وَدَمُهٗ فَلْيَجْتَنِبِ الْحَرَامَ وَ
اَهْلَهٗ فَلَا يُجَالِسُهُمْ وَلَا يَاْكُلُ طَعَامَ مَنْ كَسْبُهٗ حَرَامٌ وَلَا
يَدُلُّ اَحَدًا عَلٰى حَرَامٍ فَيَكُوْنُ شَرِيْكَهٗ فَالْوَرَعُ هُوَ مِلَاكُ
الدِّيْنِ وَقِوَامُ الْعِبَادَةِ وَاسْتِكْمَالُ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا
الْوَحْدَةُ وَالْعُزْلَةُ فَقَدْ جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مَنْ
جَلَسَ بَيْتَهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ
النَّاسِ رَجُلٌ اعْتَزَلَ يَكُفُّ عَنِ النَّاسِ شَرَّهٗ وَفِيْ بَعْضِ
الْاَلْفَاظِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْغَرِيْبُ
هُوَ الَّذِيْ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ وَعَنْ بَعْضِ السَّلَفِ اَنَّهٗ قَالَ هٰذَا
زَمَانُ السُّكُوْتِ وَلُزُوْمِ الْبُيُوْتِ وَهُوَ بِشْرُ الْحَافِيْ وَقِيْلَ
لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَمَّا تَفَرَّدَ فِيْ قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ
تَرَكْتَ اَسْوَاقَ النَّاسِ وَمَجَالِسَ الْاِخْوَانِ وَتَخَلَّيْتَ فَقَالَ
رَاَيْتُ اَسْوَاقَهُمْ لَاغِيَةً وَمَجَالِسَهُمْ لَاهِيَةً فَوَجَدْتُ
الْاِعْتِزَالَ فِيْمَا هُنَاكَ عَافِيَةً قَالَ وُهَيْبُ بْنُ الْوَرْدِ رَحِمَهُ
اللّٰهُ خَالَطْتُ النَّاسَ خَمْسِيْنَ سَنَةً فَمَا وَجَدْتُ رَجُلًا
غَفَرَ لِيْ زَلَّةً وَلَا سَتَرَ لِيْ عَوْرَةً وَلَا اَمِنْتُهٗ اِذَا غَضِبَ

اور اُن مین تیسری نفس ہے جو تین خصلتون یعنی جمعہ اور جماعتون پر اور رات اور دن کی بعض
گھڑیون مین علم کے طلب کرنے پر اور صرف اللہ تعالی کی رضامندی کو سوا دوسری چیز کے
پسند کرنے پر محافظت کرنے والا ہی اور کسب حرام سے پرہیز کر کیونکہ کہا گیا ہی جب
بندہ کسب پلید کرتا ہے اور اُس سے کھانے کا ارادہ کرتا ہی اور بسم اللہ کہتا ہی تو شیطان
کہتا ہی تو کھا جب تو نے اسکو کمایا تھا اُس وقت بھی مین تیرے ساتھ تھا لہذا اب بھی مین
تجھ سے جدا نہین ہوتا بیشک مین تیرا شریک ہون پس وہ شیطان ہر ایک کسب حرام
کرنیوالے کا شریک ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا (اے شیطان) تو انکا اُنکے مالون اور اولاد مین
شریک ہو جا پس مال تو حرام ہین اور اولاد زنا کی اولاد ہین ایسا ہی تفسیر مین مذکور ہے
ابن مسعود رضہ سے مروی ہی اُنہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا بندہ
اگر مال حرام کماوے اور اوس سے صدقہ کرے تو اُسپر اُس سے کچھ ثواب نہین دیا جاتا اور اُس سے
اگر کچھ خرچ کرے تو اُس مین بھی اُسکے لیے برکت نہین کیجاتی اور جو کچھ اپنے پیچھے چھوڑ
جاتا ہے وہ اسکے لیے آگ کیطرف جانیکے لیے توشہ ہو جاتا ہی اور حاصل کلام یہ ہے کہ
حرام سے بجز اُس شخص کے کوئی نہین بچتا جو اپنے گوشت اور خون پر خوف کرنیوالا ہو اور آدمی
کی زینت گوشت اور خون ہی تو اُسے چاہیے کہ حرام سے اور حرام خورون سے پرہیز کرے اور اُنکے ساتھ
بیٹھے اور اُس شخص کا کھانا نہ کھاوے جسکا کسب حرام ہو اور کسی کو حرام کی رغبت نہ دے ورنہ یہ بھی
اُسکا شریک ہوگا پس پرہیزگاری ہی دین کا اصل اور عبادت کو قائم رکھنے والی اور
آخرت کے کام کو کامل کرنا ہی لیکن تنہائی اور گوشہ نشینی پس بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے آپنے فرمایا کہ گوشہ نشینی کو لازم پکڑو کیونکہ یہ عبادت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مومن وہ ہی جو اپنے گھر مین بیٹھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون مین
بہتر وہ مرد ہے جو الگ ہوا اور لوگون سے اپنی برائی بند رکھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بعض لفظون مین یون ہے آپنے فرمایا غریب وہ شخص ہے جو اپنا دین لیکے بھاگتا ہے
اور بعض سلف سے روایت ہی اُنہون نے کہا یہ زمانہ سکوت اور گھرون کو لازم پکڑنے
کا ہی اور بعض سلف بشر حافی ہے۔ اور سعد بن ابی وقاص جب وہ اپنے محل
مین اکیلے ہو گئے تو انکو کسی نے کہا تو نے لوگون کے بازارون اور بھائیون کی مجلسون
کو چھوڑ دیا اور گوشہ نشین ہو گیا تو اُنہون نے کہا مینے اُنکے بازارون کو بیہودہ اور اُن کی
مجلسون کو کھیل دیکھا لہذا مین نے گوشہ نشینی کو اُن چیزون مین سے پایا جسمین
عافیت اور آرام ہے۔ وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مین نے لوگون سے پچاس
سال میل جول کیا تو مینے کسی مرد کو نہین پایا جو میری غلطی معاف کرے اور نہ
ایسا پایا جو میرے عیب کو ڈھانپے اور نہ ایسا پایا کہ جب ناراض ہو تو مین اُس سے بیخوف ہوؤں اور

وجدت منهم الا من يركب هواه وعن الشعبي رحمه الله
انه قال تعاشر الناس بالدين زمانا طويلا حتى ذهب الدين
ثم تعاشروا بالمروة حتى ذهب المروة ثم تعاشروا بالحياء
حتى ذهب الحياء ثم تعاشروا بالرغبة والرهبة واظن
انه يجئ بعد هذا ما هو اشد منه وقال حكيم العبادة
عشرة اجزاء تسعة في الصمت وواحدة في العزلة فراودت
نفسي على الصمت فلم اقدر عليه فصرت الى العزلة فجمعت
لي التسعة وكان يقول لا شئ اوعظ من القبر ولا آنس
من الكتاب ولا اسلم من الوحدة وقال بشر بن الحارث
رحمه الله انما يطلب العلم ليهرب به من الدنيا لا لتطلب
به الدنيا ۔ وروي عن عائشة انها قالت قيل يا رسول الله
اي جلسائنا خير قال صلى الله عليه وسلم من ذكركم الله
تعالى رؤيته وذكركم الآخرة علمه وزاد في علمكم منطقه
وكان عيسى بن مريم يقول يا معشر الحواريين تحببوا
الى الله عز وجل ببغض اهل المعاصي وتقربوا الى الله تعالى
بالتباعد عنهم والتمسوا رضاه بسخطهم وان كان لا بد
من المخالطة فلتكن للعلماء فان النبي صلى الله عليه وسلم
قال مجالسة العلماء عبادة وقال صلى الله عليه وسلم الزم
قلبك التفكر وجسدك التصبر وعينك البكاء ولا تهتم
برزق غد فان ذلك خطيئة تكتب عليك والزم المساجد فانها
عمار بيت الله تعالى هم اهل الله عز وجل وقال صلى الله
عليه وسلم من اكثر الاختلاف الى المساجد اصاب اخا مستفادا
ورحمة منتظرة وكلمة تدل على هدى واخرى تصرف عن الردى
وعلما مستطرفا وترك الذنوب حبا وخشية ولو اعتزل
الانسان مهما اعتزل لم يكن له متسعا في الشرع اعتزال
عن الجمعة والجماعات فلا ينبغي له تركهما في الجملة فانه يكفر
عمدا ومتهما على ترك الجمعة لما روي عن النبي صلى الله عليه
عليه وسلم انه قال من ترك الجمعة ثلاثا من غير عذر طبع الله
تعالى على قلبه وفي حديث جابر واعلموا ان الله عز وجل

یعنی ان میں اُن سے بجز اُس شخص کے جو اپنی خواہش پر سوار ہو کوئی نہیں پایا اور شعبی رحمہ سے
منقول ہے انہوں نے کہا لوگ ایک مدت دراز دین سے باہم برتاؤ کرتے رہے یہانتک دین جاتا رہا
پھر لوگ مروت سے برتاؤ کرتے رہے حتی کہ مروت بھی جاتی رہی پھر حیا سے برتاؤ کرتے رہے حتی کہ
حیا بھی جاتا رہا پھر رغبت اور خوف سے برتاؤ کرتے رہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ اسکے
بعد قریب ہے وہ زمانہ آ جاویگا جو اس سے زیادہ سخت ہوگا اور حکیم نے کہا عبادت دس
حصے ہیں نو خاموشی میں ہیں اور ایک گوشہ نشینی میں پس میں نے اپنے نفس کو خاموشی
پر بہلایا لیکن میں اُس پر قادر نہ ہوا پھر میں نے گوشہ نشینی کو اختیار کیا تو میرے لیے وہ نو بھی
جمع ہو گئیں اور وہ کہا کرتے تھے قبر سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور نہ
قرآن سے کوئی چیز زیادہ دل لگانیوالی ہے اور نہ تنہائی سے زیادہ کوئی چیز سلامت رکھنے والی ہے
اور بشر بن حارث رحمہ نے کہا بیشک علم اس غرض کے لیے حاصل کیا جاتا ہے کہ اسکے سبب دنیا سے
نفرت کیجاوے نہ اس غرض کے لیے کہ اُس سے دنیا طلب کیجاوے اور عائشہ رضہ سے مروی ہے انہوں نے
کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کونسا ہمارے ہمنشینوں کا بہتر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
شخص کہ اُسکا دیکھنا تمکو اللہ تعالی کی یاد دلاوے اور اُسکا علم تمکو آخرت یاد دلاوے اور اسکی بات
تمہارے علم کو زیادہ کرے اور حضرت عیسی بن مریم کہا کرتے تھے اے حواریوں کی جماعت تم لوگ
گناہگاروں کی دشمنی سے اللہ عز و جل کی طرف محبوب ہو جاؤ اور اُنسے دور رہنے سے اللہ تعالی کی طرف
قریب ہو جاؤ اور اُنکے غصہ میں اللہ تعالی کی رضامندی چاہو اور اگر ضروری میل جول کرنا ہو
تو علماء سے ہونا چاہیے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء کے پاس بیٹھنا عبادت ہے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دل پر فکر کرنا اور اپنے جسم پر صبر کرنا اور اپنی آنکھ پر
رونا لازم کر اور کل کی روزی کا غم نہ کر کیونکہ یہ گناہ ہے تجپر لکھا جاویگا اور مسجدوں کو
لازم پکڑ کیونکہ اللہ تعالے کے گھر کے آباد کرنیوالے ہی اللہ عز و جل کے اہل ہیں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجدوں کی طرف آنا جانا زیادہ کرے تو فائدہ والے بھائی
بخشے ہوئے اور رحمت انتظار کیے گئے کو پاویگا اور ایک ایسی بات کو پاویگا جو ہدایت
پر دلالت کرے اور ایک دوسری بات کو جو ہلاکت سے پھیر دے اور علم عجیب کو پاویگا
اور محبت اور خوف سے گناہوں کو چھوڑ دیگا اور اگر انسان گوشہ نشینی اختیار کرے
تو جب گوشہ نشین ہو تو اُسکے لیے جمعہ اور جماعتوں سے کنارہ رہنا شریعت میں جائز
نہ ہوگا اور ان دونوں کا چھوڑ دینا اُسکے لیے کسی حالت میں درست نہ ہوگا کیونکہ ہمیشہ جمعہ
کو ترک کر دینے سے وہ کافر ہو جاویگا اسلیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
آپنے فرمایا جو شخص بلا عذر تین جمعے ترک کرے تو اللہ تعالی اسکے دل پر (کفر یا نفاق کی)
مہر کر دیتا ہے اور جابر رضہ کی حدیث میں ہے اور جان لو کہ اللہ عز و جل نے۔

قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هٰذَا فِي شَهْرِي هٰذَا
وَفِي عَامِي هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهَا وَلَهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ
اَوْجَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِهَا اَوْ جُحُوْدًا لَهَا فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ شَمْلَهٗ
وَلَا اَتَمَّ لَهٗ اَمْرَهٗ اَلَا لَا صَلٰوةَ لَهٗ اَلَا لَا زَكٰوةَ لَهٗ اَلَا لَا حَجَّ لَهٗ اَلَا
صَوْمَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلِاَنَّ
فِي تَرْكِهَا اسْتِهَانَةً بِمُنَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنِ اسْتَهَانَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِمُنَادِيْهِ
يَكْفُرُ فَعَلَيْهِ التَّوْبَةُ وَتَجْدِيْدُ الْاِسْلَامِ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ
فَلَا يَجُوْزُ لَهٗ تَرْكُهَا اِلَّا لِعُذْرٍ يُّبِيْحُهُ الشَّرْعُ كَمَا قِيْلَ خُذْ عَنِ
النَّاسِ جَانِبًا غَيْرَ طَاعِنٍ عَلَيْهِمْ وَلَا تَارِكًا لِجَمَاعَتِهِمْ فَلْيَجْتَهِدِ
الْمَرْءُ فِي الْاِعْتِزَالِ عَنِ النَّاسِ مَا اسْتَطَاعَ اِلَّا مِمَّنْ يَّكُوْنُ
عَوْنًا لَهٗ فِي اَمْرِ دِيْنِهٖ لِاَنَّ الْكِذْبَ اِنَّمَا يَجْرِيْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَالْفَسَادُ
بَيْنَ اثْنَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَقَطْعُ الْمَالِ بَيْنَ
اثْنَيْنِ وَالسَّلَامَةُ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْاِعْتِزَالِ وَالْاِنْفِرَادِ ـ

فَصْلٌ فِي اٰدَابِ السَّفَرِ وَالصُّحْبَةِ فِيْهِ

وَاِذَا اَرَادَ سَفَرًا
اَوْ حَجًّا اَوْ غَزْوًا اَوْ تَحَوُّلًا مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ اَوْ طَلَبَ حَاجَةٍ
فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَطْلُبُ حَاجَتَهٗ اَوْ يَتَحَوَّلُ وَاَمَّا فِي السَّفَرِ
فَلْيَقُلْ عَلٰى اِثْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ بَلَاغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا وَّ
مَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَ
الْمَالِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا الْبُعْدَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ
الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْمَالِ فَيَتَحَرّٰى اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ بُكْرَةَ
خَمِيْسٍ اَوْ سَبْتٍ اَوِ اثْنَيْنِ وَاِذَا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قَالَ
سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا
لَمُنْقَلِبُوْنَ وَاِذَا رَجَعَ مِنَ السَّفَرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ اٰيِبُوْنَ
تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ لِاَنَّهٗ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُ وَاِذَا خَرَجَ فَلَا يَكُنْ قَائِدًا

تمپر جمعہ کو میرے اس مقام مین میرے اس مہینے مین میرے اس سال مین قیامت کے دن تک
فرض کیا ہے جو شخص اسکو حقیر سمجھکر یا اُسکا منکر ہو کر چھوڑ دے درحالیکہ اسکے لیے امام عادل
یا ظالم ہو تو اللہ تعالی اسکے لیے اُسکی پریشانی کو جمع نہ کرے اور اُسکا کام اسکے لیے پورا نہ
کرے خبردار اسکے لیے کوئی نماز (درست) نہین خبردار اسکے لیے کوئی حج (درست) نہین خبردار
اُسکے لیے کوئی روزہ (درست) نہین مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اور جو شخص توبہ کرے اللہ اُسکی توبہ
قبول کریگا اور (یہ بددعا) اسلیے بھی ہے کہ اسکے چھوڑ دینے مین اللہ عزوجل کے پکارنیکو حقیر
جانتا ہے اور وہ اللہ عزوجل کا قول ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا
جائے تو اللہ تعالی کے ذکر کی طرف شتابی کرو اور جو شخص اللہ عزوجل کی اور اُسکے پکارنے کی
اہانت کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اُسپر توبہ کرنی اور اپنے اسلام کو نیا کرنا واجب ہے اور جو
شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ اسکی توبہ کو قبول فرماتا ہے پس اسکو لیے اُسکا چھوڑ دینا سوا کسی
ایسے عذر کے جسکو شریعت نے مباح رکھا ہے درست نہین جیسا کہ کہا گیا ہے لوگون سے
علیحدہ رہنا اختیار کر بحالیکہ تو اُنپر طعنہ کرنیوالا اور انکی جماعت کو ترک کرنیوالا نہ ہو
تو چاہیے کہ آدمی کو جسقدر طاقت ہو لوگون سے جدا رہنے مین کوشش کرے مگر اُس شخص سے (جدا نہو)
جو اُسکے لیے اُسکے دین کے کام مین مددگار ہو کیونکہ جھوٹ دو آدمیون مین جاری ہوتا ہے اور
زنا بھی دو آدمیون مین اور جان کا قتل کر دینا بھی دو آدمیون مین اور مال کا قطع کرنا بھی دو
آدمیون مین ہی جاری ہوتا ہے اور اس سے سلامت رہنا جدا رہنے اور تنہائی مین ہے

فصل

سفر کے آداب مین اور اُسمین صحبت کرنیکے بیان مین اور جب سفر یا حج یا جہاد یا ایک گھر سے دوسرے گھر
جانے کا یا کسی حاجت کے طلب کرنیکا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھے پھر اپنی حاجت
مانگے یا جاوے لیکن سفر مین پس چاہیے کہ دو رکعتون کے بعد کہے یا اللہ بھلائی کی جگہ مین اور اپنی
بخشش اور اپنی رضامندی مین پہونچا تیرے ہی ہاتھ مین بھلائی ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے یا
اللہ سفر مین تو ہی رفیق ہے اور اہل اور مال اور اولاد مین خلیفہ ہے یا اللہ ہم پر سفر
کو آسان کر اور اُسکی دوری کو ہمارے لیے لپیٹ دے یا اللہ مین سفر کی تکلیفون
سے اور لوٹنے کی بدحالی سے اور اہل اور اولاد اور مال مین دیکھنے کی برائی سے
تیری ہی پناہ لیتا ہون اور اُسمین کوشش کرے کہ سفر جمعرات یا ہفتہ یا دوشنبہ
کی صبح کو ہو اور جب اپنی سواری پر بیٹھے تو کہے اُس ذات کی پاکی ہے جسنے ہمارے
لیے اسکو مسخر کیا اور ہم اُس کو دبا نہین سکتے تھے اور تحقیق ہم اپنے رب کی
طرف لوٹنے والے ہین اور جب سفر سے واپس ہو تو دو رکعتین پڑھے اور کہے ہم
رجوع کرنیوالے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے پروردگار کی تعریف کرنیوالے ہین کیونکہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اسیطرح کیا کرتے تھے اور جب نکلے تو لوگون کا پیشرو نہ بنے

للناس اذا وجد من يقودهم ولا يشير عليهم بمنازل
ينزلونها اذا وجد من يكفيه ذلك وعليه بالصمت وحسن
الصحبة وكثرة المنفعة لاخوانه واياه والقيل والقال و
لا ينزل على الطريق ولا على ماء فانه ماوى الحيات والسباع
بل يتنحى عنه ولا يعرس على الطريق فانه مكروه وينبغي ان يكون
سفره على لسان المعرفة من اوصافه المذمومة الى الصفات الحميدة
فيخرج من هواه الى الطلب لمولاه بتصحيح تقواه فاول ما
يجب عليه اذا اراد ان يسافر من بلده ان يرضي خصومه و
ان يرضي والديه ومن يكون في حكمهما من الاجداد و
الخالات ويخلف لعياله من يمونهم في مدة سفره او
ليستصحبهم ويحملهم معه وينبغي ان يكون سفره لطاعة
من الطاعات كالحج او زيارة النبي ﷺ او زيارة شيخ او موضع
من هذه المواضع الشريفة او المباح كالتجارة او العلم
بعد احكام علوم العبادات الخمس لان علمها فريضة وما
وراءها مباح وفيه فضل وقيل فرض على الكفاية و
ينبغي ان يعاشر اصحابه في سفره بحسن الخلق وجميل
المداراة وترك المخالفة واللجاج في جميع الاشياء ويشتغل
بخدمة اصحابه في السفر ولا يستخدم احدا الا عند الضرورة
ويجتهد ابدا ان يكون في سفره على الطهارة ومن اداب
الصحبة ان يقف مع صاحبه اذا عيي ويسقيه الماء اذا عطش
ويرفق به اذا ضجر ويداريه اذا غضب ويحفظه و
رحله اذا نام ويؤثره اذا قل الزاد ويواسيه بما يفتح
له ولا ينفرد به دونه ولا يكتمه سرا ولا يفشي له سرا
ولا يستظهره الا بجميل فيرد غيبته ويحسن ذكره عند
الرفقة ولا يعيبه عندهم ولا يشكو منه اليهم ويحتمل
منه اذاه وينصحه اذا شاوره ويسأل عن اسمه وبلده
ونسبه وان كان ارفع منه منزلة ويظهر للرفقة انه
تابع له وان كان هو المتبوع واوضح لتابعه عيوب
نفسه على طريق النصح له لا على طريق التوبيخ والتعنيف

جب ایسے شخص کو دیکھے جو لوگون کی پیشروی کرتا ہے اور انہیں ڈیرہ کرنیکی جگہون کا جنہین
وہ ڈیرہ کرین اشارہ نہ کرے جب ایسے شخص کو دیکھے جو اس کام کے لیے کافی ہو اور اسپر خاموشی
اور اچھی صحبت اور اپنے بہائیون کو بہت نفع پہونچانا لازم ہے اور زیادہ گفتگو سے بچے اور رستہ
پر ڈیرہ نہ کرے اور نہ پانی پر کیونکہ وہ جگہ سانپون اور درندون کی ہے بلکہ اس سے ہٹ جاوے
اور پچھلی رات کو رستہ پر ڈیرہ نہ کرے کیونکہ یہ مکروہ ہے اور لائق ہے کہ اسکا سفر اسکی
بری صفتون سے اسکی پسندیدہ صفتون کی طرف معرفت کی زبان پر ہو سو اپنی نفس کی
خواہشون سے اپنے مولی کی رضامندی کی طلب کرنیکی طرف اپنی پرہیزگاری صحیح کرنے
مین نکلے جب اپنے شہر سے سفر کرنیکا ارادہ کرے تو پہلے جو کچھ اسپر واجب ہے یہ ہے کہ اپنے دشمنون
کو راضی کرے اور اپنے والدین کو راضی کرے اور جو انکے حکم مین ہون دادون اور خالاؤن سے
اور اپنے عیال کے لیے خلیفہ چھوڑے جو اسکی مدت سفر مین اسکا بوجھ اٹھاوے یا انکو اپنے
ساتھ لیجاوے اور انکا بوجھ اپنے ساتھ اٹھاوے اور لائق ہے کہ اسکا سفر عبادتون مین
سے کسی عبادت کے لیے ہو جیسے حج کرنا یا نبی ﷺ کی زیارت کرنی یا کسی بزرگ کی زیارت کرنی
یا کسی مباح کام کے لیے جیسے سوداگری یا علم سیکھنے کے لیے بعد اسکے کہ پانچون عبادتون
کے حکمون کو سیکھ لے کیونکہ انکا سیکھنا فرض ہے اور سوا انکے مباح ہے اور اسمین بزرگی
ہے اور بعضون نے کہا فرض کفایہ ہے اور لائق ہے کہ اپنے سفر مین اپنے رفیقون سے اچھے
خلق اور اچھے مدارات کرنے اور تمام چیزون مین مخالفت اور جھگڑے کو ترک کردینے
سے برتاؤ کرے اور سفر مین اپنے رفیقون کی خدمت مین مشغول رہے اور بجز کسی ضرورت کے
کسی سے خدمت نہ کراوے اور ہمیشہ اس امر کی کوشش کرے کہ اپنے سفر مین باوضو رہے اور
رفیق جب تہک جاوے تو اسکے ساتھ ہی کہڑا ہو جانا اور جب وہ پیاسا ہو اسے پانی پلانا
اور جب وہ تنگ دل ہو تو اس سے نرمی کرنا اور جب وہ خفا ہو تو اسکی مدارات کرنا اور جب وہ
سو جاوے تو اسکی اور اسکے مال کی حفاظت کرنا اور جب توشہ کم ہو جاوے تو اسکو
اپنے نفس پر پسند کرنا اور جو کچھ اسکے لیے فتح کیا جاوے اسمین اسکی ہمدردی کرنا اور اسمین
اسکے سوا اکیلا نہ ہونا اور اس سے بھید نہ چھپانا اور اسکا راز ظاہر نہ کرنا اور اسکے
پیچھے اسے بجز نیکی کے یاد نہ کرنا اور اسکی غیبت کا رد کرنا اور رفیقون مین اسکا اچھا
ذکر کرنا اور انکے پاس اسکی غیبت نہ کرنا اور انکے پاس اسکی شکایت نہ کرنا اور اس سے اسکی تکلیف
کو اٹھانا اور جب وہ اس سے مشورہ کرے تو اسکی خیرخواہی کرنا اور اسکا نام اور اسکے شہر کا نام
اور اسکی نسب کی بابت پوچھنا اگرچہ وہ رتبہ مین اس سے بڑا ہو اور رفیقون سے ظاہر کرنا کہ وہ
(یعنی مین) اسکا (اپنے رفیق کا) تابع ہے اگرچہ وہ پیشوا ہو اور اپنے تابع کے لیے اپنے نفس کے
عیب بطور خیرخواہی ظاہر کرنا نہ بطور جھڑکی اور سختی (بقیہ کلام) رفاقت کے آداب مین سے مین

وينبغي أن يتعوذ من كل شيء يخافه وعند ما يحل أو ينزل بمنزل أو يجلس في مكان أو ينام فيه بأن يقول أعوذ بالله وبكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر وبأسماء الله الحسنى كلها ما علمت منها وما لم أعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر ما ينزل من السماء وما يعرج فيها ومن شر ما ذرأ في الأرض ومن شر ما يخرج منها ومن فتن الليل والنهار ومن طارق الليل والنهار إلا طارقا يطرق منك بخير يا أرحم الراحمين ومن كل دابة ربي آخذ بناصيتها إن ربي على صراط مستقيم ولا يتخذ في الركاب الأجراس لأن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنه مع كل جرس شيطان وقال صلى الله عليه وسلم إن الملائكة لا تصحب رفقة فيها جرس ويستحب أن يصحب في سفره عصا ويجتهد أن لا يخلو منها لما روى ميمون بن مهران عن ابن عباس قال إمساك العصا سنة الأنبياء وعلامة المؤمنين وقال الحسن البصري رحمه الله في العصا ست خصال سنة الأنبياء وزي الصالحين وسلاح على الأعداء يعني الحية والكلب وغير ذلك وعون الضعفاء وغم المنافقين وزيادة في الحسنات فيقال إذا كان مع المؤمن العصا هرب الشيطان منه وخشع منه المنافق والفاجر ويكون قبلته إذا صلى وقوته إذا أعيى وفيها منافع كثيرة كما قال الله في قصة موسى عليه السلام هي عصاي أتوكؤ عليها وأهش بها على غنمي ولي فيها مآرب أخرى

فصل

ولا يجوز إخصاء شيء من الحيوان والعبيد نص عليه الإمام أحمد في رواية حرب وأبي طالب وكذلك السمة في الوجه على ما نقل أبو طالب عنه لأن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يخصى كل ذي نسل من البهائم وفي حديث أبي هريرة رض وفي حديث أنس بن مالك أنه صلى الله عليه وسلم نهى عن الوسم في الوجه ورخص فيه الآذان وإن كان لا بد من الوسم لأجل العلامة ليعرفوا

اور ہر اُس چیز سے کہ جس سے وہ خوف کرتا ہو اور کسی جگہ اُترنے کے وقت یا کسی منزل میں ڈیرہ کرنے کے وقت یا کسی مکان میں بیٹھنے کے وقت یا اُسمیں سونے کیوقت پناہ لینی ضرور ہے، بایں طور کہ کہے میں اللہ کی اور اُسکے اُن پورے کلموں کی جنسے کوئی نیک اور بد گذر نہیں سکتا اور اللہ کے تمام نیک ناموں کی جو اُنمیں سے میں جانتا ہوں اور جو نہیں جانتا اُس چیز کی برائی سے جو اللہ نے پیدا کی اور پھیلایا اور پیدا کیا اور اُس چیز کی برائی جو آسمان سے اترتی ہے اور جو اُسمین چڑھتی ہے اور اُس چیز کی برائی سے جسکو اُسنے زمین میں پھیلایا ہے اور اُس چیز کی برائی سے جو اُس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنے سے اور رات اور دن کے آنیوالے سے پناہ لیتا ہوں مگر وہ آنیوالا جو تیری طرف سے بھلائی آتا ہے اے تمام رحم کرنیوالوں میں سے زیادہ رحم کرنیوالے اور ہر ایک جاندار سے میرا پروردگار اُسکے ماتھے سے پکڑنیوالا ہے بیشک میرا رب سیدھے رستے پہ ہے اور اونٹوں کے ساتھ جرس (یعنے ٹلیاں) نہ لے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک جرس کے ساتھ شیطان ہے، اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے مسافروں کی اُس جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جن میں جرس ہو اور مسافر کے لیے سفر میں اپنی عصا کو اپنی ہمراہ رکھنا مستحب ہے اور اسمیں کوشش کرے کہ اُس سے خالی نہ رہے کیونکہ میمون بن مہران نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے انہوں نے کہا عصا کا نگاہ رکھنا پیغمبروں کی سنت ہے اور مومنوں کی نشانی ہے اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا عصا میں چھ خصلتیں ہیں پیغمبروں کی سنت ہے اور نیکوں کی ہیئت ہے اور دشمنوں پہ ہتھیار ہے یعنے سانپ اور کتے وغیرہ پر اور عاجزوں کی مدد ہے اور منافقوں کی خواری ہے اور نیکیوں میں زیادتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ جب مومن کے ساتھ عصا ہو تو شیطان اُس سے بھاگ جاتا ہے اور منافق اور گنہگار اُس سے ڈرتا ہے اور جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اُسکا قبلہ بنتا ہے اور جب وہ تھک جاوے تو اُسے طاقت دیتا ہے اور اُسمیں بہت سے فائدے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں کہا ہے میرا عصا ہے اسپر تکیہ لگایا کرتا ہوں اور اپنی بکریوں پر اس سے پتے جھاڑتا ہوں اور اسمیں اور بھی فائدے ہیں

فصل

اور حیوانوں اور غلاموں میں کسی چیز کا خصی کرنا درست نہیں حرب اور ابو طالب کی روایت میں امام احمد رح نے اسپر نص (یعنے تصریح) کی ہے اور اسی طرح منہ میں داغ دینا جیسا کہ ابو طالب نے امام احمد رض سے نقل کیا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایوں میں ہر صاحب نسل کے خصی کرنے سے منع فرمایا ہے اور ابو ہریرہ رض اور انس رض بن مالک کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں داغ دینے سے منع فرمایا ہے اور کانوں کے داغ دینے میں اجازت فرمائی ہے اور اگر علامت کرنے کے لیے داغ کرنا ضروری ہو تاکہ

البهائم حين الاختلاط جاز في غير الوجه كالافخاذ والاسنمة

فصل ولا يجوز فعل شيء من المستقذرات في المساجد و
يكره العمل فيها كالخياطة والخرازة والبيع والشراء وما اشبه
ذلك ويكره رفع الاصوات الا بذكر الله تعالى والنخامة في المسجد
خطيئة وكفارتها دفنها ويكره زخرفة المساجد بالتزاويق
والخلوق ولا باس بتجصيصها وتطيينها ويكره اتخاذها بيتا
ومقاما الا للغريب والمعتكف لان النبي صلى الله عليه و
سلم انزل وفد بني عبد قيس وروي ثقيف في المسجد ولا باس
بانشاد الشعر والقصائد فيها الخالية من السخف والهجاء
للمسلمين والاولى صيانتها ان يكون من الزهديات
المرققات المشوقات المبكيات فيجوز الاكثار منها والاولى
من ذلك القرآن والتسبيح لان المساجد وضعت لذكر الله
تعالى والصلوة فينبغي ان لا يجعل سوى ذلك ويكره نقل
تراب المسجد واما ما حصل فيه من المزابل والكناسة
فيستحب اخراج ذلك وفيه فضل كثير وقد روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم ان ذلك مهور الحور العين ويكره تمكين
الصبيان والمجانين من دخوله ولا باس بعبور الجنب
فيه وتمنع الحائض لانه لا يؤمن من تلويث المسجد واذا
دعت الضرورة للجنب جاز له ان يتوضأ ويلبث في المسجد الى
حين يقدر على الغسل والاولى ان يتيمم للجنابة مع ذلك
ايضا وكذلك اذا لم يجد الماء الا في بئر المسجد تيمم ليكون
الى البئر ثم يغتسل اذا وصل اليها

فصل في الاصوات فما كان منها من انشاد الاشعار المتعرية من الملاهي
على ضربين مباح ومحظور فالمباح ما لا سخف فيه و
المحظور ما كان فيه سخف فاما ما ينضم الى الملاهي
فمحظور سواء خلا عن السخف او قارن السخف الا
انه اذا قارنه سخف حصل الحظر لعلتين ويكره
قراءة القرآن بالالحان المشبهة بصوت الاغاني
المطربة اعظاما لها وتنزيها ولان الغالب من ذلك

چارپایوں کے ملجانے کے وقت اپنے اپنے چارپایوں کو پہچان لیں تو سوائے منہ کے دوسرے اعضا
میں) داغ دینا جیسے رانیں اور کوہانیں درست ہے

فصل اور مسجدوں میں پلید کاموں
میں سے کسی کام کا کرنا درست نہیں اور ان میں کام کرنا مکروہ ہے جیسے کپڑے سینے اور موزے
سینے اور بیچنا اور خریدنا اور ایسے ہی جو اور کام ہیں اور مسجدوں میں بجز اللہ کے ذکر کے آوازوں
کا بلند کرنا مکروہ ہے اور مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسکا کفارہ اسکا دفن کر دینا ہے
اور مسجدوں کو نقشوں اور رنگدار خوشبو سے آراستہ کرنا مکروہ ہے اور انکے گچ کرنے اور
کہگل کرنے میں خوف نہیں اور مسجدوں کو گھر بنانا یا انہیں مقام بنانا بجز مسافر
کی یا اعتکاف کرنیوالے کے مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد قیس کو یا ثقیف
کو مسجد میں اتارا تھا اور مسجدوں میں ایسے اشعار یا قصائد کے پڑھنے کا خوف نہیں
جو بیہودگی اور مسلمانوں کی ہجو سے خالی ہوں اور انکا محفوظ رکھنا بہتر ہے البتہ اگر شعر دنیا سے
ترک کرنیوالے اور نرم کرنیوالے شوق بڑھانے والے رلانے والے ہوں تو وہ زیادہ پڑھنے بھی درست
ہیں اور اس شعر خوانی سے قرآن اور اللہ کی تسبیح کرنی بہتر ہے کیونکہ مسجدیں اللہ تعالی
کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہیں پس لائق ہے کہ سوا اسکے ان میں اور کچھ نہ اتارا
جاوے اور مسجد کی مٹی دوسری جگہ لیجانی مکروہ ہے لیکن مسجد میں اگر گوبر یا کوڑے معلوم ہوں
تو انکا نکال دینا مستحب ہے اور اسمیں بڑی بزرگی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے مروی ہے کہ یہ حور عین کا مہر ہے اور لڑکوں اور دیوانوں کو مسجد میں آنیکی قدرت
دینی مکروہ ہے اور مسجد میں جنبی کے گذرجانے میں خوف نہیں اور حیض والی عورت
کو یہی (گذرنے سے) منع کیا جاوے کیونکہ مسجد کا خون وغیرہ سے بھر جانے کا خوف
ہے اور جب جنبی کو لیے کوئی خاص ضرورت ہو تو اسکے لیے وضو کر کے مسجد میں اس
وقت تک ٹھیرنا درست ہے جبتک غسل پر قادر ہو اور بہتر یہ ہے کہ وضو کے ساتھ جنابت
کے لیے بھی تیمم کر لے اور اسیطرح اگر بجز مسجد کے کنوئیں کا پانی نہ پاوے تو کنوئیں تک جانے
کیلیے تیمم کرے جب کنوئیں تک پہونچ جاوے تو نہا لے

فصل آوازوں کے بیان میں
پس آوازوں میں سے وہ آواز جو ایسے اشعار کے پڑھنے سے پیدا ہوں جو بیہودگیوں
سے خالی ہوں دو قسم ہیں ایک مباح دوسری ممنوع مباح وہ ہے جسمیں بیہودگی
نہ ہو اور ممنوع وہ جسمیں بیہودگی ہو اور جو شعر بیہودگیوں سے ملے ہوئے ہوں پس وہ
ممنوع ہیں خواہ بیہودگی سے خالی ہوں یا بیہودگی سے ملی ہوئی ہوں مگر ممانعت دو چیزوں
سے حاصل ہے اور قرآن شریف کی قراءت کو بزرگ اور پاک کہنے کے لیے اسکو
ایسے آواز سے پڑھنا جو خوش کرنے والے سازوں سے مشابہ ہو مکروہ ہے
یا اس لیے مکروہ ہے) کہ اس سرود سے

إخراج الكلام عن سننه وإسقاط الإطالة والهمز في موضعه
وإطالة المقصور وقصر الممدود وإدغام الحروف ولأن
ثمرة القرآن خشية الله عز وجل وتحذير عند سماع
مواعظه والاعتبار ببراهينه وقصصه وأمثاله والتشوق
إلى وعده وذلك يزول بطيب سماعه قال الله عز وجل
إنما المؤمنون الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم وإذا
تليت آياته زادتهم إيمانا وعلى ربهم يتوكلون وقال
تعالى أفلا يتدبرون القرآن وقوله جل وعلا ليدبروا
آياته وقوله تعالى وإذا سمعوا ما أنزل إلى الرسول ترى
أعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق والألحان
المطربة تحول بين ذلك فكره لأجل ذلك ولا يسافر بالمصحف
إلى أهل الحرب حتى لا ينالوا منه ويستخفوا بحرمته ولا
يستمع إلى أصوات الأجنبيات من شواب النساء لأن
النبي صلى الله عليه وسلم قال التسبيح للرجال والتصفيق
للنساء إذا ناب المصلي نائب في صلوته فكيف بالشعر
والغزل والأمور المهيجة لطباع الناس من ذكر صفات
العشاق والمعشوقين ودقائق صفات المحبة و
الميل والصفات المشتهيات التي تشوق النفس إلى
سماعها فتهيج دواعي السماع وتنير طبعه إلى المحارم
فلا يجوز لأحد سماع ذلك وإن قال قائل إني أسمعها
على معان أسلم فيها عند الله تعالى كذبناه لأن الشرع
لم يفرق بين ذلك ولو جاز لأحد جاز للأنبياء عليهم
السلام ولو كان ذلك عذرا لأجزنا سماع القيان لمن
يدعي أنه لا يطرب به وشرب المسكر لمن ادعى أنه ما يسكره
فلو قال عادتي أني متى شربت الخمر انكففت عن الحرام
لم يجز له ولو قال إني شاهدت المردان والأجنبيات
خلوت بهم اعتبرت في حسنهم لم يجز له ذلك بل
نقول ترك ذلك واجب والاعتبار بغير المحرمات أكثر
من ذلك وإنما هذه طريقة من أراد تناول الحرام

کلام کو اُسکے طریقہ سے نکالدیتا ہے اور مد اور ہمزہ کو اسکی جگہ سے گرا دیتا ہے اور چھوٹے کو
لنبا اور لنبے کو چھوٹا کرتا ہے اور حرفون کا ادغام کرتا ہے اور اسلیے کہ قرآن شریف کا
نتیجہ اللہ عز وجل کا خوف ہے اور اسکی نصیحتون کو سننے کے وقت ڈرنا ہے اور اسکی دلیلون سے
اور اسکے قصون کے بیان کرنے سے اور اُسکی مثالین دینے سے عبرت حاصل کرنا ہے اور اُسکے
وعدون کی طرف شوق کا زیادہ ہونا ہے اور اسکی خوش آواز سننے سے یہ دور ہو جاتا ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے بیشک مومن وہ ہین کہ جب اللہ تعالی کا ذکر کیا جاوے تو اُنکے دل
ڈر جاتے ہین اور جب اُسکی آیتین اُنپر پڑہی جاتی ہین تو اُنکے ایمان کو زیادہ کرتی ہین
اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہین اور اللہ تعالی نے فرمایا کیا پس قرآن مین فکر نہین
کرتے اور اللہ جل وعلا کا فرمودہ ہے تاکہ اُسکی آیتون کو سوچین اور اللہ تعالی کا فرمودہ
اور جب وہ سنتے ہین اس چیز کو جو رسول کیطرف اتاری گئی ہے تو انکی آنکھون کو آنسو سے
بہتی ہوئی دیکھے گا اس چیز سے کہ انہون نے حق کو پہچان لیا اور خوش کرنیوالے آواز
اُسمین حائل ہو جاتے ہین اسلیے مکروہ ہین اور قرآن شریف ساتھ لیکر حربی
کافرون کی طرف سفر نہ کرے تاکہ وہ اُسے ذلیل نہ کرین اور اسکی بزرگی مین اہانت
کرین اور جوان عورتون مین سے اجنبی عورتون کے آوازون کی طرف کان نہ لگاوے کیونکہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کے لیے تسبیح کہنا ہے اور عورتون کے لیے تالی بجانا ہے اُس
وقت ہے جب نمازی کو اسکی نماز مین کوئی حادثہ پیش آوے (جب یہ حال ہے) تو شعر اور غزل اور
وہ امور جو لوگون کی طبیعتون کو اٹھانیوالے ہین جیسے عاشقون اور معشوقون کی
صفتون کا ذکر کرنا اور محبت اور میل کی صفتون کی باریکیون کو بیان کرنا اور اُن رنگیلی
صفتون کا ذکر کرنا جو نفس کو اُنکے سننے کی طرف شوق دلاتی ہین کسطرح درست
ہو سکتی ہین اور یہ صفتین گانا سننے کی خواہشون کو برانگیختہ کرتی ہین اور اسکی طبیعت کو حرامون
کی طرف اٹھاتی ہین تو اُسکا سننا کسیکو جائز نہ ہوگا اور اگر کوئی کہنے والا کہے میں اسکو ایسے معنون پر سنتا ہون
جنمین اللہ تعالی کے نزدیک سلامت رہتا ہون تو ہم اسکو جھوٹا کہتے ہین کیونکہ شرع نے اسمین فرق نہین کیا
اور اگر کسی کو سننا جائز ہوتا تو انبیا علیہم السلام کے لیے جائز ہوتا اور اگر یہ عذر ہوتا تو ہم گانے والیون
کا سننا اس شخص کے لیے جائز کہتے جو اس امر کا دعوی کرتا ہے کہ راگ اُسکو خوش نہین کرتا اور نشے
والی چیز کا پینا اس شخص کے لیے جائز کہتے جو اس امر کا دعوی کرتا کہ وہ اس سے نشہ مین نہین آتا اور اگر
وہ کہے کہ میری عادت ہی یہی ہے کہ جب مین شراب پیتا ہون تو حرام سے باز رہتا ہون تو اسکے لیے بھی یہ جائز نہ ہو
جاوے گی اور اگر وہ کہے کہ مین بے ریش لڑکون اور بیگانی عورتون کو دیکھتا ہون یعنی اُنسے خلوت کرتا ہون اور اُنکے
حسن مین عبرت حاصل کرتا ہون تو بھی اسکے لیے جائز نہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ اس فعل کو چھوڑ دینا واجب ہے اور محرمات
کے سوا اور بھی چیزین ہین جن سے عبرت حاصل کرنا اس سے زیادہ مفید ہے اور بیشک اس شخص کا طریقہ ہے جو [illegible] حرام

بطريق الله عز وجل فيركب هواه فلا تسلم لاصحابها ولا
تلتحقت اليهم قال الله عز وجل قل للمؤمنين يغضوا
من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذلك ازكى لهم فمن قال
النظر ازكى كان مكذبا بالقرآن ويكره الندب في النياحة
فاما البكاء على الميت فغير مكروه **فصل** في الاذن
في قتل الحيوان ما يباح منه وما لا يباح فمن رأى شيئا
من الحيات في منزله فليؤذنه ثلثا فان بدا له فليقتله
واما في الصحارى فيجوز قتله من غير ايذان وكذلك
الابتر وهو كثير الذنب وذو الطفيتين الذي في ظهره
خط اسود وقيل له شعرات سوداوات بين عينيه
فانه يقتله بلا ايذان وصفة الايذان ان يقول
امض بسلام لا تؤذينا قد جاء في ذلك ان النبي صلى
الله عليه وسلم سئل عن حيات البيوت فقال اذا رأيتم
منهم شيئا في مساكنكم فقولوا انشدكم العهد الذي اخذ
عليكم نوح انشدكم العهد الذي اخذ عليكم سليمان ان
لا تؤذونا فان عدن فاقتلوهن وما روى عن ابن مسعود
رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اقتلوا الحيات كلهن فمن خاف ثأرهن فليس مني
وفي حديث سالم بن عبد الله بن عمر قال ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال اقتلوا الحيات وذا الطفيتين
والابتر فانهما يطمسان البصر ويسقطان الحمل قال
وكان عبد الله يقتل كل حية وجدها فابصره ابو لبابة
وهو يطارد حية فقال انه قد نهى عن ذوات البيوت
الاصل في النهي عن ذوات البيوت ما روى عن ابي
السائب قال اتيت ابا سعيد الخدري فبينا انا جالس
عنده سمعت تحت سريره تحريك شيء فنظرت فاذا حية
فقمت فقال ابو سعيد ما بالك قلت حية ههنا قال فماذا
تريد قلت قتلها فاشار الى بيت في داره تلقاء بيته
فقال ان ابن عم لي كان في هذا البيت فلما كان يوم

پس اپنی خواہش پر سوار ہو جاتا ہے اور ہم ایسے بد طریقے والون کو نہیں پاتے اور نہ
انکی بات دیکھتے ہین اللہ تعالے فرماتا ہی تو مومنون کو کہدے کہ اپنی نظرون کو ڈہانپ
اور اپنی شرمگاہون کو نگاہ رکہین یہ کام انکے لیے بہت پاکیزہ ہے پس جو شخص کہے
کہ (محرمات کی طرف) دیکہنا زیادہ پاکیزہ ہے تو وہ قرآن مجید کو جہوٹا جاننے والا
ہوگا۔ اور واویلا اور بین کرنا مکروہ ہی لیکن میت پر رونا مکروہ نہین **فصل** جاندار کو قتل
کرنیکی اجازت کے بیان مین جو اس سے مباح ہے اور جو اس سے مباح نہین جو شخص
سانپون مین کسی سانپ کو اپنے گہر مین دیکہے تو چاہیے کہ اسے تین بار خبر دیوے پہر اگر
مناسب ہے تو اسے مار ڈالے لیکن جنگل مین سوا خبر کرنے کی بہی اسے مار ڈالنا درست
ہی اور دم بریدہ سانپ کا جسکی دم چہوٹی ہو یہی حکم ہے اور اس دو خطون والے سانپ
کا بہی یہی حکم ہے جسکی پیٹہ مین سیاہ خط ہو اور بعضون نے کہا ہی اسکی دونون آنکہون
کے درمیان اسکے سیاہ بال ہوتے ہین اسے بیشک بغیر خبر کرنے کے ہی
مار ڈالے اور خبر کرنیکا طریقہ یہ ہی کہ کہے سلامتی سے چلا جا ہمین تکلیف نہ دے اس بارہ مین
آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گہرون کے سانپون کی بابت سوال کیا گیا تو اپنے فرمایا
جب تم انمین سے کسی کو اپنے گہر مین دیکہو تو کہو مین تمکو اس عہد کی قسم دیتا ہون
جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا تہا مین تمکو اس عہد کی قسم دیتا ہون جو تم سے حضرت سلیمان
علیہ السلام نے لیا تہا کہ تو ہمین تکلیف نہ دیو اور اگر وہ پہر دوبارہ آوین تو انہین مار ڈالو
اور جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ ہی کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سانپون کو مار ڈالا کرو اور جو شخص انکے کینہ سے ڈرے تو وہ مجہہ سے نہین اور سالم بن
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہی کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم سانپون کو مار ڈالا کرو اور دو خط والے سانپ کو بہی اور دم کٹے سانپ کو بہی کیونکہ یہ
دونون بینائی کو دور کر دیتے ہین اور حمل کو گرا دیتے ہین اور حضرت عبد اللہ ہر ایک
سانپ کو جسے وہ پاتے تہے مار ڈالتے تہے پس انہین ابو لبابہ نے ایسے حال
مین دیکہ لیا کہ وہ سانپ کا پیچہا کر رہے تہے تو ابو لبابہ نے کہا حضرت نے گہر والون
سانپون کے مارنے سے منع فرمایا ہی اور گہر والے سانپون کے مارنیکی ممانعت کی دلیل وہ حدیث
ہی جو ابو السائب سے مروی ہے انہون نے کہا مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا پس اس وقت
مین کہ ہم انکے پاس بیٹہے ہوئے تہے مینے انکی چارپائی کے نیچے کسی چیز کی حرکت
سنی مینے دیکہا تو وہ سانپ تہا مین اٹہ کہڑا ہوا تو ابو سعید نے کہا تو کیون اٹہا ہی مینے
کہا یہان سانپ ہے انہون نے کہا تو کیا کرنا چاہتا ہی مینے کہا مین اسے مارنا چاہتا ہون تو
ابو سعید نے اپنی حویلی مین اپنے گہر کے سامنے ایک گہر کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگے میرے چچا کا بیٹا

الاحزاب استاذن الى اهله وكان حديث العهد بعرس
فاذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره ان يذهب
بسلاحه فاتى داره فوجد امراته قائمة على باب البيت فاشار
اليها بالرمح فقالت لا تعجل حتى تنظر ما اخرجني فدخل
البيت فاذا حية منكرة فطعنها بالرمح ثم خرج بها في
الرمح تضطرب قال فلا ادري ايهما كان اسرع
موتا الرجل او الحية فاتى قومه رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالوا ادع الله تعالى ان يرد صاحبنا فقال صلى الله
عليه وسلم استغفروا لصاحبكم ثم قال صلى الله عليه وسلم
ان نفرا من الجن اسلموا بالمدينة فاذا رايتم احدا
منهم فحذروه ثلث مرات ثم ان بدا لكم بعد ان تحذروه
فاقتلوه بعد الثلث وروي في بعض الالفاظ فليؤذنه
ثلثا فان بدا له فليقتله فانه شيطان ويجوز قتل
الاوزاغ لما روى عامر بن سعيد عن ابيه قال امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم بقتل الوزغ وسماه فويسقا
وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في
اول ضربة سبعين حسنة يعني من قتلها باول ضربة
كان له ذلك ويكره قتل النملة الا من اذية شديدة
لما روى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان نملة
قرصت نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى
الله تعالى اليه ان قرصتك نملة اهلكت امة من
الامم تسبح ويكره قتل الضفدع لما روي عن عبد الرحمن
ابن عثمان قال انه سئل النبي صلى الله عليه وسلم من
ضفدع يجعلها في دواء فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم
عن قتلها ويكره قتل جميع ما يباح قتله بالنار من
القمل والبق والبراغيث والنمل لقوله صلى الله عليه و
سلم لا يعذب بالنار الا رب النار ويجوز قتل كل شيء
يؤذي من الحيوانات وان لم يكن يوجد منه الاذية بعد
ما كان مخلوقا على صفة يؤذي لان من طبعه الاذية

احزاب کے دن اُس نے اپنے گہر آنیکی (حضرت سے) اجازت مانگی اور نیا بیاہا ہوا تہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اجازت دیدی اور اُسے فرمایا کہ اپنے ہتھیار ساتھ لیجا
اپنے گہر میں آیا تو اپنی عورت کو گہر کے دروازہ پہ کہڑے ہوئے پایا با غیرت کہاکر اُسکی
طرف نیزہ اٹہایا وہ کہنے لگی جلدی نہ کر یہان تک کہ تو میرے باہر آنیکے سبب کو
معلوم کرے جب وہ اندر گیا تو ناگاہ ایک سانپ بد صورت دیکہا اُسنے اسی نیزہ سے پرو لیا
پہر اُسے لیکر باہر نکلا اور وہ سانپ نیزہ میں جنبش کرتا تہا ابو سعید نے کہا مجہے معلوم
نہیں کہ اُن دونوں یعنے آدمی اور سانپ میں سے پہلے مرنے والے سے کون جلدی مرا پہر اُسکی قوم کے
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے آپ اللہ تعالی سے دعا
کیجیے کہ ہمارے آدمی کو زندہ کردے آپ نے فرمایا اپنے آدمی کے لیے بخشش مانگو پہر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنون کی ایک جماعت مدینہ میں مسلمان ہوئی ہے جب انمین سے
کسی کو دیکہو تو اُسے تین مرتبہ ڈراؤ پہر بعد ڈرانے کے اگر وہ سانپ ہی معلوم ہو تو تین
مرتبہ کے بعد اُسے مار ڈالو اور بعض الفاظ میں یون مروی ہے کہ اُسے تین دن خبردار کرے
اگر معلوم ہو کہ وہ سانپ ہے تو اُسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے اور گرگٹ کا مارنا درست
ہے کیونکہ عامر بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اُسنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے گرگٹ کو مارنیکا حکم دیا اور اُسکا نام بدکار رکہا اور ابو ہریرہ سے مروی ہے
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا گرگٹ کو پہلی
دفعہ مارنے میں ستر نیکیون کا ثواب ہے یا پہلی دفعہ مارنے سے آپ کی غرض یہ ہے کہ جو
شخص ایک ہی ضرب سے اُسے مار ڈالے اُسکو ستر نیکیون کا ثواب ملیگا اور چیونٹی کا
مارنا مکروہ ہے البتہ اگر وہ سخت تکلیف دیوے تو درست ہے کیونکہ ابو ہریرہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا پیغمبرون میں سے ایک پیغمبر کو چیونٹی نے
کاٹا اُسنے چیونٹیون کے گہرون کو جلا دینے کا حکم دیدیا تو سب جلا دیے گئے
اللہ تعالی نے اُسکی طرف وحی کی کہ تجہے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تو نے اُسکے بدلے امتون
میں سے ایک امت کو جو مجہے پاکی سے یاد کرتی تہی ہلاک کر دیا اور مینڈک کا مارنا مکروہ ہے کیونکہ
عبد الرحمن بن عثمان سے مروی ہے انہوں نے کہا مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے لیے مارنے
کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا تو آپ نے سائل کو اُسکے مارنے
سے منع فرمایا اور جن چیزون کا مارنا مباح ہے اُنکا آگ میں جلانا مکروہ ہے جیسے جوئیں
اور چچہڑ اور پسو اور کیڑی اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ میں بجز صاحب آگ کے
عذاب نہیں دیتا اور جانداروں میں سے ایک چیز جو تکلیف دیوے اُسکا مارنا درست ہے اگرچہ
اُس سے تکلیف ظاہر میں نہ آئی ہو بعد اسکے کہ وہ تکلیف دینے کی صفت پر پیدا کی گئی ہے

[illegible]

وَذٰلِكَ كَالْحَيَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا صِفَتَهَا وَالْعَقْرَبِ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ وَ
الْفَارَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ الْبَهِيْمُ لِاَنَّهُ شَيْطَانٌ
وَكُلُّ حَيَوَانٍ يَجِدُهُ اِنْسَانٌ عَطْشَانًا اُثِيْبَ عَلٰى اِسْقَائِهِ
الْمَاءَ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ هٰذَا
اِذَا لَمْ يَكُنْ مُؤْذِيًا وَاَمَّا الْمُؤْذِيْ فَلَا يَسْقِيْهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ تَنْمِيَةٌ
وَتَكْثِيْرًا لِلْاَذِيَّةِ وَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ فَلَا يَجُوْزُ اِتِّخَاذُ الْكَلْبِ وَ
تَرْبِيَتُهُ فِيْ دَارِهٖ اِلَّا لِلْحَرْثِ اَوِ الصَّيْدِ اَوِ الْمَاشِيَةِ وَاِنْ
كَانَ عَقُوْرًا حَرُمَ تَرْكُهُ قَوْلًا وَاحِدًا وَوَجَبَ قَتْلُهُ لِيَدْفَعَ
شَرَّهُ عَنِ النَّاسِ وَقَدْ وَرَدَ فِيْ بَعْضِ الْاَحَادِيْثِ مَنِ اقْتَنٰى
كَلْبًا بِغَيْرِ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ
وَلَا يَجُوْزُ تَكْلِيْفُ الْحَيَوَانِ الْبَهِيْمَةِ فَوْقَ طَاقَتِهٖ فِي الْحَمْلِ
وَالْحَرْثِ وَالسَّيْرِ وَمَنْعُهُ مَا يَكْفِيْهِ مِنَ الْعَلَفِ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ
اَثِمَ وَيُكْرَهُ لَهٗ اِطْعَامُهُ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَاِكْرَاهُهٗ عَلٰى اَكْلِ مَا
اتَّخَذَهُ النَّاسُ عَادَةً لِاَجْلِ التَّسْمِيْنِ وَيُكْرَهُ الْاَكْلُ مِنْ كَسْبِ
الْحَجَّامِ لِاَنَّ فِيْ ذٰلِكَ دَنَاءَةً وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبُ
الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَقَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا لِاَنَّ ذٰلِكَ مَرْوِيٌّ
عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ **فَصْلٌ** وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَاجِبٌ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا
فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَقَالَ
تَعَالٰى وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا اَنِ اشْكُرْ لِيْ
وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ
اَصْبَحَ مُسْخِطًا لِوَالِدَيْهِ اَصْبَحَ وَلَهٗ بَابَانِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ
اَمْسٰى مُسْخِطًا لِوَالِدَيْهِ اَمْسٰى وَلَهٗ بَابَانِ مِنَ النَّارِ وَاِنْ
كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدٌ فَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَا
الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطُهٗ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنِّيْ اُرِيْدُ الْجِهَادَ فَقَالَ اَلَكَ الْاَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ وَصِفَةُ الْبِرِّ اَنْ يَّكْفِيَهُمَا مَا يَحْتَاجَانِ

جیسے وہ سانپ جسکا ہمنے بیان کردیا اور بچھو اور کاٹنے والا کتا اور چوہا وغیرہ اور
اسی طرح بہت کالا کتا کیونکہ وہ شیطان ہے اور ہر ایک جاندار کہ جسکو انسان پیاسا
پاوے اسکے پانی پلانے پر ثواب دیا جاویگا اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر ایک گرم جگر میں ثواب ہے لیکن یہ اس حالت میں ہے کہ جبکہ وہ جاندار ایذا دینے والی
چیز نہ ہو اور اگر ایذا دینے والی ہو تو اسے پانی نہ پلاوے کیونکہ یہ ایذا کو بڑہانا اور زیادہ
کرنا ہے اور یہ جائز نہیں پس کتا رکہنا اور اپنے گہر میں اسکی پرورش کرنا درست نہیں البتہ
کہیتی کے لیے یا شکار یا بکریوں کے لیے درست ہے اور اگر وہ کاٹنے والا ہو تو ایک قول میں
اسکا کہلا چھوڑ دینا حرام ہے اور اسکا مار ڈالنا واجب ہے تاکہ لوگوں سے اسکی
برائی دور ہو جاوے اور بعض حدیثوں میں آیا ہے جو شخص شکار یا بکریوں کی حفاظت
کرنے کے سوا کتے کو نگاہ رکہے تو ہر روز اسکے ثواب سے دو قیراط کم ہوتے ہیں اور جاندار چوپایہ کو
بوجھ لادنے میں اور کہیتی کرنے میں اور چلنے میں اور جسقدر چارہ اسکے کافی ہو اتنا نہ دینے میں
اسکی طاقت سے بڑہکر تکلیف دینا درست نہیں اگر ایسا کریگا تو گنہگار ہوگا اور اسکی طاقت
سے زیادہ اسے کہلانا مکروہ ہے اور اسپر اس چیز کے کہلانے پر جبر کرنا مکروہ ہے جسکو لوگوں
نے موٹا کرنے کے لیے عادت بنا رکہی ہے اور پچہنے لگانے والے کی کسب سے کہانا مکروہ ہے کیونکہ
اسمیں کمینگی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجام کا کسب پلید ہے اور ہمارے بعض اصحاب
نے بہی اسکو حرام کیا ہے کیونکہ یہ امام احمد بن حنبل سے مروی ہے **فصل** اور ماں باپ
سے نیکی کرنی واجب ہے اللہ تعالے نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک یا وہ دونوں
اگر تیرے پاس بڑہاپے کو پہنچیں تو انکے لیے اف بہی مت کہہ اور نہ انہیں جہڑک دے
اور انکے لیے عزت کی عمدہ بات کہہ اور اللہ تعالی نے فرمایا اور ان دونوں کو دنیا میں
اچہی رفاقت کر اور اللہ عز وجل نے فرمایا میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر کر میری طرف ہی
لوٹنا ہے اور ابن عباس رضی سے مروی ہے انہوں نے کہا جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ اسکے
لیے دوزخ کے دو دروازے کہلے ہونگے اور جو شخص ایسی حالت میں شام کرے کہ اسکے والدین غصے ہوں تو ویسی
حالت میں شام کریگا کہ اسکے لیے دوزخ کے دو دروازے ہونگے اور اگر دونوں میں سے ایک ہو تو ایک
دروازہ ہوگا اگرچہ والدین اسپر ظلم کریں اگرچہ والدین اسپر ظلم کریں اگرچہ والدین اسپر ظلم کریں
اور عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار کی
خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور اسکی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے اور عبد اللہ
بن عمر رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسنے عرض کی میں جہاد
کا ارادہ کرتا ہوں تو آپنے فرمایا کیا تیرے والدین ہیں اسنے کہا ہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس انہیں میں
جہاد کر اور نیکی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چیز کی انکو ضرورت ہو اُس سے انکو کفایت کرے اور دیکہے ویکہے

إليه وتكف عنهما الأذى وتداريهما مداراة الصغير واستحي
منهما فلا من حوائجهما وتجعل حظ منهما بدلا من كثير نوافل
من الصلوات والصيام وتستغفر لهما عقيب صلواتك ولا
تحوجهما إلى التعب وتحمل أذاهما ولا تعلي صوتك على أصواتهما
ولا تخالفهما فيما لا يكون فيه حرج للشرع معناه لا يكون في
ذلك ترك الفرائض كحجة الإسلام والصلوات الخمس والزكوة
والكفارة والنذر وأن لا يكون في ذلك ارتكاب المحرم من
أنواع المناهي من الزنا وشرب الخمر والقتل والقذف وأخذ
المال كالغصب والسرقة لقول النبي صلى الله عليه وسلم لا
طاعة لمخلوق في معصية الله وقد قال تعالى وإن جاهداك
على أن تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما وصاحبهما في
الدنيا معروفا فهذا الحديث والآية عام في ترك طاعة
كل من أمر بمعصية الله أو ترك طاعته وممن كون ذلك عن الإمام
أحمد في رواية أبي طالب في الرجل الذي ينهاه أبواه عن الصلوة
في الجماعة فقال ليس لهما طاعة في ترك الفرض وأما النوافل
فيجوز تركها لطاعتهما بل الأفضل طاعتهما ومن البر لهما
أن تصل من وصلهما وتهجر من هجرهما وتغضب لهما كما
تغضب لنفسك في الموت والحيوة وإذا ثار طبعك في الغضب
عليهما فاذكر تربيتهما وسهرهما وإشفاقهما وتعبهما وقول
الله سبحانه لك وقل لهما قولا كريما فإن لم تردعك عن
غيظك الرحمة لهما ولأبيهما فاعلم أنك محروم مسخوط
عليك فتب إلى الله تعالى إذا سكن غضبك إن كنت خالفت
أمره فيهما ولا تسافر سفرا ليس بواجب عليك إلا بأمرهما
ولا تغز إلا أن يتعين عليك بإذنهما ولا تفجعهما بنفسك
وقد نهي غيرك أن تفجعهما بك فقال النبي صلى الله عليه
وسلم لعن الله المفرق بين الوالدة وولدها وإن ظفرت
بطعام أو شراب فعليك بإيثارهما بالطيب فطالما آثراك
وجاعا وأشبعاك وسهرا ونوماك ترشد بذلك إن شاء
الله تعالى **فصل** فيما يستحب من الكنى والأسماء

اور تکلیف سے انکو دور کرے اور انکی مدارات ایسی کرے جیسے بچہ کی مدارات کیجاتی ہے اور ان دونوں سے اور انکی
حاجتوں سے تنگدل نہ ہو اور اپنی بہت سی نفلی عبادتوں نمازوں اور روزوں کے عوض میں تو انکی خدمت
کرے اور اپنی نماز کے پیچھے تو انکے لیے بخشش مانگے اور انہیں تکلیف کی طرف محتاج نکرے اور انکی تکلیف
برداشت کرے اور اپنی آواز کو انکے آواز پر بلند نکرے اور انکی اُس چیز میں مخالفت نکرے جسمیں کوئی
امر شریعت کا نہ ہو اسکا مطلب یہ ہے کہ اُسمیں فرضوں کا ترک کرنا لازم نہ ہو جیسے اسلام کا حج اور پانچ
نمازیں اور زکوۃ اور کفارہ اور اللہ تعالی کی نذر اور یہ بھی شرط ہے کہ اُنکے اتباع میں ممنوع چیزوں
یعنے زنا کرنے اور شراب پینے اور ناحق کسیکو قتل کرنے اور زنا کی تہمت لگانے اور مال لے لینے جیسے
غصب اور جیسے چوری میں سے کسی حرام چیز کا مرتکب نہ ہو اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالی کی
نافرمانی میں مخلوق کی کوئی فرمانبرداری نہیں ہے تو بھی انکی فرمانبرداری نہ کر اور دنیا میں ان دونوں سے اچھی
رفاقت کریں حدیث اور آیت عام ہیں اُس شخص کی فرمانبرداری کے چھوڑ دینے میں جو اللہ تعالی
کی نافرمانی اور اُسکی طاعت کے چھوڑ دینے کا حکم کرے اور ابو طالب کی روایت میں امام احمد رحمہ سے
یہی ذکر کیا گیا ہے اُس شخص کے حق میں جسکو اُسکے ماں باپ جماعت میں نماز پڑھنے سے منع
کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا فرض کے چھوڑ دینے میں انکی فرمانبرداری نہیں لیکن انکی فرمانبرداری
کو لیے نوافل کا چھوڑ دینا جائز ہے بلکہ انکی فرمانبرداری بہتر ہے اور ان دونوں پر یہ بھی نیکی ہے کہ تو
اُس شخص کے ساتھ میل جول رکھے جس نے اُنکے ساتھ میل جول کیا اور تو اُس شخص کو چھوڑ دیوے
جس نے انکو چھوڑ دیا اور جسطرح تو اپنے نفس کے لیے موت اور زندگی میں غصہ کرتا ہے اُنکے لیے
بھی غصہ کرے اور جب کبھی اُن دونوں پر غصہ ہونیکے لیے تیری طبیعت برانگیختہ ہو تو انکی پرورش
کو اور اُنکے جاگتے رہنے کو اور انکی شفقت کو اور انکی تکلیف اٹھانے کو یاد کر اور اللہ پاک کے قول کو یاد کر
انکو عزت کی بات کہہ اور انکے لیے اور اُنکے سبب سے رحمت تجھے تیرے غصے سے باز نہ رکھے تو جان لے کہ تو
محروم ہے اور تجھپر غصہ کیا گیا ہے پس جب تیرا غصہ ٹھیرے تو اللہ تعالی کیطرف توبہ کر اگر تو نے ماں
باپ کے حق میں اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی کی ہے اور جو سفر تجھپر واجب نہیں اُس میں بجز انکی
اجازت کے نہ جا اور جہاد نکر مگر اُس وقت کہ جب اُن دونوں کی اجازت سے تجھپر متعین ہو جاوے اور
اپنی طرف سے انہیں تکلیف نہ دے حالانکہ دوسرے لوگ اس امر سے منع کیے گئے ہیں کہ تجھے ایسی تکلیف دیں
جس سے انکو رنج پہونچے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماں اور بچے میں جدائی
ڈالدیوے اللہ تعالی اُسپر لعنت کرے اگر تجھکو کوئی کھانا یا پینا ملے تو اُسمیں سے
جو بہت عمدہ ہو اسکے لیے اُن دونوں کو اختیار کرنا (یعنے انکو کھلانا) تجھپر لازم ہے
کیونکہ اکثر اوقات اُن دونوں نے (عمدہ چیزوں کے لیے) تجھکو پسند کیا اور خود بھوکے
رہے اور تجھکو سیر کیا اور خود جاگتے رہے اور تجھکو سلایا اگر اللہ نے چاہا تو (ان نصیحتوں سے) تو
ہدایت پاویگا **فصل** اُن کنیتوں اور ناموں کے بیان میں جو مستحب ہیں۔

وما يكره منها تسمية الإنسان أن يسمي ولده ويكنيه باسم
النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته ويجوز إفراد أحدهما
عن الآخر وقد روي عن الإمام أحمد رواية أخرى كراهة
في الجملة يعني الجمع والإفراد وروي عنه الجواز في الجملة
والدليل على جواز التسمية باسم النبي دون كنيته ما روى
أنس بن مالك وأبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه
قال سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي والدليل على جواز
الجمع بينهما ما روي عن عائشة أنها قالت جاءت امرأة
إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني ولدت
غلاما فسميته محمدا وكنيته بأبي القاسم فذكر لي أنك
تكره ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الذي
أحل اسمي وحرم كنيتي وما الذي حرم كنيتي وأحل اسمي
ويكره من الكنى أبو يحيى وأبو عيسى ويكره أن يسمي عبده
بأفلح ونجاح ويسار ونافع ورباح وبركة وبرة وحزن و
عاصية لما روى عمر بن الخطاب قال إن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لئن عشت لأنهين أن تسمى العبيد يسارا
أو بركة أو رباحا أو نجاحا أو أفلح ويكره من الألقاب والأسماء
ما يوازي أسماء الله تعالى كملك الملوك وشاهنشاه و
ما شاكل ذلك لأن ذلك عادة الفرس ويكره التسمي بالأسماء
التي لا تليق إلا بالله سبحانه وتعالى وتقدس كقدوس و
إله وخالق ومهيمن قال الله تعالى وجعلوا لله شركاء قل
سموهم قال بعض المفسرين قل سموهم بأسمائي فانظروا
ذلك هل تليق بهم ويحرم على كل واحد أن يلقب أخاه أو
عبده بلقب يكره لأن الله تعالى نهى عن ذلك فقال عز و
جل ولا تنابزوا بالألقاب وسماه فسوقا ويستحب أن يدعو
أخاك بأحب أسمائه إليه

فصل

ويستحب لمن غضب
إن كان قائما جلس وإن كان جالسا اضطجع وإن مس
الماء البارد سكن غضبه لما روى الحسن أن النبي صلى الله
عليه وسلم قال إن الغضب جمرة توقد في قلب ابن آدم فإذا

اور جو مکروہ ہین آدمی کے لیے مکروہ ہی کہ اپنے بیٹے کا نام اور اُسکی کنیت نبی صلے
الله علیه وسلم کے نام سے اور اُنکی کنیت سے رکہے اور ان دونون مین سے ایک کا دوسرے سے
علیحدہ کرنا درست ہی اور امام احمد رحمہ سے ایک اور روایت ہی کہ ہر حال مین ہی مکروہ ہے
یعنے دونون کا جمع کرنا بہی اور اکیلا کرنا بہی اور اُنسے اس امر کا ہر حالت مین جواز
بہی مروی ہی اور نبی صلے الله علیه وسلم کی کنیت سے نام رکہنے کی دلیل وہ ہی جو انس
بن مالک اور ابو ہریرہ رضہ نے نبی صلی الله علیه وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا تم میرے
نام سے نام رکہہ لیا کرو اور میری کنیت سے کنیت نہ رکہو اور ان دونون کے جمع کرنے
کی دلیل وہ ہی جو حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی الله علیه وسلم
پاس آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول الله میرے ایک لڑکا جنا ہی اور اسکا نام مین نے
محمد رکہا ہے اور اُسکی کنیت مین نے ابو القاسم رکہی ہی پس مجہہ سے بیان کیا گیا
کہ آپ اس امر کو مکروہ سمجہتے ہین رسول الله صلے الله علیه وسلم نے فرمایا کس چیز
نے میرے نام کو حلال کیا اور میری کنیت کو حرام کیا یا کس چیز نے میری کنیت
کو حلال کیا اور میرے نام کو حرام کیا اور کنیتون مین سے ابو یحیے اور ابو عیسے مکروہ
ہی اور مکروہ ہے کہ اپنے غلامون کا نام افلح اور نجاح اور یسار اور نافع اور رباح اور
برکت اور برہ اور حزن اور عاصیہ رکہے اسلیے کہ عمر بن خطاب رضہ سے مروی ہے انہون نے کہا رسول
الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا اگر مین زندہ رہا تو البتہ مین منع کرونگا کہ غلامون کے نام
یسار یا برکت یا رباح یا نجاح یا افلح رکہے جاوین اور وہ نام اور القاب بہی مکروہ ہین جو
الله تعالی کے نامون کے برابر ہون جیسے ملک الملوک اور شاہنشاہ اور انکی طرح
جو اور ہون کیونکہ یہ فارسیون کی عادت ہی اور اُن نامون سے نام رکہنا بہی مکروہ ہے
جو سوائے الله پاک اور بلند اور پاکیزہ کے کسی کو مناسب نہین جیسے قدوس اور اله اور خالق
اور مہیمن الله تعالے نے فرمایا اور انہون نے الله تعالی کے شریک بنائے (یا محمد) تو
کہہ کہ اُنکے نام میرے نامون سے رکہو بعض مفسرون نے کہا (یا محمد) تو کہہ کہ اُنکے نام میرے
نامون سے رکہو اور دیکہو کیا یہ اُنکے لیے لائق ہے اور ہر ایک پر حرام ہے کہ اپنے بہائی
یا غلام کا ایسا لقب رکہے جو مکروہ ہو کیونکہ الله تعالے نے اس سے منع فرمایا
ہے پس الله تعالی نے فرمایا کہ برے لقبون سے مت بلاؤ اور اس (برے لقب سے بلانے) کا نام
فسق رکہا اور مستحب ہے کہ تو اپنے بہائی کو ایسے لقب سے بلاوے جو اُسکے نامون سے اُسے بہت پیارا ہو

فصل

اور جسکو غصہ آیا ہو اُسکے لیے مستحب ہے کہ اگر کہڑا ہی تو بیٹہ جاوے اور اگر بیٹہا ہو تو لیٹ جاوے اور اگر
ٹہنڈے پانی کو ہاتہ لگاوے تو اُسکا غصہ ہلکا ہو جاویگا اسلیے کہ حسن نے روایت کی کہ نبی صلی الله علیه وسلم
نے فرمایا کہ غصہ ایک چنگاری ہی جو آدم کے بیٹے کے دل مین روشن ہوتی ہے جب

المصطفى و آبيه آدم صفي الله وعنصر [illegible] ... بالفضل ... قال رضي الله عنه وأرضاه ... فاذا ... كنت على باب دار ... الى الله ... حتى ... [illegible]

وجد احدكم ذلك فان كان قائما فليقعد وان كان قاعدا
فليتكئ ويكره ان يجلس الرجل بين قوم وهم في سر بغير اذنهم
لان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ذلك ويكره الجلوس
بين الظل والشمس ويكره الاتكاء على يده اليسرى والاضطجاع
واذا قام من مجلسه يستحب له ان يقول كفارة المجلس سبحانك
اللهم وبحمدك لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك
ويكره المشي بالنعل في المقابر ويستحب لمن دخلها ان يقول
اللهم رب هذه الاجساد البالية والعظام النخرة التي
خرجت من دار الدنيا وهي بك مؤمنة صل على محمد و
على آل محمد وانزل عليهم رحمة منك وسلاما مني ويقول
السلام عليكم دار قوم مؤمنين وانا ان شاء الله بكم
لاحقون لانه مروي ايضا واذا زار قبرا لا يضع يده عليه
ولا يقبله فانه عادة اليهود ولا يقعد عليه ولا يتكئ
اليه ولا يدوسه الا ان يضطر الى ذلك كله بل يقف
عند موضع وقوفه ان لو كان حيا ويحترمه كما لو كان
حيا ويقرأ احد عشرة مرة قل هو الله احد وغيرها
من القرآن ويهدي ثواب ذلك لصاحب القبر وهو ان يقول
اللهم ان كنت قد اثبتني على قراءة هذه السورة فاني
قد اهديت ثوابها لصاحب هذا القبر ثم يسأل الله
حاجته ولا يكسر عظما ولا يدوسه فان كان الجئ
الى ذلك واضطر فليستغفر لصاحب القبر ويكره
الطيرة ولا بأس بالتفاؤل ويستحب التواضع لكل و
يستحب توقير الشيوخ ورحمة الاطفال والعفو عنهم
ولا يترك تاديبهم **فصل** ويجوز ان يقول الرجل
لغيره صلى الله عليك وصلى الله على فلان بن فلان
لما روي ان عليا رض قال لعمر رض صلى الله عليك و
النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم صل على آل ابي اوفى
فصل ويكره مصافحة اهل الذمة لما روى
ابو هريرة رضي الله عنه انه قال قال رسول الله صلى الله

تم مین سے کوئی اسے پاوے پس اگر کہڑا ہو تو بیٹھ جاوے اور اگر بیٹھا ہوا ہے تو تکیہ لگاوے اور
آدمی کے لیے کسی قوم مین بے اذن اُنکے اُس حالت مین کہ وہ پوشیدہ باتین کر رہے
ہون بیٹھنا مکروہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور دہوپ
اور سایہ کے درمیان بیٹھنا مکروہ ہے اور اپنے بائین ہاتہ پر تکیہ لگانا اور بیٹھنے کی درمیان
لیٹنا مکروہ ہے اور جب مجلس سے اُٹہے تو اسکے لیے مستحب ہے کہ اپنے بیٹھنے کے گناہون سے
کفارہ کے لیے یہ کلمات کہے یا اللہ تجہکو پاکی ہے اور ساتہ تعریف تیری کے اور بجز تیرے کوئی
معبود برحق نہین مین تجہ سے ہی بخشش مانگتا ہون اور تیری طرف ہی توبہ کرتا ہون
اور قبرون مین جوتے سے چلنا مکروہ ہے اور جو قبرون مین جاوے اسکے لیے یہ کہنا مستحب ہے
یا اللہ ان پرانے جسمون اور بوسیدہ ہڈیون کے پروردگار وہ جسام اور ہڈیان جو دنیا کے گہر سے
ایسی حالت مین نکلے کہ وہ تجہپر ایمان رکہتے تہے درود بہیج حضرت محمد پر اور انکی آل پر اور انپر
اپنی طرف سے رحمت اور میری طرف سے سلام اُتار اور کہے تمپر سلام ہو اے مومنون کی قوم کے
گہر مین رہنے والو اور تحقیق ہم بہی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہین کیونکہ یہ بہی مروی ہے
اور جب کسی قبر کی زیارت کرے تو اُسپر اپنا ہاتہ نہ رکہے اور نہ اُسے بوسہ دیوے کیونکہ یہ یہودیونکی عادت ہے
اور نہ اُسپر بیٹھے اور نہ اُس سے تکیہ لگاوے اور نہ اُسے لتاڑے مگر اُس صورت مین کہ اُسکی طرف
لاچاری ہو بلکہ ایسی جگہ مین کہڑا ہووے جہان اُسکی زندگی کی حالت مین کہڑا ہو سکتا تہا
اور اُسکی ایسی بزرگی کرے جیسے کہ اگر وہ زندہ ہوتا تو اُسکی بزرگی کرتا اور گیارہ مرتبہ قل
ہو اللہ پڑہے اور اسکے سوا کچہہ اور بہی قرآن سے پڑہے اور اسکے ثواب کا قبر والے کو ہدیہ دیوے اور وہ
یون ہے کہ کہے یا اللہ اگر تو نے مجہکو اس سورت کے پڑہنے پر ثواب دیا ہے پس تحقیق مینے اُسکا
ثواب اس قبر والے کو ہدیہ دیا پہر اللہ تعالی سے اپنی حاجت مانگے اور کسی ہڈی کو نہ توڑے
اور نہ اُسے لتاڑے پس اگر وہ اس امر کی طرف لاچار کیا گیا ہو اور بے بس کیا گیا ہو تو چاہیے
کہ قبر والے کیلیے بخشش مانگے اور بدشگونی لینا مکروہ ہے اور عمدہ فال لینے مین خوف نہین اور
ہر ایک کی تواضع کرنی مستحب ہے اور بوڑہون کی بزرگی کرنی اور بچون پر رحمت کرنی
اور اُن سے معاف کرنا مستحب ہے اور انکو ادب کہانا نہ چہوڑ دیوے **فصل** اور جائز
ہے کہ مرد اپنے غیر کے لیے صلی اللہ علیک یعنی اللہ تجہپر رحمت بہیجے کہے اور صلی
اللہ علی فلان بن فلان کہے اس لیے کہ مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو صلی اللہ علیک کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم
صل علی آل ابی اوفی یعنی اے اللہ ابو اوفی کی آل پر رحمت بہیج **فصل** اہل
ذمی کافرون سے مصافحہ کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت
کی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

عليه السلام اهل الذمة **فصل** والآداب في الدعاء
ان يمد يديه ويحمد الله تعالى ويصلي على النبي
صلى الله عليه وسلم ثم يسأل حاجته ولا ينظر الى السماء في
حال دعائه فاذا فرغ مسح يديه على وجهه لما روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه قال سلوا الله ببطون اكفكم
فصل والتعوذ بالقرآن جائز لقوله عز وجل فاستعذ
بالله من الشيطان الرجيم وقوله عز وجل قل اعوذ برب
الفلق قل اعوذ برب الناس وفيما روي ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان اذا اشتكى شيأ قرأ على نفسه المعوذتين ونفث
وكان صلى الله عليه وسلم يقول اعوذ بوجه الله الكريم و
كلماته التامات من شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر
كل دابة ربي آخذ بناصيتها وكذلك الرقية بالقرآن
وباسماء الله الحسنى جائزة لقوله عز وجل وننزل من
القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين وقال تعالى
وهذا كتاب انزلناه مبارك قال النبي صلى الله عليه وسلم
استرقوا لها فانه لو سبق القدر شيء لسبقته العين و
يريد به صلى الله عليه وسلم في حق الحسن والحسين رضي
الله عنهما **فصل** ويكتب للمحموم ويعلق عليه ما
روي عن الامام احمد بن حنبل رض انه قال حممت فكتب
لي من الحمى بسم الله الرحمن الرحيم وبالله محمد رسول
الله يا نار كوني بردا وسلاما على ابراهيم وارادوا به
كيدا فجعلناهم الاخسرين اللهم رب جبريل وميكائيل
واسرافيل اشف صاحب هذا الكتاب بحولك وقوتك
وجبروتك يا ارحم الراحمين **فصل** وقد قال
بعض اصحابنا يكتب للمعسرة اذا عسر عليها الولادة
في جام او انية نظيفة بسم الله الرحمن الرحيم لا اله الا
الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد
لله رب العالمين كانهم يوم يرونها لم يلبثوا الا عشية
او ضحاها كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة

علیہ وسلم نے فرمایا اہل ذمہ سے مصافحہ نہ کرو **فصل** اور دعا میں آداب ہیں کہ
اپنے دونوں ہاتھ لمبے کرے اور اللہ تعالی کی تعریف بیان کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجے پھر اپنی حاجت مانگے اور اپنی دعا کی حالت میں آسمان کی طرف نہ
دیکھے اور جب فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر ملے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے کہ آپنے فرمایا اللہ تعالی سے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھوں سے مانگو **فصل**
اور قرآن سے پناہ لینی جائز ہے بسبب فرمانے اللہ عز وجل کے پس تو شیطان مردود سے
اللہ عز وجل کی پناہ مانگ اور بسبب فرمانے اللہ عز وجل کے تو کہہ کہ میں صبح کے رب کی
پناہ لیتا ہوں، تو کہہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں اور بسبب اس چیز کے جو مروی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی بیمار ہوتے تھے تو اپنے نفس پر معوذتین پڑھتے
تھے اور دم کر لیتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے میں اللہ بزرگ کے منہ کی
اور اسکے پورے کلموں کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اسنے پیدا کی اور
پھیلائی اور پیدا کی اور ہر ایک جاندار کی برائی سے میرا پروردگار اسکے ماتھے کے
بالوں کو پکڑنے والا ہے اور اسیطرح قرآن مجید سے اور اللہ تعالی کے ناموں سے منتر کرنا
جائز ہے بسبب فرمانے اللہ عز وجل کے اور ہم قرآن سے وہ چیز اتارتے ہیں جو مومنوں
کیلئے شفا اور رحمت ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا اور یہ کتاب ہے کہ ہمنے اسکو اتارا
برکت والی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد کے لئے منتر کرو کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر
سے سبقت کرتی تو البتہ نظر بد سبقت کرتی اور اس قول کے فرمانے میں حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے حق میں تھا **فصل** اور
تپ والے کیلئے وہ چیز لکھکر اسپر لٹکائی جائے جو امام احمد بن حنبل سے مروی ہے انہوں
نے کہا مجھے تپ ہوا تو میرے لئے بسبب تپ کے لکھا گیا اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے
والا ہے اور ساتھ اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں اے آگ تو حضرت ابراہیم پر سرد اور سلامتی
ہو جا اور انہوں نے اس سے فریب کا ارادہ کیا تھا پس ہم نے انکو نقصان پانے والے کر دیا
اے اللہ جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار اس کتاب والے کو اپنی طاقت اور
اپنی قوت اور اپنی توانائی سے شفا دے اے رحم کرنیوالوں کے بڑے رحم کرنیوالے **فصل**
اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے اور تکلیف پانیوالی عورت کے لئے جب اسپر جننا مشکل
ہو جائے کسی پیالے میں یا برتن پاک میں (یہ) لکھا جاوے اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
رحم کرنیوالا ہے بجز اللہ بردبار بزرگ کے کوئی معبود برحق نہیں پاکی ہے اللہ کو جو عرش
عظیم کا پروردگار ہے سب تعریف اللہ ہی کو ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے گویا کہ جس دن اسکو دیکھینگے
نہیں رہے تھے مگر ایک شام یا صبح گویا کہ وہ جس دن دیکھینگے جو وعدہ دیے جاتے ہیں نہیں ... کی انہوں

مِن نَّهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ثُمَّ يَغْسِلُ
وَيُسْقَى مِنْهُ بَعْضُهُ مَا بَقِيَ عَلَى صَدْرِهَا وَكَذَلِكَ يَجُوزُ الرُّقْيَةُ مِنَ
النَّمْلَةِ وَغَيْرِهَا كَالْعَقَارِبِ وَالْحَيَّاتِ وَالْبَرَاغِيثِ وَالْبَقِّ
لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي
حُمَةٍ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
صَلَّى اللهُ عَلَى نُوحٍ وَعَلَى نُوحٍ السَّلَامُ لَمْ تَلْدَغْهُ عَقْرَبٌ تِلْكَ
اللَّيْلَةَ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
لَمْ تَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَيَجُوزُ النَّفْثُ فِي الرُّقْيَةِ وَيُكْرَهُ
التَّفْلُ **فَصْلٌ** وَيَغْسِلُ الْعَائِنُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ
وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَ إِزَارِهِ فِي
إِنَاءٍ ثُمَّ يُصَبُّ الْمَاءُ عَلَى الْمَرِيضِ لِمَا رَوَى أَبُو أُمَامَةَ بْنُ
سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ فَرَآهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ
فَعَجِبَ مِنْهُ فَقَالَ بِاللهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ
فِي خِدْرِهَا أَوْ قَالَ جِلْدَ فَتَاةٍ فَلُبِطَ بِهِ حَتَّى مَا يَرْفَعُ
رَأْسَهُ قَالَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ أَحَدًا قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا أَنَّ
عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ لَهُ كَذَا وَكَذَا فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا عَامِرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ عَلَامَ يَقْتُلُ
أَحَدُكُمْ أَخَاهُ إِذَا رَأَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ قَالَ
ثُمَّ أَمَرَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ لَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ
وَظَهْرَ كَفَّيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَغَسَلَ صَدْرَهُ وَدَاخِلَ إِزَارِهِ وَ
رُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ فِي الْإِنَاءِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ أَمَرَ
بِهِ فَصُبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَكُفِئَ الْإِنَاءُ مِنْ خَلْفِهِ حَسِبْتُهُ
قَالَ فَأَمَرَهُ فَحَسَا مِنْهُ حَسَوَاتٍ فَرَاحَ مَعَ الرَّكْبِ وَإِنِ
اغْتَسَلَ غُسْلًا كَامِلًا ثُمَّ صُبَّ الْمَاءُ عَلَى الْمَعِينِ كَانَ
أَكْمَلَ **فَصْلٌ** وَالتَّعَالُجُ فِي الْأَمْرَاضِ جَائِزٌ
بِالْحِجَامَةِ وَالْفَصْدِ وَالْكَيِّ وَشُرْبِ الْأَدْوِيَةِ بِكُلِّ الْأَشْيَاءِ
وَقَطْعِ الْعُرُوقِ وَالْبَطِّ وَقَطْعِ الْعُضْوِ عِنْدَ وُقُوعِ الْأَكِلَةِ

دن سے پہونچانا ہے پیغام کا پس نہیں ہلاک کیے جاوینگے مگر قوم فاسق پھر اُسے دہویا
جاوے اور اُسمین سے پلایا جاوے اور جو باقی رہے اُسکے سینے پر چھڑکا جاوے اور اسیطرح چیونٹی
وغیرہ کی بھی منتر کرنا جائز ہے جیسے بچھو اور سانپ اور پسون اور مچھر کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہر ایک زہر دار سے منتر کرنیکی اجازت دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص شام کے وقت تین بار کہے یا اللہ نوح ع پر رحمت بھیج اور نوح ع پر سلام ہو
تو اُس رات مین اُسے بچھو نکاٹے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص شام کے وقت تین بار کہے مین اللہ کے پورے سب کلمون سے اُس چیز کی برائی
سے جسکو اُس نے پیدا کیا ہے پناہ لیتا ہون تو اُس رات مین اُسے کوئی زہر ضرر نہ دیگی
اور منتر مین پہونک مارنا درست ہے اور (جس پہونک مین) تہوک نکلے مکروہ ہے
فصل اور نظر لگانیوالا اپنا منہ اور دونون ہاتہ اور دونون کہنیان اور دونون
گھٹنے اور دونون پاؤن کے اطراف اور اپنے تہبند کے اندر کو ایک برتن مین دہووے
پھر وہ پانی بیمار پر ڈالا جاوے اسلیے کہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ وہ
نہا رہا تہا پس اُسے عامر بن ربیعہ نے دیکہا اور اُس سے تعجب کیا اور کہا اللہ کی قسم مین نے
آج کے دن جیسا (کوئی دن) نہیں دیکہا اور نہ کسی عورت پردہ نشین کا چمڑا دیکہا یا
کہا کسی جوان عورت کا چمڑا۔ پس ابو امامہ کو فالج ہو گیا یہانتک کہ اپنا سر اُٹہانے سے بھی
عاجز ہو گیا راوی نے کہا صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین یہ امر بیان کیا آپ نے
فرمایا کیا تم کسی کو تہمت لگانا چاہتے ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (تہمت) تو
نہین دیتے البتہ عامر بن ربیعہ نے ابو امامہ کو ایسے اور ایسے کلمات کہے تہے پس ابو امامہ کو
بہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور عامر کو بہی بلایا اور فرمایا پاکی ہے اللہ کو تم مین سے
کوئی اپنے بہائی کو کیون قتل کرتا ہے جب وہ کوئی ایسی چیز دیکہے جو اُسے اچہی لگے تو
مناسب ہے کہ اُسکے لیے دعا برکت کرے راوی نے کہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر
کو اُسکے لیے نہانے کا حکم دیا تو اُسنے اپنے منہ کو اور اپنی دونون ہتہیلیون کی پشتون کو
اور اپنی دونون کہنیون کو دہویا اور اپنے سینہ کو اور اپنے تہبند کے اندر کو اور اپنے دونون
گھٹنون کو اور دونون قدمون کو یعنی اُنکے ظاہر اور باطن کو ایک برتن مین دہویا پہر اُس
پانی کی بابت حکم دیا تو اُسکے سر پر ڈالا گیا اور برتن اُسکے پیچہے اوندہا کیا گیا مین خیال
کرتا ہون کہ ابو امامہ نے کہا آپنے اُسے حکم دیا تو اُسنے اُس پانی سے گہونٹ گہونٹ کئی بار پیا پہر
سوارون کے ساتھ چلنے لگا اور اگر نظر لگانے والا غسل کامل کرے پہر وہ پانی نظر لگے ہوے پر ڈالا جاوے تو
زیادہ کامل ہوگا **فصل** اور سینگی لگانے سے اور فصد لینے اور داغ کرنے اور دواؤن کے
پینے سے اور رگون کے کاٹنے اور زخمون کے چیرنے سے اور عضو مین خارش پڑجانیکے وقت

فيه وخوف التعدي الى بقية البدن وقطع البواسير وكل ما
فيه صلاح الجسد لما روي ان النبي صلى الله عليه وسلم
احتجم وشاور الطبيب فقال للطبيبين انما ايكم
طب فقالوا يا رسول الله هل في الطب خير فقال صلى
الله عليه وسلم ان الذي انزل الداء انزل الدواء وسئل
الامام احمد عن الكي فقال الاعراب قد تفعله قد
كوى النبي صلى الله عليه وسلم وقد فعله الصحابة وقال في
موضع اخر قطع عمران بن حصين رض عرق النسا وعن الامام
احمد رح رواية اخرى كراهية ذلك واما التداوي بمحرم
كالخمر والسم والميتة وشيء نجس فغير جائز وكذلك بالبان
الاتان الاهلية لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال ما جعل شفاء امتي فيما حرم عليها والحقنة مكروهة
الا عند الضرورة ولا يجوز الفرار من الطاعون وان كان
خارجا من البلد لا يقدم عليه لئلا يكون عونا على هلاك
نفسه **فصل** ولا يخلو بامرأة ليست منه بمحرم
لان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ذلك وقال
ثالثهما شيطان ولان الشيطان يزين لهما المعصية
ولا ينظر الى امرأة شابة الا لعذر من شهادة او علاج
في المرض ويجوز النظر الى امرأة البرزة العجوز لعدم الافتتان
بها ولا يجتمع رجلان ولا امرأتان عريانين في لحاف
واحد وازار لان النبي صلى الله عليه وسلم نهى
عن ذلك ولان ذلك يودي الى ان ينظر احدهما عورة
الاخر وذلك منهي عنه ولانه لا يومن من ارتكاب
معصية بتزيين الشيطان بذلك **فصل**
فان كان له مملوك من ذكر او انثى وجب عليه الرفق
به ولا يكلفه من العمل ما لا يطيق ويكسوه ويطعمه
ويزوجه ان شاء ولا يكرهه على ذلك فان قصر في ذلك
عصى وامر ببيعه او عتقه ان شاء او يكاتبه ان
طلب العبد ذلك وقد جاء في الحديث ان اخر

اور بیمار کے باقی بدن میں تجاوز کر جانے کو وقت عضو کے کاٹنے سے اور بواسیر کے
کاٹنے سے اور ہر اُس چیز سے جسمیں جسم کی صلاحیت ہو بیماریوں کا علاج کرنا درست
ہے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور طبیب سے مشورہ کیا اور طبیبوں سے
فرمایا سوا اسکے نہیں کہ تمہارا فکر طب ہے پس انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا طب
میں بھلائی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس نے بیماری اتاری ہے اسی
نے دوا اتاری ہے اور امام احمدؒ سے داغ کرنیکی نسبت دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا
اسکو اعراب بے شک کیا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی داغ کیا اور صحابہؓ نے بھی کیا
اور دوسری جگہ میں کہا عمران بن حصینؓ نے عرق النسا کو کاٹا اور امام احمدؒ سے ایک اور
روایت ہے اسمیں اس امر کا مکروہ ہونا مذکور ہے اور حرام چیز جیسے شراب اور زہر اور مردار
اور پلید چیز سے دوا کرنا پس ناجائز ہے اور اسیطرح شہری گدہی کے دودھ سے بھی ناجائز ہے
اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جو چیز میری امت پر حرام کی
گئی ہے اسمیں انکی شفا نہیں رکہی گئی اور بجز ضرورت کے حقنہ کرنا مکروہ ہے، اور طاعون
سے بھاگنا جائز نہیں اور اگر خود شہر سے باہر ہو (اور شہر میں طاعون ہو) تو شہر
میں نہ آوے تاکہ اپنی جان کے ہلاک کرنے میں خود مددگار نہ ہو **فصل** اور
عورت سے خلوت نہ کرے جو اُس سے محرم نہ ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے
منع فرمایا ہے اور فرمایا بے شک تیسرا اُن میں شیطان ہے، اور بیشک شیطان اُن
دونوں کیلیے گناہ کو مزین کرکے دکہاتا ہے اور کسی جوان عورت کی طرف سوائے
کسی ضرورت کے نہ دیکھے مثلاً گواہی دینا ہو یا بیماری میں علاج کرتا ہو اور بوڑھی ننگے
سر والی عورت کی طرف دیکھنا درست ہے کیونکہ اسمیں فتنہ کا خوف نہیں اور نہ دو مرد اور
نہ دو عورتیں ایک لحاف میں اور ایک تہ بند میں ننگی ہو ویں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے منع فرمایا ہے اور اسلیے بھی (منع ہے) کہ یہ امر اس امر کی طرف پہونچاتا
ہے کہ اُن میں سے ایک دوسرے کا ستر دیکھے اور اس سے شریعت میں ممانعت
کی گئی ہے اور اسلیے بھی (منع ہے) کہ اسمیں شیطان کے زینت دینے کے سبب گناہ
کے مرتکب ہونے سے بے خوفی نہیں **فصل** پس اُسکے لیے اگر مرد یا عورت
غلام ہو تو اُسپر واجب ہے کہ اُسکے ساتھ نرمی کرے اور جس کام کی اُسے طاقت
نہ ہو اُسکے کرنے کی اُسے تکلیف نہ دیوے اور اُسے کپڑا پہناوے اور کہانا کہلاوے
اور اُسکا نکاح کر دیوے بشرطیکہ وہ خود نکاح کرنا چاہے اور اسمیں اُسپر جبر
نہ کرے پس اگر وہ اسمیں قصور کرے تو گناہگار ہوگا اور اُسکے بیچنے کا
حکم کیا جاوے یا اگر چاہے تو اُسے آزاد کرنیکا حکم دیوے یا اُسے مکاتب کرے بشرطیکہ غلام اس امر کو طلب کرے

اور حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری

وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة وما ملكت ايمانكم **فصل** وتكره المسافرة بالمصحف الى ارض العدو لئلا تتناوله ايدي المشركين الا ان يكون للمسلمين قوة ظاهرة والشوكة والغلبة فيجوز استصحابه ليقرأ فيه لئلا ينسى القرآن **فصل** ويستحب اذا نظر في المرآة ان يقول الحمد لله الذي سوى خلقي واحسن صورتي وزان مني ما شان من غيري لان ذلك مروي عن النبي صلى الله عليه وسلم **فصل** واذا طنت اذنه يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويقول ذكر الله من ذكرني بخير لانه مروي عن النبي صلى الله عليه وسلم **فصل** ويقول اذا اشتكى بدنه او اعضاؤه ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من اشتكى منكم شيئا او اشتكى اخ له فليقل ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك امرك في السماء والارض كما رحمتك في السماء والارض اغفر لنا حوبنا وخطايانا يا رب الطيبين انزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على الوجع الذي به فانه يبرأ باذن الله تعالى **فصل** واذا رأى شيئا يتطير منه قال اللهم لا يأتي بالحسنات الا انت ولا يذهب بالسيئات الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله لانه مروي عن النبي صلى الله عليه وسلم **فصل** ويستحب اذا رأى بيعة او كنيسة او سمع صوت شبور او صوت ناقوس او رأى جمعا من المشركين واليهود والنصارى ان يقول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا لا نعبد الا اياه فان ذلك مروي عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال غفر الله له بعدد اهل الشرك ويقول اذا سمع صوت الرعد والصواعق اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك ويقول اذا رأى الريح اللهم اني اسألك خيرها وخير ما ارسلت به و

وصیت تاکہ انکو نگاہ رکہنا ہے) اور انکو نگاہ رکہنا جنکو تمہارے داہنے ہاتہ مالک ہوئے (یعنے غلام) **فصل** اور دشمن کے ملک کی طرف قرآن مجید کو ساتہ لیکر سفر کرنا مکروہ ہے تاکہ وہ مشرکون کے ہاتہ مین نہ آجاوے البتہ اُس صورت مین درست ہے کہ جب مسلمانون کے لیے خوف ظاہر اور دبدبہ اور غلبہ ہو تو اُس وقت اسے ساتہ لیجانا جائز ہے تاکہ اُسمین پڑہا جاوے تاکہ قرآن بہول نہ جاوے **فصل** اور جب شیشے مین دیکہے تو یہ کہنا مستحب ہے سب تعریف اللہ ہی کو ہے جس نے میری پیدایش کو درست کیا اور میری صورت اچہی بنائی اور زینت ناک بنائی میری وہ چیز جو دوسرے کی بری بنائی کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **فصل** اور اگر اُس کا کان آواز کرے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجے اور کہے اللہ اُسے یاد کرے جس نے مجہہ کو بہلائی سے یاد کیا کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **فصل** اور جب اُسکا بدن یا اُسکے اعضاء بیمار ہون تو وہ چیز کہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جو تم مین سے کچہہ بیمار ہو یا اُس کا کوئی بہائی بیمار ہو تو چاہیئے کہ یہ کہے ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان مین ہے تیرا نام پاک ہے آسمان اور زمین مین تیرا ہی حکم ہے جیسے کہ آسمان اور زمین مین تیری رحمت ہے ہمارے لیے ہمارے گناہ اور خطائین بخشدے اے پاکون کے پروردگار اپنی رحمت سے رحمت اور اپنی شفاؤن سے شفا اُس درد پر جو اسکو ہے اتار پس تحقیق وہ اللہ تعالے کے اذن سے اچہا ہو جائیگا **فصل** اور جب ایسی چیز دیکہے جس سے بدشگونی کرتا ہو تو کہے یا اللہ سوا تیرے نیکیون کو کوئی نہین لاتا اور سوا تیرے برائیون کو کوئی دور نہین کرتا اور اللہ تعالے کے سوا گناہ سے پہرنا اور نیکی کی قوت نہین کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **فصل** اور جب کسی گرجا کو یا یہود کے عبادت خانہ کو دیکہے یا بوق یا ناقوس کی آواز سنے یا مشرکون اور یہودیون اور نصاری کا مجمع دیکہے تو یہ کہنا مستحب ہے مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین وہ اکیلا معبود ہے ہم بجز اُسکے کسی کی عبادت نہین کرتے کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور آپنے فرمایا اُسے اللہ تعالی اہل شرک کی گنتی کے برابر بخشدیگا اور جب رعد اور کڑک کی آواز سُنے تو کہے یا اللہ ہمکو اپنے غضب سے قتل نہ کیجیو اور ہمکو اپنے عذاب سے ہلاک نہ کیجیو اور ہمکو اس سے پہلے عافیت دے اور جب آندہی کو دیکہے تو کہے یا اللہ اسکی بہلائی اور اُس چیز کی بہلائی جسکے ساتہ یہ بہیجی گئی ہے مین تجہہ سے ہی مانگتا ہون

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ **فَصْلٌ** وَ
اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهِ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ
اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْصَفْقَةً خَاسِرَةً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ
هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاِذَا
رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَ
السَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **فَصْلٌ**
وَاِذَا رَاٰى مُبْتَلًى قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ
بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا
فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعَافِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كَائِنًا مَّا كَانَ اَبَدًا
مَا عَاشَ **فَصْلٌ** وَيَقُوْلُ لِلْحَاجِّ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرِهٖ
تَقَبَّلَ اللّٰهُ نُسُكَكَ وَاَعْظَمَ اَجْرَكَ نَفَقَتَكَ لِمَا رُوِيَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ **فَصْلٌ**
وَاِذَا عَادَ مَرِيْضًا مُسْلِمًا فَرَاٰهُ مَنْزُوْلًا بِهٖ مَوْتٌ فَقَالَ مَا
رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْمَوْتُ فَزَعٌ
فَاِذَا بَلَغَ اَحَدَكُمْ وَفَاةُ صَاحِبِهٖ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ
فِي الْمُحْسِنِيْنَ وَاجْعَلْ كِتَابَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى عَقِبِهٖ
فِي الْاٰخِرِيْنَ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَيُسْتَحَبُّ
اَيْضًا اَنْ يُّشِيْرَ عَلَيْهِ بِالتَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخُرُوْجِ
مِنَ الْمَظَالِمِ وَالْوَصِيَّةِ بِثُلُثِ مَالِهٖ لِلْاَقَارِبِ الْفُقَرَاءِ
مِنْهُمُ الَّذِيْنَ لَا يَرِثُوْنَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا فَلِلْفُقَرَاءِ وَ
الْمَسَاكِيْنِ وَالْمَسَاجِدِ وَالْقَنَاطِيْرِ وَوُجُوْهِ الْبِرِّ وَالْخَيْرِ
فَصْلٌ يَقُوْلُ حِيْنَ يَضَعُ الْمَيِّتَ فِيْ قَبْرِهٖ مَا
رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا
وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقَبْرِ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ اِذَا حَثَى التُّرَابَ عَلَى الْمَيِّتِ

اور اُسکی برائی سے اور اُس چیز کی برائی سے جسکے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے مین تیری ہی پناہ لیتا ہون
فصل اور جب بازار مین آوے تو وہ چیز کہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے
تھے یا اللہ اس بازار کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جو اُسمین ہے مین تجھسے مانگتا
ہون اور اُسکے شر سے اور اُس چیز کے شر سے جو اُسمین ہے تیری ہی پناہ لیتا ہون
یا اللہ مین تیری پناہ لیتا ہون کہ مین اُسمین جھوٹی قسم کو یا بیع نقصان والی کو
پہونچون بجز اللہ کے کوئی معبود نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کا
ملک ہے اور اُسی کو سب تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے
نہین مرتا اُسی کے ہاتھ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب چاند کو دیکھے تو
کہے یا اللہ اسکو ہمپر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ چڑھا (اے چاند) میرا رب اور تیرا
رب اللہ عز وجل ہے **فصل** اور جب کسی کو بلا مین مبتلا دیکھے تو کہے تمام تعریف
اُس اللہ کو ہے جس نے مجھکو اُس چیز سے آرام دیا جسمین تجھکو مبتلا کیا اور تجھپر اور
بہتیرون پر اُن لوگون مین سے جنکو اُسنے پیدا کیا مجھکو فضیلت دی بے شک
اللہ تعالی اُسے اُس بلا سے جبتک وہ زندہ رہیگا آرام دیگا خواہ وہ کوئی سی بلا ہو **فصل**
اور حاجی کو چاہیے جب وہ سفر سے آوے یہ کہے اللہ تعالی تیری عبادت کو قبول فرماوے اور تیرا ثواب
بڑا کرے اور تیرے خرچ کا بدلہ دیوے اسلیے کہ حضرت عمر رض سے مروی ہے کہ وہ اس دعا کو پڑہا کرتے تھے **فصل**
اور جب کسی بیمار مسلمان کی بیمار پرسی کرے اور اُسے قریب الموت دیکھے تو وہ کہے جو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا موت گھبراہٹ ہے جب تم مین سے کسیکو
اپنے رفیق کی موت (کی خبر) پہونچے تو چاہیے کہ کہے ہم اللہ ہی کے ہو رہے اور تحقیق
اسی کی طرف لوٹنے والے ہین اور تحقیق ہم اپنے رب کی طرف البتہ لوٹنے والے
ہین یا اللہ اسے اپنے پاس نیکون مین لکھ اور اُسکی کتاب علیین مین کر اور اسکے بعد
پچھلون مین خلیفہ بن اور اُسکے ثواب سے ہمکو محروم نہ رکھ اور ہمکو اسکے پیچھے فتنے
مین نہ ڈال اور اُس بیمار کی طرف گناہون سے توبہ کرنیکا اور ظلمون سے نکلنے کا
اور قریبیون کے لیے اور اُن مین سے فقیرون کے لیے جو اُسکے وارث نہون
اپنے ثلث مال سے وصیت کرنے کا اشارہ کرنا بھی مستحب ہے اور اگر یہ نہون
تو اور فقیرون اور مسکینون اور مسجدون اور پُلون اور نیکی اور بھلائی کی
قسمون کے لیے **فصل** اور جب میت کو اسکی قبر مین رکھے تو وہ کہے جو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جب تم اپنے مردون کو قبر مین
رکھو تو کہو اللہ کے نام سے اور اللہ کے رسول کے دین پر اور جب میت
پر مٹی ڈالے تو کہے۔

إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِرَسُوْلِكَ وَإِيْمَانًا بِبَعْثِكَ هٰذَا مَا
وَعَدَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لِاَنَّ ذٰلِكَ
مَرْوِيٌّ عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ ذَرَّةٍ
مِنْ تُرَابٍ حَسَنَةٌ

فَصْلٌ فِيْ اٰدَابِ النِّكَاحِ

مِنْ اٰدَابِ النِّكَاحِ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ نِيَّةُ التَّزَوُّجِ امْتِثَالَ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ وَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوْا تَنَاسَلُوْا فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ وَلَوْ بِالسِّقْطِ فَيَعْتَقِدُ وُجُوْبَ النِّكَاحِ بِمَا بَيَّنَ الْاٰيَتَيْنِ وَالْخَبَرِ عِنْدَ عَدَمِ خَوْفِ الزِّنَا وَعِنْدَ وُجُوْدِهٖ لِيَخْرُجَ مِنَ الْخِلَافِ فِي الْجُمْلَةِ لِاَنَّ النِّكَاحَ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَاجِبٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ فَيَكُوْنُ لَهٗ ثَوَابُ الْمُمْتَثِلِ لِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَعْتَقِدُ مَعَ ذٰلِكَ اِحْرَازَ دِيْنِهٖ وَتَكْمِيْلَهٗ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ اَحْرَزَ نِصْفَ دِيْنِهٖ وَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِيْنِهٖ وَيَتَخَيَّرُ الْحَسِيْبَةَ اَجْنَبِيَّةً الْبِكْرَ وَاَنْ تَكُوْنَ مِنْ نِسَاءٍ يُعْرَفْنَ بِكَثْرَةِ الْوِلَادَةِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض لَمَّا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ بِالثَّيِّبِ فَقَالَ لَهٗ اَفَلَا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَاِنَّمَا شَرَطْنَا كَثْرَةَ الْوِلَادَةِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوْا تَنَاسَلُوْا فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ وَلَوْ بِالسِّقْطِ وَفِيْ بَعْضِ الْاَحَادِيْثِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ الْوَدُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ وَاِنَّمَا شَرَطْتُ الْاَجْنَبِيَّةَ وَلَا تَكُوْنُ مِنْ اَقَارِبِهٖ لِئَلَّا يَقَعَ بَيْنَهُمْ مُنَافَرَةٌ وَعَدَاوَةٌ مُؤَدِّيَةٌ اِلٰى قَطْعِ الْاَرْحَامِ الْمَاْمُوْرِ بِاِيْصَالِهَا وَلِهٰذَا امْتَنَعَ الشَّرْعُ الْجَمْعَ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ فِيْ عَقْدِ النِّكَاحِ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَتَزَوَّجَ سَلِيْطَةَ اللِّسَانِ وَلَا مُخْتَلِعَةً وَلَا مُتَوَاشِمَةً فَاِذَا تَزَوَّجَ فَلْيُحْسِنْ خُلُقَهٗ

اللہ دی ایمان لانے کو ساتھ تیرے اور اللہ دی سچا جاننے کے تیرے رسول کو اور اللہ دی ایمان لانے کے تیرے اٹھانے پر یہ وہ ہے جو اللہ نے اور اسکے رسول نے وعدہ کیا اور اللہ نے اور اسکے رسول نے سچ کہا اسلیے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اور انہوں نے کہا جو شخص یہ کام کرے تو اسکے لیے مٹی کے ہر ذرہ کے بدلے ایک نیکی ہوگی

فصل نکاح کے آداب میں

نکاح کے آداب میں سے یہ ہے کہ نکاح کرنے والے کی نیت اسمیں اللہ عزوجل کے حکم کو بجا لانے کی ہو جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے، اور اپنے میں سے رانڈوں کو نکاح کر دو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیکوکاروں کو اور جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے پس نکاح کرو تم عورتوں میں سے جو تمکو خوش لگے دو دو اور تین تین اور چار چار اور جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں ہے، تم نکاح کرو اور اولاد بڑھاؤ کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب دوسری امتوں پر فخر کرنیوالا ہوں اگرچہ کچا بچہ ہو پس ان دونوں آیتوں سے اور حدیث سے زنا سے بیخوف ہونیکے وقت اور اسکے پائے جانیکے وقت نکاح کے واجب ہونے کا اعتقاد کرے تاکہ ہر حال میں اختلاف سے نکلجاوے کیونکہ نکاح ابو داؤد کے نزدیک امام احمد کی روایت میں مطلقاً واجب ہے، پس اسکو اللہ عزوجل کے حکم کو بجا لانے کا ثواب ہوگا اور باوجود اسکے اپنے دین کے بچانے اور اسکے کامل کرنیکا بھی اعتقاد کرے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نکاح کیا پس تحقیق اسنے اپنا نصف دین بچا لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ نکاح کر لیتا ہے تو اپنا نصف دین کامل کر لیتا ہے اور اچھی ذات والی اجنبی بکر عورت کو پسند کرے اور یہ کہ وہ عورت اُن عورتوں میں سے ہو جو زیادہ جننے میں مشہور ہوں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبد اللہ سے جبکہ انہوں نے آپ کو اس امر کی خبر دی کہ انہوں نے اپنا نکاح بیوہ عورت سے کیا ہے فرمایا تو نے بکر عورت سے نکاح کیوں نہ کیا تاکہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی اور بچے زیادہ جننے کی شرط اس روایت کی وجہ سے کی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمودہ گذر چکی ہے کہ تم نکاح کرو اور اپنی اولاد بڑھاؤ کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب دوسری امتوں پر فخر کرنیوالا ہوں اگرچہ کچا بچہ ہو اور بعض حدیثوں میں ہے، آنحضرت صلعم نے فرمایا تم اپنا نکاح جننے والی پیار کرنیوالی عورت سے کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کے سبب فخر کرنیوالا ہوں اور میں نے اجنبیہ ہونے کی اور اسکے قریبیوں میں سے نہ ہونے کی اسلیے شرط لگائی ہے تاکہ انکے درمیان نفرت اور دشمنی نہ پیدا ہوجاوے اور وہ دشمنی قرابتوں کے قطع کر دینے کی حد تک نہ پہونچا دے جنکے جوڑنے کا حکم کیا گیا ہے اور اسی واسطے شرع نے دو بہنوں کو عقد میں جمع کرنے سے منع کیا ہے اور مناسب ہے کہ زبان دراز، خلع کرنیوالی اور گودنے والی عورت سے نکاح نہ کرے اور جب نکاح کرے تو عورت کے ساتھ اپنے اخلاق درست کرے

معها ولا يؤذها ولا يكرهها على مهرها فتختلع منه
ولا يشتم لها ابا ولا اما فان فعل ذلك كان الله ورسوله
بريئين منه قال النبي صلى الله عليه وسلم استوصوا
بالنساء خيرا فانهن عوان عندكم يعني اسراء وقد
جاء في بعض الآثار من تزوج امرأة بصداق ولا يريد
ان يؤديه اليها جاء يوم القيمة زانيا فان آذته المرأة
بلسانها وكان في ذلك فساد دينه فليشتر هو نفسه
منها او يلجأ الى الله عز وجل ويبتهل اليه بالدعاء
فانه يكفي وان صبر على ذلك كان كالمجاهد في سبيل
الله عز وجل وان طابت هي له بشيء من مالها من
غير اكراه فليأكله هنيئا مريئا وينبغي ان يجتهد فينظر
الى وجهها وبدنها من غير ان يخلو بها قبل العقد لئلا
يقع بقلبه شيء فيكرهها فيؤدي الى طلاقها و
مفارقتها عن قريب وفي ذلك وقوع في المكروه عند
الله عز وجل لان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما
من مباح ابغض الى الله تعالى من الطلاق والاصل
في ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال اذا قذف الله تعالى في قلب احدكم خطبة امرأة
فلينظر الى وجهها وكفيها فانه احرى ان يؤدم بينهما
وما روي عن جابر بن عبد الله انه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احدكم المرأة
فان استطاع ان ينظر الى ما يدعوه الى نكاحها فليفعل
فخطبت جارية فكنت اتخبأ لها حتى رأيت منها ما
دعاني الى نكاحها وتزوجها ذكره ابو داود في سننه
وينبغي ايضا ان تكون من ذوات الدين والعقل
لما روى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال تنكح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها
ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك وانما نص
النبي صلى الله عليه وسلم على ذات الدين لانها

اور اُسے تکلیف نہ دے اور اُسکے مہر کی نسبت اُسپر جبر نہ کرے ورنہ وہ اُس سے خلع کریگی اور
ماں باپ کی اُسے گالی نہ دے اگر ایسا کریگا تو اللہ اور رسول اُس سے بیزار ہونگے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے بھلائی کرنے کی مجھ سے وصیت لو کیونکہ وہ تمہارے
پاس قیدی ہیں عوان کے معنے قیدی ہیں اور بعض حدیثوں میں آیا ہے جو شخص
کسی عورت کو مہر کے بدلے نکاح کرے اور اُس مہر کا اُسے دینے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو وہ
قیامت کے دن زانی (کی ہیئت) میں آویگا اور اگر عورت اُسے اپنی زبان سے
تکلیف دے اور اُسمیں اُسکے دین کا بگاڑ ہے تو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو اُس عورت
سے خرید کرے یا اللہ عز وجل کیطرف پناہ پکڑے اور اُسکی طرف دعا اور زاری کرے
کیونکہ یہی اُسکو کافی ہوگا اور اگر اُسپر صبر کرے تو وہ اللہ تعالے کے رستہ میں جہاد کرنیوالے
کی طرح ہوگا اگر وہ عورت بغیر جبر کے اپنے مال میں سے خاوند کے لیے دینے میں خوش
ہو تو وہ اُسکو رچتا پچتا کھاوے اور مناسب ہے کہ کوشش کرے اور اُسکے مُنہ اور بدن
کو دیکھے سوائے اسکے کہ عقد کے پہلے اُسکے ساتھ خلوت کرے تاکہ اُسکے دل میں کوئی
بات نہ پڑ جاوے جسکی وجہ سے اُسے ناپسند کرے اور وہ بات تھوڑی ہی مدت میں اُسکی
طلاق اور جدائی کی طرف پہونچاوے اور اسمیں اللہ عز وجل کے نزدیک ایک بُری
بات میں داخل ہونا ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک
کوئی مباح طلاق سے زیادہ بُرا نہیں اور اسمیں اصل وہ چیز ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالے تم میں سے کسی کے دل
میں کسی عورت کا خطبہ ڈالے تو چاہیے کہ اُسکے منہ اور ہاتھوں کی طرف
دیکھے کیونکہ یہ بہت لائق ہے کہ اُن میں ہمیشہ کی الفت ڈالے اور اسمیں وہ چیز
(اصل ہے) جو جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص عورت کو خطبہ کرے تو اگر اُسکے اُس چیز
کی طرف دیکھنے کی طاقت ہو جو اُسے نکاح کی خواہشمند کرے تو دیکھے پس میں ایک
لڑکی کو نکاح کی درخواست کی تو میں اُسکے دیکھنے کے لیے چھپا رہتا تھا یہانتک کہ
میں اُس سے وہ چیز دیکھ لی جس نے مجھے اُسکے نکاح کرنے اور جوڑا بنانے کا خواہشمند کردیا
اسکو ابو داؤد نے اپنی سنن میں بیان کیا اور مناسب ہے کہ عورت دین والی اور عقل والی
ہو اسلیے کہ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا عورت چار
چیزوں کے واسطے نکاح کی جاتی ہے اسکے مال کے واسطے اور اسکی اچھی ذات کے واسطے اور اسکے
حسن کے واسطے اور اُسکے دین کے واسطے پس تو دین والی سے کامیاب ہو (یعنے اُس سے نکاح کر)
تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت کی اسلیے تصریح فرمائی ہے کہ

تعين الزوج على معيشته وتقنع باليسير والباقيات يوقعنه
في الوزر والوبال الا ان يسلمه الله تعالى من ذلك وقد فسر
اكثر المفسرين قوله عز وجل فالآن باشروهن وابتغوا ما
كتب الله لكم المباشرة بالجماع والابتغاء بالولد اي اطلبوا
الولد بالمباشرة وكذلك ينبغي للمرأة ان تنوي بذلك
تحصين فرجها والولد والثواب الجزيل عند الله بالصبر
عند الزوج وعلى الحبل والولادة وتربية الولد لما روي زياد
ابن ميمون عن انس بن مالك قال ان امرأة كان يقال لها
الحولاء عطارة من اهل المدينة دخلت على عائشة فقالت يا
ام المؤمنين زوجي فلان اتزين له كل ليلة واتطيب كاني
عروس زفت اليه فاذا اوى الى فراشه دخلت عليه في
لحافه والتمس بذلك رضاء الله تعالى حول وجهه عني اراه
ابغضني فقالت اجلسي حتى يدخل رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقالت فبينما انا كذلك اذ دخل رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال ما هذه الريح التي اجدها اتتكم
الحولاء هل ابتعتم منها شيئا قالت عائشة لا والله يا رسول الله
فقصت الحولاء قصتها فقال صلى الله عليه وسلم لها اذهبي
واسمعي واطيعي له قالت افعل يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم فما لي من الاجر قال صلى الله عليه وسلم ما من امرأة
رفعت من بيت زوجها شيئا ووضعته تريد به الاصلاح
الا كتب الله تعالى لها حسنة ومحى عنها سيئة ورفع لها
درجة وما من امرأة حملت من زوجها حين تحمل الا كان
لها من الاجر مثل القائم ليله والصائم نهاره والغازي
في سبيل الله تعالى وما من امرأة يأتيها طلق الا كان
لها بكل طلقة عتق نسمة وبكل رضعة عتق رقبة فاذا
فطمت ولدها ناداها مناد من السماء ايتها المرأة قد كفيت
العمل فيما مضى فاستأنفي العمل فيما بقي قالت عائشة قد اعطي النساء
كثيرا فما بالكم يا معشر الرجال فضحك رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم قال ما من رجل اخذ بيد امرأته

خاوند کو زندگی پر مدد کرتی ہے اور تھوڑے پر قناعت کرتی ہے اور باقی عورتیں اُسے گناہ اور
وبال میں ڈالتی ہیں ہاں اگر اللہ اُسے اس سے سلامت رکھے (تو ممکن ہے) اور اکثر مفسروں
نے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں پس اب اُنسے مباشرت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے لیے
لکھا ہے مباشرت کی جماع سے تفسیر کی ہے اور ابتغاء کی ولد سے تفسیر کی ہے مطلب یہ
کہ اولاد مباشرت سے طلب کرو اور اسی طرح عورت کے لیے بھی لائق ہے کہ نکاح میں اپنی
فرج کے بچانے کی اور اولاد کی اور خاوند کے پاس صبر کرنے اور حمل اور جننے میں اور بچے
کی پرورش کرنے میں صبر کرنے پر اللہ کے نزدیک ثواب کی نیت کرے اسلیے کہ زیاد بن میمون
نے حضرت انس بن مالک رضہ سے روایت کی انہوں نے کہا ایک عورت تھی جسے حولاء عطر
فروش کہا جاتا تھا مدینہ والوں میں سے تھی وہ حضرت عائشہ رضہ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے
ام المومنین میرا خاوند فلاں شخص ہے میں اسکے لیے ہر رات میں زینت کرتی ہوں اور
خوشبو لگاتی ہوں گویا کہ میں نئی بیاہی ہوئی اُسکی طرف بھیجی گئی ہوں پھر جب وہ اپنے
بستر پر آتا ہے میں اسکے پاس اُسکے لحاف میں جاتی ہوں اور میں اس کام میں اللہ تعالیٰ
کی رضامندی چاہتی ہوں اور وہ مجھ سے منہ پھیر لیتا ہے میں خیال کرتی ہوں کہ شاید اُسنے مجھے
بُرا جانا ہے پس حضرت عائشہ رضہ نے اُسے کہا کہ بیٹھ یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاویں
حولاء نے کہا میں اس حال میں تھی کہ ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہ
کیسی خوشبو ہے جسے میں پاتا ہوں کیا تمہارے پاس حولاء آئی ہے اور اُس سے تمنے کچھ خریدا ہے عائشہ
نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم ہمنے کچھ نہیں خریدا پس حولاء نے اپنا قصہ بیان کیا تو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تو جا اور اُسکا حکم سُن اور اُسکی فرمانبرداری کر حولاء نے کہا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا ہی کرونگی پس میرے لیے کیا ثواب ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو عورت اپنے خاوند کے گھر سے کوئی چیز اُٹھاوے اور اُسے کہیں اور رکھے اور اُس میں اُسکا ارادہ سنوارنے
کا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اس سے ایک برائی دور کر دیتا ہے اور
اُسکا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور جو عورت اپنے خاوند سے حاملہ ہو تو اسکے لیے رات بھر کھڑا
رہنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے اور اللہ کے رستے میں جنگ کرنیوالے جیسا ثواب ملتا
ہے اور جو عورت کہ اُسے دردزہ ہووے تو اُسکے لیے ہر ایک دردزہ کے بدلے ایک جان آزاد
کرنیکا ثواب ہوتا ہے اور ہر ایک دودھ پلانے کے بدلے ایک گردن کے آزاد کرنیکا ثواب ہوتا ہے
پھر جب وہ اپنے بچے کا دودھ چھڑاتی ہے تو ایک پکارنیوالا اُسے آسمان سے پکارتا ہے کہ اے عورت
تحقیق تونے اپنے کام کو گذشتہ زمانہ میں پورا کیا پس اب باقی زمانہ میں نئے سر سے
شروع کر حضرت عائشہ رضہ نے کہا تحقیق عورتیں بہت کچھ دیگئی ہیں پس اے گروہ
مردوں کے تمہارا کیا حال ہے تو رسول اللہ صلعم ہنس پڑے پھر فرمایا جو آدمی اپنی عورت کا ہاتھ پکڑ

يُرَاوِدُهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَانَقَهَا فَعَشْرُ
حَسَنَاتٍ فَاِذَا اَتَاهَا كَانَ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَاِذَا
قَامَ لِيَغْتَسِلَ لَمْ يَمُرَّ الْمَاءُ عَلٰى شَعْرَةٍ مِّنْ جَسَدِهٖ اِلَّا تُكْتَبُ لَهٗ
حَسَنَةٌ وَّيُمْحٰى عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَّتُرْفَعُ لَهٗ دَرَجَةٌ وَّمَا يُعْطٰى بِغُسْلِهٖ
خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِهِ الْمَلٰئِكَةَ
يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ قَامَ فِيْ لَيْلَةٍ قَرَّةٍ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ
يَتَيَقَّنُ بِاَنِّيْ رَبُّهٗ اُشْهِدُكُمْ بِاَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَعَنِ ابْنِ
الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ
يَعْنِيْ مَاْسُوْرَاتٍ لَا يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا وَاِنَّمَا اَخَذْتُمُوْهُنَّ
بِاَمَانَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ
مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُ الرِّجَالِ مِنْ
اُمَّتِيْ خِيَارُهُمْ لِنِسَآئِهِمْ وَخَيْرُ النِّسَآءِ مِنْ اُمَّتِيْ خَيْرُهُنَّ
لِاَزْوَاجِهِنَّ يُرْفَعُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اَجْرُ
اَلْفِ شَهِيْدٍ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرِيْنَ مُحْتَسِبِيْنَ وَ
تَفْضُلُ اِحْدٰهُنَّ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ كَفَضْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَدْنٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ وَخَيْرُ النِّسَآءِ مِنْ اُمَّتِيْ
مُيَسِّرَةٌ زَوْجَهَا فِيْ كُلِّ شَيْءٍ يَهْوَاهُ مَا خَلَا مَعْصِيَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى
عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ الرِّجَالِ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ تَلَطَّفَ بِاَهْلِهٖ لُطْفَ
الْوَالِدَةِ بِوَلَدِهَا يُكْتَبُ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ
اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرِيْنَ مُحْتَسِبِيْنَ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمَرْاَةِ
اَجْرُ اَلْفِ شَهِيْدٍ وَّلِلرَّجُلِ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَوَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْمَرْاَةَ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الرَّجُلِ وَ
اَفْضَلُ ثَوَابًا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ لِلرَّجُلِ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَاتٍ
فَوْقَ دَرَجَاتِهٖ بِرِضَاءِ زَوْجَتِهٖ عَنْهُ وَدُعَآئِهَا لَهٗ اَوَمَا عَلِمْتَ
اَنَّ اَعْظَمَ وِزْرٍ بَعْدَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ الْمَرْاَةُ اِذَا عَصَتْ
زَوْجَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي الضَّعِيْفَيْنِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُكُمْ عَنْهُمَا

اور اسے بہلاوے تو اللہ تعالیٰ اسکے لیے ایک نیکی لکھدیتا ہے اور اگر اسے گلے لگا دے تو دس
نیکیاں لکھدیتا ہے اور جب اس سے جماع کرے تو یہ دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے سب سے بہتر
ہوگا پھر جب نہانے کو کھڑا ہو تو جو پانی اسکے جسم سے کسی بال پر گذرتا ہے اسکے لیے ایک
نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک برائی مٹ جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور جو
کچھ وہ اپنے نہانے کے بدلے میں دیا جاتا ہے وہ تمام دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے
اور تحقیق اللہ تعالیٰ اسکے سبب فرشتوں سے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے تم میرے بندے کی طرف دیکھو سرد
رات میں اٹھکر جنابت سے نہاتا ہے یقین کرتا ہے کہ میں اسکا رب ہوں تم اس امر کے
گواہ ہو کہ میں نے اسے بخشدیا اور مبارک بن فضالہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت حسین سے روایت کی انہوں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے حق میں مجھسے وصیت لو کیونکہ وہ تمہارے
پاس عوان ہیں یعنی قیدی ہیں وہ اپنی جانوں کے کچھ بھی مالک نہیں ہیں اور بیشک تم نے
انہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی امانت سے پکڑا ہے اور اللہ عزوجل کے کلمے سے انکی فرجوں کو
حلال کیا ہے اور عبادہ بن کثیر سے مروی ہے انہوں نے عبداللہ جریری سے انہوں نے میمونہ رضی اللہ عنہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری امت سے وہ بہتر مرد ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہیں اور میری امت میں سے
وہ عورتیں بہتر ہیں جو اپنی خاوندوں کے لیے بہتر ہیں انمیں سے ہر ایک عورت کے لیے ہر دن
اور رات میں ایسے ہزار شہید کا ثواب بلند کیا جاتا ہے جو اللہ کے رستہ میں صابر ہو کر طالب
ثواب ہو کر قتل کیے گئے اور انمیں سے ایک حور عین پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسے کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تم میں سے ادنے شخص پر ہے اور میری امت میں سے بہتر
عورتوں میں سے وہ ہے جو اپنے خاوند پر ہر ایک چیز میں جسکی وہ خواہش کرے آسانی کر دیتی ہے
آوے بشرطیکہ اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ ہو اور میری امت سے بہتر مرد وہ ہے جو اپنی
بیوی سے ایسی مہربانی کرے جیسے ماں اپنے بیٹے پر مہربانی کرتی ہے انمیں سے ہر ایک مرد کے
لیے ہر دن اور رات میں ایسے سو شہید کا ثواب ہے جو قتل کیے گئے پس حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ عورت کے لیے ہزار شہید کا اور مرد کے لیے سو شہید کا
ثواب کسطرح ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ عورت اجر میں
بڑھکر ہے اور ثواب میں افضل ہے کیونکہ اللہ عزوجل مرد کے لیے اسکی بیوی کے راضی ہونے
اور اپنے خاوند کے لیے اسکے دعا کرنے کے سبب جنت میں اسکے درجوں سے بڑھکر درجے بلند
کریگا کیا تو نے معلوم نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے سوا باقی گناہوں میں سے بڑا
بڑا گناہ عورت کا ہے جب وہ اپنے خاوند کی نافرمانی کرے پس خبردار دو ضعیفوں کے بارے میں اللہ سے
ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی بابت تم سے پرسش کرنے والا ہے

اليتيم والمرأة فمن احسن اليهما فقد بلغ الى الله عز وجل
ورضوانه ومن اساء اليهما فقد استوجب من الله سخطه
وحق الزوج كحقي عليكم فمن ضيع حقي فقد ضيع حق الله
ومن ضيع حق الله فقد باء بسخط من الله ومأواه جهنم
وبئس المصير وعن ابي جعفر محمد بن علي عن جابر بن
عبد الله قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو في نفر من اصحابه اذ اقبلت امرأة حتى قامت على رأسه ثم
قالت السلام عليك يا رسول الله انا وافدة النساء اليك
ليست امرأة يبلغها مسيري اليك الا اعجبها ذلك يا رسول
الله ان الله تعالى رب الرجال ورب النساء وآدم ابو الرجال
وابو النساء وحواء ام الرجال وام النساء فالرجال اذا خرجوا
في سبيل الله عز وجل فقتلوا فاحياء عند ربهم يرزقون
واذا اجرحوا فلهم من الاجر مثل ما علمت ونحن نجلس عليهم
ونخدمهم فهل لنا من الاجر شيء قال صلى الله عليه وسلم
نعم اقرئي عني النساء السلام وقولي لهن ان طاعة
الزوج واعترافا بحقه تعدل ما هنالك وقليل منكن
يفعله وعن ثابت عن انس قال جئن بعث النساء الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ذهب
الرجال بالفضل وبالجهاد في سبيل الله تعالى فما لنا من
عمل ندرك به عمل المجاهدين في سبيل الله قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم مهنة احداكن في بيتها
تدرك عمل المجاهدين في سبيل الله عز وجل وعن عمران
ابن حصين قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم هل على
النساء جهاد فقال صلى الله عليه وسلم نعم جهادهن
الغيرة يجاهدن انفسهن فان صبرن فهن مجاهدات
فان رضين فهن مرابطات ولهن اجران اثنان فينبغي
للزوجين ان يعتقدا هذا الثواب المذكور في هذا الحديث
وما قبلها عند العقد في الجماع جميعا واداء الحق الواجب على
كل واحد منهما للآخر بقوله عز وجل ولهن مثل الذي

دونون سے مراد یتیم اور عورت ہے جو شخص انکے ساتھ نیکی کرے تو بیشک اللہ تعالی کی طرف
اور اسکی رضامندی کی طرف ؎ اپنے پر اسکے غصے کو واجب کر لیا اور خاوند کا
حق ایسا ہی جیسا میرا حق تم پر ہے اجس نے میرے حق کو ضائع کیا پس تحقیق اس نے
اللہ تعالی کے حق کو ضائع کیا تو بیشک وہ لوٹا اللہ تعالے کے غصے سے اور اسکی جگہ
دوزخ ہے اور بری جگہ ہے لوٹنے کی اور ابو جعفر محمد بن علی رض سے روایت ہے اس نے جابر
بن عبد اللہ سے روایت کی انہوں نے کہا اس وقت کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس تھے اور حضرت اپنے اصحاب کی ایک جماعت میں تھے ناگاہ ایک عورت آگئی
اور آکر آپکے سر پاس کھڑی ہوگئی پھر بولی یا رسول اللہ تم پر سلام ہو میں عورتوں کی
طرف سے آپکے پاس پیغام لانے والی ہوں جس عورت کو آپکے پاس میرے آنے کی خبر
پہونچے گی اُسے میرا آپکے پاس آنا خوش کریگا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی مردوں اور عورتوں
کا رب ہے اور حضرت آدم علیہ السلام مردوں اور عورتوں کا باپ ہے اور حوا ماں مردوں اور عورتوں
کی ہیں پس مرد جب اللہ تعالی کے رستے میں جنگ کرنیکے لیے نکلیں اور قتل کیے جاویں
وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں اور جب وہ زخمی کیے جاویں تو انکے لیے
ثواب ہے جتنا آپ جانتے ہیں اور ہم انکی رضامندی کے لیے بیٹھی رہتی ہیں اور انکی خدمت
کرتی ہیں بھلا ہمارے لیے بھی کچھ ثواب کا حصہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں
ہے تو نے میری طرف سے عورتوں کو سلام دینا اور اُنسے کہنا کہ خاوند کی فرمانبرداری
اور اُسکے حق کو ماننا اُس ثواب کے برابر ہے جو اُس جگہ میں ہے اور تم میں سے کم ہیں جو یہ کام
کرتی ہیں اور ثابت رض سے روایت ہے اُس نے انس رض سے روایت کی انہوں نے کہا جب مجھکو
عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد بزرگی
میں اور اللہ تعالی کے رستے میں جہاد کرنے سے بڑھ گئے پس ہمارے لیے کونسا عمل ہے جسکے سبب
اللہ تعالے کے رستے میں جہاد کرنیوالوں کے عمل کو پہونچ جاویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ان میں سے ہر ایک کی اپنے گھر میں (اپنے خاوند کی) خدمت کرنی اللہ عز وجل کے
رستے میں جہاد کرنیوالوں کے عمل کو پہونچ جاتی ہے اور عمران بن حصین سے روایت ہے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں انکا جہاد غیرت کرنی ہے وہ اپنی جانوں سے جہاد کرتی ہیں
پس اگر وہ صبر کریں تو وہ جہاد کرنیوالی ہیں اور اگر وہ راضی ہوں تو وہ جہاد کی تیاری
کرنیوالی ہیں اور انکے لیے دو ثواب ہیں پس میاں اور بیوی کے لیے اس ثواب کا جو اس حدیث
میں ذکر کیا گیا ہے اور جو پہلے گذر چکا ہے نکاح اور جماع کے وقت سب کا اعتقاد کرنا
واجب ہے اور ہر ایک کا حق جو دوسرے پر اللہ تعالے کے فرمانے سے واجب ہے اسکے
بجا لانے کا بھی اعتقاد کرنا واجب ہے اللہ تعالی کا قول یہ ہے اور عورتوں کے لیے بھی -

عليهن ليكونا مطيعتين لله عز وجل ممتثلين أمره جل
ثناؤه وتعتقد المرأة أن ذلك خير لها من الجهاد و
الغزو لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال
ليس شيء خير للمرأة من زوج أو قبر وقال صلى الله عليه
وسلم مسكين مسكين مسكين رجل ليست له امرأة قيل
يا رسول الله وإن كان غنيا من المال قال وإن كان
غنيا من المال وقال أيضا مسكينة مسكينة مسكينة
امرأة ليس لها زوج قيل يا رسول الله وإن كانت غنية
من المال قال صلى الله عليه وسلم وإن كانت غنية من المال
ويستحب أن يكون العقد يوم الجمعة أو الخميس والمساء
أولى من التبكير ويسن أن تكون الخطبة قبل التواجب
فإن أخرت جاز وهو مخير بين أن يعقد النكاح بنفسه
أو يوكل فيه غيره فإذا انعقد العقد يستحب للحاضرين
أن يقولوا بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما في
خير وعافية ثم إن طلبت المرأة وأهلها الإمهال
استحب له إجابتهم إلى ذلك قدر ما يعلم أنهن رمّوها
فيه وقضاء حوائجها من شيء أي الجهاز والتزيين فإذا زفت
إليه اتبع ما روي عن عبد الله بن مسعود وذلك أنه جاء
رجل فقال إني تزوجت جارية بكرا وقد خشيت أن
تكرهني أو تفركني فقال له إن الإلف من الله والفرك
من الشيطان فإذا دخلت إليك فمرها أن تصلي خلفك ركعتين
وقل اللهم بارك لي في أهلي وبارك لأهلي في اللهم
ارزقني منهم وارزقهم مني اللهم اجمع بيننا إذا
جمعت في خير وفرق بيننا إذا فرقت إلى خير فإذا
أراد الجماع فليقل بسم الله العلي العظيم اللهم اجعله
ذرية طيبة إن كنت قدرت أن تخرج من صلبي اللهم
جنبني الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتني وإذا قضى
حاجته فليقل بسم الله الحمد لله الذي خلق من الماء
بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا يقول

حق ہے جیسا کہ مردوں کے لیے عورتوں پر حق ہے تاکہ دونوں اللہ عز وجل کے فرمانبردار اور اسکے
حکم بجا لانے والے ہو جاویں اور عورت اس امر کا اعتقاد کرے کہ یہی اسکے لیے جہاد اور
غزوہ سے بہتر ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا عورت کے لیے خاوند
یا قبر سے بہتر کوئی چیز نہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین ہے مسکین ہے
مسکین ہے وہ مرد جسکے لیے عورت نہیں ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگرچہ مال سے غنی
ہو آپ نے فرمایا اگرچہ مال سے غنی ہو اور یہ بھی آپ نے فرمایا مسکینہ ہے مسکینہ ہے
مسکینہ ہے وہ عورت جسکا خاوند نہیں ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگرچہ مال
سے غنی ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ مال سے غنی ہو اور نکاح کا جمعہ
یا جمعرات کے روز ہونا مستحب ہے اور صبح سے شام بہتر ہے اور خطبہ ایجاب و
قبول سے پہلے ہونا سنت ہے اگر پیچھے پڑھا جاوے تو بھی درست ہے اور اسے خود عقد
نکاح کرنے میں یا دوسرے کو اسمیں وکیل کرنے میں اختیار ہے پس جب نکاح ہو جاوے
تو حاضرین مجلس کو یہ کہنا مستحب ہے اللہ تعالی تیرے لیے اور تجھ پر برکت کرے
اور تم دونوں میں بھلائی اور آرام سے جمعیت کرے پھر اگر عورت اور اسکے گھر
والے کچھ مہلت چاہیں تو اسے اس امر کو قبول کرنا اتنی مدت تک اسکے
لیے مستحب ہے جتنی مدت میں وہ عورت کو سامانوں کے تیار کرنے کو اور اسکی
حاجتوں کے پورا کرنے کو جانتا ہے مثلاً اسکے لیے جہیز خریدنا اور اسے آراستہ کرنا
پھر جب وہ اسکی طرف بھیجی جاوے تو اس روایت کی پیروی کرے جو عبد اللہ بن مسعود
سے مروی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مرد آیا اور کہنے لگا میں نے ایک بکر لڑکی سے نکاح کیا
ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے برا سمجھے یا مجھے دشمن جانے پس عبد اللہ نے کہا الفت
بیشک اللہ کی طرف سے ہے اور دشمنی شیطان کی طرف سے ہے اور جب وہ تیری طرف آوے
تو اسے حکم دے کہ تیرے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اور تو کہہ یا اللہ میرے لیے میرے اہل میں
برکت کر اور میرے اہل کے لیے مجھ میں برکت کر یا اللہ مجھکو انسے اور انکو مجھ سے
روزی دے یا اللہ جب تو جمع کرے تو ہمارے درمیان بھلائی میں جمع کر اور جب تو
جدائی کرے تو ہمارے درمیان بھلائی کی طرف جدائی کر اور جب جماع کا ارادہ کرے
تو یہ کہے اللہ بلند اور بزرگ کے نام سے شروع کرتا ہوں یا اللہ اگر تو نے اس امر کو
مقدر کیا ہے کہ تو میری پیٹھ سے اولاد پیدا کرے تو اولاد پاک پیدا کر یا اللہ شیطان
کو مجھ سے دور کر اور اس چیز سے دور کر جو تو نے مجھکو دی ہے اور جب اپنی حاجت پوری کر چکے
تو کہے اللہ کے نام سے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے آدمی کو پانی سے پیدا کیا اور اسکے ناتا
اور سسرال بنا دیا تیرا پروردگار (ہر ایک امر پر) قادر ہے - یہ کلمات

الحق في العقول والوجوب والغبطة العظيمة عليه القلب بنظر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يجمع من صلاته آن نبي وجل في الصلوة من شأنه التعوذ لآن يجيء من جلال الله تعالى ويكتسف له من عظمته وينقل مثل ذلك عن إبراهيم خليل الرحمن وعمر الفاروق وعلي الكرار

ذلك في نفسه ولا يحرك به شفتيه والاصل في ذلك ما روى
كريب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لو ان احدكم اذا اراد ان ياتي اهله قال بسم الله اللهم
جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا ثم ان قدّر
ان يكون بينهما ولد في ذلك لم يضره شيطان ابدا و
اذا ظهرت امارة حبل المرأة فليصف غذاءها من
الحرام والشبهات ليتخلق الولد على اساس لا يكون للشيطان
عليه سبيل والاولى ان يكون من حين الزفاف و
يدوم على ذلك ليتخلص هو واهله وولده من الشيطان
في الدنيا ومن النار في العقبى قال الله عز وجل يا ايها
الذين امنوا قوا انفسكم واهليكم نارا ومع ذلك يخرج
الولد صالحا بارا بوالديه طائعا لربه عز وجل كل ذلك
ببركة تصفية الغذاء فاذا فرغ من الجماع تنحى عنها وغسل
ما به من الاذى وتوضا ان اراد العود اليها والا اغتسل
ولا ينام جنبا فانه مكروه وكذلك روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم الا ان يشق ذلك عليه لبرد او بعد
حمام وماء او خوف ونحو ذلك فينام الى حين زوال
ذلك ولا يستقبل القبلة عند المجامعة ويغطي راسه
ويستتر عن العيون وان كان عن صبي طفل لانه روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا اتى احدكم
اهله فليستتر فانه اذا لم يستتر استحيت الملائكة و
خرجت ويحضره الشيطان واذا كان بينهما ولد كان
الشيطان فيه شريكا وكذلك يروى عن السلف انه اذا
لم يسم عند الجماع التف الشيطان على احليله يطأ
كما يطأ ويستحب له الملاعبة لها قبل الجماع والانتظار
لها بعد قضاء حاجته حتى تقضي حاجتها فان ترك
ذلك مضرة عليها ربما افضى الى البغضاء والمفارقة
وان اراد العزل عنها فلا يفعل الا باذنها ان كانت
حرة وباذن سيدها ان كانت امة وان كانت امته

اپنے دل مین کہے اور اُسکے کہنے مین اپنے دونو ہونٹ نہ ہلاوے اور دلیل اسمین وہ ہے
جو کریب نے ابن عباس رض سے روایت کیا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی بیوی سے جماع کرنیکا ارادہ کرے تو کہے شروع کرتا ہون
اللہ کے نام سے یا اللہ ہم سے شیطان کو دور رکھیو اور جو کچھہ تو نے ہمکو دیا ہے اُس سے بہی
شیطان کو دور رکھیو پہر اگر اُس جماع مین اُنکے درمیان بچہ کا ہونا مقدر ہو تو اُسے
شیطان کبہی ضرر نہ دیگا اور جب عورت کے حمل کی نشانی ظاہر ہو تو چاہیئے کہ اُسکی
غذا حرام اور شبہ والی چیز سے صاف رکہے تا کہ بچہ ایسی بنیاد پر پیدا ہو جس مین
شیطان کے لیے کوئی رستہ نہ نکلے اور بہتر یہ ہے کہ بیاہ کے وقت (یعنے پہلی روز) ہی سے
اُسکا کہانا وغیرہ عمدہ رکہے اور ہمیشہ ایسا ہی کرے تا کہ وہ خود اور اُسکی بیوی اور اُسکا
بچہ دنیا مین شیطان سے اور عاقبت مین دوزخ سے بچ جاوین اللہ عز وجل نے
فرمایا اے ایمان والو اپنی جانون کو اور اپنے گہر والون کو دوزخ سے بچاؤ اور باوجود
اسکے بچہ نیک اپنے مان باپ سے نیکی کرنیوالا اپنے رب عز وجل کی فرمانبرداری کرنے
والا پیدا ہوتا ہے یہ سب کچھہ غذا کے پاک کرنے کی برکت سے ہے پہر جب جماع سے فارغ
ہو تو عورت سے علیحدہ ہووے اور جو پلیدی اُسکے بدن پر ہو اُسے دہووے اور اگر اُسکے
پاس دوبارہ جانیکا ارادہ کرے تو وضو کر لے ورنہ غسل کرے اور جنابت کی حالت مین نہ
سووے کیونکہ یہ مکروہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی اسی طرح مروی ہے البتہ اگر غسل کرنا
سردی کے سبب یا حمام اور پانی کے دور ہونے کے سبب یا کسی خوف سے یا کسی اور وجہ سے اُسپر
دشوار ہو تو اس مانع کے دور ہونے تک سو رہے اور جماع کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے
اور اپنا سر ڈہانپے اور آنکہون سے چہپے اگرچہ چہوٹا بچہ ہی ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے آپ نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے تو چاہیئے کہ پردہ کرے کیونکہ
جب وہ پردہ نہین کرتا تو فرشتے حیا کرتے ہین اور نکل جاتے ہین اور شیطان حاضر
ہو جاتا ہے اور جب اُن دونون کے درمیان بچہ ہو تو شیطان اسمین شریک ہوتا ہے اور اسی
طرح سلف سے مروی ہے یعنے جب وہ جماع کے وقت بسم اللہ نہ کہے تو شیطان اسکی
ذکر پر لپٹ جاتا ہے اور وطی کرتا ہے جیسے وہ خود وطی کرتا ہے اور جماع سے
پہلے اُسے اپنی عورت سے کہیلنا مستحب ہے اور اپنی حاجت کے پورا کرنے کے بعد اُسکے
لیے انتظار کرنا بہی مستحب ہے تا کہ وہ بہی اپنی حاجت کو پورا کر لے کیونکہ اُسکا ترک
کر دینا عورت کو رنج دیتا ہے اکثر اوقات یہ کام دشمنی اور جدائی کی حد تک پہونچا دیتا
ہے اور اگر عورت کے فرج سے باہر انزال کرنیکا ارادہ کرے تو اگر وہ عورت آزاد ہے تو بغیر اسکی
اجازت کے نہ کرے اور اگر لونڈی ہو تو اسکے مالک کی اجازت سے کرے اور اگر اسکی اپنی لونڈی ہے

جاز بغیر اذنها لان الحق له دونها وقد جاء رجل الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقال ان لی جاریة هی خادمتنا
اطوف علیها وانا اکره ان تحمل قال صلی الله علیه وسلم
اعزل عنها ان شئت فانه سیاتیها ما قدر لها ویجتنب
وطیها فی حال الحیض والنفاس وکذلک بعد انقطاع
الدم حتی تغتسل من الحیض قولا واحدا وفی النفاس
قبل الاربعین استحبابا فان لم تجد الماء وجب التیمم
فان خالف فوطی فیه تصدق بدینار او نصف دینار
علی احدی الروایتین وفی الاخری یستغفر الله تعالی ویتوب
ان یرجع الی مثله ولا یکفر ویجتنب وطیها فی الموضع
المکروه قال النبی صلی الله علیه وسلم ملعون من
اتی امراة فی دبرها فان لم تتشوق نفسه الی الجماع لا یجوز
له ترکه لان لها حقا فی ذلک وعلیها مضرة فی ترکه لان
شهوتها اعظم من شهوته وقد روی ابو هریرة ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال فضلت شهوة النساء علی الرجال
بتسعة وتسعین الا ان الله تعالی القی علیهن الحیاء
وقیل الشهوة عشرة اجزاء تسعة منها للنساء وواحد
للرجال والقدر الذی لا یجوز ان یؤخر الوطی عنه اربعة
اشهر الا ان یکون له عذر فان جاوز الاربعة الاشهر
کان لها فراقه وان سافر عنها مدة اکثر من ستة اشهر
فطلبت منه القدوم فابی ان یقدم مع القدرة کان
للحاکم ان یفرق بینهما اذا طلبت الزوجة ذلک وهذا
هو التاقیت الذی وقته عمر بن الخطاب رضی الله عنه للناس فی مغازیهم
یسیرون شهرا ویقیمون اربعة اشهر ویسیرون راجعین
الی اهالیهم شهرا واذا رای امراة غیره فاعجبته جامع امراته
لیسکن ما به من التوقان لما روی عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال اذا رای احدکم امراة تعجبه فلیات
اهله فان الشیطان یقبل فی صورة امراة ویدبر فی
صورة امراة فمن لم تکن له امراة یلتجی الی الله عز

تو سوا اُسکے اذن کے بھی جائز ہے کیونکہ حق مرد کا ہے اسکا نہین اور تحقیق ایک مرد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور عرض کی کہ میری ایک لونڈی ہے وہ ہماری
خدمتگاری مین اُس سے جماع کرتا ہون اور مین اسکو حاملہ ہونیکو مکروہ سمجھتا ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو اُسکے فرج سے باہر انزال کر کیونکہ جو کچھ
اسکے لیے مقدر کیا گیا ہے وہ اُس سے پیدا ہو ہی جاویگا اور حالت حیض و نفاس مین اُسکی
ساتھ وطی کرنیسے پرہیز کرے اور اسیطرح خون کے بند ہونے کے بعد بھی پرہیز کرے یہانتک کہ وہ
حیض سے نہالے اجماعًا اور نفاس مین چالیس روز سے پہلے استحبابًا پرہیز کرے پس اگر
پانی نہ پاوے تو تیمم واجب ہے اور اگر اسکی مخالفت کرے اور حالت حیض و نفاس مین وطی کرے
تو ایک دینار صدقہ کرے یا نصف دینار یہ حکم دو روایتون مین سے ایک روایت مین ہے اور دوسری
مین ہے کہ اللہ تعالی سے بخشش مانگے اور ایسے کام کو دوبارہ کرنیسے توبہ کرے اور کفارہ نہ دیوے اور مکروہ
جگہ مین وطی کرنیسے پرہیز کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی عورت سے اسکے دبر مین
جماع کرے وہ ملعون ہے پس اگر اُسکے نفس کو جماع کرنے کا شوق نہ ہو تو جماع کا چھوڑ دینا اسکے
لیے درست نہین کیونکہ عورت کے لیے اسمین حق ہے اور اُسکے چھوڑ دینے مین اُسے ضرر ہے
کیونکہ عورت کی شہوت مرد کی شہوت سے بڑی ہے اور ابو ہریرہ رض نے روایت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عورتون کی شہوت مردون سے ننانوے حصے زیادہ کی گئی ہے مگر اللہ تعالی
اُنپر حیا ڈالدیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ شہوت کی دس چیزین ہین نو ہین سو عورتون
کے لیے ہین اور ایک مردون کے لیے ہے اور اُس مدت کی مقدار جس سے وطی کی تاخیر
کرلی جائز نہین چار ماہ ہے البتہ اگر مرد کے لیے کوئی عذر ہو (تو زیادہ بھی درست ہے)
پس اگر چار ماہ گذر جاوین تو عورت کے لیے مرد سے جدائی ہوگی اور اگر مرد عورت سے
چھ ماہ سے زیادہ مدت تک سفر کرے اور عورت نے چاہا کہ چلا آوے اور اسنے باوجود
قدرت کے آنے سے انکار کیا تو جب عورت آپس مین جدائی کرنا چاہے حاکم کے لیے
جائز ہے کہ ان دونون مین جدائی کردے اور یہ وہ مدت مقرر ہے جسکو عمر بن خطاب رض
نے لوگون کے لیے انکے جہاد کرنے مین مقرر کیا کہ وہ ایک ماہ چلین اور چار ماہ ٹھہرین
مین ہین اور اپنے گہرون کی طرف لوٹتے ہوئے ایک ماہ سیر کرین اور جب کوئی دوسرے
کی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو اپنی عورت سے جماع کرلے تاکہ جو خواہش
اُسے ہے وہ بیٹھ جاوے اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جب تم مین سے
کوئی کسی ایسی عورت کو دیکھے جو اُسے خوش لگے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے جماع کرے
کیونکہ شیطان عورت کی صورت بنکر سامنے آتا ہے اور عورت کی شکل مین
پیٹھ پھیر جاتا ہے پس جسکی عورت نہ ہو تو وہ اللہ عز و جل کی پناہ لے۔

وجل ويسأله السلامة من المعاصي ويستعيذ به
من الشيطان الرجيم ولا يجوز له ان يحدث غيره
ما جرى بينه وبين اهله من امر الجماع ولا للمرأة ان
تحدث بذلك للنساء لان ذلك سخف ودناءة و
قبيح في الشرع والعقل لما روى ابو هريرة في حديث
فيطول عن النبي صلى الله عليه وسلم الى ان قال ثم
اقبل على الرجال فقال هل منكم الرجل اذا اتى اهله
فاغلق عليه بابه والقى عليه ستره واستتر بستر الله
قالوا نعم قال ثم يجلس بعد ذلك فيقول فعلت كذا فعلت كذا
قال فسكتوا قال فاقبل على النساء فقال هل منكن من
تحدث فسكتن فجثت فتاة على احدى ركبتيها و
تطاولت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ليراها ويسمع
كلامها فقالت يا رسول الله انهم ليتحدثون وانهن ليتحدثنه
فقال هل تدرون ما مثل ذلك انما مثل ذلك مثل
شيطانة لقيت شيطانا في السكة فقضى منها حاجته
والناس ينظرون اليه الا ان طيب الرجال ما ظهر ريحه
ولم يظهر لونه الا ان طيب النساء ما ظهر لونه ولم يظهر
ريحه **فصل** واذا دعا امرأته للجماع فابت عليه كانت عاصية
لله تعالى وعليها وزر قال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث
ابي هريرة ايما امرأة منعت زوجها حاجته كانت عليها قيراطان
من الاثم وايما رجل منع زوجته حاجتها كان عليه من الاثم
قيراط يعني الاثم وفي بعض الاحاديث قال صلى الله عليه
وسلم اذا دعا احدكم امرأته الى فراشه فلتأته وان كان
على التنور وروى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال اذا دعا احدكم امرأته الى فراشه فلم تأته فبات
غضبان عليها لعنتها الملائكة حتى تصبح وعن قيس بن
سعد رضي الله عنه قال اتيت الحيرة فرأيتهم
يسجدون لمرزبان لهم فاتيت النبي صلى الله عليه و
سلم فقلت يا رسول الله انت احق ان يسجد لك فقال

اور اُس سے گناہوں سے سلامتی مانگے اور اسی کی شیطان مردود سے پناہ لے اور اُسے
دوسرے کے روبرو وہ باتین کرنی درست نہین جو اُسکے اور اسکی بیوی کے درمیان جماع کے
حال سے ہوتی ہو اور عورت کے لیے بھی دوسری عورتون کے روبرو یہ باتین کرنی جائز
نہین کیونکہ بلحاظ شرع اور عقل کے یہ ایک قسم کی بیوقوفی اور کمینہ پن ہے اسلیئے
کہ ابو ہریرہؓ نے ایک لنبی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا یہانتک
کہ ابو ہریرہؓ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردونکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا
تم مین سے کوئی ایسا آدمی بھی ہے کہ جب وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے تو اپنے پیدو کے
لیے دروازے کو بند کرلیتا ہے اور اپنے اوپر اپنا پردہ ڈالدیتا ہے اور اللہ کے پردے سے پردہ
کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا ہان ہے پھر آپ نے فرمایا پھر بعد اسکے بیٹھتا ہے اور کہتا ہے
مینے ایسا کیا مینے ایسا کیا ابو ہریرہؓ نے کہا پس سب خاموش ہوگئے ابو ہریرہ رضؓ نے
کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم مین سے
کوئی ایسی عورت بھی ہے جو بات کرتی ہے پس وہ چپ ہوگئین اور ایک جوان عورت
اپنے گھٹنے کے بل کھڑی ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیدھی کھڑی ہوئی
تاکہ رسول اللہ اُسے دیکھین اور اُسکی کلام سنین پس عرض کرنے لگی یا رسول اللہ یہ مرد باتین
کرتے ہین اور یہ عورتین بھی باتین کرتی ہین آپنے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ اُسکی کیا مثال ہے اسکی
مثال ایسی ہے جیسے ایک شیطانی کوچہ مین شیطان کو ملی اور وہ اُس سے اپنی حاجت کو پورا کرے
حالانکہ لوگ اُسکو دیکھتے ہون خبردار مردونکی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور اسکا رنگ ظاہر
نہ ہو خبردار عورتون کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور اُسکی بو ظاہر نہ ہو **فصل** اور جب
عورت کو جماع کے لیے بلاوے اور وہ اُسکے پاس آنے سے انکار کرے تو وہ اللہ تعالی کی نافرمان ہوگی
اور اُسے گناہ ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہؓ کی حدیث مین فرمایا جو عورت اپنے خاوند کو اُسکی
حاجت پوری کرنیسے روکے تو اُسپر دو قیراط گناہ ہوگا اور جو مرد اپنی عورت کو اُسکی حاجت پوری کرنیسے
روکے تو اُسپر ایک قیراط گناہ ہوگا امر کا معنے گناہ ہے اور بعض حدیثون مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی عورت کو اپنے بستر کیطرف بلاوے تو چاہیے کہ وہ آجاوے
اگرچہ وہ تنور پر ہو اور ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا جب تم مین
سے کوئی اپنی عورت کو اپنے بستر کی طرف بلاوے اور وہ اُسکے پاس نہ آوے پس مرد نے اُسپر
غصہ مین رات کاٹی تو صبح تک فرشتے اُس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہین اور قیس بن
سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا مین شہر حیرہ مین آیا پس مینے انکو دیکھا کہ
اپنے بادشاہ مرزبان کو سجدہ کرتے ہین پس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس امر کے زیادہ لائق ہین کہ آپ کو سجدہ کیا جاوے تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ اِذًا
ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ
لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحُقُوْقِ وَالْمَرْزُبَانُ هُوَ مَلِكُهُمْ وَ
عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَ
تَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحِ الْوَجْهَ وَلَا
تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ فَاِنْ اَصَرَّتِ الْمَرْاَةُ عَلَى النُّشُوْزِ وَهُوَ
الْاِمْتِنَاعُ عَنِ الْاِجَابَةِ بِهٰذَا الشَّاْنِ اَوْ تُجِيْبُهٗ مُتَكَرِّهَةً
مُتَبَرِّمَةً فَلْيَبْدَاِ الزَّوْجُ بِوَعْظِهَا وَتَخْوِيْفِهَا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَاِنْ تَمَادَتْ عَلٰى ذٰلِكَ هَجَرَهَا فِي الْمَضْجَعِ وَالْكَلَامِ فِيْمَا دُوْنَ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاِنِ ارْتَدَعَتْ وَاِلَّا كَانَ لَهٗ ضَرْبُهَا بِمَا لَا يَكُوْنُ
مُبَرِّحًا كَالدِّرَّةِ اَوْ مِخْرَاقٍ لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ ارْتِدَاعُهَا وَطَاعَتُهَا
لَهٗ لَا اِهْلَاكُهَا فَاِنْ لَّمْ يَنْصَلِحِ الْحَالُ بَيْنَهُمَا بَعَثَ الْحَاكِمُ
حَكَمَيْنِ حُرَّيْنِ مُسْلِمَيْنِ عَدْلَيْنِ مِنْ اَهْلِهِمَا وَيُوَكِّلَانِهِمَا
الزَّوْجَانِ فَيَنْظُرَانِ بَيْنَهُمَا مَا فِيْهِ مِنَ الْمَصْلَحَةِ مِنْ اِصْلَاحٍ
اَوْ فِرَاقٍ بِمَالٍ وَّغَيْرِهٖ فَمَا يَفْعَلَانِ يَلْزَمُهُمَا حُكْمُهٗ

فَصْلٌ

وَيُسْتَحَبُّ وَلِيْمَةُ الْعُرْسِ وَالسُّنَّةُ اَنْ لَّا
يَنْقُصَ فِيْهَا عَنْ شَاةٍ وَبِاَيِّ شَيْءٍ اَوْلَمَ مِنَ الطَّعَامِ جَازَ وَ
تَجِبُ اِجَابَتُهٗ اِذَا كَانَ مُسْلِمًا فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ وَتُسْتَحَبُّ فِي
الْيَوْمِ الثَّانِيْ وَتُبَاحُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بَلْ هُوَ دَنَاءَةٌ وَالْاَصْلُ
فِيْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلِيْمَةُ
فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيْ مَعْرُوْفٌ وَبَعْدَ ذٰلِكَ دَنَاءَةٌ وَ
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى وَلِيْمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا
اَكَلَ وَاِنْ كَانَ صَائِمًا تَرَكَ وَانْصَرَفَ وَهَلْ يُكْرَهُ النِّثَارُ
وَالْتِقَاطُهٗ اَمْ لَا عَلٰى رِوَايَتَيْنِ عَلٰى اَحَدِهِمَا يُكْرَهُ لِمَا فِيْهِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا یہ تبلا کہ اگر تو میری قبر پہ گذرے تو کیا تو اُسے
سجدہ کریگا مینے عرض کیا نہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین کسی کو کسی کے
لیے سجدہ کرنیکا حکم دیتا تو البتہ مین عورتون کو اپنے خاوندون کے سجدہ کرنیکا حکم دیتا
بباعث ان حقوق کے جو اللہ عزوجل نے مردون کے لیے عورتون پر مقرر کیے اور مرزبان
انکا بادشاہ تہا اور حکیم بن معاویہ قشیری سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے روایت کی
اُسنے کہا مینے پوچہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین سے ہر ایک کی بیوی کا مرد پر
کیا حق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہے کہ جب تو کہاوے اُسے بہی کہلاوے اور جب تو
پہنے تو اُسے بہی پہناوے اور مُنہ پر نہ مار اور مُنہ کو برا نہ کہہ اور جدائی نہ کر مگر گہر مین
پس اگر عورت نشوز پہ ہٹیلگی کرے (اور نشوز کا معنے اُس کام کو قبول کرنے سے بند رہنا
ہے یا اسکی بات ناخوشی سے لڑتے ہوئے ماننا ہے) تو چاہیے کہ خاوند اُسے نصیحت کرنا اور اللہ
عزوجل سے ڈرانا شروع کرے پس اگر اُسنے نافرمانی پر قائم رہے تو اس سے تین روز سے کم
بچہونے اور کلام مین جدائی کرے اگر وہ باز آجاوے تو بہتر ورنہ اُسکو مارنا درست ہے لیکن
ایسی چیز سے کہ جو ظاہر اثر نہ کرے جیسے درہ اور کوڑا کیونکہ اصلی مقصود (نافرمانی سے)
اُسے باز رکہنا ہے اور اپنے لیے اسکی فرمانبرداری ہے اُسکا ہلاک کردینا مقصود نہین
اگر دونون کے درمیان حال درست نہ ہو تو حاکم دو آزاد مسلمان اُن دونون کے قریبون
مین سے پنچ بناکر بہیجے اور میان بیوی انکو وکیل کرین اور وہ دونون اُس امر مین غور
کرین جسمین اُن دونون کے لیے مصلحت ہو خواہ صلح ہو خواہ مال وغیرہ دیکر جدائی ہو
اور جو کچہ وہ کرین میان بیوی کو اُن دونون کا حکم ماننا لازم ہوگا

فصل

اور نئے نکاح کا ولیمہ کرنا مستحب ہے اور سنت ہے کہ ولیمہ ایک بکری سے کم نہ ہو اور کہانے
مین سے جس چیز سے ولیمہ کرے جائز ہے اور اُسکا پہلے دن مین قبول کرنا واجب ہے جب
مسلمان ہو اور دوسرے دن مین مستحب ہے اور تیسرے دن مین مباح ہے بلکہ وہ کمینہ پن
ہے اور اسمین دلیل وہ روایت ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے
عبدالرحمٰن کو فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری سے ہی ہو۔ اور نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا پہلے دن مین ولیمہ حق ہے اور دوسرے دن مین مشہور ہے اور بعد اسکے
کمینہ پن ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث
مین فرمایا جب تم مین سے کوئی نئے نکاح کے ولیمہ کی طرف بلایا جاوے تو چاہیے
کہ قبول کرے پس اگر بے روزہ ہو تو کہا لے اور اگر روزہ دار ہو تو چہوڑ دیوے اور واپس چلا آوے
اور کیا نکاح کے بعد چہوہارے وغیرہ ڈالنے اور اُن کا چننا مکروہ ہے یا نہین یہ مسئلہ
دو روایتون پر ہے ان دونون مین سے ایک روایت پر مکروہ ہے کیونکہ اس مین

من الشح في الدناءة للنفس والنهبة والشراهة فكانت
الصيانة عن ذلك أولى فتركه في باب الورع أحرى وعلى
الرواية الثانية لا يكره لما روي أن النبي صلى الله عليه وسلم نحر
بدنة وخلى بينها وبين المساكين وقال من شاء اقتطع
ولا فرق بين النثار وبين ذلك وأولى من ذلك القسمة بين
الحاضرين فإنه أطيب وأحل وأدخل في باب الورع **فصل**
فإذا كملت شرائط النكاح وهو حصول الولي العدل و
الشهود العدول والكفاءة والخلو من الموانع من الردة و
العدة وغيرهما استأذنها العاقد للنكاح إذا لم تكن مجبرة
وإذا كانت ثيبا أو بكرا لا أب لها ثم عرفها الزوج بمقدار
الصداق وصفته ثم يخطب ويستغفر الله عز وجل و
يأمر بذلك الولي على وجه الاستحباب في الأولى ثم
يستنطقه فيقول له قد زوجتك بنتي أو أختي فلانة
فيسميها على ما اتفقا عليه من الصداق ويقول الزوج
قد قبلت هذا النكاح ولا ينعقد النكاح إلا بالعربية
لمن يحسنها فإن لم يحسنها فبلسانه ولغته وهل يلزمه
تعلم العربية إذا لم يحسنها لعقد النكاح أم لا على وجهين و
يستحب أن يخطب بخطبة عبد الله بن مسعود لأنه روي أن
الإمام أحمد بن حنبل كان إذا شهد أملاكا ولم يسمع
خطبة عبد الله بن مسعود ترك الإملاك وانصرف و
هو ما أخبرنا به الشيخ الإمام هبة الله بن المبارك بن موسى
السقطي ببغداد عن القاضي المظفر هناد بن إبراهيم بن محمد
بن نصر النسفي عن القاضي أبي عمر القاسم بن جعفر بن عبد
الواحد الهاشمي البصري عن محمد بن أحمد اللؤلؤي عن
أبي داود قال حدثنا محمد بن سليمان الأنباري المعنى
قال حدثنا وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن أبي
الأحوص عن أبي عبيدة عن عبد الله بن مسعود قال علمنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبة الحاجة الحمد لله
نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور

نفس کے لیے بیوقوفی اور کمینہ پن ہے اور لوٹنا اور حرص ہے پس اس سے بچنا بہتر
اور پرہیزگاری کے باب میں اسکا چھوڑ دینا بہت لائق ہے اور دوسری روایت
میں مکروہ نہیں اسلیے کہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قربانی
کیا اور اسے مسکینوں کے درمیان چھوڑ دیا اور فرمایا جو چاہے کاٹ لے اور اسمیں
اور چھوہارے وغیرہ کے ڈالنے میں کوئی فرق نہیں اور حاضرین میں بانٹ
دینا اس سے بہتر ہے کیونکہ یہ بہت اچھا اور بہت حلال ہے اور پرہیزگاری کے باب میں
اسکے زیادہ دخل ہے **فصل** پس جب نکاح کی شرطیں کامل ہوجاویں اور وہ عادل
ولی اور عادل گواہوں اور برادری کا پایا جانا ہے اور مانع یعنے مرتد ہوجانے اور
عدت وغیرہ سے خالی ہونا ہے تو نکاح کرنیوالا نکاح کے لیے عورت سے اجازت مانگے
جبکہ وہ عورت جبر کی گئی ہو اور یہ حکم جب ہے کہ بیوہ ہو یا بکر ہو اور اسکا باپ نہو
اور دولہا اسے مہر کے مقدار اور اسکی صفت بتلادے پھر (ناکح) خطبہ پڑھے اور اللہ
عزوجل سے بخشش مانگے اور مستحب اور اولیٰ ہے کہ (ناکح) خطبہ پڑھنے کا حکم ولی کو دے تو
پھر ولی دولہا کو بلاوے اور اسے کہے کہ میں نے تجھے اپنی بیٹی یا اپنی بہن فلانی نکاح
کردی اس مہر کے عوض میں جسپر دونوں نے اتفاق کیا ہوا اور دولہا کہے میں نے
اس نکاح کو قبول کیا اور نکاح بدون عربی زبان کے درست نہیں اور یہ حکم اسکے لیے
ہے جو اسے اچھا جانتا ہو اور اگر اسے اچھا نہیں جانتا تو اپنی زبان اور بولی میں نکاح
کرے اور جب وہ عربی اچھی طرح نہ جانتا ہو تو کیا اسے عربی کا سیکھنا عقد نکاح کے
لیے لازم ہے یہ مسئلہ دو وجہوں پر ہے اور مستحب ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا خطبہ پڑھے
کیونکہ مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل جب کسی نکاح میں حاضر ہو آتے تھے اور عبداللہ
بن مسعود رضہ کا خطبہ نہ سنتے تو نکاح کو چھوڑ دیتے اور لوٹ آتے اور وہ خطبہ یہ ہے
جسکی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک بن موسیٰ سقطی نے بغداد میں قاضی مظفر
ہناد بن ابراہیم بن محمد بن نصر نسفی سے انہوں نے قاضی ابو عمر قاسم بن جعفر
بن عبد الواحد ہاشمی بصری سے انہوں نے محمد بن احمد لؤلؤی سے انہوں نے
ابوداؤد سے نقل کی انہوں نے کہا ہم سے محمد بن سلیمان انباری نے معنی
نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی انہوں نے
اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عبیدہ سے
انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے نقل کی انہوں نے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خطبہ حاجت (یہ) سکھلایا سب تعریف اللہ کو ہے ہم اسکی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے
مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں اور اپنے نفسوں کی برائیوں سے

انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و
من يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله و
اشهد ان محمدا عبده ورسوله يا ايها الناس اتقوا ربكم
الذي خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث
منهما رجالا كثيرا ونساء واتقوا الله الذي تساءلون به و
الارحام ان الله كان عليكم رقيبا يا ايها الذين امنوا
اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم
ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما ويستحب
ان يضيف اليها قوله عز وجل وانكحوا الايامى منكم والصالحين
من عبادكم وامائكم ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله
والله واسع عليم ويرزق من يشاء بغير حساب وان قرأ
غير هذه الخطبة جاز مثل ان يقول الحمد لله المتفرد
بالائه الجواد باعطائه الذي تجلى باسمائه المتوحد
بكبريائه لا يصف الواصفون صفته ولا ينعته الناعتون
حق نعته لا اله الا الله الواحد الصمد المعبود ليس
كمثله شيء وهو السميع البصير تبارك الله العزيز
الغفار بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق نبيا صفيا
بريا من العاهات كلها فبلغ ما ارسل به سراجا زاهرا
ونورا ساطعا وبرهانا لامعا صلى الله عليه وسلم وعلى
اله اجمعين ثم ان هذه الامور كلها بيد الله يصرفها
في طرائقها ويمضيها في حقائقها لا مقدم لما اخر ولا مؤخر
لما قدم ولا يجتمع اثنان الا بقضائه وقدره ولكل
قضاء قدر ولكل قدر اجل ولكل اجل كتاب يمحو الله ما يشاء و
يثبت وعنده ام الكتاب فكان من قضاء الله وقدره
ان فلان بن فلان بن فلان يخطب كريمتكم فلانة
بنت فلان وقد اتاكم راغبا فيكم خاطبا كريمتكم و
قد بذل لها من الصداق ما وقع عليه الاتفاق فزوجوا
خاطبكم وانكحوا راغبكم قال الله تعالى وانكحوا الايامى
منكم والصالحين من عبادكم وامائكم ان يكونوا فقراء

اور اپنے عملوں کی برائیوں سے ہم اللہ کی ہی پناہ لیتے ہین پس جسکو اللہ ہدایت کرے اُسے
کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت کرنیوالا نہین اور
مین گواہی دیتا ہون کہ بجز اللہ کے کوئی معبود برحق نہین اور مین گواہی دیتا ہون
کہ محمد صلعم اسکے بندے ہین اور اسکے رسول ہین اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جسنے تمکو ایک جان سے
پیدا کیا اور اُسی سے اُسکا جوڑا بنایا اور اُن دونون سے بہت سے مرد اور عورتین پہیلائین اور
ڈرو اللہ سے جسکے نام سے مانگتے ہو اور (ڈرو) قرابت سے تحقیق اللہ تم پر نگہبان ہے اے ایمان
والو اللہ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو تمہارے واسطے تمہارے عمل سنواریگا اور تمہارے لیئے
تمہارے گناہ بخشیگا اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کریگا پس تحقیق وہ
بڑی مراد کو پہونچا اور مستحب ہے کہ ان آیتون کے ساتھ اللہ تعالی کے (اس) قول کو بھی ملائے
اور اپنے مین سے رانڈون کو نکاح کرو اور اپنے غلامون اور لونڈیون مین سے نیکوکارون کو اگر وہ
فقیر ہونگے تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انکو غنی کردیگا اور اللہ کشایش والا جاننے والا ہے جسکو
چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے اور اگر اس خطبہ کے سوا کوئی اور خطبہ پڑھے تو جائز ہے
جیسے کہ یون کہے سب تعریف اللہ کو ہے جو اپنی نعمتون سے اکیلا ہے اپنی بخشش سے دینے والا
ہے اللہ جو اپنے نامون سے ظاہر ہوا اور اپنی بزرگی مین اکیلا ہے اسکی صفت کرنیوالے اسکی صفت
نہین کہہ سکتے اور اسکی تعریف کرنیوالے اسکی پوری تعریف نہین کر سکتے بجز اللہ کے کوئی
معبود برحق نہین جو اکیلا اور بے پروا اور معبود ہے اسکی مثل کوئی چیز نہین اور وہ سننے
والا دیکھنے والا ہے اللہ غالب بخشنے والا بابرکت ہے اسی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ
نبی تمام عیبون سے پاک صاف بہیجا ہے پس جو کچھ دیکر آپ بہیجے گئے تہے وہ آپنے پہونچا دیا اور
وہ چراغ روشن اور نور بلند اور چمکتی ہوئی دلیل ہے اللہ تعالی آپ پر اور آپ کی تمام
آل پر درود بہیجے پہر تحقیق یہ کام سب کے سب اللہ کے ہاتھ مین ہین انکو انکے رستون
مین پہیرتا ہے اور انکو انکی مناسب جگہ ہو نہین چلاتا ہے جسکو وہ پیچھے کرے اُسے کوئی
آگے کرنیوالا نہین اور جسے وہ آگے کرے اُسے کوئی پیچھے کرنیوالا نہین اور بجز اسکی قضا
و قدر کے دو جمع نہین ہو سکتے اور ہر قضا کے لیے تقدیر ہے اور ہر تقدیر کے لیے ایک وقت مقرر ہے
اور ہر وقت کے لیے کتاب ہے اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور ثابت رکہتا ہے اور لوح محفوظ اُسیکے پاس ہے اور اسی
کی قضا و قدر مین تہا کہ فلان شخص فلان کا بیٹا تمہاری فلانی فلان کی نیک لڑکی کی درخواست کرتا
اور وہ تم مین رغبت کرتا ہوا تمہاری نیک لڑکی کا خطبہ کرتا ہوا تمہارے پاس آیا ہے اور اُسنے اُسکے
لیے اتنا مہر جتنے پر اتفاق ہوا ہے خرچ کر دیا ہے پس تم اپنے خطبہ کرنے والے کو اور اپنے
رغبت کرنیوالے کو نکاح کر دو اللہ تعالی نے فرمایا اور اپنے مین سے رانڈون کو نکاح کرو
اور اپنے غلامون اور لونڈیون مین سے نیکوکارون کو نکاح کرو۔ اگر وہ فقیر ہونگے

بلا كل نوع [illegible] والصلوة [illegible] ما ذكرنا من [illegible] قال [illegible] الفاسقة العاشرة قال رضي الله عنه [illegible] وانما هو الله و [illegible] وا النفس [illegible] [illegible]

يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْخُطْبَةِ
عَقَدَ النِّكَاحَ عَلٰى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ ـ

بَابٌ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاٰمِرِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَمَدَحَهُمْ فِيْ كِتَابِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ
الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ
لَيُسَلِّطَنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شِرَارَكُمْ عَلٰى خِيَارِكُمْ فَيَدْعُوْا
خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَرَوٰى سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ
وَقَبْلَ اَنْ تَسْتَغْفِرُوْا فَلَا يُغْفَرُ لَكُمْ اَلَا اِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يَدْفَعُ رِزْقًا وَلَا يُقَرِّبُ اَجَلًا اَلَا
اِنَّ الْاَحْبَارَ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالرُّهْبَانَ مِنَ النَّصَارٰى لَمَّا
تَرَكُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ عَلٰى
لِسَانِ اَنْبِيَائِهِمْ ثُمَّ عُمُّوْا بِالْبَلَاءِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبَانِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ مُكَلَّفٍ عَالِمٍ
بِذٰلِكَ بِشَرْطِ الْقُدْرَةِ عَلٰى وَجْهٍ لَا يُؤَدِّيْ اِلَى الْفَسَادِ عَظِيْمٍ
وَضَرَرٍ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ اَنْ يَكُوْنَ
اِمَامًا اَوْ عَالِمًا اَوْ قَاضِيًا اَوْ وَاحِدًا مِّنَ الرَّعِيَّةِ وَاِنَّمَا شَرَطْنَا
الْعِلْمَ بِالْمُنْكَرِ وَالْقَطْعَ بِهٖ لِمَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ خَوْفِ الْوُقُوْعِ
فِي الْاِثْمِ لِاَنَّهٗ لَا يَاْمَنُ الْمُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ الْاَمْرُ بِخِلَافِ
ظَنِّهٖ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا
كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ
كَشْفُ مَا سُتِرَ عَنْهُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ

تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دیگا اور اللہ کشایش والا جاننے والا ہے اور جب
خطبہ سے فارغ ہو تو نکاح باندھے جسطرح ہمنے آگے اُسکا بیان کیا۔

باب اچھی بات کا حکم کرنے اور بری بات سے روکنے کی بیان میں

اور اللہ عزوجل نے اچھی بات کے حکم کرنیوالوں اور بری بات سے روکنیوالوں کا بیان فرمایا
اور اپنی کتاب میں تعریف کی ہے اللہ عزوجل نے فرمایا وہ اچھی بات کا حکم کرنیوالے
ہیں اور بری بات سے روکنے والے ہیں اور اللہ کی حدوں کو نگاہ رکھنے والے ہیں
اور اللہ کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مومن مرد اور مومن عورتیں
بعض اُنکے بعض کے دوست ہیں اچھی بات کا حکم کرتے ہیں اور بری بات سے منع
کرتے ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روی ہے آپنے فرمایا البتہ تم اچھی بات کا
حکم کروگے اور بری بات سے منع کروگے یا البتہ اللہ عزوجل تمہارے بروں کو
تمہارے نیکوں پر مسلط کر دیگا پس تمہارے نیک لوگ دعا کرینگے اور انکی دعا
قبول نہ کی جاویگی اور سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ سے روایت کی
انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اچھی بات کا حکم کرو
اور بری بات سے منع کرو پہلے اسکے کہ تم دعا کرو اور تمہاری دعا قبول
نہ کی جاوے اور پہلے اسکے کہ تم بخشش مانگو اور تمہارے لیئے بخشش نہ کی جاوے
خبردار اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا روزی کو دور نہیں کرتا
اور عمر کو کم نہیں کرتا خبردار جب یہودیوں سے علما نے اور نصاریٰ میں سے
زاہدوں نے اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا چھوڑ دیا تو اللہ
تعالیٰ نے اُنکے پیغمبروں کی زبانوں کے ذریعہ سے انکو لعنت کر دی پھر وہ سبکے
سب بلا میں گرفتار کیئے گئے اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا ہر
ایک مسلمان آزاد عاقل بالغ اُسکے جاننے والے پر واجب ہے لیکن شرط
قدرت کے ایسی وجہ پر کہ بڑے فساد کی حد تک اور اُسکے جان اور مال اور عیال
کی تکلیف کی حد تک پہونچا وے اور اسمیں کچھ فرق نہیں کہ وہ امام ہو یا
عالم ہو یا قاضی ہو یا کوئی شخص رعیت میں سے ہو اور ہمنے بری بات کو علم
ہونے اور اُسپر یقین ہونے کی اسلیے شرط لگائی ہے کہ اُسمیں گناہ میں واقع
ہونے کا خوف ہے کیونکہ منع کرنے والا اس بات سے بے خوف نہیں کہ وہ کام
اسکے گمان کے برخلاف ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو بہت
گمان کرنے سے بچو بیشک بعض گمان گناہ ہے اور جو چیز اُس سے پوشیدہ ہے اُسکا ظاہر کرنا
اُسپر واجب نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا اور تم نے

ولا تجسسوا انما الواجب عليه انكار ما ظهر وفي بحث ما ستر كشف الستر وذلك ممنوع عنه

فصل وانما شرطنا القدرة على ذلك لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما من قوم يكون فيهم رجل يعمل المعاصي ويقدرون ان يغيروا عليه فلا يغيروا عليه الا ان عمهم الله بعذاب قبل ان يتوبوا فقد شرط رسول الله صلى الله عليه وسلم القدرة في ذلك ومنها اذا كانت الغلبة لاهل الصلاح وعدل السلطان ومعاونة اهل الخير واما اذا كان الانكار تعزيرا بالنفس ولحوق ضرر به وبماله فلا يجب عليه ذلك لقوله عز وجل ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة وقوله عز وجل ولا تقتلوا انفسكم وقول النبي صلى الله عليه وسلم لا ينبغي للمؤمن ان يذل نفسه قيل يا رسول الله كيف يذل نفسه قال صلى الله عليه وسلم لا يتعرض لما لا يمكنه وقول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم امرا لا تستطيعون تغييره فاصبروا حتى يكون الله تعالى هو الذي يغيره فاذا ثبت انه لا يجب عليه الانكار فهل يجوز انكاره اذا غلب على ظنه الخوف على نفسه فعندنا يجوز ذلك وهو الافضل اذا كان من اهل العزيمة والصبر فهو كالجهاد في سبيل الله مع الكفار وقد قال الله تعالى في قصة لقمان عليه السلام وأمر بالمعروف وانه عن المنكر واصبر على ما اصابك وقال النبي صلى الله عليه وسلم لابي هريرة يا ابا هريرة مر بالمعروف وانه عن المنكر واصبر على ما اصابك ولا سيما اذا كان ذلك عند سلطان جائر او لاظهار كلمة الايمان عند ظهور كلمة الكفر لان الفقهاء اتفقوا على ذلك وانما الخلاف بيننا وبينهم في غير هذين الموضعين

فصل فاذا ثبت وجوب الانكار فالمنكرون ثلثة اقسام فقسم يكون انكارهم باليد وهم الائمة والسلاطين والقسم الثاني انكارهم

اور تم جستجو نہ کرو اور اُسپر صرف اُسی چیز کا انکار کرنا واجب ہے جو ظاہر ہوا اور پوشیدہ بات مین بحث کرنا پردہ کھولنا ہی اور اُس سے (شریعت مین) ممانعت کی گئی ہے

فصل اور ہمنے اس امر پہ قدرت کی شرط صرف اس واسطے لگائی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا جو ایسی قوم ہو کہ اُسمین کوئی آدمی گناہ کرتا ہو اور وہ اُسکو گناہ سے پھیر دینے پر قادر ہوں اور اُسے نہ پھیرین تو اللہ تعالی اُن سب کو عذاب مین گرفتار کرتا ہی پہلے اسکے کہ توبہ کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُسمین قدرت کی شرط کی اور یہ اُس وقت ہو جب نیک لوگون کا غلبہ اور بادشاہ کا عدل اور بھلائی والون کی مدد ہو اور جب منع کرنا باعث تعزیر نفس ہو اور اُسکے اور اسکے مال کے لیے باعث تکلیف ہو تو پھر اُسپر منع کرنا واجب نہین کیونکہ اللہ عز وجل نے فرمایا ہی اپنے ہاتھون کو ہلاکت مین نہ ڈالو اور اللہ عز وجل نے فرمایا اور اپنی جانون کو قتل نہ کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنی جان کا ذلیل کرنا درست نہین عرض کیا گیا یا رسول اللہ مومن کسطرح اپنی جان کو ذلیل کرتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کام کی اُسے طاقت نہ ہو اسمین دخل نہ دیوی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ایسے کام کو دیکھو جسکے پھیر دینے کی تم طاقت نہین رکھتے تو صبر کرو یہانتک کہ اللہ ہی اسے پھیرے جب ثابت ہو گیا کہ (بوقت تعزیر نفس اور ہلاکت جان و مال) اُسپر منع کرنا واجب نہین تو کیا اُس وقت بھی منع کرنا درست ہے یا نہین جب اپنی جان کی ہلاکت کے خوف کا اُسے ظن غالب ہو پس ہمارے نزدیک یہ جائز ہی اور یہی افضل ہے جب اہل قصد و صبر سے ہو پس یہ کام ایسا ہوگا جیسا کہ راستے مین کافرونسے جہاد۔ اور اللہ تعالی نے لقمان علیہ السلام کے قصے مین فرمایا اور اچھی بات کا حکم کر اور بری بات سے منع کر اور جو تجھے تکلیف پہونچے اُسپر صبر کر اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رض سے فرمایا اے ابو ہریرہ اچھی بات کا حکم کر اور بری بات سے منع کر اور جو تجھے تکلیف پہونچے اسپر صبر کر خصوصاً جب ظالم بادشاہ کے پاس ہو یا بوقت ظاہر ہونے کلمہ کفر کے ایمان کا کلمہ ظاہر کرنے کے لیے ہو کیونکہ فقہا نے اسپر اتفاق کیا ہی اور ہم مین اور اُن مین اختلاف ان دونون جگہوں کے سوا اور جگہون مین ہے

فصل پس جب انکار کا واجب ہونا ثابت ہو گیا پس انکار کرنے والے تین قسم مین۔ ایک وہ قسم ہے جن کا انکار ہاتھ (یعنے مارنے پیٹنے) سے ہو وہ امام اور بادشاہ ہین دوسری وہ قسم ہے جن کا انکار زبان سے ہو۔

بِاللِّسَانِ دُوْنَ الْيَدِ وَهُمُ الْعُلَمَاءُ وَالْقِسْمُ الثَّالِثُ اِنْكَارُهُمْ
بِالْقَلْبِ وَهُمُ الْعَامَّةُ وَقَدْ جَاءَ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى حَدِيْثٌ وَ
هُوَ مَا رَوٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ
لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ
الْاِيْمَانِ يَعْنِيْ اَضْعَفَ فِعْلِ الْاِيْمَانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ
بَعْضِ الصَّحَابَةِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مُنْكَرًا لَا
يَسْتَطِيْعُ النَّكِيْرَ عَلَيْهِ فَلْيَقُلْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا
مُنْكَرٌ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ كَانَ لَهٗ ثَوَابُ مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
نَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ **فَصْلٌ** وَاِنْ غَلَبَ عَلٰى ظَنِّهٖ عَدَمُ
زَوَالِ الْمُنْكَرِ وَبَقَاؤُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَهَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْاِنْكَارُ
اَمْ لَا عَلٰى رِوَايَتَيْنِ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رح اِحْدٰهُمَا يَجِبُ
لِجَوَازِ اَنْ يَّرْتَدِعَ وَيَنْزَجِرَ وَيَرِقَّ قَلْبُهٗ وَيَلْحَقَهُ التَّوْفِيْقُ
وَالْهِدَايَةُ بِبَرَكَةِ صِدْقِهٖ فَيَرْجِعَ عَمَّا هُوَ عَلَيْهِ وَالظَّنُّ
لَا يَمْنَعُ مِنْ جَوَازِ اِنْكَارِهٖ وَالرِّوَايَةُ الْاُخْرٰى لَا يَجِبُ عَلَيْهِ
اِنْكَارُهٗ حَتّٰى يَغْلِبَ عَلٰى ظَنِّهٖ زَوَالُهٗ لِاَنَّ الْقَصْدَ بِالْاِنْكَارِ
زَوَالُ الْمُنْكَرِ فَاِذَا قَوِيَ فِي الظَّنِّ بَقَاؤُهٗ كَانَ تَرْكُهٗ اَوْلٰى
فَصْلٌ وَيُشْتَرَطُ فِي الْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْ عَنِ
الْمُنْكَرِ خَمْسُ شَرَائِطَ اَوَّلُهَا اَنْ يَّكُوْنَ عَالِمًا بِمَا يَاْمُرُ وَ
يَنْهٰى وَالثَّانِيْ اَنْ يَّكُوْنَ قَصْدُهٗ وَجْهَ اللّٰهِ وَاِعْزَازَ دِيْنِ
اللّٰهِ وَاِعْلَاءَ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَاَمْرِهٖ دُوْنَ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَ
الْحَمِيَّةِ لِنَفْسِهٖ فَاِنَّمَا يُنْصَرُ وَيُوَفَّقُ وَيُزِيْلُ بِهِ الْمُنْكَرَ
اِذَا كَانَ صَادِقًا مُّخْلِصًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ
يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ
مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ فَاِذَا اتَّقَى
الشِّرْكَ وَتَرَكَ نَظَرَ الْخَلْقِ فِيْ اِنْكَارِهٖ وَاَحْسَنَ الْعَمَلَ
بِالْاِخْلَاصِ فِيْ ذٰلِكَ كَانَ الظَّفَرُ لَهٗ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ
كَانَ لَهُ الْخِذْلَانُ وَالصَّغَارُ وَالذِّلَّةُ وَالْمَهَانَةُ
وَبَقَاءُ الْمُنْكَرِ عَلٰى حَالِهٖ بَلْ زِيَادَتُهٗ وَتَفَاقُمُهٗ وَضَرُّهٗ

سوا ہاتہ کے اور وہ علماء ہین اور تیسری قسم انکا منع کرنا ہے دل سے اور وہ لوگ عام ہین
اور اسی مطلب مین ایک حدیث مروی ہی اور وہ یہ ہے جو ابو سعید خدریؓ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی بری بات دیکہے تو
اُسے اپنے ہاتہ سے بدل دے اور اگر اُسے یہہ بہی طاقت نہین تو اپنے دل سے (اُسکو
برا سمجہے) اور یہ بہت ضعیف ایمان ہی یعنے یہ کام ایمان کا بہت ضعیف ہے
اور بعض صحابہؓ سے مروی ہے انہون نے کہا جب تم مین سے کوئی ایسی بات
دیکہے جس سے منع کرنے کی اُسے طاقت نہ ہو تو چاہیئے کہ تین دفعہ یہ کہے یا
اللہ بیشک یہ برائی ہی جب وہ یہ کہیگا تو اُسے اُس شخص کا سا ثواب ہوگا جس
نے اچہی بات کا حکم کیا اور بری بات سے منع کیا **فصل** اور اگر اُسے اُس
برائی کے دور نہونے کا اور اُس شخص کے اُسی برائی پر قائم رہنے کا غالب
ظن ہو تو کیا منع کرنا اُسپر واجب ہے یا نہین اسمین امام احمدؒ سے دو
روایتین ہین اُن مین سے ایک یہ ہے کہ منع کرنا واجب ہے کیونکہ ممکن ہے کہ
وہ باز آجاوے اور ہٹ جاوے اور اُسکا دل نرم ہو جاوے اور اُسے نیک کام کی
توفیق اور اس شخص کے صدق کی برکت سے ہدایت ہو جاوے اور جو برائی کرتا
ہی اُس سے باز آجاوے اور صرف ظن کرنا اُسکے منع کرنے کے جواز کو نہین روکتا
اور دوسری روایت یہ ہے کہ اُسپر اُسکا منع کرنا واجب نہین جب تک اُسکو
برائی کو دور ہو جانے مین اُسکا ظن غالب ہو کیونکہ منع کرنے سے مقصود برائی کا دور
کرنا ہی جب ظن مین برائی کا باقی رہنا قوی ہو تو اُسکا ترک کرنا بہتر ہے **فصل**
اور اچہی بات کو حکم کرنے اور بری بات سے منع کرنے مین پانچ شرطین ہین اُنمین سے
اول یہ ہے کہ وہ جس کام کا حکم دیتا ہی اور جس کام سے منع کرتا ہی اُسے جانتا ہو دوسری
یہ ہی کہ مقصود اللہ کی ذات اور اللہ کے دین کی عزت اور اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا ہو اور
اسکا حکم کرنا دکہانے اور سنانے اور اپنے نفس کی حمیت کی غرض سے نہ ہو تو ایسا
شخص بیشک مدد کیا جاتا ہی اور توفیق دیا جاتا ہی اور اُسکی ذریعہ سے برائی دور ہو جاتی
ہی جب وہ سچا مخلص ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کریگا اور
تمہاری قدمونکو ثابت رکہیگا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک اللہ اُن لوگونکے ساتہ ہے جو پرہیزگار ہین
اور اُن لوگونکے ساتہ ہے جو احسان کرتے ہین پس جب وہ خود شرک سے بچے اور اُس سے منع کرنے مین
خلقت کو دکہانا اُسے مقصود نہ ہو اور اس مین اپنا عمل اچہا اخلاص سے کرے تو اُسکے لیے
فتح مندی ہوگی اور اگر اسکے سوا کچہہ اور غرض ہو تو اُسکے لیے بے توفیقی اور بے عزتی اور ذلت اور
برائی بحالہ باقی رہیگی بلکہ وہ برائی زیادہ ہوگی اور اُس کا غلبہ ہوگا —

أهل المعاصي واتفاق شياطين الإنس والجن على مخالفة
الله تعالى وترك طاعته وارتكاب المحرمات في الثالث
أن يكون أمره ونهيه باللين والتودد لا بالغلظة
والغلظة بل بالرفق والنصح والشفقة على أخيه كيف
وافق عداوة الشيطان اللعين الذي قد استولى
على عقله وزين له معصية ربه ومخالفة أمره يريد
بذلك إهلاكه وإدخاله النار كما قال الله تعالى
إنما يدعوا حزبه ليكونوا من أصحب السعير وقال الله
تعالى لنبيه صلى الله عليه وسلم فبما رحمة من الله
لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا
من حولك وقال تعالى لموسى وهرون حين بعثهما
إلى فرعون فقولا له قولا لينا لعله يتذكر أو يخشى
وقال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث أسامة لا
ينبغي لأحد أن يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر حتى
يكون فيه ثلث خصال عالما بما يأمر عالما بما ينهى رفيقا
فيما يأمر رفيقا فيما ينهى الرابع أن يكون صبورا حليما
حمولا متواضعا قاهرا للهوى قوي القلب لين
الجانب طبيبا يداوي مريضا حكيما يداوي مجنونا
إماما هاديا قال الله تعالى وجعلنا منهم أئمة يهدون
بأمرنا لما صبروا على احتمال الأذى من قومهم على نصرة
دين الله وإعزازه والقيام معه فجعلهم أئمة هداة
أطباء الدين قادة المؤمنين وقال الله تعالى في قصة
لقمان وأمر بالمعروف وانه عن المنكر واصبر على ما
أصابك إن ذلك من عزم الأمور والخامس أن يكون
عاملا بما يأمر متنزها عما ينهى عنه وغير متلطخ به
لئلا يكون لهم تسلط عليه فيكون عند الله مذموما
كما قال الله تعالى أتأمرون الناس بالبر وتنسون
أنفسكم وأنتم تتلون الكتب أفلا تعقلون وقال
النبي صلى الله عليه وسلم في حديث أنس بن مالك

اور گنہگارون کا گناہون کے پیچھے بہاگنا ثابت ہوگا او آدمیون اور جنون کے
شیطانون کا اللہ تعالی کی مخالفت پر اور اسکی فرمانبرداری کے چھوڑدینے پر اور حرامون
کے کرنے پر اتفاق ہوگا اور تیسری یہ ہے کہ اُسکا حکم کرنا اور منع کرنا نرمی اور آہستگی
سے ہو بدخوئی اور سختی سے نہ ہو بلکہ نرمی اور نصیحت اور اپنے بہائی پر شفقت سے ہو کہ
کسطرح وہ اپنے اُس دشمن شیطان مردود کے سوافق ہوا ہے جسنے اُسکے عقل پر غلبہ کیا
ہے اور اسکے لیے اُسکے پروردگار کی نافرمانی اور اُسکے حکم کی مخالفت کو زینت دی اور
اس سبب سے اسکا ہلاک کرنا اور اسے دوزخ مین داخل کرنا چاہتا ہے جیسا کہ اللہ
تعالی فرماتا ہے سوا اسکے نہیں کہ وہ بلاتا ہے اپنے گروہ کو تاکہ وہ دوزخ کے رہنے والون
مین سے ہوجاوین اور اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اللہ تعالی کی رحمت سے
تو اُنکے لیے نرم دل ہوا اور اگر تو بدخو سخت دل ہوتا تو البتہ تیرے گرداگرد سے وہ بہاگ
جاتے اور جب اللہ تعالی نے موسی اور ہارون کو فرعون کی طرف بہیجا تو انکو فرمایا
پس اُسکو ایسے نرم بات کہیو شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسامہ رض کی حدیث مین فرمایا اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا
کسی شخص کو درست نہین جب تک اسمین تین خصلتین (مفصلہ ذیل) نپائی
جائین (۱) جس بات کا حکم کرتا ہے اسے جانتا ہو (۲) جس بات سے منع کرتا ہے
اُسے بہی جانتا ہو (۳) حکم دینے اور منع کرنے مین نرمی کرے (۴) چوتہی یہ ہے کہ
صابر بردبار تواضع کرنیوالا نفسانی خواہشون کو دور کرنیوالا مضبوط دل نرم طرف
والا طبیب بیمار کی دوا کرے حکیم ہو دیوانہ کا علاج کرے امام ہدایت کرنیوالا ہو
اللہ تعالی نے فرمایا اور ہمنے اُن مین سے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تہے
جبکہ انہون نے اللہ کے دین کی مدد کرنے اور اُسکے قوی کرنے اور اُسکے ساتہ قائم رہنے
پر اپنی قوم سے تکلیف کی برداشت کرنے پر صبر کیا پس ہمنے انکو پیشوا ہدایت
کرنیوالے اور دین کے طبیب مومنون کے سردار بنادیا اور اللہ تعالی نے حضرت لقمان کے قصہ مین فرمایا
تو اچھی بات کا حکم کر اور بری بات سے منع کر اور جو تجہے تکلیف پہونچے اُسپر صبر کر یہ
بڑی ہمت کے کامون مین سے ہے اور پانچوین یہ ہے کہ جس بات کا حکم دیتا ہو اُسپر خود بہی
عمل کرنیوالا ہو اور جس بات سے منع کرتا ہو اُس سے خود بہی پاک ہو اور اسمین آلودہ
نہو تاکہ انکو اُسپر غلبہ نہو پس اللہ تعالی کے نزدیک مذمت کیا گیا ہو۔ اللہ تعالی
نے فرمایا کیا تم لوگون کو بہلائی کا حکم کرتے ہو اور اپنے نفسون کو بہول جاتے ہو
حالانکہ تم کتاب اللہ پڑہتے ہو کیا پس نہین سمجہتے ہو اور نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے انس بن مالک رض کی حدیث مین فرمایا۔

رأيت ليلة أسري بي رجالا تقرض شفاههم بالمقاريض فقلت من هؤلاء يا جبريل قال عليه الصلوة والسلام هؤلاء خطباء أمتك الذين يأمرون الناس وينسون أنفسهم وهم يتلون الكتاب قال الشاعر لا تنه عن خلق وتأتي مثله، عار عليك إذا أتيت عظيم. وقال قتادة رض ذكر لنا أن في التوراة مكتوبا أن ابن آدم يذكرني وينساني ويدعو إلي ويفر مني وباطل ما تذهبون وأراد بذلك عز وجل من يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر ويترك نفسه هو جل وعلى أعلم بذلك

فصل والأولى له إن استطاع أن يأمره وينهاه في خلوة ليكون ذلك أبلغ وأمكن في الموعظة والزجر والنصيحة له وأقرب إلى القبول والإقلاع وقد قال أبو الدرداء من وعظ أخاه بالعلانية فقد شانه ومن وعظ سرا فقد زانه فإن فعل ذلك ولم ينفعه أظهره ذلك واستعان عليه بأهل الخير وإن لم ينفع فبأصحاب السلطان وينبغي أن لا يترك إنكار المنكر أبدا لأن الله تعالى ذم قوما تركوا ذلك وتغافلوا عنه قال عز وجل كانوا لا يتناهون عن منكر فعلوه لبئس ما كانوا يفعلون وقال الله عز وجل لولا ينهاهم الربانيون والأحبار عن قولهم الإثم وأكلهم السحت لبئس ما كانوا يصنعون يعني هلا نهاهم علماؤهم وفقهاؤهم وقراؤهم عن القول الفاحش أكل الحرام وفعل المعاصي وقيل إن الله أوحى إلى يوشع بن نون أني مهلك من قومك أربعين ألفا من خيارهم وستين ألفا من شرارهم قال يا رب هؤلاء الأشرار فما بال الأخيار قال تعالى إنهم لم يغضبوا لغضبي وأكلوهم وشاربوهم

فصل وقد ذكرنا أن الشرط الخامس أن يكون عاملا بما يأمر منتزها عما ينهى عنه إلا أن شيوخنا ذكروا

میںنے جس رات مجہے سیر کرایا گیا ایسے مردون کو دیکہا کہ اُنکے ہونٹ قینچیون سے کاٹے جاتے تہے تو مینے پوچھا ای جبریل یہ کون لوگ ہین جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کہا یہ آپکی امت کے خطیب ہین جو لوگون کو حکم کیا کرتے تہے اور اپنی جانون کو بہول جاتا کرتے تہے حالانکہ وہ کتاب اللہ کو پڑہتے تہے ایک شاعر نے کہا کسی ایسی خصلت سے دوسری کو منع نہ کر جیسے تو خود کرتا ہو (کیونکہ) جب تو یہ کام کرے تو تجہپر بڑی شرم ہی قتادہ نے کہا توریت میں لکہا ہوا ہے (اللہ فرماتا ہی) آدم کا بیٹا مجہکو یاد کرتا ہے اور آپ مجہکو بہول جاتا ہے اور میری طرف بلاتا ہی اور آپ بہاگتا ہی مجہسے اور باطل ہے جو تم ڈراتے ہو اور ارادہ کیا اس سے اللہ عز وجل نے اُس شخص کا جو حکم کرتا ہی بہلائی کا اور منع کرتا ہی برائی سے اور اپنے نفس کو چہوڑ دیتا ہی اور اللہ بزرگ و بلند اُسکو خوب جاننے والا ہی

فصل اور انسان کیلیے بہتر ہے کہ اگر اسے طاقت ہو تو تنہائی مین دوسرے کو (نیکی کا) حکم کرے یا برائی سے منع کرے تاکہ وعظ کرنے اور تنبیہ کرنے اور اسے نصیحت کرنے مین زیادہ مؤثر اور مضبوط ہو اور قبول کرنے اور باز رہنے مین زیادہ قریب ہو اور ابو دردا نے کہا جس نے اپنے بہائی کو علانیہ نصیحت کی تو بے شک اُسنے اُسے عیب لگایا اور جسنے پوشیدہ نصیحت کی تو بیشک اُسکو زینت دی اگر اُسنے ایسا ہی کیا اور وعظ نے اسے کچہ فائدہ نہ دیا تو پہر کہلے طور پر نصیحت کرے اور اُسمین نیک لوگون سے مدد لے اگر یہ بات بہی فائدہ نہ دے تو بادشاہ کے آدمیون سے مدد لے اور مناسب ہی کہ برائی سے منع کرنا کبہی نہ چہوڑے کیونکہ اللہ تعالی نے اُس قوم کی مذمت کی جنہون نے اسکو چہوڑ دیا اور اس سے غفلت کی اللہ تعالی نے فرمایا وہ ایکدوسرے کو برے کام سے جو وہ کرتے تہے منع نہ کرتے تہے البتہ برا تہا جو کچہ کرتے تہے اور اللہ عز و جل نے فرمایا انکو درویشون اور عالمون نے انکے جہوٹ بولنے اور حرام کہانے سے کیون منع نہ کیا البتہ برا ہی جو کچہ کرتے تہے یعنی انکے علما اور فقہا اور قاریون نے بیحیائی کی بات اور حرام کہانے اور گناہون کے کرنے سے انکو کیون منع نہ کیا اور بعض نے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت یوشع بن نون کی طرف وحی کی کہ تیری قوم مین سے چالیس ہزار نیکو کا اور ساٹھ ہزار برون کو ہلاک کرنے کا میرا ارادہ ہے اُنہون نے عرض کیا ای پروردگار یہ تو برے ہین پس نیکون کا کیا حال ہے (یعنے اُنکے ہلاک کرنے کی کیا وجہ ہے) اللہ تعالی نے فرمایا اسلیے کہ اُنہون نے میرے غصے سے غصہ نہین کیا اور اُن (بدکارون) کے ساتہ کہاتے پیتے ہیں

فصل اور ہمنے ذکر کیا ہی کہ پانچوین شرط ہی کہ جس بات کا حکم کرتا ہے وہ خود اُسپر عمل کرنے والا ہو اور جس بات سے منع کرتا ہی وہ خود اُس سے پاک ہو۔ لیکن ہمارے شیخون نے بیان کیا۔

انّ الامر بالمعروف والنهى عن المنكر واجب على الفاسق
كوجوبه على العدل فاشرنا الى ذلك لما تقدم من عموم
الآيات والاخبار من غير فرق وقد حمل بعض السلف
قوله تعالى ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء
مرضات الله على الامر بالمعروف والنهى عن المنكر وروى
انّ عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه سمع انسانا يقرء
هذه الاية فقال انا لله وانا اليه راجعون قام رجل
يامر بالمعروف وينهى عن المنكر فقتل وعن ابى امامة
قال انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال افضل الجهاد
كلمة حق عند امام جائر وعن جابر بن عبد الله قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الشهداء يوم
القيمة حمزة بن عبد المطلب ورجل قام الى امام جائر
فامره ونهاه فقتل وقد ذكر الله تعالى الذى ينهى
عن المنكر وتاخذه العزة فلا يمتنع فقال عز وجل و
اذا قيل له اتق الله اخذته العزة بالاثم الاية و
قال ابن مسعود ان من اكبر الذنوب عند الله عز وجل
ان يقال للعبد اتق الله فيقول عليك بنفسك و
جميع ذلك عام فى حق صالح وطالح وروى ابو هريرة
انّ النبى صلى الله عليه وسلم قال مروا بالمعروف و
ان لم تعملوا وانهوا عن المنكر وان لم تنتهوا عنه و
انه لا يخلو احد من معصية اما ظاهرا واما باطنا
فان قلنا لا ينكر الا المتنزه عنه تعذر الامر بالمعروف
والنهى عن المنكر فيندرس الامر بالمعروف والنهى
عن المنكر ويضمحل **فصل** والذى يؤمر به و
ينكر على ضربين فكل ما وافق الكتاب والسنة و
العقل فهو معروف وكل ما خالف فهو منكر ثم
ذلك ينقسم قسمين احدهما ظاهر يعرفه العوام
والخواص وهو كوجوب الصلوات الخمس وصوم
رمضان والزكوة والحج وغير ذلك ومن المنكر كتحريم

کہ بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا فاسق پر بھی ایسا ہی واجب ہے جیسے عادل
پر پس ہمنے اسی کیطرف اشارہ کیا ہے کیونکہ آیات اور احادیث (سابقہ) بلا تفریق
عام ہیں اور بعض سلف نے باریتعالی کے اس قول کو یعنی بعض لوگوں میں سے وہ ہے جو
اپنی جان کو اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے بیچتا ہے اچھی بات کے حکم کرنے اور
بری بات سے منع کرنے پر محمول کیا ہے اور مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک آدمی کو
یہہ آیت کے پڑہتے ہوئے سنا پس کہا تحقیق ہم اللہ کے واسطے ہیں اور بیشک ہم
اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں (پھر کہا) ایک آدمی کھڑا ہوا جو بھلائی کا حکم کرتا
تھا اور برائی سے منع کرتا تھا پس قتل کیا گیا۔ اور ابو امامہ سے مروی ہے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بادشاہ کے پاس سچی بات کا کہنا بہتر جہاد ہے
جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے دن سب شہیدوں سے بہتر حمزہ بن عبد المطلب ہے اور وہ شخص جو
ظالم بادشاہ کے پاس کھڑا ہوا اور اُسے اچھی بات کا حکم کیا اور بری بات سے
منع کیا پس اُسنے اُسے قتل کردیا اور اللہ تعالی نے اُس شخص کا ذکر کیا جو برائی
سے منع کیا جاتا ہے اور اُسے اُسکی عزت دنیاوی مقید کردیتی ہے اور وہ باز
نہیں رہتا پس اللہ تعالی نے فرمایا جب اُسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو اسکو اسکی عزت دنیاوی
گناہ میں پکڑتی ہے آخر آیۃ تک اور ابن مسعود نے کہا اللہ عز وجل کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے
یہ ہے کہ کسی بندے کو کہا جاوے کہ اللہ تعالی سے ڈر اور وہ اُسکے جواب میں یہ کہے کہ تو پہلے اپنے نفس کو
درست کر اور یہ سب کا سب نیک اور بد کے حق میں عام ہے اور ابو ہریرہ نے روایت کی کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھلائی کا حکم کرو اگرچہ تم اُسپر عمل نہ کرو اور برائی سے
منع کرو اگرچہ تم اُس سے باز نہ رہو اور بیشک کوئی شخص گناہ سے خالی نہیں ہے
خواہ ظاہر میں کرے یا باطن میں اگر ہم کہیں کہ بجز اُس شخص کے جو خود برائی
سے پاک ہو کوئی دوسرے کو برائی سے منع نہ کرے تو بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے
منع کرنا مشکل ہوجاویگا پس اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع
کرنا جاتا رہیگا اور مٹ جاویگا **فصل** وہ بات جسکا حکم کیا جاوے اور جس
سے منع کیا جاوے دو قسم ہے پس جو بات کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور عقل سلیم
کے موافق ہو وہ اچھی بات ہے اور جو بات (اشیاء مذکورہ بالا کی) مخالف ہو وہ
بری ہے پھر یہ دو قسم پر منقسم ہے اُن میں سے ایک تو ظاہر ہے اسے عام اور خاص
سب لوگ پہچانتے ہیں اور وہ جیسے پانچ وقت کی نماز کا واجب ہونا اور ماہ
رمضان کے روزے اور زکوۃ اور حج وغیرہ اور بری بات جیسے —

[illegible]

الزنا وشرب الخمر والسرقة وقطع الطريق والربا والغصب وغير ذلك فهذا القسم يجب انكاره على العوام كما يجب على الخواص من العلماء والقسم الثاني ما لا يعرفه الا الخواص مثل اعتقاده ما يجوز على الباري وما لا يجوز فانكاره بالعلماء فان اخبر احد من العلماء بذلك لواحد من العوام جاز له ذلك ووجب على العامي الانكار عند القدرة على ما بينا ولا يجوز قبل ذلك واما اذا كان الشيء مما اختلف الفقهاء فيه وساغ فيه الاجتهاد كشرب عامي النبيذ مقلدا لابي حنيفة وتزوج امراة بلا ولي على ما عرف من مذهبه لم يكن لاحد ممن هو على مذهب الامام احمد والشافعي الانكار عليه لان الامام احمد قال في رواية المروزي لا ينبغي للفقيه ان يحمل الناس على مذهبه ولا يشدد عليهم واذا ثبت هذا فالانكار انما يتعين في خرق الاجماع دون المختلف فيه وقد نقل عن الامام احمد ما يدل على جواز الانكار في المختلف فيه وهو ما قال في رواية الميمونى في رجل يمر بالقوم وهم يلعبون بالشطرنج ينهاهم ويعظهم ومعلوم ان ذلك جائز عند اصحاب الشافعي

فصل

وينبغي لكل مؤمن ان يعمل بهذه الاداب في سائر احواله ولا يترك العمل بها وقد روي عن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه قال تادبوا ثم تعلموا وقال ابو عبد الله البلخي ادب العلم اكثر من العلم وقال عبد الله بن مبارك اذا وصف لي رجل له علم الاولين والاخرين لا اتاسف على فوت لقائه واذا سمعت رجلا له ادب النفس اتمنى لقاءه واتاسف على فوت لقائه ويقال مثله كمثل بلدة لها خمسة من الحصون الاول من ذهب والثاني من فضة والثالث من حديد والرابع من اجر والخامس من لبن فما دام اهل الحصن متعاهدين الذي هو من لبن لا يطمع العدو في الثاني فاذا اهملوا ذلك طمعوا في الحصن الثاني

زنا کا اور شراب کے پینے کا اور چوری کرنے کا اور رہزنی کرنے کا اور بیاج لینے اور دینے کا اور لوٹنے وغیرہ کا ہے پس یہ قسم واجب ہے اسکا منع کرنا عوام پر جیسے واجب ہے خاصوں پر علماء میں سے اور قسم دوسرا وہ ہے جسکو نہ پہچانیں سوا خاصوں کے جیسے اعتقاد کرنا اس چیز کا کہ جائز ہے اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز کا کہ نہیں جائز ہے اللہ تعالیٰ پر پس یہ خاص ہے اسکا منع کرنا علماء سے پس اگر خبر کرے کوئی علماء میں سے اسکے ساتھ کسی کو عوام میں سے تو جائز ہے عالم کو اور واجب ہے عامی پر منع کرنا قدرت کے وقت جیسا ہمنے بیان کیا اور نہیں جائز ہے اس سے پہلے ولیکن جب وہ چیز اُن چیزوں میں سے ہو جنمیں اختلاف کیا ہے فقہا نے اور گنجایش ہے اسمیں اجتہاد کو جیسے پینا عامی کا نبیذ تقلید کرکے ابو حنیفہؒ کی اور نکاح کرنا عورت کا بغیر ولی کے جیسا مشہور ہے ان کے مذہب میں اور نہیں پہنچتا کسی کو ان میں سے جو امام احمدؒ اور شافعیؒ کے مذہب پر ہوں انکار کرنا اسپر کیونکہ امام احمدؒ نے کہا ہے مروزی کی روایت میں نہیں جائز فقیہ کو یہ کہ اوٹھاوے لوگوں کو اپنے مذہب پر اور نہ سختی کرے انپر اور جب یہ ثابت ہوا پس منع کرنا سوا اسکے نہیں کہ مقرر ہے اجماع کے پھاڑنے میں سوا اس مسئلہ کے جسمیں اختلاف کیا گیا ہو اور تحقیق منقول ہے امام احمدؒ سے جو دلالت کرتا ہے منع کرنے کے جواز پر مختلف فیہ مسئلہ میں اور وہ یہ ہے کہ کہا میمون کی روایت میں اس مرد کے بارے میں جو گزرے ایک قوم پر اور وہ کھیلتے ہوں شطرنج سے وہ انکو منع کرے اور ان کو نصیحت کرے اور معلوم ہے کہ تحقیق یہ جائز ہے نزدیک اصحاب شافعیؒ کے فصل اور واجب ہے ہر مومن کو یہ کہ عمل کرے ان آداب پر تمام اپنے احوال میں اور نہ ترک کرے اسپر عمل کرنا اور تحقیق روایت کی گئی ہے حضرت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا ادب حاصل کرو پھر پڑھو اور کہا ابو عبد اللہ بلخی نے علم کا ادب علم سے بہت زیادہ ہے اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے جب مجھ سے بیان کیا جاتا ہے کوئی مرد جسکو علم ہو پہلوں اور پچھلوں کا تو میں افسوس نہیں کرتا اسکی ملاقات کے فوت ہونے پر اور جب میں سنتا ہوں ایسے مرد کو جسکو نفس کا ادب ہو تو میں آرزو کرتا ہوں اسکی ملاقات کی اور افسوس کرتا ہوں اسکی ملاقات فوت ہونے پر اور کہا جاتا ہے کہ اسکی مثل مثال ہے جیسے شہر جسکے لیے پانچ قلعے ہوں پہلا سونے کا اور دوسرا چاندی کا اور تیسرا لوہے کا اور چوتھا پکی اینٹوں کا اور پانچواں کچی اینٹوں کا پھر جبتک ہیں قلعہ والے نگہبانی کرنے والے اس قلعہ کی جو کچی اینٹوں سے ہے تو نہ طمع کریگا دشمن دوسرے قلعہ میں پھر جب وہ چھوڑینگے اس قلعہ کو تو طمع کرینگے دشمن دوسرے قلعے کا۔

ثم في الثالث حتى تخرب الحصون كلها وكذلك الايمان
في خمسة من الحصون اولها اليقين ثم الاخلاص ثم اداء
الفرائض ثم اتمام السنن ثم حفظ الآداب فما دام العبد
يحفظ الآداب ويتعاهدها فالشيطان لا يطمع
فيه فاذا ترك الآداب طمع الشيطان في السنن ثم في الفرائض
ثم في الاخلاص ثم في اليقين فينبغي للانسان ان يحفظ
الآداب في جميع اموره من الوضوء والصلوة والبيع
والشراء وغير ذلك هذا آخر ما اخترنا واردنا ولخصنا
من آداب الشريعة فبامتثال الامر في العبادات الخمس
المقدم ذكرها يصير مسلما وبالتادب بهذه الآداب
يكون تابعا للسنة ومقتفيا للاثر ويحصل له بذلك
معرفة ما ويبقى عليه حقيقة معرفة الصانع وهي من اعمال
القلب فاخرناها ليسهل عليه الدخول في ديننا فاذا
تقمص بنور الاسلام ظاهرا قلنا له تقمص بنور
الايمان باطنا

باب في معرفة الصانع

عز وجل فنقول فاما معرفة الصانع عز وجل بالآيات
والدلالات على وجه الاختصار فهي ان يعرف ويتيقن
انه واحد احد فرد صمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له
كفوا احد ليس كمثله شيء وهو السميع البصير لا شبيه
له ولا نظير ولا عون ولا شريك ولا ظهير ولا وزير
ولا ند ولا مشير له ليس بجسم فيمس ولا بجوهر فيحس
ولا عرض فيقضى ولا ذي تركيب او آلة وتاليف
وماهية وتحديد وهو الله للسماء رافع وللارض
واضع لا طبيعة من الطبائع ولا طالع من الطوالع ولا ظلمة
تظهر ولا نور يزهر حاضر الاشياء علما شاهد لها
من غير مماسة عزيز قاهر حاكم قادر راحم غافر
ساتر معز ناصر رؤف خالق فاطر اول آخر ظاهر
باطن فرد معبود حي لا يموت ازلي لا يفوت ابدي

پھر تیسرے قلعے کا یہاں تک کہ خراب کر دیگے سب کے سب قلعوں کو پس
اسیطرح سے ایمان پانچ قلعوں میں پہلا اُن کا یقین ہے پھر اخلاص پھر ادا
کرنا فرضوں کا پھر پورا کرنا سنتوں کا پھر نگاہ رکھنا آداب کا پس جب تک رہیگا بندہ
نگاہ رکھتا آداب کو اور اُن کو لازم پکڑتا پس شیطان نہیں طمع رکھتا اس میں پس
جب چھوڑ دیتا ہے ادب کو تو طمع کرتا ہے شیطان سنتوں میں پھر فرضوں میں پھر
اخلاص میں پھر یقین میں پس واجب ہے انسان کو یہہ کہ نگاہ رکھے آداب کو اپنے
سب کاموں میں وضو اور نماز اور بیچنے اور خریدنے وغیرہ میں یہہ ہے آخر
اُس چیز کا کہ ہمنے اختیار کیا اور ارادہ کیا اور خالص کیا شریعت کے آداب
میں سے پس بجا لانے سے حکم کے پانچوں عبادتوں میں جنکا بیان آگے گذر چکا
مسلمان ہوتا ہے مسلمان اور ادب سیکھنے سے ان آداب سے ہوتا ہے پیروی
کرنے والا سنت کا اور پیروی کرنے والا سلف کے قدم کا اور حاصل ہوتی
ہے کچھہ معرفت اور باقی رہتی ہے اسپر حقیقت اللہ تعالی کی معرفت کی
اور وہ ہے شغلوں میں سے دل کے پس ہمنے اسکو پیچھے کیا تاکہ آسان ہو
اسپر داخل ہونا ہمارے دین میں پس جب وہ پیراہن پہن لیگا اسلام
کے نور کا ظاہر میں تو اس سے ہم کہینگے تو پیراہن پہن ایمان کے نور کا
باطن میں۔ باب اللہ عز و جل کی معرفت میں۔ پس ہم کہتے ہیں لیکن
معرفت اللہ عز و جل کی آیتوں اور دلیلوں سے اختصار کے طریقہ پر
پس یہہ ہے کہ جانا جاوے اور یقین کیا جاوے کہ وہ اکیلا ہے ایک
ہی ہے تنہا ہے بے پرواہ ہے اُسنے نہ جنا اور نہ آپ جنا گیا اور نہیں ہے
اسکا مثل کوئی نہیں ہے اس جیسی کوئی چیز اور وہ سننے والا دیکھنے والا
ہے نہیں ہے اس جیسا کوئی اور نہ کوئی مددگار اور نہ کوئی شریک اور نہ
کوئی قوت دینے والا اور نہ کوئی وزیر اور نہ کوئی صلاحکار ہے نہ وہ جسم
ہے پس ٹٹولا جاوے اور نہ جوہر ہے پس سمجھا جاوے اور نہ وہ عرض ہے پس وہ
گذر جاوے اور نہ وہ صاحب ترکیب اور اسباب اور جوڑ اور ماہیت اور حد کا ہے اور وہ سچا معبود ہے
آسمان کا بلند کرنیوالا اور زمین کا نیچے کرنیوالا نہیں ہے وہ طبیعت طبیعتوں میں سے اور
نہیں ہے وہ طالع طالعوں میں سے اور نہیں ہے وہ اندھیرا کہ ظاہر ہوتا ہے اور نہیں ہے نور کہ
چمکتا ہے سب چیزوں کا علم سے دیکھنے والا ہے ان سب کا بغیر ٹٹولنے کے غالب ہے غلبہ
کرنیوالا حکم ہے قادر ہے رحم کرنیوالا بخشنے والا عیب ڈھانپنے والا عزت دینے والا مدد کرنیوالا بڑی مہربانی
کرنیوالا پیدا کرنیوالا بے نمونہ کے سب سے پہلے پیچھے رہنے والا ظاہر پوشیدہ تنہا عبادت کیا گیا ہمیشہ زندہ
رہنے والا نہیں فوت ہوگا ہمیشہ سے

الملكوت سرمدي الجبروت ليس تيومه لا ينام عزيز لا يضام
منيع لا يرام فلا الاسماء الى الظلام والمواهب اكرام قضى بالفناء
على جميع الانام فقال كل من عليها فان ويبقى وجه ربك
ذو الجلال والاكرام وهو بجهة العلو مستو على
العرش محتو على الملك محيط علمه بالاشياء اليه يصعد
الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه يدبر الامر من السماء
الى الارض ثم يعرج اليه في يوم كان مقداره الف
سنة مما تعدون خلق الخلائق واعمالهم وقدر ارزاقهم
واجالهم لا مقدم لما اخر ولا مؤخر لما قدم اراد العالم
وما هم فاعلوه ولو عصمهم لما خالفوه ولو شاء ان
يطيعوه جميعا لاطاعوه يعلم السر واخفى عليم بذات
الصدور والا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير هو
المحرك هو المسكن لم تصوره الاوهام ولا تقدره
الاذهان ولا يقاس بالناس جل ان يشبه بما صنعه
او يضاف الى ما اخترعه وابتدعه محصي الانفاس
القائم على كل نفس بما كسبت لقد احصاهم وعدهم
عدا وكلهم اتيه يوم القيمة فردا لتجزى كل نفس
بما تسعى ليجزي الذين اساؤا بما عملوا ويجزي الذين
احسنوا بالحسنى غني عن خلقه رازق لبريته
يطعم ولا يطعم يرزق ولا يرزق يجير ولا يجار عليه
الخليقة مفتقرة اليه لم يخلقهم لاجتلاب نفع ولا دفع
ضر ولا لداع دعاه اليه ولا لخاطر له ولا فكر حدث
بل ارادة مجردة كما قال وهو اصدق القائلين
ذو العرش المجيد فعال لما يريد منفرد بالقدرة
على اختراع الاعمال وكشف الضر والبلوى وتقليب
الاعيان وتغير الاحوال كل يوم هو في شان
يسوق ما قدر الى ما وقت وانه تعالى حي بحياة
وعالم بعلم وقادر بقدرة ومريد بارادة وسميع
بسمع وبصير ببصر ومدرك بادراك ومتكلم

بڑے ملک والا ہمیشہ کے غلبے والا قائم رکھنے والا سب جہان کا نہیں سوتا غالب ہے نہیں
ہجوم کیا جاتا اسپر غالب ہے نہیں طلب کیا جاتا پس اسی کیلئے ہیں تمام بڑے اور
بخششیں بڑی بڑی اسنے حکم کیا فانی ہونیکا سب مخلوق پر پس فرمایا جو کوئی اوپر زمین
کے ہے فنا ہونیوالا ہے اور باقی ہیگی ذات پروردگار تیرے کی صاحب بزرگی اور
صاحب انعام کی اور وہ اوپر کیطرف ہے قرار پکڑنے والا عرش پر گھیرنے والا ہے ملک کا
علم سب چیزوں کو اسیطرف چڑھتے ہیں کلمات پاکیزہ اور عمل نیک اسکو بلند کرتا ہے
تدبیر کرتا ہے کام کی آسمان سے طرف زمین کی پھر چڑھ جاتا ہے طرف اسکی
بیچ ایک دن کے کہ ہے قدر اسکی ہزار برس اس سے جو گنتے ہو اسنے مخلوق اور انکے کاموں
کو پیدا کیا اور انکی روزی اور اجل مقرر کی جسکو اسنے موخر کیا اسکا کوئی مقدم
کرنیوالا نہیں اور جسکو اسنے مقدم کیا اسکا کوئی ہٹانیوالا نہیں خدا نے جہان اور انکے
کاموں کا ارادہ کیا اور اگر انکو بچاتا تو کبھی اسکی مخالفت نہ کرتے اور اگر سب سے فرمانبرداری
چاہتا تو ضرور اسکی فرمانبرداری کرتے جانتا ہے پوشیدہ بات کو اور دل کی بات کو
وہ تو سینے کی باتوں کو جانتا ہے کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا اور وہ باریک بین
اور خبردار ہے وہی ہلانے والا اور وہی ٹھیرانے والا ہے وہ وہم میں نہیں آسکتا
اور اسکو ذہن اندازہ نہیں کرسکتی اور لوگوں پر قیاس نہیں ہوسکتا برتر ہے اس سے کہ اس
کی مخلوقات کے ساتھ تشبیہ دیجاوے یا ان چیزوں کیطرف نسبت کیا جاوے جو اسنے
بنائیں اور ایجاد کیں یاد رکھنے والا ہے سانسوں کا ہر نفس پر قائم ہے اسکے ساتھ جو اسنے
کمایا بیشک اسنے انکو یاد کر رکھا ہے اور گن رکھا ہے گن گن کر اور وہ سب اسکے پاس
قیامت کے دن اکیلے اکیلے آوینگے تاکہ ہر جی اپنے کئیے کا بدلا پاوے تاکہ برائی کرنے
والوں کو انکی برائی کا بدلا دے اور نیکی والوں کا بدلا نیک اپنی مخلوق سے بے پرواہ ہے
اور اپنی پیدائش کا روزی رساں ہے کھلاتا ہے اور اسکو کوئی نہیں کھلاتا رزق دیتا ہے اور
اسکو کوئی رزق نہیں دیتا پناہ دیتا ہے اور اسکے عذاب سے کوئی نہیں بچاتا مخلوق
اسکی طرف محتاج ہے انکو کسی فائدے کے حاصل کرنے یا نقصان کے دور کرنے کے
لیئے نہیں پیدا کیا اور نہ اسلیئے کہ پیدا کرنے کی کسی نے درخواست کی ہو اور نہ
کسی خیال کی وجہ سے اور نہ فکر سے جو پیدا ہوا بلکہ محض ارادے سے پیدا
کیا جسطرح وہ خود فرماتا ہے بڑے عرش والا ہے کر ڈالتا ہے جو چاہے اکیلا ہے اپنی قدرت میں
اعمال کو نئی طور بنانے پر ضرر اور بلا کو دور کرنے پر اور اعیان کے بدلانے پر اور حالات کے پھیرنے پر وہ ہر دن ایک کام
میں ہے چلاتا ہے اسکو جو اسنے مقدر کیا اسوقت تک جو اسنے معین کیا اور وہ بلند برتر زندہ ہے اپنی زندگی
سے اور جاننے والا ہے اپنے علم سے اور توانا ہے اپنی توانائی سے اور ارادہ کرنیوالا ہے اپنے ارادے سے اور سننے والا ہے
کان سے اور دیکھنے والا ہے آنکھ سے اور مدرک ہے ادراک سے

بِكَلَامٍ وَآمِرٌ بِأَمْرٍ وَنَاهٍ بِنَهْيٍ وَمُخْبِرٌ بِخَبَرٍ وَأَنَّهُ تَعَالَى عَادِلٌ
فِي حُكْمِهِ وَقَضَائِهِ وَمُحْسِنٌ مُتَفَضِّلٌ فِي عَطَائِهِ وَإِنْعَامِهِ
مُبْدِئٌ وَمُعِيدٌ مُحْيٍ وَمُمِيتٌ مُحْدِثٌ وَمُوجِدٌ مُثِيبٌ
وَمُعَاقِبٌ جَوَادٌ لَا يَبْخَلُ حَلِيمٌ لَا يَعْجَلُ حَفِيظٌ لَا يَنْسَى
يَقْظَانُ لَا يَسْهُو رَازِقٌ لَا يَغْفُلُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ يَضْحَكُ
وَيَفْرَحُ يُحِبُّ وَيَكْرَهُ وَيُبْغِضُ وَيَرْضَى وَيَغْضَبُ يَسْخَطُ
يَرْحَمُ وَيَغْفِرُ يُعْطِي وَيَمْنَعُ لَهُ يَدَانِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ
قَالَ جَلَّ وَعَلَا وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ وَرَوَى نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ
وَقَالَ تَكُونُ فِي يَمِينِهِ يَرْمِي بِهَا كَمَا يَرْمِي الْغُلَامُ بِالْكُرَةِ
ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْعَزِيزُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّكُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتَّى كَادَ يَسْقُطُ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقْبِضُ الْأَرَضِينَ وَالسَّمٰوٰتِ
جَمِيعًا فَلَا يُرَى طَرَفُهَا مِنْ قَبْضَتِهِ وَعَنْ أَنَسِ ابْنِ
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُقْسِطُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَلَى يَمِينِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ
وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ عَلَى صُورَتِهِ وَغَرَسَ
جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ وَغَرَسَ شَجَرَةَ طُوبَى بِيَدِهِ وَكَتَبَ
التَّوْرٰيةَ بِيَدِهِ وَنَاوَلَهَا مُوسٰى مِنْ يَدِهِ إِلَى يَدِهِ
وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ وَلَا تَرْجُمَانٍ وَقُلُوبُ
الْعِبَادِ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ
يَشَاءُ وَيُوعِيهَا مَا أَرَادَ وَالسَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِي كَفِّهِ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ وَيَضَعُ قَدَمَهُ
فِي جَهَنَّمَ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ
قَطْ وَيُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِعَفْوِهِ وَيَنْظُرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ
فِي وَجْهِهِ وَيَرَوْنَهُ لَا يُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ وَلَا يُضَارُّونَ
كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ وَيُعْطِيهِمْ مَا يَتَمَنَّوْنَ

اور متکلم ہے ساتھ کلام کے اور حکم کرنیوالا ہے ساتھ حکم کے اور روکنے والا ہے اپنی نہی سے
اور خبر دینے والا ہے خبر کے ساتھ اور وہ بلند اور برتر اپنے حکم و فیصلہ میں عادل ہے اور احسان
کرنیوالا ہے فضل والا ہے اپنی عطا و انعام میں پہلی بار پیدا کرنے والا اور دوبارہ
بنانیوالا اور مارنیوالا اور جلانیوالا ہے اور نئی طرح بنانیوالا ہے اور ایجاد کرنیوالا اور ثواب
دینے والا ہے اور عذاب کرنیوالا جود والا ہے نہیں بخل بردبار ہے عذاب کی جلدی نہیں کرتا
یاد رکھنے والا ہے نہیں بھولتا جاگتا ہے نہیں سہو کرتا خبردار ہے نہیں بیخبر روزی بند
کرتا ہے اور فراخ کرتا ہے ہنستا ہے اور خوش ہوتا ہے. دوست رکھتا ہے اور کراہت کرتا ہے
اور بغض کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہے اور ناراض ہوتا ہے مہربانی کرتا ہے
معاف کرتا ہے دیتا ہے اور نہیں دیتا اسکے دو ہاتھ ہیں اور دونوں داہنے ہیں جیسا
کہ اسنے آپ فرمایا اور آسمان اسکے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہونگے نافع نے ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت
اور آسمان لپیٹے ہونگے اسکے داہنے ہاتھ میں اور فرمایا آسمان ہونگے اسکے داہنے ہاتھ میں چلاویگا
انکو جسطرح لڑکا گیند چلاتا ہے پھر کہیگا میں غالب ہوں عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا منبر پر جھولتے تھے یہانتک کہ گرنے کے قریب ہو گئے ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا زمینوں اور آسمانوں سب کو مٹھی میں لیگا اور اسکی مٹھی سے
کوئی کنارہ نکلا نہ ہوگا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا عدل کرنیوالے
قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہونگے رحمان کی داہنی طرف اور اسکے دونوں ہاتھ داہنے ہیں
اور آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اپنے ہاتھ سے اسی کی صورت پر اور گاڑا جنت عدن کو اپنے ہاتھ
سے اور گاڑا طوبے کے درخت کو اپنے ہاتھ سے اور لکھا توریت کو اپنے ہاتھ سے اور پکڑ لیا موسی نے
توریت کو اسکے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے اور گاڑا طوبی کے درخت کو اپنے ہاتھ سے اور لکھا توریت کو اپنے
ہاتھ سے اور پکڑ لیا موسی نے توریت کو اسکے ہاتھ سے اپنے ہاتھ میں اور کلام کی موسی نے اسکے
ساتھ کلام کرنی بلا واسطہ اور سوا کسی ترجمہ کرنے والے کے اور بندوں کے دل دو انگلیوں
میں ہیں رحمن کی انگلیوں میں سے پھیرتا ہے جسطرف چاہتا ہے اور بچا لیتا ہے ان سے جسکو
چاہتا ہے اور آسمان اور زمین قیامت کے دن اسکے ہاتھ میں ہونگے جسطرح حدیث میں آیا ہے
اور رکھیگا اپنا قدم دوزخ میں پھر بعض بعض میں سمٹ جاویگا اور کہیگا بس بس اور نکالیگا
ایک قوم آگ سے اسکو پچھم اور بہشتی اسکے منہ مبارک کو دیکھینگے نہ تکلیف اور نقصان ہے
اسکے دیکھنے میں اور نہ ضرر جسطرح حدیث میں آیا ہے ظاہر ہوگا رب
ان کے لئے اور دیگا ان کو جو چاہیں

وقال عز من قائل للذين احسنوا الحسنى وزيادة
قيل الحسنى هي الجنة والزيادة النظر الى وجهه الكريم
وقال تعالى وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة
ويعرض عليه العباد يوم الفصل والذين يتولى
حسابهم بنفسه ولا يتولى ذلك غيره وان الله تعالى
خلق سبع سموات بعضها فوق بعض وسبع ارضين بعضها
اسفل من بعض ومن الارض العليا الى السماء الدنيا
خمسمائة عام وبين كل سماء وسماء خمسمائة عام والماء
فوق السماء السابعة وعرش الرحمن فوق الماء والله تعالى
على العرش ودونه سبعون الف حجاب من نور وظلمة
وما هو اعلم به وللعرش حملة يحملونه قال الله عز و
جل الذين يحملون العرش ومن حوله الآية وللعرش حد
يعلمه الله وترى الملائكة حافين من حول العرش وهو
من ياقوتة حمراء وسعته كسعة السموات والارضين
والكرسي عند العرش كحلقة ملقاة في ارض فلاة
وهو جل وعلا يعلم ما في السموات السبع وما بينهن و
ما تحتهن وما في الارضين وما تحتهن وما بينهن و
ما تحت الثرى وما في قعر البحار ومنبت كل
شعرة وكل شجرة وكل زرع ونبت ومسقط كل ورقة
وعدد ذلك كله وعدد الحصى والرمل والتراب و
مثاقيل الجبال ومكاييل البحار واعمال العباد وآثارهم
وانفاسهم وكلامهم ويعلم كل شيء لا يخفى عليه شيء
من ذلك وهو منزه عن مشابهة خلقه ولا يخلو
من علمه مكان ولا يجوز وصفه بانه في كل مكان
بل يقال انه في السماء على العرش كما قال جل
ثناؤه الرحمن على العرش استوى وقوله ثم استوى
على العرش الرحمن وقال تعالى اليه يصعد الكلم
الطيب والعمل الصالح يرفعه والنبي صلى الله
عليه وسلم حكم باسلام الامة لما قال لها اين الله

اور اسنے فرمایا جو سب سے غالب ہے نیکی والوں کا بدلہ نیکی ہے اور زیادہ
بعض نے کہا بدلا نیکی بہشت ہے اور زیادت اسکی عزت والی ذات کیطرف نظر کرنا ہے
اور فرمایا بلند برتر نے کئی مونھ اسدن تر و تازہ ہونگے اپنے رب کو دیکھنے والے
اور پیش کیے جاوینگے اسپر بندے فیصلہ اور جزا کے دن اور خود ان کے حساب
کا متولی ہوگا اور کوئی متولی نہیں ہوگا اور اللہ عزوجل نے سات آسمان ایک دوسرے
کے نیچے اوپر بنائے اور اسیطرح سات زمینیں ایک دوسرے کے نیچے اوپر اور اوپر
کی زمین اور پہلے آسمان کے درمیان پانچسو سال کی مسافت ہے اور درمیان ہر
آسمان کے پانسو سال کا رستہ ہے اور ساتویں آسمان پر پانی ہے اور
رحمن کا عرش پانی پر ہے اور اللہ عزوجل عرش پر ہے اور اسکے ستر ہزار نور
اور اندھیرے کے پردے ہیں اور وہ چیزیں جنکو وہ خود ہی جانتا ہے اور عرش
کے اٹھانے والے ہیں جو اسکو اٹھاتے ہیں جیسا اسنے آپ فرمایا وہ جو
عرش کو اٹھاتے ہیں اور عرش کے گرد والے اور عرش کی حد ہے جسکو اللہ
ہی جانتا ہے اور تو فرشتوں کو دیکھیگا پھرنے والے گرد عرش کے اور وہ عرش سرخ
یاقوت سے ہے اور اسکی فراخی مثل فراخی آسمانوں اور زمینوں کی ہے اور کرسی
عرش کے پاس ایسی ہے جیسے ایک صاف میدان میں حلقہ پڑا ہوا اور اللہ عز
وجل جانتا ہے جو ساتوں آسمانوں میں ہے اور جو ان کے درمیان ہے
اور جو ان کے نیچے ہے اور جانتا ہے اسکو جو زمینوں میں ہے اور اسکو جو انکے
نیچے ہے اور اسکو جو انکے درمیان ہے اور جانتا ہے جو خاک نمناک کے
نیچے ہے اور جو دریاؤں کے پیٹ میں ہے اور جانتا ہے ہر بال کے اگنے کی
جگہ اور ہر درخت اور ہر زراعت کے اگنے کی ہے اور جانتا ہے ہر پتے کے
گرنے کی جگہ کو اور انکی گنتی کو اور کنکروں کی گنتی کو اور ریت اور مٹی کی گنتی کو
اور جانتا ہے پہاڑوں کے بوجھ اور سمندروں کے تول اور بندوں کے عمل اور انکے
بھید اور انکے سانسوں اور انکی باتوں کو اور وہ ہر چیز جانتا ہے اس سے کوئی
چیز پوشیدہ نہیں ان میں سے اور وہ خلقت کی مشابہت سے پاک ہے اور اسکے علم سے
کوئی مکان خالی نہیں اور یوں کہنا جائز نہیں کہ وہ ہر مکان میں ہے بلکہ یوں کہنا
چاہیے کہ وہ آسمان میں عرش پر ہے جیسا اسنے آپ فرمایا رحمن عرش پر مستوی ہوا
اور پھر فرمایا پھر مستوی ہوا عرش پر رحمن اور جسنے فرمایا اسی کی طرف پاک کلمے چڑھتے
ہیں اور اچھے کام انکو بلند کرتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لونڈی
کے اسلام کا حکم کیا جبکہ آپ نے کہا اللہ کہاں ہے۔ اسنے

فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي وَفِي لَفْظٍ آخَرَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي وَيَنْبَغِي إِطْلَاقُ صِفَةِ الْاِسْتِوَاءِ مِنْ غَيْرِ تَأْوِيلٍ وَأَنَّهُ اسْتِوَاءُ الذَّاتِ عَلَى الْعَرْشِ لَا عَلَى مَعْنَى الْقُعُودِ وَالْمُمَاسَّةِ كَمَا قَالَتِ الْمُجَسِّمَةُ وَالْكَرَّامِيَّةُ وَلَا عَلَى مَعْنَى الْعُلُوِّ وَالرِّفْعَةِ كَمَا قَالَتِ الْأَشْعَرِيَّةُ وَلَا عَلَى مَعْنَى الْاِسْتِيلَاءِ وَالْغَلَبَةِ كَمَا قَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ لِأَنَّ الشَّرْعَ لَمْ يَرِدْ بِذٰلِكَ وَلَا نُقِلَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ ذٰلِكَ بَلِ الْمَنْقُولُ عَنْهُمْ حَمْلُهُ عَلَى الْإِطْلَاقِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى قَالَتِ الْكَيْفُ غَيْرُ مَعْقُولٍ وَالْاِسْتِوَاءُ غَيْرُ مَجْهُولٍ وَالْإِقْرَارُ بِهِ وَاجِبٌ وَالْجُحُودُ بِهِ كُفْرٌ وَقَدْ أَسْنَدَهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَحِيحِهِ وَكَذٰلِكَ فِي حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِقَرِيبٍ أَخْبَارُ الصِّفَاتِ تُمَرُّ كَمَا جَاءَتْ بِلَا تَشْبِيهٍ وَلَا تَعْطِيلٍ وَقَالَ أَيْضًا فِي رِوَايَةِ بَعْضِهِمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ كَلَامٍ وَلَا أَرَى الْكَلَامَ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَمَاكِنِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَوْ عَنِ التَّابِعِينَ فَأَمَّا غَيْرُ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْكَلَامَ فِيهِ غَيْرُ مَحْمُودٍ فَلَا يُقَالُ فِي صِفَاتِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ

آسمان کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ایک بات اپنے نفس پر لکھی اور وہ اُسکے پاس عرش پر ہے میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ گئی اور دوسری روایت میں ہے جب اللہ پاک خلقت کو پیدا کر چکا اپنے نفس پر ایک بات ایک کتاب میں لکھی جو وہ اُسکے پاس عرش پر ہے میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ گئی اور فرض ہے اطلاق کرنا صفت استوا کا بغیر تاویل کے اور وہ اللہ کی ذات کا مستوی ہونا ہے عرش پر سوا حمل کرنے کے قعود اور مماست کے معنے پر جسطرح مجسمہ اور کرامیہ کا قول ہے اور سوا حمل کرنے کے علوا ور رفعت کے معنے پر جسطرح اشعریہ کا مذہب ہے اور سوا حمل کرنے کے غلبہ اور استیلا کے معنے پر جسطرح معتزلہ نے کہا ہے کیونکہ شرع میں یہ بات وارد نہیں ہوئی اور نہ صحابہ وتابعین میں سے جو سلف صالحین اور حدیث والے ہیں کسی سے یہ نقل کیا گیا بلکہ ان سے منقول اطلاق پر حمل کرنا ہے اور ام سلمہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے روایت کی گئی ہے اللہ عزوجل کے قول رحمن عرش پر مستوی ہوا میں انہوں نے کہا کیفیت معلوم نہیں۔ اور استواء مجہول نہیں اور اقرار اُسکے ساتھ واجب ہے اور اسکا انکار کرنا کفر ہے اور بیشک با اسناد لایا مسلم بن حجاج ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے اپنی کتاب میں اور اسیطرح انس بن مالک کی حدیث میں اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی موت سے تھوڑا پہلے فرمایا صفات کی حدیثیں ویسی ہی رکھنی چاہییں جسطرح آئی ہیں سوا تشبیہ اور تعطیل کے اور یہہ بھی فرمایا ان کے بعض کی روایت میں کہ میں صاحب کلام نہیں اور میں نہیں دیکھتا کلام کسی شے میں ان جگہوں میں اللہ عزوجل کی کتاب میں یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں یا صحابہ یا تابعین سے پس لیکن اسکے سوا میں حرج نہیں پس کلام قرآن میں غیر محمود ہے پس نہ کہا جائے گا رب عزوجل کی صفات میں

كَيْفَ وَلِمَ لَا يَقُولُ ذٰلِكَ الْاَشْكَالَ وَقَالَ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ
فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ نَحْنُ نُؤْمِنُ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ كَيْفَ شَاءَ وَكَمَا شَاءَ بِلَا حَدٍّ وَّلَا
صِفَةٍ يَبْلُغُهَا وَاصِفٌ اَوْ يَحُدُّهٗ حَادٌّ لِمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي
التَّوْرٰىةِ اَنَا اللّٰهُ فَوْقَ عِبَادِيْ وَعَرْشِيْ فَوْقَ جَمِيْعِ خَلْقِيْ
وَاَنَا عَلٰى عَرْشِيْ عَلَيْهِ اُدَبِّرُ عِبَادِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِّنْ
عِبَادِيْ وَكَوْنُهٗ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ مَذْكُوْرٌ فِيْ كُلِّ كِتَابٍ
اُنْزِلَ عَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ اُرْسِلَ بِلَا كَيْفٍ وَّلِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْمَا لَمْ يَزَلْ
مَوْصُوْفٌ بِالْعُلُوِّ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِسْتِيْلَاءِ وَالْغَلَبَةِ عَلٰى
جَمِيْعِ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ وَغَيْرِهٖ فَلَا يُحْمَلُ الْاِسْتِوَاءُ عَلٰى ذٰلِكَ
فَالْاِسْتِوَاءُ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ بَعْدَ مَا اَخْبَرَنَا بِهٖ وَنَصَّ عَلَيْهِ
وَاَكَّدَهٗ فِيْ سَبْعِ اٰيَاتٍ مِّنْ كِتَابِهٖ وَالسُّنَّةِ الْمَاْثُوْرَةِ بِهٖ وَ
هُوَ صِفَةٌ لَازِمَةٌ لَهٗ وَلَائِقَةٌ بِهٖ كَالْيَدِ وَالْوَجْهِ وَالْعَيْنِ
وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْحَيَاةِ وَالْقُدْرَةِ وَكَوْنِهٖ خَالِقًا وَرَازِقًا
وَمُحْيِيًا وَمُمِيْتًا مَوْصُوْفٌ بِهَا وَلَا نَخْرُجُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ
نَقْرَءُ الْاٰيَةَ وَالْخَبَرَ وَنُؤْمِنُ بِمَا فِيْهِمَا وَنَكِلُ الْكَيْفِيَّةَ فِي الصِّفَاتِ
اِلٰى عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَحِمَهُ
اللّٰهُ كُلَّمَا وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ فَتَفْسِيْرُهٗ
قِرَاءَتُهٗ لَا تَفْسِيْرَ لَهٗ غَيْرُهَا وَلَمْ نَتَكَلَّفْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ غَيْبٌ
لَا مَجَالَ لِلْعَقْلِ فِيْ اِدْرَاكِهٖ وَنَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنْ اَنْ نَقُوْلَ فِيْهِ اَوْ
فِيْ صِفَاتِهٖ مَا لَمْ يُخْبِرْنَا بِهٖ هُوَ اَوْ رَسُوْلُهٗ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَاَنَّهٗ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ اِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا كَيْفَ شَاءَ وَكَمَا شَاءَ فَيَغْفِرُ
لِمَنْ اَذْنَبَ وَاَخْطَاَ وَاَجْرَمَ وَعَصٰى لِمَنْ يَخْتَارُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَشَاءُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْعَلِيُّ
الْاَعْلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى
لَا بِمَعْنٰى نُزُوْلِ الرَّحْمَةِ وَثَوَابِهٖ عَلٰى مَا ادَّعَتْهُ الْمُعْتَزِلَةُ

کسطرح اور کیوں نہ کہے یہ شک کے طور پر اور فرمایا احمد رحمہ اللہ نے بعض
کی روایت میں دوسری جگہ میں ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ عزوجل عرش
پر ہے جسطرح اسنے چاہا اور جیسا چاہا سوا کسی حد اور صفت کے کہ
بیان کرنے والے پہونچ سکیں یا تعریف کرنے والا تعریف کرسکے
اسو جہ سے کہ سعید بن المسیب نے کعب احبار سے روایت کیا ہے
کہا اللہ نے توریت میں فرمایا ہے میں اللہ ہوں اپنے بندوں کے اوپر
اور عرش میرا میری تمام خلق سے ہے اور میں اپنے عرش پر ہوں اپنے
بندوں کی تدبیر میں کرتا ہوں اور مجھپر کوئی چیز میرے بندوں کی
مخفی نہیں اور اللہ عزوجل کا عرش پر ہونا مذکور ہے ہر کتاب میں
جو اُسنے کسی نبی پر اُتاری جو بھیجا گیا بلا کیف اور اسلئے کہ اللہ تعالی
ہمیشہ سے علو اور قدرت اور غلبہ کے ساتھ جمیع مخلوق پر موصوف
ہے خواہ عرش ہو یا غیر عرش پس استوا کو غلبہ وغیرہ پر حمل کرنا جائز
نہیں پس انہیں صفات ذاتیہ میں سے ہے اسکے بعد کہ اسنے خود ہمکو
خبردی اور اسپر نص کی اور اسکو اپنی کتاب کی آیتوں میں تاکید سے
بیان کیا اور اسکے رسول سے نقل کیا گیا اور یہ صفت لازم ہے اسکو
اور اسکو لائق ہے مثل ید اور وجہ اور عین اور سمع اور بصر اور
حیات اور قدرت کے اور مثل ہونے اسکے کے خالق اور رازق اور
محیی اور ممیت وہ خدا ان سب صفات کے ساتھ موصوف ہے
اور ہم کتاب و سنت سے نہیں نکلتے ہم قرآن و حدیث پڑھتے ہیں اور ایمان لاتے
ہیں اسکے ساتھ جو ان دونوں میں ہے اور سپرد کرتے ہیں کیفیت صفات کو اللہ عزوجل
کے علم کیطرف جسطرح کہا سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے جسطرح بیان کیا ہے اللہ
تعالے نے اپنا حال اپنی کتاب میں پس تفسیر اسکی اسی کی کلام ہے اسکے سوا اور تفسیر
نہیں اور ہمکو اسکے غیر کی تکلیف نہیں دیگئی کیونکہ وہ غیب ہے اسمیں عقل کو کہاں
طاقت کہ اسکا ادراک کرے اور ہم اللہ تعالی سے عفو اور عافیت مانگتے ہیں اور اس
سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اسمیں یا اسکی صفات میں وہ بات کہیں جسکی اسنے
ہمیں خبر نہیں دی اور نہ اسکے رسول علیہ السلام نے اور وہ عزوجل ہر رات
پہلے آسمان پر اترتا ہے جسطرح چاہے اور جیسا چاہے پھر معاف کرتا ہے اسکو
جسنے گناہ کیا اور خطا کی اور جرم کیا اور بیفرمانی کی واسطے جسکے پسند کرے اپنے
بندوں میں سے اور چاہے برکت والا ہے اور برتر ہے بلند اور بہت بلند کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسکی اچھی
صفتیں ہیں اور اس حدیث کے معنے نزول رحمت اور ثواب کے نہیں جسطرح معتزلہ

وَالْاَشْعَرِیَّةُ لِمَا رَوٰی عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ
الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَیُعْطٰی سُؤْلَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ
فَیُغْفَرَ لَهٗ هَلْ مِنْ عَانٍ فَیُفَكُّ عَانِیَهٗ حَتّٰی یُصَلَّی الصُّبْحُ
ثُمَّ یَعْلُوْا رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی عَنْ عُبَادَةَ
بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا
حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ اَلَا عَبْدٌ مِنْ عِبَادِیْ
یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ اَلَا ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ یَدْعُوْنِیْ فَاَغْفِرَ
لَهٗ اَلَا مُقَتَّرٌ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجْلِبَ لَهٗ رِزْقَهٗ اَلَا
اَلَا مَظْلُوْمٌ یَذْكُرُنِیْ فَاَنْصُرَهٗ اَلَا عَانٍ یَدْعُوْنِیْ فَاَفُكَّهٗ قَالَ
فَیَكُوْنُ كَذٰلِكَ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الصُّبْحُ وَیَعْلُوْا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ
وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
وَجَابِرٍ وَعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ رَضْ
رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ كُلُّهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِهٰذَا كَانُوْا یُفَضِّلُوْنَ صَلٰوةَ
اٰخِرِ اللَّیْلِ عَلٰی اَوَّلِهٖ وَرَوٰی اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقُ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
یَنْزِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی
سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِكُلِّ نَفْسٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ فِیْ قَلْبِهٖ
شَحْنَاءُ اَوْ شِرْكٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا ذَهَبَ
شَطْرُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ یَنْزِلُ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ
هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِیَهٗ
هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَاَتُوْبَ عَلَیْهِ حَتّٰی یَنْشَقَّ الْفَجْرُ
وَقِیْلَ لِاِسْحَاقَ ابْنِ رَاهَوَیْهِ مَا هٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ

اور اشعریہ نے زیادہ کیا ہے کیونکہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ ہر رات پہلے آسمان پر جس وقت پچھلی
تہائی رات کی باقی رہتی ہے نزول فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے پھر اسکا
سوال دیا جاوے کوئی معافی چاہنے والا ہے پھر معاف کیا جاوے کوئی قیدی
ہے پھر قید سے چھڑایا جاوے صبح تک پھر ہمارا رب تبارک و تعالیٰ صعود فرماتا ہے
اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے یوں ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہر رات پہلے آسمان کیطرف جسوقت رات کی
پچھلی تہائی باقی رہتی ہے نزول فرماتا ہے پھر فرماتا ہے کوئی ہے بندہ میرے بندوں
میں سے جو مجھے پکارے پھر میں اسکی پکار قبول کروں بھلا ہے کوئی اپنی جان پر
ظلم کرنیوالا جو مجھے پکارے پھر میں اسکو معاف کروں بھلا کوئی ہے تنگدست رزق میں
جو مجھے پکارے پھر میں اسکی پکار قبول کروں بھلا ہے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنیوالا
جو مجھے پکارے پھر میں اسکو معاف کروں بھلا کوئی ہے تنگدست رزق میں جو مجھے
پکارے پھر میں اسکی طرف رزق کھینچوں بھلا ہے کوئی مظلوم جو مجھے یاد کرے پھر میں
اسکی مدد کروں بھلا ہے کوئی قیدی جو مجھے پکارے پھر میں اسے قید سے چھوڑاوں فرمایا
پھر رہتا ہے یہی حال صبح کے طلوع تک اور اپنی کرسی کی طرف علو فرماتا ہے اور تحقیق
یہہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ ابو ہریرہ اور جابر اور علی رضی اللہ عنہم اور عبد اللہ
بن مسعود اور ابو الدردا اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم
سے روایت کی گئی ہے کہ وہ سب کے سب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں اور اسی لیئے پچھلی رات کی نماز کو فضیلت دیتے
تھے روایت کی ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نصف شعبان
کی رات پہلے آسمان کیطرف نزول فرماتا ہے پھر ہر جی کو معاف فرماتا
ہے مگر اس آدمی کو جسکے دل میں کینہ یا شرک ہے اللہ عزوجل کے ساتھ
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسنے کہا میں نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جسوقت رات کا پہلا نصف
گذرتا ہے اللہ عزوجل پہلے آسمان کیطرف نزول فرماتا ہے
پھر فرماتا ہے کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے بخشوں کوئی
مانگنے والا ہے کہ میں اُسے دوں کوئی توبہ کرنیوالا ہے کہ میں
اسکی دعا قبول کروں صبح کے پھٹنے تک اور اسحاق ابن راہویہ کو کہا گیا کیا ہیں یہ حدیثیں

التی تحدث بها ان الله تعالیٰ ینزل الی السماء الدنیا ولله یصعد ویتحرک قال للسائل تقول ان الله یقدر علی ان ینزل ویصعد ولا یتحرک قال نعم قال فلم تنکره وقال یحیی بن معین اذا قال لک الجهمی کیف ینزل فقل له کیف صعد وقال الفضیل بن عیاض رحمه الله اذا قال لک الجهمی انا کافر برب ینزل فقل له انا مؤمن برب یفعل ما یشاء وعن شریک بن عبد الله رحمه الله لما قیل له عندنا قوم ینکرون هذه الاحادیث من جاءنا باسماء لیست عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوٰة والصیام والزکوٰة والحج وانما عرفنا الله عز وجل بهذه الاحادیث

فصل ونعتقد ان القرآن کلام الله وکتابه وخطابه ووحیه الذی نزل به جبریل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم کما قال عز وجل نزل به الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین هو الذی بلغه رسول الله صلی الله علیه وسلم امته امتثالا لامر رب العلمین بقوله تعالیٰ یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وروی عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما انه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یعرض نفسه علی الناس بالموقف فیقول هل من رجل یحملنی الی قومه فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی وقال عز وجل وان احد من المشرکین استجارک فاجره حتی یسمع کلام الله وکلام الله تعالیٰ هو القرآن الشریف غیر مخلوق کیفما قری وتلی وکتب وکیفما تفرقت به قراءة قاری ولفظ لافظ وحفظ حافظ هو کلام الله وصفة من صفات ذاته غیر محدث ولا مبدل ولا مغیر ولا مؤلف ولا منقوص ولا مصنوع ولا مزاد فیه بدأ تنزیله والیه یعود حکمه کما قال النبی صلی الله علیه وسلم فی حدیث عثمان بن عفان رضی الله عنه ان فضل القرآن علی سائر

جو تو بیان کرتا ہی کہ اللہ تعالی پہلی آسمان پر نزول فرماتا ہے اور اللہ صعود فرماتا ہی اور حرکت کرتا ہے کیسی ہین انہون نے سائل کو جواب دیا کہ کیا تجھے اللہ تعالی کی صعود اور نزول پر قدرت کہنے کا اعتقاد ہی (یا نہین) اُسنے کہا ہان ہی پہر اُسنے کہا تو پہر تو کیون انکار کرتا ہی اور یحیی بن معین نے کہا جب تجھ جہمی کہے کہ کسطرح نزول فرماتا ہی تو اُسے کہہ کر اُسنے صعود کسطرح کیا (جیسے صعود ہوا ویسے ہی نزول ہوتا ہی) اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے کہا جب تجھے جہمی کہے مین ایسے رب سے منکر ہون جو اترتا ہی تو اُسے کہہ کہ مین ایمان لایا ہون ایسے رب سے کہ جو چاہتا ہی کرتا ہی اور شریک بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب کسی نے اُنسے کہا کہ ہمارے پاس ایک قوم ہی جو ان احادیث کا انکار کرتے ہین تو انہون نے فرمایا) ہمارے پاس وہ نام کون لایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین جیسی نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج اور بیشک ہمنے اللہ عز وجل کو ان احادیث سے ہی پہچانا ہی

فصل اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ قرآن اللہ کا کلام اور اُسکی کتاب اور اسکا خطاب اور اُسکی وحی ہی جسکو جبریل علیہ السلام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترے جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا اسکو روح الامین لیکر تیرے دل پر اترا تاکہ تو عربی زبان مین ڈرانے والون مین سے ہو یہ وہ قرآن ہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو رب العلمین کے حکم بجا لانے کے لیے پہونچا دیا اور وہ اللہ تعالے کا حکم یہ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے رسول جو تیری طرف تیرے رب سے اترا اُسے پہونچا اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موقف مین اپنے آپ کو لوگون پر پیش کرتے تھے اور فرماتے تھے کیا کوئی آدمی ہی جو مجھے اپنی قوم کی طرف لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کی کلام پہونچانے سے روک دیا ہی اور اللہ عز وجل نے فرمایا اگر مشرکون مین سے کوئی پناہ لینا چاہے تو اسے پناہ دے تاکہ اللہ کی کلام کو سن لے اور اللہ تعالیٰ کا کلام وہ قرآن شریف ہی جو غیر مخلوق ہی خواہ کسطرح پڑہا جاوے اور تلاوت کیا جاوے اور لکہا جاوے اور پڑہنے والے کی قرأت اور بولنے والے کا لفظ اور حفظ کرنے والے کا حافظہ خواہ کسطرح اسمین مختلف ہو وہ اسی کا کلام ہی اور اُسکی ذات کی صفتون مین سے ایک صفت ہی نہ تو نو پیدا ہی اور نہ بدلا گیا ہی اور نہ متغیر کیا گیا ہی اور نہ غیر سے مرکب ہے اور نہ ناقص کیا گیا ہی اور نہ بنایا گیا ہی اور نہ اسمین زیادتی کی گئی ہے اُسی کی طرف سے اترا ہی اور اسکا حکم اُسی کی طرف لوٹیگا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حدیث مین فرمایا ہی کہ قرآن کی فضیلت تمام

الكلام كفضل الله على سائر خلقه وذلك ان القرآن الشريف
منه تبارك وتعالى خرج واليه يعود حكمه فمعناه ان
تنزيله وظهوره منه عز وجل واليه يعود حكم الذى
هو العبادات من اداء الاوامر وانتهاء النواهى لاجله
تفعل وتترك فالاحكام عائدة اليه عز وجل وقيل منه
بدئ حكما واليه يعود علما وهو كلام الله فى صدور
الحافظين والسن الناطقين وفى اكف الكاتبين و
ملاحظة الناظرين ومصاحف اهل الاسلام والواح
الصبيان حيثما روى ووجد فمن زعم انه مخلوق
او عبارته او التلاوة غير المتلو او قال لفظى بالقرآن
مخلوق فهو كافر بالله العظيم ولا يخالط ولا يؤاكل
ولا يناكح ولا يجاور بل يهجر ويهان ولا يصلى خلفه
ولا تقبل شهادته ولا تصح ولايته فى نكاح وليه
ولا يصلى عليه اذا مات فان ظفر به استتيب ثلاثا
كالمرتد فان تاب والا قتل سئل الامام احمد بن
حنبل رحمه الله عمن قال لفظى بالقرآن مخلوق فقال
كفر وقال رحمه الله فمن قال القرآن كلام الله ليس
بمخلوق والتلاوة مخلوقة كفر وروى عن ابى الدرداء
رضى الله عنه انه سأل النبى صلى الله عليه وسلم عن
القرآن فقال كلام الله غير مخلوق وروى عن عبد الله
ابن عبد الغفار وكان مولى لرسول الله صلى الله عليه
وسلم عتاقة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال
اذا ذكر الله فقولوا كلام الله غير مخلوق فمن قال
مخلوق فهو كافر وقال الله عز وجل الا له الخلق
والامر ففصل بين الخلق والامر فلو كان امره الذى
هو كن الذى به يخلق الخلق مخلوقا له كان ذلك
تكرارا وعبثا لا فائدة فيه كانه قال الا له الخلق
والخلق والله تعالى منزه عن ذلك وعن ابن مسعود
وابن عباس رضى الله عنهم انهما فسرا قوله عز وجل

کلام سو یہ ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اسکی تمام مخلوق پر اور یہ اسلیے ہے کہ
قرآن شریف اُسی سے نکلا اور اُسی کیطرف اُسکا حکم لوٹیگا پس اسکے معنے یہ ہیں کہ
اُسکا اترنا اور ظاہر ہونا اُسی اللہ عز وجل کی طرف سے ہے اور اُسی کی طرف اُسکا حکم لوٹے
گا اور اُسکا حکم عبادات ہیں یعنے اوامر کو ادا کرنا اور نواہی سے باز رہنا اسی کے لیے کیے
جاتے ہیں اور اسکے لیے چھوڑے جاتے ہیں پس سب احکام اُسکی طرف لوٹنے والے ہیں
اور بعض نے کہا اُسی کی طرف سے حکم شروع ہوا اور اسکی طرف اُسکا علم لوٹیگا
اور حافظوں کے سینوں میں اور بولنے والوں کی زبانوں میں اور لکھنے والوں کے
ہاتھوں میں اور دیکھنے والوں کے سامنے اور اہل اسلام کے مصحفوں میں اور لڑکوں
کی تختیوں میں جہاں کہیں پڑھا جاوے اور پایا جاوے وہ اللہ ہی کا کلام ہے اور جس نے
ظن کیا کہ وہ مخلوق ہے یا اسکی عبارت یا اسکی تلاوت قرآن نہیں یا کہے
میرا قرآن کے ساتھ بولنا مخلوق ہے پس اُسنے اللہ بزرگ کے ساتھ کفر کیا اُسکے ساتھ
میل جول نہ کیا جاوے اور اُسکے ساتھ کھایا نہ جاوے اور اسکے ساتھ باہم علاقہ نکاح
پیدا نہ کیا جاوے اور اُسے پناہ پڑوسی نہ بنایا جاوے بلکہ اُس سے کلام کرنا
چھوڑ دیا جاوے اور اسکی اہانت نہ کی جاوے اور اُسکے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے
اور اُسکی گواہی قبول نہ کی جاوے اور جس نکاح کا والی ہو اُسمیں اُسے والی نہ
بنایا جاوے اور جب مرے تو اُسپر جنازہ نہ پڑھا جاوے اگر ایسے شخص پر قابو پایا
تو اُس سے مرتد کی طرح تین دفعہ توبہ کرائی جاوے اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ قتل
کیا جاوے امام احمد بن حنبل سے اُس شخص کی نسبت پوچھا گیا جو کہے کہ قرآن کو میرا
تلفظ کرنا مخلوق ہے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ کافر ہے اور انہوں نے ہی اللہ انپر رحم کرے
فرمایا جو شخص کہے قرآن اللہ کی کلام غیر مخلوق ہے لیکن اُسکی تلاوت مخلوق ہے
تو وہ بھی کافر ہے اور ابو الدرداء سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی
بابت سوال کیا آپنے فرمایا اللہ کی کلام غیر مخلوق ہے اور عبد اللہ بن عبد الغفار سے
مروی ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام آزاد تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں آپنے فرمایا جب اللہ تعالی یاد کیا جاوے تو کہو اللہ کی کلام غیر مخلوق ہے
جسنے کہا مخلوق ہے وہ کافر ہے اور اللہ عز وجل نے فرمایا خبردار اسکیلیے خلق اور امر ہے
پس اللہ نے خلق اور امر کے درمیان فرق کیا اگر اُسکا امر جو کن ہے جس سے مخلوق
پیدا کرتا ہے مخلوق ہوتا تو تکرار اور عبث تھا جسمیں کوئی فائدہ نہیں گویا اللہ تعالی نے
یوں فرمایا اسکی یہی پیدائش اور پیدائش ہے اور اللہ تعالی اس سے پاک ہے اور
ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ان دونوں نے اللہ عز و

جل قرآنا عربيا غير ذي عوج انه غير مخلوق وقد هدد
الله تعالى الوليد بن المغيرة المخزومي حين سمى القرآن
قول البشر بسقر فقال ان هذا الا سحر يؤثر ان هذا
الا قول البشر ساصليه سقر فكل من قال القرآن
عبارة او مخلوق او لفظي بالقرآن مخلوق فله سقر كما
قال للوليد الا ان يتوب وقال تعالى وان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ولم يقل حتى يسمع كلامك يا محمد وقال تعالى انا
انزلناه في ليلة القدر يعني القرآن الذي هو في الصدور
والمصاحف وقال عز وجل واذا قرئ القرآن فاستمعوا
له وانصتوا لعلكم ترحمون وقال تعالى وقرآنا فرقناه
لتقرأه على الناس على مكث والناس انما سمعوا قراءة
النبي صلى الله عليه وسلم ولفظه فلفظه بالقرآن
هو القرآن ومدح الله سبحانه وتعالى الجن الذين
سمعوا قراءة النبي صلى الله عليه وسلم قالوا انا سمعنا قرآنا
عجبا يهدي الى الرشد الآية وقال تعالى واذ صرفنا اليك
نفرا من الجن يستمعون القرآن وسمى الله قراءة جبرئيل
عليه السلام للقرآن قرآنا فقال جل وعلا لا تحرك
به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه فاذا قرأناه
فاتبع قرآنه وقال تعالى فاقرؤا ما تيسر من القرآن
واجمع المسلمون على ان من قرأ فاتحة الكتاب في
صلوة انه قارئ كتاب الله وان من حلف ان لا يتكلم
فقرأ القرآن لم يحنث فدل على انه ليس بعبارة وقال
النبي صلى الله عليه وسلم في حديث معاوية بن
الحكم رضي الله عنه ان صلوتنا هذه لا يصلح فيها
شيء من كلام الآدميين انما هي القراءة والتسبيح
والتهليل وتلاوة القرآن فاخبر ان تلاوة القرآن
هي القرآن فعلم بذلك ان التلاوة هي المتلو والله
تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم امر المؤمنين
بالقراءة في الصلوة ونهيا عن الكلام فلو كانت قراءتنا

ہیں کہ اس قول یعنے قرآن عربی زبان میں جس میں کجی والا نہیں کی تفسیر کی کہ یہ غیر مخلوق
ہے اور اللہ تعالی نے ولید بن مغیرہ مخزومی کو جب اسنے قرآن کو آدمی کی کلام ٹہیرایا
دوزخ کے عذاب سے ڈرایا اور ولید بن مغیرہ مخزومی نے کہا یہ قرآن تو جادو نقل
کیا گیا یہ تو آدمی کا قول ہے ہم اسکو دوزخ میں ڈالینگے پس جسنے کہا کہ قرآن عبارت
ہے یا مخلوق ہے یا میرا قرآن کو تلفظ کرنا مخلوق ہے تو اسکے لیے دوزخ ہے جیسا کہ
اللہ نے ولید کو فرمایا یہانتک کہ توبہ کرے اور اللہ تعالی نے فرمایا اگر مشرکوں میں سے
کوئی تجھ سے پناہ لینا چاہے تو اُسے پناہ دے تا اللہ کی کلام سن لیے اللہ تعالی نے یہ
نہیں فرمایا کہ یا محمد تا کہ تیری کلام سن لیے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہمنے اسکو لیلۃ
القدر میں اتارا یعنے قرآن کو جو لوگوں کے سینوں اور مصحفوں میں ہے اور اللہ
عز وجل نے فرمایا جب قرآن پڑہا جاوے تو سنو اور خاموش ہو تو کہ تم رحم کیے جاؤ
اور اللہ تعالی نے فرمایا اور قرآن ہمنے جدا جدا اوتارا کہ تم اُسے لوگوں پر آہستگی سے پڑہو
اور لوگوں نے تو صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور آپکے لفظ سُنے پس جن لفظوں سے
آپنے قرآن پڑہا وہی قرآن ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی نے ان جنوں کی جنہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سُنی تعریف کی (جو یہ ہے) اور جنوں نے کہا ہمنے قرآن عجب سنا
جو ہدایت کی طرف راہ دکہاتا ہے آخر آیت تک اور اللہ تعالی نے فرمایا ہمنے جنوں
کی ایک جماعت (یا محمد) تیری طرف پہیری جو قرآن سنتی ہیں اور اللہ تعالی نے
جبریل علیہ السلام کی قرأت کا نام قرآن کہا ہے چنانچہ بزرگ و بلند نے فرمایا یا محمد
اپنی زبان کو قرآن کے پڑہنے میں جلدی کرنیکے لیے نہ ہلا تیرے سینے میں اسکا اکٹہا کرنا
اور تیری زبان سے پڑہانا ہمارے ذمہ ہے پہر جب ہم اُسے پڑہیں تو اُسکے پڑہنے کی پیروی
کر اور اللہ تعالی نے فرمایا پس پڑہو قرآن سے جو آسان ہو اور مسلمانوں نے اسپر اجماع
کیا ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں سورہ فاتحہ پڑہ لے تو وہ اللہ کی کتاب کا پڑہنے والا ہے
اور جسنے قسم کہائی کہ میں کلام نہیں کرونگا پہر اُسنے قرآن پڑہا تو وہ حانث
نہ ہوگا پس اس بیان سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن عبارت نہیں ہے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں فرمایا کہ ہماری اس نماز
میں آدمیوں کی کلام کرنا اچہا نہیں سوائے اسکے نہیں کہ یہ نماز قرأت ہے
اور تسبیح ہے اور تہلیل ہے اور تلاوت قرآن ہے پس اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس امر کی خبر دی کہ قرآن کی تلاوت قرآن ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ
تلاوت ہی متلو ہے اور اللہ تعالی اور اسکے رسول نے مومنوں کو نماز میں قرأت
پڑہنے کا حکم دیا ہے اور کلام کرنے سے منع کیا ہے پس اگر ہماری قرأت ہماری کلام ہو

كلامنا لا كلام الله لكنا مرتكبين للنهي في الصلوة

فصل ونعتقد ان القرآن حروف مفهومة
واصوات مسموعة لان بها يصير الاخرس والساكت
متكلما ناطقا وكلام الله عز وجل لا ينفك عن ذلك
فمن جحد ذلك فقد كابر حسه وعميت بصيرته
قال الله عز وجل الم ذلك حم طسم تلك ايات الكتب
فقد ذكر حروفا وكنى عنها بالكتاب ولو ان ما في
الارض من شجرة اقلام والبحر يمده من بعده
سبعة ابحر ما نفدت كلمات الله فاثبت لنفسه
كلمات متعددة غير متناهية الاعداد وكذلك
قل لو كان البحر مدادا لكلمات ربي لنفد البحر قبل
ان تنفد كلمات ربي وقال النبي صلى الله عليه وسلم
اقرؤا القرآن فانكم توجرون عليه بكل حرف عشر
حسنات اما اني لا اقول الم حرف ولكن الالف عشر
واللام عشر والميم عشر فذلك ثلاثون وقال النبي صلى الله
عليه وسلم انزل القرآن على سبعة احرف كلها شافٍ
وقال تعالى في حق موسى عليه السلام واذ نادى
ربك موسى وناديناه من جانب الطور الايمن و
قربناه نجيا وقال تعالى لموسى عليه السلام اني انا
الله لا اله الا انا فاعبدني كل هذا لا يكون الا
صوتا ولا ينبغي ان يكون هذا النداء وهذا الاسم
والصفة الا لله عز وجل دون غيره من الملائكة
وسائر المخلوقات وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال
قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة
يأتي الله عز وجل في ظلل من الغمام فيتكلم بكلام
طلق ذلق فيقول وهو اصدق القائلين انصتوا
فطال ما انصت لكم منذ خلقتكم ارى اعمالكم و
اسمع اقوالكم فانما هي صحائفكم تقرأ عليكم فمن
وجد خيرا فليحمد الله ومن وجد غير ذلك فلا يلومن

اللہ کی کلام نہ ہوتی تو ضرور ہم نماز مین (قرات پڑہنے کے وقت) نہی کو ترک کرنیوالے

فصل اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ قرآن حرف ہین سمجھے ہوئے اور آوازین ہین
سُنی گئین کیونکہ گونگا اور خاموش رہنے والا ان سے کلام کرنیوالا بولنے
والا ہو جاتا ہی اور اللہ عزوجل کی کلام اس سے جدا نہین ہوتی پس جو اسکا
انکار کرے تو بیشک اُسکی حس نے مکابرہ کیا اور اُسکی بصیرت اندہی ہو گئی اللہ
عزوجل نے فرمایا الم ذلک حم طسم یہ کتاب کی آیتین ہین تو اللہ تعالی نے حروف
کو ذکر فرمایا اور اُنکی تعبیر قرآن سے کی (اللہ تعالی نے فرمایا) اور اگر زمین کے درخت
قلمین ہون اور دریا سیاہی ہون اسکے پیچھے سات دریا اور ہون تو بہی خدا
کی باتین ختم نہ ہون پس اللہ تعالی نے اپنے لیے بے شمار کلمے ثابت کیے اور اسی
طرح فرمایا (یا محمد) تو کہہ کہ اگر دریا میرے رب کے کلمات لکہنے کے لیے سیاہی ہون
تو ضرور دریا ختم ہو جاوین پہلے اس سے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہون اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑہو کیونکہ تم ہر ایک حرف کے بدلے
دس نیکیون کا ثواب دیے جاتے ہو سُن لو مین یہ نہین کہتا کہ الم ایک حرف
ہی ولیکن الف کے بدلے دس نیکیان ہین اور لام کے بدلے دس نیکیان ہین
اور میم کے بدلے دس نیکیان ہین پس تیس نیکیان ہوئین اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قرآن سات قرات پر اتارا گیا ہی جو سب شافی ہین اور اللہ تعالی نے
موسی علیہ السلام کے حق مین فرمایا اور جب تیرے رب نے موسے کو پکارا اور ہمنے
اوسکو طور کے داہنی طرف سے پکارا اور ہمنے اُسے راز کہنے کے لیے قریب کیا اور اللہ
نے موسی علیہ السلام کے لیے فرمایا تحقیق مین اللہ ہون بجز میرے کوئی معبود
برحق نہین پس میری ہی عبادت کرو یہ سب کلمات صوت ہی ہین اور اس ندا
اور اس اسم اور اس صفت کا اللہ عزوجل کے سوا فرشتون یا باقی مخلوقات
مین سے کسی دوسرے کے لیے ہونا درست نہین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا
دن ہوگا تو اللہ عزوجل بادلون کے سایے مین تشریف لاویگا اور بڑی فصیح
کلام سے متکلم ہوگا اور فرماویگا اور وہ سب کلام کرنیوالون سے سچا ہی
چپ ہو پس مین بہت مدت تمہارے لیے چپ رہا جب سے کہ مینے تم کو پیدا کیا
تمہارے اعمال دیکہتا تہا اور تمہاری باتین سنتا تہا سوا ہی اسکے نہین کہ
یہ تمہارے اعمال نامے ہین تمپر پڑہے جاتے ہین پس جو شخص بہتری پاوے
وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو سوا اسکے کچہہ پاوے وہ کسیکو ملامت نہ کرے

الا انفسه وروى البخاري في صحيحه باسناده عن
عبد الله بن انس رضي الله عنه انه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر الله سبحانه
العباد فيناديهم بصوت يسمعه من بعد كما
يسمعه من قرب انا الملك انا الديان وروى عبد
الرحمن بن محمد المحاربي عن الاعمش عن مسلم بن
مسروق عن عبد الله رضي الله عنه قال اذا تكلم
الوحي سمع صوته اهل السماء فيخرون سجدا حتى
اذا فزع عن قلوبهم قال سكن عن قلوبهم نادى
اهل السماء ماذا قال ربكم قالوا الحق قال كذا وكذا
يعني ذكر الوحي وعن عبد الله بن الحارث عن ابن
عباس رضي الله عنهما انه قال ان الله تبارك وتعالى
اذا تكلم بالوحي سمع اهل السموات صوتا كصوت
الحديد اذا وقع على الصفا فيخرون له سجدا
فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق
وهو العلي الكبير قال محمد بن كعب قال بنو اسرائيل
لموسى عليه السلام بم شبهت صوت ربك حين
كلمك من هذا الخلق قال شبهت صوت ربي بصوت
الرعد حين لا يرتجع وهذه الايات والاخبار تدل
على ان كلام الله صوت لا كصوت الادميين
كما ان علمه وقدرته وبقية صفاته لا تشبه
صفات الادميين كذلك صوته وقد نص الامام
احمد رحمه الله تعالى على اثبات الصوت في رواية
جماعة من الاصحاب رضوان الله عليهم اجمعين
خلاف ما قالت الاشعرية من ان كلام الله معنى
قائم بنفسه والله حسيب كل مبتدع ضال مضل
والله سبحانه لم يزل متكلما وقد احاط كلامه
بجميع معاني الامر والنهي والاستخبار وقال ابن خزيمة
رحمه الله كلام الله تعالى متواصل لا سكوت فيه

مگر اپنے نفس کو ملامت کرے اور بخاری رح نے اپنی صحیح مین اپنے استاد عبد الله
بن انس رض سے روایت کی انہون نے کہا مینے رسول الله صلے الله علیہ وسلم کو فرماتے
ہوے سنا کہ الله تعالی (قیامت کے دن) بندونکو (میدان حشر مین) اکہٹا کریگا
اور انکو ایسے آواز سے پکاریگا جسے دور کے لوگ ایسا ہی سنینگے جیسے
قریب کے سنینگے (فرماویگا) مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون اور عبد الرحمن
بن محمد محاربی سے روایت ہے وہ اعمش سے روایت کرتے ہین وہ مسلم بن مسروق
سے وہ عبد الله رضی الله عنہ سے انہون نے کہا جب الله صاحب
کلام کرتا ہے تو اسکی آواز سب آسمان والے سنتے ہین پس سب کے سب گہبراکر
سجدہ مین گر پڑتے ہین یہان تک کہ جب انکے دل سے گہبراہٹ دور کیجاتی
ہے تو آسمان والے آپس مین ایک دوسرے سے پوچھتے ہین تمہارے رب نے کیا کہا
کہتے ہین سچ فرمایا یہ اور یہ یعنی وحی کا ذکر اور عبد الله بن حارث ابن عباس
رضی الله عنہما سے روایت کرتے ہین انہون نے کہا الله تبارک و تعالی
جب کسی امر کی وحی کرتا ہے تو آسمان والے آواز سنتے ہین ایسی جیسے
لوہے کی آواز جب وہ پتہر پر پڑے پس سب گہبراکر سجدے مین گر پڑتے ہین
پہر جب انکے دل سے گہبراہٹ دور ہوتی ہے تو آپس مین کہتے ہین
تمہارے رب نے کیا فرمایا کہتے ہین سچ فرمایا اور وہ بلند بڑا ہے محمد بن کعب
نے کہا بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کو کہا جب الله تعالی آپ کے ساتھ
کلام کی تو آپنے اپنے رب کی آواز کو اس مخلوق مین سے کس چیز سے تشبیہ
دی موسے نے کہا مینے اپنے رب کی آواز کو رعد کی آواز سے تشبیہ دی جب
وہ واپس نہین ہوتی اور یہ آیتین اور حدیثین اس امر پر دلالت کرتی
ہین کہ الله کی کلام آواز ہے لیکن آدمیون کی آواز کی طرح نہین ہے
جیسے اسکا علم اور اسکی قدرت اور اسکی باقی صفات آدمیون کی صفات سے مشابہ
نہین ہین اسیطرح اسکی آواز بہی اور آواز کے ثابت کرنے کو امام احمد رح
نے صحابہ رضوان الله علیہم اجمعین سے ایک جماعت کی روایت مین تصریح
کی ہے برخلاف اس قول کے جسکے اشعریہ قائل ہین کہ الله کی کلام معنے
ہین اور قائم بنفسہ ہین اور الله ہر ایک بدعت نکالنے والے گمراہ گمراہ
کرنے والے کا حساب کرنے والا ہے اور الله سبحانہ ہمیشہ سے متکلم ہے اور
اسکی کلام نے تمام امر اور نہی اور خبرون کے معنون کو گہیر لیا ہے اور ابن
خزیمہ رحمہ الله نے کہا الله کی کلام لگاتار ہے اس مین سکوت

وَلَا صَمْتَ وَقِيْلَ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ هَلْ يَجُوْزُ اَنْ
نَقُوْلَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُتَكَلِّمٌ وَيَجُوْزُ عَلَيْهِ السُّكُوْتُ فَقَالَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ نَقُوْلُ فِي الْجُمْلَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَزَلْ مُتَكَلِّمًا
وَلَوْ وَرَدَ الْخَبَرُ بِاَنَّهُ سَكَتَ لَقُلْنَا بِهٖ وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ اِنَّهٗ
مُتَكَلِّمٌ كَيْفَ شَاءَ بِلَا كَيْفٍ وَلَا تَشْبِيْهٍ **فَصْلٌ**
وَكَذٰلِكَ حُرُوْفُ الْمُعْجَمِ غَيْرُ مَخْلُوْقَةٍ وَسَوَاءٌ كَانَ ذٰلِكَ
فِيْ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ فِيْ كَلَامِ الْاٰدَمِيِّيْنَ وَقَدِ ادَّعٰى
قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّهَا قَدِيْمَةٌ فِي الْقُرْاٰنِ الشَّرِيْفِ
مُحْدَثَةٌ فِيْ غَيْرِهٖ وَهٰذَا خَطَاٌ مِّنْهُمْ بَلِ الْقَوْلُ السَّدِيْدُ
هُوَ الْاَوَّلُ مِنْ مَّذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ بِلَا فَرْقٍ لِقَوْلِهٖ
تَعَالٰى اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ وَ
هِيَ حَرْفَانِ فَلَوْ كَانَتْ كُنْ مَخْلُوْقَةً لَاحْتَاجَتْ اِلٰى كُنْ
اُخْرٰى تُخْلَقُ بِهَا اِلٰى مَا لَا نِهَايَةَ لَهٗ وَقَدْ تَقَدَّمَتْ
اَدِلَّةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنَ الْاٰيَاتِ فَلَا نُعِيْدُهَا وَاَمَّا مِنَ السُّنَّةِ
فَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَمَّا سَاَلَ عَنْ اَ بَ تَ ثَ اِلٰى اٰخِرِ
الْحُرُوْفِ فَقَالَ الْاَلِفُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ اللّٰهُ
وَالْبَاءُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ الْبَارِئُ وَالتَّاءُ مِنِ اسْمِ
اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ الْمُتَكَبِّرُ وَالثَّاءُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ
الْبَاعِثُ وَالْوَارِثُ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى اٰخِرِهَا فَذَكَرَ اَنَّهَا كُلَّهَا
مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهٖ وَاَسْمَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ مَخْلُوْقَةٍ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ
كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَمَّا سَاَلَهٗ عَنْ مَعْنٰى اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّيْ اِلٰى
اٰخِرِهَا يَا عَلِيُّ اَلَا تَعْرِفُ تَفْسِيْرَ اَبْجَدْ اَلْاَلِفُ مِنِ اسْمِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ هُوَ اللّٰهُ وَالْبَاءُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ
هُوَ الْبَارِئُ وَالْجِيْمُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ الْجَلِيْلُ اِلٰى
اٰخِرِهَا فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا مِنْ اَسْمَاءِ
اللّٰهِ وَهِيَ فِيْ كَلَامِ الْاٰدَمِيِّيْنَ وَقَدْ نَصَّ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى قِدَمِ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ فَقَالَ فِيْ رِسَالَتِهٖ

اور خاموشی نہین اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو کہا گیا کہ کیا یہ کہنا جائز
ہی کہ اللہ تعالے متکلم ہے اور اُسکا خاموش ہونا جائز ہے تو اُنہون نے
کہا ہم اجمالی طور پر کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے متکلم ہے اور اگر اُسکے
سکوت مین کوئی حدیث ثابت ہوتی تو البتہ ہم بہی اُسکے قائل ہوتے
لیکن ہم تو یون کہتے ہین کہ وہ متکلم ہے جسطرح چاہی بلا کیف و بلا شبہ **فصل**
اور اسیطرح حروف معجم بہی غیر مخلوق ہین خواہ یہ حروف خدا کی کلام مین
ہون خواہ آدمیون کی کلام مین اور اہل سنت کی ایک جماعت نے دعوے کیا
ہی کہ یہ حروف خدا کی کلام مین قدیم ہین اور آدمیون کی کلام مین محدث
ہین اور یہ انکی غلطی ہے بلکہ پختہ قول اہل سنت کی مذہب کا بلا فرق وہی
پہلا ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا سوای اسکے نہین کہ اُسکا حکم جب کسی
چیز کا ارادہ کرتا ہی تو اسکو یہ فرماتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے اور
وہ کن دو حرف ہین پس اگر کن مخلوق ہوتا تو ایک اور کن کا محتاج
ہوتا جس سے یہ کن پیدا کیا جاتا اور یہ سلسلہ بالانہایت تک چلا
جاتا اور قرآن کی آیتون سے بہت سی دلیلین گذر چکی ہین ہم انہین
دوبارہ ذکر نہین کرتے لیکن حدیث پس وہ یہ ہے جو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے عثمان بن عفان کو فرمایا جب اُنہون
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آ ب ت ث آخر حرفون تک
پوچھا تو آپ نے فرمایا الف خدا کے نام اللہ سے ماخوذ ہے اور با اللہ کے
نام الباری سے ماخوذ ہے اور تا اللہ کے نام المتکبر سے اور ثا اللہ کے
نام الباعث اور الوارث سی ماخوذ ہے اسی طرح آخر تک پس آپ نے
ذکر کیا کہ یہ سب حروف اللہ کے نامون اور اُسکی صفتون سی ماخوذ ہین
اور اللہ عزوجل کے نام غیر مخلوق ہین (لہذا یہ حروف بہی غیر مخلوق
ہونگے) اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث
مین فرمایا جب حضرت علی رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابجد ہوز
حطی آخر تک کے معنے پوچھے (فرمایا) ای علی کیا تو ابجد کی تفسیر نہین جانتا
الف اللہ عزوجل کے نام اللہ سے ماخوذ ہی اور با اللہ کے نام الباری سے اور جیم اللہ کے
نام الجلیل سے ماخوذ ہی آخر تک پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ یہ حروف
اللہ کے نامون مین سی ہین اور وہ آدمیون کی کلام مین ہین اور امام احمد بن
حنبل رحمہ اللہ نے حروف ہجا کے قدیم ہونے پر تصریح کی ہے اور اپنے رسالہ مین

إلى أهل نيسابور وجرجان ومن قال إن حروف التهجي محدثة فهو كافر بالله ومن حكم أن ذلك مخلوق فقد جعل القرآن مخلوقا ولما قيل له رحمه الله إن فلانا يقول إن الله تعالى لما خلق الحروف انضجعت اللام وانتصبت الألف فقالت لا أسجد حتى أومر فقال أحمد هذا كفر من قائله وقال الشافعي رحمه الله لا تقولوا بحدوث الحروف فإن اليهود أول ما هلكت بهذا ومن قال بحدوث حرف من الحروف فقد قال بحدوث القرآن ولأنه لا يخلو إما أن يقال هي قديمة في القرآن فوجب أن تكون قديمة في غيره لأنه لا يجوز أن تكون الشيء الواحد قديما وهو بعينه محدث فإن قال هي محدثة في القرآن فقد تقدمت الأدلة على قدمها في القرآن . . . .

. . . وإذا ثبت ذلك في القرآن فكذلك في غيره فإن قالوا فهذا يفضي إلى جميع الكلام أن يكون قديما قيل يلزم القرآن لما لم يقل ذلك فيه كذلك في حروف الهجاء

فصل ونعتقد أن لله عز وجل تسعة وتسعين اسما من أحصاها دخل الجنة وذلك مروي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن لله تسعة وتسعون اسما أو مائة إلا واحدة من أحصاها دخل الجنة و جميعها في القرآن في سور متفرقة منها خمسة أسماء في الفاتحة وهي يا الله يا رب يا رحمن يا رحيم يا ملك وفي سورة البقرة ستة وعشرون اسما يا محيط يا قدير يا عليم يا حليم يا تواب يا بصير يا واسع يا بديع يا رؤوف يا شاكر يا الله يا واحد يا غفور يا حليم يا قابض يا باسط يا لا إله إلا هو يا حي يا قيوم يا علي يا عظيم يا ولي يا غني يا حميد وفي آل عمران أربعة أسماء يا قائم يا وهاب يا سريع يا خبير وفي سورة النساء ستة أسماء

جونیسابور اور جرجان والون کی طرف لکھا فرمایا کہ جو شخص کہے کہ حروف تہجی محدث ہین تو وہ کافر باللہ ہے، اور جب اُسنے ان حروف کے مخلوق ہونیکا حکم کیا تو گویا اُسنے قرآن ہی کو مخلوق ٹہیرایا اور جب امام احمد رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ فلان شخص کہتا ہے کہ جب اللہ تعالی نے حرف پیدا کیے تو لام لیٹ گیا اور الف کہڑا ہوگیا اور کہنے لگا کہ جب تک مجھکو حکم نہ ہوگا مین سجدہ نہ کرونگا تو امام نے جواب دیا کہ یہ کہنے والے کا کفر ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نہ کہو کہ حروف حادث ہین کیونکہ یہود پہلے اسی سے ہلاک ہوئے اور جسنے حرفون مین سے کسی حرف کو بہی حادث کہا تو بیشک اُسنے قرآن کو حادث کہا اور یہی انکے قدیم ہونے کی دلیل ہے کیا تو کہا جاویگا کہ یہ حروف قرآن مین قدیم ہین پس واجب ہے کہ قرآن کے سوا دوسری چیزون مین بہی قدیم ہون کیونکہ یہ جائز نہین کہ ایک چیز قدیم ہو اور بعینہ وہی چیز محدث بہی ہو اور اگر کہے کہ وہ قرآن مین محدث ہین تو سابق قرآن مین انکے قدیم ہونیکے دلائل گذر چکے ہین پس جب قرآن مین انکا قدیم ہونا ثابت ہوچکا تو اسیطرح قرآن کے سوا دوسری چیزونمین بہی قدیم ہونگے اور اگر کہین کہ انکے قدیم ہونے سے لازم آتا ہے کہ سب کلام قدیم ہون تو جواب دیا جاویگا کہ سب کلام قرآن ہی ہوجاوین حروف ہجا کا بہی یہی حال ہے

فصل اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ اللہ عز وجل کے ننانوین نام ہین جو شخص انکو یاد کرے جنت مین جائیگا اور یہ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا اللہ تعالی کے ننانوین نام ہین یا ایک کم سو ہین (اختلاف روایت) جو شخص انکو یاد کرے وہ جنت مین جاویگا اور وہ نام سبکے سب قرآن مجید مین متفرق سورتون مین ہین اُن مین سے پانچ نام سورۂ فاتحہ مین ہین اور وہ یہ ہین ای معبود اے پروردگار ای بڑی مہربانی کرنے والے ای بخشنے والے ای مالک اور سورہ بقرہ مین چھبیس ۲۶ نام ہین ای سبکے گہیرنے والے ای قدرت والے ای جاننے والے ای توبہ قبول کرنیوالے ای دیکہنے والے ای فراخی کرنیوالے ای پیدا کرنیوالے ای بہت رحم کرنے والے ای قدر دان ای معبود ای اکیلے ای بخشنے والے ای حکمتون والے ای قبض کرنیوالے ای کہولنے والے اور وفات کرنے والے ای تیرے سوا کوئی معبود برحق نہین ای قائم رکھنے والے ای بلندی والے ای بزرگ ای دوست ای بے پرواہ ای سراہے گئے اور سورۂ آل عمران مین چار نام ہین ای قائم رہنے والے ای بلا عوض بہت بخشنے والے ای جلدی کرنے والے ای خبر رکھنے والے ۔ اور سورہ نسا مین چھ ۶ نام ہین ۔

يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا شَهِيدُ يَا غَفُورُ يَا مُقِيتُ
يَا وَكِيلُ وَفِي الْأَنْعَامِ خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ يَا فَاطِرُ يَا قَاهِرُ
يَا قَادِرُ يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ وَفِي الْأَعْرَافِ اِسْمَانِ يَا
مُحْيِي يَا مُمِيتُ وَفِي الْأَنْفَالِ اِسْمَانِ يَا نِعْمَ الْمَوْلَى
يَا نِعْمَ النَّصِيرُ وَفِي هُودٍ سَبْعَةُ أَسْمَاءٍ يَا حَفِيظُ يَا
رَقِيبُ يَا مَجِيدُ يَا قَوِيُّ يَا مُجِيبُ يَا وَدُودُ يَا فَعَّالُ
وَفِي الرَّعْدِ اِسْمَانِ يَا كَبِيرُ يَا مُتَعَالُ وَفِي إِبْرَاهِيمَ
اِسْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ يَا مَنَّانُ وَفِي الْحِجْرِ اِسْمٌ وَاحِدٌ
وَهُوَ يَا خَلَّاقُ وَفِي النَّحْلِ اِسْمٌ يَا بَاعِثُ وَفِي مَرْيَمَ
اِسْمَانِ يَا صَادِقُ يَا وَارِثُ وَفِي الْمُؤْمِنُونَ اِسْمٌ
يَا كَرِيمُ وَفِي النُّورِ ثَلٰثَةُ أَسْمَاءٍ يَا حَقُّ يَا مُبِينُ
يَا نُورُ وَفِي الْفُرْقَانِ يَا هَادِي وَفِي سَبَا يَا فَتَّاحُ
وَفِي الْمُؤْمِنِ أَرْبَعَةُ أَسْمَاءٍ يَا غَافِرُ يَا قَابِلُ يَا شَدِيدُ
يَا ذَا الطَّوْلِ وَفِي الذّٰرِيٰتِ ثَلٰثَةُ أَسْمَاءٍ يَا رَزَّاقُ
يَا ذَا الْقُوَّةِ يَا مَتِينُ وَفِي الطُّورِ يَا مَنَّانُ وَ
فِي اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ يَا مُقْتَدِرُ وَفِي الرَّحْمٰنِ يَا
بَاقِي يَا ذَا الْجَلَالِ يَا ذَا الْإِكْرَامِ وَفِي الْحَدِيدِ
أَرْبَعَةٌ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ وَفِي الْحَشْرِ
عَشَرَةُ أَسْمَاءٍ يَا قُدُّوسُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا
مُهَيْمِنُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَا
بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ وَفِي الْبُرُوجِ يَا مُبْدِئُ يَا
مُعِيدُ وَفِي قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ
هٰكَذَا ذَكَرَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ أَحْمَدَ أَسْمَاءً زَوَائِدَ عَلٰى هٰذِهٖ وَهِيَ
يَا مُجِيبُ يَا قَاهِرُ يَا فَاصِلُ يَا فَالِقُ يَا رَقِيبُ
يَا مَاجِدُ يَا جَوَادُ يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ وَذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ
النَّقَّاشُ فِي كِتَابِ تَفْسِيرِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الصَّادِقَ أَنَّهُ قَالَ
قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ ثَلٰثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ اسْمًا وَرُوِيَ

ای نگہبان اے حساب کرنیوالے ای حاضر ہونیوالے ای بخشنے والے ای روزی
دینیوالے ای کارساز اور سورہ انعام مین پانچ نام ہین ای بے نمونہ پیدا کرنیوالے
ای غالب اے قدرت والے ای باریک دیکھنے والے ای خبر رکھنے والے اور سورہ اعراف مین
دو نام ہین اے زندہ کرنیوالے ای مارنیوالے اور سورہ انفال مین دو نام ہین اے اچھے دوست
ای اچھے مددگار اور سورہ ہود مین سات نام ہین ای نگاہ رکھنے والے ای نگہبان
ای بزرگی والے ای قوت والے ای قبول کرنیوالے ای بڑی دوستی کرنیوالے ای بہت
کام کرنیوالے اور سورہ رعد مین دو نام ہین اے بڑائی والے ای بزرگ اور سورہ
ابراہیم مین ایک ہی نام ہے اور وہ یہ ہے، ای احسان کرنیوالے اور سورہ حجر مین ایک
نام ہے اور وہ یہ ہے ای پیدا کرنیوالے اور سورہ نحل مین ایک نام ہے ای اٹھانیوالے اور
سورہ مریم مین دو نام ہین اے سچ کہنے والے ای وارث اور سورہ مومنون مین ایک
نام ہے ای بخشش کرنیوالے اور سورہ نور مین تین نام ہین ای سچے ای کھلے ای نور
اور سورہ فرقان مین (ایک نام ہے) ای ہدایت کرنیوالے اور سورہ سبا مین (ایک)
ای کھولنے والے اور سورہ مومن مین چار نام ہین ای بخشنے والے ای قبول کرنیوالے
ای سختی کرنیوالے ای قوت والے اور سورہ ذاریات مین تین نام ہین اے روزی دینے
والے ای قوت والے ای پکے اور سورہ طور مین (ایک) ای احسان کرنیوالے
اور سورہ اقتربت الساعۃ مین (ایک) ای بہت قدرت والے اور سورہ رحمن مین
(تین) ای باقی رہنے والے ای بزرگی والے ای صاحب بخشش کے اور سورہ حدید
مین چار نام ہین اے سب سے پہلے اور سب سے پیچھے رہنے والے ای ظاہر ای باطن اور سورہ
حشر مین دس نام ہین اے بڑے پاک اے سلامتی والے ای امن دینے والے اے
نگہبان اے غالب اے زبردست ای بڑائی والے ای بنانیوالے ای پیدا کرنیوالے
ای صورتین بنانیوالے اور سورہ بروج مین (دو) ای پہلی دفعہ پیدا کرنیوالے ای
دوبارہ پیدا کرنیوالے اور قل ہو اللہ احد مین (دو) ای اکیلے ای بے پرواہ
سفیان بن عیینہ نے اسی طرح بیان کیا اور احمد بن عبد اللہ نے کئی نام انسے زیادہ
بیان کیے اور وہ یہ ہین ای قبول کرنے والے ای غالب اے جدا کرنیوالے ای
پھاڑنے والے ای نگہبان ای بزرگی والے ای بخشش کرنے والے اے
سب حکم کرنے والون مین سے بڑے حکم کرنے والے اور ابو بکر نقاش
نے نامون اور صفتون کی تفسیر کی کتاب مین جعفر بن محمد یعنی
جعفر صادق سے بیان کیا اُنہون نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ کے تین سو ساٹھ نام ہین اور

أيضًا عن غيره مائة وأربعة عشر اسمًا وكل ذلك محمول على أنهم وجدوا في القرآن أسماء مكررة فعدوها أسماء والصحيح ما ذكر عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه

فصل ونعتقد أن الإيمان قول باللسان ومعرفة بالجنان وعمل بالأركان يزيد بالطاعة وينقص بالعصيان ويقوى بالعلم ويضعف بالجهل وبالتوفيق يقع كما قال الله عز وجل فأما الذين آمنوا فزادتهم إيمانًا وهم يستبشرون وما جاز عليه الزيادة جاز عليه النقصان وقال الله تعالى وإذا تليت عليهم آياته زادتهم إيمانًا وقوله عز وجل ليستيقن الذين أوتوا الكتاب ويزداد الذين آمنوا إيمانًا ولما روي عن ابن عباس وأبي هريرة وأبي الدرداء أنهم قالوا الإيمان يزيد وينقص وغير ذلك مما يطول شرحه وقد أنكرت الأشعرية زيادة الإيمان ونقصانه وهو في اللغة تصديق القلب المتضمن للعلم بالمصدق به وهو في الشريعة التصديق وهو العلم بالله وصفاته مع جميع الطاعات الواجبات منها والنوافل واجتناب الزلات والمعاصي فيجوز أن يقال الإيمان هو الدين والشريعة والملة لأن الدين هو ما يدان به من الطاعات مع اجتناب المحظورات والمحرمات وذلك هو صفة الإيمان وأما الإسلام فهو من جملة الإيمان وكل إيمان إسلام وليس كل إسلام إيمانًا لأن الإسلام هو بمعنى الاستسلام والانقياد وكل مؤمن مستسلم منقاد لله تعالى وليس كل مسلم مؤمنًا بالله لأنه قد يسلم مخافة السيف فالإيمان اسم يتناول مسميات كثيرة أفعالًا وأقوالًا فيعم جميع الطاعات والإسلام عبارة عن الشهادتين مع طمأنينة القلب والعبادات الخمس وقد أطلق الإمام أحمد بن حنبل رحمة الله عليه أن الإيمان غير الإسلام فذهب إلى الحديث المروي عن عبد الله بن عمر رضي

اسکے سوا کسی اور سے مروی ہے کہ ایک سو چودہ نام ہیں اور یہ سب باتین اس امر پر محمول ہیں کہ انہوں نے قرآن مجید میں ایک ایک نام کو کئی کئی دفعہ پایا تو انہوں نے ہر ایک نام کو علیحدہ شمار کیا اور ایسی صحیح وہ ہے جو ابو ہریرہ سے بیان کیا گیا ہے

فصل اور ہم اعتقاد کرتے ہیں کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے اور دل سے پہچاننے اور ارکان سے عمل کرنے کا نام ہے اور وہ عبادت سے بڑہتا ہے اور گناہ سے گہٹتا ہے اور علم سے قوی ہوتا ہے اور جہالت سے ضعیف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے واقع ہوتا ہے جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا پس جو لوگ ایمان لائے پس زیادہ کیا انکو ایمان اور وہ خوش ہوتے ہیں اور جسکا بڑہنا جائز ہے اسکا گہٹنا بھی جائز ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب ان پر اسکی آیتین پڑہی جاتی ہیں تو انکو ایمان میں زیادہ کرتی ہیں اور اللہ عز وجل نے فرمایا تاکہ وہ لوگ یقین کرین جو کتاب دیے گئے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ ایمان میں زیادہ ہوں اور اس امر کی وہ روایت بھی دلیل ہے جو حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو درداء سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ایمان بڑہتا ہے اور گہٹتا ہے اور اسکے سوا بہت سی روایتین ہیں جنکا بیان لنبا ہو جاتا ہے اور ابو الحسن اشعری کے پیرووں نے ایمان کو بڑہنے اور گہٹنے کا انکار کیا ہے اور لغت میں ایمان دل سے یقین کرنے کا نام ہے جو یقین کیگئی چیز کے جاننے کو شامل ہے اور ایمان شرع میں یقین کرنے کا نام ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور اسکی صفتوں کو جاننا ہے باوجودیکہ تمام عبادتوں واجبات اور نوافل کو بجالایا جاوے اور غلطیوں اور گناہوں سے بچا جاوے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ ایمان دین اور شریعت اور ملت ہی ہے کیونکہ دین وہی ہے جس سے عبادتوں میں تابعداری کی جاوے اور اسکے ساتھ ممنوعات اور محرمات سے بچا جاوے اور یہی ایمان کی صفت ہے اور اسلام بھی ایمان ہی ہے اور ہر ایمان اسلام ہے اور ہر اسلام ایمان نہیں کیونکہ اسلام کا معنے قبول کرنا اور جہکنا ہے اور ہر مومن قبول کرنیوالا اللہ تعالیٰ کے آگے جہکنے والا تو ہوتا ہے لیکن ہر ایک قبول کرنے والا اللہ کے ساتھ ایمان کے رکھنے والا نہیں ہوتا کیونکہ کبھی صرف تلوار کے خوف سے اسلام لاتا ہے پس ایمان نام ہے جو بہت سے معنوں فعلوں اور قولوں کو شامل ہے اور وہ سب عبادتوں کو گہیرتا ہے اور اسلام شہادتین اور تسلی دل کے رکہنے کو اور پانچوں عبادتوں کو کہتے ہیں اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اطلاق کیا کہ ایمان اور اسلام میں مغائرت ہے۔ اور انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو عبد اللہ بن عمر رض سے مروی ہے

أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا
رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا
يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى
رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ
وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَ
تَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ
قَالَ فَعَجِبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْنِي
عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْمِنَ
بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ
الْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ
الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ
تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ
قَالَ مَا الْمَسْؤُلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي
عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى
الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ
قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْتُ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قَالَ قُلْتُ
اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ
جِبْرَئِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ وَفِي لَفْظٍ آخَرَ قَالَ
ذٰلِكَ جِبْرَئِيلُ أَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ وَمَا أَتَانِي
قَطُّ فِي صُورَةٍ إِلَّا عَرَفْتُهُ إِلَّا فِي صُورَتِهِ هٰذِهِ فَقَدْ
فَرَّقَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ
بِسُؤَالَيْنِ فَأَجَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَوَابَيْنِ
مُخْتَلِفَيْنِ فَذَهَبَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ أَيْضًا إِلٰى حَدِيثِ
الْأَعْرَابِيِّ حَيْثُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا

انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا اس وقت کا ذکر ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تاگہاں ایک آدمی ہمارے پاس آ گیا جو نہایت سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا اور نہایت سیاہ بالوں والا تھا اسپر سفر کی کوئی علامت معلوم نہ ہوتی تھی اور ہم میں سے اسے کوئی نہیں پہچانتا تھا یہانتک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیے اور اسنے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں رانوں پر رکھ دین پھر بولا اے محمد مجھکو اسلام کی خبر دو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کی گواہی دیوے کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز کو تو قائم رکھے اور زکوۃ دیوے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے بشرطیکہ اسکی طرف جانیکی تجھے طاقت ہو سائل نے کہا آپنے سچ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہمنے اس بات سے تعجب کیا کہ آپ سے پوچھتا ہے پھر خود ہی کہتا ہے آپنے سچ فرمایا پھر بولا مجھے آپ ایمان کی خبر دو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اور اسکے فرشتون اور کتابون اور پیغمبرون پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر یعنے اسکی بھلائی اور برائی پر ایمان لاوے سائل نے کہا آپنے سچ فرمایا پھر بولا یا محمد مجھے احسان کی خبر دو آپنے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت ایسے خشوع خضوع سے کرے گویا کہ تو اسے دیکھتا ہے پھر اگر تو اسکو نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے پھر بولا مجھکو قیامت کی خبر دو آپنے فرمایا جس سے قیامت کی نسبت تو نے پوچھا ہے سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں وہ بولا اچھا مجھے اسکی نشانیاں بیان کر دیجئے آپنے فرمایا یہ ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے یہ کہ تو ننگے بدن والون بھوکون بکریاں چرانے والونکو عمارتوں میں فخر کرتے ہوے دیکھے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پس میں تھوڑی سی دیر ٹھہرا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ یہ سائل کون تھا مینے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل تھے تمہارے پاس تمہارا دین سکھلانے کو لیے آئے تھے اور حدیث کے دوسرے لفظون میں یون ہے کہ یہ جبرئیل تھے تمہارے پاس اس غرض سے آئے تھے تاکہ تم کو تمہارے دین کا کام سکھاوین اور میرے پاس وہ کبھی کسی صورت میں نہیں آئے تھے مگر مین انکو پہچان لیتا تھا مگر آج اس صورت میں مین بھی نہیں پہچان سکا تھا پس جبرئیل علیہ السلام نے اسلام اور ایمان کو دو سوالون میں علیحدہ علیحدہ ذکر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جدا جدا جواب دیے (لہذا مغائرت ثابت ہو گئی) اور امام احمد بھی اعرابی کی حدیث سے بھی استدلال پکڑتے ہیں جب اسنے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو دیا

ومنعتني فقال النبي صلى الله عليه وسلم ذلك مؤمن
فقال الاعرابي وانا مؤمن فقال له النبي صلى
الله عليه وسلم ومسلم انت وذهب ايضا الى قول
الله تعالى قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولكن
قولوا اسلمنا ولما يدخل الايمان في قلوبكم واعلم
ان زيادة الايمان انما يكون بعد التحقيق باداء الاوامر
وانتهاء النواهي بالتسليم في القدر وترك الاعتراض
على الله عز وجل في فعله في جميع خلقه وترك الشك في
وعده في الاقسام والرزق وفي الثقة به والتوكل
عليه والخروج من الحول والقوة والصبر على البلاء
والشكر على النعماء والتنزيه للحق وترك التهمة له في
سائر الاحوال واما بمجرد الصلوة والصيام فلا وسئل
الامام احمد عن الايمان امخلوق هو ام غير مخلوق
فقال من قال ان الايمان مخلوق فقد كفر لان في
ذلك ايهاما وتعريضا بالقرآن ومن قال غير مخلوق
فقد ابتدع لان في ذلك ايهاما ان اماطة الاذى
عن الطريق وافعال الاركان غير مخلوقة فقد
انكر على الطائفتين وذكر الحديث ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال الايمان بضع وسبعون خصلة افضلها
قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق
وانما كفر القائل بخلق القرآن وبدع الآخر لان مذهبه
رحمه الله مبني على ان القرآن اذا لم ينطق بشيء
لم يرد في السنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
شيء وانقرض عصر الصحابة ولم ينقل احد منهم قولا
فالكلام فيه بدعة وحدث ولا يجوز للمؤمن ان يقول
انا مؤمن حقا بل يجب ان يقول انا مؤمن ان شاء الله
خلاف ما قالت المعتزلة انه يجوز ان يقول انا مؤمن
حقا وانما قلنا ذلك لما روي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
قال من زعم انه مؤمن فهو كافر وعن الحسن قال

اور مجھکو نہ دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مومن ہے پس اعرابی نے عرض کیا میں
بھی مومن ہوں تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا تو مسلمان ہے اور امام احمد رحمہ نے
اللہ تعالی کے قول سے بھی استدلال پکڑا ہے (جو یہ ہے) گنواروں نے کہا ہم ایمان
لائے (یا محمد) کہہ تم ایمان نہیں لائے لیکن کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی ایمان
تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور جان لے کہ ایمان کا بڑھنا حکموں کے ادا کرنے
کے یقین کرنے اور منہیات سے باز رہنے کے بعد ہوتا ہے بشرطیکہ تقدیر کو بھی
تسلیم کیا جائے اور بعد اسکے کہ اللہ عز وجل پر اُسکے اُن فعلوں میں جو اُسکی مخلوق
میں ہیں اعتراض کرنا چھوڑ دیا جائے اور بعد اسکے کہ اُسکے وعدوں میں جو
قسمتوں اور روزی میں ہیں اور اُسپر یقین کرنے میں اور اُسپر بھروسا کرنے
میں اور اپنی طاقت اور قوت سے نکلنے میں اور مصیبت پر صبر کرنے میں اور نعمتوں
پر شکر کرنے میں اور اللہ تعالی کو پاک جاننے میں اور ہر حال میں اُسکے تہمت
کے چھوڑ دینے میں شک کیا جائے لیکن صرف نماز اور روزے سے ایمان نہیں
بڑھتا اور امام احمد رحمہ سے ایمان کی نسبت پوچھا گیا کہ آیا وہ مخلوق ہے یا غیر
مخلوق تو انہوں نے کہا جو شخص کہے کہ ایمان مخلوق ہے وہ کافر ہوا کیونکہ
اسمیں وہم میں ڈالنا اور قرآن شریف کی طرف اشارہ کرنا ہے اور جو شخص کہے
کہ ایمان غیر مخلوق ہے تو اُس نے ایک نئی بات نکالی کیونکہ اسمیں یہ وہم
ہوتا ہے کہ ایذا کا رستہ سے دور کرنا اور اعضا کے کام غیر مخلوق ہیں پس امام
احمد رحمہ نے دونوں گروہوں پر ہی اعتراض کیا اور ایک حدیث بیان کی
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ستر اور چند خصلتیں ہیں ان میں سے
افضل یہ کہنا ہے کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اُن میں سے گھٹیا خصلت
رستہ سے ایذا کا دور کرنا ہے اور امام احمد رحمہ نے قرآن کو مخلوق کہنے والے کو کافر اور
دوسرے کو بدعت کی طرف اسلیے منسوب کیا کہ انکا مذہب اس امر پر مبنی ہے کہ جب قرآن
شریف نے اس امر کا کچھ فیصلہ نہیں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں بھی اسکی
نسبت کچھ مروی نہیں ہے اور صحابہ کا زمانہ بھی گذر گیا اور اُن میں سے کسی نے کوئی قول
نقل نہیں کیا تو اب اس مسئلہ میں گفتگو کرنا بدعت اور ایک نئی بات ہے اور مومن کو
یوں کہنا جائز نہیں کہ میں سچا مومن ہوں بلکہ یوں کہنا واجب ہے کہ میں ان شاء اللہ
مومن ہوں برخلاف اسکے جو معتزلہ نے کہا کہ یوں کہنا بھی جائز ہے کہ میں سچا مومن ہوں
اور ہم نے یہ اس لیے کہا کہ جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جو شخص گمان کرے کہ میں
مومن ہوں تو وہ کافر ہے اور حسن بصری رحمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔

إنَّ رجلاً قالَ عِندَ عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ إني مؤمنٌ فقيلَ
لابنِ مسعودٍ إنَّ هذا يزعمُ أنّه مؤمنٌ قالَ فاسألوا
أفي الجنّةِ هو أم هو في النّارِ فسألوهُ فقالَ اللهُ أعلمُ
فقالَ عبدُ اللهِ فهلّا وكلتَ الأخرى كما وكلتَ الأولى
وإنَّ المؤمنَ حقّاً مَن هو عندَ اللهِ تعالى مؤمنٌ و
هو الذي يكونُ مِن أهلِ الجنّةِ ولا يكونُ كذلكَ إلّا
بعدَ موافاتِه بالإيمانِ ويُختمُ له بذلكَ ولا يعلمُ
أحدٌ بما يُختمُ له فينبغي أن يكونَ خائفاً راجياً مصلحاً
حذراً مترقّباً حتّى يأتيَه الموتُ وهو على خيرِ عملٍ
وإنَّ النّاسَ يموتونَ على ما عاشوا عليه ويُحشرونَ
على ما ماتوا عليه كما جاءَ في الحديثِ قالَ عليه السّلامُ
كما تعيشونَ تموتونَ وكما تموتونَ تُبعثونَ و
ونعتقدُ أنَّ أفعالَ العبادِ خلقُ اللهِ وكسبٌ لهم
خيرُها وشرُّها حسنُها وقبيحُها ما كانَ منها طاعةً
ومعصيةً لا على معنى أنّه أمرَ بالمعصيةِ لكن قضى
بها وقدّرَها وجعلَها على حسبِ قصدِه وأنّه قسمَ
الأرزاقَ وقدّرَها فلا يصدُّها صادٌّ ولا يمنعُها
مانعٌ لا زائدُها ينقصُ ولا ناقصُها يزيدُ ولا ناعمُها
يخشنُ ولا خشنُها ينعمُ ورزقُ غدٍ لا يؤكلُ اليومَ
وقسمُ زيدٍ لا يُنقلُ إلى عمرٍو وأنّه تعالى يرزقُ الحرامَ
كما يرزقُ الحلالَ على معنى أنّه يجعلُه غذاءً
للأبدانِ وقواماً للأجسادِ لا على معنى أنّه أباحَه
الحرامَ وكذلكَ القاتلُ لم يقطعْ أجلَ المقتولِ المقدّرَ
له بل يموتُ بأجلِه وكذلكَ الغريقُ ومن هُدمَ
عليه الحائطُ والملقى من شاهقٍ ومن أكلَه سبعٌ و
كذلكَ هدايةُ المسلمينَ والمؤمنينَ وضلالُ
الكافرينَ إليه عزَّ وجلَّ جميعُ ذلكَ فعلٌ له و
صنعُه لا شريكَ له في ملكِه وإنّما أثبتنا للعبادِ
كسباً لموضعِ توجُّهِ الأمرِ والنّهيِ والخطابِ إليهم

عبد اللہ بن مسعود کے پاس کسی نے کہا کہ تحقیق میں مومن ہوں کسی نے عبد اللہ بن مسعود
سے کہا یہ شخص کہتا ہے کہ تحقیق میں مومن ہوں انہوں نے کہا تم اس سے پوچھو کہ وہ بہشت
میں ہوگا یا دوزخ میں انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا اللہ تعالی خوب جانتا ہے پس
عبد اللہ نے کہا کہ تو نے جیسے پہلی بات کی سپردگی کی ویسی دوسری بات کیوں سپرد
نہ کی اور مومن سچا کہنے کی اسلیے بھی ممانعت ہے کہ مومن سچا وہ ہے جو اللہ تعالی کے
نزدیک مومن ہے اور وہی بہشت والوں سے ہوتا ہے اور یہ امر بجز اسکے ایمان کے ساتھ انجام
ہونے اور اسی کے ساتھ خاتمہ ہونے کے نہیں ہو سکتا اور کوئی نہیں جانتا کہ اسکا
خاتمہ کس چیز سے ہوگا پس واجب ہے کہ ڈرنے والا امید کرنے والا نیکی کرنے والا
بچنے والا انتظاری کرنیوالا ہو یہانتک کہ اسے موت آجاوے اور وہ اس وقت نیک
عمل پر ہو اور لوگ بے شک اسی چیز پر مرتے ہیں جس پر وہ زندگی بسر کرتے ہیں اور اسی چیز
پر اٹھائے جاوینگے جس پر مرے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جیسے تم زندگی بسر کرتے ہو ویسے ہی مرتے ہو اور جیسے تم مرتے ہو ویسے ہی
اٹھائے جاتے ہو اور ہم اعتقاد کرتے ہیں کہ بندوں کے فعل اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور
بندوں کے کمائے ہوئے ہیں اچھے ہوں خواہ برے ہوں نیک ہوں خواہ بد ہوں ان دونوں
میں سے جو فرمانبرداری ہو اور جو بے فرمانی ہو لیکن ان معنوں سے اللہ تعالی خالق افعال
کا ہے نہ یہ کہ اللہ نے گناہ کا حکم کیا ہے بلکہ اسکو قضا کیا اور مقدر کیا اور اسکو اپنے ارادے کے
موافق کیا اور اللہ تعالے نے رزقوں کو تقسیم کیا اور مقدر کیا پس انکو کوئی بند
کرنیوالا بند نہیں کرسکتا اور کوئی منع کرنیوالا منع نہیں کرسکتا اور ان میں سے
جو زیادہ ہے وہ ناقص نہیں ہوتا اور جو ناقص ہے وہ زیادہ نہیں ہوتا اور ان میں سے
جو نرم ہے وہ سخت نہیں ہوتا اور جو سخت ہے وہ نرم نہیں ہوتا اور کل کا رزق آج
نہیں کھایا جاتا اور زید کا حصہ عمرو کی طرف نقل نہیں کیا جاتا اور اللہ تعالی حرام کو بھی
روزی بناتا ہے جیسے کہ حلال کو روزی بناتا ہے اس معنے سے کہ اسکو بدنوں کے لیے غذا
اور جسموں کے لیے قوت کر دیتا ہے اس معنے سے نہیں کہ حرام کو مباح کر دیتا ہے اور اسیطرح قاتل
مقتول کی موت کو جو اسکے لیے مقدر ہوتی ہے قطع نہیں کر دیتا بلکہ وہ اپنی موت سے مرتا ہے اسیطرح
غرق ہونیوالے کا اور جس پر دیوار گر پڑے یا جو پہاڑ کی چوٹی سے گرایا جاوے اور جسکو
درندہ کھا جاوے یہی حال ہے اور اسیطرح مسلمانوں اور مومنوں کی ہدایت اور کافروں
کی گمراہی اسی اللہ عز وجل کی طرف ہی منسوب ہے یہ سب اسیکا فعل ہے اور اسی کا کام ہے
اسکا اسکے ملک میں کوئی شریک نہیں اور ہم نے بندوں کے لیے کسب اسلیے ثابت کیا ہے
کہ امر اور نہی اور اللہ تعالے کا خطاب انکی طرف ہی متوجہ ہے۔۔۔

ثُمَّ اسْتِحْقَاقُ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ لَدَيْهِمْ كَمَا وَعَدَ وَ
ضَمِنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عَزَّ
وَجَلَّ بِمَا صَبَرْتُمْ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَقَالَ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ
وَقَالَ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَغَيْرُ
ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ فَعَلَّقَ سُبْحَانَهُ الْجَزَاءَ عَلٰى اَفْعَالِهِمْ
فَاَثْبَتَ لَهُمْ كَسْبًا خِلَافَ مَا قَالَتِ الْجَهْمِيَّةُ مِنْ
اَنَّهُ لَا كَسْبَ لِلْعِبَادِ وَاَنَّهُمْ كَالْبَابِ يُرَدُّ وَيُفْتَحُ وَ
الشَّجَرَةِ تُحَرَّكُ وَتُهَزُّ وَهُمُ الْجَاحِدُوْنَ لِلْحَقِّ الرَّادُّوْنَ
لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى كَوْنِ ذٰلِكَ خَلْقَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَكَسْبًا لِلْعِبَادِ خِلَافًا لِلْقَدَرِيَّةِ فِيْ قَوْلِهِمْ
اِنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ خَلْقٌ لِلْعِبَادِ دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَبًّا
لَهُمْ وَهُمْ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ وَ
نَسَبُوْهُ اِلَى الْعَجْزِ وَاَنْ يَجْرِيَ فِيْ مُلْكِهِ مَا لَا يَدْخُلُ فِيْ
قُدْرَتِهِ وَاِرَادَتِهِ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا قَوْلُهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ وَكَمَا قَالَ تَعَالٰى
جَزَآءً بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ فَلَمَّا كَانَ الْجَزَاءُ وَاقِعًا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ
كَانَ الْخَلْقُ وَاقِعًا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ وَلَا جَائِزٌ اَنْ يُقَالَ الْمُرَادُ
بِذٰلِكَ مَا يَعْمَلُوْنَهُ مِنَ الْحِجَارَةِ مِنَ الْاَصْنَامِ لِاَنَّ
الْحِجَارَةَ اَجْسَامٌ وَالْعِبَادُ لَا يَعْمَلُوْنَهَا وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ
الَّتِيْ يَقَعُ فِيْهَا مَا يَعْمَلُهَا الْعِبَادُ فَوَجَبَ اَنْ يَرْجِعَ الْخَلْقُ
اِلٰى اَعْمَالِهِمْ مِنَ الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَقَالَ تَعَالٰى
وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ
خَلَقَهُمْ وَالْمَعْنٰى لِلْخِلَافِ خَلَقَهُمْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَمْ
جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ
قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا هَلْ مِنْ خَالِقٍ
غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَقَالَ تَعَالٰى
اِخْبَارًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُوْلُوْا هٰذِهِ

اور اسلیے بہی کہ ثواب اور عقاب کا استحقاق انہی کیلیے ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے وعدہ
کیا اور ضامن ہوا اللہ تعالے نے فرمایا اُس چیز کا بدلا جو تم کرتے تہے اور اللہ عز وجل نے
فرمایا یہ بسبب اُس چیز کے کہ تم نے صبر کیا اور اللہ عز وجل نے فرمایا کیا چیز تمکو دوزخ
مین لیگئی کہینگے ہم نماز پڑہنے والون مین سے نہین تہے اور ہم مسکینونکو کہانا نہین
کہلاتے تہے اور اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا یہ وہ آگ ہے جسے تم جہٹلاتے تہے اور اللہ تبارک
و تعالی نے فرمایا یہ بسبب اُس چیز کے ہے کہ تیرے دونون ہاتہون نے آگے بہیجا تہا اور سوا اسکے
اور بہی آیتین ہین پس اللہ تعالی نے جزا کو اُنکے کامون پر معلق کیا اور اُنکے لیے کسب
ثابت کیا برخلاف جہمیہ کے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ بندے کاسب نہین ہین وہ دروازے
کی طرح ہین جو بند کیاجاتا ہے اور کہولاجاتا ہے اور درخت کی طرح ہین جو حرکت
دیا جاتا ہے اور ہلایا جاتا ہے اور اصل مین جہمیہ حق کے منکر ہین اور کتاب اللہ اور
سنت رسول کے رد کرنے والے ہین اور ان افعال کے اللہ عز وجل کے پیدا
کیے ہوئے اور بندون کے کسب ہونے کی دلیل برخلاف قدریہ کے اُنکے خیال مین ہے کہ
یہ سب افعال بندون کے مخلوق ہین اللہ عز وجل کے مخلوق نہین اُنکے لیے ہلاکت
ہو اور وہ سب اس امت کے مجوس ہین انہون نے اللہ تعالی کیلیے شریک بنائے اور اُسے
عجز کی طرف منسوب کیا اور اُسکی ملک مین وہ چیز جاری کرنا چاہتے ہین جو اُسکی
قدرت اور ارادے مین داخل نہین اللہ اس سے بلند ہے بڑا بلند ہے اللہ تعالی کا یہ قول
ہے اور اللہ نے تم کو پیدا کیا اور اُس چیز کو جسکو تم کرتے ہو اور جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا
بدلا ہے اُس چیز کا جسے تم کرتے تہے پس جب کہ بدلا اُنکے اعمال پر واقع ہوا تو پیدا کرنا بہی
اُنکے اعمال پر واقع ہوگا اور یہ کہنا درست نہین کہ اس سے مراد وہ چیز ہے جسے وہ
پتہرون سے بت وغیرہ بناتے تہے کیونکہ پتہر جسم ہین اور بندے ان جسمون کو نہین بناتے
اور ان اجسام مین جو اعمال واقع ہوتے ہین انہین بندے کرتے ہین پس واجب ہے کہ اُ
کا پیدا کرنا انکے اعمال یعنی حرکات و سکنات کی طرف رجوع کرے اور اللہ تعالی نے فرمایا اور
وہ ہمیشہ ہی اختلاف کرتے رہینگے مگر جسپر تیرے رب نے رحم کیا اور اسیواسطے انکو پیدا کیا اور مطلب
ہے کہ اختلاف کے لیے انکو پیدا کیا اور اللہ تعالے نے فرمایا کیا انہون نے اللہ تعالی کے
لیے شریک مقرر کیے کہ کچہہ شریکون نے پیدا کیا ہے جیسے خدا تعالے نے
پیدا کیا ہے پس اُن پر پیدایش مشتبہ ہوگئی کہہ اللہ ہر چیز کے پیدا کرنے
والا ہے اور اللہ بلند اور بزرگ نے فرمایا کیا اللہ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا
ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیوے اور اللہ تعالی نے فرمایا مشرکین کی
خبر دیتا ہے کہ اگر اُن کو بہلائی پہونچتی ہے تو کہتے ہین یہ —

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ
قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَمَا لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ
حُذَيْفَةَ رض اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ كُلَّ صَانِعٍ وَّصَنْعَتَهٗ
حَتّٰى خَلَقَ الْجَزَّارَ وَجَزُوْرَهٗ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اَنَا خَلَقْتُ
الْخَيْرَ وَالشَّرَّ وَطُوْبٰى لِمَنْ قَدَّرْتُ عَلٰى يَدَيْهِ الْخَيْرَ وَ
وَيْلٌ لِّمَنْ قَدَّرْتُ عَلٰى يَدَيْهِ الشَّرَّ وَسُئِلَ الْاِمَامُ
اَحْمَدُ عَنْ اَعْمَالِ الْعِبَادِ الَّتِيْ يَسْتَوْجِبُوْنَ بِهَا مِنَ اللّٰهِ
السَّخَطَ وَالرِّضٰى اَشَيْءٌ مِّنَ اللّٰهِ اَمْ شَيْءٌ مِّنَ الْعِبَادِ
فَقَالَ هِيَ لِلّٰهِ خَلْقًا وَّمِنَ الْعِبَادِ عَمَلًا وَّنَعْتَقِدُ اَنَّ
الْمُؤْمِنَ وَاِنْ اَذْنَبَ ذُنُوْبًا كَثِيْرَةً مِّنَ الْكَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ
لَا يُكَفَّرُ بِهَا وَاِنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ تَوْبَةٍ اِذَا مَاتَ
عَلَى التَّوْحِيْدِ وَالْاِخْلَاصِ بَلْ يُرَدُّ اَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ اِنْ شَاءَ عَفٰى عَنْهُ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ شَاءَ
عَذَّبَهٗ وَاَدْخَلَهُ النَّارَ فَلَا نَدْخُلُ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَبَيْنَ خَلْقِهٖ مَا لَمْ يُخْبِرِ اللّٰهُ بِمَصِيْرِهٖ **فَصْلٌ**
وَنَعْتَقِدُ اَنَّ مَنْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ بِكَبِيْرَتِهٖ مَعَ
الْاِيْمَانِ فَاِنَّهٗ لَا يُخَلَّدُ فِيْهَا بَلْ يُخْرَجُ مِنْهَا لِاَنَّ
النَّارَ فِيْ حَقِّهٖ كَالسِّجْنِ فِي الدُّنْيَا فَيَسْتَوْفِيْ مِنْهُ
بِقَدْرِ كَبِيْرَتِهٖ وَجَرِيْمَتِهٖ ثُمَّ يُخْرَجُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَلَا يُخَلَّدُ فِيْهَا وَلَا تَلْفَحُ وَجْهَهُ النَّارُ وَلَا تُحْرِقُ
اَعْضَاءَ السُّجُوْدِ مِنْهُ لِاَنَّ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَى النَّارِ
وَلَا يَنْقَطِعُ طَمْعُهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كُلِّ حَالٍ مَّا
دَامَ فِي النَّارِ حَتّٰى يُخْرَجَ مِنْهَا فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ
يُعْطَى الدَّرَجَاتِ عَلٰى قَدْرِ طَاعَتِهِ الَّتِيْ كَانَتْ
لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الْقَدَرِيَّةُ اِنَّ
الْكَبِيْرَةَ تُحْبِطُ الطَّاعَاتِ فَلَا يُثَابُ عَلَيْهَا وَ
كَذٰلِكَ قَوْلُ الْخَوَارِجِ تَبًّا لَّهُمْ وَيَنْبَغِيْ اَنْ نَّعْتَقِدَ

اسکی طرف سے ہے اور اگر انکو برائی پہونچتی ہے تو کہتے ہین یہ تیری طرف
سے ہے تو کہہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے پس کیا ہی اس قوم کے لیے کہ نزدیک نہین
ہوتے تا کہ بات کو سمجھین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ کی حدیث مین فرمایا
کہ اللہ تعالی نے ہر ایک کاریگر کو اور اسکی کاریگری کو پیدا کیا حتی کہ اونٹ
کے ذبح کرنیوالے کو اور اسکے ذبح کرنے کو بھی پیدا کیا اور ابن عباس رض سے
ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپنے فرمایا اللہ تعالی نے
فرمایا مین نے ہی نیکی اور برائی کو پیدا کیا اور اس شخص کے لیے خوشی ہے جسکے ہاتھ
پر مینے نیکی مقدر کی اور ہلاکت ہو اسکو جسکے ہاتھ پر مینے برائی مقدر کی اور امام
احمد رح بندون کے ان اعمال کی نسبت سوال کیے گئے جنکے سبب اللہ تعالی کی رضامندی
اور غصے کے مستحق ہوتے ہین آیا وہ چیز اللہ کی طرف سے ہے یا بندون کی طرف
سے تو انہون نے جواب دیا کہ وہ اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہین اور بندون کے کام ہین اور ہم
اعتقاد کرتے ہین کہ مومن اگرچہ بہت سے کبیرے اور صغیرے گناہ کرے وہ اس سے کافر
نہین ہوتا اگرچہ وہ دنیا سے سوا توبہ کے نکل جاوے بشرطیکہ توحید اور اخلاص
پر مرے بلکہ اسکا کام اللہ عز وجل کیطرف سپرد کیا جاتا ہے اگر وہ چاہے تو اسے
معاف کردیوے اور اسے بہشت مین لیجاوے اور اگر وہ چاہے تو اسے عذاب
دیوے اور اسے دوزخ مین لے جاوے پس ہم اللہ تعالی اور اسکی مخلوق کے بیچ مین دخل نہ دین
جب تک اللہ اسکے پھر جانیکی خبر نہ دے **فصل** اور ہم اعتقاد کرتے ہین کہ
اللہ تعالی جسے باوجود ایمان کے بباعث اسکے کبیرے گناہون کے دوزخ مین داخل
کریگا وہ اسمین ہمیشہ نہین رہیگا بلکہ اس سے (بعد پورے ہونے سزای بدعمل کے)
نکلے گا کیونکہ دوزخ اسکے حق مین ایسی ہے جیسے دنیا مین قیدخانہ پس اس سے بقدر
اسکے کبیرے اور صغیرے گناہون کے سزا پاویگا پھر اللہ تعالی کی رحمت سے اس سے نکلیگا
اور اسمین ہمیشہ نہ رہیگا اور آگ اسکے منہ کو نہ جلاویگی اور اسکے سجدے کی اعضا
کو بھی نہ جلاویگی کیونکہ انکا جلانا آگ پر حرام ہے اور جب تک آگ مین رہیگا
کسی حال مین اللہ عز وجل کیطرف سے اسکی امید منقطع نہ ہوگی یہانتک کہ اس سے
نکلے اور بہشت مین جاوے اور جس قدر اس نے دنیا مین طاعت کی ہے اسی
قدر درجے دیا جاویگا برخلاف اس کے جو قدریہ نے کہا کہ کبیرہ گناہ
عبادتون کو نابود کر دیتا ہے پس ان عبادتون پر اسے کچھ نہ ملیگا
اور اسی طرح خارجیون کا قول ہے انکے لیے ہلاکت ہو ۔ اور
واجب ہے

بخير القدر وشره وحلو القضاء ومره وان ما اصابه
لم يكن ليخطئه بالحذر وما اخطأه من الاسباب لم يكن
ليصيبه بالطلب وان جميع ما كان في سالف الدهور و
الازمان وما يكون الى يوم البعث والنشور بقضاء
الله وقدره المقدر وانه لا محيص لمخلوق من القدر
المقدور الذي خط في اللوح المسطور وان الخلائق لو
جهدوا ان ينفعوا المرء بما لم يقضه الله تعالى لم يقدروا
عليه ولو جهدوا ان يضروه بما لم يقضه الله لم يستطيعوا
كما ورد في خبر ابن عباس وقال الله تعالى وان يمسسك
الله بضر فلا كاشف له الا هو وان يردك بخير فلا راد
لفضله يصيب به من يشاء من عباده وروي عن زيد
ابن وهب عن عبد الله بن مسعود قال حدثني رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق
ان خلق احدكم يجمع في بطن امه اربعين يوما نطفة
وفي لفظ اربعين ليلة ثم يكون علقة مثل ذلك
ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله ملكا باربع
كلمات اجله ورزقه وعمله وشقي ام سعيد وان
الرجل ليعمل بعمل اهل النار حتى لا يكون بينها وبينه
الا باع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة
فيدخلها وان الرجل ليعمل بعمل اهل الجنة حتى لا يكون
بينه وبينها الا باع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل
اهل النار فيدخلها وعن هشام بن عروة عن ابيه عن
عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال
ان الرجل ليعمل عمل اهل الجنة وانه لمكتوب في الكتاب
انه من اهل النار فاذا كان عند موته تحول فعمل
عمل اهل النار فمات فدخل النار وان الرجل ليعمل
بعمل اهل النار وانه لمكتوب في الكتاب انه من اهل
الجنة فاذا كان قبل موته عمل بعمل اهل الجنة فمات
فدخل الجنة وعن عبد الرحمن السلمي عن علي بن

کہ تقدیر کی بھلائی اور برائی پر اور قضا کی بھلائی اور برائی پر ایمان لاوے اور اس بات پر ایمان لاوے
کہ جو اسنے تکلیف پہونچی ہے اسکے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی تھی اور اسباب سے اُسے نہیں ٹل
کرنے سے ٹل نہیں سکتی تھی اور اس امر پر کہ جو گذشتہ زمانوں میں ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت
کے دن تک ہوگا اللہ تعالیٰ کی قضا اور تقدیر سے ہے جسکا اندازہ کیا گیا ہے اور اس امر پر
کہ اللہ کی تقدیر سے جو اندازہ کی گئی لوح محفوظ میں لکھی گئی ہے مخلوق بھاگ نہیں سکتی اور اس امر
پر کہ اگر تمام مخلوق ایک آدمی کو کسی ایسے امر سے نفع دینے میں کوشش کریں جسکی اللہ تعالیٰ
نے قضا نہیں کی تو اسپر وہ قادر نہ ہونگے اور اگر وہ سب اس امر میں کوشش کریں کہ ایک
آدمی کو کسی ایسے امر کی تکلیف دیویں جسکی اللہ نے قضا نہ کی ہو تو انکو اسکی بھی طاقت نہ ہوگی
جیسا کہ ابن عباس کی حدیث میں وارد ہوا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تجھکو اللہ تکلیف
پہونچاوے تو اُس تکلیف کو بجز اللہ کے کوئی دور کرنیوالا نہیں اور اگر تجھپر بھلائی کا ارادہ کرے
تو اُسکے فضل کو کوئی دور کرنیوالا نہیں اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے وہ فضل
پہونچاتا ہے اور زید بن وہب سے مروی ہے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی انہوں نے کہا ہمکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی اور آپ سچے ہیں سچے کیے گئے ہیں فرمایا تم میں
ہر ایک کی پیدایش اسکی ماں کے پیٹ میں جمع کی جاتی ہے چالیس دن تک نطفہ
رہتا ہے اور ایک روایت میں ہے چالیس رات تک پھر اتنے ہی دنوں میں علقہ ہو جاتا
ہے پھر اتنے ہی دنوں میں مضغہ ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو چار باتوں کیلئے بھیجتا
ہے اسکی عمر لکھے اور اسکی روزی لکھے اور اسکے عمل لکھے اور اس امر کے لیے کہ وہ بدبخت
ہے یا نیک بخت اور کبھی انسان دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسمیں اور دوزخ
میں دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے مقدار فاصلہ باقی رہجاتا ہے تو اُس وقت اسکی
کتاب اُسپر غالب آجاتی ہے پس وہ جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا
ہے اور کبھی آدمی جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسمیں اور جنت میں دونو
ہاتھ کے پھیلاؤ کا مقدار فاصلہ باقی رہجاتا ہے تو اُسوقت اسکی کتاب اُسپر غالب آجاتی ہے
تو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پس دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے ہشام بن عروہ سے روایت ہے انہوں نے
اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ کبھی آدمی جنتیوں
کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ کتاب میں یہ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے جب موت کے قریب ہوتا
ہے تو پھر جاتا ہے اور دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر مر جاتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے
اور کبھی آدمی دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ کتاب میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ جنتیوں سے ہے
پھر جب موت کے قریب ہوتا ہے تو زندگی میں پھر جاتا ہے اور جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے
پھر مرتا ہے تو جنت میں جاتا ہے عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی بن

أبي طالب قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو ينكت في الأرض إذ رفع رأسه فقال ما
من أحد إلا وقد علم مقعده في النار أو مقعده
في الجنة فقالوا أفلا نتكل قال صلى الله عليه وسلم
اعملوا فكل ميسر لما خلق له وعن سالم بن عبد
الله عن أبيه قال إن عمر بن الخطاب قال يا رسول
الله أرأيت ما نعمل فيه أشيء قد فرغ منه أو شيء
مبتدع أو مبتدأ قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد فرغ منه قال أفلا نتكل قال عليه السلام
اعمل يا ابن الخطاب فكل ميسر لما خلق له فمن كان
من أهل السعادة فيعمل للسعادة ومن كان من أهل
الشقاوة فيعمل للشقاوة ونؤمن بأن النبي صلى
الله عليه وسلم رأى ربه عز وجل ليلة الإسراء
بعيني رأسه لا بفؤاده ولا في المنام لما روى جابر
ابن عبد الله رض قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم في قوله تعالى ولقد رآه نزلة أخرى رأيت
ربي جل اسمه مشافهة لا شك فيه وفي قوله
تعالى عند سدرة المنتهى قال رأيته عند سدرة
المنتهى حتى تبين لي نور وجهه قال ابن عباس
في قوله تعالى وما جعلنا الرؤيا التي أريناك إلا فتنة
للناس هي رؤيا عين أراها النبي ليلة الإسراء
به فقال ابن عباس رض كانت الخلة لإبراهيم عليه
السلام والكلام لموسى عليه السلام والرؤية لمحمد
صلى الله عليه وسلم وقال ابن عباس رأى محمد
صلى الله عليه وسلم ربه بعينه مرتين ولا يعارض
هذا ما روي عن عائشة من إنكار ذلك لأنه نفي
وهذا البيان إثبات فقدم عند الاجتماع لأن
النبي صلى الله عليه وسلم أثبت لنفسه الرؤية
وقال [illegible] بن سليمان رأى محمد صلى الله عليه

ابی طالب سے روایت کی اُنہوں نے کہا اُس وقت کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس تھے اور آپ زمین کو کریدتے تھے ناگہاں آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا
کوئی شخص نہیں مگر اسکی جگہ دوزخ میں یا اسکی جگہ بہشت میں معلوم ہو چکی ہے پھر
صحابہؓ نے عرض کیا کیا ہم بھروسا کر لیں (اور اعمال کو چھوڑ دیں) حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا عمل کیے جاؤ کیونکہ ہر فرد بشر کے لیے آسان کیا گیا ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا
گیا ہے سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضرت
عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بتلائیے کہ جو ہم عمل کرتے ہیں آیا اُس سے
فراغت ہو چکی ہے یا وہ چیز ہے کہ نئی پیدا ہوتی ہے یا اب شروع ہوتی ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے فراغت ہو چکی ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کیا
ہم بھروسا کر لیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے عمل کر کیونکہ
ہر فرد بشر کے لیے آسان کیا گیا ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے جو شخص نیکبختوں میں سے
ہے وہ نیک بختی ہی کے کام کرتا ہے اور جو شخص بدبختوں میں سے ہے وہ بدبختی کے ہی
کام کرتا ہے اور ہم اعتقاد کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو
شب معراج میں اپنے سر کی دونوں آنکھوں سے دیکھا تھا نہ اپنے دل سے یا خواب میں
اسلیے کہ جابر بن عبد اللہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے
اس قول یعنی البتہ دیکھا اُسنے اسکو ایکبار کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ میں نے اپنے رب
بزرگ نام والے کو روبرو دیکھا جسمیں کچھ شک نہیں ہے اور اللہ تعالی کے اس قول
یعنی سدرۃ المنتہی کے پاس کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو
سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا یہاں تک کہ میرے لیے اسکے منہ کا نور ظاہر ہوا حضرت
ابن عباسؓ نے اللہ تعالی کے اس قول یعنی جو خواب ہم نے تجھے دکھائی وہ لوگوں کے لیے
ہم نے آزمائش کر دی کی تفسیر میں بیان کیا کہ یہ آنکھ کا دیکھنا تھا اللہ تعالی نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شب معراج میں دکھایا اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھ اللہ کی دوستی تھی اور موسی علیہ السلام کے ساتھ اللہ کی کلام کی
تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ کا دیکھنا تھا اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو اپنی دونوں آنکھوں سے دو بار
دیکھا اور یہ روایت اس روایت کی معارض نہیں ہو سکتی جو حضرت عائشہؓ
سے اس رؤیت کے انکار میں مروی ہے کیونکہ وہ نفی ہے اور یہ بیان اثبات ہے اور جب
نفی اور اثبات جمع ہوں تو اثبات کو مقدم کیا گیا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی ذات کے لیے رؤیت کو ثابت کیا اور ابوبکر بن سلیمان نے کہا محمد صلی اللہ علیہ

المقالة الحادية عشر قال رضي الله تعالى عنه [illegible] إذا انقطعت [illegible] حالة [illegible] عنك [illegible] القدس من [illegible] عنك [illegible] التي القاها عليك [illegible] ما [illegible] وتصورت منه عليك

وسأل ربه احد عشر مرة منها بالسنة تسع مرات في ليلة
المعراج حين كان يتردد بين موسى عليه السلام وربه
عز وجل يسأله ان يخفف عن امته الصلوة فنقص
خمسا واربعين صلوة في تسع مقامات ومرتين بالكتاب
ونؤمن بان منكرا ونكيرا الى كل احد ينزلان سوى
النبيين فيسألانه ويمتحنانه عما يعتقده من
الاديان وهما يأتيان القبر فيرسل في ذلك الميت
الروح ثم يقعد فاذا سئل سلت روحه بلا الم
ونؤمن بان الميت يعرف من يزوره اذا اتاه واكثره
يوم الجمعة بعد طلوع الفجر قبل طلوع الشمس والايمان
بعذاب القبر وضغطته واجب لاهل المعاصي و
الكفر وكذلك النعيم فيه لاهل الطاعة والايمان
خلاف ما قال المعتزلة من انكارهم ذلك وانكارهم
مسئلة منكر ونكير ودليل اهل السنة على اثبات
ذلك قوله تعالى يثبت الله الذين امنوا بالقول
الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة قيل في التفسير
في الحيوة الدنيا عند خروج الروح وفي الاخرة عند
مسئلة نكير ومنكر وما روي عن ابي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قبر احدكم
او الانسان اتاه ملكان اسودان ازرقان يقال
لاحدهما النكير وللاخر المنكر فيقولان له ما كنت
تقول في هذا الرجل يعني محمدا رسول الله صلى
الله عليه وسلم فهو قائل ما كان يقول فان
كان مؤمنا قال لهما عبد الله ورسوله اشهد ان
لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله فيقولان
انا كنا لنعلم انك تقول مثل ذلك ثم يفسح
له في قبره سبعون ذراعا في سبعين ذراعا وينور
له في قبره ثم يقال نم فيقول دعوني ارجع الى
اهلي فاخبرهم فيقال نم كنومة العروس الذي

وسلم نے اپنے پروردگار کو گیارہ دفعہ دیکھا اُن مین سے نو مرتبہ تو شب معراج مین دیکھنا
سنت سے ثابت ہے جب موسی علیہ السلام اور اپنے رب کی طرف آنے جاتے تہے اور اپنے
اپنی امت کے لیے نماز کی تخفیف کا سوال کرتے تہے تو نو دفعہ آنے جانے کے سبب خدا تعالی
نے پینتالیس نمازین کم کر دین اور دو دفعہ دیکہنا قرآن سے ثابت ہے اور ہم اسپر بہی
ایمان رکھتے ہین کہ منکر اور نکیر سوا پیغمبرون کے ہر ایک کی طرف اترتے ہین اور
اس سے پوچہتے ہین اور دینون مین سے جس دین کا وہ اعتقاد رکہتا ہو اسکا امتحان
کرتے ہین اور وہ دونون قبر مین آتے ہین اور اُس میت کی طرف روح بہیجی جاتی
ہے پہر اُسے بٹہایا جاتا ہے جب اسکو سوال کیا جاتا ہے تو اُسکی روح بلا تکلیف
کہینچ لی جاتی ہے اور ہم اس امر پر بہی ایمان رکہتے ہین کہ میت کی جو زیارت
کرے وہ پہچانتا ہے جب اسکے پاس آئے اور جمعہ کے دن صبح ہونے کے بعد شمس کے نکلنے سے
پہلے زیادہ پہچانتا ہے اور گناہگارون اور کافرون کی قبر مین عذاب ہونے پر اور اُسکو دبانے
پر ایمان لانا واجب ہے اور اسیطرح عبادت کرنیوالون اور ایمان والون کیلیے اسمین نعمتین
ہین برخلاف معتزلہ کے کہ انہونے عذاب اور نعمت قبر کا اور مسئلہ منکر اور نکیر کے
آنے کا انکار کیا اور اس امر کے ثابت کرنے کیلیے اہل سنت کی دلیل اللہ تعالی کا
قول ہے (وہ یہ ہے) جو لوگ ایمان لائے ہین اللہ تعالی انکو ساتہ قول ثابت کے دنیا کی
زندگانی مین اور آخرت مین ثابت رکہتا ہے (فی الحیوة الدنیا) کی تفسیر مین بعضون نے
کہا ہے کہ اس سے مراد روح نکلنے کا وقت ہے اور (فی الاخرة) کی تفسیر مین کہا ہے
کہ اس سے مراد منکر اور نکیر کے سوالون کا وقت ہے اور (اہل سنت کیلیے) ابوہریرہ
کی حدیث سے بہی دلیل ہے انہونے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
مین سے کوئی یا انسان (اختلاف روایت) قبر مین رکہا جاتا ہے تو اُسکے پاس دو فرشتے
سیاہ کیری آنکہون والے آتے ہین ایک کو نکیر دوسرے کو منکر کہا جاتا ہے وہ دونون شخص
دونون کہتے ہین کہ تو اس شخص کے حق مین دنیا مین کیا کہا کرتا تہا یعنے محمد رسول
اللہ کے حق مین پس وہ شخص جو کچہہ دنیا مین کہتا تہا وہی یہان بہی کہیگا اگر وہ مومن
ہے تو اُن دونون سے کہے گا وہ اللہ کا بندہ اور اُسکا رسول ہے مین گواہی دیتا ہون کہ
بجز اللہ کے کوئی معبود برحق نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت محمد اللہ کے رسول
ہین پہر وہ کہینگے کہ بیشک ہم جانتے تہے کہ تو ایسا ہی کہیگا پہر اسکی قبر مین اسکے
لیے ستر ہاتہ مربع فراخی کیجاویگی اور اسکے لیے اُسکی قبر مین روشنی کیجاویگی
اور کہا جاویگا کہ سوجا وہ کہیگا مجہے چہوڑ دو کہ مین اپنے گہر جاؤن اور انکو (اعمال کی)
خبر دون پہر اسے کہا جاویگا کہ تو نئی دولہا کی طرح سوجا جس کو۔

لا يوقظه إلا أحب أهله حتى يبعثه الله من مضجعه
ذلك وإن كان منافقا قال لا أدري كنت أسمع الناس
يقولون شيئا وكنت أقوله فيقولان إنا كنا نعلم أنك
تقول ذلك ثم يقال للأرض التئمي عليه فتلتئم
حتى تختلف فيها أضلاعه فلا يزال فيها معذبا حتى
يبعثه الله من مضجعه ذلك وتعلقوا أيضا بما روى
عطاء بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم لعمر بن الخطاب يا عمر كيف أنت إذا اتخذ لك من
الأرض ثلاثة أذرع وشبر في عرض ذراع وشبر ثم
قام إليك أهلك فغسلوك وكفنوك وحنطوك ثم
حملوك حتى يغيبوك فيه ثم يهيلوا عليك التراب
ثم انصرفوا عنك وأتاك سائلا القبر منكر ونكير
أصواتهما مثل الرعد القاصف أبصارهما مثل البرق
الخاطف قد سدلا شعورهما وتلتلاك وتوهلاك
وقالا من ربك وما دينك قال يا نبي الله يكون معي
قلبي الذي هو معي اليوم قال صلى الله عليه وسلم
نعم قال إذا أكفيهما وهذا دليل فنص على أن ذلك
بعد إعادة الروح لأن عمر قال ومعي قلبي فقال النبي
عليه السلام نعم وعن المنهال بن عمرو عن البراء بن عازب
قال أخرجنا مع رسول الله صلى الله وسلم في جنازة رجل
من الأنصار وانتهينا إلى القبر ولما يلحد فجلس النبي صلى
الله عليه وسلم وجلسنا حوله فكأن على رؤسنا الطير
من هيبته وفي يده عود ينكت به الأرض فرفع رأسه
وقال استعيذوا بالله من عذاب القبر مرتين أو
ثلاثا قال صلى الله عليه وسلم إن العبد المؤمن إذا
كان في إقبال من الآخرة وانقطاع من الدنيا نزلت
عليه ملائكة بيض الوجوه كأن وجوههم الشمس و
معهم كفن من أكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة
فيجلسون منه مد البصر ثم يجيء ملك الموت حتى

اُسکے گہر میں سے سوا اُسکے بہت پیارے شخص کے کوئی دوسرا نہیں جگاتا یہانتک
کہ اللہ تعالی اسکو اُسکے بچہونے سے اٹہاوے اور اگر منافق ہوگا تو وہ کہیگا میں نہیں جانتا
میں لوگوں کو اسکے حق میں کچھہ کہتے ہوئے سنا کرتا تہا میں بہی وہی کہا کرتا تہا
پس فرشتے کہینگے ہم جانتے تہے کہ تو ایسا ہی کہیگا پہر زمین سے کہا جاویگا کہ
تو اسپر ملجا پس وہ ملجاویگی یہانتک کہ اسکے سینے کی ہڈیاں الٹ پلٹ جاوینگی
پس وہ ہمیشہ ہی قبر میں عذاب دیا جاویگا یہانتک کہ اللہ اسکو اسکے اس بچہونے سے
اٹہاوے اور اہل سنت نے اُس روایت سے بہی تمسک کیا ہے جو عطا بن یسار سے مروی ہے
اُسنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطابؓ سے فرمایا اے عمر تیرا
کیا حال ہوگا جب تیرے لیے زمین تین ہاتہ اور ایک بالشت طول میں اور ایک ہاتہ
اور ایک بالشت عرض میں لیجاویگی اور تیرے گہر والے تجہپر جہکینگے اور تجہکو غسل دینگے
اور کفن پہناوینگے اور خوشبو لگاوینگے پہر تجہے اٹہاوینگے یہانتک کہ تجہکو اُس میں
چہپاوینگے اور تجہپر مٹی ڈالینگے پہر تجہسے لوٹ آوینگے اور تیرے پاس قبر میں وہ دونوں
سوال کرنیوالے منکر اور نکیر آوینگے جنکی آواز رعد ہلاک کرنیوالی کی سی ہوگی اور
جنکی آنکہیں اوچک لیجانیوالی بجلی کیطرح ہونگی اور دونوں نے اپنے بالوں کو لٹکایا
ہوا ہوگا اور تجہکو دہمکاوینگے اور ہڑاوینگے اور کہینگے تیرا رب کون ہے اور تیرا دین
کون ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) کیا میرے ساتہ میرا یہ دل ہوگا جو آج میرے
ساتہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں عرض کیا جب تو میں انکے جواب کیلئے کافی
ہونگا یہ روایت اس بات پر دلیل اور نص ہے کہ یہ سوال جواب روح کے دوبارہ آنیکے بعد ہے
کیونکہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا میرا دل میرے ساتہ ہوگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا
کہ ہاں اور منہال بن عمرو اور براء بن عازب سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہ انصار میں سے ایک شخص کے جنازہ کے لیے نکلے اور ہم قبر تک پہنچے اور ابہی لحد
نہیں بنائی گئی تہی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہ گئے اور ہم بہی آپکے گرد بیٹہ گئے گویا آپکی
ہیبت کے سبب ایسی خاموشی تہی گویا ہمارے سروں پر جانور ہیں اور آپکے ہاتہ
میں ایک لکڑی تہی اُس سے آپ زمین کو کریدتے تہے پس آپنے اپنا سر مبارک اٹہایا اور
فرمایا کہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو دو بار فرمایا یا تین بار پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جبکہ مومن بندہ آخرت کی طرف جاتا اور دنیا کو چہوڑنے کے قریب ہوتا ہے تو اسکے
پاس سفید مونہوں والے فرشتے آتے ہیں گویا اُنکے مونہہ سورج ہیں اور انکے پاس بہشت
کے کفنوں میں سے کفن اور بہشت کی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہوتی ہے اور آ کر نظر کی
درازی کے فاصلہ پر بیٹہ جاتے ہیں پہر ملک الموت آتا ہے

يجلس عند رأسه فيقول أيتها النفس المطمئنة الطيبة اخرجي إلى مغفرة من الله ورضوانه قال فتخرج تسيل كما تسيل القطرة من الإناء فيأخذونها ولا يدعونها في يده طرفة عين حتى يأخذوها فيجعلونها في ذلك الكفن والحنوط فيخرج منها نفحة أطيب من ريح المسك وجدت على وجه الأرض فيصعدون بها فلا يمرون بها على ملإ من الملائكة إلا قالوا ما هذه الريح الطيبة فيقولون هذا فلان بن فلان بأحسن أسمائه ثم ينتهون بها إلى سماء الدنيا فيستفتحون لها فيفتح لهم فيستقبلوها ويشيعوها من كل سماء إلى السماء التي تليها حتى ينتهوا إلى السماء السابعة فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه في عليين وأعيدوه إلى الأرض منها خلقتهم وفيها نعيدهم ومنها نخرجهم تارة أخرى فيعاد الروح إلى جسده ويأتيه ملكان فيقولان له من ربك وما دينك فيقول ربي الله وديني الإسلام فيقولان له ما تقول في هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هو رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاءنا بالحق فيقولان له ما علمك بذلك فيقول قرأت القرآن كتاب الله تعالى وآمنت به وصدقته فينادي مناد من السماء صدق عبدي فافرشوا له من الجنة وألبسوه من الجنة وافتحوا له بابا إلى الجنة فيأتيه ريحها وطيبها ويفسح له في قبره مد بصره ويأتيه رجل حسن الوجه طيب الريح فيقول له أبشر بالذي يسرك هذا يومك الذي كنت توعد فيقول من أنت قال أنا عملك الصالح فيقول رب أقم الساعة قال صلى الله عليه وسلم وإن العبد الكافر إذا كان في إقبال من الآخرة وانقطاع من الدنيا أنزل الله عليه ملائكة سود الوجوه معهم المسوح فيجلسون منه مد البصر ثم يجيء ملك

اور اُسکے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہی اور کہتا ہی اے آرام پکڑنے والے پاک جان اللہ تعالی کی بخشش اور اُسکی رضامندی کی طرف نکل آ۔ آپنے فرمایا پھر وہ نکلتی ہی اور ایسی بہتی ہی جیسے برتن سی قطرہ بہتا ہی پس وہ اُسے لیلیتے ہین اور اُسے اُس کفن اور خوشبو مین لپیٹ لیتے ہین اور اُس سی کستوری کی خوشبو سی بہی جو زمین پر موجود ہو زیادہ خوشبو نکلتی ہے پہر اُسے چڑہا لے جاتے ہین پس وہ فرشتون کی کسی جماعت پر نہین گذرتے مگر اُس جماعت کے فرشتے کہتے ہین یہ کیسی خوشبو ہے وہ جواب دیتے ہین یہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے اُسکے ناموں مین سے اچھا نام لیکر جواب دیتے ہین پہر اُسے پہلی آسمان تک پہونچاتے ہین اور اسکے لیے دروازہ کہلواتے ہین وہ کہولا جاتا ہے پس وہ اُسکا استقبال کرتے ہین اور ہر ایک آسمان سے فرشتے دوسرے آسمان تک جو اُسکے متصل ہو ساتھ جاتے ہین یہان تک ساتوین آسمان تک پہونچ جاتے ہین پس اللہ عزوجل فرماتا ہے اسکی کتاب عمل کو علیین مین لکہو اور اُسکو پہر زمین کیطرف لیجاؤ ہمنے انکو اُسی سے پیدا کیا اور اُسی مین ہم انکو دوبارہ لیجاوینگے اور دوسری دفعہ اُسی سے ہم انکو نکالینگے پس اُسکی روح اُسکے جسم کی طرف لوٹائی جاتی ہے اور اُسکے پاس دو فرشتے آتے ہین اور اُسسے کہتے ہین تیرا رب کون ہی اور تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہی میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے پہر وہ اُسسے کہتے ہین تو اس شخص (یعنے رسول اللہ) کے حق مین جو تم مین بہیجا گیا تہا کیا کہتا ہے وہ کہتا ہی وہ اللہ کے رسول ہین اور ہمارے پاس حق لائے تہے وہ کہتے ہین تجہے اس بات کا علم کسطرح ہوا وہ کہتا ہی مینے قرآن مجید اللہ کی کتاب کو پڑہا اور اُسپر ایمان لایا اور اُسکو سچا جانا پس آسمان سی ایک پکارنیوالا پکارتا ہی میرے بندہ نے سچ کہا ہی اُسکے لیے جنت سے بچہونا کردو اور اُسے جنت کا لباس پہناؤ اور جنت کی طرف سی اُسکے لیے ایک دروازہ کہولدو پس اُسکو جنت کی ہوا اور اُسکی خوشبو آنے لگتی ہے اور اُسکی نظر کی درازی کی برابر اُسکی قبر فراخ کیجاتی ہی اور اُسکے پاس ایک شخص خوبصورت عمدہ خوشبو والا آتا ہی اور اُسے کہتا ہی تو خوش ہو اُس چیز سے جو تجہے خوش کرے یہ تیرا وہ دن ہے جسکا تو دنیا مین وعدہ دیا جاتا تہا پس وہ مردہ کہتا ہی تو کون ہے وہ کہتا ہی مین تیرا عمل صالح ہون پہر وہ کہتا ہی اے میرے پروردگار قیامت قائم کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور بندہ کافر جب آخرت کی طرف چلنے اور دنیا کو چہوڑنے کو قریب ہوتا ہی تو اللہ تعالی اُسکی طرف سیاہ منہ والے فرشتے اتارتا ہی اُنکے پاس ٹاٹ ہوتا ہے اُسسے نظر کی درازی کے فاصلہ پر بیٹھتے جاتے ہین پہر ملک

الموت يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس الخبيثة
اخرجي الى سخط الله وغضبه فتفرق في اعضائه
فينزعها كما ينزع السفود من الصوف المبلول فتقطع
منه العروق والعصب فيأخذونها فيجعلونها في
تلك المسوح ويخرج منها ريح انتن من جيفة فيصعدون
بها فلا يمرون بها على ملأ من الملائكة الا قالوا ما
هذه الريح الخبيثة فيقولون هذا فلان ابن فلان
باقبح اسمائه حتى ينتهوا بها الى السماء الدنيا فيستفتحون
فلا يفتح لهم ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذه الاية لا تفتح لهم ابواب السماء فيقول الله
سبحانه اكتبوا كتابه في سجين ثم تطرح روحه طرحا
ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن يشرك
بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوي به
الريح في مكان سحيق يعني ترد فتعاد اليه روحه في
جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك
فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له ما دينك فيقول
هاه هاه لا ادري فيقولان له ما تقول في هذا الرجل
الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادري فينادي
المنادي كذب عبدي فافرشوا له فراشا من النار و
البسوه من النار وافتحوا له بابا من النار فيدخل عليه
من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف
فيه اضلاعه ويأتيه رجل قبيح الثياب قبيح الوجه
نتن الريح فيقول ابشر بالذي يسوءك هذا يومك
الذي كنت توعد فيقول من انت فيقول انا عملك
السوء فيقول رب لا تقم الساعة وعن عبد الله بن عمرو
قال ان المؤمن اذا وضع في قبره يوسع عليه في قبره
سبعون ذراعا عرضه وسبعون ذراعا طوله وينشر
عليه الرياحين ويستر بالحرير من الجنة فان كان
معه شيء من القرآن جعل له نور مثل نور الشمس في

الموت آتا ہے اور اسکے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پلید جان اللہ کے غصے اور
غضب کی طرف نکل پس وہ اسکے سب بدن میں پہیل جاتی ہے اور وہ اسی طرح
کہینچتا ہے جیسی بہیگی ہوئی اون سے سیخ کہینچی جاتی ہے پس اسکی رگیں اور پٹہے ٹوٹ
جاتے ہیں وہ فرشتے اس جان کو لے لیتے ہیں اور اس ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور
اس سے مردار سے بہی بری بدبو نکلتی ہے پس اسے لے چڑہتے ہیں اور فرشتوں میں سے
کسی جماعت پر نہیں گذرتے مگر وہ کہتے ہیں یہ کیسی بدبو ہے پس وہ کہتے ہیں فلانا
فلانے کا بیٹا ہے اسکے ناموں میں سے برا نام لیتے ہیں یہان تک کہ اسے
پہلے آسمان تک لے پہونچتے ہیں اور دروازہ کہلوانا چاہتے ہیں مگر اسکے لیے
کہولا نہیں جاتا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت (اسکے استشہاد کے
لیے) پڑہی انکے لیے آسمان کے دروازے نہیں کہولے جاتے پہر اللہ تعالی فرماتا ہے
اسکی کتاب کو سجین میں لکہو پہر اسکی روح پہینکی جاتی ہے پہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی اور جو کوئی اللہ تعالی کے ساتہ شرک کریگا گویا کہ وہ آسمان
سے گر پڑا پس یا تو اسے جانور اچک لے جاتے ہیں یا اسے ہوا مکان دور میں
پہینک دیتی ہے یعنے رد کی جاتی ہے پہر اسکی روح اسکے بدن میں لائی جاتی ہے
اور اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسکو بٹہا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا رب
کون ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے
ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں تو اس شخص (یعنی محمد) کے حق میں جو تم
میں بہیجا گیا تہا کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پس پکارنے والا
پکارتا ہے کہ میرے بندے نے جہوٹ کہا ہے اسکے لیے آگ سے بچہونا بچہاؤ اور آگ سے
لباس پہناؤ اور اسکے لیے دوزخ کی طرف سے دروازہ کہولدو پس اسکی طرف دوزخ
کی سوزش اور گرمی آتی ہے اور اسکی قبر اسپر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اسکی
پسلیاں ادہر ادہر ہو جاتی ہیں اور اسکے پاس ایک آدمی برے کپڑوں والا برے
منہ والا بدبو والا آتا ہے اور کہتا ہے تو خوش ہو اس چیز سے جو تجہے خوش کرے یہ تیرا وہ
دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا وہ کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے میں تیرا برا
عمل ہوں پس وہ کہتا ہے کہ اے رب قیامت قائم نہ کیجیو اور عبد اللہ بن عمرو سے
مروی ہے انہوں نے کہا مومن جب اپنی قبر میں رکہا جاتا ہے تو اسپر اسکی قبر میں فراخی
کی جاتی ہے جس کا ستر ہاتہ عرض اور ستر ہاتہ طول ہوتا ہے اور اگر اسکے ساتہ
کچہ قرآن ہو (یعنے اسے کچہ قرآن یاد ہو) تو اسکے لیے اسکا نور ہی کافی ہے اگر اسکے
ساتہ کچہ قرآن نہ ہو تو اسکے لیے قبر میں شمس کے نور کی طرح نور کیا جاتا ہے۔

كفاه نوره فان لم يكن معه شيء من القرآن

المقالة الثامنة عشر

قال رضي الله عنه

تأوي الى قناديل من ذهب في ظل العرش فلما
وجدوا طيب مأكلهم وشرابهم ومقيلهم قالوا من
يبلغ اخواننا انا احياء في الجنة نرزق فلا يزهدوا في
الجهاد ولا ينكلوا عن الحرب فقال الله عز وجل و
هو اصدق القائلين انا ابلغهم فانزل الله ولا تحسبن
الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم
يرزقون فرحين بما آتاهم الله من فضله فيجوز ان تقع
المسئلة والعذاب والنعيم ببعض جسد المومن و
الكافر دون بقية اجزائه ويكون ما فعل بالبعض
فعل بالكل وقد قيل ان الله يجمع تلك الاجزاء
المتفرقة للضغطة والمسألة كما يفعل ذلك للحشر
والمحاسبة ثم الايمان بالبعث من القبور والنشر
عنها واجب كما قال الله عز وجل وان الساعة
آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور كما
قال الله عز وجل كما بدأكم تعودون وقال جل وعلا
منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى
يحشرهم ويجمعهم جل وعلا ليجزي كل نفس بما تسعى
وليجزي الذين اساؤا بما عملوا ويجزي الذين
احسنوا بالحسنى وقال جل جلاله الذي خلقكم
ثم يميتكم ثم يحييكم والذي قدر على انشاء الخلق
قادر على اعادتهم وقد انكرت المعطلة ذلك تبا
لهم والايمان بان الله يقبل شفاعة نبينا صلى
الله عليه وسلم في اهل الكبائر والاوزار واجب قبل
دخول النار عاما للحساب بجميع امم من المومنين و
بعد دخولها لامته خاصة فيخرجون منها بشفاعته عليه
السلام وغيره من المومنين حتى لا يبقى في النار من
كان في قلبه مثقال ذرة من الايمان ومن قال لا
اله الا الله مرة واحدة في عمره مخلصا لله عز وجل
خلاف ما زعمت القدرية من انكار ذلك وفي كتاب الله

عرش کے سائے میں سونے کی قندیلون پر ٹہیرتے ہین پس اونہون نے وہان عمدہ
کہانا اور پینا اور قیلولہ پایا تو کہا ہمارے (زندہ) بہائیون کو کون شخص یہ
خبر پہونچا دے کہ ہم زندہ ہین بہشت مین اور رزق دئے جاتے ہین تاکہ وہ جہاد سے
بے رغبتی نہ کرین اور لڑائی سے انکار نہ کرین اللہ عز وجل نے فرمایا اور وہ سب کلام
کرنیوالون سے سچا ہے مین انکو پہونچاتا ہون پس اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری
جو اللہ کے رستے مین مارے گئے اُنہیں مردے خیال نہ کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہین
اور رزق دیے جاتے ہین خوش ہین اس چیز سے جو انکو اللہ نے اپنے فضل سے عطا
کی اور جائز ہے کہ سوال اور عذاب اور نعمتون کا وقوع مومن اور کافر کے بعضے
اجزا پر ہو اور بعضے پر نہ ہو اور جو کچھ بعض پر واقع ہو . . . .
. . . . ایسا ہو گویا کل پر واقع ہوا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اللہ تعالی
اُن جدا جدا اجزاؤن کو دبانے اور سوال کرنے کے لیے جمع کر لیتا ہے جیسے کہ حشر
اور حساب کرنے کو لیے ایسا ہی کریگا پھر قبرون سے اٹھنے اور اُنسے پھیلنے پر ایمان
لانا بھی واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا اور بیشک قیامت آنیوالی ہے اسمین
کچھ شک نہین اور بے شک اللہ اٹھاویگا اُن لوگون کو جو قبرون مین ہین اور
جیسے کہ اللہ عز وجل نے فرمایا جیسے تم کو پیدا کیا پہلی دفعہ پھر آؤگے اور اللہ
بزرگ اور بلند نے فرمایا اسی سے تمکو پیدا کیا اور اسی مین ہم تمکو لیجاوینگے
اور دوسری دفعہ اسی سے ہم تمکو نکالینگے اللہ بزرگ اور بلند انکو اٹھاویگا اور جمع
کریگا تاکہ ہر نفس اپنی کوشش کا بدلا دیا جاوے اور تاکہ بدلا دے اُن لوگون کو جنہون نے
بری عمل کئے اور بدلا دیوے اُن لوگون کو جنہون نے اچھے عمل کئے اور اللہ بزرگ اور بلند
نے فرمایا وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا پھر ماریگا پھر تمکو زندہ کریگا اور وہ ذات کہ اول سے تو
مخلوق کو پیدا کرنے پر قادر ہے انکے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور معطلہ نے
اس امر کا انکار کیا انکو ہلاکی ہو اور اس امر پر بھی ایمان لانا واجب ہے کہ اللہ تعالی ہمارے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبیرہ گناہ والون اور دوسرے گناہ والون کے حق میں
قبول فرماویگا لیکن آگ میں داخل ہونے سے پہلے حساب کے وقت مومنون کی تمام جماعتون
کے لیے عام ہوگی اور آگ میں داخل ہونے کے بعد صرف آپ کی امت کے لیے ہی ہوگی
پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے اور آپکے سوا اور دوسرے مومنون کی شفاعت سے
گناہگار دوزخ سے نکلیں گے یہانتک کہ دوزخ میں کوئی شخص باقی نہ رہیگا جسکے دل میں ایک ذرہ
کے برابر بھی ایمان ہوگا اور جو شخص خالص اللہ کے لیے اپنی زندگی میں ایکدفعہ بھی کہہ دے کہ بجز خدا
کے کوئی معبود برحق نہیں برخلاف اسکے جو قدریہ نے اسکا انکار کیا اور اللہ تعالی کی کتاب میں

تكذيبهم قال الله عز وجل فما لنا من شافعين ولا صديق
حميم وقوله عز وجل فهل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا
وقال الله جل جلاله فما تنفعهم شفاعة الشافعين
فقد اثبت الله تعالى في الآخرة شفاعة وكذلك في
السنة وهو ما روي عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال ان اول من ينشق الارض عنه يوم القيمة
انا ولا فخر انا سيد ولد آدم ولا فخر وانا صاحب لواء
الحمد ولا فخر وانا اول من يدخل الجنة ولا فخر وانا
آخذ بحلقة باب الجنة فيؤذن لي فيستقبلني وجه
الجبار فاخر له ساجدا فيقول تعالى يا محمد ارفع رأسك
واشفع تشفع وسل تعط فارفع رأسي فاقول يا رب امتي
امتي فلا ازال ارجع الى ربي فيقول اذهب فانظر فمن
وجدت في قلبه مثقال حبة من الايمان فاخرجه
من النار قال صلى الله عليه وسلم فاخرج من امتي مثل
الجبال ثم يقول لي النبيون ارجع الى ربك فاسئله
فاقول قد رجعت الى ربي حتى استحييت منه وقال صلى
الله عليه وسلم في حديث جابر بن عبد الله رضي الله
عنه شفاعتي لاهل الكبائر من امتي وعن ابي هريرة
انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي
دعوة مستجابة فتعجل كل نبي دعوته وانا اختبأت
دعوتي شفاعة لامتي يوم القيمة فهي نائلة ان
شاء الله تعالى من امتي لمن مات لا يشرك بالله شيئا
وقال صلى الله عليه وسلم في حديث انس الانصاري اني
لاشفع يوم القيمة لاكثر مما على وجه الارض من
حجر ومدر وقال صلى الله عليه وسلم شفاعتي في القيمة
عند الميزان وعند الصراط وكذلك ما من نبي الا و
له شفاعة وعن حذيفة رض عن النبي صلى الله عليه و
سلم انه قال يقول ابراهيم عليه السلام يوم القيمة
يا رباه فيقول الله عز وجل يا لبيكاه فيقول يا رب

انکی تکذیب سے ہو دے، اللہ عز وجل نے فرمایا (وہ کہینگے) پس ہمارے لئے کوئی شفاعت کرنے
والا نہین اور نہ کوئی دوست غم کہانیوالا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا (وہ کہینگے) کیا ہمارے
لئے شفاعت کرنیوالے ہین جو ہماری سفارش کرین اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا پس انکو
سفارش کرنیوالون کی سفارش فائدہ نہ دیگی پس اللہ تعالے نے سفارش کو قیامت مین
ثابت کیا اور اسی طرح حدیثون مین بہی ہے اور وہ یہ ہے جو ابوہریرہ رضی سے مروی ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جس سے پہلے زمین پہٹیگی وہ مین ہون اور فخر نہین
مین آدم کی اولاد کا سردار ہون اور فخر نہین اور مین تعریف کی جہنڈے کا صاحب ہون اور
فخر نہین اور مین ان مین سے پہلا ہون جو جنت مین داخل ہونگے اور فخر نہین اور مین
جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑنے والا ہون پس مجہے اجازت دیجاویگی تو جبار کا
منہ میرے سامنے ہوگا اور مین اسکے لیے سجدہ مین گر پڑونگا اللہ تعالی فرماویگا ای محمد
اپنا سر اٹہا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجاویگی اور مانگ تجہے دیا جاویگا
پس مین اپنا سر اٹہاؤنگا اور کہونگا ای میرے پروردگار میری امت کو میری امت بخشدے
پس مین ہمیشہ ہی اپنے رب کے پاس آتا جاتا ہونگا یہانتک کہ اللہ تعالی فرماویگا تو جا اور دیکہہ
جس شخص کے دل مین تجہ ایک رائی کے برابر بہی ایمان پاوے اُسے بہی دوزخ سے نکال لے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس مین اپنی امت کو پہاڑون کی طرح نکالونگا پہر مجہسے
نبی کہینگے تو اپنے رب کے پاس جا اور اُس سے سوال کر مین کہونگا مین اپنے رب کے پاس
آتا جاتا رہا ہون یہانتک کہ اب مین اُس سے شرماتا ہون اور جابر بن عبد اللہ رضی
کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت میری امت کے کبیرہ
گناہ والون کے لیے ہے اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہر ایک نبی کے لیے ایک دعا مقبول ہے پس ہر ایک نبی نے اپنی دعا مین
جلدی کی اور مینے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے چہپا رکہا ہے اور وہ انشاء
اللہ تعالی میری امت کے اُس شخص کو پہونچیگی جو مر گیا اور اُسنے اللہ سے کسی چیز کو شریک
نہ کیا اور انس انصاری کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین قیامت کے دن
روئے زمین کے پتہرون اور ڈہیلون سے بہی زیادہ سفارش کرونگا اور قیامت کے دن
میزان اور پلصراط کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہوگی اور اسی طرح
ہر ایک نبی شفاعت کریگا اور حذیفہ رضہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہین آپ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن پکارینگے
ای میرے رب پس اللہ عز وجل فرماویگا ای ابراہیم تو کیا کہتا ہے وہ عرض
کرینگے ای میرے پروردگار

احرقت بني آدم فيقول جل وعلا اخرجوا من النار من كان في قلبه مثقال برة او شعيرة من الايمان و كذلك للصديقين والصالحين من كل امة شفاعة قال صلى الله عليه وسلم في حديث ابي سعيد الخدري رضي الله عنه لكل نبي عطية وإني اختبأت عطيتي شفاعة لامتي وان الرجل من امتي يشفع للقبيلة فيدخلهم الله تعالى الجنة بشفاعته وان الرجل يشفع لفئام من الناس فيدخلهم الله الجنة بشفاعته وان الرجل يشفع لثلثة نفر وان الرجل يشفع للاثنين وان الرجل يشفع للرجل قال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ابن مسعود ليدخلن الجنة قوم من المسلمين قد عذبوا بالنار برحمة الله تعالى وشفاعة الشافعين وايضا في حديث اويس القرني المعروف ولله تفضل وتكرم ورحمة ومنة على من يشاء من اهل النار في خروجهم منها بعد ما احترقوا وصاروا فحما وعن الحسن عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما زلت اشفع الى ربي فيشفعني حتى اقول يا رب شفعني فيمن قال لا اله الا الله فيقول جل وعلا هذه ليس لك يا محمد ولا لاحد هذه لي وعزتي وجلالي ورحمتي لا ادع في النار احدا قال لا اله الا الله والايمان بالصراط على جهنم واجب وهو جسر ممدود على متن جهنم يأخذ من يشاء الله الى النار وينجي من يشاء ويسقط في جهنم من يشاء ولهم في تلك الاحوال نور بحسب اعمالهم فهم بين ماش وساع وراكب وزحف وسحب قد وصفه النبي صلى الله عليه وسلم بانه ذو كلاليب في خبر فيه طول الى ان قال صلى الله عليه وسلم ذو كلاليب مثل شوك السعدان هل تعرفون شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فانها

تونے آدم کے بیٹون کو جلا دیا اللہ تعالیٰ فرماویگا جسکے دل مین گیہون یا جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہووے اسے بھی دوزخ سے نکال دو اور اسیطرح ہر ایک امت کے صدیقون اور نیک لوگون کی سفارش مقبول ہوگی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نبی کے لیے انعام ہے اور مینے اپنے انعام کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھا ہے اور میری امت کا مرد (صالح) اپنے قبیلے کی شفاعت کریگا اور اسکی شفاعت سے اللہ تعالیٰ انکو جنت مین لیجاویگا اور کوئی شخص لوگون کی ایک جماعت کے لیے شفاعت کریگا تو اسکی شفاعت سے اللہ تعالیٰ انکو جنت مین لیجاویگا اور کوئی شخص تین آدمیون کی شفاعت کریگا اور کوئی دو شخصون کی شفاعت کریگا اور کوئی ایک شخص کی شفاعت کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رحمت سے اور شفاعت کرنیوالون کی شفاعت سے بہشت مین مسلمانون کی ایک ایسی جماعت داخل ہوگی جو دوزخ مین عذاب دیے گئے ہونگے اور نیز اویس قرنی کی مشہور حدیث مین ہے اور اللہ ہی کی طرف سے فضل اور بخشش اور رحمت اور احسان ہے دوزخیون مین سے جنکے دوزخ سے نکلنے مین جسپر وہ چاہے بعد اسکے کہ وہ جل جاوین اور کوئلہ ہو جاوین اور حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے انس رضی اللہ عنہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا مین ہمیشہ ہی اپنے پروردگار کے آگے شفاعت کرتا رہونگا اور وہ میری شفاعت قبول کرتا رہیگا یہانتک کہ مین کہونگا اے میرے پروردگار میری شفاعت اُس شخص کے حق مین بھی قبول کر جسنے صرف یہی کہا کہ بجز اللہ کے کوئی معبود برحق نہین پس اللہ تعالیٰ فرماویگا اے محمد یہ کام تیرا نہین اور نہ کسی دوسرے کا ہے یہ میرا کام ہے مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے مین کسی ایسے شخص کو دوزخ مین نہین چھوڑونگا جسنے یہ کہا کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور پلصراط کے دوزخ کے اوپر ہونے پر ایمان لانا بھی واجب ہے اور وہ ایک پل ہے جو دوزخ کی پشت پر دراز کیا گیا ہے جسے اللہ چاہیگا دوزخ مین گرفتار کریگا اور جسے چاہیگا اُسے اُس پل سے پار اوتار دیگا اور جسے چاہیگا دوزخ مین گرا دیگا اور لوگونکے لیے اُسوقت موافق اُنکے عملونکے نور ہوگا پس بعض اُنمین سے معمولی چال چلینگے اور بعض دوڑینگے اور بعض سوار ہونگے اور بعض گہٹنونکے بل چلینگے اور بعض گہسٹتے ہوئے چلینگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پل کی یون تعریف فرمائی ہے کہ وہ کانٹون والا ہے آپنے ایک لمبی حدیث بیان فرمائی یہانتک کہ آپنے فرمایا وہ پل ایسے کانٹون والا ہے جیسے سعدان کے کانٹے کیا تم سعدان کے کانٹونکو جانتے ہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ صلعم جانتے ہین آپنے فرمایا وہ کانٹے دوزخ مین تو

مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ
تَعَالٰى جَلَّ اِسْمُهٗ فَتَخْطَفُ النَّاسَ فَمِنْهُمْ مُوْبَقٌ بِعَمَلِهٖ وَ
مِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ الْمَرْمِيُّ الْمَصْرُوْعُ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ
يَنْجُوْا وَقِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَقْطَعِ اَيْضًا وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِسْتَجِيْدُوْا ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا مَطَايَاكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ وَجَاءَ
فِيْ وَصْفِ الصِّرَاطِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَدَقُّ
مِنَ الشَّعْرَةِ وَاَحَرُّ مِنَ الْجَمْرَةِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ طُوْلُهٗ
ثَلٰثُ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْ سِنِي الْاٰخِرَةِ يَجُوْزُهُ الْاَبْرَارُ وَ
تَزِلُّ عَنْهُ الْفُجَّارُ وَقِيْلَ ثَلٰثَةُ اٰلَافِ سَنَةٍ مِنْ سِنِي
الْاٰخِرَةِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضًا فِي الْقِيٰمَةِ يَسْقِيْ مِنْهُ الْمُؤْمِنُوْنَ دُوْنَ
الْكَافِرِيْنَ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَعْدَ جَوَازِ الصِّرَاطِ قَبْلَ دُخُوْلِ
الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا عَرْضُهٗ
مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ
الْعَسَلِ حَوْلَهٗ اَبَارِيْقُ عَلٰى عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ فِيْهِ مِيْزَابَانِ
يَصُبَّانِ مِنَ الْكَوْثَرِ اَصْلُهٗ فِي الْجَنَّةِ وَفَرْعُهٗ فِي الْمَوْقِفِ
قَدْ ذَكَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ثَوْبَانَ
اَنَا عِنْدَ حَوْضِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
بَيْنَ مَقَامِيْ هٰذَا اِلٰى عَمَّانَ شَرَابُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ
وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ
وَرِقٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ ذَهَبٍ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ
يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ
عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض مَوْعِدُكُمْ حَوْضِيْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ وَهُوَ
اَبْعَدُ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى مَكَّةَ وَذٰلِكَ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ فِيْهِ
اَبَارِيْقُ اَمْثَالُ الْكَوَاكِبِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الْفِضَّةِ
مَنْ وَرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ لِكُلِّ نَبِيٍّ
مِنَ الْاَنْبِيَاءِ حَوْضٌ اِلَّا صَالِحُ النَّبِيُّ فَاِنَّ حَوْضَهٗ ضَرْعُ نَاقَتِهٖ
يَسْقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مُؤْمِنُوْا كُلِّ اُمَّةٍ مِنْهُمْ دُوْنَ الْكَافِرِيْنَ فِيْ

سعدان کی کانٹوں کی طرح ہی ہین لیکن انکی بڑائی کی مقدار کو بجز اللہ تعالیٰ کے
کوئی نہین جانتا اور وہ کانٹے لوگون کو اچک لینگی پس انہین سے بعضے بسبب اپنی
عمل کے ہلاک ہونگے اور بعض انہین سے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہوئے پہینکے ہوئے گرائے ہوئے
ہونگے اور اُن مین سے بعض ایسے ہونگے جو ٹکڑے کیے جاوینگے پہر نجات پاوینگے
اور بعضے نے کہا کہ یہ کاٹنے کے لیے بہی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ جانور
کی قربانی کیا کرو کیونکہ پلصراط پر وہ تمہاری سواریان ہونگی اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے پلصراط کی بابت مروی ہے کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہے اور
چنگاری سے زیادہ گرم ہے اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اسکا طول آخرت کے سالون
مین سے تین سو سال کا ہوگا نیک لوگ اُس سے پار ہوجاوینگے اور بدکار اُس سے پہسل
پڑینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ آخرت کے سالون مین سے تین ہزار برس کا (رستہ) ہوگا
اور اہل سنت اس بات کا یقین رکھتے ہین کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیامت کے
دن ایک حوض ہوگا اُسمین سے مومنون کو پلاوینگی اور کافرون کو نہ پلاوینگے
اور یہ کام پلصراط سے گذر جانے کے بعد اور جنت مین داخل ہونے سے پہلے ہوگا جو
شخص اُس سے ایکدفعہ پی لیگا وہ اسکے بعد کبہی پیاسا نہ ہوگا اُس حوض کا عرض
ایک مہینہ کا رستہ ہے اُسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین ہوگا
اُسپر آفتابے اتنے ہونگے جتنے آسمان پر ستارے ہین اُسمین دو پرنالے ہین جو کوثر سے گرتے
ہین اُسکی جڑ بہشت مین ہے اور اُسکی شاخ حسابگاہ مین ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ثوبان کی حدیث مین اسکا بیان فرمایا کہ مین قیامت کے روز اپنے حوض کے پاس
ہونگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کی فراخی کی نسبت کسی نے پوچہا آپ نے
فرمایا میرے اس مکان سے لیکر عمان تک اُسکی فراخی ہے اُسکا پانی دودہ سے زیادہ
سفید اور شہد سے زیادہ شیرین ہے اُسمین جنت کی طرف سے دو پرنالے ہین ایک چاندی
کا دوسرا سونے کا جو شخص اُس سے ایکدفعہ بہی پی لے اسکے بعد کبہی پیاسا نہ ہوگا اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رض کی حدیث مین فرمایا تمہارے وعدے کی جگہ
میرا حوض ہے اُسکا عرض اور طول برابر ہین اور اُسکی فراخی اس فاصلے سے بہی زیادہ ہے
جو مقام ایلیا اور مکہ مین ہے اور ایلیا اور مکہ مین ایک مہینے کا رستہ ہے اُسمین ستارون
کی طرح آفتابے ہین اُسکا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے جو شخص اسپر جاویگا اور اس پانی پیئیگا
بعدہ کبہی پیاسا نہ ہوگا اور اسیطرح نبیون مین سے ہر ایک نبی کے لیے ایک حوض ہے مگر صالح
نبی کا کوئی حوض نہین کیونکہ انکا حوض انکی اونٹنی کے پستان ہین اُن مین سے ہر
ایک گروہ کے مومن اُن پستانون سے (دودہ) پیئین گے اور کافر نہ پیئین گے

وہ اس بات کی ... ایک ... اللہ ... کر ... جو ... ہے ... والد ... اور ... ونعمت ... آئی ... صدیقون اور شہیدون اور صالحون کی ... بہشت ... کی

پچیسوان
مقالہ
اس بات کی کوشش کرو کہ تو اپنی تمیز اور کوشش سے اپنا فائدہ حاصل کرو اور اپنی جان سے ضرر کو دور کرو کیونکہ ... بہت ... عالم ... ہوگی

حدیث آخر عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قال حوضی
ما بین عدن وعمان حافتاه خیام الدر المجوف وآنیته
عدد نجوم السماء طینه المسك الأذفر ماؤه أبیض من
اللبن وأبرد من الثلج وأحلی من العسل من شرب منه
شربة لم یظمأ بعدها أبدا فیزاد عنی یوم القیمة
رجال کما تزاد الغریبة من الإبل فأقول ألا هلم
ألا هلم فیقال إنك لا تدری ما أحدثوا بعدك فأقول
ما أحدثوا فیقال إنهم غیروا وبدلوا فأقول ألا سحقا
وبعدا وقد أنكرت ذلك المعتزلة فلا یذوقون منه
ویدخلون النار عطاشا إن لم یتوبوا عن مقالتهم
وجحودهم الحق ورد الآیات والأخبار والآثار وروی
عن أنس بن مالك یرفعه إلی النبی صلی الله علیه وسلم
أنه قال من كذب بالشفاعة لم یكن له فیها نصیب ومن
كذب بالحوض لم یكن له فیه نصیب وأهل السنة
یعتقدون أن الله یجلس رسوله ونبیه المختار علی
سائر رسله وأنبیائه معه علی العرش یوم القیمة لما
روی عن عبد الله بن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم
فی قوله عز وجل عسی أن یبعثك ربك مقاما محمودا
قال یجلسه معه علی السریر وعن هشام بن عروة عن
عائشة رضی الله تعالی عنها أنها قالت سألت رسول
الله صلی الله علیه وسلم عن المقام المحمود فقال صلی
الله علیه وسلم وعدنی ربی القعود علی العرش كذلك
عن عمر بن الخطاب وعن عبد الله بن سلام قال إذا كان
یوم القیمة جیء بنبیكم فأقعد بین یدی الله علی
كرسیه فقیل له یا أبا مسعود إذا كان علی كرسیه الحق
ألیس هو معه قال ویلكم هذا أقر حدیث فی الدنیا
لعینی وقال مجاهد فی حدیثه إذا كان یوم القیمة
نزل الجبار علی عرشه وقدماه علی الكرسی یؤتی
بنبیكم صلی الله علیه وسلم فیقعد بین یدیه علی

دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا میرا حوض عدن اور
عمان کے درمیان ہے اسکے دونوں کناروں پر مجوف موتی کے خیمے ہیں اور اسکے برتن اتنے ہیں
جتنے آسمان کے ستارے اسکی مٹی کستوری ہے اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے
زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیرین ہے جو شخص اس سے ایکدفعہ پی لے اسکے بعد وہ
کبھی پیاسا نہ ہوگا اور قیامت کے دن میری طرف سے کچھہ آدمی ہٹائے جاوینگے
جیسے بیگانہ اونٹ اونٹوں میں سے ہٹایا جاتا ہے اور میں کہونگا خبردار آؤ
تم خبردار آؤ تم پس کہا جاویگا آپ نہیں جانتے کہ جو کچھہ آپ کے بعد انہوں نے نکالا تھا میں
کہونگا انہوں نے کیا نکالا تھا مجھے کہا جاویگا انہوں نے (امور شرعی کو) تغیر کر دیا اور
بدل دیا پس میں کہونگا خبردار انکو دوری ہو اور معتزلہ اسکے منکر ہیں پس وہ لوگ
اس حوض سے پانی نہ پلائے جاوینگے اور دوزخ میں پیاسے جاوینگے اگر انہوں نے اپنی بات
سے اور حق کے انکار سے اور آیتوں اور اقوال صحابہ کے رد کرنے سے توبہ نہ کی اور انس
بن مالک رض سے مروی ہے وہ اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے ہیں آپ نے
فرمایا جو شخص شفاعت کو جھوٹ سمجھے تو اسمیں اسکا حصہ نہ ہوگا اور جو شخص
حوض کو جھوٹ سمجھے اسکا بھی اسمیں حصہ نہ ہوگا اور اہل سنت اس بات کا
بھی اعتقاد کرتے ہیں کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اپنے رسول اور نبی پسندیدہ کو اپنے
تمام رسولوں اور نبیوں سے بلند مرتبہ پر عرش کے اوپر اپنے ساتھ بٹھائیگا اسکی
دلیل وہ حدیث جو عبد اللہ بن عمر رض سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
روایت کرتے ہیں اللہ تعالی کے اس قول کی تفسیر میں قریب ہے کہ تیرا پروردگار تجھکو
مقام محمود میں کھڑا کرے آپ نے فرمایا اسکا معنے یہ ہے کہ اللہ تعالی اسے اپنے ساتھ
تخت پر بٹھاویگا ہشام بن عروہ سے مروی ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام محمود کی نسبت
دریافت کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے عرش پر بیٹھنے کا مجھہ سے
وعدہ کیا ہے اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رض اور حضرت عبد اللہ بن سلام رض سے مروی
ہے انہوں نے کہا جب قیامت کا دن ہوگا تو تمہارا نبی لایا جاویگا اور اللہ تعالی کے آگے
کرسی پر بٹھایا جاویگا کسی نے انسے کہا اے ابو مسعود جب نبی خدا کی کرسی پر ہوگا تو
کیا وہ اسکے ساتھ نہیں انہوں نے کہا تمہاری خرابی ہو یہی حدیث ہے جو دنیا میں میری
آنکھہ کو ٹھنڈا کرنیوالی ہے اور مجاہد نے اپنی حدیث میں کہا جب قیامت کا دن ہوگا تو
جبار اپنے عرش پر اترے گا اور اسکے دونوں قدم کرسی پر ہونگے اور تمہارے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم بلائے جاوینگے تو اللہ تعالی انکو اپنے سامنے

الكرسي فقالوا للحميدي إذا كان على الكرسي فهو معه قال نعم ويلكم هو معه ويعتقد أهل السنة أن الله تعالى يحاسب عبده المؤمن يوم القيمة و يدنيه منه فيضع كنفه عليه حتى يستره من الناس لما روي عن عبد الله بن عمر رضـ أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يؤتى بالمؤمن يوم القيمة فيدنيه الله تعالى منه فيضع كنفه عليه حتى يستره من الناس فيقول عبدي أتعرف ذنب كذا أتعرف ذنب كذا مرتين فيقول نعم رب حتى إذا قرره بذنوبه كلها فرأى نفسه أنه قد هلك فيقول له الحق عز وجل عبدي ذنوبك هذه فإني قد سترتها عليك في الدنيا وأنا أغفرها لك اليوم ومعنى المحاسبة تعريف الله عبده بمقادير ثواب الأعمال وعذابه بقرارة سيئاته وحسناته وما له وما عليه وقد أنكرت المعطلة المحاسبة وقد كذبهم الله تعالى بقوله إن إلينا إيابهم ثم إن علينا حسابهم ويعتقد أهل السنة أن لله تعالى ميزانا يزن فيه حسنات والسيئات يوم القيمة له كفتان ولسان وقد أنكرت المعتزلة مع المرجئة والخوارج ذلك فقالت إن معنى الميزان العدل دون موازنة الأعمال وفي كتاب الله وسنة رسوله تكذيبهم قال الله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا وإن كان مثقال حبة من خردل أتينا بها وكفى بنا حاسبين وقال تعالى فأما من ثقلت موازينه فهو في عيشة راضية وأما من خفت موازينه فأمه هاوية الآية والعدل لا يوصف بالخفة والثقل وإنما هو بيد الرحمن جل جلاله لأنه هو الذي يتولى حسابهم لما روى النواس بن سمعان الكلابي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الميزان بيد الرحمن عز وجل يرفع أقواما ويضع آخرين يوم القيمة وقيل إنه بيد

کرسی پر بیٹھا دیگا پس حمیدی سے کسی نے کہا کہ جب وہ کرسی پر بیٹھیگے تو وہ اسکے ساتھ ہی ہوا ہونگے کہا ہاں تمہاری خرابی ہو وہ اُسکے ساتھ ہی ہے اور اہل سنت اس بات کا یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ اللہ تعالی اپنے مومن بندے کا قیامت کے دن حساب کریگا اُسے اپنے قریب کریگا اور اُسپر اپنا پہلو رکھیگا یہانتک کہ اُسے لوگون سے چھپا لیگا اسلیے کہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے مروی ہے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سُنا کہ مومن قیامت کے دن لایا جاویگا اور اللہ تعالی اُسے اپنے قریب کریگا اور اپنا پہلو اُسپر رکھیگا یہانتک کہ لوگون سے اُسے چھپا لیگا پھر فرمائیگا اے میرے بندے تو فلانے فلانے گناہ کو جانتا ہے وہ کہیگا اے میرے پروردگار جانتا ہون یہانتک کہ اللہ تعالی جب اُس سے اُسکے تمام گناہون پر مقر کرا لیگا اور وہ خیال کریگا اب میرا نفس ہلاک ہو گیا تو اُس وقت اُسے اللہ عز وجل فرماویگا اے میرے بندے تیرے یہ گناہ مین نے دنیا مین یہ تجھپر ڈھانپے ہوے تھے اور آج مین انکو تیرے لیے بخشدیتا ہون اور حساب کرنیکا معنے یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندے کو بسبب اسکی برائیون اور نیکیون کے بیان کیے جانے کے اور اُسکے فائدے اور ضرر کی باتون کے ظاہر کرنے کو اُسکے اعمال کے ثواب و عذاب کی مقدار بتلاویگا اور معطلہ حساب سے منکر ہین اور اللہ تعالی نے اپنے فرمودے سے انکی تکذیب کی یعنے ہماری طرف ہی ہے انکا پھر آنا پھر اُنکا حساب لینا بھی ہماری ہی ذمہ ہے اور اہل سنت کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ اللہ تعالی کے لیے ایک میزان ہے قیامت کے دن اُسمین نیکیون اور برائیون کو تولیگا اُس ترازو کے دو پلے ہین اور ایک ڈانڈی ہے اور معتزلہ نے بمعہ مرجیہ و خارجیون نے اسکا انکار کیا ہے اور انہون نے میزان کے معنے مین یہ تاویل کی کہ اُس سے مراد عدل ہے اعمال کا تولنا مراد نہین لیعنی اللہ تعالی کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت مین انکی تکذیب موجود ہے اللہ تعالی نے فرمایا اور ہم قیامت کے دن عدل کی ترازو رکھینگے اور کسی نفس پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جاویگا اور اگر اُسکا عمل ایک رائی کے دانے کے برابر ہوگا تو ہم اُسکو بھی آویںگے اور کافی ہین ہم حساب لینے والے اور اللہ تعالی نے فرمایا . . . . پس جو شخص کہ اسکی تول بھاری ہوگی پس وہ زندگانی خوشی مین ہوگا اور جس شخص کی تول ہلکی ہوگی پس ہاں اُسکی ہاویہ ہے اور عدل ہلکے یا بھاری ہونے سے موصوف نہین ہوتا لہذا میزان کا معنے عدل لینا غلطی ہے) اور وہ ترازو اللہ جل شانہ کے ہاتھ مین ہوگی کیونکہ انکے حساب کا وہی متولی ہوگا اسلیے کہ نواس بن سمعان نے روایت کی کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سُنا کہ میزان رحمن عز وجل کے ہاتھ مین ہوگی قیامت کے دن بعض قومون کو بلند اور بعض کو پست کریگا اور بعض نے کہا کہ ترازو

جبرائيل عليه السلام لما روي عن حذيفة بن اليمان قال ان جبرائيل صاحب الميزان فيقول له ربه زن يا جبرائيل بينهم فيرجع بعضهم على بعض وروي عبد الله ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوضع الميزان يوم القيمة فيؤتى بالرجل فيوضع في كفة الميزان ويوضع ما احصى من عمله في كفته فيميل به الميزان فيبعث الله به الى النار فاذا ادبر به اذا صائح يصيح من عند الرحمن لا تعجلوا لا تعجلوا فانه قد بقي له شيء فيؤتى ببطاقة فيها لا اله الا الله فيوضع موضع الرجل في كفة حسناته حتى يميل به الميزان فيؤمر به الى الجنة وفي حديث اخر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال يؤتى بالرجل يوم القيمة الى الميزان ثم يؤتى بتسعة وتسعين سجلا كل سجل مد البصر فيها كلها سيئاته وخطيئاته فترجح سيئاته على حسناته فيؤمر به الى النار فلما ادبر به اذا صائح يصيح عند الرحمن لا تعجلوا فقد بقي له فيؤتى بمثل راس الابهام وامسك على النصف منها فيه شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فيوضع في كفة حسناته فتثقل حسناته على سيئاته فيؤمر به الى الجنة وفي لفظ اخر فيخرج له بقرطاس مثل هذا وامسك على ابهامه فيه شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الى اخر الحديث وقيل ان الصنج يومئذ مثاقيل الذر والخردل تكون الحسنات في صورة حسنة تطرح في كفة النور فيثقل بها الميزان برحمة الله وتكون السيئات في صورة سيئة تطرح في كفة الظلمة فيخف بها الميزان بعدل الله تعالى وعلامة ثقل الميزان ارتفاعها وعلامة انحطاطها خفتها بخلاف موازين الدنيا وقيل هو مثل موازين الدنيا وسبب ثقلها الايمان وقول الشهادتين وسبب خفتها الشرك

جبرائیل علیہ السلام کے ہاتھ مین ہوگا اسلیے کہ حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے انہون نے کہا کہ جبرئیلؑ صاحب میزان ہین انکو انکا رب کہیگا ای جبرئیلؑ تو انکے اعمال کو تول تو انمین سے بعض کے عمل بعض سے بہاری ہونگے اور عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میزان کہی جاویگی اور ایک شخص لایا جاویگا اور میزان کے ایک پلے مین رکہا جاویگا اور اُسکے شمار شدہ عمل ایک پلے مین رکہے جاوینگے تو وہ پلہ جہک جاویگا پس اُسے اللہ دوزخ کی طرف بہیجدیگا جب اُسکی پیٹہ پہیری جاویگی تو ناگہان رحمن کی طرف سے ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ جلدی نہ کرو جلدی نہ کرو کیونکہ اُسکے اعمال مین سے کچہہ باقی رہگیا ہے پس اُسکا عمل مین سے کچہہ لایا جاویگا جسمین ہوگا کہ بجز اللہ کے کوئی معبود برحق نہین اسکو اُس مرد کی جگہ نیکیون کے پلے مین رکہا جاویگا یہانتک کہ اُس عمل کے سبب میزان جہک جاویگی پس اُسے جنت کی طرف لیجانیکا حکم کیا جاویگا اور دوسری حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص میزان کی طرف لایا جاویگا پہر ننانوے صحیفے لائے جاوینگے ہر ایک صحیفہ کی درازی اتنی ہوگی جہان تک نظر پہونچ سکے ان تمام صحیفون مین اُسکی برائیان ہونگی اور اُسکی برائیان اُسکی نیکیون پر بہاری ہونگی پس اُسے آگ کیطرف لیجانیکا حکم کیا جاویگا جب اُسکو اُس طرف پہیرا جاویگا تو ناگہان رحمن کیطرف سے ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ جلدی نکرو کیونکہ اُسکے عمل مین سے کچہہ باقی رہگیا ہے پس اُسکے عمل مین سے انگوٹہے کے سر برابر عمل لایا جاویگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹہے کا نصف پکڑا (اندازہ بتلایا) اُس عمل مین یہ ہوگا اس بات کی گواہی ہے کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور یہ کہ محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ عمل اُسکے نیکیون کے پلے مین رکہا جاویگا پس اُسکی نیکیان برائیون پر بہاری ہو جاوینگی اور اُسے جنت کی طرف لیجانے کا حکم دیا جاویگا اور دوسرے لفظ مین ہے کہ اُسکے لیے ایک کاغذ نکالا جاویگا مثل اسکی اور آپنے اپنے انگوٹہے کی طرف اشارہ کیا اُس کاغذ مین یہ عمل ہوگا اس امر کی گواہی ہے کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہین اور محمد اللہ کے رسول ہین آخر حدیث تک اور بعضون نے کہا ہے کہ اُس دن پاسنگ چیونٹیون اور رائی کو برابر ہوگا نیکیان اچہی صورت مین ہونگی اور نور کے پلے مین ڈالی جاوینگی تو اللہ کی رحمت سے نیکیون سے میزان بہاری ہوجاوے گی اور برائیان بری صورت مین ہونگی اور اندہیرے کے پلے مین ڈالی جاوینگی تو اللہ تعالی کے عدل سے برائیون سے میزان ہلکی ہوجاویگی اور ترازو کے بہاری ہونیکی علامت اُسکا بلند ہوجانا ہے اور اُسکے ہلکے ہونیکی علامت اُسکا نیچے ہونا ہے اور یہ امر دنیا کے ترازو کے برخلاف ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ دنیا کے ترازو کی طرح ہے اور اُسکے بہاری ہونے کا سبب ایمان اور شہادتین کا کہنا ہے اور اُسکے ہلکے ہونے کا سبب اللہ عز وجل کے ساتہ شرک کرنا ہے

بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا ارْتَفَعَتْ اُدْخِلَ صَاحِبُهَا الْجَنَّةَ الْعَالِيَةَ وَاِذَا خَفَّتْ اُدْخِلَ صَاحِبُهَا النَّارَ الْهَاوِيَةَ لِاَنَّهَا فِي النَّجُوْمِ اَسْفَلُ السَّافِلِيْنَ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اَيْ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُمُّهُ هَاوِيَةٌ اَيْ اَصْلُهُ وَمَاْوَاهُ وَمَرْجِعُهُ نَارٌ حَامِيَةٌ وَهِيَ هَاوِيَةٌ وَالنَّاسُ فِيْ مُوَازَنَةِ الْاَعْمَالِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَضْرُبٍ مِّنْهُمْ مَنْ تَرْجَحُ حَسَنَاتُهُ عَلٰى سَيِّئَاتِهِ فَيُؤْمَرُ بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرْجَحُ سَيِّئَاتُهُ عَلٰى حَسَنَاتِهِ فَيُؤْمَرُ بِهِ اِلَى النَّارِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا تَرْجَحُ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَهُمْ اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ ثُمَّ يَنَالُهُمُ اللهُ بِرَحْمَتِهِ اِذَا شَاءَ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ فَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْ يُوْزَنُ صَحَائِفُ اَعْمَالِهِمْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا وَطَرِيْقُ ذٰلِكَ النَّقْلُ وَالسَّمْعُ وَاَمَّا الْمُقَرَّبُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فِيْ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ . . . . عَلٰى نَصِّ الْحَدِيْثِ الْمَشْهُوْرِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَدْخُلُوْنَ النَّارَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ يُّحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّنَاقَشُ ثُمَّ اَمْرُهُ اِلَى اللهِ اِنْ شَاءَ اَمَرَ بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ اَوْ اِلَى النَّارِ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا الْاٰيَةَ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهُ فِيْ عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رض اِنَّ اللهَ يُحَاسِبُ كُلَّ الْخَلْقِ اِلَّا مَنْ اَشْرَكَ بِاللهِ فَاِنَّهُ لَا يُحَاسَبُ وَيُؤْمَرُ بِهِ اِلَى النَّارِ

فَصْلٌ

وَيَعْتَقِدُ اَهْلُ السُّنَّةِ اَنَّ الْجَنَّةَ

اور جب میزان بلند ہو جائے تو ایسے اعمال والا جنت میں داخل کیا جاویگا اور جب ہلکی ہو جاوے تو ایسے اعمال والا ہاویہ دوزخ میں داخل کیا جاویگا (اور ہاویہ کو ہاویہ اسلیے کہتے ہیں) کہ وہ دوزخ میں سب سے نیچے ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا پس جو شخص کہ اُسکی تول بھاری ہو پس وہ زندگی خوش میں ہے یعنے بلند بہشت میں اور جو شخص کہ اسکی تول ہلکی ہو پس اسکی ماں ہاویہ ہے یعنے اسکی اصل اور آرام اور پہر جانے کی جگہ آگ جلانے والی ہے اور وہ ہاویہ ہے لوگ عملوں کے تلنے میں تین قسم ہیں انمیں سے بعض وہ ہے جسکی نیکیاں برائیوں پر غالب ہونگی پس اُسے جنت کیطرف لیجانے کا حکم دیا جاویگا اور انمیں سے بعض وہ ہے جسکی برائیاں نیکیوں پر غالب ہونگی پس اُسے دوزخ کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا اور اُن میں سے بعض وہ ہے جسکی دونوں جانبوں میں سے کوئی جانب بہی دوسری جانب پر غالب نہ ہوگی وہ اصحاب اعراف ہیں پہر جب اللہ تعالی چاہیگا انپر اپنی رحمت فرماویگا اور انہیں جنت میں لیجاویگا پس وہ اللہ تعالی کا قول ہے اور اعراف پر آدمی ہیں الخ اور وہ چیز جو تولی جاویگی وہ اُنکے عملوں کے صحیفے ہیں جیسے کہ ہمنے ننانویں صحیفوں کا ذکر کیا اور اسکا طریقہ وہ ہی جو منقول ہو یا سُنا جائے۔ اور مقرب لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہونگے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جنت میں ستر ہزار بغیر حساب کے داخل ہونگے اور اُن میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار (اور اشخاص) ہونگے یہ حدیث مشہور میں تصریح ہے۔ اور کافر لوگ دوزخ میں بغیر حساب کے داخل ہونگے اور مومنوں میں سے بعض ایسے ہونگے جو آسان حساب کیے جاوینگے پہر انہیں جنت کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا جیسا کہ گذر چکا ہے اور انمیں سے بعض ایسے ہونگے جنکا خوب حساب ہوگا پہر اُسکا حکم اللہ کی طرف ہے اگر چاہے تو انہیں جنت میں لیجانے کا حکم دیوے چاہے تو دوزخ میں۔ اللہ تعالی نے فرمایا پس جو شخص اپنا اعمال نامہ اپنے داہنے ہاتھ میں دیا گیا پس قریب ہے کہ وہ آسان حساب کیا جاویگا آخر تک۔ اور اللہ بزرگ اور بلند نے فرمایا اور ہر ایک انسان کا اعمالنامہ یعنے اُسکی عمر اُسکی گردن میں لگا دیا اور ہم اُسکو قیامت کے دن نکالینگے ایک کتاب کہ اُسے کہلا ہوا دیکھے گا (اسکو کہا جاویگا) کہ اپنی کتاب پڑہ آج دن تجہپر تیرا حساب لینے کے لیے تیری جان ہی کافی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کی حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالی تمام خلقت کا حساب لے گا مگر اُس شخص کا نہ لیگا جسنے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور اُسے (بغیر حساب کے) دوزخ کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا

فصل

اور اہل سنت اعتقاد کہتے ہیں کہ جنت

والنار مخلوقتان فهما الداران أعدهما الله تعالى إحداهما
للتنعيم والثواب لأهل الطاعة والإيمان والأخرى
للعقاب في النكال لأهل المعاصي والطغيان هما
منذ خلقهما الله تعالى باقيتان لا يفنيان أبدا
وهي الجنة التي كان فيها آدم وحواء عليهما السلام و
إبليس اللعين ثم أخرجا منها القصة المشهورة و
أنكرت المعتزلة ذلك فأما الجنة فلا يدخلونها ولنا
النار فلعمري هم فيها الذين مخلدون لإنكارهم
وتحكيمهم بذلك للمؤمن الموحد المطيع لله عز وجل
سبعين سنة بكبيرة واحدة وفي كتاب الله وسنة
رسول الله صلى الله عليه وسلم تكذيبهم قال الله
عز وجل وجنة عرضها السموات والأرض أعدت
للمتقين وقال عز وجل اتقوا النار التي أعدت
للكافرين وما كان معدا كان موجودا يعلمه كل
عاقل فعلم أنهما مخلوقتان وقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم في حديث أنس بن مالك رض دخلت
الجنة فإذا أنا بنهر يجري حافتاه خيام اللؤلؤ فضربت
بيدي إلى مجرى الماء فإذا مسك أذفر قلت يا جبريل
ما هذا قال هذا الكوثر الذي أعطاك الله تعالى
وقال صلى الله عليه وسلم في حديث أبي هريرة رض
حين قيل له يا رسول الله أخبرنا عن الجنة ما
بناؤها قال عليه السلام لبنة من ذهب ولبنة
من فضة وملاطها مسك أذفر وحصباؤها الياقوت
واللؤلؤ وترابها الورس والزعفران من دخلها يخلد
ولا يموت وينعم ولا يبأس ولا تخرق ثيابهم ولا
يبلى شبابهم فهذا دليل على أنهما مخلوقتان
وأن نعيم الجنة دائم لا يفنى كما قال الله تعالى
أكلها دائم وظلها وقال عز وجل لا مقطوعة
ولا ممنوعة وتصير فيها الحور العين خلقهن الله

اور دوزخ دونوں مخلوق ہیں اور وہ دونوں گھر ہیں جن میں سے ایک کو
اللہ تعالیٰ نے اہل طاعت اور اہل ایمان کی نعمت اور ثواب کے لیے اور
دوسرے کو گناہگاروں اور سرکشوں کے عذاب اور عقوبت کے لیے تیار
کیا جب سے اللہ تعالیٰ نے انکو پیدا کیا وہ دونوں باقی ہیں کبھی فنا نہ ہونگی
اور یہ وہی بہشت ہے جسمیں آدم اور حوا علیہما السلام اور ابلیس لعین تھا
پھر اس سے نکالے گئے جیسے کہ مشہور قصہ ہے اور معتزلہ نے اسکا انکار کیا تو
اور وہ جنت میں تو داخل نہ ہونگے اور دوزخ میں پس مجھے اپنی عمر کی قسم
ہے وہ اسمیں ہمیشہ ہی رہینگے کیونکہ ایک تو انہوں نے اسکا انکار
کیا اور دوسرے انہوں نے مومن موحد اللہ عز و جل کے تابعدار کے لیے
اس بات کا حکم دیا کہ ایک گناہ کبیرہ کے بدلے ستر سال دوزخ میں
رہیگا حالانکہ اللہ عز و جل کی کتاب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث
میں انکی تکذیب موجود ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بہشت کی طرف جسکا عرض
آسمان اور زمین ہیں پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے اور اللہ عز و جل نے
فرمایا اور ڈرو اس آگ سے جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے اور جو چیز تیار کی گئی ہے
وہ موجود ہوگی اسے ہر ایک عاقل جانتا ہے پس معلوم ہوا کہ دونوں مخلوق
ہیں اور انس بن مالک کی حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں جنت میں گیا ناگہاں میں ایک نہر پر پہونچا جو جاری تھی اسکے دونوں
کناروں پر موتی کے خیمے تھے اور میں نے اپنا ہاتھ پانی جاری کی طرف مارا تو ناگہاں
وہ نہایت خوشبودار کستوری تھی میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے اسنے کہا
یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے تجھے دیا اور ابو ہریرہ کی حدیث میں حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہمیں
بہشت کی خبر دیجیے کہ اسکی بنا کیسی ہے آپ نے فرمایا اسکی ایک اینٹ سونے
کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اسکا گارا کستوری خوشبودار ہے
اور اسکے سنگریزے یاقوت اور موتی ہیں اور اسکی مٹی ورس اور زعفران ہے
جو اسمیں جاویگا ہمیشہ رہیگا اور نہ مریگا اور خوش رہیگا اور تکلیف نہ پاویگا اور اسکے
کپڑے پرانے نہ ہونگے اور اسکی جوانی فنا نہ ہوگی پس یہ ان دونوں کے مخلوق ہونے کی
دلیل ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ جنت کی نعمتیں ہمیشہ رہینگی ختم نہ ہونگی
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسکا میوہ اور سایہ ہمیشہ ہے اور اللہ عز و جل نے فرمایا
نہ کاٹا گیا اور نہ منع کیا گیا اور جنت کی نعمتوں میں سے حور العین ہیں انکو اللہ تعالیٰ نے

فِی الْجَنَّۃِ لِلْبَقَاءِ لَا یَفْنِیْنَ وَلَا یَمُتْنَ کَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ
فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
جَانٌّ وَقَوْلُهٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ
وَرَوَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ زَوْجَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ قَالَ صَفَاؤُهُنَّ
کَصَفَاءِ الدُّرِّ فِی الْاَصْدَافِ اِلٰی اَنْ قَالَ یَقُلْنَ نَحْنُ
الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ
الْمُقِیْمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ اَبَدًا وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ
اَبَدًا وَهُنَّ فِیْ دَارِ حَقٍّ فَلَا یَقُلْنَ اِلَّا حَقًّا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَادِقٌ لَا یَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا فَاَخْبَرَ اَنَّهُنَّ
خَالِدَاتٌ لَا یَمُتْنَ وَرَوٰی مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُؤْذِیْ امْرَاَۃٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْیَا
اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَکِ
اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا
فَاِذَا ثَبَتَ اَنَّهُمَا لَا یَفْنِیَانِ وَمَا فِیْهِمَا اَبَدًا فَلَا یُخْرِجُ
اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اَحَدًا وَلَا یُسَلِّطُ عَلٰی اَهْلِهَا الْمَوْتَ
فِیْهَا وَلَا یَزُوْلُ عَنْهُمْ نَعِیْمُهَا فَهُمْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ فِیْ مَزِیْدِ نَعِیْمٍ
اَبَدَ الْاٰبَادِ وَتَمَامُ نَعِیْمِهِمْ اَنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْمَوْتِ فَیُذْبَحُ
عَلٰی سُوْرٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَیُنَادِی الْمُنَادِیْ یَا اَهْلَ
الْجَنَّۃِ خُلُوْدٌ وَلَا مَوْتَ عَلٰی مَا وَرَدَ بِهِ الْخَبَرُ الصَّحِیْحُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

فَصْلٌ

وَیَعْتَقِدُ اَهْلُ الْاِسْلَامِ
قَاطِبَۃً اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
هَاشِمٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَسَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ
وَاَنَّهٗ مَبْعُوْثٌ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً وَاِلَی الْجِنِّ عَامَّۃً
کَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ
وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضہ اِنَّ اللّٰهَ تعالیٰ
فَضَّلَنِیْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِاَرْبَعٍ اَرْسَلَنِیْ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً

جنت مین ہمیشہ رہنے کے لیے پیدا کیا نہ فنا ہونگے اور نہ مرینگے جیسا کہ اللہ تعالی نے
فرمایا بیچ انکے ہین بند رکھنے والیان نظر کو نہین نزدیک ہوا انکے انسان پہلے
اُن سے اور نہ جن اور فرمودہ اللہ تبارک و تعالی کا حورین ہین بند کی ہوئین بیچ خیمون
کے اور حضرت ام سلمہ رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی نے روایت کی انہوں نے
فرمایا مینے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اللہ تعالی کے اس قول (یعنی چھپائی ہوئی
موتیون کی طرح) کا مطلب بتلائے آپنے فرمایا انکی صفائی ایسی ہوگی جیسی
موتی کی صفائی سیپیون مین ہوتی ہے یہان تک کہ آپنے فرمایا وہ کہتی مین
ہم ہمیشہ رہنے والی ہین کبھی نہ مرینگی اور ہم خوش رہنے والی ہین تکلیف نہ
دیکھاوینگی اور ہم اقامت کرنے والی ہین کبھی سفر نہ کرینگی اور ہم راضی رہنے
والی ہین کبھی خفا نہ ہونگی اور وہ سچ کے گھر مین ہین کبھی جھوٹ نہین کہتین
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی سچے ہین سچ ہی فرماتے ہین پس آپنے خبر
دی کہ وہ ہمیشہ رہنے والی ہین مرتی نہین اور معاذ بن جبل نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا کوئی عورت اگر دنیا مین اپنے خاوند کو تکلیف
دیوے تو حور عین مین سے اُسکی عورت اُس عورت کو کہتی ہے کہ تجھے خدا ہلاک
کرے اسے تکلیف نہ دے کیونکہ وہ تیرے پاس مہمان ہے، قریب ہے کہ تجھہ سے
جدا ہوکر ہماری طرف آجاویگا جبکہ ثابت ہوا کہ بہشت اور دوزخ اور جو کچھ
اُن مین ہے کبھی فنا نہ ہوگا پس اللہ تعالی جنت سے کسی کو نہ نکالیگا اور اُسمین
رہنے پر موت کو مسلط نہ کریگا اور اُسکی نعمتین اُن سے دور نہ ہونگی وہ ہر روز
ہمیشہ ہی نعمتون کی زیادتی مین ہونگے اور انکی نعمتون کا پورا ہونا یہ ہے
کہ اللہ تعالے موت کے ذبح کرنیکا حکم دیگا پس وہ بہشت اور دوزخ کے درمیان
ایک دیوار پر ذبح کردیجاویگی اور پکارنیوالا پکاریگا اے جنت والو یہان ہمیشہ رہنا ہے
اور موت نہ آئیگی اور اے دوزخ والو یہان تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہ آئیگی جیسے کہ
صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے،

فصل

اور تمام اہل اسلام اسبات
کا اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم اللہ کے
رسول ہین اور رسولون کے سردار ہین اور نبیون کی مہر ہین اور یہ کہ وہ تمام آدمیون اور
تمام جنون کی طرف بھیجے گئے ہین جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور نہین بھیجا
ہمنے تم کو مگر سب لوگون کے لیے اور نہین بھیجا ہمنے تمکو مگر رحمت واسطے عالمون
کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی امامہ کی حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نے دوسرے
نبیون پر مجھے چار باتون سے فضیلت دی ہے (اول یہ کہ) اللہ تعالی نے مجھے تمام لوگونکی طرف بھیجا

وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيَ مِنَ الْمُعْجِزَاتِ مَا اُعْطِيَ غَيْرُهُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَزِيَادَةً وَقَدْ عَدَّهَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَلْفَ مُعْجِزَةٍ مِنْهَا الْقُرْاٰنُ النَّظْمُ عَلٰى وَجْهٍ مَخْصُوْصٍ مُفَارِقٍ بِجَمِيْعِ اَوْزَانِ كَلَامِ الْعَرَبِ وَنَظْمُهُ وَتَرْتِيْبُهُ وَبَلَاغَتُهُ وَفَصَاحَتُهُ عَلٰى وَجْهٍ جَاوَزَ فَصَاحَةَ كُلِّ فَصِيْحٍ وَبَلَاغَةَ كُلِّ بَلِيْغٍ وَعَجَزَتِ الْعَرَبُ اَنْ يَّاْتِيَ بِمِثْلِهِ وَلَا بِسُوْرَةٍ مِّنْهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ فَلَمْ يَاْتُوْا ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ فَعَجَزُوْا عَنْ ذٰلِكَ مَعَ زِيَادَةِ بَلَاغَتِهِمْ وَفَصَاحَتِهِمْ عَلٰى اَهْلِ زَمَانِهِمْ وَانْقَطَعُوْا فَظَهَرَ فَضْلُهُ عَلَيْهِمْ فَلِذٰلِكَ صَارَ الْقُرْاٰنُ مُعْجِزَةً لَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْعَصَا فِيْ حَقِّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَنَّ مُوْسٰى بُعِثَ فِيْ زَمَانِ السَّحَرَةِ الْحُذَّاقِ فِيْ صَنْعَتِهِمْ فَتَلَقَّفَتْ عَصَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا سَحَرُوْا بِهِ اَعْيُنَ النَّاسِ وَخَيَّلُوْهُ اِلَيْهِمْ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ وَكَاِحْيَاءِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَوْتٰى وَاِبْرَائِهِ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ لِاَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُعِثَ فِيْ زَمَنِ النَّاسِ فِيْهِ اَطِبَّاءُ حُذَّاقٌ يُوْقِفُوْنَ الْاَعْلَالَ وَالْاَسْقَامَ الَّتِيْ لَا تَبْرَاُ بِبَرَاعَتِهِمْ فِيْ حَذْقِ الصَّنْعَةِ فَانْقَادُوْا اِلَيْهِ وَاٰمَنُوْا بِهِ لِمُجَاوَزَتِهِ فِي الصَّنْعَةِ عَلَيْهِمْ وَبَرَاعَتِهِ فِي الْمُعْجِزَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْعَصَا وَاِحْيَاءِ الْمَوْتٰى فِيْ حَقِّ مُوْسٰى وَعِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبْعُ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ وَاِطْعَامُ الزَّادِ الْقَلِيْلِ لِلْخَلْقِ الْكَثِيْرِ وَكَلَامُ الذِّرَاعِ الْمَسْمُوْمِ وَقَوْلُهُ لَا تَاْكُلْ مِنِّيْ فَاِنِّيْ مَسْمُوْمٌ وَانْشِقَاقُ الْقَمَرِ وَحَنِيْنُ الْجِذْعِ وَكَلَامُ الْبَعِيْرِ وَمَجِيْءُ الشَّجَرَةِ اِلَيْهِ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا يَبْلُغُ اَلْفَ مُعْجِزَةٍ عَلٰى مَا ذَكَرُوْا وَاِنَّمَا لَمْ يَاْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ عَصٰى مُوْسٰى وَيَدِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِحْيَاءِ الْمَوْتٰى وَاِبْرَاءِ الْاَكْمَهِ وَالْاَبْرَصِ وَمِثْلِ نَاقَةِ صَالِحٍ وَالْمُعْجِزَاتِ الَّتِيْ كَانَتْ لِلْاَنْبِيَاءِ

اور آخر حدیث تک اُسنے بیان کیا۔ اور یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تمام معجزے بھی دیے گئے تھے جو آپکے سوا اور پیغمبرون کو دیے گئے اور انکے سوا اور بھی دیے گئے اور بعض اہل علم نے ہزار تک شمار کیے ہین انمین سے ایک تو قرآن مجید ہے جو ایک خاص طریقے پر ترتیب دیا گیا ہے کلام عرب کے تمام وزنون کو جدا کرنیوالا ہے اور اُسکی نظم اور ترتیب اور بلاغت اور فصاحت ایسے طریقے پر ہے کہ ہر ایک فصیح کی فصاحت اور ہر ایک بلیغ کی بلاغت سے بڑھ گئی ہے اور عرب والے اسکی مثل پیدا کرنے سے عاجز ہوگئے ہین جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا کہ اسکی مثل دس سورتین بنائی ہوئیں لے آؤ پس وہ نہ لاسکے پھر اللہ عز وجل نے فرمایا پس اسکی مانند ایک سورت ہی لے آو پس وہ اس سے بھی عاجز ہوگئے اور ٹوٹ گئے باوجودیکہ انکی بلاغت اور فصاحت اپنے ہمعصرون سے زیادہ تھی پس آپ کی بزرگی اُنپر ظاہر ہوگئی اور اسیواسطے قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے معجزہ ہوگیا جیسے کہ عصا حضرت موسی علیہ السلام کے حقمین معجزہ تھا کیونکہ حضرت موسیٰ ایسے جادوگرون کے زمانہ مین مبعوث ہوئے تھے جو اپنے کام مین بڑے کامل تھے اور جس چیز سے اُنہون نے لوگون کی آنکھون کی نظر بندی کی تھی اور جو کچھ اُنکے خیال مین ڈالا تھا وہ سب کچھ حضرت موسیٰ کا عصا نگل گیا پس وہ جادوگر وہان مغلوب ہوگئے اور ذلیل ہوکر لوٹے اور ڈالے گئے سجدہ کرتے ہوئے اور جیسے کہ مردون کو زندہ کرنا اور مادرزاد اندہے اور کوڑہی کو اچھا کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے زمانہ مین پیغمبر ہوئے تھے جسمین بڑے حاذق طبیب تھے جو ایسی مرضون کو اوکھاڑ دیتے تھے جو ایسے شخصون سے بھی اچھی نہین ہوتی تہین جو اپنی صنعت کی مہارت مین بڑہے ہوئے تھے پس وہ سب طبیب حضرت عیسے علیہ السلام کو فرمانبردار ہوگئے کیونکہ آپ اپنے کام مین انسے بڑہ گئے تھے اور معجزے مین اُنسے فوقیت لیگئے تھے جو انہون نے اُنسے لیا تھا پس قرآن مجید کا فصیح ہونا اور اُسکا عاجز کر دینا نبی صلعم کے لیے ایسا معجزہ ہے جیسے کہ عصا موسیٰ کے حقمین اور مردونکو زندہ کرنا عیسے کے حقمین معجزہ تھا اور اسی طرح مفصلہ ذیل بھی آنحضرت صلعم کے معجزات سے ہین آپکی انگلیون سے پانی پھوٹنا اور تھوڑا سا توشہ بہت سی خلقت کو کھلانا اور بکری کی زہر آلودہ دست کا کلام کرنا اور اُسکا کہنا کہ مجھے مت کھاؤ کیونکہ مین زہر آلودہ ہوں اور چاند کا پھٹنا اور درخت کھجور کے ستون کا رونا اور اونٹ کا کلام کرنا اور آپکی طرف درخت کا چلکر آنا اور سوا انکے اور معجزات جنکی تعداد ہزار تک ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اور حضرت صلعم مفصلہ ذیل معجزے ظاہر نہین کیے مثلاً حضرت موسیٰ کا عصا اور انکا سفید ہاتھ اور مردونکا زندہ کرنا اور مادرزاد اندہے اور کوڑہی کی اچھا کرنا اور جیسا کہ حضرت

بالأمرين من أحدهما لئلا يكذب لها أمة فيهلكوا كما
هلكت الأمم قبلهم كما قال الله تعالى وما منعنا أن
نرسل بالآيات إلا أن كذب بها الأولون والثاني لو
جاء بمثل ما جاء به الأولون لقالوا له ما جئت بغريب
قد نقلت من موسى وعيسى فأنت من أتباعهم لا نؤمن
لك حتى تأتينا بما لم يأت به الأولون ولهذا لم يؤت
الله سبحانه نبيا من أنبيائه معجزة غيره بل خص كل
نبي بمعجزة غير معجزة من كان قبله **فصل** و
يعتقد أهل السنة أن أمة محمد عليه السلام خير
الأمم أجمعين وأفضلهم أهل القرن الذين شاهدوه
وآمنوا به وصدقوه وبايعوه وتابعوه وقاتلوا بين
يديه وفدوه بأنفسهم وأموالهم وعزروه ونصروه
وأفضل أهل القرن أهل الحديبية الذين بايعوه
بيعة الرضوان وهم ألف وأربع مائة رجل وأفضلهم
أهل بدر وهم ثلث مائة وثلاثة عشر رجلا عدد
أصحاب طالوت وأفضلهم الأربعون أهل دار الخيزران الذين
كملوا بعمر بن الخطاب وأفضلهم العشرة الذين شهد لهم
النبي صلى الله عليه وسلم بالجنة وهم أبو بكر وعمر وعثمان
وعلي وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد و
أبو عبيدة بن الجراح وأفضل هؤلاء العشرة الأبرار الخلفاء
الراشدون الأربعة الأخيار وأفضل الأربعة أبو بكر ثم
عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله تعالى عنهم ولهؤلاء
الأربعة الخلافة بعد النبي صلى الله عليه وسلم ثلثون
سنة ولي منها أبو بكر سنتين وشيئا وعمر عشرا وعثمان
اثنتي عشر وعلي ستا ثم وليها معاوية تسع عشر سنة
وكان قبل ذلك ولاه عمر الإمارة على أهل الشام عشرين
سنة وخلافة الأئمة الأربعة كانت باختيار الصحابة
واتفاقهم ورضاهم ولفضل كل واحد منهم في عصره و
زمانه على من سواه من الصحابة ولم تكن بالسيف و

دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ اگر ظاہر کیے جاوین اور لوگ انکی تکذیب کرین تو یہ امت
بھی سابقہ امتون کی طرح ہلاک ہو. جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہمکو نشانیان
بھیجنے سے بجز اسبات کے کسی نے نہین روکا کہ ان نشانیون کی پہلون نے تکذیب کی
اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر آپ بھی معجزے ظاہر کرتے جو پہلے نبیون نے ظاہر کیے تھے
تو لوگ کہتے کہ تو کوئی عجیب اور نادر چیز نہین لایا بلکہ تو موسی اور عیسی علیہما السلام سے
سیکھے ہین پس تو انکے تابعدارون مین سے ہے اسلئے ہم تجھپر اسوقت تک ایمان
نہین لاوینگے جبتک تو کوئی ایسا امر ظاہر نہ کرے جو پہلے نبیون نے نہ کیا ہو اور اسی
مصلحت کی وجہ سے اللہ تعالی نے اپنے نبیون مین سے کسی نبی کو دوسرے نبی کا معجزہ
نہین دیا بلکہ ہر ایک نبی کو ایسے معجزے سے مخصوص کیا جو اس سے پہلے نبی کے
معجزے سے متفاوت تھا **فصل** اور اہل سنت اس بات کا بھی اعتقاد کرتے
ہین کہ محمد صلعم کی امت سب امتون سے بہتر ہے اور انمین سے بہتر اس زمانے کے
لوگ ہین جنہون نے حضرت صلعم کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے اور آپ کو سچا جانا
اور آپ کی بیعت کی اور آپکی پیروی کی اور آپکے سامنے لڑے اور آپکے اوپر اپنی جانیں
اور مال قربان کر دیے اور آپکی عزت اور مدد کی اور اس قرن والون مین سے حدیبیہ
والے افضل ہین جنہون نے آپ سے بیعت رضوان کی اور وہ ہزار اور چار سو مرد تھے
اور انسے افضل بدر والے ہین اور وہ تین سو تیرہ آدمی یعنے اصحاب طالوت کے مساوی
ہین اور انمین سے افضل چالیس آدمی دار خیزران والے ہین جو حضرت عمر بن خطاب کے
ساتھ پورے ہوئے اور انمین سے افضل دس آدمی ہین جنکے لیے حضرت صلعم نے جنت
کی شہادت دی اور وہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن
عوف اور سعد اور سعید اور ابو عبیدہ بن جراح ہین اور ان دس نیکوکارون مین سے
افضل چارون پسندیدہ خلفاء راشدین ہین اور ان چارون مین سے افضل ابوبکر
رض ہین پھر عمر رض پھر عثمان رض پھر علی رضی اللہ تعالی عنہم ہین اور نبی صلعم کے بعد ان
چارون کے لیے تیس برس خلافت رہی تیس برس مین سے دو برس اور کچھ
زیادہ حضرت ابو بکر رض امیر رہے اور حضرت عمر رض دس برس اور حضرت عثمان
بارہ برس اور حضرت علی رض چھ برس امیر رہے پھر حضرت معاویہ انیس برس
امیر رہے اور پہلے اسکے حضرت عمر رض نے معاویہ رض کو اہل شام کی حکومت پر بیس
برس تک امیر کیا تھا اور چارون اماموں کی خلافت صحابہ رض کے پسند کرنے
اور انکے اتفاق اور رضامندی سے تھی اور اس لیے بھی کہ انمین سے ہر ایک اپنے
عصر اور زمانہ مین دوسرے اصحاب سے بزرگ تھا اور وہ خلافت تلوار اور

الْقَهْرِ وَالْغَلَبَةِ وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ وَاَمَّا خِلَافَةُ
اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ وَبَرَكَاتُهُ
فَبِاتِّفَاقِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ كَانَتْ وَذٰلِكَ لَمَّا تُوُفِّيَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَتْ خُطَبَاءُ الْاَنْصَارِ
فَقَالُوْا مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ
يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّ النَّاسَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاَيُّكُمْ
تَطِيْبُ نَفْسُهُ اَنْ يَتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ قَالُوْا مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَتَقَدَّمَ
اَبَا بَكْرٍ وَفِيْ لَفْظٍ قَالَ عُمَرُ فَاَيُّكُمْ تَطِيْبُ نَفْسُهُ اَنْ يُزِيْلَهُ عَنْ
مَقَامٍ اَقَامَهُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالُوْا كُلُّهُمْ
كُلُّنَا لَا تَطِيْبُ نَفْسًا نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاتَّفَقُوْا مَعَ الْمُهَاجِرِيْنَ
فَبَايَعُوْهُ بِاَجْمَعِهِمْ وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَلِهٰذَا اَهْلُ نَحْوِ
النَّقْلِ الصَّحِيْحِ لَمَّا بُوْيِعَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رض قَامَ ثَلٰثًا
يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقَلْتُكُمْ بَيْعَتِيْ هَلْ
مِنْ كَارِهٍ فَيَقُوْمُ عَلِيٌّ رض فِيْ اَوَائِلِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ لَا نُقِيْلُكَ
وَلَا نَسْتَقِيْلُكَ اَبَدًا اَقَدَّمَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَنْ يُؤَخِّرُكَ وَبَلَغَنَا عَنِ الثِّقَاتِ اَنَّ عَلِيًّا
كَانَ اَشَدَّ الصَّحَابَةِ قَوْلًا فِيْ اِمَامَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَرُوِيَ
اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْكَوَّاءِ دَخَلَ عَلٰى عَلِيٍّ بَعْدَ قِتَالِ الْجَمَلِ
سَاَلَهُ هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ
هٰذَا الْاَمْرِ شَيْئًا فَقَالَ نَظَرْنَا فِيْ اَمْرِنَا فَاِذَا الصَّلٰوةُ عَضُدُ
الْاِسْلَامِ فَرَضِيْنَا لِدُنْيَانَا بِمَا رَضِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ لِدِيْنِنَا
فَوَلَّيْنَا الْاَمْرَ اَبَا بَكْرٍ وَذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَخْلَفَ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ فِيْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ
اَيَّامَ مَرَضِهِ فَكَانَ يَاْتِيْهِ بِلَالٌ وَقْتَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَيُؤْذِنُهُ
بِالصَّلٰوةِ فَيَقُوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ
بِالنَّاسِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ فِيْ شَاْنِ
اَبِيْ بَكْرٍ رض فِيْ حَالِ حَيٰوتِهِ بِمَا يَتَبَيَّنُ لِلصَّحَابَةِ اَنَّهُ اَحَقُّ النَّاسِ
بِالْخِلَافَةِ بَعْدَهُ وَكَذٰلِكَ الْقَوْلُ فِيْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رض اَنَّ كُلًّا مِنْهُمْ

از روی غلبہ اور قہر کے ہوتی ہی اور نہ اسطرح کہ کسی افضل سے چہین لی ہو لیکن حضرت ابوبکر صدیق
اسکی انپر رضامندی اور سلام اور برکتیں ہون) کی خلافت مہاجرین مع انصار کے اتفاق
سی ہی اور اسکا واقعہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو انصار کے خطیب کہڑے ہو
اور کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہوا اور ایک امیر تم میں سے ہو پس حضرت عمر بن خطاب کہڑے
ہوگئے اور کہنے لگے کہ اے انصار کے گروہ کیا تم نہیں جانتے کہ نبی صلعم نے ابوبکر رض کو لوگون
کی امامت کرنیکا حکم دیا تہا انہوں نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا پس تم میں سے کون ہے
جو ابوبکر رض سے آگے ہونیکو پسند کرتا ہی انہوں نے کہا اسکی پناہ ہی اس سے کہ ہم ابوبکر رض سے
آگے ہون اور دوسرے لفظون مین یون ہے کہ تم مین سے کون ہے جسکا نفس اس بات کو پسند
کرتا ہے کہ ابوبکر رض کو اُس مقام سے ہٹا دے جسمین اسے رسول اللہ صلعم نے کہڑا کیا تہا
ان سب نے کہا کہ ہم سب کے نفس اس امر کو پسند نہین کرتے ہم اللہ کی بخشش
مانگتے ہین پس انصار بہی مہاجرین کے ساتہ متفق ہوگئے اور سب نے حضرت ابوبکر
کی بیعت کر لی اور انمین حضرت علی اور حضرت زبیر بہی تہے اور اسی لیے نقل صحیح مین
کہا گیا ہی کہ جب حضرت ابوبکر رض کی بیعت کی گئی تو آپ تین دن کہڑے لوگون کی طرف
متوجہ ہوکر کہتے ہے کہ اے لوگو مین اپنی بیعت کو پہیرتا ہون کیا کوئی شخص میری
بیعت کو ناپسند کرنیوالا ہی پس حضرت علی رض لوگون سے آگے کہڑے ہوکر کہتے تہے
ہم تیری بیعت سے نہین پہرتے اور نہ کبہی پہیرنا چاہتے ہین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے آپ کو آگے کیا تو آپ کو پیچہے کرنیوالا کون ہی اور ہمین ثقہ راویون سے
خبر پہنچی ہی کہ حضرت علی رض حضرت ابوبکر رض کی امامت کے بارے مین با عتبار قول کے
سب صحابیون سے سخت تہے اور مروی ہے کہ عبداللہ بن کواء جمل کی لڑائی کے
بعد حضرت علی کے پاس گئے اور آنسے پوچہا کہ کیا رسول اللہ صلعم نے خلافت کی بابت آپ سے
کچہ عہد کیا تہا حضرت علی رض نے کہا ہمنے اپنے معاملہ مین غور کیا تو دیکہا کہ نماز اسلام
کا بازو ہے پس ہم اپنی دنیا کے لیے بہی اسی چیز پر راضی ہوگئے جسکو اللہ اور اسکے
رسول نے ہمارے دین کے لیے پسند کیا پس ہمنے امر کا ابوبکر کو امیر کیا اور یہ اسطرح ہے کہ
نبی صلعم نے اپنی بیماری کے دنون مین ابوبکر صدیق کو نماز فرض کے قائم کرنے (یعنی امامت)
کے لیے خلیفہ کیا اور ہر نماز کے وقت بلال رض حضرت صلعم کے پاس آتا تہا اور آپکو نماز کی
خبر دیتا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ ابوبکر کو کہو لوگونکو نماز پڑہا دے اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کی حالت مین بہی حضرت ابوبکر رض کے حق مین ایسی باتین
کرتے تہے جس سے صحابہ کے لیے یہ ظاہر ہوتا تہا کہ آپکے بعد ابوبکر رض سب سے زیادہ خلافت کے
لائق ہین اور اسی طرح عمر اور عثمان رض کے حق مین بہی کہ اُن مین سے ہر ایک

مِنْهُمْ أَحَقُّ بِالْأَمْرِ فِي عَصْرِهِ وَزَمَانِهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا رَوَى ابْنُ بَطَّةَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُوَلُّوا عَلِيًّا تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَلِذٰلِكَ أَجْمَعُوا عَلٰى خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ إِمَامِنَا أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رِوَايَةٌ أُخْرٰى أَنَّ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ ثَبَتَتْ بِالنَّصِّ الْجَلِيِّ وَالْإِشَارَةِ وَهُوَ مَذْهَبُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ وَجْهُ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ مَا رَوٰى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِكَ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْبَثُ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا حَتّٰى عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَلِي مِنْ بَعْدِي ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ .. بَعْدَهُ ثُمَّ عَلِيٌّ مِنْ بَعْدِهِ وَأَمَّا خِلَافَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَإِنَّمَا كَانَتْ بِاسْتِخْلَافِ أَبِي بَكْرٍ فَانْقَادَتِ الصَّحَابَةُ إِلٰى بَيْعَتِهِ وَسَمَّوْهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالُوا لِأَبِي بَكْرٍ مَا تَقُولُ لِرَبِّكَ غَدًا إِذَا لَقِيتَهُ وَقَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا عُمَرَ وَقَدْ عَرَفْتَ فَظَاظَتَهُ قَالَ أَقُولُ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ أَهْلِكَ وَأَمَّا خِلَافَةُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ فَكَانَتْ أَيْضًا عَنِ اتِّفَاقِ الصَّحَابَةِ وَذٰلِكَ أَنَّ عُمَرَ أَخْرَجَ أَوْلَادَهُ عَنِ الْخِلَافَةِ وَجَعَلَهَا شُورٰى بَيْنَ سِتَّةِ نَفَرٍ وَهُمْ طَلْحَةُ وَزُبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فَأَخْرَجَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ أَنْفُسَهُمْ

اپنی عصر اور زمانہ میں خلافت کے لیئے زیادہ لائق ہی اور انہیں میں سے وہ روایت ہی جو ابن بطہ نے اپنی اسناد کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپکے بعد ہم کسکو امیر بناویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ابو بکر رضی کو امیر بناؤگے تو اُسے امین دنیا کو ترک کرنیوالا آخرت کی رغبت کرنیوالا پاؤگے اور اگر تم عمر رضی کو امیر بناؤگے تو اُسے قوی امانتدار پاؤگے جو ملامت کرنیوالے کی ملامت سے اللہ کے رستے میں نہیں ڈرتا اور اگر تم علی رضی کو امیر بناؤگے تو اُسے ہدایت کرنیوالا ہدایت کیا گیا پاؤگے پس اسیواسطے ابو بکر رضی کی خلافت پر سب متفق ہوئے اور امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل سے ایک اور روایت بھی مروی ہے کہ ابو بکر رضی کی خلافت نص جلی اور اشارہ سے ثابت ہوئی ہے اور حسن بصری اور اصحاب حدیث میں سے ایک جماعت کا یہی مذہب ہے اس روایت کی دلیل وہ ہے جو ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف معراج ہوا تو مینے اپنے اللہ عز وجل سے سوال کیا کہ میرے بعد علی رضی بن ابی طالب کو خلیفہ بنادے تو فرشتوں نے کہا کہ اے محمد اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے آپکے بعد ابو بکر رضی خلیفہ ہونگے اور ابن عمر رضی کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو میرے بعد ہے ابو بکر رضی ہے تھوڑی ہی مدت خلیفہ رہیگا اور مجاہد سے روایت ہے اُسنے کہا مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ آپنے مجھ سے عہد کیا کہ ابو بکر رضی میرے بعد امیر ہوگا پھر عمر رضی پھر عثمان رضی پھر اُسکے بعد علی رضی اور حضرت عمر بن خطاب رضی کی خلافت حضرت ابو بکر رضی کے خلیفہ بنانے سے تھی پس صحابہ رضی نے انکی بیعت کی تابعداری کی اور انکا نام امیر المؤمنین رکھا۔ عبد اللہ بن عباس رضی نے کہا صحابہ رضی نے حضرت ابو بکر رضی سے کہا کل جب تو اپنے رب سے ملے گا تو کیا جواب دیگا کیونکہ آپنے ہم پر عمر رضی کو خلیفہ بنادیا اور آپ اسکی طبیعت کی سختی کو بھی جانتے ہو حضرت ابو بکر رضی نے کہا میں کہونگا (یا اللہ) مینے تیرے بندوں میں سے بہتر شخص کو اُنپر خلیفہ بنایا اور حضرت عثمان کی خلافت بھی صحابہ رضی کے اتفاق سے تھی اور یہ اس طرح ہے کہ حضرت عمر رضی نے اپنی اولاد کو خلافت سے نکال دیا اور اسکا چھ شخصوں کے درمیان شورہ مقرر کردیا اور وہ طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عثمان رضی اور علی رضی اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے حضرت طلحہ رضی اور زبیر رضی اور سعد رضی نے تو

اپنے نفسوں کو اس سے نکال لیا

منها نيقت بين علي وعثمان وعبد الرحمٰن بن عوف
فقال عبد الرحمٰن لعلي
وعثمان أنا أختار أحدكما لله ورسوله وللمؤمنين
فأخذ بيد علي فقال يا علي عليك عهد الله وميثاقه
وذمته وذمة رسوله إذا أنا بايعتك لتنصحن لله
ولرسوله وللمؤمنين ولتسيرن بسيرة رسوله
وأبي بكر وعمر فخاف علي أن لا يقوى على ما قووا عليه
فلم يجبه ثم أخذ بيد عثمان فقال له مثل ما قال
لعلي فأجابه عثمان على ذلك فمسح يد عثمان فبايعه
فبايع علي رض ثم بايع الناس أجمع فصار عثمان بن
عفان خليفة بين الناس باتفاق الكل فكان إماماً
حقاً إلى أن مات ولم يوجد فيه أمر يوجب الطعن
فيه ولا فسقه ولا قتله خلاف ما قالت الروافض
تباً لهم وأما خلافة علي رض فكانت عن اتفاق الجماعة
وإجماع الصحابة لما روى أبو عبد الله بن بطة عن
محمد ابن الحنفية قال كنت مع علي بن أبي طالب وعثمان
بن عفان رض محصور فأتاه رجل فقال إن أمير المؤمنين
مقتول الساعة فقام علي رض فأخذت بوسطه تخوفاً
عليه فقال خل لا أم لك قال فأتى علي الدار وقد
قتل عثمان فأتى داره ودخلها فأغلق بابه فأتاه
الناس فضربوا عليه الباب فدخلوا عليه فقالوا إن
عثمان قد قتل ولا بد للناس من خليفة ولا نعلم
أحداً أحق بها منك فقال لهم علي لا تريدوني
فإني لكم وزير خير من أمير قالوا والله لا نعلم أحداً
أحق بها منك قال رضي الله عنه فإن أبيتم علي
فإن بيعتي لا تكون سراً ولكن أخرج إلى المسجد فمن
شاء أن يبايعني بايعني قال فخرج رض إلى المسجد فبايعه
الناس فكان إماماً حقاً إلى أن قتل خلاف ما قالت
الخوارج أنه لم يكن إماماً فقط تباً لهم وأما قتاله

اور حضرت علیؓ اور عثمانؓ اور عبد اللہ بن عوف کو درمیان خلافت رکھی
پس عبد الرحمنؓ نے کہا میں تم دونوں میں سے ایک کو اللہ اور اسکے رسول اور مومنوں
کے لیے پسند کرتا ہوں پس انہوں نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے علی تجھپر اللہ
کا عہد اور اُسکا وعدہ اور ذمہ اور اُسکے رسول کا ذمہ ہے جب میں آپ کی بیعت کرونگا
تو آپ کو اللہ اور اسکے رسول اور مومنوں کی خیرخواہی ضرور کرنی ہوگی اور اُسکے
رسول کے طریقہ پر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے طریقے پر چلنا ہوگا پس حضرت علیؓ
اس امر سے ڈر گئے کہ شاید میں اسقدر قوی نہ ہوں جسقدر وہ اس امر پر قوی تھے
اسلیے انہوں نے کچھ جواب نہ دیا پھر عبد الرحمنؓ نے حضرت عثمانؓ کا ہاتھ پکڑا اور
جو کچھ حضرت علیؓ سے کہا تھا انکو بھی وہی کہا تو حضرت عثمانؓ نے انکی اس بات
کو قبول کر لیا پس حضرت عبد الرحمنؓ نے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کو پکڑا اور انکی بیعت کر لی
پھر سب لوگوں نے بیعت کر لی پس حضرت عثمان بن عفان سب کے اتفاق سے لوگوں میں
خلیفہ ہو گئے اور وہ امام سچے تھے یہاں تک کہ فوت ہو گئے اور انمیں کوئی امر نہیں پایا
گیا جو انمیں کسی قسم کے طعن کو یا اُنکے فسق یا قتل کو واجب کرے برخلاف
اسکے جو رافضیوں نے کہا انکو ہلاکی ہو اور حضرت علیؓ کی خلافت ایک جماعت کے اتفاق
سے اور اجماع صحابہ سے تھی جیسا کہ ابو عبد اللہ بن بطہ نے محمد بن حنفیہ سے روایت کیا انہوں نے
کہا میں حضرت علی بن ابو طالب کے ساتھ تھا اور حضرت عثمان بن عفان بند
گھیر گئے تھے پس حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ امیر المومنین عثمانؓ
اسوقت قتل کیے جاتے ہیں تو حضرت علیؓ اٹھہ کھڑے ہوئے چونکہ مجھے آپکو تکلیف
پہونچنے کا خوف ہوا لہذا میں نے آپ کی کمر پکڑ لی پس کہنے لگے مجھے چھوڑ دے تیری ماں نہو
محمد بن حنفیہ نے کہا کہ حضرت علی حضرت عثمانؓ کے گھر کو آئے مگر حضرت عثمانؓ قتل
ہو چکے تھے پھر اپنے گھر کو آئے اور داخل ہوئے اور دروازہ بند کر دیا پس انکے پاس لوگ
آئے اور دروازہ توڑ دیا اور انکے پاس اندر گھس آئے اور کہنے لگے کہ عثمانؓ قتل ہو چکے ہیں اور
لوگوں کے لیے کوئی خلیفہ ضرور ہونا چاہیے اور خلافت کے لیے ہم کسی کو تجھ سے زیادہ تر
لائق نہیں سمجھتے پس علیؓ نے کہا تم میرے لیے اس کا ارادہ نہ کرو کیونکہ میں تمہارے لیے
وزیر ہوں جو امیر سے بہتر ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم خلافت کے لیے کسی کو تم سے زیادہ
لائق نہیں سمجھتے حضرت علیؓ نے کہا اگر تم لوگ میری بات نہیں مانتے تو میری بیعت
پوشیدہ نہ ہوگی لیکن مسجد میں جاتا ہوں اور جو شخص میری بیعت کرنا چاہے کرے محمد بن
حنفیہ نے کہا حضرت علیؓ مسجد میں گئے تو لوگوں نے انکی بیعت کی پس امام سچے تھے یہاں تک کہ
قتل کیے گئے برخلاف اسکے جو خارجیوں نے کہا کہ وہ ہرگز امام نہ تھے خارجیوں کے لیے ہلاکی ہو اور حضرت علی کا

بِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ وَمُعَاوِيَةَ فَقَدْ نَصَّ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللهُ عَلَى الْإِمْسَاكِ عَنْ ذٰلِكَ وَجَمِيعِ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مِنْ مُنَازَعَةٍ وَمُنَافَرَةٍ وَخُصُومَةٍ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يُزِيلُ ذٰلِكَ مِنْ بَيْنِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ وَلِأَنَّ عَلِيًّا كَانَ عَلَى الْحَقِّ فِي قِتَالِهِمْ لِأَنَّهُ كَانَ يَعْتَقِدُ صِحَّةَ إِمَامَتِهِ عَلَى مَا بَيَّنَّا مِنِ اتِّفَاقِ أَهْلِ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ مِنَ الصَّحَابَةِ عَلَى إِمَامَتِهِ وَخِلَافَتِهِ فَمَنْ خَرَجَ عَنْ ذٰلِكَ بَعْدُ وَنَاصَبَهُ حَرْبًا كَانَ بَاغِيًا خَارِجًا عَنِ الْإِمَامِ فَجَازَ قِتَالُهُ وَمَنْ قَاتَلَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ طَلَبُوا ثَأْرَ عُثْمَانَ خَلِيفَةٍ حَقٍّ الْمَقْتُولِ ظُلْمًا وَالَّذِينَ قَتَلُوهُ كَانُوا فِي عَسْكَرِ عَلِيٍّ رض فَكُلٌّ ذَهَبَ إِلَى تَأْوِيلٍ صَحِيحٍ فَأَحْسَنُ أَحْوَالِنَا الْإِمْسَاكُ فِي ذٰلِكَ وَرَدُّهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ وَخَيْرُ الْفَاصِلِينَ وَالْاِشْتِغَالُ بِعُيُوبِ أَنْفُسِنَا وَتَطْهِيرِ قُلُوبِنَا مِنْ أُمَّهَاتِ الذُّنُوبِ وَظَوَاهِرِنَا مِنْ مُوبِقَاتِ الْأُمُورِ وَأَمَّا خِلَافَةُ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُفْيَانَ فَثَابِتَةٌ صَحِيحَةٌ بَعْدَ مَوْتِ عَلِيٍّ وَبَعْدَ خَلْعِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَفْسَهُ عَنِ الْخِلَافَةِ وَتَسْلِيمِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ لِرَأْيٍ رَآهُ الْحَسَنُ وَمَصْلَحَةٍ عَامَّةٍ تَحَقَّقَتْ لَهُ وَهِيَ حَقْنُ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَتَحْقِيقُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَسَنِ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللهُ تَعَالَى بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ فَوَجَبَتْ إِمَامَتُهُ بِعَقْدِ الْحَسَنِ لَهُ فَسُمِّيَ عَامُهُ عَامَ الْجَمَاعَةِ لِارْتِفَاعِ الْخِلَافِ بَيْنَ الْجَمِيعِ وَاتِّبَاعِ الْكُلِّ لِمُعَاوِيَةَ رض لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مُنَازِعٌ ثَالِثٌ فِي الْخِلَافَةِ وَخِلَافَتُهُ مَذْكُورَةٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً أَوْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعًا وَثَلَاثِينَ وَالْمُرَادُ بِالرَّحَى فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْقُوَّةُ فِي الدِّينِ وَالْخَمْسُ

طلحہ اور زبیر اور عائشہ اور معاویہ سے لڑنا پس امام احمد رحمۃ اللہ نے اس واقعہ کو بیان کرنے سے اور ان تمام حالات کے بیان کرنے سے جو انکے درمیان جھگڑا اور ایک دوسرے سے نفرت لڑائی تھی بند رہنے پر تصریح کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انمین سے اس عداوت کو دور کر دیگا جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا اور جو کچھ انکے سینون مین کدورت تھی اسکو ہمنے نکالدیا اور وہ بھائی ہو جاوینگے تختون پر آمنے سامنے اور اسلیے کہ حضرت علی رض حق پر تھے جیسا کہ ہمنے انکی امامت اور خلافت پر صحابہ مین سے اہل حل اور عقد کا اتفاق بیان کر دیا پس جو شخص اسکے بعد انکی خلافت سے نکل گیا اور انکی لڑائی کے لیے تیار ہو گیا وہ باغی اور امام کے حکم سے نکلنے والا ہوگا اس سے لڑنا جائز ہوگا اور جسنے حضرت علی رض سے لڑائی کی جیسے معاویہ رض اور طلحہ رض اور زبیر رض تو انہون نے حضرت عثمان رض کا جو خلیفہ حق تھے اور ظلم سے قتل کیے گئے تھے قصاص طلب کیا اور جنہون نے انکو قتل کیا تھا وہ حضرت علی رض کے لشکر مین تھے پس ہر ایک نے صحیح تاویل کرنے کی طرح رجوع کیا لیکن ہمارے حال کے لئے اس واقعہ کے بیان کرنے سے بند رہنا اور انکے معاملہ کو اللہ عز وجل کی طرف سپرد کرنا زیادہ اچھا ہے کیونکہ وہ سب حاکمون کا حاکم ہے اور سب فیصلہ کرنیوالون سے اچھا فیصلہ کرنیوالا ہے اور ہمارے لیے اپنے نفسون کے عیبون مین اور گناہون کی ماؤن سے اپنے دلون اور ظاہری حالات کو ہلاک کرنیوالی باتون سے پاک کرنے مین مشغول ہونا زیادہ لائق ہے اور معاویہ بن سفیان کی خلافت پس بعد وفات حضرت علی رض ثابت اور صحیح ہے اور بعد اسکے کہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے آپ کو خلافت سے علیحدہ کر دیا اور اسے معاویہ رض کی سپرد کر دیا اور انکا یہ کام کسی خیال کی وجہ سے تھا جسکو انہون نے مناسب سمجھا اور مصلحت عام کے لیے تھا جو انکو معلوم ہوئی اور وہ مصلحت مسلمانون کے خونون کو بچانا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو ثابت کرنا تھا جو آپنے حضرت حسن رض کے حق مین فرمایا تھا کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے اسکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بہت بڑی دو جماعتون مین صلح کریگا تو معاویہ کی امامت حضرت حسن رض کے مقرر کرنے سے واجب ہو گئی اور اس سال کا نام سال جماعت کہا گیا کیونکہ سب مین سے اختلاف جاتا رہا تھا اور سب معاویہ رض کے تابع ہو گئے تھے کیونکہ تیسرا کوئی خلافت مین جھگڑا کرنے والا موجود نہ تھا اور معاویہ رض کی خلافت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مین مذکور ہے اور وہ یہ ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا اسلام کی چکی پینتیس ۳۵ برس یا چھتیس ۳۶ برس یا سینتیس برس پھریگی اور چکی سے مراد اس حدیث مین قوت فی الدین ہے اور پانچ

السنين الفاضلة عن الثلثين فهي من جملة خلافة
معاوية الى تمام تسعة عشر سنة وشهور لان الثلثين
كملت بعلي كما بينا ونحسن الظن بنساء النبي صلى الله
عليه وسلم اجمعين ونعتقد انهن امهات المؤمنين
وان عائشة رض افضل نساء العلمين وبرءها الله تعالى
من قول الملحدين فيها بما تقروه ويتلى الى يوم الدين
وكذلك فاطمة بنت نبينا محمد صلى الله عليه وسلم رضي
الله تعالى عنها وعن بعلها واولادها افضل نساء
العلمين ويجب موالاتها ومحبتها كما يجب ذلك في حق
ابيها صلى الله عليه وسلم قال النبي صلى الله عليه وسلم
فاطمة بضعة مني يريبني ما يريبها فهولاء اهل القران
هم الذين ذكرهم الله في كتابه واثنى عليهم فهم المهاجرون
الاولون والانصار الذين صلوا الى القبلتين قال
الله تعالى فيهم لا يستوي منكم من انفق من قبل الفتح
وقاتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد
وقاتلوا وكلا وعد الله الحسنى وقال جل وعلا
وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم
في الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن
لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد
خوفهم امنا وقال تعالى والذين معه اشداء على الكفار
رحماء بينهم تريهم ركعا سجدا الى قوله ليعجب الزراع
ليغيظ بهم الكفار روى جعفر بن محمد عن ابيه قوله عز و
جل محمد رسول الله والذين معه في العسر واليسر و
الغار والعريش ابو بكر اشداء على الكفار عمر بن الخطاب
رحماء بينهم عثمان بن عفان تريهم ركعا سجدا علي بن
ابي طالب يبتغون فضلا من الله ورضوانا طلحة وزبير
حواريا رسول الله صلى الله عليه وسلم سيماهم في وجوههم
من اثر السجود سعد وسعيد عبد الرحمن بن عوف و
ابو عبيدة ابن الجراح هولاء العشرة ذلك مثلهم

برس جو تیس سے زائد ہین پس وہ منجملہ خلافت حضرت معاویہ کے ہین جو
پورے انیس سال اور کچھ مہینون تک ہی ہین کیونکہ تیس سال تو حضرت
علی رضہ تک ہی پورے ہو چکے تہے جیسے کہ ہمنے بیان کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی تمام بیویون پر ہمکو حسن ظن ہے اور ہم اعتقاد رکہتے ہین کہ وہ مومنون
کی مائین ہین اور (ان مین سے) عائشہ رضہ تمام جہان کی عورتون سے افضل ہین
اور انکو اللہ تعالی نے ملحدون کے قول سے پاک کیا جو انکے حق مین کہتے ہین اور
جسکو ہم پڑہتے ہین اور قیامت تک پڑہا جاویگا اور اسی طرح ہمارے نبی صلعم
کی بیٹی فاطمہ (اللہ تعالی انسے اور انکے خاوند سے اور انکی اولاد سے راضی ہووے)
سب جہان کی عورتون سے افضل ہین اور انسے پیار اور محبت رکہنی واجب ہے
جیسے کہ انکے باپ حضرت صلعم سے پیار اور محبت رکہنا واجب ہے نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا فاطمہ رضہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو بات اسے رنج دیتی ہے مجھے بھی رنج
دیتی ہے یہ سب لوگ اہل قرآن ہین جنکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا
اور انکی تعریف کی پس وہ پہلے مہاجرین ہین اور انصار جنہون نے دو قبلون
کی طرف نماز پڑہی اللہ تعالی نے انکے حق مین فرمایا تم مین وہ شخص جس نے
پہلے فتح مکہ کے خرچ کیا اور لڑائی کی برابر نہین (بلکہ) وہ لوگ درجون مین بڑہکر
ہین ان لوگون سے جنہون نے بعد مکہ فتح ہونے کے خرچ کیا اور لڑائی کی اور ہر ایک
کو اللہ نے اچہا وعدہ دیا اور اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا وعدہ کیا اللہ نے ان
لوگون سے جو تم مین سے ایمان لائے اور اچہے کام کئے البتہ انکو زمین مین خلیفہ کریگا
جیسا کہ ان لوگون کو خلیفہ کیا تہا جو انسے پہلے تہے اور البتہ انکے دین کو
انکے لیے محکم کریگا جو انکے لیے پسند ہے اور البتہ انکے خوف کے بعد انکے لیے
امن سے بدل دیگا اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ اور جو لوگ پیغمبر کے ساتھ ہین کافرون پر سخت ہین
اور آپسمین رحم دل ہین تو انکو دیکہتا ہے رکوع سجدہ کرتے خدا کے اس قول تک کہ خوش
کرتا ہے کہیتی کرنیوالون کو تاکہ انکے سبب کافرون کو غصے مین لاوے جعفر بن محمد
نے اپنے باپ سے روایت کی خدا عز وجل کی اس قول کی تفسیر مین کہ محمد صاحب
اللہ کے رسول ہین اور جو لوگ تنگی اور فراخی اور غار اور چہپر مین ... انکے
ساتھ ہین ابو بکر رضہ ہین اور کافرون پر سخت عمر فاروق ہین اور آپسمین مہربان
عثمان ہین تو انکو دیکہے گا رکوع کرتے سجدہ کرتے علی بن ابی طالب ہین اللہ کا فضل
اور اسکی رضامندی طلب کرتے ہین طلحہ اور زبیر جو حضرت صلعم کے خاص مددگار تہے انکے
چہرے مین سجدے کے اثر سے نشانی ہے سعد اور سعید اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ

فِی التَّوْرٰیۃِ وَمَثَلُہُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَہٗ یَعْنِیْ
مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰزَرَہٗ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَاسْتَغْلَظَ بِعُمَرَ
فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ بِعُثْمَانَ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
لِیَغِیْظَ بِہِمْ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہِ الْکُفَّارَ
وَاتَّفَقَ اَھْلُ السُّنَّۃِ عَلٰی وُجُوْبِ الْکَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَیْنَہُمْ وَ
الْاِمْسَاکِ عَنْ مَسَاوِیْہِمْ وَاِظْھَارِ فَضَائِلِہِمْ وَمَحَاسِنِہِمْ
وَتَسْلِیْمِ اَمْرِھِمْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی مَا کَانَ وَجَرٰی مِنْ
اِخْتِلَافِ عَلِیٍّ وَطَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرِ وَعَائِشَۃَ وَمُعَاوِیَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ عَلٰی مَا قَدَّمْنَا بَیَانَہٗ وَاِعْطَاءِ کُلِّ ذِیْ فَضْلٍ
فَضْلَہٗ کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِیْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِھِمْ
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا
اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ وَقَالَ تَعَالٰی تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ لَہَا مَا
کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ وَ
قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا وَفِیْ
لَفْظٍ اِیَّاکُمْ وَمَا شَجَرَ بَیْنَ اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنْفَقَ اَحَدُکُمْ
مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ وَقَالَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ طُوْبٰی
لِمَنْ رَاٰنِیْ وَمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَمَنْ سَبَّہُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَقَالَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رِوَایَۃِ اَنَسٍ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ
اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابِیْ فَجَعَلَہُمْ اَنْصَارِیْ وَجَعَلَہُمْ
اَصْہَارِیْ وَاِنَّہٗ یَجِیْءُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَنْتَقِصُوْنَہُمْ
اَلَا فَلَا تُوَاکِلُوْھُمْ اَلَا فَلَا تُشَارِبُوْھُمْ اَلَا فَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ
اَلَا فَلَا تُصَلُّوْا مَعَہُمْ اَلَا فَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْہِمْ عَلَیْہِمْ حَلَّتِ اللَّعْنَۃُ
وَرَوٰی جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ
الشَّجَرَۃِ وَرَوٰی اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ یَا اَھْلَ

توریت مین ہے اور اسیطرح انجیل مین جیسے کہیتی نے اپنی سوئی نکالی
مراد اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین پہر اسکو ابوبکر رض کی مدد سے محکم کیا پہر
عمر فاروق کی مدد سے موٹی ہوئی پہر عثمان رض کی مدد سے اپنی نالی پر کہڑی ہوئی
کہیتی کرنے والیکو خوش لگتی ہے یعنے علی بن ابیطالب کی ہمدستی تا کہ نبی صلعم اور انکے
اصحاب سے کافرون کو غصے مین لاوے اور اہل سنت کا اسپر اتفاق ہے کہ جو جہگڑا
اصحاب کے درمیان واقع ہوا اُس سے باز رہنا اور اُنکے قصورون سے زبان کو بند
رکہنا اور انکی بزرگیون اور نیکیون کا ظاہر کرنا اور انکے کام کو خدا کی سپرد کرنا جس
طور پر کہ علی رض اور طلحہ رض اور زبیر رض اور عائشہ رض اور معاویہ رض کے درمیان اختلاف
واقع اور جاری ہوا جیسا ہمنے بیان کیا واجب ہے اور اسیطرح ہر بزرگی والے
کو بزرگ جاننا جیسے کہ اللہ عز وجل نے فرمایا اور جو لوگ اُنسے پیچہے آئے کہتے ہین
الٰہی ہمکو اور ہمارے بہائیون کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے بخشدے اور ہمارے دل مین
ایمان والون کیلیے کینہ مت ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت کرنیوالا مہربان
ہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ ایک امت ہے جو گذر چکی اُنکا ہے جو انہون نے
کمایا اور تمہارا ہے جو تمنے کمایا اور تمکو اُنکے عملون سے پوچھ نہ ہوگی اور حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میرے اصحاب کا ذکر ہو تو اپنی زبان کو اُنکے عیبون
سے روکو اور ایک روایت مین ہے کہ جو اختلاف میرے اصحاب کے درمیان واقع ہوا
اُسمین (دخل دینے سے) بچو سو اگر تم مین سے کوئی اُحد (پہاڑ) کے برابر سونا خرچ
کرے تو انکی ایک مُد کے (ثواب) کو نہ پہونچے (بلکہ) اور نہ اُسکے نصف کو اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے انس رض بن مالک کی حدیث مین فرمایا کہ خوشی ہو اُس شخص کے
لیے جس نے مجھکو اور میرے دیکہنے والون (اصحاب) کو دیکہا اور حضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے
اصحاب کو برا مت کہو پس جو شخص انکو برا کہے اُسپر خدا کی لعنت ہے اور حضرت صلعم نے
انس رض کی حدیث مین فرمایا کہ مقرر اللہ عز وجل نے مجھکو اور میرے اصحاب کو برگزیدہ کیا
تو انکو میرے مددگار اور سسرال ٹہیرایا اور مقرر پچہلے زمانے مین ایک لوگ آوینگے
جو انکی بہتری کو گہٹاوینگے خبردار نہ اُنکے ساتھ کہانا نہ اُنکے ساتھ پینا نہ اُنسے نکاح کرنا خبردار
نہ اُنکے ساتھ نماز پڑہنا اور نہ اُنکا جنازہ پڑہنا اُنپر خدا کی لعنت اتری اور جابر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگون نے
درخت کے نیچے (مجہہ سے) بیعت کی اُن مین سے کوئی دوزخ مین داخل نہین ہوگا
اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جنگ بدر
والے اصحاب پر خبردار ہو چکا سو اُن سے فرمایا کہ اے —

بَعْدِ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَرَوٰى ابْنُ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَصْحَابِيْ مِثْلُ
النُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اَخَذْتُمْ بِقَوْلِهٖ اهْتَدَيْتُمْ وَعَنِ ابْنِ
بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِيْ بِاَرْضٍ جُعِلَ شَفِيْعًا لِاَهْلِ
تِلْكَ الْاَرْضِ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ مَنْ نَطَقَ فِيْ
اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ فَهُوَ
صَاحِبُ هَوًى وَاَهْلُ السُّنَّةِ اَجْمَعُوْا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اِجْمَاعِهِمْ وَالصَّلٰوةِ خَلْفَ كُلِّ بَرِّهِمْ
وَفَاجِرِهِمْ الْعَادِلِ مِنْهُمْ وَالْجَائِرِ وَمَنْ وَلَّوْهُ وَنَصَبُوْهُ وَ
اسْتَنَابُوْهُ وَاَنْ لَا يَقْطَعُوْا لِاَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ
بِجَنَّةٍ وَلَا نَارٍ مُطِيْعًا كَانَ اَوْ عَاصِيًا رَشِيْدًا كَانَ اَوْ غَاوِيًا
اَوْ مَارِقًا اِلَّا اَنْ يُّطَّلَعَ مِنْهُ عَلٰى بِدْعَةٍ وَمِمَّا اجْتَمَعُوْا
عَلٰى تَسْلِيْمِ الْمُعْجِزَاتِ لِلْاَنْبِيَاءِ وَالْكَرَامَاتِ لِلْاَوْلِيَاءِ
وَاَنَّ الْغَلَاءَ وَالرُّخْصَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ لَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ
خَلْقِهٖ مِنَ السَّلَاطِيْنِ وَالْمُلُوْكِ وَلَا مِنَ الْكَوَاكِبِ كَمَا زَعَمَتِ
الْقَدَرِيَّةُ وَالْمُنَجِّمُوْنَ لِمَا رَوٰى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَلَاءُ وَالرُّخْصُ
جُنْدَانِ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰهِ اِسْمُ اَحَدِهِمَا الرَّغْبَةُ وَالْاٰخَرِ
الرَّهْبَةُ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُّغْلِيَهٗ قَذَفَ الرَّغْبَةَ فِيْ
قُلُوْبِ التُّجَّارِ فَحَبَسُوْهُ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّرْخِصَهٗ قَذَفَ الرَّهْبَةَ
فِيْ صُدُوْرِ التُّجَّارِ فَاَخْرَجُوْهُ مِنْ اَيْدِيْهِمْ وَالْاَوْلٰى لِلْعَاقِلِ
الْمُؤْمِنِ الْكَيِّسِ اَنْ يَّتَّبِعَ وَلَا يَبْتَدِعَ وَلَا يُغَالِيَ وَيَتَعَمَّقَ
وَيَتَكَلَّفَ لِئَلَّا يَضِلَّ [illegible] فَيَهْلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ كُفِيْتُمْ وَقَالَ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اِيَّاكَ وَمُعْضَلَاتِ الْاُمُوْرِ وَاَنْ
تَقُوْلَ لِلشَّيْءِ مَا هٰذَا فَقَالَ مُجَاهِدٌ حِيْنَ بَلَغَهٗ هٰذَا
مِنْ مُعَاذٍ كُنَّا نَقُوْلُ لِلشَّيْءِ مَا هٰذَا فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا
فَعَلَى الْمُؤْمِنِ اِتِّبَاعُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَالسُّنَّةُ مَا

ہو سو جو تمہارا جی چاہے کرو سو البتہ میں نے تمکو بخش چکا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب تو ستاروں کی مثل ہیں جو
تم ان میں سے جسکی بات لوگے راہ پاؤگے اور بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے
کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اصحاب میں سے کسی زمین میں مریگا
تو خدا اسکو اس زمین والوں کے لیے شفیع ٹھیرایگا اور سفیان بن عیینہ نے
کہا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حق میں بری بات کہے وہ بدعتی ہے
اور اہل سنت کا اسپر اجماع ہے کہ مسلمانوں کے حاکموں اور انکے اہل کاروں کا
کہا ماننے اور فرمانبرداری کیجیے اور ان میں سے ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھیے خواہ
نیک ہو یا بد عادل ہو یا ظالم اور جسکو والی بنادیں اور قائم کریں اور نائب ٹھیراویں
اور اسپر بھی اجماع ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کو نہ یقینا بہشتی کہیے نہ دوزخی
خواہ فرمانبردار ہو یا نافرمان راہ یاب ہو یا گمراہ یا سرکش مگر جبکہ اسکی بدعت
اور گمراہی پر اطلاع ہو جاوے اور اسپر بھی اجماع ہے کہ نبیوں کے معجزوں اور
ولیوں کی کرامتوں کو ماننا واجب ہے اور یہ کہ گرانی اور ارزانی خدا کی
طرف سے ہے کسی مخلوق کی طرف سے نہیں نہ حاکموں اور بادشاہوں کی
طرف سے اور نہ تاروں کی طرف سے جیسے قدریہ اور نجومیوں نے کہا ہے بدلیل
اس حدیث کے جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرانی اور ارزانی خدا کے لشکروں میں سے دو لشکر ہیں
ایک کا نام رغبت ہے یعنی حرص دوسرے کا نام رہبت سو جب اللہ تعالی اسکا گران کرنا
چاہتا ہے تو سوداگروں کے دلوں میں اسکی رغبت ڈال دیتا ہے تو وہ اسکو
روک رکھتے ہیں پھر جب اللہ اسکی ارزانی چاہتا ہے تو سوداگروں کے دل میں
خوف ڈال دیتا ہے سو وے اسکو اپنے ہاتھ سے نکال دیتے ہیں سو مومن عاقل
اور دانا کو لائق ہے کہ سنت کی پیروی کرے اور بدعت نہ نکالے اور زیادہ
کرے اور نہ مشکل باتوں میں کرید کرے اور نہ تکلف کرے تا کہ نہ گمراہ ہو پہلے پس
ہلاک ہو جاوے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنت کی پیروی کرو اور بدعت نہ نکالو
کہ البتہ یہ تمکو کافی ہے اور معاذ بن جبل نے کہا کہ مشکل باتوں سے بچتے
رہو اور کسی چیز کو یہ نہ کہو کہ یہ کیا ہے پھر جب یہ بات معاذ رضی کی مجاہد کو
پہونچی تو انہوں نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ یہ چیز کیا ہے لیکن اب تو ہم نہ کہینگے
سو مومن پر سنت اور جماعت کی پیروی کرنا لازم ہے — پس

سنت تو وہ

سنة رسول الله والجماعة ما اتفق عليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في خلافة الائمة الاربعة الخلفاء الراشدين المهديين رحمة الله عليهم اجمعين وان لا يكاثر اهل البدع ولا يدانيهم ولا يسلم عليهم لان امامنا احمد ابن حنبل رحمه الله قال من سلم على صاحب بدعة فقد احبه لقول النبي صلى الله عليه وسلم افشوا السلام بينكم تحابوا ولا يجالسهم ولا يقرب منهم ولا يهنيهم في الاعياد واوقات السرور ولا يصلي عليهم اذا ماتوا ولا يترحم عليهم اذا ذكروا بل يباينهم ويعاديهم في الله عز وجل معتقدا ببطلان مذهب اهل بدعة محتسبا بذلك الثواب الجزيل والاجر الكثير وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من نظر الى صاحب بدعة بغضا له في الله ملأ الله قلبه امنا وايمانا ومن انتهر صاحب بدعة بغضا له في الله امنه الله يوم القيمة ومن استحقر بصاحب بدعة رفعه الله تعالى في الجنة مائة درجة ومن لقيه بالبشر او بما يسره فقد استخف بما انزل الله تعالى على محمد صلى الله عليه وسلم وعن ابي المغيرة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابى الله عز وجل ان يقبل عمل صاحب بدعة حتى يدع بدعته وقال فضيل بن عياض من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الايمان من قلبه واذا علم الله عز وجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت الله تعالى ان يغفر ذنوبه وان قل عمله واذا رايت مبتدعا في طريق فخذ طريقا اخر وقال فضيل بن عياض سمعت سفيان بن عيينة يقول من تبع جنازة مبتدع لم يزل في سخط الله تعالى حتى يرجع وقد لعن النبي صلى الله عليه وسلم المبتدع فقال صلى الله عليه وسلم من احدث حدثا او اوى محدثا فعليه لعنة الله والملئكة

طریقہ ہے جو حضرت نے جاری کیا اور جماعت سے مراد وہ طریقہ ہے جسپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے چارون نامون خلفا راشدین مہدیین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی خلافت مین اجماع کیا اور نہ اہل بدعت سے زیادہ مجلس کرے اور نہ انکے پاس جاوے اور نہ انکو سلام کرے اسواسطے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جسنے بدعتی کو سلام کیا تو البتہ اُسنے اسکو دوست رکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی دلیل سے کہ آپس مین سلام پھیلاؤ کہ تمہارے درمیان محبت ہو جاوے اور نہ اُنکے پاس بیٹھے اور نہ اُنکے نزدیک ہووے اور نہ عیدون اور خوشی کے وقتون مین انکو مبارکباد کہے اور جب وہ مر جاوین تو انکا جنازہ نہ پڑھے اور جب انکا ذکر ہو تو انکو رحمت نہ بھیجے بلکہ اللہ کے واسطے اُن سے دور رہے اور دشمنی کرے اس حال مین کہ بدعتیون کے مذہب کو باطل جانتا ہو اس سے بہت ثواب اور زیادہ اجر کی امید رکھتا ہوا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص بدعتی کو اللہ کے واسطے دشمنی سے دیکھے تو خدا اسکے دل کو امن اور ایمان سے بھر دیتا ہے اور جو اللہ کے واسطے بدعتی کو غصے سے جھڑکے خدا اسکو قیامت کے دن امن مین رکھیگا اور جو شخص بدعتی کو حقیر جانے خدا تعالی بہشت مین اسکا سو درجہ بلند کریگا اور جو شخص اُسکو بشارت یا خوشی سے ملے تو البتہ اُسنے ہلکا جانا اُس چیز کو جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی اور ابو المغیرہ سے روایت ہے اُسنے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدعتی جب تک اپنی بدعت کو نہ چھوڑے خدا اُسکا کوئی عمل قبول نہیں کرتا اور فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو شخص بدعتی کو دوست رکھے خدا اُسکے عمل کو باطل کر دیتا ہے اور اُسکے دل سے ایمان کا نور نکال ڈالتا ہے اور جب اللہ عز وجل کسی مرد کی یہ بات معلوم کرتا ہے کہ وہ بدعتی سے دشمنی رکھتا ہے تو مین اللہ تعالی سے امیدوار ہون کہ اسکے گناہون کو بخش دے اگرچہ اُسکا نیک عمل کم ہو اور جب تو کسی بدعتی کو راہ مین دیکھے تو (وہ راہ چھوڑکر) اور راہ لے اور فضیل بن عیاض سے کہا مین نے سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہتا تھا کہ جو شخص بدعتی کے جنازے کے ساتھ جاوے وہ ہمیشہ خدا کے غصے مین رہتا ہے جبتک پھر نہ آئے اور البتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدعتی پر لعنت کی ہے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدعت نکالے یا بدعتی کو جگہ دے تو اُسپر اللہ اور فرشتون

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ الصَّرْفَ وَالْعَدْلَ
يَعْنِيْ بِالصَّرْفِ الْفَرِيْضَةَ وَبِالْعَدْلِ النَّافِلَةَ وَعَنْ اَبِيْ
اَيُّوْبَ السِّجِسْتَانِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا حَدَّثْتَ الرَّجُلَ بِالسُّنَّةِ
فَقَالَ دَعْنَا مِنْ هٰذَا وَحَدِّثْنَا بِمَا فِي الْقُرْاٰنِ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ
ضَالٌّ **فَصْلٌ** وَاعْلَمْ اَنَّ لِاَهْلِ الْبِدَعِ عَلَامَاتٍ
يُعْرَفُوْنَ بِهَا فَعَلَامَاتُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ الْوَقِيْعَةُ فِيْ اَهْلِ
الْاَثَرِ وَعَلَامَةُ الزَّنَادِقَةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ بِالْحَشْوِيَّةِ
وَيُرِيْدُوْنَ اِبْطَالَ الْاٰثَارِ وَعَلَامَةُ الْقَدَرِيَّةِ تَسْمِيَتُهُمْ
اَهْلَ الْاَثَرِ مُجْبِرَةً وَعَلَامَةُ الْجَهْمِيَّةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ
السُّنَّةِ مُشَبِّهَةً وَعَلَامَةُ الرَّافِضَةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ
الْاَثَرِ نَاصِبِيَّةً وَكُلُّ ذٰلِكَ عَصَبِيَّةٌ وَغِيَاظٌ لِاَهْلِ السُّنَّةِ
وَلَا اسْمَ لَهُمْ اِلَّا اسْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ
وَلَا يَلْتَصِقُ بِهِمْ مَا لَقَّبَهُمْ بِهٖ اَهْلُ الْبِدَعِ كَمَا لَمْ يَلْتَصِقْ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمِيَةُ كُفَّارِ مَكَّةَ سَاحِرًا
وَشَاعِرًا وَمَجْنُوْنًا وَمَفْتُوْنًا وَكَاهِنًا وَلَمْ يَكُنْ اِسْمُهٗ
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ مَلٰئِكَتِهٖ وَعِنْدَ اِنْسِهٖ وَجِنِّهٖ وَسَائِرِ
خَلْقِهٖ اِلَّا رَسُوْلًا نَبِيًّا بَرِيْئًا مِّنَ الْعَاهَاتِ كُلِّهَا قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا هٰذَا اٰخِرُ مَا اَلَّفْنَا فِيْ بَابِ مَعْرِفَةِ الصَّانِعِ
وَالْاِعْتِقَادِ عَلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَى الْاِخْتِصَارِ
وَالْقُدْرَةِ ثُمَّ نُرْدِفُ هٰذِهِ الْجُمْلَةَ بِفَصْلَيْنِ اٰخَرَيْنِ لَا
يَسَعُ الْعَاقِلَ الْمُؤْمِنَ جَهْلُهُمَا اِذَا اَرَادَ سُلُوْكَ الْحُجَّةِ لِحَمْلِ
الْفَصْلَيْنِ فِيْمَا لَا يَجُوْزُ اِطْلَاقُهٗ عَلَى الْبَارِيْ مِنَ الصِّفَاتِ
وَاَخْلَاقِ الْعِبَادِ وَالنَّقَائِصِ وَمَا يَجُوْزُ مِنْ ذٰلِكَ وَالْفَصْلُ
الثَّانِيْ فِيْ بَيَانِ مَقَالَاتِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ مِنْ طَرِيْقِ الْهُدٰى
الدَّاحِضَةِ الْحُجَّةِ فِيْ يَوْمِ الدِّيْنِ وَالْمُحَاسَبَةِ اَمَّا الْفَصْلُ
الْاَوَّلُ فِيْمَا لَا يَجُوْزُ اِطْلَاقُهٗ عَلَى الْبَارِيْ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ
الصِّفَاتِ مَعَ تَسْفِيْلِ اِضَافَتِهٖ اِلَيْهِ مِنَ الْاَخْلَاقِ وَمَا يَجُوْزُ
مِنْ ذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّوْصَفَ الْبَارِيْ تَعَالٰى بِالْجَهْلِ

اور سب لوگون کی لعنت ہے اللہ اُس سے نہ صرف قبول کریگا اور نہ
عدل کو مراد صرف سے فرض عبادت ہے اور عدل سے نفل۔ اور ابو ایوب
سجستانی سے روایت ہے کہ جب تو کسی مرد سے حدیث بیان کرے
اور وہ کہے کہ ہمکو اس سے چھوڑ اور جو قرآن مین ہے وہ ہم سے بیان کر تو جان
لے کہ وہ بے شک گمراہ ہے **فصل** اور جان لے کہ تحقیق بدعتیون کی کئی
نشانیان ہین جن سے پہچانے جاتے ہین سو بدعتیون کی نشانی اہل حدیث
کی غیبت کرنا ہے اور زندیقون (جیسے مرتد) کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہل
حدیث کا نام حشویہ رکھتے ہین۔ اور فرقہ جہمیہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہل
سنت کا نام مشبہ رکھتے ہین۔ اور رافضیون کی نشانی یہ ہے
کہ وہ اہل حدیث کو ناصبیہ کہتے ہین اور یہ سب اہل سنت کے
لیے تعصب اور غصہ ہے اور ایک نام کے سوا انکا کوئی نام نہین
اور وہ نام اہل حدیث ہے اور جو بدعتیون نے اُن کو لقب دیا
ہے اُس سے اُن کو کچھ لگاؤ نہین جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو ساحر اور شاعر اور مجنون اور مفتون اور کاہن کے نام سے جو کفار
مکہ نے رکھا تھا لگاؤ نہین۔ اور حالانکہ خدا کے نزدیک اور اُس کے
فرشتون اور آدمیون اور جنون اور تمام مخلوق کے نزدیک آپ
کا نام صرف رسول نبی تھا سب عیبون سے پاک اللہ تعالے نے
فرمایا کہ دیکھ اُنہون نے تیرا کیا کیا نام رکھا پس گمراہ ہوگئے راہ
نہین پاسکتے یہ اخیر اُس چیز کا ہے جو ہمنے اہل سنت والجماعۃ
کے مذہب پر خدا کی پہچان اور اعتقاد کے باب مین قدرت کے
موافق مختصر تالیف کیا پھر ہم اس جملے کے پیچھے اور دو فصلین لاتے
ہین جن کا جاننا مومن عاقل کو ضرور ہے جب دلیل کی راہ چلنا
چاہے۔ پہلی فصل صفتون اور بندون کی عادتون اور عیبون کے
بیان مین جن کا خدا تعالے پر جائز نہین ہے اور جن کا بولنا خدا
کے حق مین جائز ہے اور دوسری فصل اُن فرقون کے قول کے
بیان مین جو ہدایت کی راہ سے گمراہ ہین اور جن کی حجت جزا اور
حساب کے دن باطل ہے پہلی فصل اُن صفتون اور عادتون کے بیان
مین جن کا بولنا اللہ تعالے پر جائز نہین ہے اور اُن کا خدا کی طرف
نسبت کرنا محال ہے اور جن کا بولنا خدا کے حق مین جائز ہے کسی نادانی اور

الشَّكِّ وَالظَّنِّ وَغَلَبَةِ الظَّنِّ وَالسَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ وَالسِّنَةِ
وَالنَّوْمِ وَالْقِلَّةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَجْزِ وَالْمَوْتِ وَالْخَرَسِ
وَالصَّمَمِ وَالْعَمٰى وَالشَّهْوَةِ وَالنَّفُوْرِ وَالْمَيْلِ وَالْحِرْدِ وَالْغَيْظِ
وَالْحُزْنِ وَالتَّأَسُّفِ وَالْكَمِيْدِ وَالْحَسْرَةِ وَالتَّلَهُّفِ وَ
الْاَلَمِ وَاللَّذَّةِ وَالنَّفْعِ وَالْمَضَرَّةِ وَالتَّمَنِّيْ وَالْعَزْمِ وَ
الْكَذِبِ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُسَمّٰى اِيْمَانًا خِلَافَ مَا قَالَتِ السَّالِمِيَّةُ
وَتَعَلُّقُهُمْ بِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ
حَبِطَ عَمَلُهٗ مَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ مَنْ يَكْفُرْ بِوُجُوْبِ الْاِيْمَانِ
كَانَ كَمَنْ كَفَرَ بِالرَّسُوْلِ فِيْ مَا جَاءَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْاَوَامِرِ وَالنَّوَاهِيْ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ
يُوْصَفَ عَزَّ وَجَلَّ بِاَنَّهٗ مُطِيْعٌ وَلَا مُحِيْلٌ لِلنِّسَاءِ الْعَالَمِ وَ
لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ وَالنِّهَايَةُ وَلَا الْقَبْلُ وَلَا الْبَعْدُ وَلَا
تَحْتُ وَلَا قُدَّامُ وَلَا خَلْفُ وَلَا كَيْفَ لِاَنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ مَا
وَرَدَ بِهِ الشَّرْعُ اِلَّا مَا ذَكَرْنَا مِنْ اَنَّهٗ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى
عَلٰى مَا وَرَدَ بِهِ الْقُرْاٰنُ وَالْاَخْبَارُ بَلْ هُوَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِقُ
لِجَمِيْعِ الْجِهَاتِ فَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْكَيْفِيَّةُ وَاخْتُلِفَ فِيْ جَوَازِ
تَسْمِيَتِهٖ بِالشَّخْصِ فَمَنْ جَوَّزَ ذٰلِكَ فَلِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ لَا شَخْصَ اَغْيَرُ
مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَعَاذِيْرُ مِنَ اللّٰهِ وَمَنْ
مَنَعَ ذٰلِكَ فَلِاَنَّ لَفْظَ الْخَبَرِ لَيْسَ بِصَرِيْحٍ فِي الشَّخْصِ لِاِحْتِمَالِ
اَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَقَدْ وَرَدَ فِيْ
بَعْضِ اَلْفَاظِهٖ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُسَمّٰى
فَاضِلًا وَعَتِيْقًا وَفَقِيْهًا وَلَا فَهِيْمًا وَلَا فَطِنًا وَلَا مُحَقِّقًا
وَعَاقِلًا وَمُوَقَّرًا وَلَا طَيِّبًا وَقِيْلَ يَجُوْزُ وَلَا عَادِيًا لِاَنَّ
ذٰلِكَ مَنْسُوْبٌ اِلٰى زَمَنٍ عَادٍ وَهُوَ مُحْدَثٌ وَلَا مُطِيْقًا
لِاَنَّهٗ خَالِقُ كُلِّ طَاقَةٍ وَهِيَ مُتَنَاهِيَةٌ وَلَا مَحْفُوْظًا لِاَنَّهٗ
هُوَ الْحَافِظُ وَلَا يَجُوْزُ وَصْفُهٗ بِالْمُبَاشَرَةِ وَلَا يَجُوْزُ وَصْفُهٗ
بِاَنَّهٗ مُكْتَسِبٌ لِاَنَّ ذٰلِكَ مُحْدَثٌ بِقُدْرَةٍ مُحْدَثَةٍ وَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ ذٰلِكَ وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْعَدَمُ وَهُوَ قَدِيْمٌ

شک اور ظن اور غالب گمان اور بہول چوک اور اونگہ اور نیند اور بیماری اور
غفلت اور عاجزی اور موت اور گونگے پن اور بہرے پن اور اندہے پن اور شہوۃ
نفرت اور رغبت اور غصہ اور کڑاہن اور غم اور افسوس اور دلگیری اور پشیمانی اور رنج
اور دکہہ اور لذت اور نفع اور ضرر اور آرزو اور قصد اور جہوٹ سے خدا کی صفت کرنا
جائز نہیں ہے اور خدا کا نام ایمان کہنا بہی جائز نہیں ہے اور فرقہ سالمیہ
کا قول اسکے برخلاف ہے انہوں نے خدا عز و جل کے اس قول سے دلیل پکڑی
ہے اور جو شخص ایمان سے کافر ہو تو اسکا کیا اکارت ہوا سو مراد اس سے
یہ ہے کہ جس نے ایمان کے واجب ہونے سے انکار کیا گویا اس نے رسول صلے اللہ
علیہ وسلم کا اور جو آپ خدا کی طرف سے امر اور نہی لائے اسکا انکار کیا اور خدا کو
فرمانبردار کہنا بہی جائز نہیں ہے اور نہ یہ کہنا کہ وہ جہان کی عورتوں کو
حاملہ کرنے والا ہے اور نہ اسکی کوئی حد اور نہایت ٹہیرانا جائز ہے اور نہ
قبل اور نہ بعد اور نہ پستی اور نہ آگا نہ پیچہا اور نہ یہ کہ وہ کسطرح ہے اسلیے کہ
ان سب باتوں میں شرع وارد نہیں ہوئی سوای اسکے جو ہمنے ذکر کیا
کہ وہ عرش پہ قرار گیر ہے جس طور پر کہ قرآن اور حدیثوں میں وارد ہوا بلکہ
اللہ عز و جل تمام جہتوں کا پیدا کرنے والا ہے اور اسکو کتنا کہنا بہی جائز
نہیں ہے اور اسمیں اختلاف ہے کہ خدا کو شخص کہنا جائز ہے یا نہیں سو
جو شخص اسکو جائز کہتا ہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی دلیل سے
جو مغیرہ بن شعبہ رض کی حدیث میں ہے کہ کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت
دار نہیں اور خدا سے زیادہ کسی کو عذر پیارا نہیں اور جس نے اس سے منع
کیا ہے تو اس وجہ سے کہ حدیث کا لفظ شخص میں صریح نہیں ہے اسواسطے
احتمال ہے کہ اسکے معنی یہ ہوں کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں اور بعضی
روایتوں میں صریح آیا ہے کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں اور خدا کو
فاضل اور عتیق اور فقیہ اور فہیم کہنا بہی جائز نہیں اور نہ اسکو دانا اور
محقق اور عاقل اور عزت دینے والا اور نہ طبیب کہنا جائز ہے اور بعض نے کہا
کہ جائز ہے اور نہ اسکو عادی کہنا جائز ہے اسواسطے کہ یہ عاد کے زمانے کی طرف منسوب ہے
جسکا زمانہ نیا پیدا کیا گیا ہے اور نہ اسکو طاقتور کہنا جائز ہے اسواسطے کہ وہی طاقت کا
پیدا کرنیوالا ہے اور طاقتوں کی ایک نہایت ہے اور خدا کو محفوظ کہنا بہی جائز نہیں ہے اسلیے کہ وہ خود
نگہبان ہے اور مباشرت سے بہی اسکی تعریف کرنا جائز نہیں ہے اور کسب سے بہی اسکی صفت کرنا
جائز نہیں کہ وہ کسب کرنیوالا ہے اسواسطے کہ کسب نئی قدرت سے پیدا ہوتا ہے اور اللہ اس سے بلند ہے اور

لا بِقِدَمٍ وَلَا أَوَّلَ لِوُجُودِهِ خِلَافَ مَا قَالَ ابْنُ كِلَابٍ مِنْ
أَنَّهُ قَدِيمٌ بِقِدَمٍ وَهُوَ بَاقٍ لَا يَفْنَى وَهُوَ عَزَّ وَجَلَّ عَالِمٌ
بِمَعْلُومَاتٍ غَيْرِ مُتَنَاهِيَةٍ وَقَادِرٌ بِمَقْدُورَاتٍ غَيْرِ مُتَنَاهِيَةٍ
خِلَافَ مَا ادَّعَتِ الْمُعْتَزِلَةُ مِنْ أَنَّ كُلَّ ذٰلِكَ مُتَنَاهٍ وَ
أَمَّا الصِّفَاتُ الَّتِي يَجُوزُ وَصْفُهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فَالْفَرَحُ
وَالضَّحِكُ وَالْغَضَبُ وَالسَّخَطُ وَالرِّضَاءُ وَقَدْ قَدَّمْنَا ذٰلِكَ
فِي أَوَّلِ الْبَابِ فَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ مَوْجُودٌ بِقَوْلِهِ وَجَدَ
اللّٰهَ عِنْدَهُ وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ شَيْءٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ
أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ وَيَجُوزُ أَنْ يُوصَفَ
بِأَنَّهُ نَفْسٌ وَذَاتٌ وَعَيْنٌ مِنْ غَيْرِ تَشْبِيهٍ بِجَارِحَةِ
الْإِنْسَانِ عَلَى مَا تَقَدَّمَ بَيَانُهُ وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ
كَائِنٌ مِنْ غَيْرِ حَدٍّ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمًا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا وَيَجُوزُ وَصْفُهُ
بِأَنَّهُ قَدِيمٌ وَبَاقٍ وَبِأَنَّهُ مُسْتَطِيعٌ لِأَنَّ مَعْنَى
الْاِسْتِطَاعَةِ الْقُدْرَةُ وَهُوَ مَوْصُوفٌ بِالْقُدْرَةِ وَيَجُوزُ
وَصْفُهُ بِأَنَّهُ عَارِفٌ وَمُتَيَقِّنٌ وَوَاثِقٌ وَدَارٍ لِأَنَّ جَمِيعَ
ذٰلِكَ رَاجِعٌ إِلَى مَعْنَى الْعَالِمِ وَلَمْ يَرِدِ الشَّرْعُ بِمَنْعِ ذٰلِكَ
وَلَا اللُّغَةُ بَلْ قَالَ الشَّاعِرُ اَللّٰهُمَّ لَا أَدْرِي وَأَنْتَ
الدَّارِي وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ دَارٍ وَيَرْجِعُ إِلَى مَعْنَى الْعَالِمِ
وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ مُطَّلِعٌ عَلَى خَلْقِهِ وَعِبَادِهِ بِمَعْنَى
عَالِمٍ بِهِمْ وَكَذٰلِكَ وَاجِدٌ بِمَعْنَى عَالِمٍ وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ
جَمِيلٌ وَمُجْمِلٌ لِعَفْوِهِ فِي الصُّنْعِ إِلَى الْخَلْقِ وَيَجُوزُ وَصْفُهُ
بِأَنَّهُ دَيَّانٌ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ مُجَازٍ لِعِبَادِهِ عَلَى أَفْعَالِهِمْ
الدِّينُ الْحِسَابُ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ
أَيْ يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَلَى مَعْنَى الشَّارِعِ لِعِبَادِهِ عِبَادَةً
وَشَرِيعَةً دَعَاهُمْ إِلَيْهَا وَفَرَضَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ هُوَ
يُجَازِيهِمْ عَلَى مَا فَعَلُوا فِيهَا وَيَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ مُقَدِّرٌ
عَلَى مَعْنَى التَّقْدِيرِ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ الَّذِي
قَدَّرَ فَهَدَى وَعَلَى مَعْنَى الْخَبَرِ قَالَ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا

نہ صفت قدم سے جو ذات پر زائد ہے اور اسکے وجود کی کوئی ابتدا نہیں ابن کلاب نے
اسکے برخلاف کہا کہ وہ قدیم ہے قدیم کی صفت سے اور وہ باقی ہے کبھی فانی نہیں ہوگا
اور اللہ عزوجل کے معلومات کی کوئی انتہا نہیں اور اسکے مقدورات کی بھی کوئی
انتہا نہیں معتزلہ نے اسکے برخلاف دعوی کیا ہے کہ ان سب باتون کی ایک انتہا
ہے لیکن جن صفتون سے خدا کی صفت کرنا جائز ہے وہ خوشی اور ہنسنا اور غصہ اور
غضب اور راضی ہونا ہے اور ہم نے اسکو باب کے ابتدا مین پہلے بیان کر دیا ہے اور خدا کو
موجود کہنا بھی جائز ہے خدا کے اس قول کی دلیل سے اور اسنے خدا کو اپنے پاس
موجود پایا اور خدا کو شے کہنا بھی جائز ہے اس آیت کی دلیل سے تو کہہ کہ کونسی
چیز زیادہ گواہی کے لائق ہے تو کہہ اللہ اور اللہ تعالی کو نفس کہنا بھی جائز ہے اور
ذات اور عین بھی بدون تشبیہ دینے کے آدمی کے کسی عضو سے جیسا کہ اسکا بیان
پہلے گذر چکا ہے اور اس سے بھی خدا کی صفت کرنا جائز ہے کہ وہ ہونیوالا ہے
بغیر کسی حد معین کے اللہ عزوجل کے اس قول کی دلیل سے اور اللہ ہر چیز جاننیوالا
اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے اور اللہ کو قدیم کہنا بھی جائز ہے اور باقی بھی اور
اسکو استطاعت والا کہنا بھی جائز ہے اسواسطے کہ استطاعت کے معنے قدرت کے
ہین اور وہ قدرت سے موصوف ہے اور اسکو عارف اور متیقن اور واثق اور دارا کہنا
بھی جائز ہے اس واسطے کہ ان سب لفظون کے معنے جاننیوالا ہے اور شرع مین
اسکی ممانعت وارد نہین ہوئی اور نہ لغت مین بلکہ شاعر نے کہا کہ الٰہی مین نہین
جانتا اور تو جانتا ہے اور اسکو داعی کہنا بھی جائز ہے اس واسطے کہ اسکے معنی بھی
عالم کے ہین یعنی جاننیوالا اور اس سے بھی اسکی صفت کرنا جائز ہے کہ وہ اپنی
مخلوق اور بندون پر مطلع ہے ان معنون سے کہ وہ انکو جانتا ہے اور اسیطرح واجد
کے معنے بھی عالم ہین اور اسکو جمیل اور مجمل کہنا بھی جائز ہے بعوض اسکے کہ وہ
اپنی مخلوق کے ساتھ احسان کرنے مین اور اسکو دیان کہنا بھی جائز ہے
ان معنون سے کہ وہ اپنے بندون کو انکے کامون کا بدلا دینیوالا ہے اور
دین کے معنے حساب کے ہین جیسا کریگا بدلہ پاویگا مالک ہے دین کے دن
کا یعنے حساب کے دن کا یا ان معنون سے کہ اسنے اپنے بندون کیلیے عبادت اور
شریعت پیدا کی جسکی طرف انکو بلایا اور جو انپر فرض کی ہے پھر جو انہون نے
اسمین کیا اسکا انکو بدلہ دیگا اور اللہ کو مقدر کہنا بھی جائز ہے تقدیر کے معنون
سے اللہ نے فرمایا کہ ہمنے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا جسنے اندازہ معین کیا اور راہ دکھلائی
اور خبر کے معنون سے بھی خدا نے فرمایا مگر اسکی عورت کہ ہم نے مقدر کیا

إنها لمن الغابرين أي أخبرنا لوطا عليه السلام بأن امرأته من الباقين في العذاب من دون أهله ولا يجوز أن يكون معناه الظن والشك تعالى الله عن ذلك ويجوز وصفه بأنه ناظر على معنى أنه راء مدرك للأشياء لا على معنى أنه متردد ومفكر تعالى عن ذلك ويجوز وصفه بأنه شفيق على معنى الرحمة بخلقه والرأفة لا على معنى الخوف والحزن وكذلك يجوز وصفه بأنه رفيق على معنى الرحمة والتعطف بخلقه لا على معنى التثبيت في الأمور والإجمال في صدورها والسلامة من عواقبها ويجوز وصفه بأنه سخي كما يجوز وصفه بأنه كريم وجواد لأن معنى الجميع التفضل والإحسان إلى الخلق ولا يقصد بذلك الرخاوة واللين على ما هو في اللغة مستعمل أرض سخية وقرطاس سخي إذا كانا لينين ويجوز وصفه بأنه آمر وناه ومبيح وحاظر ومحلل ومحرم وفارض وملزم وموجب ونادب ومرشد وقاض وحاكم على ما ذكرناه وكذلك يجوز وصفه بأنه واعد ومتواعد ومخوف ومحذر وذام ومادح ومخاطب ومتكلم وقائل كل ذلك راجع إلى معنى أنه موصوف بالكلام ويجوز وصفه بأنه معدم على معنى أنه لم يوجد ولم يفعل وعلى معنى أنه معدم لما أوجده بعد إيجاده بقطع البقاء عنه فينعدم بذلك ويجوز وصفه بأنه فاعل بمعنى أنه مخترع لذات ما فعله وخالق له وجاعل بقدرته فاستحق لذلك هذا الوصف لا على معنى المباشرة للأشياء لأن حقيقة ذلك تلاقي الأجسام ومماستها والله سبحانه تعالى متعال عن ذلك وكذلك يجوز وصفه بأنه جاعل على معنى أنه فاعل وفعله مفعول لقوله تعالى وجعلنا الليل والنهار آيتين ويجوز أن يكون

کہ پیچھے رہنے والوں میں ہے یعنے ہم نے لوط علیہ السلام کو خبر کر دی کہ اسکی عورت عذاب مین باقی رہنے والوں مین سے ہے بدون اسکے اور گھر والوں کے اور اسکے معنے شک اور ظن کے کرنا جائز نہین ہے اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہے اور اسکو ناظر کہنا بھی جائز ہے ان معنوں سے کہ وہ چیزوں کو دیکھنے والا اور پانے والا ہے نہ ان معنوں سے کہ وہ متردد اور فکرمند ہے اللہ اس سے بلند ہے اور اسکو شفیق کہنا بھی جائز ہے ان معنوں سے کہ وہ اپنی مخلوق کے ساتھ رحمت اور نرمی کرتا ہے نہ خوف اور غم کے معنوں سے اور اسیطرح اسکو رفیق کہنا بھی جائز ہے ان معنوں سے کہ وہ اپنی مخلوق پر رحمت اور مہربانی کرتا ہے نہ ان معنوں سے کہ وہ کاموں مین ثابت رکھتا ہے اور انکی درستی مین کوشش کرتا ہے اور انکے انجام سے سلامت رہتا ہے اور اسکو سخی کہنا بھی جائز ہے جیسے اسکو کریم اور جواد کہنا جائز ہے اس واسطے کہ ان سب لفظوں کے معنے ایک ہی ہین یعنے اپنی مخلوق پر فضل اور احسان کرنیوالا ہے سستی اور نرمی اس سے مقصود نہین جیسا کہ لغت مین مستعمل ہے کہتے ہین کہ زمین سخی ہے اور کاغذ سخی ہے جبکہ دونوں نرم ہوں اور ان لفظوں سے بھی اسکی صفت کرنا جائز ہے کہ وہ حکم کرنیوالا اور منع کرنیوالا اور مباح کرنے والا اور روکنے والا اور حلال کہنے والا اور حرام کرنے والا فرض کرنیوالا اور واجب کرنیوالا اور مستحب ٹھہرانے والا اور راہ دکھانیوالا اور قاضی اور حاکم ہے جیسا ہمنے ذکر کیا اور اسیطرح اللہ کے حق مین یہ کہنا بھی جائز ہے کہ وہ وعدہ کرنیوالا اور عذاب کا وعدہ دینے والا اور ڈرانیوالا اور مذمت کرنیوالا اور مدح کرنیوالا اور خطاب کرنیوالا اور کلام کرنیوالا اور کہنے والا ہے ان سبکے معنے یہی ہین کہ وہ کلام کرنیسے موصوف ہے اور اسکی صفت یون کرنا بھی جائز ہے کہ وہ نابود کرنیوالا ہے ان معنوں سے کہ نہ اسنے پیدا کیا اور نہ کیا اور ان معنوں سے کہ وہ اپنی پیدا کی چیز کو پیدا کرنے کے بعد نیست و نابود کر سکتا ہے اور اسکی زندگی قطع کر سکتا ہے سو وہ نیست و نابود ہو جاتی ہے اور اسکو فاعل کہنا بھی جائز ہے ان معنوں سے کہ وہ اپنی پیدا کی چیز کا ایجاد اور پیدا کرنیوالا اور اپنی قدرت سے بنانیوالا ہے سو وہ اس سبب سے اس وصف کا مستحق ہے نہ ان معنوں سے کہ وہ چیزوں کو خود ہاتھ سے بناتا ہے اس واسطے کہ اسکی حقیقت جسموں کا باہم ملنا اور چھونا ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ اس سے بلند ہے اور اسی طرح اسکو جاعل کہنا بھی جائز ہے ان معنوں سے کہ وہ کرنیوالا ہے اور اسکا فعل مفعول ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا اور جائز ہے

الجعل بمعنى الحكم قال عز وجل جعلناه قرآنا عربيا و
يجوز وصفه بأنه تارك في الحقيقة كما وصف بأنه فاعل
على معنى أنه قادر على ضده لأن فعله الآخر بدل الأول
بقدرته العامة الشاملة لا على معنى كف النفس و
منعها عما يدعو إلى فعله ويجوز وصفه بأنه يوجد على
معنى أنه يخلق وكذلك يجوز وصفه بأنه مكون على
معنى أنه موجد ويجوز وصفه بأنه مثبت على
معنى أنه يوجد في الشيء البقاء والثبات كما قال الله
عز وجل يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده أم الكتاب
ويجوز وصفه بأنه عامل وصانع بمعنى خالق ويجوز
وصفه بأنه مصيب على معنى أن أفعاله واقعة على
ما قصده وأراده من غير تفاوت وتزايد وتناقص لأنه
تعالى عالم بها وبحقائقها وكيفياتها لا على معنى أن ذلك
موافق لأمر أمره بفعلها تعالى عن ذلك ويجوز إطلاق
هذه الصفة على عبد من عبيده فيقال إنه مصيب
بمعنى أنه مطيع لربه متبع لأمره منتهي لنهيه كذلك
إذا كان مطيعا لمن فوقه ورئيسه ويجوز وصف أفعاله
عز وجل بأنه صواب على معنى أنها حق وثابت ويجوز
وصفه بأنه مثيب ومنعم على معنى أنه يفعل الثواب
منعما معظما وكذلك يجوز وصفه بأنه معاقب ومجاز
على معنى أنه يهين العاصي ويؤلمه على المعصية ويجوز
وصفه بأنه قديم الإحسان على معنى أنه موصوف
بالخلق والرزق في القدم قال عز وجل إن الذين
سبقت لهم منا الحسنى ويجوز وصفه بأنه دليل و
قد نص الإمام أحمد رحمه الله في حق رجل قال له زودني
دعوة فإني أريد الخروج إلى طرسوس فقال له قل يا
دليل الحائرين دلني على طريق الصادقين واجعلني
من عبادك الصالحين ويجوز وصفه بأنه طبيب لما
روي عن أبي رمثة التيمي أنه قال كنت مع أبي

ہے جعل بمعنی حکم ہو اللہ تعالیٰ بزرگ نے فرمایا اور ہم نے اسکو قرآن عربی ٹھیرایا اور اسکی
صفت کرنا یون بھی جائز ہے کہ وہ حقیقت تارک ہے جیسے اسکو فاعل کہنا جائز ہے ان معنی
سے کہ وہ اپنی عام اور شامل قدرت سے اپنے پہلے قول کی ضد کر سکتا ہے نہ ان معنوں سے جس
کے پیدا کرنے کی ضرورت ہو اس سے اپنے نفس کو روکتا ہے اور اسکے حق میں یہ کہنا
بھی جائز ہے کہ وہ موجد ہے ان معنوں سے کہ وہ پیدا کرتا ہے اور اسکو مکون کہنا بھی جائز
ہے ان معنوں سے کہ وہ پیدا کرنیوالا ہے اور اسکے لیے یہ کہنا بھی جائز ہے کہ وہ ثابت
کرنیوالا ہے ان معنوں سے کہ وہ چیزوں میں زندگی اور ثابتی کو پیدا کرتا ہے جیسا اللہ عز وجل نے
فرمایا کہ اللہ ایمانداروں کو مضبوط بات سے ثابت رکھتا ہے اور اللہ عز وجل نے
فرمایا کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اسکے پاس
مان کتاب کی ہے اور اسکو عامل اور صانع کہنا بھی جائز ہے ان معنوں سے کہ
وہ پیدا کرنے والا ہے اور اسکو مصیب کہنا بھی جائز ہے ان معنوں سے کہ اسکے
افعال اسکے قصد اور ارادے کے موافق ہیں ان میں کچھ فرق اور کمی بیشی نہیں
ہوتی اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ انکی حقیقتوں اور کیفیتوں کو جانتا ہے نہ ان معنوں
سے کہ وہ امر کرنے والے کے امر کے موافق ہیں جسکو انکے فعل کا حکم ہے اللہ اس سے
پاک ہے اور اس صفت کا اطلاق اسکے بندوں میں سے کسی بندے پر بھی جائز ہے اسکو کہا
جاتا ہے کہ وہ مصیب ہے ان معنوں سے کہ وہ اپنے رب کا فرمانبردار ہے اسکے حکم کا تابعدار
ہے اسکے منع کی چیز سے باز رہنے والا ہے اور اسیطرح جب کوئی اپنے سے اونچے اور
رئیس کا فرمانبردار ہو تو اسکو بھی یہ کہنا جائز ہے اور اللہ عز وجل کے افعال کو
ثواب کہنا جائز ہے ان معنوں سے کہ وہ حق اور ثابت ہے اور اسکے حق میں یہ کہنا
بھی جائز ہے کہ وہ ثواب اور نعمت دینے والا ہے ان معنوں سے کہ وہ ثواب یافتہ شخص کو
نعمت دیتا ہے اور با تعظیم کرتا ہے اور اسیطرح اللہ تعالیٰ کے حق میں یہ کہنا بھی جائز
ہے کہ وہ سزا اور جزا دینے والا ہے ان معنوں سے کہ وہ گناہگاروں کو گناہ پر ذلیل کرتا ہے اور
دکھ دیتا ہے اور اسکے حق میں یہ کہنا بھی جائز ہے کہ وہ ہمیشہ احسان کرنیوالا ہے ان
معنوں سے کہ وہ ہمیشہ پیدا کرنے اور روزی دینے کے ساتھ موصوف ہے اللہ عز وجل نے
فرمایا کہ جنکے لیے ہماری طرف سے پہلے بھلائی گذر چکی اور اسکو دلیل کہنا بھی جائز ہے یعنی
راہ بتانیوالا ایک شخص نے امام احمد سے کہا کہ مجھکو راہ کے لیے کوئی دعا بتلائیے کہ میں
طرسوس کیطرف سفر کا ارادہ کرتا ہوں تو امام احمد نے اسکے حق میں اسکی تصریح کی
سو اس سے فرمایا کہ کہہ اے حیران لوگوں کے راہ بتلانیوالے مجھکو سچوں کی راہ بتلا اور مجھکو
اپنے نیک بندوں سے ٹھیرا اور اسکو طبیب کہنا بھی جائز ہے بدلیل اس حدیث کی جو ابو رمثہ تیمی سے

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَأَیْتُ عَلٰی کَتِفِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ التُّفَّاحَۃِ فَقَالَ لَہٗ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ طَبِیْبٌ اَفَلَا اُطِبُّہَا لَکَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَبِیْبُہَا الَّذِیْ خَلَقَہَا وَرُوِیَ عَنْ اَبِی السَّفَرِ اَنَّہٗ قَالَ
مَرِضَ اَبُوْ بَکْرٍ فَعَادَہٗ جَمَاعَۃٌ فَقَالُوْا لَہٗ اَلَا نَدْعُوْ لَکَ
الطَّبِیْبَ فَقَالَ فَقَدْ رَاٰنِیْ قَالَ فَاَیَّ شَیْءٍ قَالَ لَکَ
فَقَالَ قَالَ لِیْ اِنِّیْ فَعَّالٌ لِّمَا اُرِیْدُ وَکَذٰلِکَ یُرْوٰی اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ
مَرِضَ فَعَادُوْہُ فَقَالُوْا لَہٗ اَیَّ شَیْءٍ تَشْتَکِیْ قَالَ ذُنُوْبِیْ
فَقَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ تَشْتَہِیْ فَقَالَ الْجَنَّۃَ فَقَالُوْا لَہٗ اَلَا نَدْعُوْ
لَکَ الطَّبِیْبَ فَقَالَ ہُوَ اَمْرَضَنِیْ فَاِذَا ثَبَتَ ہٰذَا عَلٰی مَا
ذَکَرْنَا فِیْ اَوَّلِ الْفَصْلِ وَاَنَّہٗ اِنَّمَا یَجُوْزُ اَنْ یُّدْعٰی بِمَا یُسَمّٰی
بِہٖ مِنَ الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ یَجُوْزُ وَصْفُہٗ بِہَا وَقَدْ ذَکَرْنَا تِسْعَۃً
وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا فِیْمَا تَقَدَّمَ فَہِیَ اَوْلٰی فِی الدُّعَاءِ وَاِنْ اَرَادَ
اَنْ یَّصِفَہٗ وَیَدْعُوَہٗ بِمَا ذَکَرْنَا فِیْ ہٰذَا الْفَصْلِ جَازَ ذٰلِکَ
اِلَّا اَنَّہٗ یَجْتَنِبُ فِیْ دُعَائِہٖ مِنْ اَنْ یَّدْعُوَہٗ عَزَّ وَجَلَّ
بِقَوْلِہٖ یَا سَاخِرُ یَا مُسْتَہْزِئُ یَا مَاکِرُ یَا خَادِعُ وَمُبْغِضُ
وَغَضْبَانُ وَمُنْتَقِمُ وَمُعَادِیْ وَمُعْدِمُ وَمُہْلِکُ فَلَا
یَدْعُوْا بِہَا وَاِنْ کَانَ مِمَّا یَجُوْزُ وَصْفُہٗ بِہَا عَلٰی وَجْہِ الْجَزَاءِ
وَالْمُقَابَلَۃِ لِاَہْلِ الْاِجْرَامِ عَلٰی وَجْہِ الْاِسْتِحْقَاقِ اَمَّا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ بَیَانِ الْفِرَقِ الضَّالَّۃِ عَنْ

طَرِیْقِ الْہُدٰی وَالْاَصْلُ فِیْ ذٰلِکَ مَا رُوِیَ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَسْلُکُنَّ سُنَنَ مَنْ
قَبْلَکُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَلَتَاْخُذُنَّ مِثْلَ اَخْذِہِمْ
اِنْ شِبْرًا فَشِبْرٌ وَّاِنْ ذِرَاعًا فَذِرَاعٌ وَّاِنْ بَاعًا فَبَاعٌ حَتّٰی
لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِیْہِ مَعَہُمْ اَلَا اِنَّ بَنِیْ
اِسْرَائِیْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰی مُوْسٰی بِاِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً
کُلُّہَا ضَالَّۃٌ اِلَّا فِرْقَۃً وَّاحِدَۃً اَلْاِسْلَامَ وَجَمَاعَتَہُمْ ثُمَّ
اِنَّہَا افْتَرَقَتْ عَلٰی عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ بِاثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا تو مینے سیب کی طرح ایک چیز حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے مونڈہے پر دیکہی تو میرے باپ نے آپ سے کہا کہ یا حضرت میں
طبیب ہون آپکا معالجہ کرون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جس نے اسکو پیدا کیا وہی اسکا طبیب ہے اور ابو سفر سے روایت ہے کہ ابو بکر رض
بیمار ہوے تو ایک جماعت انکی بیمار پرسی کو آئی انہون نے کہا کہ کیا ہم
تمہارے لیے طبیب کو نہ بلاوین ابو بکر رض نے کہا کہ اُسنے مجھکو دیکہا ہے
لوگون نے کہا پہر اُسنے تجہے کیا کہا کہا کہ اُسنے مجھے کہا کہ مین کرتا ہون جو چاہتا
ہون اور اسیطرح مروی ہے کہ ابو درداء بیمار ہوے لوگ انکی خبر کو آئے تو انہون نے
اُسے کہا تو کس چیز سے بیمار ہے کہا گناہون سے پہر انہون نے کہا کہ تجہکو کس چیز
کی خواہش ہے کہا کہ بہشت کی پہر انہون نے کہا کہ تمہارے لیے طبیب کو نہ بلاوین
کہا کہ اُسی نے تو مجہے بیمار کیا ہے اور جب یہ بات ثابت ہوئی جو ہم نے پہلی فصل
مین ذکر کی کہ اللہ کو صرف انہین نامون سے پکارنا چاہیئے جن سے اُسکی صفت
کرنا جائز ہے اور ہمنے خدا کے ننانوے نام پہلے ذکر کیے ہین سو ان نامون سے خدا کو
پکارنا زیادہ لائق ہے اور اگر کوئی اسکو ان نامون سے جو ہمنے اس فصل مین ذکر
کیے وصف کرنا اور پکارنا چاہے تو بہی جائز ہے لیکن دعا مین یون نہ کہے
اے ٹہٹہا اور مکر کرنے والے اے دہوکا دینے والے اے کینہ رکہنے والے اے غصہ کرنے والے
اے بدلا لینے والے اے دشمنی رکہنے والے اے نابود اور ہلاک کرنے والے کہ دعا مین ان
نامون سے خدا کو نہ پکارے اگرچہ گناہگارون کی سزا اور مقابلے مین انسے خدا کو
موصوف کرنا جائز ہے

دوسری فصل ان فرقون کے

بیان مین جو سیدہی راہ سے گمراہ ہین اور اصل اس باب مین وہ حدیث
ہے جو کثیر بیٹے عبد اللہ بیٹے عمرو بیٹے عوف سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
روایت کرتے ہین کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تم پہلے
لوگون کی راہ چلوگے قدم بقدم جو اُنہون نے پکڑی وہی تم
پکڑوگے اگر وے بالشت بہر چلے ہونگے تو تم بہی بالشت بہر چلوگے
اور اگر ہاتہ بہر چلے ہونگے تو تم بہی ہاتہ بہر چلوگے اور اگر وہ کلاچہ بہر
چلے ہونگے تو تم بہی کلاچہ بہر چلوگے یہان تک کہ اگر وے گوہ کے
سوراخ مین گہسے ہونگے تو تم بہی اُسمین گہسوگے تو خبردار ہو
البتہ بنی اسرائیل موسیٰ ع پر اکہتر فرقہ ہوے ایک فرقے کے سوا سب گمراہ تہے اور وہ اسلام
اور اُسکی جماعت ہے پہر وہ عیسے علیہ السلام پر بہتر فرقے ہوئے

كلها ضالة الا واحدة الاسلام وجماعتهم ثم انكم
تكونون على ثلثة وسبعين فرقة كلها ضالة الا
فرقة واحدة الاسلام وجماعتهم عن عبد الرحمن ابن
جبير بن نفير عن ابيه عن عوف بن مالك الاشجعي قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفترق امتي على
ثلثة وسبعين فرقة اعظمها فتنة . . . على
امتي الذين يقيسون الامور برايهم يحرمون الحلال
ويحلون الحرام وعن عبد الله بن زيد عن عبد الله
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
بني اسرائيل تفرقوا على احدى وسبعين فرقة كلها
في النار الا واحدة وستفترق امتي على ثلاثة و
سبعين فرقة كلها في النار الا واحدة قالوا وما
تلك الواحدة قال صلى الله عليه وسلم من كان على
مثل ما انا عليه واصحابي وهذا الافتراق الذي ذكره
النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن في زمان ابي بكر و
عمر وعثمان وعلي رض وانما كان ذلك بعد تقادم
السنين والاعوام وفوت الصحابة والتابعين الفقهاء
السبعة فقهاء المدينة وعلماء الامصار وفقهائها
قرنا بعد قرن وقبض العلم بموتهم الا شرذمة
قليلة وهم الفرقة الناجية فحفظ الله الدين بهم
لما روي عن عروة عن عبد الله بن عمر رض قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى لا ينزع العلم
من صدور الرجال بعد ان يعطيهم ولكن يذهب بالعلماء
فكلما ذهب بعالم ذهب بما معه من العلم حتى يبقى
من لا يعلم فيضلون ويضلون وفي لفظ اخر عن
عروة عن ابيه عن عبد الله بن عمر رض قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله لا يقبض العلم
انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض
العلماء حتى اذا لم يبق عالم اتخذ الناس رؤسا

سب گمراہ ہتی مگر ایک فرقہ کہ وہ اسلام اور انکی جماعت ہی پہر تم بہتر فرقے
ہو جاؤ گے سب گمراہ ہونگے مگر ایک فرقہ کہ وہ اسلام اور انکی جماعت ہے
اور عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہی وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے
اس نے عوف بن مالک سے روایت کی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی انمین زیادہ تر فتنہ انگیز میری امت
مین وہ لوگ ہونگے جو کامون مین اپنی رای سے قیاس کرینگے حلال چیز
کو حرام ٹھیراوینگے اور حرام کو حلال ٹھیراوینگے اور عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے
اسنے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقے ہوئے ایک فرقے کے سوا سب دوزخ
مین جاوینگے اور عنقریب میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی انمین
صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا باقی سب دوزخی ہونگے اصحاب نے
عرض کیا کہ وہ ناجی فرقہ کون ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگا اور یہ اختلاف جو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا نہ آپکے زمانے مین ہوا اور نہ ابوبکر رض اور
عمر رض اور عثمان رض اور علی رض کے زمانے مین (بلکہ) یہ تو سالہا سال
گذر جانے اور اصحاب اور تابعین اور مدینے کے ساتون فقہا اور اور شہرون
کے علما اور فقہا قرن بقرن مر جانے کے بعد اور انکی موت کے سبب
علم نہ رہنے سے یہ اختلاف پیدا ہوا مگر تھوڑی جماعت اور
یہی ناجی فرقہ ہے سو خدا نے انکے سبب دین کو قائم رکھا بدلیل اس روایت
کے جو عروہ سے روایت ہی اسنے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہا کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا علم کو عطا کرنے کے بعد لوگون
کے سینے سے نہین نکالے گا لیکن علما کی موت کے سبب اسکو لیجائیگا
سو جب کسی عالم کو لیجاویگا تو جو اسکے ساتھ علم ہوگا اسکو بھی لیجائیگا
یہان تک کہ بے علم لوگ رہ جاوینگے سو خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگون
کو بھی گمراہ کرینگے اور عروہ رض سے روایت ہی اس نے اپنے باپ عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت کی اس نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے سنا فرماتے تھے کہ خدا علم کو لوگون سے کھینچ کر نہین نکال لیگا لیکن
علم کو علما کی موت کے سبب قبض کرے گا یہان تک کہ جب کوئی
عالم نہین رہے گا تو لوگ بے علمون کو رئیس ٹھیراوینگے

جُهّالاً فَسُئِلُوا فَافْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا وَعَنْ
كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ
لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ
الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ
الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاۤءِ قِيْلَ
وَمَنِ الْغُرَبَاۤءُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ
مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ وَعَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
اِلَّا اَمَاتُوْا فِيْهِ سُنَّةً وَاَحْيَوْا بِدْعَةً وَعَنِ الْحَارِثِ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتَنَ فَقُلْنَا مَا الْمَخْرَجُ
مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ
هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَلْتَبِسُ بِهٖ
الْاَلْسُنُ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ اَنْ
قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ
وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو
عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً
بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ
وَرَمِضَتْ مِنْهَا الْجُلُوْدُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا
مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْصِيْكُمْ
بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ
مَنْ يَعِشْ مِنْ بَعْدِيْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ
بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاۤءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ
تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَ
مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثٍ بِدْعَةٌ وَّ
كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

پس پوچھے جاوینگے پس وہ جاہل پس فتوے دینگے بغیر جانے کے پس گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے اور روایت ہے کثیر بن عبداللہ بیٹے عوف سے اپنے باپ سے انہوں نے دادے سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپنے فرمایا تحقیق دین البتہ سمٹ جاویگا طرف حجاز کے جیسا سمٹتا ہے سانپ طرف سوراخ اپنے کے اور البتہ دریافت کرینگے دین کو حجاز سے مانند دریافت کرنے ہرنوں کے چوٹی پہاڑ سے تحقیق دین ظاہر ہوا غریب اور شتاب ہو جاویگا غریب پس خوشی ہووے غریبوں کو کہا گیا اور کون ہیں غریب فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ لوگ ہیں جو سنوارتے ہیں اس چیز کو جسکو بگاڑتے ہیں لوگ میری سنت سے پیچھے میرے اور روایت ہے عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے فرمایا پیغمبر خدا نے نہ آویگا لوگوں پر کوئی زمانہ مگر مارینگے اسمیں ایک سنت کو اور زندہ کرینگے ایک بدعت کو اور روایت ہے حارث سے حضرت علی بیٹے ابیطالبؓ سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنوں کا پس کہا ہمنے کیا ہے وجہ نکلنے کی اُن سے اے پیغمبر خدا. فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدائے تعالی کی کتاب وہی نصیحت حکمت والی ہے وہی راہ سیدہی اور وہ ایسی کتاب ہے کہ نہیں ملجاتیں ساتھ اسکے زبانیں یہہ وہ ہے کہ نہ باز رہے جن جب سنا انہوں نے اسکو اس سے کہا انہوں نے تحقیق ہمنے سنا قرآن عجیب جس نے کہا ساتھ اسکے اسنے سچ کہا اور جسنے حکم کیا ساتھ اسکے اسنے انصاف کیا اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے عمرو سے عرباض بیٹے ساریہ رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑہائی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز صبح کی پس نصیحت کی ہمکو نصیحت بہت ایسی کہ آنسوں بہائے اس سے آنکھوں نے اور ڈر گئے اس سے دل اور جل گئی اس سے چمڑے پس کہا ہمنے اے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا یہہ نصیحت رخصت کرنے والے کی ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت کرتا ہوں میں تمکو ساتھ ڈرنے خدا کے اور امیر کا حکم سننے اور اسکی فرمانبرداری کرنے کی اگرچہ ہووے غلام حبشی پس تحقیق جو شخص زندہ رہیگا میرے پیچھے دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو سنت میری اور سنت اپنے خلیفوں کی جو سیدہی راہ دکھانیوالے ہیں میرے پیچھے. چنگل مارو ساتھ اسکے اور پکڑو اسکو ساتھ داڑہوں کے اور بچو تم نئے کاموں سے. پس تحقیق ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے. اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ایما داع دعی الی الہدی فاتبع فلہ مثل اجر من اتبعہ لا ینقص من اجورہم شیئا وایما داع دعی الی الضلالۃ فاتبع فعلیہ مثل اوزار من اتبعہ لا ینقص من اوزارہم شیئا۔ فصل واما الفرق الضالۃ ... ثلث وسبعین فرقۃ عشرۃ اہل السنۃ والخوارج والشیعۃ والمعتزلۃ والمرجئۃ والمشبہۃ والجہمیۃ والضراریۃ والنجاریۃ والکلابیۃ فاہل السنۃ طائفۃ واحدۃ والخوارج خمس عشرۃ فرقۃ والمعتزلۃ ست فرق والمرجئۃ اثنتا عشرۃ فرقۃ والشیعۃ اثنتان وثلثون فرقۃ والجہمیۃ والنجاریۃ والضراریۃ والکلابیۃ کل واحدۃ فرقۃ واحدۃ والمشبہۃ ثلث فرق فجمیع ذلک ثلث وسبعون فرقۃ علی ما اخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما الفرقۃ الناجیۃ فہی اہل السنۃ والجماعۃ وقد بینا مذاہبہم واعتقادہم علی ما قدمنا ذکرہ وتسمی ہذہ الفرقۃ الناجیۃ القدریۃ والمعتزلۃ مجبرۃ لقولہا ان جمیع المخلوقات بمشیئۃ اللہ تعالی وقدرتہ وارادتہ وخلقہ وتسمیہا المرجئۃ شکاکیۃ لاستثنائہا فی الایمان یقول احدہم انا مؤمن ان شاء اللہ تعالی علی ما قدمنا بیانہ وتسمیہا الرافضۃ ناصبیۃ لقولہا باختیار الامام ونصبہ بالعقد وتسمیہا الجہمیۃ والنجاریۃ مشبہۃ لاثباتہا صفات الباری عز وجل من العلم والقدرۃ والحیوۃ وغیرہا من الصفات وتسمیہا الباطنیۃ حشویۃ لقولہا بالاخبار وتعلقہا بالآثار وما اسمہم الا اصحاب الحدیث اہل السنۃ علی ما بینا واما الخوارج فلہم اسامی والقاب سموا الخوارج لخروجہم علی علی بن ابی طالب وسموا حکمیۃ لانکارہم الحکمین ابا موسی الاشعری وعمرو بن العاص وقولہم لا حکم الا للہ لما حکم الحکمین وسموا

علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو بلانیوالا بلاوے طرف ہدایت کے پس تابعداری کیا جاوے پس واسطے اسکے ہے مانند ثواب اس شخص کے جو پیروی کرے اسکی نہیں کم کیا جاتا اُن کے ثواب سے کچھ اور جو بلانیوالا بلاوے طرف گمراہی کے پس پیروی کیا جاوے پس اسپر ہے مانند گناہ اُن لوگوں کی جو پیروی کریں اسکی نہیں کم کیا جاتا اُنکے گناہ سے کچھ۔ فصل پس اصل تہتر فرقوں کی دس فرقہ ہیں (۱) اہل سنت (۲) اور خارجی (۳) اور رافضی (۴) اور معتزلہ (۵) اور مرجیہ (۶) اور مشبہ (۷) اور جہمیہ (۸) اور ضراریہ (۹) اور نجاریہ (۱۰) اور کلابیہ۔ پس اہل سنت کا ایک گروہ ہے اور خارجیوں کے پندرہ فرقہ ہیں اور معتزلہ کے چھ فرقہ ہیں اور مرجیہ کے بارہ فرقہ ہیں۔ اور شیعہ کے بتیس فرقہ ہیں۔ اور جہمیہ اور نجاریہ اور ضراریہ اور کلابیہ ہر ایک ان سے ایک فرقہ ہے۔ اور مشبہ کے تین فرقہ ہیں پس یہ سب تہتر (۷۳) فرقہ ہیں۔ چنانچہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی خبر دی ہے اور اسپر فرقہ نجات پانیوالا پس یہی ہیں اہل سنت وجماعت اور تحقیق بیان کیا ہمنے انکا مذہب اور اعتقاد اس طریق پر جو پہلے ہم اسکا ذکر کر چکے ہیں اور نام رکھتے ہیں اس فرقہ ناجیہ کا قدریہ اور معتزلہ مجبرہ اسلئے قائل ہوئے اس فرقہ ناجیہ کے اسبات کا تحقیق ساری مخلوقات خدا کی مشیت اور قدرت اور ارادے اور اسکی پیدایش سے ہے اور نام رکھتے ہیں اس فرقہ ناجیہ کا مرجیہ واسطے کہنے انکے کہ انشاء اللہ ایمان میں کہتا ہے ایک انکا کہ میں ایمان لانیوالا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ ہم پہلے اسکا بیان کر چکے ہیں . . . . . اور نام رکھتے ہیں اس فرقہ ناجیہ کا رافضی ناصبیہ واسطے قائل ہونے انکے ساتھ اختیار اور مقرر کرنے امام کو ساتھ عقد کا اہل اسلام کے اور نام رکھتے ہیں انکا جہمیہ اور نجاریہ مشبہ واسطے ثابت کرنے اس فرقہ ناجیہ کے خدا کی صفتوں کو علم اور قدرت اور حیات اور غیر انکا صفتوں سے اور نام رکھتے ہیں انکا فرقہ باطنیہ حشویہ واسطے انکے قائل ہونیکی ساتھ حدیثوں کے عمل کرنیکی ساتھ آثار صحابہ کے اور انکا کوئی نام نہیں ہے مگر اصحاب حدیث اور اہل سنت چنانچہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اوپر فرقہ خوارج کا پس واسطے انکے کئی نام اور لقب ہیں نام رکھے گئے ہیں خوارج واسطے انکے نکلنے کے حضرت علی پر اور نام رکھے گئے ہیں حکمیہ واسطے انکو انکار کرنیکے دو حاکموں ابو موسے اشعری اور عمرو بن عاص کا اور واسطے انکے کہنے کے کہ نہیں حکم مگر واسطے خدا کے کہ حاکم بنایا علی نے دو حاکموں کو

أيضا حرورية لأنهم نزلوا بحروراء وهو موضع و
سموا شراة لقولهم شرينا أنفسنا في الله أي بعناها
بثواب الله ورضاه وسموا مارقة لمروقهم من الدين
وقد وصفهم النبي صلى الله عليه وسلم بأنهم يمرقون
من الدين كما يمرق السهم من الرمية ثم لا يعودون
فيه فهم الذين فرقوا بين الدين والإسلام وفارقوا
الملة وشردوا عنها وعن الجماعة وضلوا عن سواء
الهدى وسبيل وخرجوا عن السلطان وسلوا السيف
على الأئمة واستحلوا دماءهم وأموالهم وكفروا
من خالفهم ويشتمون أصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم وأصهاره ويتبرؤون منهم ويرمونهم
بالكفر والعظائم ويرون خلافهم ولا يؤمنون
بعذاب القبر ولا الحوض ولا الشفاعة ولا يخرجون
أحدا من النار ويقولون من كذب كذبة أو أتى
صغيرة أو كبيرة من الذنوب فمات من غير توبة
فهو كافر وفي النار مخلد ولا يرون الجماعة إلا خلف
إمامهم ويرون تأخير الصلوة عن وقتها والصوم
قبل رؤية الهلال والفطر مثل ذلك والنظر و
النكاح بغير ولي ويرون المتعة والدرهم بالدرهمين
يدا بيد حلالا ولا يرون الصلوة في الخفاف ولا المسح
عليها ولا طاعة السلطان ولا خلافة قريش و
أكثر ما يكون الخوارج بالجزيرة وعمان والموصل
وحضرموت ونواحي العرب والذي وضع لهم
الكتب عبد الله بن زيد ومحمد بن حرب ويحيى بن
كامل وسعيد بن هارون فهم خمس عشرة فرقة
منهم النجدات نسبوا إلى نجدة بن عامر الحنفي
من اليمامة وهم أصحاب عبد الله بن ناصر ذهبوا
إلى من كذب كذبة أو أتى صغيرة وأصر عليها فهو
مشرك وإن زنى وإن سرق وشرب الخمر من غير إصرار فهو

حروریہ اسواسطے کہ تحقیق یہ نازل ہوئی تھی حروراء مین اور وہ ایک جگہ ہے
اور نام رکھے جاتے ہین شراة واسطے انکے کہنے کے بیچڈالا ہمنے اپنی جانونکو خدا کے
رستہ مین بدلے خدا کی ثواب اور رضامندی کی اور نام رکھے جاتے ہین مارقہ واسطے انکے
نکلنے کے دین سے اور تحقیق بیان کیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال انکا ساتھ اسکے
کہ تحقیق نکلینگے دین سے جیسے کہ نکلتا ہے تیر شکار سے پھر لوٹ کر اسمین نہ آئینگے
پس یہ وہ لوگ ہیں جو نکلتے ہین دین اور اسلام سے اور جدا ہوئے ہیں
ملت سے اور بھاگ گئے ہیں اس سے اور جماعت سے اور گم ہوئے ہیں سیدھی راہ
سے اور نکلتے ہین بادشاہ سے اور کھینچا انہون نے تلوار ونکو
اماموں پر اور حلال جانا انہون نے انکے خونون کو اور مالونکو اور کافر کہا
انہوں نے انکو جو انکے مخالف ہوئے اور گالی دیتے ہین اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اصحاب پر اور آپ کے قریبون کو اور بیزار ہوتے ہیں انسے اور نسبت کرتے ہین انکو
ساتھ کفر اور کبیرے گناہون کے اور جائز رکھتے ہین انکے خلاف کو اور نہین ایمان لاتے
ساتھ عذاب قبر کے اور نہ ساتھ حوض کے اور نہ ساتھ شفاعت کے اور نہیں نکالتے
کسی کو دوزخ سے اور کہتے ہین جو شخص جھوٹ بولے ایک دفعہ یا آوے
صغیرے یا کبیرے کو گناہون سے پس مرجاوے بغیر توبہ کے پس وہ
کافر ہے اور دوزخ مین ہے ہمیشہ اور نہین درست رکھتے ہین جماعت مگر
پیچھے امام اپنے کے اور درست رکھتے ہین تاخیر کرنے نماز کو اسکے وقت سے اور روزے
کو پہلے دیکھنے چاند کے اور روزہ کھولنے کو اسیطرح اور درست رکھتے ہین نظر کرنیکو
اور نکاح کرنیکو بغیر ولی کے اور دیکھتے ہین نکاح متعہ اور بیع کرنی ایک درم کی ساتھ
دو درم کے دست بدست حلال اور نہین درست رکھتے نماز کو موزونمین اور نہ مسح کرنیکو
اوپر اور نہ بادشاہ کی فرمانبرداری کو اور نہ خلافت قریش کو اور اکثر ہونا
خوارج کا ان جگہون مین ہے جزیرہ اور عمان اور موصل اور
حضرموت اور گرد نواح عرب کے اور وہ شخص جنہون نے بنائی ہیں
واسطے انکے کتابین یہ ہین عبداللہ بیٹا زید کا اور محمد بیٹا حرب کا اور یحیی
بیٹا کامل کا اور سعید بیٹا ہارون کا پس یہ لوگ پندرہ فرقہ مین ایک
ان مین سے نجدات ہین نسبت کئے گئے ہین طرف نجدہ بیٹے عامر کے جو قبیلے
حنفیہ سے ہے یمامہ سے اور یہ اصحاب عبداللہ بیٹے ناصر کے ہین گئے ہین
طرف اسبات کے کہ تحقیق جو شخص جھوٹ بولے ایکدفعہ یا آوے گناہ صغیرے کو
اور اصرار کرے پس وہ مشرک ہے اگر زنا کرے اور چوری کرے اور پیوے شراب بغیر اصرار کرنیکے

عَلِمَ بِهَا فَهُوَ مُسْلِمٌ وَاَنَّهُ لَا يَحْتَاجُ اِلَى اِمَامٍ اِنَّمَا الْوَاجِبُ
الْعِلْمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَحَسْبُ وَمِنْهُمُ الْاَزَارِقَةُ وَهُمْ اَصْحَابُ
نَافِعِ بْنِ الْاَزْرَقِ ذَهَبُوا اِلَى اَنَّ كُلَّ كَبِيْرَةٍ كُفْرٌ وَاَنَّ
الدَّارَ دَارُ كُفْرٍ يَعْنِيْ وَاَنَّ اَبَا مُوْسٰى وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَفَرَا بِاللّٰهِ
حِيْنَ حَكَّمَهُمَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي النَّظَرِ فِي الْاَصْلِحِ
الْمُرْعِيَّةِ وَيَرَوْنَ اَيْضًا قَتْلَ الْاَطْفَالِ يَعْنِيْ اَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ
وَيُحَرِّمُوْنَ الرَّجْمَ وَلَا يَحُدُّوْنَ قَاذِفَ الْمُحْصِنِ وَيَحُدُّوْنَ
قَاذِفَ الْمُحْصَنَاتِ وَمِنْهُمُ الْفُدَيْكِيَّةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى ابْنِ
فُدَيْكٍ وَمِنْهُمُ الْعَطَوِيَّةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى الْعَطِيَّةِ بْنِ الْاَسْوَدِ
وَمِنْهُمُ الْعَجَارِدَةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَجْرَدٍ وَهُمْ
فِرَقٌ كَثِيْرَةٌ وَهُمُ الْمَيْمُوْنِيَّةُ جَمِيْعًا يُجِيْزُوْنَ بَنَاتِ الْبَنِيْنَ
وَبَنَاتِ الْبَنَاتِ وَبَنَاتِ الْاَخَوَاتِ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ سُوْرَةَ
يُوْسُفَ لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَمِنْهُمُ الْحَازِمِيَّةُ تَفَرَّدَتْ
بِاَنَّ الْوِلَايَةَ وَالْعَدَاوَةَ صِفَتَانِ فِيْ ذَاتِهِ تَعَالٰى وَ
تَشَعَّبَتْ مِنَ الْحَازِمِيَّةِ الْمَعْلُوْمِيَّةُ فَذَهَبُوْا اِلَى اَنَّ مَنْ
لَمْ يَعْلَمِ اللّٰهَ بِاَسْمَائِهِ فَهُوَ جَاهِلٌ وَنَفَوْا اَنْ تَكُوْنَ
الْاَفْعَالُ خَلْقًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَاَنْ تَكُوْنَ الْاِسْتِطَاعَةُ مَعَ
الْفِعْلِ وَمِنْ اَصْلِ الْخَمْسِ عَشْرَةَ الْمَجْهُوْلِيَّةُ وَهِيَ
تَقُوْلُ اَنَّ مَنْ عَلِمَ اللّٰهَ بِبَعْضِ اَسْمَائِهِ فَهُوَ عَالِمٌ بِهٖ غَيْرُ
جَاهِلٍ وَمِنْهُمُ الصَّلْتِيَّةُ وَهِيَ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى عُثْمَانَ بْنِ
الصَّلْتِ وَادَّعَتْ اَنَّ مَنِ اسْتَجَابَ لَنَا وَاَسْلَمَ وَلَهُ
طِفْلٌ فَلَيْسَ لَهُ اِسْلَامٌ حَتّٰى يُدْرِكَ وَنَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ
فَيَقْبَلَهُ وَمِنْهُمُ الْاَخْنَسِيَّةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى رَجُلٍ يُقَالُ
لَهُ الْاَخْنَسُ ذَهَبُوْا اِلَى اَنَّ السَّيِّدَ يَاْخُذُ مِنْ زَكٰوةِ
عَبْدِهٖ وَيُعْطِيْهِ مِنْ زَكٰوتِهٖ اِذَا احْتَاجَ وَافْتَقَرَ وَمِنْهُمُ
الظَّفَرِيَّةُ وَالْحَفْصِيَّةُ طَائِفَةٌ مُتَشَعِّبَةٌ مِنْهَا يَزْعُمُوْنَ
اَنَّ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ وَكَفَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنْ رَسُوْلٍ وَجَنَّةٍ
وَنَارٍ وَفَعَلَ سَائِرَ الْجِنَايَاتِ مِنْ قَتْلِ النَّفْسِ
وَاسْتِحْلَالِ الزِّنَا فَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الشِّرْكِ وَاِنَّمَا

اسپر پس وہ مسلمان ہے اور یہ کہ تحقیق نہیں حاجت ہے لوگوں کو طرف امام کے
نہیں واجب مگر علم ساتھ اللہ کی کتاب کے پس بس اور بعض انمیں سے ازارقہ ہیں اور وہ
اصحاب ہیں نافع بیٹے ازرق کے گئے ہیں طرف اسبات کی کہ تحقیق ہر گناہ کبیرہ
کفر ہے اور یہ کہ تحقیق دنیا دار کفر ہے اور یہ کہ تحقیق ابوموسے اور عمرو بیٹے عاص
نے کفر کیا ساتھ خدا کے جبکہ حاکم بنایا تھا انکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے درمیان اپنے اور
درمیان حضرت معاویہ کے نظر کرنے میں ایک او لائق میں واسطے رعیت کے اور
جائز رکھتے ہیں بھی لڑکوں کو قتل کرنا یعنی اولاد مشرکین کی اور حرام جانتے ہیں
سنگسار کرنے زنا کرنے والے کو اور نہیں حد مارتے زنا کی تہمت لگانیوالے کو
اور بعض انمیں سے فدکیہ ہیں نسبت کیے گئے طرف بیٹے فدیک کی اور بعض انمیں سے عطویہ
ہیں نسبت کیے گئے ہیں طرف عطیہ بیٹے اسود کی اور بعض انمیں سے اجاردہ ہیں نسبت
کیے گئے ہیں طرف عبدالرحمن بن عجرد کی اور یہ بہت فرقے ہیں اور یہ سب میمونیہ
ہیں درست رکھتے ہیں نکاح کرنیکو پوتیوں اور نواسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں
سے اور کہتے ہیں تحقیق سورہ یوسف قرآن سے نہیں ہے اور بعض انمیں سے
حازمیہ ہیں جدا ہوئے ہیں دوسرے فرقوں سے ساتھ اسبات کے کہ تحقیق دوستی
اور دشمنی دو صفتیں ہیں خدا تعالی کی ذات میں اور جدا ہوئے ہیں حازمیہ سے
معلومیہ پس گئے ہیں طرف اسبات کی کہ تحقیق جو شخص نہ جانے خدا کو ساتھ اسکے ناموں
کے پس وہ شخص جاہل ہے اور نفی کی ہے انہوں نے اسکی کہ ہووے افعال بندوں کے
خدا تعالی کی پیدایش اور یہ کہ ہووے قدرت ساتھ فعل کے اور پندرہ فرقے کی اصل سے ایک فرقہ
مجہولیہ اور یہ فرقہ کہتے ہیں کہ تحقیق جو شخص جانے خدا تعالی کو ساتھ اُسکے بعض ناموں
کے پس وہ جاننے والا ہے اسکو جاہل نہیں ہے اور بعض انمیں سے صلتیہ ہیں اور یہ نسبت کیے گئے
طرف عثمان بیٹے صلت کی اور دعوے کیا ہے اُنہوں نے کہ تحقیق جو شخص قبول کرے
ہمکو اور اسلام لاوے اور اسکا لڑکا ہووے پس نہیں ہے واسطے اسکے اسلام یہانتک کہ وہ
بالغ ہووے اور بلاویں ہم اسکو طرف اسلام کے پس قبول کرے اسکو اور بعض انمیں
سے فرقہ اخنسیہ ہیں نسبت کیے گئے ہیں طرف ایک شخص کے جو کہا جاتا ہے اسکو
اخنس پس گئے یہ طرف اسکی کہ تحقیق مالک لیوے اپنے غلام کی زکوۃ سے اور
دیوے اسکو زکوۃ اپنی سے جب محتاج اور تنگدست ہووے اور بعض
انمیں سے ظفریہ ہیں اور حفصیہ ایک گروہ ہے ظفریہ سے نکلا ہے اُن
سے کہتے ہیں کہ تحقیق جو شخص پہچانے خدا کو اور کفر کرے ساتھ اسکے جو سوا خدا
کے ہے پیغمبر اور بہشت اور دوزخ سے اور کرے سب گناہ جان کے مارڈالنے اور
حلال جاننے زنا کے پس وہ پاک ہے شرک سے

وَاِنَّمَا الشِّرْكُ مَنْ جَهِلَ اللّٰهَ وَاَنْكَرَهٗ فَحَسْبُ وَيَزْعُمُوْنَ
اَنَّ الْحَيْرَانَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ
هُوَ عَلِيٌّ وَحِزْبُهٗ وَاَصْحَابُهٗ يَدْعُوْنَ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا
وَهُمْ اَهْلُ النَّهْرَوَانِ وَمِنْهُمُ الْاَبَاضِيَّةُ زَعَمُوْا
اَنَّ جَمِيْعَ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ اِيْمَانٌ
وَاَنَّ كُلَّ كَبِيْرَةٍ فَهُوَ كُفْرُ نِعْمَةٍ لَا كُفْرُ شِرْكٍ
وَمِنْهُمُ النَّبْهَسِيَّةُ فَهُوَ مَنْسُوْبَةٌ اِلٰى اَبِيْ بَيْهَسٍ
تَفَرَّدُوْا فَزَعَمُوْا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُوْنُ مُسْلِمًا حَتّٰى
يَعْلَمَ جَمِيْعَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ بِعَيْنِهٖ
وَبِنَفْسِهٖ وَمِنَ النَّبْهَسِيَّةِ مَنْ يَقُوْلُ كُلُّ مَنْ وَاقَعَ
ذَنْبًا حَرَامًا عَلَيْهِ لَيْسَ يَكْفُرُ حَتّٰى يُرْفَعَ اِلَى السُّلْطَانِ
فَيَحُدَّهٗ عَلَيْهِ فَيُحْكَمُ بِالْكُفْرِ وَمِنْهُمُ الشِّمْرَاخِيَّةُ
مَنْسُوْبَةٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّمْرَاخِ فَزَعَمَ اَنَّ
قَتْلَ الْاَبَوَيْنِ حَلَالٌ وَكَانَ حِيْنَ ادَّعٰى ذٰلِكَ
فِيْ دَارِ التَّقِيَّةِ فَتَبَرَّاَتْ مِنْهُ الْخَوَارِجُ بِذٰلِكَ
وَمِنْهُمُ الْبِدْعِيَّةُ قَوْلُهَا كَقَوْلِ الْاَزَارِقَةِ ف
تَفَرَّدَتْ بِاَنَّ الصَّلٰوةَ رَكْعَتَانِ بِالْغَدَاةِ وَرَكْعَتَانِ
بِالْعَشِيِّ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ
النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ
وَاتَّفَقَتْ مَعَ الْاَزَارِقَةِ عَلٰى جَوَازِ سَبْيِ النِّسَاءِ وَ
قَتْلِ الْاَطْفَالِ مِنَ الْكُفَّارِ مُطْلَقًا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تَذَرْ
عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا وَاتَّفَقَتْ جَمِيْعُ الْخَوَارِجِ
عَلٰى كُفْرِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَجْلِ التَّحْكِيْمِ وَعَلٰى كُفْرِ
مُرْتَكِبِ الْكَبِيْرَةِ اِلَّا النَّجَدَاتِ فَاِنَّهُمْ لَمْ يُوَافِقُوْهُمْ عَلٰى
ذٰلِكَ **فَصْلٌ** وَاَمَّا الشِّيْعَةُ فَلَهُمْ اَسَامِيْ مِنْهَا
الشِّيْعَةُ وَالرَّافِضَةُ وَمِنْهُمُ الْغَالِيَةُ وَمِنْهُمُ الطَّيَّارَةُ
وَاِنَّمَا قِيْلَ لَهَا الشِّيْعَةُ لِاَنَّهَا تَشَيَّعَتْ عَلِيًّا
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفَضَّلُوْهُ عَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ
وَقِيْلَ لَهَا الرَّافِضَةُ لِرَفْضِهِمْ اَكْثَرَ الصَّحَابَةِ

اور نہیں مشرک ہی مگر جو شخص کہ جاہل ہو خدا سے اور انکار کرے اسکا پس بس
اور کہتے ہیں کہ تحقیق حیران جسکو ذکر کیا ہے خدا تعالےٰ نے قرآن میں وہ علی
ہے اور اسکا گروہ اور اسکے اصحاب بلاتے ہیں اسکو طرف ہدایت کی آ ہمارے پاس
اور وہ نہروان والے ہیں اور بعض انمیں سے فرقہ اباضیہ ہیں کہتے ہیں کہ تحقیق
تمام چیز جسکو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اپنی خلقت پر وہ ایمان ہے اور یہ کہ تحقیق
جو کبیرہ گناہ ہے پس وہ کفر نعمت ہے نہ کفر شرک اور بعض ان میں سے نہسیہ
ہیں پس وہ منسوب ہیں طرف ابی نہس کے جدا ہوئے ہیں دوسرے فرقوں سے
پس کہا انہوں نے تحقیق آدمی نہیں ہوتا مسلمان یہانتک کہ جان لیوے
تمام اس چیز کو جسکو خدا نے حلال کیا ہے اسپر اور تمام اس چیز کو جسکو خدا نے اسپر حرام
کیا ہے خاص اسپر اور فرقہ نہسیہ سے بعضے ایسے ہیں جو کہتے ہیں جو شخص کرے گناہ
کو تو اسپر حرام ہے کافر نہیں ہے یہانتک کہ اٹھایا جاوے طرف بادشاہ کی پس حد مارے
اسکو اسپر پس اسوقت حکم کیا جاوے ساتھ کفر کے اور بعض انمیں سے شمراخیہ ہیں نسبت
کئے گئے ہیں طرف عبد اللہ بیٹے شمراخ کے پس زعم کیا ہے اسنے کہ تحقیق قتل کرنا باپ
کا حلال ہے اور جب دعویٰ کیا تھا اسنے اسکا دار تقیہ میں پس بیزار ہوگئے اس سے
خوارج بسبب اسکے اور بعض انمیں سے بدعیہ ہیں قول انکا مانند قول ازارقہ کی
ہے اور جدا ہوئے ہیں ساتھ اسکے کہ تحقیق نماز دو رکعت ہے صبح میں اور دو رکعت
ہیں زوال کے بعد میں واسطے قول خدا غالب بزرگ کے اور قائم کر تو نماز کو دن کی دو طرف
میں اور نزدیک میں رات سے تحقیق نیکیاں لے جاتی ہیں برائیوں کو اور اتفاق
کیا ہے انہوں نے ساتھ ازارقہ کے اوپر جواز قید کرنے کفار کی عورتوں کو
اور قتل کرنے انکی اولاد کو غارت کرکے واسطے فرمانے خدا تعالیٰ کے نہ چھوڑ تو زمین پر
کافروں سے کسی پھرنے والے کو اور سب خارجیوں نے اتفاق کیا ہے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے کفر پر واسطے حاکم بنانے ان کے ابو موسیٰ اور عمرو کو درمیان اپنے اور
معاویہ کے اور اتفاق کیا ہے انہوں نے گناہ کبیرہ کرنے والے کے کفر پر مگر فرقہ نجدات
پس تحقیق وہ نہیں موافق ہوتے انکے اس حکم پر **فصل** اور اسپر شیعہ پس واسطے
ان کے کئی نام ہیں بعض انمیں سے شیعہ اور رافضیہ اور بعض انمیں سے غالیہ اور
بعض ان میں سے طیارہ اور نہیں کہا گیا واسطے انکے شیعہ مگر واسطے اسکے
کہ تحقیق انہوں نے پیروی کی ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور فضیلت
دی ہے انہوں نے انکو سب صحابہ پر اور کہا گیا ہے واسطے انکے رافضہ
واسطے انکے چھوڑنے اکثر صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو

وَاِمَامَةَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقِيلَ سُمُّوا الرَّوَافِضَ لِرَفْضِهِمْ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ لَمَّا تَوَلَّى اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ بِاِمَامَتِهِمَا وَقَالَ زَيْدٌ رَفَضُونِي فَسُمُّوا رَافِضَةً وَقِيلَ اِنَّ الشِّيعِيَّ مَنْ لَا يُفَضِّلُ عُثْمَانَ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالرَّافِضِيُّ مَنْ فَضَّلَ عَلِيًّا عَلَى عُثْمَانَ رض وَمِنْهُمُ الْقَطْعِيَّةُ لِقَطْعِهِمْ عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْهُمُ الْغَالِيَةُ لِغُلُوِّهِمْ فِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَوْلِهِمْ فِيهِ بِمَا لَا يَلِيقُ مِنْ صِفَاتِ الرُّبُوبِيَّةِ وَالنُّبُوَّةِ وَالَّذِينَ صَنَّفُوا كُتُبَهُمْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَنْصُورِ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ وَاَبُو عِيسَى الْوَرَّاقُ وَابْنُ الرَّاوَنْدِيِّ وَالْمَنِيحِيُّ وَاَكْثَرُ مَا يَكُونُونَ فِيهِ مِنْ بِلَادِ قُمٍّ وَقَاشَانَ وَبِلَادِ اِدْرِيسَ وَالْكُوفَةِ

فَصْلٌ وَاَمَّا الرَّافِضَةُ فَهُمْ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ الْغَالِيَةُ وَالزَّيْدِيَّةُ وَالرَّافِضَةُ اَمَّا الْغَالِيَةُ فَيَتَفَرَّقُ مِنْهَا اِثْنَتَا عَشْرَةَ فِرْقَةً مِنْهَا الْبَيَانِيَّةُ وَالطَّيَّارِيَّةُ وَالْمَنْصُورِيَّةُ وَالْمُغِيرِيَّةُ وَالْخَطَّابِيَّةُ وَالْمُعَمَّرِيَّةُ وَالْبَزِيغِيَّةُ وَالْمُفَضَّلِيَّةُ وَالْمُتَنَاسِخَةُ وَالشَّرِيعِيَّةُ وَالسَّبَئِيَّةُ وَالْمُفَوِّضَةُ وَاَمَّا الزَّيْدِيَّةُ فَتَتَشَعَّبُ سِتَّ شُعَبٍ مِنْهَا الْجَارُودِيَّةُ وَالسُّلَيْمَانِيَّةُ وَالتَّبْرِيَّةُ وَالنُّعَيْمِيَّةُ وَالْيَعْقُوبِيَّةُ وَالسَّادِسَةُ لَا يُنْكِرُ الرَّجْعَةَ وَيَتَبَرَّؤُنَ مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رض وَاَمَّا الرَّافِضَةُ فَتَفَرَّقَتْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ الْقَطْعِيَّةُ وَالْكَيْسَانِيَّةُ وَالْكَرِبِيَّةُ وَالْعُمَيْرِيَّةُ وَالْمُحَمَّدِيَّةُ وَالْحُسَيْنِيَّةُ وَالنَّاوُوسِيَّةُ وَالْاِسْمَاعِيلِيَّةُ وَالْقَرَامِطَةُ وَالْمُبَارَكِيَّةُ وَالشُّمَيْطِيَّةُ وَالْعَمَّارِيَّةُ وَالْمَمْطُورِيَّةُ وَالْمُوسَوِيَّةُ وَالْاِمَامِيَّةُ وَالَّذِي اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ طَوَائِفُ الرَّافِضَةِ وَفِرَقُهَا اِثْبَاتُ الْاِمَامَةِ عَقْلًا وَاَنَّ الْاِمَامَةَ نَصٌّ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مَعْصُومُونَ مِنَ الْاٰفَاتِ مِنَ الْغَلَطِ وَالسَّهْوِ وَالْخَطَاءِ وَمِنْ ذٰلِكَ اِنْكَارُهُمْ اِمَامَةَ الْمَفْضُولِ وَالْاِخْتِيَارِ الَّذِي قَدَّمْنَاهُ فِي ذِكْرِ الْاَئِمَّةِ وَمِنْ ذٰلِكَ تَفْضِيلُهُمْ عَلِيًّا عَلَى جَمِيعِ الصَّحَابَةِ

اور امامت حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کو اور کہا گیا ہے نام رکھے گئے ہیں رافضی واسطے انکے چھوڑ دینے زید بیٹے علی کو جبکہ والی جانا اس نے حضرت ابی بکر اور حضرت عمر کو اور قائل ہو گیا ساتھ انکی امامت کے اور کہا زید نے چھوڑ دیا انہوں نے مجھکو پس نام رکھے گئے رافضہ اور کہا گیا ہے کہ تحقیق شیعی وہ شخص ہے جو نہ فضیلت دیوے حضرت عثمان کو حضرت علی پر اور رافضی وہ ہے جو فضیلت دیوے حضرت علی کو اوپر حضرت عثمان کے اور بعض انمین سے قطعیہ ہیں واسطے قطع کرنے انکے موسیٰ بیٹے جعفر کے اور بعض انمیں سے غالیہ ہیں واسطے انکے غلو کرنے کے حضرت علی کی شان میں اور واسطے انکے کہنے کے انکی شان میں وہ چیز جو نہیں لائق ہے خدا اور پیغمبر کی صفات سے اور جنہوں نے کتابیں تصنیف کی ہیں یہ لوگ ہیں ہشام بن حکم اور علی بن منصور اور ابو الاحوص اور حسین بن سعید اور فضل بن شاذان اور ابو عیسی وراق اور ابن راوندی اور اکثر شہر جنمیں یہ لوگ انمین بستے ہیں یہ ہیں قم اور قاشان اور بلاد ادریس اور کوفہ

فصل اور لیکن رافضی پس انکے تین گروہ ہیں غالیہ اور زیدیہ اور رافضیہ لیکن غالیہ سو ہوتے ہیں جدا انمیں سے بارہ فرقے بعض ان سے بیانیہ اور طیاریہ اور منصوریہ اور مغیریہ اور خطابیہ اور معمریہ اور بزیعیہ اور مفضلیہ اور متناسخہ اور شریعیہ اور سبئیہ اور مفوضہ ہیں۔ اور لیکن زیدیہ جدا ہوئی ہیں چھے شاخیں۔ انمین سے ہیں جارودیہ اور سلیمانیہ اور تبریہ اور نعیمیہ اور یعقوبیہ اور چھٹا فرقہ منکر نہیں ہے آدمی کے واپس آنیکا طرف دنیا کے اور بیزار ہوتے ہیں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہم سے۔ اور لیکن رافضی پس جدا ہوئے ہیں چودہ فرقہ قطعیہ اور کیسانیہ اور کربیہ اور عمریہ اور محمدیہ اور حسینیہ اور ناوسیہ اور اسماعیلیہ اور قرامطیہ اور مبارکیہ اور سمیطیہ اور عماریہ اور ممطوریہ اور موسویہ اور امامیہ اور وہ چیز جس پر اتفاق کیا ہے رافضہ کے گروہوں نے۔ اور فرقوں نے ثابت کرنا امامت کرنے کا ساتھ عقل کے اور یہ کہ تحقیق امامت ثابت ہے ساتھ نص کے اور یہ کہ تحقیق امام پاک ہیں آفتوں سے غلطی سے اور سہو سے اور خطا سے احکام میں اور انکے احکام متفقہ سے ہے انکار کرنا انکا مفضول کی امامت کا باوجود فاضل کے اور مختار سے وہ جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اماموں کے ذکر میں اور انکے احکام

وتنصيصهم على امامته بعد النبي صلى الله عليه وسلم
وتبرئهم من ابي بكر وعمر وغيرهما من الصحابة
الا نفرا منهم سوى ما حكي عن الزيدية فانهم خالفوهم
في ذلك ومن ذلك ايضا زعمهم ان الامة ارتدت
بتركهم امامة علي الا ستة نفر منهم علي وعمار
والمقداد ابن الاسود وسلمان الفارسي ورجلان
آخران ومن ذلك قولهم ان للامام ان يقول
لست بامام في حال التقية وان الله لا يعلم
ما يكون قبل ان يكون وان الاموات يرجعون
الى الدنيا قبل يوم الحساب الا الغالية منهم فانها
زعمت بان لا حساب ولا حشر ومن ذلك ان الامام
يعلم كل شيء ما كان وما يكون من امر الدنيا والدين
حتى عدد الحصى وقطر الامطار وورق الاشجار
وان الائمة تظهر على ايديهم المعجزات كالانبياء
عليهم السلام وقال الاكثرون منهم ان من حارب
عليا فهو كافر بالله عز وجل واشياء ذكرناها
غير ذلك واما الذي انفردت فيه عن كل فرقة
فمنهم الغالية وقد ادعت ان عليا افضل من الانبياء
صلوات الله عليهم اجمعين وادعت انه ليس
بمدفون في التراب كبقية الصحابة رضي الله تعالى
عنهم بل هو في السحاب يقاتل اعداءه تعالى من
فوق السحاب وانه كرم الله وجهه يرجع في آخر
الزمان يقتل مبغضيه واعداءه وان عليا و
سائر الائمة لم يموتوا بل هم باقون الى ان تقوم
الساعة ولا يتطرق عليهم الموت وادعت ايضا
ان عليا نبي وان جبرئيل عليه السلام غلط في
نزول الوحي عليه وادعت ايضا ان عليا كان الها
عليهم لعنة الله وملائكته وسائر خلقه الى يوم الدين وقلع
آثارهم وأباد خضراءهم ولا جعل منهم في الارض

اور دعویٰ نص کا کرنا انکا حضرت علی کی امامت پر بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد اور بیزار ہونا انکا حضرت ابی بکر اور عمر اور انکے غیر سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
کے یاروں سے مگر چند صحابہ کو قبول کرتے ہیں سوا اسکے جو حکایت کیگئی ہے فرقہ زیدیہ سے
پس تحقیق یہ فرقہ انکے مخالف ہوئے ہیں اسمین اور نیز انکے احکام متفقہ سے ہے دعویٰ
کرنا انکا یہ کہ تحقیق امت مرتد ہوگئی ہے بسبب انکے ترک کرنیکے حضرت علی کی امامت
کو مگر چھ آدمی اور وہ یہ ہیں صحابہ علی اور عمار اور مقداد بن اسود اور سلمان
فارسی اور دو شخص اور انکے احکام متفقہ سے ہے کہنا انکا یہ کہ تحقیق امام کو
درست ہے یہ کہ کہے میں امام نہیں ہوں تقیہ کی حالت میں اور یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ
نہیں جانتا ہے چیز کو پہلے اسکو ہونے کے اور یہ کہ تحقیق مردے البتہ پھر آئینگے طرف دنیا کی پہلے
حساب کے دن کے مگر غالیان پس تحقیق انہوں نے گمان کیا ہے کہ نہیں ہے حساب اور
نہیں اٹھنا اور انکے احکام متفقہ سے یہ ہے کہ تحقیق امام جانتا ہے
ہر چیز کو جو ہوئی ہے اور جو ہوگی دنیا اور دین کے امر سے یہانتک
کہ گنتی کنکروں کی اور قطرے بارش کے اور پتے درختوں کی
اور یہ کہ تحقیق اماموں کے ہاتھ پر معجزے ظاہر ہوتے ہیں مانند
پیغمبروں کے اوپر خدا کا سلام ہو اور اکثر نے انمیں سے کہا کہ جس نے
حضرت علی سے لڑائی کی ہے پس وہ کافر ہے ساتھ خدائے غالب
اور بزرگ کے اور کئی چیزیں ذکر کیا ہے انہوں نے انکو سوا اسکے
لیکن وہ چیز جسمیں جدا ہوئی ہیں ہر گروہ سے پس بعض انکے غالیہ ہیں اور تحقیق
انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ تحقیق حضرت علی سب پیغمبروں سے بہتر ہیں خدا کی رحمتیں اوپر اور دعویٰ
کیا ہے انہوں نے یہ کہ تحقیق حضرت علی مٹی میں دفن نہیں کئے گئے باقی صحابہ کی طرح
راضی ہو اللہ تعالیٰ انسے بلکہ وہ بادل میں ہیں لڑائی کرینگے اپنے دشمنوں سے بادل کے
اوپر سے اور یہ کہ تحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ واپس آئینگے آخر زمانے میں لڑائی کرینگے
اپنے بغض رکھنے والوں اور اپنے دشمنوں سے اور یہ کہ تحقیق حضرت علی اور
باقی امام نہیں مرے بلکہ وہ باقی رہیں قیامت کے قائم ہونے تک اور
نہیں راہ پاتی اونپر موت اور نیز دعویٰ کیا انہوں نے کہ تحقیق حضرت
علی پیغمبر ہیں اور یہ کہ تحقیق جبرائیل علیہ السلام نے غلطی کی ہے وحی کو اتارنے
میں اوپر اور یہی دعویٰ کیا ہے کہ تحقیق حضرت علی خدا تھے لعنت کرے
انکو خدا اور اسکے فرشتے اور اسکی ساری خلقت قیامت کے دن تک
اور اکھیڑ ڈالے خدا انکی نشانیوں کو اور ہلاک کرے انکی سبزی کو اور نہ کرے انمیں سے کوئی

إلا أنهم بالغوا في غلوهم وتمردوا على الكفر وتركوا الإسلام
وفارقوا الإيمان وجحدوا الإله والرسل والتنزيل
نعوذ بالله ممن ذهب إلى هذه المقالة ويتفرع من الغالية
البنانية وهم ينسبون إلى بنان بن سمعان ومن جملة قولهم
وأباطيلهم أن الله على صورة الإنسان كذبوا على الله
تعالى الله عن ذلك علوا كبيرا قال عز وجل ليس كمثله
شيء وهو السميع البصير وأما الطيارية من الغالية وهي
منسوبة إلى عبد الله بن معاوية بن عبد الله بن جعفر
الطيار يقولون بالتناسخ وأن روح آدم روح الله
فنسخت فيه والمتعمقون من الغالية القائلون بالتناسخ
يزعمون أن الروح المنقولة إلى هذه الدار بعد أن
خرجت من الدنيا بالموت أول ما تنسخ في جمل ثم تنتقل
إلى ما دون هيكله أبدا حالا بعد حال إلى أن تنتقل إلى
دود العذرة وما شاكل ذلك وهو آخر ما تنسخ فيه
حتى قال بعضهم إن أرواح العصاة تنسخ في الحديد و
الطين والفخار وتكون معذبة بالنار والطبخ والضرب
والسبك والابتذال والامتهان عقابا على إجرامهم و
أما المغيرية فمنسوبة إلى مغيرة ابن سعد ادعى النبوة
وزعم أن الله نور على صورة رجل وادعى إحياء
الموتى وغير ذلك وأما المنصورية فمنسوبة إلى
أبي منصور كان يزعم أنه صعد إلى السماء ومسح
الرب رأسه وزعم أن عيسى أول خلق
الله ثم علي رضي الله عنه ورسل الله
لا تنقطع وأن لا جنة ولا نار وتزعم هذه
الطائفة أن من قتل أربعين نفسا من مخالفيهم
دخل الجنة ويستحلون أموال الناس وأن
جبرئيل عليه السلام أخطأ بالرسالة وهو الكفر
الذي لا يشوبه شيء وأما الخطابية
فمنسوبة إلى أبي الخطاب يزعمون أن الأئمة أنبياء

پھر نیوالا اسلئے کہ تحقیق یہہ نہایت کو پہونچگئے ہیں اپنے غلو میں اور جم گئے کفر پر اور چھوڑ دیا
ہے اُنہوں نے اسلام کو اور جدا ہو گئے ہیں ایمان سے اور انکار کیا ہے اُنہوں نے خدا کو
پیغمبروں اور قرآن کو پس پناہ چاہتے ہیں ہم ساتھ خدا کے اس شخص سے جو گیا ہے
طرف اس بات کو اور پیدا ہوتا ہے فرقہ غالیہ سے فرقہ بنانیہ اور وہ نسبت کیے جاتے
ہیں طرف بنان بیٹے سمعان کی اور ان کی تمام افتراؤں اور جھوٹوں سے یہ ہے کہ
تحقیق اللہ تعالی آدمی کی صورت پر ہے جھوٹ بولا انہوں نے خدا پر بلند ہے
خدا تعالی اس سے بلند بہت فرمایا خدا تعالے نے نہیں مانند اسکے کوئی چیز اور وہ سننے
والا ہے اور دیکھنے والا اور لیکن فرقہ طیاریہ غالیہ سے اور یہ نسبت کیا گیا ہے
طرف عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر طیار کے قائل ہیں ساتھ تناسخ کے
اور یہ کہ تحقیق روح آدم کی روح خدا کی ہے پس تناسخ کیا اسنے اسمیں اور
غور کرنیوالی فرقہ غالیہ سے جو قائل ہیں ساتھ تناسخ کے زعم کرتے ہیں یہ کہ تحقیق
روح نقل کیگئی طرف اس گھر کے پیچھے اسکے کہ نکلی ہے دنیا سے ساتھ مرنے
کے پہلے انتقال کرتی ہے بکری میں پھر نقل کیجاتی ہے طرف اس چیز کے جو حقیر ہے شکل
اسکی ہمیشہ ایک حال پر دوسرے حال کے پیچھے یہانتک کہ نقل کیجاتی ہے
طرف کیڑے پاٹخانہ کی اور اس چیز کے جو مشابہ ہے اسکے اور یہ پچھلا ہے اس چیز کا جو
انتقال کرتی ہے اسمیں یہانتک کہ کہا ہے بعض نے ان سے یہ کہ تحقیق گنہگاروں
کے روح نقل کیے جاتے ہیں لوہے اور کیچڑ اور کچے برتن میں مٹی سے اور عذاب
دیے جاتے ہیں ساتھ آگ اور پکنے اور مارنے کے اور گلانے کے اور استعمال کرنے
اور خوار کرنے سے واسطے عذاب کرنیکے انکے گناہوں پر اور لیکن فرقہ مغیریہ پس
نسبت کیا گیا ہے طرف مغیرہ بن سعد کی دعوی کیا اُسنے پیغمبری کا اور زعم کیا
اُسنے یہ کہ تحقیق خدا نور ہے آدمی کی صورت پر اور دعوی کیا اسنے زندہ کرنے مردوں
کو اور غیر کا اور لیکن منصوریہ پس نسبت کیے گئے ہیں طرف ابی منصور کے یہ کہ زعم
کرتا تھا کہ تحقیق وہ چڑھا ہے طرف آسمان کو اور مسح کیا ہے پروردگار نے اُسکے
سر کو اور زعم کیا اُسنے یہ کہ تحقیق عیسے پہلا ہے خدا کی خلقت سے پھر حضرت علی
رضی اللہ عنہ اور خدا کے پیغمبر منقطع نہیں ہوتے اور یہہ کہ نہیں ہے بہشت اور نہ
دوزخ اور زعم کرتا ہے یہ گروہ کہ تحقیق جو شخص قتل کرے چالیس آدمیوں کو ان سے جو انکے
مخالف ہیں بہشت میں داخل ہوگا اور حلال جانتے ہیں لوگوں کا مال اور یہ کہ تحقیق
جبرئیل نے غلطی کی ہے پیغمبری پہونچانے میں اور یہ ایسا کفر ہے کہ نہیں ملتی اسمیں کوئی چیز اور
لیکن خطابیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف ابی خطاب کی زعم کرتے ہیں کہ تحقیق امام پیغمبر ہیں

المقالة الخامسة عشر

[illegible] مقالة قال رضي الله عنه وأرضاه رأيت في المنام في موضع شبيه مسجد وفيه قوم منقطعون فقلت لو كان هؤلاء [illegible] ويرشدهم [illegible] إلى رجل من الصالحين فاجتمع القوم حوله فقال واحد منهم فقالت [illegible] لم لا تتكلم فيهم فقلت [illegible] لذلك ثم قلت إن انقطعتم عن الخلق إلى الحق فلا تسألوا شيئا بألسنتكم [illegible] فلا تسألوه بقلوبكم فإن السؤال بالقلب كالسؤال باللسان ثم اعلموا أن الله كل يوم هو في شأن في تغيير وتبديل ورفع وخفض [illegible] إليه

اُمَنَاءُ وَفِي كُلِّ وَقْتٍ رَسُولٌ نَاطِقٌ وَصَامِتٌ فَمُحَمَّدٌ
نَاطِقٌ وَعَلِيٌّ صَامِتٌ وَاَمَّا الْمَعْمَرِيَّةُ فَكَذٰلِكَ تَقُولُ
وَانْفَرَدَتْ عَنِ الْخَطَّابِيَّةِ بِالزِّيَادَةِ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ
وَاَمَّا الْبَزِيْعِيَّةُ الْمَنْسُوْبَةُ اِلَى بَزِيْعٍ زَعَمُوْا اَنَّ جَعْفَرًا
هُوَ اللّٰهُ فَلَا يُرٰى وَلٰكِنْ شُبِّهَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ تَبَّالَهُمْ
وَاَنَّهُمْ يَاْتِيْهِمُ الْوَحْيُ وَيُرْفَعُوْنَ اِلَى الْمَلَكُوْتِ تَبًّالَهُمْ
مَا اَعْظَمَ فِرْيَتَهُمْ وَكَذِبَهُمْ وَاَبَاطِيْلَهُمْ بَلْ يُحَطُّوْنَ
اِلٰى اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ اِلَى الْهَاوِيَةِ وَالدَّرْكِ الْاَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ بِمَقَالَتِهِمُ السُّوْءِ وَدَعْوٰهُمُ الزُّوْرِ وَاَمَّا
الْمُفَضَّلِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلَى الْمُفَضَّلِ الصَّيْرَفِيِّ
يَنْتَحِلُوْنَ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَقَوْلُهُمْ فِي الْاَئِمَّةِ كَقَوْلِ
النَّصَارٰى فِي الْمَسِيْحِ وَاَمَّا الشَّرِيْعِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ
اِلٰى شَرِيْعٍ فَزَعَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي خَمْسَةِ اَشْخَاصٍ
اَلنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَهُمُ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَ
عَقِيْلٌ وَاَمَّا السَّبَائِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ سَبَاءٍ دَعْوٰهُمْ اَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَمُتْ وَاَنَّهٗ يَرْجِعُ
قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالسَّيِّدُ الْحِمْيَرِيُّ مِنْهُمْ وَ
اَمَّا الْمُفَوِّضِيَّةُ فَهُمُ الْقَائِلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ فَوَّضَ
تَدْبِيْرَ الْخَلْقِ اِلَى الْاَئِمَّةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَقْدَرَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَلْقِ الْعَالَمِ
وَتَدْبِيْرِهٖ وَاِنْ كَانَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا
وَكَذٰلِكَ قَالُوْا فِي حَقِّ عَلِيٍّ وَمِنْهُمْ مَنْ اِذَا رَاَى
السَّحَابَ سَلَّمَ عَلَيْهِ يَزْعُمُ اَنَّ عَلِيًّا فِيْهِ عَلٰى مَا بَيَّنَّا
مِنْ قَبْلُ وَاَمَّا الزَّيْدِيَّةُ فَاِنَّمَا سُمُّوْا بِذٰلِكَ لِمَيْلِهِمْ
اِلَى الْقَوْلِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ فِي تَوْلِيَةِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَ
اَمَّا الْجَارُوْدِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى اَبِي الْجَارُوْدِ
زَعَمُوْا اَنَّ عَلِيًّا وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ الْاِمَامُ وَقَالُوْا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَّ عَلٰى عَلِيٍّ
بِصِفَتِهٖ لَا بِاسْمِهٖ وَيَسُوْقُوْنَ الْاِمَامَةَ اِلٰى ... ثُمَّ ...

امانت دار! وہ ہروقت مین پیغیبر ہے بولنے والا اور چپ کرنیوالا پس
محمد بولنے والا ہے اور علی چپ کرنیوالا ہے اور لیکن فرقہ معمریہ پس اسیطرح
کہتے ہین اور جدا ہوا ہے خطابیہ سے ساتھ زیادتی کے نمازنکی ترک کرنین
اور لیکن بزیعیہ جو نسبت کیا گیا ہے طرف بزیع کی زعم کیا ہے انہون نے
کہ تحقیق جعفر خدا ہے پس نہین دیکھا جاتا ولیکن مانند اس صورت کی ہلاکت
ہووے واسطے ان کے اور یہ کہ تحقیق انکے پاس آتا ہے وحی اور اٹھائے
جاتے ہین طرف ملکوت کے ہلاکت ہووے واسطے انکے کیا عجب ہے افترا انکا اور
اور جھوٹ انکا اور انکی جھوٹی باتین بلکہ اُتارے جاتے ہین طرف نیچے ترنیچے جگہون
کے ہاویہ اور نیچے والے طبقے تک آگ کے سبب انکی بری بات اور انکی جھوٹے
دعوی کے اور لیکن طریقۂ مفضلیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف مفضل صراف
کے پیغمبری کا جھوٹ اپنے پر باندھتے ہین اور قول انکا اماموں مین مانند
قول نصاری کے ہے مسیح کے شان مین اور لیکن فرقہ شریعیہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف شریع کے زعم کیا ہے انہون نے کہ تحقیق خدا تعالی پانچ
آدمیون مین ہے پیغمبر اور انکی اولاد مین اور انکی اولاد یہ چار ہین عباس اور علی
اور جعفر اور عقیل اور لیکن سبائیہ پس نسبت کئے گئے ہین طرف عبد اللہ بن
سبا کے انکے دعوے سے یہ ہے کہ تحقیق حضرت علی نہین مرا اور تحقیق وہ
واپس آئینگے پہلے دن قیامت کے اور سید حمیری انہین سے ہے اور لیکن
مفوضیہ پس یہ قائل ہین اسبات کے کہ تحقیق خدا تعالی نے سپرد کی ہے تدبیر
خلقت کی طرف امامون کے اور تحقیق خدا تعالی نے قدرت دی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہان کے پیدا کرنے اور اوسکی تدبیر پر اور
یہ کہ تحقیق خدا نے نہین پیدا کیا اس جہان سے کسی چیز کو اور اسیطرح
کہا ہے انہون نے حضرت علی کے حق مین اور ان سے وہ لوگ ہین کہ جب
دیکھتے ہین بادل کو سلام کرتے ہین حضرت علی پر زعم کرتے ہین کہ حضرت علی
بادل مین ہین اوسطریق پر جو ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور لیکن زیدیہ پس تحقیق
یہ نام رکھے گئے ہین ساتھ اس نام کے واسطے انکے میلانکے طرف قول زید بن علی کے حضرت
ابی بکر اور عمر کے والی کرنے مین اور لیکن جارودیہ پس نسبت کئے گئے ہین طرف ابی جارود
کے انہون نے زعم کیا ہے کہ تحقیق حضرت علی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصی
ہین انکیو اسطے وصیت کیگئی ہے اور یہی امام برحق ہے اور کہتے ہین کہ تحقیق پیغمبر خدا نے
تصریح کی ہے علی پر ساتھ انکی صفت کے نہ نام کے اور چلاتے ہین امانت کو طرف حسین کی پھر ...

فِيمَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ وَاَمَّا السُّلَيْمَانِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ اِلَى سُلَيْمَانَ
بْنِ كَثِيرٍ قَالَ زُرْقَانُ زَعَمُوا اَنَّ عَلِيًّا كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ
كَانَ اِمَامًا وَاَنَّ بَيْعَةَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ خَطَأٌ لَا يَسْتَحِقَّانِ
اسْمَ الْفِسْقِ وَاَنَّ الْاُمَّةَ تَرَكَتِ الْاَصْلَحَ وَاَمَّا الْاَبْتَرِيَّةُ
فَمَنْسُوبَةٌ اِلَى الْاَبْتَرِ وَهُوَ النَّوَّاءُ وَكَانَ يُلَقَّبُ بِهِ
وَزَعَمُوا اَنَّ بَيْعَةَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ لَيْسَتْ بِخَطَاءٍ لِاَنَّ
عَلِيًّا تَرَكَ الْاِمَارَةَ وَهُمْ يَقِفُونَ فِي عُثْمَانَ وَيَقُولُونَ
عَلِيٌّ اِمَامٌ حِيْنَ بُويِعَ وَاَمَّا النُّعَيْمِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ اِلَى
نُعَيْمِ بْنِ الْيَمَانِ وَهِيَ تَقُولُ بِقَوْلِ الْاَبْتَرِيَّةِ اِلَّا اَنَّهَا
تَبَرَّاَتْ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَفَّرَتْهُ وَاَمَّا الْيَعْقُوبِيَّةُ فَيَقُولُونَ
بِاِمَامَةِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيُنْكِرُونَ الرَّجْعَةَ وَهِيَ تُنْسَبُ اِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ
وَمِنْهُمْ مَنْ تَبَرَّاَ مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيَقُولُ بِالرَّجْعَةِ **فَصْلٌ** وَاَمَّا الرَّافِضَةُ
فَالْاَرْبَعَةَ عَشَرَ فِرْقَةً الَّتِي تَفَرَّعَتْ عَنْهَا فَاَوَّلُهَا الْقَطْعِيَّةُ
سُمُّوا بِذٰلِكَ لِقَطْعِهِمْ عَلَى مَوْتِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَسَاقُوا
الْاِمَامَةَ اِلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَهُوَ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ
وَالثَّانِيَةُ الْكَيْسَانِيَّةُ وَهِيَ مَنْسُوبَةٌ اِلَى كَيْسَانَ
يَقُولُونَ بِاِمَامَةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ لِاَنَّهُ دُفِعَ اِلَيْهِ
الرَّايَةُ بِالْبَصْرَةِ وَالثَّالِثَةُ الْكَرْبِيَّةُ وَهُمْ اَصْحَابُ
ابْنِ كَرْبٍ الضَّرِيرِ وَالرَّابِعَةُ الْعُمَيْرِيَّةُ وَهُمْ اَصْحَابُ
عُمَيْرٍ وَهُوَ اِمَامُهُمْ اِلَى خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ وَالْخَامِسَةُ
الْمُحَمَّدِيَّةُ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّ الْقَائِمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ
الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ فِي اَنَّهُ اَوْصٰى اِلَى اَبِي مَنْصُورٍ دُونَ بَنِي هَاشِمٍ كَمَا اَوْصٰى
مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ دُونَ وَلَدِهِ وَوَلَدِ هَارُونَ وَاَمَّا
السَّادِسَةُ فَالْحُسَيْنِيَّةُ زَعَمَتْ اَنَّ اَبَا مَنْصُورٍ اَوْصٰى اِلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ بْنِ
اَبِي مَنْصُورٍ وَهُوَ الْاِمَامُ بَعْدَهُ وَاَمَّا النَّاوُوسِيَّةُ لُقِّبُوا
لِاَنَّهُمْ نُسِبُوا اِلَى نَاوُوسٍ الْبَصْرِيِّ الَّذِي هُوَ رَئِيسُهُمْ
وَيَقُولُونَ بِاِمَامَةِ جَعْفَرٍ وَاَنَّهُ حَيٌّ لَمْ يَمُتْ بَعْدُ وَاَنَّهُ
[illegible] وَهُوَ الْمَهْدِيُّ وَاَمَّا الْاِسْمَاعِيلِيَّةُ [illegible]

ان لوگوں میں جو نکلے ہیں اور لیکن سلیمانیہ پس منسوب ہیں طرف سلیمان بیٹے
کثیر کے کہا ہے زرقان نے زعم کیا ہے انہوں نے یہ کہ تحقیق علی بیشک امام تھے اور
یہ کہ تحقیق بیعت امت کی ساتھ حضرت ابی بکر صدیق اور حضرت عمر کی خطا ہے مستحق
نہیں ہیں نام فسق کے اور یہ کہ تحقیق امت نے چھوڑ دیا زیادہ بہتر کو اور لیکن ابتریہ پس
نسبت کی گئے ہیں طرف ابتر کی اور وہ نواء ہے اور ملقب کیا گیا
ساتھ ابتر کے اور انہوں نے زعم کیا ہے کہ تحقیق بیعت حضرت ابی بکر صدیق اور حضرت
عمر کی خطا نہیں ہے اس واسطے کہ تحقیق حضرت علی نے چھوڑ دیا امیر ہونا اور
توقف رکھتے ہیں حضرت عثمان میں اور کہتے ہیں کہ حضرت علی امام ہیں اس وقت جو بیعت
کیئے گئے تھے اور لیکن نعیمیہ پس منسوب ہیں طرف نعیم بیٹے یمان کی اور یہ قائل ہیں ساتھ
قول ابتریہ کے مگر یہ کہ تحقیق بیزار ہیں عثمان بن عفان سے اور کافر کہا ہے انہوں نے ساتھ ان کو اور
لیکن یعقوبیہ پس قائل ہیں ساتھ حضرت ابی بکر صدیق اور حضرت عمر کی امامت کے اور انکار کرتے
ہیں واپس آنے کا پس یہ فرقہ نسبت کیا گیا ہے طرف ایک شخص کے جس کو یعقوب کہا جاتا ہے اور
بعض ان میں سے وہ ہیں جو بیزار ہوتے ہیں حضرت ابی بکر اور عمر سے اور قائل ہیں واپس
آنے کے **فصل** اور لیکن رافضہ پس چودہ فرقہ ہیں وہ جو پیدا ہوئے ہیں اس سے
پس پہلا انکا قطعیہ ہے نام رکھے گئے ساتھ اسکے واسطے انکے قطع کرنے کے
موسیٰ بن جعفر کی موت پر اور چلایا ہے انہوں نے امامت کو طرف محمد بیٹے حنفیہ کے اور وہ
امام منتظر کیا گیا اور دوسرا کیسانیہ ہے اور منسوب کیا گیا ہے طرف کیسان کی اور قائل
ہیں ساتھ امامت محمد بیٹے حنفیہ کے اس واسطے کہ تحقیق انہیں کو دیا گیا تھا
جھنڈا بصرہ میں اور تیسرا فرقہ کربیہ ہے اور یہ اصحاب ابن کرب ضریر کے ہیں
اور چوتھا عمیریہ ہے اور وہ اصحاب عمیر کے ہیں اور وہ انکا امام ہے امام مہدی کے
نکلنے تک اور فرقہ پانچواں محمدیہ ہے اور تحقیق انہوں نے زعم کیا ہے کہ تحقیق امام
قائم محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسین ہے اور تحقیق اسنے وصیت کی ہے امامت کی طرف
ابی منصور کے سوا بنی ہاشم کے جس طرح کہ وصیت کی تھی موسیٰ علیہ السلام نے طرف یوشع
بن نون کو سوا بیٹے اپنے اور بیٹے ہارون کے اور لیکن فرقہ چھٹا الحسینیہ ہے
اور انہوں نے گمان کیا ہے کہ تحقیق ابی منصور نے وصیت کی طرف بیٹے اپنے حسین بن
اور وہ امام ہیں پیچھے اسکے اور لیکن ناوسیہ لقب رکھے گئے ہیں ساتھ اسکے اس واسطے کہ
تحقیق نسبت کیے گئے ہیں طرف ناوس بصری کی جو انکا سردار تھا اور قائل ہیں ساتھ امامت
جعفر صادق کے اور یہ کہ تحقیق وہ زندہ ہیں اب تک نہیں مرے اور یہ کہ وہ تحقیق وہ قائم
اور وہی مہدی ہیں اور لیکن فرقہ اسمعیلیہ پس تحقیق کہا ہے انہوں نے کہ تحقیق
جعفر مرے ہیں اور امام ان کے پیچھے اسماعیل ہیں اور کہا ہے انہوں نے یہ کہ تحقیق

يملك وهو المنتظر واما القرامطية فهم يسوقون
الامامة الى جعفر وان جعفرا نص على دراية
محمد بن اسمعيل ومحمد لم يمت هو حي وهو المهدي
واما المباركية فمنسوبة الى رئيسهم المبارك
زعموا ان محمد ابن اسمعيل مات وان الامامة
في ولده واما الشميطية فمنسوبة الى رئيسهم
يقال له يحيى بن شميط زعموا ان الامام جعفر
ثم محمد بن جعفر ثم في ولده واما المعمرية
يقال لهم الافطحية لان عبد الله بن جعفر كان
افطح الرجلين يقولون ان الامام بعد جعفر ابنه
عبد الله وهم عدد كثير واما الممطورية سموا
بذلك لانهم ناظروا يونس ابن عبد الرحمن وهو
من القطعية الذين يقطعون على موت موسى
بن جعفر فقال لهم يونس انتم اهون من الكلاب
الممطورة فلزمهم هذا اللقب ويسمون الواقفة
لوقوفهم على موسى بن جعفر وقولهم هو حي
لم يمت ولا يموت وهو المهدي عندهم واما
الموسوية فسموا بذلك لوقوفهم في موسى و
قولهم لا ندري أميت هو ام حي وقالوا ان
صحت امامة غيره انفذوها واما الامامية
فيسوقون الامامة الى محمد بن الحسين وانه
القائم المنتظر الذي يظهر فيملأ الارض عدلا
كما ملئت جورا واما الزرارية فهم اصحاب زرارة
ادعى ما ادعت المعمرية وقيل انه ترك مقالتها
وانه سأل عبد الله بن جعفر عن مسائل ولم
يعلمه فصار الى موسى ابن جعفر فقد شبهت
مذاهب الروافض باليهودية قال الشعبي
محبة الروافض محبة اليهود وقالت اليهود لا تصلح
الامامة الا لرجل من آل داود وقالت الرافضة

وہ بادشاہ ہوگا اور جسکی انتظاری کیگئی ہے اور فرقہ قرامطیہ پس وے پہنچاتے ہیں امامت کو
جعفر تک اور یہ کہ تحقیق جعفر نے تصریح کی ہے محمد بن اسمٰعیل کی
درایت اور علم پر اور محمد نہیں مرا ہے اور وہ زندہ ہے اور
وہی مہدی ہے اور لیکن فرقہ مبارکیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف سردار
اپنے مبارک کی اونہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق محمد بن اسمٰعیل مرگیا
اور یہ کہ تحقیق امامت اسکی اولاد مین ہے اور لیکن فرقہ شمیطیہ پس
نسبت کیا گیا ہے طرف سردار اپنے کی جو کہا جاتا ہے اسکو یحیی بن شمیط
زعم کیا ہے کہ تحقیق امام جعفر ہے پھر اسکی اولاد پھر اسکے پوتون مین اور لیکن
فرقہ معمریہ کہا جاتا ہے انکو افطحیہ اسواسطے کہ تحقیق عبد اللہ بن جعفر تھا
چوڑے اور موٹے پاؤن والا کہتے ہین تحقیق امام پیچھے جعفر کے بیٹا اوسکا
عبد اللہ ہے اور یہ بڑی جماعت ہین اور لیکن فرقہ ممطوریہ نام رکھے گئے
ساتھ اسکے اسواسطے کہ انہون نے مناظرہ کیا ہے یونس بن عبد الرحمن
کے ساتھ اور وہ قطعیہ سے ہے وہ جو قطع کرتے ہین موسی بن جعفر
کے مرنے پر پس کہا ہے واسطے انکے یونس نے تم خوارتر ہو کتون سے جو
مینہ سے مارے گئے ہین پس لازم ہو گیا انکو یہ نام اور نام رکھے جاتے ہین
واقفہ واسطے انکے ٹھیرنے کے موسی بن جعفر پر اور واسطے اونکے کہنے کے
کہ وہ زندہ ہین نہین مرے اور نہ مرینگے اور وہی مہدی ہین انکے نزدیک
اور لیکن موسویہ پس نام رکھے گئے ہین ساتھ اس نام کے واسطے انکے توقف کے موسی
مین اور واسطے انکے کہنے کے کہ ہم نہین جانتے آیا مرگیا ہو وہ یا زندہ ہو اور کہا
ہے انہون نے کہ اگر صحیح ہوتی امامت غیر موسی کی تو جاری کرتے اسکو اور
لیکن امامیہ پس چلاتے ہین امامت کو طرف محمد بن حسین کی اور یہ کہ تحقیق وہ
امام ہے قایم انتظار کیا گیا وہ جو ظاہر ہوگا پس بھر دیگا زمین کو انصاف
سے جیسے کہ بھری گئی ہے ظلم سے اور لیکن فرقہ زراریہ پس وہ اصحاب زرارہ
کے ہین دعوی کیا ہے زرارہ نے جو دعوی کیا معمریہ نے اور کہا گیا کہ تحقیق اسنے
چھوڑ دیا ہے اپنی بات کو اور یہ کہ تحقیق اسنے سوال کیا تھا عبد اللہ بن جعفر کو چند مسلون
سے اور نہ سکھایا عبد اللہ نے اسکو وہ مسئلے پس گیا طرف موسی بن جعفر کی پھر تحقیق
تشبیہ دی گئی رافضیون کے مذہب کی ساتھ یہودیت کے کہا ہے شعبی نے محبت
رافضیون کی محبت یہود کی ہے اور کہا ہے یہود نے نہین لایق ہے
امامت مگر واسطے ایک مرد کے آل داود کی اولاد سے اور کہا ہے رافضیون نے

لَا تَصْلُحُ الْاِمَامَةُ اِلَّا لِرَجُلٍ مِّنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَا جِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَخْرُجَ الْمَسِيْحُ
الدَّجَّالُ وَيَنْزِلَ بِسَبَبٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَتِ الرَّوَافِضُ
لَا جِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَخْرُجَ الْمَهْدِيُّ وَيُنَادِيْ
مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَتُؤَخِّرُ الْيَهُوْدُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى
تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ وَكَذٰلِكَ الرَّوَافِضُ يُؤَخِّرُوْنَهَا
وَالْيَهُوْدُ تَزُوْلُ عَنِ الْقِبْلَةِ شَيْئًا وَكَذٰلِكَ الرَّافِضَةُ
وَالْيَهُوْدُ تُنَوِّرُ فِي الصَّلٰوةِ وَكَذٰلِكَ الرَّافِضَةُ وَالْيَهُوْدُ
تُسْدِلُ اَثْوَابَهَا فِي الصَّلٰوةِ وَكَذٰلِكَ الرَّوَافِضُ وَ
الْيَهُوْدُ تَسْتَحِلُّ دَمَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَكَذٰلِكَ الرَّوَافِضُ
وَالْيَهُوْدُ لَا تَرٰى عَلَى النِّسَآءِ عِدَّةً وَكَذٰلِكَ الرَّافِضَةُ
وَالْيَهُوْدُ لَا تَرٰى فِي الطَّلَاقِ الثَّلٰثِ شَيْئًا وَكَذٰلِكَ
الرَّوَافِضُ وَالْيَهُوْدُ حَرَّفَتِ التَّوْرٰىةَ وَكَذٰلِكَ الرَّافِضَةُ
حَرَّفُوا الْقُرْاٰنَ لِاَنَّهُمْ قَالُوا الْقُرْاٰنُ غُيِّرَ وَبُدِّلَ وَ
خُوْلِفَ بَيْنَ نَظْمِهٖ وَتَرْتِيْبِهٖ وَاُحِيْلَ عَمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَ
قُرِئَ عَلٰى وُجُوْهٍ غَيْرِ ثَابِتَةٍ عَنِ الرَّسُوْلِ وَاَنَّهُ قَدْ نُقِصَ
مِنْهُ وَزِيْدَ فِيْهِ وَالْيَهُوْدُ يُبْغِضُوْنَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ عَدُوُّنَا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَكَذٰلِكَ صِنْفٌ مِّنَ
الرَّوَافِضِ يَقُوْلُوْنَ غَلِطَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْوَحْيِ
اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا بُعِثَ اِلٰى عَلِيٍّ
كَذَبُوْا تَبًّا لَّهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الدَّهْرِ **فَصْلٌ** وَاَمَّا الْمُرْجِئَةُ
فَفِرَقُهَا اثْنَتَا عَشْرَةَ فِرْقَةً اَلْجَهْمِيَّةُ وَالصَّالِحِيَّةُ
وَالشِّمْرِيَّةُ وَالْيُوْنُسِيَّةُ وَالْيُوْنَانِيَّةُ وَالنَّجَّارِيَّةُ وَ
الْغَيْلَانِيَّةُ وَالشَّبِيْبِيَّةُ وَالْحَنَفِيَّةُ وَالْمُعَاذِيَّةُ وَ
الْمَرِيْسِيَّةُ وَالْكَرَّامِيَّةُ وَاِنَّمَا سُمُّوا الْمُرْجِئَةَ لِاَنَّهَا
زَعَمَتْ اَنَّ الْوَاحِدَ مِنَ الْمُكَلَّفِيْنَ اِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَفَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ سَائِرَ
الْمَعَاصِيْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ اَصْلًا وَاَنَّ الْاِيْمَانَ قَوْلٌ
بِلَا عَمَلٍ وَالْاَعْمَالُ الشَّرَائِعُ وَالْاِيْمَانُ قَوْلٌ مُّجَرَّدٌ

لائق نہیں ہے امامت مگر واسطے ایک مرد کی اولاد علی بن ابیطالب سے
اور کہاہے یہود نے نہیں جہاد خدا کے رستہ مین یہانتک کہ نکلے کانا
دجال اور اترے عیسیٰؑ ساتھ سبب کے آسمان سے اور کہا ہی رافضیون
نے نہین جہاد بیچ راہ خدا کی یہانتک کہ نکلے امام مہدی اور پکارے پکارنیوالا
آسمان سے اور تاخیر کرتے ہین یہود نماز مغرب مین یہانتک کہ ستارے
آپسمین جمع ہو جاوین اور اسیطرح رافضی تاخیر کرتے ہین نماز مغرب کی
اور یہود پہرتے ہین قبلہ سے تہوڑا اور اسی طرح رافضی اور یہود روشنی
کرتے ہین نماز صبح مین اور اسیطرح رافضی اور یہود لٹکاتے ہین
کپڑے اپنے نماز مین اور اسیطرح رافضی اور یہود حلال جانتے
ہین خون ہر مسلمان کا اور اسیطرح رافضی اور یہود نہین دیکھتے
اوپر عورتون کے عدت اور اسیطرح رافضی اور یہود نہین دیکھتے
تین طلاق مین کچھ چیز اور اسیطرح رافضی اور یہود نے تحریف
کیا ہے تورات کو اور اسیطرح رافضیون نے تحریف کیا قرآن
کو اسواسطے کہ تحقیق انہون نے کہاہے کہ قرآن تغیر اور تبدل کیا گیا ہے
اور مخالفت کیگئی ہے درمیان اوسکی نظم اور ترتیب کو اور پہیر اگیا ہی اس چیز سے
جو اتارا گیا ہے اسپر اور پڑہا گیا ہے اون طریقون پر جو کہ پیغمبر خدا سے ثابت نہیں
ہین اور یہ کہ تحقیق کم کیا گیا ہے اس سے اور زیادتی کیگئی ہے اوسمین اور یہود دشمنی رکھتے
ہین جبرائیلؑ سے اور کہتے ہین کہ وہ ہمارا دشمن ہے فرشتون سے اور اسیطرح
ایک گروہ رافضیون سے کہتے ہین غلطی کی ہے جبرائیلؑ نے ساتھ وحی
لانے کے طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سوا اسکے نہین پیغمبری بھیجی گئی
ہے طرف علیؑ کے جھوٹ بولا اونہون نے ہلاکت واسطے انکی آخر زمانہ تک **فصل** اور
لیکن مرجیہ پس اونکی گروہ بارہ فرقے ہین جہمیہ اور صالحیہ اور شمریہ
اور یونسیہ اور یونانیہ اور نجاریہ اور غیلانیہ اور شبیبیہ اور حنفیہ
اور معاذیہ اور مریسیہ اور کرامیہ اور نہین نام رکھے گئے مرجیہ
مگر اسواسطے کہ تحقیق انہون نے زعم کیا یہ کہ تحقیق ایک تکلیف
دیئے گیون سے جب کہے نہین کوئی لائق عبادت کی سوا خدا کے
محمد خدا کا بھیجا ہوا ہے اور کرے پیچھے اسکے سب گناہ تو نہین داخل
ہوگا دوزخ مین ہرگز اور یہ کہ تحقیق ایمان قول ہے سوا عمل کے
اور عمل احکام ہین مقرر کئے گئے اور ایمان صرف کلمہ توحید کو کہتے ہیں

وَالنَّاسُ لَا يَتَفَاضَلُونَ فِي الْإِيمَانِ وَأَنَّ إِيمَانَهُمْ وَإِيمَانَ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَاحِدٌ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يُسْتَثْنَى فِيهِ فَمَنْ أَقَرَّ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

فَصْلٌ وَأَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى جَهْمِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَ يَقُولُ الْإِيمَانُ هُوَ الْمَعْرِفَةُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَجَمِيعِ مَا جَاءَ مِنْ عِنْدِهِ فَقَطْ وَزَعَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ وَأَنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى وَأَنَّهُ تَعَالَى لَمْ يَتَكَلَّمْ وَلَا يُرَى وَلَا يُعْرَفُ لَهُ مَكَانٌ وَلَيْسَ لَهُ عَرْشٌ وَلَا كُرْسِيٌّ وَلَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ وَأَنْكَرُوا الْمَوَازِينَ وَعَذَابَ الْقَبْرِ وَكَوْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَخْلُوقَتَيْنِ وَادَّعَوْا أَنَّهُمَا إِذَا خُلِقَتَا تَفْنَيَانِ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُكَلِّمُ خَلْقَهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَلَا يَرَوْنَهُ فِيهَا وَأَنَّ الْإِيمَانَ مَعْرِفَةُ الْقَلْبِ دُونَ إِقْرَارِ اللِّسَانِ وَأَنْكَرُوا جَمِيعَ صِفَاتِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا

وَأَمَّا الصَّالِحِيَّةُ فَإِنَّهَا سُمِّيَتْ بِذَلِكَ لِقَوْلِهَا بِمَذْهَبِ أَبِي الْحُسَيْنِ الصَّالِحِيِّ وَكَانَ يَقُولُ الْإِيمَانُ هُوَ الْمَعْرِفَةُ وَالْكُفْرُ هُوَ الْجَهْلُ وَأَنَّ قَوْلَ مَنْ قَالَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ لَيْسَ بِكُفْرٍ وَإِنْ كَانَ لَا يَظْهَرُ إِلَّا مِنْ كَافِرٍ وَأَنْ لَا عِبَادَةَ إِلَّا الْإِيمَانُ

وَأَمَّا الْيُونُسِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى يُونُسَ الْبَرْبَرِيِّ وَتَزْعُمُ أَنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْمَعْرِفَةُ وَالْخُضُوعُ وَالْمَحَبَّةُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّ مَنْ تَرَكَ خَصْلَةً مِنْهَا فَهُوَ كَافِرٌ

وَأَمَّا الشَّمْرِيَّةُ فَمَنْسُوبَةٌ إِلَى أَبِي شَمْرٍ تَزْعُمُ أَنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْمَعْرِفَةُ وَالْخُضُوعُ وَالْمَحَبَّةُ وَالْإِقْرَارُ وَبِأَنَّهُ وَاحِدٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

اور آدمی ایمان میں ایک دوسرے سے زیادتی نہیں رکھتے اور یہ کہ تحقیق ایمان انکا اور ایمان فرشتوں اور پیغمبروں کا ایک ہی نہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم اور ان شاء اللہ ایمان میں نہ کہے پس جو شخص اقرار کرے ساتھ زبان اپنی کے اور نہ عمل کرے پس وہ مومن ہے

فصل اور لیکن جہمیہ پس نسبت دیا گیا ہے طرف جہم بن صفوان کے اور کہا کرتا تھا ایمان پہچاننا ہے خدا اور اسکے پیغمبر کا اور سب اوس چیز کا جو آئی ہے خدا تعالی کے پاس سے فقط اور گمان کرتے ہیں کہ تحقیق قرآن مخلوق ہے اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی نے نہیں کلام کی موسی ع سے اور تحقیق خدا تعالی نے نہیں کلام کی اور نہ دیکھا جاتا ہے اور نہ پہچانا جاتا ہے واسطے اوسکے مکان اور نہیں واسطے اسکے عرش اور نہ کرسی اور نہ وہ عرش پر ہے اور انہوں نے انکار کیا ہے میزان اور عذاب قبر اور بہشت اور دوزخ کے پیدا کئے جانیکا اور انہوں نے اثبات کا دعوی کیا ہے کہ تحقیق وہ دونوں جب پیدا کئے جاوینگے فنا ہو جاوینگے اور خدا تعالی نہیں کلام کریگا خلقت اپنی سے اور نہ دیکھیگا طرف اون کے دن قیامت کے اور نہ دیکھینگے بہشت والے طرف اللہ تعالی کے اور نہ دیکھینگے اسکو بیچ بہشت کے اور یہ کہ تحقیق ایمان پہچاننا ہے دل کا نہ اقرار کرنا زبان کا اور انہوں نے انکار کیا ہے خدائے غالب اور بزرگ کی سب صفتوں کا بلند اور پاک ہے خدا اونکی باتوں سے بلند بڑا

اور لیکن فرقہ صالحیہ پس تحقیق یہ نام رکھے گئے ساتھ اسکے واسطے انکے کہنے کے ساتھ مذہب ابی حسین صالحی کے اور یہ کہتا تھا کہ ایمان وہ پہچاننا ہے خدا کا نام اور کفر نہ جاننا ہے خدا کا اور یہ کہ تحقیق قول اس شخص کا جو کہتا ہے اوس نے خدا تیسرا ہے تینوں سے کفر نہیں ہے اگرچہ نہیں ظاہر ہوتا یہ قول مگر اوس شخص سے جو ہے کافر اور یہ کہ نہیں ہے کوئی عبادت سوائے ایمان کے

اور اما فرقہ یونسیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف یونس بربری کی اور اس نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان ہی معرفت خدا کی اور عاجزی خدا کے واسطے اور خدائے غالب و بزرگ کی محبت ہے اور یہ کہ تحقیق جو شخص چھوڑ دیوے کسی خصلت کو ایمان کی خصلتوں سے پس وہ کافر ہے

اور لیکن شمریہ پس وہ نسبت کیا گیا ہے طرف ابی شمر کی اس نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان یہی خدا کی معرفت اور اسکو واسطے عاجزی اور محبت کرنی ہے اور یا اقرار کرنا کہ تحقیق خدا ایک ہے نہیں

ثم ذلك باجتماعه ايمان وقال ابو شمر لا اسمي من ركب
الكبيرة فاسقا على الاطلاق دون ان اقول فاسق
في كذا وكذا واما اليونانية فمنسوبة الى يونان زعموا
ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسله و
ما لا يجوز في العقل لا يفعله واما النجارية فمنسوبة
الى حسين بن محمد بن عبد الله النجار يقولون
ان الايمان هو المعرفة بالله وبرسله وفرائضه
المجتمع عليها والخضوع له والاقرار باللسان فمتى
جهل منه شيئا وقامت عليه الحجة ولم يقر به
كان كافرا واما الغيلانية فمنسوبة الى غيلان
وافقوا الشمرية وزعموا ان العلم بحدوث الاشياء
ضروري والعلم بالتوحيد هو العلم باللسان و
في حكاية زرقان ان غيلان كان يقول بان الايمان
هو الاقرار باللسان وهو التصديق واما الشبيبية
فهم اصحاب محمد بن شبيب زعموا ان الايمان هو
الاقرار بالله والمعرفة بوحدانيته ونفي التشبيه عنه
وزعم محمد ان الايمان كان في ابليس وانما كفر
باستكباره واما الحنفية فهم اصحاب ابي حنيفة
النعمان بن ثابت زعموا ان الايمان هو المعرفة و
الاقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة على ما
ذكره البرهوتي في كتاب الشجرة واما المعاذية فمنسوبة
الى معاذ الموصلي كان يقول من ترك طاعة الله يقال
له انه فسق ولا يقال فاسق والفاسق ليس بعدو الله
ولا ولي الله واما المريسية فمنسوبة الى بشر المريسي
يزعمون ان الايمان هو التصديق وان التصديق
يكون بالقلب واللسان والى هذا كان يذهب
ابن الراوندي وزعم ايضا ان السجود للشمس ليس
بكفر ولكنه امارة الكفر **فصل** واما الكرامية
فمنسوبة الى ابي عبد الله بن كرام زعموا ان الايمان

اور سکیطرح مانند نہین ہے اور یہ سب مجموعہ ایمان ہی اور ابو شمر نے کہا ہے
کہ مین نہین نام رکھتا اوس شخص کا جو سوار ہو یعنی کرے گناہ کبیرہ فاسق مطلق
سوا اتنی بات کے کہ مین کہتا ہون فاسق ہی فلانے گناہ مین اور لیکن فرقہ یونانیہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف یونان کی انہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان وہ خدا
کی معرفت ہی اور اقرار کرنا ہے ساتھ خدا اور اسکے پیغمبرونکے اور جو چیز کہ اسکا کرنا
درست نہین ہے عقل مین خدا اسکو نہین کرتا اور لیکن فرقہ نجاریہ پس نسبت
کیا گیا ہی طرف حسن بن محمد عبد اللہ نجار کے کہتے ہین کہ تحقیق ایمان وہ
پہچاننا ہے خدا اور اسکے پیغمبرون اور اسکے فرضون متفق علیہ کا اور عاجزی کرنا
واسطے اسکے اور اقرار کرنا ساتھ زبان کے پس جسوقت کہ جاہل ہووے اس سے
کسی چیز کا اور قائم ہووے اسپر دلیل اور نہ اقرار کرے ساتھ اسکے ہوگا
کافر اور لیکن غیلانیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف غیلان کی موافق ہوئے ہین
فرقہ شمریہ کو اور یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق علم ساتھ نیا پیدا ہونے چیزون کے دلیل کا
محتاج نہین ہے اور علم ساتھ ایک ہونے خدا کے یہی علم ہے ساتھ زبان کے اور زرقان
کی حکایت میں یہ واقع ہے کہ تحقیق غیلان قائل تھا ساتھ اسبات کے کہ تحقیق
ایمان یہی اقرار کرنا ہے ساتھ زبان کے اور یہی اقرار تصدیق ہے اور لیکن فرقہ
شبیبیہ پس وہ اصحاب ہین محمد بن شبیب کے انہون نے یہ زعم کیا کہ تحقیق ایمان وہ معرفت
ہے خدا کی اور اقرار کرنا ساتھ خدا کے اور شناخت ساتھ اسکے وحدانیت کے اور دور
کرنا تشبیہ کا اس سے اور محمد نے زعم کیا ہے کہ شیطان مین ایمان تھا اور نہین کافر ہوا
مگر واسطے اسکی تکبر کے اور لیکن حنفیہ پس وہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے یار
ہین انہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان وہ معرفت ہے خدا کی اور اقرار کرنا ساتھ خدا اور
اسکے رسول کے اور اوس چیز کو جو آئی ہے خدا کے پاس سے اجمالی طور پر جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو
برہوتی نے کتاب شجرہ مین اور لیکن معاذیہ پس نسبت کیا گیا ہے طرف معاذ موصلی کی کہا کرتا تھا
جو شخص چھوڑ دیوے خدا کی فرمانبرداری کو کہا جاوے اسکو کہ اوسنے فسق کیا ہے اور نہ کہا جاوے
اسکو فاسق اور فاسق نہ دشمن ہے خدا کا اور نہ دوست ہے خدا کا اور لیکن فرقہ مریسیہ پس نسبت
کیا گیا ہے طرف بشر مریسی کی یہ زعم کرتے ہین کہ تحقیق ایمان یہی تصدیق ہے
اور تحقیق تصدیق ہوتی ہے ساتھ دل اور زبان کے اور اس قول کیطرف
جاتا تھا ابن راوندی اور یہ بھی زعم کیا ہے کہ تحقیق سورج کو سجدہ کرنا
کفر نہین ہے ولیکن علامت ہے کفر کی **فصل** اور لیکن کرامیہ پس منسوب ہین طرف
ابی عبد اللہ بن کرام کے انہون نے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق ایمان

هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ دُونَ الْقَلْبِ وَأَنَّ الْمُنَافِقِينَ كَانُوا مُؤْمِنِينَ فِي الْحَقِيقَةِ وَمِنْ قَوْلِهِمْ أَنَّ الْإِسْتِطَاعَةَ تَتَقَدَّمُ الْفِعْلَ مَعَ وُجُودِ كَوْنِهَا مُقَارِنَةً لَهُ بِخِلَافِ مَا قَالَ أَهْلُ السُّنَّةِ مِنْ أَنَّهَا مَعَ الْفِعْلِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ تَتَقَدَّمَهُ مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ وَمُؤَلِّفُو كُتُبِهِمْ أَبُو الْحُسَيْنِ الصَّالِحِيُّ وَابْنُ الرَّاوَنْدِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّجَّارُ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُونَ بِسِجِسْتَانَ ... وَنَوَاحِي خُرَاسَانَ

فَصْلٌ فِي ذِكْرِ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْقَدَرِيَّةِ وَإِنَّمَا سُمُّوا الْمُعْتَزِلَةَ لِاعْتِزَالِهِمُ الْحَقَّ وَقِيلَ لِاعْتِزَالِهِمْ أَقَاوِيلَ الْمُسْلِمِينَ لِأَنَّ النَّاسَ كَانُوا مُخْتَلِفِينَ فِي مُرْتَكِبِ الْكَبِيرَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُمْ مُؤْمِنُونَ بِمَا مَعَهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُمْ كَافِرُونَ وَأَحْدَثَ وَاصِلُ بْنُ عَطَاءٍ قَوْلًا ثَالِثًا وَفَارَقَ الْمُسْلِمِينَ وَاعْتَزَلَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ فَسُمُّوا بِذَلِكَ الْمُعْتَزِلَةَ وَقِيلَ إِنَّمَا سُمُّوا بِذَلِكَ لِاعْتِزَالِهِمْ مَجْلِسَ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فَمَرَّ الْحَسَنُ بِهِمْ وَقَالَ هَؤُلَاءِ مُعْتَزِلَةٌ فَلُقِّبُوا بِذَلِكَ وَهُمْ يَقْتَدُونَ بِعَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ وَإِنَّمَا غَضِبَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ عَلَى عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ وَعُوتِبَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَتُعَاتِبُونَنِي فِي رَجُلٍ رَأَيْتُهُ يَسْجُدُ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللهِ فِي الْمَنَامِ وَسُمُّوا قَدَرِيَّةً لِرَدِّهِمْ قَضَاءَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدَرَهُ فِي مَعَاصِي الْعِبَادِ وَإِثْبَاتِهِمْ لَهَا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَذْهَبُ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَالْقَدَرِيَّةِ فِي نَفْيِ الصِّفَاتِ وَاحِدٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَذَاهِبِهِمْ فِي الْاِعْتِقَادِ وَمُؤَلِّفُو كُتُبِهِمْ أَبُو الْهُذَيْلِ وَجَعْفَرُ بْنُ حَرْبٍ الْخَيَّاطُ وَالْكَعْبِيُّ وَأَبُو هَاشِمٍ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ أَحْمَدَ الْهَمْدَانِيُّ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ مَذْهَبُهُمْ بِالْعَسْكَرِ وَالْأَهْوَازِ وَجَهْرَمَ وَهُمْ سِتُّ فِرَقٍ الْهُذَلِيَّةُ وَالنَّظَّامِيَّةُ وَالْمَعْمَرِيَّةُ وَالْجُبَّائِيَّةُ

یہی اقرار کرنا ہے ساتھ زبان کے نہ تصدیق ساتھ دل کے اور یہ کہ تحقیق منافق تھے مومن حقیقت میں اور گروہ کے قول سے یہ ہے کہ تحقیق توانائی اور قدرت پہلے ہوتی ہے فعل سے باوجود اسکے متقارن ہونے کے واسطے فعل کے برخلاف اسکے جو کہا ہے اہل سنت نے یہ بات کہ تحقیق قدرت ساتھ فعل کے ہے اور درست نہیں یہ کہ قدرت فعل سے مقدم ہو سوا بغیر شرط کے اور تصنیف کرنے والے انکی کتابوں کے یہ لوگ ہیں ابو حسین صالحی اور ابن راوندی اور محمد بن شبیب اور حسین بن محمد نجار اور اکثر مذہب مشرق اور خراسان کے کناروں میں ہے

فصل

معتزلہ اور قدریہ کی بابت بیان کرنے میں اور نہیں نام رکھے گئے معتزلہ مگر واسطے کنارہ پکڑنے کے حق سے اور کہا گیا ہے کہ واسطے انکے کنارہ پکڑنے کے مسلمانوں کی باتوں سے اسواسطے کہ تحقیق لوگ مختلف تھے اس شخص میں جو گناہ کبیرہ کو کرے پس بعض نے کہا ہے وہ مومن ہیں ساتھ اس چیز کے جو انکے ہے ایمان سے اور بعضوں نے کہا ہے وہ کافر ہیں پس پیدا کیا واصل بن عطا نے قول تیسرا اور جدا ہوا ہے مسلمانوں سے اور کنارہ پکڑا ہے اپنے مومنوں سے پس کہا ہے اسنے کہ نہیں ہیں وہ مومن اور نہ کافر پس نام رکھے گئے ہیں بسبب اسکے معتزلہ اور کہا گیا ہے نہیں نام رکھے گئے ساتھ اسکے مگر واسطے انکے کنارہ پکڑنے کے حسن بصری رحمۃ اللہ کی مجلس سے پس گذرے حسن بصری ان پر اور کہا یہ لوگ معتزلہ ہیں نام رکھے گئے ساتھ اسکے اور وہ عمرو بن عبید کی اقتدا کرتے ہیں اور جب غصے ہوئے حسن بصری عمرو بن عبید پر تو سزا دی گئی حسن بصری کو اس غصہ کرنے میں پس کہا حسن بصری نے کیا تم مجھے سزا دیتے ہو ایسے شخص کے بارہ میں جو دیکھا ہے میں نے اسکو سجدہ کرتے سورج کو سوا خدا کے خواب میں اور نام رکھے گئے ہیں قدریہ واسطے انکے رد کرنے کے خدا غالب بزرگ کی قضا اور قدر کو بندوں کے گناہوں میں اور واسطے انکے ثابت کرنے ان گناہوں کو بذات خود اور مذہب معتزلہ اور جہمیہ اور قدریہ کا صفات خدا کے انکار میں ایک ہی ہے اور تحقیق ہمنے ذکر کیا ہے انکے بعض مذہبوں کو اعتقاد میں اور تصنیف کرنیوالے انکی کتابوں کے یہ لوگ ہیں ابو ہذیل اور جعفر بن حرب درزی اور کعبی اور ابو ہاشم اور ابو عبد اللہ بصری اور عبد الجبار بن احمد ہمدانی اور اکثر انکا مذہب ان جگہوں میں ہے عسکر اور اہواز ... اور وہ چھ فرقے ہیں انکے یہ نام ہیں ہذلیہ اور نظامیہ اور معمریہ اور جبائیہ

والكعبية والبهشمية والذي اجمعت عليه فرق
المعتزلة نفي الصفات بأجمعها فنفت ان يكون له
عز وجل علم وقدرة وحيوة وسمع وبصر وكذلك نفي
الصفات المثبتة بالسمع من الاستواء والنزول و
غير ذلك واجمعت على ان كلام الله محدث وارادته
محدثة وانه تكلم بكلام خلقه في غيره ويريد بارادة
محدثة لا في محل وانه تعالى يريد خلاف معلومه
ويريد من عباده ما لا يكون ويكون ما لا يريد وانه
تعالى لا يقدر على مقدورات غيره بل يستحيل ذلك
وانه لم يخلق افعال عبيده بل هم الخالقون لها
دون ربهم وان كثيرا مما يتغذاه الانسان لم يرزقه
الله اذا كان حراما وانما الذي يرزق الله الحلال
دون الحرام وان الانسان قد يقتل دون اجله و
القاتل يقطع اجله قبل حينه وان من ارتكب كبيرة
من الموحدين وان لم يكن كفرا فانه يخرج بها من
ايمانه ويخلد في النار ابد الآبدين ويبطل جميع
حسناته وابطلوا شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم
لاهل الكبائر واكثرهم نفوا عذاب القبر والميزان
وراوا الخروج على السلطان وترك طاعته وانكروا
انتفاع الميت بدعاء الحي له والصدقة عنه ووصول
ثوابها اليه وزعمت ايضا ان الله سبحانه لم يكلم
آدم ونوحا وابرهيم وموسى وعيسى ومحمدا صلوات
الله عليهم اجمعين ولا جبرائيل ولا ميكائيل ولا
اسرافيل ولا حملة العرش ولا ينظر اليهم مثل ما
لا يكلم ابليس واليهود والنصارى واما الذي انفرد
به كل فرقة منها اما الهذيلية فقد انفرد شيخهم ابو الهذيل
بان لله علما وقدرة وسمعا وبصرا وان كلام الله
بعضه مخلوق وبعضه غير مخلوق وهو قوله تعالى
كن وقال ان الله تعالى ليس بخلاف خلقه وان

كعبیه اور بہشمیه اور وہ احکام جنپر معتزلہ کے فرقون نے اتفاق کیا ہے
یہ ہین خدا کی سب صفتون کا انکار کرنا پس اُنہون نے انکار کیا ہی سب بات کا
کہ ہووے واسطے خدا غالب اور بزرگ کے علم اور قدرت اور حیات اور سمع اور
بصر اور اسیطرح انکار کرنا صفات کا جو ثابت کیگئی ہین ساتھ شرع کی خدا تعالی کا عرش
پہ ہونا اور پچھلی رات مین اترنا اور غیر اسکا اور اُنہون نے اسپر بہی اتفاق کیا ہے
کہ تحقیق کلام خدا کی حادث ہی اور یہ کہ تحقیق اُسنے تکلم کیا ہے ساتھ کلام کے جو پیدا کیا
ہے اسکو اپنے غیر مین اور ارادہ کرتا ہے ساتھ ارادے حادث کے جو نہین ہی محل مین
اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی اپنے معلوم کا خلاف کرتا ہے اور اپنے بندون سے وہ چیز
چاہتا ہے جو نہوگی اور ہوتی ہے وہ چیز جو نہین چاہتا اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی نہین قادر ہے
اپنے غیر کے مقدورات پر بلکہ یہ محال ہی اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی نے نہین پیدا کیے اپنے بندون
کے افعال بلکہ وہ خود انکو پیدا کرتے ہین سوا اپنے رب کے اور یہ کہ تحقیق
بہت سی چیز جو کہاتا ہے اسکو آدمی نہین روزی دی اسکو خدا نے وہ چیز جبکہ
ہووے وہ حرام اور نہین ہے وہ چیز جو روزی دیتا ہے اسکو خدا مگر حلال نہ حرام
اور یہ کہ تحقیق آدمی مارا جاتا ہے سوا اجل اپنی کے اور مارنے والا قطع کر دیتا ہی مقتول
کی اجل کو اوسکی مرنے کے وقت سے پہلے اور یہ کہ جو شخص کرے گناہ کبیرہ موحدین سے اگرچہ وہ
کافر نہین ہوتا پس تحقیق وہ نکلتا ہے بسبب اس کبیرہ گناہ کے ایمان سے اور رہیگا دوزخ
مین ہمیشہ اور باطل ہو جاتی ہین اسکی سب بہلائیان اور باطل کیا ہے اونہون نے
پیغمبر خدا صلعم کی شفاعت کو واسطے کبیرہ گناہ والون کے اور اکثر نے انکار کیا ہے عذاب
قبر اور اعمال کے تولنے کا اور درست رکھتے ہین نکلنے کو بادشاہ پر اور اسکی فرمانبرداری
چھوڑ دینے کو اور انکار کیا ہے انہون نے نفع پہونچنے مردے کی زندون کی دعا سے اور اسکی طرف
سے صدقہ کرنے سے اور انکار کیا ہے ثواب اوسکو پہونچنے کا اور انہون نے یہہ بہی گمان کیا ہے
کہ تحقیق خدا تعالی نے نہین کلام کی آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی اور محمد سے
خدا کی رحمتین ان سب پر ہوون اور نہ جبرائیل اور میکائیل اور نہ اسرافیل اور نہ عرش
کے اوٹھانیوالون سے اور نہین نظر کرتا طرف انکی مانند نہ کلام کرنیکی شیطان اور
یہود اور نصاری سے اور لیکن وہ چیز جو جدا ہی ساتھ اسکے ہر فرقہ اون سے
لیکن ہذیلیہ پس تحقیق جدا ہوا ہے پیر انکا ابو ہذیل ساتھ اسبات کے کہ تحقیق واسطے
خدا کے علم اور قدرت اور سمع اور بصر ہے اور تحقیق کلام خدا کی بعض اسکا مخلوق
اور بعض اسکا غیر مخلوق ہے اور وہ قول خدا تعالی کا ہے لفظ کن
سے یعنی ہوجا اور کہا ہے اوس نے کہ تحقیق خدا تعالی نہین ہے مخالف اپنی خلقت کے

مَقْدُورُ اللّٰهِ مُتَنَاهٍ فَيَبْقَى اَهْلُ الْجَنَّةِ لَا حَرَكَةَ لَهُمْ
وَاللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَقْدِرُ عَلٰى تَحْرِيْكِهِمْ وَلَا هُمْ يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى ذٰلِكَ وَجَوَّزَ اَنْ يَكُوْنَ الْمَيِّتُ وَالْمَعْدُوْمُ وَالْعَاجِزُ
يَفْعَلُ الْاَفْعَالَ وَاَبٰى اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَمْ يَزَلْ
سَمِيْعًا وَاَمَّا النِّظَامِيَّةُ كَانَ شَيْخُهُمُ النِّظَامُ يَقُوْلُ
اِنَّ الْجَمَادَاتِ تَفْعَلُ بِاِيْجَابِ الْخِلْقَةِ وَكَانَ يَنْفِي
الْاَعْرَاضَ اِلَّا الْحَرَكَةَ الْاِعْتِمَادِيَّةَ وَيَقُوْلُ اِنَّ
الْاِنْسَانَ هُوَ الرُّوْحُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا رَاٰى ظَرْفَهُ يَعْنِيْ جِسْمَهُ وَخَرَقَ الْاِجْمَاعَ
فَقَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَامِدًا ذَاكِرًا فَلَا اِعَادَةَ عَلَيْهِ
وَكَانَ يَنْفِيْ اِجْمَاعَ الْاُمَّةِ وَيُجَوِّزُ اِجْتِمَاعَهَا عَلٰى بَاطِلٍ
وَيَقُوْلُ اِنَّ الْاِيْمَانَ مِثْلُ الْكُفْرِ وَالطَّاعَةَ كَالْمَعْصِيَةِ
وَفِعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفِعْلِ اِبْلِيْسَ اللَّعِيْنِ
وَاِنَّ سِيْرَةَ عُمَرَ وَعَلِيٍّ كَسِيْرَةِ الْحَجَّاجِ وَاِنَّمَا الْتَزَمَ
ذٰلِكَ وَرَكِبَهُ لِاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الْحَيَوَانُ كُلُّهُ جِنْسٌ
وَاحِدٌ وَزَعَمَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِيْ نَظْمِهِ وَاَنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى لَيْسَ بِقَادِرٍ عَلٰى تَحْرِيْقِ الطِّفْلِ وَلَوْ كَانَ عَلٰى
شَفِيْرِ جَهَنَّمَ وَلَا عَلٰى طَرْحِهِ فِيْهَا وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ قَالَ
بِالْكُفْرِ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجِسْمَ يَتَجَزّٰى
اِلٰى مَا لَا غَايَةَ لَهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبَ
وَالْخَنَافِسَ فِي الْجَنَّةِ وَكَذٰلِكَ الْكِلَابُ وَالْخَنَازِيْرُ
فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الْمُعَمَّرِيَّةُ فَكَانَ شَيْخُهُمُ الْمُعَمَّرُ يَقُوْلُ
بِقَوْلِ اَهْلِ الطَّبَائِعِ وَيَتَجَاوَزُ وَيَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
لَمْ يَخْلُقْ لَوْنًا وَلَا طَعْمًا وَلَا رَائِحَةً وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً
وَاِنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ فِعْلُ الْجِسْمِ بِطَبْعِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ
الْقُرْاٰنَ فِعْلُ الْاَجْسَامِ وَلَيْسَ هُوَ بِفِعْلِ اللّٰهِ وَ
اَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدِيْمًا اَثْبَاتًا لَهُ وَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَمَّا الْجُبَّائِيَّةُ فَكَانَ شَيْخُهُمُ
الْجُبَّائِيُّ خَرَقَ الْاِجْمَاعَ وَشَذَّ عَنْهُ فِيْ اَشْيَاءَ مِنْهَا اَنَّهُ

مقدور خدا کا نہایت رکھتا ہے پس باقی رہینگی بہشت والے جو نہ حرکت ہوگی واسطے
انکے اور خدا تعالیٰ نہیں قدرت رکھتا انکے ہلانے پر اور نہ قدرت رکھتے ہیں اسپر اور
درست کہا ہے اس نے یہ کہ ہووے مردہ اور معدوم اور عاجز کرے کام اور انکار کیا
ہے اسنے اسبات کا کہ ہووے خدا ہمیشہ سننے والا اور لیکن فرقہ نظامیہ پیر
انکا نظام یہ کہتا تہا کہ تحقیق جمادات کرتے ہیں ساتھ واجب کرنے پیدایش
کے اور انکار کرتا تہا اعراض کا مگر حرکت اعتمادی اور کہتا تہا کہ تحقیق
آدمی وہ روح ہے اور تحقیق کسی نے نہیں دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اور نہیں دیکہا اسنے مگر اسکے ظرف یعنی آپکے جسم کو اور
اسنے خرق کیا ہے اجماع امت کا پس کہا ہے اوس نے کہ جو شخص چھوڑ دیوے
نماز کو جانکر یاد رکھکر پس اسپر نماز کا گزارنا نہیں ہے اور نفی کرتا تہا اجماع
امت کی اور درست ہے اتفاق کرنا امت کا باطل پر اور یہ کہتا تہا کہ تحقیق
ایمان مانند کفر کے ہے اور طاعت مانند معصیت کے ہے اور پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل مانند فعل شیطان لعنت کیے گئے کے ہے
اور تحقیق خصلت عمر اور علی کی مانند خصلت حجاج کے ہے اور نہیں لازم
پکڑا ہے اوسنے اسکو اور جوڑا اسکو مگر اسواسطے کہ تحقیق وہ کہتا تہا کہ حیوان
ساری ایک جنس ہیں اور یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق قرآن نہیں عاجز کرنیوالا خلقت
کو اسکے مانند لانے سے اپنی نظم میں اور یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ قادر نہیں ہے لڑکے کے
جلانے پر اگرچہ ہووے دوزخ کے کنارے پر اور نہ اسکے ڈالنے پر اسمیں اور یہ پہلا انکا
ہے جو قائل ہوئے ہیں ساتھ کفر کے اہل قبلہ سے اور کہتا تہا کہ تحقیق جسم قسمت
قبول کرتا ہے غیر نہایت تک اور کہتا تہا کہ تحقیق سانپ اور بچھو اور خنافس
بہشت میں ہیں اور اسیطرح کتے اور خنزیر بہشت میں ہیں اور لیکن معمریہ
پس انکا پیر معمر کہتا تہا ساتھ قول اہل طبائع کے اور اس سے تجاوز
کرتا تھا اور زعم کرتا تھا کہ تحقیق خدا تعالےٰ نے نہیں پیدا کیا رنگ
کو اور نہ لذت کو اور نہ بو کو اور نہ موت کو اور نہ حیاتی کو اور
یہ کہ تحقیق یہ سب فعل جسم کا بسبب اسکی طبیعت کے ہے اور یہ کہتا تہا
کہ تحقیق قرآن فعل اجسام کا ہے اور نہیں ہے یہ فعل خدا کا اور
انکار کیا ہے اوسنے اسبات کا کہ ہووے خدا تعالےٰ قدیم بلا کتنا ہوو ز
اسکو اور دور رکھے اسکو خدا اس امت سے اور لیکن جبائیہ پس پیر انکا
جبائی خرق اجماع کا کرتا تھا اور جدا ہوا ہے اس سے کئی چیزوں میں بعض انمیں سے یہ کہ تحقیق

كَانَ يَقُولُ اِنَّ العِبَادَ خَالِقُونَ لِاَفْعَالِهِمْ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَى هٰذَا
اَحَدٌ وَكَانَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى اَحْبَلَ نِسَاءَ العَالَمِيْنَ
بِخَلْقِهِ الحَبَلَ فِيْهِنَّ وَيَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى مُطِيْعٌ لِعِبَادِهٖ
اِذَا فَعَلَ مَا اَرَادُوْهُ وَقَالَ مَنْ حَلَفَ اَنْ يُعْطِيَ غَرِيْمَهٗ
حَقَّهٗ غَدًا وَاسْتَثْنٰى فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَنْفَعْهُ
الْاِسْتِثْنَاءُ فَاِذَا لَمْ يُعْطِ حَنِثَ وَكَانَ يَقُولُ اِنَّ مَنْ سَرَقَ
خَمْسَةَ دَرَاهِمَ كَانَ فَاسِقًا وَاِنْ نَقَصَتْ مِنْهُ حَبَّةٌ لَمْ يَفْسُقْ
وَاَمَّا الْبَهْشَمِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلَى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ الْجُبَّائِيِّ وَ
كَانَ اَبُوْ هَاشِمٍ يُجَوِّزُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُكَلَّفُ قَادِرًا وَهُوَ
لَا يَكُوْنُ فَاعِلًا وَلَا تَارِكًا فَيُعَاقِبُهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى فِعْلِهٖ وَ
كَانَ يَقُوْلُ مَنْ تَابَ مِنْ سَائِرِ الذُّنُوْبِ اِلَّا ذَنْبًا وَاحِدًا
لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهٗ فِيْمَا تَابَ مِنْهُ وَاَمَّا الْكَعْبِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى
اِلٰى اَبِي الْقَاسِمِ الْكَعْبِيِّ وَكَانَ بَغْدَادِيًّا فَاَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ
سَمِيْعًا بَصِيْرًا اَوْ اَنْ يَكُوْنَ مُرِيْدًا بِالْحَقِيْقَةِ وَاَنَّ اِرَادَةَ
اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ فِعْلِ عِبَادِهٖ هُوَ الْاَمْرُ بِهٖ وَاِرَادَتَهٗ مِنْ فِعْلِ
نَفْسِهٖ هُوَ عِلْمُهٗ وَعَدَمُ الْاِكْرَاهِ وَزَعَمَ اَنَّ الْعَالَمَ كُلَّهٗ
مَلَأٌ وَاَنَّ الْمُتَحَرِّكَ اِنَّمَا هُوَ الصَّفْحَةُ الْاُوْلٰى مِنَ الْاَجْسَامِ
وَاَنَّ الْاِنْسَانَ لَوْ تَدَهَّنَ بِدُهْنٍ وَمَشٰى لَمْ يَكُنْ هُوَ الْمُتَحَرِّكَ
لٰكِنَّ الدُّهْنَ مُتَحَرِّكٌ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ مُحْدَثٌ
وَلَا يَقُوْلُ مَخْلُوْقٌ

فَصْلٌ

وَاَمَّا ذِكْرُ الْمَقَالَةِ الْمُشَبِّهَةِ
وَهُمْ ثَلَاثَةُ فِرَقٍ اَلْهِشَامِيَّةُ وَالْمُقَاتِلِيَّةُ وَالْوَاسِمِيَّةُ
وَالَّذِيْ اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ الْفِرَقُ الثَّلَاثَةُ اَنَّ اللّٰهَ جِسْمٌ
وَاَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُعْقَلَ الْمَوْجُوْدُ اِلَّا جِسْمًا وَالَّذِيْ
غَلَبَ عَلَيْهِمُ التَّشْبِيْهُ فِرَقُ الرَّوَافِضِ وَالْكَرَّامِيَّةِ
اَلَّذِي اَلَّفَ كُتُبَهُمْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَلَهٗ كِتَابٌ فِيْ اِثْبَاتِ
الْجِسْمِ وَاَمَّا الْهِشَامِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ
فَزَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جِسْمٌ طَوِيْلٌ عَرِيْضٌ عَمِيْقٌ نُوْرٌ
سَاطِعٌ لَهٗ قَدْرٌ مِنَ الْاَقْدَارِ كَالسَّبِيْكَةِ الصَّافِيَةِ يَتَحَرَّكُ
وَيَسْكُنُ وَيَقُوْمُ وَيَقْعُدُ وَحُكِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَحْسَنُ الْاَقْدَارِ

وہ کہتا تہا کہ تحقیق بندے پیدا کرنیوالے ہین واسطے اپنے فعلونکے
نہین سبقت کیا اوسپر اس قول کیطرف کسینے اور کہتا تہا کہ تحقیق خدا نے حمل ڈالا ہے
جہان کی عورتونمین ساتھ اسکے پیدا کرنیکے حمل کو انمین اور کہتا تہا کہ تحقیق خدا
اپنے بندونکا فرمانبردار ہے جب کرے وہ جو کہ چاہتے ہین اسکو بندے اور کہتا ہے
اسنے جو شخص کہ قسم کہاوے کہ دیوے اپنے قرضخواہ کو حق اسکا کل اور کرے استثنا
کرے ساتھ قول اپنے کے جو ان شاء اللہ ہے نہین نفع دیتا اوسکو استثناء
اوسکا پس جب نہ دیوے کل حق اوسکا تو حانث ہو جاویگا اور کہتا تہا کہ جو شخص پانچ
درم چورا دے فاسق ہو جاتا ہے اور اگر کم ہووے اوسے ایک دانہ پہر تو نہین فاسق
ہوتا اور لیکن فرقہ بہشمیہ پس منسوب ہے طرف ابی ہاشم بن جبائی کے اور ابو ہاشم
جایز رکہتا تہا کہ ہووے مکلف قادر اور وہ مکلف نہین ہوتا فاعل اور نہ
تارک پس عذاب کرتا ہے اسکو خدا اوسکے فعل پر اور کہتا تہا کہ جو شخص سب گناہونسے توبہ
کرے سوا ایک گناہ کے تو نہین درست ہوتی توبہ اسکی اون گناہونمین جنسے توبہ
کر چکا ہے اوسنے اور لیکن کعبیہ پس مذہب ہے طرف ابی قاسم کعبی کی اور تہا بغدادی
کے معتزلہ کے مذہب پر پس انکار کیا اوسنے اسکا کہ ہووے خدا سننے والا
دیکہنے والا اور یہ کہ ہووے صفت ارادہ کی رکہنے والا حقیقت مین اور یہ کہ
تحقیق ارادہ خدا تعالیٰ کا اپنے بندون کے فعل سے یہی حکم کرنا ہے ساتھ اسکے
اور ارادہ اسکا اپنے فعل سے وہ اسکا جاننا ہے اور نہ مجبور ہونا اور گمان کیا
کیا ہے کہ جہان سارا پر ہے اور یہ کہ تحقیق متحرک نہین ہے اجسام مگر صفحہ پہلا اور
یہ کہ تحقیق آدمی اگر ملے کسی تیل کو اور چلے تو نہین ہوتا وہ حرکت کرنیوالا لیکن تیل
حرکت کرتا ہے اور کہتا تہا کہ تحقیق قرآن نیا پیدا ہوا ہے اور نہین کہتا تہا کہ
مخلوق ہے

فصل

شبہ کی باتین بیان کرتے ہین اور یہ تین
فرقے ہین ہاشمیہ اور مقاتلیہ اور واسمیہ اور وہ چیز جسپر تینون فرقون نے اتفاق
کیا ہے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالیٰ جسم ہے اور یہ کہ تحقیق نہین درست ادراک
کیا جاوے موجود مگر جسم یعنی جسم کے سوا کوئی چیز موجود نہین ہے اور وہ لوگ جنپر
تشبیہ غالب آئی ہے فرقے رافضیون اور کرامیہ کے ہین اور جسنے انکی کتابین
تصنیف کی ہین وہ ہشام بن حکم ہے اور واسطے اسکے کتاب ہے خدا کے جسم ثابت
کرنے مین اور لیکن ہشامیہ پس منسوب ہے طرف ہشام بن حکم کی پس اسنے یہ زعم کیا ہے کہ تحقیق
خدا جسم ہے لنبا چوڑا موٹا روشنی ہے چمکنے والی واسطے اوسکے اندازہ ہے اندازون سے
مانند ٹکڑے صاف چاندی کی حرکت کرتا ہے اور آرام کرتا ہے اور کہڑا ہوتا اور بیٹہتا ہے

اَنْ يَكُوْنَ سَبْعَةَ اَشْبَارٍ وَقِيْلَ لَهُ رَبُّكَ اَعْظَمُ اَمْ اُحُدٌ فَقَالَ رَبِّيْ اَعْظَمُ وَاَمَّا الْمُقَاتِلِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى مُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حُكِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جِسْمٌ وَاَنَّهُ جُثَّةٌ عَلٰى صُوْرَةِ الْاِنْسَانِ لَحْمٌ وَدَمٌ وَلَهُ جَوَارِحُ وَاَعْضَاءٌ مِنْ رَاْسٍ وَلِسَانٍ وَعُنُقٍ وَاَنَّهُ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ لَا يُشْبِهُ الْاَشْيَاءَ وَلَا تُشْبِهُهُ.

فَصْلٌ فِيْ ذِكْرِ مَقَالَةِ الْجَهْمِيَّةِ تَفَرَّدَ جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ بِاَنَّ الْاِنْسَانَ اِنَّمَا يُنْسَبُ اِلَيْهِ مَا يَظْهَرُ مِنْهُ عَلَى الْمَجَازِ لَا عَلَى الْحَقِيْقَةِ كَمَا يُقَالُ طَالَتِ النَّخْلَةُ وَاَدْرَكَتِ الثَّمَرَةُ وَكَانَ يَاْبٰى اَنْ يَقُوْلَ اِنَّ اللّٰهَ شَيْءٌ وَيَقُوْلُ بِحُدُوْثِ عِلْمِ اللّٰهِ وَيَمْتَنِعُ اَنْ يَقُوْلَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَالِمًا بِالْاَشْيَاءِ قَبْلَ كَوْنِهَا وَيَقُوْلُ اِنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ تَفْنِيَانِ وَيَنْفِي الصِّفَاتِ كَانَ مَذْهَبُ جَهْمٍ بِتِرْمِذَ وَهُوَ بَلَدٌ وَقِيْلَ بِمَرْوٍ وَلَهُ تَاٰلِيْفُ فِيْ نَفْيِ الصِّفَاتِ قَتَلَهُ مُسْلِمُ بْنُ اَحْوَدَ الْمَرْوَانِيُّ وَاَمَّا الضِّرَارِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى ضِرَارِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ يَقُوْلُ ضِرَارٌ اِنَّ الْاَجْسَامَ اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ وَجَوَّزَ اَنْ تَنْقَلِبَ الْاَعْرَاضُ اَجْسَامًا وَاَنَّ الْاِسْتِطَاعَةَ بَعْضُ الْمُسْتَطِيْعِ وَهِيَ قَبْلَ الْفِعْلِ وَاَنْكَرَ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَمَّا النَّجَّارِيَّةُ فَهِيَ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّجَّارِ كَانَ يُثْبِتُ فِعْلَ الْفَاعِلَيْنِ بِالْحَقِيْقَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِلْعَبْدِ وَكَانَ يَقُوْلُ بِنَفْيِ الصِّفَاتِ وَقَالَ بِقَوْلِ الْمُعْتَزِلَةِ فِيْ نَفْيِ الصِّفَاتِ اِلَّا فِي الْاِرَادَةِ فَاِنَّهُ اَثْبَتَ اَنَّ الْقَدِيْمَ مُرِيْدٌ لِنَفْسِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ بِخَلْقِ الْقُرْاٰنِ وَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ مُرِيْدٌ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهُ لَيْسَ بِمَقْهُوْرٍ وَلَا مَغْلُوْبٍ وَاَنَّ اللّٰهَ مُتَكَلِّمٌ بِمَعْنٰى اَنَّهُ لَيْسَ بِعَاجِزٍ عَنِ الْكَلَامِ وَاَنَّهُ لَمْ يَزَلْ جَوَادًا بِمَعْنٰى نَفْيِ الْبُخْلِ عَنْهُ وَمَذْهَبُهُ مُوَافِقٌ لِمَذْهَبِ ابْنِ عَوْنٍ وَاَبِيْ يُوْسُفَ الرَّازِيِّ وَاَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ مَذْهَبُهُ بِقَاشَانَ وَاَمَّا الْكُلَّابِيَّةُ فَمَنْسُوْبَةٌ اِلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كُلَّابٍ وَكَانَ يَقُوْلُ صِفَاتُ اللّٰهِ لَيْسَتْ بِقَدِيْمَةٍ

یہ ہے کہ ہو وے سات بالشت اور کہا گیا واسطے اُسکے کہ تیرا پروردگار بڑا ہے یا احد پہاڑ، پس کہا اوس نے کہ میرا پروردگار بڑا ہے اور لیکن مقاتلیہ پس منسوب ہے طرف مقاتل بن سلیمان کے اوسے حکایت کیگئی ہے کہ تحقیق اوس نے کہا کہ تحقیق خدا تعالیٰ جسم ہے اور تحقیق وہ بدن ہے آدمی کی صورت پر گوشت اور خون اور واسطے اُسکے جوڑ ہیں اور اعضا سیر اور زبان اور گردن سے اور یہ کہ تحقیق وہ ان سب اعضا میں نہیں مشابہت رکھتا دوسری چیزوں سے اور نہ وہ مشابہت رکھتے ہیں اس سے۔

فصل جہمیہ کی باتیں بیان کرنے میں جدا ہوا ہے جہم بن صفوان ساتھ اسبات کے کہ تحقیق آدمی نہیں نسبت کیجاتی طرف اوسکے مگر وہ چیز کہ ظاہر ہو وے اوسسے بطریق مجاز کے نہ بسبیل حقیقت کے جیسا کہ کہا جاتا ہے لمبی ہوئی کھجور اور پک گیا میوہ اور انکار کرتا تھا اسسے کہ کہے تحقیق خدا چیز ہے اور کہتا تہا ساتھ نیا پیدا ہونے خدا کے علم کے اور منع کرتا تہا اسطرح کہنے سے کہ تحقیق خدا جاننے والا ہے چیزوں کا پہلے اونکے ہونیکے اور کہتا تھا کہ تحقیق بہشت اور دوزخ فنا ہو جاینگے اور خدا کی صفتوں کا انکار کرتا تھا اور تھا مذہب جہم کا ترمذ میں اور وہ ایک شہر ہے اور کہا گیا ہے کہ مرو میں اور واسطے اوسکے تصنیف ہے صفات کے انکار کرنے میں قتل کیا ہے اوسکو مسلم بن احود مروانی نے اور لیکن ضراریہ پس منسوب ہے طرف ضرار بن عمرو کی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ تحقیق اجسام اعراض ہیں جمع ہوئے ہوئے اور اسنے دوست رکھا ہے بدل جانا اعراض کا جسم اور یہ کہ تحقیق قدرت بعض قادر کا ہے اور یہ قدرت پہلے فعل کی ہے اور انکار کیا ہے اسنے قراءت عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب کا اور لیکن نجاریہ پس یہ منسوب ہیں طرف حسین بن محمد نجار کی یہ ثابت کرتا ہے فعل فاعلوں کا حقیقۃً واسطے خدا تعالیٰ کے اور واسطے بندے کے اور کہتا تہا ساتھ انکار کرنے صفات کے اور کہا ہے اسنے ساتھ قول معتزلہ کے صفات کے انکار میں مگر ارادہ میں اسلیے تحقیق اوسنے یہ ثابت کیا ہے کہ تحقیق قدیم ارادہ کرنیوالا ہے واسطے نفس اپنے کے اور کہتا تہا ساتھ مخلوق ہونے قرآن کے اور کہتا تہا کہ تحقیق خدا تعالیٰ ارادہ کرنیوالا ہے ان معنی پر کہ تحقیق وہ نہیں جبر کیا گیا اور نہ غلبہ کیا گیا اور یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ کلام کرنیوالا ہے ساتھ ان معنی کے کہ تحقیق وہ نہیں ہے عاجز کلام سے اور یہ کہ تحقیق وہ ہمیشہ رہا ہے بخشش کرنیوالا ہے ساتھ نفی کرنے بخل کے اس سے اور اسکا مذہب موافق ہے واسطے مذہب ابن عون اور ابو یوسف رازی کے اور اکثر مذہب اسکا قاشان میں ہے اور لیکن کلابیہ پس منسوب ہے طرف ابی عبداللہ بیٹے کلاب کی۔ اور کہتا تھا کہ خدا کی صفات نہیں ہیں قدیم اور

لا محدثة وكان يقول لا اقول صفاته هي هو و
لا هي غيره وان معنى الاستواء نفي الاعوجاج في
قوله الرحمن على العرش استوى وان الله لم يزل على
ما كان عليه من قبل وان لا مكان ونفي ان يكون
للقران حروف

فصل في ذكر مقالة السالمية و
هي منسوبة الى ابن سالم من قولهم ان الله سبحانه يرى
يوم القيمة في صورة آدمي محمدي وانه عز وجل
يتجلى لساير الخلق يوم القيمة من الجن والانس والملئكة
والحيوان اجمع لكل واحد في معناه وفي كتاب الله
تكذيبهم وهو في قوله عز وجل ليس كمثله شيء وهو
السميع البصير ومن قولهم ان لله تعالى سرا لو اظهره
لبطل التدبير وللانبياء سرا لو اظهره لبطلت النبوة
وللعلماء سرا لو اظهره لبطل العلم وهذا فاسد لان
الله تعالى حكيم وتدبيره محكم لا يتطرق نحوه البطلان
والفساد وما ذكروه يؤدي الى ابطال حكمته تعالى
وهذا كفر ومن قولهم ان الكفار يرون الله تعالى في الاخرة
ويحاسبهم ومن قولهم ان ابليس سجد لآدم في الثانية
وفي القران تكذيبهم وهو قول الله عز وجل الا ابليس
ابى واستكبر وكان من الكافرين وقوله تعالى الا ابليس
لم يكن من الساجدين ومن قولهم ان ابليس ما دخل
الجنة وفي القران تكذيبهم وهو قوله تعالى اخرج
منها فانك رجيم ومن قولهم ان جبرئيل كان يجيء
الى النبي صلى الله عليه وسلم ولا يبرح من مكانه ومن
قولهم ان الله تعالى لما كلم موسى عليه السلام اعجب
موسى بنفسه فاوحى الله اليه يا موسى اتعجبك نفسك
مد عينيك فمد موسى عينيه فنظر واذا قد امه مائة
طور على كل طور موسى وهذا منكر عند اهل النقل
واصحاب الحديث فهو حديث باطل وقد اوعد النبي
صلى الله عليه وسلم من كذب عليه فقال من كذب علي

نہ محدث کے اور کہتا تہا کہ مین نہین کہتا کہ خدا کی صفتین اسکا عین ہین
اور نہ کہتا ہون کہ اسکا غیر ہین اور تحقیق معنے استوا کے ہین نفی کجی کی
خدا تعالی کے قول مین خدا نے عرش پر قرار پکڑا اور یہ کہ تحقیق خدا تعالی
ہمیشہ رہا ہے اوپر جو تہا اوسپر پہلے اس سے اور یہ کہ نہین ہے واسطے اسکے مکان
اور نفی کی ہے اسنے قرآن کیواسطے حروف ہونیکی

فصل سالمیہ کی باتین بیان کرنیمین
اور نسبت کئے گئے ہین طرف ابن سالم کی اونکی باتون سے یہ ہے کہ تحقیق خدا دیکہا
جاویگا قیامت کے دن آدمی کی صورت مین امت محمدؐ سے اور یہ کہ تحقیق خدا ظاہر ہوگا
واسطے تمام خلقت کے قیامت کے دن مین جنون اور آدمیون اور فرشتون اور
حیوانون سب سے ہر ایک کیواسطے اوسکے معنے مین اور خدا کی کتاب مین انکو جہوٹا کرتا ہے
اور وہ بیچ قول خدای غالب اور بزرگ کے نہین اوسکیطرح کوئی چیز اور وہ سننے والا ہے
دیکہنے والا اور انکو قول سے یہ ہے کہ تحقیق واسطے خدا کے ایک بہید ہی اگر ظاہر کرے
اسکو البتہ باطل ہوجاوے تدبیر جہان کی اور واسطے پیغمبرونکے ایک بہید ہے اگر ظاہر کرے اسکو البتہ
باطل ہوجاوے نبوت اور واسطے علماء کے ایک بہید ہے اگر ظاہر کرے اسکو البتہ باطل ہوجاوے علم
اور یہ بات فاسد ہے اسواسطے کہ تحقیق خدا تعالی حکیم ہے اور تدبیر اوسکی محکم ہے نہین
راہ پاتا طرف اسکی بطلان اور فساد اور وہ چیز جو ذکر کیا ہے اسکو اونہین گروہ نے
پہونچاتی ہے طرف باطل کرنے خدا کی حکمت کو اور یہ کفر ہے اور انکا قول ہے یہ ہے کہ تحقیق
کافر دیکہینگے خدا تعالی کو اور حساب کریگا اونسے اور انکے قول سے یہ ہے کہ شیطان نے سجدہ
کیا ہے واسطے آدمؑ کے دوسری دفعہ اور قرآن مجید مین انکی تکذیب ہے اور وہ قول خدا
کا ہے مگر شیطان انکار کیا اوسنے اور تکبر اور ہوگیا کافرون سے اور قول خدا تعالی کا مگر
شیطان نہ ہوا سجدہ کرنیوالون سے اور انکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق شیطان نہین داخل ہوا بہشت
اور قرآن مین انکی تکذیب ہے اور قول خدا کا ہے نکل بہشت سے پس تحقیق تو راندہ گیا
ہے اور انکے قول سے ہے یہ کہ تحقیق جبرئیلؑ آتے تھے طرف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور نہین دور ہوتے تھے اپنی جگہ سے اور انکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالی نے جب
کلام کی موسے علیہ السلام سے تو پسند آیا موسی علیہ السلام کو جی اپنا پس
وحی بہیجا خدا نے طرف انکی کہ اے موسے کیا پسند آتا ہے تجہکو جی تیرا اپنی
کر آنکہین اپنی پس دراز کیا موسیؑ نے اپنی آنکہونکو پس نظر کی تو ناگاہ اوسکے آگے سو
طور ہے ہر طور پر ایک موسی ہے اور یہ قول باطل ہے نزدیک اہل نقل اور اصحاب
حدیث کے پس یہ حدیث باطل ہے اور تحقیق ڈرایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اوس شخص کو جو جہوٹ کہے آپ پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہوٹ

وفضله ومنّه وهدايته قال الله تعالى وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا وكانوا بآياتنا يوقنون وقال والذين جاهدوا فينا لنهدينهم

وقال الله عز وجل واتقوا الله ويعلمكم الله ثم قال ... عليكم ... تتقون ... الا ... والذين ... لنهدينهم ...

متعمدًا فليتبوّأ مقعده من النار ومن قولهم
ان الله تعالى يريد من العباد الطاعات ولا يريد
منهم المعاصي وانه عز وجل اراد ايمانهم لا منهم
وهذا باطل لان الله تعالى قال ومن يرد الله
فتنته فلن تملك له من الله شيئًا يعني كفره و
قال الله تعالى ولو شاء ربك ما فعلوه وقال
تعالى ولو شاء الله ما اقتتلوا ومن قولهم ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يحفظ القران
قبل النبوة وقبل ان ياتيه جبرئيل عليه السلام
وفي القران تكذيبهم وهو قوله تعالى ما كنت
تدري ما الكتب ولا الايمان وقوله تعالى وما كنت
تتلو من قبله من كتب ولا تخطه بيمينك ومن
قولهم ان الله تعالى يقرء على لسان كل قارئ
وانهم اذا سمعوا القران من قارئ فانما يسمعونه
من الله وهذا القول يفضي الى الحلول نعوذ بالله
من ذلك ويؤدي الى ان الله تعالى يلحن ويغلط
وهذا كفر ومن قولهم ان الله تعالى في كل مكان
ولا فرق بين العرش وغيره من الامكنة وفي
القران تكذيبهم قال الله عز وجل الرحمن على
العرش استوى ولا يقال على الارض استوى ولا
على بطون الحبالى والجبال وغير ذلك من الامكنة
وهذا اخر ما يتعلق بالاعتقاد والاصول على
وجه الاشارة والاختصار وانما لم نشر الى ابطال
كل مذهب من مذاهب هذه الفرق الضالة خوفًا
من اطالة الكتب وانما اوردنا ذكر مقالاتهم مجردة
للتحذير منها اعاذنا الله واياكم من شر هذه
المذاهب واهلها وامتنا على الاسلام والسنة
في الفرقة الناجية برحمته

باب

واما الاتعاظ
بمواعظ القران والالفاظ النبوية في مجالس نذكرها

جان بوجھ کر پس چاہیئے کہ تیار رکھے جگہ اپنی دوزخ سے اور
انکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالی چاہتا ہے بندون سے
فرمانبرداریان اور نہین چاہتا ہے انسے بے فرمانیان اور یہ کہ تحقیق خدا غالب
و بزرگ نے چاہا ہے ان چیزون کو ساتھ انکے نہ اونسے اور یہ باطل ہے اسواسطے
کہ تحقیق خدا تعالے نے فرمایا ہے اور جو شخص کہ چاہتا ہے خدا تعالے اسکا فتنہ پس
ہرگز تو اسکے واسطے مالک نہین ہو گا خدا سے کسی چیز کا مراد رکھتا ہے فتنہ سے کفر
اسکا اور فرمایا ہے خدا تعالی نے اور اگر چاہتا پروردگار تیرا تو نہ کرتے اسکو اور
فرمایا خدا تعالی نے اور اگر چاہتا خدا تو نہ لڑائی کرتے اور انکے قول سے یہ ہے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد رکھتے تھے قرآن مجید کو پیغمبری سے پہلے اور پہلے آنے
کہ آوے انکے پاس جبرئیل ؑ اور قرآن مجید مین انکی تکذیب ہے اور وہ قول خدا کا ہے
نہین تہا تو جانتا کیا کتاب ہے اور نہ ایمان اور قول خدا کا اور تو نہین تھا پڑہتا
پہلے اسے کوئی کتاب اور نہ لکھتا اسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور انکے قول
سے یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالے پڑہتا ہے اوپر زبان ہر پڑہنے والے کے
اور تحقیق وہ جب سنتے قرآن کو کسی پڑہنے والے سے تو سوا اسکے نہین کہ سنتے
ہین اسکو خدا تعالے سے اور یہ بات پہونچاتی ہے طرف حلول کرنے
خدا کا بندہ مین اترنا ہم خدا کی پناہ چاہتے ہین اس سے اور یہ پہونچاتی ہے
طرف اسکی کہ خدا تعالی غلطی کرتا ہے اور بولتا ہے اور یہ کفر ہے اور انکے قول
سے یہ ہے کہ تحقیق خدا ہر جگہ مین ہے اور کچھ فرق نہین ہے درمیان عرش اور
غیر عرش کے مکانون سے اور قرآن مجید مین انکی تکذیب ہے فرمایا خدا غالب و بزرگ
نے خدا نے عرش پر قرار پکڑا اور نہین کہا جاتا کہ زمین پر قرار پکڑا اور نہین
کہا جاتا کہ حمل والیون کی پیٹ پر قرار پکڑا اور پہاڑ پر اور غیر اسکے جگہون سے
اور یہ آخر ہے اس چیز کا جو تعلق رکھتی ہے ساتھ اعتقاد اور اصول کے اشارہ
اور اختصار کے طریق پر اور سوا اسکے نہین اشارہ کیا ہمنے طرف باطل
کرنے ہر مذہب کو ان گمراہ فرقون کے مذہبون سے واسطے ڈر لمبا ہونے کتاب کے
اور سوا اسکے نہین لائے ہین ہم انکی باتین خالی دلیل سے واسطے
ڈرانیکے اسے پناہ دیوے ہمکو اور تم کو خدا ان مذہبون اور انکی اہلون کی
برائی سے اور مارے ہم کو خدا تعالے اسلام اور سنت پر فرقہ نجات
پانیوالے مین رحمت اپنی کو باب اور لیکن نصیحت پکڑنا ساتھ نصیحتون
قرآن اور الفاظ نبوی کے چند مجلسون مین ذکر کرتے ہین۔

قال وكتبت ذلك مجلس في قوله عز وجل فاذا قرأت
القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم اعلم
ان هذه الاية في سورة النحل وهي مكية الا ثلاث
ايات من اخرها انزلت بالمدينة وعدد اياتها
مائة وعشرون اية وثمان ايات وعدد كلماتها
الف وثمان مائة واحدى واربعون كلمة وحروفها
سبعة الاف وسبعمائة وتسعة احرف قال اهل
التفسير كان سبب نزول هذه الاية ان النبي صلى الله
عليه وسلم قرء سورة النجم وقرء والليل اذا يغشى
في صلاة الفجر بمكة فاعلن قراءتهما فلما بلغ الى
قوله افرأيتم اللات والعزى ومنوة الثالثة الاخرى
تمنى النبي صلى الله عليه وسلم فالقى الشيطان في
قراءته تلك الغرانيق العلى عندها الشفاعة ترتجى
يعني الاصنام قال ففرح المشركون بذلك لانهم
اثبتوا لها الشفاعة ويقولون هؤلاء شفعاؤنا
عند الله كما قال الله عز وجل ما نعبدهم الا ليقربونا
الى الله زلفى وكانوا يقولون لها اجسام طاهرة
ليس لها ذنوب فهي اولى بالعبادة لها من غيرها
من الملوك والملائكة لان لهم ذنوبا وهم ذووا ارواح
فشبهوا الاصنام بالغرانيق وهي الذكور من الطيور
واحدها غرنوق وغرنيق لكونها تعلوا وترتفع في
السماء وقيل هو طائر ابيض من طير الماء وقيل هو
الكركي ويسمى ايضا الشاب الناعم غرنوقا ومنه
حديث علي فكاني انظر الى غرنوق من قريش يتشحط
في دمه اي شاب وقال مقاتل يعني الملائكة رجا
ان تكون للملائكة شفاعة لان طائفة من الكفار
كانت تعبد الملائكة فلما بلغ الرسول خاتمة النجم
سجد وسجد كل من حضر من مسلم ومشرك غير ان
الوليد بن المغيرة كان شيخا كبيرا فرفع ملأ كفه

ہم انکو پہلے اون سے مجلس ہے بیچ بیان کرنے قول خدای غالب بزرگ کے کہ
جب پڑھے تو قرآن مجید پس پناہ مانگ تو ساتھ خدا کے شیطان راندے ہوئے
سے جان تو کہ تحقیق یہ آیت سورۂ نحل مین ہے اور یہ سورہ مکی ہے مگر تین
آیتین اُسکے آخر سے اُتاری گئی ہین مدینہ مین اور گنتی اُسکی آیتون کی
ایک سو اٹھائیس آیت ہے اور گنتی اسکی کلمون کی ایکہزار آٹھ سو اکتالیس
کلمہ ہے اور گنتی اُسکے حرفون کی سات ہزار سات سو نو حرف ہے کہا ہے
تفسیر والون نے کہ سبب نازل ہونے اس آیت کا یہ تہا کہ تحقیق پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا سورہ والنجم کو اور پڑہا
سورہ والیل اذا یغشی کو صبح کی نماز مین مکہ مین پس اونچا کیا اون
کی قراءت کو پس جب پہونچے خدا کے اس قول پر بہلا تم دیکھو تو لات
اور عزی اور منات وہ تیسرے پچھلے تو آرزو کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو پس ڈالدیا شیطان نے آپ کی قراءت مین غرانیق بزرگ انکے پاس
سفارش کی امید رکھی گئی ہے مراد رکھتے تھے غرانیق سے بت کہا
راوی نے پس خوش ہوئے مشرک ساتھ اسکے اسواسطے کہ تحقیق انہون
نے ثابت کی ہے واسطے اونکے سفارش اور کہتے ہین یہ ہمارے سفارشی
ہین نزدیک خدا کے جیسا کہ فرمایا ہے خدا غالب اور بزرگ نے ہم نہین عبادت کرتے
انکی مگر تو کہ نزدیک کردیوین ہمکو طرف خدا کے از روی رتبہ کے اور یہ کہا کرتے تھے کہ تحقیق
یہ اجسام ہین پاک نہین ہے واسطے انکے گناہ پس یہ بت لائق تر ہین انکی عبادت
کرنیکے غیر سے بادشاہون اور فرشتون سے ہو اسواسطے کہ تحقیق واسطے انکے
گناہ ہین اور صاحب روح ہین پس تشبیہ دی انہون نے بتون کو ساتھ غرانیق کے اور
غرانیق نر ہین جانورون سے مفرد اسکا غرنوق اور غرنیق ہے واسطے بلند ہونیکے ہوا پر
جا اور بلند ہوتے ہین آسمان مین اور کہا گیا ہے کہ غرنوق سفید جانور ہے پانی کے
جانورون سے اور کہا گیا ہے کہ وہ کلنگ ہے اور جوان نازک اندام کا بھی غرنوق نام
رکھتے ہین اور اسی باب سے حدیث علی کی پس گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف غرنوق
کی قریش سے لیٹتا ہے خون مین یعنی مراد غرنوق سے جوان ہے اور کہا مقاتل نے
مراد غرنوق سے فرشتے ہین امید رکھی مین انکی کہ ہووے واسطے فرشتون کے سفارش اسواسطے
کہ تحقیق ایک گروہ کافرون سے فرشتون کی عبادت کرتا تہا پس جب پہنچے پیغمبر خدا آخر
سورۂ نجم کو تو سجدہ کیا آپ نے سجدہ کیا اور سجدہ کیا ہر ایک نے جو حاضر تہا مومنون سے اور
مشرکون سے مگر بیشک تحقیق ولید بن مغیرہ تہا مرد بوڑہا پس اٹہائی اسنے مقدار

مِنَ التُّرَابِ اِلٰی جَبْهَتِهٖ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ تَحْنِیْ كَمَا تَحْنِیْ اُمُّ اَيْمَنَ وَصَوَاحِبَاتُهَا وَكَانَ اَيْمَنُ خَادِمَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَوَقَعَتْ هَاتَانِ الْكَلِمَتَانِ فِیْ قَلْبِ كُلِّ مُشْرِكٍ وَهُمَا مِنْ سَجْعِ الشَّيْطَانِ وَفِتْنَتِهٖ اَلْقَاهُمَا فِیْ قِرَاءَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اٰخِرِ ذِكْرِ الطَّوَاغِيْتِ وَالْاَصْنَامِ فَعَجِبَ الْفَرِيْقَانِ كِلَاهُمَا مِنْ سُجُوْدِهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاتِّبَاعِهِمْ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ فَاَمَّا الْمُسْلِمُوْنَ فَعَجِبُوْا مِنْ سُجُوْدِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى غَيْرِ اِيْمَانٍ وَّيَقِيْنٍ وَاَمَّا الْمُشْرِكُوْنَ فَطَابَتْ اَنْفُسُهُمْ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ لَمَّا سَمِعُوْا مِنْهُ مَا اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِیْ اُمْنِيَّتِهٖ وَاسْتَبْشَرُوْا وَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ رَجَعَ اِلٰی دِيْنِهِ الْاَوَّلِ وَدِيْنِ قَوْمِهٖ فَسَجَدُوْا تَعْظِيْمًا لِاٰلِهَتِهِمْ فَفَشَتِ الْكَلِمَتَانِ فِی النَّاسِ بِاِظْهَارِ الشَّيْطَانِ حَتّٰى بَلَغَتِ الْكَلِمَاتُ الْحَبَشَةَ فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمْسٰى اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ مِنْ هَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ مَا اَنْزَلَهُمَا رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا اَمَرَنِیْ بِهِمَا رَبُّكَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَقَّ عَلَيْهِ وَقَالَ اَطَعْتُ الشَّيْطَانَ وَتَكَلَّمْتُ بِكَلَامِهٖ وَاَشْرَكْتُهٗ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَنَسَخَ اللّٰهُ مَا اَلْقَى الشَّيْطَانُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِیْ اُمْنِيَّتِهٖ يَعْنِیْ فِیْ تِلَاوَتِهٖ وَقِرَاءَتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِی الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَلَمَّا بَرَّأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَجْعِ الشَّيْطَانِ وَفِتْنَتِهٖ اِنْقَلَبَ الْمُشْرِكُوْنَ بِضَلَالَتِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ ثُمَّ اَمَرَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْتِعَاذَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ مَعْنَاهُ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ فَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

سی طرف پیشانی اپنی کے پس سجدہ کیا اوسنے اسپر پس کہا کہ ہم جھکتے ہین جیسے کہ جھکتی تہین ام ایمن اور اسکی ہم صحبتین اور تھا ایمن خدمتگار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس مارا گیا جنگ حنین مین پس واقع ہوئے یہ دو کلمین ہر مشرک کے دلمین اور یہ دونو کلمے شیطان کے سجع اور اوسکے فتنہ سے تھے ڈالا تھا اونکو شیطان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرارت مین نزدیک آخر ذکر نے طاغوتان اور بتون کے پس تعجب کیا دونو فریقون نے سب کی سجدہ کرنے اور سب کی پیروی کرنیسے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سجدہ کرنے مین پس لیکن مسلمان پس تعجب کیا انہون نے مشرکین کے بغیر ایمان و یقین کے سجدہ کرنیسے اور لیکن مشرک پس خوش ہوگئے اونکی طرف نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے جب سنا اونہون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسچیز کو جو ڈالی شیطان نے آپکی تلاوت مین اور خوشی کی اونہون نے اور کہا کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجوع کیا طرف دین اپنے پہلے اور دین قوم کے پس انہون نے سجدہ کیا واسطے تعظیم معبودون اپنے کے پس پہیلگئے یہ دو کلمے لوگون مین ساتھ ظاہر کرنے شیطان کے یہانتک کہ پہنچگئے یہ کلمات حبشہ مین پس گران ہوئی یہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس جب پیغمبر خدا نے شام کی تو آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ پناہ مانگتا ہون مین خدا کی ان دو کلموں سے نہین اُتارا انکو میرے پروردگار غالب اور بزرگ نے اور نہ امر کیا ہے مجھکو ساتھ انکے پروردگار تیرے نے پس جب دیکھا اسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو دشوار ہوا آپ پر اور کہا کہ مینے فرمانبرداری کی شیطان کی اور کلام کیا ساتھ اوسکی کلام کے اور مینے شریک کیا اسکو خدای غالب اور بزرگ کے کام مین پس دور کردیا خدا تعالی نے اسچیز کو جو ڈالی تہی شیطان نے اور اتارا آپ پر اور نہین بہیجا ہمنے تیرے سے پہلے سے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جب پڑہیگا تو ڈالا شیطان نے اوسکی امنیت مین یعنی اوسکی تلاوت او قرارت مین پس دور کرتا ہے خدا تعالی اسچیز کو جو ڈالتا ہے شیطان پہر محکم کرتا ہے خدا اپنی آیتونکو اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے پس جب پاک کردیا خدای غالب اور بزرگ نے نبی اپنے کو شیطان کے سجع اور فتنہ سے تو پہرگئے مشرکین بسبب گمراہی اور دشمنی اپنی کے پہر حکم کئے گئے پیغمبر خدا ساتھ استعاذہ یعنے خدا کی پناہ پکڑنیکے شیطان سے پس اتاری خدای غالب اور بزرگ نے یہ آیت فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم کہا عبداللہ بن عباس نے معنے اس آیت کے یہ ہین جب ارادہ کرے تو قرآن پڑھنے کا پس کہہ تو اعوذ باللہ۔

المقالة السابعة عشر

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ يَعْنِي اِحْتَرِزْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
اَيْ اِبْلِيْسَ اللَّعِيْنِ يَعْنِي الْمَرْجُوْمَ بِاللَّعْنَةِ فَقَالَ لَيْسَ
شَيْءٌ قَطُّ اَغْلَظَ عَلٰى اِبْلِيْسَ اللَّعِيْنِ مِنَ التَّعَوُّذِ بِاللهِ مِنْهُ
اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطَانٌ يَعْنِي مِلْكًا عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي
عِلْمِ اللهِ فِي الشِّرْكِ فَيُضِلُّهُمْ عَنِ الْهُدٰى وَعَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ يَعْنِي بِاللهِ يَثِقُوْنَ اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ يَعْنِي
مِلْكُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ يَعْنِي اِبْلِيْسَ اللَّعِيْنَ يَعْنِي
يَتَّبِعُوْنَهٗ عَلٰى اَمْرِهٖ فَيُضِلُّهُمْ عَنْ دِيْنِهِمُ الْاِسْلَامِ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ يَعْنِي بِاللهِ مُشْرِكُوْنَ اَيْ مِنْ اَجْلِهٖ
مُشْرِكُوْنَ **فَصْلٌ** وَمَعْنٰى اَعُوْذُ اَلْاِسْتِعَاذَةُ
وَالْاِسْتِجَارَةُ وَالْاِلْتِجَاءُ وَالْمَعَاذُ الْمَلْجَأُ يُقَالُ عَاذَ بِهٖ
يَعُوْذُ بِهٖ عِيَاذًا اَوْ اَعُوْذُ عَوْذًا وَمَعْنٰى مَعَاذَ اللهِ اَيْ
اَلْجَأُ اِلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِاللهِ يُقَالُ هٰذَا عَوْذٌ لِيْ مِمَّا اَخَافُ
اَيْ مُجِيْرِيْ وَالدَّافِعُ عَلَيَّ فَكَاَنَّ الْعَبْدَ يَعُوْذُ بِاللهِ لِيَقِيَهٗ
مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَالتَّعَوُّذُ بِالْقُرْاٰنِ هُوَ التَّشَفِّيْ بِهٖ وَ
قِيْلَ مَعْنَى الْاِسْتِعَاذَةِ الْاِحْتِرَازُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
اللهُ تَعَالٰى حَاكِيًا عَنْ اُمِّ مَرْيَمَ رَبِّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَ
ذُرِّيَّتَهَا يَعْنِي مَرْيَمَ وَعِيْسٰى مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ يَعْنِي
اَحْتَرِزُ بِاللهِ فِي حَقِّهِمَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاشْتِقَاقُ
الشَّيْطٰنِ مَاْخُوْذٌ مِنَ الشَّطَنِ وَهُوَ الْحَبْلُ الطَّوِيْلُ
الْمُضْطَرِبُ وَالشَّطَنُ الْبُعْدُ فَكَاَنَّهٗ تَبَاعَدَ مِنَ الْخَيْرِ
وَطَالَ فِي الشَّرِّ وَاضْطَرَبَ فِيْهِ ثُمَّ قِيْلَ لِلْاِنْسَانِ
شَيْطَانٌ اَيْ كَالشَّيْطَانِ فِيْ فِعْلِهٖ وَكُلُّ شَيْءٍ مُسْتَقْبَحٍ
فَهُوَ مُشَبَّهٌ بِالشَّيْطَانِ فَيُقَالُ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَجْهُ الشَّيْطَانِ
وَكَاَنَّ رَاْسَهٗ رَاْسُ الشَّيْطَانِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ طَلْعُهَا
كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَهُوَ رَاْسُ الشَّيْطَانِ الْمَعْرُوْفِ وَ
قَدْ قِيْلَ هُوَ حَيَّاتٌ لَهَا رُءُوْسٌ مُنْكَرَةٌ وَاَعْرَافٌ وَ
قِيْلَ رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ نَبْتٌ مَعْرُوْفٌ وَاَمَّا الرَّجِيْمُ
فَهُوَ الْمَرْجُوْمُ بِاللَّعْنِ اَيْ رَمَاهُ بِاللَّعْنِ وَاَبْعَدَهٗ مِنَ الْحَضْرَةِ

من الشیطان الرجیم مراد رکھتی ہین پناہ ڈھونڈ خدا کی ساتھ شیطان راندے ہوئے سے
یعنے ابلیس لعین سے مراد رکھتی ہین رجم سے رانده ہوا ساتھ لعنت کی پس فرمایا
نبی ﷺ نے نہین کوئی چیز زیاده غصه ولانیوالی ابلیس لعین پر خدا کی ساتھ پناه ڈھونڈنی
سے اوسکے شر سے تحقیق نہین ہے واسطے شیطان کے غلبہ مراد رکھتے ہین ملک اون
لوگونپر جو ایمان لائے خدا کی علم مین شرک کو نہین پس گمراه کرے انکو ہدایت سے اور اپنے
پروردگار پر بھروسہ کرتی ہین یعنی ساتھ خدا کی تمام کامون مین اعتماد اور تکیہ
کرتے ہین سوا اسکے نہین غلبہ اسکا مراد رکھتی ہین ملک اوسکا اوپر ان لوگونکی جو دوست
رکھتے ہین اسکو مراد رکھتا ہے ابلیس لعنت کیا گیا مراد رکھتا ہے تابعداری کرتے ہین اسکی اوسکی
فرمانے پر پس گمراه کرتا ہے انکو انکی دین سے جو اسلام ہے اور غلبہ اسکا اون لوگونپر ہے جو وے
ساتھ اسکے یعنی ساتھ الله کی شرک کرتے ہین یعنی شیطان کی جہت سے شرک کرتے ہین۔
فصل اور معنی اعوذ کے پناه ڈھونڈنا اور خلاصی طلب کرنا اور رجوع لانا ہے
اور معاذ کے معنے ہین جائے پناه کہا جاتا ہے پناه لی اوس نے ساتھ اسکے پناه لیتا ہے ساتھ اسکے
پناه لینی کر اور پناه لیتا ہون مین پناه لینی اور معنی معاذ الله کے مین پناه لیتا ہون مین طرف اسکی
پناه اور پناه لیتا ہون ساتھ خدا کی کہا جاتا ہے یہ میری پناه ہے اوس چیز سے جو ڈرتا ہون
مین یعنی خلاصی دینے والا مجھکو اور دور کرنیوالا مجھسے پس گویا کہ بنده پناه لیتا
ہے ساتھ خدا کی تو کہ نگاه رکھے اوسکو شیطان کے شر سے اور پناه لینی ساتھ قرآن کے
وه شفا پانی ہے ساتھ اسکے اور کہا گیا ہے معنی استعاذه کی حرز اور قلعہ پکڑنا ہے خدا
کو فرمایا خدا تعالی نے حضرت مریم کی والده سے حکایت کرکے ای پروردگار میرے تحقیق پناه
دیتی ہون اسکو ساتھ تیرے اور اوسکی اولاد کو یعنی مریم اور عیسی کو شیطان راندے
ہوئے سے یعنی حرز اور قلعہ بناتی ہون خدا کو ان دونو کے حق مین شیطان راندے ہوئے
سے اور اشتقاق صیغہ شیطان کا ماخوذ ہے شطن سے اور وه رسی لنبی ہلنے والی ہے اور
شطن کے معنی دوری کے ہین پس گویا کہ شیطان دور ہوا نیکی سے اور دراز ہوا برائی مین
اور بیقرار ہوا اسمین پھر کہا گیا ہے واسطے آدمی کے شیطان یعنی مانند شیطان کے اپنے
فعل مین اور ہر چیز بری پس وه تشبیہ دیگئی ہے ساتھ شیطان کے پس کہا جاتا ہے گویا
مونھ اسکا مونھ شیطان کا ہے اور گویا کہ سر اسکا سر شیطان کا ہے اور اسی باب
سے ہے قول خدای غالب اور بزرگ کا طلع اسکا گویا کہ سر ہین شیطانون کے
ہے پس وه طلع سر شیطان کا ہے جو معروف ہے اور تحقیق کہا گیا ہے
کہ وه سانپ ہین واسطے اونکے سر ہین برے بنا اور گرد انکے بال ہین مانند گھوڑونکی
اور کہا گیا ہے روس شیاطین گھاس ہے مشہور اور لیکن رجیم پس وه رانده گیا ساتھ لعنت کے

بِعِصْيَانِهٖ فِي تَرْكِ السُّجُوْدِ لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَجَمَتْهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ بِالرِّمَاحِ وَطَرَدَتْهُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ
ثُمَّ جُعِلَتْ لَهُ الْكَوَاكِبُ رُجُوْمًا فَرُجِمَ هُوَ وَذُرِّيَّتُهٗ اِلٰى
اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ بِالْكَوَاكِبِ وَبِاللَّعْنِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ

فَصْلٌ

اِنَّ الشَّيْطَانَ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ وَبَعِيْدٌ مِّنْ كُلِّ خَيْرٍ وَّبَعِيْدٌ
مِّنَ الْجَنَّةِ وَقَرِيْبٌ اِلَى النَّارِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاُمَّتَهُ الْكِرَامَ بِالتَّعَوُّذِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ الْبَعِيْدِ
مِنَ الرَّحْمٰنِ لِيَبْعُدُوْا مِنَ النِّيْرَانِ وَيَقْرُبُوْا اِلَى الْجِنَانِ
وَيَنْظُرُوْا اِلٰى وَجْهِ الْمَلِكِ الدَّيَّانِ فَكَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
يَقُوْلُ يَا عَبْدِيْ الشَّيْطَانُ مِنِّيْ بَعِيْدٌ وَاَنْتَ مِنِّيْ قَرِيْبٌ
فَاَحْسِنِ الْاَدَبَ فِيْ حِفْظِ الْحَالِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ لِلشَّيْطَانِ
عَلَيْكَ سَبِيْلٌ وَّسَبَبٌ مِّنَ الْاَسْبَابِ وَحُسْنُ الْاَدَبِ
فِيْ اَدَاءِ الْاَوَامِرِ وَانْتِهَاءِ النَّهْيِ وَالرِّضَاءِ بِجَرَيَانِ الْقَدَرِ
فِي النَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْخَلَائِقِ
اَجْمَعِيْنَ فَاِذَا دَامَ الْعَبْدُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَازَمَهٗ وَوَاظَبَ
عَلَيْهِ وَعَانَقَهٗ كَانَتْ لَهُ النَّجَاةُ مِنْ فِتَنِ الشَّيْطَانِ
وَوَسَاوِسِهٖ وَهَوَاجِسِ النَّفْسِ وَغَوَائِلِهَا وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَضَغْطَتِهٖ وَهَوْلِ الْقِيٰمَةِ وَشِدَّتِهَا وَاَلِيْمِ النَّارِ
وَدَرَكِهَا وَكَانَ فِيْ جِوَارِ اللّٰهِ فِيْ جَنَّةِ الْمَاْوٰى مَعَ النَّبِيِّيْنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ
اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا مُتَقَلِّبًا فِيْ نِعَمِ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ حَالٍ دَائِمًا
اَبَدًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنٌ فَاِذَا كَانَ عَلَى الْعَبْدِ سِمَةُ الْعُبُوْدِيَّةِ لِلْمَلِكِ
الْاَعْلٰى لَمْ يَكُنْ لِلشَّيْطَانِ الضَّعِيْفِ الْخَسِيْسِ الْاَدْنٰى عَلَيْهِ
تَسَلُّطٌ وَّابْتِلَاءٌ فِي الْخَلْوَةِ وَلَا اِذَا خَلَا لَا عَلَى الْقَلْبِ
بِالْمَعْصِيَةِ اِذَا نَوٰى وَلَا عَلَى الْجَوَارِحِ اِذَا كَانَتْ بِهَا
اَنْ تَهْوٰى وَتَرْدٰى فِيْ حُفْظِهٖ يَتَّبِعُ النِّدَا فَهٰكَذَا فَعَلْنَا
بِمَنْ تَرَكَ الْهَوٰى وَاتَّبَعَ الْحَقَّ وَبِهِ اهْتَدٰى وَفِيْهِ

بسبب اسکی نافرمانی کے سجدہ نہ کرنیمین واسطے آدم علیہ السلام کو اور مارا اسکو فرشتون نے
ساتھ نیزونکے اور چلایا اوسکو ساتھ اسکے اسوقت آسمان سے زمین کیطرف پہر کئے گئے
واسطے اوسکے ستارے پھینکنے والے اور حد کرنیوالے پس راندہ جاتا ہے وہ اور اولاد
اسکی قیامت کے قائم ہونے تک ساتھ ستارون اور لعن کی جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ
و بزرگ نے اور کیا ہمنے ستارونکو چلانیوالے واسطے شیطانون کے

فصل تحقیق

شیطان دور ہے خدا سے اور دور ہے ہر بھلائی سے اور دور ہے بہشت سے
اور قریب ہے طرف دوزخ کے پس حکم کیا خدا تعالیٰ نے پیغمبر اپنے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اسکی امت بزرگ کو ساتھ پناہ پکڑنے کے شیطان مردود سے جو دور ہے خدا سے
تو کہ دور ہو جاوین دوزخ سے اور قریب ہو جاوین طرف بہشت کے اور نظر کرین
طرف منہ پادشاہ انصاف کرنے والے کے پس گویا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے
میرے بندے شیطان مجھسے دور ہے اور تو مجھسے قریب ہے پس اچھا
نگاہ رکھ ادب کو بیچ نگاہ رکھنے حال کے تاکہ نہ ہووے شیطان کو اوپر تیرے
رستہ اور ساتھ سب کے اسبابون سے اور اچھے آدابون کو ادا کرنے
اوامر کے نہیں اور نہی سے باز رہنے میں اور راضی رہنے میں ساتھ جاری
ہونے تقدیر کے جان اور مال اور اہل اور اولاد اور تمام خلقت میں
پس جب ہمیشہ ہووے بندہ اوسپر اور لازم پکڑے اوسکو اور ہمیشگی کرے
اسپر اور مضبوط پکڑ لیوے اسکو تو ہوگی اسکو خلاصی شیطان کے
فتنون اور اسکے وسواسون اور نفس کے خطرون اور اسکے دہوکون
اور قبر کے عذاب اور اوسکی تنگی اور قیامت کے ڈر اور اسکی سختی اور دوزخ
کے عذاب اور اسکے ترددیکھ سے اور ہوگا خدا کے قریب میں بہشت میں
جو آرام گاہ ہے ساتھ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور نیکو کارون
کے اور اچھے ہیں یہہ لوگ رفیق پہرنے والا خدا کی نعمتون میں ہر حال میں
ہمیشہ فرمایا خدائے غالب بزرگ نے تحقیق بندے میرے نہیں ہے واسطے تیرے
اوپر اون کے غلبہ پس جسوقت ہووے بندے پر علامت بندگی کی بادشاہ برتر
سے تو نہ ہوگا واسطے شیطان ضعیف حقیر ذلیل کے اسپر غالب اور نہ ہوگا اسکو
مبتلا ہونا ظاہر میں اور نہ جب خلوت اور گوشے میں بیٹھے نہ دل پر جب
گناہ کے جب قصد کرے اور نہ اعضا کے پر جبکہ پڑے ساتھ اونکے
اور ہلاک ہووے پس اسوقت سنیگا آواز ایسا ہی کیا ہمنے ساتھ اوس شخص کے
جو چھوڑ دیوے خواہش نفس کو اور پیروی کرے حق کی اور ساتھ اوسکے راہ پاوے

يختصم الملأ الأعلى وبالحظ الموفر منه في الملكوت
فيه يباهي الملك الأعلى على العرش إذ هو عليه استوى
بحكمه القديم المصون من نجس الشيطان والباطل
عند قراءة القارئ إذا قرأ له إنه لينصرف عنه السوء
والفحشاء إنه من عبادنا المخلصين إذ هو في السر
والعلانية لقوله فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم وكفايته
أخس عدو لكل إذ الحد رفعه من الحظ الأعلى حيث
قال إن الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا إنما
يدعو حزبه ليكونوا من أصحاب السعير ولقد أضل منكم
جبلا كثيرا أفلم تكونوا تعقلون واتباع الشيطان
أصل كل شقاوة وعناء وفي مخالفته سعادة وعطاء
وراحة وهدى والخلود في دار البقا

فصل

ويستفيد العبد بالاستعاذة خمسة أشياء أحدها
الثبات على الدين والهدى والثاني السلامة من
شر العدو والثالث الدخول في الحصن
الحصين والرقي والرابع الوصول إلى المقام الأمين
مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين
والخامس نيل معونة رب الأرض والسماء كما
ذكر في بعض الكتب المتقدمة لما قال إبليس اللعين
مخاطبا لله عز وجل لآتينهم من بين أيديهم
ومن خلفهم وعن أيمانهم وعن شمائلهم قال الله
تعالى وعزتي وجلالي لآمرنهم بالاستعاذة فإذا
استعاذوا بي حفظتهم عن اليمين بالهداية وعن الشمال
بالعناية ومن الخلف بالعصمة ومن القدام بالنصرة
حتى لا تضرهم وسوستك يا ملعون وقد جاء في بعض
الأحاديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنه قال من استعاذ في يوم عشر مرات حفظه الله تعالى في
يومه ذلك وقال أيضا عليه السلام أغلقوا أبواب
المعاصي بالاستعاذة وافتحوا أبواب الطاعة بالتسمية

جھگڑتے ہیں فرشتے مقرب اور ساتھ تمام بزرگی کے پایا جاتا ہے ملکوت عالم
جو فرشتے ہیں اور ساتھ اوسکے فخر کرتا ہے بادشاہ بڑا عرش پر کیونکہ اوسنے
قرار پکڑا ہے عرش پر ساتھ کلام اپنی قدیم کے جو نگاہ رکھی گئی ہے شیطان کی نجس
اور باطل سے وقت پڑھنے پڑھنے والے کے جب پڑھتا ہے یہ قول خدا تعالی اسطرح تحقیق
پھیر دیں ہم اوس سے برائی اور بے حیائی کو تحقیق وہ ہمارے بندوں خالص میں سے
ہے جب وہ پوشیدہ اور ظاہر میں پڑھتا ہے شیطان مردود اور اوسکی بلا سے
مزاولت اور لائق تر ہے اسواسطے کہ وہ نالائق ہے خدا سے جیسا کہ
اللہ نے فرمایا تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے پس پکڑو تم اوسکو
دشمن سوا اسکے نہیں بلاتا ہے گروہ اپنے کو تاکہ ہو دیں دوزخ والوں سے
اور البتہ تحقیق اوسنے گمراہ کیا ہے تم سے خلقت بہت کو کیا پس تم نہیں سمجھتے
شیطان کی فرمانبرداری جڑ ہے ہر بدبختی اور رنج کی اور مخالفت میں نیک بختی
ہے اور نعمت اور راحت اور ہدایت اور ہمیشہ رہنا نعمت بقا کے گھر میں

فصل

اور حاصل کرتا ہے آدمی ساتھ استعاذہ کے پانچ چیزیں ایک تو ثابت رہنا
دین اور ہدایت پر اور دوسرا سلامت رہنا شیطان کے شر اور تکلیف سے اور تیسرا
داخل ہونا محکم قلعہ میں اور قرب حاصل کرنا اور چوتھا پہنچنا طرف مقام امن
والے کے ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہدا اور نیکوکاروں کے
اور پانچواں پہنچنا پروردگار زمین اور آسمان یاری کو جیسا کہ ذکر کیا
ہے بعض پہلی کتابوں میں جب کہا شیطان لعین نے اپنے خطاب کر
میں واسطے خدا غالب اور بزرگ کے البتہ آؤنگا میں انکے پاس انکے آگے اور
پیچھے سے اور انکے دائیں اور بائیں سے فرمایا خدا تعالی نے قسم ہے میری
عزت اور بزرگی کی البتہ حکم کرونگا میں انکو ساتھ استعاذہ کے پس جب وہ
پناہ ڈھونڈینگے ساتھ میرے تو میں اونکی حفاظت کرونگا دائیں طرف سے
ساتھ ہدایت کے اور بائیں طرف سے ساتھ مہربانی کے اور پیچھے سے ساتھ بچانے
کے اور آگے سے ساتھ مدد کے یہاں تک کہ نہ ضرر دیگا انکو وسواس تیرا اے
ملعون آیا ہے بعض حدیثوں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تحقیق
آپ نے فرمایا جو شخص پناہ پکڑے ساتھ خدا کے ایک دن میں دس بار حفاظت کرتا ہے
خدا تعالی اوسکو اوس دن میں اور نیز فرمایا آپ نے بند کرو دروازے
گناہوں کے ساتھ استعاذہ کے اور کھولو بندگی کے
دروازے ساتھ بسم اللہ کے

قِيلَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَبْعَثُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلٰثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ عَسْكَرًا
لِإِضْلَالِ الْمُؤْمِنِ فَإِذَا اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ نَظَرَ اللّٰهُ إِلَى
قَلْبِهِ ثَلٰثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ نَظْرَةً فَفِي كُلِّ نَظْرَةٍ مِنْ نَظَرَاتِهِ
تَهْلِكُ عَسْكَرٌ مِنْ عَسَاكِرِ الشَّيْطَانِ لَعَنَهُ اللّٰهُ

فصل

وَالَّذِي يَخَافُ الشَّيْطَانُ مِنْهُ وَيَحْذَرُهُ الْاِسْتِعَاذَةُ
وَشُعَاعُ نُورِ مَعْرِفَةِ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ
مِنَ الْعَارِفِينَ فَعَلَيْكَ بِاسْتِعَاذَةِ الْمُتَّقِينَ إِلَى أَنْ
تَرْتَقِيَ إِلَى دَرَجَةِ الْعَارِفِينَ فَحِينَئِذٍ شُعَاعُ نُورِ قَلْبِكَ
يَكْسِرُ شَوْكَتَهُ وَيَهْزِمُ جُنْدَهُ وَيُبِيدُ خَضْرَاءَهُ وَتَقْطَعُ
شَأْفَتَهُ فِي خَاصَّتِكَ وَرُبَّمَا جُعِلْتَ شِحْنَةً لِإِخْوَانِكَ
وَأَتْبَاعِكَ كَمَا وَرَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَقِّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّكَ يَا عُمَرُ
وَقَوْلُهُ مَا سَلَكَ عُمَرُ وَادِيًا إِلَّا وَالشَّيْطَانُ سَلَكَ غَيْرَ
ذٰلِكَ الْوَادِي وَقِيلَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ يُصْرَعُ إِذَا
رَأَى عُمَرَ فَقَالَ فَإِذَا عَلِمَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْعَبْدِ الصِّدْقَ
فِي عَدَاوَتِهِ وَمُخَالَفَتِهِ لِدَعْوَتِهِ أَيِسَ مِنْهُ وَتَرَكَهُ وَ
اشْتَغَلَ بِغَيْرِهِ وَإِنَّمَا يَأْتِيهِ لِمَامًا أَحْيَانًا عَلَى وَجْهِ الْخِفْيَةِ
وَالتَّلَصُّصِ فَلْيَكُنِ الْعَبْدُ مُلَازِمًا لِلصِّدْقِ مُسْتَيْقِظًا
مُنْتَبِهًا لِحِيَلِ الشَّيْطَانِ وَكَيْدِهِ فَإِنَّ مَشَقَّتَهُ دَقِيقَةٌ
وَعَدَاوَتَهُ قَدِيمَةٌ أَصْلِيَّةٌ وَأَنَّهُ يَجْرِي فِي الْجُلُودِ
وَاللُّحُومِ يَجْرِي الدَّمُ فِي الْعُرُوقِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّهُ يَقُولُ بَعْدَ كِبَرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ
أَزْنِيَ أَوْ أَقْتُلَ فَقِيلَ لَهُ أَتَخَافُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ
كَيْفَ لَا أَخَافُ وَإِبْلِيسُ حَيٌّ

فصل

وَأَوْلَى مَا
يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى مُحَارَبَةِ الشَّيْطَانِ وَدَفْعِهِ كَلِمَةُ
الْإِخْلَاصِ وَذِكْرُ الْمَرْءِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاكِيًا عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
إِنَّهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حِصْنِي فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ
حِصْنِي وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي فَقَدْ أَمِنَ مِنْ عَذَابِي وَقَوْلُهُ

کہا گیا ہے تحقیق شیطان بھیجتا ہے ہر دن تین سو ساٹھ لشکر کو واسطے
گمراہ کرنے مسلمان کے پس جب پناہ پکڑتا ہے ساتھ خدا کی تو نظر کرتا ہے
خدا اوسکے دل کی طرف تین سو ساٹھ نظرین پس ہر نظر مین اونکی نظرون سے
ہلاک ہوتا ہے ایک لشکر شیطان کے لشکرون سے خدا تم اوسکو لعنت کرے

فصل

اور وہ چیز جس سے شیطان ڈرتا اور حذر کرتا ہے وہ استعاذہ ہے اور
چمک عارفون کی دلون کے نور کی پس اگر نہ ہووے تو عارفون سے پس لازم پکڑ
تو استعاذہ پرہیزگارون کا یہانتک کہ چڑھے تو طرف درجہ عارفین کے پس
اسوقت چمک تیرے دل کی نور کی توڑ دیگی اوسکی قوت کو اور بھگا دیگی اوسکے
لشکر کو اور ہلاک کر دیگی اوسکی سبزیون کو اور اوکھیڑ دیگی اوسکے لشکر کو بیچ
خاص تیری ذات کے اور بہت دفعہ تو کو توال بنایا جاویگا واسطے اپنی بھائیون
اور تابعدارونکی جیسا کہ وارد ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حق میں حضرت عمر
بن الخطاب کی یہ کہ تحقیق شیطان بھاگتا ہے تیرے سایہ سے ای عمر اور قول
پیغمبر کا نہیں چلتا عمر کسی جنگل مین مگر شیطان چلتا ہے اور جنگل کو غیر مین
اور کہا گیا ہے کہ تحقیق دیوانہ ہوجاتا تھا شیطان جب دیکھتا تھا حضرت
عمر کو اور فرمایا پیغمبر نے پس جب جانتا ہے شیطان بندے سے سچائی بیچ دشمنی
مین اور اوسکی مخالفت کو واسطے اوسکے بلانے کے تو ناامید ہوجاتا اور چھوڑ
دیتا ہے اسکو اور مشغول ہوتا ہے ساتھ اوسکے غیر کے اور سوا اسکے نہیں آتا
ہے اسکے پاس مگر تھوڑا کبھی پوشیدگی اور چوری کی طریق پر پس چاہیے کہ ہووے
بندہ لازم پکڑنے والا سچ کو بیدار خبردار حیلون شیطان کے اور اوسکی مکر سے
تحقیق مشقت اسکا باریک ہے اور دشمنی اسکی قدیمی ہے اصلی اور تحقیق جاری ہوتا
ہے چمڑون اور گوشتون مین جیسے جاری ہوتا خون کی رگون مین اور تحقیق روایت کی گئی ہے
ابوہریرہ سے کہ وہ کہتے تھے بعد بڈھا ہونے کے ای خدا تحقیق مین تیری پناہ
مانگتا ہون زنا کرنے اور خون کرنے سے پس انکو کہا گیا کیا آپ بھی ڈرتے ہیں
پس فرمایا ابوہریرہ نے کیونکر ڈرون مین حالانکہ شیطان زندہ ہے

فصل

اور بہتر
چیز جس کے ساتھ شیطان کی لڑائی اور اوسکے دفع پر مدد طلب کیجاتی ہے کلمہ اخلاص کا
کلمہ ہے اور یاد کرنا بندہ کا اپنے پروردگار غالب عزیز بزرگ کو جیسا کہ پیغمبر
نے اپنے پروردگار سے حکایت کرکے فرمایا ہے کہ تحقیق خدا تعالے نے
فرمایا ہے کہ کلمہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جسنے کہا اسکو
داخل ہوا میرے قلعے مین پس جو شخص داخل ہوا میرے قلعے مین پس تحقیق وہ امن پایا میرے

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا
مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَالشَّيْطَانُ سَبَبُ الْعَذَابِ فَاِذَا
قَالَ الْعَبْدُ الْكَلِمَةَ وَتَقَمَّصَ بِمُوْجِبَاتِهَا مِنْ اَدَاءِ
الْاَوَامِرِ وَتَرْكِ النَّوَاهِيْ فَرَاٰهُ الشَّيْطَانُ مُتَلَبِّسًا بِذٰلِكَ
تَبَاعَدَ مِنْهُ وَلَمْ يَقْدِمْ عَلَيْهِ فَنَجَا الْعَبْدُ مِنْ فِتْنَتِهِ كَمَا
يَنْجُوْ بِجُنَّتِهِ الْقِتَالُ مِنْ سِلَاحِ عَدُوِّهِ وَكَذٰلِكَ التَّسْمِيَةُ
بِكَثْرَةِ ذِكْرِهَا فَاِنَّهُ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ لَا تَقُلْ هٰكَذَا فَاِنَّهُ يَتَعَاظَمُ الشَّيْطَانُ اللَّعِيْنُ
وَيَقُوْلُ بِعِزَّتِيْ غَلَبْتُكَ وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يَتَصَاغَرُ
الشَّيْطَانُ حَتّٰى يَصِيْرَ مِثْلَ الذَّرَّةِ وَكَذٰلِكَ يُسْتَعَانُ
عَلَيْهِ بِتَرْكِ الطَّمَعِ فِيْمَا سِوٰى فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ
اَبْنَاءِ الدُّنْيَا وَاَمْوَالِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَثَنَائِهِمْ وَجَمْعِهِمْ
وَالتَّكَثُّرِ بِهِمْ وَهَدَايَاهُمْ فَاِنَّ الدُّنْيَا وَاَبْنَاءَهَا مَالُ
الشَّيْطَانِ وَجُنُوْدُهُ وَحِزْبُهُ وَالْمَرْءُ مَعَ مَالِهِ وَالْمَلِكُ
مَعَ جُنْدِهِ فَعَلَى الْعَبْدِ الْيَاْسُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَالْاِسْتِغْنَاءُ
بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالثِّقَةُ بِهِ وَالتَّوَكُّلُ عَلَيْهِ وَالرُّجُوْعُ
اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهِ وَاَحْوَالِهِ وَاسْتِعْمَالُ الْوَرَعِ مِنَ
الْحَرَامِ وَالشُّبَهِ وَتَرْكُ مِنَّةِ الْخَلْقِ وَالتَّقْلِيْلُ مِنْ
مُبَاحِ الدُّنْيَا وَحَلَالِهَا وَالْاَكْلِ بِشَهْوَةٍ وَشَرَهٍ كَحَاطِبِ
اللَّيْلِ مِنْ غَيْرِ تَفْتِيْشٍ وَتَنْقِيْرٍ وَمَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ اَيْنَ
مَطْعَمُهُ وَمَشْرَبُهُ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ النَّارِ
يُدْخِلُهُ فَيَلْزَمُ الْعَبْدُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَيْاَسَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ
فَيَسْلَمُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَعَوْنِهِ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَالشَّيْطَانُ
قَرِيْنُهُ فِيْ قَلْبِهِ وَصَدْرِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَعْشُ
عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ فَتَارَةً
يُوَسْوِسُهُ فِي الصَّلٰوةِ وَاُخْرٰى يُمَنِّيْهِ الْاَمَانِيَّ الْبَاطِلَةَ
مِنْ شَهَوَاتِ النَّفْسِ الْمُحَرَّمَةِ مِنْهَا وَالْمُبَاحَةِ وَتَارَةً يُثَبِّطُهُ
عَنِ الْمُسَارَعَةِ فِي الْخَيْرَاتِ وَالْاِتْيَانِ بِالسُّنَنِ وَالْوَاجِبَاتِ

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسنے کہا کلمہ توحید کا نفاق سے پاک ہوکر اور اخلاص
رکھکر داخل ہوگا بہشت میں پس شیطان وسیلہ ہے عذاب کا پس جسوقت کہا
بندہ نے کلمہ اور پہنا اوسکے موجبات کو ادا کرنے خدا کے فرمانون اور ترک
کرنے اوسکی نافرمانیون سے پس دیکہا اوسکو شیطان نے پہنتے والا
اس لباس کو دور ہوتا ہے اوسسے اور نہین آتا اوسپر پس خلاصی پائی بندے
نے اوسکے فتنہ سے جسطرح کہ خلاصی پاتا ہے ساتھ ڈہال اپنی کے لڑنیوالا اپنے دشمن
کے ہتھیار سے اور اسی طرح بسم اللہ اکثر کرے ذکر اسکا پس تحقیق روایت کیگئی ہے
نبی سے تحقیق اونہون نے سنا ایک آدمی کو کہ کہتا تہا ہلاک ہووے شیطان کو پس
فرمایا واسطے اسکے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت کہو تو اسطرح پس تحقیق شیطان
لعین فخر کرتا ہے اور کہتا ہے قسم ہے عزت میری کی مین غالب آیا تجہپر لیکن
کہہ بسم اللہ الخ پس تحقیق خوار ہوتا ہے شیطان تاکہ ہوجاتا ہے مانند چہوٹی چیونٹی
کی اور اسی طرح مدد طلب کی جاتی ہے اوسپر ساتھ ترک کرنے طمع کے اوس چیز مین جو
سوا فضل خدا غالب بزرگ کے ہے دنیا کے بیٹون اور انکے مالون اور انکی حمد وثنا
اور انکے جمع کرنے اور بہت حاصل کرنے اور انکے ہدیون سے پس تحقیق دنیا اور اسکے بیٹے
شیطان کا مال اور اسکا لشکر اور گروہ ہین اور آدمی ساتھ مال اپنے کے ہے
اور بادشاہ ساتھ لشکر اپنے کے ہے پس بندے پر ہے ناامید ہونا ان سب سے
اور بے پرواہی حاصل کرنی ساتھ خدا غالب اور بزرگ کے اور تکیہ کرنا ساتھ اوسکے اور
بہروسہ کرنا اسپر اور رجوع کرنا طرف اسکی اپنے تمام امور اور حالات مین اور
استعمال کرنا پرہیزگاری کا حرام اور شبہ سے اور چہوڑ دینا احسان خلقت کو
اور کم لینا دنیا کے مباحون اور اسکے حلالون اور کہانے سے ساتھ خواہش
نفس اور حرص کے مانند لکڑیان اکہٹا کرنیوالے کی رات مین بغیر جستجو
اور کریدنے کے اور جو شخص نہ پرواہ رکہے کہ کہانے سے اسکا کہانا اور اسکا پینا تو نہین
پرواہ رکہتا خدا تعالیٰ کون سے دروازے سے دوزخ کے دروازون سے
داخل کرے اسکو پس لازم پکڑے آدمی اسکو تاکہ ناامید ہوجاوے شیطان
اسے پس سلامت رہے ساتھ خدا کی رحمت اور اسکی مدد کے پس اگر نہ کرے اسکو تو شیطان اسکا
ہمراہی ہے اوسکے دل اور سینے مین فرمایا خدا تعالیٰ نے اور جو شخص منہ پہیرے خدا کے ذکر سے
ہم مقرر کرتے ہین واسطے اوسکے شیطان پس وہ اسکا ساتھی ہے پس کبہی اسکو وسوسہ
ڈالتا ہے نماز مین اور کبہی آرزو مین جہوٹیان دلاتا ہے اسکو نفس کی حرام اور
مباح خواہشون سے اور کبہی روکتا ہے اسکو جلدی کرنے سے بہلائیون اور سنتون اور واجبات

وَالْعِبَادَاتِ وَالْقُرُبَاتِ فَيَخْسَرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ فَيُحْشَرُ
مَعَهٗ وَرُبَّمَا سَلَبَ الْاِيْمَانَ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ فَيُخَلَّدُ مَعَهٗ
فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَلْبِ الْاِيْمَانِ وَمُتَابَعَةِ الشَّيْطَانِ فِي
السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ **فصل** وَرَوٰى مُقَاتِلٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ
رَاحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
عَشِيَّةٍ يُرِيْدُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارُ بْنُ
يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذَتْهُ الرُّحَضَاءُ يَعْنِيْ عَرَقَ
الْحُمّٰى يَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلَ الْجُمَانِ يَعْنِي اللُّؤْلُؤَ ثُمَّ مَسَحَ
الْجَبْهَةَ وَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمَلْعُوْنَ ثَلَاثًا ثُمَّ اَطْرَقَ فَقَالَ
لَهٗ عَلِيٌّ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ لَعَنْتَ اٰنِفًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِبْلِيْسَ الْخَبِيْثَ عَدُوَّ اللّٰهِ اَدْخَلَ ذَنَبَهٗ فِيْ دُبُرِهٖ
فَبَاضَ سَبْعَ بَيْضَاتٍ فَهُمْ اَوْلَادُهُ الْمُوَكَّلُوْنَ بِبَنِيْ اٰدَمَ
اَحَدُهُمْ اِسْمُهُ الْمُدْحِشُ وُكِّلَ بِالْعُلَمَاءِ يَرُدُّهُمْ اِلَى
الْاَهْوَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالثَّانِيْ اِسْمُهٗ حَدِيْثٌ وَهُوَ صَاحِبُ
الصَّلٰوةِ فَيُنْسِيْهِمُ الذِّكْرَ وَيَعْبَثُهُمْ بِاللَّحْظِ وَيَطْرَحُ
عَلَيْهِمُ التَّثَاؤُبَ وَالنُّعَاسَ حَتّٰى يَنَامَ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ
لَهٗ قَدْ نِمْتَ فَيَقُوْلُ لَمْ اَنَمْ فَيَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ
بِغَيْرِ وُضُوْءٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَخْرُجَنَّ
اَحَدُهُمْ مِنْ صَلٰوتِهٖ مَا لَهٗ شَطْرُهَا وَلَا رُبْعُهَا وَلَا عُشْرُهَا
وَوِزْرُهَا اَكْثَرُ مِنْ اَجْرِهَا وَالثَّالِثُ اِسْمُهٗ الزَّلَنْبُوْنُ
وَهُوَ صَاحِبُ الْاَسْوَاقِ يَاْمُرُهُمْ بِالتَّطْفِيْفِ وَالْكَذِبِ
فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَالتَّحَلِّيْ لِسِلْعَةٍ وَالْمَدْحِ لَهَا
اِذَا بَاعَهَا حَتّٰى يُنْفِقَهَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالرَّابِعُ اِسْمُهٗ بَتَرٌ
هُوَ صَاحِبُ شَقِّ الْجُيُوْبِ وَخَمْشِ الْوُجُوْهِ وَالدُّعَاءِ
بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمُصِيْبَةِ حَتّٰى يُحْبِطَ اَجْرَ

عبادات اور طاعات کی بجالانے مین پس ٹوٹا پاتا ہے دنیا اور آخرت مین پس
اوٹھایا جاتا ہے ساتھ شیطان کے اور بسا اوقات چھین لیتا ہی ایمان
اسکی آخر عمر مین پس ہمیشہ رہیگا ساتھ اوسکے دوزخ مین دن قیامت کے ساتھ
فرعون اور ہامان اور قارون کے پناہ ڈہونڈھتے ہین ہم ساتھ خدا کی ایمان دور ہونے
اور شیطان کی تابعداری کرنے سے پوشیدہ اور ظاہر مین **فصل** اور روایت
کی ہی مقاتل نے زہری سے اونہون نے عروہ سے انہون نے حضرت عایشہ رض سے
تحقیق حضرت عایشہ رض نے فرمایا کہ رات گذاری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اصحاب نے ایک رات طلب کرتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونمین پیغمبر خدا
کے یہ اصحاب تھے حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور سلمان اور عمار بن یاسر
رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحقیق پکڑا
ہوا تھا آپکو رحضاء یعنی بخار کے پسینے نے گرتا تھا آپ سے مانند جمان یعنی موتی کے
پس پونچھا ماتھے کو اور فرمایا لعنت کرے اللہ ملعون کو تین مرتبے پس جھکا دیا
آپ نے سر کو پس کہا آپکو حضرت علی نے آپ پر میرے ماں باپ قربان ہون آپنے
کسکو ابھی لعنت کی ہے پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابلیس پلید
خدا کے دشمن کو داخل کیا اوسنے دم اپنا اپنی مقعد مین پس سات انڈے
دیے پس یہ اوسکی اولاد ہے آدم کی اولاد پر مقرر اور مقرر کیے گئے ایک
اونمین نام اسکا مدحش ہے علماء کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے پھیرتا ہے انکو مختلف
خواہشون کی طرف اور دوسرا نام اسکا حدیث ہی اور وہ نماز کے ساتھ مقرر
کیا گیا ہے پس بھلاتا ہے انکو ذکر سے اور کھیل مین لگاتا ہی انکو ساتھ دیکھنے
کے اور ڈالتا ہے انپر جمائی اور اونگھ یہانتک کہ سو جاتا ہے ایک اونکا
پس کہا جاتا ہے اسکو تحقیق تو سو گیا پس کہتا ہے مین نہین سویا
پس داخل ہوتا ہے نماز مین بغیر وضو کے قسم ہے اوس ذات کی جو جان
محمد کی اسکے ہاتھ مین ہی البتہ نکلتا ہے ایک انکا نماز سے ایسے حال مین
کہ نہین ہے واسطے اوسکے نصف اسکا اور نہ چوتھائی اسکی اور نہ دسوان
حصہ اسکا اور گناہ اسکا زیادہ ہے اسکے ثواب سے اور تیسرا نام اسکا زلنبون
ہے اور وہ صاحب بازارونکا ہے حکم کرتا ہے انکو ساتھ کم تاپنے اور جھوٹ
بولنے کے خرید و فروخت مین اور آراستہ کرنے مین اسباب اور اسکی مدح کرنے کے
جب بیچتا ہے اسکو تاکہ رواج دیوے اسکو اپنے سے اور چوتھا نام اوسکا بتر ہے
اور وہ صاحب ہے پھاڑنے گریبانوں اور نوچنے منہون اور پکارنے ساتھ ہلاکت کے

صاحبها والخامس اسمه مسوط وهو صاحب الأخبار الكذب والنميمة والهمز والغمز حتى يوثر العباد والسادس اسمه داسم وهو صاحب الذكر الذي ينفخ في الإحليل وعجز المرأة حتى يزني كل واحد منهما بصاحبه والسابع اسمه الأعور وهو صاحب السرقة يقول للسارق تسد بها فاقتك وتقضي بها دينك وتستر بها عورتك ثم تتوب فينبغي لكل مؤمن أن لا يغفل عن الشيطان في سائر أحواله ولا يأمنه في جميع أموره وقد جاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن للوضوء شيطانا يقال له الولهان فاستعيذوا بالله منه وجاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال تراصوا في الصفوف لئلا يتخللكم الشيطان كأنها بنات حذف قال أبو حذيفة قال أبو عبيدة هي هذه الغنم الصغار الحجازية واحدتها حذفة ويقال نقد أيضا ويقال ليس لها أذناب ولا آذان يجاء بها من جرش بلدة باليمن وقد روي عن عثمان بن العاص أنه قال قلت يا رسول الله كيف حال الشيطان بيني وبين صلوتي وقراءتي فقال صلى الله عليه وسلم ذاك شيطان يقال له خنزب إذا أحسسته فتعوذ بالله منه واتفل عن يسارك ثلاثا ففعلت ذلك فأذهبه الله عني وقال النبي صلى الله عليه وسلم في الحديث المشهور ما منكم من أحد إلا وله شيطان قالوا ولا أنت يا رسول الله قال صلى الله عليه وسلم ولا أنا إلا أن الله تبارك وتعالى قد أعانني عليه فأسلم منه وفي حديث آخر عنه صلى الله عليه وسلم وما منكم من أحد إلا وقد وكل به قرينه من الجن قيل ولا أنت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ولا أنا إلا أن الله قد أعانني عليه فأسلم فلا يأمرني إلا بخير وقيل إن الله تعالى

مصیبت والے کا اور پانچوان نام اسکا مسوط ہے اور وہ صاحب ہے جہوٹی خبرونکا اور سخن چینی اور طعنہ اور چغلی کرنیکا یہانتک کہ گنہگار کرتا ہے بندونکو اور چھٹا نام اسکا داسم ہے اور وہ صاحب مقعد کا ہے وہ پہونکتا ہے مرد کے ذکر اور عورت کے سرین مین یہانتک کہ زنا کرتا ہے ہر ایک اون دونون سے ساتھ صاحب اپنے کے اور ساتوان نام اسکا اعور ہے اور وہ صاحب چوری کا ہے چور کو کہتا ہے کہ بند کریگا تو ساتھ اوس مال کے اپنے فاقہ کو اور ادا کریگا تو ساتھ اسکے قرض اپنا اور ڈہانپ لیگا تو ساتھ اسکے شرمگاہ اپنی پہر توبہ کریگا تو پس ہر مومن کو چاہیے کہ شیطان سے اپنے تمام حالات مین غافل نہ رہے اور نہ بے ڈر رہے اس سے اپنے تمام امور مین اور تحقیق آیا ہے حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ تحقیق واسطے وضو کے ایک شیطان ہے کہا جاتا ہے اسکو ولہان پس پناہ پکڑو تم ساتھ خدا کے اس سے اور حدیث میں آیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپنے فرمایا ملجاؤ تم صفوں مین تاکہ نہ داخل ہو جاوے تمہارے درمیان شیطان گویا کہ وہ اولاد ہے حذف کی کہا ابو حذیفہ نے کہ کہا ابو عبیدہ نے بنات حذف یہ بکریان ہین چھوٹی جو حجازی ہوتے ہین واحد اسکا حذفہ ہے اور کہا جاتا ہے اسکو نقد بہی اور کہا جاتا ہے کہ نہین ہین واسطے انکے دم اور نہ کان انکو لایا جاتا ہے جرش سے جو ایک گاؤن ہے یمن مین اور تحقیق عثمان بن عاص سے روایت کیگئی ہے یہ کہ تحقیق اسنے کہا کہ مینے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسطرح ہے حال شیطان کا درمیان میرے اور درمیان میری نماز اور قرات کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شیطان ہے اونکو خنزب کہتے ہین جب معلوم کرے تو اوسکو پس پناہ پکڑ تو خدا کی اوس سے اور تہوک تو بائین اپنے تین مرتبہ کہا اسنے پس کیا مینے اسکو پس لیگیا خدا اسکو مجھ سے اور فرمایا نبی ؑ نے حدیث مشہور مین کہ کوئی تمہارے سے نہیں مگر اوس واسطے ایک شیطان ہے صحابہ نے کہا اور نہ آپ یا رسول اللہ فرمایا نبی ؑ نے اور نہ مین مگر یہ کہ تحقیق خدا پاک نے مجھ پر اعانت کی ہے اوس پر پس مین اوس سے سلامت رہتا ہون یا وہ فرمانبردار ہوگیا ہے اور ایک دوسری حدیث مین نبی ؑ سے ہے اور نہیں کوئی تمہارے سے مگر حال یہ ہے کہ تحقیق اوسکے ساتھ اسکا ساتھی جنون سے سپرد کیا گیا ہے کہا گیا اور نہ آپ یا رسول اللہ فرمایا اور نہ مین مگر یہ کہ خدا نے میری مدد کی ہے اسپر پس فرمانبردار ہوگیا ہے پس نہین حکم کرتا مجھکو ساتھ بہلائی کے اور کہا گیا ہے

إِبْلِيسُ خَلَقَ مِنْهُ زَوْجَةُ الشَّيْطَانَةَ مِنْ ضِلْعِهِ الْأَيْسَرِ
كَمَا خُلِقَتْ حَوَّا مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَغَشِيَهَا فَحَمَلَتْ
مِنْهُ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ بَيْضَةً فَصَارَتْ أَصْلًا لِذُرِّيَّتِهِ
فَتَفَرَّعَتِ الذُّرِّيَّةُ عَنْهَا فَطَبَقَتِ الْبَرَّ وَالْبَحْرَ حَتَّى قِيلَ
نَقَضَتْ كُلُّ بَيْضَةٍ عَشَرَةَ الْآلَافِ ذَكَرًا وَأُنْثَى يَعْنِي
تَفَرَّعَتْ مِنْهَا فَسَكَنُوا الْجِبَالَ وَالْجَزَائِرَ وَالْخَرَابَاتِ
وَالْفَلَوَاتِ وَالْبِحَارَ وَالرِّمَالَ وَالْأَدْغَالَ وَالْآجَامَ وَ
الْعُيُونَ وَمَجَامِعَ الطُّرُقِ وَالْحَمَّامَاتِ وَالْكُنُفَ وَ
الْمَزَابِلَ وَالْهَوَاءَ وَمَعَارِكَ الْحُرُوبِ وَالنَّوَاقِيسَ
وَالْقُبُورَ وَالدُّورَ وَالْقُصُورَ وَخِيَامَ الْأَعْرَابِ وَجَمِيعَ
الْبِقَاعِ وَقَالَ اللّٰهُ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي
وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا فَوَيْلٌ لِمَنِ اسْتَبْدَلَ
بِعِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةَ الشَّيْطَانِ وَذُرِّيَّتِهِ لِأَجْلِ
أَنَّهُ مَعَهُمْ فِي النَّارِ خَالِدًا فِيهَا إِنْ لَمْ يَتُبْ وَلَمْ يَتَّقِ لَمْ
يَبْتَغِ لِنَفْسِهِ وَيَسْعَى فِي فِكَاكِهَا وَخَلَاصِهَا مُفَارِقٌ
قُرَنَاءَ السُّوءِ وَالْأَعْمَالِ الْخَبِيثَةِ وَدُعَاةِ الضَّلَالِ
وَجُنُودِ الشَّيْطَانِ فَيَرْجِعُ إِلَى اللّٰهِ وَيَلْزَمُ طَاعَتَهُ وَ
يُجَالِسُ الْعُلَمَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَارِفِينَ بِهِ الْعَامِلِينَ
لَهُ الدَّاعِينَ إِلَيْهِ الرَّاغِبِينَ فِيهِ وَالرَّاجِينَ فَضْلَهُ
الْخَائِفِينَ لِسَطْوَتِهِ الرَّاهِبِينَ مِنْ أَخْذِهِ الزَّاهِدِينَ
فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبِينَ فِي الْعُقْبَى الْقَائِمِينَ فِي اللَّيْلِ
وَالصَّائِمِينَ فِي النَّهَارِ الْبَاكِينَ عَلَى مَا فَاتَ مِنْ
أَيَّامِ الْبَطَالَاتِ السَّابِقِينَ عَلَى الْخَيْرَاتِ فِيمَا يَأْتِي
مِنَ السَّاعَاتِ التَّائِبِينَ مِنْ جَمِيعِ الذُّنُوبِ وَالْخَطِيئَاتِ
الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَى خَالِقِ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ الْوَاثِقِينَ
بِرَبِّ الْخَلِيقَةِ وَالْبَرَكَاتِ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ
الْقَانِتِينَ فِي آنَاءِ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ أُولٰئِكَ
آمِنُونَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْأَغْلَالِ وَآفَاتِ الدُّنْيَا
وَأَهْوَالِ النِّيرَانِ لِأَنَّهُمْ خَالَفُوا طَاعَةَ الشَّيْطَانِ

شیطان کو تو اوسنے پیدا کی اسکی بیوی شیطانہ اوسکی بائین پسلی سے جیسے کہ پیدا کی
گئی ہے حوا آدم علیہ السلام سے پس جماع کیا شیطان نے ساتھ بیوی اپنی کے
پس حمل رہا اوسکو واسطے اکتیس انڈے پس ہوگئی اصل واسطے اوسکے اولاد
کی پس نکلی اولاد اون انڈون سے پس پر ہوگیا جنگل اور دریا یہانتک
کہ کہا گیا ہے دس ہزار انڈے ز دس ہزار نر اور مادہ کو مراد رکھتا ہے یعنی
یہ کہ نکلا اسقدر پس بہر دیا اونہون نے پہاڑون اور جزیرون اور ویران
مقامون اور جنگلون اور دریاؤن اور ریگستانون اور درختون اور
بیابانون اور چشمون اور اکٹھا ہونیکی جگہون اور راستے اور حماموں اور ستر کی
جگہون اور کوڑے کی جگہون اور ہوا کی جگہون اور لڑائی کی جگہون اور ناقوس
بجانے کی جگہون اور قبرون اور گہرون اور محلون اور جنگل نشینون کے خیمون
اور تمام جگہون کو اور فرمایا خدا نے کیا پس پکڑتے ہو تم شیطان اور اسکی اولاد
کو دوست سوا میرے اور وہ واسطے تمہارے دشمن ہین اور برا ہے ظالمون کا
بدلا پس ہلاکت ہے واسطے اوس شخص کے کہ بدل ڈالا اوسنے ساتھ عبادت خدا
کے شیطان اور اسکی اولاد فرمانبرداری کو تحقیق مرد وہ ساتھ انکے ہوگا
دوزخ مین ہمیشہ رہنے والا بیچ اوسکے اگر نہ توبہ کی اوسنے اور نصیحت پکڑی
پس بیدار ہووے واسطے نفس اپنے کے اور کوشش کرے اوسکی چھوڑانے اور
خلاصی مین پس جدا ہووے برے ہمنشینون اور برے کامون اور گمراہی کے
بلانیوالون اور شیطان کے لشکرون سے پس رجوع کرے طرف خدا کی اور لازم پکڑے
اسکی فرمانبرداری اور ہمنشین ہووے علما کا اوسکے بندون سے جو پہچاننے والے
ہین ساتھ اوسکے ساتھ اسکے عمل کرنیوالے ہین واسطے اوسکے بلانیوالے ہین طرف اوسکی
اور بیچ اوسکے رغبت رکھنے والے ہین ساتھ اوسکے فضل کے خوف کرنیوالے ہین اسکے قہر سے
ہین اسکے پکڑنے سے بے رغبتی کرنیوالے ہین بیچ دنیا کے رغبت کرنیوالے ہین آخرت مین قیام کرنیوالے
ہین راتون مین اور روزہ رکھنے والے ہین دن کو رونے والے ہین اوپر اوسکے جو فوت ہوگئی بیفائدہ
دنون سے جلدی کرنیوالے ہین بہلائیون پر بیچ اوسکے جو آتی ہے ساعتون سے توبہ کرنیوالے ہین
سب گناہون اور خطاؤن سے توکل کرنیوالے ہین اوپر زمین اور آسمان کے پیدا کرنیوالے کے بھروسا
کرنیوالے ہین ساتھ پروردگار خلقت کے حرکتون اور ساکن ہونے میں عبادت کرنیوالے ہین راتون کی
گہڑیون اور دن کی طرفون مین یہ لوگ امن والے ہین زنجیرون اور طوقون اور دنیا کی
آفتون اور دوزخ کی ڈرون سے اسواسطے کہ تحقیق اونہون نے
شیطان کی فرمانبرداری کی مخالفت کی اور خدا کی فرمانبرداری

أَطَاعُوا الرَّحْمٰنَ فِي السِّرِّ وَالْإِعْلَانِ فَعَاقِبَتُهُمُ الَّذِي يَأْتِي وَ
جَزَاؤُهُمُ الْجَنَّاتُ بِمَا أَخْبَرَ فِي قَوْلِهِ الْبَيَانِ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ
شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا وَّجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا
جَنَّةً وَّحَرِيْرًا وَبِقَوْلِهِ تَعَالٰى إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ
مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٰنِ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِيْ كِتَابِهِ هٰذَا الْعَبْدَ الْمَنْعُوْتَ بَعْدَ تَقْوٰهُ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى
إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا
فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ فَأَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ جَلَاءَ الْقُلُوْبِ
بِذِكْرِ اللّٰهِ وَبِهِ يَزُوْلُ عَنْهَا الْغِطَاءُ وَالظُّلْمَةُ وَالرَّيْنُ وَ
الْغَفْلَةُ وَبِهِ يَنْكَشِفُ الْكُرُوْبُ فَالذِّكْرُ مِفْتَاحُ التَّقْوٰى
وَالْوَرَعُ وَالتَّقْوٰى بَابُ الْآخِرَةِ كَمَا أَنَّ الْهَوٰى بَابُ
الدُّنْيَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ
فَأَخْبَرَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّ الْإِنْسَانَ بِالذِّكْرِ يَتَّقِيْ

فَصْلٌ وَفِي الْقَلْبِ لَمَّتَانِ لَمَّةُ الْمَلَكِ وَهِيَ إِيْعَادٌ
بِالْخَيْرِ وَالتَّصْدِيْقِ بِالْحَقِّ وَلَمَّةٌ مِّنَ الْعَدُوِّ وَهِيَ إِيْعَادٌ
بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَنَهْيٌ عَنِ الْخَيْرِ وَهُوَ مَرْوِيٌّ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ وَإِنَّمَا هُمَا هَمَّانِ يَجُوْلَانِ فِي الْقَلْبِ هَمٌّ مِّنَ اللّٰهِ
وَهَمٌّ مِّنَ الْعَدُوِّ فَرَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا وَقَفَ عِنْدَ هَمِّهِ فَمَا كَانَ
مِنَ اللّٰهِ أَمْضَاهُ وَمَا كَانَ مِنْ عَدُوِّهِ جَاهَدَهُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ
قَالَ هُوَ يَنْبَسِطُ عَلٰى قَلْبِ الْإِنْسَانِ فَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ
خَنَسَ وَانْقَبَضَ وَإِذَا غَفَلَ انْبَسَطَ عَلٰى قَلْبِهِ وَقَالَ مُقَاتِلٌ
هُوَ الشَّيْطَانُ فِيْ صُوْرَةِ الْخِنْزِيْرِ مُعَلَّقٌ فِي الْقَلْبِ فِيْ
جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ يَجْرِيْ مِنْهُ مَجْرَى الدَّمِ سَلَّطَهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْإِنْسَانِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ الَّذِيْ
يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ فَإِذَا سَهَا ابْنُ اٰدَمَ وَسْوَسَ
فِيْ قَلْبِهِ حَتّٰى يَبْتَلِعَهُ (?) الْخَنَّاسُ الَّذِيْ إِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

خدا کی فرمانبرداری کی پوشیدہ اور ظاہر میں پس بدلا دیا انکو خدا نے دینے واسطے
اور عوض دیا انکو خدا احسان کرنیوالے نے ساتھ اس چیز کے جو خبر دی اسنے بیچ اپنے
قول روشن میں پس بچا لیا انکو خدا نے اوس دن کی برائی سے اور انکو سامنے لایا تازگی
اور خوشی کو اور بدلا دیا انکو بسبب انکے صبر کرنیکے بہشت اور ریشم اور خبر دی ساتھ
قول اپنے کے تحقیق پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہیں بیچ کی جگہہ میں پادشاہ قدرت
والے پاس اور فرمایا خدا تعالی نے اوسواسطے اوس شخص کے جو ڈرے کھڑا ہونے آگے
پروردگار اپنے کے دو بہشت ہیں اور تحقیق ذکر کیا ہے خدای غالب بزرگ نے اس بندے
مبتلا کئے ہوئے کو پیچھے پرہیزگاری اسکی کے ساتھ قول اپنے کے تحقیق جو لوگ پرہیزگار
ہیں جب پہنچتا ہے انکو وسوسہ شیطان سے یاد کرتے ہیں خدا کو پس ناگاہ دیکھنے والے
ہیں پس خبر دی ہے خدای غالب بزرگ نے کہ روشنی دلوں کے ساتھ یاد خدا کی دور ہوتے
ہیں ... پس ذکر خدا کنجی ہے پرہیزگاری کی اور ترک حرام اور تقوی دروازہ ہے
آخرت کا جیسے کہ خواہش نفس کی دروازہ ہے دنیا کا فرمایا خدا نے کہ یاد کرو تم اس چیز
کو جو قرآن مجید میں ہے شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ پس خبر دی خدا تبارک و تعالی نے
تحقیق آدمی ساتھ یاد خدا کے پرہیزگار ہوتا ہے :-:-

فصل اور دل میں دو چیزیں اترنیوالی ہیں ایک اترنے والی ہے فرشتہ سے اور وہ
وعدہ کرتا ہے ساتھ نیکی اور تصدیق کرنیکے ساتھ حق کے اور دوسری اترنیوالی
ہے دشمن سے اور وہ ڈراتا ہے ساتھ برائی اور جھٹلانیکے حق کو اور منع کرتا ہے
نیکی سے اور یہ روایت کیا گیا ہے عبد اللہ بن مسعود سے اور کہا حسن بصری نے
رحمت خدا کی اوپر انکے نہیں تحقیق وہ دو خطرے ہیں پھرتے ہیں دل میں ایک خطرہ ہے خدا کی طرف سے
اور دوسرا خطرہ ہے شیطان سے پس رحم کرے خدا ایسے بندہ پر کہ کھڑا ہووے
نزدیک خطرہ اپنے کے پس جو چیز کہ ہووے خدا سے جاری کرے اسکو اور جو چیز
ہووے اوسکے دشمن سے جہاد کرے اوس سے اور کہا ہے مجاہد نے بیچ تفسیر قول خدا کے بیچ شر
ہونا وسوسہ ڈالنیوالے خناس کی برائی سے کہا ہے اسنے وہ پھیلتا ہے اوپر دل آدمی کے پس جب
یاد کرتا ہے خدا کو ہٹ جاتا ہے اور سمٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے پھیل جاتا
ہے اوسکے دل پر اور کہا ہے مقاتل نے وہ خناس شیطان ہے خنزیر کی صورت میں لٹکا
ہوا ابن آدم کے جسم میں جاری ہوتا ہے اس میں جیسے جگہ جاری ہونے خون کی مسلط
کیا ہے اسکو خدای غالب بزرگ نے اوپر آدمی کے پس یہ ہے مراد خدا کی قول
وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں پس جب بھول کرتا ہے آدمی وسوسہ ڈالتا
ہے اسکے دل میں یہانتک کہ گھیر لیتا ہے اسکے دل کو خناس وہ جو جس وقت یاد کرتا ہے خدای غالب

ابْنُ آدَمَ خَنَسَ عَنْ قَلْبِهِ فَذَهَبَ عَنْهُ وَخَرَجَ مِنْ جَسَدِهِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْوَسْوَاسُ مَحَلُّهُ مِنَ الرَّجُلِ فِي فُؤَادِهِ وَعَيْنَيْهِ وَمَحَلُّهُ فِي الْمَرْأَةِ فِي عَيْنَيْهَا إِذَا أَقْبَلَتْ وَفِي عَجِيزَتِهَا إِذَا أَدْبَرَتْ

فَصْلٌ وَفِي الْقَلْبِ خَوَاطِرُ سِتَّةٌ أَحَدُهَا خَاطِرُ النَّفْسِ وَالثَّانِي خَاطِرُ الشَّيْطَانِ وَالثَّالِثُ خَاطِرُ الرُّوحِ وَالرَّابِعُ خَاطِرُ الْمَلَكِ وَالْخَامِسُ خَاطِرُ الْعَقْلِ وَالسَّادِسُ خَاطِرُ الْيَقِينِ فَخَاطِرُ النَّفْسِ يَأْمُرُ بِتَنَاوُلِ الشَّهَوَاتِ وَمُتَابَعَةِ الْهَوَى الْمُبَاحِ مِنْهُ وَالْحَرَجِ وَخَاطِرُ الشَّيْطَانِ يَأْمُرُ فِي الْأَصْلِ بِالْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالشَّكْوَى وَالتُّهْمَةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي وَعْدِهِ وَفِي الْفَرْعِ بِالْمَعَاصِي وَالتَّسْوِيفِ بِالتَّوْبَةِ وَمَا فِيهِ هَلَاكُ النَّفْسِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَالْخَاطِرَانِ مَذْمُومَانِ مَحْكُومٌ لَهُمَا بِالسُّوءِ وَهُمَا لِعُمُومِ الْمُؤْمِنِينَ وَخَاطِرُ الرُّوحِ وَخَاطِرُ الْمَلَكِ يَرِدَانِ بِالْحَقِّ وَالطَّاعَةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يَكُونُ عَاقِبَتُهُ سَلَامَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا يُوَافِقُ الْعِلْمَ فَهُمَا مَحْمُودَانِ لَا يَعْدِمُهُمَا خُصُوصُ النَّاسِ وَأَمَّا خَاطِرُ الْعَقْلِ فَتَارَةً يَأْمُرُ بِمَا تَأْمُرُ بِهِ النَّفْسُ وَالشَّيْطَانُ وَتَارَةً بِمَا يَأْمُرُ بِهِ الرُّوحُ وَالْمَلَكُ وَذٰلِكَ حِكْمَةٌ مِنَ اللهِ وَإِتْقَانٌ لِصُنْعِهِ لِيَدْخُلَ الْعَبْدُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ بِوُجُودٍ مَعْقُولٍ وَصِحَّةِ شُهُودٍ وَتَمْيِيزٍ فَيَكُونَ عَاقِبَةُ ذٰلِكَ مِنَ الْجَزَاءِ وَالْعِقَابِ عَائِدًا لَهُ وَعَلَيْهِ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ الْجِسْمَ مَكَانًا لِجَرَيَانِ أَحْكَامِهِ وَمَحَلًّا لِنَفَاذِ مَشِيَّتِهِ فِي مَبَانِي حِكْمَتِهِ كَذٰلِكَ جَعَلَ الْعَقْلَ مَطِيَّةَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ يَجْرِي بِهِمَا فِي خِزَانَةِ الْجِسْمِ إِذَا كَانَا مَكَانًا لِلتَّكْلِيفِ وَمَوْضِعًا لِلتَّصْرِيفِ سَبَبًا لِلتَّعْرِيفِ الْعَائِدِ إِلَى لَذَّةِ النَّعِيمِ أَوْ عَذَابِ الْأَلِيمِ أَمَّا خَاطِرُ الْيَقِينِ وَهُوَ رُوحُ الْإِيمَانِ وَمَزِيدُ الْعِلْمِ يَرِدُ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَيَصْدُرُ عَنْهُ وَهُوَ مَخْصُوصٌ

اور بزرگ کو آدمی تو ہٹ جاتا ہے اوسکو دل سے پس چلا جاتا ہے اسے اور نکلجاتا ہے اوسکے جسم سے اور کہا عکرمہ نے وسواس جگہ اسکی آدمی سے اسکو دل اور اسکو دو آنکھوں میں ہے اور جگہ اسکی عورت مین اسکی دو آنکھوں مین ہے جب آتی ہے اور اسکے سرین مین ہے جب جاتی ہے

فصل اور دل مین چھ خطرے ہین ایک انکا خاطر نفس ہے اور دوسرا انکا خاطر شیطان ہے اور تیسرا خاطر روح ہے اور چوتھا خاطر فرشتہ ہے اور پانچوان خاطر عقل ہے اور چھٹا خاطر یقین ہے پس خاطر نفس حکم کرتا ہے ساتھ لینے شہوتون کے اور تابعداری کرنے خواہش کی جو مباح ہے اس سے اور گناہ اور خاطر شیطان حکم کرتا ہے اعتقاد مین ساتھ کفر اور شرک اور گلہ اور تہمت کرنے کے واسطے خدا کے غالب اور بزرگ کے اوسکے وعدہ مین اور حکم کرتا ہے اعمال جوارح مین ساتھ گناہون اور تاخیر کرنیکی ساتھ توبہ کے اور ساتھ اوس چیز کے جس مین ہلاکت نفس ہے دنیا اور آخرت مین پس یہ دونو خاطر مذموم ہین حکم کیا گیا ہے واسطے اونکے ساتھ برائی کے اور یہ دونو خاطر عام مسلمانون کیو اسطے ہین اور خاطر روح اور خاطر فرشتہ دونو وارد ہوتی ہین ساتھ حق اور فرمانبرداری کے واسطے خدا تعالے بزرگ کے اور ساتھ اوس چیز کے جو ہووے انجام اسکا سلامتی دنیا اور آخرت کی اور ساتھ اوس چیز کے جو موافق ہووے علم کو پس یہ دونو خاطر وصف کیے گئے ہین نہین معدوم کرتے انکو خاص لوگ اور لیکن خاطر عقل پس کبھی حکم کرتا ہے ساتھ اس چیز کے جو حکم کرتا ہے ساتھ اسکے نفس اور شیطان اور کبھی حکم کرتا ہے ساتھ اسکے جسکے ساتھ حکم کرتا ہے روح اور فرشتہ اور یہ خاطر عقل حکمت ہی خدا سے اور محکم کرنا ہے واسطے اسکے کام کا تاکہ داخل ہووے بندہ بھلائی اور برائی مین ساتھ ہونے معقول اور درستی شہود اور تمیز کے پس ہوگا انجام اوسکا ثواب اور عذاب سے پھرنیوالا اسکے نفع کیواسطے اور اسکو ضرر کیواسطے اسواسطے کہ تحقیق خدا تعالے نے کیا ہے جسم کو جگہ واسطے جاری کرنے اپنے احکام کے اور محل واسطے جاری کرنے اپنے ارادہ کی اصل حکمت اپنی مین اسیطرح کیا ہے عقل کو سواری بھلائی اور برائی کے جاری ہوتا ہے عقل ساتھ انکی جسم کے خزانہ مین جب ہوتے ہین دونو عقل اور جسم تکلیف کی جگہ اور تصریف کا محل یعنے پھرنے کا ایک حال سے دوسرے حال کیطرف اور ہو وین سبب واسطے پہچاننے کے جو پہنچنے والا ہے طرف لذت نعیم یا عذاب دردینے والے کے اور لیکن خاطر یقین اور وہ روح ایمان کا ہے اور جگہ وارد ہونے علم کی وارد ہوتا ہے یہ خاطر خدا سے اور پیدا ہوتا ہے

بِخَوَاصٍّ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ الْمُوْقِنِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالْاَبْدَالِ لَا يَرِدُ الْاَنْجَىٰ وَاِنْ خَفِيَ وُرُوْدُهٗ وَدَقَّ
مَجِيْئُهٗ وَلَا يَنْقَدِحُ اِلَّا بِعِلْمٍ لَدُنِّيٍّ وَّاَخْبَارِ الْغُيُوْبِ
وَاَسْرَارِ الْاُمُوْرِ فَهُوَ لِلْمَحْبُوْبِيْنَ وَالْمُرَادِيْنَ وَالْمُخْتَارِيْنَ
الْفَانِيْنَ بِاللّٰهِ بِغَيْرِهِمْ الْغَائِبِيْنَ عَنْ ظَوَاهِرِهِمُ الَّذِيْنَ
انْقَلَبَتْ عِبَادَاتُهُمُ الظَّاهِرَةُ اِلَى الْبَاطِنَةِ مَا خَلَا
الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ الْمُؤَكَّدَاتِ فَهٰؤُلَاءِ اَبَدًا فِيْ مُرَاقَبَةِ
بَوَاطِنِهِمْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَتَوَلّٰى تَرْبِيَةَ ظَوَاهِرِهِمْ كَمَا قَالَ
عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ
نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ تَوَلَّاهُمْ وَكَفَاهُمْ
وَاَشْغَلَ قُلُوْبَهُمْ بِمُطَالَعَةِ اَسْرَارِ الْغُيُوْبِ وَنَوَّرَهَا
بِالتَّجَلِّيْ فِيْ كُلِّ قُرْبٍ فَاصْطَفَاهُمْ لِمُحَادَثَتِهٖ وَاخْتَصَّهُمْ
بِالْاُنْسِ بِهٖ وَالسُّكُوْنِ اِلَيْهِ وَالطُّمَانِيْنَةِ لَدَيْهِ فَهُمْ
فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فِيْ مَزِيْدِ عِلْمٍ وَنُمُوِّ مَعْرِفَةٍ وَتَوْفِيْرِ نُوْرٍ
وَقُرْبٍ مِّنْ مَحْبُوْبِهِمْ وَمَعْبُوْدِهِمْ وَهُمْ فِيْ نَعِيْمٍ لَا نَفَادَ
لَهٗ وَاٰلَاءٍ لَا انْقِطَاعَ لَهَا وَسُرُوْرٍ لَا غَايَةَ لَهٗ وَلَا مُنْتَهٰى
فَاِذَا بَلَغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ وَانْتَهٰى مَا قُدِّرَ لَهُمْ مِنَ الْبَقَاءِ
فِيْ دَارِ الْفَنَاءِ نَقَلَهُمْ مِنْهَا بِاَحْسَنِ الْاِنْتِقَالِ كَمَا يُنْقَلُ
الْعَرُوْسُ مِنْ حُجْرَةٍ اِلٰى دَارٍ وَمِنَ الْاَدْنٰى اِلَى الْاَعْلٰى
فَالدُّنْيَا فِيْ حَقِّهِمْ جَنَّةٌ وَّفِي الْاٰخِرَةِ لِاَعْيُنِهِمْ قُرَّةٌ وَّهُوَ
النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ مِنْ غَيْرِ حِجَابٍ وَّلَا بَابٍ وَّ
لَا حَاجِبٍ وَّلَا بَوَّابٍ وَّلَا مَانِعٍ وَّلَا حَدَادٍ وَّلَا مَنٍّ وَّ
لَا امْتِنَانٍ وَّلَا ضَيْمٍ وَّلَا اِضْرَارٍ وَّلَا انْقِطَاعٍ وَّلَا نَفَادٍ
كَمَا قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ وَكَمَا قَالَ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اَحْسَنُوْا
فِي الدُّنْيَا لَهٗ بِالطَّاعَةِ فَجَازَاهُمْ فِي الْعُقْبٰى بِالْجَنَّةِ وَ
الْكَرَامَةِ وَاَعْطَاهُمُ النِّعْمَةَ وَالسَّلَامَةَ وَزَادُوْا لَهٗ
بِتَطْهِيْرِ الْقُلُوْبِ وَتَرْكِ الْعَمَلِ لِمَا سِوَاهُ فَجَازَاهُمْ سُبْحَانَهٗ

ساتھ خاص لوگون کے اولیا سے اور یقین کرنیوالی مین سچے اور شہیدون
اور ابدال سے نہین وارد ہوتا ہے مگر ساتھ حق کے اگرچہ پوشیدہ ہووے
اسکا وارد ہونا اور باریک ہووے اسکا آنا اور نہین ظاہر ہوتا یہ خاطر مگر ساتھ
علم لدنی اور خبرون غیب اور اسرار امور کے پس یہ خاطر واسطے خدا کی محبوبون
اور اسکی مرادون اور برگزیدون کے ہے جو فنا ہونیوالی ہین خدا کی ذات مین لوگون
سے جدا ہوکر پوشیدہ ہین اپنے ظاہر سے وہ لوگ جو پھرتے ہین انکی ظاہر
عبادتین طرف پوشیدہ عبادتون کے سوا فرضون اور سنتون مؤکدہ کی پس یہ
لوگ ہمیشہ اپنے اندرونکی حفاظت مین ہین اور خدا تعالی متولی ہے انکے
ظاہرون کی تربیت کرنیکا جیسا کہ فرمایا ہے خدا تعالی اور بزرگ اور بلند نے
اپنی کتاب عزیز مین کہ تحقیق دوست میرا خدا ہے جسنے اتارا ہی کتاب
کو اور وہی متولی ہوتا ہے نیک لوگون کا متولی بنا اونکا اور کافی ہوا اور واسطے
انکے اور مشغول کردیا انکی دلونکو ساتھ مطالعہ کرنے پوشیدہ اسرار کے اور روشن کیا
انکو ساتھ جلوہ کرنیکے ہر نزدیکی مین پس برگزیدہ کیا انکو واسطے اپنی باتین
کرنیکے اور خاص کیا انکو ساتھ انس اپنے کے اور آرام پکڑنیکی طرف اسکی اور قرار
پکڑنے کے آگے اوسکے پس یہ لوگ ہر دن مین علم کی زیادتی اور معرفت کی بڑہنے
اور نور کی زیادہ ہونے اور قرب مین اپنے محبوب اور معبود کی ہین پس یہ لوگ
ایسی نعمتون مین ہین کہ نہین ختم ہونا واسطے انکے اور ایسے عطاؤن مین ہین کہ
نہین انقطاع واسطے انکے اور ایسی خوشیون مین ہین کہ اونکی نہایت اور نہایت نہین
ہے پس جب پہونچ جاتا ہی لکہا عمر کا اپنی مدت کو اور نہایت کو پہونچ جاتی ہے وہ چیز کہ
انکے واسطے مقدر کیگئی ہے باقی رہنے سے فنا کے گہر مین تو خدا لیجاتا ہی انکو ساتھ
اچھے لیجانیکے جیسا کہ لائی جاتی ہے نئی بیاہی ہوئی تنگ گہر سے طرف کشادہ گہر
اور نیچی جگہ سے طرف بلند کی پس دنیا انکے حق مین بہشت ہی اور آخرت مین اونکی آنکہون کے
واسطے ٹہنڈک ہی اور وہ نظر کرنا ہی طرف منہ خداوند کریم کے بغیر پردہ اور دروازے
اور حاجب اور دربان کی اور سوا کسی منع کرنیوالے اور روکنے والے کی اور سوا احسان
رکہنے اور احسان قبول کرنیکے اور سوا ظلم اور ضرر اور انقطاع اور تمام ہونیکے جیسے فرمایا
خدا نے تحقیق پرہیزگار بیچ باغون اور نہرونکی ہین بیچ جگہ بیٹھنے کی سچی نزدیک بادشاہ قدرت والے کے
پاس اور جیسا کہ فرمایا خدا نے واسطے اون لوگون کی جنہون نے عمل نیک کئے ہین نیکی ہے
اور زیادتی ہے یعنی دیدار الٰہی کی اونہون نے دنیا مین واسطے خدا کے ساتھ فرمانبرداری
کے پس بدلا دیا انکو آخرت مین ساتھ بہشت اور بزرگی کے اور دی انکو نعمت اور سلامتی

وَتَعَالَى بِالزِّيَادَةِ فِي دَارِ الْبَقَاءِ وَالْمِنَّةِ وَهُوَ دَوَامُ النَّظَرِ
إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ كَمَا أَخْبَرَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ لِعِبَادِهِ
أُولِي الْأَلْبَابِ وَالْعُقُولِ **فَصْلٌ** وَالنَّفْسُ وَ
الصُّدُورُ مَكَانَانِ لِإِلْقَاءِ الْمَلَكِ وَالشَّيْطَانِ فَالْمَلَكُ
يُلْقِي التَّقْوَى إِلَى الْقَلْبِ وَالشَّيْطَانُ يُلْقِي الْفُجُورَ إِلَى
النَّفْسِ فَيُطَالِبُ النَّفْسُ الْقَلْبَ بِاسْتِعْمَالِ الْجَوَارِحِ
بِالْفُجُورِ وَفِي الْبِنْيَةِ مَكَانَانِ الْعَقْلُ وَالْهَوَى يَتَصَرَّفَانِ
بِمَشِيَّتِهِ حَاكِمٍ وَهُوَ التَّوْفِيقُ وَالْإِغْوَاءُ وَفِي الْقَلْبِ
نُورَانِ سَاطِعَانِ وَهُمَا الْعِلْمُ وَالْإِيمَانُ فَجَمِيعُ
ذَلِكَ أَدَوَاتُ الْقَلْبِ وَحَوَاسُّهُ وَآلَاتُهُ وَالْقَلْبُ فِي
وَسَطِ هَذِهِ الْآيَاتِ كَالْمَلِكِ وَهَذِهِ جُنُودُهُ يَرِدُونَ
إِلَيْهِ أَوْ كَالْمِرْآةِ الْمَجْلُوَّةِ وَهَذِهِ الْآلَاتُ حَوْلَهَا
تَظْهَرُ فِيرَاهَا وَيَقْدَحُ فِيهَا فَيَجِدُهَا **فَصْلٌ** أَعُوذُ
بِرَبِّ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ مِنَ الشَّيْطَانِ الْغَوِيِّ وَ
خَوَاطِرِ السُّوءِ وَهَوَاجِسِ النَّفْسِ وَمِنْ فِتْنَةِ
كُلِّ جِنِّيٍّ وَإِنْسِيٍّ وَمِنْ رِيَاءٍ وَنِفَاقٍ وَعُجْبٍ وَكِبْرٍ
وَشِرْكٍ وَخِلَالِ السُّوءِ النَّاشِئَةِ فِي الْقَلْبِ وَمِنْ
كُلِّ شَهْوَةٍ وَلَذَّةٍ مُؤَدِّيَةٍ إِلَى الْمَهَالِكِ لِلنَّفْسِ وَمِنَ
الْبِدَعِ وَالضَّلَالِ وَالْأَهْوِيَةِ الْمُسَلَّطَةِ لِلنِّيرَانِ
عَلَى الْجِسْمِ وَمِنْ كُلِّ قَوْلٍ وَفِعْلٍ وَهَمٍّ يَحْجُبُ عَنِ الْغُيُوبِ
الْعَرْشِيَّةِ قَلْبِي وَمِنِ اتِّبَاعِ الْأَهْوِيَةِ الْمُضِلَّةِ وَالطَّبَائِعِ
النَّفْسِيَّةِ وَالْأَخْلَاقِ الرَّدِيَّةِ وَأَعُوذُ بِالْمَلِكِ الْحَمِيدِ
الْمَجِيدِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْخَبِيثِ الْمَرِيدِ أَعُوذُ بِالرَّبِّ الْوَدُودِ
وَنِقْمَتِهِ إِذَا غَفَلْتُ عَنْ طَاعَتِهِ إِنَّهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِيدِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سَطْوَتِهِ إِذَا غَضِبَ عَلَى
أَهْلِ الْمَعْصِيَةِ أَعُوذُ بِهِ مِنْ هَيْبَتِهِ عِنْدَ شِدَّةِ بَطْشِهِ
فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ لِلطَّاغِينَ مِنْ بَرِيَّتِهِ وَأَعُوذُ بِهِ مِنْ
كَشْفِ الْغِطَاءِ وَالسِّتْرِ وَالنَّهَارِ فِي مَعْصِيَتِهِ فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَنِسْيَانِ الْأَصْلِ وَالْفَرْعِ وَالْمَيْلِ إِلَى الزَّيْغِ وَالرُّجُوعِ

پاک اور بلند نے ساتھ زیادتی کے بقا اور عطا کے گہر مین اور وہ زیادتی ہمیشہ
نظر ہے طرف اسکے منہ بزرگ کے جیسے کہ اوسنے خبر دی ہے اپنی کتاب روشن مین واسطے
اپنے بندون اور دانائون اور عقل والون کے **فصل** اور نفس اور سینہ
دو جگہ ہین واسطے ڈالنے خطرہ فرشتہ اور شیطان کے پس فرشتہ ڈالتا ہے
پرہیزگاری کو طرف دل کے اور شیطان ڈالتا ہے نافرمانی کو طرف
نفس کے پس طلب کرتا ہے نفس دل سے ساتھ استعمال کرنے اعضا کے
ساتھ بیفرمانی کے اور دو جگہ ہین جسم مین عقل اور خواہش نفس تصرف کرتی
ہین ساتھ ارادے حاکم کے اور یہ توفیق ہے اور گمراہ کرنا اور دل مین دو نور
ہین چمکتے اور وہ علم اور ایمان ہے پس یہ سب دل کے اسباب اور
اسکے حسین اور آلات ہین اور دل ان آلات کے درمیان مین مانند
بادشاہ کے ہے اور یہ اسکے لشکر ہین وارد ہوتے ہین طرف اوسکی
یا مانند آئینہ روشن کے ہین اور یہ آلات اوسکے گرد ظاہر ہوتی
ہین پس دیکھتا ہے انکو اور روشن ہوتی ہین آئینہ مین پس پاتا ہے انکو **فصل**
پناہ ڈھونڈھتا ہون مین ساتھ پروردگار عرش اور کرسی کے شیطان گمراہ سے
اور بری خطرون اور نفس کے وسواسون سے اور ہر جن اور آدمی کے فتنہ
اور ریا اور نفاق اور تکبر اور بڑائی اور شرک اور بری خصلتون سے جو پیدا ہوتی
ہین دل مین اور ہر خواہش اور لذت سے جو پہنچانیوالی ہے طرف ہلاکت کی جگہون
کیواسطے نفس کے اور بدعتین اور گمراہی اور خواہشین نفس جو مقرر
کرنیوالیان ہین آگ کو جسم پر اور ہر بات اور کام اور فکر سے جو آڑ ہاپ
لیوے عرشی غیبون سے میرے دلکو اور نفس کی خواہشون گمراہ کرنیوالی
کی پیروی کرنیسے اور نفس کی طبیعتون اور بری عادتون سے اور
پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ بادشاہ صفت کئے گئے بزرگ کے شیطان
پلید سرکش سے پناہ ڈھونڈھتا ہون مین ساتھ پروردگار دوستدار کے اوسکے
عذاب سے جب غافل ہون مین اسکی فرمانبرداری سے اسواسطے کہ وہ بہت
قریب ہے طرف میری شہ رگ سے پناہ ڈھونڈھتا ہون مین اوسکے قہر سے جب غصہ
ہووے گنہگارون پر پناہ ڈھونڈھتا ہون مین ساتھ اسکے اوسکی ہیبت سے وقت اسکی
سخت پکڑ کے قیامت کے دن ہین واسطے بے فرمانون کے اسکی خلقت سے
اور پناہ ڈھونڈھتا ہون مین ساتھ اسکے دور کرنے پردہ اور ستر کے اور ظاہر
ہونے سے اسکی بیفرمانی مین جنگل اور دریا مین اور بھول جانے اصل اور فرع سے اور میل کرنے طرف

وَالْخُيَلَاءِ وَالْكِبْرِ وَتَرْكِ الطَّاعَةِ وَالْقُرْبَةِ وَالْبِرِّ وَالتَّأَنِّي عَلَيْهِ
وَالْأَيْمَانِ الْكَاذِبَةِ وَالْحِنْثِ دُونَ الْبِرِّ وَخَاتِمَةِ السُّوءِ
وَالْإِفْلَاسِ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَالْمُوَافَاةِ عِنْدَ حُضُورِ الْمَنِيَّةِ بِالشَّرِّ

فَصْلٌ وَمُجَاهَدَةُ الشَّيْطَانِ بَاطِنَةٌ وَهِيَ بِالْقَلْبِ
وَالْجَنَانِ وَالْإِيمَانِ فَإِذَا جَاهَدْتَهُ كَانَ مَدَدُكَ الرَّحْمٰنُ
وَمُعْتَمَدُكَ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ وَرَجَاؤُكَ رُؤْيَةُ وَجْهِ الْجَلِيلِ
الْمَنَّانِ وَجِهَادُ الْكُفَّارِ جِهَادُ الظَّاهِرِ بِالسَّيْفِ وَالرِّمَاحِ
وَمَدَدُكَ فِيهِ الْمَلِكُ وَالْأَعْوَانُ وَرَجَاؤُكَ فِيهِ دُخُولُ
الْجِنَانِ فَإِنْ قُتِلْتَ فِي مُجَاهَدَةِ الْكُفَّارِ كَانَ جَزَاؤُكَ
الْخُلُودَ فِي دَارِ الْبَقَاءِ وَإِنْ قُتِلْتَ فِي مُجَاهَدَةِ الشَّيْطَانِ
وَمُخَالَفَتِكَ إِيَّاهُ بِقَضَاءِ أَجَلِكَ اخْتِرَامِ مَنِيَّتِكَ كَانَ
جَزَاؤُكَ وَجْهَ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَيَّامَ اللِّقَاءِ فَإِنْ قَتَلَكَ
الْكَافِرُ كُنْتَ شَهِيدًا وَإِنْ قَتَلَكَ الشَّيْطَانُ بِمُتَابَعَتِكَ
إِيَّاهُ وَالْإِنْقِيَادِ لَهُ كُنْتَ مِنْ رَبِّ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ
طَرِيدًا بِالْجِهَادِ الْكُفَّارِ لَهُ نِهَايَةٌ فَأَمَّا جِهَادُ الشَّيْطَانِ
وَالنَّفْسِ لَا غَايَةَ لَهُ وَلَا مُنْتَهٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَلَّ
وَعَلَا وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ يَعْنِي الْمَوْتَ وَاللِّقَاءَ
فَالْعِبَادَةُ مُخَالَفَةُ الشَّيْطَانِ وَالْهَوٰى قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ
رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ يَعْنِي بِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَاهَدَةَ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ وَالْهَوٰى لِدَوَامِهَا
وَطُولِ أَمَدِهَا وَعِظَمِهَا وَالْخَوْفِ مِنْ سُوءِ خَاتِمَتِهَا

مَجْلِسٌ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اعْلَمْ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ الشَّرِيفَةَ فِي
سُورَةِ النَّمْلِ وَهِيَ مَكِّيَّةٌ وَعَدَدُ آيَاتِهَا ثَلٰثٌ وَتِسْعُونَ
آيَةً وَكَلِمَاتُهَا أَلْفٌ وَمِائَةٌ وَتِسْعٌ وَأَرْبَعُونَ كَلِمَةً
وَحُرُوفُهَا أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَسَبْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ
حَرْفًا وَذٰلِكَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ

اور اکڑ کر چلنے اور بڑائی اور چھوڑ دینے فرمانبرداری اور عبادت اور نیکی کے
اور قسم کہانے انکی ترک پر اور جہوٹی قسمیں اور توڑنی گناہ اور برے خاتمہ
اور ہر نیکی سے خالی ہونے اور نصیب حاضر ہونے موت کے ساتھ برائی کے

فصل اور شیطان سے جہاد کرنا پوشیدہ ہے اور وہ جہاد ساتھ دل اور ایمان
کے ہے پس جب تو اوس سے جہاد کریگا تو ہو دیگا مددگار تیرا خدا اور تیرا تکیہ گاہ بادشاہ
جزا دینے والا اور امید تیری دیکھنا منہ بزرگ احسان کرنیوالیکا ہے اور جہاد
ساتھ کافرون کے ہے جہاد ظاہر ساتھ تلوار اور نیزون کے اور قوت دینے والا
تیرے اس جہاد مین بادشاہ ہے اور مددگار اور امید تیری بیچ داخل ہونا
ہے بہشتون مین پس اگر تو مار ڈالا گیا کافرون کی لڑائی مین تو ہوگا بدلا تیرا
ہمیشہ رہنا بقا کے گھر مین اور اگر تو مارا گیا شیطان کی لڑائی مین اور تیری
مخالفت کرنے مین ساتھ اسکے بسبب تمام ہونے تیری عمر اور پہونچنے تیری
موت کے تو ہو دیگا بدلا تیرا منہ پروردگار جہانونکا وقت ملاقات پروردگار
کے پس اگر مار ڈالے تجھکو کافر تو ہو دیگا تو شہید اور اگر مار ڈالے تجھکو شیطان
بسبب تیری پیروی کرنیکی اوسکی اور قبول کرنیکے اوسکے حکم کو تو ہو دیگا تو
قریب بادشاہ زبردست سے دور پھینکا ہوا پس جہاد کافرونکا واسطے اسکے
نہایت اور تمام ہونا ہے اور شیطان اور نفس کا واسطے اسکے نہ غایت ہے
اور نہ نہایت فرمایا خدا بزرگ اور بلند نے اور عبادت کر پروردگار اپنے
کی یہانتک کہ آوے تیرے پاس یقین مراد یقین سے موت اور لقا پروردگار
کا ہے پس عبادت حاصل ہوتی ہے ساتھ مخالفت شیطان اور خواہش
نفس کے فرمایا خدا تعالیٰ غالب اور بزرگ نے پس ڈالے جاوینگے اسمین وہ اور گمراہ
اور لشکر شیطان کا سب اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب آپ واپس آئے تبوک کی لڑائی سے واپس آئے ہم چہوٹے جہاد سے
طرف جہاد بڑے کے مراد رکھتے تھے ساتھ اسکے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جہاد کرنا ساتھ شیطان اور نفس اور خواہش کے واسطے اسکے ہمیشہ ہونے اور دراز
ہونے اسکی استعمال اور خطرے کی اور واسطے ڈرنے کے اسکے برے خاتمہ سے

مجلس بیچ تفسیر قول خدا غالب اور بزرگ کی تحقیق یہ خط سلیمان کیطرف سے ہے اور تحقیق
یہ شروع کیا گیا ہے ساتھ نام خدا بخشش کرنیوالے مہربان کے جان تو تحقیق یہ آیت
بیچ سورہ نمل میں ہے اور یہ سورہ مکہ مین نازل ہوئی ہے اور گنتی اوسکی آیتون کی ترانوے
آیتیں ہیں اور اسکے کلمے ایکہزار ایکسو انچاس کلمے ہیں اور اسکے حرف چار ہزار اور سات سو ننانوے

صَلَّى اللهُ عَلٰى نَبِيِّنَا الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ
وَعِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ وَمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ لَمَّا خَرَجَ
مِنْ وَادِ النَّمْلِ فِيْ مَسِيْرِهٖ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَى الْيَمَنِ
أَخَذَ بِالنَّاسِ فِيْ مَفَازَةٍ فَعَطِشَ النَّاسُ فَسَأَلُوْا
الْمَاءَ فَتَفَقَّدَ الْهُدْهُدَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَنْهُ وَدَعَا
أَمِيْرَ الطُّيُوْرِ وَهُوَ الْكُرْكِيُّ فَسَأَلَهٗ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ
إِلَّا هُدْهُدٌ وَاحِدٌ فَقَالَ الْكُرْكِيُّ لَا أَدْرِيْ أَيْنَ ذَهَبَ
وَلَا اسْتَأْمَرَنِيْ وَكَانَ يُرِيْدُ الْهُدْهُدَ لِيُنَبِّئَهُمْ بِمِنْقَارِهٖ
فِي الْأَرْضِ فَيُخْبِرَهُمْ كَمْ بُعْدُ الْمَاءِ وَقُرْبُهٗ وَكَمْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
الْمَاءِ مِنْ قَامَةٍ أَوْ فَرْسَخٍ وَكَانَ الْهُدْهُدُ مَخْصُوْصًا
بِذٰلِكَ مِنْ دُوْنِ بَقِيَّةِ الطُّيُوْرِ وَكَانَ إِذَا أُرِيْدَ عَنْهُ
ذٰلِكَ ارْتَفَعَ فِيْ طَيَرَانِهٖ إِلَى الْجَوِّ فَيَنْظُرُ ذٰلِكَ ثُمَّ يَنْقَضُّ
إِلٰى تِلْكَ الْبُقْعَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَاءُ فَيَضَعُ مِنْقَارَهٗ فِيْهَا
فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ فَتُبَادِرُ الشَّيَاطِيْنُ فَتَحْفِرُ ذٰلِكَ الْبُقْعَةَ
فَتَخْرُجُ الْمَاءُ وَيَتَّخِذُوْنَ الْأَحْوَاضَ وَالْبِرَكَ وَالرَّكَايَا
وَتُمْلَأُ الرَّوَايَا وَالْقِرَبُ وَالظُّرُوْفُ وَتُشْرَبُ الدَّوَابُّ
وَالنَّاسُ وَالْجَانُّ ثُمَّ يَرْحَلُوْنَ فَلَمَّا فُقِدَ الْهُدْهُدُ فِيْ
تِلْكَ السَّاعَةِ غَضِبَ سُلَيْمَانُ عِنْدَ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيْدًا
وَجَعَلَ يَقُوْلُ لَأُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا يَعْنِيْ لَأَنْتِفَنَّ
رِيْشَهٗ فَلَا يَطِيْرُ مَعَ الطُّيُوْرِ حَوْلًا كَامِلًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهٗ
ثُمَّ اسْتَثْنٰى وَقَالَ أَوْ لَيَأْتِيَنِّيْ بِسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ يَقُوْلُ
أَوْ لَيَأْتِيَنِّيْ بِعُذْرٍ وَحُجَّةٍ بَيِّنَةٍ وَكَانَ أَشَدُّ عَذَابِهِ
الَّذِيْ يُعَذِّبُ بِهِ الطَّيْرَ لَمَّا يُرِيْدُ عَذَابَهٗ أَنْ يَنْتِفَ
رِيْشَهٗ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ أَقْرَعَ لَيْسَ عَلَيْهِ رِيْشٌ قَالَ فَمَكَثَ
غَيْرَ بَعِيْدٍ أَيْ لَبِثَ غَيْرَ طَوِيْلٍ ثُمَّ أَقْبَلَ الْهُدْهُدُ
فَقِيْلَ لَهٗ إِنَّ سُلَيْمَانَ قَدْ أَوْعَدَكَ فَقَالَ هَلِ اسْتَثْنٰى
قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَأَقْبَلَ حَتّٰى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ
دَامَ مُلْكُكَ طَوِيْلَ الدَّهْرِ فَعِشْتَ إِلَى الْأَبَدِ فَجَعَلَ
يَنْكُتُ بِمِنْقَارِهٖ وَيُوْمِئُ بِرَأْسِهٖ إِلٰى سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهٗ

خدا اور درود بھیجے ہمارے پیغمبر برگزیدہ پر اور سب پیغمبرون اور مومنون اور خدا کے
نیک بندون اور نزدیکی فرشتون پر جب نکلے چیونٹیونکو جنگل سے اپنے چلنے مین
بیت المقدس سے طرف یمن کے پکڑا سلیمانؑ نے رستہ ساتھ لوگون کے
اکے جنگل مین پس پیاسے ہوے لوگ پس اُنہون نے پانی مانگا پس پایا ہدہد
کو اس کام کیوقت پس دریافت کیا اوسکے حال سے اور بلایا پرندون کے
بادشاہ کو اور وہ کلنگ ہی پس پوچھا کلنگ کو ہدہد سے اور نہ تہا ساتھ اسکے
مگر ایک ہدہد پس کہا کلنگ نے مین نہین جانتا کہان گیا اور نہ اوسنے مجھہ سے اجازت
لی ہے اور سلیمانؑ طلب کرتے تھے ہدہد کو تو کہ رکھے چونچ اپنی زمین مین پس
خبر دیوے اُسکو کہ کسقدر ہے دوری پانی کی اور نزدیکی اور کسقدر ہے مسافت
درمیان اسکے اور درمیان پانی کے آدمی کے قد یا فرسنگ سے اور تہا ہدہد خاص
کیا گیا ساتھ اس علم کے باقی پرندونکے سوا اور تہا ہدہد جب طلب کیا جاتا تہا
اوس سے یہ علم تو بلند چلا جاتا تہا اڑنے مین ہوا کیطرف پس اسکو دکہائی دیتا تہا پہر
اوترتا تہا طرف اوسجگہ کے جو اوسمین پانی ہے پس رکھتا تہا چونچ اپنی اوسمین
پس وہ معلوم کر لیا جاتا تہا وہ پانی پس جلدی کرتے تھے جن پس کہودتے
تھے اوس جگہ کو پس نکالتے تھے پانی پس بناتے تھے تالاب اور حوض اور کوئین
اور پر کرتے تھے پکہالون اور مشکون اور برتنون کو اور پانی پلاتے تھے
چارپاؤن اور آدمیون اور جنون کو پہر کوچ کرتے تھے پس جبکہ نہ
پایا گیا ہدہد اس ساعت مین تو غصے ہوا سلیمانؑ اسوقت غصے ہونا سخت
اور کہنے لگا کہ البتہ مین اسکو سخت عذاب دونگا مراد رکھتے تھے البتہ اوسکے
پر اوکھیڑ ڈالونگا پس نہ اڑ سکے گا پرندوں کے ساتھ کامل ایک برس تک
یا البتہ ذبح کر دونگا مین اسکو پہر استثنی کیا اور کہا یا لاویگا میرے پاس دلیل
روشن کہتے تھے یا لاویگا میرے پاس کوئی عذر اور حجت روشن اور تہا زیادہ
سخت عذاب اسکا جسے عذاب کرتا تہا پرندونکو جب اسکو عذاب کرنا چاہتا تہا
یہ کہ اوکھیڑتا تہا اوسکے پر یہانتک کہ اسکو چھوڑتا تہا گنجا نہین رہتا تہا اوسپر
فرمایا خدا نے پس ٹہرا ہدہد تہوڑی دیر یعنی ٹہیرا اندر مدت پہر آیا ہدہد پس اسکو کہا
گیا کہ تحقیق سلیمان نے تجھکو عذاب دینے کا وعدہ کیا ہے پس کہا ہدہد نے کیا اونے
استثنا کیا ہے کہا گیا ہان اوسنے پس آیا یہانتک کہ حضرت سلیمانؑ کے آگے کھڑا ہوا پہر سجدہ کیا
پس کہا ہمیشہ رہے آپکی پادشاہی زمانہ دراز تک اور آپ ہمیشہ زندہ رہین
پس اپنی چونچ سے زمین کرید نے لگا اور اشارہ کیا اپنے سر سے طرف سلیمانؑ کی پس کہا اسکو

اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ يَقُوْلُ بَلَغْتُ وَعَلِمْتُ بِمَا لَمْ تَبْلُغْ
وَلَا تَعْلَمْ يَعْنِيْ جِئْتُكَ بِاَمْرٍ لَمْ يُخْبِرْكَ بِهِ الْجِنُّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْكَ
فِيْهِ وَلَمْ تَعْلَمْ بِهِ الْاِنْسُ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ يَعْنِيْ مِنْ اَرْضِ
سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ يَعْنِيْ بِخَبَرٍ عَجِيْبٍ لَا شَكَّ فِيْهِ فَقَالَ
لَهٗ سُلَيْمٰنُ مَا هُوَ فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ
يُقَالُ لَهَا بِلْقِيْسُ بِنْتُ اَبِي السَّرْحِ الْحِمْيَرِيَّةِ وَاُوْتِيَتْ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَعْنِيْ اُعْطِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فِيْ بِلَادِهَا الْيَمَنِ
وَمَا وَالَاهَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسُّلْطَانِ وَالْمَالِ وَالْجُنُوْدِ
وَاَنْوَاعِ الْخَيْلِ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ يَعْنِيْ سَرِيْرٌ حَسَنٌ وَكَانَ
طُوْلُهُ فِيْ السَّمَاءِ ثَلٰثِيْنَ ذِرَاعًا وَقِيْلَ ثَمَانُوْنَ ذِرَاعًا وَفِي الْعَرْضِ
ثَمَانُوْنَ ذِرَاعًا مُكَلَّلًا بِاَنْوَاعِ الْجَوَاهِرِ وَالدُّرِّ وَاللُّؤْلُؤِ
وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ يَعْنِيْ
يُصَلُّوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْمَجُوْسِ وَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ يَعْنِيْ حَسَّنَهَا لَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ
يَعْنِيْ اَنَّ الشَّيْطَانَ صَدَّهَا وَجُنُوْدَهَا عَنْ طَرِيْقِ الْاِسْلَامِ
وَالْهُدٰى فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ يَعْنِيْ لَا يَعْرِفُوْنَ الْاِسْلَامَ اَلَّا
يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ يَعْنِيْ هَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ
يَعْنِي الْغَيْبَ وَالسِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ يَعْنِيْ بِالْعَظِيْمِ الْعَرْشَ فَقَالَ
سُلَيْمٰنُ لِلْهُدْهُدِ هَدَيْتَنَا عَلَى الْمَاءِ سَنَنْظُرُ فِيْمَا تَقُوْلُ اَصَدَقْتَ
فِيْ مَقَالَتِكَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ فَلَمَّا دَلَّهُمْ عَلَى الْمَاءِ
وَشَرِبُوْا وَاسْتَقَوْا فَدَعَا سُلَيْمٰنُ الْهُدْهُدَ وَكَتَبَ مَعَهٗ
كِتَابًا وَخَتَمَهٗ بِخَاتَمِهٖ وَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ
بِكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ يَعْنِيْ اَهْلَ سَبَاٍ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ يَعْنِيْ
ارْجِعْ اِلَيَّ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ يَعْنِيْ مَاذَا يَرُدُّوْنَ عَلَيْكَ
مِنَ الْجَوَابِ وَالَّذِيْ كَتَبَ فِي الْكِتَابِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ دَاوُدَ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ يَعْنِيْ اَنْ لَا تَعْظُمُوْا
فِيْ طَاعَتِيْ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ يَعْنِيْ مُصَالِحِيْنَ فَاِنْ كُنْتُمْ

گہ مینے احاطہ کیا ہے اوسچیز کا جو آپنے اسکا احاطہ نہین کیا مراد رکہتا ہے بس مین پہنچا
اور مین نے سچیز کو جانا کہ آپ نہین پہنچا اور آپنے نہین جانا اوسکو مراد رکہتا ہے مین
آپکے پاس ایسی چیز لایا کہ نہین خبر دی آپکو جنون نے اور نہین خبر دی آپکو آپکی
آدمیون نے اسچیز مین اور نہین جانا اوسکو آدمیون نے اور لایا ہون مین آپکے پاس
سبا سے مراد رکہتا ہے زمین سبا سے خبر یقینی یعنی ایسی خبر عجیب کہ نہین کچہ شک ہے
پس کہا اوسکو سلیمان علیہ السلام نے وہ کیا چیز ہے پس کہا ہدہد نے کہ مین نے پایا ہے
ایک عورت کو جو بادشاہی کرتی ہے اونکی اسکو کہا جاتا ہے بلقیس بیٹی ابی سرح کی
حمیریہ اور وہ دیگئی ہے ہر چیز سے مراد رکہتا ہے دی گئی ہے وہ ہر چیز سے جو
یمن کے شہرون اور اوسکے گرد نواح مین ہے علم اور بادشاہی اور مال اور لشکر اور
قسم قسم کے گہوڑون سے اور واسطے اسکے ہے عرش عظیم یعنی تخت اچہا اور تہی
درازی اوسکے تخت کی آسمان کی جانب یعنی بلندی مین تیس گز اور کہا گیا ہے اسی
گز اور چوڑائی مین اسی گز جڑاؤ دار ساتہ قسم قسم کے جواہر اور موتی کے پایا مینے اسکو اور
اسکی قوم کو کہ سجدہ کرتے ہین سورج کو خدا کو چہوڑ کر مراد رکہتا ہے نماز پڑہتے ہین واسطے
سورج کے سوائے خدا کے اور یہ دین مجوس کا ہے اور آراستہ کیا ہے واسطے انکے شیطان نے
انکے عملونکو یعنی اچہا کر دکہلایا ہے انکو پس روک رکہا ہے انکو رستہ سے مراد رکہتا ہے کہ
تحقیق شیطان نے روکا ہے اسکو اور اوسکے لشکر کو اسلام کے رستہ اور ہدایت
سے اور یہ نہین پاتے رستہ یعنی نہین جانتے اسلام کو کیون سجدہ نہین کرتے
خدا کو مراد رکہتا ہے کیون سجدہ نہین کرتے ایسے خدا کو جو نکالتا ہے چہپا یعنی پوشیدہ
اور بہید کو جو آسمانون اور زمین مین ہے اور جانتا ہے اوسچیز کو جو پوشیدہ رکہتے ہین
اور اوسچیز کو جو ظاہر کرتے ہین وہ ساتہ زبانون اپنی کے ایسا خدا کہ نہین کوئی لائق
عبادت کے سوا اوسکے پروردگار عرش بڑے کا مراد رکہتا ہے ساتہ عظیم کے عرش پس کہا
سلیمان ع نے ہدہد کو راہ دکہلا ہم کو پانی پر جلدی فکر کرینگے ہم اوسمین جو تو کہتا ہے
کیا تو اپنی بات مین سچ کہتا ہے یا تو جہوٹون سے ہے پس جب انکو راہ دکہلائی
پانی پر اور پیا انہون نے اور کفایت کی انہون نے تو بلایا سلیمان ع نے ہدہد کو اور لکہدیا
اوسکو ایک خط اور اوسپر اپنی مہر کر دی اور ڈالدیا اسکو طرف ہدہد کے پہر کہا کہ لیجا یہ خط
میرا اسپر ڈالدے تو اوسکو طرف انکے مراد رکہتا ہے لوگ سبا کے پہر منہ پہیر لے یعنی میری
طرف واپس چلا آ پس دیکہ کیا چیز پہیرتے ہین یعنی کیا چیز واپس کرتے ہین تجہہ پر جواب سے
اور جو خط مین لکہا تہا وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم تحقیق یہ خط سلیمان بن داود کیطرف سے ہے کہ
تم سرکشی نکرو میرے مقابلے یعنی تم میری فرمانبرداری مین اپنے کو بڑا مت سمجہو اور چلے آؤ حکمبردار ہوکر یعنی

من الجن فقد عبدتم لي وان كنتم من الانس فعليكم
السمع والطاعة قال فانطلق الهدهد بالكتاب
حتى انتهى اليها ظهيرة وهي قائلة في قصرها قد
غلقت عليها الابواب فلا يصل اليها شيء والحرس
حول قصرها وكان لها من قومها اثنا عشر الف
مقاتل كل واحد منهم امير على مائة الف مقاتل
سوى نسائهم وذراريهم وكانت تخرج الى قومها
تقضي بينهم في امورهم وحوائجهم في كل جمعة
يوما قد جعلت عرشها على اربعة اعمدة من ذهب
ثم تجلس هي فيه وهي تراهم ولا يرونها فاذا اراد الرجل
منها الحاجة والامر فسالها فقام بين يديها فينكس
راسه ولا ينظر نحوها ثم يسجد فلا يرفع راسه
حتى تاذن له اعظاما لها فاذا قضت حوائجهم و
امرت بامرها دخلت قصرها ولم يروها الى مثل
ذلك اليوم ملكها ملك عظيم فلما اتى الهدهد
بالكتاب وجد الابواب قد غلقت دونها والحرس
حول القصر دائر حوله فطلب السبيل اليها حتى
وصل اليها من كوة في القصر فدخل منها من بيت
الى بيت حتى انتهى الى اقصى سبعة ابيات على عرشها
في السماء ثلاثون ذراعا فراها مستلقية على
عرشها نائمة ليس عليها الا خرقة على عورتها وكذلك
كانت تصنع اذا نامت قال فوضع الكتاب الى جنبها
على السرير ثم طار فوقع في كوة ينتظرها حتى تستيقظ
عن غفلتها وتقرء الكتاب فمكث طويلا وهي لا تستيقظ
فلما ابطا عليه ذلك انحط فنقرها نقرة فاستيقظت
فنظرت فاذا هي بالكتاب الى جنبها على السرير فاخذته
ففركت عينها فجعلت تنظر ما حال الكتاب وكيف
وصل الكتاب اليها والابواب مغلقة فخرجت فاذا
الحرس حول القصر فقالت هل رايتم احدا دخل على

جنوں سے ہو تو میرے غلام بنجاؤ اور اگر تم آدمیوں سے ہو تو لازم پکڑو میرے حکم کے سننے
اور فرمانبرداری کو کہا پس لیگیا ہدہد خط تاکہ پہونچا طرف اوسکی دوپہر کیوقت اور وہ اپنے
محل میں قیلولہ کرنیوالی تہی تحقیق بند کیے گئے تھے اسپر دروازے پس نہ پہونچتی تہی
طرف اوسکی کوئی چیز اور پہرہ دار اوسکی محل کے گرد تھے اور تہی واسطے اسکے اوسکی
قوم سے بارہ ہزار لڑائی کرنیوالے ہر ایک اونمیں سے سردار تہا ایک لاکھ لڑائی کرنیوالے
پر سوا اونکی عورتوں اور اولاد کے اور نکلتی تہی طرف قوم اپنی کے فیصلہ کرتی تھی
اونکے درمیان انکی امور اور حاجتوں میں ہر جمعہ میں ایکدن تحقیق کیا گیا تہا تخت اسکا
سونیکے چار ستونوں پر پہر وہ اس میں بیٹھتی تھی اور یہ انکو دیکھتی تھی اور وہ اسکو
نہیں دیکھتے تھے پس جب چاہتا تہا کوئی مرد اونسے حاجت یا کام تو اس سے پوچھتا تہا
پس کہڑا ہوتا تہا اوسکے سامنے پس ڈالتا تہا سر اپنا اور نہیں دیکھتا تہا طرف اوسکے
پہر سجدہ کرتا تہا پس نہیں اوٹھاتا تہا سر اپنا یہانتک کہ اجازت دیوے اسکو واسطے
تعظیم کی جہت سے پس جب فیصلہ کر چکتی انکی حاجتوں کا اور حکم کرتی تہی ساتھ کام اپنے
کے تو اپنے محل میں چلی جاتی تہی اور نہیں دیکھتے تھے اسکو اوس دن کی مانند
تک ملک اوسکا ملک بہاری تہا پس جب لایا ہدہد خط کو اور پایا دروازوں کو کہ بند
کیے گئے ہیں ورے اسکے اور پہرہ دار اوسکے محل کے گرد ہیں تو پہرا محل کے گرد پس
تلاش کیا رستہ طرف بلقیس کے یہانتک کہ پہونچا طرف اسکے محل کی سوراخ
سے پس جب داخل ہوا اوس سوراخ میں ایک گہر سے دوسرے گہر تک
یہانتک کہ پہونچا طرف اخیر گہر کے سات گہروں سے اوسکے تخت پر جو بلندی
میں تیس گز تہا پس دیکہا اوسکو پیٹھ کے بل لیٹنے والی اپنے تخت
پر سونیوالی نہیں تہا اوسپر سوا ایک ٹاکی کہ اسکی شرمگاہ پر اور ویسا ہی
کرتی تھی جب سوتی تہی کہا راوی نے پس رکھا خط کو اوسکے پہلو کیطرف تخت پر
پہر اڑ گیا پس کہڑا ہوا اوس سوراخ میں اوسکی انتظاری کرتا یہانتک کہ
بیدار ہووے اپنی غفلت سے اور پڑہے خط پس دیر تک ٹھیرا رہا
اور بیدار نہیں ہوتی تہی پس جب دیر کی ہدہد پر اوس سے تو اتر آیا
پس ماری اسکو چونچ پس بیدار ہوئی پس دیکہا اوسنے پس ناگاہ وہ خط
کے ہے اپنے پہلو کے پاس تخت پر پس پکڑا اوسکو پس صفا کیا اوسنے آنکہہ
اپنی کو پس دیکھنے لگی کہ کیا حال ہے خط کا اور کیونکر پہونچا خط طرف اوسکے
حالانکہ دروازے بند کیے ہوئے ہیں پس نکلی ناگاہ پہرہ دار محل کے گرد
ہیں پس کہا کیا تمنے کسی کو دیکہا ہے کہ مجہپر داخل ہوا در کہولا اوسنے

وفتح بابا قالوا لها رأيت الأبواب مغلقة كما هي
ونحن حول القصر نحرس وفتحت الكتاب وقرأته
وكانت كاتبة وقارئة فإذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم
فلما قرأته أرسلت إلى قومها فاجتمعوا إليها وقالت لهم
يا أيها الملأ إني ألقي إلي كتاب كريم يعني مختوما وحسنا
إنه من سليمان وإنه بسم الله الرحمن الرحيم ألا تعلوا علي
وأتوني مسلمين يعني مصالحين فقالت يا أيها الملأ أفتوني
في أمري يعني أخبروني بما أريد أن أصنع في أمري
ما كنت قاطعة أمرا يعني عاملة حتى تشهدون يعني تسمعون
وتحضرون المشورة فقالوا نحن أولو قوة يعني منعة و
أولو بأس شديد لم يغلبنا عدو قط في القتال والمنعة
والكثرة ولم نعط أحدا القادة وأنت أعلم بأمرك فأتينا
بأمر نتبعه فأبوا إلا تعظيما لحقها فهو قوله عز وجل
والأمر إليك فانظري ماذا تأمرين به نتبع أمرك
فنطقت بعلم وحكم وقالت إن الملوك إذا دخلوا قرية
أفسدوها يعني خربوها وجعلوا أعزة أهلها أذلة
يعني منعة أهلها أذلة صغيرة وكذلك يفعلون الملوك
المحاربون يأخذون أموالهم ويقتلون مقاتلتهم و
يسبون ذراريهم ثم قالت إني مرسلة إليهم بهدية يعني
إلى سليمان فناظرة بم يرجع المرسلون يعني فأنظر ماذا
يردون على رسلي وماذا يخبروني عنه قال فأهدت
إليه اثني عشر غلاما فيهم تأنيث مخضبة أيديهم قد مشطتهم
وألبستهم لباس الجواري وتقدمت إليهم وأوصتهم إذا
سئلوا عند سليمان وكلمهم فليردوا جوابا بكلام فيه
تأنيث وأهدت إليه اثنتي عشرة جارية فيهن غلظ
كأنما حلقت رؤوسهن وأزرتهن وألبستهن النعال و
قالت لهن إذا كلمكن سليمان فازددن له جوابا
صحيحا وأرسلت إليه بعود يلنجوج وبالمسك والعنبر
والجوهر في الأطباق على أيدي الوصائف وأرسلت

دروازہ کو اونہوں نے کہا نہیں ہمیشہ سے ہے ہیں دروازے بند کیے ہوئے جیسے کہ
اب ہیں اور ہم محل کی نگہبانی کرتے ہیں پس کہولا اوسنے خط کو اور پڑہا اسکو
اور تہی لکہنے پڑہنے والی پس ناگاہ اوس خط میں یہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
جب پڑہا اوسکو تو بہیجا طرف قوم اپنی کے پس اکٹھی ہوئی طرف اسکی اور کہا
انکو اے سردار تحقیق ڈالا گیا ہے طرف میری خط بزرگ یعنی مہر لگایا ہوا
اور اچہا تحقیق یہ خط سلیمان سے ہے اور تحقیق یہ شروع کیا گیا ہے ساتہ نام
خدا بخشنے والے مہربان کے یہ کہ زبردستی کرو میرے مقابل اور چلے آؤ حکمبردار ہو کر یعنی صلح کرنیوالے
پس کہا بلقیس نے فتوی دو مجہکو بیچ کام میرے یعنی خبر کرو مجہکو ساتہ اوس چیز کے
جو کروں میں اپنے کام میں اور نہیں ہوں میں قطع کرنیوالی کسی امر کو یعنی کرنیوالی کسی کام کو
یہانتک کہ تم حاضر ہو یعنی سنو تم اور حاضر ہو تم مشورہ میں پس کہا اونہوں نے ہم صاحب
قوت کے ہیں یعنی صاحب لشکر اور عزت کے اور صاحب لڑائی سخت کے نہیں غالب آیا
ہمارے پر کوئی دشمن کبہی ساتہ لڑائی اور قوت اور کثرت کے اور نہیں نصیحت
کی کسی نے سرداروں اور پیشواؤں کو اور تو خوب جانتی ہے اپنے کام کو
پس حکم کر تو ہم کو ساتہ کسی امر کے تاکہ ہم اوسکی تابعداری کریں پس انہوں نے انکار کیا
مگر واسطے تعظیم کے اسکے حق کیواسطے پس یہی قول خدا غالب اور بزرگ کا اور امر
طرف تیری ہے پس دیکہہ تو کیا فرماتی ہے اسکام میں تابعداری کرینگے ہم امر تیرے
کی پس بولی ساتہ علم اور حکمت کے اور کہا کہ تحقیق بادشاہ جب آتے ہیں کسی گاؤں میں تو فاسد
کرتے ہیں اسکو یعنی خراب کرتے ہیں اسکو اور کرتے ہیں اسکے رہنے والوں کے بزرگوں
کو خوار یعنی اوس گاؤں کے عزت والوں کو ذلیل خوار اور اسیطرح کرتے ہیں بادشاہ لڑائی
کرنیوالے پکڑتے ہیں انکے مالوں کو اور مار ڈالتے ہیں انکی لڑائی کرنیوالوں کو اور قید کرتے ہیں انکی اولاد
کو پہر کہا اوسنے کہ تحقیق میں بہیجنے والی ہوں طرف انکی ہدیہ یعنی طرف سلیمان کے پس دیکہنے
والی ہوں ساتہ کس چیز کے پہرتے ہیں بہیجے ہوئے میرے یعنی پس دیکہتی ہوں میں کہ کیا
چیز واپس کرتے ہیں میرے بہیجے ہوؤں پر اور کیا چیز خبر دیتے ہیں مجہکو اوسکے کہا راوی نے پس ہدیہ
بہیجا بلقیس نے طرف سلیمان ع کے بارہ غلام ایسے کہ اونمیں عورتوں کی علامات تہی رنگے
ہوئے تھے ہاتہ انکے تحقیق کنگہی کی اوسنے انکو اور پہنایا تہا انکو لباس لڑکیوں کا اور آگے ہوئی
انکی طرف اور انکو وصیت کی جب پوچہے جاویں نزدیک سلیمان ع کے اور کلام کرے انسے تو
اسکو جواب ساتہ کلام عورتوں کے دیوں اور ہدیہ بہیجا طرف اسکی بارہ لڑکیاں کہ اونمیں مردانگی
تہا اور پہر مونڈے اسنے انکے سر کے بال اور ازار پہنائی انکو اور پہنائیں انکو جوتیاں اور کہا انکو
جب سلیمان ع تم سے کلام کرے تو تم اسکو جواب درست دیجیو اور بہیجی طرف اسکے عود یلنجوج کی اور مشک اور عنبر

البطن قال الرب على بني آدم في الدنيا البكاء والنقص والآلام والحزن ودمت يجدون من الشعر والآلام مستوعبة بالأوقات

إذا غضب عمل عاقل أدركت الحيات له الإحسان إن كان مفتونا قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم

بِثِنْتَیْ عَشْرَۃَ نَجِیْبَۃً تُحْلَبُ کَذَا وَکَذَا مِنَ اللَّبَنِ وَاَرْسَلَتْ
اِلَیْهِ خَرَزَتَیْنِ اِحْدٰهُمَا مَثْقُوْبَةٌ وَثَقْبُهَا مُلْتَوِیَةٌ وَّالثَّانِیَةُ
غَیْرُ مَثْقُوْبَةٍ وَّاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ بِقَدَحٍ فَارِغٍ وَّاَرْسَلَتْ مَعَ
هٰذِهِ الْهَدِیَّةِ امْرَاَةً وَّاَوْصَتْهَا بِاَنْ تَحْفَظَ جَمِیْعَ مَا یَکُوْنُ
مِنْ اَمْرِ سُلَیْمَانَ وَکَلَامِهٖ حَتّٰی تُخْبِرَهَا بِهٖ وَقَالَتْ لَهُمْ
قُوْمُوْا بَیْنَ یَدَیْهِ قِیَامًا وَّلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰی یَاْمُرَکُمْ فَاِنَّهٗ
اِنْ کَانَ جَبَّارًا لَمْ یَاْمُرْکُمْ بِالْجُلُوْسِ وَاَمَرَتِ الْمَرْاَةَ
اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ بِاَنْ یُدْخِلَ فِی الْخَرَزَةِ الْمَثْقُوْبَةِ خَیْطًا
بِغَیْرِ عِلَاجِ اِنْسٍ وَّلَا جَانٍّ وَّاَمَرَتْهَا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ اَنْ
یَثْقُبَ الْاُخْرٰی بِغَیْرِ حَدِیْدٍ وَّلَا عِلَاجِ اِنْسٍ وَّلَا جَانٍّ وَّ
اَنْ یُمَیِّزَ بَیْنَ الْغِلْمَانِ وَالْجَوَارِیْ وَاَمَرَتْهَا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ
اَنْ یَمْلَاَ الْقَدَحَ مَآءً لَّمْ یَنْزِلْ مِنَ السَّمَآءِ وَلَا یَنْبُعُ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا
مِنَ السَّمَآءِ وَکَتَبَتْ اِلَیْهِ تَسْئَلُ عَنْ اَلْفِ بَابٍ مِّنَ الْعِلْمِ
فَانْطَلَقَ رُسُلُهَا بِهَدِیَّتِهَا حَتّٰی اَتَوْا بِهَا اِلٰی سُلَیْمَانَ وَوَضَعُوا
الْهَدِیَّةَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَقَامُوْا عَلٰی اَرْجُلِهِمْ وَلَمْ یَجْلِسُوْا فَنَظَرَ
اِلَیْهِمْ سُلَیْمَانُ وَلَمْ یُحَرِّكْ لَحْظَةً یَدًا وَّلَا رِجْلًا وَّلَا تَهَشَّشَ
لَهَا وَلَمْ یَفْرَحْ وَلَمْ تَعْرِفِ الرُّسُلُ ذٰلِكَ فِیْهِ وَکَانَ مُقْبِلًا
ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَنَظَرَ اِلٰی رُسُلِهَا وَقَالَ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ
وَالسَّمَآءَ لِلّٰهِ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْاَرْضَ فَمَنْ شَآءَ وَقَفَ وَمَنْ شَآءَ
جَلَسَ فَاَذِنَ لَهُمْ بِالْجُلُوْسِ قَالَ فَتَقَدَّمَتِ الرَّسُوْلَةُ
اِلٰی سُلَیْمَانَ وَقَدَّمَتْ اِلَیْهِ الْخَرَزَتَیْنِ وَقَالَتْ لَهٗ اِنَّ بِلْقِیْسَ
تَقُوْلُ لَكَ بِاَنْ تُدْخِلَ فِیْ هٰذِهِ الْخَرَزَةِ الْمَثْقُوْبَةِ خَیْطًا
یَنْفُذُ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ مِنْ غَیْرِ عِلَاجِ اِنْسٍ وَّلَا جَانٍّ وَّ
اَنْ تَثْقُبَ الْخَرَزَةَ الثَّانِیَةَ ثَقْبًا یَنْفُذُ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ بِغَیْرِ
حَدِیْدٍ وَّلَا عِلَاجِ اِنْسٍ وَّلَا جَانٍّ ثُمَّ قَرَّبَتْ اِلَیْهِ الْقَدَحَ
وَقَالَتْ لَهٗ اِنَّهَا تَقُوْلُ لَكَ بِاَنْ تَمْلَاَ هٰذَا الْقَدَحَ مَآءً
لَّمْ یَنْزِلْ وَلَا یَنْبُعُ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ قَدَّمَتِ
الْوُصَفَآءَ وَالْوَصَآئِفَ وَقَالَتْ اِنَّ بِلْقِیْسَ تَقُوْلُ لَكَ اِنَّكَ
تُمَیِّزُ بَیْنَ الْغِلْمَانِ وَالْجَوَارِیْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ جَمَعَ سُلَیْمَانُ

بارہ اونٹنیاں برگزیدہ جو دوہی جاتی تہیں ساتھ اسقدر دودہ کی اور بہیجے
اوسنے طرف اوسکی دو خرمہرہ ایک اون دونوں کا سوراخ دار تہا اور سوراخ
اسکا پیچدار اور دوسرا سوراخ دار نہیں تہا اور بہیجا طرف اوسکی پیالہ خالی اور بہیجی
ساتھ اس ہدیہ کی ایک عورت اور وصیت کی اوسکو ساتھ اسکے کہ یاد رکہو سب چیز
کو جو ہووے امر سلیمان اور اسکی کلام سے یہانتک کہ خبر کرے اوسکو ساتھ اسکے اور کہا
انکو کہ کھڑی ہوا اوسکے آگے کھڑے ہونے کر اور مت بیٹھو یہانتک کہ حکم کرے تمکو پس تحقیق
سلیمان اگر ہے بادشاہ جبار تو نہ حکم کریگا تمکو ساتھ بیٹھنے کی پس نہی کرونگی ہے انکو ساتھ ان کاموں کے پس
سکوت کیگا جو بہیجا اور اگر ہے نبی یا دانا عالم تو حکم کریگا انکو ساتھ بیٹھنے کے اور حکم کیا بلقیس نے اس عورت کو کہ کہے سلیمان
علیہ السلام کو یہ کہ داخل کرے خرمہرہ سوراخ دار میں تاگا بغیر علاج آدمی اور جن کے اور حکم کیا اسکو کہ کہے سلیمان علیہ السلام کو
یہ سوراخ کرے دوسرے خرمہرہ کو بغیر لوہے کے اور علاج کسی آدمی اور جن کے اور یہ کہ تمیز کرو غلاموں اور لونڈیوں کی درمیان
اور حکم کیا بلقیس نے اس عورت کو کہ کہے سلیمان علیہ السلام کو یہ کہ پیالہ کو پانی سے بہر دے نالی بیٹھے کہ جو نہ ہووے زمین سے
اور نہ آسمان سے اور لکہا بلقیس نے طرف سلیمان کے سوال کرتی ہے تمکو ہزار باب علم سے پس چلے قاصد ہدیہ لیکر یہانتک کہ
کہ پہونچایا اونہوں نے اسکو طرف سلیمان کے پس رکہا انہوں نے ہدیہ کو آگے سلیمان علیہ السلام
کے اور پاؤں پر کہڑے ہوگئے اور نہ بیٹھے پس دیکہا طرف اونکی سلیمان نے اور نہ ہلایا
سلیمان نے ایک لحظہ بہر ہاتھ اور نہ پاؤں اور رغبت کی واسطے اسکے اور نہ خوش
ہوا اور نہ پہچانا اوسکو قاصدوں نے خوشی کو اسمیں اور نہ مشغول ہوا طرف انکی
پہر اوٹہایا سر اپنا اور نظر کی طرف اوسکی بہیجی ہوئی چیزوں کی اور فرمایا
کہ تحقیق زمین خدا کی اور آسمان خدا کا بلند کیا خدا نے آسمان کو اور بچہایا
زمین کو پس جو چاہے کھڑا ہووے اور جو چاہے بیٹھے پس اجازت دی اون کو ساتھ
بیٹھنے کی کہا راوی نے پس آگے ہوئی وہ عورت قاصد طرف سلیمان علیہ السلام کی
اور آپکے سامنے لائی دو خرمہرے اور کہا انکو کہ بلقیس کہتی ہے کہ آپ داخل کیجئے اس
خرمہرہ سوراخ دار میں تاگا جو نکل آوے دوسری جانب سے بغیر علاج
کسی آدمی اور جن کے اور سوراخ کیجئے دوسرے خرمہرہ کو ایسا سوراخ کہ نکل
آوے دوسری طرف بغیر لوہے اور بغیر علاج کسی آدمی اور جن کے
پہر نزدیک کیا آپ کی پیالہ کو اور کہا انکو تحقیق بلقیس آپ کو کہتی ہے کہ آپ
اس پیالہ کو پانی جہاگ والے میٹہے سے بہر دیں اور نہ ہووے وہ پانی زمین
سے اور نہ آسمان سے پہر آگے کیا غلاموں اور لونڈیوں کو اور کہا کہ
تحقیق بلقیس آپ کو کہتی ہے کہ آپ غلاموں اور لونڈیوں میں
امتیاز کر دیں پس اسوقت اکٹہا کیا سلیمان علیہ السلام نے

أَهْلَ مَمْلَكَتِهِ فَاجْتَمَعُوا عَلَيْهِ ثُمَّ أَخْرَجَ الْخَرَزَتَيْنِ فَقَالَ
مَنْ لِي بِهَذِهِ الْخَرَزَةِ يُدْخِلُ فِيهَا خَيْطًا يَخْرُجُ إِلَى الْجَانِبِ
الْآخَرِ فَتَكَلَّمَتْ دُودَةٌ تَكُونُ فِي الْفِصْفِصَةِ يَعْنِي فِي
الرَّطْبَةِ وَهِيَ دُودَةٌ حَمْرَاءُ وَقَالَتْ أَيُّهَا الْمَلِكُ أَنَا لَكَ بِهَا
عَلَى أَنْ تَجْعَلَ رِزْقِي فِي الرَّطْبَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَعَلِّقْ فِي رَأْسِ
الدُّودَةِ خَيْطًا فَدَخَلَتْ فِي الْخَرَزَةِ تَحُكُّهَا حَتَّى خَرَجَتْ
مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ فَجَعَلَ رِزْقَهَا فِي الرَّطْبَةِ ثُمَّ قَرَّبَ الْخَرَزَةَ
الثَّانِيَةَ وَقَالَ مَنْ لِي يَثْقُبُ هَذِهِ الْخَرَزَةَ بِغَيْرِ حَدِيدٍ فَتَكَلَّمَتْ
دُودَةٌ أُخْرَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَهِيَ الْأَرَضَةُ فَقَالَتْ أَيُّهَا الْمَلِكُ
أَنَا لَكَ بِهَذِهِ عَلَى أَنْ تَجْعَلَ رِزْقِي فِي الْخَشَبِ فَقَالَ ذَلِكَ
لَكِ فَوَقَفَتْ عَلَى الْخَرَزَةِ فَثَقَبَتْهَا إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَجَعَلَ
رِزْقَهَا فِي الْخَشَبِ ثُمَّ قَدَّمَ الْقَدَحَ وَأَمَرَ بِإِحْضَارِ الْخَيْلِ
الْعِرَابِ فَحَضَرُوا فَأُجْرِيَتْ حَتَّى إِذَا أُجْهِدَتْ وَأُتْعِبَتْ وَ
سَالَ عَرَقُهَا فَحِينَئِذٍ مَلَأَ الْقَدَحَ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ الْمَاءُ
الْمُزْبِدُ الرَّوِيُّ لَيْسَ هُوَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ
أَمَرَ بِمَاءٍ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِلْوُصَفَاءِ تَوَضَّئُوا لِيَتَمَيَّزَ
الْغِلْمَانُ مِنَ الْجَوَارِي قَالَ فَجَعَلَتِ الْجَوَارِي يَصْبُبْنَ الْمَاءَ
عَلَى أَكُفِّهِنَّ فَجَعَلَتْ إِحْدَاهُنَّ تَأْخُذُ الْمَاءَ بِكَفِّهَا الْيُسْرَى
وَتُفْرِغُهُ عَلَى ذِرَاعِهَا الْأَيْسَرِ ثُمَّ تُتْبِعُهَا كَفَّهَا الْيُمْنَى فَتَغْسِلُهَا
فَتُعْرَفُ عِنْدَ ذَلِكَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ فَيَعْزِلُهَا حَتَّى عَزَلَ
اثْنَتَيْ عَشْرَةَ جَارِيَةً وَصِيفَةً وَأَمَّا الْغِلْمَانُ فَجَعَلَ الْوَصِيفُ
يَأْخُذُ الْمَاءَ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى فَيَغْسِلُ بِهِ ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ
يُتْبِعُ بِهِ الْيَسَارَ فَيُعْرَفُ أَنَّهُ غُلَامٌ حَتَّى عَزَلَ اثْنَيْ عَشَرَ
غُلَامًا ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَسَائِلِ فَأَجَابَهَا عَلَيْهِمْ بِأَنْفِ جَوَابٍ
مَعَ رَسُولِهَا ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهَا هَدِيَّتَهَا وَقَالَ لِرَسُولِهَا
أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللّٰهُ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالْمُلْكِ خَيْرٌ
مِمَّا آتَاكُمْ مِنَ الْمَالِ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ يَعْنِي
تُعْجَبُونَ ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهَا كِتَابًا وَدَفَعَهُ إِلَى الْهُدْهُدِ وَقَالَ
لَهُ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا يَعْنِي

اپنے ملک والوں کو پس اکٹھے ہوئے آپ پر پھر نکالا دو خرمہروں کو پس کہا
کہ کون ہے واسطے میرے ساتھ اس خرمہرہ کے کہ داخل کرے اسمیں تاگہ
کہ نکلجاوے دوسری جانب پس بولی ایک کیڑی جو ہوتی ہے فصفصہ میں یعنی
سپست میں اور وہ کیڑی ہے سرخ اور کہا اس کیڑی نے اے بادشاہ میں اس
کام کیواسطے حاضر ہوں اس شرط پر کہ آپ کیجیے روزی میری سپست میں پس فرمایا
حضرت سلیمانؑ نے ہاں کیڑے کو سر میں تاگا پس داخل ہوئی خرمہرہ میں چھیلتی
تھی اوسکو یہانتک کہ نکل آئی دوسری طرف سے پس کیا رزق اوسکا سپست
میں پھر نزدیک کیا دوسرے خرمہرہ کو اور کہا کہ کون ہے واسطے میرے کہ اس
خرمہرہ کو سوراخ کرے بغیر لوہے کے پس بولی کیڑی دوسری آپکے حضور میں اور کیڑی تھی
سفید جو لکڑی میں ہوتی ہے پس کہا اسنے اے بادشاہ میں آپکی خدمت میں اس کام کیلیے حاضر ہوں اس
شرط پر کہ آپ میرا رزق لکڑی میں کریں پس کہا سلیمانؑ نے میں نے اسکو تیرے لیے قبول کیا
پس گر پڑی خرمہرہ پر پس سوراخ کیا اسکا دوسری جانب تک پس کی روزی اوسکی
لکڑی میں پس آگے کیا پیالہ کو اور حکم کیا ساتھ حاضر کرنے عربی گھوڑوں کے پس
گھوڑے حاضر کیئے پس دوڑائے گئے یہانتک کہ جب کوشش کی اور تھک گئے اور انکا پسینا
نکلا تو اوسوقت پر کیا گیا پیالہ پسینے سے اور یہی تھا پانی جھاگ دار میٹھا جو نہیں ہے وہ زمین
اور نہ آسمان سے پھر حکم کیا ساتھ پانی کے پس رکھا گیا آپکے آگے پس خدمتگاروں کو کہا کہ
وضو کریں تاکہ جدا ہو جاویں غلام لونڈیوں سے پس شروع کیا لونڈیوں نے کہ ڈالتی
تھیں پانی کو اپنی ہتھیلیوں پر پس شروع کیا ایک نے اون میں سے کہ لیتی تھی پانی کو
اپنی ہتھیلیوں پر پس شروع کیا ایک نے اون میں سے کہ لیتی تھی پانی کو ساتھ بائیں ہتھیلی
کے اور ڈالتی تھی اسکو اپنے بائیں بازو پر پھر پیچھے لگاتی اوسکو اپنی ہتھیلی داہنی پس
دھوتی تھی اسکو پس پہچانی جاتی تھی اسوقت کہ تحقیق وہ لونڈی ہے پس اوسکو
جدا کرتے تھے یہانتک کہ جدا کیا بارہ لونڈیوں خدمتگاروں کو اور لیکن غلام پس
شروع کیا خدمتگار نے کہ لیتا تھا پانی کو ساتھ ہتھیلی اپنی داہنی کے پس دھوتا تھا ساتھ
اوسکے اپنے داہنے بازو کو پھر پیچھے کرتا تھا اوسکو بائیں ہتھیلی کو پس پہچانا جاتا تھا کہ
تحقیق وہ غلام ہے یہانتک کہ جدا کیا بارہ غلاموں کو پھر دیکھا طرف مسئلوں کی پس اوسکو جواب
دیا ساتھ بہتر جواب کے ساتھ قاصد کے پھر پھیر دیا اوپر اسکا ہدیہ اور کہا اوسکے قاصد
کو کیا تم میری مدد کرتے ہو ساتھ مال کے پس وہ چیز کہ دی ہے مجھکو خدا تعالیٰ نے پیغمبری
اور بادشاہی سے بہتر ہے اس چیز سے جو دی ہے تمکو مال سے بلکہ تم لوگ ہی اپنے ہدیے سے خوشحال ہوتے ہو یعنی
تعجب کرتے ہو پھر لکھا سلیمان علیہ السلام نے طرف اوسکی خط اور دیا ہدہد کو اور کہا اوسکو کہ تو پھر جا

بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا اَذِلَّةً يَعْنِي مِنْ
قَرْيَةِ سَبَا اَذِلَّةً صَغَرَةً وَهُمْ صَاغِرُونَ اَذِلَّاءُ فَلَمَّا
اَتَى الْهُدْهُدُ بِالْكِتَابِ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَرَاَتْهُ وَرَجَعَتْ
رُسُلُهَا فَقَصَّتْ عَلَيْهَا قِصَّةَ سُلَيْمَانَ وَمَا فَعَلَ فِي جَمِيعِ
مَا اَرْسَلَتْ بِهِ اِلَيْهِ وَمَا رَدَّ اِلَيْهَا مِنَ الْجَوَابِ فَقَالَتْ لِقَوْمِهَا
هٰذَا اَمْرٌ نَزَلَ عَلَيْنَا مِنَ السَّمَاءِ لَا يَنْبَغِي مِنَّا بُدٌّ لَنَا بِهِ
وَلَا نُطِيقُهُ ثُمَّ عَمِلَتْ اِلٰى عَرْشِهَا فَجَعَلَتْهُ فِي اٰخِرِ سَبْعَةِ
اَبْيَاتٍ ثُمَّ اَقَامَتْ عَلَيْهِ الْحَرَسَ ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلٰى سُلَيْمَانَ
قَالَ فَرَجَعَ الْهُدْهُدُ اِلٰى سُلَيْمَانَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهَا قَدْ اَقْبَلَتْ
اِلَيْهِ فَجَمَعَ اَهْلَ مَمْلَكَتِهِ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ
يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا يَعْنِي سَرِيْرَهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ
يَعْنِي مُصَالِحِيْنَ فَلَا يَحِلُّ لَنَا بَعْدَ الصُّلْحِ اَخْذُهُ قَالَ لَهُ
عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ يُقَالُ لَهُ عُمَرُ وَهُوَ الْعِفْرِيْتُ الشَّدِيْدُ
الْغَلِيْظُ مِنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ
يَعْنِي مِنْ مَجْلِسِكَ لِلْقَضَاءِ وَهُوَ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ وَاِنِّيْ
عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَيْ عَلٰى حَمْلِهٖ اَمِيْنٌ عَلٰى مَا فِيْهِ مِنَ اللُّؤْلُؤِ
وَالْجَوَاهِرِ وَالزَّبَرْجَدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَ
كَانَ قُوَّةُ الْعِفْرِيْتِ اَنَّهُ يَضَعُ قَدَمَهُ حَيْثُ يَنَالُ طَرْفُهُ
يَعْنِي يَنْتَهِيْ بَصَرُهُ فَقَالَ لِسُلَيْمَانَ اَنَا اَضَعُ قَدَمِيْ حَيْثُ
يَبْلُغُ بَصَرِيْ فَاٰتِيْكَ بِهٖ فَقَالَ سُلَيْمَانُ اُرِيْدُ اَعْجَلَ مِنْكَ
فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ يَعْنِي اسْمَ اللّٰهِ الْاَعْظَمَ
وَهُوَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَنَا اَدْعُوْا رَبِّيْ فَاَرْجُوْ هِيَ وَاَنْظُرُ
فِيْ كِتَابِ رَبِّيْ وَاٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ
وَهُوَ اٰصَفُ بْنُ بَرْخِيَا بْنِ شَعْيَا وَاسْمُ اُمِّهٖ بَاطُوْرَا وَهُوَ
مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَكَانَ يَعْلَمُ اسْمَ اللّٰهِ الْاَعْظَمَ اَنَا
اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ يَعْنِي قَبْلَ اَنْ
يَّجِيْءَ اِلَيْكَ الشَّيْءُ الَّذِيْ يَبْلُغُ طَرْفُكَ اَيْ نَظَرُكَ
فَقَالَ لَهٗ سُلَيْمَانُ غَلَبْتَ اِنْ فَعَلْتَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَضَحْتَنِيْ
بَيْنَ الْجِنِّ وَاَنَا سَيِّدُ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَقَامَ اٰصَفُ فَتَوَضَّا

یعنی ہم ایسی جماعتیں لاینگے کہ انکا مقابلہ ہو سکیگا اور البتہ ہم اونکو نکالینگے اس سے خوار کر کے
یعنی سبا کے گاؤں سے خوار حقیر اور وے ہمیشہ خوار اور ذلیل ہونگے پس جب لایا ہدہد خط
دوسری مرتبہ اور واپس آئے اوسکے بھیجے ہوئے پس اونہوں نے بیان کیا
اوسپر قصہ سلیمان علیہ السلام کا .... اور بیان
کیا اوس چیز کو جو اسنے کیا تہا تمام اوس چیزیں جو اسنے بہیجی تھی طرف اسکے اور
اس چیز کو جو واپس کیا تہا طرف اسکے جواب سے پس بلقیس نے اپنی قوم کو کہا کہ یہ امر آسمان
سے ہمارے پہ نازل ہوا ہے نہیں سزاوار اوسکی مخالفت اور نہ ہم اوسکی طاقت
رکہتے ہیں پھر قصد کیا طرف تخت اپنے کی پس کیا اوسکو پچھلے میں سات گھروں کے پھر کھڑے کیے اوسپر
اوسپر پہرہ وار پھر متوجہ ہوئی طرف سلیمان کی کہا راوی نے پس واپس آیا ہدہد طرف
سلیمان علیہ السلام کی پس آپکو خبر دی کہ وہ متوجہ ہوئی طرف آپکی پس اکٹھا کیا اپنے ملک والوں کو
طرف اپنے پھر کہا کہ اے سردارو کون ہے تمہارے سے کہ میرے پاس لاوے اسکا عرش یعنی اسکا
تخت پہلے اس سے کہ وہ آویں میرے پاس تابعدار ہو کر یعنی صلح کرنے والے پس نہیں حلال ہے
واسطے ہمارے پیچھے صلح کے لینا اوسکا کہا حضرت سلیمان کو ایک خبیث نے جنوں سے اسکو عمر و کہا جاتا تہا
اور وہ عفریت درشت سخت تہا جنوں سے کہ میں لاتا ہوں اوسکو آپکے پاس پہلے آپکے اٹھنے
کے اپنے مقام سے یعنی اپنی بیٹھک سے جو واسطے فیصلہ کرنے کے ہے اور وہ دوپہر تک ہوتی
تھی اور تحقیق میں اوسکے اٹھانے پر البتہ قوی ہوں اور امانت دار ہوں اوس چیز پر جو
اسمیں ہے موتی اور جواہر اور زمرد اور سونے اور چاندی سے اور تھی قوت عفریت کی
اسقدر کہ تحقیق وہ رکہتا تھا قدم اپنا جہاں پہونچتی تھی نظر اوسکی آنکھ کی پس کہا
واسطے حضرت سلیمان کے کہ میں رکہتا ہوں قدم اپنا جہاں پہونچتی ہے آنکھ میری پس
میں اسکو آپ کے پاس لاتا ہوں پس فرمایا سلیمان نے میں تیرے سے زیادہ جلدی چاہتا
ہوں پس کہا اوس شخص نے جو اوسکے پاس علم تھا خدا کی کتاب سے یعنی اسم اعظم جانتا تھا اور
وہ یہ دو نام ہیں یا حی یا قیوم میں اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں پس پھیرتا ہوں میں
قصد اپنی اور دیکہتا ہوں میں اپنے پروردگار کی کتاب میں اور میں اسکو آپکے پاس لاتا ہوں
پہلے آپ کی آنکھ پہرنے کے اور وہ آصف بن برخیا ابن شعیا تھا اور اسکی ماں کا نام باطورا
تھا اور وہ بنی اسرائیل سے تھا۔ اور خدا کا اسم اعظم جانتا تہا۔ میں اسکو آپ کے
پاس لاتا ہوں آپکی نظر پھرنے سے پہلے یعنی پہلے اسکے کہ آوے آپ کی طرف وہ چیز
جسکو آپ کی نظر پہونچتی ہے پس کہا اوسکو سلیمان علیہ السلام نے تو غالب آیا
اگر تو نے کیا اور اگر تو نے نہ کیا تو تو نے شرمندہ کیا مجھکو جنوں میں اور
میں آدمیوں اور جنوں کا سردار ہوں اور کھڑا ہوا آصف پس وضو کیا

ثُمَّ سَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدْعُو اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ وَهُوَ يَقُولُ
يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ هُوَ
الْإِسْمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطٰى
وَهُوَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ فَغَابَ عَرْشُهَا تَحْتَ
الْأَرْضِ حَتّٰى نَبَعَ عِنْدَ كُرْسِيِّ سُلَيْمَانَ وَقِيلَ إِنَّهُ نَبَعَ تَحْتَ
كُرْسِيٍّ كَانَ يَضَعُ سُلَيْمَانُ قَدَمَيْهِ عَلَيْهِ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْكُرْسِيِّ
الْكَبِيرِ فَلَمَّا رَأَى الْعَرْشَ قَدْ نَبَعَ قَالَتِ الْجِنُّ لِسُلَيْمَانَ
يَقْدِرُ آصَفُ أَنْ يَجِيءَ بِالسَّرِيرِ وَلَا يَجِيءُ بِبِلْقِيسَ فَقَالَ
آصَفُ لِسُلَيْمَانَ أَنَا آتِيكَ بِهَا قَالَ فَأَمَرَ سُلَيْمَانُ فَبُنِيَ لَهُ
صَرْحٌ أَمْلَسُ مِنْ قَوَارِيرَ ثُمَّ أُجْرِيَ تَحْتَهُ الْمَاءُ وَأُلْقِيَ فِيهِ
السَّمَكُ يُرٰى مِنْ فَوْقِ الصَّرْحِ مِنْ صَفَائِهِ ثُمَّ أَمَرَ سُلَيْمَانُ
بِكُرْسِيِّهِ فَوُضِعَ فِي وَسَطِ الصَّرْحِ وَأَمَرَ بِكَرَاسِيَّ لِأَصْحَابِهِ
فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسَ أَصْحَابُهُ وَكَانَ الَّذِينَ
يَلُونَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْكَرَاسِيِّ الْإِنْسُ ثُمَّ الْجِنُّ
ثُمَّ الشَّيَاطِينُ وَكَانَ هٰذَا دَأْبَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَسِيرَ فِي الْبِلَادِ يَجْلِسُ هُوَ عَلٰى كُرْسِيِّهِ وَأَوْلِيَاؤُهُ
عَلٰى كَرَاسِيِّهِمْ ثُمَّ يَأْمُرُ بِالرِّيحِ فَتَحْمِلُهُمْ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسِيرَ عَلَى الْأَرْضِ أَمَرَ الرِّيحَ
فَتَسْكُنُ فَيَسِيرُ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ وَكَانَ لِسُلَيْمَانَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَجْلِسٌ كَمَا هُوَ لِلْمُلُوكِ الْيَوْمَ فَلَمَّا اسْتَقَرَّ
بِهِمُ الْمَجْلِسُ أَمَرَ آصَفَ فَعَادَ وَسَجَدَ وَدَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَ
جَلَّ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ وَهُوَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ فَإِذَا هُوَ بِبِلْقِيسَ
مُسْتَقِرَّةً عِنْدَهُ وَقِيلَ إِنَّ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ
هُوَ ضَبَّةُ ابْنُ أُدٍّ وَكَانَ هُوَ عَلٰى خَيْلِ سُلَيْمَانَ وَقِيلَ
إِنَّ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَمَّا رَآهَا مُسْتَقِرَّةً عِنْدَهُ قَالَ هٰذَا
مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي يَعْنِي لِيَخْتَبِرَنِي أَأَشْكُرُ عَلٰى مَا
أُعْطِيتُ مِنَ الْمُلْكِ أَمْ أَكْفُرُ بِالنِّعْمَةِ إِذَا رَأَيْتُ مَنْ هُوَ
دُونِي أَفْضَلَ مِنِّي عِلْمًا فَعَزَمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الشُّكْرِ

پہر خدا کو سجدہ کیا پکارتا تہا خدا کو ساتہہ اوسکے اسم اعظم کو اور کہتا تہا یا حی یا قیوم
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی گئی ہے کہ تحقیق اسنے کہا کہ وہ یہی اسم اعظم
ہے جب خدا سے اس نام کے ساتھ دعا کیجاوے تو قبول کرتا ہے اور جب اسکے ساتھ
خدا تعالے سے سوال کیا جاوے تو دیتا ہے اور وہ یا ذالجلال والاکرام ہے کہا اوسنے
پس غائب ہوگیا تخت بلقیس کا زمین کے نیچے یہانتک کہ ظاہر ہوا سلیمان علیہ السلام کی
کرسی کے پاس اور کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ ظاہر ہوا کرسی کے نیچے جسپر سلیمان علیہ السلام
اپنے دونو قدم رکہتے تہے جب اپنی بڑی کرسی پر بیٹہتے تہے پس جب دیکہا سلیمان علیہ
السلام نے تخت کو کہ تحقیق وہ ظاہر ہوا پس کہا جنوں نے سلیمان علیہ السلام کو آصف
تخت کے لانے پر قدرت رکہتا ہے اور بلقیس کو نہیں لاسکتا پس کہا آصف نے
واسطے سلیمان علیہ السلام کے کہ میں اسکو آپکے پاس لاتا ہوں کہا راوی نے پس حکم
کیا حضرت سلیمان نے پس بنایا گیا واسطے اوسکے ایک محل ہموار صاف شیشوں سے
پہر اوسکے نیچے پانی جاری کیا گیا اور اسمیں مچہلی ڈالی گئی محل کے اوپر سے دیکہی جاتی تہی
اسکی صفائی کے سبب سے پہر حکم کیا سلیمان علیہ السلام نے ساتھ کرسی اپنی کے پس
رکہی گئی محل کے درمیان اور حکم کیا ساتہہ کرسیوں یاروں اپنے کے پس رکہی
گئیں پس بیٹہے سلیمان علیہ السلام اوپر اور بیٹہے اوسکے یار اور وہ لوگ جو اسکے
نزدیک بیٹہتے تہے کرسی والوں سے آدمی تہے پہر جن اور پہر شیطان اور یہی
سلیمان علیہ السلام کا طریقہ تہا یہانتک کہ جب آپ شہروں میں سیر کرنیکا ارادہ کرتے
تہے تو آپ اپنی کرسی پر اور آپ کے یار اپنی کرسیوں پر بیٹہتے تہے پہر ہوا کو حکم فرماتے تہے
پس اوٹہاتی تہی انکو آسمان اور زمین کے درمیان اور جب زمین پر سیر کرنیکا ارادہ
کرتے تو ہوا کو حکم کرتے پس ٹہیر جاتی تہی پس زمین کے منہ پر چلتے تہے اور تہی واسطے
سلیمان علیہ السلام کی مجلس جیسے کہ وہ واسطے بادشاہوں کے ہے آجکے دن
پس جب قرار پکڑا اونکو ساتھ مجلس نے تو حکم کیا آصف کو پس پہر آیا اور سجدہ کیا
اور دعا مانگی خدائے غالب اور بزرگ سے ساتہہ اوسکے اسم اعظم کے اور وہ یا حی یا قیوم تہا پس
ناگاہ وہ ساتہہ بلقیس کے قرار پکڑنیوالی ہے نزدیک سلیمان کے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ
پاس اسکے علم تہا کتاب سے وہ ضبہ بن آد تہا اور تہا وہ سلیمان علیہ السلام کے گہوڑوں پر اور
کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ پاس اوسکے علم تہا کتاب سے وہ حضرت خضر علیہ السلام تہا
اور کہا سلیمان علیہ السلام نے جبکہ دیکہا بلقیس کو قرار پکڑنیوالی ہے اپنے پاس سے کہا کہ یہ میرے پروردگار کے
فضل سے ہے تاکہ میری آزمایش کرے کیا میں شکر کرتا ہوں اوس چیز پر جو دیا گیا ہوں ملک سے یا کفر
کرتا ہوں ساتھ نعمت کے جس وقت کہ دیکہوں میں اس شخص کو جو مجہہ سے کمتر ہے فضیلت والا ہے علم میں پس قصد

قال الراحة في كل الشاحة في الافتقار الى الله عز وجل و موافقته و الاستطراح بين يديه فتكون بين الراحة حتى يجيء الذنب بغتته

يعني من الثلاث رفع ... وتلطفا وصدق وتضرع

المقالة الثامنة عشر

اشارہ بوان مقالہ قال رضي الله عنه والرضا والتسليم

ومن شكر فانما يشكر لنفسه ومن كفر بالنعمة فان ربي
غني كريم لا يعجل بالعقوبة فلما سمعت الجن بذلك
وقعوا في بلقيس عند سليمان ليكرهوها اليه خافوا
ان يتزوجها فتظهره على امورهم وكانت تعلم بذلك
لان امها كانت جنية وكان اسمها عميرة بنت عمرو
وقيل ان اسمها روحا بنت السكن ملكة الجن
فقالوا اصلح الله الملك ان في عقلها شيئا وان رجلها
كحافر الحمار وكانت بلقيس هلباء شعراء فلما قيل
له ذلك اراد ان يختبر عقلها ويرى قدميها فلاجل
ذلك اجرى الماء وجعل فيه الضفادع والسمك
وامر بعرشها ان يغير فيزاد فيه وينقص منه ليختبر
عقلها فذلك قوله تعالى نكروا لها عرشها يعني غيروا
لها سريرها ننظر اتهتدي يعني اتعرفه ام تكون
من الذين لا يهتدون يعني الذين لا يعرفون فاقبلت
حتى انتهت الى الصرح فقيل لها ادخلي الصرح يعني القصر وقيل
الصرح يعني القصر وقيل الصرح هو البيت بلغة
حمير فلما راته حسبته لجة يعني ماء غمرا فقالت
في نفسها انما اراد ان يغرقني كان غير هذا احسن من
ذا فكشفت عن ساقيها فاذا ساقاها شعراء وانها هي
من احسن الناس وابعده مما قيل له فيها فقيل لها انه
صرح ممرد يعني قصرا املس لا شعث فيه كالامرد الذي
لا شعر في وجهه كانه ملزق بعضه ببعض اتخذ [illegible]
من القوارير قال فمضت نحو سليمان وقد ابصر الشعر
الذي على ساقيها مهتدنا باقال فاعجبه ذلك عجبا
شديدا فلما جاءت الى سليمان قيل اهكذا عرشك
فنظرت اليه فجعلت ذلك تعرف وتنكر فقالت
في نفسها من اين يصل الى ذلك السرير الذي
هو داخل سبعة ابيات والحرس حوله فلم تعرف
ولم تنكر فقالت كانه هو فقال سليمان واوتينا العلم

اور جو شخص شکر کرے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ شکر کرتا ہے اپنے نفس کیلئے اور جو شخص
ناشکری کرے ساتھ نعمت کے پس تحقیق پروردگار میرا بے پرواہ ہے کرم کرنیوالا نہیں
جلدی کرتا ساتھ عذاب کے پس جب سنا جنوں نے اس قصہ کو تو بدگوئی کی انہوں نے بلقیس کی
شان میں سلیمان علیہ السلام کے پاس تاکہ مکروہ کریں اسکو سلیمان علیہ السلام کیطرف ڈرے سو اس بات کے
کہ نکاح کریں سلیمان علیہ السلام اسکو پس واقف کردے اسکو انکے کاموں پر اور بلقیس جانتی تھی انکے کاموں کو
اسواسطے کہ ماں بلقیس کی جنی تھی اور تھا نام اوسکا عمیرہ بنت عمرو اور کہا گیا ہے کہ نام اوسکا روحا
بنت السکن تھا جو جنوں کی بادشاہ تھی پس جنوں نے کہا کہ اچھا کرے خدا بادشاہ کو تحقیق
اوسکی عقل میں کچھ چیز ہے اور اوسکے پاؤں گدہے کے سم کیطرح ہیں اور تھی بلقیس شعر والی
والی بال رکھنے والی پس جب کہا گیا سلیمان کو یہ تو ارادہ کیا اوسکی عقل کو دریافت کرے اور
اوسکے پاؤں دیکھنے کا پس اسواسطے جاری کیا پانی کو اور کیا اوسمیں مینڈک اور مچھلی اور
حکم کیا ساتھ اسکے تخت کے کہ لایا جاوے پس بدلا ہوا کیجاوے اور زیادتی کیجاوے اوسمیں اور کمی کیجاوے
اوس سے تاکہ آزمایش کرے اسکی عقل کی پس یہ قول خدا تعالے کا بدل دو اوسکے لیے
اوسکے تخت کو یعنی تغیر دو اسکو واسطے اوسکے تخت کو دیکھیں ہم کیا وہ راہ پاتی ہے یعنی اسکو
پہچانتی ہے یا ہوتی ہے ان لوگوں سے جو نہیں راہ پاتے یعنی اون لوگوں سے جو نہیں پہچانتے
آگے آئی یہاں تک کہ پہونچی طرف محل کی پس اسکو کہا گیا کہ داخل ہو تو صرح یعنی محل میں
اور کہا گیا ہے کہ صرح وہ گہر ہے حمیر کی بولی میں پس جب دیکھا بلقیس نے محل کو تو گمان
کیا اوسکو لجہ یعنی پانی گہرا پس کہا بلقیس نے اپنے دل میں کہ سوا اسکے نہیں ارادہ کیا سلیمان نے
میرے غرق کرنیکا تھا غیر اسکا اس سے بہتر پس کھولا اسنے اپنی پنڈلیوں سے پس ناگاہ
دو پنڈلیاں ہیں بال والیاں اور سوا اسکے نہیں بلقیس لوگوں سے بہتر اور خوبصورت تھی
اور دور تر اوس سے جو کہا گیا تھا سلیمان علیہ السلام کو اوسکے حق میں پس اسکو کہا گیا کہ
تحقیق یہ محل ہے ممرد یعنی محل ہموار نہیں غبار اسمیں مانند امرد کی جو نہیں ہوتا کوئی
بال اسکے موںہہ میں گویا کہ یہ چپٹا اور ملا ہوا ہے بعض اسکا ساتھ بعض کے بنایا تھا
اوسکو شیشوں سے کہا راوی نے پس گئی بلقیس طرف سلیمان علیہ السلام کے اور تحقیق دیکھ لیا
تھا سلیمان نے اوسکے پاؤں اور دیکھ لیا تھا بالوں کو جو اسکی پنڈلی پر تھے پاکیزہ کہا راوی نے
پس خوش لگی سلیمان علیہ السلام کو خوش لگنی سخت پس جب پہونچی طرف سلیمان کے کہا
اسکو کہا گیا کہ تیرا تخت اسطرح کا ہے پس دیکھا بلقیس نے طرف اسکی پس شروع ہوئی
کہ پہچانتی تھی اور نہ پہچانتی تھی پس کہا بلقیس نے اپنے دل میں کہ کہاں سے پہونچ سکتا ہے
اس تخت کیطرف جو سات گہروں کے اندر ہے اور حفاظت کرنیوالے اوسکے گرد ہیں پس پہچانا
نہیں اور نہ انکار کیا پس کہا گویا یہ وہی ہے یعنی اس جیسا معلوم ہوتا ہے پس کہا سلیمان نے اور ہم
دیئے گئے علم

من قبلها يعني من قبل بلقيس وكانت مجوسية وكنا
مسلمين من قبلها فقالت اني ظلمت نفسي يعني في الظن
الذي ظننت بسليمان انه اراد ان يغرقني وقيل
ظلمت نفسي يعني ضررت نفسي بعبادة الشمس واسلمت
مع سليمان يعني اطعت الله مع سليمان ويقال اخلصت
مع سليمان لله رب العلمين في العبادة واسلمت
وصدها يعني ان سليمان صدها عما كانت تعبد من
دون الله انها كانت من قوم كفرين فتزوج بها سليمان
فامر بالنورة فاتخذت فتنور سليمان وبلقيس
وهو اول من اتخذ النورة قال فسالها سليمان عن
اشياء وهي سالته ودخل بها سليمان فولدت له
غلاما فسماه داود ومات في حياته ثم مات سليمان
وماتت بلقيس بعده بشهر وقيل ان سليمان اعطاها
قرية بالشام فكانت تاخذ خراجها حتى ماتت وقيل
ان سليمان لما دخل بها سرحها في جنوده وردها
الى ملكها وكان ياتيها في كل شهر مرة فيركب من
بيت المقدس الى اليمن على ما تقدم ذكره **فصل**
وانما استوفيت هذه القصة في هذا المجلس لما
فيها من العبرة لكل عاقل مؤمن ناظر في العواقب
معتبر في سير السلف الصالح والطالح وقدرة الله
عز وجل النافذة في الامم الماضية الخالية وكرامته
لاهل الطاعة وتسخيره اهل معصيته لهم واعطاء
مقادتهم واذلالهم وتمليكه الخلق لاهل ولايته
ومحبته لما اطاع سليمان ربه عز وجل كيف ملكه
بلقيس وملكها وقد كان في اهل مملكتها اثنا عشر
الف مقاتل كلواحد منهم امير على مائة الف منهم
امير على مائة الف منهم وجند سليمان يحتوي على
اربعمائة الف مائتا الف من الانس ومائتا الف
من الجن والتفاوت ما بين الجندين ظاهر فهذا

بلقیس سے پہلے اور وہ آتش پرست تہی اور ہم تہے مسلمان اس سے پہلے پس کہا
بلقیس نے اسوقت تحقیق مینے اپنی جان پر ظلم کیا ہے یعنی اپنی اس گمان میں جو مینے گمان
کیا تہا ساتھ سلیمان علیہ السلام کے کہ تحقیق اونہوں نے میرے غرق کرنیکا ارادہ کیا ہی اور
کہا گیا ہی کہ معنے ظلمت نفسی سے یہ ہیں کہ مینے اپنی جان کو ضرر پہونچایا ساتھ عبادت
کرنے سورج کے اور میں اسلام لائی ساتھ سلیمان علیہ السلام کے یعنی مینے فرمانبرداری کی خدا
کی ساتھ سلیمان کے اور کہا جاتا ہی کہ میں خالص ہوئی ساتھ سلیمان کے واسطے خدا کے
جو پروردگار ہے جہانوں کا بندگی میں پس مسلمان ہوگئی اور روکا اوسکو یعنی تحقیق
سلیمان نے روکا اوسکو اوس چیز سے جو پوجتی تہی خدا کے سوا کہ تحقیق وہ تہی کافر لوگوں سے
پس نکاح کیا اوسکو سلیمان نے پس حکم کیا ساتھ بنانے نورہ کے پس بنایا گیا پس نورہ کیا سلیمان نے
اور بلقیس نے اور وہ پہلا اون لوگوں کا ہی جنہوں نے نورہ بنایا تہا کہا راوی نے پس پوچہا
بلقیس سے سلیمان نے کئی چیزوں سے اور اسنے پوچہا ان سے اور دخول کیا ساتھ اسکے سلیمان
نے پس جنا اوسنے واسطے انکے ایک لڑکا پس نام رکہا اسکا داؤد اور مرگیا انکی زندگی میں
پھر مرگیا سلیمان علیہ السلام اور مرگئی بلقیس انکے پیچہے ایک مہینہ اور کہا گیا ہی کہ
تحقیق سلیمان علیہ السلام نے دیا تہا اسکو ایک گاؤں شام میں پس لیتی تہی محصول اسکا
یہانتک کہ مرگئی اور کہا گیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے جب دخول کیا ساتھ اوسکے تو چہوڑدیا
اوسکو اسکے لشکروں میں اور واپس کردیا اوسکو طرف اوسکے ملک کے اور سلیمان اسکے
پاس ہر مہینے میں ایکدفعہ آتے تہے پس سوار ہوتے تہے بیت المقدس سے یمن تک چنانچہ اوسکا
اوپر گذر چکا ہی **فصل** اور سوا اسکو نہیں پورا بیان کیا مینے اس قصے کا اس مجلس میں واسطے
اوس چیز کے جو ہے اسمیں عبرت واسطے ہر عقل والے مسلمان کے جو فکر کرنیوالا ہے انجام امور میں عبرت
پکڑنیوالا ہے گذشتہ لوگوں نیکوں اور بدکاروں کی خصلتوں میں اور خدائے غالب و بزرگ
کی قدرت میں جو جاری ہونیوالی ہی اگلی گذری ہوئی اُمتوں میں اور اسکی بزرگی دینے میں
واسطے فرمانبرداروں کے اور اہل معصیت کا انکے لیئے فرمانبردار کردینے میں اور انکی فرمانبرداری
دینے اور انکو خوار کردینے میں اور اسکا مالک کردینا خلقت کو واسطے اپنی دوستی اور محبت والوں
کے جب فرمانبرداری کی سلیمان علیہ السلام نے رب اپنے غالب اور بزرگ کی تو کسطرح مالک
کردیا اوسکو بلقیس اور اسکے ملک کا اور تحقیق تہی اوسکی مملکت والوں میں بارہ ہزار
ایسے لڑنیوالے کہ ہر ایک اون میں سے امیر تہا ایک لاکہہ پر اونمیں اور لشکر سلیمان
علیہ السلام کا شامل تہا چار لاکہہ پر دو لاکہہ آدمیوں میں سے اور دو لاکہہ
جنوں سے اور فرق دونوں لشکروں کے درمیان ظاہر ہے

پس سلیمان علیہ السلام

مُلْكَ بِطَاعَتِهٖ وَهٰذِهٖ مُلِكَتْ لِكُفْرِهَا وَمَعْصِيَتِهَا فَاعْلَمْ
اَيُّهَا الْاِنْسَانُ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى عَلَيْهِ وَلَنْ
يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا وَكَذٰلِكَ
اَنْتَ يَا مُوَفَّقُ اِذَا اٰمَنْتَ اَمِنْتَ مِنْ اَعْدَائِكَ فِي الدُّنْيَا
وَمِنْ نَارِ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةِ الَّتِيْ فِي الْعُقْبٰى تَخْدِمُكَ النَّارُ وَ
تُطْرِقُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتُرْشِدُكَ الطَّرِيْقَ مُكْرِمَةً لَكَ وَمُعَظِّمَةً
وَطَائِعَةً لِاَمْرِهَا وَمُمْتَثِلَةً لَهٗ فَتَقُوْلُ لَكَ جُزْ يَا مُؤْمِنُ
فَقَدْ اَطْفَأَ نُوْرُكَ لَهَبِيْ عِبَارَةً لَطِيْفَةً اَيْ اِنَّكَ مُكَرَّمٌ
مُنَوَّرٌ خِلْعَةُ الْمَلِكِ عَلَيْكَ عَلَامَةُ الْوَقَارِ عَلَيْكَ عَلَى الْحَوَاشِيْ
وَالْعَبِيْدِ تَعْظِيْمُكَ وَتَوْقِيْرُكَ وَخِدْمَتُكَ وَاَمَّا الْكَافِرُ
وَالْعَاصِيْ فَتَتَغَيَّظُ النَّارُ عَلَيْهِ وَتَنْتَقِمُ مِنْهُ اِنْتِقَامَ الْجَبَّارِ
مِنْ عَدُوِّهٖ عِنْدَ ظَفَرِهٖ بِهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا رَاَتْهُمْ
مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا فَاِنْ اَرَدْتَ
الْعِزَّةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَعَلَيْكَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَ
الصَّبْرِ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَجِدْهَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ
جَمِيْعًا وَقَالَ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ فَنِفَاقُكَ يَا مُدَّعِيَ الْاِيْمَانِ
وَشِرْكُكَ يَا مُدَّعِيَ الْاِخْلَاصِ حَجَبَاكَ عَنْ رُؤْيَةِ عِزَّةِ
الْجَبَّارِ وَنَبِيِّهِ الْمُخْتَارِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ الْاَخْيَارِ فَلَوْ كُنْتَ
عَامِلًا بِمُوْجِبِ الْاِيْمَانِ مُوَفِّيًا بِشَرَائِطِ الْاِخْلَاصِ
لَاَمِنْتَ فِي الدُّنْيَا مِنْ كُلِّ مُؤْذٍ وَّكُلِّ شَيْطَانٍ مِّنَ
الْاِنْسِ وَالْجَانِّ وَفِي الْاٰخِرَةِ مِنْ عَذَابِ النِّيْرَانِ وَكَانَ
النُّصْرَةُ لَكَ وَلِاَعْدَائِكَ الْهَوَانُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى
وَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ
مَعَكُمْ وَلٰكِنَّ الْغَفْلَةَ قَدْ تَكَاثَفَتْ عَلٰى قَلْبِكَ وَتَرَاكَمَ
الرَّيْنُ عَلَيْهِ وَتَرَادَفَ السَّوَادُ وَالظُّلْمَةُ لَدَيْهِ فَيَا لَهَا
مِنْ حَسْرَةٍ وَّنَدَامَةٍ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

مالک بنایا گیا بہ سبب طاعت اپنی کے اور بعض مملوک بنائی گئی بہ سبب کفر اور نافرمانی
اپنی کے پس جان تو اے آدمی یہ کہ بتحقیق اسلام غالب آتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا اور
ہرگز نہیں کریگا خدا واسطے کافروں کے مسلمانوں پر رستہ اور اسیطرح تو اے توفیق دیگئے
جب تو ایمان لاوے تو امن والا ہو گا اپنے دشمنوں سے دنیا میں اور خدا کی آگ سے جو
روشن کیگئی ہے آخرت میں خادم ہو گی تیری آگ اور چلیگی آگے تیرے اور دکھلائیگی تجکو
سیدھا راستہ واسطے تیری بزرگی اور تعظیم کے اور فرمانبرداری کرنیوالی واسطے حکم مالک
اپنی کے اور بجا لانیوالی اسکے فرمودہ کو پس کہیگی تجکو کہ گذر تو اے ایمان والے پس
بجھا دیا تیرے نور نے میری بھڑک کو ساتھ عبارت نرم کے یعنی تحقیق تو اے مومن بزرگی دیا
گیا ہے روشن کیا گیا ہے بادشاہ کا سروپا اوپر تیرے ہے نشان تعظیم کا اوپر تیرے پس اوپر نوکروں
اور غلاموں پر ہے بزرگی اور تعظیم اور خدمت تیری اور لیکن کافر اور گنہگار پس غصہ
کریگی آگ اوسپر اور بدلا لیگی اس سے مانند بدلا لینے غالب قوت والے کی دشمن اپنے سے
وقت فتح پانے کے اسپر جیسا کہ فرمایا خدا غالب اور بزرگ نے جب دیکھیگی انکو دور
جگہہ سے تو سنینگے واسطے اوسکے یعنی آگ کی غصے ہونا اور آواز پس اگر تو عزت چاہتا ہے
دنیا اور آخرت میں پس لازم پکڑ تو خدا کی فرمانبرداری اور صبر بنا خدا کی بیفرمانی سے
پائیگا تو اوسکو ساتھ رحمت خدا تعالیٰ کے فرمایا خدا نے غالب اور بزرگ نے جو شخص
چاہتا ہے عزت کو پس خدا کے لئے ہے عزت ساری اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور واسطے
خدا تعالیٰ کے ہے عزت ساری اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور واسطے خدا تعالیٰ کے ہے عزت اور
واسطے اوسکے پیغمبر اور واسطے ایمان والوں کے اور لیکن منافق پس نہیں جانتے پس نفاق تیرا اے
دعویٰ کرنے والے ایمان کے اور شرک تیرا اے دعوی کرنے والے اخلاص کے تیرا پردہ
ہوگئے ہیں خدائے غالب کی عزت دیکھنے اور اسکے نبی برگزیدہ اور مومنین نیکوکار سے
سے اور اگر تو ہے عمل کرنیوالا ساتھ احکام ایمان کے یقین کرنیوالا ساتھ شرطوں اخلاص کے
تو البتہ امن والا ہو گا تو دنیا میں ہر ایذا دینیوالی اور ہر شیطان سے آدمیوں اور جنوں سے
اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے اور ہوویگی مددگاری واسطے تیرے اور خواری واسطے
دشمنوں تیرے کے فرمایا خدا غالب اور بزرگ نے اگر تم خدا کی دین کی مدد کرو گے تو
خدا تمہاری مدد کریگا اور ثابت رکھیگا تمہارے قدموں کو اور فرمایا خدا تعالیٰ نے
اور مت سست ہو اور پکارنے لگو صلح کیطرف اور تم ہی رہوگے اوپر اور خدا تمہارا
مددگار ہے ولیکن غفلت اکٹھی ہوگئی ہے تیرے دل پر اور جمع ہوگیا ہے زنگ اسپر
اور پے در پے آئی ہے سیاہی اور تاریکی آگے اوسکے پس اے تعجب ان کی اوپر
افسوس اور پریشانی سے جس دن ظاہر ہونگے بھید قیامت کے دن میں اوس دن

يوم الحاقة يوم الطامة الكبرى يوم القارعة يوم
الصاخة يومئذ تعرضون لا تخفى منكم خافية يوم
يصدر الناس اشتاتا ليروا اعمالهم فمن يعمل مثقال
ذرة شرا يره قيل ان الذرة هي قشر الهباء الذي يظهر
في شعاع الشمس مثل رؤس الابر وقيل اربع ذرات
مثقال خردلة وقيل هي النملة الحمراء الصغيرة التي
لا تكاد ترى اذا دبت وقيل ان الذرة جزء من الف
جزء من شعيرة وقال عبد الله بن عباس اذا وضعت
كفك على التراب ثم رفعتها فكل شيء يعلق بها من
التراب فهو ذرة فاين انت من يوم توزن فيه الاعمال
بهذه الزنة ثقلا وخفة بهذه الخفة ويوم يقول الله
تعالى فيه يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدا ونسوق
المجرمين الى جهنم وردا اي عطاشا وحينئذ ينكشف
الغطاء ويظهر الخبا ويمتاز المؤمن من الكافر والصديق
من المنافق والموحد من المشرك والولي من العدو و
المحق من المدعي فاحذر يا مسكين من هول ذلك
اليوم وانظر من اي الحزبين تكون فان عملت لله العظيم
واتقيت في عملك عن الخبير وصفيته عما يسوء للناقد
البصير فانت في حزب المتقين الوافدين على الرحمن في
يوم النشور فلك الكرامة يا كريم ولك السلامة والبشرى
يا حكيم وان كان غير ذلك فاعلم انك بالحزب الآخر
وهالك مع من هو هالك في النار مع فرعون وهامان
وقارون متلاحق قال الله عز وجل فمن كان يرجوا
لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا
فلا ينجيك في ذلك اليوم غير العمل الصالح **فصل**
في فضل بسم الله الرحمن الرحيم عن عطاء عن جابر
بن عبد الله قال لما نزل بسم الله الرحمن الرحيم هرب
الغيم الى المشرق وسكنت الرياح وهاج البحر و
اصغت البهائم باذانها ورجمت الشياطين من السماء

کہ حق ہی ظہور اوسکا اوسدن کہ آدمی ہچکا سہ بڑا دن ٹہوکنے والے کے دن شور کرنیوالے
کے اوسدن پیش کئے جاوٗگے تم نہ پوشیدہ رہیگی تم سے کوئی چیز پوشیدہ رہنی
والی اوسدن پھرینگے لوگ پراگندہ تاکہ دکہلائے جاویں عمل اپنے پس جو شخص
کہ کریگا مقدار ذرہ کا نیکی دیکہیگا اوسکو اور جو شخص کہ کریگا ذرہ بہر برائی دیکہیگا اوسکو
کہا گیا ہی کہ تحقیق ذرہ یہ ریزہ ہی غبار کا جو ظاہر ہوتا ہے سورج کی روشنی میں مانند
سر سوئی کے اور کہا گیا ہے کہ چار ذرہ اندازہ ایک رائی کا اور کہا گیا ہے کہ
وہ ذرہ کیڑی ہے سرخ چہوٹی جو نہیں نزدیک کہ دیکہی جاوی جب چلے اور کہا گیا
ہے کہ تحقیق ذرہ ایک جزو ہے جو کہ دانہ کے ہزار جزو سے اور فرمایا ہے عبداللہ
بن عباس نے کہ جب رکہے تو ہتیلی اپنی مٹی پر پھر اوٹھا دے تو اوسکو پس ہر چیز
کہ لگ جاوی ساتھ اوسکی مٹی سے پس وہ ذرہ ہی پس کہاں ہی تو اوسدن سے
کہ تولے جاویں گے اوسمیں عمل ساتھ اوس تول کے بہاری ہوگا اور ہلکا ہوگا
اس ہلکا پن کو اور اوسدن کہ فرماتا ہی خدا تعالے اوسمیں روانہ کرینگے ہم پرہیزگاروں
کو طرف خدا کے مہمان اور چلا دیں گے ہم گنہگاروں کو طرف دوزخ کے پیاسے
اور اسوقت کہلیگا پردہ اور ظاہر ہوگی چیز پوشیدہ اور جدا ہوگا مومن کافر سے
اور صدیق منافق سے اور موحد مشرک سے اور دوست دشمن سے اور حق والا دعوے
کرنے والے سے پس ڈر تو اے مسکین اوسدن کی خوف سے اور دیکہہ تو کہ کس دو گروہوں
میں سے ہو دیگا تو پس اگر عمل کیا تو نے واسطے خدا بزرگ کی اور پرہیزگاری کی تو نے
اپنے عمل میں خدائے خبر رکہنے والے سے اور صاف کیا تو نے عمل کو اس چیز سے جو بری لگتی ہی
واسطے پرکہنے والے دیکہنے والے کو پس تو پرہیزگاروں کی گروہوں میں ہی جو آنیوالے
ہیں پروردگار پر حشر کے دن میں پس واسطے تیری بزرگی ہی اے بزرگ اور واسطے
تیری سلامتی اور خوشخبری ہی اے دانا اور اگر ہی تو سوا اسکے پس جان تو کہ تحقیق تو
دوسری گروہ کے ساتھ ملنے والا ہے اور ہلاک ہونیوالا ہی ساتھ اون لوگوں کے جو ہلاک ہونیوالے
ہیں دوزخ میں ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کے ملنے والا فرمایا خدا غالب
اور بزرگ نے پس جو شخص کہ امید رکہتا ہی پروردگار اپنے کے ملنے کی پس چاہیے کہ کرے اچھے
عمل اور نہ شریک کرے اپنے پروردگار کی میں کسیکو پس خلاصی دیگی تجھکو کوئی چیز اوسدن
میں سوائے عمل نیک کے فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت کے بیان میں روایت کیگئی ہی
عطا سے وہ جابر بن عبد اللہ سے کہا اوس نے جب اتری بسم اللہ الرحمن الرحیم تو
بہاگ گیا بادل مشرق کیطرف اور آرام پکڑا ہواؤں نے اور شور کیا دریا نے اور لگائے
چوپاؤں نے کان اپنے اور چلائے گئے شیطان آسمان سے

وَحَلَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِهٖ لَا يُسَمّٰى اسْمُهٗ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا
شَفَاهُ وَلَا يُسَمّٰى اسْمُهٗ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا بَارَكَ فِيْهِ وَمَنْ قَرَأَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُنَجِّيَهُ اللّٰهُ
مِنَ الزَّبَانِيَةِ التِّسْعَةَ عَشَرَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَاِنَّهَا تِسْعَةَ عَشَرَ حَرْفًا لِيَجْعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ حَرْفٍ مِّنْهَا
جُنَّةً مِّنْ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ سَئَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ فَقَالَ هُوَ اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ اِلَّا كَمَا بَيْنَ
سَوَادِ الْعَيْنِ وَبَيَاضِهَا مِنَ الْقُرْبِ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَفَعَ
قِرْطَاسًا مِنَ الْاَرْضِ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِجْلَالًا
لِلّٰهِ اَنْ يُدَاسَ كُتِبَ عِنْدَهٗ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَخُفِّفَ
عَنْ وَالِدَيْهِ وَاِنْ كَانَا مُشْرِكَيْنِ يَعْنِي الْعَذَابَ وَقِيْلَ لَمْ
يَرِنَّ اِبْلِيْسُ اللَّعِيْنُ مِثْلَ ثَلٰثِ رَنَّاتٍ قَطُّ رَنَّةٌ حِيْنَ
لُعِنَ وَاُخْرِجَ مِنْ مَلَكُوْتِ السَّمَاءِ وَرَنَّةٌ حِيْنَ وُلِدَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَنَّةٌ حِيْنَ اُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ
لِكَوْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِيْهَا وَعَنْ سَالِمِ بْنِ
اَبِي الْجَعْدِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِ قَالَ لَمَّا اُنْزِلَتْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوَّلُ مَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اٰمِنَ
ذُرِّيَّتِيْ مِنَ الْعَذَابِ مَا دَامُوْا عَلٰى قِرَاءَتِهَا ثُمَّ رُفِعَتْ
فَاُنْزِلَتْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ فَتَلَاهَا وَهُوَ فِيْ كِفَّةِ
الْمَنْجَنِيْقِ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ بَرْدًا وَّسَلَامًا ثُمَّ رُفِعَتْ
بَعْدَهٗ فَمَا اُنْزِلَتْ اِلَّا عَلٰى سُلَيْمَانَ وَعِنْدَهَا قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ
الْاٰنَ تَمَّ وَاللّٰهِ مُلْكُكَ ثُمَّ رُفِعَتْ فَاَنْزَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ
ثُمَّ تَاْتِيْ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَاِذَا وُضِعَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الْمِيْزَانِ رَجَحَتْ حَسَنَاتُهُمْ قَالَ

اور قسم کہائی خدا غالب اور بزرگ نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہیں ذکر کیا جاوگا
نام اوسکا کسی چیز پر مگر خدا اسکو شفا دیگا اور نہیں ذکر کیا جاویگا نام اوسکا کسی چیز پر
مگر برکت کریگا اوسمیں اور جو شخص پڑہے بسم اللہ الرحمن الرحیم داخل ہوگا بہشت میں
اور روایت کیا گیا ہے ابی وائل سے وہ عبداللہ بن مسعود سے کہا اونہوں نے کہ جو شخص
ارادہ کرے کہ خلاصی دیوے اسکو خدا تعالی آگ کے فرشتوں سے جو انیس ہیں تو
چاہیئے کہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس تحقیق یہہ تسمیہ انیس حرف ہیں پس کریگا خدا تعالی
ہر حرف کو اون سے ڈہال ہر ایک سے ان فرشتوں سے اور روایت ہے طاوس سے
وہ ابن عباس سے یہ کہ تحقیق حضرت عثمان بن عفان نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کہا حضرت عثمان نے پس فرمایا آپنے کہ وہ نام ہے خدائے غالب اور
بزرگ کے ناموں سے اور نہیں درمیان بسم اللہ اور درمیان اسم اعظم کے مگر جسطرح درمیان
آنکہہ کی سیاہی اور سفیدی کی ہے نزدیکی سے اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ اوٹہاوے کاغذ کو زمین سے جو
اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم واسطے تعظیم خدا کی اسلئے کہ پاؤں کے نیچے کیا جاوے
لکہا جاتا ہے وہ شخص صدیقوں سے اور ہلکا کیا جاتا ہے اوسکے ماں باپ سے اگرچہ وہ
ہوویں مشرک یعنی عذاب اور کہا گیا ہے کہ نہیں رویا شیطان لعین مانند تین بیر تیج
کبہی ایک رونا اسوقت کہ لعنت کیا گیا ہے اور نکالا گیا آسمان کے فرشتوں سے اور ایک رونا
اسوقت کہ پیدا کئے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ایک رونا اوسوقت کہ اتارا گیا فاتحہ
واسطے ہونے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بیچ اوسکے اور روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے
یہ کہ تحقیق حضرت علی رض نے فرمایا کہ جب اتاری گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم تو فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دفعہ کہ اتاری گئی یہ آیت آدم علیہ السلام پر تو فرمایا آدم
علیہ السلام نے بے ڈر رہیگی اولاد میری عذاب سے جبتک کہ ثابت رہیگی اسکے پڑہنے پر پہر
اوٹہائی گئی یہ آیت پس اتاری ابراہیم خلیل علیہ السلام پر پس پڑہا اوسکو اسحال میں
کہ وہ منجنیق کے پلہ میں تہے پس کیا خدا نے اوسپر آگ کو ٹہنڈک اور سلامتی -
پہر اوٹہائی گئی پیچہے اسکے پس اتاری گئی مگر سلیمان علیہ السلام پر اور نزدیک
اسکے اوترنے کے کہا فرشتوں نے کہ اب قسم خدا کی پورا ہوا ملک تیرا پہر اوٹہائی
گئی پس اوتارا اوسکو خدائے غالب و بزرگ نے مجہپر پہر آویگی امت میری قیامت کے دن
اور وہ کہتے ہونگے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس جب رکھے جاوینگے اونکے
عمل ترازو میں تو بہاری ہونگی انکی
نیکیاں ، فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم اكتبوها في كتبكم فاذا كتبتموها فتكلموا بها

فصل

اخر في فضل بسم الله الرحمن الرحيم

عن عكرمة رحمة الله عليه انه قال اول ما خلق الله اللوح والقلم امر الله القلم فجرى على اللوح بما هو كائن الى يوم القيمة فاول ما كتب على اللوح بسم الله الرحمن الرحيم فجعل الله هذه الاية امانا لخلقه ما داموا على قراتها وهي قراءة اهل سبع سموات واهل الصفح الاعلى واهل سرادقات المجد والكروبيين والصافين والمسبحين فاول ما انزلت على ادم عليه السلام فقال قد امن ذريتي من العذاب ما داموا على قراتها ثم رفعت فانزلت على ابرهيم الخليل عليه السلام في سورة الحمد فتلاها وهو في كفة المنجنيق فجعل الله النار عليه بردا وسلاما ثم رفعت بعده فانزلت على موسى في الصحف فبها قهر فرعون وسحرته وهامان وجنوده وقارون واتباعه ثم رفعت بعده فانزلت على سليمان بن داود فعندها قالت الملئكة اليوم والله تم ملكك يا ابن داود فلم يقرءها سليمان على شيء الا خضع له وامره الله يوم انزلها عليه ان ينادي في اسباط بني اسرائيل الا من احب منكم ان يسمع اية امان الله فليحضر الى سليمان في محراب داود فانه يريد ان يقوم خطيبا فلم يبق محبوس نفسه في العبادة ولا سائح الا هرول اليه حتى اجتمعت الاحبار والعباد والزهاد والاسباط كلها عنده فقام فرقي منبر الخليل ابراهيم وتلا عليهم اية الامان بسم الله الرحمن الرحيم فلم يسمعها احد الا امتلا فرحا وقالوا نشهد انك لرسول الله حقا فبها قهر سليمان ملوك الارض وبها افتتح الله لنبيه محمد صلى الله عليه وسلم مكة ثم رفعت بعد سليمان فانزلت على المسيح عيسى ابن مريم ففرح بها واستبشر بها الحواريون فاوحى الله تعالى اليه يا ابن العذراء اتدري اي اية انزلت عليك

رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے لکھو تم اسکو اپنے خطوں میں پس جسوقت کہ تم لکھو انکو پس پڑہو تم اسکو فصل دوسرا بسم الله الرحمن الرحیم کی فضیلت میں روایت ہے عکرمہ رحمۃ الله علیہ سے یہ کہ تحقیق اوسنے کہا اول وسچیز کا کہ پیدا کیا خدا نے لوح اور قلم حکم کیا خدا نے قلم کو پس جاری ہوا لوح پر ساتھہ اوسچیز کے جو ہونیوالی ہے قیامت تک پس اول اوسچیز کا جو لکھی گئی ہے لوح پر بسم الله الرحمن الرحیم تھی پس کیا خدا نے اس آیت کو امان واسطے خلقت اپنی کے جبتک ثابت رہیں اوسکے پڑہنے پر اور یہ قرات ہے سات آسمان کے رہنے والوں کی اور اوسنچے مرتبہ والوں اور بزرگی سرادقات والوں اور نزدیکی فرشتوں اور صف باندہنے والوں اور تسبیح کہنے والوں کی پس پہلے اوسکو جو اتاری گئی ہے آدم علیہ السلام پر پس کہا آدم نے کہ تحقیق بے ڈر ہوئی اولاد میری عذاب سے جبتک ہمیشگی کرینگے اسکے پڑہنے پر پھر اوٹھائی گئی پیچھے اسکے پس اتاری گئی ابراہیم خلیل علیہ السلام پر سورہ فاتحہ میں پس پڑہا اوسکو اور وہ منجنیق کے پلہ میں تھے پس کیا خدا نے آگ کو اوسپر ٹھنڈک اور سلامتی پھر اوٹھائی گئی پیچھے اوسکے پس اتاری گئی موسے علیہ السلام پر صحیفوں میں پس ساتھہ اسکے غالب آیا موسے اوپر فرعون اور اسکے جادوگروں اور ہامان اور اسکے لشکروں اور قارون اور اوسکے تابعداروں پر پھر اوٹھائی گئے پیچھے اوسکے پس اتاری گئے سلیمان بن داود پر پس نزدیک اوسکے نازل ہونے کے کہا فرشتوں نے آجکے دن قسم خدا کی پورا ہوا ملک تیرا اے بیٹے داود کے پس نہ پڑہا اوسکو سلیمان نے کسی چیز پر مگر فرمانبردار ہوگئی واسطے اوسکے اور حکم کیا اسکو خدا تعالے نے جسدن اتارا اسپر یہ کہ پکار دیوے بنی اسرائیل کے گروہوں میں کہ خبردار جو شخص دوست رکھے تمسے یہ کہ سنے آیت خدا کی امان کی پس چاہیے کہ حاضر ہووے طرف سلیمان کی داود کی محراب میں پس تحقیق وہ چاہتا ہے کہ کہڑا ہوکر وعظ کرے پس نہ باقی رہا وہ شخص کہ بند کیا گیا تھا نفس اوسکا عبادت میں اور نہ چلنے والا مگر جلدی کی اسنے طرف اوسکی یہانتک کہ اکٹھے ہوئے دانا اور عابد اور زاہد اور اولاد یعقوب کی سارے اوسکے پاس پس کہڑے ہوئے پس چڑہے ابراہیم خلیل کے منبر پر اور پڑہی اپنے آیت امان کی جو بسم الله الرحمن الرحیم ہے پس نہ سنا اوسکو کسی نے مگر بہر گیا از روئے خوشی کے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تحقیق تو خدا کا پیغمبر ہے سچا پس ساتھہ اسکے غالب آیا سلیمان زمین کے بادشاہوں پر اور ساتھہ اسی کے فتح کیا خدا نے واسطے پیغمبر اپنے محمد صلی الله علیہ وسلم کے مکہ پھر اوٹھائی گئی سلیمان کے پیچھے پس اوتاری گئی مسیح عیسے بن مریم پر پس خوش ہوا ساتھہ اوسکے اور خوشخبری حاصل کی ساتھہ اسکے حواریوں نے پس وحی بھیجا الله تعالی نے طرف انکی کہ اے بیٹے کنواری کے کیا تو جانتا ہے کونسی

انها آية الامان قوله بسم الله الرحمن الرحيم فاكثر تلاوتها
في قيامك وقعودك ومضجعك ومجيئك وذهابك
وصعودك وهبوطك فانه من وافى يوم القيمة وفي
صحيفته بسم الله الرحمن الرحيم ثمان مائة مرة وكان
مؤمنا بي وبربوبيتي اعتقته من النار وادخلته الجنة
فلتكن افتتاح قراءتك وصلوتك فان من جعلها في
افتتاح قراءته وصلوته اذا مات على ذلك لم يرعه منكر
ونكير وهوّن عليه سكرات الموت وضغطة القبر وكانت
رحمتي عليه وافسح له في قبره وانور له فيه مد بصره
واخرجه من قبره ابيض الجسم وانور الوجه يتلألأ
نوره واحاسبه حسابا يسيرا واثقل موازينه واعطيه
النور التام على الصراط حتى يدخل الجنة وامر للمنادي
ان ينادي به في عرصات القيمة بالسعادة والمغفرة قال
عيسى اللهم يا رب فهذا لي خاصة فقال لك خاصة
ولمن تبعك ثم اخذ اخذك وقال بقولك وهو لاحمد
وامته من بعدك واخبر عيسى بذلك اتباعه فقال
ومبشرا برسول ياتي من بعدي اسمه احمد من صفته و
نعته وفضله كيت وكيت واخذ ميثاقهم بالايمان
به وجدد شانه عند ما رفعه الله تعالى الى السماء لاصحابه
فلما انقرض الحواريون ومن اتبعهم وجاء الاخرون فضلوا
واضلوا وبدلوا واستبدلوا بالدين دنياهم فرفعت
عند ها اية الامان من صدور النصرى وبقيت في
صدور مسلمي اهل الانجيل مثل بحيرا الراهب و
امثاله حتى بعث الله النبي صلى الله عليه وسلم فانزلت
عليه في سورة الحمد بمكة فامر رسول الله صلى الله عليه
وسلم فكتبت تلك على رؤس السور وصدور الرسائل
والدفاتر فكان نزول هذه الاية على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فتحا عظيما وحلف رب العزة بعزته ان
لا يسمع مؤمن موقنا على شيء الا باركت له فيه ولا يقرأها

کہ تحقیق وہ آیت امان کی ہے قول خدا کا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس بہت کر تو پڑھنا
اسکا اپنے اوٹھنے اور بیٹھنے اور لیٹنے اور آنے اور جانے اور چڑھنے اور اترنے میں
پس تحقیق جو شخص کہ پاوے دن قیامت کے اپنے نامۂ اعمال میں بسم اللہ الرحمن
الرحیم کو آٹھ سو مرتبہ اور ہووے ساتھ میرے ایمان رکھنے والا اور ساتھ میری
خدائی کے تو آزاد کرونگا میں اوسکو آگ سے اور داخل کرونگا میں اسکو بہشت میں
پس چاہیے کہ ہووے بسم اللہ شروع تیری قرارت اور نماز کا پس تحقیق جس شخص نے
کیا اوسکو اپنی قرارت اور نماز کی شروع میں جب مرگیا اوسپر تو نہ ڈراویگا اوسکو
منکر اور نکیر اور آسان کیجاونگی اوسپر سختیاں موت کی اور تنگی قبر کی اور ہوگی
رحمت میری اوسپر اور کشادگی کرونگا میں واسطے اسکے اسکی قبر میں اور روشنی
کرونگا میں واسطے اوسکے اسکی قبر میں بمقدار درازی اسکی آنکھہ کے اور نکالونگا میں اسکو
اوسکی قبر سے سفید جسم اور روشن منہ والا کہ چمکتا ہوگا نور اسکا اور حساب کرونگا
اسکا حساب آسان اور بھاری کرونگا میں اوسکی ترازو کو اور دونگا میں اوسکو روشنی
پوری پل صراط پر یہانتک کہ داخل ہوگا بہشت میں اور حکم کرونگا میں پکارنیوالے کو یہ کہ ندا کریگا
ساتھ اسکے قیامت کے میدانوں میں ساتھ نیکبختی اور بخشش کے کہا عیسے نے اے خدای پروردگار
میرے پس یہ امر میرے واسطے ہی خاص ہے پس فرمایا واسطے تیرے خاص ہے اور واسطے اوس
شخص کے جو تیری تابعداری کرے اور پکڑے تیری پکڑنے کو اور کہے ساتھ کہنے تیرے کے اور یہ واسطے
احمد اور اوسکی امت کیلیے ہے پیچھے تیرے سے اور خبر دی عیسے نے اسحال کی واسطے اپنے تابعداروں کے
پس فرمایا خدا تعالی نے اور خوشخبری دینے والا ساتھ پیغمبر کے جو آویگا پیچھے میرے سے نام اوسکا احمد
ہے اسکی صفت اور تعریف اور اسکی بزرگی اسطرح اور لیا عہد انکا ساتھ ایمان لانے کے اوسپر
اور نیا کیا اوسکی شان کو جسوقت کہ اٹھایا اوسکو خدا تعالی نے طرف آسمان کی واسطے یاروں
اپنے کے پس جب گذر گئے حواری اور جسنے عیسی کی تابعداری کی تھی اور آئے دوسرے پس گمراہ ہوئے
اور گمراہ کیا اور تبدیل کیا دین کو اور دین کے بدلے دنیا کو اختیار کیا پس اوٹھائی گئی اسوقت
آیت امان کی نصاریٰ کے سینوں سے اور باقی رہی اہل انجیل کے مسلمانوں کے سینوں میں مانند
بحیرا راہب اور اسکی مانندوں کے یہانتک کہ بھیجا خدا تعالی نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو پس اتاری گئی آپ پر سورہ فاتحہ میں بیچ مکہ کے پس حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس لکھی
گئی یہ آیت سورتوں کے سروں پر اور رسالوں اور دفتروں کی ابتدا میں پس ہوا ہے اترنا
اس آیت کا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر فتح بڑی اور قسم کھائی ہے خدا تعالی نے اپنی عزت
کے ساتھ اس بات کی کہ نہیں پڑھے گا اسکو مسلمان یقین والا کسی چیز پر
مگر برکت کرونگا میں واسطے اسکے اوسمیں اور نہیں پڑھیگا

مُؤمِنٍ اِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ لَهُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ
عَبْدَكَ هٰذَا فِيَّ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاِذَا دَعَتِ الْجَنَّةُ
لِعَبْدٍ فَقَدِ اسْتَوْجَبَ لَهُ دُخُوْلَهَا وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ دُعَاءٌ اَوَّلُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ وَاِنَّ اُمَّتِيْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَتَثْقُلُ حَسَنَاتُهُمْ فِي الْمِيْزَانِ فَتَقُوْلُ الْاُمَمُ مَا اَرْجَحَ مَوَازِيْنَ
اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ دُعَاءٌ اَوَّلُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ قَالَ وَاِنَّ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَتَثْقُلُ حَسَنَاتُهُمْ فِي الْمِيْزَانِ فَتَقُوْلُ الْاُمَمُ
مَا اَرْجَحَ مَوَازِيْنَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْتَدَءُ كَلَامِهِمْ
ثَلٰثَةُ اَسْمَاءٍ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْكِرَامِ لَوْ وُضِعَتْ فِيْ كِفَّةِ
الْمِيْزَانِ وَوُضِعَتْ سَيِّئَاتُ الْخَلْقِ جَمِيْعًا فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرٰى
لَرَجَحَتْ حَسَنَاتُهُمْ قَالَ وَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ شِفَآءً
مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَعَوْنًا لِكُلِّ دَوَآءٍ وَغِنًى مِنْ كُلِّ فَقْرٍ وَسِتْرًا مِنَ
النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْخَسْفِ وَالْمَسْخِ وَالْقَذْفِ مَا دَامُوْا عَلٰى
قِرَآءَتِهَا

فَصْلٌ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسْمِ اللّٰهِ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ عِيْسٰى اَرْسَلَتْهُ اُمُّهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَى الْكُتَّابِ
لِيَتَعَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُعَلِّمُ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ
عِيْسٰى وَمَا بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ الْبَاءُ بَهَاءُ اللّٰهِ
وَالسِّيْنُ سَنَاءُ اللّٰهِ وَالْمِيْمُ مَمْلَكَتُهُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْوَرَّاقُ
بِسْمِ اللّٰهِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ لِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا تَفْسِيْرٌ
عَلٰحِدَةً فَالْبَاءُ عَلٰى سِتَّةِ اَوْجُهٍ بَارِئُ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ
اِلَى الثَّرٰى بَيَانُهُ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى
الثَّرٰى بَصِيْرٌ بِخَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى بَيَانُهُ اللّٰهُ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَاسِطُ رِزْقِ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى بَيَانُهُ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ بَاقٍ بَعْدَ فَنَاءِ خَلْقِهٖ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى
بَيَانُهُ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بَاعِثُ الْخَلْقِ بَعْدَ
الْمَوْتِ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى لِلثَّوَابِ وَالْعِقَابِ بَيَانُهُ وَاَنَّ اللّٰهَ

اسکو مومن مگر کہتی ہی بہشت واسطے اوسکے میں حاضر ہوں تیری خدمتمیں حاضر ہونا
بعد حاضر ہونیکے اور میں تیری موافق ہوں موافق ہونا بعد موافق ہونیکے اے خدا
داخل کر تو اس بندہ کو اپنے کو مجھہ میں ساتھہ برکت بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پس جب طلب کی بہشت نے
واسطے بندہ کے پس تحقیق واجب کر دیا اوسنے واسطے اوسکے داخل ہونا بہشت میں اور تحقیق
فرمایا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں رد کی جاتی دعا جو اول اسکا بسم الرحمن الرحیم
ہے فرمایا پیغمبر صلعم نے تحقیق امت میری آویگی قیامت کے دن اور وہ کہتی ہونگی بسم اللہ الرحمن
الرحیم پس بہاری ہونگی نیکیاں اونکی ترازو میں پس کہینگی امتیں کیا بہاری ہے ترازو میں محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت کی ترازو پس کہینگے پیغمبر اپنی امتوں کو کہ امت محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
کی ابتدائی کلام میں تین نام ہیں خدائے تعالی کی بزرگ ناموں سے اگر رکھی جاویں یہ نام ترازو
کے پلہ میں اور رکھی جاویں تمام خلقت کی برائیاں دوسرے پلہ میں البتہ بہاری ہونگی
اونکی نیکیاں فرمایا پیغمبر نے اور کیا ہے خدائے تعالی نے اس آیت کو شفا ہر بیماری سے اور
یاری واسطے ہر دوا کے اور توانگری ہر فقر سے اور پردہ آگ سے اور امان زمین
میں دہس جانے اور صورت بدلنے اور سختی میں ڈالنے سے جبتک ہمیشگی کریں اسکے
پڑہنے کی

فصل

بیچ بیان کرنے معنے خدا کے جو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے قول اوسکا
غالب اور بزرگ کا بسم اللہ روایت کیا گیا ہے عطیہ عوفی سے وہ ابی سعید
خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عیسے علیہ السلام کو
بھیجا انکی ماں نے رضی اللہ عنہا طرف مکتب کی تا کہ علم سیکھے پس کہا انکو معلم نے کہ کہہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم پس فرمایا عیسے ع نے اور کیا چیز ہے بسم اللہ کہا معلم نے میں نہیں
جانتا پس فرمایا عیسے نے کہ حرف با روشنی ہے خدا کی اور حرف سین بلندی ہے
خدا کی اور حرف میم بادشاہی اوسکی اور کہا ہے ابو بکر وراق نے کہ بسم اللہ باغ ہے
بہشت کے باغوں سے واسطے ہر ایک حرف کے بسم اللہ سے ایک تفسیر ہے الگ
پس حرف با چھہ وجہ پر ہے پہلی وجہ ہے کہ با اشارہ اسطرف ہے کہ خدا پیدا کرنیوالا ہے
عرش سے لیکر تا خاک مٹی تک بیان اسکا یہ ہے کہ وہی ہے خدا پیدا کرنیوالا انکا لکہرا
کرنیوالا ہے عرش سے ثرے تک وجہ دوسری یہہ ہے کہ دیکہنے والا ہے اپنی خلقت کو
عرش سے زیر زمین تک بیان اسکا یہ ہے اور خدا تعالی دیکہنے والا ہے او سچیز کو جو کرتی ہو تم
تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی باقی ہے پیچھے فنا ہونے اسکے خلقت کے عرش سے ثرے تک
بیان اسکا قرآن سے یہ ہے کہ جو چیز روئے زمین پر ہے فنا ہونیوالی ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار
تیرے کی کہ صاحب بزرگی اور بزرگی دینے کا ہے پانچویں وجہہ یہ ہے کہ خدا اٹھانیوالا ہے
خلقت کو بعد مرنے کے عرش سے ثرے تک واسطے ثواب اور عذاب کے بیان اسکا یہ ہے کہ تحقیق

يبعث من في القبور بارٌّ بالمؤمنين من العرش الى الثرى بيانه هو البرّ الرحيم والسين على خمسة اوجه سميعٌ لاصوات خلقه من العرش الى الثرى بيانه ام يحسبون انا لا نسمع سرهم ونجواهم سيّدٌ قد انتهى سودده من العرش الى الثرى بيانه الله الصمد سريع الحساب من خلقه من العرش الى الثرى بيانه والله سريع الحساب سلامٌ سلّم خلقه من الظلمة من العرش الى الثرى بيانه الملك السلام المؤمن ساتر ذنوب عباده من العرش الى الثرى بيانه غافر الذنب وقابل التوب والمدبر على اثنا عشر وجها مالك الخلق من العرش الى الثرى بيانه الملك القدوس مالك خلقه من العرش الى الثرى بيانه قل اللهم مالك الملك منّان على خلقه من العرش الى الثرى بيانه بل الله يمنّ عليكم مجيدٌ على خلقه من العرش الى الثرى بيانه ذو العرش المجيد مؤمنٌ امن خلقه من العرش الى الثرى بيانه وامنهم من خوف مهيمنٌ اطّلع على خلقه من العرش الى الثرى بيانه المؤمن المهيمن مقتدرٌ على خلقه من العرش الى الثرى بيانه في مقعد صدق عند مليك مقتدر مقيتٌ على خلقه من العرش الى الثرى بيانه وكان الله على كل شيء مقيتا مكرمٌ اولياءه من العرش الى الثرى بيانه واسبغ عليكم نعمه ظاهرة وباطنة مفضّلٌ على خلقه من العرش الى الثرى بيانه ان الله لذو فضل على الناس مصوّر خلقه من العرش الى الثرى بيانه الخالق البارئ المصوّر وقال اهل الحقائق وانما المعنى في بسم الله الرحمن الرحيم التيمّن والتبرّك وحثّ الناس على الابتداء .... في اقوالهم وافعالهم بسم الله كما افتتح الله سبحانه وتعالى كتابه العزيز

فصل

اعلم ان الناس اختلفوا في هذا الاسم فقال خليل بن احمد وجماعة من اهل العربية انه اسم موضوع لله عزّ

اوٹھائیگا ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں چھٹی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی احسان کرنیوالا ہے ساتھ مومنوں کی عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ خدا احسان کرنیوالا ہے مہربان اور سین پانچ قسم پر ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی سننے والا ہے اپنی خلقت کی آوازوں کو عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کیا گمان کرتے ہیں یہ کہ تحقیق ہم نہیں سنتے اونکو بھید اور سرگوشی کو دوسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی سردار ہے تحقیق پہنچی ہے سرداری اسکی عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالی بے پرواہ ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی جلدی حساب کرنیوالا ہے اپنی خلقت سے عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ خدا تعالی جلدی حساب لینے والا ہے چوتھی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی سلام ہے سلامتی دی اوسنے اپنی خلقت کو اندھیری سے عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی منزہ ہے نقائص سے اور سلامتی دینے والا امن دینے والا پانچویں وجہ یہ ہے کہ خدا تعالی ڈھانپنے والا ہے اپنے بندوں کے گناہ عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی بخشنے والا ہے گناہ کا اور قبول کرنیوالا ہے توبہ کا اور میم بارہ وجہ پر ہے بادشاہ خلقت کا عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی بادشاہ ہے پاک مالک خلقت اپنی کا عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ کہہ تو اے خدا مالک ملک کی احسان کرنے والا اپنی خلقت پر عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ بلکہ خدا احسان کرتا ہے تمپر بزرگ ہے اپنی خلقت پر عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی صاحب عرش کا ہے بزرگ امن دینے والا ہے امن دیا ہے اوسنے خلقت اپنی کو عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ امن دیا خدا تعالی نے انکو ڈر سے نگہبان جہان کا ہے اس خلقت اپنی پر عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ خدا امن دینے والا ہے نگہبان قدرت رکھنے والا ہے خلقت اپنی پر عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ بیچ جگہ سچ کی پاس بادشاہ قدرت والے کی نگہبان ہے اپنی خلقت پر عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ خدا تعالی ہر چیز پر نگہبان ہے اکرام کرنیوالا ہے اپنے دوستوں کا عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ البتہ تحقیق بزرگی دی ہم نے بنی آدم کو انعام کرنیوالا ہے اپنی خلقت پر عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ پوری کیں خدا نے تمپر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی فضل و احسان کرنیوالا ہے اپنی خلقت پر عرش سے ثری تک بیان اسکا یہ ہے کہ تحقیق خدا تعالی صاحب احسان کا ہے لوگوں پر صورت دینے والا ہے خلقت اپنی کو عرش سے ثری تک بیان اوسکا یہ ہے کہ خدا تعالی پیدا کرنیوالا ہے کھول کر نکالنے والا صورت دینے والا اور کہا ہے اہل حقائق نے اور سوا اسکے نہیں مراد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معنے میں یمن پکڑنا اور برکت ڈھونڈھنا اور برانگیختہ کرنا ہے لوگوں کا شروع کرنے پر اپنے قولوں اور فعلوں میں ساتھ بسم اللہ کے جیسا کہ شروع کیا ہے خدا تعالی نے اپنی کتاب عزیز کو اسکے

فصل جان تو کہ تحقیق لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس اسم میں پس کہا ہے خلیل بن احمد اور ایک جماعت نے اہل عربیت سے کہ تحقیق یہ نام ہے کہا گیا ہے واسطے خدائے عزوجل کے

لا يشاركه فيه احد قال الله تعالى هل تعلم له سميا يعني
ان كل اسم الله تعالى مشترك بينه وبين غيره له على الحقيقة
ولغيره على المجاز الا هذا الاسم فانه مختص به لان فيه
معنى الربوبية والمعاني كلها تحته الا ترى انك اذا اسقطت منه الالف
واذا اسقطت من لله اللام الاولى بقي له واذا اسقطت من له اللام
بقي هو واختلفوا في اشتقاقه فقال النضر بن شميل
هو من التأله وهو التنسك والتعبد ويقال اله الهة
اي عبد عبادة وقال آخرون هو من الاله وهو الاعتماد
ويقال الهت الى فلان الها اي فزعت اليه واعتمدت
عليه معناه ان الخلق يفزعون ويتضرعون اليه في الحوادث
والحوائج فهو يالههم اي يجيرهم فسمي الها كما قال
اسام للذي يؤتم به فالعباد مولهون اليه اي
مضطرون اليه في المنافع والمضار كالوالِه المضطر
المغلوب وقال ابو عمرو بن العلاء هو من الهت في الشيء
اذا تحيرت فيه فلم تهتد اليه ومعناه ان العقول تتحير
في كنه صفته وعظمته والاحاطة بكيفيته فهو اله
كما يقول للمكتوب كتابا وللمحسوب حسابا وقال المبرد
هو من قول العرب الهت الى فلان اي سكنت اليه
فكان الخلق يسكنون ويطمئنون بذكره قال الله
عز وجل الا بذكر الله تطمئن القلوب وقيل اصله من
الوله وهو ذهاب العقل لفقدان من يعز عليه فكانه سمي
بذلك لان القلوب تَوَلّه بمحبته وتضطرب وتشتاق عند
ذكره وقيل معناه المحتجب لان العرب اذا عرفت
شيئا ثم حجب عن ابصارها سمته لاها يقال لاهت
العروس تلوه لوها اذا احتجبت فالله تعالى هو الظاهر
بالربوبية بالدلائل والاعلام والمحتجب من جهة الكيفية
عن الاوهام وقيل معناه المتعالي يقال لاه اي ارتفع
ومنه قيل للشمس الاهة وقيل معناه القادر على الاختراع
وقيل معناه السيد الرحمن الرحيم قد قال قوم هما بمعنى

نہیں شریک اسکا اس نام میں کوئی فرمایا خدا تعالی نے کیا تو جانتا ہی واسطے خدا
کو ہمنام یعنی تحقیق ہر نام خدا تعالی کا جو مشترک ہی بیچ اسکے اور درمیان اسکی غیر کی وہ واسطے خدا
کی ہے حقیقت پر اور واسطے اوسکی غیر کی ہی مجاز پر مگر یہ نام بیچ تحقیق یہ خاص ہی ساتھ
اوسکے اسواسطے کہ تحقیق اسمیں معنی خداوندی کی ہیں اور سب معنے اوسکی تحت میں
ہی کیا تو نہیں دیکھتا کہ تحقیق تو جب ڈالے اس سے الف کو تو باقی رہجائیگا الله اور جب
ساقط کرے تو الله سے لام پہلی کو تو باقی رہجائیگا له اور جب ساقط کرے تو له سے
لام کو تو باقی رہجائیگا ہو. اور اختلاف کیا ہے اوسکی اشتقاق میں پس کہا نضر بن شمیل نے
کہ مشتق ہی تالہ سے اور وہ بندگی اور عبادت کرنا ہے اور کہا جاتا ہے کہ الہہ سے یہ کہ پوجا
اسنے پوجنے کر اور کہا ہی دوسروں نے یہ نام مشتق ہی الہ سے معنی تکیہ کرنے کی ہیں اور کہا جاتا ہی
الهت الی فلان الہا یعنے فزع اور زاری کی بیچ طرف اوسکی اور تکیہ کیا بیچ اوسکی معنے
اسکے یہ ہیں کہ تحقیق خلقت زاری اور عاجزی کرتی ہی طرف اوسکی حادثوں اور
حاجتوں میں پس وہ پناہ دیتا ہی نام رکھا گیا الہ جسطرح کہ کہا جاتا ہے امام اوس شخص کو کہ اقتدا
کیجاتی ہی ساتھ اوسکی پس بندے لاچار ہیں طرف اوسکی نفعوں اور نقصانوں میں مانند
حیران پریشان مغلوب کی اور کہا ہی ابو عمرو بن علا نے کہ وہ مشتق ہی الهت فی الشیء
سے جب حیران ہووی تو اسمیں پس نہ راہ پاوی تو طرف اوسکی اور معنی اس اسم کے
یہ ہیں کہ تحقیق عقلیں حیران ہیں اوسکی صفت اور بزرگی کی حقیقت میں اور
اوسکی کیفیت کو احاطہ کرنیمیں پس خدا تعالی الہ ہی جسطرح کہ کہا جاتا ہی واسطے لکھی ہوئی
کے کتاب اور واسطے حساب کئے گئے کے حساب اور کہا مبرد نے وہ مشتق ہی قول عرب سے
جو الهت الی فلان ہی یعنی آرام پکڑا بیچ طرف اوسکے پس گویا کہ خلقت آرام اور
تسلی پکڑتی ہی ساتھ اوسکی ذکر کے فرمایا خدائے عز وجل نے خبردار ساتھ یاد خدا کی آرام
پکڑتے ہیں دل اور کہا گیا ہے کہ اصل اسکا ولہ سے ہی اور وہ جاتا عقل کا ہی واسطے
گم ہونے اوس شخص کے جو پیارا اور عزیز ہے اسپر پس گویا کہ وہ نام رکھا جاتا
ہے ساتھ اسکی اسواسطے کہ تحقیق دل دیوانے ہیں اوسکی محبت میں اور خوشحال اور مشتاق
ہیں بوقت یاد کرنے اوسکی کی اور کہا گیا ہی کہ معنے اسکی ہیں پردہ میں آنیوالا اسواسطے کہ تحقیق
عرب پہچانتی ہیں کسی چیز کو پھر پردہ میں ہوجاتی ہی اونکی آنکھوں سے تو نام رکھتی ہیں
اسکا لاہ کہا جاتا ہی لاهت العروس تلوہ لوہا جبکہ پردہ میں ہوجاوے عورت نئی بیاہی ہوئی
پس خدا تعالی وہی ظاہر ہی ساتھ پروردگاری کی ہونے کے دلیلوں اور نشانیوں سے اور پردہ میں
ہی کیفیت کی جہت سے وہموں سے اور کہا گیا ہی کہ معنی اسکی ہیں بلند ہونیوالا کہا جاتا ہی لاہ یعنی
بلند ہوا اور اسی معنی سے کہا گیا ہی واسطے سورج کے الاہة اور کہا گیا ہی کہ معنی اسکے ہیں قدرت رکھنے والا

وَاحِدٍ وَهُوَ ذُو الرَّحْمَةِ وَهُمَا مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ وَقِيلَ هُمَا
بِمَعْنًى تَرْكِ عُقُوبَةِ مَنْ يَسْتَحِقُّ الْعُقُوبَةَ وَإِسْدَاءِ الْخَيْرِ إِلَى
مَنْ لَا يَسْتَحِقُّهُ وَهُمَا مِنْ صِفَاتِ الْفِعْلِ وَفَرَّقَ الْآخَرُونَ
بَيْنَهُمَا فَقَالُوا الرَّحْمٰنُ لِلْمُبَالَغَةِ فَمَعْنَاهُ الَّذِي وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ
كُلَّ شَيْءٍ وَالرَّحِيمُ دُونَ ذٰلِكَ فِي الرُّتْبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ
الرَّحْمٰنُ الْعَاطِفُ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ مُؤْمِنِهِمْ وَكَافِرِهِمْ وَبَرِّهِمْ
وَفَاجِرِهِمْ بِأَنْ خَلَقَهُمْ وَرَزَقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ
كُلَّ شَيْءٍ وَالرَّحِيمُ بِالْمُؤْمِنِينَ خَاصَّةً بِالْهِدَايَةِ وَالتَّوْفِيقِ
فِي الدُّنْيَا وَبِالْجَنَّةِ وَالرُّؤْيَةِ فِي الْآخِرَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا فَالرَّحْمٰنُ خَاصُّ اللَّفْظِ عَامُّ الْمَعْنٰى
وَالرَّحِيمُ عَامُّ اللَّفْظِ خَاصُّ الْمَعْنٰى فَالرَّحْمٰنُ خَاصٌّ مِنْ حَيْثُ
أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُسَمّٰى بِهِ أَحَدٌ غَيْرُ اللّٰهِ عَامٌّ مِنْ حَيْثُ أَنَّهُ
يَشْمَلُ جَمِيعَ الْمَوْجُودَاتِ مِنْ طَرِيقِ الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ وَ
النَّفْعِ وَالدَّفْعِ وَالرَّحِيمُ عَامٌّ مِنْ حَيْثُ اشْتِرَاكِ الْمَخْلُوقِينَ
فِي التَّسَمِّي بِهِ خَاصٌّ مِنْ طَرِيقِ الْمَعْنٰى لِأَنَّهُ يَرْجِعُ إِلَى اللُّطْفِ
وَالتَّوْفِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هُمَا اسْمَانِ
رَقِيقَانِ أَحَدُهُمَا أَرَقُّ مِنَ الْآخَرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الرَّحْمٰنُ
بِأَهْلِ الدُّنْيَا الرَّحِيمُ بِأَهْلِ الْآخِرَةِ وَفِي الدُّعَاءِ يَا رَحْمٰنَ
الدُّنْيَا يَا رَحِيمَ الْآخِرَةِ وَقَالَ الضَّحَّاكُ الرَّحْمٰنُ بِأَهْلِ
السَّمَاءِ حِينَ أَسْكَنَهُمُ السَّمٰوٰتِ وَطَوَّقَهُمُ الطَّاعَاتِ
وَجَنَّبَهُمُ الْآفَاتِ وَقَطَعَ عَنْهُمُ الْمَطَاعِمَ وَاللَّذَّاتِ وَ
الرَّحِيمُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ حِينَ أَرْسَلَ إِلَيْهِمُ الرُّسُلَ وَ
أَنْزَلَ عَلَيْهِمُ الْكُتُبَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الرَّحْمٰنُ بِرَحْمَةٍ وَاحِدَةٍ
وَالرَّحِيمُ بِمِائَةِ رَحْمَةٍ وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ رَحْمَةٍ وَإِنَّهُ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً
وَاحِدَةً إِلَى الْأَرْضِ فَقَسَمَهَا بَيْنَ خَلْقِهِ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ
وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ لِنَفْسِهِ يَرْحَمُ
بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي لَفْظٍ آخَرَ إِنَّ اللّٰهَ ضَامٌّ
هٰذِهِ إِلَى تِلْكَ فَيُكْمِلُهَا مِائَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور وہ ہی صاحب رحمت کا اور یہ دونوں ذات کی صفتوں میں سی ہیں اور کہا گیا
کہ یہ دونو ساتھہ معنی چھوڑ دینے سزا اس شخص کی جو لائق عذاب کی ہی اور پہونچانا بہلائی
کا طرف اوس شخص کی جو اوسکو لائق نہیں ہی اور یہ دونو صفات فعل سی ہیں
اور فرق کیا ہی دوسروں نی درمیان ان دونوں کی پس کہا ہی انہوں نی کہ رحمن
واسطی مبالغہ کی ہے پس معنی اسکی یہ ہیں رحمن وہ شخص ہی جسکی رحمت نی سما لیا ہی ہر چیز کو
اور رحیم اسسے کم ہی مرتبہ میں اور بعضوں نی کہا ہی کہ رحمن مہربانی کرنیوالا ہی اپنی ساری
خلقت پر اونکی مومن اور انکی کافر اور انکے نیکوکار اور انکی بدکار ساتھہ اسطرح کہ پیدا کیا
انکو اور رزق دیا انکو فرمایا خدا تعالی نی اور میری رحمت نی سما لیا ہی ہر چیز کو اور رحیم
ساتھہ مومنین کی ہی خاص کر کی ساتھہ راہ دکھلانی اور توفیق دینی کی دنیا میں اور ساتھ
بہشت کی اور دیکھنی خدا تعالی کے آخرت میں فرمایا خدا تعالی نے اور خدا ہمیشہ ہے
ساتھ مومنوں کے رحم کرنیوالا پس رحمان خاص ہے لفظ اسکا عام ہی معنے اسکا اور رحیم عام ہے لفظ اسکا خاص ہے معنی اسکا پس
رحمن خاص ہی اسوجہہ سی کہ تحقیق درست نہیں ہی کہ یہ نام رکھا جاوی ساتھہ اسکی
کوئی سوا خدا کی عام ہی اس جہت سی کہ تحقیق وہ شامل ہی ساری موجودات کو پیدا
کرنے اور رزق دینی اور نفع پہونچانے اور نقصان دور رکھنی کی طریق سی اور رحیم
عام ہی اسوجہہ سی کہ تمام مخلوقات مشترک ہی نام رکھنی میں ساتھہ اسکی خاص ہی معنی کی
طریق سی اسواسطی کہ تحقیق وہ رجوع کرتا ہے طرف مہربانی اور توفیق کی اور کہا ہی
ابن عباس رضی اللہ عنہما نی کہ یہ دونو نام ہیں باریک ایک ان دونوں کا باریک
ہے دوسری سی اور کہا مجاہد نے کہ معنے رحمن کی ہیں مہربانی کرنیوالا اہل دنیا کی ساتھہ اور
معنے رحیم کے ہیں مہربانی کرنیوالا ساتھہ اہل آخرت کی اور دعا میں آیا ہی ای رحمن دنیا کی
رحیم آخرت کی اور کہا ہی ضحاک نی کہ معنے رحمن کے ہیں مہربانی کرنیوالا آسمان والوں کے
ساتھہ جسوقت جگہہ دی انکو آسمان میں اور شوق دلایا انکو عبادتوں کا اور دور کہا آفتوں
سے اور قطع کیا لینے کہانے اور لذتیں اور معنی رحیم کی ہیں مہربانی کرنیوالا زمین والوں کے
ساتھہ جسوقت بہیجا انکی طرف پیغمبر اور اتاری انپر کتابیں اور کہا ہی عکرمہ نے رحمن کے معنے ہیں رحمت کرنیوالا ساتھ ایک رحمت
اور رحیم کے معنے ہیں مہربانی کرنیوالا ساتھ سو رحمت کے اور روایت کیا ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق واسطے
تحقیق واسطے اللہ عز وجل کے سو رحمت ہے اور تحقیق اسنے اتاری ہے ان میں سے ایک رحمت طرف زمین کے پس بانٹا
اوسکو درمیان خلقت اپنی کی ساتھہ اوسی کی ایک دوسری کی ساتھہ نرمی کرتے ہیں اور اسکی
ساتھہ ایک دوسری پر رحم کرتے ہیں اور نگاہ رکھی خدا تعالی نے ننانوی رحمت
واسطے اپنی مہربانی کریگا ساتھہ اونکی اپنے بندوں پر قیامت کے دن اور دوسری
روایت میں ہی تحقیق خدا تعالی ملائیگا اسکو طرف ننانوی رحمت کی پس پورا کریگا انکو سو
اور رحم کریگا ساتھہ اونکی بندوں پر قیامت کے دن

الرحمن الذی اذا سئل اعطی والرحیم الذی اذا لم یسئل غضب وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث ابی ہریرۃ من لا یسئل اللہ یغضب علیہ وقال الشاعر اللہ یغضب ان ترکت سوالہ ؛ وبنو آدم حین یسئل یغضب ؛ الرحمن بالنعماء وھی ما اعطی وحبا الرحیم بالآلاء وھی ما صرف وزوی الرحمن بالانقاذ من النیران کما قال جل من قائل وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم والرحیم بادخال الجنان کما قال ادخلوھا بسلام آمنین الرحمن برحمۃ النفوس والرحیم برحمۃ القلوب الرحمن بکشف الکروب والرحیم بغفران الذنوب الرحمن بتبیین الطریق والرحیم بالعصمۃ والتوفیق الرحمن بغفران السیئات وان کن عظیمات والرحیم بقبول الطاعات وان کن غیر صافیات الرحمن بمصالح معاشہم الرحیم بمصالح معادہم الرحمن الذی یرحم ویقدر علی کشف الضر ودفع الشر الرحیم یرزق ویطعم ولا یطعم ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین الرحمن بمن جحدہ والرحیم بمن وحدہ الرحمن بمن کفرہ والرحیم بمن شکرہ الرحمن بمن قال لہ ندا والرحیم بمن قال فردا

فصل قل بسم اللہ تجد عفو اللہ ھذا سماعک من القاری فکیف سماعک من الباری فھذا سماعک والعمر باق فکیف سماعک والرب ساق فھذا سماعک بواسطۃ فکیف سماعک بلا واسطۃ فھذا سماعک فی دار الغرور فکیف سماعک فی دار السرور فھذا سماعک فی دار الشیطان فکیف سماعک فی دار الرحمن فھذا سماعک من عبد ذلیل فکیف سماعک من الملک الجلیل ھذہ لذۃ الخبر فکیف لذۃ النظر ھذہ لذۃ المجاھدۃ فکیف لذۃ المشاھدۃ ھذہ لذۃ البیان فکیف لذۃ العیان ھذہ لذۃ المغایبۃ فکیف لذۃ المعاینۃ

فصل قل بسم اللہ الذی تعالی عن الاضداد بسم اللہ الذی تنزہ عن الانداد بسم اللہ الذی

رحمن وہ شخص ہی کہ جب سوال کیا جاوے تو دیوی اور رحیم وہ شخص ہی کہ جب سوال کیا جاوی تو غصہ کرے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کی حدیث مین جو شخص نہیں سوال کرتا خدا سے غصہ ہوتا ہے اوسپر اور کہا ہے ایک شاعر نے۔ خدا غصے ہوتا ہے اگر چھوڑ دیوے تو اس سے مانگنا اور بنی آدم سے جس وقت مانگا جاتا ہے غصے ہوتا ہے مہربانی کرنیوالا ہے ساتھ نعمتوں کے اور وہ نعمتیں وہ ہیں جو اسنے دیں اور عطا کیں مہربانی کرنیوالا ہے ساتھ آلاء کے اور آلاء وہ چیز ہے جو اوسنے ہٹائی ہے اور باز رکھی مہربانی کرنیوالا ہے ساتھ خلاصی دینے کے دوزخ کی آگ سے جیسے کہ فرمایا خدا تعالی نے جو بزرگ کہنے والوں سے اور تھے تم اوپر کنارے گڑھے کی آگ سے پس خلاصی دی تمکو اوس سے اور رحیم ہے ساتھ داخل کرنے کے بہشتوں میں جیسے کہ فرمایا اوسنے داخل ہو تم بہشت میں ساتھ سلامتی کے امن والی مہربانی کرنیوالا نفسوں پر اور رحم کرنیوالا دلوں پر اور مہربانی کرنیوالا ساتھ دور کرنے سختیوں کے اور رحم کرنیوالا ساتھ بخشنے گناہوں کے ساتھ بیان کرنے راستے حق کے اور رحم کرنیوالا ساتھ نگاہ رکھنے اور توفیق دینے کے مہربانی کرنیوالا ساتھ بخشنے برائیوں کے اگرچہ ہووین بہت اور رحم کرنیوالا ہے ساتھ قبول کرنے بندگیوں کے اگرچہ نہ ہووین صفا عیب سے مہربانی کرنے والا ساتھ بھلائیوں اونکی زندگی کے رحم کرنے والا ساتھ بھلائیوں انکی آخرت کے رحمن وہ ہے جو رحم کرے اور قدرت رکھے ضرر کے دور کرنے اور برائی کے ہٹانے پر رحیم رزق دیتا ہے اور روزی پہونچاتا ہے اور نہیں کھلایا جاتا تحقیق خدا تعالی ہی ہے رزق دینے والا صاحب قوت مضبوط کا خدا رحم کرنیوالا ہے ساتھ اوس شخص کے جو انکار کرے اوسکا اور رحم کرنیوالا ہے ساتھ اسکے جو ایک جانے اوسکو مہربانی کرنیوالا ہے ساتھ اسکے جو اسکی نعمت کا کفر کرے اور مہربان ہے ساتھ اسکے جو شکر کرے رحیم ہے ساتھ اسکے جو قائل ہوا اسکا شریک اور واسطے اوسکے ایک ہونیکا

فصل کہہ تو ساتھ نام خدا کے پائیگا تو خدا کی عفو کو یہ سننا تیرا ہے پڑھنے والے سے پس کیونکر ہے سننا تیرا خدا سے پس یہ سننا تیرا ہے اور عمر باقی ہے پس کسطرح ہے سننا تیرا اور پروردگار ساقی ہے پس یہ سننا تیرا ہے ساتھ واسطہ کے پس کیونکر ہوگا سننا تیرا سوا واسطہ کے پس یہ سننا تیرا ہے دہوکے کے گھر میں پس کیونکر ہے سننا تیرا خوشی کے گھر میں پس یہ سننا تیرا ہے شیطان کے گھر میں پس کیونکر ہے سننا تیرا خدا کی ہمسائگی میں پس یہ سننا تیرا ہے بندے خوار سے پس کیونکر ہے سننا تیرا بادشاہ بزرگ سے یہ ہے لذت خبر کی پس کسطرح ہے لذت نظر کی یہ ہے لذت مجاہدہ کی پس کسطرح ہے لذت مشاہدہ کی یہ ہے لذت بیان کی پس کسطرح ہے لذت ظاہر دیکھنے کی یہ ہے لذت غائب ہونیکی پس کسطرح ہے لذت ایک دوسرے کو دیکھنے کی

فصل کہہ تو ساتھ نام خدا کے جو برتر ہے ضدوں سے ساتھ نام خدا کے جو پاک ہے شریکوں سے

تَنَزَّهَ عَنِ الْاَنْدَادِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ تَقَدَّسَ عَنِ اتِّخَاذِ
الْاَوْلَادِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ الْاَنْوَارَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ اَكْرَمَ الْاَبْرَارَ
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ قَدَّرَ الْاَقْدَارَ وَنَوَّرَ الْقُلُوْبَ وَالْاَبْصَارَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ
تَجَلّٰی لِقُلُوْبِ الْاَبْرَارِ فِیْ اَوْقَاتِ الْاَسْحَارِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ
عَلَّمَ الْاَحْبَابَ الْاَسْرَارَ فَغَمَرَهَا بِالْاَنْوَارِ وَاسْتَوْدَعَهَا
الْاَسْرَارَ وَاَزَاحَ عَنْهَا الْاَخْطَارَ وَحَفِظَهَا مِنْ رِقِّ
الْاَغْيَارِ وَحَطَّ عَنْهَا الْاَثْقَالَ وَالْاَغْلَالَ وَالْاَصَارَ وَ
الْاَوْزَارَ اِذْ كَانَ مَوْصُوْفًا فِی الْاَوَّلِ بِالْاِحْسَانِ وَالْاِفْضَالِ
وَغُفْرَانِ الذُّنُوْبِ لِاَهْلِ الْاِسْتِغْفَارِ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ
الَّذِیْ اَجْرَی الْاَنْهَارَ وَاَنْبَتَ الْاَشْجَارَ اِسْمُ مَنْ عَمَّرَ الْبِلَادَ
بِاَهْلِ الطَّاعَةِ مِنَ الْعِبَادِ فَجَعَلَهُمْ لَهَا اَوْتَادًا كَالْجِبَالِ
فَصَارَتِ الْاَرْضُ بِهِمْ لِمَنْ عَلَيْهَا كَالْمِهَادِ فَهُمُ الْاَرْبَعُوْنَ
الْاَخْيَارُ مِنَ الْاَبْدَالِ الْمُتَنَزِّهُوْنَ الرَّبَّ عَنِ الشُّرَكَاءِ
وَالْاَنْدَادِ وَمُلُوْكٌ فِی الدُّنْيَا وَشُفَعَاءُ الْاَنَامِ يَوْمَ التَّنَادِ
اِذْ خَلَقَهُمْ رَبِّیْ مَصْلِحَةً لِلْعَالَمِ **فَصْلٌ** بِسْمِ اللّٰهِ
لِلذَّاكِرِيْنَ ذُخْرٌ وَلِلْاَقْوِيَاءِ عِزٌّ وَلِلضُّعَفَاءِ حِرْزٌ وَلِلْمُحِبِّيْنَ
نُوْرٌ وَلِلْمُشْتَاقِيْنَ سُرُوْرٌ بِسْمِ اللّٰهِ رَاحَةُ الْاَرْوَاحِ بِسْمِ
اللّٰهِ نَجَاةُ الْاَشْبَاحِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرُ الصُّدُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ
نِظَامُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ تَاجُ الْوَاثِقِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ سِرَاجُ
الْوَاصِلِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ مُغْنِی الْعَاشِقِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ
مَنْ اَعَزَّ عِبَادًا وَاَذَلَّ عِبَادًا بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ مَنْ جَعَلَ النَّارَ
لِاَعْدَائِهٖ مِرْصَادًا وَجَعَلَ الرُّؤْيَةَ لِاَحِبَّائِهٖ مِيْعَادًا
بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ الْوَاحِدِ بِلَا عَدَدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ الْبَاقِیْ بِلَا اَمَدٍ
بِسْمِ اللّٰهِ اِسْمُ الْقَائِمِ بِلَا عَمَدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اِفْتِتَاحُ كُلِّ سُوْرَةٍ
اِسْمُ مَنْ طَابَتْ بِهِ الْخَلَوَاتُ اِسْمُ مَنْ بِهٖ تَمَّتِ الصَّلٰوةُ اِسْمُ
مَنْ بِهٖ حَسُنَتِ الظُّنُوْنُ اِسْمُ مَنْ سَهِرَتْ لَهُ الْعُيُوْنُ اِسْمُ
مَنْ قَالَ لِلشَّیْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ اِسْمُ مَنْ تَنَزَّهَ عَنِ الْمَسَاسِ
اِسْمُ مَنِ اسْتَغْنٰی عَنِ الْاَنَاسِ اِسْمُ مَنْ جَلَّ عَنِ الْقِيَاسِ
قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ حَرْفًا حَرْفًا تَاْخُذِ الْاَجْرَ اَلْفًا اَلْفًا وَتُحَطَّ عَنْكَ

جو پاک ہی شریکوں سی ساتھہ نام خدا کی جو پاک ہی اولاد پکڑنے سے ساتھہ نام خدا کی
جسنی روشن کیا نوروں کو ساتھہ نام خدا کی جسنے بزرگی دی نیکوکاروں کو ساتھہ
نام خدا کی جسنے مقدر کیا سب چیزوں کو اور روشن کیا دلوں کو اور آنکھوں کو ساتھہ
نام خدا کی جسنے تجلی کی نیکوں کی دلوں میں سحوروں کی وقتوں میں ساتھہ نام خدا
کی جسنے سکھلائی دوستوں کو بھید اپنی پہر پوشیدہ کیا اونکی دلوں کو ساتھہ نوروں
کی اور امانت رکھی انہیں بھید اور دور کیا اون سی ڈروں کو اور نگاہ رکھا اونکے
دلوں کو غیروں کی غلام بننی سی اور دور کیا اون سی بوجہوں اور زنجیروں اور گناہوں
کو اسواسطی کہ خدا تعالی موصوف ہی ازل میں ساتھہ نیکی کرنے اور فضل کرنے اور
بخشنے گناہوں کیواسطی بخشش مانگنی والوں کی کہہ تو بسم اللہ نام اسکا ہی جسنی
جاری کیں نہریں اور اگائی درخت نام اسکا ہی جسنے آباد کیئے شہر ساتھہ عبادت
کرنیوالوں کی بندوں سی پس کیا اونکو واسطی شہروں کی میخیں مانند پہاڑوں کی
پس ہوگئی زمین بسبب انکے واسطی ان لوگوں کی جو اسپر ہیں مانند فرش کے
پس وہ چالیس برگزیدہ ہیں ابدال سی جو پاکی کی ساتھہ یاد کرنے والے ہیں
پروردگار کو شریکوں سی اور ہمسروں سی اور یہ لوگ بادشاہ ہیں دنیا میں اور شفاعت
کرنے والے ہیں لوگونکی دن قیامت کی اسواسطی کہ پیدا کیا ہی انکو پروردگار میری نی واسطی مصلحت
جہان کی اور واسطی رحمت کی بندوں کیلئے **فصل** بسم اللہ واسطی یاد کرنیوالوں کی ذخیرہ
ہے اور واسطی قویوں کی عزت ہی اور واسطی ضعیفوں کی پناہ ہی اور واسطی محبوں کے نور ہی
اور واسطی مشتاقوں کی خوشی ہی بسم اللہ روحوں کی راحت ہی بسم اللہ جسمونکی خلاصی ہی
بسم اللہ سینوں کا نور ہی بسم اللہ کاموں کا نظام ہی بسم اللہ عارفوں کا تاج ہی بسم اللہ وصلوں
کا چراغ ہی بسم اللہ عاشقوں کو بے پرواکرنیوالی ہی بسم اللہ نام ہی اوس ذات کا جسنی
کیا ہی آگ کو واسطی اپنی دشمنوں کی گہات اور کیا دیکھنی کو واسطی اپنی دوستوں کے وعدہ
بسم اللہ نام ہی خدا کا جو ایک ہی سوا گنتی کی بسم اللہ نام ہی باقی رہنیوالی کا سوا نہایت کے
بسم اللہ نام ہی خدا کا جو قائم ہے سوا ستون کی بسم اللہ شروع ہے ہر سورۃ کا بسم اللہ نام
ہے اسکا جسکی یاد کی ساتھہ خوش ہیں خلوتیں نام ہی اسکا جسکے ساتھہ پوری ہوتی نماز
نام ہی اسکا جسکے ساتھہ اچھی ہوئی گمان نام ہی اسکا جسکے لیئے بیداری کی آنکھوں نے
نام ہی اسکا جو کہتا ہی کسی چیز کو ہو تو ہو جاتی ہے. نام ہے اوسکا جو پاک ہے
ہاتہہ لگانے سے نام ہی اوسکا جو بے پروا ہی لوگوں سے نام ہی اوسکا جو
بزرگ ہے اندازے سے کہہ تو بسم اللہ ایک ایک حرف کرکے تا کہ لے تو
ثواب ہزار ہزار اور دور کیے جاویں تجہسے گناہ .

عَنْكَ الْاَوْزَارُ جَرًا فَاجْرًا فَاَمَّنْ قَالَهَا بِلِسَانِهٖ شَهِدَ الدُّنْيَا
وَمَنْ قَالَهَا بِقَلْبِهٖ شَهِدَ الْعُقْبٰى وَمَنْ قَالَهَا بِسِرِّهٖ شَهِدَ الْمَوْلٰى
بِسْمِ اللّٰهِ كَلِمَةٌ طَابَ بِهَا الْفَمُ بِسْمِ اللّٰهِ كَلِمَةٌ لَّا يَبْقٰى
مَعَهَا الْغَمُّ كَلِمَةٌ تَمَّتْ بِهَا النِّعْمَةُ كَلِمَةٌ كُشِفَتْ بِهَا النِّقْمَةُ
كَلِمَةٌ خُصَّتْ بِهَا هٰذِهِ الْاُمَّةُ كَلِمَةٌ جُمِعَتْ بَيْنَ جَلَالٍ وَّ
جَمَالٍ فَقَوْلُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ جَلَالٌ فِيْ جَلَالٍ وَّقَوْلُهٗ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ جَمَالٌ فِيْ جَمَالٍ فَمَنْ شَهِدَ جَلَالَهٗ طَاشَ وَمَنْ شَهِدَ
جَمَالَهٗ عَاشَ كَلِمَةٌ جُمِعَتْ بَيْنَ قُدْرَةٍ وَّرَحْمَةٍ فَالْقُدْرَةُ
جَمَعَتْ طَاعَةَ الْمُطِيْعِيْنَ وَالرَّحْمَةُ مَحَقَتْ ذُنُوْبَ الْمُذْنِبِيْنَ

فَصْلٌ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَكَاَنَّهٗ يَقُوْلُ بِيْ وَصَلَ مَنْ
وَصَلَ اِلَى الطَّاعَاتِ ثُمَّ بِنُوْرِ الطَّاعَاتِ وَصَلَ اِلَى الْعِيَانِ
ثُمَّ اسْتَغْنٰى بِالْعِيَانِ عَنِ الْبَيَانِ فَصَارَ قَلْبُهٗ وِعَاءً لِّلْاَسْرَارِ
وَعُلُوْمِ الْاَدْيَانِ وَمَنْ وَصَلَ اِلَى الْحَبِيْبِ نَجَا مِنَ النَّحِيْبِ
وَمَنْ وَصَلَ اِلَى النَّظَرِ اسْتَغْنٰى عَنِ الْخَبَرِ وَمَنْ وَصَلَ اِلَى
الصَّمَدِ نَجَا مِنَ الْكَمَدِ وَمَنْ وَصَلَ اِلَى الرِّفَاقِ نَجَا مِنَ
الْفِرَاقِ وَمَنْ وَصَلَ اِلٰى ذِي الْمَجْدِ سَلِمَ مِنَ الْوَجْدِ وَمَنْ
وَصَلَ اِلَى اللِّقَاءِ اَمِنَ مِنَ الشَّقَاءِ

فَصْلٌ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ
فَالْبَاءُ بَارِئُ الْبَرَايَا وَالسِّيْنُ سَتَّارُ الْخَطَايَا وَالْمِيْمُ الْمَنَّانُ
بِالْعَطَايَا وَقِيْلَ اِنَّ الْبَاءَ بَرِئٌ مِّنَ الْاَوْلَادِ وَالسِّيْنُ سَمِيْعُ
الْاَصْوَاتِ وَالْمِيْمُ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَقِيْلَ اَطْعِمُوْا فَاِنِّيْ
مُطْعِمُكُمْ وَاسْقُوْا فَاِنِّيْ سَاقِيْكُمْ وَانْظُرُوْا اِلَيَّ فَاِنِّيْ بَاقِيْكُمْ
وَقِيْلَ الْبَاءُ بُكَاءُ التَّائِبِيْنَ وَالسِّيْنُ سُجُوْدُ الْعَابِدِيْنَ وَ
الْمِيْمُ مَعْذِرَةُ الْمُذْنِبِيْنَ وَقِيْلَ اَللّٰهُ كَاشِفُ الْبَلَايَا
اَلرَّحْمٰنُ مُعْطِي الْعَطَايَا اَلرَّحِيْمُ غَافِرُ الْخَطَايَا اَللّٰهُ لِلْعَارِفِيْنَ
اَلرَّحْمٰنُ لِلْعَابِدِيْنَ اَلرَّحِيْمُ لِلْمُذْنِبِيْنَ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
وَهُوَ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَلرَّحْمٰنُ الَّذِيْ رَزَقَكُمْ وَهُوَ خَيْرُ
الرَّازِقِيْنَ اَلرَّحِيْمُ الَّذِيْ يَغْفِرُ لَكُمْ وَهُوَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ
وَقِيْلَ اَللّٰهُ بِاِسْبَاغِ النِّعَمِ اَلرَّحْمٰنُ اَلرَّحِيْمُ بِالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
اَللّٰهُ بِاِخْرَاجِنَا مِنَ الْبُطُوْنِ اَلرَّحْمٰنُ بِاِخْرَاجِنَا مِنَ الْقُبُوْرِ

سب کے سب جو شخص کہے اسکو ساتھ زبان اپنی کے گواہ ہوتی ہے دنیا اور جو شخص
کہے اوسکو ساتھ دل اپنے کے گواہ ہوتی ہے آخرت اور جو شخص کہے اسکو پوشیدہ گواہ ہوتا
ہے واسطے اسکے مولی بسم اللہ ایسا کلمہ ہے کہ میٹھا ہوا ہے ساتھ اوسکے منہ بسم اللہ
ایسا کلمہ ہے جو باقی نہیں رہتا ساتھ اسکے غم ایسا کلمہ ہے جو پوری ہوئی ہے ساتھ اسکے
نعمت ایسا کلمہ ہے جو دور کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے عذاب ایسا کلمہ ہے جو خاص کی گئی
ہے ساتھ اسکے یہ امت ایسا کلمہ ہے جو جمع کیا اوسنے درمیان جلال اور جمال
کے پس قول اسکا بسم اللہ جلال ہے جلال میں اور قول اوسکا الرحمن الرحیم جمال ہے
جمال میں پس جو شخص کہ حاضر ہوا اوسکے جلال کو فانی ہوا اور جو شخص حاضر ہوا
اوسکے جمال کو اوسنے زندگانی پائی ایسا کلمہ ہے کہ جمع کیا اوسنے درمیان قدرت اور رحمت کے پھر
قدرت نے جمع کیا فرمانبرداروں کی فرمانبرداری کو اور رحمت نے مٹا دیئے گناہ گنہگاروں کے
فصل کہہ تو بسم اللہ پس گویا کہ خدا تعالی فرماتا ہے ساتھ میرے پہونچا جو شخص کہ پہونچا
طرف عبادتوں کی پھر ساتھ نور عبادتوں کے پہونچا طرف ظاہر دیکھنے کی پھر بے پروا ہوا
ساتھ معائنہ کے بیان سے پس ہو گیا دل اسکا برتن واسطے بھیدوں اور دینی علموں
کے اور جو شخص پہونچا طرف دوست کی خلاصی پائی اوسنے رونے سے اور جو شخص پہونچا
طرف نظر کی بے پروا ہوا خبر سے اور جو شخص پہونچا طرف خدا کے خلاصی پائی اوسنے غم سے
اور جو شخص پہونچا طرف موافقت دوست کے خلاصی پائی اوسنے جدائی سے اور جو شخص
پہونچا طرف خدا بزرگ کے سلامتی پائی اوسنے فراق کے درد سے اور جو شخص پہونچا طرف ملنے
کے بیڈر رہا بدبختی سے فصل کہہ تو بسم اللہ پس حرف با اشارہ ہے طرف پیدا کرنیوالے مخلوقات
کے اور سین اشارہ ہے طرف ڈھانپنے والے گناہوں کی اور میم اشارہ ہے طرف احسان کرنیوالے کی ساتھ
بخششوں کے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق معنی با کے ہیں پاک اولاد سے اور سین کے معنے ہیں سننے والا آوازوں کا
اور میم کے معنے ہیں قبول کرنیوالا دعاؤں کا اور کہا گیا ہے معنے میم کے ہیں کہلاؤ تم تحقیق میں تمکو
کہلانیوالا ہوں اور معنے سین کے ہیں پلاؤ تم پس تحقیق میں تمکو پلانیوالا ہوں اور نظر کرو تم طرف میری
پس تحقیق میں تمہے باقی رہنے والا ہوں اور کہا گیا ہے کہ با اشارہ ہے طرف رونے توبہ کرنیوالوں کے
اور سین سجدہ ہے عبادت کرنیوالوں کا اور میم عذر خواہی ہے گنہگاروں کی اور کہا گیا ہے کہ معنی
اللہ کے ہیں دور کرنیوالا سختیوں کا اور رحمن دینے والا بخششوں کا اور رحیم بخشنے والا گناہوں کا اللہ
عارفوں کا رحمن عابدوں کا رحیم واسطے گناہگاروں کے اللہ وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا ہے اور وہ
بہتر ہے پیدا کرنیوالوں کا رحمن وہ ہے جسنے روزی دی تمکو اور وہ بہتر روزی دینے والوں کا ہے
رحیم وہ ہے جو بخشتا ہے تمکو اور وہ بہتر بخشنے والوں کا اور کہا گیا ہے اللہ ہے ساتھ پورا کرنے نعمتوں
کے الرحمن الرحیم ساتھ بخشش اور کرم کے اللہ ہے ساتھ نکالنے ہمارے کے پیٹوں سے الرحمن ہے ساتھ نکالنے ہمارے

الرَّحِیْمُ بِاِخْرَاجِنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ **فَصْلٌ** رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ خَالَفَ الشَّیْطَانَ وَجَانَبَ الْعِصْیَانَ وَاتَّقَی النِّیْرَانَ وَاَکْثَرَ الْحَسَنَاتِ وَاَدَامَ ذِکْرَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ رَحِمَ اللّٰہُ مَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰہِ وَاَنَابَ اِلَی اللّٰہِ وَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ وَاشْتَغَلَ بِذِکْرِ اللّٰہِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ زَھِدَ فِی الدُّنْیَا وَرَغِبَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَصَبَرَ عَلَی الْاَذٰی وَشَکَرَ عَلَی النَّعْمَاءِ وَاشْتَغَلَ بِذِکْرِ الْمَوْلٰی فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اجْتَنَبَ الطَّاغُوْتَ وَقَنَعَ مِنَ الدُّنْیَا بِالْقُوْتِ وَاشْتَغَلَ بِذِکْرِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ فَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ

مَجْلِسٌ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَھٰذَا خِطَابٌ لِلْعُمُوْمِ بِالتَّوْبَۃِ وَحَقِیْقَۃُ التَّوْبَۃِ فِی اللُّغَۃِ الرُّجُوْعُ یُقَالُ تَابَ فُلَانٌ مِنْ کَذَا اَیْ رَجَعَ عَنْہُ فَالتَّوْبَۃُ ھِیَ الرُّجُوْعُ عَمَّا کَانَ مَذْمُوْمًا فِی الشَّرْعِ اِلٰی مَا ھُوَ مَحْمُوْدٌ فِی الشَّرْعِ وَالْعِلْمُ بِاَنَّ الذُّنُوْبَ وَالْمَعَاصِیَ مُھْلِکَاتٌ وَمُبْعِدَاتٌ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ جَنَّتِہٖ فَکَاَنَّہٗ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا اِلَیَّ مِنْ ھَوٰی نُفُوْسِکُمْ وَوُقُوْفِکُمْ مَعَ شَھَوَاتِکُمْ عَسٰی اَنْ تَظْفَرُوْا بِبُغْیَتِکُمْ عِنْدِیْ فِی الْمَعَادِ وَتَبْقَوْا فِیْ نَعِیْمِیْ فِیْ دَارِ الْبَقَاءِ وَالْقَرَارِ وَتُفْلِحُوْا وَتَفُوْزُوْا وَتَنْجُوْا وَتَدْخُلُوْا بِرَحْمَتِی الْجَنَّۃَ الْعُلْیَا الْمُعَدَّۃَ لِلْاَبْرَارِ وَخَاطَبَھُمْ اَیْضًا بِخِطَابِ الْخُصُوْصِ وَالْاِقْتِضَاءِ فَقَالَ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَمَعْنَی النَّصُوْحِ الْخَالِصُ لِلّٰہِ تَعَالٰی الْخَالِیْ عَنِ الشَّوَائِبِ مَاْخُوْذٌ مِنَ النِّصَاحِ وَھُوَ الْخَیْطُ وَھُوَ تَوْبَۃٌ مُجَرَّدَۃٌ لَا تَتَعَلَّقُ بِشَیْءٍ وَلَا یَتَعَلَّقُ بِھَا شَیْءٌ یَکُوْنُ الْعَبْدُ مُسْتَقِیْمًا عَلَی الطَّاعَۃِ غَیْرَ مَائِلٍ اِلَی الْمَعْصِیَۃِ لَا یَرُوْغُ کَمَا یَرُوْغُ الثَّعْلَبُ وَلَا یُحَدِّثُ نَفْسَہٗ بِعَوْدٍ اِلٰی مَعْصِیَۃٍ وَذَنْبٍ مِنَ الذُّنُوْبِ وَاَنْ یَتْرُکَ الذَّنْبَ لِلّٰہِ خَالِصًا کَمَا ارْتَکَبَہٗ لِھَوٰی خَالِصًا حَتّٰی یُخْتَمَ لَہٗ بِحُسْنِ الْخَاتِمَۃِ فَاِنَّ

الرحیم ہی ساتھہ نکالنے ہمارے کے اندھیروں سے طرف نور کی **فصل** رحم کری اللہ اوس شخص کو جسنے مخالفت کی شیطان کی اور دور رہا گناہوں سے اور بچا آگ سے اور بہت کیا احسان کو اور ہمیشہ کیا ذکر خدا تعالیٰ کا پس کہتا ہی بسم اللہ رحم کری خدا اوسکو جسنے چنگل مارا ساتھہ خدا کی اور جہکا طرف خدا کی اور بھروسا کیا خدا پر اور مشغول ہوا ساتھہ یاد خدا کی پس کہتا ہی بسم اللہ رحم کری خدا اوس شخص کو جسنے چھوڑ دیا دنیا کو اور رغبت کی آخرت میں اور صبر کیا سختی پر اور شکر کیا نعمت پر اور مشغول ہوا ساتھہ یاد مولا کی پس کہا بسم اللہ خوشی ہو بندی کو جسنے پرہیز کیا بت سے اور قناعت کی دنیا سے ساتھہ قوت کی اور مشغول ہوا ساتھہ یاد زندہ کی جو نہیں مریگا . . .

پس کہتا ہے بسم اللہ **مجلس** بیچ بیان قول خدا تعالیٰ کے اور رجوع کرو تم طرف خدا کی سارے اے ایمان والو شاید تم خلاصی پاؤ . اور یہ خطاب ہے سب کو ساتھہ توبہ کی اور معنی توبہ کی لغت میں رجوع کرنا ہے کہا جاتا ہے توبہ کی فلانے نے اس کام سے یعنی اوسنے رجوع کیا اوس سے تو یہ یہی ہے رجوع کرنا اس چیز سے جو بری ہو شریعت میں طرف اوس چیز کے جو ہے اچھی شریعت میں اور جاننا اس بات کا کہ تحقیق گناہ اور بیفرمانیاں ہلاک کرنیوالی ہیں اور دور کرنیوالی ہیں خدا عزوجل سے . . اور اوسکی بہشت سے اور چھوڑنا انکا قریب کرنیوالا ہے طرف خدا عزوجل کے اور بہشت کی پس گویا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے باز آؤ تم طرف میری اپنی نفسوں کی خواہش اور کھڑا ہونیسے ساتھہ خواہشوں اپنی کے قریب ہے کہ فتح پاؤگے تم ساتھہ مطلوب اپنے کے نزدیک میرے آخرت میں میری نعمتوں میں بقا اور آرام کے گھر میں اور خلاصی پاؤگے تم اور مراد کو پہونچوگے اور نجات پاؤگے اور داخل ہوگے تم ساتھہ رحمت میری کی بہشت اونچی میں جو تیار کیا ہے واسطے نیکوں کے اور خطاب کیا انکو بھی ساتھہ خطاب خاص اور طلب کی پس فرمایا خدا تعالیٰ نے اے ایمان والو توبہ کرو تم طرف خدا کی توبہ خالص نزدیک ہے پروردگار تمہارا یہ کہ دور کرے تمہاری سے برائیاں تمہاری اور داخل کرے تمکو باغوں میں جو بہتی ہیں نیچے اونکی نہریں اور معنی نصوح کی ہیں خالص واسطے خدا تعالیٰ کی خالی دوسری ملی ہوئی چیزوں سے مشتق ہے نصاح سے اور وہ ساتھہ معنی تاگہ کی ہیں اور وہ توبہ خالی جو نہ تعلق پکڑے ساتھہ کسی چیز کی اور نہ تعلق پکڑے ساتھہ اوسکی کوئی چیز ہوتا ہے بندہ ساتھہ اسکی سیدھا عبادت پر نہ میلان کرنیوالا طرف گناہ کی نہیں کہیلتا مانند کہیلنے لومڑی کی اور نہیں بات کرتا جی اپنے کی ساتھہ پھرنے کی طرف نافرمانی کی اور نہ کسی گناہ کی گناہوں سے اور یہ کہ چھوڑے گناہ کو خالص واسطے خدا کی جیسا کہ مرتکب ہوا ہے اوسکا خالص واسطے خواہش کی یہانتک کہ اسکا خاتمہ نیک ہو جاتا ہے . کیونکہ تحقیق توبہ

مِن سَائِرِ الذُّنُوبِ وَاجِبَةٌ بِإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى التَّائِبِينَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ آخَرَ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ فَذَكَرَ أَسْمَاءَهُمْ وَفَائِدَةِ التَّائِبِينَ ثُمَّ وَصَفَهُمْ بِهٰذِهِ الْأَوْصَافِ الْحَمِيدَةِ فَعُلِمَ أَنَّ التَّائِبَ مَنْ هٰذِهِ صِفَتُهُ فَإِذَا اتَّصَفَ بِهَا اسْتَحَقَّ الْبِشَارَةَ وَالْإِيمَانَ بِقَوْلِهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

فصل

وَالَّذِي وَرَدَ عَنْهُ التَّوْبَةُ مِنَ الذُّنُوبِ كَبَائِرُ وَصَغَائِرُ أَمَّا الْكَبَائِرُ فَقَدِ اخْتَلَفَ فِيهَا الْعُلَمَاءُ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ هِيَ ثَلَاثٌ وَقِيلَ أَرْبَعٌ وَقِيلَ سَبْعٌ وَقِيلَ تِسْعٌ وَقِيلَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا بَلَغَهُ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْكَبَائِرُ سَبْعٌ يَقُولُ هِيَ إِلَى سَبْعِينَ أَقْرَبُ مِنْهَا إِلَى سَبْعٍ وَكَانَ يَقُولُ كُلُّ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ فَهُوَ كَبِيرَةٌ وَقِيلَ إِنَّهَا مُبْهَمَةٌ لَا يُعْرَفُ عَدَدُهَا كَلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَسَاعَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِيَعْظُمَ جِدُّ النَّاسِ فِي طَلَبِهَا فَكَذٰلِكَ الْكَبَائِرُ لِيَشْتَدَّ حَذَرُ النَّاسِ فِي تَرْكِ الذُّنُوبِ كُلِّهَا وَقِيلَ كُلُّ مَا أَوْعَدَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالنَّارِ فَهُوَ كَبِيرَةٌ وَقِيلَ كُلُّ مَا أَوْجَبَ الْحَدَّ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَبِيرَةٌ وَقَدْ جَمَعَهَا بَعْضُ الْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ أَرْبَعٌ فِي الْقَلْبِ وَهِيَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالْإِصْرَارُ عَلَى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ وَأَرْبَعٌ فِي اللِّسَانِ وَهِيَ شَهَادَةُ الزُّورِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَهِيَ الَّتِي يُحَقُّ بِهَا بَاطِلٌ وَيُبْطَلُ بِهَا حَقٌّ أَوْ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بَاطِلًا وَلَوْ سِوَاكًا مِنْ أَرَاكٍ وَالسِّحْرُ وَثَلَاثٌ فِي الْبَطْنِ وَهِيَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَالْمُسْكِرِ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا وَأَكْلُ الرِّبَا وَهُوَ يَعْلَمُ بِهِ وَاثْنَتَانِ فِي الْفَرْجِ وَهُمَا الزِّنَا وَاللِّوَاطَةُ وَاثْنَتَانِ فِي الْيَدَيْنِ وَهُمَا الْقَتْلُ وَالسَّرِقَةُ وَوَاحِدَةٌ فِي الرِّجْلَيْنِ وَهِيَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ الْوَاحِدُ مِنَ اثْنَيْنِ وَالْعَشَرَةُ مِنْ عِشْرِينَ

تمام گناہوں سے واجب ہے امت کے اجماع سے اور تحقیق ذکر کیا اللہ پاک اور بلند نے توبہ کرنے والوں کا کئی جگہوں میں نہ کہ ایک جگہہ میں فرمایا اللہ عز وجل نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو پس اللہ نے بیان کیا ہے کہ وہ انکو دوست رکھتا ہے واسطے انکی توبہ کرنے اور انکو پاک رہنے کی گناہوں سے جو دور ڈالنے والے ہیں اللہ عز وجل سے اور فرمایا ایک اور جگہہ میں توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں تعریف کرنیوالے ہیں پھرنیوالے ہیں رکوع کرنیوالے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں حکم کرنیوالے ساتھ بھلائی کے اور منع کرنیوالے ہیں نامعقول سے اور نگاہ رکھنے والے ہیں حدوں اللہ کی کو اور بشارت دے ایمان والوں کو پس اللہ نے بیان کیا اسم معلوم کو یعنے تائبوں کو پھر انکا وصف کیا ان صفتوں پسندیدہ سے پس معلوم ہوا کہ تحقیق توبہ کرنیوالا گناہوں سے وہ ہے جسکی یہ صفت ہو پس جب وہ ان صفتوں سے موصوف ہوا تو مستحق ہوگا بشارت کا اور ایمان کا ساتھ اللہ کے قول کے اور بشارت دے مومنوں کو

فصل اور وہ گناہ جنسے توبہ کرنی وارد ہوئی ہے کبیرہ اور صغیرہ ہیں لیکن کبیرہ گناہ پس تحقیق اختلاف کیا ہے انمیں علماء نے پس بعض انمیں سے وہ ہے جو کہتا ہے وہ کبیرہ گناہ تین ہیں اور بعض نے کہا چار ہیں اور بعض نے کہا سات ہیں اور بعض نے کہا نو ہیں اور بعض نے کہا گیارہ ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو جب پہونچتا قول حضرت ابن عمر کا کبیرہ گناہ سات ہیں تو کہا کرتے وہ ستر تک انمیں سے بہت نزدیک سات تک ہیں اور کہا کرتے تھے ہر ایک جس سے اللہ تعالی نے منع کیا پس وہ کبیرہ گناہ ہے اور بعض نے کہا کہ تحقیق وہ پوشیدہ ہیں نہیں معلوم گنتی انکی جیسے لیلۃ القدر اور جمعہ کے دن کی گھڑی تو کہ بڑی ہو کوشش لوگوں کی اسکو ڈھونڈنے میں پس اسیطرح ہیں کبیرہ گناہ تو کہ سخت ہو ڈرنا لوگوں کا سب گناہوں کو ترک کرنے میں اور بعض نے کہا ہر ایک گناہ جسپر ڈرسنایا اللہ تعالی نے دوزخ کا پس وہ کبیرہ ہے اور بعض نے کہا ہر ایک گناہ جو واجب کرے حد کو دنیا میں پس وہ کبیرہ ہے اور تحقیق جمع کیا ہے انکو اللہ عز وجل کے بعض علماء نے پس کہا وہ سترہ گناہ ہیں چار ہیں دلمیں اور وہ شرک کرنا ہے ساتھ اللہ تعالی کے اور مداومت کرنی اللہ کے گناہ پر اور ناامید ہونا اللہ تعالی کی رحمت سے اور بیخوف ہونا اللہ کے استدراج سے اور چار ہیں زبان میں اور وہ ہے جھوٹی گواہی اور تہمت دینی نیک مرد کو اور جھوٹی قسم اور وہ یہ ہے کہ جس سے حق کیا جاوے باطل اور باطل کیا جاوے حق یا جس سے کاٹا جاوے مال مسلمان مرد کا باطل سے اگرچہ ایک مسواک ہی پیلو کی ہو اور جادو اور تین ہیں پیٹ میں اور وہ ہے پینا شراب کا اور نشہ کرنیوالی ہر ایک شراب میں اور کھانا مال یتیم کا ظلم سے اور کھانا بیاج کا جب وہ اسکو جانتا ہو اور دو گناہ ہیں شرمگاہ میں اور وہ زنا اور لونڈے بازی ہے اور دو گناہ دونو ہاتھوں میں ہیں اور وہ قتل اور چوری ہے اور ایک

والیمین من الباقیات وواحد فی جمیع الجسد وهی عقوق
الوالدین وهو ان لا تبر قسمهما اذا اقسما علیک وان
تضربهما اذا سباک وان لا تعطیهما اذا سالاک وان
لا تطعمهما اذا جاعا واستطعماک **فصل** واما الصغائر
فاکثر من ان تحصی ولا سبیل الی تحقیق معرفتها وبیان
حصرها لکنا نعلم ذلک بشواهد الشرع وانوار البصائر
فان مقصود الشرع سیاق القلب وقربه وجواره الی
الله عز وجل بترک الذنوب کما قال تعالی وذروا ظاهر
الاثم وباطنه ومنها النظر الی مستحسن والقبلة له و
المضاجعة معه من غیر جماع والسب لاخیه المسلم
والشتم له دون القذف والضرب له والغیبة والنمیمة
والکذب وغیر ذلک مما یطول شرحه فاذا تاب المؤمن
من الکبائر اندرجت الصغائر فی ضمنها لقوله تعالی
ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نکفر عنکم سیئاتکم الآیة
ولکن لا یطمع نفسه فی ذلک بل یجتهد فی التوبة
عن جمیع الذنوب کبیرها وصغیرها کما قال الشاعر
خل الذنوب کبیرها وصغیرها فهو التقی لمن استقام وشقی
واصنع کماش فوق ارض الشوک یسئل ما خلا حتی
یحاذر ما یری لا تحقرن صغیرة فی نفسها ان الجبال
من الحصی تحقرا وعن انس بن مالک رض انه قال نزل
رسول الله صلی الله علیه وسلم بواد واصحابه لیس
فیه حطب ولا شیء یرونه فامرهم ان یحتطبوا فقالوا
یا رسول الله ما نری حطبا قال لا تحقروا شیئا تاخذونه
فجعل الرجل یجمع الشیء بعضه الی بعض حتی جمعوا
سوادا عظیما فقال لاصحابه الا ترون هکذا تکون
المحقرات من خیر وشر حتی الذنب الصغیر الی الصغیر
والکبیر الی الکبیر والخیر الی الخیر والشر الی الشر و
قیل ان الذنب اذا صغر عند العبد عظم عند الله تعالی
فاذا استعظمه العبد صغر عند الله تعالی فانما

اور یہ کہ وہ سو ہے اور ایک گناہ سارے بدن میں اور وہ نافرمانی ہے ماں باپ کی اور وہ
یہ ہے کہ تو نہ سچا کرے اونکی قسم کو جب وہ تجھے قسم کہا دیں اور یہ کہ تو انکو مارے جب وے تجھے
گالی دیں اور یہ کہ تو انکو نہ دیوے جب وہ تجھ سے مانگیں اور یہ کہ تو انکو کہانا
نہ کہلاوے جب وہ بہوکے ہوں اور تجھ سے کہانا مانگیں۔ **فصل** و لیکن صغیرہ گناہ
پس بہت ہیں اس سے کہ گنے جاویں اور نہیں کوئی راستہ طرف تحقیق کرنے اونکی
پہچان کے اور بیان کرنے کے اونکی گنتی کے لیکن تحقیق ہم جانتے ہیں انکو شریعت
کے گواہوں اور دلوں کی آنکھوں کے نور سے کیونکہ شریعت کا مقصود چلانا دل کا اور
اسکا نزدیک کرنا اور اسکا پڑوسی کرنا طرف اللہ عزوجل کی ہے ساتھ ترک کرنے گناہوں کے
جیسے فرمایا اللہ تعالی نے اور چھوڑ دو ظاہر گناہ اور باطن کا اور ان میں سے ہے نظر کرنی
طرف خوبصورت عورت یا امرد کے اور اسکو بوسہ دینا اور اسکے ساتھ لیٹنا سوا جماع کے اور گالی دینی بہائی مسلمان کو
اور اسکو گالی دینی سوا تہمت کے اور اسکو مارنا اور غیبت کرنی اور چغلی کرنی اور جہوٹ بولنا
اور سوا انکے جنکی شرح کرنے سے طول ہوتا ہے پس جب مومن توبہ کرتا ہے کبیرہ گناہوں
سے تو آجاتے ہیں صغیرہ گناہ اونکے ضمن میں بدلیل فرمودہ اللہ تعالی کے اگر بچو گے
تم بڑے گناہوں سے جو منع کیے جاتے ہو اس سے دور کر دینگے ہم تم سے برائیاں تمہاری
آخر آیت تک ولیکن نہ طمع دیوے اپنے نفس کو اوس میں بلکہ کوشش کرے توبہ کرنے میں سب گناہوں سے
کبیروں اور صغیروں سے جیسے کہا ہے شاعر نے چھوڑ دے گناہوں کو انکے بڑے اور
چھوٹوں کو پس یہی ہے پرہیزگاری اور ہوجا چلنے والے کیطرح زمین پر کانٹوں والی
کے کہ بچتا ہے اوس سے جو دیکھتا ہے تو مت حقیر جان چھوٹے گناہ کو تحقیق پہاڑ بھی
کنکروں سے ہیں تو مت حقیر جان اور روایت ہے انس بن مالک رض سے کہ کہا اترے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں آپ اور آپکے اصحاب جسمیں کوئی لکڑی نہ تھی
اور نہ کوئی چیز تھی جسکو وہ دیکھیں پس آپنے انکو حکم کیا کہ لکڑیاں جمع کریں پس
اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کوئی لکڑی نہیں دیکھتے فرمایا تو مت حقیر جانو
جس چیز کو پاؤ پس شروع ہوا ایک مرد جمع کرتا ہر چیز کو بعض اوسکا طرف
بعض کی یہانتک کہ اونہوں نے جمع کرلیا ایک بڑا ڈھیر پس آپنے فرمایا کیا تم
نہیں دیکھتے ہو اسیطرح ہوتی ہیں حقیر جانی گئی چیزیں بہلائی اور برائی سے
یہانتک کہ چھوٹا گناہ جمع کیا جاتا ہے چھوٹے گناہ کیطرف اور بڑا گناہ بڑے گناہ کیطرف
اور نیکی نیکی کی طرف اور برائی برائی کیطرف اور بعض نے کہا تحقیق گناہ جب چھوٹا
ہو نزدیک بندے کے تو بڑا ہوتا ہے نزدیک اللہ کے پس جب بڑا جانتا ہے
اوسکو بندہ تو چھوٹا ہوتا ہے پاس اللہ تعالے کے کیونکہ تحقیق

يستعظم الذنب الصغير العبد المؤمن لعظم ايمانه وسمو
معرفته كما جاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال المؤمن يرى ذنبه كالجبل فوقه يخاف ان يقع عليه
والمنافق يرى ذنبه كذباب طار على انفه فاطاره وقال
بعضهم الذنب الذي لا يغفر قول الرجل ليت كل شيء
عملته مثل هذا وهذا من نقصان ايمانه وضعف معرفته
وقلة علمه بجلال الله عز وجل ولو كان عنده علم بذلك
لرأى الصغير كبيرا والحقير عظيما كما اوحى الله تعالى الى
بعض انبيائه لا تنظر الى قلة الهدية وانظر الى عظم مهديها
ولا تنظر الى صغر الخطيئة وانظر الى كبرياء من واجهته
بها ولهذا قال من جلت رتبته وعظمت منزلته عند الله
عز وجل فلا صغيرة بل كل مخالفة لله تعالى فهي كبيرة
وقال بعض الصحابة لاصحابه من التابعين انكم لتعملون
اعمالا هي ادق في اعينكم من الشعر كنا نعدها على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم من الموبقات فانما قال
ذلك لقربهم من الرسول صلى الله عليه وسلم ومن الله
جل جلاله فيعظم من العالم ما لم يعظم من الجاهل ويتجاوز
عن العامي ما لا يتجاوز عن العارف على قدر رتبته فما من
التفاوت في العلم والمعرفة والمنزلة فالتوبة فرض عين
في حق كل شخص لا يتصور ان يستغني عنها احد من البشر
لانه لا يخلو عن معصية بالجوارح فان خلا عنها فلا يخلو
عن الهم بالذنوب بالقلب وان خلا عن ذلك فلا يخلو
من وسواس الشيطان بايراد الخواطر المتفرقة الذاهلة
عن ذكر الله تعالى فان خلا عنها
فلا يخلو عن غفلة وتقصير في العلم
بالله عز وجل بصفاته و
افعاله كل ذلك على قدر
منازل المؤمنين في احوالهم و
مقاماتهم فلكل حال

برا جانتا ہے گناہ چھوٹی کو بندہ مومن بسبب انکے ایمان کی بڑی ہونی اور اپنی معرفت
کے زیادہ ہونے کے جیسے آیا ہے حدیث میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق مومن
دیکھتا ہے اپنے گناہ کو پہاڑ کیطرح اپنے اوپر ڈرتا ہے اس سے کہ وہ گر پڑے اسپر اور منافق
دیکھتا ہے اپنے گناہ کو جیسے مکھی اڑنیوالی اوسکی ناک پر پس اڑا دیا اوسکو اور کہا اونکو
بعض نے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا مرد کا کہنا ہے کاشکے جو چیز بنے کی ہے انکی
طرح ہوتی اور یہ اوسکے ایمان کی نقصان اور اوسکی معرفت کی ضعف اور اوسکو علم
کے کم ہونے سے ساتھ بزرگی اللہ عز وجل کی ہے اور . . . . . .
. . . . اور اگر ہوتا اوسکی
پاس علم اس بزرگی کا تو البتہ دیکھتا چھوٹی کو بڑا اور حقیر کو بزرگ جیسے وحی کی اللہ تعالی
نے بعض کیطرف اپنی پیغمبروں میں سے مت دیکھہ ہدیہ کی تھوڑی ہونے کیطرف اور دیکھہ بھیجنے والے
کی بزرگی کیطرف اور مت دیکھہ گناہ کی چھوٹی ہونے کیطرف اور دیکھہ اوسکی بزرگی کیطرف
جسکے سامنے تونے ہونا ہے اوسکو لیکر اور اسیواسطے کہا ہے کہ جسکا رتبہ بزرگ ہوا اور جسکا درجہ بڑا
ہوا پاس اللہ عز وجل کی تو اوسکے نزدیک صغیرہ گناہ نہیں ہے بلکہ ہر ایک مخالفت اللہ تعالی کی پس
وہ ہی کبیرہ گناہ ہے اور کہا بعض صحابہ نے اپنے اصحاب سے تابعین میں سے تحقیق تم البتہ کرتے ہو کام
وہ بہت باریک ہیں تمہاری آنکھوں میں بال سے ہم اونہیں گنتے تھے حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی زمانے میں ہلاک کرنیوالی کاموں سے پس سوا اسکے نہیں کہ کہی یہ بات اس صحابی
نے واسطے اپنے نزدیک ہونے کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ
عز وجل سے پس گناہ برا سمجھا جاتا ہے عالم سے جتنا نہیں برا سمجھا جاتا جاہل سے اور
درگذر کیجاتی ہے عامی سے جتنی نہیں درگذر کیجاتی عارف سے اسقدر پر کہ اون دونوں
کے درمیان ہے فرق سے علم اور معرفت اور درجہ میں پس توبہ فرض عین ہے ہر ایک شخص
کے حق میں ممکن نہیں ہے یہ کہ بے پروا ہووے اوس سے کوئی آدمیوں میں سے کیونکہ نہیں ہے
خالی اعضا گناہوں کے سے دل میں اور اگر خالی ہووے اوس سے پس نہیں خالی ہوگا
وسوسہ سے شیطان کے ساتھ وارد کرنے خطروں پریشان غافل کرنیوالوں کی یاد
اللہ تعالی سے پس اگر خالی ہووے اوس سے پس خالی ہوگا غفلت اور قصور سے جاننے
میں اللہ عز وجل اور اوسکی صفتوں اور اوسکے کاموں سے یہ ہر ایک مومنوں کے درجوں کے قدر پر
ہے اون کے احوال اور
مقامات میں پس
ہر ایک حال
کیلیے

طَاعَاتٌ وَذُنُوبٌ وَحُدُودٌ وَشُرُوطٌ فَحِفْظُهَا طَاعَةٌ وَ
تَرْكُهَا وَالْغَفْلَةُ عَنْهَا ذَنْبٌ فَيَحْتَاجُ إِلَى تَوْبَةٍ وَهُوَ الرُّجُوعُ عَنِ
التَّعْوِيجِ الَّذِي وُجِدَ إِلَى سُنَنِ الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ الَّذِي
شُرِعَ لَهُ وَمَقَامٍ أُقِيمَ فِيهَا وَمَنْزِلَةٍ مُهِّدَتْ لَهُ فَالْكُلُّ مُفْتَقِرٌ
إِلَى التَّوْبَةِ وَإِنَّمَا يَتَّفِقُونَ وَيَتَفَاوَتُونَ فِي الْمَقَادِيرِ فَتَوْبَةُ الْعَوَامِّ مِنَ
الذُّنُوبِ وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِّ مِنَ الْغَفْلَةِ وَتَوْبَةُ خَاصِّ الْخَاصِّ
مِنْ رُكُونِ الْقَلْبِ إِلَى مَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا قَالَ
ذُو النُّونِ الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَوْبَةُ الْعَوَامِّ مِنَ الذُّنُوبِ وَتَوْبَةُ
الْخَوَاصِّ مِنَ الْغَفْلَةِ وَكَمَا قَالَ أَبُو الْحَسَنِ النُّورِيُّ التَّوْبَةُ
أَنْ تَتُوبَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَشَتَّانَ بَيْنَ
تَائِبٍ يَتُوبُ مِنَ الزَّلَّاتِ وَتَائِبٍ يَتُوبُ مِنَ الْغَفَلَاتِ وَتَائِبٍ
يَتُوبُ مِنْ رُؤْيَةِ الْحَسَنَاتِ وَتَائِبٍ يَتُوبُ مِنْ طُمَأْنِينَةِ الْقَلْبِ
إِلَى غَيْرِ خَالِقِ الْبَرِيَّاتِ فَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَسْتَغْنُوا
عَنِ التَّوْبَةِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَآدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَمَّا أَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا تَطَايَرَتِ الْحُلَلُ عَنْ جَسَدِهِ
وَبَدَتْ عَوْرَتُهُ وَبَقِيَ التَّاجُ وَالْإِكْلِيلُ عَلَى رَأْسِهِ فَاسْتَحْيَى
أَنْ يَرْتَفِعَا عَنْهُ فَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ التَّاجَ
عَنْ رَأْسِهِ وَالْإِكْلِيلَ عَنْ جَبِينِهِ وَنُودِيَ هُوَ وَحَوَّاءُ أَنِ
اهْبِطَا مِنْ جِوَارِي فَإِنَّهُ لَا يُجَاوِرُنِي مَنْ عَصَانِي فَالْتَفَتَ
إِلَى حَوَّاءَ بِالْحَيَاءِ وَقَالَ لَهَا هٰذَا أَوَّلُ شُؤْمِ الْمَعْصِيَةِ
أُخْرِجْنَا مِنْ جِوَارِ الْحَبِيبِ فَأُحْوِجْنَا إِلَى التَّوْبَةِ وَالتَّضَرُّعِ
وَالْافْتِقَارِ وَالْاسْتِكَانَةِ وَالذِّلَّةِ مِنْ بَعْدِ عَيْشٍ قَارٍّ وَظِلِّ
الْمُلْكِ الْعَظِيمِ وَالْفَضْلِ الْكَبِيرِ وَالْعِزِّ وَالدَّلَالِ وَارْتِفَاعِ
الْمَنْزِلَةِ فِي أَشْرَفِ الْأَمْكِنَةِ وَأَطْهَرِهَا ..... وَأَمْنِهَا
وَأَقْرَبِهَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَلَوِ اسْتَغْنَى أَحَدٌ عَنِ التَّوْبَةِ وَ
أَمِنَ مِنَ الْعَدُوِّ وَشُؤْمِ النَّفْسِ وَوَسْوَاسِ الشَّيْطَانِ
وَمَكَائِدِهِ وَاغْتَرَّ بِشَرَفِ الْمَكَانِ وَطَهَارَتِهِ وَالْقُرْبِ

عبادتیں اور گناہ اور حدیں اور شرطیں ہیں پس اونکا نگاہ رکہنا عبادت ہے
اور اونکا ترک کرنا اور غفلت کرنی اون سے گناہ ہے پس وہ محتاج ہوتا ہے توبہ کیطرف
اور وہ رجوع کرنا ہے اوس کجی سے کہ پائی گئی طرف طریقوں راستے سیدہے کی جو اوسکے
لیئے شریعت بنایا گیا ہے اور ہمقام کیطرف جسمیں وہ کہڑا کیا گیا ہے اور اوس
منزل کیطرف جو اوسکے لیئے بچہائی گئی ہے پس ہر ایک محتاج ہے توبہ کیطرف اور سوا
اسکے نہیں کہ وہ فرق رکہتے ہیں مقداروں میں پس عوام کی توبہ گناہوں سے ہے اور
خاصوں کی توبہ غفلت سے اور توبہ خاص الخاص کی دل کے جہکنے سے ہے طرف
ما سوا اللہ عزوجل کے جیسے کہا ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے عامیوں کی توبہ
گناہوں سے ہے اور توبہ خاصوں کی غفلت سے اور جیسے کہا ابو الحسن نوری نے
توبہ یہ ہے کہ تو رجوع کرے ہر ایک چیز سے اللہ عزوجل کے سوا سے پس فرق ہے
درمیان توبہ کرنیوالے کی توبہ کرتا ہے غلطیوں سے اور اس توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا
ہے غفلتوں سے اور اس توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا ہے دیکہنے سے نیکیوں کے
اور اس توبہ کرنیوالے کے کہ توبہ کرتا ہے دل کے آرام پکڑنے سے طرف غیر پیدا
کرنیوالے کے مخلوقات سے پس حضرت انبیا علیہم السلام نہیں بے پرواہ ہوئے توبہ
کیا تو نہیں دیکہتا اوس روایت کی طرف کہ کیگئی حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا البتہ ڈہانپا جاتا ہے میرے دل پر اور تحقیق میں
البتہ بخشش مانگتا ہوں اللہ عزوجل سے ہر دن اور رات میں ستر بار اور حضرت
آدم علیہ السلام نے جب کہالیا منع کیئے ہوئے درخت سے اور اڑگئے کپڑے بہشتی آپکے
بدن پر سے اور ظاہر ہوگئی آپ کی شرمگاہ اور باقی رہ گیا تاج اور اکلیل آپکے
سر پر پس آپنے حیا کیا اس سے کہ وہ دونوں اُٹھائے جاویں پس آئے آپکے پاس
حضرت جبرئیل پس لیلیا تاج اونکے سر سے اور اکلیل اونکی پیشانی سے اور پکارے گئے وہ اور حوا
یہ کہ تم دونوں اترجاؤ میری پڑوس سے کیونکہ میرے پڑوس نہیں رہتا جو میری نافرمانی کرتا ہے
پس نگاہ کی حضرت آدم نے حضرت حوا کیطرف شرمندگی سے اور کہا اس سے یہ پہلی شامت
گناہ کی ہے کہ ہم نکالے گئے دوست کے پڑوس سے پس ہم محتاج کیئے گئے طرف توبہ اور
عاجزی اور زاری اور مسکینی ظاہر کرنے اور خواری کے بعد عیش ٹہنڈی کے اور
اس بادشاہی بڑی اور فضل بڑے کے اور عزت اور ناز اور بلندی مرتبہ کے بڑی بزرگ
جگہ میں سب جگہوں سے اور اونکی بڑی پاک اور بڑی بیخوف اور بہت نزدیک جگہ سے
طرف اللہ تعالی کے پس اگر بے پرواہ ہوتا کوئی توبہ سے اور بیخوف ہوتا دشمن سے
اور نفس کی شامت اور شیطان کے وسواس اور اسکے فریبوں سے اور مغرور ہوتا جگہ کی بزرگی اور
اپنے پاک ہونے اور نزدیک ہونے سے

کی حالت میں ہی کہ وہ پہلا مرتبہ ہے (سلوک طریق حق کا) اور پیروی کر امر کی ولایت کی حالت اور ہوی کے وجود کے فرد ہونے کی حالت میں اور اسکا اسم تجرید و تفرید ہے اور یہ دوسرا مرتبہ ہے طریق حق کا اور جوش ہو فضل الٰہی کے ساتھ اور ...

إلى الله ودنو منزلته لكان ذلك حقيقا بآدم عليه السلام
فلم يستغن عن التوبة حتى تاب الله عليه لتوبته عز وجل
فتلقى آدم من ربه كلمات فتاب عليه إنه هو التواب
الرحيم روي عن الحسن بن علي أنه قال لما تاب الله على
آدم عليه السلام هنأته الملائكة فهبط جبرئيل عليه السلام
وميكائيل وإسرافيل عليهما السلام فقالوا يا آدم قرت
عيناك بتوبة الله عليك فقال آدم يا جبرئيل فإن كان
بعد هذه التوبة سؤال فأين مقامي فأوحى الله إليه
يا آدم ورثت ذريتك التعب والنصب وورثتهم التوبة
فمن دعاني منهم لبيته كما لبيتك ومن سألني منهم المغفرة
لم أبخل عليه فإني قريب مجيب يا آدم وأحشر التائبين
من الذنوب في الجنة وأخرجهم من قبورهم فرحين
ضاحكين مستبشرين ودعاؤهم مستجاب وكذلك
نوح النبي صلى الله عليه وسلم الذي أغرق الله [illegible]
[illegible] المشرق والمغرب [illegible]
إياه [illegible] عليهم لذلك وهو آدم الثاني في
الخلق [illegible]
[illegible] من الناس [illegible]
سام وحام ويافث [illegible] ذلك المنزلة
قال رب إني أعوذ بك أن أسألك ما ليس لي به علم وإن
لا تغفر لي وترحمني أكن من الخاسرين وإبراهيم الخليل مع
جلالة قدره واصطفاء الله له بخلته وجعله أبا الأنبياء
والمرسلين كما روي أنه أخرج من ولده وولد ولده
أربعة آلاف نبي عليه وعليهم السلام قال الله تعالى
وجعلنا ذريته هم الباقين حتى نبينا محمد صلى الله عليه وسلم
من ولده وموسى وعيسى وداود وسليمان عليهم السلام
وغيرهم لم يستغنوا عن التوبة والاستكانة والافتقار إلى
الله عز وجل فقال الذي خلقني فهو يهدين والذي
هو يطعمني ويسقين وإذا مرضت فهو يشفين والذي يميتني

طرف اللہ تعالی کی اور اپنے مرتبہ کی نزدیکی سے البتہ یہ لائق تھا ساتھ حضرت آدم
علیہ السلام کے کہ اپنی توبہ سے [illegible] یہانتک کہ توبہ قبول کی اللہ نے اونکی بسبب توبہ
اللہ عز وجل کی پس سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے پس توبہ قبول کی اللہ نے اوسپر
بیشک وہی ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے اور روایت کیگئی ہے حسن بن علی سے کہ کہا
جب توبہ قبول کی اللہ نے آدم علیہ السلام پر تو مبارکباد دی انکو فرشتوں نے
پس اوترے حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل اور حضرت اسرافیل علیہما السلام
پس کہا اے آدم تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اللہ کی توبہ قبول کرنے سے تجھپر
پس کہا حضرت آدم نے اے جبرئیل پس اگر ہے بعد اس توبہ کے سوال پس کہاں ہوگی
میری جگہ پس وحی کی اللہ تعالے نے اے آدم تونے ورثہ دیا اپنی اولاد کو تکلیف
اور مشقت کا اور تونے ورثہ دیا انکو توبہ کا بھی پس جو کوئی پکاریگا مجھکو ان
میں سے تو میں اسکو قبول کرونگا جیسے مینے تجھے قبول کیا ہے اور جو کوئی
مجھسے مانگیگا انمیں سے بخشش تو میں بخل نہ کرونگا اوسپر پس تحقیق میں قریب
ہوں قبول کرنیوالا اے آدم اور میں اکٹھا کرونگا گناہوں سے توبہ کرنیوالوں کو بہشت
میں اور انکو نکالونگا اونکی قبروں سے خوشحال ہنستے خوش اور اونکی دعا قبول کیگئی ہے
اور اسیطرح حضرت نوح نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں [illegible] غرق کر دیا اللہ تعالی نے مشرق
اور مغرب والوں کو [illegible] اور آبرو پر غیرت کرنے سے اور بسبب اونکی [illegible]
[illegible] بسبب اسکے کہ حضرت نوح کی [illegible]
[illegible]
[illegible] باوجود اس مرتبہ کے حضرت نوح نے عرض کیا اے میرے پروردگار تحقیق
میں پناہ لیتا ہوں تیری اس سے کہ تجھسے میں سوال کروں جسکا مجھکو علم نہو اور اگر تو مجھکو نہ بخشیگا
اور رحم نہ فرمائیگا تو میں نقصان پانیوالوں میں سے ہوجاونگا اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ
باوجود اپنے مرتبہ کی بزرگی کے اور اللہ کے اسکو پسند کرنیکے اپنی دوستی کیلیئے اور انکو
کرنے کیلیئے نبیوں اور مرسلوں کا باپ جیسے روایت کیگئی ہے کہ تحقیق پیدا کیگئی اونکی
اولاد سے اور اون کی اولاد کی اولاد سے چار ہزار پیغمبر آپ پر اور اون سب پر سلام ہو
فرمایا اللہ تعالی نے اور کیا ہمنے اوسکی اولاد کو باقی رہنے والی یہانتک کہ ہمارے نبی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکی اولاد میں سے ہیں اور حضرت موسی اور عیسی اور داؤد اور سلیمان
علیہم السلام وغیرہم بھی نہیں بے پروا ہوئے توبہ سے اور عاجزی ظاہر کرنے اور محتاج ہونے سے طرف
اللہ عز وجل کی پس کہا وہ شخص کہ جس نے پیدا کیا مجھکو پھر وہی راہ دکھاتا ہے مجھکو اور وہ جو
کھلاتا ہے مجھکو اور پلاتا ہے مجھکو اور جب بیمار ہوتا ہوں پس وہی ......

ثُمَّ يُحْيِيْنِ وَالَّذِيْ أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ
الْآيَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ جَلَالَةِ قَدْرِهٖ
وَاصْطِفَاءِ اللّٰهِ لَهٗ لِلرِّسَالَةِ وَالْكَلَامِ وَاصْطِنَاعِهٖ لِنَفْسِهٖ وَ
اِلْقَائِهِ الْمَحَبَّةَ عَلَيْهِ وَتَائِيْدِهٖ لَهٗ بِالْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ مِنَ الْيَدِ
وَالْعَصَا وَالْاٰيَاتِ التِّسْعِ وَالْأَشْيَاءِ الَّتِيْ كَانَتْ لَهٗ فِي التِّيْهِ مِنْ
عَمُوْدِ النُّوْرِ بِاللَّيْلِ وَالْمَنِّ وَالسَّلْوٰى وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ
لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهٗ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِأَخِيْ وَ
أَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ وَدَاؤُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ جَلَالَةِ قَدْرِهٖ وَاِعْطَاءِ اللّٰهِ لَهٗ ذٰلِكَ الْمُلْكَ
الْعَظِيْمَ كَانَ حُرَّاسُهٗ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِيْنَ أَلْفَ حَارِسٍ وَكَانَ
إِذَا قَرَأَ الزَّبُوْرَ اصْطَفَّتِ الطَّيْرُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَقَفَ الْمَاءُ
عَنْ جَرَيَانِهٖ وَحِدَّتِهٖ وَاصْطَفَّتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ حَوْلَهٗ وَ
السِّبَاعُ وَالْهَوَامُّ كَذٰلِكَ لَا يُؤْذِيْ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتُسَبِّحُ
الْجِبَالُ بِتَسْبِيْحِهٖ وَأُلِيْنَ لَهُ الْحَدِيْدُ لِرِزْقِهٖ اِجْلَالًا
لِقَدْرِهٖ وَصِيَانَةً لِأَمْرِهٖ فَبَكٰى أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَهُوَ سَاجِدٌ
حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ مِنْ دُمُوْعِهٖ فَرَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَابَ
عَلَيْهِ حَتّٰى قَالَ عَزَّوَجَلَّ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَإِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا
لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاؤُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَعَ
مُلْكِهِ الْعَظِيْمِ وَرِيْحِهِ الْمُسَخَّرَةِ لَهٗ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا
شَهْرٌ وَالْمُلْكِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ لَمَّا عُوْقِبَ عَلٰى خَطِيْئَتِهٖ
مِنْ أَجْلِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عُبِدَ فِيْ دَارِهٖ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ عِلْمِهٖ
فَسُلِبَ مُلْكُهٗ مِنْهُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَهَرَبَ تَائِهًا عَلٰى وَجْهِهٖ وَ
كَانَ يَسْأَلُ بِكَفَّيْهِ فَلَا يُطْعَمُ فَإِذَا قَالَ أَطْعِمُوْنِيْ فَإِنِّيْ سُلَيْمَانُ
بْنُ دَاؤُدَ شُجَّ رَأْسُهٗ وَضُرِبَ وَأُهِيْنَ وَكُذِّبَ وَلَقَدِ اسْتَطْعَمَ
يَوْمًا مِنْ بَيْتٍ فَطُرِدَ وَبَزَقَتِ امْرَأَةٌ عَلٰى وَجْهِهٖ وَرُوِيَ أَنَّهٗ
ذَاتَ يَوْمٍ أَخْرَجَتْ عَجُوْزٌ جَرَّةً فِيْهَا بَوْلٌ وَصَبَّتْهُ عَلٰى
رَأْسِهٖ فَبَقِيَ فِي الذُّلِّ عَلٰى ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ أَخْرَجَ اللّٰهُ لَهٗ خَاتَمَهٗ
مِنْ بَطْنِ حُوْتٍ فَلَبِسَهٗ حِيْنَ انْتَهَتِ الْأَرْبَعُوْنَ يَوْمًا مِنْ

پہر جلا ویگا مجھکو اور وہ شخص کہ امید رکہتا ہوں میں یہ کہ بخشیگا خطا میری قیامت کے دن
آخر آیت تک اور فرمودہ اللہ عزوجل کا اونکہا ہمکو طریق عبادت ہماری کی اور پہر آ ہم پر
تحقیق تو ہی تو پہر آنیوالا مہربان اور حضرت موسے علیہ السلام باوجود اپنے مرتبہ کی بزرگی اور
اللہ کے اوسکو پسند کرنیکی اپنی پیغمبری اور کلام اور اپنی ذات کے لیئے دستاویز پسند کرنے کے اور
اوسپر محبت ڈالنے کے اور باوجود اللہ کی قوت دینے کے اوسکو غالب معجزوں سے جیسے سفید ہاتہ
اور عصا اور نو آتیں اور اور چیزیں کہ تہیں اوسکے لیئے جنگل میں جیسے نور کا ستون رات
کو اور من اور سلوی وغیرہ اون معجزوں سے کہ نہ تہے واسطے کسی پیغمبر کے اوسنے پہلے پیغمبروں
میں سے کہتے تہے ای میرے پروردگار بخش مجھکو اور میرے بہای کو اور داخل کر ہمکو
اپنی رحمت میں اور تو بہتر رحم کرنیوالوں سے اور حضرت داؤد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
باوجود اپنے مرتبہ کی بزرگی کے اور باوجود اللہ کے اوسکو بڑا ملک دینے کے تہے اوسکے پاسبان
تینتیس ہزار اور جب آپ پڑہا کرتے تہے زبور کو تو صف باندہ لیتے تہے جانور آپکے
سر پر اور ٹہیر جاتا پانی اپنے بہنے سے اور تیزی سے اور صف باندہ لیتے تہے آدمی
اور جن آپکے گرد اور درندے اور گزندے بہی اسیطرح نہ ایذا دیتا اونکا بعض بعض کو
اور تسبیح کہتے تہے پہاڑ آپکی تسبیح کے ساتھ اور نرم کیا گیا آپ کے لیئے لوہا آپ کی روزی
کے واسطے آپکے مرتبہ کی بزرگی اور آپ کے کام کی نگہبانی کو پس وہ روتے رہے
چالیس دن سجدے میں یہانتک کہ گہانس اُگ آیا اونکے آنسووں سے پس رحمت
فرمائی آپ پر اللہ تعالی نے اور توبہ قبول کی آپ پر یہانتک کہ فرمایا اللہ عزوجل نے
پس ہمنے بخشا اوسکو واسطے یہ اور تحقیق اوسکے واسطے نزدیک ہمارے مرتبہ ہے نزدیکی کا اور
اچھی جگہ پہر جانے کی اور حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام باوجود اپنی بادشاہی
بڑی کے اور باوجود آپ کے لیئے ہوا تابع ہونے کے اوسکی صبح کی سیر ایک مہینا تہا اور
اسکی شام کی سیر ایک مہینہ تہا اور باوجود ایسی بادشاہی کے کہ نہیں لائق کسی کو آپکے
بعد جب عذاب کیے گئے اون کے اوس گناہ پر کہ بسبب تصویر کے تہا کہ پوجی گئی اونکے
گہر میں چالیس دن تک بغیر معلوم ہونے کے اونکو پس چہینی گئی بادشاہی اونکی
چالیس دن پس بہاگ گئے حیران اپنے طریق پر اور وہ اپنے دونو ہاتہوں سے مانگتے
تہے پس کہانا نہ کہلائے جاتے پس جب کہتے مجہے کہانا کہلاؤ میں سلیمان بن داؤد ہوں
تو اونکا سر پہوڑا جاتا اور پیٹے جاتے اور اہانت کیئے جاتے اور جہٹلائے جاتے اور
تحقیق کہانا مانگا ایک دن ایک گہر سے پس ہانک دیئے گئے اور تہوک دیا ایک عورت نے آپکے منہ
پر اور روایت کیگئی ہے کہ تحقیق ایکدن نکالا ایک عورت نے ایک کوزہ جسمیں بول تہا
اور ڈالدیا اوسکو آپکے سر پر پس رہے آپ خواری میں اسی حال پر یہانتک کہ نکالی اللہ تعالی نے
آپکے لیئے انگوٹہی مچہلی کے پیٹ سے پس آپنے اوسکو پہن لیا جب پوری ہوچکی چالیس دن

پس جب اوسنے کام کیا زبان کو خدا کی شکایت کرنے سے بند کیا اور تقدیر الٰہی سے راضی ہوا (اگرچہ قضا و قدر بہتر تیری طبع کے موافق ہو جیسے فتح و غنی) اگر تجھکو خدا تیری زندگی خوش اور با لذت اور بادشاہی اور اگرچہ (قضا و قدر) تیری طبع کے مخالف (جیسے فقر و فاقہ) بچا دے گا تجھکو اللہ تعالی

أَيَّامَ الْعُقُوبَةِ فَبَادَرَتِ الطَّيْرُ حِينَئِذٍ فَعَكَفَتْ عَلَيْهِ وَجَاءَتِ
الْجِنُّ وَالشَّيَاطِينُ وَالْوُحُوشُ فَاجْتَمَعَتْ حَوْلَهُ فَلَمَّا عَرَفَهُ
الَّذِينَ أَهَانُوهُ وَضَرَبُوهُ اعْتَذَرُوا لَهُ مِمَّا جَرَى مِنْهُمْ إِلَيْهِ مِنَ
الْإِسَاءَةِ فَقَالَ لَا أَلُومُكُمْ فِيمَا صَنَعْتُمْ مِنْ قَبْلُ وَلَا أَحْمَدُكُمُ
الْآنَ فِيمَا تَصْنَعُونَ فَإِنَّ هٰذَا أَمْرٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَلَا بُدَّ لِي مِنْهُ
فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَرَدَّ إِلَيْهِ مُلْكَهُ وَأَكْثَرَ مَوْئِلَهُ وَمَرْجِعَهُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا كَانَ هٰؤُلَاءِ السَّادَاتُ الْكُبَرَاءُ الْقَادَةُ
وُلَاةُ الْخَلْقِ وَالشَّرْعِ وَخُلَفَاءُ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ حَالُهُمْ كَذٰلِكَ
فَمَا حَالُكَ وَاغْتِرَارُكَ يَا مِسْكِينُ وَأَنْتَ فِي دَارِ الْغُرُورِ
فِي أَقْطَاعِ الشَّيَاطِينِ مُحِيطٌ بِكَ جُنُودُ الْأَعْدَاءِ مِنَ الْخَلْقِ
وَالْهَوَاءِ وَالنَّفْسِ وَالشَّهَوَاتِ وَالْإِرَادَاتِ وَالْوَسَاوِسِ
وَتَزْيِينِ الشَّيَاطِينِ وَتَحْسِينِهِمْ وَاغْتَرَرْتَ بِالْعِبَادَاتِ الظَّاهِرَةِ
مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَكَفِّ الْجَوَارِحِ
عَنِ الْمَعَاصِي الظَّاهِرَةِ وَبَاطِنُكَ عَارٍ عَنِ الْعِبَادَاتِ الْبَاطِنَةِ
صِفْرٌ عَنْهَا مِنَ الْوَرَعِ وَالتَّأَنِّي وَالتَّقْوٰى وَالزُّهْدِ وَالصَّبْرِ
وَالرِّضَاءِ وَالْقَنَاعَةِ وَالتَّوَكُّلِ وَالتَّفْوِيضِ وَالْيَقِينِ وَسَلَامَةِ
الصَّدْرِ وَسَخَاوَةِ النَّفْسِ وَرُؤْيَةِ الْمِنَّةِ وَالنِّيَّةِ وَالْإِحْسَانِ
وَحُسْنِ الظَّنِّ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَحُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ وَحُسْنِ الْمَعْرِفَةِ
وَحُسْنِ الطَّاعَةِ وَالصِّدْقِ وَالْإِخْلَاصِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يَطُولُ
شَرْحُهُ بَلْ أَنْتَ مَشْحُونٌ مُمْتَلِئٌ بِأَخْلَاقٍ قَبِيحَةٍ وَأُمَّهَاتِ
الذُّنُوبِ الَّتِي مِنْهَا يَتَفَرَّعُ كُلُّ مِحْنَةٍ وَدَاهِيَةٍ وَكُلُّ بَلِيَّةٍ
مُهْلِكَةٍ مُوبِقَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ خَوْفِ الْفَقْرِ وَالتَّسَخُّطِ
لِقَدَرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاِعْتِرَاضِ عَلَيْهِ فِي قَضَائِهِ فِي خَلْقِهِ
وَالتُّهْمَةِ لَهُ فِي ذٰلِكَ وَالشَّكِّ فِي وَعْدِهِ وَالْغِلِّ وَالْحِقْدِ
وَالْحَسَدِ وَالْغِشِّ وَطَلَبِ الْعُلُوِّ وَالْمَنْزِلَةِ وَحُبِّ الثَّنَاءِ وَالْمَحْمَدَةِ
وَحُبِّ الْجَاهِ فِي الدُّنْيَا وَالرِّضَاءِ بِهَا وَالطُّمَأْنِينَةِ إِلَيْهَا وَ
التَّكَبُّرِ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ وَالتَّعَظُّمِ عَلَيْهِمْ وَالشَّمْخِ بِالْأَنْفِ كَمَا قَالَ
تَعَالٰى وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ وَالْغَضَبِ
وَالْحَمِيَّةِ وَالْأَنَفَةِ وَحُبِّ الرِّيَاسَةِ وَالْعَدَاوَةِ وَالْبَغْضَاءِ

عذاب کے دنوں سے پس آگئے جانور اوسیوقت پس کہڑے ہوگئے آپپر اور آگئے جن اور
شیطان اور جنگل کے جانور پس جب پہچانا آپ کو اون لوگوں نے جنہوں نے آپکی اہانت کی
تہی اور آپ کو مارا تہا عذر کرنے لگے آپسے اوس برائی کا جو انسے آپ کیطرف جاری
ہوئی تہی پس آپنے کہا میں تمہیں ملامت نہیں کرتا ہوں اسمیں جو تمنے کیا اوس سے پہلے
اور نہ میں تمہاری تعریف کرتا ہوں اب اسمیں جو تم کرتے ہو کیونکہ یہ ایک امر تہا میرے
رب کے پاس سے نہیں چارہ تہا مجہکو اوس سے پس توبہ قبول کی اللہ نے اسپر
اور پہیر دیا اونپر ملک انکا اور بہت کی اونکی پناہ کی جگہہ اور پہیرنے کی جگہہ آپ
پر سلام ہو پس جب ان سرداروں بزرگوں پیشواؤں حاکموں مخلوق کی اور شرع کے
والیوں اور اللہ کے خلیفوں کا حال ایسا ہو اپس کیا ہے حال تیرا اور مغرور ہونا تیرا
اے مسکین حالانکہ تو دہوکے گھر میں شیطانوں کی جاگیروں میں ہے گہیرنیوالی ہیں تجہکو
لشکر دشمنوں کے خلقت اور ہوا اور نفس اور خواہشیں اور ارادے اور وسوسے
اور شیطان کی زینت دینا اور اسکو اچہا کہلانے سے اور تو مغرور ہوا ہے عبادتوں
ظاہری سے روزے اور نماز اور زکوۃ اور حج اور اپنے اعضاؤں کے روکنے ظاہری گناہوں
سے اور تیرا باطن ننگا ہے باطنی عبادتوں سے خالی ہے اون سے حرام کے بچنے
اور پرہیزگاری اور آہستگی اور دنیا کے ترک کرنے سے اور صبر اور رضا بقضا
اور تہوڑے پر راضی ہونے اور توکل اور سپرد کرنے اور یقین اور سینہ کی سلامتی سے اور نفس
کی سخاوت اور اللہ کے احسان دیکہنے اور نیت اور نیکی کرنیسے اور اچہے گمان کرنے اور
خلق اچہا کرنے اور صحبت اچہی رکہنے سے اور اچہی معرفت اور اچہی عبادت اور سچ اور
اخلاص اور انکے سوا ان باتوں سے جنکا بیان کرنا لنبا ہے بلکہ وہ تیرا باطن پُر ہے
بہرا ہوا ہے بری خصلتوں اور گناہ کی ماؤں سے جنسے پہونچتی ہے ہر ایک تکلیف
اور بلا اور وہ ہر ایک بلا مہلک ہلاک کرنیوالی ہے دنیا اور آخرت میں جیسے محتاجی سے
ڈرنا اور غصے ہونا اللہ عز وجل کی تقدیر پر اور اعتراض کرنا اللہ تعالی پر اللہ کی
قضا میں اوسکی مخلوق میں اور تہمت دینے اسکو اس قضا میں اور شک کرنا
اوسکے وعدے میں اور ناخوشی اور کینہ اور حسد کرنا اور دہوکا دینا اور بلند ہونا
چاہنا اور پیاری رکہنی اپنی تعریف اور شاباش اور دوست رکہنا بلند مرتبے کو
اور اوسپر راضی ہونا اور آرام پکڑنا اسکی طرف اور تکبر کرنا اللہ کے بندوں پہ
اور انپر اپنی بڑائی جاننی اور ناک چڑہانا جیسے فرمایا اللہ تعالی نے اور جب کہا جاتا ہے
واسطے اوسکے ڈر تو اللہ سے پکڑتی ہے اسکو عزت ساتھ گناہ اور غصہ کرنا اور پاس رکہنا
اور عار رکہنی اور پیاری رکہنی سرداری اور دشمنی اور بغض

وَالطَّمَعِ وَالْبُخْلِ وَالشُّحِّ وَالرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالْفَرَحِ وَالْأَشَرِ
وَالْبَطَرِ وَالتَّعْظِيمِ لِلْأَغْنِيَاءِ وَالْاِسْتِهَانَةِ بِالْفُقَرَاءِ وَالْفَخْرِ
وَالْخُيَلَاءِ وَالتَّنَافُسِ فِي الدُّنْيَا وَالْمُبَاهَاتِ بِهَا وَالرِّيَاءِ
وَالسُّمْعَةِ وَالْإِعْرَاضِ عَنِ الْحَقِّ اسْتِكْبَارًا وَالْخَوْضِ فِيمَا
لَا يَعْنِي وَكَثْرَةِ الْكَلَامِ مِنْ غَيْرِ نَفْعٍ وَالتِّيهِ وَالصَّلَفِ وَلِحِبَالِ
أَحْوَالِ الْغَيْرِ وَتَرْكِ حَالَتِكَ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَجُعِلَتْ عِبَادَتُكَ
فِي حِفْظِهَا وَالتَّمَلُّكِ وَالْاِقْتِدَارِ وَالتَّهَاوُنِ فِي أَمْرِ اللّٰهِ وَ
التَّوْقِيرِ لِلْمَخْلُوقِينَ وَالْمُدَاهَنَةِ لَهُمْ وَالْعُجْبِ بِالْأَعْمَالِ
وَحُبِّ الْمَدْحِ بِمَا لَمْ تَفْعَلْهُ وَالْاِشْتِغَالِ بِعُيُوبِ الْخَلْقِ
وَالتَّعَامِي عَنْ عُيُوبِكَ وَنِسْيَانِ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَإِضَافَتِهَا
إِلَى نَفْسِكَ وَإِلَى الْخَلْقِ الَّذِينَ هُمْ مُسَخَّرُونَ آلَةً لِتِلْكَ النِّعْمَةِ
وَالْوُقُوفِ مَعَ الظَّاهِرِ وَالتَّقَاعُدِ عَنِ النَّظَرِ فِي الْأُصُولِ
وَحِفْظِ الْحُدُودِ وَوَضْعِ الشَّيْءِ فِي مَحَلِّهِ وَإِيثَارِ الْفَرَحِ
وَبُغْضِ الْحُزْنِ الَّذِي يَكُونُ بِعَدَمِهِ خَرَابُ الْقَلْبِ وَخُرُوجُ
الْخَشْيَةِ مِنْهُ وَبِعَدَمِهِ إِطْفَاءُ نُورِ الْحِكْمَةِ وَبِتَزَايُدِهِ يُثْبِتُ
قُرْبَ الرَّبِّ وَالْأُنْسَ بِهِ وَالْاِسْتِمَاعَ إِلَيْهِ وَالْفَهْمَ مِنْهُ وَ
الْاِسْتِغْنَاءَ بِهِ عَنْ جَمِيعِ الْبَرِيَّةِ وَالسَّعَادَةَ الْأَبَدِيَّةَ وَالنَّجَاةَ
السَّرْمَدِيَّةَ وَالنِّعْمَةَ الْكُلِّيَّةَ وَمَشْحُونٌ بِالْاِنْتِصَارِ لِلنَّفْسِ
إِذَا نَالَهَا الذُّلُّ الَّذِي دَوَاؤُهَا فِيهِ وَسَعَادَتُهَا بِهِ وَدُخُولُهَا
فِي زُمْرَةِ أَحْبَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَصْفِيَائِهِ وَخُلَصَائِهِ وَشُهَدَائِهِ
وَعُلَمَائِهِ وَالْعَارِفِينَ بِمَجَارِي أَقْدَارِهِ وَأَبْدَالِ أَنْبِيَائِهِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِضَعْفِ الْاِنْتِصَارِ لِلْحَقِّ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ
وَأَنْصَارِ دِينِهِ وَأَوْلِيَائِهِ الْقَائِمِينَ بِحُجَّتِهِ الدَّاعِينَ لِلْخَلْقِ
إِلَى طَاعَتِهِ الْمُحَذِّرِينَ لِنِقْمَتِهِ وَتَارَةً بِتَذْكِيرِهِمْ لِأَيَّامِهِ
الْمُرَغِّبِينَ فِي رَحْمَتِهِ وَجَنَّتِهِ وَبِاتِّخَاذِ الْإِخْوَانِ فِي الْعَلَانِيَةِ
مَعَ عَدَاوَتِكَ إِيَّاهُمْ فِي السِّرِّ وَالْإِعْرَاضِ عَنْ مُوَافَقَةِ
الْأَخْيَارِ الْأَبْرَارِ الْمُنْكَسِرِينَ الْقُلُوبِ وَالْأَفْئِدَةِ الَّذِينَ
هُمْ جُلَسَاءُ الرَّحْمٰنِ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ الْمُطْمَئِنُّونَ إِلَيْهِ الْمُلَازِمُونَ
لِلشِّدَّةِ الْمُدَاوِمُونَ عَلَى الْخِدْمَةِ الْمُتَنَعِّمُونَ بِالْمِنَّةِ

اور طمع اور بخل اور بڑا بخل اور رغبت کرنی اور ڈرنا اور خوشی کرنا اور اکڑنا اور بڑائی
کرنی اور بڑائی کرنی اور بڑا جاننا غنیوں کو اور حقیر جاننا فقیروں اور فخر اور تکبر
کرنا اور رغبت کرنی دنیا میں اور فخر کرنا اسپر اور عمل دکھلانا اور سنانا اور منہ پھیرنا
حق سے تکبر کر اور خوض کرنا جس میں فائدہ نہ ہو اور بہت کلام کرنا بے فائدہ اور تکبر کرنا
اور لاف مارنی اور غیر کے احوال آزمانا اور اپنا حال چھوڑنا جسپر تو ہے حالانکہ
کیگئی ہے تیری عبادت اپنے حال کی نگاہ رکھنے اور مالک ہونی اور طاقت رکھنی میں
اور سستی کرنی اور اللہ تعالیٰ کے کام میں اور عزت کی مخلوقات کیلیے اور انکو لیے دینی اور
سستی کرنی اور اچھا جاننا اپنے کاموں کو اور اپنی تعریف دوست رکھنی ایسے جو تو نے نہ کیا ہو اور
مشغول ہونا لوگوں کے عیبوں میں اور اندھے ہونا اپنے عیبوں سے اور بھولنا اللہ تعالیٰ کی نعمت کو
اور اسکا نسبت کرنا اپنے نفس کیطرف یا لوگوں کیطرف کہ وہ مسخر کیے گئے ہیں واسطے ایک سبب ہیں
اس نعمت کے لیے اور کھڑا ہونا ظاہر پر اور بیٹھنا نظر کرنے سے اصول میں اور بیٹھنا حدود
کے نگاہ رکھنے اور ہر ایک چیز کو رکھنے سے اسکے محل میں اور پسند کرنا خوشی کا اور برا
جاننا غم کا جس کے نہونے سے خراب ہوتا ہے دل کا اور نکل جاتا ہے ڈر کا دل سے اور
اس ڈر کے دور ہونے سے گل ہوتا ہے نور حکمت کا اور اس ڈر کے زیادہ
ہونے سے ثابت کرتا ہے پروردگار کی نزدیکی کا اور دل لگنا اس سے اور
کان رکھنا اسکی طرف اور سمجھنا اس سے اور بے پرواہ ہونا ساتھ
اسکے تمام خلقت سے اور نیک بختی ہمیشہ کی اور نجات ہمیشہ کی اور نعمت پوری ہے اور
بھرا ہوا ہے تیرا باطن مدد کرنے سے نفس کیلیے جب اسکو پہونچے ذلت جسمیں نفس کی دوا
ہے اور اسکی نیک بختی ہے جسمیں اور جس سے ہے اسکا داخل ہونا گروہ میں اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور
اسکے برگزیدوں میں اور اسکے خالصوں اور اسکے شہیدوں اور اسکے عالموں اور اسکی تقدیر
کو جاری ہونے کو محل پہچاننے والوں اور اسکے پیغمبروں علیہم السلام کے ابدالوں کو اور تیرا باطن
بھرا ہوا ہے اللہ جل جلالہ کیلیے مدد کرنیکے ضعف سے اور اسکے دین کی مددگاروں اور دوستوں
کی مدد کرنے سے جو قائم ہیں اسکی حجت پر بلاتے ہیں لوگوں کو اسکے عبادت کیطرف ڈراتے ہیں
اسکے غصے اور آگ سے انکو یاد کرانے سے اسکی پکڑ کے دنوں کی ترغیب دیتے ہیں اسکی
رحمت اور اسکے بہشت میں اور بھائی بنانے سے ظاہر میں باوجود تیری دشمن رکھنے کے
انکو باطن میں اور منہ پھیرنے کے پسندیدہ نیکوں کی موافقت سے کہ توٹنے والے ہیں دلوں
کے جو پاس بیٹھنے والے ہیں رحمٰن جل شانہ کے آرام پکڑنے والے ہیں طرف اسکی
لازم پکڑنے والے ہیں سختی کو ہمیشگی کرنیوالے
ہیں خدمت پہ نعمت جاننے والے ہیں

المُتَلبِّسُونَ بِالخِلْعَةِ المَوْسُومُونَ بِمُخْلَصَاءِ الرَّحْمٰنِ رَبِّ
العِزَّةِ الآمِنُونَ فِي الدُّنْيَا مِنْ دَوَرَانِ الدُّوَلِ وَالفِتْنَةِ وَ
فِي القُبُورِ مِنْ شَرِّ هَوْلِ المُطَّلَعِ وَالضَّغْطَةِ وَفِي القِيٰمَةِ مِنْ
طُولِ الحِسَابِ وَالوَحْشَةِ الخَالِدُونَ فِي دَارِ البَقَاءِ فِي
النِّعْمَةِ وَالسُّرُورِ وَالبَهْجَةِ وَالفَرْحَةِ المَخْصُوصُونَ فِيهَا
بِكُلِّ ظَرِيفٍ وَلَطِيفٍ فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلَحْظَةٍ وَطَرْفَةٍ وَاغْتَرَرْتَ
أَيْضًا بِمَا خُوِّلْتَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا أُطْلِقْتَ فِيهَا مِنَ القَضَاءِ وَ
أُرِحْتَ مِنَ العَنَاءِ فَأَمِنْتَ مِنْ سَلْبِ العَطَاءِ وَالفَضْلِ وَ
النِّعَمِ الَّتِي كَانَتْ لِغَيْرِكَ ثُمَّ انْتَقَلَتْ مِنْهُ إِلَيْكَ مِمَّنْ قَدْ
مَضٰى مِنْ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ وَشَدَّادٍ وَعَادٍ وَ
قَيْصَرَ وَكِسْرٰى مِنَ المُلُوكِ الخَالِيَةِ وَالأُمَمِ الفَانِيَةِ الذَّاهِبَةِ
الَّذِينَ تَلَاعَبَتْ بِهِمُ الدُّنْيَا وَغَرَّتْهُمُ الأَمَانِيُّ حَتّٰى جَاءَ
أَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّهُمْ بِاللّٰهِ الغَرُورُ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ
وَجَمَعُوا وَفُرِّقَ وَقُطِعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا خُوِّلُوا وَأُذِلُّوا
مِنْ عُرُوشِهِمُ الَّتِي مَهَّدُوهَا لِأَنْفُسِهِمْ وَأُهْبِطُوا عَنِ المَنَازِلِ
الَّتِي شَيَّدُوهَا وَأُزِيلُوا عَنِ العِزِّ الَّذِي كَانُوا بِهِ ظَفِرُوا وَعَنِ
المُلْكِ الَّذِي ادَّعَوْهُ وَخُيِّلُوا فَطُولِبُوا بِالوَدَائِعِ الَّتِي اسْتُودِعُوهَا
بِالعَوَارِي الَّتِي اسْتَوْدَعُوهَا بِالعَوَارِي الَّتِي اسْتُؤْمِنُوهَا
فَجَاءَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ وَأُوقِفُوا عَلٰى مَسَاوِي
مَا عَمِلُوا وَنُوقِشُوا عَلٰى دَقَائِقِ مَا اقْتَرَفُوا وَحُبِسُوا فِي
أَضْيَقِ الحُبُوسِ الَّتِي فِي الدُّنْيَا لِغَيْرِهِمْ حَبَسُوا وَشُدِّدُوا
بِأَشَدِّ الَّذِي شَدَّدُوا وَعُوقِبُوا بِأَبْلَغِ مَا عَاقَبُوا وَ
بِالنَّارِ أُحْرِقُوا وَبِأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ فِيهَا بِالأَغْلَالِ
غُلُّوا وَمِنْ زَقُّومٍ وَضَرِيعٍ أُطْعِمُوا وَمِنْ حَمِيمٍ سُقُوا وَمِنْ
طِينَةِ خَبَالٍ تَيَمَّمُوا أَمَا كَانَتْ لَكَ بِهٰؤُلَاءِ المَاضِينَ عِبْرَةٌ
وَبِالمَأْسُورِينَ عَنْ أَهَالِيهِمْ عِظَةٌ عَنِ ادِّعَاءِ مَا خَلَّفُوا
وَسُكْنٰى مَا بَنَوْا وَعَنْهُ أُجْلُوا إِذْ كَانُوا فِي بِنَائِهِمْ ذٰلِكَ
جَارُوا وَظَلَمُوا فَكَمْ مِنْ عِرْضٍ وَظَهْرٍ وَخَدٍّ وَرَأْسٍ
بِشَتَائِلِ نَالُوا وَضَرَبُوا وَكَمْ مِنْ مِيتٍ مِسْكِينٍ بَائِسٍ فَقِيرٍ

پہننے والے ہیں خلعت کو نام رکہی گئے ہیں ساتہہ خالصان رحمٰن رب العزۃ کی بیخوف ہیں
دنیا میں پہرنے سی دولت کو اور فتنہ سے اور قبروں برزخ کے خوف اور قبر
کی گہوٹنے کی برائی سے او قیامت میں حساب اور تنہائی کے طول سے ہمیشہ
رہنے والے ہمیشگی گہر میں نعمت اور خوشی اور تازگی اور خوشنودی میں
خاص کیوگئے ہیں بہشت میں ہر ایک ظریف اور لطیف سی ہر گہڑی اور ہر
لحظہ او آنکہہ کے جہپکے میں اور تو مغرور ہوا ہے نیز اس چیز سے کہ دیا گیا ہے
دنیا سے اور اس چیز سے کہ تو چہوڑا گیا ہے اسمیں قضا سے اور آرام دیا گیا
تکلیف سے پس تو بیخوف ہوگیا ہے چہینے جانے اس عطا اور فضل او نعمتوں کے
کہ تیری غیر کے لیئے نہیں پہر وہ پہنچیں ان سی تیری طرف ان لوگوں سے آگی
ہوگئی اور گذر گئی جیسے فرعون اور ہامان اور قارون اور شداد اور عاد اور روم
کو بادشاہ اور فارس کو بادشاہ ان بادشاہوں میں سی گذر گئے اور ان امتوں میں
سے فناہ ہوگئیں چلی گئیں جنکو کہیل کی دنیا نے اور جنکو دہوکا دیا آرزوؤں نے
یہانتک کہ آگیا حکم اللہ کا اور دہوکہا دیا ان کو ساتہہ اللہ کے شیطان نے اور پہ وہ
ڈالا گیا درمیان اونکا اور درمیان ان کی خواہشوں کو اور جو جمع کیا تہا اور دور ہی
اور قطع کی گئی ان کی درمیان اور درمیان اسکے کہ وہ دئیے گئے تہے اور دور کئے
گئے اپنے بچہونوں سے جنکو اپنے لیئے بچہایا تہا اور اتاری گئی ان جگہوں سے جنکو انہوں
مضبوط بنایا اور دور کئی گئے عزت سے جس سے انہوں نے فتح پائی تہی اور
ملک سی جسکا وہ دعوے اور خیال رکہتے تہے پس مانگے گئے وہ امانتیں جو انکو
سپرد کیگئیں تہیں اور وہ عاریتیں کہ امانت رکہی گئیں تہی پس آگیا انکی پاس اللہ
سے جسکا وہ گمان نہ رکہتی تہی اور کہڑی ہوگئی ہوں برائیوں پر اپنی کیئے کو اور جہگڑا کئے
گئے باریکیوں پر اپنے کسبوں سے اور قید کیے گئے نہایت تنگ قیدوں میں کہ دنیا میں
اپنی غیروں کو قید کرتی اور سختی کیئے گئے اس سے زیادہ سختی میں کہ وہ سختی کرتی تہی اور عذاب
کیئے گئے بہت زیادہ انکے عذاب کرنے سے اور آگ سی جلائی گئے اور اسکے ہاتہوں
اور پاؤں میں اس آگ میں طوق ڈالی گئے اور زقوم اور ضریع سے کہانا دئیے
گئے اور گرم پانی پلائے گئے اور دوزخیوں کی پیپ سے دوبارہ پانی پلائے گئے
کیا نہیں ہوئی ہی تجہکو ان گذرنی والوں سی عبرت اور بندکیے گئیوں میں اپنے گہروں سے
پشیمانی دعوی کرنے سے اس چیز کو کہ چہوڑ گئے اور رہنی کی جگہوں سی کہ بنائیں تہیں
اور اس سی جلاوطن کئے گئے جبکہ انہوں نے اس بنانے میں ظلم و ستم کیا تہا پس کتنی
عزتیں اور پیٹہیں اور رخسارے اور سروں کو اسوقت پہونچے تہے اور پیٹا تہا اور کتنی ہی مسکین

ذَلِيلٍ أَبْكَوا وَأَدْمَعُوا وَكَمْ مِنْ غَنِيٍّ ذِي حَسَبٍ أَذَلُّوا وَافْقَرُوا
وَكَمْ مِنْ بِدْعَةٍ وَسُنَّةٍ سَيِّئَةٍ وَرَسْمٍ شَرَعُوا وَرَسَمُوا وَكَمْ مِنْ
قَلْبٍ حَكِيمٍ لَبِيبٍ عَلِيمٍ كَسَرُوا وَأَغْضَبُوا وَكَمْ مِنْ دُعَاءٍ
وَنَحِيبٍ وَصَوْتٍ حَزِيْنٍ فِي جُنْحِ اللَّيْلِ مِنْ أَرْبَابِ الْقُلُوبِ
بِظُلْمِهِمْ إِلَى الرَّحْمٰنِ رَفَعُوا شِكَايَةً مِنْهُمْ إِلَيْهِ فِي كَشْفِ مَا
بِهِمْ إِذْ هُمْ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطُوا فَانْتَدَبَتْ لِذٰلِكَ الْمَلٰئِكَةُ
الْكِرَامُ وَإِلَيْهِ بَادَرُوا إِلَى الْمَلِيكِ الْعَظِيمِ الْمُنْصِفِ غَيْرِ
الْجَائِرِ وَصَلُوا وَانْتَهَوْا فَنَظَرَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ بِمَا
فِي صُدُورِهِمْ وَالْخَبِيرُ بِمَا يُخْفُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ فِيمَا شَكَوْا
وَمِنْهُ ضَجُّوا فَأَجَابَهُمُ الْعَزِيزُ الْجَلِيلُ لَأَنْصُرَنَّكُمْ وَلَوْ بَعْدَ
حِيْنٍ فَجَعَلَهُمْ حَصِيدًا فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ فَقَوْمٌ
بِالْغَرَقِ وَقَوْمٌ بِالْخَسْفِ وَقَوْمٌ بِالْحَصْبِ وَقَوْمٌ بِالْقَتْلِ
وَقَوْمٌ بِالْمَسْخِ فِي الصُّوَرِ وَقَوْمٌ بِالْمَسْخِ بِالْمَعَانِي بِأَنْ
جَعَلَ قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً كَالْحِجَارَةِ الصَّمَّاءِ فَطَبَعَ عَلَيْهَا
بِطَابَعِ الْكُفْرِ وَخَتَمَهَا بِخَاتَمِ الشِّرْكِ وَالرَّيْنِ وَالْغِطَاءِ
وَالظُّلْمَةِ فَلَمْ يَلِجِ الْإِسْلَامُ وَلَا الْإِيمَانُ ثُمَّ أَخَذَهُمْ
أَخْذَةً رَابِيَةً وَبَطَشَ بِهِمْ بَطْشَةَ الْجَبَّارِ فَأَدْخَلَهُمْ
دَارَ الْبَوَارِ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا
فَهُمْ أَبَدًا فِي نَكَالٍ وَجَحِيمٍ وَطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ وَعَذَابٍ
أَلِيمٍ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ لَا يَمُوتُونَ
فِيهَا وَمِنْهَا لَا يَخْرُجُونَ لَا غَايَةَ لِوَيْلِهِمْ وَلَا مُنْتَهٰى لِثُبُورِهِمْ
وَلَهُمْ فِيهَا مَعِيشَةً ضَنْكًا لَا يَتَخَلَّصُ إِلَيْهِمْ رَوْحٌ وَ
لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ نَفَسٌ وَلَا رُوحٌ انْقَطَعَتْ آمَالُهُمْ وَ
أَصْوَاتُهُمْ وَتَشَتَّتَتْ قُلُوبُهُمْ فِي حُلُوقِهِمْ وَخَرِسَتْ أَلْسِنَتُهُمْ
وَقِيلَ لَهُمُ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ فَاحْذَرْ يَا مِسْكِينُ
أَنْ تَفْعَلَ بِأَفْعَالِهِمْ أَوْ تَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِمْ فَتَقْفُوا آثَارَهُمْ
فَتَمُوتَ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ وَتُؤْخَذَ عَلٰى غَفْلَةٍ وَغِرَّةٍ مِنْ
غَيْرِ أَنْ تُمَهِّدَ لِنَفْسِكَ عُذْرًا وَتُعِدَّ لَكَ جَوَابًا وَمُخَلِّصًا
وَتُقَدِّمَ بِهَا زَادًا وَمَجَازًا فَيَحِلَّ بِكَ مِنَ الْعَذَابِ مِنَ النَّكَالِ

ذلیلوں کی رلائیں اور انکو آنسو بہائی تھی اور کتنی غنیوں بزرگی والوں کو اونہوں نے ذلیل
کیا اور فقیر کیا اور کتنی بدعتیں اور بُری طریقیں اور رسمیں نکالیں اور رسمیں ڈالیں اور کتنی
دل حکمت والوں داناؤں جاننے والوں کو توڑا اور غصے کیا اور کتنی دعائیں اور غم کی
آوازیں اور آوازیں دردناک رات کے اندہیرے میں صاحبان دلوں سے انکے
ظلم سے رحمن کیطرف اوٹہائیں شکایت کر کر ان سے طرف اسکی دور کرنے میں اس
چیز کے کہ ان کو پہونچی ہتی کیونکہ وہ خبردار کر پڑے ہیں پس قبول کیا اسکو فرشتوں
بزرگوں نے اور اسکی طرف جلدی کی اور طرف بادشاہ بڑی انصاف کرنیوالی کی
نہ ظلم کرنے والے کے پہنچے پس نظر کی غالب حکمت والی ہر چیز کے جاننے والے نے جو
اونکے دلوں میں ہے اور ہر چیز کی خبر رکہنے والی نے جو وہ چہپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے
ہیں اس شکایت میں کہ انہوں نے کی اور اس تنگ لی ہیں کہ انہوں نے ظاہر کی پس جواب
دیا انکو غالب بزرگ نے البتہ میں تمہاری مدد کرونگا اگرچہ کچہہ زمانے کے بعد
ہو پس کردیا ان کو کٹا ہوا پس بہلا تو دیکھتا ہے انکا کوئی اثر پس کوئی قوم ہلاک کی گئی
غرق سے اور کوئی قوم زمین میں دہسانے سے اور کوئی قوم پتہروں سے اور کوئی
قوم قتل سے اور کوئی قوم شکلیں بدلنی میں اور کوئی قوم معنوی مسخ سے اس وجہ سے
کہ کئے گئے دل انکے سخت پتہر کیطرح پس مہر کیئے گئے اوپر کفر کی مہروں سے اور مہر کردیا
اوپر شرک اور زنگار اور پردے اور اندہیرے کے مہر سے پس نہیں گہستا اُن میں
اسلام نہ ایمان پھر پکڑ لیا انکو پکڑنا سخت اور پکڑ لیا انکو پکڑنا غالب کا پس داخل کیا انکو
ہلاکت کے گھر میں جب گل جاوینگے چمڑے انکے بدل دیوینگے ہم ان کی چمڑے سوا اونکی
پس وہ ہمیشہ عذاب اور دوزخ اور گلے پکڑنے والے کہانے اور عذاب دردناک
میں ہمیشہ رہیں گے اسمیں جبتک رہینگے آسمان اور زمین اور نہ مرینگے اسمیں اور نہ اوسمیں
سے نکالے جاوینگے کوئی نہایت نہیں ہے ان کے عذاب کے لئیے اور نہ کوئی انتہا ہے
انکو ہلاکت کے لیئے اور ان کے لیئے اسمیں زندگی ہے تنگ نہ پہونچیگی ان کیطرف کوئی خوشی
اور نہ نکلیگا اون سے سانس اور نہ روح ٹوٹ جاوینگی انکی امیدیں اور ان کی آوازیں
اور جدا ہو جاوینگے ان کے دل انکے گلوں میں اور گونگی ہو جاوینگی ان کی زبانیں اور
کہا جاوینگا ان سے دور ہو اسمیں اور مت کلام کرو مجہہ سے پس بچ ای مسکین اس سے تو
کرے ان کے سے کام یا پیروی کرے انکے طریقوں کی پس پیروی کرے ان کے
قدموں کی پس تو مرجاوے بغیر توبہ کے اور تو پکڑا جاوے غفلت اور دہوکے
پر سوائے اسکے کہ بچائے تو اپنے نفس کے لیئے عذر اور تیار کرلے اپنے
لیئے جواب اور خلاصی اور آگے بہیج لیوے اسکے لیئے راہ کا خرچ اور گذرنا پس اترے اوپر تیرے عذاب

ما حل بهم **فصل** في شروط التوبة وكيفيتها اما شروطها فثلثة اولها الندم على ما عمل من المخالفات وهو قول النبي صلى الله عليه وسلم الندم توبة وعلامة صحة الندم رقة القلب وغزارة الدمع ولهذا اروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال جالسوا التوابين فانهم ارق افئدة والثاني ترك الزلات في جميع الحالات والساعات والثالث العزم على ان لا يعود الى مثل ما اقترف من المعاصي والخطيئات وهو معنى قول ابي بكر الواسطي حين سئل عن توبة النصوح فقال ان لا يبقى على صاحبها اثر من المعصية سرا ولا جهرا ومن كان توبته نصوحا فلا يبالي كيف امسى واصبح فالندم يورث عزما وقصدا فالعزم ان لا يعود الى مثل ما اقترف من المعاصي لعلمه المستفاد بالندم ان المعاصي حائلة بينه وبين ربه وبين محاب الدنيا والاخرة السليمة من التبعات كما ورد في الخبر ان العبد يحرم الرزق الكثير بذنب يصيبه وايضا الزنا يورث الفقر وعن بعض العارفين اذا رايت التغير والتضيق في المعيشة والتعسر في الرزق وتشعب الحال فاعلم انك تارك الامر مولاك تابع لهواك واذا رايت الايدي تسلطت والالسن وتناولتك الظلمة في النفس والاهل والمال والولد فاعلم انك مرتكب للمناهي ومانع للحقوق ومتجاوز للحدود محرق للرسوم واذا رايت الهموم والغموم والكروب في القلب تراكمت فاعلم انك معترض على الرب فيما قدر عليك وقضى ذلك متهم له في وعده ومشرك به خلقه في امره غيره واثق به ولا انت راض بتدبيره فيك وفي خلقه فاذا علم التائب هذا بالنظر في حاله والتفكر فيها ندم على ذلك ومعنى الندم توجع القلب عند علمه بفوات محبوبه فتطول حسرته

سے جو اترا ہے اپنر فصل توبہ کی شرطوں اور اسکی کیفیت میں لیکن اسکی شرطیں پس تین ہیں پہلی انکی پشیمان ہونا ہے ان مخالفتوں پر کہ اسنے کی ہیں اور وہ فرمودہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پشیمانی توبہ ہے اور پشیمانی صحیح ہونے کی نشانی دل کا نرم ہونا اور آنسوں کا بہت بہنا ہے اور اسیواسطے روایت کیگئی ہے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپنے فرمایا توبہ کرنیوالوں کی پاس بیٹھا کرو کیونکہ وہ بہت نرم دل ہیں اور دوسرے گناہوں کا ترک کرنا ہے تمام حالتوں اور گھڑیوں میں اور تیسرے قصد کرنا اسپر کہ پھر نہ لوٹیگا طرف ویسے گناہوں اور خطاؤں کے جو اسنے کئے ہیں اور یہ معنی ہے ابوبکر واسطی کے قول کا جب وہ پوچھا گیا خالص توبہ سے پس کہا یہ کہ نہ باقی رہے گناہ کرنیوالے پر گناہ کا اثر باطن میں اور نہ ظاہر میں اور جسکی توبہ خالص ہو پس وہ پرواہ نہیں رکھتا کہ کسطرح شام کرے اور صبح کرے پس پشیمانی پیدا کرتی ہے قصد کو پس قصد یہ ہے پھر نہ لوٹے ویسے گناہوں کیطرف کہ اوسنے کئے ہیں واسطے اوسکے علم فائدہ دینے والے کی پشیمانی سے یہ کہ گناہ پردہ ہیں درمیان اوسکے اور درمیان اسکے رب کے اور محبوب دنیا اور آخرت سے کہ سلامت ہیں گناہوں کی باتوں سے جیسے وارد ہوا ہے حدیث میں کہ تحقیق بندہ محروم کیا جاتا ہے بہت روزی سے ایک گناہ سے جسکو وہ پہونچتا ہے اور نیز زنا پیدا کرتا ہے محتاجی کو اور بعض عارفوں سے روایت ہے کہ جب تو دیکھے تغیر اور تنگی معاشرت میں اور تنگی روزی میں اور حال کی پریشانی تو جان لے کہ تحقیق تو اپنے مولا کا کام چھوڑنیوالا ہے اپنے نفس کی خواہش کا پیروی کرنیوالا ہے اور جب تو دیکھے ہاتھوں کو کہ غلبہ کیا ہے تجھپر اور زبان کو اور دست اندازی کی تجھپر ظالموں نے جان اور گھر اور مال اور اولاد میں تو پس جان لے تحقیق تو مرتکب ہے اللہ کی روکوں کا اور منع کرنیوالا حقوق کا اور گذرنے والا حدوں کا اور توڑنیوالا ہے رسموں کا ہے اور جب دیکھے غموں اور دلگیریوں اور سختیوں کو دل میں چڑھے ہوئے تو پس جان لے تو تحقیق تو اعتراض کرنیوالا ہے اپنے رب پر اس چیز میں جو اس نے تجھپر تقدیر اور قضا کی اور تہمت دینیوالا اسکو اسکے وعدہ میں شریک کرنیوالا ہے اس سے اسکی مخلوق کو اسکے کام میں نہیں اعتماد کرنیوالا ہے اسپر اور نہ تو راضی ہے جب جان لیگا توبہ کرنے والا اسکو ساتھ نظر کرنے کے اپنے حال میں اور فکر کرنے کے اسمیں تو پشیمان ہوگا اور پشیمانی کا معنے دل کا دردناک ہونا ہے رقت اسکے جاننے کے اپنے محبوب کے فوت ہونے کو پس لمبی ہوگی اسکی حسرتیں اور

وَاحْزَانُهُ وَبُكَاؤُهُ وَنَحِيْبُهُ وَانْسِكَابُ عَبَرَاتِهِ فَيَعْزِمُ
عَلٰى اَنْ لَّا يَعُوْدَ اِلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ لِمَا تَحَقَّقَ عِنْدَهٗ مِنَ
الْعِلْمِ بِشُؤْمِ ذٰلِكَ وَاَنَّهٗ اَضَرُّ مِنَ السَّمِّ الْقَاتِلِ وَالسَّبُعِ
الضَّارِيْ وَالنَّارِ الْمُحْرِقَةِ وَالسَّيْفِ الْقَاطِعِ وَاَنَّ
الْمُؤْمِنَ لَا يُلْسَعُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَيْنِ فَيَهْرُبُ مَرَّةً وَمَرَّةً
مِّنَ الْمَعَاصِيْ كَمَا يَهْرُبُ مِنْ هٰذِهِ الضَّارِّ وَالْمَهَالِكِ
فَفِي الْمَعَاصِيْ هَلَاكٌ كُلِّيٌّ وَّفِي الطَّاعَاتِ بَقَاءٌ كُلِّيٌّ
وَالسَّلَامَةُ الْاَبَدِيَّةُ وَسَعَادَةٌ دُنْيَوِيَّةٌ وَّاُخْرَوِيَّةٌ
فَيَا لَيْتَ الْمَعَاصِيْ لَمْ تُخْلَقْ وَلَمْ تَكُنْ فَرُبَّ شَهْوَةِ سَاعَةٍ
اَوْرَثَتْ حُزْنًا طَوِيْلًا وَّاَعْقَبَتْ دَاءً دَوِيًّا وَّاَهْدَمَتْ
عُمْرًا طَوِيْلًا وَّاَوْبَقَتْ فِي النَّارِ جِيْلًا كَثِيْرًا وَاَمَّا الْقَصْدُ
الَّذِيْ يَنْبَعِثُ مِنْهُ وَهُوَ اِرَادَةُ التَّدَارُكِ فَلَهٗ تَعَلُّقٌ
بِالْحَالِ وَهُوَ مُوْجِبُ تَرْكِ كُلِّ مَحْظُوْرٍ هُوَ مُلَابِسٌ لَّهٗ
وَمُدَاوِمٌ عَلَيْهِ وَاَدَاءِ كُلِّ فَرْضٍ هُوَ مُتَوَجِّهٌ عَلَيْهِ
فِي الْحَالِ وَلَهٗ تَعَلُّقٌ بِالْمَاضِيْ وَهُوَ تَدَارُكُ مَا
فَرَطَ وَلَهٗ بِالْمُسْتَقْبَلِ وَهُوَ الْمُدَاوَمَةُ عَلَى الطَّاعَةِ وَ
تَرْكِ الْمَعْصِيَةِ اِلَى الْمَوْتِ فَاَمَّا شَرْطُ صِحَّتِهِ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ
بِالْمَاضِيْ وَهُوَ اَنْ يَّرُدَّ فِكْرَهٗ اِلٰى اَوَّلِ يَوْمٍ بَلَغَ فِيْهِ
السِّنَّ وَالْاِحْتِلَامَ فَيُفَتِّشُ عَمَّا مَضٰى مِنْ عُمْرِهٖ سَنَةً
سَنَةً وَّشَهْرًا شَهْرًا وَّيَوْمًا يَوْمًا وَّسَاعَةً سَاعَةً وَنَفَسًا
نَفَسًا فَيَنْظُرُ اِلَى الطَّاعَاتِ مَا الَّذِيْ قَصَّرَ فِيْهَا وَاِلَى
الْمَعَاصِيْ مَا الَّذِيْ قَارَفَ مِنْهَا اَمَّا الطَّاعَاتُ فَاِنْ
كَانَ تَرَكَ صَلٰوةً لَّمْ يُصَلِّهَا الْبَتَّةَ اَوْ صَلَّاهَا بِغَيْرِ
شَرَائِطِهَا وَغَيْرِ اَرْكَانِهَا مِثْلَ اَنْ صَلَّاهَا مِنْ غَيْرِ وُضُوْءٍ
اَوْ مَعَ وُضُوْءٍ مُّخْتَلٍّ بِتَرْكِ شَرْطٍ كَالنِّيَّةِ اَوْ بَعْضِ وَاجِبَاتِهٖ
كَالْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ وَغَسْلِ الْوَجْهِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ
مِنَ الْاَعْضَاءِ اَوْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ نَجِسٍ اَوْ حَرِيْرٍ اَوْ غَصْبٍ
اَوْ عَلٰى اَرْضٍ مَّغْصُوْبَةٍ فَاِنَّهٗ يَقْضِيْهَا جَمِيْعًا مِّنْ حِيْنِ بُلُوْغِهٖ
اِلٰى حِيْنِ تَوْبَتِهٖ فَلْيَشْتَغِلْ بِقَضَاءِ الْفَرَائِضِ اَوَّلًا وَّلَا يَتَنَ

اور غم اور رونا اور چلانا اور بہنا اوسکی آنسوؤں کا پس وہ قصد کریگا اسپر
کہ پھر نہ لوٹیگا ویسے گناہ کیطرف بہ سبب ثابت ہونے کے اسکے پاس اسکی شامت
کے علم سے اور یہ وہ زیادہ ضرر دینے والا ہے زہر قاتل سے اور درندے ضرر دینے
والے سے اور آگ جلانے والی سے اور تلوار کاٹنے والی سے اور یہ کہ تحقیق مومن
نہیں کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار پس بھاگتا ہے ضرور ہی گناہوں سے جیسے بھاگتا
ہے ان ضرر دینے والی اور ہلاک کرنیوالی جگہوں سے پس گناہوں میں ہلاکت
کلی ہے اور عبادتوں میں بقا کلی ہے اور سلامتی ہمیشہ کی اور نیک بختی دنیا کی
آخرت کی ہے پس ای آرزو گناہ نہ پیدا کیئے جاتے اور نہ ہوتے پس بہت شہوت
ایک گھڑی میں پیدا کرتی ہے لنبے غم کو اور پیچھے لاتی ہے بری بیماری کو اور گراتی
ہے لنبی عمر کو اور ہلاک کرتی ہے دوزخ میں بہت لوگوں کو ولیکن قصد جس
سے پیدا ہوتی ہے پشیمانی اور وہ تدارک کا ارادہ کرتا ہے پس اسکے لیئے حال
سے تعلق ہے اور وہ موجب ہے ہر ایک ممنوع امر کی ترک کا جسکا وہ شخص مرتکب
ہے اور جسپر وہ ہمیشگی کرنے والا ہے اور موجب ہے ہر ایک فرض کی ادا کرنیکا جسکا
وہ متوجہ ہے حال میں اور اسکو تعلق ہے گذری زمانے میں اور وہ پالینا ہے
اُس چیز کا جسمیں اسنے تقصیر کی ہے اور اسکو تعلق ہے آئندہ زمانے سے اور وہ ہمیشگی
کرنی ہے عبادت پر اور گناہ کی چھوڑنے پر موت تک پس اب ہے شرط اسکے صحیح
ہونے کی اُسمیں جو متعلق ہے ماضی زمانے سے یہ ہے کہ وہ پھیرے اپنے فکر کو
پہلے دن کیطرف کہ پہونچا ہے جس میں بلوغت کو پس جستجو کرے اپنی گذری عمر میں
ایک ایک سال اور ایک ایک مہینے اور ایک ایک گھڑی اور ایک ایک سانس
سے پس نظر کرے اپنی عبادتوں کیطرف کیا ان میں قصور کیا ہے اور اپنے
گناہوں کیطرف کہ کیا کیا اسنے کمائے ہیں اپر عبادتیں پس اگر ہو چھوڑی نماز
کہ اسکو پڑھا ہی نہیں اصلاً یا پڑھی تھی اسکی شرطوں کے سوائے اور اسکے ارکان
کے سوا مثلاً یوں کہ نماز پڑھی ہو بے وضو یا ایسے وضو سے جسمیں کسی شرط میں
خلل ہو جیسے نیت میں یا اوسکے بعض واجبوں میں جیسے کلی یا ناک میں پانی
ڈالنے اور موہنہ کے دہونے اور اسکے سوا اور اعضا کے یا نماز پڑھی ہو پلیدی
یا ریشمی یا لوٹ کے کپڑے میں یا چھینی ہوئی زمین پر پس تحقیق ان نمازوں
کو قضا کرے سب کو اپنے بالغ ہونے کے وقت سے اپنی توبہ کے وقت تک
پس مشغول ہو فرضوں کے قضا کرنے میں پہلے ہمیشہ

کو دور کرنے والی ہیں اور گنہگاروں کو گناہ سے پاک صاف کرنے والی ہیں فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کا بخار سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے

يُصَلِّيهَا إِلَى أَنْ يَضِيقَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْحَاضِرَةِ ثُمَّ يُصَلِّي
الْحَاضِرَةَ أَدَاءً ثُمَّ يَشْتَغِلُ بِقَضَاءِ الْفَوَائِتِ هٰكَذَا إِلٰى
أَنْ يَأْتِيَ عَلٰى آخِرِهَا فَإِذَا حَضَرَتِ الْجَمَاعَةُ صَلَّاهَا
مَعَ الْجَمَاعَةِ وَيَنْوِيهَا قَضَاءً ثُمَّ يُصَلِّي عَلٰى عَادَتِهِ
حَتّٰى إِذَا تَضَايَقَ وَقْتُ الَّتِي صَلَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ صَلَّاهَا
وَحْدَهُ أَدَاءً كُلُّ ذٰلِكَ إِنَّمَا يَفْعَلُهُ احْتِيَاطًا لِتَحْصِيلِ
التَّرْتِيبِ فِي الْقَضَاءِ إِذْ هُوَ وَاجِبٌ عِنْدَنَا فَإِنْ نَوٰى
مَعَ الْإِمَامِ أَدَاءً جَمَاعَةً سُومِحَ وَرُخِّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ
وَلَا يُعِيدُهَا مَرَّةً أُخْرٰى وَالصَّحِيحُ هُوَ الْأَوَّلُ فَإِنْ
كَانَ فِي عُمْرِهِ الْمَاضِي مُخَلِّطًا فِي دِينِهِ مِنَ الَّذِينَ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى فِي حَقِّهِمْ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ
خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَتُوبَ
عَلَيْهِمْ تَارَةً يَغْلِبُ عَلَيْهِ الْإِيمَانُ فَيُحْسِنُ الْعَمَلَ مِنْ
صَلٰوتِهِ وَصِيَامِهِ وَالتَّحَرُّزِ مِنَ النَّجَاسَاتِ وَالْمُحَرَّمَةِ
وَيَحْتَاطُ لِدِينِهِ وَالْأُخْرٰى تَغْلِبُهُ الشَّقَاوَةُ فَيُزِلُّهُ
الشَّيْطٰنُ فَيَبْخَسُ فِي صَلٰوتِهِ وَيَتَسَاهَلُ فِي شَرَائِطِهَا
وَأَرْكَانِهَا وَوَاجِبَاتِهَا فَيَأْتِي بِبَعْضِهَا وَيَتْرُكُ بَعْضَهَا
أَوْ يُصَلِّي يَوْمًا وَيَتْرُكُ أَيَّامًا أَوْ يُصَلِّي مِنْ صَلٰوةِ يَوْمٍ
وَلَيْلَةٍ صَلٰوةً أَوْ صَلٰوتَيْنِ وَيَتْرُكُ بَاقِيَهَا فَلْيَجْتَهِدْ
وَلْيَتَحَرَّ فِي ذٰلِكَ فَمَا تَيَقَّنَ أَنَّهُ أَتٰى بِهِ عَلَى التَّمَامِ وَالْكَمَالِ عَلٰى
وَجْهٍ يَسُوغُ فِي الشَّرْعِ لَمْ يَقْضِهَا وَيَقْضِي الْبَاقِيَ وَإِنْ
نَظَرَ لِنَفْسِهِ وَارْتَكَبَ الْعَزِيمَةَ وَالْأَشَدَّ فَقَضَى الْجَمِيعَ
لَكَانَ ذٰلِكَ احْتِيَاطًا وَخَيْرًا قَدَّمَهُ لِنَفْسِهِ وَكَفَّارَةً وَ
تَرْقِيعًا لِكُلِّ مَا فَرَّطَ مِنْ سَائِرِ الْأَوَامِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَدَرَجَاتٍ
فِي الْجَنَّةِ إِذَا مَاتَ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ وَإِذَا
فَرَغَ مِنْ قَضَاءِ الْفَرَائِضِ وَمَدَّ اللّٰهُ فِي أَجَلِهِ وَأَمْهَلَ
فِي مُدَّتِهِ وَوَفَّقَهُ لِخِدْمَتِهِ وَرَضِيَهُ لِطَاعَتِهِ وَ
أَقَامَهُ لَهَا وَجَعَلَهُ مِنْ أَهْلِ مَحَبَّتِهِ وَأَنْقَذَهُ مِنَ الضَّلَالِ
وَأَخْرَجَهُ مِنْ مُرَافَقَةِ الشَّيْطٰنِ وَمُتَابَعَتِهِ وَمِنْ كَوْنِهِ

ان کو پڑہتا رہے یہانتک کہ تنگ ہو جاوے حاضر نماز کا وقت پہر حاضر نماز
پڑہے ادا کر کے پہر مشغول ہو جاوے فوت کی ہوئیں نمازوں کے قضا کرنے میں
اسطرح کہ یہانتک کہ پہونچے انکے آخر تک پس جب حاضر ہو جماعت تو اسکو
پڑہے جماعت کے ساتھ اور نیت کرے اسکی قضا کی پہر نماز پڑہتا رہے اپنی عادت
پر یہانتک کہ جب تنگ ہونے لگے اس نماز کا وقت جسکو اسنے پڑہا تہا امام کے ساتھ
تو پڑہے حاضر نماز کو اکیلا ادا کر کے یہ سب کچھہ سوائے اسکے نہیں کہ اسکو کرتا ہے
احتیاط سے ترتیب حاصل کرنے کو قضا میں کیونکہ وہ ترتیب واجب ہے ہمارے
نزدیک پس اگر نیت کر لے امام کے ساتھہ ادا کی جماعت میں وہ فراخی
دیا گیا اور رخصت دیا گیا ہے اسمیں نہ پہیرے اسکو دوسری بار اور صحیح وہ پہلی بات
ہے پس اگر وہ اپنی گذری عمر میں ملانے والا اپنے دین میں ان لوگوں
میں سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے جن کے حق میں اور اور لوگ ہیں کہ اقرار کرتے ہیں ساتھ
گناہوں اپنے کے ملا دیتے ہیں عمل اچہا اور برا نزدیک ہے اللہ کہ پہر آوے اوپر انکے
کبہی غالب ہوتا ہے اسپر ایمان پس اچہا کرنے لگتا ہے عمل اپنے نماز اور روزے
اور نجاستوں اور حرام چیز کے بچنے سے اور احتیاط کرتا ہے اپنے دین کے لئے
اور کبہی غالب ہو جاتی ہے اسپر بدبختی پس پہسلاتا ہے اسکو شیطان نقصان
کرتا ہے اپنے نماز میں اور سستی کرتا ہے اسکی شرطوں اور ارکانوں اور واجبوں
میں پس ادا کرتا ہے انکے بعض کو اور چہوڑتا ہے یا ایک دن نماز پڑہتا ہے اور کئی
دن چہوڑتا ہے پڑہتا ہے دن رات کی نمازیں سے ایک نماز یا دو اور ترک کرتا
ہے باقی نمازوں پس اسکو چاہیئے کہ کوشش کرے اور فکر کرے اسمیں پہر
جسکو یقین کرے کہ اسکو تمام اور کمال پر ادا کیا ہے جو وجہ پر جائز ہے
شریعت میں تو اسکو قضا نہ کرے اور باقی نمازیں قضا کرے اور اگر دیکہے
اپنے نفس کا فائدہ اور اختیار کرے اولویت اور مشکل کام پس قضا کرے
تمام کو البتہ یہ ہوگی احتیاط اور بہت نیکی جسکو آگے بہیجا اپنے نفس کے لیئے اور
کفارہ اور پیوند لگانا ہر ایک قصور کا اللہ کے سب حکموں سے قیامت کے دن
اور درجے بہشت میں جب مرے توبہ اور اسلام اور سنت پر اور جب فارغ ہو
فرضوں کے قضا کرنے سے اور اللہ درازی کرے اسکی عمر میں اور مہلت دے اسکی مدت
میں اور اسکو توفیق دے اپنے خدمت کی اور پسند کرے اسکو اپنی عبادت کے
لیئے اور اسکو اسپر قائم کرے اور کرے اسکو اپنی محبت والوں میں اور چہڑاوے
اوسکو گمراہی سے اور نکالے اسکو شیطان کی موافقت اور اسکی پیروی سے اور نفس کی خواہش

الهوى وملاذ نفسه فادبره من دنياه واقبله على آخرته فليشتغل حينئذ بقضاء السنن المؤكدات وبتعلق بكل صلوة على ما ذكرنا في الفرائض ثم بعد ذلك يجتهد في التهجد وصلوة الليل والاوراد الذي نشير اليها في آخر الكتاب ان شاء الله تعالى واما الصوم فان كان تركه في سفر او مرض وافطر عمدا في الحضر او ترك النية ليلا عمدا او سهوا فليقض ذلك جميعه وان شك في ذلك فليتحر وليجتهد في ذلك وليقض ما غلب على ظنه تركه ويترك باقيه فلا يقضيه وان اخذ بالاحوط فقضى الجميع كان خيرا له فيحسب من حين بلوغه الى حين توبته فان كان بين ذلك عشر سنين صام عشرة اشهر وان كان اثنتي عشرة سنة صام سنة عن كل سنة شهرا وهو شهر رمضان واما الزكوة فيحسب جميع ماله وعدد السنين من اول تمام ملكه لا من زمان بلوغه وعقله اذ الزكوة واجبة على الصبي والمجنون عندنا فيخرجها ويدفعها الى مستحقها من الفقراء والمساكين وغيرهم فان كان قد ادى في بعض السنين وتوانى في بعض حسب ذلك والمتروك ويترك المؤدى على ما تقدم في الصوم والصلوة واما الحج فان كان قد تم شروطه في حقه فوجب عليه السعي فيه والقصد اليه فتوانى وفرط حتى افتقر واختلت الشرائط في حقه برهة من الزمان ثم قدر فعليه الخروج والقصد اليه وان كان لم يجد المال وكان له قدرة على الخروج ببدنه مع الافلاس فعليه الخروج فان لم يقدر الا بمال فعليه ان يكتسب من الحلال قدر الزاد والراحلة فان لم يقدر على الكسب فليسأل الناس ليدفعوا اليه من زكوتهم وصدقاتهم فيحج لان الحج من السبيل عندنا وا حد من الاصناف

کی سواری سے اور اسکی لذت سے پس اسکو پیٹھ دلادی اسکی دنیا سے اور متوجہ کرے اسکی آخرت پر پس اسکو چاہیئے کہ مشغول ہو اسوقت قضا کرنیمیں موکد سنتوں کے اور جو کچھہ متعلق ہو نماز سے جیسے ہمنے بیان کیا فرضوں میں پھر اسکے بعد کوشش کرے تہجد اور رات کی نمازوں میں اور ان کی وظیفوں میں جنکی طرف ہم اشارہ کرینگے اس کتاب کے آخر میں انشاء اللہ تعالیٰ ولیکن روزہ پس اگر اسکو ترک کیا ہو سفر یا بیماری میں یا روزہ نہ رکہا ہو جان بوجہکر گہر میں یا ترک کی ہو نیت رات میں جان بوجہکر یا بہولکر پس چاہیئے کہ قضا کرے ان سب کو اور اگر شک کرے اسمیں پس چاہیئے کہ فکر کرے اور کوشش کرے اسمیں پس قضا کرے جسکا ترک کرنا اوسکے ظن پر غالب ہوا ور ترک کرے اسکے باقی کو پس اسکو قضا نہ کرے اور اگر زیادہ احتیاط اختیار کرے پس قضا کرے سب کو یہ اسکے لیے بہتر ہوگا پس حساب کرے اپنے بالغ ہونیکے وقت سے اپنے توبہ کے وقت تک پس اگر ہو درمیان اسکے دس سال تو روزہ رکھے دس مہینے اور اگر ہے قضا بارہ سال کی تو روزہ رکھے ایک سال کے بدلے ایک مہینا اور وہ رمضان کا مہینہ ہے ولیکن زکوۃ پس حساب کرے اپنے سب مال کا اور گنے سال اسکے مالک ہونیکا اول سال پورا ہونے سے اور عاقل ہونے کے زمانے سے کیونکہ زکوۃ واجب ہے لڑکے اور دیوانے پر ہے ہمارے نزدیک پس زکوۃ نکالی اور اسکو دی اسکے مستحقوں اور فقیروں اور مسکینوں وغیرہم میں سے پس اگر اوسنے ادا کی ہو بعض سالوں میں اور سستی کی ہو بعض میں تو حساب کرے اسکا اور ادا کرے جس سال کی ترک کی ہو اور ترک کرے جس سال کی ادا کی ہو جیسے ہم نے بیان کیا روزہ اور نماز میں ولیکن حج پس اگر تحقیق پوری ہو چکی ہوں اسکی شرطیں اسکے حق میں پس واجب ہے اسپر شتابی کرنی اسمیں اور قصد کرنا اس کیطرف پس اسنے سستی کی اور قصور کیا یہانتک کہ وہ محتاج ہوگیا اور خلل پا گئیں شرطیں اسکے حق میں لمبی مدت میں زمانے سے پہر قادر ہوجاوے پس اسپر واجب ہے نکلنا اور قصد کرنا اس کیطرف اور اگر نہ پاوے مال اور ہو اسکو قدرت نکلنے پر ساتھہ اپنے بدن کے باوجود مفلس ہونے کے پس اسپر واجب ہے نکلنا قادر سوا مال کے پس اسپر واجب ہے کسب کرنا حلال سے بقدر خرچ راہ کے اور سواری کے پس اگر وہ قادر نہو کسب پر پس چاہیے کہ لوگوں سے مانگے تو وہ اسکو دیں اپنے زکوۃ اور صدقوں سے تو کہ وہ حج کرے کیونکہ تحقیق حج بھی سبیل اللہ میں سے ہے ہمارے نزدیک اور وہ بھی ایک مصرف ہے

الثمانية وهو قوله عز وجل وفي سبيل الله فإن مات
قبل ذلك مات عاصيا إذ كان قد فرط في أداء الحج
وهو يقدر على الفور قال النبي صلى الله عليه وسلم من
وجد زادا وراحلة تبلغه البيت فلم يحج فلا عليه أن
يموت يهوديا أو نصرانيا أو على أي ملة شاء أو بمعناه
فمن مات ولم يحج فإن شاء أن يموت يهوديا أو نصرانيا
كل ذلك تأكيد لجانب الأمر واحتياطا لحفظه وترك
تضييعه وإن كان عليه كفارات ونذور فكذلك
الحكم فيها والاحتياط في قضائها ما ذكرناه ثم
ينبغي أن يفتش من أول بلوغه عن سمعه وبصره
ولسانه ويديه ورجليه وفرجه وسائر جوارحه ثم ينظر
في جميع أيامه وساعاته ويفصل عند نفسه ديوان
معاصيه حتى يطلع على جميعها صغائرها وكبائرها
ويتذكرها جميعها برؤية رفقائه الذين كان معهم فيها وشاركوه
في اقترافها والبقاع التي قارف عليها والمنازل التي
تستر فيها عن الأعين في زعمه وغفل عن الأعين التي لا
تنام ولا تغمض طرفة عين عنه وكراما كاتبين يعلمون ما
تفعلون ما يلفظ من قول إلا لديه رقيب عتيد غفل عن
الكرام الحفظة له معقبات من بين يديه ومن خلفه يحفظونه
من أمر الله ويحصون عليه أفعاله وأنفاسه وغفل
عن عالم السر وأخفى العليم بذات الصدور والخبير بما
يخفون وما يعلنون ثم ينظر في ذلك فإن كانت المعاصي
تتعلق بحق الله تعالى وهي بينه وبينه لا تتعلق بمظالم
العباد كالزنا وشرب الخمر وسماع الملاهي وكالنظر إلى
غير محرم والقعود في المسجد وهو جنب ومس المصحف
بغير وضوء واعتقاد بدعة فتوبته عنها بالندم و
التحسر والاعتذار إلى الله عز وجل ويحسب مقدارها
من حيث الكثرة ومن حيث المدة ويطلب لكل معصية
عنها حسنة تناسبها فيأتي من الحسنات بمقدار تلك

آٹھہ مصرفوں میں سے اور وہ اللہ عزوجل کا فرمودہ ہے اور اللہ کی راہ میں
[illegible] اگر وہ [illegible] تو گنہگار ہوا کیونکہ اسنے قصور کیا حج کے ادا کرنے میں
اور وہ [illegible] فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے [illegible] اور سواری کہ اسکو بیت اللہ تک پہونچا دی
[illegible] پس اسپر کوئی افسوس نہیں کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہو
[illegible] تاکید کرنے کو اور اسکے نگاہ رکھنے کی احتیاط
[illegible] اور اگر ہوں اسپر کفارے اور
نذریں [illegible] اور احتیاط کرنا [illegible] ہمنے بیان کیا ویکن
[illegible] اپنے بالغ ہونے کی اول وقت سے اپنے کان سے
اور اپنی آنکھ اور اپنی زبان اور اپنے ہاتھ اور اپنے پاؤں اور اپنی شرمگاہ اور اپنے
سب [illegible] نظر کرے اپنے سب دنوں اور گھڑیوں میں اور کہو
اپنے نفس کے آگے اپنے گناہوں کا دفتر یہاں تک کہ مطلع ہو کر سب گناہوں
پر اور اونکے صغیروں اور کبیروں پر یاد کرے ان سب کو اپنے رفیقوں کے
دیکھنے سے جو اسکے ساتھ تھے ان گناہوں میں اور اسکے شریک تھے ان گناہوں
کے کرنے میں اور ان جگہوں کو یاد کرے جنپر اسنے وہ گناہ کیئے تھے اور
اون جگہوں کو جنمیں وہ گناہ چھپے تھے آنکھوں سے اسکے خیال میں اور غافل
ہوا تھا ان آنکھوں سے کہ نہیں سوتیں اور بند نہیں ہوتی ایک جھپکنے پر آنکھ
کے یا ان سے جو بزرگ فرشتے لکھنے والے ہیں جانتے ہیں جو کچھہ تم کرتے
ہو نہیں بولتا کچھہ بات مگر نزدیک اسکے نگہبان ہیں تیار غافل ہوا ان بزرگ
فرشتوں نگہبانوں سے جو واسطے اسکے چوکیدار ہیں اسکے آگے اسکے سے
اور پیچھے اسکے سے محافظت کرتے ہیں اسکی اللہ کے حکم سے اور وہ گنتی ہیں اسپر اسکے کام
اور اسکے سانس اور غافل ہوا جاننے والے سے پوشیدہ اور بہت پوشیدہ
کے جاننے والے سے سینوں کی بات کے اور خبر رکھنے والے سے جو کچھہ چھپاتے ہیں اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہیں
پھر نظر کرے اسمیں پس اگر ہوں گناہ تعلق رکھتے اللہ تعالی کے حق سے اور وہ درمیان اسکے اور
اللہ تعالی کے درمیان ہوں نہ تعلق رکھیں بندے کے ظلموں سے جیسے زنا اور شراب کا پینا اور سننا راگ کا
اور جیسے نظر کرنی غیر محرم کیطرف اور بیٹھنا مسجد میں حالت جنابت میں اور ہاتھ لگانا قرآن
کو بے وضو اور بدعت کا اعتقاد کرنا ان سب سے توبہ ہے پشیمان ہونا اور افسوس کرنا اور عذر کرنا
ساتھہ اللہ عزوجل کے اور حساب سے ان گناہوں کی مقدار کا کثرت کی وجہہ سے اور مدت کی
اور طلب کرے ہر ایک گناہ کے لیئے انمیں سے ایک نیکی کہ اسکی مثل ہو پس لاوے نیکیاں ان گناہوں

السَّيِّاٰتِ اخذًا مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
السَّيِّاٰتِ وَمِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ
حَيْثُ كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا فَتُكَفِّرُ كُلَّ
سَيِّئَةٍ بِحَسَنَةٍ مِّنْ جِنْسِهَا بِمَا تَقَارَبَ اَنْ تَكُوْنَ كَفَّارَةً
لَهٗ دُوْنَ غَيْرِهٖ فِي التَّشْبِيْهِ فَتُكَفِّرُ شُرْبَ الْخَمْرِ بِالتَّصَدُّقِ
بِكُلِّ شَرَابٍ حَلَالٍ هُوَ اَحَبُّ اِلَيْهِ وَاَطْيَبُ عِنْدَهٗ وَسَمَاعَ
الْمَلَاهِيْ بِسَمَاعِ الْقُرْاٰنِ وَاَحَادِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِيْنَ وَتُكَفِّرُ الْقُعُوْدَ فِي
الْمَسْجِدِ جُنُبًا بِالْاِعْتِكَافِ فِيْهِ مَعَ الْاِشْتِغَالِ بِالْعِبَادَةِ
وَتُكَفِّرُ مَسَّ الْمُصْحَفِ مُحْدِثًا بِاِكْرَامِ الْمُصْحَفِ وَكَثْرَةِ قِرَاءَةِ
الْقُرْاٰنِ مِنْهُ وَكَثْرَةِ تَلْقِيْهِ عَلَى الطَّهَارَةِ وَالْاِعْتِبَارِ
بِمَا فِيْهِ وَالْاِتِّعَاظِ وَاحْتِرَامِهٖ وَالْعَمَلِ بِهٖ وَبِاَنْ يَكْتُبَ
مُصْحَفًا وَيَجْعَلَهٗ وَقْفًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ لِيَقْرَءُوْا فِيْهِ وَ
اَمَّا مَظَالِمُ الْعِبَادِ فَفِيْهَا اَيْضًا مَعْصِيَةٌ وَّجِنَايَةٌ عَلٰى
حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نَهٰى عَنِ الظُّلْمِ لِلْعِبَادِ كَمَا نَهٰى
عَنِ الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَالرِّبَا فَمَا يَتَعَلَّقُ مِنْ ذٰلِكَ بِحَقِّ
اللّٰهِ تَعَالٰى تَدَارُكُهٗ بِالنَّدَمِ وَالتَّحَسُّرِ وَتَرْكِ مَا مِثْلُهٗ
فِيْ ثَانِي الْحَالِ وَالْاِتْيَانِ بِالْحَسَنَاتِ لِتُكَفِّرَ عَنْهُ
فَتُكَفِّرُ اِيْذَائَهٗ لِلنَّاسِ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِمْ وَالدُّعَاءِ لَهُمْ
فَاِنْ كَانَ الْمُؤْذٰى مَيِّتًا فَبِالتَّرَحُّمِ عَلَيْهِ وَالْاِحْسَانِ
لِوَلَدِهٖ وَوَرَثَتِهٖ اِذَا كَانَتِ الْاَذِيَّةُ بِاللِّسَانِ اَوِ الضَّرْبِ
وَتُكَفِّرُ غَصْبَ اَمْوَالِهِمْ فِيْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالتَّصَدُّقِ
بِمَا يَمْلِكُهٗ مِنَ الْحَلَالِ وَاِنْ كَانَتِ الْاَذِيَّةُ فِي الْاَعْرَاضِ مِثْلَ
اِغْتِيَابِهِمْ وَمَشْيٍ بَيْنَهُمْ بِالنَّمِيْمَةِ وَقَدْحٍ فِيْهِمْ فَتُكَفِّرُ
ذٰلِكَ بِالثَّنَاءِ عَلَيْهِمْ اِنْ كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الدِّيْنِ وَالسُّنَّةِ
وَاِظْهَارِ مَا يَعْرِفُ فِيْهِمْ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ فِيْ اَقْرَانِهٖ وَاَمْثَالِهٖ
فِي الْمَحَافِلِ وَالْمَجَامِعِ وَتُكَفِّرُ قَتْلَ النُّفُوْسِ فِيْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى
بِاِعْتَاقِ الرِّقَابِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِحْيَاءٌ لِلْعَبْدِ لِاَنَّ الْعَبْدَ كَا
الْمَفْقُوْدِ فِيْمَا يَرْجِعُ اِلٰى نَفْسِهٖ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ضَرَبَ

اللہ تعالے کے فرمودہ سے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو اور حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمودہ سے ڈر اللہ تعالے سے جہاں کہیں تو ہوا ور برائی کے پیچھے
نیکی کر کہ وہ اسکو مٹا دیتی ہی پس کفارہ ہر ایک برائی کا نیکی ہے اور اسکی جنس
میں سے اسوجہہ سے کہ نزدیک ہو یہہ کہ وہ کفارہ ہو اسکے لیئے سوا اسکے غیر کی
تشبیہ میں پس کفارہ شراب پینے کا ہر ایک حلال پینے والی چیز کا صدقہ کرنا ہے
جو اسکی طرف بہت پیاری اور اسکے پاس بہت پاکیزہ ہو اور راگ سننے کا سننے ہے
قرآن مجید اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں اور نیکوں
کی حکایتوں کے ہی اور کفارہ بیٹھنے کا مسجد میں حالت جنابت میں اعتکاف بیٹھنے
میں ساتھہ مشغول ہونے کے عبادت میں اور کفارہ بیوضو قرآن مجید کو ہاتھہ
لگانیکا ساتھہ عزت کرنے قرآن مجید اور زیادہ پڑھنے قرآن مجید اور اس سے
بہت پیش آنے کے وضو پر اور عبرت پکڑنے کے اس سے جو کچھہ اسمیں ہے اور اس
سے نصیحت پکڑنے کے ہے اور اسکی عزت کرنی اور اسپر عمل کرنے کو ہے
ساتھہ اسکے لکھا جاوے قرآن مجید اور اسکو کردے وقف مسلمانوں پر تو کہ وہ اسمیں
پڑھیں ولیکن بندوں کی ظلم پس ان میں بھی بیفرمانی ہے اور گناہ اللہ تعالے کے
حق پر کیونکہ اللہ تعالی نے منع کیا ہے ظلم کرنے سے بندوں پر جیسے منع فرمایا ہے
زنا شراب کے پینے اور بیاج سے پس جو کچھہ متعلق ہے اسمیں سے اللہ تعالے کے حق سے
تو اسکا تدارک پشیمان ہونا اور افسوس کرنے اور اس جیسے گناہ کے ترک کرنے
میں ہی دوسرے حال میں اور ساتھہ لانے نیکیوں کے ہے کہ وہ اس سے کفارہ ہو پس
کفارہ انکی ایذا دینے کا لوگوں کو ان کیطرف احسان کرنا اور انکے لیئے دعا کرنے سے
ہی پس جسکو ایذا دی تہی مرا ہو اپس اسکا کفارہ اسپر رحمت بھیجنے سے ہے اور
احسان کرنے سے اسکی اولاد اور اسکے وارثوں سے جب ہوا ایذا زبان یا مارنے
سے کفارہ ان کے مالوں کے چھیننے کا اللہ تعالے کے حق میں صدقہ کرنی ہے
حلال چیز سے جسکا وہ مالک ہو اور اگر ایذا ہو آبرووں میں جیسے انکی
غیبت کرنی اور پہرنا ان کے درمیان چغلی سے اور کیا عیب ہو انمیں پس اسکا
کفارہ انکی تعریف کرنی ہے اگر وہ ہوں دین اور سنت والوں میں سے اور ظاہر
کرنا انکی نیک خصلتوں سے جو وہ جانتا ہو اپنے رفیقوں اور اپنے جنسیوں میں
مجلسوں اور مجمعوں اور کفارہ قتل کرنے جانوں کا اللہ تعالے کے حق میں غلاموں
کے آزاد کرنے سے ہے کیونکہ زندہ کرنا غلام کا اسلیئے کہ غلام مانند گم ہوئے معدوم
کی ہوتا ہے اس چیز میں کہ رجوع کرے اپنی جان کیطرف جیسے فرمایا اللہ عزوجل نے مثال

الله مثلا عبدا مملوكا لا يقدر على شيء فكلية لمولاه تصرفاته وحركاته وسكناته فهو مجرد لسيده اذ جميع ذلك له ففي اعتاقه ايجاده واحياؤه فكان القاتل اعدم عبدا عابدا لله تعالى وعطل طاعته له فجنى على حقه فامره باقامة عبد مثله عابد لله تعالى ولا يتحقق ذلك الا بعتقه عن رق العبودية فيتصرف في نفسه لنفسه من غير مانع ولا حاجز فيقابل الاعدام بالايجاد وهذا في حق الله عز وجل واما في حق العباد فلا يخلو اما ان يكون في النفوس او في الاموال او الاعراض او القلوب وهذا هو الايذاء المحض واما اذا كانت المظلمة في النفوس بان جرى على يده قتل خطأ فتوبته بتسليم الدية الى من يستحقها من ذي نسب ومولى او الامام فهي في عهدة ذلك حتى تصل الدية اليهم اما من العاقلة او الامام فان لم تكن له عاقلة ولا وجد في بيت المال شيء سقطت فان كان هو قادرا على ادائها ولا عاقلة له فليس له غير عتق رقبة مؤمنة فان تطوع بالدية كان اولى اذ الدية انما تجب عندنا على العاقلة فلا يخاطب بها القاتل وهو الصحيح وقيل انه يجب عليه اداء الدية في هذه الحالة اذا لم يكن له عاقلة وله يسار وهو مذهب الشافعي لان الدية تجب ابتداء على القاتل ثم تتحملها عنه العاقلة على وجه التخفيف عنه والنصرة له والمواسات له في الغرامة لما بينهما من التوارث وقد عدمت العاقلة ههنا فوجبت عليه لا سيما وهو في حالة التوبة والخروج من المظالم والتورع والخلاص عن حقوق الادميين واما ان كان القتل عمدا فلا يخلص الا بالقصاص وكذلك ان كان دون النفس في محل يمكن الاقتصاص منه فان كان في النفس فالكلام مع الورثة وان كان فيما

ایک غلام پڑا ہے پر اُسکے بس میں نہیں قدرت پاتا کسی چیز پر اسکا سب کچھ ہوتا اسکے آقا کے لیئے اسکے تصرف میں اور اس کا ہلنا جلنا اور اسکا ٹھیرنا آرام کرنا پس وہ نرا اپنے آقا کے لیئے ہوتا ہے کیونکہ یہ سب کچھ اسکے لیئے ہوتی ہیں پس اسکو آزاد کرنے میں اوسکا پیدا کرنا اور اوسکا زندہ کرنا ہے پس گویا قاتل نے معدوم کر دیا بندی اللہ تعالیٰ کے عبادت کرنے والی کو اور اسکی عبادت کو اسکے لیئے معطل کر دیا پس گناہ کیا اوسکے حق پر پس اوسنے اسکو حکم کیا اوس جیسی بندے اللہ تعالیٰ کے عبادت کرنیوالے کے قائم کرنے کا اور نہیں ثابت ہوتا مگر اسکے آزاد ہونے سے غلامی کے آزاد ہونے سے پس وہ تصرف کرے اپنے نفس میں اپنے لیئے سوا کسی مانع اور روکنے کے پس مقابلہ کیا جاوے غلام کرنے کا پیدا کرنے سے اور یہ اللہ عزوجل کے حق میں ہے ولیکن بندوں کے حق میں پس نہیں خالی اس سے کہ وہ ہوگا جانوں میں یا مالوں میں یا عزتوں یا دلوں میں اور یہ نری ایذا ہے ولیکن جب ہو ظلم جانوں میں اس وجہ سے کہ جاری ہوا اسکے ہاتھ پر قتل خطا سے پس اوسکی توبہ ساتھ سپرد کرنے دیت کے ہیں ان لوگوں کیطرف جو اسکے مستحق ہوویں ہم نسب یا غلام آزاد کردہ یا امام سے پس وہ اسکی پیمان میں ہے یہانتک کہ پہونچ جاوے دیت ان کیطرف یا تو قبیلے سے یا امام سے پس اگر نہ ہوا اسکا کوئی قبیلہ اور نہ پایا جاوے بیت المال میں بھی کچھہ تو ساقط ہو گی پس اگر وہ ہو جاوے قادر اسکے ادا کرنے پر اسکا قبیلہ نہ ہو پس نہیں ہے اسکے لیے سوا آزاد کرنے ایک غلام مومن کے پس اگر وہ خوشی سے دیت دیدے تو بہتر ہے کیونکہ دیت سوا اسکے نہیں کہ واجب ہے ہمارے نزدیک قبیلے پر پس نہ بولا یا جاوے دیت لینے کو قاتل اور یہی صحیح ہے اور بعض نے کہا تحقیق واجب ہے اسپر ادا کرنا دیت کا اس حال میں جبکہ نہ ہو اسکے لیئے قبیلہ اور ہو اسکے لیے وسعت اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا کیونکہ دیت واجب ہوتی ہے پہلے قاتل پر پھر اٹھا لیتا ہے اسکو اس سے قبیلہ اس سے تخفیف کرنی اور اسکی مدد کرنی اور اس سے احسان کرنے کیوجہ پڑتا وان میں بسبب اس توارث کی کہ اونکے درمیان ہے اور تحقیق نہیں ہے یہاں قبیلہ پس واجب ہے قاتل پر خصوصاً جب وہ توبہ اور ظلموں سے نکلے اور پرہیز گاری اور آدمیوں کے حقوں سے خلاص ہونیکی حالت میں ہو ولیکن اگر قتل کرنا جان بوجھکر ہو نہیں خلاصی سوا قصاص کے اور اسیطرح اگر ہو جان سے کم ایسے محل میں کہ ممکن ہو قصاص لینا اوس سے پس اگر گناہ ہو جان میں پس کلام کرنی ہے وارث سے اور اگر ہو اس چیز میں

دون النفس ثم الجني عليه فان طابت النفوس
باسقاط ذلك والعفو عنه سقط وان طلبوا العفو
على مال بذله وتبرأ عن عهدته فان قتل قتيلا
ولم يعرف انه هو القاتل كان عليه ان يعترف
عند ولي الدم ويحكمه في روحه فان شاء عفى
عنه وان شاء قتله او اخذ المال عليه ولا يجوز
له اخفاؤه لانه لا يسقط بمجرد التوبة فان قتل
جماعة في اوقات مختلفة ومحال متعددة وقد
تقادم الزمان ولا يعرف اولياؤهم ولا عدد من
قتلهم احسن توبته وعمله واقام على نفسه حدا
لله بانواع المجاهدات والتعذيب لها والعفو
عمن ظلمه واذاه وعتق الرقاب وتصدق بمال
واكثر النوافل ليفرق ثواب ذلك عليهم على قدر
حقوقهم يوم القيمة فينجوا هو ويدخل الجنة
برحمة الله تعالى التي وسعت كل شيء وهو ارحم
الرحمين ولا فائدة اذ ذاك في التحدث بما جرى
عليه من انواع القتل والجراحات وقطع الطريق
اذ لا يعرف اربابها ومستحقها ليوفيهم او يستحل
منهم بل يشتغل بما ذكرناه وكذلك ان زنى او
شرب او سرق ولا يعرف مالكها او قطع الطريق
ولا يعرف المقطوع عليه او باشر امراة دون الفرج
ما يجب فيه حد الله او التعزير فانه لا يلزمه في
التوبة ان يفضح ويهتك ستره ويلتمس من الامام
او الحاكم اقامة الحد عليه بل يستتر بستر الله
تعالى ويتوب الى الله عز وجل فيما بينه وبين
الله ويشتغل بانواع المجاهدات من صيام
النهار والتقلل من المباح واللذات وقيام الليل
وقراءة القران وكثرة التسبيح والتورع
وغير ذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم من

نہ وہ کم ہو جان سی پس کلام کرنی ہی اس سی جسپر گناہ واقع ہوا ہے پس اگر خوش
ہوں نفس قصاص کو ساقط کرنے اور اس سی معاف کرنے پر ساقط ہو جاویگا
اور اگر وہ معاف کرنا چاہیں مال پر تو اسکو خرچ دے اور پاک ہو گناہ کی عہدے
سے پس اگر وہ کسیکو قتل کرے اور پہچانا نہ جاوے کہ وہ قاتل ہے تو اسپر واجب ہے
اقرار کرنا خون کے ولی کے پاس اور اسکو حاکم بناوے اپنی جان میں پس اگر وہ
چاہے اس سے معاف کرے اور اگر چاہے اسکو قتل کرے یا اسپر مال لے اور
نہیں جائز اسکے لیئے اسکا چھپانا کیونکہ وہ خون نہیں ساقط ہوتا نری توبہ سے
پس اگر اسنے قتل کیا ہے کسی جماعت کو مختلف وقتوں میں اور متعدد جگہوں میں
اور تحقیق پرانا ہو گیا ہے زمانہ اور نہ وہ پہچانتا ہو ان کے ولیوں کو اور نہ انکی گنتی کو
جنکو اسنے قتل کیا ہے تو وہ اچھے کرے اپنے توبہ کو اور اپنے عمل کو اور قائم کرے
اپنے نفس پر اللہ تعالی کی قسم قسم کی کوششوں اور نفس کو عذاب پہنچنے سے اور ان
لوگوں سے معاف کرانے سے جنپر اسنے ظلم کیا اور ایذا دی اور غلاموں کو آزاد
کرنے سے اور صدقہ مال سے اور نفل پڑہے بہت تو کہ جدا کیا جاوے اسکا ثواب انپر
انکے حقوق کے اندازے پر قیامت کے دن پس وہ نجات پا جاوے اور داخل
ہو بہشت میں اللہ تعالی کی رحمت سے جسنے سمالیا ہے ہر چیز کو اور وہ بڑا مہربان
سب مہربانوں کا ہے اور کچھ فائدہ نہیں اب بیان کرنے میں اس چیز کے کہ جاری
ہوا اسپر قتل اور زخموں اور راہزنی کے قسموں سے کیونکہ وہ خبر رکھتا نہیں
اسکے صاحبوں اور اسکے مستحقوں سے تو انکا حق دے یا معافی چاہے انسے
بلکہ مشغول ہو اسمیں جو ہمنے بیان کیا اور اسطرح اگر زنا کیا یا شراب پی یا
چوری کی اور نہیں پہچانتا اسکے مالک کو یا راہزنی کی اور نہیں پہچانتا
جسپر راہزنی کی گئی ہے یا مباشرت کی عورت سے سوا شرمگاہ کے جسمیں واجب
نہیں اسکی حد یا تعزیر پس تحقیق اسکو لازم نہیں ہے اسکے توبہ کے صحیح ہونے
میں یہ کہ خوار ہو اور پھاڑے اپنا پردہ اور ڈھونڈے امام یا حاکم سے
حدوں پر قائم کرنا بلکہ پردہ میں رہے اللہ تعالی کے پردے میں اور توبہ کرے اللہ
عز و جل کی طرف اس گناہ میں کہ اسکے اور اللہ کے درمیان ہے اور مشغول ہووے
قسم قسم کی کوششوں میں جیسے دن کا روزہ رکھنا اور تھوڑا لینا مباح
اور لذتوں سے اور رات کا قیام کرنا اور پڑھنا قرآن مجید کا اور بہت
کرنی تسبیح اور پرہیزگاری وغیرہ۔ فرمایا حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے

اتى بشيء من هذه القاذورات فليستتر بستر الله
تعالى ولا يبديه لنا صفحته فان من ابدى لنا صفحته
اقمنا عليه حدود الله فان خالف ما قلناه ورفع امره
الى الوالي فاقام عليه الحد وقع موقعه وصحت توبته
وتكون مقبولة عند الله وبرئ من عهدة ذنبه
وتطهر من اثمه ولطخه واما الاموال فان كان تناول
مال انسان بغصب او سرقة او قطع طريق او خيانة
في عين من وديعة او عارية او معاملة من نوع
تلبيس كترويج زائف او ستر عيب في المبيع او نقص
اجرة اجير او منع اجرته جملة فكل ذلك عليه ان
يفتش عنه لا من مدة بلوغه بل من مدة وجود
ذلك بعد بلوغه او عقله وتمييزه او قبل بلوغه وهو
في حجر وليه ووصيه واختلط ماله بماله وتهاون
الولي في ذلك ولم يبال به بان كان ظالما مجازفا
في دينه فاختلط ذلك الحرام بمال الصبي تارة من
فعل الصبي واخرى من ظلم الوصي وجب على
الصبي التائب بعد بلوغه تفتيش ذلك ورد كل حق
الى اهله وتصفية ماله من تلك الشبهات والحرام
فليحاسب نفسه على الحبات والذرات من اول
يوم جنايته الى يوم توبته قبل ان ياتيه الموت على
غفلة من غير حساب وتقوم عليه القيمة على غرة
من غير تحصيل ثواب وتهذيب كتاب فيسئل فلا
يسمع جوابا ويندم فلا ينفعه الندامة ويستعتب
فلا يعتب ويعتذر فلا يعذر ويستمهل فلا يمهل
ويستشفع فلا يشفع له اذا كان مفرطا في حال حيوته
ومجازفا في حال يقظته وفطنته منتظرا في امور
معاشه حريصا في تحصيل شهواته ولذاته متابعا
لهواه ولشيطانه معرضا عن طاعة ربه وجنابه متثبطا
عن اجابته متسارعا في معصيته وخلافه فلذلك

جو کوئی لاوے کوئی گناہ ان گناہوں میں سے پس چاہیے کہ پردہ پاوے اللہ تعالیٰ
کے پردہ سے اور نہ ظاہر کرے ہمارے لیئے اپنے منہ کو کیونکہ اگر ظاہر کریگا ہمارے
لیئے اپنے منہ کو تو ہم قایم کرینگے اسپر حدیں اللہ پاک کی پس اگر خلاف کرے
ہماری کہنے کا تو پہونچا وے اپنا کام حاکم تک پس اسپر قایم کرے حد وہ پڑیگی
اپنے موقع پر اور صحیح ہوگی اسکی توبہ اور ہوگی مقبول پاس اللہ کے اور پاک
ہوگا اپنے گناہ کے عہدے سے اور پاک ہوگا اپنے گناہ اور اسکی آلودگی سے
ولیکن مال پس اگر ہو لیا انسان کے مال کا چھیننے پر یا چوری پر یا راہ زنی یا
خیانت سے کسی عین چیز میں امانت یا مانگی ہو چیز یا کسی معاملہ سے کسی قسم
کے فریب جیسے رواج دینا کھوٹی چیز کا یا چھپانا عیب کا بیچنے کی چیز میں یا مزدور
کی مزدوری کا کم کرنا یا نہ دینا اوسکی ساری مزدوری کا پس اس سب چیز
سے اسپر تفتیش کرنی واجب ہے نہ اپنے بالغ ہونے کی مدت سے بلکہ اس گناہ کی
پائے جانے کی مدت سے اپنے بلوغ اور عقل اور تمیز کے بعد یا اپنے بالغ ہونے سے
پہلے جبکہ اپنے ولی اور وصی کی گود میں ہو اور مل جاوے اسکے مال سے اور سستی
کرے ولی اسمیں اور نہ پروا کرے اسکی وجہ سے وہ اپنے دین میں ظالم اور بیباک
والا تھا پس مل گیا یہ حرام لڑکے کے مال میں کبھی لڑکے کے فعل سے اور
کبھی وصی کے ظلم سے تو واجب ہے لڑکے توبہ کرنے والے پر اپنے بالغ ہونیکے
بعد اسکی جستجو کرنی اور رد کرنا ہر ایک حق کا اس حق والے کیطرف اور صاف کرنا
اپنے مال میں شبہوں اور حرام سے پس چاہیئے کہ حساب کرے اپنے نفس کا
دانوں اور ذروں پر اپنے گناہ کے اول دن سے اپنے توبہ کے دن تک پہلے اسکے
کہ آوے اسکو موت غفلت پر بیحساب کیئے اور قائم ہو جاوے اسپر قیامت
ثواب نہ حاصل کرنے اور اعمال نامہ کے پاک نہ کرنے دہوکھے پر پس سوال کرے
پس نہ سُنے جواب اور پشیمان ہو اور نہ فائدہ دے اسکو پشیمانی اور راضی کرنا
چاہیے اللہ کو پس نہ راضی ہو اور عذر کرے پس نہ مانا جاوے اور مہلت
مانگے پس نہ مہلت دیا جاوے اور شفاعت چاہے پس نہ شفاعت کیجاوے
اسکے لیئے جب ہو زیادتی کرنیوالا اپنی زندگی کی حالت میں اور بیباک ہونیوالا اپنی بیداری
اور دانائی کی حالت میں انتظاری کرنیوالا اپنے معاش کے کاموں میں اور حرص
کرنیوالا اپنی خواہشوں اور لذتوں کو حاصل کرنے میں پیروی کرنے والا اپنے نفس
کی خواہش اور اپنے شیطان کا منہ پھیرنیوالا ہے اپنے رب کی عبادت اور
اسکی درگاہ سے پیچھے ہٹنے والا ہے اوسکے ماننے سے جلدی کرنیوالا اوسکی

طال في القيمة حسابه وعظم ويله وتجبيه وانقطع ظهره ونكس رأسه واشتد خجلته وحياؤه وانقطعت حجته وبرهانه وأخذت حسناته ونصبت سيئاته وخسرت صفقته وظهر إفلاسه واشتد عليه غضب ربه وأخذه وأخذته الزبانية إلى ما مهد لنفسه من عذاب ربه وأوبقها وأوردها فساوى من في النار من قارون وفرعون وهامان إذ مظالم العباد لا تسامح فيها ولا تترك وفي الأثر أن العبد ليوقف يدي الله تعالى وله من الحسنات أمثال الجبال لو سلمت له لكان من أهل الجنان فيقوم أصحاب المظالم فيكون قد سب عرض هذا وأخذ مال هذا وضرب هذا فتنقص حسناته فلا يبقى له شيء فيقول الملئكة يا رب فنيت حسناته وبقي طالبون كثيرا فيقول ألقوا من سيئاتهم إلى سيئاته وصكوا له صكا إلى النار فيهلك هو بسيئة غيره بطريق القصاص فكذلك ينجو المظلوم بحسنة الظالم إذ ينقل إليه عوضا مما ظلمه وروت عائشة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال الدواوين ثلاثة ديوان يغفره الله تعالى وديوان لا يغفره الله وديوان لا يترك منه شيء فأما الديوان الذي لا يغفره الله فالشرك بالله جل جلاله قال الله عز وجل إنه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة ومأويه النار وأما الديوان الذي يغفره فظلم العبد نفسه فيما بينه وبين ربه وأما الديوان الذي لا يترك منه شيء فظلم العباد بعضهم بعضا وعن أبي هريرة رضي الله عنه أنه قال أتدرون من المفلس من أمتي يوم القيمة قالوا يا رسول الله المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع قال النبي صلى الله عليه وسلم المفلس من أمتي من يأتي يوم القيمة بصلوته وصيامه وقد شتم هذا وقد

لنبا ہوگا قیامت میں اسکا حساب اور بڑا ہوگا اسکا عذاب اور چلانا اور ٹوٹی ہوگی اسکی پیٹھ اور نیچے ہوگا اسکا سر اور سخت ہوگی اسکی شرمندگی اور حیا اور ٹوٹ جاویگی اسکی حجت اور دلیل اور لیجاوینگی اسکی نیکیاں اور بڑائی جاوینگی اسکی برائیاں اور ٹوٹے والا ہوگا اوسکا سودا اور ظاہر ہوگا اسکا افلاس اور سخت ہوگا اوسپر غضب اوسکے رب کا اور اسکی پکڑ اور پکڑ لینگے اسکو دوزخ کے فرشتے اس چیز کیطرف کہ بچھایا اسنے اپنے نفس کے لیے اپنے رب کے عذاب سے اور اسکو ہلاک کیا اور اسمیں وارد کیا پس برابر ہو گئے جو لوگ دوزخ میں ہیں قارون اور فرعون اور ہامان سے کیونکہ بندوں کے ظلموں میں نہیں دیری کیجاتی اور نہیں چھوڑے جاتے اور حدیث میں ہے تحقیق بندہ البتہ کھڑا کیا جاویگا اللہ تعالیٰ کے سامنے اور اسکی ہوگی نیکیاں پہاڑوں کیطرح اگر وہ اسکے لیے سلامت رہیں تو البتہ بہشتیوں سے ہو پس کھڑے ہونگے ظلموں والے پس وہ ہوگا کہ تحقیق اتاری ہوگی اسکی آبرو کو اور لیا ہوگا مال اسکا اور مارا ہوگا اسکو پس بدلے میں دیجاوینگی انکی نیکیاں پس نہ باقی رہیگی اسکے لیے کوئی نیکی پس عرض کرینگے فرشتے اے ہمارے پروردگار اسکی نیکیاں تمام ہو گئیں اور باقی ہیں طلب کرنے والے بہت پس فرماویگا ڈالدو انکی برائیوں میں سے اسکی برائیوں کیطرف اور دھکیل دو اسکو مار کر دوزخ کیطرف پس وہ ہلاک ہوگا اپنے غیر کے گناہ میں قصاص کے طریقے پر پس اسیطرح نجات پاویگا مظلوم ظالم کی نیکی سے کیونکہ نقل کیا جاویگا اسکی طرف عوض اس چیز کا جو اسنے اسپر ظلم کیا تھا اور روایت ہے حضرت عائشہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپنے فرمایا عملوں کے دفتر تین ہیں ایک دفتر ہے کہ اسکو بخشدیتا ہے اللہ تعالیٰ اور ایک دفتر ہے کہ نہیں بخشتا اسکو اللہ تعالیٰ اور ایک دفتر ہے کہ اسمیں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی جاتی پس اسپر وہ دیوان جسکو اللہ تعالیٰ نہیں بخشدیتا ہے اللہ پس وہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا ہے فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق بات یہ ہے کہ جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے بہشت اور اسکی جگہ اسکی آگ ہے اور اسپر دیوان ہے جسکو اللہ تعالیٰ بخشدیتا ہے پس وہ بندے کا ظلم کرنا ہے اپنی جان پر اس چیز میں کہ درمیان اسکے رب کے ہے اسپر وہ دفتر ہے جسمیں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی جاتی پس وہ بندوں کا ظلم ہے انکو بعض کا بعض پر اور روایت ہے مرفوعاً حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کون مفلس ہے میری امت میں قیامت کے دن عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں وہ شخص ہے جسکے لیے کوئی درہم اور اسباب نہ ہو فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مفلس میری امت میں سے وہ شخص ہے کہ لاوے قیامت کے دن اپنی نماز اور روزہ حالانکہ گالی دی ہوگی اسکو

قذف هذا او اكل مال هذا او سفك دم هذا وضرب
هذا فيقاص هذا من حسناته وهذا من حسناته
فان فنيت حسناته اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم
طرح في النار فينبغي للمذنب ان يبادر الى التوبة وروي
عن ابن عباس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
هلك المسوفون الذين يقولون سوف نتوب وروي
عن ابن عباس في قوله عز وجل بل يريد الانسان ليفجر
امامه يعني يقدم ذنوبه ويؤخر توبته ويقول سا
توب حتى ياتيه الموت وهو على اشر ما كان عليه فيموت
عليه وقال لقمن الحكيم لابنه يا بني لا تؤخر التوبة الى غد فان
الموت ياتيك بغتة فالواجب على كل احد ان يتوب حين
يصبح وحين يمسي قال مجاهد من لم يتب اذا اصبح
وامسى فهو من الظلمين فالتوبة على وجهين احدهما
في حق العباد وقد ذكرناها والثاني بينك وبين الله تعالى
فيكون بالاستغفار باللسان والندم بالقلب والاضمار
ان لا يعود على ما اشرنا اليه من قبل فليجتهد هذا
التائب من الظلم ويبذل جهده في تكثير الحسنات حتى
تقتص منه يوم القيمة فتوخذ حسناته وتوضع في
موازين ارباب المظالم وليكن كثرة حسناته بقدر كثرة
مظالمه للعباد والا هلك بسيات غيره وهذا يوجب
استغراق جميع العمر في الحسنات لو طال العمر بحسب
مدة الظلم فكيف والموت على الرصد وربما يكون الاجل
قريبا فتخترمه المنية قبل بلوغ الامنية وقبل اخلاص
العمل وتصحيح النية وتصفية الضمير فليبادر الى ذلك
وليبذل الاجتهاد فليكتب جميع ذلك واسامي اصحاب
المظالم واحدا واحدا ويطوف نواحي العالم واطراف البلاد فطلبها
وتحللهم يستحلهم او يؤدي حقوقهم فان لم يجدهم
فالى ورثتهم وهو مع ذلك خائف من عذاب الله
راج لرحمته تائب متعلم عن جميع ما يكره مولاه منيب

اور کہایا ہوگا مال اسکا اور گرایا ہوگا خون اسکا اور مارا ہوگا اسکو پس بدلہ
دیا جاویگا یہ شخص اسکی نیکیوں میں سے اور اگر تمام ہو جاویں اسکی نیکیاں تو لیجاویگے
ان لوگوں کے گناہوں میں سے پس ڈالی جاوینگی اسپر پہر وہ ڈالا جاویگا دوزخ میں
پس گنہگار کے لیئے واجب ہے جلدی کرنی توبہ کیطرف اور روایت کیگئی ہے
حضرت ابن عباس سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپ نے فرمایا
ہلاک ہو گئے تاخیر کرنے والے جو کہتے ہیں ہم توبہ کرلینگے اور روایت ہے ابن عباس سے
اللہ عز وجل کے فرمودہ کی تفسیر میں بلکہ ارادہ کرتا ہے ہر آدمی تو گناہ کرے
آگے اپنے یعنی آگے کرتا ہے اپنے گناہوں کو اور پیچھے کرتا ہے اپنی توبہ کو اور کہتا ہے
میں توبہ کر لونگا کہ آجاتی ہے اسکو موت حالانکہ وہ اسے برائی پر ہوتا ہے جسپر وہ
تہا پس مرجاتا ہے اسپر اور فرمایا حضرت لقمن حکیم نے اپنے بیٹے سے ای میرے بچے دیر مت
کر توبہ میں کل تک کیونکہ تحقیق موت تجھکو آویگی اچانک پس واجب ہے ہر ایک پر
کہ توبہ کرے جب صبح کرے اور جب شام کرے کہا مجاہد نے جو شخص توبہ نہ کرے
جب صبح کرے اور شام کرے پس وہ ظالموں میں سے ہے۔ پس توبہ دو
وجہ پر ہے ایک بندوں کے حق میں اور تحقیق ہمنے اسکا بیان کر دیا دوسرے
تیسرے اور اللہ تعالے کے درمیان پس وہ ہوگی زبان کے بخشش مانگنے سے
اور دل اور نیت سے پشیمان ہونے سے یوں نہ لوٹیگا گناہ کیطرف جیسے ہمنے
اشارہ کیا اسکی طرف پہلے پس چاہیئے کہ کوشش کرے یہ شخص توبہ کرنیوالا ظلم
سے اور خرچ کرلے اپنی کوشش نیکیوں کے زیادہ کرنے میں یہاں تک کہ بدلا لیا جاوے
اس سے قیامت کے دن پس لیجاویں اسکی نیکیاں اور رکہی جاویں ظلم والے کے ترازو
میں اور چاہیئے کہ ہو جاویں اسکی نیکیوں کی کثرت بقدر کثرت اسکے ظلموں کے
بندوں پر ورنہ ہلاک ہوگا اوروں کی برائیوں سے اور یہ بات واجب کرتی ہے
غرق کرنا ساری عمر کا نیکیوں میں اگر لمبی ہو اسکی عمر موافق مدت ظلم کے
پس کیونکر ہو حالانکہ موت گہات پر ہے اور بہت بار ہوتی ہے موت قریب پس
کاٹ دیتی ہے اسکو موت پہلے پہونچنے آرزو کے اور پہلے خالص کرنے عمل کے
اور صحیح کرنے نیت اور صاف کرنے دل کے پس چاہیئے کہ جلدی کرے طرف توبہ
کی اور خرچ کرے کوشش پس چاہیئے کہ لکہدے ان سب ظلموں کو اور تمام ظلم والوں کے ایک ایک کا
اور پہرے گرد جہان کے اور شہروں کیطرف اور انکی کناروں میں اور انکو ڈہونڈے
اور ان سے معافی مانگے یا ادا کرے انکے حق پس اگر انکو نہ پاوے پس ادا کرے انکے وارثوں
کیطرف اور وہ باوجود اسکے ڈرنے والا ہو اللہ کے عذاب سے اور امید کرنیوالا ہو اسکی رحمت کا
توبہ کرنیوالا باز رہنے والا ان سب سے جسکو ناخوش رکھتا ہے اسکا مولے

فِي مَا عَمِلَ وَمَرْضَاتِهِ فَاِنْ اَدْرَكَتْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ عَلَى ذٰلِكَ
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ
بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ
اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ جَاءَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهُ قَالَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ
نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ
فَقَالَ لَهٗ اِنَّهٗ قَدْ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ
تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ
اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ قَتَلَ
مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا نَاسًا
يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ
فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ
الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ
فَقَالَتْ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ
مَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ
اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ حَكَمًا فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ
فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى
الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَكَانَ
اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ
فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى
هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوْهُ اِلٰى
هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغَفَرَ لَهٗ فَهٰذَا دَلِيْلٌ وَاضِحٌ عَلٰى اَنَّ قَصْدَهٗ
اِلَى التَّوْبَةِ وَسَعْيَهٗ اِلَيْهَا وَنِيَّتَهٗ لَهَا نَافِعٌ وَدَلِيْلٌ عَلٰى
اَنَّهٗ لَا خَلَاصَ اِلَّا بِرُجْحَانِ مِيْزَانِ الْحَسَنَاتِ وَلَوْ بِمِثْقَالِ
ذَرَّةٍ فَلَا بُدَّ لِلتَّائِبِ مِنْ تَكْثِيْرِ الْحَسَنَاتِ وَالنَّوَافِلِ لِيُرْضِيَ
بِهَا الْخُصُوْمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَتُرَقَّعَ بِهَا الْفَرَائِضُ كَمَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِّرُوْا مِنَ النَّوَافِلِ

بندگی سی تا بند ملنگنے والا یعنے ہوشیار اسکی عبادت اور اسکی رضامندی میں پس اگر
پائے اسکو موت حالانکہ وہ اسی حال پر ہو تو تحقیق واقع ہو گیا اسکا اجر اللہ تعالی پر فرمایا
اللہ عزوجل نے اور جو کوئی نکلے گھر اپنے سے وطن چھوڑ کر طرف اللہ کی اور رسول
اسکے کی پھر پا لیوی اسکو موت پس تحقیق پڑا ثواب اسکا اوپر ذمے اللہ کے اور تحقیق آیا بیچ صحیح
بخاری اور مسلم میں جسپر اتفاق کیا گیا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری سے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا تھا ان لوگوں میں جو تم سے پہلے تھے ایک مرد نے قتل کیے تھے
ننانوے پس اسنے پوچھا زمین والوں کے زیادہ عالم سے پس اسکو بتلایا گیا ایک راہب
وہ اسکے پاس آیا پس اوسنے کہا تحقیق اوسنے قتل کیے ہیں ننانوے آدمی پس بھلا اوسکی
توبہ ہے پس اسنے کہا نہیں ہے پس اسکو بہی قتل کر دیا پس پوری کیے اوسنے سو پس پوچھا زیادہ
جاننے والے زمین والوں سے پس بتلایا گیا ایک مرد عالم پس اسکے پاس آیا اور کہا
تحقیق اسنے قتل کیا سو آدمی پس اسکے لیے توبہ ہے اس نے کہا ہاں اور کون روک سکتا ہے
تیری اور تیری توبہ کے درمیان تو جا ایسی ایسی زمین کیطرف کیونکہ اس زمین میں لوگ
عبادت کرتے ہیں اللہ تعالی کی تو بہی عبادت کر اللہ تعالی کی انکے ساتھ اور مت لوٹیو
اپنی زمین کیطرف کیونکہ وہ بری زمین ہے پس چل پڑا یہانتک کہ جب آدھا رستہ طے
کر گیا تو اب اسکو موت آگئی پھر جھگڑنے لگے اسمیں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے
فرشتے پس کہا رحمت کے فرشتوں نے آیا وہ توبہ کرنیوالا متوجہ ہو کر اللہ کیطرف
اور کہا عذاب کے فرشتوں نے تحقیق اسنے نہیں کی ہے نیکی کبھی پس آیا پاس انکے ایک
فرشتہ آدمی کی صورت میں پس کیا انہوں نے اسکو اپنے درمیان فیصلہ کرنیوالا پس اوسنے
کہا تم ناپو دو زمینوں کے درمیان کو اون دونوں زمینوں کی جونسی کیطرف وہ نزدیک
ہوگا پس وہ اسکے لیے ہے پس انہوں نے ناپا پس اسکو پایا اسکی طرف زیادہ نزدیک جسکا اسنے
ارادہ کیا تھا پس اسکو قبض کیا رحمت کے فرشتوں نے اور ایک روایت میں ہے پس تھا وہ طرف
گاؤں نیک کی زیادہ نزدیک بالشت پس وہ کیا گیا اس گاؤں والوں میں سے اور ایک
روایت میں ہے پس وحی کی اللہ عزوجل نے اس زمین کیطرف یہ کہ تو دور ہوجا اور اس زمین کیطرف
یہ کہ تو نزدیک ہوجا اور فرمایا ناپو ان دونوں کے درمیان کو پس پایا اوسکو اس گاؤں کیطرف زیادہ
ایک بالشت پس بخشش کی گئی اسکو پس یہ دلیل واضح ہے اسپر کہ تحقیق گنہگار کا قصد کرنا توبہ کیطرف اور
اسکی کوشش کرنی اسکی طرف اور اسکی نیت کرنی اسکے لیے فائدہ دینے والی ہے اور دلیل ہے اسپر کہ تحقیق
نہیں ہے خلاصی مگر ساتھ بہاری ہونے نیکیوں کے ترازو کے اگرچہ ایک ذرہ کی برابر ہی ہو پس نہیں چارہ ہے توبہ
کرنیوالے کو نیکیوں اور نفلوں کے زیادہ کرنے سے کہ قیامت کے دن راضی کرے اسکے ساتھ جھگڑنے والوں کو اور تیار کیے جاویں
اسکے ساتھ فرض جیسے فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو نفلوں سے

ثُمَّ يُحَقِّقُ أَيُّهَا الْمُرِيدُ ثَانِيًا قَالَ وَيَعْقِدُ مَعَ اللّٰهِ تَعَالَى عَقْدًا
صَحِيحًا مُؤَكَّدًا وَعَهْدًا وَثِيقًا أَلَّا يَعُودَ إِلَى تِلْكَ الذُّنُوبِ
وَلَا إِلَى أَمْثَالِهَا أَبَدًا وَيَسْتَعِينَ عَلَى ذٰلِكَ بِالْعُزْلَةِ
وَقِلَّةِ الْأَكْلِ وَقِلَّةِ النَّوْمِ وَالْحِرَازِ بِقُوتٍ حَلَالٍ وَالتَّوَرُّعِ
عَنِ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ إِمَّا بِكَسْبٍ وَبِضَاعَةٍ فِي يَدِهِ مِنْ إِرْثٍ
أَوْ سَبَبٍ حَلَالٍ فَإِنْ كَانَ فِيمَا وَرِثَهُ شُبْهَةٌ أَوْ حَرَامٌ أَخْرَجَهُ
وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ وَلَمْ يَلْبَسْ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَإِنَّ رَأْسَ الْمَعَاصِي
الْحَرَامُ وَمِلَاكُ الدِّينِ الْحَلَالُ وَالتَّوَرُّعُ وَتَصْفِيَةُ اللُّقْمَةِ
فَكُلُّ مَا يَنْشَأُ مِنَ الْإِنْسَانِ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ مِنَ اللُّقْمَةِ فَالْحَلَالُ
يُورِثُ الْخَيْرَ وَالْحَرَامُ يُورِثُ الشَّرَّ كَالْقِدْرِ إِذَا طُبِخَ
مَا فِيهَا وَاسْتَكْمَلَ نُضَاجُهُ تَبَيَّنَ الرَّائِحَةُ الْفَائِحَةُ عَمَّا
فِيهَا كُلُّ إِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيهِ وَيُكْثِرُ مُجَالَسَةَ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ
بِاللّٰهِ يَسْتَفِيدُ مِنْهُمْ أَمْرَ دِينِهِ وَيُعَرِّفُونَهُ سُلُوكَ الطَّرِيقِ
إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَحُسْنَ الْأَدَبِ فِي طَاعَتِهِ وَالْقِيَامَ فِي أَمْرِهِ
وَيُنَبِّهُونَهُ عَلَى مَا خَفِيَ عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ السُّلُوكِ فِي طَرِيقِهِ فَلَا
بُدَّ لِكُلِّ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا لَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ دَلِيلٍ يَدُلُّهُ وَمُرْشِدٍ
يُرْشِدُهُ وَهَادٍ يَهْدِيهِ وَقَائِدٍ يَقُودُهُ يَسْتَعْمِلُ الصِّدْقَ
فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ وَالْإِخْلَاصَ وَالْجِدَّ فِي الْمُجَاهَدَةِ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا فَقَدْ
ضَمِنَ لِلْمُجِدِّ الصَّادِقِ فِي طَرِيقِهِ الْهِدَايَةَ فَإِذَا صَدَقَ فِي
ذٰلِكَ لَا يُعْدَمُ الْهِدَايَةَ لِأَنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَلَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ لَطِيفٌ بِخَلْقِهِ
بَارٌّ بِبَرِيَّتِهِ مُعِينٌ وَمُوَفِّقٌ لِلْمُقْبِلِينَ إِلَيْهِ دَاعٍ لِلْمُدْبِرِينَ
الْمُوَلِّينَ عَنْهُ بِاللُّطْفِ يَفْرَحُ بِتَوْبَتِهِمْ كَالْوَالِدَةِ الشَّفِيقَةِ إِذَا
قَدِمَ وَلَدُهَا مِنْ سَفَرِهِ الْبَعِيدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ مَرَّ بِأَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ
وَمَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَضَلَّهَا فَخَرَجَ
فِي طَلَبِهِ حَتّٰى كَادَتْ نَفْسُهُ تَخْرُجُ فَقَالَ أَرْجِعُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي
أَضْلَلْتُهَا فِيهِ فَأَمُوتُ هُنَاكَ فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ

کہ پوری توبہ نباہ دیں اور ترک کرنے فرض یا جیسے آپنے فرمایا اور گرہ باندہے ساتھ اللہ کے صحیح تاکید
اور عہد پکا کہ نہ پہرے گا ان گناہوں کیطرف اور نہ ان جیسے گناہوں کیطرف کبھی اور
مدد چاہے اسپر تنہا رہنے اور کم کہانی اور تہوڑی کہانی اور تہوڑے سونے اور حلال قوت کو نگاہ
رکہنے سے اور بچے حرام اور شبہ سے کسب میں یا اس اسباب میں کہ اسکے ہاتھ میں یا
سبب حلال سے پس اگر ہو اسمیں جسکو میراث میں لیا ہے کوئی شبہ یا حرام
تو اسکو نکالدیوے اور نہ کہاوے اسمیں سے اور نہ پہنے اسمیں سے کچھ کیونکہ تحقیق سرسبب
گناہوں کا حرام ہے اور جڑ دین کی حلال ہے اور پرہیزگاری اور لقمہ کا صاف کرنا
پس جو کچھ پیدا ہوتا ہے انسان سے نیکی اور برائی سے پس لقمہ سے ہے پس حلال
پیدا کرتا ہے نیکی اور حرام پیدا کرتا ہے برائی کو جیسے ہنڈیا جب پکایا جاتا ہے
جو اسمیں ہوتا ہے اور پورا ہو جاتا ہے اسکا پکنا تو ظاہر ہوتی ہے بو مہکنے والی
اسے جو اسمیں سے ہوتی ہے ہر ایک برتن چہاڑتا ہے جو کچھ اسمیں ہوتا ہے اور بہت
کرے مجلس فقیہوں اور ربانی عالموں کی فائدہ لیوے ان سے اپنے دین کے کام
میں اور وہ اسکو سکہلا دیں چلنا رستہ کا اللہ تعالی کیطرف اور اچہا ادب
اسکی عبادت میں اور قائم ہونے میں اسکے حکم میں اور اسکو آگاہ کریں اسپر
جو پوشیدہ ہو اسپر چلنے کے کام سے اسکے رستے میں پس نہیں چارہ واسطے ہر
ایک شخص سے جو چلتا ہے رستہ جسکو وہ نہیں پہچانتا دلیل سے جو اسکو دلالت کرے اور
راہ بتانے والے سے جو اسکو راہ بتاوے اور ہدایت کرنے والے جو اسکو ہدایت کرے اور پہنچانے
والے سے جو اسکو کہینچے اور کام میں لاوے سچ کرنیوالا سچ کو ان سب میں اور اخلاص
اور کوشش کو مجاہدہ میں فرمایا اللہ تعالی نے اور جن لوگوں نے کہ محنت کی ہماری
راہ میں البتہ دکہلاوینگے ہم ان کو راہیں اپنی پس تحقیق اللہ تعالی ضامن ہوا
کوشش کرنیوالے سچے کیلئے اپنا رستہ میں ہدایت کا پس جب وہ سچا ہوگا کوشش
نہ معدوم پاویگا ہدایت کیونکہ اللہ تعالی نہیں خلاف کرتا وعدہ کا اور وہ نہیں ظلم کرنیوالا
بندوں پر اور بڑا مہربان سب مہربانوں کا ہے نہایت رحم کرنیوالا مہربانی کرنیوالا اپنی
کرنیوالا اپنی مخلوق سے احسان کرنیوالا اپنی مخلوق کا مددگار اور توفیق دینیوالا
اسکیطرف متوجہ ہونیوالوں کو بلانیوالا اور اس سے پیٹھ دینیوالوں پہیرنیوالوں کو
مہربانی سے خوش ہوتا ہے انکی توبہ سے مثل ماں شفقت کرنیوالی کے جب آتا ہے اسکا بیٹا
دور سفر سے فرمایا حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ پاک زیادہ خوش ہونیوالا
تم میں سے ہر ایک کی توبہ سے اس مرد سے کہ گذرا کسی بن جنگل ہلاک کرنیوالی میں اور اسکے ساتھ
سواری ہے جسپر اسکا کہانا اور پینا اور اسکے سوا دنیوالی چیزیں تہیں پس اسکو کہو دیا

فمحتها الحطة فاستيقظ فاذا احلته عنده ورأسه على اعلها
طعامه وشرابه قال علي كرم الله وجهه سمعت ابا بكر
وهو الصادق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من عبد اذنب ذنبا فقام وتوضأ وصلى واستغفر الله
من ذنبه الا كان حقا على الله ان يغفر له لانه يقول جل
وعلا ومن يعمل سوءا او يظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله
غفورا رحيما واما الاموال الحاضرة المغصوبة فليردها
الى المالك الى من يعرف له مالكا معينا والى ورثته ان كان قد مات
وما لا يعرف له مالكا معينا فعليه ان يتصدق به عن
صاحبه فان اختلط الحرام بالحلال مثل ان اختلط
المغصوب بالارث الحلال حسب فليجتهد في معرفة
مقدار الحرام وتصدق بذلك المقدار وترك الباقي
له ولعياله واما الاعراض فهو سب الناس وشتمهم
ومشافهتهم وهو الجناية على القلوب وكذلك غيبتهم
وذكرهم بالقبيح ومما يسوءهم من الغيبة وهو كل كلام
لا يحسن ان يقال له في وجهه فاذا قال له في غيبته
كان ذلك اغتيابه فكفارته ان يذكر له ذلك ويستحله
فان كانوا جماعة فوالده واهله ومن مات منهم قبل ذلك
فتدارك ذلك بتكثير الحسنات على ما ذكرنا كل ذلك
اذا بلغتهم الغيبة واما اذا لم تبلغهم فلا يجب عليه
استحلالهم بل لا يجوز لان فيه ايصال الاذى الى قلوبهم
بل يأتي الذين اغتابهم عندهم فيكذب نفسه عندهم
ويثني على المغتابين **فصل** ولا بد ان يعرف قدر
جنايته ولا يعرض له في سائر المظالم ولا يكفي في ذلك
الاستحلال المبهم لجواز ان المظلوم اذا عرف قدر ظلمه
على الحقيقة لم تطب نفسه بالاحلال بل يؤخر ذلك
ليوم القيمة ليأخذ بدله من حسناته او يحمله من
سيئاته وان كان من جملة جنايته على الغير ما لو ذكره
لتأذى بمعرفته كزناه بجاريته واهله او نسبته

پس بند کر دی اسکو ایک لحظہ پھر پس جاگ گیا ناگہان اسکی سواری اسکے سر کے پاس ہو جیسے کہ تھا
پیناست کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے میں نے سنا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
اور وہ سچے ہیں کہا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کوئی نہیں بندہ کہ کوئی گناہ
کرے پس کھڑا ہو پس وضو کرے اور نماز پڑھے اور بخشش مانگے اللہ تعالیٰ سے اپنے
گناہ سے مگر ہوگا حق اللہ تعالیٰ پر یہ کہ بخش دیوے اسکے لئے کیونکہ تحقیق فرماتا ہے اللہ جل جلالہ
جو کوئی کام کرے برا یا ظلم کرے اپنی جان پر پھر بخشش مانگے اللہ سے پاویگا اللہ کو بخشنے والا
مہربان اور اسپر مال حاضر چھینے ہوئی پس چاہیے کہ پھیر دے مالک کیطرف وہ
چیز جسکو پہچانتا ہے مالک معین یا اوسکے وارث کیطرف جو آگے گذر گیا اور جس چیز کا
مالک معین نہ پہچانتا ہو پس اسپر لازم ہے اسکا صدقہ کر دینا اسکے صاحب کیطرف سے
پس اگر ملگیا ہو حرام حلال سے جیسے ملگیا ہو چھینا ہوا مال میراث حلال سے تو چاہئے
کہ پس کوشش کرے حرام کی مقدار کے پہچاننے میں اور صدقہ کر دے اس مقدار سے اور چھوڑ
دے باقی اپنے لئے اور اپنے عیال کے لئے اور اسپر آبرو میں پس وہ گالی دینی ہے ساتھ اور وہ گناہ
ہے دلوں پر اور اسیطرح اسکی غیبت کرنی اور اسکا ذکر کرنا برائی سے اور جو انکو برا لگے
اور غیبت ہر ایک بات ہے کہ اچھا نہ ہو کہا جانا اسکے روبرو پس جب اس بات
کو کہے اسکے پیچھے میں تو ہوگا کہ تحقیق اسکی غیبت کی پس اسکا کفارہ ہے کہ بیان کرے
اسکے لئے وہ بات اور معافی چاہے اس سے پس اگر وہ ہوں ایک جماعت پس ایکے
اور جو شخص مرجاوے انمیں سے پہلے اس سے پس تدارک کرے اسکا نیکیوں کی زیادہ کرنے سے
جیسے ہمنے بیان کیا سب کچھ اسوقت ہے کہ جب انکو پہونچی ہو اسکی غیبت کرنی اور اسپر جب
انکو نہ پہونچی ہو پس نہیں واجب اسپر انسے معافی چاہنی بلکہ نہیں جائز کیونکہ اسمیں دکھ
پہونچانا ہے انکے دلوں کیطرف بلکہ آوے ان لوگوں کے پاس جنہوں نے غیبت بیان کی
انکے پاس پس جھٹلاوے اپنے نفس کو انکے پاس سے اور تعریف کرے غیبت کئے گئوں پر
فصل اور نہیں چارہ اس سے کہ پہچانے اسکو اسکے گناہ کی مقدار اور نہ اشارہ
کرے اسکے لئے تمام ظلموں میں اور نہیں کافی اسمیں معافی مانگنی مبہم واسطے جائز ہونے اسکی
کہ تحقیق مظلوم جب پہچانیگا اسکے ظلم کی مقدار کو حقیقت پر تو خوش ہوگا اسکا جی معاف
کرنا بلکہ پیچھے رکھے اسکو واسطے قیامت کے دن کے تو کہ لیوے اسکا بدلہ اسکی نیکیوں میں سے
اور اٹھوا دیوے اسکو اپنی برائیوں میں سے اور اگر ہو منجملہ اسکے گناہوں کے اسکے غیر پر ایسا گناہ
کہ اگر اسکو پہنچا دیوے اور اسکو بیان کرے تو البتہ وہ ایذا پاوے اسکے پہچاننے سے جیسے اسکا زنا

باللسان الى عيبه خفي من عيوبه يعظم اذاه به فهنا
لا طريق له الا ان يستحله مبهما ويبقى عليه له مظلمة
ما فيجبرها بالحسنات كما يجبر مظلمة الميت والغائب في
كل جناية على الغير لم يعلم بها لو ذكرها الجاني له ذلك لم
تطب نفسه بالاحلال بسرعة ولا يامن من المجني عليه
مقابلته بها فحق الجاني في ذلك وطريقه ان يتلطفه
ويسعى في مهماته واغراضه ويظهر من حبه والتشفق
عليه ما يستميل به قلبه فان الانسان عبد الاحسان
وكل من نفر بسيئة مال ورجع بحسنة فان تعذر
ذلك عليه فالكفارة بتكثير الحسنات ليجزي بها في
يوم القيمة جنايته فان الله تعالى يحكم به عليه ويلزمه
قبول حسناته مقابلة لجنايته عليه اذا امتنع من القبول
كمن اتلف في الدنيا مالا فجاء بمثله فامتنع من له الحق
عن قبول ذلك وابرائه عن ذلك فان الحاكم يحكم
عليه بالقبض شاء ام لم يشا وكذلك الله عز وجل
يحكم بذلك في عرصات القيمة وهو احكم الحاكمين
واعدل العادلين **فصل** فاذا تخلص من مظالم
العباد وتفرغ لعبادة الله تعالى في خاصيته سلك طريق
الورع لان به يتخلص العبد في الدنيا والاخرة من العباد
ومن عذاب الله عز وجل وبه يخفف عنه الحساب يوم
القيمة فان الحساب يوم القيمة لحقوق العباد والمعاملات
التي جرت في الدنيا بين الانام على غير وجه الشرع
واما من حاسب نفسه في الدنيا واخذ من الخلق ما
يستحقه واعرض عما ليس له وخاف من طول الحساب
في القيمة فعلى اي شيء يحاسب وفي الخبر ان الله تعالى
يستحيي ان يحاسب الورعين في القيمة ولهذا قال النبي
صلى الله عليه وسلم حاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا
وزنوها قبل ان توزنوا وقال صلى الله عليه وسلم من
حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه ولهذا اشاره

زبان سے پوشیدہ عیب کیطرف اسکے عیبوں میں سے جس سے وہ بڑی ایذا پاوے پس
ایسی جگہہ نہیں ساتھہ اسکے لیئے سوائے اوسکے کہ اس سے معافی چاہے مبہم اور باقی
رہیگا اسپر کچھہ ظلم پس اسکو پورا کرے اور سنوارے نیکیوں سے جیسے پورا کیا جاتا ہے
ظلم مردے اور غائب کا اور ہر ایک گناہ غیر پر جسکو وہ نہیں جانتا کہ اگر گناہ کرنیوالا
اس سے بیان کرے تو اسکا جی خوش نہ ہو معاف کرنے میں جلدی یا بیخوف نہ ہو اس سے
جسپر گناہ کیا گیا ہے اسکے ساتھہ مقابلہ کرنے سے پس حق گناہ کرنیوالے کا اسمیں اور
اسکا طریقہ یہ ہے کہ اس سے نرمی کرے اور کوشش کرے اسکی مہموں اور اسکی غرضوں
میں اور ظاہر کرے اسکی محبت اور اسپر شفقت کرنے سے جس سے مائل کرے اسکے دل
کو کیونکہ تحقیق انسان احسان کا غلام ہے اور ہر ایک شخص جو ہٹا کتا ہے برائی سے
مائل اور رجوع ہوتا ہے نیکی سے پس اگر مشکل ہو یہ اوسپر تو پس کفارہ نیکیوں سے
زیادہ کرنے میں ہے تو بدلہ دیوے انہیں سے قیامت کے دن اسکے گناہ کا کیونکہ اللہ تعالے
حکم کریگا ساتھہ اسکے اسپر اور لازم کریگا اسپر اسکے نیکیوں کا قبول کرنا مقابلہ میں
اسکے گناہ کرنے کے اسپر جب وہ انکار کریگا قبول کرنے سے جیسے کوئی شخص
ضائع کرے دنیا میں کوئی مال پھر لاوے اس جیسا پس انکار کرے وہ شخص جسکا حق ہو اسکے
قبول کرنے سے اس سے پس تحقیق حاکم حکم کرتا ہے اسپر اسکے قبض کرنیکا وہ
چاہے یا نہ چاہے اور ایسے ہی اللہ عزوجل حکم کریگا ساتھہ اسکے قیامت کے میدانوں میں
اور وہ بڑا حکم کرنیوالا ہے سب حاکموں کا اور بڑا عدل کرنیوالا ہے عادلوں کا فصل
پس جب خلاصی پاوے بندوں کے ظلموں سے اور فارغ ہو اللہ تعالی کی عبادت کیلیے
اپنے خاص حال میں تو چلے پرہیزگاری کے راستہ میں کیونکہ تحقیق اسی سے خلاصی
پاتا ہے بندہ دنیا اور آخرت میں بندوں سے اور اللہ عزوجل کے عذاب سے اور اسی سے
ہلکا کیا جاویگا اس سے حساب قیامت کے دن کیونکہ تحقیق حساب قیامت کے دن میں
بندوں کے حقوق اور معاملوں کی وجہہ سے ہے جو جاری ہوتے ہیں دنیا میں لوگوں
کے درمیان شریعت کی غیر وجہہ پر اور لیکن جو شخص حساب کرے اپنے نفس سے دنیا میں
اور لیوے لوگوں سے جسکا وہ مستحق ہو اور منہ پھیرے اس سے جو اسکا نہیں ہے اور ڈرے
حساب کی لمبی ہونے سے قیامت میں پس کس چیز پر وہ حساب کیا جاویگا اور حدیث
میں ہے تحقیق اللہ تعالی حیا کرتا ہے اس سے کہ حساب کرے پرہیزگاروں سے قیامت کے
دن میں اور اسی لیئے فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تم حساب کرو اپنے نفسوں کا
پہلے اس سے کہ حساب کیے جاؤ اور انکو تولو پہلے اس سے کہ تولے جاؤ اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے مرد کی اسلام کی خوبی سے ہے چیز کا ترک کرنا جو اسکو فائدہ نہ دے اور یہ اشارہ ہے

إلى التوقف في كل شيء وترك ادّكار عليه إلا بإذن الشرع
فإن وجد في الشرع مساغا للتناول له والشروع فيه فعل
وإلا وقف عنه ومال إلى غيره وإليه أشار رسول الله صلى
الله عليه وسلم دع ما يريبك وقال صلى الله عليه وسلم المؤمن
وقاف والمنافق لقاف وقال صلى الله عليه وسلم لو صليتم
حتى تكونوا كالحنايا وصمتم حتى تكونوا كالأوتار فما
ينفعكم إلا الورع الشافي وفي موضع آخر المؤمن فتاش
وقال صلى الله عليه وسلم من لم يبال من أين مطعمه و
مشربه لم يبال الله تعالى من أي باب من النار يدخله
عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنه قال أيها الناس إن أحدكم لن يموت حتى يستكمل
رزقه فلا تستبطئوا الرزق واتقوا الله وأجملوا في الطلب
وخذوا ما حل لكم وذروا ما حرم عليكم وعن ابن مسعود
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يكتسب
العبد مالا من الحرام ويتصدق به فيؤجر عليه ولا
ينفق منه شيئا فيبارك له فيه ولا يتركه خلف ظهره
إلا كان زاده إلى النار قال صلى الله عليه وسلم إن الله
لا يمحو الشر بالشر ولكن يمحو الشر بالخير عن عمران بن
الحصين عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن الله
تعالى يقول عبدي أد ما افترضت عليك تكن
من أعبد الناس وانته عما نهيتك عنه تكن من أورع
الناس واقنع بما رزقتك تكن من أغنى الناس قال صلى الله
عليه وسلم لأبي هريرة كن ورعا تكن من أعبد الناس
قال الحسن البصري رحمة الله عليه مثقال ذرة من
الورع خير من ألف مثقال من الصوم والصلاة وأوحى
الله تعالى إلى موسى عليه السلام لا يتقرب إلي المتقربون
بمثل الورع وقيل رد دانق من فضة أفضل عند الله
من ستمائة حجة مبرورة وقيل سبعين حجة
متقبلة وقال أبو هريرة جلساء الله تعالى غدا أهل الورع

توقف کرے کی طرف ہر ایک چیز میں اور اسپر قدم آگے نہ رکھے اور ترک کرے ذکر اسکا مگر شریعت کے حکم سے پس اگر پاوے شریعت میں اسکے
لینے اور اسکو شروع کرنے کیلئے راستہ تو کرے ورنہ توقف کرے اس سے اور رجوع کرے طرف غیر کی اور اسی طرف اشارہ
کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس چیز کو جو تجھکو شک میں ڈالے اس چیز کی طرف جو تجھکو شک
میں نہ ڈالے اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن ٹھیرنیوالا ہے اور منافق نگلنے والا
اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم نماز پڑھو یہانتک کہ ہو جاؤ کمانوں
کیطرح اور روزہ رکھو یہانتک کہ ہو جاؤ تانتوں کیطرح پس تمکو فائدہ نہ دیگی مگر پرہیزگاری
اور ایک جگہہ میں ہے مومن ڈھونڈھ جستجو کرنیوالا ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
کوئی نہ پرواہ کرے کہاں سے ہے اسکا کہانا اور پینا تو نہ پرواہ کرے گا اللہ تعالے کون سے
دروازے دوزخ کی اسکو داخل کرے روایت ہے جابر بن عبد اللہ رض سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا اے لوگو تحقیق کوئی تم میں سے ہرگز نہ مریگا یہانتک کہ پورا کرلے اپنی روزی
کو پس آگے نہ بڑہو روزی کو اور ڈرو اللہ سے اور نیکی کرو طلب کرنے میں اور لو جو حلال ہے
تمہارے لئے اور چھوڑ دو جو حرام ہے تمپر اور روایت ہے ابن مسعود رض سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق آپنے فرمایا آپ نے نہیں کماتا بندہ کچھ مال حرام میں سے اور صدقہ کرتا اسکے
اسکے پھر اوسپر وہ اجر دیا جاوے اور اسمیں سے کچھہ خرچ کرے پہر اسکے لئے بیچ میں برکت کی
جاوے اور نہیں چھوڑتا ہے اسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے مگر اسکا توشہ ہوتا ہے دوزخ کیطرف
اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نہیں مٹاتا برائی کو برائی سے
ولیکن مٹاتا ہے برائی کو بھلائی سے روایت ہے عمران بن حصین سے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپنے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے بندے تو ادا کر جو میں نے
فرض کیا ہے تجھپر تو تو ہو جائیگا اور بڑے عبادت کرنیوالوں سے اور دور رہ
اس سے جس سے میں نے تجھکو منع کیا اور تو ہو جاویگا لوگوں کی بڑے پرہیزگاروں میں سے اور
تھوڑے سے راضی ہو جو میں نے تجھکو دیا ہے تو تو ہو جاویگا بڑے لوگوں کی غنیوں میں سے اور فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رض سے تو ہو پرہیزگار ہو جائیگا تو لوگوں
کی بڑے عابدوں میں سے کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پرہیزگاری کی ایک مثقال ذرہ
اور نماز کی ہزار مثقال سے بہتر ہے اور وحی کی اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام
کیطرف نہیں نزدیک ہوتے میری طرف نزدیک ہونیوالے مثل پرہیزگاری کے
اور بعض نے کہا یہ دینا ایک دانگ چاندی کا افضل ہے اللہ تعالی کے نزدیک
چھ سو حج پاک سے اور بعض نے کہا ستر حج مقبول سے اور کہا ابو ہریرہ
نے پاس بیٹھنے والے اللہ تعالے کے
قیامت کو پرہیزگار ہ

الورع والزهد وقال ابن المبارك رحمه الله تعالى ترك
فلس من الحرام افضل من مائة فلس يتصدق به وروي
عن ابن المبارك انه كان بالشام يكتب الحديث فانكسر
قلمه فاستعار قلما فلما فرغ من الكتابة نسي فجعل
القلم في مقلمته فلما رجع الى مرو راى القلم وعرفه فتجهز
ليرده الى الشام ليرد القلم الى صاحبه وعن النعمان ابن بشير رضي
انه كان يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمها كثير
من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن
لم يتق الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى
يوشك ان يقع فيه وان لكل ملك حمى وان حمى الله عز وجل
محارمه الا وان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد
كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهي القلب وعن
ابي موسى الاشعري لكل شيء حد وحدود الاسلام الورع
والتواضع والصبر والشكر فالورع ملاك الامور والصبر
النجاة من النار والشكر الفوز بالجنة ودخل الحسن البصري
رحمه الله مكة فرأى غلاما من اولاد علي بن ابي طالب قد
اسند ظهره الى الكعبة يعظ الناس فوقف عليه الحسن
وقال له ما ملاك الدين فقال الورع فقال ما آفة الدين
قال الطمع فتعجب الحسن منه وقال ابراهيم بن ادهم رضي
الورع ورعان ورع فرض وورع حذر فورع
الفرض الكف عن معاصي الله وورع الحذر عن الشبهات
في محارم الله تعالى فورع العام من الحرام والشبهة وهو
كل ما كان للخلق عليه تبعة وللشرع فيه مطالبة وورع
الخاص من كل ما كان فيه الهوى وللنفس فيه شهوة ولذة
وورع خاص الخاص من كل ما كان لهم فيه ارادة وورع
العام يتورعون في ترك الدنيا والخاص يتورعون في
ترك الجنان العليا وخاص الخاص يتورعون في ترك ما
سوى الذي خلق وبرء الاشياء [illegible]

اور زاہدیں اور کہا ابن مبارک رحمہ اللہ تعالی نے ترک کرنا ایک پیسہ کا حرام میں سے
بہتر ہے سو پیسے سے جس کو صدقہ کرے اور روایت کی گئی ہے ابن مبارک سے یہ کہ
تحقیق وہ شام میں حدیث لکھا کرتے تھے پس انکی قلم ٹوٹ گئی پس مانگا ایک قلم پس
جب فارغ ہوئے لکھنے سے تو بھول گئے پھر [illegible] قلم اپنے قلمدان میں پس جب
واپس گئے مرو کیطرف تو قلم دیکھی اور اسکو پہچانا پس تیار ہوئے جانے کے لیے
شام کیطرف قلم دینے کو اور روایت ہے نعمان ابن بشیر سے یہ کہ تحقیق [illegible]
کہا میں نے سنا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے حلال ظاہر ہے
اور حرام ظاہر ہے درمیان دونوں کے مشتبہ چیزیں ہیں نہیں جانتے انکو بہت لوگ
میں سے پس جو کوئی بچے شبہوں سے اسنے بچا لیا اپنا دین اور اپنی عزت کو اور جو کوئی
نہ بچے شبہ سے تو پڑیگا حرام میں جیسے چرواہا چراتا ہے گرد رمنے کو نزدیک ہے
وہ کہ پڑ جاوے اسمیں اور تحقیق واسطے ہر ایک بادشاہ کے چراگاہ ہے اور تحقیق چراگاہ اللہ
پاک کی اسکے حرام ہیں خبردار ہو تحقیق بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب درست ہو
جاتا ہے سارا بدن اور جب بگڑ جاوے تو بگڑ جاتا ہے سارا بدن خبردار ہو اور وہ
دل ہے روایت ہے حضرت ابی موسی اشعری سے کہا ہر ایک چیز کیلئے حد ہے اور اسلام
کی حدیں پرہیزگاری اور تواضع اور صبر اور شکر کرنا ہے پس پرہیزگاری سب
کاموں کی جڑ ہے اور صبر دوزخ سے نجات ہے اور شکر پہونچانے والا بہشت میں
اور داخل ہوئے حسن بصری رحمہ اللہ مکہ میں پس دیکھا ایک لڑکا اولاد میں سے حضرت
علی بن ابی طالب کی تحقیق اپنی پیٹھ لگائی ہوئی طرف کعبہ کی وعظ کرتا تھا لوگوں
کو پس کھڑے ہوئے حسن بصری اور کہا اس سے کیا ہے دین کی جڑ پس اسنے کہا پرہیزگاری
پس پوچھا کیا ہے دین کی آفت کہا طمع پس تعجب کیا حسن نے اس سے اور کہا
حضرت ابراہیم بن ادھم نے پرہیزگاری فرض ہے اور ایک پرہیزگاری ڈر سے ہے
پس پرہیزگاری فرض ہٹ رہنا ہے اللہ تعالی کے گناہوں سے اور ڈر کی پرہیزگاری بچنا ہے
شبہوں سے اور اللہ تعالی کے حراموں میں پس عام کی پرہیزگاری حرام اور شبہ سے ہے
اور وہ ایک چیز ہے جسمیں مخلوق کو تکلیف ہو اور شریعت کو اسمیں مطالبہ ہو اور
پرہیزگاری خاص کی ہر ایک اوس چیز سے ہے جسمیں نفس کی خواہش ہو اور جسمیں
نفس کے لیے آرزو اور لذت ہو اور خاص الخاص کی پرہیزگاری ہر ایک اس چیز سے
ہے جسکے لیے اسمیں ارادہ دیکھا ہو پس عام پرہیزگاری ترک کرنے میں دنیا کی
ترک کرنے میں اور خاص پرہیزگاری کرنے میں بہشت بلند کی ترک کرنے میں اور
خاص الخاص پرہیزگاری ترک کرنے میں [illegible] سوا اللہ کے جو پیدا کرنے والا [illegible]

اللهِ عَلَيْهِ الْوَرَعُ عَلٰى وَجْهَيْنِ وَرَعٌ فِي الظَّاهِرِ وَهُوَ اَنْ
لَا تَتَحَرَّكَ اِلَّا لِلّٰهِ وَوَرَعٌ فِي الْبَاطِنِ وَهُوَ اَنْ لَا يَدْخُلَ فِي
قَلْبِكَ سِوَاهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَالَ يَحْيٰى رَحِمَهُ اللّٰهُ
اَيْضًا مَنْ لَمْ يَنْظُرْ فِي دَقِيْقِ مِنَ الْوَرَعِ لَمْ يَحْصُلْ لَهُ شَيْءٌ
وَلَمْ يَصِلْ اِلَى الْجَلِيْلِ مِنَ الْعَطَاءِ وَقِيْلَ مَنْ دَقَّ فِي الْوَرَعِ
نَظَرُهُ جَلَّ فِي الْقِيٰمَةِ خَطَرُهُ وَقِيْلَ الْوَرَعُ فِي الْمَنْطِقِ اَشَدُّ
مِنْهُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالزُّهْدُ فِي الرِّيَاسَةِ اَشَدُّ مِنْهُ
فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لِاَنَّكَ تَبْذُلُهُمَا فِي طَلَبِ الرِّيَاسَةِ وَقَالَ
اَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْوَرَعُ اَوَّلُ الزُّهْدِ
كَمَا اَنَّ الْقَنَاعَةَ طَرَفُ الرِّضَاءِ وَقَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ ثَوَابُ الْوَرَعِ خِفَّةُ الْحِسَابِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذِ
الرَّازِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْوَرَعُ الْوُقُوْفُ عَلٰى حَدِّ الْعِلْمِ مِنْ
غَيْرِ تَاْوِيْلٍ وَقَالَ ابْنُ الْجَلَاءِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ لَمْ يَصْحَبْهُ الْوَرَعُ
فِي فَقْرِهِ اَكَلَ الْحَرَامَ النَّصَّ وَقَالَ يُوْنُسُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ
الْوَرَعُ الْخُرُوْجُ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَمُحَاسَبَةُ النَّفْسِ مَعَ كُلِّ
طَرْفَةٍ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَا رَاَيْتُ اَسْهَلَ
مِنَ الْوَرَعِ كُلُّ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ تَرَكْتَهُ وَهُوَ قَوْلُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ
وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ وَاِذَا لَمْ يَنْشَرِحِ الصَّدْرُ
بِهِ وَكَانَ فِي قَلْبِكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْاِثْمُ حَوَازُّ الْقُلُوْبِ يَعْنِيْ فِي صَدْرِكَ وَحَاكَ
وَلَمْ يَطْمَئِنَّ عَلَيْهِ الْقَلْبُ فَاجْتَنِبْهُ وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ اِيَّاكُمْ
وَالْحَكَّاكَاتِ فَاِنَّهَا الْمَاٰثِمُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ
مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ وَقَالَ مَعْرُوْفُ الْكَرْخِيُّ رَحِمَهُ
اِحْفَظْ لِسَانَكَ مِنَ الْمَدْحِ كَمَا تَحْفَظُ مِنَ الذَّمِّ وَقَالَ بِشْرُ
ابْنُ الْحَارِثِ اَشَدُّ الْاَعْمَالِ ثَلٰثَةٌ اَلْجُوْدُ فِي الْقِلَّةِ وَالْوَرَعُ فِي
الْخَلْوَةِ وَكَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ مَنْ يُخَافُ وَيُرْجٰى وَقِيْلَ جَاءَتْ اُخْتُ
بِشْرِ بْنِ الْحَارِثِ الْحَافِيِّ اِلَى الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَقَالَتْ يَا اِمَامُ اِنَّا نَغْزِلُ عَلٰى سُطُوْحِنَا فَتَمُرُّ

پرہیزگاری دو وجہ پر ہی پرہیزگاری کرنی ظاہر میں اور وہ یہ ہی کہ تو نہ ہلی جلی مگر واسطے
اللہ تعالے کے اور پرہیزگاری کرنی باطن میں اور وہ یہ ہی کہ نہ داخل ہو تیرے دل میں
سوا اللہ تبارک و تعالے کے کوئی چیز اور کہا یحییٰ رحمہ اللہ نے بھی جو شخص نظر نہ کرے
باریک بین پرہیزگاری میں سو تو حاصل نہ ہوگی اسکو کوئی چیز اور وہ نہ پہونچیگا بڑی
عطا کو اور بعض نے کہا جس شخص نے باریک کی اپنی نظر پرہیزگاری میں اپنی نظر
بڑا ہوگا قیامت کے دن اسکا مرتبہ اور بعض نے کہا پرہیزگاری کرنی بولنے میں زیادہ
سونے اور چاندی میں پرہیزگاری کرنے سے اور ترک کرنا سرداری میں زیادہ سخت
ہے سونے اور چاندی کے ترک کرنے سے کیونکہ وہ ان دونوں کو خرچ کرتا ہے سرداری
کے طلب کرنے میں اور کہا سلیمان دارانی نے پرہیزگاری اول زہد ہی جیسی تحقیق
قناعت رضامندی کی نہایت ہے اور کہا ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے پرہیزگاری
کا ثواب حساب کا ہلکا ہونا ہے اور کہا یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے پرہیزگاری
ٹھیرا ہونا ہے علم کی حد پر بغیر تاویل کے اور کہا ابن جلاء رحمۃ اللہ نے جس شخص کے
ہمراہ پرہیزگاری نہو اسکی فقیری میں تو وہ کہاتا ہی حرام ظاہر اور کہا یونس بن
عبد اللہ نے پرہیزگاری نکلنا ہے ہر ایک شبہ سے اور حساب کرنا نفس کا ہر ایک
آنکھ کے جھپکنے میں کہا سفیان ثوری رحمہ اللہ نے میں نے نہیں دیکھا زیادہ آسان
پرہیزگاری سے وہ ہر ایک چیز ہے جو کھٹکے تیرے دل میں جسکو تو چھوڑ دیوے
اور وہ فرمانا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گناہ وہ ہے جو کھٹکے وہ تیرے
دل میں اور تو مکروہ جانے اسپر لوگوں کا مطلع ہونا وہ جب ہی کہ نہ کھلے سینہ اس سے
اور ہو تیرے دل میں اس سے کچھ اور ایسا ہی ہے فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گناہ
دلوں کو کاٹنا ہے یعنی جو چیز کاٹے تیرے سینے میں اور کھٹکے وہ اور نہ آرام پکڑے
اسپر دل پس تو اس سے بچیو اور اسی سے ہی حدیث بچو تم کھٹکانیوالی چیزوں سے کیونکہ
تحقیق وہ گناہ ہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اس چیز کو جو تجھکو
شک میں ڈالے اور ہو اس چیز کیطرف جو تجھکو شک میں نہ ڈالے اور کہا معروف کرخی
نے نگاہ رکھ اپنی زبان کو مدح سے جیسا تو نگاہ رکھتا ہے مذمت سے اور کہا بشر بن
حارث نے بڑے سخت عمل تین ہیں سخاوت کرنی تھوڑی چیز میں
اور پرہیزگاری کرنی تنہائی میں اور سچی بات کہنی اوس شخص
کے پاس جس سے خوف اور امید ہو اور بعض نے کہا بشر بن
حافی کی بہن آئی طرف امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے اور کہا
اے امام تحقیق ہم کاتا کرتے ہیں اپنے چھتوں پر پس گذرتی ہیں ہمارے پاس

بِنَا مَشَاعِلَ الظَّاهِرِيَّةِ وَيَقَعُ الشُّعَاعُ عَلَيْنَا فَيَجُوزُ لَنَا
الْغَزْلُ فِي شُعَاعِهَا فَقَالَ مَنْ أَنْتِ عَافَاكِ اللّٰهُ قَالَتْ أَنَا أُخْتُ
بِشْرِ بْنِ الْحَارِثِ فَبَكَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ رض فَقَالَ مِنْ بَيْتِكُمْ
يَخْرُجُ الْوَرَعُ لَا تَغْزِلِي فِي شُعَاعِهَا وَقَالَ عَلِيُّ الْعَطَّارُ رض
مَرَرْتُ بِالْبَصْرَةِ فِي بَعْضِ الشَّوَارِعِ وَإِذَا مَشَايِخُ قُعُودٌ وَ
صِبْيَانٌ يَلْعَبُونَ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيُونَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمَشَايِخِ
فَقَالَ صَبِيٌّ مِنْ بَيْنِهِمْ هٰؤُلَاءِ الْمَشَايِخُ قَلَّ وَرَعُهُمْ فَقَلَّتْ
هَيْبَتُهُمْ وَقِيلَ إِنَّ مَالِكَ ابْنَ دِينَارٍ رض مَكَثَ بِالْبَصْرَةِ أَرْبَعِينَ
سَنَةً فَلَمْ يَصِحَّ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ تَمْرِ الْبَصْرَةِ وَلَا رُطَبِهَا حَتَّى
مَاتَ وَلَمْ يَذُقْهُ وَكَانَ إِذَا انْقَضَى وَقْتُ الرُّطَبِ قَالَ يَا
أَهْلَ الْبَصْرَةِ هٰذَا بَطْنِي مَا نَقَصَ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَا زَادَ فِيكُمْ شَيْئًا
وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَدْهَمَ رض أَلَا تَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ
فَقَالَ لَوْ كَانَ لِي دَلْوٌ لَشَرِبْتُ وَقِيلَ كَانَ الْحَارِثُ الْمُحَاسِبِيُّ
رض إِذَا مَدَّ يَدَهُ إِلَى طَعَامٍ فِيهِ شُبْهَةٌ ضَرَبَ عَلَى رَأْسِ
إِصْبَعِهِ عِرْقٌ فَيَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ حَلَالٍ وَقِيلَ إِنَّ بِشْرَ الْحَافِي
رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ إِذَا قُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ شُبْهَةٌ لَا
تَمْتَدُّ إِلَيْهِ يَدُهُ إِنَّ أُمَّ أَبِي يَزِيدَ الْبِسْطَامِيِّ رض كَانَتْ إِذَا
مَدَّتْ يَدَهَا إِلَى طَعَامٍ فِيهِ شُبْهَةٌ تَبَاعَدَ حَالَ كَوْنِهَا
حَامِلَةً بِأَبِي يَزِيدَ فَلَمْ تَمُدَّ يَدَهَا إِلَيْهِ وَكَانَ بَعْضُهُمْ إِذَا
قُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ شُبْهَةٌ فَاحَتْ مِنْهُ رَائِحَةٌ مُنْكَرَةٌ
فَعَلِمَ مِنْ ذٰلِكَ فَامْتَنَعَ مِنْ أَكْلِهِ وَقِيلَ عَنْ بَعْضِهِمْ إِنَّهُ كَانَ
إِذَا وَضَعَ فِي فِيهِ لُقْمَةً مِنْ طَعَامٍ فِيهِ شُبْهَةٌ لَمْ يَمْضَغْ
فَتَصِيرُ كَالرَّمْلِ فِي فَمِهِ وَإِنَّمَا فَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُمْ ذٰلِكَ
تَخْفِيفًا وَرَحْمَةً وَشَفَقَةً وَحِمَايَةً لَهُمْ لَمَّا صَفَوُا اللُّقَمَ وَ
اجْتَهَدُوا فِي طَلَبِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ
حَمَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى يَكْرَهُونَهُ مِنَ الْمَطَاعِمِ فَذَبَّ عَنْهُمْ فِي
مَعْرِفَةِ ذٰلِكَ وَكَفَاهُمْ مُؤْنَةَ التَّفْتِيشِ وَالتَّنْقِيبِ عَنْ بَائِعِ
الطَّعَامِ مِنْ كَسْبِهِ وَمَعِيشَتِهِ وَعَنِ الثَّمَنِ الَّذِي اشْتَرَاهُ
بِهِ وَأَصْلِهِ وَتَحْصِيلِهِ مِنْ وَجْهِ الْحَلَالِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ

مشعلیں ظاہریوں کی اور پڑتی ہی روشنی ہمپر پس جائز ہی ہمارے لیئے کاتنا اسکی روشنی
میں پس کہا تو کون ہی تجکو اللہ عافیت دے کہا میں بہن ہوں بشر بن حارث کی
پس روئی حضرت امام احمد پس کہا تمہارے گہر میں سے نکلی ہی پرہیزگاری نہ کاتا کر
انکی روشنی میں اور کہا علی عطار نے میں بصری میں گذرا بعض کوچہ میں کوچوں
میں اور ناگہاں وہاں کچھ صوفی بیٹہے تہے اور لڑکے کہیل رہے تہے پس میں نے کہا کیا نہیں
حیا کرتے تم ان صوفیوں سے پس بولا ایک لڑکا انکے درمیان میں سے ان صوفیوں کی پرہیزگاری
کم ہے پس انکا ڈر بہی کم ہے اور بعض نے کہا تحقیق مالک بن دینار ٹہیرے بصرہ میں
چالیس سال پس نہ درست ہوا اسکے لیے یہ کہ کہاوے بصری کی خشک کہجور
اور نہ اسکی تر کہجور یہانتک کہ مرگیا اور نہ چکہا اسکو اور جب گذر جاتا تہا وقت
کہجور کا کہتا اے بصری والو یہ میرا پیٹ ہی نہیں کم ہوا اس سے کچہ اور نہ بڑہا
تم میں کچہ اور کہا گیا ابراہیم بن ادہم سے کیا آپ نہیں پیتے ہو زمزم کا پانی
سے پس کہا اگر میرا ڈول ہو تو البتہ میں پیوں اور بعض نے کہا تہا حارث
محاسبی جب لنبا کرتے اپنا ہاتہہ کسی کہانے کیطرف جسمیں شبہ ہوتا تو ملتی انکی
اونگلی کے سر پر رگ پس وہ جان لیتے کہ تحقیق یہ حلال نہیں اور بعض نے
کہا تحقیق ابو یزید بسطامی کی ماں جب لنبا کرتی تہی اپنا ہاتہہ کسی کہانے کیطرف
جسمیں شبہ ہوتا تو وہ کہانا دور ہو جاتا وقت اسکے حاملہ ہونیکے ساتہہ ابو یزید کے
پس انکا ہاتہہ لنبا نہ ہوتا اسکی طرف اور بعض انکا تہا جب اسکے آگے کیا جاتا
کوئی کہانا جسمیں شبہ ہوتا تو پہیلتی اسمیں سے بدبو بُری پس وہ جان جاتا تہا
اس سے پس رُک جاتا اسکے کہانے سے اور کہا گیا ہے انکے بعض سے کہ تحقیق
جب وہ اپنے منہہ میں لقمہ رکہتا ایسے کہانے میں سے جسمیں شبہ ہوتا تو نہ چبایا جاتا
پس ہو جاتا ریگ کیطرح اسکے منہ میں اور سوا اسکے نہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے
انکے لیئے ایسا واسطے تخفیف اور رحمت اور شفقت اور نگہبانی انکی کے
جبکہ انہوں نے لقموں کو پاک کیا اور کوشش کی حلال کی طلب کرنے میں اور ترک کرنے میں
حرام اور شبہ کے بچایا اونکو اللہ تعالیٰ نے ان کہانوں سے جنکو وہ مکروہ رکہتے ہیں
پس دور کیا اللہ تعالیٰ نے اسنے انکے پہچاننے میں اور کفایت کی انکو تکلیف جستجو
اور بحث کرنے کی کہانے کے بیچنے والے اور انکے کسب اور اسکی معاش سے اور
ابس مول سے جس سے خریدا ہے اور اسکے اصل اور اسکے حاصل
کرنے سے حلال کی وجہ سے پس کیا اللہ تعالیٰ نے یہہ

علامة عندهم في اي وقت رأوها كفوا أيديهم عن تناول الطعام واذا لم يروها تناولوه هذا في حق هؤلاء السادة الكرام الذين سبقت لهم العناية وعمتهم الرعاية واما الحلال في حق العوام من المؤمنين فكل ما لا يكون للخلق فيه تبعة ولا للشرع عليه مطالبة كما قال سهل بن عبد الله التستري رحمه الله تعالى حين سئل عن الحلال قال الحلال هو الذي لا يعصى الله فيه وقال مرة اخرى الحلال الصافي الذي لا ينسى الله فيه فالحلال حلال حكم لا حلال عين اذ لو كان حلال عين لم يحل لاحد اكل الميتة ولا اذا اشترى الشرطي بماله الحرام طعاما حلالا ثم رجع فاستقال البيع فرجع الطعام الى يد مالكه الاول ان لا يجوز اكله للمتورع المؤمن لانه تخلل بينهما حالة يحرم اكله فيها وهو حصوله في يد الشرطي فاذا اتفق المسلمون على جواز اكل هذا الطعام الذي حصل في ملك الشرطي المشتري بماله الحرام الذي يحرم اكله عند جميع المسلمين علم ان الحلال والحرام ما كان الشرع حكم به لا نفس العين لان ذلك طعام الانبياء كما جاء به في الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم سمع رجلا يقول اللهم ارزقني الحلال المطلق فقال له صلى الله عليه وسلم ذلك رزق الانبياء اسأل الله رزقا لا يعذبك عليه وكذلك في الشرع من اتجر من اهل الذمة واليهود والنصارى والمجوس في المحرمات من الخمر والخنزير ولينا نحن بيعها واخذنا منهم العشر من اثمانها وروي ذلك عن عمر ابن الخطاب رضي فقال ولوهم بيعها وخذوا العشر من اثمانها فاذا اخذ العشر منهم فما يصنع به اليس ينتفع به المسلمون فلو كان الحلال حلال العين لما جاز اخذ ذلك لان الخمر والخنزير وثمنها حرام واحل ذلك لدخول اليد والعقد كما بين الحلال والحرام بين فمن اخذ الشرع

نشانی انکے پاس جون سے وقت میں اس نشانی کو دیکھیں تو ہٹا لیں اپنے ہاتھ کہانے کے کہانے سے اور جب وہ اس نشانی کو نہ دیکھیں تو اسکو لے لیں یہ نشانی ان سرداروں بزرگوں کے حق میں ہے جنکی طرف آگے بڑہی ہے اللہ کی عنایت اور عام ہوئی ہے انپر اسکی رعایت اور انیر حلال عام کے حق میں مومنوں میں سے پس وہ ہر ایک چیز ہے جسمیں مخلوق کے لیئے حق نہ ہوا اور شریعت کیلئے جسپر مطالبہ ہو جیسے کہا سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالی نے جب پوچھے گئے حلال سے کہا حلال وہ چیز ہے جسمیں نافرمانی نہ کی جاوے اللہ کی اور ایک بار کہا حلال صاف وہ ہے جسمیں بھلایا نہ جاوے اللہ تعالی پس حلال حکم کا حلال ہے نہ عین حلال کیونکہ اگر عین حلال ہوتا تو حلال نہ ہوتا کسی کیلیئے مردار کا کہانا اور نہ جب خرید داروغہ اپنے مال حرام سے کہانا حلال پہر پہیری پہر پہیر دی بیع پس لوٹے کہانا اسکے مالک کے ہاتہہ یہ کہ نہ جائز ہو اسکا کہانا پرہیزگار مومن کیلئے کیونکہ تحقیق آچکی ان دونوں کے درمیان ایک ایسی حالت جسمیں اسکا کہانا حرام ہوتا ہے اور وہ حاصل ہونا ہے داروغہ کے ہاتہہ میں پس جبکہ اتفاق کیا ہے مسلمانوں نے اس کہانے کے جائز ہونے پر جو حاصل ہوا املاک میں داروغہ خرید نیوالے کے اپنے مال حرام سے جسکا کہانا حرام ہے سب مسلمانوں کے نزدیک تو معلوم ہوا کہ تحقیق حلال اور حرام وہ جسمیں حکم کیا ہے شریعت نے نہ حلال اور حرام عین ذات کیونکہ تحقیق پیغمبروں کا کہانا ہے جیسے آیا ہے حدیث میں کہ تحقیق حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک مرد کو کہتے یا اللہ مجکو دے حلال مطلق پس فرمایا اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغمبروں کی روزی ہے تو مانگ اللہ سے روزی جسپر تجہے عذاب نہ کرے اور اسیطرح شریعت میں ہے جو کوئی ذمی کافروں یہودوں اور نصرانیوں اور مجوسیوں میں سے تجارت کرے حرام چیزوں میں جیسے شراب اور سور تو ہم انہیں کو انکے بیچنے کا متوالی کرینگے اور ہم لینگے اس سے دسواں حصہ انکے مولوں سے اور روایت کیگئی ہے یہ حضرت عمر بن الخطاب سے پس کہا تم انکو انکے بیچنے کا متولی کرو اور دسواں حصہ ان کے مولوں سے پس جب لیا جاوے دسواں حصہ ان سے پس کیا کیا جاوے اس سے کیا نہیں ہے کہ نفع اوٹہاویں اس سے مسلمان ۔ پس اگر ہوتا حلال حلال عین تو البتہ جائز نہ ہوتا لینا اسکا کیونکہ تحقیق شراب اور سور اور ان کا مول حرام ہے پس حلال کیا گیا یہ بسبب داخل ہونے ہاتہ اور عقد کے جیسے کہا گیا ہے درمیان حلال اور حرام کے ہاتہہ ہے پس جس شخص نے پکڑا شریعت کو

فِي يَدِهِ مِصْبَاحًا فَأَخَذَ بِهِ وَأَعْطَى بِهِ وَلَمْ يَتَأَوَّلْ فِيهِ
وَلَمْ يَخْرُجْ عَنْهُ فَأَخَذَ مَا أَذِنَ لَهُ الشَّرْعُ وَأَعْطَى مَا أَذِنَ
لَهُ الشَّرْعُ فِيهِ وَصَارَ جَمِيعُ تَصَرُّفَاتِهِ بِالشَّرْعِ أَكَلَ الْحَلَالَ
بِالشَّرْعِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ طَلَبُ الْحَلَالِ الْمُطْلَقِ وَالْعَيْنِ إِذْ ذَاكَ
لَا يَكَادُ يُدْرَكُ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ أَنْ يُكْرِمَ بِهِ بَعْضَ أَوْلِيَائِهِ
وَأَصْفِيَائِهِ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللهِ بِعَزِيزٍ فَالنَّاسُ فِي الطَّعَامِ
عَلَى ثَلَاثَةِ أَضْرُبٍ مُتَّقٍ وَوَلِيٍّ وَبَدَلٍ عَارِفٍ فَحَلَالُ
الْمُتَّقِي مَا لَيْسَ لِلْخَلْقِ عَلَيْهِ تَبِعَةٌ وَلَا لِلشَّرْعِ عَلَيْهِ مُطَالَبَةٌ
وَطَعَامُ الْوَلِيِّ الْحَقِّ الَّذِي هُوَ الزَّاهِدُ زَائِلُ الْهَوَى مَا
لَيْسَ فِيهِ الْهَوَى بَلْ هُوَ مُجَرَّدٌ بِأَمْرِهِ وَطَعَامُ الْبَدَلِ الَّذِي
هُوَ الْعَارِفُ الْمَفْعُولُ فِيهِ زَائِلُ الْإِرَادَةِ كُرَةُ الْقَدَرِ
هُوَ مَا لَمْ تَكُنْ لَهُ فِيهِ هِمَّةٌ وَلَا إِرَادَةٌ بَلْ فَضْلٌ كُلُّهُ مِنَ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُهُ وَيَدُلُّهُ وَيُرَبِّيهِ بِقُدْرَتِهِ الشَّامِلَةِ
وَمِنَّتِهِ الْعَامَّةِ وَمَشِيئَتِهِ النَّافِذَةِ كَالطِّفْلِ الرَّضِيعِ
فِي حَجْرِ أُمِّهِ الشَّفِيقَةِ فَمَا لَمْ يَتَحَقَّقْ لَهُ الْمَقَامُ الْأَوَّلُ لَا
يَصِلُ إِلَى الْمَقَامِ الثَّانِي وَمَا لَمْ يَتَحَقَّقْ لَهُ الْمَقَامُ الثَّانِي
لَا يَصِلُ إِلَى الْمَقَامِ الثَّالِثِ فَطَعَامُ الْمُتَّقِي شُبْهَةٌ فِي حَقِّ
زَائِلِ الْهَوَى وَطَعَامُ زَائِلِ الْهَوَى شُبْهَةٌ فِي حَقِّ زَائِلِ
الْإِرَادَةِ وَالْهِمَّةِ كَمَا قِيلَ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ حَسَنَاتُ
الْأَبْرَارِ فَطَعَامُ الشَّيْخِ مُبَاحٌ لِلْمُرِيدِ وَطَعَامُ الْمُرِيدِ حَرَامٌ فِي
حَقِّ الشَّيْخِ لِصَفَاءِ حَالَتِهِ وَنَزَاهَةِ رُتْبَتِهِ وَعُلُوِّ مَنْزِلَتِهِ
وَقُرْبِهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ دَقَائِقِ الْوَرَعِ مَا نُقِلَ
عَنْ كَهْمَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا وَأَنَا أَبْكِي عَلَيْهِ مُنْذُ
أَرْبَعِينَ سَنَةً وَذَلِكَ أَنَّهُ زَارَنِي أَخٌ لِي فَاشْتَرَيْتُ بِدَانِقٍ
سَمَكَةً مَشْوِيَّةً فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ أَكْلِهَا أَخَذْتُ قِطْعَةَ طِينٍ
مِنْ جِدَارِ جَارِي حَتَّى غَسَلَ يَدَهُ وَلَمْ أَسْتَحِلَّهُ وَقِيلَ
إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِي بَيْتٍ بِكِرَاءٍ فَكَتَبَ رُقْعَةً وَأَرَادَ
تَتْرِيبَهَا مِنْ جِدَارِ الْبَيْتِ فَخَطَرَ بِبَالِهِ أَنَّ الْبَيْتَ بِالْكِرَاءِ
ثُمَّ إِنَّهُ خَطَرَ بِبَالِهِ أَنْ لَا خَطَرَ لِهَذَا فَتَرَّبَ الْكِتَابَ فَسَمِعَ

اپنے ہاتھ میں چراغ پس اسی سے لیا اور اسی سے دیا اور نہ تاویل کی اسمیں
اور نہ نکلا اسمیں پس وہ لیا جسمیں اسکو اذن دیا شریعت نے اور وہ دیا جسمیں
اذن دیا اسکو شریعت نے اور ہوگئے اسکے سب تصرفات شریعت سے تو
وہ حلال کہاتا ہے ساتھ شریعت کے اور نہیں اسپر طلب کرنا حلال مطلق اور
عین کا کیونکہ یہہ نہیں نزدیک ہے کہ پایا جاوے مگر یہ کہ چاہے اللہ تعالے یہ کہ بزرگی
دے اسے اپنے بعض ولیوں اور برگزیدوں کو اور نہیں ہے یہہ اللہ پر کچھہ مشکل
پس لوگ کہانے میں تین قسم کے ہیں۔ پرہیزگار اور ولی اور بدل عارف پس
پرہیزگار کا حلال وہ ہے جسپر لوگوں کے لیئے نہ ہو حق اور نہ شریعت کیلیئے
اسپر مطالبہ ہوا اور کھانا سچے ولی کا کہ وہ زاہد ہے جس سے نفس کی خواہش
دور ہوئی ہو وہ ہے جسمیں نفس کی خواہش نہ ہو بلکہ وہ نرا اللہ کی حکم سے ہوا اور کھانا
بدل کا کہ وہ عارف جسمیں کام کیا گیا جسکا ارادہ دور ہوا ہو وہ گیند ہو تقدیر کا
وہ ہے جسمیں اسکے لیئے ہمت نہ ہوا اور نہ ارادہ ہو بلکہ فضل ہو سب اللہ عزوجل سے وہ
اسکو روزی دیتا ہے اور اسکو دلالت کرتا ہے اور اسکی پرورش کرتا ہے اپنی قدرت
گھیرنے والی سے اور اپنے احسان عام سے اور اپنی خواہش پہنچنے والی سے جیسے
بچہ دودھ پینے والا اپنی ماں شفیقہ کی گود میں ہے پس جبتک نہ ہو ثابت اسکو
لیئے مقام پہلا تو وہ نہ پہنچیگا مقام دوسرے تک اور جبتک نہ ثابت ہوا اسکے لیئے
مقام دوسرا تو وہ نہ پہنچیگا مقام تیسرے تک پس پرہیزگار کا کھانا شبہ
ہے نفس کی خواہش دور ہونے والے کا کھانا شبہ ہے ارادہ اور ہمت کے دور
ہونیوالے کے حق میں جیسے کہا گیا ہے مقربوں کی برائیں نیکیں ہیں نیکوں کی
پس شیخ کا کھانا مباح ہے مرید کو اور مرید کا کھانا حرام ہے حق میں شیخ کے
بسبب اسکی حالت کی صفائی اور اسکے مرتبے کی پاکی اور اسکی جگہ کی بلندی اور
اسکی نزدیکی کے پروردگار عزوجل سے اور پرہیزگاری کی باریکیوں میں سے
وہ ہے کہ نقل کی گئی ہے کہمش سے یہ کہ تحقیق اسنے کہا مینے ایک گناہ کیا اور میں
روتا ہوں اسپر چالیس سال کے عرصے سے اور یہ یوں ہے کہ تحقیق میری
زیارت کی ایک میرے بھائی نے پس مینے خریدی ایک دانق سے ایک مچھلی بھونی
ہوئی پس جب وہ فارغ ہوا اسکے کھانے سے تو مینے لی کچھہ تھوڑی سی مٹی
اپنے پڑوس کی دیوار سے یہانتک کہ اسنے اپنا ہاتھ دھو لیا اور مینے معافی
نہ چاہی اسکے لیئے اور بعض نے کہا تحقیق ایک مرد ایک گھر میں کرایہ پر تھا پس اسنے ایک رقعہ
لکھا اور چاہا کہ اسپر مٹی لگاوے گھر کی دیوار سے پس گذرا اسکے دل میں کہ تحقیق گھر کرایہ پر ہے پھر اسکے دل میں

هَاتِفًا يَقُولُ سَيَعْلَمُ الْمُتَخَفِّفُ بِالتُّرَابِ مَا يَلْقَى غَدًا مِنْ طُولِ الْحِسَابِ وَرُئِيَ عُتْبَةُ الْغُلَامُ يَتَصَبَّبُ عَرَقًا فِي الشِّتَاءِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَٰلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكَانٌ عَصَيْتُ فِيهِ رَبِّي فَسُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ كَشَطْتُ مِنْ هٰذَا الْجِدَارِ قِطْعَةَ طِينٍ لِضَيْفٍ لِي غَسَلَ يَدَهُ بِهَا وَلَمْ أَسْتَحِلَّ صَاحِبَهُ وَقِيلَ إِنَّ الْإِمَامَ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَهَنَ سَطْلًا لَهُ عِنْدَ بَقَّالٍ بِمَكَّةَ فَلَمَّا أَرَادَ فِكَاكَهُ أَخْرَجَ الْبَقَّالُ إِلَيْهِ سَطْلَيْنِ وَقَالَ خُذْ أَيَّهُمَا لَكَ فَقَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ أَشْكَلَ عَلَيَّ سَطْلِي فَهُوَ لَكَ وَالدَّرَاهِمُ لَكَ. فَقَالَ الْبَقَّالُ سَطْلُكَ هٰذَا وَإِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُجَرِّبَكَ فَقَالَ لَا آخُذُهُ وَمَضَى وَتَرَكَ السَّطْلَ عِنْدَهُ وَقِيلَ إِنَّ رَابِعَةَ الْعَدَوِيَّةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا خَاطَتْ شَقًّا فِي قَمِيصِهَا فِي ضَوْءِ مَشْعَلَةِ سُلْطَانِيَّةٍ فَفَقَدَتْ قَلْبَهَا زَمَانًا حَتّٰى تَذَكَّرَتْ ذٰلِكَ فَشَقَّتْ قَمِيصَهَا فَوَجَدَتْ قَلْبَهَا وَرُئِيَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي الْمَنَامِ وَلَهُ جَنَاحَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ شَجَرَةٍ إِلَى شَجَرَةٍ فَقِيلَ لَهُ بِمَ نِلْتَ هٰذَا قَالَ بِالْوَرَعِ وَكَانَ حَسَّانُ ابْنُ أَبِي سِنَانٍ لَا يَنَامُ مُضْطَجِعًا وَلَا يَأْكُلُ سَمِينًا وَلَا يَشْرَبُ مَاءً بَارِدًا سِتِّينَ سَنَةً فَرُئِيَ فِي الْمَنَامِ بَعْدَ مَا مَاتَ فَقِيلَ لَهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا إِلَّا أَنِّي مَحْبُوسٌ عَنِ الْجَنَّةِ بِإِبْرَةٍ اسْتَعَرْتُهَا فَلَمْ أَرُدَّهَا وَكَانَ لِعَبْدِ الْوَاحِدِ ابْنِ زَيْدٍ غُلَامٌ خَدَمَهُ سِنِينَ وَتَعَبَّدَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَكَانَ فِي ابْتِدَائِهِ كَيَّالًا فَلَمَّا مَاتَ رُئِيَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ قَالَ خَيْرًا غَيْرَ أَنِّي مَحْبُوسٌ عَنِ الْجَنَّةِ وَقَدْ أُخْرِجَ عَلَيَّ مِنْ غُبَارِ الْقَفِيزِ أَرْبَعِينَ قَفِيزًا وَمَرَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَقْبَرَةٍ فَنَادَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَحْيَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ كُنْتُ حَمَّالًا أَنْقُلُ لِلنَّاسِ فَنَقَلْتُ يَوْمًا لِإِنْسَانٍ حَطَبًا فَكَسَرْتُ مِنْهُ خِلَالًا تَخَلَّلْتُ بِهِ فَأَنَا مُطَالَبٌ بِهِ مُنْذُ مُتُّ

فَصْلٌ وَلَا يَتِمُّ الْوَرَعُ إِلَّا أَنْ يَرَى عَشَرَةَ أَشْيَاءَ فَرِيضَةً عَلَى نَفْسِهِ أَوَّلُهَا حِفْظُ اللِّسَانِ مِنْ غِيبَتِهِ

ہاتف کو کہتا جان لیگا ہلکا جاننے والا مٹی کو اس حساب کی طول کو جسکو وہ قیامت کو ملیگا اور دیکھا گیا عتبہ غلام کہ ڈھالتا تہا پسینہ جاڑے میں پس کہا گیا اس سے اسمیں پس کہا تحقیق وہ جگہہ ہے کہ مینے نافرمانی کی اسمیں اپنے رب کی پس پوچھا گیا اس سے پس کہا میں نے کھرچی تھی اس دیوار سے تھوڑی سی مٹی اپنے مہمان کیلیے کہ وہ اپنا ہاتھ اس سے دہووے اور مینے نہیں معاف کرایا اس دیوار والے سے اور بعضوں نے کہا تحقیق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایک اپنا تھال ایک بقال کے پاس مکہ میں گرو رکھا پس جب ارادہ کیا اسکے چھوڑانے کا تو نکالی بقال نے انکی طرف دو تھال اور کہا لے لیجیے جونسا آپ کا ہے دونوں میں سے پس کہا امام احمد نے مشکل ہوگیا ہے مجہپر میرا تھال پس وہ تیرے واسطے ہے اور درہم بھی تیرے واسطے ہیں پس کہا بقال نے آپکا تھال یہ ہے اور سوا اسکے نہیں کہ مینے چاہا تہا آپکا تجربہ کرنا پس کہا میں اسے نہیں لیتا اور چلے گئے اور چہوڑ دیا تھال اسکے پاس اور بعضوں نے کہا تحقیق رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا نے سیا کچھ پھٹا ہوا اپنے کرتے میں ایک بادشاہی مشعل کی روشنی میں پس گم کیا اسنے اپنے دل کو ایک زمانہ یہانتک کہ یاد کیا وہ سینا پس پھاڑ ڈالا اپنا کرتہ پس پایا اپنا دل اور دیکھا گیا سفیان ثوری نے خواب میں در انحال کہ اُسکے لیئے دو پر ہیں جنسے اڑتا ہے بہشت میں ایک درخت سے دوسرے درخت تک پس اس سے کہا گیا تو کس چیز سے اس مرتبہ کو پہونچا کہا پرہیزگاری سے اور تہا حسان بن ابی سنان نہ سویا کرتا لیٹ کر اور نہ کھایا کرتا چربی اور نہ پیا کرتا ٹھنڈا پانی ساٹھہ سال سے پس وہ دیکھا گیا خواب میں مرنے کے بعد پس کہا گیا اس سے کیا کیا اللہ نے تیرے ساتھہ کہا اچھا کیا ہے مگر بند کیا گیا ہوں بہشت سے ایک سوئی میں کہ مینے اسکو مانگ لیا تہا پہر مینے اسکو واپس کیا تہا اور عبد الواحد بن زید کے لیئے ایک غلام تہا کہ اسکی خدمت کی تہی کئی سال اور عبادت کی تہی چالیس سال اور وہ اپنے کام کے ابتدا میں غلہ ناپنے والا تہا پس جب مرگیا دیکھا گیا خواب میں پس کہا گیا اس سے کیا کیا اللہ تعالی نے تیرے ساتھہ کہا اچھا کیا سوا اسکے کہ میں بند کیا گیا ہوں بہشت سے اور تحقیق نکالی گئی مجھپر پیمانہ کے غبار سے چالیس پیمانہ اور گذرے حضرت عیسے علیہ السلام ایک قبرستان میں پس پکارا ایک مرد کو ان میں سے پس زندہ کیا اسکو اللہ تعالی نے پس فرمایا تو کون ہے پس کہا میں بار بردار تہا بوجہ لیجایا کرتا تہا لوگوں کے لیئے پس ڈھو لیا ایک دن ایک آدمی کیلیے لکڑیوں کا ایک گٹھا پس مینے توڑ لیا اس سے ایک خلال پس میں مطالبہ کیا جاتا ہوں جب سے مرا ہوں

فصل پس نہیں پوری ہوتی پرہیزگاری مگر یہ کہ جانے دس چیزیں فرض اپنے نفس پر پہلی انکی نگہہ رکھنا زبان کا غیبت سے واسطے فرمانے

تعالى ولا يغتب بعضكم بعضا والثاني الاجتناب عن
سوء الظن لقوله تعالى اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض
الظن اثم ولقوله صلى الله عليه وسلم اياكم والظن
فانه اكذب الحديث والثالث الاجتناب عن السخرية
لقوله تعالى لا يسخر قوم من قوم والرابع غض البصر
عن المحارم لقوله تعالى قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم
والخامس صدق اللسان لقوله تعالى واذا قلتم فاعدلوا
يعني فاصدقوا والسادس ان يعرف منة الله تعالى
عليه لكيلا يعجب بنفسه لقوله تعالى بل الله يمن عليكم
ان هداكم للايمان والسابع ان ينفق ماله في الحق
ولا ينفقه في الباطل لقوله تعالى والذين اذا انفقوا لم
يسرفوا ولم يقتروا يعني لم ينفقوا في المعصية ولم يمنعوا
من الطاعة والثامن ان لا يطلب لنفسه العلو والكبر
لقوله تعالى تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون
علوا في الارض ولا فسادا والتاسع المحافظة على الصلوات
الخمس في مواقيتها بركوعها وسجودها لقوله تعالى
حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله
قانتين والعاشر الاستقامة على السنة والجماعة لقوله
تعالى وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا
السبل فتفرق بكم عن سبيله **فصل** ويجوز ان يتوب
عن بعض الذنوب دون بعض اذا لم يمكنه التوبة عن
جميعها في حالة واحدة مثل ان يتوب عن الكبائر
دون الصغائر لعلمه ان الكبائر اعظم عند الله واجلب
لسخطه ومقته والصغائر دونها في الرتبة اذ هي اقرب
الى تطرق العفو اليها فلا يستحيل ان يتوب عن
الاعظم ثم اذا قوي الايمان واليقين في قلبه وظهرت
انوار الهداية وانشرح صدره للانابة الى الله تعالى
ترك حينئذ جميع الصغائر ودقائق الزلات والشرك
وذنوب القلوب جميعها ومعاصي الحالات والمقامات

اللہ عزوجل کے اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی اور دوسرے بچنا برے ظن سے
واسطے فرمانے اللہ تعالی کے بچو بہت سارے گمانوں سے تحقیق بعض گمان گناہ ہیں اور واسطے
فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تم بچو ظن سے کیونکہ تحقیق وہ بڑی جھوٹی بات ہے
اور تیسرے بچنا ٹھٹھا کرنے سے واسطے فرمانے اللہ تعالی کے نہ ٹھٹھا کرے کوئی قوم کسی قوم سے
اور چوتھے بند کرنا آنکھ کا حراموں سے واسطے فرمانے اللہ تعالی کے کہہ واسطے مومنوں کے بند کریں
اپنی آنکھوں سے اور پانچویں زبان کا سچ بولنا واسطے فرمانے اللہ تعالی کے اور جب تم
بولو پس انصاف کرو یعنی سچ بولو اور چھٹی یہ کہ پہچانے اللہ تعالی کا احسان اپنے پر کہ نہ
اچھا جانے اپنے نفس کو واسطے فرمانے اللہ تعالی کے بلکہ اللہ احسان رکھتا ہے تم پر یہ کہ ہدایت کیا
تمکو طرف ایمان کی اور ساتویں یہ کہ خرچ کرے اپنا مال حق میں اور اسکو نہ خرچ کرے باطل میں
واسطے فرمانے اللہ تعالی کے اور جو لوگ جسوقت خرچ کرتے ہیں اور نہیں تنگی کرتے یعنی وہ نہیں
خرچ کرتے گناہ میں اور نہیں رکتے طاعت سے اور آٹھویں یہ کہ نہ طلب کرے اپنے نفس کیلئے
بلندی اور بڑائی واسطے فرمانے اللہ تعالی کے یہ گھر پچھلا کرتے ہیں ہم اوسکو واسطے
اُن لوگوں کے کہ نہیں چاہتے بلندی زمین میں اور نہ فساد اور نویں نگہبانی کرنی پانچوں
نمازوں پر اُن کے وقتوں میں ساتھ انکے رکوع اور سجود کے واسطے فرمانے اللہ تعالی کے
محافظت کرو سب نمازوں پر اور نماز بیچ والی پر اور کھڑے ہو واسطے اللہ
پاک کے چپکے اور دسویں قایم رہنا سنت اور جماعت پر واسطے فرمانے اللہ تعالی
کہ یہ راہ میری سیدھی ہے پس پیروی کرو اسکی اور مت پیروی کرو اور راہوں کی پس متفرق
کر دینگے تمکو اسکی راہ سے **فصل** اور جائز ہے یہ کہ توبہ کرے بعض گناہوں سے
سوا بعض کے جب اسکو ممکن نہ ہو توبہ کرنی سب سے ایک حالت میں جیسے
یہ کہ توبہ کرے کبیرے گناہوں سے سوا صغیرے گناہوں کے واسطے اسکے جاننے
سے یہ کہ تحقیق کبیرے گناہ بہت بڑے ہیں اللہ کے نزدیک اور بہت کھینچنے والے ہیں
اسکے غصے اور اسکی دشمنی کو اور صغیرے گناہ ان سے کم ہیں رتبے میں کیونکہ
وہ بہت نزدیک ہیں طرف راہ پانے معافی کے اسکی طرف پس نہیں محال یہ
پھر آوے بہت بڑے گناہ سے پھر جب قوی ہوگا ایمان اور یقین اسکے دل میں اور
ظاہر ہو جاوینگے ہدایت کے نور اور کھل جاویگا اسکا سینہ واسطے رجوع ہونے
کے طرف اللہ تعالی کے تو وہ چھوڑ دیگا اسوقت سب کے سب چھوٹے گناہوں کو
اور گناہ کی باریکیوں کو اور پوشیدہ شرک اور دلوں کے گناہوں سب کے سب کو
اور حالتوں اور مقاموں کو
گناہوں کو

بعد ذلك كلما ارتفع الى حالة ومقام كان هناك ما يدل
وما يدل امر ونهي يعرفه كل ذائق لهذا الامر وسالك
لهذه الطريقة مخالط لاهلها فلا ياخذ الناس في اول
وهلة بما هو منتهى الامر انما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا
معسرين ولا منفرين ان هذا الدين متين فاوغل
فيه بالرفق فان المنبت اي المنقطع لا طريقا سلك ولا
ظهرا ابقى ومثل من يتوب عن بعض الكبائر دون
بعض لعلمه ان بعضها اشد من البعض عند الله و
اغلظ عقوبة وابلغ كالذي يتوب عن القتل والنهب
والظلم للعباد لعلمه ان ديون العباد لا تترك وما
بينه وما بين الله تعالى يتسارع العفو اليه ومثل
ان يتوب عن شرب الخمر دون الزنا لعلمه ان الخمر
مفتاح الشر فانه اذا ازال عقله ارتكب جميع المعاصي
وهو لا يشعر بها من القذف والسب والكفر بالله
والزنا والقتل والنصب لان الخمر مجمع المعاصي
وامها واصلها وكمن يتوب عن صغيرة او صغائر وهو
مصر على كبيرة . . . .
. . . . مثل ان يتوب عن الغيبة
او عن النظر الى المحرم وهو مصر على شرب الخمر لشدة
ضراوته بالخمر ولهجه بها وتعوده لها وتسويل نفسه
بانه مداو لمرضه بها وقد امرنا باستعمال الدواء
وتزيين الشيطان له ذلك وتحسينه وقوة شهوته وتوهمه
لما في شربها من السرور والفرح وذهاب الهموم و
صحة الجسم على زعمهم وذهول عن بوائقها وعواقبها
والغفلة عن عقوبة الله له لاجلها وكساد الدين والدنيا
بها لانها سبب زوال العقل الذي به انتظام امر الدين
والدنيا وانما قلنا انه تصح التوبة عن بعض هذه
الذنوب دون بعض لانه لا يخلو كل مسلم عن جمع بين
طاعة الله ومعصيته في الاحوال كلها وانما يتفاوتون

پیچھے اسکے جب بلند ہوگا کسی حالت اور مقام کیطرف تو ہوگا اسجگہہ جو آتا ہی اور
چھوٹتا ہے حکم اور روک پہچانتا ہے اسکو ہر چکھنے والا اس کام کا اور چلنے والا
اس راستے کا اور ملانے والا اسکے اہل کا پس نہ پکڑے لوگوں کو پہلی بار میں ساتھ اس
چیز کے کہ وہ کام کی نہایت ہے سوا اسکے کہ نہیں کہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کرنیوالے
اور نہیں بھیجے گئے ہو مشکل کرنیوالے اور نہ نفرت دلانے والے بیشک یہ دین محکم ہے
پس مشغول ہو واسطے اسمیں نرمی کے کیونکہ تحقیق کٹا ہوا نہ رستہ چلا اور نہ اسنے
سواری چھوڑی اور مثال اسکی جو توبہ کرے بعض کبیرے گناہوں سے سوا بعض کے
واسطے اسکے جاننے کے یہ کہ تحقیق بعض انکا بہت سخت ہے بعض سے اللہ کے نزدیک اور
بہت بڑا اور بہت پہنچنے والا عذاب میں مثل اس شخص کی کہ توبہ کرتا ہے قتل کرنے
اور لوٹنے اور ظلم کرنے سے بندوں پر واسطے اپنے جاننے کے یہ کہ تحقیق بندوں کے
قرض نہیں چھوڑے جاتے اور جو گناہ اسکے اور اللہ تعالی کے درمیان ہیں جلدی
آویگی طرف معافی اور جیسے یہ کہ توبہ کرے شراب کے پینے سے سوا زنا کے واسطے
اسکے جاننے کے یہ کہ تحقیق شراب برائی کی کنجی ہے کیونکہ جب دور ہو جاویگی اسکی
عقل تو کریگا سب گناہ اور وہ اسکو جانتا نہ ہوگا جیسے زنا کی تہمت دینی اور گالی
دینی اور کفر کرنا ساتھ اللہ کے اور زنا کرنا اور مار ڈالنا اور کھڑا کرنا کیونکہ تحقیق
شراب مجمع ہے گناہوں کا اور ان کی ماں اور ان کی جڑ ہے اور جیسے وہ شخص کہ
توبہ کرتا ہے ایک چھوٹے گناہ سے یا بہت چھوٹے گناہوں سے حالانکہ دلیری کرنیوالا
ہے بڑے گناہ پر جیسے یہ کہ توبہ کرے غیبت سے یا نظر کرنے سے حرام کیطرف
حالانکہ وہ دلیر ہو شراب کے پینے پر واسطے سختی اس کی عادت کے ساتھ شراب
کے اور واسطے محبت کے اسکے ساتھ اور اسکی عادت پکڑنے کے اسکے واسطے
اور اسکے نفس کو اچھی دکھلانے کے واسطے یہ کہ تحقیق وہ علاج کرنے والا ہے
اپنی بیماری کا شراب سے اور تحقیق ہم حکم کئے گئے دوا کے برتنے کا اور واسطے زینت
دینے شیطان کے اسکے لیے شراب کو اور اسکے اچھے دکھلانے کے واسطے اور واسطے اسکی
آرزو کی قوی ہونے کے بسبب سمجھنے کے کہ اسکے پینے میں ہے خوشی اور فرحت ہے اور غم
کے جانے اور بدن کی صحت کے ان کے گمان پر اور بسبب بھولنے کے شراب کی بلاؤں سے
اور اسکی عاقبت سے اور بسبب غافل ہونیکے اللہ کے عذاب سے واسطے اسکے بسبب شراب کے اور
بگڑنے سے دین اور دنیا کے کام کا اور سوا اسکے نہیں کہ ہم نے کہا تحقیق صحیح ہوتی ہے توبہ بعض ان
گناہوں سے سوا بعض کے کیونکہ خالی نہیں ہے ہر ایک مسلمان جمع کرنے سے درمیان اسکی فرمانبرداری
اور اسکی نافرمانی کے سب احوال میں اور سوا اسکے نہیں کہ جدا جدا ہوتے ہیں [illegible]

فِي الحَالَاتِ وَعِظَمِ الذُّنُوبِ وَصِغَرِهَا عَلَى قُرْبِ نَحْوِ الهِمَمِ مِنَ اللهِ وَبُعْدِهَا فَاِذَا قَالَ الفَاسِقُ اِنْ قَهَرَنِي الشَّيْطَانُ بِوَاسِطَةِ غَلَبَةِ الشَّهْوَةِ فِي بَعْضِ المَعَاصِي فَلَا يَنْبَغِي لِي اَنْ اُرْخِيَ العِنَانَ وَاَخْلَعَ العِذَارَ بِالكُلِّيَّةِ فَانْمَرِجَ فِي مَعَاصِي بَلْ اَجْتَهِدُ فِيمَا يَخِفُّ عَلَيَّ مِنْ تَرْكِ بَعْضِ المَعَاصِي فَاَتْرُكُهَا فَيَكُونُ قَهْرِي لِبَعْضِ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لِبَعْضِ البَاقِي وَلَعَلَّ اللهَ يَرَانِي اَخَافُهُ فِي بَعْضِ مَعَاصِيهِ وَاَتْرُكُهَا لِاَجْلِهِ وَاُجَاهِدُ نَفْسِي وَشَيْطَانِي فِي تَرْكِهَا فَيُعِينُنِي وَيُوَفِّقُنِي وَيَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ بَقِيَّةِ المَعَاصِي بِرَحْمَتِهِ وَلَوْ اَمْكَنَ الاَمْرُ عَلَى مَا قُلْنَا لَمَا صَحَّتْ صَلٰوةُ كُلِّ فَاسِقٍ وَلَا صَوْمُهُ وَلَا زَكٰوتُهُ وَلَا حَجُّهُ وَلَا شَيْءٌ مِنَ الطَّاعَاتِ بِاَنْ يُقَالَ لَهُ اَنْتَ فَاسِقٌ خَارِجٌ مِنْ طَاعَةِ اللهِ بِفِسْقِكَ مُخَالِفٌ لِاَمْرِهِ فَعِبَادَاتُكَ هٰذِهِ لِغَيْرِ اللهِ تَعَالَى فَاِنْ زَعَمْتَ اَنَّهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاتْرُكِ الفِسْقَ فَاِنَّ اَمْرَ اللهِ فِيهِ وَاحِدٌ وَلَا يُتَصَوَّرُ تَقْصُدُ بِصَلٰوتِكَ التَّقَرُّبَ اِلَى اللهِ مَا لَمْ تَتَقَرَّبْ بِتَرْكِ الفِسْقِ وَهٰذَا مُحَالٌ لَا يُقَالُ فَمَا هٰذَا اِلَّا بِمَثَابَةِ مَنْ عَلَيْهِ دِينَارَانِ لِرَجُلَيْنِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى الاَدَاءِ اِلَيْهِمَا فَاَدّٰى اَحَدَ الدِّينَارَيْنِ اَحَدَهُمَا وَجَحَدَ الآخَرَ وَحَلَفَ عَلَيْهِ مَعَ عِلْمِهِ ذٰلِكَ وَتَحَقُّقِهِ فَلَا شَكَّ اَنَّ ذِمَّتَهُ بَرِيئَةٌ مِمَّا قَدْ اَدّٰى وَهِيَ مُشْتَغِلَةٌ بِمَا جَحَدَ وَاَبٰى فَكَذٰلِكَ مَنْ اَطَاعَ اللهَ تَعَالَى فِي اَوَامِرِهِ مُطِيعٌ لَهُ بِطَاعَتِهِ وَاِذَا عَصَاهُ فِي بَعْضِ نَوَاهِيهِ عَاصٍ لَهُ بِمَعْصِيَتِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ مَلِيءٌ نَاقِصُ الاِيمَانِ خَائِنٌ بِطَاعَتِهِ عَاصٍ مُخَالِفٌ لَهُ بِمُخَالَفَتِهِ وَهٰذَا هُوَ دَابُ كُلِّ مُخَالِطٍ فِي اَمْرِ دِينِهِ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ اِلَى حَالَةٍ يَزُولُ هَوَاهُ فَيَنْقَطِعُ عَنْهُ جَمِيعُ المَعَاصِي اِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ اَنْ يَقْضِيَ عَلَيْهِ بِهَا اِذْ لَا عِصْمَةَ لَنَا وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَيَتَفَضَّلُ بِالرَّحْمَةِ عَلَى مَنْ اَنَابَ

فَصْلٌ

فِي ذِكْرِ الاَخْبَارِ وَالآثَارِ الوَارِدَةِ فِي التَّوْبَةِ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رض خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا

اور گناہوں کی بڑے ہونے اور ان کی چھوٹے ہونے میں ہوتے ہیں اپنی احوال کی نزدیکی پر اللہ سے اور ان کی دوری پر جب کہے فاسق اگر مجھپر غلبہ کرے شیطان خواہش کی غلبہ کے واسطے سے بعض گناہوں میں میں نہیں لائق مجھکو یہ کہ میں سست کروں باگ کو اور دور کروں تنگ کو بالکل پس میں چلا جاؤں گناہوں میں بلکہ میں کوشش کروں گا اس چیز میں کہ ہلکی ہو مجھپر چھوڑنے سے بعض گناہوں کے پس میں اسکو چھوڑوں پس ہوگا میرا غالب ہونا واسطے اس بعض گناہ کے کفارہ واسطے بعض باقی گناہ کے اور شاید اللہ تعالی مجھے دیکھے کہ میں ڈرتا ہوں اس سے اسلئے بعض گناہوں اور میں انکو چھوڑتا ہوں انکے واسطے اور جہاد کرتا ہوں اپنے نفس اور اپنے شیطان سے انکے ترک کرنے میں پس میری مدد کرے اور مجھے توفیق دیوے اور روک ہوجاوے میرے اور باقی گناہوں کے درمیان اپنی رحمت سے اور اگر نہ ہو کام اس طریقے پر جیسے ہمنے کہا البتہ نہ صحیح ہووے نماز ہر ایک فاسق کی اور نہ اسکا روزہ اور نہ اسکی زکوۃ اور نہ اسکا حج اور نہ کچھ عبادتوں سے اسوجہ سے کہ تو کہے اس سے تو فاسق ہے نکلنے والا اللہ کی فرمانبرداری سے بہ سبب اپنے فسق کے خلاف کرنیوالا اسکے حکم کا پس تیری یہ عبادتیں اللہ تعالی کے غیر کے لیئے ہیں پس اگر تو گمان رکھتا ہے کہ یہ اللہ عزوجل کیلیے ہیں پس تو چھوڑدے فسق کو کیونکہ اللہ تعالی کا حکم اسمیں ایک ہے اور نہیں متصور ہوتا یہ کہ تو قصد رکھتا ہے اپنی نماز سے نزدیکی کا اللہ تعالی کی طرف جبتک نزدیکی حاصل نہ کرے فسق کو چھوڑنے سے اور یہ محال ہے نہیں کہا جاتا نہیں ہے یہ مگر اس شخص کی جیسے دو دینار ہوں دو مردوں کے اور وہ قادر ہو ان دونوں کیطرف ادا کرنے پر پس اسنے ادا کیا ایک دینار انکے ایک کیطرف اور انکار کیا دوسرے کا اور قسم کھائی اسپر باوجود اسکے جاننے کے اسکو اور اسکا ثابت ہونا واسطے اسکے پس نہیں ہے شک یہ کہ تحقیق اسکا ذمہ بری ہے اس سے کہ اسنے ادا کیا ہے اور پکڑا گیا اسکا ذمہ ساتھ اس چیز کے کہ ساتھ اسکے انکار کیا اور منکر رکیا پس اسطرح ہے وہ شخص جسنے فرمانبرداری کی اللہ تعالی کی اسکو بعض حکموں میں تابعدار ہے واسکے لیئے اسکی عبادت میں اور جب نافرمانی کرے اسکی اسکے بعض روکوں میں گنہگار ہے اسکا اسکے گناہ میں پس وہ مومن ہے ناقص ایمان فرمانبرداری کرنیوالا ہے اسکی عبادت میں مخالفت کرنیوالا ہے اسکی مخالفت میں اور یہی ہے طریقہ ہر ایک ملانیوالے کا اپنے دین کے کام میں یہانتک کہ پہنچ جاوے اس حال تک کہ دور ہو وے اسکی خواہش پس ٹوٹ جاویں اس سے سب گناہ مگر جسپر چاہے اللہ حکم کرنا ساتھ ان کے کیونکہ نہیں ہے عصمت ہمارے لیئے اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اس شخص پر جو توبہ کرے اور فضل کرتا ہے اپنی رحمت سے اسپر رجوع کرے فصل بیان میں ان

الناس توبوا الی اللہ قبل ان تموتوا وبادروا بالا
عمال الصالحۃ قبل ان تشغلوا وصلوا الذی بینکم
وبین ربکم تسعدوا واکثروا الصدقۃ ترزقوا
وامروا بالمعروف تحصنوا وانہوا عن المنکر تنصروا
وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ما یقول
اللہم اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم
وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس حین اہبط الی
الارض قال وعزتک وجلالک لا ازال اغوی ابن آدم
ما دام الروح فی جسدہ فقال الرب وعزتی وجلالی
لا امنعہ التوبۃ ما لم یغرغر بنفسہ وعن محمد
ابن عبد اللہ السلمی رحمہ اللہ انہ قال جلست
الی نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالمدینۃ فقال رجل منہم سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من تاب قبل موتہ بنصف یوم
تاب اللہ علیہ وقال الآخر سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من تاب قبل الغرغرۃ تاب
اللہ علیہ وعن محمد بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ انہ
قال یقول اللہ تعالی ویح ابن آدم یذنب الذنب
فیستغفرنی فاغفر لہ ویحہ ثم یعود فیستغفرنی
فاغفر لہ لا ہو یترک ذنبہ ولا ہو ییأس من رحمتی
اشہدکم انی قد غفرت لہ وقال انس رض کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابتہ بعد ما انزل
وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یستغفرون
کل یوم مائۃ مرۃ ویقولون نستغفر اللہ ونتوب
الیہ قال وجاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا رسول اللہ انی اذنبت ذنبا قال صلی اللہ
علیہ وسلم استغفر اللہ قال انی اتوب ثم اعود قال
صلی اللہ علیہ وسلم کلما اذنبت فتب حتی یکون الشیطان
ہو المحسور قال یا نبی اللہ اذا تکثر ذنوبی فقال صلی اللہ

توبہ کرو اللہ تعالی کیطرف پہلے اس سے کہ مرو اور جلدی کرو نیک عملوں میں پہلے
اس سے کہ مشغول ہوجاؤ اور ملاؤ اس چیز کو جو ہمارے اور تمہارے پیغمبر کے درمیان ہے نیک بخت
ہوؤگے اور بہت کرو صدقہ روزی دیئے جاؤگے اور حکم کرو نیکی کا پناہ دیئے جاؤگے
اور منع کرو برائی سے مدد کیے جاؤگے اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت کہا کرتے
تھے یا اللہ مجھکو بخش اور مجھپر توبہ قبول کر بیشک توہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جب اتارا گیا زمین کیطرف تو کہا
قسم تیری عزت اور بزرگی کی میں ہمیشہ رہونگا آدم کی اولاد کو بہکاتا جب تک اسکے
بدن میں جان ہوگی پس فرمایا پروردگار نے مجھکو قسم اپنی عزت اور بزرگی کی میں نہ روکونگا
اس سے توبہ جبتک وہ غرغرہ نہ کرے اپنی جان سے اور روایت ہے محمد بن عبد اللہ
سلمی رحمۃ اللہ سے یہ کہ تحقیق اسنے کہا میں بیٹھا ایک جماعت پاس حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے مدینہ میں پس کہا ایک مرد نے ان میں سے میں نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ سے فرماتے تھے جو کوئی توبہ کرے اپنی موت سے پہلے آدھے دن
تو توبہ قبول کریگا اللہ اوسپر اور کہا ایک اور نے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص توبہ کرے غرغرے سے پہلے تو قبول کرلے اللہ
اور روایت ہے محمد بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہ تحقیق اسنے کہا فرماتا ہے
اللہ تعالے رحمت ہو آدم کے بیٹے پر گناہ کرتا ہے پس مجھسے بخشش مانگتا ہے
پس میں اسکو بخشدیتا ہوں اسپر رحمت ہو پھر گناہ کرتا ہے پس مجھسے بخشش مانگتا
ہے پس میں اسکو بخش دیتا ہوں اسپر رحمت ہو وہ چھوڑتا ہے اپنا گناہ کرنا اور
نہ وہ نا امید ہوتا ہے میری رحمت سے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ تحقیق میں نے اسکو
بخشدیا اور کہا حضرت انس نے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ
کے اصحاب بعد اتارے جانے اس آیت کے اور یہ کہ بخشش مانگو اپنے پروردگار
سے پھر توبہ کرو طرف اسکی بخشش مانگا کرتے ہر دن میں سو بار اور کہتے ہم بخشش
مانگتے ہیں ہم اللہ سے اور توبہ کرتے ہیں اسکی طرف کہا اور آیا ایک مرد پاس
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا تحقیق میں نے گناہ کیا ہے
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش مانگ اللہ تعالی سے عرض کیا تحقیق
میں توبہ کرتا ہوں پھر گناہ کرتا ہوں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو
گناہ کرے پس توبہ کر یہانتک کہ ہوجاوے شیطان آپ ہی ٹوٹا پانیوالا
اسنے عرض کیا یا نبی اللہ جب تو میرے گناہ بہت ہوجاویں گے پس

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفْوُ اللهِ اَكْثَرُ مِنْ ذُنُوبِكَ وَقَالَ الْحَسَنُ
رَحِمَهُ اللهُ لَا تَتَمَنَّ الْمَغْفِرَةَ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ وَلَا الثَّوَابَ بِغَيْرِ الْعَمَلِ
لِاَنَّ الْغِرَّةَ بِاللهِ اَنْ تَتَمَادٰى فِيْ سَخَطِهٖ وَتَتْرُكَ الْعَمَلَ بِمَا يُرْضِيْهِ
وَتَتَمَنّٰى عَلَيْهِ الْمَغْفِرَةَ فَتَغُرُّكَ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِكَ اَمْرُهٗ
اَمَا سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللهِ وَ
غَرَّكُمْ بِاللهِ الْغَرُوْرُ وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَحْمَتِيْ وَ
سِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ فَالطَّمَعُ فِي الرَّحْمَةِ وَالْجَنَّةِ مِنْ غَيْرِ
تَوْبَةٍ وَغَيْرِ تَقْوٰى حُمْقٌ وَجَهْلٌ وَغُرُوْرٌ لِاَنَّهُمَا مُقَيَّدَتَانِ
بِهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ بِاَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ
وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ
هٰكَذَا فَطَارَ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيُذْنِبُ
الذَّنْبَ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللهِ وَكَيْفَ يُدْخِلُهُ
الْجَنَّةَ قَالَ يَكُوْنُ الذَّنْبُ نُصْبَ عَيْنِهٖ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَنْدَمُ
عَلَيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَ
شَيْئًا اَحْسَنَ طَلَبًا وَلَا اَسْرَعَ اِدْرَاكًا مِنْ حَسَنَةٍ حَدِيْثَةٍ
لِذَنْبٍ قَدِيْمٍ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى
لِلذّٰكِرِيْنَ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذْنَبَ الْعَبْدُ
ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَاِذَا تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ
صَقَلَ قَلْبُهٗ مِنْهَا وَاِذَا لَمْ يَتُبْ وَلَمْ يَنْزَعْ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ كَانَ
الذَّنْبُ عَلَى الذَّنْبِ وَالسَّوَادُ عَلَى السَّوَادِ حَتّٰى يَعْمَى الْقَلْبُ
فَيَمُوْتَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْخَطِيْئَةِ
اَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ فَاغْتَنِمُوْا غَفْلَةَ الْمَنِيَّةِ قَالَ وَكَانَ
اَدْهَمُ بْنُ زِيَادٍ يَقُوْلُ لِيُنْزِلَنَّ اَحَدُكُمْ نَفْسَهٗ اَنَّهٗ قَدْ
حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَاسْتَقَالَ رَبَّهٗ فَاَقَالَهٗ فَلْيَعْمَلْ بِطَاعَةِ
اللهِ قِيْلَ اَوْحَى اللهُ تَعَالٰى اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَوَ

اللہ تعالی کی معافی بہت زیادہ ہے تیرے گناہوں سے اور کہا حسن رحمۃ اللہ نے
مت آرزو رکھ بخشش کی بغیر توبہ کے اور نہ ثواب کی بغیر عمل کے کیونکہ تحقیق غافل
ہونا ہے اللہ سے یہ کہ چلا جاوے تو اسکے غصے میں اور چھوڑ دیوے عمل کو جو اسکو راضی
کرے اور آرزو رکھو اپنے بخشش کی پس غافل کر دینگی تجھکو آرزوئیں یہانتک کہ
اُترے تجھپر اسکا حکم کیا تو نے نہیں سنا اسکو فرماتے اور فریب میں دیا تم کو آرزوؤں
نے یہانتک کہ آیا حکم اللہ کا اور فریب میں دیا ساتھ اللہ کے فریب دینے والے
نے اور فرمایا اللہ تعالی نے اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں اسواسطے اُس
شخص کے کہ توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیے اچھے پھر راہ پائی اور فرمایا اللہ
عزوجل نے اور میری رحمت نے سما لیا ہر چیز کو پس میں رکھونگا اسکو واسطے
ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوۃ اور جو لوگ کہ وہ ساتھ
نشانیوں ہماریوں کے ایمان لاتے ہیں پس امید رکھنی اللہ کی رحمت اور بہشت
میں بغیر توبہ اور بغیر پرہیزگاری کے بیوقوفی اور نادانی اور دھوکا ہے
کیونکہ وہ دونو رحمت اور بہشت مقید ہیں ان دو آیتوں میں اور فرمایا
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن وہ ہے جو دیکھتا ہے اپنے گناہوں کو
جیسے کہ وہ پہاڑ کی جڑ میں ہو ڈرے اس سے کہ وہ گر پڑے اسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا
ہے دیکھتا ہے اپنے گناہوں کو جیسے کہ مکھی بیٹھی اسکے ناک پر پس اشارہ کیا
اس سے اسطرح پس وہ اُڑ جاوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ
البتہ گناہ کرتا ہے پس وہ گناہ اسکو داخل کرتا ہے بہشت میں پس عرض کیا
صحابہ نے یا نبی اللہ کیسے وہ اسکو داخل کرتا ہے بہشت میں فرمایا ہوتا ہے
گناہ سامنے اس کی آنکھ کے بخشش مانگتا رہتا ہے اس سے اور پچھتاتا ہے اسپر
یہانتک کہ داخل ہو جاتا ہے بہشت میں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہت اچھی طلب میں اور نہ بہت جلدی پہونچنے
میں نئی نیکی سے واسطے گناہ پرانے کے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو
یہ نصیحت ہے واسطے ذکر کرنیوالوں کے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گناہ کرتا ہے بندہ کوئی
گناہ تو ہو جاتا ہے ایک نکتہ سیاہ اسکے دل میں پس جب وہ توبہ کرلے اور ہٹ جاوے اور بخشش مانگے
تو صاف ہو جاتا ہے اسکا دل اس سے اور جب توبہ نہ کرے اور نہ ہٹے اور نہ بخشش مانگے تو ہو جاتا ہے گناہ
گناہ پر اور سیاہی سیاہی پر یہانتک کہ اندھا ہو جاتا ہے دل پس مرجاتا ہے پس یہی ہے فرمودہ اللہ عزوجل
ہرگز نہ یوں بلکہ زنگ لگ گیا ہے انکے دلوں پر بسبب اُسکے کہ تھے وہ کماتے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے چھوڑنا گناہ کا بہت آسان ہے توبہ کی طلب کرنے سے پس تو غنیمت جان موت کی غفلت کو حسن نے کہا اور

اَنْ اٰخُذَكَ عَلٰى غِرَّةٍ فَتَلْقَانِيْ بِلَا حُجَّةٍ وَدَخَلَ بَعْضُ
الصَّالِحِيْنَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَقَالَ لَهٗ عِظْنِيْ فَقَالَ
هَلْ اَنْتَ عَلٰى اسْتِعْدَادٍ لِحُلُوْلِ الْمَوْتِ اِنْ اَتَاكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ
اَنْتَ مُجْمِعٌ عَلَى التَّحَوُّلِ عَنْ هٰذِهِ الْحَالَةِ اِلٰى حَالَةٍ تَرْضَيْهَا
قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ بَعْدَ الْمَوْتِ دَارٌ فِيْهَا مُسْتَعْتَبٌ قَالَ لَا قَالَ
فَهَلْ تَاْمَنُ الْمَوْتَ اَنْ يَاْتِيَكَ عَلٰى غِرَّةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا رَاَيْتُ
مِثْلَ هٰذِهِ الْخِصَالِ يَرْضٰى بِهَا عَاقِلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا
ثُمَّ نَدِمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ وَقَالَ الْحَسَنُ رض اَلتَّوْبَةُ عَلٰى اَرْبَعِ
دَعَائِمَ اِسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ وَنَدَمٌ بِالْقَلْبِ وَتَرْكٌ بِالْجَوَارِحِ
وَاِضْمَارٌ اَنْ لَا يَعُوْدَ وَقَالَ التَّوْبَةُ النَّصُوْحُ اَنْ يَتُوْبَ ثُمَّ لَا
يَرْجِعَ فِيْمَا تَابَ مِنْهُ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ
الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيْمٌ
عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهٖ وَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَالَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْكَ ثُمَّ عَادَ ثُمَّ قَالَهَا ثُمَّ عَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُتِبَ فِي الرَّابِعَةِ مِنَ
الْكَبَائِرِ وَقَالَ الْفُضَيْلُ ابْنُ عِيَاضٍ رض كُنْ وَصِيَّ نَفْسِكَ وَلَا تَجْعَلِ
الرِّجَالَ اَوْصِيَاءَكَ كَيْفَ تَلُوْمُهُمْ اَنْ يُضَيِّعُوْا وَصِيَّتَكَ وَقَدْ
ضَيَّعْتَهَا فِيْ حَيَاتِكَ وَاَنْشَدَ بَعْضُهُمْ يَقُوْلُ تَمَتَّعْ اِنَّمَا الدُّنْيَا
مَتَاعٌ وَاِنَّ دَوَامَهَا لَا يُسْتَطَاعُ وَقَدِّمْ مَا مَلَكْتَ وَاَنْتَ حَيٌّ اَمِيْرٌ
فِيْهِ مُتَّبَعٌ مُطَاعٌ وَلَا يَغْرُرْكَ مَنْ تُوْصِيْ اِلَيْهِ فَقَصْرُ وَصِيَّةِ الْمَرْءِ
الضَّيَاعُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِذَا مَا كُنْتَ مُتَّخِذًا وَصِيًّا فَكُنْ فِيْمَا مَلَكْتَ
وَصِيَّ نَفْسِكَ سَتَحْصُدُ مَا زَرَعْتَ غَدًا مُتَّخِذًا وَتَجْنِيْ
اِذَا وُضِعَ الْحِسَابُ ثِمَارَ غَرْسِكَ

فَصْلٌ

اٰخَرُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رض قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ اَمِيْرٌ عَلٰى صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِذَا عَمِلَ
الْعَبْدُ حَسَنَةً كَتَبَ لَهٗ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ عَشْرًا وَاِذَا عَمِلَ
سَيِّئَةً فَاَرَادَ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَنْ يَكْتُبَهَا قَالَ صَاحِبُ
الْيَمِيْنِ اَمْسِكْ عَنْهُ فَيُمْسِكُ عَنْهُ سِتَّ سَاعَاتٍ
مِنَ النَّهَارِ اَوْ سَبْعًا فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْهَا

تجھے نہ پکڑلوں غفلت پر پس تو مجھ کو ملے بغیر حجت کے اور داخل ہوا بعض نیکوں
سے عبد الملک بن مروان پر پس کہا اس سے تو مجھے نصیحت کر پس اُسنے کہا بھلا تو تیاری
پر واسطے اُترنے موت کی اگر تجھکو آوے کہا عبد الملک نے نہیں کہا پس بھلا تو ہے خاطر جمع
پھرنے پر اس حالت سے ایسی حالت کیطرف جو تجھکو خوش کرے کہا نہیں کہا پس بھلا موت
کے بعد ایسا گھر ہے جسمیں تو رضا مندی حاصل کرسکے کہا نہیں کہا پس بھلا تو بیخوف
ہے موت سے یہ کہ آوے تجھکو غفلت پر کہا نہیں کہا میں نے نہیں دیکھا اس جیسی خصلتوں
کو کہ اُن سے راضی ہو کوئی دانا فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پشیمانی توبہ
ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی گناہ کرے پھر پشیمان ہوا اسپر پس وہ ہی
اُسکا کفارہ ہے اور کہا حسن نے توبہ چار ستون پر ہے بخشش مانگنی زبان سے اور پشیمان ہونا دل
سے اور ترک کرنا اعضاؤں سے اور دل میں رکھنا یہ کہ پھر نہ کریگا گناہ اور کہا خالص
توبہ یہ ہے کہ توبہ کرے پھر نہ لوٹے اسمیں جس سے توبہ کی ہو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
توبہ کرنیوالا گناہ سے اُس شخص کیطرح ہے جسکے لئے گناہ نہیں ہے اور بخشش مانگنے والا
گناہ سے اور حالانکہ وہ اُسپر قائم ہے مثل ٹھٹھا کرنیوالے کی ہے اپنے پروردگار سے اور تحقیق
مرد جب کہے میں تجھسے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں پھر کرے گناہ
پھر کہے اسکو پھر کرے گناہ تین بار تو لکھا جاویگا چوتھی بار کبیرہ گناہوں سے
اور کہا فضیل بن عیاض نے تو اپنے نفس کا وصیت کیا گیا ہو اور مت کر لوگوں کو
اپنی نصیحت کئے گئے کیونکر تو ان کو ملامت کرتا ہے اگر وہ تیری وصیت کو ضائع
کردیں حالانکہ تو نے اسکو ضائع کیا ہے اپنی زندگی میں اور ان کے بعض نے
شعر کہے ہیں کہتا ہے تو فائدہ اُٹھالے سوا اسکے نہیں کہ دنیا تھوڑا سا فائدہ
ہے اور تحقیق اسکی ہمیشگی نہیں ہوسکتی اور آگے بھیج لے جسکا تو مالک ہے حالانکہ تو زندہ
ہے امیر ہے اسمیں پیروی کیا گیا فرمانبرداری کیا گیا، اور نہ دھوکا دیوے تجھکو
وہ شخص جسکی طرف تو وصیت کرتا ہے پس قصور کرنا مرد کی وصیت کا ضائع ہونا ہے
اور ایک اور نے کہا جب تو وصیت کئے گئے کو پکڑنے والا ہو پس ہو اُس چیز میں جسکا
تو مالک ہے اپنے نفس کی وصیت پکڑنیوالا تو کاٹیگا جو کچھ بویگا کل قیامت کو اور
چنے گا اپنے درخت کے میوے جب رکھا جاویگا حساب فصل اور روایت ہے حضرت ابو امامہ باہلی سے کہا
تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داہنی طرف والا فرشتہ امیر ہے بائیں طرف والے پر
پس جب بندہ کرتا ہے نیکی تو لکھتا ہے داہنی طرف والا فرشتہ دس نیکیاں اور جب بندہ کرتا ہے
بُرائی پس ارادہ کرتا ہے بائیں طرف والا فرشتہ اسکو لکھنے کا تو کہتا ہے داہنی طرف والا فرشتہ بندہ
سے اس کو پس بند رہتا ہے اس سے چھ گھڑی دن میں سے یا سات پس اگر وہ بخشش مانگے اللہ تعالیٰ سے اس سے تو

لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْئًا وَاِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَ عَلَيْهِ سَيِّئَةً
وَاحِدَةً وَفِي لَفْظٍ اٰخَرَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَذْنَبَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ
حَتّٰى يُذْنِبَ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ خَمْسَةٌ مِّنَ
الذُّنُوْبِ فَاِذَا عَمِلَ حَسَنَةً وَّاحِدَةً كُتِبَ لَهٗ خَمْسُ حَسَنَاتٍ
وَجُعِلَ الْخَمْسُ بِاِزَآءِ خَمْسِ سَيِّئَاتٍ فَيَصِيْحُ عِنْدَ ذٰلِكَ
اِبْلِيْسُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَسْتَطِيْعَ عَلٰى
ابْنِ اٰدَمَ فَاِنِّيْ وَاِنِ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ يُبْطِلُ بِحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ
جَمِيْعَ جُهْدِيْ وَرَوٰى يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ رض عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ
وَصَاحِبُ الْيَمِيْنِ اَمِيْرٌ عَلٰى صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ
السَّيِّئَةَ قَالَ لَهٗ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَكْتُبُهَا فَيَقُوْلُ لَهٗ صَاحِبُ
الْيَمِيْنِ دَعْهُ حَتّٰى يَعْمَلَ خَمْسَ سَيِّئَاتٍ فَاِذَا عَمِلَ خَمْسَ سَيِّئَاتٍ
قَالَ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَكْتُبُهَا فَيَقُوْلُ لَهٗ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ دَعْهُ حَتّٰى
يَعْمَلَ حَسَنَةً فَاِذَا عَمِلَ حَسَنَةً قَالَ لَهٗ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ قَدْ اُخْبِرْنَا
بِاَنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ فَتَعَالَ حَتّٰى نَمْحُوَ خَمْسًا بِخَمْسٍ وَّنُثْبِتَ لَهٗ
لَهٗ خَمْسًا مِّنَ الْحَسَنَاتِ قَالَ فَيَصِيْحُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ ذٰلِكَ
فَيَقُوْلُ مَتٰى اُدْرِكُ ابْنَ اٰدَمَ وَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ مُوَافِقَةٌ
لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
ثُمَّ اهْتَدٰى قَالَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مَكْتُوْبٌ
حَوْلَ الْعَرْشِ قَبْلَ اٰدَمَ بِاَرْبَعَةِ اٰلَافِ عَامٍ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى، وَمُوَافِقَةٌ لِقَوْلِهٖ
تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى
لِلذّٰكِرِيْنَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا تَابَ الْعَبْدُ
وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْسَى اللّٰهُ تَعَالٰى حَفَظَةَ مَا كَانَ قَدْ عَمِلَ
مِنْ مَسَاوِیْ عَمَلِهٖ وَاَنْسٰى جَوَارِحَهٗ مَا عَمِلَتْ مِنَ الْخَطَايَا وَ
اَنْسٰى مَقَامَهٗ مِنَ الْاَرْضِ وَاَنْسٰى مَقَامَهٗ مِنَ السَّمَآءِ فَيَجِيْءُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ شَهِيْدًا عَلَيْهِ وَرُوِيَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ التَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ
كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ وَفِي لَفْظٍ وَلَوْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

نہیں لکھتا اسپر کچھ اور اگر وہ بخشش نہ مانگی تو لکھتا ہی اسپر ایک ہی برائی اور ایک اور
لفظ میں ہی کہ تحقیق بندہ جب گناہ کرتا ہے تو نہیں لکھا جاتا اسپر یہانتک کہ گناہ کرتا
ہے اور گناہ پس جب جمع ہو جاتے ہیں اُسپر پانچ گناہ پس جب وہ کرتا ہے ایک ہی
نیکی تو لکھی جاتی ہیں اسکے لیئے پانچ نیکیں اور کیجاتی ہیں پانچ نیکیں پانچ گناہ
کے مقابلہ میں پس چلاتا ہے نزدیک اسکے ابلیس لعنت اللہ علیہ اور کہتا ہے
کیونکر ہو میرے لیئے یہ کہ میں طاقت رکھوں آدم کے بیٹے پس تحقیق میں اگرچہ کوشش
کرتا ہوں اسپر وہ باطل ہی کرتا ہے ایک نیکی سے میری ساری کوشش کو اور روایت
کی یونس نے حسن سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا نہیں ہی کوئی بندہ
مگر اسپر دو فرشتے ہیں اور سیدھی طرف والا امیر ہے بائیں طرف والی پر پس جب کرتا
ہے بندہ برائی تو کہتا ہے اس سی بائیں طرف والا میں اسی لکھہ لوں پس کہتا ہے اسکو
داہنی طرف والا اسے چھوڑ یہانتک کہ کرے پانچ برائیاں پس جب کرتا ہے پانچ
برائیاں تو کہتا ہے بائیں طرف والا میں انہیں لکھہ لوں پس کہتا ہے اسے داہنی
طرف والا اسے چھوڑ یہاں تک کہ کرے ایک نیکی پس جب کرتا ہے ایک نیکی تو کہتا ہے
اس سی داہنی طرف والا تحقیق ہم خبر دیئے گئے ہیں یہ کہ تحقیق ایک نیکی دس نیکیوں
میں ہی پس آ کہ دور کریں پانچ برائیاں پانچ نیکیوں سے اور ثابت رکھیں اسکے لیئے پانچ
نیکیاں آپنے فرمایا پس چلاتا ہی شیطان نزدیک اسکے پس کہتا ہے کہاں میں پہنچوں آدم کے
بیٹے کو اور یہ حدیثیں موافق ہیں اللہ عزوجل کے فرمودہ کی اور میں البتہ بخشنے والا ہوں
واسطے اس شخص کی توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیئے اچھے پھر راہ پائی کہا حضرت
علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے لکھا ہوا عرش کی گردی حضرت آدم سی پہلے چار ہزار
سال اور تحقیق البتہ میں بخشنے والا ہوں کہ جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیئے
اچھے پھر راہ پائی اور موافق ہیں اللہ تعالی کے فرمودہ کی تحقیق نیکیاں لیجاتی
ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہی واسطے نصیحت پکڑنیوالوں کی اور روایت کی گئی ابن
عباس سے کہ کہا جب توبہ کرتا ہے بندہ اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اسپر
تو بھلا دیتا ہے اللہ تعالی نگہبان فرشتوں کو جو کچھ اسنے کیا تھا اپنے کام کی برائیوں
سے اور بھلا دیتا ہے اسکے اعضاؤں کو جو گناہ اُنہوں نے کئے تھے اور بھلا
دیتا ہے اسکے اعضاؤں کو جو گناہ اُنہوں نے کیئے تھے اور بھلا دیتا ہے اسکی جگہ
کو زمین سے اور اسکی جگہ کو آسمان سے پس وہ آویگا قیامت کے دن حالانکہ نہ
ہوگی اسپر کوئی چیز گواہ اس گواہ پر اور روایت کیگئی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ تحقیق آپنے فرمایا توبہ کرنیوالا گناہ سی اس شخص کی مانند ہی جسکا گناہ نہیں ہی اور ایک لفظ

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
رض اَنَّهٗ قَالَ يَنْظُرُ الْاِنْسَانُ فِيْ كِتَابِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَرٰى
فِيْ اَوَّلِهِ الْمَعَاصِيْ وَفِيْ اٰخِرِهِ الْحَسَنَاتِ فَاِذَا رَجَعَ اِلٰى
اَوَّلِ الْكِتَابِ رَاٰى كُلَّ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ
تَعَالٰى فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَهٰذَا
هُوَ فِيْ حَقِّ التَّائِبِ الَّذِيْ خَتَمَ اللّٰهُ لَهٗ بِالتَّوْبَةِ وَاِلَّا
نَابَةِ وَقَالَ بَعْضُ السَّلَفِ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَابَ مِنَ الذُّنُوْبِ
صَارَتِ الذُّنُوْبُ الْمَاضِيَةُ كُلُّهَا حَسَنَاتٍ وَلِهٰذَا قَالَ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض وَلَيَتَمَنَّيَنَّ اُنَاسٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ
يَكْثُرَ سَيِّاٰتُهُمْ وَاِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ لِمَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ
تَبْدِيْلِ السَّيِّاٰتِ بِالْحَسَنَاتِ لِمَنْ يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَرُوِيَ الْحَسَنُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ لَوْ اَخْطَا اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَمْلَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلِهٰذَا جَآءَ فِي الْخَبَرِ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ
لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ ذُنُوْبًا لَقِيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

فَصْلٌ اٰخَرُ فِيْ ذٰلِكَ وَرُوِيَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
مَسْعُوْدٍ مَرَّ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ مَوْضِعٍ مِّنْ نَوَاحِي الْكُوْفَةِ
وَاِذَا الْفُسَّاقُ قَدِ اجْتَمَعُوْا فِيْ دَارِ رَجُلٍ مِّنْهُمْ وَهُمْ
يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَمَعَهُمْ مُغَنٍّ يُقَالُ لَهٗ زَاذَانُ كَانَ
يَضْرِبُ بِالْعُوْدِ وَيُغَنِّيْ بِصَوْتٍ حَسَنٍ فَلَمَّا سَمِعَ
ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ مَا اَحْسَنَ
هٰذَا الصَّوْتَ لَوْ كَانَ بِقِرَاءَةِ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَ
وَجَعَلَهٗ رِدَاءَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ وَمَضٰى فَسَمِعَ ذٰلِكَ الصَّوْتَ
زَاذَانُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ
مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَاَيُّ شَيْءٍ قَالَ قَالُوْا قَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا الصَّوْتَ
لَوْ كَانَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ كَانَ اَحْسَنَ فَوَقَعَتْ هَيْبَةٌ

اور کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے جو شخص کہے میں بخشش مانگتا ہوں اللہ بزرگ سے کہ
نہیں کوئی معبود سوا اسکے کہ جو ہمیشہ زندہ رہنے والا قائم رکھنے والا ہے اور رجوع
کرتا ہوں اسکی طرف تین بار تو بخشے جاوینگے اسکے سب گناہ اگرچہ ہوں وہ مثل
سمندر کی جھاگ کے اور روایت ہے کہ ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق اس نے کہا نظر کریگا
آدمی اپنے اعمال نامہ میں قیامت کے دن پس دیکھیگا اسکے اول میں گناہ اور اسکے
آخر میں نیکیں پس جب لوٹیگا اعمال نامہ اول کیطرف تو دیکھیگا اس سب کو نیکیاں
اور یہ ہے فرمودہ اللہ تعالیٰ کا پس وہ لوگ کہ بدل ڈالتا ہے اللہ ان کی برائیوں کو بھلائیوں
سے اور یہ اس توبہ کرانے والے کے حق میں ہے جسکے لئے اللہ نے مہر کی ہو توبہ اور رجوع
سے اور کہا بعض سلف نے تحقیق بندہ جب توبہ کرتا ہے گناہوں سے تو ہو جاتے ہیں گناہ گزرے
ہوئے سب کے سب نیکیاں اور اسیواسطے کہا ہے حضرت ابن مسعودؓ نے البتہ آرزو کرینگے
لوگ قیامت کے دن یہ کہ زیادہ ہوتیں برائیاں انکی اور سوا اسکے نہیں کہا ابن مسعود نے واسطے
بیان کرنے اللہ تعالیٰ کی برائیوں کے بدل دینے سے نیکیوں سے جسکے واسطے چاہے اپنے بندوں میں سے
اور روایت کی حسن بصری نے (مرسلاً) حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تحقیق آپ نے
فرمایا اگر گناہ کرے کوئی تم میں سے یہانتک کہ بھر دے آسمان اور زمین کے درمیان کو پھر توبہ
کرے تو توبہ قبول کریگا اللہ تعالیٰ اسکی اور اسیواسطے آیا ہے حدیث قدسی میں اے آدم
کے بیٹے اگر تو مجھے ملے زمین کی بھری کے برابر گناہ سے تو میں تجھکو ملونگا اسکے برابر بخشش
سے فصل دوسرا تو یہ میں اور روایت کیگئی کہ تحقیق حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ گزرے
ایک روز ایک جگہہ میں کوفہ کے گرد نواح میں سے اور ناگہاں کچھ فاسق تحقیق جمع ہوئے
تھے ایک مرد کے گھر میں ان میں سے اور وہ پی رہے تھے شراب اور ان کے ساتھ ایک گانیوالا
تھا جسکو کہا جاتا تھا زاذان بجا رہا تھا بربط اور گا رہا تھا خوش آواز سے پس جب سنا
یہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کیا اچھی ہے یہ آواز اگر ہوتی اللہ تعالیٰ کی کتاب
پڑھنے میں تو بہت خوب تھی اور کرلی اپنی چادر اپنے سر پر اور چلے گئے پس سن لیا
اُس آواز کو زاذان نے پس کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ
جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی تھا کہا اُسنے کیا کہا لوگوں نے کہا اسنے
کہا کیا اچھی ہے یہ آواز اگر ہوتی قرآن مجید کے پڑھنے میں
تو بہت خوب تھی پس آگئی ہیبت
اسکے دل میں

فِي قَلْبِهِ فَقَامَ فَضَرَبَ بِالْعُوْدِ عَلَى الْأَرْضِ فَكَسَرَهُ ثُمَّ أَسْرَعَ
حَتَّى أَدْرَكَهُ وَجَعَلَ الْمِنْدِيْلَ فِي عُنُقِ نَفْسِهِ وَجَعَلَ يَبْكِي
بَيْنَ يَدَيْ عَبْدِ اللهِ فَاعْتَنَقَهُ عَبْدُ اللهِ وَجَعَلَ يَبْكِي كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ كَيْفَ لَا أُحِبُّ مَنْ أَحَبَّهُ اللهُ
فَتَابَ مِنْ ضَرْبِهِ بِالْعُوْدِ وَجَعَلَ يُلَازِمُ عَبْدَ اللهِ حَتَّى تَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ وَأَخَذَ الْحَظَّ الْوَافِرَ مِنَ الْعِلْمِ حَتَّى صَارَ إِمَامًا
فِي الْعِلْمِ وَقَدْ جَاءَ فِي كَثِيْرٍ مِنَ الْأَخْبَارِ رَوَى زَاذَانُ عَنْ عَبْدِ
اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَرَوَى زَاذَانُ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ
وَفِي الْإِسْرَائِيْلِيَّاتِ مَرْوِيٌّ أَنَّهُ كَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيَّةٌ مُغَنِّيَةٌ
مُفْتِنَةٌ لِلنَّاسِ بِجَمَالِهَا وَكَانَ بَابُ دَارِهَا أَبَدًا مَفْتُوْحًا وَهِيَ
قَاعِدَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ بِحِذَاءِ الْبَابِ فَكُلُّ مَنْ مَرَّ بِهَا وَنَظَرَ
إِلَيْهَا افْتَتَنَ بِهَا وَاحْتَاجَ إِلَى إِحْضَارِ عَشَرَةِ دَنَانِيْرَ أَوْ أَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ حَتَّى تَأْذَنَ بِالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا فَمَرَّ عَلَى بَابِهَا ذَاتَ يَوْمٍ
عَابِدٌ مِنْ عُبَّادِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَوَقَعَ بَصَرُهُ عَلَيْهَا فِي الدَّارِ وَهِيَ
قَاعِدَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ فَافْتَتَنَ بِهَا وَجَعَلَ يُجَادِلُ نَفْسَهُ حَتَّى أَنَّهُ
يَدْعُو اللهَ تَعَالَى لِيُزِيْلَ ذٰلِكَ عَنْ قَلْبِهِ فَلَمْ يَزُلْ ذٰلِكَ
عَنْ نَفْسِهِ وَلَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ حَتَّى بَاعَ قُمَاشًا كَانَ لَهُ فَجَمَعَ
مِنَ الدَّنَانِيْرِ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَجَاءَ إِلَى بَابِهَا فَأَمَرَتْهُ أَنْ يُسَلِّمَ
الذَّهَبَ إِلَى وَكِيْلٍ لَهَا وَوَاعَدَتْهُ لِمَجِيْئِهِ فَجَاءَ إِلَيْهَا لِذٰلِكَ
الْوَعْدِ وَقَدْ تَزَيَّنَتْ وَجَلَسَتْ فِي بَيْتِهَا عَلَى سَرِيْرِهَا فَدَخَلَ
عَلَيْهَا الْعَابِدُ وَجَلَسَ مَعَهَا عَلَى السَّرِيْرِ فَلَمَّا مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا
وَانْبَسَطَ مَعَهَا تَدَارَكَهُ اللهُ بِرَحْمَتِهِ بِبَرَكَةِ عِبَادَتِهِ الْمُتَقَدِّمَةِ
فَوَقَعَ فِي قَلْبِهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى يَرَانِي فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ مِنْ
فَوْقِ عَرْشِهِ وَأَنَا فِي الْحَرَامِ وَقَدْ حَبِطَ عَمَلِي كُلُّهُ فَوَقَعَتِ
الْهَيْبَةُ فِي قَلْبِهِ فَارْتَعَدَ فِي نَفْسِهِ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ فَنَظَرَتْ
إِلَيْهِ الْمَرْأَةُ فَرَأَتْهُ مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ فَقَالَتْ لَهُ أَيْشٍ أَصَابَكَ
يَا رَجُلُ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ رَبِّي فَأْذَنِي بِالْخُرُوْجِ
فَقَالَتْ لَهُ وَيْحَكَ إِنَّ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ يَتَمَنَّوْنَ الَّذِي
وَجَدْتَهُ فَأَيْشٍ هٰذَا الَّذِي أَنْتَ فِيْهِ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ

پس اٹھ کھڑا ہوا پس دے مارا بربط کو زمین پر پس اسکو توڑ ڈالا پھر بھاگا یہانتک
کہ ملگیا حضرت عبد اللہ کو اور کر لی پگڑی اپنی گردن میں اور رونے لگا آگے
حضرت عبد اللہ کے پس گلے لگا لیا اسکو حضرت عبد اللہ نے اور رونے لگے ہر ایک
ان دونیں سے پھر کہا حضرت عبد اللہ نے کیونکر میں دوست نہ رکھوں اسکو جسکو
دوست رکھا اللہ تعالی نے پھر اسنے توبہ کی بربط بجانے سے اور لازم پکڑ لیا حضرت
عبد اللہ کو یہانتک کہ سیکھہ لیا قرآن مجید اور لیا بہت سا حصہ علم سے یہانتک کہ
ہوگیا امام علم میں اور تحقیق آیا ہے بہت سی حدیثوں میں روایت کی ہے زاذان نے
عبد اللہ بن مسعود سے اور روایت کی زاذان نے سلمان فارسی سے اور بنی اسرائیل
کی روائتوں میں روایت کی گئی ہے کہ تحقیق ایک عورت تھی بدکار گانیوالی فریب
دینے والی لوگوں کو اپنے حسن سے اور تھا دروازہ اسکے گھر کا ہمیشہ کھلا رہتا اور وہ
بیٹھتی تھی تخت پر سامنے دروازے کے پس جو کوئی گزرتا اس پاس سے اور دیکھتا
اسکی طرف فریفتہ ہوجاتا اسپر اور محتاج ہوجاتا دس دینار کے حاضر کرنے کیطرف
یا زیادہ اس سے تاکہ وہ اذن دیوے اپنے اوپر داخل ہونے کا پس اسکو دروازے پر گذرا
ایک عابد بنی اسرائیل کے عابدوں میں سے پس پڑ گئی اُس کی نظر اسپر گھر میں اور وہ
بیٹھی تھی تخت پر پس وہ فریفتہ ہوگیا اسپر اور لگا جھگڑنے اپنے نفس سے یہانتک
کہ دعا کرتا تھا اللہ تعالی سے تو کہ وہ دور کر دے اسکے دل سے پس نہ دور ہوا وہ اسکے
دل سے اور نہ مالک ہوا وہ اپنے نفس کا یہانتک کہ بیچ ڈالا اسباب جو اسکا تھا پس جمع
کئیے دینار جتنوں کی اسے حاجت تھی پس آیا اسکے دروازے کو پس اس عورت
نے اسکو حکم دیا کہ سپرد کر دے سونا اسکے وکیل کو اور اس سے وعدہ کیا آنے کا پس وہ آیا
اسکی طرف اُس وعدے پر حالانکہ اسنے زینت کر رکھی تھی اور بیٹھی تھی اپنے گھر میں اپنے تخت پر
پس داخل ہوا اس پاس عابد اور بیٹھ گیا اسکے ساتھ تخت پر پس جب اُسنے کیا لمبا اپنا ہاتھ
اسکی طرف اور خوشی کرنے لگا اسکے ساتھ تو پا لیا اسکو اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے
اسکی اگلی عبادتوں کی برکت سے پس پڑا اسکے دل میں یہ کہ تحقیق اللہ تعالی مجھکو
دیکھتا ہے اس حالت میں اپنے عرش پر سے اور میں حرام میں ہوں اور تحقیق ضائع ہوگئے
میرے عمل سب کے سب پس پڑ گئی ہیبت اسکے دل میں پس کانپ گیا اپنے جی میں اور
بدل گیا اسکا رنگ پس نظر کی اسکی طرف عورت نے پس اُسے دیکھا بدلا ہوا رنگ پس کہا اسے کیا
چیز تجھے پہنچی ہے اے مرد پس اسنے کہا تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ اپنے پروردگار سے پس تو مجھکو اجازت دے
پس اُسنے کہا اسے تیری خرابی تحقیق بہت لوگوں میں سے آرزو کرتے ہیں اس چیز کی جسکو تو نے پایا
ہے پس کیا ہے وہ جسمیں تو ہے پس کہا تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ

اللّٰه جلّ ثناؤه وانّ المال الذي رفعته الى وكيلك هو لك حلال فأذني بالخروج فقالت له كأنك لم تعمل هذا العمل قطّ قال لا فقالت له من اين انت وما اسمك فأخبرها انه من قرية كذا واسمه كذا فأذنت له بالخروج من عندها فخرج وهو يدعو بالويل والثبور ويبكي على نفسه فوقعت الهيبة في قلب المرأة ببركة ذلك العابد فقالت في نفسها انّ هذا الرجل اوّل ذنب اذنب فدخل عليه من الخوف ما دخل واني قد اذنبت منذ كذا وكذا سنة وانّ ربّه الذي خاف منه هو ربّي فينبغي ان يكون خوفي اشدّ من خوفه فتابت الى اللّٰه تعالى واغلقت الباب عن الناس ولبست ثيابا خلقانا واقبلت على العبادة فكانت في عبادة ما شاء اللّٰه تعالى فقالت في نفسها اني لو انتهيت الى ذلك الرجل لعله يتزوجني فاكون عنده واتعلم منه امر ديني ويكون عونا لي على عبادة ربي فتجهزت وحملت معها من الاموال والخدم ما شاء اللّٰه وانتهت الى تلك القرية وسألت عنه فاخبر والعابد انه قدمت امرأة تسأل عنك فخرج العابد اليها فلما رأته المرأة كشفت عن وجهها لكي يعرفها فلما رآها العابد عرف وجهها وتذكر الامر الذي كان بينه وبينها صاح صيحة فخرجت روحه فبقيت امرأة حزينة و قالت في نفسها اني خرجت لاجله وقد مات فهل له احد من اقربائه يحتاج الى امرأة فقالوا لها له اخ صالح لكنه معسر لا مال له فقالت لا بأس به فانّ لي ما يكفينا فجاء اخوه فتزوج بها فولدت له سبعا من البنين كلهم صاروا انبياء في بني اسرائيل فانظر الى بركة الصدق والطاعة وحسن النية كيف هدى اللّٰه زاذان بعبد اللّٰه ابن مسعود لما كان صادقا حسن السريرة فلا يصلح بك الفاسد حتى تكون

اللہ سے جسکی بزرگ ہے تعریف اور تحقیق وہ مال جو مینے اُٹھایا ہے تیرے وکیل کیطرف وہ تیرے لیئے حلال ہے پس تو مجھکو نکلنے کی اجازت دی پس اسنے کہا اس سے گویا کہ تونے نہیں کیا یہ کام کبھی اُسنے کہا نہیں پس اُسنے کہا اُسے تو کہاں سے ہے اور تیرا کیا نام ہے پس اُسنے اسکو خبر دی کہ فلانے گاؤں سے ہے اور اسکا نام فلانا ہے پس اُسنے اسکو اجازت دی نکلنے کی اپنے پاس سے پس وہ نکل گیا حالانکہ وہ اویلا کرتا تھا خرابی اور ہلاکت کی اور روتا تھا اپنے نفس پر پس پڑ گیا خوف اس عورت کے دلمیں اُس عابد کی برکت سے پس اُسنے کہا اپنے جی میں تحقیق مرد نے پہلا گناہ ہی کیا ہے پس داخل ہوا اسپر خوف سے جو داخل ہوا اور تحقیق میں نے گناہ کیے میں اتنے اتنے سال سے اور تحقیق اسکا پروردگار ہے جس سے وہ ڈرا ہے وہی میرا پروردگار ہے پس لائق ہے کہ ہو میرا خوف بہت زیادہ اسکے خوف سے پس اسنے توبہ کی اللہ تعالی کیطرف اور بند کر لیا دروازہ لوگوں سے اور پہنے کپڑے پرانے اور متوجہ ہو گئی عبادت پر پس تھی اپنی عبادت میں جبتک چاہا اللہ تعالی نے پھر کہا اپنے جی میں تحقیق میں اگر پہونچوں اس مرد تک شاید وہ مجھسے نکاح کرلے پس میں رہوں اسکے پاس اور سیکھوں اس سے اپنے دین کا کام اور وہ ہوگا میرے لیئے مددگار عبادت پر میرے پروردگار کی پس اُسنے تیاری کی اور اوٹھا لیا اپنے ساتھ مال اور خادموں میں سے جتنا چاہا اللہ تعالی نے اور پہونچی اس گاؤں تک اور پوچھا اس عابد سے پس لوگوں نے خبر دی اُس عابد کو یہ کہ تحقیق آئی ہے ایک عورت پوچھتی ہے تجھ سے پس نکلا عابد اسکی طرف پس جب دیکھا اسکو عورت نے تو کھولا اپنے موں ہہ سے تاکہ وہ اسے پہچان لے پس جب دیکھا اسکو عابد نے اور پہچانا اسکے موں ہہ کو اور یاد کیا وہ جو تھا اسکے اور اس عورت کے درمیان تو ایک چیخ ماری پس نکل گئی اسکی جان پس رہ گئی عورت غمگین اور کہا اپنے جی میں کہ تحقیق میں تو نکلی تھی اسکے لیئے اور تحقیق مرگیا پس بھلا کوئی اسکے نزدیکیوں میں سے ہے کہ حاجت رکھتا ہو عورت کی پس لوگوں نے کہا اس سے اسکا ایک بھائی نیک ہے لیکن وہ تنگدست ہے اسکے پاس مال نہیں ہے پس کہا عورت نے اسکا کچھ خوف نہیں کیونکہ تحقیق میرے پاس اتنا مال ہے کہ ہمکو کفایت کرے پس آیا اسکا بھائی اُس نے اس سے نکاح کر لیا پس جنے اس نے اسکو لیے سات لڑکے سب کے سب ہو گئے پیغمبر بنی اسرائیل میں پس تو دیکھ صدق اور عبادت اور نیک نیت کی طرف کیسے ہدایت دی اللہ تعالی نے زاذان کو ساتھ عبد اللہ بن مسعود کے جبکہ وہ تھے سچے اچھے دل والے پس نہ سنوریگا تجھ سے بدکار جبتک کہ تو ہوگا

نت صالحاً في ذات نفسك خائفاً لربك خلوت له إذ خفا
لملت غير مراءٍ للخلق في حركاتك وسكناتك موحداً
لله عز وجل في ذلك كله فحينئذ يزاد في توفيقك و
تسديدك وتحفظ عن الهوى والإغواء من شياطين
الجن والإنس والمنكرات كلها والفساق والبدع والضلال
أجمع فزال بك المنكر من غير تكلف ومن غير أن تصير المعروف
منكراً كما هو في زماننا ينكر أحدهم منكراً واحداً فيتفرع
منه منكرات جمة وفساد عظيم من السب والقذف
والضرب والكسر وتخريق الثياب وإفساد الأموال وكل
ذلك لقلة صدقهم ونقصان إيمانهم ويقينهم وغلبة أهو
ائهم عليهم فالمنكر فيهم بعد وفرض إزالته متوجه
عليهم وبأنفسهم شغل طويل وهم ينكرون على الغير
فيتركون الفرض العين ويتعلقون بالفرض على الكفاية
ويتركون ما يعنيهم ويشتغلون بما لا يعنيهم
قال النبي صلى الله عليه وسلم من حسن إسلام المرء
تركه ما لا يعنيه من أراد أن يزول به المنكر بسرعة
فعليه بالإنكار على نفسه والوعظ لها ومنعها وقطعها
عن المعاصي ما ظهر منها وما بطن فإذا انتهى من ذلك
كله فحينئذ اشتغل بغيره فزال به المنكر بأحسن ما يكون
من الوجوه كما زال في حق عبد الله بن مسعود رض
وانظر إلى بركة العبادة والصدق أيضاً في حق العابد
كيف نجاه الله من البغية وارتكاب الكبيرة كذلك
لنصرف عنه السوء والفحشاء إنه من عبادنا المخلصين
فالله تعالى حال بينه وبين تلك الفاحشة لما تقدم
له من الصدق في الخلوات وحسن الطاعات فيما مضى
من الأيام والساعات ثم انظر كيف نجى الله تعالى تلك
البغية ببركة العابد ثم كيف نالت ببركته أخاه فأزال
الله فقره وجهده وزوجه بأحسن النساء وأغناه
ثم رزقه من حيث لا يحتسب وجعله أبا الأنبياء السبعة

نیک اپنے نفس میں ڈرنیوالا اپنے رب سے جب تو اکیلا ہو خلاص کرنیوالا ہو اسکے لیئے جب
ملے لوگوں سے نہ ریا کرنیوالا لوگوں کے لیئے اپنی حرکات اور سکنات میں ایک جاننے والا
اللہ عزوجل کو سب حال میں پس اسوقت بڑھایا جاویگا تیری توفیق اور تیرے سیدھے ہونے
میں اور تو نگہبانی کیا جاویگا نفس کی خواہش اور بہکانے سے جنوں اور آدمیوں
کے شیطانوں سے اور سب برائیوں سے اور فاسقوں اور بدعتوں اور گمراہیوں سب کے
سب سے اور دور ہو جاویگی تیرے سبب سے برائی بغیر تکلیف کے اور بغیر اسکے کہ ہو جاوے
نیکی برائی جیسے کہ ہمارے زمانہ میں ہر انکار کرتا ہے کوئی ان میں سے برائی ایک پر
پس پہونچتی ہیں اس سے برائیں بہت اور فساد بڑا جیسے گالی دینا اور زنا کی تہمت
کرنی اور مارنا اور توڑنا اور پھاڑنا کپڑوں کا اور بگاڑنا مالوں کا اور یہ سب سبب
انکے صدق کی کمی اور انکے ایمان اور انکے یقین کے نقصان اور خواہشوں کے انپر
غلبہ کرنے سے ہے پس برائی انمیں ہے ابھی اور فرض ہونا اسکے دور کرنیکا متوجہ
ہے انپر اور انکے نفسوں میں شغل ہے لمبا حالانکہ وہ انکار کرتے ہیں غیر پر پس
ترک کرتے ہیں عین فرض کو اور لپکتے ہیں فرض کفایہ پر اور وہ ترک کرتے
ہیں اسکو جو انکو فائدہ کرے اور مشغول ہوتے ہیں اسمیں جو انکو فائدہ نہ دے فرمایا
حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی اچھے اسلام میں سے ہے اسکا ترک کرنا اسکو
جو اسکو فائدہ نہ دے جو شخص چاہے کہ دور ہو اسکے سبب سے برائی جلدی سے پس اسپر
واجب ہے انکار کرنا اپنے نفس پر اور اسکو نصیحت کرنی اور اسکو روکنا اور اسکو
چھوڑانا گناہوں سے جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہیں پس جب آپ پاک ہوجاوے
ان سب سے پس اسوقت مشغول ہو اپنے غیر میں پس دور ہوگی اسکے سبب سے برائی
بہت اچھی وجہ سے کہ ہوتی ہے وجہوں سے دور ہوئی حضرت عبداللہ بن مسعود کی
حق میں اور نیز دیکھ اور عبادت اور صدق کی برکت کی طرف حق میں اس عابد کے
کیسے اسکو بچایا اللہ نے اس زانیہ سے اور کرنے سے اس کبیرہ گناہ کے اسیطرح کیا ہمنے
تو کہ دور کریں ہم اس سے برائی اور بیحیائی تحقیق وہ ہمارے خالص کیے گئے بندوں
میں سے تھا پس اللہ تعالی آڑ ہوگیا اسکے اور اس بیحیائی کے درمیان بہ سبب اسکے
کے کہ آگے گذرا تھا اسکے لیئے صدق سے تنہائیوں میں اور اچھی عبادتوں سے گذرے
دنوں میں اور گھڑیوں میں پھر نظر کر کیسے نجات دی اللہ تعالی نے اس زانیہ
کو اس عابد کی برکت سے پھر کیسے وہ پہونچی ہے اسکی برکت سے اسکے بھائی کو پس
دور کیا اللہ نے اسکی محتاجی اور اسکی تکلیف کو اور نکاح کر دیا اسکا عورت قبول صورت
بہت اچھی عورت سے اور اسکو غنی کردیا اور اسکو روزی دی جہاں سے وہ گمان نہ رکھتا تھا

وَجَعَلَهَا أُمَّهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الطَّاعَةِ وَالشَّرُّ كُلُّهُ فِي الْمَعْصِيَةِ فَلَا كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ وَلَا كُنَّا إِذْ كُنَّا مِنْ أَهْلِهَا

فَصْلٌ وَإِنَّمَا تُعْرَفُ تَوْبَةُ التَّائِبِ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ أَحَدُهَا أَنْ يَمْلِكَ لِسَانَهُ مِنَ الْفُضُولِ وَالْغِيبَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْكَذِبِ وَالثَّانِي أَنْ لَا يَرَى لِأَحَدٍ فِي قَلْبِهِ حَسَدًا وَلَا عَدَاوَةً وَالثَّالِثُ أَنْ يُفَارِقَ إِخْوَانَ السُّوءِ فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَحْمِلُونَهُ عَلَى رَدِّ هٰذَا الْقَصْدِ وَيُشَوِّشُونَ عَلَيْهِ صِحَّةَ هٰذَا الْعَزْمِ وَلَا يَتِمُّ لَهُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْمُشَاهَدَةِ الَّتِي تَزِيدُ بِهَا رَغْبَتُهُ فِي التَّوْبَةِ وَتَتَوَفَّرُ دَوَاعِيهِ عَلَى إِتْمَامِ مَا عَزَمَ عَلَيْهِ مِمَّا يُقَوِّي خَوْفَهُ وَرَجَاءَهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَنْحَلُّ مِنْ قَلْبِهِ عُقْدَةُ الْإِصْرَارِ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ مِنْ قَبِيحِ الْأَفْعَالِ فَيَقِفُ عَنْ تَعَاطِي الْمَحْظُورَاتِ وَيَكْبَحُ لِجَامَ نَفْسِهِ عَنْ مُتَابَعَةِ الشَّهَوَاتِ فَيُفَارِقُ الذَّنْبَ فِي الْحَالِ وَيُبْرِمُ الْعَزِيمَةَ عَلَى أَنْ لَا يَعُودَ إِلَى مِثْلِهَا فِي الْاِسْتِقْبَالِ وَالرَّابِعُ أَنْ يَكُونَ مُسْتَعِدًّا لِلْمَوْتِ نَادِمًا مُسْتَغْفِرًا لِمَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ مُجْتَهِدًا فِي طَاعَةِ رَبِّهِ وَقِيلَ عَلَامَةُ أَنَّهُ مَقْبُولُ التَّوْبَةِ أَرْبَعَةُ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا أَنْ يَنْقَطِعَ عَنْ أَصْحَابِ الْفُسُوقِ وَلَا يَرَاهُمْ هَيْبَةً مِنْ نَفْسِهِ وَيُخَالِطَ الصَّالِحِينَ وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ مُنْقَطِعًا عَنْ كُلِّ ذَنْبٍ مُقْبِلًا عَلَى جَمِيعِ الطَّاعَاتِ وَالثَّالِثُ أَنْ يَذْهَبَ فَرَحُ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِهِ وَيَرَى حُزْنَ الْآخِرَةِ دَائِمًا فِي قَلْبِهِ وَالرَّابِعُ أَنْ يَرَى نَفْسَهُ فَارِغًا عَمَّا ضَمِنَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِي مِنَ الرِّزْقِ مُشْتَغِلًا بِمَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الطَّاعَةِ فَإِذَا وُجِدَتْ فِيهِ هٰذِهِ الْعَلَامَاتُ كَانَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي حَقِّهِمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ وَوَجَبَ لَهُ عَلَى النَّاسِ أَرْبَعَةُ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا أَنْ يُحِبُّوهُ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَحَبَّهُ وَالثَّانِي أَنْ يَحْفَظُوهُ بِالدُّعَاءِ عَلَى أَنْ يُثَبِّتَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى التَّوْبَةِ وَالثَّالِثُ أَنْ لَا يُعَيِّرُوهُ بِمَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

اور کردیا اس عورت کو ان کی ماں انپر سلام ہو پس بہلائی ساری عبادت میں اور برائی ساری گناہ میں ہے پس ہووے گناہ اور نہو ویں ہم جب ہم ہوں اہل معصیت میں سے فصل اور سوا اسکے نہیں کہ پہچانی جاتی ہے توبہ کرنیوالے کی توبہ چار چیزوں میں ایک انکی یہ ہے کہ وہ مالک ہو اپنی زبان کا بیہودہ گوئی اور غیبت اور چغلی اور جھوٹ بولنے سے اور دوسری یہ کہ نہ دیکھے کسی کیلئے اپنے دل میں حسد اور عداوت تیسری یہ کہ جدا ہو جاوے برائی والوں سے کیونکہ تحقیق وہی ہیں کہ اسکو اٹھاتے ہیں اس قصد کے رد کرنے پر اور پریشان کر دیتے ہیں اسپر اس قصد کی صحیح ہونے کو اور پورا نہو گا اسکے لئے یہ کام مگر ہمیشگی کرنے پر مشاہدہ پر جس سے اسکی رغبت بڑہے توبہ میں اور زیادہ ہوں اسکے بلانیوالے اسباب اس چیز کے پورے کرنے پر جسپر اسنے قصد کیا ہے جس سے قوی کرے اسکے خوف اور اسکی امید کو پس نزدیک اسکے کہلجاتی ہیں اسکے دل سے اس چیز پر اصرار کرنے کی گرہیں جسپر وہ تہا بری کاموں میں سے پس ٹہیر جاتا ہے لینے سے ممنوع چیزوں کے اور کھینچ لیتا ہے اپنے نفس کی لگام خواہشوں کی پیروی کرنے سے پس جدا ہو جاتا ہے گناہ سے اس حال میں اور پکا کرلیتا ہے قصد اس جیسے گناہ کی طرف نہ پھرنے پر آئندہ میں اور چوتھی یہ کہ وہ تیار ہو اپنی موت کے لئے پشیمان ہو بخشش مانگنے والا ہو اپنے ان گناہوں کے لئے جو گزرے ہیں کوشش کرنیوالا ہو اپنے پروردگار کی عبادت میں اور بعض نے کہا نشانی اسکی کہ وہ توبہ قبول کیا گیا ہے چار چیزیں ہیں پہلی انکی یہ ہے کہ ٹوٹ جاوے فسق والوں سے اور نہ دیکھے ان سے خوف اپنے نفس کا اور ملاپ رکھے نیکوں سے اور دوسری یہ کہ ٹوٹ جانے والا ہو ہر ایک گناہ سے متوجہ ہونے والا سب عبادتوں پر اور تیسری یہ کہ جاوے دنیا کی خوشی اسکے دل سے اور دیکھے آخرت کا غم ہمیشہ اپنے دل میں اور چوتھی یہ کہ دیکھے اپنے نفس کو فارغ اس چیز سے جسکا ضامن ہوا ہے اللہ تعالے اسکے لئے یعنے روزی سے مشغول ہونیوالا ہو اس چیز میں جسکا حکم کیا ہے اللہ تعالے نے عبادت سے پس جب پائی جاوینگی اسمیں نشانیاں تو وہ ہوگا ان لوگوں میں سے جنکے حق میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو اور واجب ہو جاوینگی اسکے لئے لوگوں پر چار چیزیں پہلی ان کی یہ کہ وہ اسکو دوست رکھیں کیونکہ تحقیق اللہ تعالی اسکو دوست رکھتا ہے اور دوسری یہ کہ اسکو نگاہ رکھیں دعا سے اسپر کہ ثابت رکھے اللہ تعالی اسکو توبہ پر اور تیسری یہ کہ اسکو عیب نہ دیں اس چیز پر کہ گذر گئی اسکی گناہوں سے اس روایت کی وجہ سے کہ کیگئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ

قَالَ مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِفَاحِشَةٍ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهَا وَكَانَ حَقًّا
عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُوْقِعَهُ وَمَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِجَرِيْرَةٍ لَمْ
يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَرْتَكِبَهَا وَيَفْتَضِحَ بِهَا وَلِاَنَّ الْمُؤْمِنَ
لَا يَقْصِدُ الْوُقُوْعَ فِي الذَّنْبِ وَلَا يَتَعَمَّدُهُ وَلَا يَعْتَقِدُهُ
دِيْنًا يَتَدَيَّنُ بِهٖ وَاِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ بِتَزْيِيْنِ الشَّيْطَانِ
وَفَرْطِ ضَرَاوَةِ الشَّهْوَةِ وَشِدَّةِ التَّشَبُّقِ وَتَرَاكُمِ الْغَفْلَةِ
وَالْغِرَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْيَانَ فَقَدْ اَخْبَرَ اَنَّهُ بَغَّضَ اِلَى الْمُؤْمِنِيْنَ الْمَعْصِيَةَ
فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُعَيَّرَ بِهَا اِذَا تَابَ وَاَنَابَ بَلْ يُدْعٰى لَهُ بِالثَّبَاتِ
عَلَى التَّوْبَةِ وَالتَّوْفِيْقِ وَالْحِفْظِ وَالرَّابِعُ اَنْ يُجَالِسُوْهُ وَ
يُذَاكِرُوْهُ وَيُعِيْنُوْهُ وَيُكْرِمُوْهُ وَيُكْرِمُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَيْضًا
بِاَرْبَعِ كَرَامَاتٍ اَحَدُهَا اَنْ يُخْرِجَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ كَاَنَّهُ
لَمْ يُذْنِبْ قَطُّ وَالثَّانِيَةُ يُحِبُّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالثَّالِثَةُ اَنْ لَا
يُسَلِّطَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَيَحْفَظَهُ مِنْهُ وَالرَّابِعَةُ اَنْ يُؤْمِنَهُ
مِنَ الْخَوْفِ قَبْلَ اَنْ يُخْرِجَهُ مِنَ الدُّنْيَا لِاَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا
بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

فَصْلٌ

فِيْ ذِكْرِ اَقَاوِيْلِ شُيُوْخِ الطَّرِيْقَةِ فِي التَّوْبَةِ قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ
التَّوْبَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ اَوَّلُهَا التَّوْبَةُ وَاَوْسَطُهَا الْاِنَابَةُ
وَاٰخِرُهَا الْاَوْبَةُ فَالتَّوْبَةُ بِدَايَةٌ وَالْاِنَابَةُ وَاسِطَةٌ وَالْاَوْبَةُ
نِهَايَةٌ فَكَانَ مَنْ تَابَ لِخَوْفِ الْعُقُوْبَةِ كَانَ صَاحِبَ تَوْبَةٍ
وَمَنْ تَابَ طَمَعًا فِي الثَّوَابِ اَوْ رَهْبَةً مِّنَ الْعِقَابِ كَانَ
صَاحِبَ اِنَابَةٍ وَمَنْ تَابَ مُرَاعَاةً لِّلْاَمْرِ لَا لِرَغْبَةٍ فِي
الثَّوَابِ اَوْ رَهْبَةٍ مِّنَ الْعِقَابِ كَانَ صَاحِبَ اَوْبَةٍ وَقِيْلَ التَّوْبَةُ
صِفَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ
الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَالْاِنَابَةُ صِفَةُ الْاَوْلِيَاءِ الْمُقَرَّبِيْنَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ وَالْاَوْبَةُ صِفَةُ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ
قَالَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ مَعَانٍ الْاَوَّلُ

یہ کہ تحقیق آپ نے فرمایا جو شخص عار دے مومن کو بیحیائی سے پس وہی اسکے لئے کفارہ ہے
اور ہے حق تعالیٰ پر یہ کہ اس عار دینے والے کو ڈالے اس بیحیائی میں اور جو کوئی عار دیوے
کسی مومن کو کسی گناہ کی تو وہ نہ نکلے گا دنیا سے یہانتک کہ وہ اسکا مرتکب ہو
اور اس سے خوار ہو لے کیونکہ تحقیق مومن نہیں قصد کرتا پڑنے کا گناہ میں اور
نہ اسکو جان بوجھکر کرتا ہے اور نہ اسکو اعتقاد کرتا ہے دین کہ دین بنالے اسکو اور
سوا اسکے نہیں کہ ہوتا ہے یہ گناہ بسبب زینت دینے شیطان کے اور زیادہ
تیزی شہوت اور شوق کی سختی سے اور چڑھ آنے سے غفلت اور دہوکے
کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکروہ کیا ہے تمہاری طرف کفر کو اور فسق کو اور
نافرمانی کو پس تحقیق خبر دی اللہ نے یہ کہ تحقیق دشمن کیا ہے مومنوں کی طرف گناہ کو
پس نہیں جائز یہ کہ اسکی عار دیجاوے جب توبہ کرے اور رجوع کرے بلکہ اسکے لیئے دعا
کیجاوے ثابت رہنے کی توبہ اور توفیق اور نگہبانی پر اور چوتھی یہ کہ اسکو اپنے
بٹھلاویں اور اس سے باتیں کریں اور اسکی مدد کریں اور اسکی عزت کریں اور نیز
اللہ تعالیٰ اسکو بزرگی دیتا ہے چار بزرگیوں سے پہلی ان کی یہ ہے کہ اسکو نکالتا ہے
گناہوں سے گویا کہ اسنے گناہ نہیں کیا کبھی اور دوسری اسکو دوست رکھتا ہے
اللہ تعالیٰ اور تیسری یہ کہ نہیں مسلط کرتا اس پر شیطان کو اور اسکو نگاہ رکھتا ہے
اس سے اور چوتھی یہ کہ امن دیتا ہے اسکو خوف سے پہلے اس سے کہ نکالے اسکو دنیا سے کیونکہ
اللہ عزوجل نے فرمایا اترتے ہیں ان پر فرشتے یعنے (وقت موت) کہ یہ کہ مت ڈرو اور مت
غم کہاؤ اور خوشخبری لو اس بہشت کی جسکا تم وعدہ دئے جاتے فصل بیان میں طریقہ کے
شیخوں کی باتوں کے توبہ میں کہا ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ تین قسم پر ہے شروع اسکا
اور درمیان اسکا متوجہ ہونا اور آخر اسکا رجوع کرنا اللہ کیطرف ہے پس توبہ شروع
ہے اور متوجہ ہونا درمیان اور رجوع کرنا نہایت ہے پس جو شخص توبہ کرتا ہے عذاب کے
خوف سے تو وہ ہوگا صاحب توبہ کا اور جو شخص توبہ کرتا ہے ثواب کی طمع میں یا خوف سے
عذاب کے تو وہ ہوگا صاحب انابت کا اور جو شخص توبہ کرے واسطے نگاہ رکھنے
اللہ تعالیٰ کے حکم کے نہ واسطے رغبت کے ثواب میں یا ڈر کے عذاب سے تو وہ ہوگا
صاحب اوبہ کا اور بعض نے کہا توبہ کرنی مومنوں کی صفت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے توبہ کرو اللہ کیطرف سب کے سب اے مومنو تاکہ نجات پاؤ اور رجوع کرنا اولیاء
مقربین کی صفت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور لایا دل متوجہ ہونیوالا اور رجوع کرنا صفت
ہے پیغمبروں اور رسولوں کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اچھا بندہ تھا ایوب تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا
اللہ کیطرف اور کہا جنید رحمۃ اللہ نے توبہ تین معنوں پر ہے اول پشیمان ہوا اور دوسرے قصد کرے

يَنْدَمُ وَالثَّانِي يَعْزِمُ عَلَى تَرْكِ الْمُعَاوَدَةِ لِمَا نَهَى اللّٰهُ
عَنْهُ وَالثَّالِثُ يَسْعَى فِي أَدَاءِ الْمَظَالِمِ وَقَالَ سَهْلُ
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّوْبَةُ تَرْكُ التَّسْوِيفِ وَقَالَ الْجُنَيْدُ
سَمِعْتُ الْحَارِثَ يَقُولُ مَا قُلْتُ قَطُّ اللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ التَّوْبَةَ وَلٰكِنِّي أَقُولُ أَسْأَلُكَ شَهْوَةَ التَّوْبَةِ
وَقَالَ الْجُنَيْدُ دَخَلْتُ عَلَى السَّرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
يَوْمًا فَرَأَيْتُهُ مُتَغَيِّرًا فَقُلْتُ لَهُ مَا لَكَ
فَقَالَ دَخَلَ عَلَيَّ شَابٌّ فَسَأَلَنِي عَنِ التَّوْبَةِ فَقُلْتُ
لَهُ أَنْ لَا تَنْسَى ذَنْبَكَ فَعَارَضَنِي وَقَالَ بَلِ التَّوْبَةُ أَنْ
تَنْسَى ذَنْبَكَ فَقُلْتُ إِنَّ الْأَمْرَ عِنْدِي عَلَى مَا قَالَهُ
الشَّابُّ فَقَالَ لِمَ قُلْتَ لِأَنِّي إِذَا كُنْتُ فِي حَالِ الْجَفَاءِ
فَنَقَلَنِي إِلَى حَالِ الْوَفَاءِ فَذِكْرُ الْجَفَاءِ فِي حَالِ
الصَّفَاءِ جَفَاءٌ فَسَكَتَ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
التَّوْبَةُ أَنْ لَا تَنْسَى ذَنْبَكَ وَقَالَ الْجُنَيْدُ رض حِينَ
سُئِلَ عَنِ التَّوْبَةِ فَقَالَ هِيَ أَنْ تَنْسَى ذَنْبَكَ وَ
تَكَلَّمَ أَبُو نَصْرٍ السَّرَّاجُ فِي الْمَقَالَتَيْنِ فَقَالَ أَشَارَ
سَهْلٌ إِلَى أَحْوَالِ الْمُرِيدِينَ وَالْمُتَعَرِّضِينَ تَارَةً
لَهُمْ وَتَارَةً عَلَيْهِمْ فَأَمَّا الْجُنَيْدُ فَإِنَّهُ أَشَارَ إِلَى
تَوْبَةِ الْمُحَقِّقِينَ فَلَا يَذْكُرُونَ ذُنُوبَهُمْ بِمَا غَلَبَ عَلَى
قُلُوبِهِمْ مِنْ عَظَمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى وَدَوَامِ ذِكْرِهِ وَقَالَ
وَهُوَ مِثْلُ مَا سُئِلَ رُوَيْمٌ عَنِ التَّوْبَةِ فَقَالَ التَّوْبَةُ
مِنَ التَّوْبَةِ وَقَالَ ذُو النُّونِ الْمِصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
تَوْبَةُ الْعَوَامِّ مِنَ الذُّنُوبِ وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِّ مِنَ
الْغَفْلَةِ وَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ النُّورِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ
أَنْ تَتُوبَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ شَتَّانَ بَيْنَ تَائِبٍ
مِنَ الزَّلَّاتِ وَتَائِبٍ يَتُوبُ مِنَ الْغَفَلَاتِ وَتَائِبٍ
يَتُوبُ مِنْ رُؤْيَةِ الْحَسَنَاتِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ النَّصُوحُ أَنْ لَا يَبْقَى عَلَى صَاحِبِهَا

پشیمان ہو اور دوسری قصد کرے دوبارہ لوٹنے کے ترک کرنے پر واسطے اس
گناہ کی کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور تیسری کوشش کرے لوگوں کے ظلم
کے ادا کرنے میں اور کہا سہل بن عبداللہ نے توبہ ترک کرنا آئندہ کہنے کا اور کہا
جنید نے میں نے سنا حارث کو کہتے میں نے کبھی نہیں کہا یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھ سے توبہ ولکن میں کہتا ہوں یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں توبہ کی آرزو اور کہا جنید
نے میں داخل ہوا سری رضی اللہ عنہ پر ایک دن پس میں نے اسے متغیر دیکھا پس
میں نے اس سے کہا تجھ کیا ہوا پس اس نے کہا داخل ہوا مجھ پر ایک جوان پس اس نے مجھ سے پوچھا
توبہ سے پس میں نے اس سے کہا یہ کہ تو نہ بھلا وے اپنے گناہ کو پس اس نے معارضہ کیا مجھ سے
اور کہا بلکہ توبہ یہی ہے کہ تو بھلا وے اپنے گناہ کو پس میں نے کہا بیشک کام میرے نزدیک بھی
اسی طریقہ پر ہے جیسے کہا اس جوان نے پس کہا کیسے میں نے کہا اسلیئے کہ تحقیق میں جب ہوتا ہوں
سختی کی حالت میں پھر مجھ کو لیجاتا ہے راحت کی حالت میں پس یاد کرنا سختی کا صفائی کی حالت میں
سختی ہے پس وہ چپ ہو گیا اور کہا سہل بن عبداللہ نے توبہ یہ ہے کہ تو اپنے گناہ کو نہ بھولے
اور کہا جنید نے جب وہ پوچھا گیا توبہ سے پس کہا توبہ یہ ہے کہ تو اپنے گناہ کو بھول جاوے
کلام کی ہے ابو نصر سراج نے دونوں باتوں میں پس کہا اشارہ کیا سہل نے مریدوں
اور ان لوگوں کے احوال کی طرف جو پیش آتے ہیں کبھی اپنے نفع کو اور کبھی اپنے نقصان
کے پس ایہر جنید پس تحقیق اس نے اشارہ کیا محققین کی توبہ کی طرف پس وہ نہیں یاد
کرتے اپنے گناہوں کو اس اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے کہ غالب آئی ہے انکے دلوں پر
اور اسکے ہمیشہ یاد کرنے سے اور کہا اور یہ اس بات کی طرح ہے کہ پوچھا گیا رویم توبہ
سے پس اس نے کہا توبہ کرنی ہے توبہ کرنے سے اور کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ
نے عاصیوں کی توبہ گناہوں سے ہے اور خاصوں کی توبہ غفلت سے ہے اور کہا
ابو الحسن نوری نے توبہ یہ ہے کہ تو پھرے ہر ایک چیز سے کہ اللہ عز و جل
کے سوا ہے کہا عبداللہ بن محمد بن علی رحمہم اللہ نے فرق ہے درمیان توبہ کرنے
کے کہ توبہ کرتا ہے گناہوں سے اور اس توبہ کرنیوالے کے کہ توبہ کرتا ہے غفلتوں سے
اور اس توبہ کرنیوالے کی کہ توبہ کرتا ہے نیکیوں کو دیکھنے سے کہا ابوبکر واسطی رحمہ اللہ نے
توبہ خالص یہہ ہے کہ نہ باقی رہے اس توبہ کرنیوالے پر نشان
گناہ کا

اَنْ تَتْرُكَ الْمَعْصِيَةَ سِرًّا وَّلَا جَهْرًا وَّمَنْ كَانَتْ تَوْبَتُهٗ نَصُوْحًا
لَا يُبَالِيْ كَيْفَ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذِ الرَّازِيُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ مُنَاجَاتِهٖ اِلٰهِيْ لَآ اَقُوْلُ تُبْتُ وَلَآ اَعُوْدُ
لِمَآ اَعْرِفُ مِنْ خُلُقِيْ وَلَآ اَضْمَنُ تَرْكَ الذُّنُوْبِ لِمَا
اَعْرِفُ مِنْ ضَعْفِيْ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَقُوْلُ لَآ اَعُوْدُ لَعَلِّيْٓ اَمُوْتُ
قَبْلَ اَنْ اَعُوْدَ قَالَ ذُو النُّوْنِ رض الْاِسْتِغْفَارُ مِنْ غَيْرِ
اِقْلَاعٍ تَوْبَةُ الْكَذَّابِيْنَ وَقَالَ اَيْضًا رَحِمَهُ اللّٰهُ حَقِيْقَةُ
التَّوْبَةِ اَنْ تَضِيْقَ عَلَيْكَ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ
لَكَ قَرَارٌ ثُمَّ تَضِيْقُ عَلَيْكَ نَفْسُكَ كَمَآ اَخْبَرَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا
مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا وَ
قَالَ ابْنُ عَطَآءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّوْبَةُ تَوْبَتَانِ تَوْبَةُ الْاِنَابَةِ
وَتَوْبَةُ الْاِسْتِجَابَةِ فَتَوْبَةُ الْاِنَابَةِ اَنْ يَتُوْبَ الْعَبْدُ
خَوْفًا مِّنْ عُقُوْبَتِهٖ وَتَوْبَةُ الْاِسْتِجَابَةِ اَنْ يَّتُوْبَ
حَيَآءً مِّنْ كَرَمِهٖ وَقَالَ يَحْيَى ابْنُ مُعَاذِ الرَّازِيُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ زَلَّةٌ وَّاحِدَةٌ بَعْدَ التَّوْبَةِ اَقْبَحُ مِنْ سَبْعِيْنَ
قَبْلَهَا وَقَالَ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَنْطَاكِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَكِبَ
عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْوَزِيْرُ فِيْ مَوْكِبٍ عَظِيْمٍ فَجَعَلَ الْغُرَبَآءُ
يَقُوْلُوْنَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ قَآئِمَةٌ عَلَى الطَّرِيْقِ
اِلٰى مَتٰى يَقُوْلُوْنَ مَنْ هٰذَا هٰذَا عَبْدٌ سَقَطَ مِنْ عَيْنِ
اللّٰهِ فَابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِمَا تَرَوْنَ فَسَمِعَ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى
ذٰلِكَ وَرَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَاسْتَعْفٰى مِنَ الْوِزَارَةِ
وَذَهَبَ اِلٰى مَكَّةَ وَجَاوَرَ بِهَا **مَجْلِسٌ** فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِخْتَلَفَ الْعُلَمَآءُ
فِيْ مَعْنَى التَّقْوٰى وَحَقِيْقَةِ الْمُتَّقِيْ فَالْمَنْقُوْلُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ جِمَاعُ التَّقْوٰى
فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

پوشیدہ اور نہ ظاہر اور جس شخص کی توبہ خالص ہو وہ خوف نہیں رکھتا
کسطرح شام کرے اور صبح کرے کہا یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے مناجات
میں الٰہی میں نہیں کہتا کہ مینے توبہ کی ہے اور پہر نہیں کرونگا گناہ بسبب اسچیز کے کہ میں
جانتا ہوں اپنی عادت سے اور نہ میں ضامن ہوتا ہوں گناہ کے ترک کرنیکا بسبب
اسچیز کے کہ میں جانتا ہوں اپنے ضعف سے پہر تحقیق میں کہتا ہوں کہ میں
نہیں پہرونگا گناہ کیطرف شاید کہ میں مروں پہلے اپنے پہرنے سے گناہ کیطرف
کہا ذوالنون نے بخشش مانگنی سوا ترک کرنیکے جھوٹوں کی توبہ ہے اور نیز کہا
ذوالنون رحمہ اللہ نے حقیقت توبہ کی یہ ہے کہ تنگ ہوجاوے تمپر زمین باوجود
اسکی فراخی کی یہانتک کہ نہ ہو تیرے لیئے آرام پہر تنگ ہوجاوے اسپر جان اُسکی
جیسے خبر دی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جب تنگ ہوگئی انپر
زمین باوجود اسکی فراخی کے اور تنگ ہوگئیں انپر انکی جانیں اور جانا انہوں
نے کہ نہیں پناہ اللہ سے مگر طرف اسکی پہر پہر آیا انپر تو کہ پہر آویں انپر وہ اور کہا
ابن عطا رحمہ اللہ نے توبہ دو ہیں ایک توبہ متوجہ ہونے کی اور ایک توبہ
قبول ہونے کی پس متوجہ ہونے کی توبہ یہ ہے کہ بندہ توبہ کرے خوف کر اللہ
کے عذاب سے اور قبول ہونے کی توبہ یہ ہے کہ توبہ کرے حیا کر کر اللہ
کی بزرگی سے اور کہا یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے گناہ کرنا ایک ہی توبہ
کے بعد زیادہ بُرا ہے ستر گناہ توبہ کے پہلے سے اور کہا ابن عمرو انطاکی رحمہ اللہ
نے سوار ہوا علی بن عیسیٰ وزیر ایک بڑے لشکر میں پس کہنے لگے مسافر اجنبی لوگ یہ کون
ہے پس کہا ایک عورت نے کہ کہڑی تہی راستے پر کہ کبتک تم کہوگے یہ کون ہے یہ ایک
بندہ ہے کہ گر گیا ہے اللہ کی نظر سے پس مبتلا کیا اسکو اللہ نے ساتھ
اس چیز کے کہ تم دیکھتے ہو پس سُن لیا علی بن عیسےٰ نے یہ اور لوٹ گیا اپنے
گھر کیطرف اور استعفا دیا اپنی وزارت سے اور چلا گیا مکہ شریف کیطرف اور
مجاور ہوگیا اس میں۔ مجلس بیان میں فرمودہ اللہ تعالےٰ کے تحقیق
بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تمہارا ہے اختلاف کیا
ہے علما نے پرہیزگاری کے معنے اور پرہیزگاری کی حقیقت میں
پس نقل کیا گیا ہے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق
آپ نے فرمایا تمام پرہیزگاری عزوجل کے اس فرمودہ میں سے ہے
تحقیق اللہ حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے اور احسان کے اور دینے قرابت
والوں کے اور منع کرتا ہے بیحیائی اور نامعقول ا و ر

والبغي يعظكم لعلكم تذكرون وقال ابن عباس رضي الله عنه
المتقي الذي يتقي الشرك والكبائر والفواحش
وقال ابن عمر رض التقوى ان لا ترى نفسك خيرا
من احد وقال الحسن رحمه الله المتقي الذي
يقول لكل من راه هذا خير مني وقال عمر ابن
الخطاب رض لكعب الاحبار حدثني عن التقوى قال
هل اخذت طريقا ذا شوك قال نعم قال فما عملت
فيه فقال حذرت وشمرت قال كعب كذلك
التقوى فنظمه الشاعر خل الذنوب صغيرها
وكبيرها فهو التقى × واصنع كماش فوق ارض
الشوك يحذر ما يرى × لا تحقرن صغيرة ان
الجبال من الحصى قال عمر بن عبد العزيز رض
ليس التقى صيام النهار وقيام الليل والتخليط فيما
بين ذلك ولكن التقوى ترك ما حرم الله واداء
ما افترض الله فما رزق الله بعد ذلك فهو خير
الى خير وقيل لطلق ابن حبيب اجمل لنا التقوى
فقال التقوى عمل بطاعة الله على نور من الله
رجاء لثواب الله حياء من الله وقيل التقوى
ترك معصية الله على نور من الله مخافة عقاب
الله قال بكر بن عبيد الله رحمة الله عليه لا يكون
الرجل تقيا حتى يكون تقي المطعم وتقي الغضب
وقال عمر بن عبد العزيز ايضا المتقي ملجم كالمحرم
في الحرم وقال شهر بن حوشب رض المتقي الذي
يترك ما لا باس به حذر الوقوع فيما فيه باس
وقال سفيان الثوري وفضيل رحمة الله عليهما
هو الذي يحب للناس ما يحب لنفسه وقال الجنيد
بن محمد ليس المتقي الذي يحب للناس ما يحب
لنفسه انما المتقي الذي يحب للناس اكثر مما يحب
لنفسه اتدرون ما وقع لاستاذي سري السقطي

اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تم کو تو کہ تم نصیحت پکڑو اور کہا ابن عباس رض نے
پرہیزگار وہ ہے جو بچے شرک اور کبیرہ گناہ سے اور بیحیایوں سے اور کہا
ابن عمر رض نے پرہیزگاری یہ ہے کہ تو نہ دیکھے اپنے نفس کو بہتر کسی سے اور کہا حسن
رحمہ اللہ نے پرہیزگار وہ ہے جو کہتا ہے ہر ایک کو جسے وہ دیکھتا ہے یہ
بہتر ہے مجھ سے اور کہا حضرت عمر بن خطاب نے حضرت کعب احبار سے مجھ سے
بیان کرو پرہیزگاری کی بات کہا بھلا تو نے لیا ہے رستہ کانٹوں والا کہا ہاں تب
پس تو کیا کرتا ہے اسمیں پس کہا میں ڈرتا ہوں اور کپڑا اپنا لپیٹ لیتا اور بچا کر
لیتا ہوں کہا حضرت کعب نے اسیطرح پرہیزگاری ہے پس نظم کیا ہے اسکو شاعر
نے چھوڑ دے گناہ انکے چھوٹے اور بڑے پس یہی ہے پرہیزگاری اور کام کر
تو مانند چلنے والے کے کانٹے والی زمین پر جو ڈرتا ہے اس سے جو دیکھتا ہے
مت حقیر سمجھ چھوٹے گناہ کو تحقیق پہاڑ بنے ہیں کنکروں سے کہا عمر بیٹے
عبد العزیز نے نہیں ہے پرہیزگاری روزہ رکھنا دن میں اور قیام کرنا رات میں اور
خلط ملط کرنا درمیان انکے ولیکن پرہیزگاری ہے چھوڑنا اس چیز کا کہ جسکو خدا نے حرام
کیا ہے اور بجا لانا اسکا جسکو خدا نے فرض کیا ہے پس جو چیز خدا نصیب کرے بعد اسکے
پس وہ نیکی ہے ملتی ہے طرف نیکی کے اور کہا گیا واسطے طلق بن حبیب کے اچھی طرح
بیان کر ہمارے لیئے پرہیزگاری کو اسنے جواب دیا کہ پرہیزگاری عمل کرنا ہے موافق فرمانے
خدا کے ایسے حال میں کہ تو نور پر ہے خدا کی جانب سے واسطے امید ثواب خدا کی
اور واسطے شرم کرنے کے خدا سے اور کہا گیا ہے کہ پرہیزگاری باز رہنا ہے
نافرمانی خدا کی سے ایسی حالت میں کہ تو نور پر ہے خدا سے واسطے ڈر عذاب خدا
کے کہا بکر بیٹے عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں ہوتا آدمی پرہیزگار یہانتک کہ پاک
ہو جاوے کھانا اسکا اور پاک ہو جاوے غصہ اسکا اور کہا عمر بن عبد العزیز نے بھی
پرہیزگار لگام دیا گیا ہے مانند احرام والے کے حرم میں اور کہا شہر بن حوشب نے پرہیزگار وہ شخص ہے جو چھوڑے
ایسی چیز کو جسمیں کچھ ڈر نہیں واسطے خوف واقع ہونے کے اس چیز میں جسمیں ڈر ہے اور کہا سفیان ثوری
اور فضیل رحمۃ اللہ علیہما نے پرہیزگار وہ ہے جو دوست رکھے لوگوں کے لیئے جو
دوست رکھتا ہے اپنے لیئے اور جنید نے کہا وہ پرہیزگار نہیں ہے جو لوگوں
کے لیئے بھی وہی چاہتا ہے جو اپنے لیئے چاہتا ہے. پرہیزگار وہ ہے
جو لوگوں کے لیئے دوست رکھتا ہے بہت اس چیز سے جو دوست رکھتا ہے
واسطے اپنے کیا جانتے ہو تم اس چیز کو جو واقع ہوئی واسطے استاد میرے سری
سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے

رحمۃ اللہ علیہ وهو ان سلم علیہ ذات یوم صدیق لہ
فرد علیہ وهو عابس لم یتبشش لہ فقلت لہ فی ذلک
فقال بلغنی ان المرء المسلم اذا سلم علی اخیہ ورد
علیہ اخوہ قسمت بینهما مائۃ رحمۃ تسعون منها
لابشهما وعشرۃ للاخر فاحببت ان یکون لہ تسعون
وقال محمد بن علی الترمذی رح هو الذی لا خصم
لہ وقال سری السقطی هو الذی یبغض نفسہ وقال الشبلی هو الذی لا یتقی ما دون اللہ قال الناطق
الصادق الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وقال محمد بن
خفیف التقوی مجانبۃ کل شیء یبعدک عن اللہ
وقال القاسم بن القاسم هو المحافظۃ علی اداب الشریعۃ
وقال الثوری هو الذی یتقی الدنیا وافاتها وقال
ابو یزید هو التورع عن جمیع الشبهات وقال ایضا
المتقی من اذا قال قال للہ واذا سکت سکت للہ واذا
ذکر ذکر للہ وقال الفضیل بن عیاض لا یکون العبد
من المتقین حتی یامنہ عدوہ کما یامنہ صدیقہ
وقال سهل المتقی من تبرا من حولہ وقوتہ وقیل
التقوی ان لا یراک اللہ حیث نهاک ولا یفقدک
حیث امرک وقیل هو الاقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ
وسلم وقیل ان تتقی بقلبک من الغفلات وبنفسک
من الشهوات وبحلقک من اللذات وبجوارحک
من السیئات فحینئذ یرجی لک الوصول الی رب الارض و
السموات وقال ابو القاسم هی حسن الخلق وقال بعضهم
یستدل علی تقوی الرجل بثلاث حسن التوکل فیما
لم ینل وحسن الرضی فیما قد نال وحسن الصبر
علی ما فات وقیل المتقی الذی یتقی متابعۃ هواہ
وقال مالک حدثنی وهب بن کیسان ان بعض
فقهاء اهل المدینۃ کتب الی عبد اللہ بن الزبیر
ان لاهل التقوی علامات یعرفون بها الصبر

اور وہ یہہ ہے کہ سلام کیا انپر ایک دن اسکے ایک دوست نے پس اسنے
سلام کا جواب دیا اور وہ تیوری چڑہائے ہوئے تہا ناخوش تہا اسپر پس میںنے
اسکو اس بارہ میں کہا پس اسنے جواب دیا کہ مجہے پہونچی ہے یہ بات کہ تحقیق
مسلمان آدمی جب سلام کہے اپنے بہائی پر اور جواب سلام کا دیوے اسکو
بہائی اسکا تو بانٹی جاتی ہے درمیان اون دونوں کے سو رحمت نوّے ان سے
کشادہ رو کو ملتی ہیں اور دس دوسرے کو پس دوست رکہا میںنے یہ کہ ہوویں
واسطے اسکے نوّے رحمتیں اور کہا محمد بن علی ترمذی نے پرہیزگار وہ ہے
کہ نہیں کوئی دشمن واسطے اسکے اور کہا سری سقطی نے پرہیزگار وہ ہے
جو دشمن رکہے نفس اپنے کو اور کہا شبلی نے پرہیزگار وہ ہے جو نہیں ڈرتا
اسچیز سے جو سوائے خدا کے ہے کہا ہے کہنے والے سچے نے خبردار سب چیز
سوا خدا کے فنا ہونیوالی ہے اور کہا محمد بن خفیف نے پرہیزگاری الگ ہوجانا
ہے سب چیز سے جو دور کرے تجہکو خدا سے اور کہا قاسم بن قاسم نے پرہیزگاری
حفاظت کرنا ہے اوپر اچہی باتوں شریعت کے اور کہا ثوری نے پرہیزگار وہ ہے
جو بچتا ہے دنیا اور اسکی آفتوں سے اور کہا ابو یزید نے پرہیزگاری بچنا ہے شبہوں سے اور کہا
ابو یزید نے ہی پرہیزگار جب بات کرے تو بات کرے واسطے خدا کے اور جب چپ کرے تو چپ
کرے واسطے خدا کے اور جب ذکر کرے تو ذکر کرے واسطے خدا کے اور فضیل بن عیاض
نے نہیں ہوتا آدمی پرہیزگاروں سے یہانتک کہ بیڈر رہوجائے اُس سے دشمن
اسکا جیسا کہ بیڈر رہتا ہے اس سے دوست اسکا اور کہا سہل نے پرہیزگار
وہ ہے جو بیزار ہووے اپنے باز رہنے گناہ اور طاقت طاعت سے اور کہا
گیا ہے تقوے یہہ ہے کہ نہ دیکہے تجہے خدا جہاں سے منع کیا ہے تجہکو اور
نہ گم پاوے تجہکو جہاں حکم کیا ہے تجہکو اور کہا گیا ہے پرہیزگاری پیروی کرنا ہے
ساتہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا گیا ہے پرہیزگاری یہ ہے کہ بچے تو
ساتہہ دل اپنے کے بیہوشیوں سے اور ساتہہ نفس اپنے کے آرزوؤں سے
اور ساتہہ خلق اپنے کے لذتوں سے اور ساتہہ جوڑوں کے برائیوں سے
پس اسوقت امید رکہی گئی ہے واسطے تیرے پہونچنے کی طرف زمین اور آسمانوں کے
اور کہا ابو القاسم نے پرہیزگاری اچہا ہونا خلق کا ہے اور کہا بعض نے
دلیل پکڑی جاتی ہے اوپر پرہیزگاری آدمی کے ساتہہ تین چیزوں کے اچہا بہروسا
کرنا بیچ اسچیز کے جسکو نہیں پہونچا تو اور اچہی رضامندی بیچ اسکے جو پہونچا ہے
اور اچہا صبر کرنا اوپر اسچیز کے جو ہوچکی اور کہا گیا ہے پرہیزگار وہ ہے جو بچے
پیروی کرنے خواہش کی سے اور کہا مالک نے روایت کی مجہکو وہب بن کیسان نے تحقیق بعض

عِنْدَ الْبَلَاءِ وَالرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ وَالشُّكْرُ عِنْدَ النَّعْمَاءِ
وَالتَّذَلُّلُ لِاَحْكَامِ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ
لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتّٰى يَكُوْنَ اَشَدَّ مُحَاسَبَةً لِنَفْسِهٖ
مِنَ الشَّرِيْكِ الشَّحِيْحِ وَالسُّلْطَانِ الْجَائِرِ وَقَالَ اَبُوْ تُرَابٍ
بَيْنَ يَدَيِ التَّقْوٰى خَمْسُ عَقَبَاتٍ مَنْ لَا يُجَاوِزُهَا لَا يَنَالُهَا
وَهِيَ اِخْتِيَارُ الشِّدَّةِ عَلَى النِّعْمَةِ وَاخْتِيَارُ الْقُوْتِ عَلَى
الْفُضُوْلِ وَاخْتِيَارُ الذُّلِّ عَلَى الْعِزِّ وَاخْتِيَارُ الْجَهْدِ عَلَى
الرَّاحَةِ وَاخْتِيَارُ الْمَوْتِ عَلَى الْحَيٰوةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا
يَبْلُغُ الرَّجُلُ سَنَامَ التَّقْوٰى اِلَّا اِذَا كَانَ بِحَيْثُ لَوْ جُعِلَ
مَا فِيْ قَلْبِهٖ عَلٰى طَبَقٍ فَيُطَافُ بِهٖ فِي السُّوْقِ لَمْ يَسْتَحْيِ
مِنْ شَيْءٍ مِمَّا عَلَيْهِ وَقِيْلَ التَّقْوٰى اَنْ تُزَيِّنَ سِرَّكَ لِلْحَقِّ
كَمَا تُزَيِّنُ عَلَانِيَتَكَ لِلْخَلْقِ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يُرِيْدُ
الْعَبْدُ اَنْ يُعْطٰى مُنَاهُ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا مَا اَرَادَ ٭ يَقُوْلُ
الْمَرْءُ فَائِدَتِيْ وَمَالِيْ ٭ وَتَقْوَى اللّٰهِ اَحْسَنُ مَا اسْتَفَادَ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ اَوْصِنِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى
اللّٰهِ فَاِنَّهٗ جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِيَّةُ
الْاِسْلَامِ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ نُوْرٌ لَكَ وَعَنْ
اَبِيْ هُرْمُزَ نَافِعِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رض يَقُوْلُ
قِيْلَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ اٰلُ مُحَمَّدٍ قَالَ كُلُّ تَقِيٍّ فَالتَّقْوٰى
جَامِعُ الْخَيْرَاتِ وَحَقِيْقَةُ الْاِتِّقَاءِ التَّحَرُّزُ بِطَاعَةِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ عُقُوْبَتِهٖ يُقَالُ اِتَّقٰى فُلَانٌ بِتُرْسِهٖ
وَاَصْلُ التَّقْوٰى اِتِّقَاءُ الشِّرْكِ ثُمَّ بَعْدَهٗ اِتِّقَاءُ
الْمَعَاصِيْ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَعْدَهٗ اِتِّقَاءُ الشُّبُهَاتِ
ثُمَّ يَدَعُ بَعْدَهُ الْفَضَلَاتِ وَجَاءَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ
تَعَالٰى اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ هُوَ اَنْ يُّطَاعَ فَلَا يُعْصٰى
وَيُذْكَرَ فَلَا يُنْسٰى وَيُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ لَا مُعِيْنَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا دَلِيْلَ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ

سختی پر اور رضا ساتھ قضا کے اور شکر کرنا وقت پہونچنے نعمتوں کے اور فرمانبردار ہونا
واسطے قرآن کی حکموں کے اور کہا میمون بن مہران نے نہیں ہوتا آدمی پرہیزگار یہانتک
کہ ہووے بہت سخت حساب لینے میں واسطے نفس اپنے کے شریک بخیل اور بادشاہ
ظالم سے اور کہا ابوتراب نے ورے پرہیزگاری کے پانچ گھاٹیاں ہیں جو شخص
نہ تجاوز کرے ان سے نہیں پہونچتا اسکو اور وہ اختیار کرتا ہے سختی کو نعمت
پر اور اختیار کرتا ہے تھوڑی چیز کا زیادتی پر اور اختیار کرتا ہے خواری کا عزت
پر اور اختیار کرتا ہے رنج کا اوپر آسودگی کے اور اختیار کرتا ہے مرنے کا اوپر
زندگی کے اور کہا ہے بعض نے نہیں پہونچتا آدمی کوہان پرہیزگاری کو مگر اسوقت
کہ ہووے ساتھ اس صفت کے کہ اگر کیا جاوے اسچیز کو جو اسکے دل میں ہے طشت
پر پس پھیرا جاوے اسکو بازار میں تو کچھ شرم نہ کرے اسچیز سے جو طشت پر ہے اور
کہا گیا ہے پرہیزگاری یہ ہے کہ آراستہ کرے تو اندر اپنے کو خدا کے لئے جیسا کہ
آراستہ کرتا ہے تو ظاہر اپنے کو واسطے لوگوں کے اور کہا ابوالدرداء نے چاہتا ہے
آدمی کہ دیا جاوے مرادیں اپنی اور انکار کرتا ہے خدا مگر جو خود چاہتا ہے کہتا
ہے آدمی فائدہ میرا اور مال میرا اور ڈر خدا کا بہتر ہے اس سے جو اسنے
حاصل کیا نقل ہے مجاہد سے وہ ابی سعید خدری رض سے کہا اونہوں نے آیا ایک
آدمی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ای پیغمبر خدا مجھے وصیت
کیجئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑ لے ڈر خدا کا کیونکہ یہ
مجموعہ سب بھلائیوں کا ہے اور لازم پکڑ تو جہاد کو کیونکہ یہ ہے گوشہ گیری اور ترک
دنیا اسلام میں اور لازم پکڑ لے یاد خدا کی کیونکہ یہ روشنی ہے واسطے تیرے اور
روایت ہے ابوہرمز نافع بن ہرمز سے کہا اونے سنا میں نے انس سے وہ فرماتے تھے
کہا گیا ای محمد کون ہے آل محمد کی فرمایا آپنے جو شخص پرہیزگار ہو پس پرہیزگاری
مجموعہ ہے بھلائیوں کا اور حقیقت پرہیزگاری کی بچنا ہے بسبب فرمانبرداری
خدا عزوجل کے اسکے عذاب سے کہا جاتا ہے فلانا بچ رہا ہے بسبب ڈھال اپنی
کے اور اصل پرہیزگاری کی بچنا ہے شرک سے پھر بعد اسکے بچنا ہے بیفرمانیوں
سے اور برائیوں سے پھر پیچھے اسکے بچنا ہے شبہوں سے پھر چھوڑ دیوے بعد
اسکے زیادتیوں کو اور آیا ہے بیچ تفسیر قول خدا تعالی کے جو یہ ہے اتقوا اللہ
حق تقتہ یہ کہ ڈر خدا کا یہ ہے کہ فرمانبرداری کیا جاوے پس بیفرمانی نہ کیا جاوے
اور یاد کیا جاوے اور نہ بھلایا جاوے پس نہ انکار کیا جاوے اور کہا سہل بن
عبد اللہ نے نہیں ہے کوئی مددگار سوا خدا کے اور نہیں ہے کوئی راہ دکھلانے والا سوا رسول اللہ کے

وَلَا زَادَ اِلَّا التَّقْوٰی وَلَا عَمَلَ اِلَّا الصَّبْرَ عَلَیْهَا وَقَالَ الْکِنَانِیُّ
قُسِمَتِ الدُّنْیَا عَلَی الْبَلْوٰی وَقُسِمَتِ الْجَنَّةُ عَلَی التَّقْوٰی وَمَنْ
لَمْ یُحَکِّمْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اللّٰهِ التَّقْوٰی وَالْمُرَاقَبَةَ لَمْ یَصِلْ اِلَی
الْکَشْفِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَقَالَ النَّصْرَاٰبَاذِیُّ التَّقْوٰی اَنْ
یَتَّقِیَ الْعَبْدُ مَا سِوَاهُ تَعَالٰی وَقَالَ سَهْلٌ مَنْ اَرَادَ اَنْ تَصِحَّ
لَهُ التَّقْوٰی فَلْیَتْرُکِ الذُّنُوْبَ کُلَّهَا وَقَالَ النَّصْرَاٰبَاذِیُّ
اَیْضًا مَنْ لَزِمَ التَّقْوٰی اشْتَاقَ اِلٰی مُفَارَقَةِ الدُّنْیَا لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ تَحَقَّقَ فِی التَّقْوٰی هَوَّنَ اللّٰهُ عَلٰی
قَلْبِهِ الْاِعْرَاضَ عَنِ الدُّنْیَا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّوْذَبَارِیُّ
التَّقْوٰی مُجَانَبَةُ مَا یُبْعِدُکَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَالَ ذُو النُّوْنِ
الْمِصْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ التَّقِیُّ مَنْ لَا یُدَنِّسُ ظَاهِرَهٗ بِالْمُعَارَضَاتِ
وَلَا بَاطِنَهٗ بِالْغَفَلَاتِ وَیَکُوْنُ وَاقِفًا مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰی مَوْقِفَ
الْاِتِّفَاقِ وَقَالَ ابْنُ عَطِیَّةَ لِلْمُتَّقِیْ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ فَظَاهِرُهٗ
مُحَافَظَةُ الْحُدُوْدِ وَبَاطِنُهُ النِّیَّةُ وَالْاِخْلَاصُ وَقَالَ ذُو
النُّوْنِ الْمِصْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا عَیْشَ اِلَّا مَعَ رِجَالٍ تَحِنُّ
لِلتَّقْوٰی وَتَرْتَاحُ بِالذِّکْرِ وَقَالَ اَبُوْ حَفْصٍ التَّقْوٰی فِی الْحَلَالِ
الْمَحْضِ لَا غَیْرُ وَقَالَ اَبُو الْحُسَیْنِ الزَّنْجَانِیُّ مَنْ کَانَ رَاْسُ
مَالِهِ التَّقْوٰی کَلَّتِ الْاَلْسُنُ عَنْ وَصْفِ رِبْحِهٖ وَقَالَ
الْوَاسِطِیُّ التَّقْوٰی اَنْ یَّتَّقِیَ مِنْ تَقْوَاهُ یَعْنِیْ مِنْ رُؤْیَةِ
تَقْوَاهُ وَرُوِیَ اَنَّ ابْنَ سِیْرِیْنَ اشْتَرٰی اَرْبَعِیْنَ
حُبًّا سَمْنًا فَاَخْرَجَ غُلَامُهٗ فَاْرَةً مِّنْ حُبٍّ فَسَاَلَهٗ
مِنْ اَیِّ حُبٍّ مِّنَ الْحِبَابِ اَخْرَجْتَهَا فَقَالَ لَا اَدْرِیْ
فَصَبَّهَا کُلَّهَا وَرُوِیَ عَنْ بَعْضِ الْاَئِمَّةِ اَنَّهٗ کَانَ
لَا یَجْلِسُ فِیْ ظِلِّ شَجَرَةِ غَرِیْمِهٖ وَیَقُوْلُ جَاءَ فِی الْخَبَرِ
کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا فَهُوَ رِبًا وَقِیْلَ اِنَّ اَبَا یَزِیْدَ
غَسَلَ ثَوْبَهٗ فِی الصَّحْرَاءِ مَعَ صَاحِبٍ لَهٗ فَقَالَ
صَاحِبُهٗ نُعَلِّقُ الثِّیَابَ عَلٰی جُدْرَانِ الْکَرْمِ
فَقَالَ لَا تَغْرِزُ الْوَتَدَ فِیْ جِدَارِ النَّاسِ فَقَالَ نُعَلِّقُهٗ فِی

اور نہیں ہی کوئی توشہ سوا پرہیزگاری کے اور نہیں ہی کوئی کام سوا صبیر کرنی کی
اور کہا کنانی نے بانٹی گئی ہی دنیا اوپر آزمایش کی اور بانٹی گئی ہی بہشت اوپر
پرہیزگاری کی اور جو شخص نہ حکم کرے درمیان اپنے اور درمیان خدا کی پرہیزگاری
اور فکر کرنیکا نہیں پہونچیگا طرف کشف اور مشاہدہ کے اور کہا نصرآبادی نے پرہیزگاری
یہ ہے کہ بچے بندہ اُس چیز سے جو سوا خدا تعالی کے ہی اور کہا سہل نے جو شخص ارادہ
کرے اِس بات کا کہ درست ہوجاوے پرہیزگاری اسکی پس چھوڑ دیوے سب گناہوں کو
اور نیز کہا نصرآبادی نے جو شخص لازم پکڑے پرہیزگاری کو آرزو رکہتا ہے جدا
ہوجانے کی دنیا سے اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا ہے اور البتہ گہر آخرت کا بہتر ہے
واسطے اون لوگوں کی جو پرہیزگاری کرتے ہیں اور کہا ہی بعض نے جو شخص درست
ہوجاوے پرہیزگاری میں آسان کرتا ہے اللہ اوسکے دلپر منہ پہیرنا دنیا سے اور کہا
ابو عبداللہ رودباری نے پرہیزگاری چھوڑ دینا ہے اس چیز کا جو دور کرے تجھکو خدا تعالی
سے اور کہا ذوالنون مصری نے پرہیزگار وہ ہے جو نہ آلودہ کرے ظاہر اپنے کو ساتھ
مخالفتوں شرع کے اور نہ باطن اپنے کو ساتھ خیانتوں کی اور ہوجاوے ٹھہرنیوالا ساتھ
خدا تعالی کے بیچ جگہہ اتفاق اور تسلیم کے اور کہا ابن عطیہ نے واسطے پرہیزگار کے
ظاہر ہے اور باطن ہے پس ظاہر اوسکا نگاہ رکہنا حدوں شرعی کا اور باطن اسکا
نیت اور اخلاص اور کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ نے نہیں ہی زندگانی مگر ساتھ ان لوگوں
کے جو آرزو رکہتے ہیں دل انکو واسطے پرہیزگاری کی اور خوش ہوتے ہیں ساتھ یاد
خدا کی اور کہا ابو حفص نے پرہیزگاری صرف حلال میں ہی نہ غیر میں اور کہا ابوالحسین
زنجانی نے جو شخص کہ ہووے سرمایہ اوسکی پرہیزگاری گنگی ہوجاتی ہیں زبانیں انکی نفع
کے بیان سے اور کہا واسطی نے پرہیزگاری یہ ہے کہ پرہیز کرے اپنی پرہیزگاری
کے دیکھنے سے اور مروی ہے کہ تحقیق ابن سیرین نے خریدی چالیس مٹکے گہی
کے پس نکالا اوسکی غلام نے چوہا ایک مٹکے سی پس ابن سیرین نے اسے پوچھا کہ کس مٹکے
سے ان مٹکوں میں سے چوہا تونے نکالا پس کہا اوسنے میں نہیں جانتا پس ابن سیرین
نے سب مٹکوں کو گرا دیا اور مروی ہی بعض اماموں سے کہ وہ نہیں بیٹھتا تھا اپنے قرضدار
کے درخت کی سایہ میں اور کہتا تھا حدیث میں آیا ہے کہ جو قرض کھینچے نفع کو پس
وہ بیاج ہے اور کہا گیا کہ تحقیق ابا یزید بسطامی نے دہویا کپڑا اپنا جنگل میں اپنے ساتھی
کے ساتھ پس کہا اوسکی ساتھی نے لٹکا دیں کپڑے کو اوپر دیوار دل انگور
کے پس اوسنے کہا کہ ہم نہیں گاڑتے میخ کو بیچ دیوار لوگوں کے پس ساتھی نے
کہا لٹکا دے

الشجر فقال لانه يكسر الاغصان فقال تبسطه
على الاذخر فقال لانه علف للدواب لا تنشره
عنها قيل فولي ظهره الى الشمس وحمل القميص على
ظهره ووقف حتى جف جانبه ثم قلبه حتى جف
الجانب الاخر وعن ابرهيم ابن ادهم رضي الله عنه انه قال
بت ليلة تحت صخرة ببيت المقدس فلما كان بعض
الليل نزل ملكان فقال احدهما لصاحبه من ههنا
فقال الاخر ابرهيم ابن ادهم فقال ذاك الذي
حط الله درجة من درجاته فقال لم قال انه
الذي اشترى بالبصرة التمر فوقعت تمرة من تمر
البقال على تمره قال ابرهيم فمضيت الى البصرة واشتريت
التمر من ذلك الرجل واوقعت تمرة على تمره ورجعت
الى بيت المقدس ونمت تحت الصخرة فلما كان بعض
الليل اذا انا بملكين نزلا من السماء فقال احدهما
لصاحبه من ههنا قال الاخر ابرهيم ابن ادهم فقال
ذاك الذي رد الشيء الى مكانه ورفعت درجته
وقيل التقوى على وجوه تقوى العامة ترك الشرك
بالخالق وتقوى الخاصة ترك الهوى بترك المعاصي
ومخالفة النفس في سائر الاحوال وتقوى خاص الخاص
من الاولياء ترك الارادة في الاشياء والتجرد في
النوافل من العبادات والتعلق بالاسباب والركون
الى ما سوى المولى ولزوم الحال والمقام وامتثال
الامر في جميع ذلك مع احكام الفرائض وتقوى
الانبياء عليهم الانبياء عليهم السلام لا يتجاوزهم
الغيب في غيب فهو من الله والى الله يامرهم وينهاهم
ويوفقهم ويؤدبهم ويطببهم ويطيبهم ويكلمهم
ويحدثهم ويرشدهم ويهديهم ويعطيهم ويهنيهم
ويطلعهم ويبصرهم لا مجال للعقل في ذلك فهم
في معزل عن البشر بل عن الملئكة اجمع الا فيما يتعلق

اوسکو درخت پر پس کہا اوسنے تحقیق وہ توڑ دیتا ہے ٹہنیوں کو پس کہا ساتھی نے
بچھا دی گھاس اذخر پر پس کہا اوسنے تحقیق یہ چارہ ہے چوپایوں کا نہیں چھپانا
ہم انکو ان سے کہا گیا ہے پس پھیر لی اوسنے اپنی پیٹھ طرف سورج کی اور اٹھا لیا
کرتہ کو اپنی پیٹھ پر اور کھڑا رہا یہاں تک کہ خشک ہوگئی ایک طرف اسکی پھر پھیر لیا
اوسکو یہاں تک کہ خشک ہوگئی دوسری طرف اور مروی ہے ابراہیم بن ادہم
سے تحقیق اوسنے کہا کہ سویا میں ایک رات نیچے پتھر بیت المقدس کے پس جب
گذرا بعض حصہ رات کا اوترے دو فرشتے پس کہا ایک نے ان دونوں میں سے
واسطے ساتھی اپنے کے کون ہے اس جگہہ پس کہا دوسرے نے ابراہیم بن ادہم پس کہا پہلے نے وہ
شخص ہے جو دور کر دیا خدا نے ایک مرتبہ اوسکا اوسکے مرتبوں سے پس کہا
دوسرے نے کیوں کہا اوسنے اسواسطے کہ تحقیق یہ ایسا شخص ہے جو خریدیں اوسنے
بصرہ میں کھجوریں پس گر گئی ایک کھجور سبزی فروش کی کھجوروں سے اسکی کھجوروں پر
کہا ابراہیم نے پس گیا میں طرف بصرہ کے اور خرید کیں میں نے کھجوریں اس شخص سے
اور ڈالدی میں نے ایک کھجور اسکی کھجوروں پر اور لوٹ آیا میں طرف بیت المقدس کی
اور سویا میں نیچے اس پتھر کے پس جب گذرا بعض حصہ رات کا تو دیکھا میں نے حاضر
ہوں ساتھ دو فرشتوں کے جو اوترے آسمان سے پس کہا ایک نے اون دونوں سے اپنے ساتھی
کو کون ہے اس جگہہ کہا دوسرے نے ابراہیم بیٹا ادہم کا پس کہا اوسنے یہ وہ شخص ہے
جس نے واپس کر دیا ہے اس شے کو طرف جگہہ اسکی کی اور بلند کیا گیا ہے مرتبہ اسکا اور کہا گیا ہے
کہ پرہیزگاری چند قسم پر ہے پرہیزگاری عوام کی چھوڑ دینا شرک کا ساتھ پیدا کرنیوالے کے اور پرہیزگاری
خاص کی چھوڑ دینا خواہش کا ساتھ چھوڑ دینے گناہوں کو اور مخالفت کرنی نفس کی
سب حالات میں ۔۔ اور پرہیزگاری خاص الخاص کی اولیاء اللہ سے
چھوڑ دینا خواہش کا سب چیزوں میں اور چھوڑ دینا تجرد فی النوافل کا عبادات
سے اور چھوڑ دینا تعلق بالاسباب کا اور چھوڑ دینا جھک جانے کو طرف غیر خدا کے
اور چھوڑ دینا لازم پکڑنے حال اور مقام کو اور مان لینا خدا کے حکم کو ہر حال میں
ساتھ محکم رکھنے فرضوں کے اور پرہیزگاری پیغمبروں علیہم السلام کی نہیں گذرتا
ان سے غیب بیچ غیب کے پس یہ تقوی اللہ سے ہے اور طرف اللہ کے خدا تعالی انکو حکم
کرتا ہے اور منع کرتا ہے انکو اور توفیق دیتا ہے انکو اور ادب سکھلاتا ہے اور خوش کرتا ہے انکو اور
انکی بیماری کا علاج کرتا ہے اور کلام اور گفتگو کرتا ہے ان سے اور راہنمائی کر
ہدایت کرتا ہے اور کلام اور گفتگو کرتا ہے ان سے اور راہنمائی اور ہدایت کرتا ہے
انکو اور عطا کرتا ہے انکو اور مبارکبادی دیتا ہے انکو اور واقف کرتا ہے انکو
نہیں طاقت واسطے عقل کے اسمیں پس وہ الگ ہیں آدمیوں بلکہ سب فرشتوں سے مگر ان چیزوں میں
جو تعلق رکھتی ہیں

بالحكم الظاهر والامر المبين الموضوع للامة وعوام
المؤمنين فانهم يشاركون الخلق في ذلك وينفردون
عنهم فيما سوى ذلك وقد يعطى بعد ذلك الكرام
من الابدال والخلص من الاولياء فتنقص عباداتهم
عن ذكر ذلك فلا تظهر الى الوجود ولا تدرك بالسمع
والحس الا ما يغلب على اللسان فتبدر من ذلك كلمة
او كلمات ثم يتداركه الله بالسكينة والتثبيت واسبال
الستر عليه فيستيقظ لامره ويحفظ لسانه ويستغفر
الله تعالى مما جرى ويغير العبارة ويحسن اللفظ
على وجه يعقل ويفهم ما هو المعهود عند الناس فصل
وطريق التقوى اولا التخلص من مظالم العباد وحقوقهم
ثم من المعاصي الكبائر منها والصغائر ثم الاشتغال
بترك ذنوب القلب التي هي امهات الذنوب و
اصولها فمنها يتفرع ذنوب الجوارح من الرياء و
النفاق والعجب والكبر والحرص والطمع والخوف
من الخلق والرجاء لهم وطلب الجاه والرياسة و
التقدم على ابناء جنسه وغير ذلك مما يطول شرحه
انما يقوى على جميع ذلك بمخالفة الهوى ثم الاشتغال
بترك الارادة فلا يختار مع الله شيئا ولا يدبر مع
الله تدبيره ولا يتخير عليه ولا ينص على جهة وسبب
في رزقه ولا يعترض عليه عز وجل في خلقه بل يسلم
الكل اليه ويستسلم بين يديه ويطرح نفسه لديه
فيصير في يد قدرته كالطفل الرضيع في يد ظئره و
دايته وكالميت في يد غاسله مسلوب اختيار
منزوع ارادته فالنجاة كل النجاة في ذلك فان قال
قائل كيف الطريق الى ذلك قيل له الطريق الى ذلك
بصدق اللجاء الى الله عز وجل والانقطاع اليه
ولزوم طاعته بامتثال اوامره وانتهاء نواهيه و
التسليم في قدره وحفظ حدوده وصيانة الحال

ساتھہ حکم ظاہر کے اور امر روشن معین کیے ہوئی کیو ہیلے امت اور عوام مومنین کے
پس تحقیق یہ لوگ ملے جلے رہتے ہیں لوگوں سے ان ظاہر حکموں میں اور جدا رہتے
ہیں اون سے سوا اسکے سو ہیں اور کبھی دیا جاتا ہے کچھ حصہ اس پرہیزگاری سے
بزرگوں کو ابدال سے اور پاکوں کو اولیا سے پس چھوٹی ہو جاتی ہیں عبارتیں
انکی اس کے بیان سے پس ظاہر نہیں ہوتا ہستی کی طرف اور نہیں معلوم کر سکتا
شنوائی اور حس ظاہری سے مگر وہ جو غلبہ کرے زبان پر پس نکل پڑتا ہے اسسے
ایک کلمہ یا چند کلمے پس پہونچ جاتا ہے اسمیں اسکی طرف ساتھہ آرام دینے
اور ثابت رکھنے اور پردہ ڈالنے کے اوسپر پس بیدار ہو جاتا ہے اپنے کام کے لیے اور
نگاہ رکھتا ہے زبان اپنی کو اور بخشش مانگتا ہے خدا تعالی سے اس چیز سے جو سرزد
ہوئی اور بدل لیتا ہے عبارت کو اور درست کرتا ہے بولنے کو اس طرح پر کہ معلوم کیا
جاوے اور سمجھا جاوے چنانچہ یہ بات مشہور ہے لوگوں میں فصل اور رستہ پرہیزگاری کا ابتدا
پاک ہونا ہے لوگوں کے ظلم اور انکے حقوق سے پھر پاک ہونا بڑے اور چھوٹے گناہوں
سے پھر مصروف ہونا ساتھہ چھوڑ دینے دل کے گناہوں کے جو اصل اور جڑ گناہوں کی ہیں
پس دل کے گناہوں سے متفرع اور پیدا ہوتے ہیں گناہ جوڑوں کے یہ ہیں دکھلاوا
اور نفاق اور خودپسندی اور بڑائی اور حرص اور طمع اور خوف لوگوں سے
اور ان سے امید رکھنی اور چاہنا مرتبہ اور سرداری اور پیش روی کا اپنے
ہمجنسوں پر اور سوا اسکے اس چیز سے جو لمبا ہے بیان اسکا اور نہیں قایم اور
ثابت رہ سکتا ان سب پر مگر ساتھہ مخالفت نفس کے پھر مشغول ہونیکے ساتھہ
چھوڑ دینے خواہش کے پس نہ اختیار کرے ساتھہ خدا کے کسی چیز کو اور نہ
تدبیر کرے ساتھہ خدا کی تدبیر اپنی اور نہ اختیار کرے اوپر خدا کے کسی چیز کو اور
نہایت کو نہ پہونچے کسی جہت اور سبب میں بیچ روزی اپنی کے اور نہ اعتراض
کرے خدا عزوجل پر بیچ پیدایش اپنی کے بلکہ سپرد کرے سب چیز کو طرف اسکی
اور منقاد اور فرمانبردار ہو جاوے اسکے سامنے اور ڈالدیوے اپنے نفس کو اسکے آگے
پس ہو جاوے اسکے ہاتھہ قدرت میں مانند لڑکے دودھ پینے والے کی بیچ ہاتھہ دودھ
دینے والی اور دائی اپنی کے اور مانند مردہ کی بیچ ہاتھہ نہلانیوالے کے دور کیا گیا ہے اختیار
اسکا اور چھینی گئی ہے خواہش اسکی پس چھٹکارا پورا پورا اسمیں ہے پس اگر
کہے کہنے والا کہ کیونکر رستہ ہے طرف اسکی اسکو کہا جاویگا رستہ طرف اسکی ساتھہ
سچی پناہ پکڑنے کے طرف خدا عزوجل کے اور جدا ہو جانے لوگوں کی طرف اوسکی اور لازم
پکڑنے بندگی اوسکی ساتھہ فرمانبرداری کرنے اوسکے حکموں کی اور باز رہنے کے اسکو منع کیے سے
اور سپرد کر دینے کے اپنے آپ کو

المقالة الثالثة والعشرون
بیست وسوم مقاله
قال رضي الله تعالى عنه ارض بالدون والزم الرضا بالدون حتى يبلغ الكتاب اجله فتنقل الى الاعلى والانفس وتهنأ فيه وتحفظ بلا عناء دنيا واخرى ولا تبعة [illegible]
الى ما هو اسنى [illegible]

وَالْاِنْقِطَاعِ اِلَيْهِ وَلُزُوْمِ طَاعَتِهٖ بِامْتِثَالِ اَوَامِرِهٖ وَانْتِهَاءٍ عَنْ
نَوَاهِيْهِ وَالتَّسْلِيْمِ فِيْ قَدَرِهٖ وَحِفْظِ حُدُوْدِهٖ وَصِيَانَةِ
الْحَالِ دَائِمًا اَبَدًا وَاخْتَلَفَ اَقَاوِيْلُ الشُّيُوْخِ فِي النَّجَاةِ فَقَالَ
الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَا نَجٰى مَنْ نَجٰى اِلَّا بِصِدْقِ اللَّجَاءِ اِلَى اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا
حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ
اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ وَقَالَ رُوَيْمٌ
مَا نَجَا مَنْ نَجَا اِلَّا بِالصِّدْقِ وَالتَّقْوٰى قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ وَقَالَ
الْجَرِيْرِيُّ مَا نَجٰى مَنْ نَجٰى اِلَّا بِرِعَايَةِ الْوَفَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ وَقَالَ
عَطَاءٌ مَا نَجٰى مَنْ نَجٰى اِلَّا بِتَحْقِيْقِ الْحَيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا نَجٰى مَنْ نَجٰى اِلَّا
بِالْحُكْمِ وَالْقَضَاءِ السَّابِقِ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى وَقَالَ
الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رح مَا نَجٰى مَنْ نَجٰى اِلَّا بِالْاِعْرَاضِ عَنِ
الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ
وَّلَهْوٌ وَقَدْ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حُبَّ
الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ وَمَا تَقَرَّبَ الْمُتَقَرِّبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ
بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَاءِ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ وَقَالَ مُنْذُ خَلَقَهَا
اللّٰهُ تَعَالٰى مَا نَظَرَ اِلَيْهَا وَقَالَ الْحَسَنُ رض مَعْنَاهُ مَا نَظَرَ
اِلَيْهَا بِعَيْنِ رَحْمَتِهٖ مِنْ مَّقْتِهَا فَهِيَ الْحِجَابُ الْعَظِيْمُ وَ
بِهَا يَتَبَيَّنُ الْخَالِصُ مِنَ الْمَعِيْبِ وَلَا يَصِحُّ لِمَنْ بَقِيَ عَلَيْهِ
مِنْهَا شَيْءٌ الْوُصُوْلُ اِلٰى حَلَاوَةِ مُنَاجَاتِهٖ سُبْحَانَهٗ
لِاَنَّهَا ضِدٌّ عَنِ اللّٰهِ وَضِدٌّ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ

فَصْلٌ

وَقَدْ دَعَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقَهٗ اِلٰى تَوْحِيْدِهٖ وَطَاعَتِهٖ
بِالْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ وَالتَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ تَحْذِيْرًا
وَاِنْذَارًا وَتَخْوِيْفًا وَزَجْرًا وَاِعْذَارًا اِلَيْهِمْ وَتَاكِيْدًا لِلْحُجَّةِ
عَلَيْهِمْ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

اور جدا ہو جانے لوگوں کیطرف اوسکی اور لازم پکڑنے بندگی اوسکی کی ساتھہ
فرمانبرداری کرنی اوسکی حکموں کے اور باز رہنی اوسکی منہیات سے اور سپرد کردینی کی
اپنی آپ کو بیچ قضا اوسکی کی اور نگاہ رکہنی اوسکی حدونکی اور نگاہ رکہنے حال کے
ہمیشہ و پیوستہ میں اور مختلف ہیں اقوال بزرگوں کی بیچ خلاصی کی پس کہا جنید
رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں خلاصی پائی جسنے کہ خلاصی پائی مگر بسبب سچی التجا اور پناہ
کے طرف خدا عزوجل کی فرمایا خدائے عزوجل نے اور جہک گیا خدا اوپر اون
تین شخصوں کی جو پیچہے چہوڑے گئے تہی یہانتک کہ تنگ ہوگئی اوپر انکے زمین
بسبب کشادگی اپنی کے اور تنگ آگئیں اوپر جانیں انکی اور یقیناً جان لیا
انہوں نے کہ کوئی جائے پناہ نہیں ہے مگر طرف اسکے اور کہا رویم نے نہیں
خلاصی پائی جسنے کہ خلاصی پائی مگر بسبب راستگی اور پرہیزگاری کے فرمایا خدا
عزوجل نے اور خلاصی دیتا ہے خدا تعالیٰ پرہیزگاروں کو ساتھہ مطلب پانی
اُنکے کی اور جریری نے نہیں خلاصی پائی جسنے خلاصی پائی مگر بسبب رعایت کہنے
پورا کرنے وعدے کے فرمایا خدا تعالیٰ نے وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں عہد خدا کو
اور نہیں توڑتے ہیں پیمان کو اور کہا عطا نے نہیں رہائی پائی جسنے رہائی پائی
مگر بسبب ثابت رکہنے شرم کے فرمایا خدا تعالیٰ نے کیا نہیں جانا اوسنے
اس بات کو کہ تحقیق خدا دیکہتا ہے اور کہا ہے بعض نے نہیں رہائی پائی جسنے
رہائی پائی مگر ساتھہ حکم خدا اور قضا پہلی کی جو خدا عزوجل کی علم میں ہے فرمایا خدا تعالیٰ
نے تحقیق وہ لوگ جو پہلی ہو چکی واسطے انکی ہماری سے بہلائی اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ
نے نہیں رہائی پائی کسی نے مگر سبب منہ پہیرنے کے دنیا سے اور اہل دنیا سے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے نہیں حیاتی دنیا کی مگر کہیل اور بازی اور تحقیق ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق محبت دنیا کی اصل ہے سب گناہونکی اور نہیں نزدیک ہوتے نزدیکی
ڈہونڈنے والے طرف خدا کی ساتھہ کسی چیز کے جو بہتر ہو بجا لانے اس چیز سے جسکو فرض کیا
خدا تعالیٰ نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو
نہیں دیکہا طرف اوسکی اور کہا حسن نے معنے مذکور کی یہ ہیں کہ نہیں دیکہا طرف اسکی ساتھہ
نظر رحمت کی بسبب برا جاننے کے اسکو پس یہ دنیا بڑا پردہ ہے درمیان خدا اور بندے
کی اور ساتھہ اسکے ظاہر ہوتا ہے کہرا کہوٹے سے اور نہیں ہوسکتا واسطے اس شخص کی جو
باقی ہے اوپر اس کے کچہہ چیز پہونچنا طرف لذت سرگوشی حق سبحانہ کے اسواسطے کہ دنیا دشمن ہے
خدا کی اور دشمن ہے اس چیز کی جو دوست رکہتا ہے اسکو اللہ فصل اور تحقیق بلایا اللہ عزوجل نے خلقت کو طرف توحید
اپنی کی اور بندگی اپنی کی ساتھہ وعدے اپنے ثواب و ڈرانے عذاب کی اور رغبت دلانے ثواب اور ڈرانے عذاب کے
پس ڈرایا اور دہمکایا اور ڈرایا اور زجر کیا واسطے عذر اور واسطے تاکید حجت کے اوپر انکے پس فرمایا اللہ عزوجل نے بہیجا ہمنے رسولوں کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَقَالَ عَزَّ
مِنْ قَائِلٍ وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا
رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى وَقَالَ تَعَالٰى فِيْ اٰيَةٍ اُخْرٰى وَمَا كُنَّا
مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا يٰاَيُّهَا
النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي
الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا
فِي التَّخْوِيْفِ وَالتَّحْذِيْرِ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ
رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاعْلَمُوْا اَنَّ
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ وَقَالَ جَلَّتْ عَظَمَتُهٗ
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ وَقَالَ جَلَّتْ قُدْرَتُهٗ
وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ وَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَقَالَ اللّٰهُ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
وَقَالَ تَعَالٰى وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ
شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَقَالَ
جَلَّ جَلَالُهٗ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ
وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ وَقَالَ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ
زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيْبًا وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۔ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَقَالَ تَعَالٰى قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

تاکہ نہ ہووے واسطے لوگوں کے خدا پر حجت پیچھے پیغمبروں کے اور فرمایا اللہ عزوجل نے اور اگر
تحقیق ہم ہلاک کرتے انکو ساتھ عذاب کے اس سے پہلے تو البتہ کہتے اے پروردگار ہمارے کیوں نہ
بھیجا تو نے طرف ہماری پیغمبر کو پس ہم تابعداری کرتے تیری آیتوں کی پہلے اس سے
کہ ہم ذلیل اور خوار ہوئے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے دوسری آیت میں اور نہیں ہم عذاب
کرنے والے یہانتک کہ بھیجیں ہم پیغمبر اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اے لوگو تحقیق آئی ہے
تمہارے پاس نصیحت تمہارے پروردگار سے اور شفا اس چیز کے واسطے جو سینوں میں
ہے اور ہدایت اور رحمت واسطے مومنوں کے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے ڈرانے اور دھمکانے
کے بارہ میں اور ڈراتا ہے تمکو خدا اپنے سے اور خدا تعالیٰ شفقت کرنیوالا ہے بندوں
کے ساتھ اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور جانو تم یہ کہ تحقیق خدا تعالیٰ جانتا ہے اس چیز کو جو تمہارے نفسوں
میں ہے پس ڈرو اوس سے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور جان لو کہ تحقیق خدا تعالیٰ ساتھ ہر چیز کے جاننے
والا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بزرگ ہے قدرت اوسکی اور ڈرو تم مجھ سے اے عقل والو اور فرمایا سبحانہ
وتعالیٰ نے اور ڈرو تم خدا سے اور جانو یہ کہ تم خدا کے ملنے والے ہو اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور ڈرو
تم اوس دن سے جو پھیرے جاؤ گے تم اسمیں طرف خدا کے پھر پورا دیا جاویگا ہر جی کو جو کمایا اسنے اور وہ
ظلم نہ کیے جاوینگے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اور ڈرو تم اوس دن سے جو نہ کفایت کریگا
کوئی جی کسی جی سے کچھ اور نہ قبول کیا جاویگا اس سے بدلا اور نہ نفع دیگی اسکو سفارش
اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اے لوگو ڈرو تم پروردگار اپنے سے اور ڈرو تم اوس دن
سے جو نہ کفایت کریگا باپ بیٹے اپنے سے اور نہ بیٹا کفایت کرنیوالا ہے اپنے باپ
سے کچھ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس نہ فریب میں ڈالے تمکو حیاتی دنیا
کی اور نہ فریب میں ڈالے تمکو اللہ کے ساتھ شیطان اور اللہ نے فرمایا اے لوگو اپنے رب سے
ڈرو تم تحقیق قیامت کا زلزلہ بڑی شئے ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا اے لوگو
اپنے رب سے ڈرو جسنے تمکو پیدا کیا ہے ایک جان سے اور پیدا کی اوس سے
بیوی اور کھنڈائے ان دونوں سے مرد بہت اور عورتیں اور ڈرو تم اللہ سے
جسکے نام کے ساتھ سوال کرتے ہو تم اور ڈرو تم قطع کرنے رحموں سے تحقیق خدا تعالیٰ
ہے تمہارے پر نگہبان اور فرمایا برکت والے اور بلند نے اے ایمان والو ڈرو تم خدا سے
اور کہو تم بات پکی اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور
چاہیئے کہ دیکھے ہر نفس کیا چیز آگے بھیجی اوسنے کل کیواسطے اور ڈرو تم خدا سے تحقیق
خدا تعالیٰ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے جو کرتے ہو تم اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
اور ڈرو تم خدا سے تحقیق خدا تعالیٰ سخت عذاب کرنیوالا ہے اور فرمایا
خدا تعالیٰ نے بچاؤ تم اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ أَفَحَسِبْتُمْ
أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ وَقَالَ جَلَّ وَ
عَلَا اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا
اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ
اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ
فَمَا جَوَابُكَ يَا مِسْكِيْنُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَمَا عَمَلُكَ
بِهَا فَهَلِ انْتَهَيْتَ عَنِ اتِّبَاعِ شَهَوَاتِكَ الْخَبِيْثَةِ الْمُؤْذِيَةِ
لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ الْمُحِلَّةِ لَكَ فِيْ دَارِ الشَّقَآءِ وَالْهَوَانِ
الَّتِيْ تُحْرِقُكَ نَارُهَا وَتَنْهَشُكَ حَيَّاتُهَا وَتَلْسَعُكَ
وَتَلْسَبُكَ عَقَارِبُهَا وَهَوَامُّهَا وَتَاْكُلُكَ دِيْدَانُهَا
وَتَضْرِبُكَ زَبَانِيَتُهَا وَخُزَّانُهَا وَيُجَدَّدُ عَلَيْكَ فِيْ كُلِّ
يَوْمٍ اَنْوَاعُ عَذَابِهَا وَاَنْتَ فِيْهَا مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ
وَقَارُوْنَ وَالشَّيَاطِيْنِ سَوَآءٌ وَقَالَ فِي التَّرْغِيْبِ وَمَنْ
يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ
لَهٗ اَجْرًا وَقَالَ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ
الْكَرِيْمِ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ فَقَدْ
رَغَّبَكَ فِيْمَا عِنْدَهٗ فِيْ طَلَبِ فَضْلِهٖ وَسَعَةِ رَحْمَتِهٖ وَ
طِيْبِ رِزْقِهٖ وَالْاِسْتِرَاحَةِ اِلَيْهِ وَالطُّمَانِيْنَةِ لَدَيْهِ
بِسُلُوْكِ طَرِيْقِ التَّقْوٰى وَمُلَازَمَتِهٖ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَيْهِ فَبَيَّنَ
لَكَ بِذٰلِكَ الطَّرِيْقَ وَاَوْضَحَ لَكَ الْحُجَّةَ وَضَمِنَ لَكَ
بَعْدَ ذٰلِكَ غُفْرَانَ الذُّنُوْبِ وَتَكْفِيْرَ السَّيِّاٰتِ وَعِظَمَ
الْاَجْرِ وَالْجَزَاءِ بِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ
عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا ثُمَّ نَبَّهَكَ عَنْ غِرَّتِكَ بِهٖ
وَرَقْدَتِكَ عَنْهُ وَتَعَامِيْكَ عَنْ طَرِيْقِهٖ وَتَصَامِّكَ عَنْ
سَمَاعِ اٰيَاتِهٖ وَعَنْ مَوَاعِظِهٖ وَزَوَاجِرِهٖ فَقَالَ تَعَالٰى
مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ
فَوَصَفَكَ نَفْسَهٗ بِالْكَرِيْمِ لِئَلَّا تَزْهَدَ فِيْ مُعَامَلَتِهٖ وَ

جوا نید ہن اسکا آدمی اور پتھر اور فرمایا خدا تعالی نے کیا گمان کیا تمنے یہ کہ ہمنی
تمکو پیدا کیا بفائدہ اور یہ کہ تم طرف ہماری نہیں لوٹائے جاوٗگے اور فرمایا خدا تعالی نی
کیا گمان کرتا ہے آدمی یہ کہ چھوڑا جاویگا مہمل اور فرمایا خدا تعالی نی کیا بیڈر رہتے ہوئے
ہیں بستیوں والے اس سے کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا رات کے وقت اور وہ سوتے ہوں
کیا بیڈر رہتے ہوے ہیں بستیوں والے اس سے کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا چاشت کے وقت اور
اور وہ کہیلتے ہوں پس کیا ہے جواب تیرا ای مسکین ان آیتوں سے اور کیا ہے عمل تیرا
ساتھ انکے پس کیا باز رہا ہے تو اپنی خواہشوں کی پیروی سے جو پلید ہیں ہلاک کرنیوالی
تجھکو دنیا اور آخرت میں اوتارنیوالی تجھکو بدبختی اور خواری کے گھر میں وہ جو جلا دیگی
تجھکو آگ اسکی اور کاٹینگی تجھکو سانپ اوسکے اور کاٹینگے تجھکو اوسکے بچھو اور کاٹنے والے
اور کہا دینگے تجھکو اوسکے کیڑے اور مارینگے تجھکو اوسکے فرشتے اور نگہبان اور نئے کیے جاوینگے
تجھپر ہر دن میں اوسکے عذاب کی قسم اور تو ہوگا اوسمیں ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون
اور شیطانوں کی برابر اور فرمایا ہے خدا تعالی نے رغبت دلانیمیں اور جو شخص کہ ڈرتا
ہے خدا سے کرتا ہے واسطے اوسکے جگہہ نکلنے کی اور رزق دیگا اوسکو اوس جگہہ سے
جو نہیں گمان کرتا اور فرمایا خدا تعالی نے اور جو شخص ڈرے خدا سے دور کرتا ہے خدا او
اوسکی برائیاں اور بہت دیتا ہے اوسکو ثواب اور فرمایا خدا تعالی نے ای آدمی کس چیز
نے دہوکا دیا تجھکو ساتھ پروردگار تیرے بزرگ کے جسنے پیدا کیا تجھکو پس برابر اور درست
کیا تجھکو اور فرمایا خدا تعالی نے کیا نہیں وقت پہونچا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں
یہ کہ ڈریں انکے دل واسطے خدا کی یاد کے پس تحقیق رغبت دلائی تجھکو خدا نے
اس چیز میں جو اوسکے پاس ہے بیچ طلب کرنے اوسکے فضل کے اور اسکی فراخی رحمت
اور اسکی اچھی روزی اور آرام پکڑنے میں طرف اوسکی اور تسلی پکڑنیمیں پاس اوسکے ساتھ
چلنے رستہ تقوی کے اور اسکے لازم پکڑنے اور اوسپر ہمیشگی کرنے کے پس بیان کیا اوسنے
واسطے تیرے ساتھ اسکے رستہ اور واضح کیا واسطے تیرے دلیل کو اور ضامن
ہوا واسطے تیرے پیچھے اسکے گناہوں کے بخشنے اور برائیوں کے دور کرنیکا اور بہت
کیا اجر اور ثواب کو ساتھ قول اپنے کے اور جو شخص کہ ڈرے خدا سے دور کریگا خدا او
اوسکی برائیاں اور بہت کریگا واسطے اوسکے ثواب پھر خبردار کیا تجھکو تیری غفلت سے ساتھ
اوسکے اور تیرے سونے سے اسکے اور تیرے اندھا ہونے سے اوسکے رستہ سے اور تیرے بہرا
ہونے سے اوسکی آیتوں کے سننے سے اور اسکی نصیحتوں اور سرزنشوں سے پھر
فرمایا خدا تعالی نے کس چیز نے دہوکا دیا تجھکو ساتھ پروردگار تیرے بزرگ
کے جسنے پیدا کیا تجھکو پھر برابر کیا اور درست کیا تجھکو پس خدا نے صفت کی اپنی ساتھ کریم کے تاکہ
نہ بے رغبت ہووے تو اوسکی معاملہ میں

بالذ سبب اور قضا
عدل اور اسکے علم سے
ایک ذرہ بہر آسمان
اور زمین میں پوشیدہ
نہیں ہے اور سیر کی ظلم کا
ظلم حقیقی نہیں اور تو بڑا
ظالم اور بڑا مجرم ہے
کیونکہ تو نے اپنے نفس
اور مخلوق میں اپنا
تصرف کرکے اسکے
ساتھ شرک کی
اپنی آتش کے
ساتھ

تنفر عن مقاربته ويشتغل عنه بخليقته ثم ذكرك
بانه خلقك واوجدك من عدمك واحياك بعد ان
لم تكن شيئا واغناك بعد فقرك وقواك بعد ضعفك
وبصرك في مصالحك بعد عماك وعلمك بعد جهلك
وهداك بعد ضلالتك فما قعودك يا غافل عن طلب
فضله الواسع وما ثبطك عن ملازمته طاعته التي
تشرفك في الدنيا وتسعدك في العقبى وترفعك
في الدرجات لعلى ارضيت بالحيوة الدنيا واستبدلت
الذي هو ادنى بالذي هو خير واثرت الدنيا و
ابناءها وما ظهر لك من زينته التي لا بقاء لها على
الفردوس الاعلى والمرافقة مع الانبياء والصديقين
والشهداء ما سمعت قوله عز وجل ارضيتم بالحيوة
الدنيا من الاخرة فما متاع الحيوة الدنيا في الاخرة
الا قليل وقوله تعالى بل تؤثرون الحيوة الدنيا و
الاخرة خير وابقى قوله فاما من طغى واثر الحيوة
الدنيا فان الجحيم هي الماوى **فصل** واعلم ان
دخول النار بالكفر وتضاعف العذاب وقسمة الدركات
بالاعمال السيئة والاخلاق السيئة ودخول الجنة
بالايمان وتضاعف النعيم وقسمة الدرجات بالاعمال
الصالحة والاخلاق الحسنة وان الله عز وجل خلق
الجنة فحشاها بالنعيم ثوابا لاهلها وخلق النار
فحشاها بالعذاب عقابا لاهلها وخلق الدنيا فحشاها
بالافات والنعيم محنة وابتلاء ثم خلق الخلق و
الجنة والنار في غيب منهم لم يعاينوهما فالنعيم و
الافات التي في الدنيا هي انموذج الاخرة ومذاقة
ما فيها وخلق في الارض من عبيده ملوكا اعطاهم
سلطانا ارعب به القلوب وملك به النفوس فهو
انموذج ومثال لتدبيره وملكه ونفاذ امره ومعاملته
فجعل خبر ذلك كله تنزيلا ووصفا للدارين و

اور نہ نفرت کرے تو اوسکی نزدیکی سے اور نہ منہہ پہیرے تو اسسے ساتہہ اوسکی خلقت کے پہر
یاد دلایا اُسنے تجہکو ساتہہ اس بات کے کہ تحقیق اوسنے پیدا کیا تجہکو اور وجود میں لایا
تجہکو تیری عدم سے اور زندہ کیا تجہکو پیچہے اسکے جو تو کچہہ چیز نہ تہا اور غنی کیا تجہکو
پیچہے بہوکا ہونے تیرے کے اور قوی کیا تجہکو بعد ضعف تیرے کے اور بینا کیا
تجہکو تیری بہلائیوں میں پیچہے اندہا ہونے تیرے کے اور سکہلایا تجہکو پیچہے جہالت
تیری کے اور ہدایت کی تجہکو پیچہے گمراہی تیری کے پس کیا ہے بیٹہنا تیرا اے غافل
اسکے فضل واسع کے طلب کرنے سے اور کیا ہے سست رہنا تیرا اوسکی طاعت
کی لازم پکڑنے سے جو بزرگی دیتی ہے تجہکو دنیا میں اور نیکبخت کرتی ہے تجہکو آخرت میں
اور اوٹہاتی ہے تجہکو اونچے درجوں میں کیا راضی ہوا تو ساتہہ حیاتی دنیا کی اور بدلالیا
تو نے اسچیز کو جو ادنے ہے ساتہہ اسچیز کے جو بہتر ہے اور اختیار کیا تو نے دنیا
اور اوسکی بیٹوں کو اور اوسچیز کو جو ظاہر ہوئی واسطے تیرے دنیا کی زینت سے جو نہیں ہے
بقا واسطے اسکے فردوس اونچی اور پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کی ہمراہی
پر کیا نہیں سنا تو نے قول خدائے غالب اور بزرگ کا کیا راضی ہوئے تم ساتہہ حیاتی
دنیا کی آخرت سے پس نہیں ہے نفع حیاتی دنیا کا آخرت کے مقابلہ میں مگر تہوڑا اور قول
خدا تعالی کا بلکہ تم اختیار کرتے ہو حیاتی دنیا کو اور آخرت بہتر ہے اور باقی اور
قول خدا تعالی کا پس لیکن جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا حیاتی دنیا کو پس تحقیق دوزخ ہی
ہے جگہ اوسکے رہنے کی فصل اور جان تو تحقیق داخل ہونا دوزخ میں بسبب کفر کے ہے
اور زیادتی عذاب اور قسمت طبقات کی بسبب بُری عملوں اور بُری خصلتوں کے اور
داخل ہونا بہشت میں بسبب ایمان کے ہے اور زیادتی نعمتوں کی اور قسمت درجوں
بسبب نیک عملوں کے اور خصلتوں کے اور تحقیق خدا تعالی عزوجل نے پیدا کیا ہے بہشت
کو پس بہرا اوسکو ساتہہ نعمتوں کے واسطے ثواب دینے اسکے رہنے والوں کے اور پیدا کیا دوزخ
کو پس بہرا اسکو ساتہہ عذاب کے واسطے سزا دینے اوسکے رہنے والوں کے اور پیدا کیا
دنیا کو پس بہرا اسکو ساتہہ آفتوں اور نعمتوں کے واسطے امتحان اور آزمایش کے پہر پیدا
کیا خلقت کو اور بہشت اور دوزخ اونسے پوشیدگی میں ہے نہیں دیکہا اُنہوں نے
انکو پس نعمتیں اور آفتیں دنیا کی یہ نمونہ ہیں آخرت کا اور چکہنا اسچیز کا جو اوسمیں
ہے اور پیدا کئے زمین میں اپنے بندوں سے بادشاہ دیا اُن کو غلبہ ڈرایا ساتہہ اوسکے دلوں کو
اور مالک کیا ساتہہ اوسکے نفسوں کو پس یہ نمونہ اور مثال ہے واسطے اوسکے
تدبیر اور ملک اور اسکے حکم جاری کرنے اور اسکے معاملہ کے پس کیا
خدا تعالی نے ان سب کی خبر کو قرآن مجید میں اور وصف کی دونوں جہانوں کی

وَصَفَ مُلْكَهُ وَقُدْرَتَهُ وَتَدْبِيرَهُ وَمِنَّتَهُ وَصَنَائِعَهُ وَضَرَبَ
الْأَمْثَالَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ فَالْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ يَفْهَمُونَ
عَنِ اللّٰهِ أَمْثَالَهُ لِأَنَّ الْمَثَلَ إِنَّمَا هُوَ صِفَةُ شَيْءٍ قَدْ شَاهَدْتَهُ
يُرِيكَ صِفَةَ مَا غَابَ عَنْكَ وَيُبَصِّرُكَ بِمَا تُبْصِرُهُ
بِعَيْنَيْكَ لِيَنْفُذَ بَصَرُ قَلْبِكَ إِلٰى مَا تُبْصِرُهُ عَيْنُكَ فَيَعْقِلَ
قَلْبُكَ وَمَا خُوطِبْتَ بِهِ مِنْ خَبَرِ الْمَلَكُوتِ وَخَبَرِ الدَّارَيْنِ
وَخَبَرِ مُعَامَلَةِ مَالِكِ الْمُلُوكِ فَلَيْسَ فِي الدُّنْيَا نِعْمَةٌ وَلَا
شَهْوَةٌ إِلَّا وَهِيَ أُنْمُوذَجُ الْجَنَّةِ وَذَوْقُهَا ثُمَّ مِنْ وَرَاءِ
ذٰلِكَ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ
عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَلَوْ سُمِّيَ لِلْعِبَادِ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَنْتَفِعُوا
بِتِلْكَ الْأَسْمَاءِ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَعْقِلُوهُ هٰهُنَا وَلَا رَأَوْهُ وَلَيْسَ
لَهَا أُنْمُوذَجٌ فِي الدُّنْيَا وَالْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ وَإِنَّمَا وُصِفَ
مِنْهَا ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالنُّورُ ثُمَّ
مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ غَيْرُ مَعْقُولٍ وَلَا تَحْمِلُهُ الْعُقُولُ وَكَذٰلِكَ
مَا فِي الدُّنْيَا مِنَ الشِّدَّةِ وَالْعَذَابِ فَهُوَ أُنْمُوذَجُ دَارِ
الْعِقَابِ ثُمَّ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَا تَحْمِلُهُ الْعُقُولُ مِنْ
أَلْوَانِ الْعَذَابِ كُلُّ ذٰلِكَ يُخْرِجُ لَهُمْ مِنْ غَضَبِهِ وَلِأَهْلِ
الْجَنَّةِ مِنْ رَحْمَتِهِ فَكُلُّ مَنْ تَنَاوَلَ مِنْ عَبِيدِهِ مِنْ دُنْيَاهُ
مَا أُبِيحَ لَهُ وَشَكَرَهُ عَلَيْهَا أُبْدِلَ لَهُ مِنَ الْجَنَّةِ مَا يُدَّخَرُ وَهٰذَا
فِي جَنْبِهِ وَمَنْ تَنَاوَلَ مَا لَمْ يُبَحْ لَهُ فَقَدْ حَرَّمَ نَفْسَهُ
حَظَّهَا مِنَ الدَّرَجَاتِ وَمَنْ كَذَّبَ بِهَا حُرِّمَ الْجَنَّةَ
بِمَا فِيهَا أَجْمَعَ فَلِأَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَائِسُ وَوَلَائِمُ وَضِيَافَاتٌ
فَالْعُرُوسُ لِلدَّعْوَةِ وَذٰلِكَ أَنَّ رَبَّ الْعِزَّةِ سُبْحَانَهُ دَعَاهُمْ
إِلٰى دَارِ السَّلَامِ لِيُجَدِّدَ لَهُمْ أَبَدًا أَبْدَانًا طَرِيَّةً وَأَعْمَارًا أَبَدِيَّةً
وَالْوَلَائِمُ لِلْأَزْوَاجِ وَالضِّيَافَاتُ لِلزِّيَارَةِ وَلِأَهْلِ
الْجَنَّةِ تَلَاقٍ وَزِيَارَاتٌ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَمُتَحَدَّثٌ فِي مَوَاطِنِ
الْأُلْفَةِ وَمُجْتَمَعٌ فِي ظِلِّ طُوبٰى يَلْقَوْنَ الرُّسُلَ هُنَالِكَ
وَيَزُورُونَهُمْ وَمَجَالِسُ الْمَلٰئِكَةِ فِيمَا بَيْنَهُمْ سَلَامُ اللّٰهِ

اور وصف کی اپنی ملک اور قدرت اور تدبیر اور احسان اور اپنی کاریگریوں کی اور
بیان کیا مثالوں کو اوپر پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے اور یہ مثالیں ہم بیان کرتے ہیں واسطے
لوگوں کے اور نہیں سمجھتے انکو مگر دانا پس خدا کو جاننے والے سمجھتے ہیں خدا سے اوسکی
مثالیں اسواسطے کہ تحقیق مثال نہیں ہے وہ مگر بیان کرنا اسچیز کا جو تحقیق دیکھا ہے تو نے
اوسکو دکھاتا ہے تجکو صفت اوس چیز کی جو غائب ہے تجہہ سے اور دکھاتا ہے تجھکو وہ چیز
جو دیکھا تو نے اسکو ساتھہ آنکھہ اپنی کے تاکہ جاری ہووے آنکھہ دل تیری کی طرف
اوسچیز کے جو نہیں دیکھا اسکو آنکھہ تیری نے پس سمجھے دل تیرا اوسچیز کو جو تو خطاب
کیا گیا ہے ساتھہ اوسکی خبر ملکوت اور خبر دو نوجہان اور خبر بادشاہوں کے معاملہ سے
پس نہیں ہے دنیا میں کوئی نعمت اور نہ لذت مگر وہ بہشت کا نمونہ اور اسکی چاشنی
ہے پھر اوسکے پیچھے سے بہشت میں وہ چیز ہے جو کسی آنکھہ نے اسکو نہیں دیکھا
اور نہ کسی کان نے اسکو سنا اور نہ گذرا آدمی کے دل پر اسکا خیال پس اگر نام لیا جاوے
واسطے لوگوں کے ان نعمتوں سے تو نہ نفع پکڑینگے ساتھہ ان ناموں کے کیونکہ تحقیق انہوں
نے نہیں سمجھا اسکو یہاں اور نہ دیکھا اسکو اور نہیں واسطے اسکے نمونہ دنیا میں
اور بہشت کے سو درجے ہیں اور سوا اسکے نہیں بیان کیے گئے ہیں ان میں سے تین درجے ایک
سونا دوسرا چاندی تیسرا نور پھر انکے پیچھے سے نہیں دریافت کیا گیا اور نہیں برداشت
کر سکتے اسکی عقلیں اور اسیطرح وہ چیز جو دنیا میں ہے سختی اور عذاب سے پس وہ نمونہ
ہے عذاب کے گہر کا پھر اوسکے پیچھے سے وہ چیز ہے جو نہیں برداشت کر سکتیں اسکی عقلیں
گوناگون عذاب سے یہ سب مذکور نکلتا ہے دوزخیوں کے لیے اوسکے غضب سے اور واسطے
بہشت والوں کے اسکی رحمت سے پس ہر اس شخص نے جو کہایا اوسکے بندوں سے دنیا سے
اسچیز کو جو اوسکے لیے مباح کیگئی ہے اور شکر کیا اسکا اسپر بدلا دیا جائیگا اسکو بہشت
سے وہ چیز کہ یہ حقیر ہے اسکے مقابلہ میں اور جسنے کہائی وہ چیز جو نہیں مباح کیگئی اسکے
لیے پس تحقیق اوسنے روک رکہا نفس سے اسکا نصیبہ درجوں سے اور جسنے اسکو جھٹلایا
یا منع کیا اسنے نفس کو بہشت سے ساتہہ اوسچیز کے جو اسمیں ہے سب سے اور واسطے
بہشت والوں کے عروسیں ہیں اور ولیمے اور مہمانیاں پس عروسیں واسطے دعوت
خدا کی ہیں اور یہ اسواسطے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے بلایا انکو سلامتی کے گہر میں تاکہ نیا کر دیوے
انکے جسموں کو تازہ اور عمروں کو ہمیشہ اور ولیمے واسطے بیبیوں کے ہیں اور مہمانیاں
واسطے اونکی زیارت کی اور واسطے بہشت والوں کے ملاقات ہوگی اور زیارتیں آپسمیں
اور باتیں کرنی آرام کی جگہوں میں اور رہونا انکا درخت طوبیٰ کے سایہ میں پیغمبروں کو
وہاں ملینگے اور ان کی زیارت کرینگے اور فرشتوں کی مجلسیں آپسمیں خدا کا سلام

عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاَسْوَاقٌ يَاْتُوْنَهَا يَتَخَيَّرُوْنَ فِيْهَا الصُّوَرَ
وَهَدَايَا مِنَ الرَّحْمٰنِ فِيْ اَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ تَغْدُوْ
وَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ مِنْ اَلْوَانِ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْرِبَةِ وَالْفَوَاكِهِ بُكْرَةً وَّ
عَشِيًّا اَرْزَاقُهُمْ دَارَّةٌ لَا مَقْطُوْعَةٌ وَّلَا مَمْنُوْعَةٌ وَمَزِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ
يَوْمًا بِيَوْمٍ فَاِذَا اَتَاهُمُ الْمَزِيْدُ نَسُوْا مَا قَبْلَهٗ ثُمَّ لَهُمْ مُتَنَزَّهٌ يَخْرُجُوْنَ
اِلَيْهِ فِيْ رِيَاضٍ عَلٰى شَاطِئِ نَهْرِ الْكَوْثَرِ عَلَيْهِ خِيَامُ الدُّرِّ مَضْرُوْبَةٌ
وَكُلُّ خَيْمَةٍ سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ عَرْضِ مِثْلِهٖ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ
لَيْسَ لَهَا بَابٌ فِيْهَا جَوَارٍ عَبِقَاتٌ لَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهِنَّ مَلَكٌ وَّلَا
اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخُدَّامِ وَالْحُوْرِ وَهُوَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ
فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ وَاِذَا قَالَ اللّٰهُ لَهُنَّ حِسَانٌ فَمَنْ يَّقْدِرُ
اَنْ يَّصِفَ حُسْنَهُنَّ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي
الْخِيَامِ فَتِلْكَ خِيَرَةُ الرَّحْمٰنِ اخْتَارَ صُوَرَهُنَّ الْحِسَانَ
بَيْنَ الصُّوَرِ اُنْبِتْنَ مِنْ سَحَائِبِ الرَّحْمَةِ فَاِذَا اُمْطِرَتْ مُطِرَتْ
جَوَارِيَ حِسَانًا عَلٰى مَشِيَّةِ الْكَرِيْمِ نُوْرُ وُجُوْهِهِنَّ مِنْ نُّوْرِ
الْعَرْشِ فَضُرِبَتْ عَلَيْهِنَّ خِيَامُ الدُّرِّ فَلَمْ يَرَهُنَّ اَحَدٌ
مُنْذُ خَلَقَهُنَّ فَهُنَّ مَقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ قَدْ قُصِرْنَ اَيْ
حُبِسْنَ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ مِنْ جَمِيْعِ الْخَلْقِ فَاَهْلُ الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمُوْنَ
فِي الْقُصُوْرِ مَعَ الْاَزْوَاجِ وَيَلْبَثُوْنَ فِي النِّعْمَةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ
حَتّٰى اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّجَدِّدَ لَهُمْ
نِعْمَةً وَّنُزْهَةً نُوْدُوْا فِيْ دَرَجَاتِ الْجِنَانِ يَا اَهْلَ الْجِنَانِ
هٰذَا يَوْمُ نُزْهَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَّتَفَسُّحٍ وَّحُبُوْرٍ فَاخْرُجُوْا اِلٰى
مُتَنَزَّهِكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خُيُوْلِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ مِنْ
اَبْوَابِ مَدَائِنِهِمْ اِلٰى تِلْكَ الْمَيَادِيْنِ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ عَلٰى تِلْكَ
الْمَيَادِيْنِ اِلٰى تِلْكَ الرِّيَاضِ عَلٰى شَاطِئِ نَهْرِ الْكَوْثَرِ فَيَهْدِيْهِمُ
اللّٰهُ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ عِنْدَ خَيْمَتِهٖ وَلَا بَابَ
لَهَا فَتَنْصَدِعُ الْخَيْمَةُ عَنْ بَابٍ وَّذٰلِكَ بِعَيْنِ وَلِيِّ اللّٰهِ
تَعَالٰى لِيَعْلَمَ اَنَّ الَّتِيْ فِيْهَا لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهَا اَحَدٌ وَّفَاءً لِمَا
قَدَّمَ اللّٰهُ مِنَ الْوَعْدِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا حَيْثُ قَالَ فِيْهِنَّ
خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ

سب پر اور بازار میں آوینگے انکو اور پسند کرینگے اونمیں صورتیں اور تحفے خدا تعالی
سے نمازوں کے وقتوں میں صبح اور شام دئے جاوینگے انکو رنگا رنگ کہانے اور پینے
اور میوے صبح اور شام روزینے انکی بہت ہیں نہ کاٹی گئی اور نہ روکی گئی اسد
کیطرف سے دن بدن ہیں جب آویگی انکے پاس زیادتی بہول جاوینگے اسکو جو
پہلے اسکے تہا پہر واسطے اونکی تماشا گاہ ہوگی نکلینگے طرف اوسکی باغوں میں نہر
کوثر کے کنارہ پر اوسپر خیمے موتیوں کے لگائے گئے اور ہر خیمہ ساٹھ میل
چوڑائی میں اوسکی مانند ایک موتی سے نہیں ہوگا واسطے اوسکے دروازہ
بیچ اوسکے لونڈیاں ہونگی خوشبو والیاں نہیں دیکہا طرف انکی کسی فرشتہ نے
اور نہ کسی نے بہشت والوں سے خادموں اور حوروں سے اور یہ ہی قول خدا تعالی کا
ان میں بیویاں ہیں خوب رو خوب صورت اور جب کہا انکو اللہ تعالی نے خوبصورت
تو کون قدرت رکہتا ہے انکی خوبصورتی کی بیان کی پہر فرمایا خدا تعالی نے حوریں
ہیں نگاہ رکہی ہوئیں خیموں میں پس یہ ہی خدا کی برگزیدہ رحمان نے پسند کیں اونکی
صورتیں اچہی درمیان صورتوں کے پیدا کی گئیں رحمت کی بادلوں سے پس جب
برسیگا تو برسائیگا لونڈیاں خوب صورت خدا تعالی کی مشیت کی موافق انکی موہوں
کے نور عرش کی نور سے پس لگائے جاوینگے اونپر موتیوں کی خیمے پس نہیں دیکہا
انکو کسی نے جب سے خدا نے انکو پیدا کیا پس وہ نگاہ رکہی گئی ہیں خیموں میں تحقیق بند
کی گئی ہیں اپنے خاوندوں پر تمام خلقت سے پس بہشت والے خوشی کرینگے محلوں
میں ساتہہ بیبیوں کے ٹہیرینگے نعمت میں جسقدر چاہا خدا تعالی نے یہاں تک کہ
جب ہوگا وہ دن کہ چاہیگا خدائے عزوجل یہ کہ نیا کرے واسطے اونکے نعمت اور تماشے کو
تو پکارے جاوینگے بہشت کی درجوں میں اے بہشت والو یہ دن ہے تماشے اور خوشی اور
فراخی اور آرایش کا پس نکلو اپنے تماشے کیطرف پس نکلینگے مروارید اور یاقوت کے گہوڑوں
پر اپنے شہروں کے دروازوں سے اون میدانوں کیطرف پہر سیر کرینگے اون میدانوں
پر اون باغوں کیطرف نہر کوثر کے کنارے پر پس راہ دکہلائیگا انکو خدا تعالی اونکے
گہروں کیطرف پس اوتریگا ہر شخص اونمیں سے اپنے خیمہ کے پاس اور نہیں دروازے
واسطے اوسکے پس پہاڑا جائیگا خیمہ دروازہ سے اور یہ پہٹنا روبرو مومن خدا تعالی
دوست کے ہوگا تاکہ جان لے یہ کہ جو بی بی اسمیں ہے کسی نے اوسپر
جہانکا نہیں واسطے پورا کرنے اسچیز کے جو پہلے بہیجی تہی خدا تعالی
نے وعدہ سے دنیا کے گہر میں اسجگہہ جو فرمایا خدا تعالی نے ان خیموں میں
بی بیاں ہیں برگزیدہ خوبصورت پہر فرمایا خدا تعالی نے حوریں ہیں نگاہ رکہی ہوئی

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ فَيَسْتَوُوْ
مَعَهُمَا عَلٰى سَرِيْرِ النُّزْهَةِ فِيْ تِلْكَ الْحِجَالِ فَيُمَالُ عَلَيْهِمْ مِنْ
وَلِيْمَتِهَا فَاِذَا طَعِمُوْا اَلْوَلَائِمَ سَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَابًا طَهُوْرًا
وَّتَفَكَّهُوْا بِطُرَفِ الْفَوَاكِهِ الَّتِيْ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ تِلْكَ
الْهَدَايَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَالْحُلِيِّ وَالْحُلَلِ فَخَلَعَ عَلَيْهِمْ
كِسْوَةَ الرَّحْمٰنِ وَاشْتَغَلُوْا بِالْخَيْرَاتِ الْحِسَانِ يَقْضُوْنَ
مِنْهُنَّ الْاَوْطَارَ وَالنَّهَمَاتِ ثُمَّ يَتَحَوَّلُوْنَ اِلٰى مَجَالِسِ الْعَبْقَرِ
الْمُوَشَّاتِ بِاَلْوَانِ النُّقُوْشِ عَلٰى شَوَاطِئِ الْاَنْهَارِ فِيْ تِلْكَ
الرِّيَاضِ يَرْكَبُوْنَ الرَّفَارِفَ الْخُضْرَ وَيَتَّكِئُوْنَ عَلَيْهَا وَهُوَ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ
فَاِذَا قَالَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ حِسَانًا فَمَاذَا بَقِيَ فَالرَّفْرَفُ هُوَ
شَيْءٌ اِذَا اسْتَوٰى عَلَيْهِ رَفْرَفَ بِهٖ وَهُوَ اَهْوٰى كَالْاُرْجُوْحَةِ
يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّرَفْعًا وَّخَفْضًا يَتَلَذَّذُ مَعَ اَنِيْسِهٖ فَاِذَا
رَكِبُوا الرَّفَارِفَ اَخَذَ اِسْرَافِيْلُ فِي السَّمَاعِ وَرُوِيَ فِي الْخَبَرِ
اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْ اِسْرَافِيْلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَخَذَ فِي السَّمَاعِ قَطَعَ عَلٰى اَهْلِ سَبْعِ
سَمٰوٰتٍ صَلَاتَهُمْ وَتَسْبِيْحَهُمْ فَاِذَا رَكِبُوا الرَّفَارِفَ وَاَخَذَ
اِسْرَافِيْلُ فِي السَّمَاعِ بِاَلْوَانِ الْاَغَانِيْ تَسْبِيْحًا وَّتَقْدِيْسًا
لِلْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ لَمْ يَبْقَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَرَدَتْ وَلَمْ
يَبْقَ سِتْرٌ وَّلَا بَابٌ اِلَّا ارْتَجَّ وَانْفَتَحَ وَلَمْ يَبْقَ حَلْقَةُ بَابٍ اِلَّا طَنَّتْ
بِاَلْوَانِ طَنِيْنِهَا وَلَمْ يَبْقَ اَجَمَةٌ مِّنْ اٰجَامِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
اِلَّا وَقَعَ هُبُوْبُ الصَّوْتِ فِيْ مَقَاصِبِهَا فَزَمَرَتْ تِلْكَ الْقَصَبُ
بِفُنُوْنِ الزَّمْرِ فَلَمْ يَبْقَ جَارِيَةٌ مِّنْ جَوَارِي الْحُوْرِ الْعِيْنِ اِلَّا
غَنَّتْ بِاَغَانِيْهَا وَالطَّيْرُ بِاَلْحَانِهَا فَيُوْحِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى
الْمَلٰئِكَةِ اَنْ جَاوِبُوْهُمْ وَاَسْمِعُوْا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ نَزَّهُوْا
اَسْمَاعَهُمْ عَنْ مَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ فَيُجَاوِبُوْنَ بِالْحَانٍ
وَّاَصْوَاتٍ رُوْحَانِيَّةٍ فَتَخْتَلِطُ هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ فَتَصِيْرُ
رَجَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى قُمْ يَا دَاوٗدُ عِنْدَ
سَاقِ عَرْشِيْ فَمَجِّدْنِيْ فَيَنْدَفِعُ دَاوٗدُ فِيْ تَمْجِيْدِ رَبِّهٖ بِصَوْتٍ

پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے نہیں چہوا انکو کسی آدمی نے پہلے اون سے اور نہ جن نے
پس برابر بیٹھیگا ساتھہ انکے پاکیزگی کے تخت پر اون آراستہ گہروں میں پس پرا
لایا جاویگا اوپر اس بی بی کے ولیمہ سے پس جب کہاینگے ولیمے کے طعاموں کو پلاویگا
ان کو خدا تعالیٰ شراب پاک اور نفع پکڑینگے ساتھ ان تازہ میووں کے جو خدا تعالیٰ
نے دیگا ان کو ہدیوں سے اُس دن میں جو زیور اور جوڑے پس پہنائیگا اسکو خدا
پوشاک رحمان کی اور مشغول ہونگے ساتھہ بی بیوں برگزیدہ خوبصورتوں کے پوری
کرینگے اون سے حاجتیں اور خواہشیں پھر لوٹینگے طرف مجلس نفیسہ کی جو آراستہ
کی گئی ہیں ساتھہ رنگارنگ نقشوں کے نہروں کے کناروں پر اون باغوں میں سوار
ہونگے سبز رفرفوں پر اور اوپر تکیہ لگاوینگے اور وہ قول خدا تعالیٰ کا تکیہ لگائے
سبز رفرف اور بستر نفیس اور خوبصورت پر پس جب فرمایا خدا تعالیٰ نے کسی چیز
کو اچھا پس کیا باقی رہا پس رفرف وہ چیز ہے کہ جب بیٹھے اوپر تو اڑے ساتھہ
اوسکے اور جھکے مانند جھکی ہوئی چیز کے داہیں اور بائیں اور اونچا اور نیچا لذت
پکڑیگا ساتھہ یار اپنے کے پس جب سوار ہونگے رفرفوں پر تو شروع ہوگا اسرافیل سرود کرنا
اور حدیث میں آیا ہے یہ کہ تحقیق نہیں کوئی خدا تعالیٰ کی خلقت سے بہت اچھا
آواز میں اسرافیل علیہ السلام سے پس جب شروع ہوتا ہے سرود کہنے میں تو بند کیجاتی
ہے سات آسمانوں کے رہنے والوں پر انکی نماز اور تسبیح پس جب سوار ہونگے رفرفوں پر اور
شروع ہوگا اسرافیل سرود کرنے میں ساتھہ رنگارنگ آوازوں کے از روئے تسبیح اور تقدیس
کے واسطے بادشاہ پاک کے نہیں باقی رہیگا بہشت میں کوئی درخت مگر ہولدار ہوجاویگا
اور نہیں باقی رہیگا کوئی پردہ اور نہ کوئی دروازہ مگر کہل جائیگا اور نہیں باقی
رہیگا کوئی حلقہ دروازے کا مگر آواز کریگا ساتھہ رنگارنگ آوازاپنی کے اور نہیں باقی
رہیگا کوئی جنگل سونے اور چاندی کے جنگلوں سے مگر واقع ہوگی آواز چلنے کی انکے
نیستانوں میں پس آواز کرینگے وہ نیستان ساتھہ رنگارنگ آوازوں کے پس باقی رہیگی
کوئی لونڈی حورعین کی لونڈیوں سے مگر سرود کریگی ساتھہ سرودوں اپنی کے اور پرند
ساتھہ آوازوں اپنی کے پس وحی کریگا خدا عزوجل طرف فرشتوں کی یہ کہ جواب دو تم
انکو اور سناؤ تم میری بندوں کو جنہوں نے نگاہ رکھی تہی کان اپنے شیطان کی مزماروں سے
پس فرشتے جواب دینگے ساتھہ الحان اور آوازوں روحانی کے پس ملینگی آپس میں
آوازیں پس ہوجاینگی ایک آواز پھر فرمائیگا خدا تعالے کھڑا ہو اے
داؤد پاس پاوے عرش میرے کے پس بزرگی بیان کر میری
پس آگے ہوگا داؤد خدا تعالیٰ کی بزرگی بیان کرنے میں

نغم الاصوات ويجليها وتتضاعف اللذة واهل الخيام على تلك الرفارف تهوى بهم وقد حفت بهم افانين اللذات والاغاني فذلك قوله عز وجل فهم في روضة يحبرون قال يحيى ابن كثير الروضة اللذة والسماع فبينما هم على لذاتهم وسرورهم اذا انفتح لهم باب الملك القدوس من جنة عدن نادت اصوات صفوف الروحانيين من باب جنة عدن بتماجيد الماجد الكريم فتسمع الكريم الى درجات الجنان وثارت ريح عند تبة بالوان الطيب والروح والنسيم وهو نسيم القربة وسطع على اثر ذلك نور فاشرقت منه رياضهم وخيامهم وشواطي انهارهم وامتلا كل شي منهم نورا ثم ناداهم الجليل جل جلاله من فوق رؤسهم السلام عليكم احبائي واوليائي واصفيائي يا اهل الجنة كيف وجدتم متنزهكم هذا يومكم بدل نيروز اعدائي طلبوا يوما من الدنيا ليجددوا على انفسهم النعمة التي قدروها على انفسهم لخبثهم وشقائهم فلم ينالوا ما طلبوا من اللذة وخسروا في جنة ما طلبوا في العاجل ولم يصبروا حتى ينالوا هذا الذي اعددت في الاجل لاهل طاعتي فاعرضتم عما اليه اقبلوا وامتنعتم مما فيه تنافس اهل الدنيا فاليوم يذوقون وبال ما تنافسوا فيه وشيكا ما انقطع به ما طلبوا من اللذة والنهمة في دار فناء وصاروا الى الذل والهوان وجزيتم بما صبرتم جنة وحريرا ومتنزها وسلاما وهذا يوم نيروزكم وهذا يوم زيارتكم في داري في جنة عدن وطالما رايتكم في ايام الدنيا في مثل ذلك اليوم مشتغلين بعبادتي وطاعتي والمترفون في لهوهم ولعبهم سكارى حيارى عصاة متمردين يتنعمون بحطام الدنيا ويفرحون بتبذ ولهابيتهم وانتم مراقبون حلالي و

ساتھ ایسی آواز کی جو ڈھانپ لیگی آوازوں کو اور آراستہ کریگی اونکو اور دگنی ہوگی لذت اور خیمے والی ان رفرفوں پر جھکینگے ساتھ ان کے اور تحقیق گھیر لینگی انکو رنگا رنگ لذتیں اور سرود یہی ہے قول خدائی عزوجل کا پس وہ باغ میں بناو کیے جائینگے انیس کہا یحییٰ بن کثیر نے روضہ لذت ہے اور سرود پس ایسے حال میں وہ اپنی لذتوں اور خوشبوؤں پر ہونگے کہ ناگاہ کھل جائیگا واسطے ان کے دروازہ بادشاہ پاک کا بہشت عدن سے پس بلند ہونگی آوازیں روحانیوں کی جنت عدن کے دروازے سے ساتھ بزرگیوں خدا کریم کی بہشتوں کے درجوں تک اور اوٹھیگی بو بہشت عدن والی کی ساتھ رنگا رنگ خوشبوئی اور خوشی اور ہوائے خوش کی اور وہ ہوا ہے خدا تعالیٰ کی نزدیکی کی اور چڑھیگا اسکے پیچھے پر نور پس روشن ہو جائینگے اس سے انکے باغ اور انکے خیمے اور انکی نہروں کے کنارے اور بھر جائے گی ہر چیز ان سے نور سے پھر ندا کریگا انکو خدا تعالیٰ بزرگ ان کے سروں کے اوپر سے سلام ہووے تم پر اے دوستو اور میرے ولیو اور میرے برگزیدو اے بہشت والو کس طرح پایا تمنے اپنی تماشا گاہ کو یہ دن تمہارا ہے بدلے میرے دشمنوں کے نیروز طلب کیا اونہوں نے ایک دن دنیا سے تاکہ نئے کریں اپنی نفسوں پر وہ نعمت جو مقدر کیا تھا اونہوں نے اس نعمت کو اپنی جانوں پر واسطے اپنی پلیدی اور بدبختی کے پس پہنچی اسکو جو طلب کیا تھا لذت سے اور ٹوٹا پایا اونہوں نے اسکے مقابل میں جو طلب کیا اونہوں نے نہ صبر کیا اونہوں نے یہانتک کہ پہنچیں اس چیز کو جو تیار کی میں نے آخرت میں واسطے اپنے فرمانبرداروں کے پس منہ پھیرا تمنے اس سے جو طرف اسکے متوجہ ہوئے یہ اور باز رہے تم اس چیز سے جو بیچ اسکے رغبت کی دنیا والوں نے پس آج کو دن چکھینگے عذاب اس چیز کا جو رغبت کی تھی انہوں نے اسمیں اور قریب ہے وہ چیز کہ منقطع ہوگی ساتھ اسکے وہ چیز جو طلب کی تھی انہوں نے لذت اور شہوت سے فنا کے گھر میں اور ہو گئے طرف خواری اور رسوائی کی اور جزا دیے گئے تم بدلے اس چیز کے کہ صبر کیا تھا تم نے بہشت اور ریشم اور تماشا گاہ اور سلام اور یہ دن تمہارا نیروز ہے اور تمہارا تماشا گاہ اور یہ دن ہے تمہاری زیارت کا میرے گھر میں بہشت عدن میں اور لمبی ہوئی مدت کہ میں نے دیکھا تمکو دنیا کے دنوں میں اس دن کی مانند میں مشغول ہوئے میں ساتھ میری عبادت کی اور فرمانبرداری کی اور گردن کش لوگ اپنی کھیل اور بازی میں تھے مست حیران گنہگار سرکش خوشی کرتے تھے ساتھ اسباب دنیا کے اور خوشحال ہوتے ہیں ان کو ہاتھ میں کرکے آپس میں اور تم حفاظت کرتے ہو میری بزرگی کی

وَيَحْفَظُوْنَ حُدُوْدِيْ وَتَرْعَوْنَ عَهْدِيْ وَتَشْفِقُوْنَ
عَلٰى حُقُوْقِيْ وَيُفْتَحُ لَهُمْ بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ النِّيْرَانِ فَيَفُوْرُ
لَهَبُهَا وَدُخَانُهَا وَصَرَاخُ اَهْلِهَا وَعَوِيْلُهُمْ لِيَنْظُرَ اَهْلُ
الْجِنَانِ مِنْ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ اِلٰى مَا مَنَّ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَيَزْدَادُوْا
غِبْطَةً وَّسُرُوْرًا وَيَنْظُرُ اَهْلُ النَّارِ مِنْ تِلْكَ السُّجُوْنِ وَ
الْمَحَابِسِ فِيْ تِلْكَ الْاَغْلَالِ وَالْقُيُوْدِ فَيَتَحَسَّرُوْنَ عَلٰى مَا
فَاتَهُمْ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِوُجُوْهِ اَهْلِ الْجِنَانِ اِلَى اللّٰهِ وَيُنَادُوْنَهُمْ
بِاَسْمَآئِهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فَاكِهُوْنَ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِئُوْنَ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ سَلٰمٌ قَوْلًا
مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ اَلَمْ
اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ○ اِنَّهٗ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ
فَتَجِيْشُ بِهِمُ النَّارُ فَتَتَفَرَّقُ جَمْعُهُمْ وَيَنْقَطِعُ نِدَآؤُهُمْ
فَتَرْمِيْ بِهِمْ اِلَى الْجَزَآئِرِ فِي النَّارِ فَاِذَا اُخْرِجُوْا اِلَيْهَا دَبَّتْ
اِلَيْهِمْ عَقَارِبُ لَهَا اَنْيَابٌ كَاَمْثَالِ النَّخْلِ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَيْهِمْ
سَيْلٌ مِّنْ نَّارٍ حَشْوُهٗ غَضَبُ الْجَبَّارِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيُغْرِقُهُمْ
فِيْ بِحَارِ النِّيْرَانِ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالٰى هٰذَا
يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُبَارِزُوْنِيْ بِالْعَظَآئِمِ وَتَتَمَرَّدُوْنَ
عَلَيَّ بِنِعْمَتِيْ وَتَفْرَحُوْنَ فِيْ دَارِ الْاَحْزَانِ وَالْعُبُوْدِيَّةِ بِمَا
تُضَاهُوْنَ مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِ طَاعَتِيْ فَقَدِ انْقَطَعَتْ
عَنْكُمْ تِلْكَ اللَّذَّاتُ فَذُوْقُوْا وَبَالَ مَا اٰثَرْتُمُوْهُ فَاِنَّ
اَهْلَ الْجَنَّةِ قَدْ شُغِلُوْا بِالتَّنَعُّمِ بِالْوَلَآئِمِ وَاَلْوَانِ الْفَوَاكِهِ
وَطُرَفِ الْهَدَايَا وَافْتِضَاضِ الْعَذَارٰى وَرُكُوْبِ الرَّفَارِفِ
وَالتَّلَذُّذِ بِالْاَغَانِيْ وَاَلْوَانِ السَّمَاعِ وَسَلَامِيْ عَلَيْهِمْ
وَاِقْبَالِيْ بِالْبِرِّ وَاللُّطْفِ اِلَيْهِمْ وَالْمَزِيْدِ مَا يَسْتَفْرِغُ
نِعَمَهُمْ لِيَتَهَنَّؤُوْا بِنَعِيْمِهِمْ وَيَزْدَادُوْا لَذَّةً عَلٰى لَذَّتِهِمْ
فَيَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هٰذَا لَكُمْ بَدَلُ يَوْمِ اَعْدَآئِيَ الَّذِيْنَ
تُبَاشِرُوْا وَاَهْدَوْا اِلٰى مُلُوْكِهِمْ وَقَبِلُوْا هَدَايَاهُمْ

اور نگاہ رکھتے ہو میری حدوں کو اور رعایت کرتے ہو میری عہد کی اور ڈرتی ہو
میری حقوق سے اور کھولا جاویگا ان کے لیئے ایک دروازہ دوزخ کے دروازوں
سے پس سخت ہوگی اسکی بھڑک اور اسکا دہواں اور اسکے رہنے والوں کی فریاد اور
انکا رونا تاکہ دیکھیں بہشت والے ان مجلسوں سے طرف اُسچیز کے جو احسان کیا ہے
خدا نے ساتھ اُنکے اُن پر پس زیادہ ہوگی بہشت والوں کو رشک اور خوشی میں اور دیکھینگے
دوزخ والے ان قیدخانوں اور بندیخانوں سے ان طوقوں سے اور بیڑیوں میں پس
حسرت کرینگے اُسپر جو اُن سے فوت ہوگئی پس فریاد چاہینگے ساتھ منہ بہشت والوں کے
طرف خدا کے اور پکارینگے ان کو ان کے نام لیکر پس فرمائیگا خدا تعالی جو بہت برکت والا
ہے نام اسکا تحقیق بہشت والے آج ایک کام میں ہیں خوشحال وہ اُنکی بیبیاں
سایہ میں ہیں تختوں پر تکیہ لگانے والے واسطے اُن کے اہمیں میوہ ہے اور واسطے اُن کے جو
چاہینگے اُنپر سلام ہے کہا گیا پروردگار مہربان کیجانب سے اور جدا ہو جاؤ تم آج ای
گنہگارو کیا میں نے نہیں عہد کیا تھا تمکو ای آدم کے بیٹو یہ کہ نہ عبادت کرو تم شیطان
کی تحقیق وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر اور یہ کہ عبادت کرو میری یہ ہے رستہ سیدہا پس جوش
کریگی ان کے واسطے آگ پس جدا کردیگی انکی جماعت اور بند ہو جاویگی انکی پکار پس ڈالا
جائیگا ان کو جزیروں کیطرف آگ میں پس جب نکلینگے طرف اسکے تو چلینگے طرف انکے
بچھو جو واسطے ان کے ڈنک میں مانند درخت کھجور کے پھر آویگا اُنپر سیل آگ سے جو بھری
اسکی غصہ سے خدا کا پس اُٹھائیگا ان کو پس غرق کریگا ان کو دوزخ کے دریاؤں میں
اور پکاریگا پکارنے والا خدا تعالی کیطرف سے یہ ہے تمہارا وہ دن جسمیں تم میرا مقابلہ
کرتے تھے ساتھ بڑی جنگوں کے اور سرکشی کرتے تھے مجھپر ساتھ نعمتوں میری کے
اور خوش ہوتے تھے غموں اور عبادت کے گھر میں ساتھ اُسچیز کے جو مشابہت کرتے تھے
تم ساتھ اسکے اس چیز کی جو تیار کی ہے میں نے واسطے اپنے فرمانبرداروں کی پس تحقیق
کاٹی گئیں وہ لذتیں پس چکھو تم عذاب اسچیز کا جو اختیار کیا تم نے اسکو پس تحقیق
بہشت والے مشغول ہوئے ہیں تم ساتھ خوشی کرنے کے ساتھ ولیمے کے طعاموں اور
رنگا رنگ میووں اور تازہ ہدیوں اور بکارت توڑنے بکروں اور سوار تختوں اور
ساتھ لذت پکڑنے کے ساتھ سرودوں اور رنگا رنگ خوش آوازوں کے اور سلام میرا
اُنپر ہے اور متوجہ ہونا میرا ساتھ بھلائی اور مہربانی کے طرف انکی اور ساتھ زیادتی
کے ختم نہ ہونگی اُنکی نعمتیں تاکہ خوشحال ہوویں ساتھ نعمتوں اپنی کے اور زیادہ ہووے
لذت انکی لذت پر پس ای بہشت والو یہ دن تمہارے لیئے ہی بدلے دن میری دشمنوں کے جو ایک
دوسری کو بشارت دیتے تھے اور بھیجتے تھے طرف اپنی بادشاہوں کی اور قبول کرتے تھے
تھے انکے ہدیے

اور وہ حوت میں کیں اور وہ طلب کرنیوالا جنت کا طرف منازل عالیہ اور مقامات شریفہ کے اور یقینا جان کہ تو اللہ تعالی کا بندہ اور غلام اور اُسکا ظاہری مال (مالک حقیقی کا مال ہے) بندہ خدا سے کسی چیز کا مستحق نہیں ہے

وَاَنتُم الفَائِزُوْنَ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّه قَالَ قَالَ رَجُلٌ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ قَدْ حُبِّبَ اِلَيَّ الصَّوْتُ الْحَسَنُ
فِي الْجَنَّةِ صَوْتٌ حَسَنٌ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُوْحِيْ اِلٰى شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ
اَنْ اَسْمِعِيْ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اشْتَغَلُوْا بِعِبَادَتِيْ وَذِكْرِيْ عَنْ
عَزْفِ الْبَرَابِطِ وَالْمَزَامِيْرِ فَتَرْفَعُ بِصَوْتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ
بِمِثْلِهٖ مِنْ تَسْبِيْحِ الرَّبِّ وَتَقْدِيْسِهٖ وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ رض
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ لَيْلٍ قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُهَيِّجُكَ عَلٰى هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ يَذْكُرُ فِي الْكِتٰبِ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا
فَقُلْتُ اللَّيْلُ بَيْنَ الْبُكْرَةِ وَالْعَشِيِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ هُنَاكَ لَيْلٌ اِنَّمَا هُوَ ضَوْءٌ وَّنُوْرٌ
يَرُدُّ الْغُدُوَّ عَلَى الرَّوَاحِ وَالرَّوَاحَ عَلَى الْغُدُوِّ وَيَأْتِيْهِمْ
طُرَفُ الْهَدَايَا مِنَ اللّٰهِ لِمَوَاقِيْتِ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ كَانُوْا
يُصَلُّوْنَهَا فِي الدُّنْيَا وَتُسَلِّمُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ
يَّكُوْنَ لَهٗ حَظٌّ فِيْ هٰذَا الْعَيْشِ اللَّذِيْذِ الدَّائِمِ فَعَلَيْهِ بِحِفْظِ
حُدُوْدِ شُرُوْطِ التَّقْوٰى وَهِيَ مَذْكُوْرَةٌ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ
لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ
الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا
عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ وَعَلَيْهِ بِالْاِتْيَانِ
بِحُدُوْدِ الْاِسْلَامِ وَاَجْزَائِهٖ وَرُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ
الْيَمَانِ رض اَنَّهٗ قَالَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ وَ
جَلَّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً اَلْاِسْلَامُ
ثَمَانِيَةُ اَسْهُمٍ اَلصَّلٰوةُ سَهْمٌ وَالزَّكٰوةُ سَهْمٌ وَالصِّيَامُ سَهْمٌ
وَالْحَجُّ سَهْمٌ وَالْعُمْرَةُ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ سَهْمٌ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ

اور تم مراد کو پہونچو اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق اُسنے کہا کہا ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحقیق میں ایسا مرد ہوں کہ دوست کیا
گیا ہے طرف میری عبادت خوش پس کیا بہشت میں آواز خوش ہوگی فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تحقیق
البتہ اللہ تعالی وحی بھیجیگا طرف درخت کی بہشت میں یہ کہ سرود سنا تو میرے بندوں
کو جو مشغول ہوئے تھے ساتھ میری عبادت اور ذکر کے بربطوں اور مزماروں
کے آوازوں سے پس نکالیگا وہ درخت ایسی آواز کہ نہیں سنی خلقت نے مانند اسکی
پروردگار کی تسبیح اور تقدیس سے اور ابی قلابہ سے روایت ہے کہا کہا ایک مرد
نے اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا بہشت میں رات ہوگی فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سنے اور کس چیز نے برانگیختہ کیا تجھکو اسپر کہا اُسنے سنا میں نے
اللہ عزوجل سے جو ذکر کرتا ہے اپنی کتاب میں اور واسطے اُن کے رزق ہوگا
بہشت میں صبح اور شام پس کہا میں نے رات صبح اور شام کے درمیان میں
ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے وہاں رات سوا اسکے نہیں
وہ روشنی ہے اور نور جو لاتا ہے صبح کو شام پر اور شام کو صبح پر اور آوینگے انکے
پاس تازہ ہدیے خدا تعالی کیطرف سے نمازوں کے وقتوں میں جو پڑھتے تھے انکو دنیا
میں اور سلام کرینگے اُنپر فرشتے پس جو شخص یہ ارادہ کرے کہ ہووے واسطے اوسکے
حصہ اس عیش لذت والی ہمیشہ میں پس وہ لازم پکڑے نگاہ رکھنا پرہیزگاری
کی شرطوں کی حدوں کا اور وہ ذکر کیگئیں ہیں خدائے غالب اور بزرگ کی
قول میں نہیں ہے نیکی یہ کہ پھیر و تم موہوں اپنوں کو طرف مشرق اور مغرب کے و لیکن
نیکی اُس شخص کی ہے جو ایمان لایا ساتھ خدا تعالی اور دن قیامت کے اور فرشتوں
اور کتابوں اور پیغمبروں کے اور دیا مال کو اُسکی محبت پر صاحب قرابت اور یتیموں
اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور گردنوں کی آزادگی میں اور قائم
کیا نماز کو اور دیا زکوۃ کو اور پورا کرنیوالے اپنے عہدوں کو جب عہد کرتے ہیں اور صبر کرنیوالے
سختیوں اور نقصانوں میں اور وقت ڈر کے جنہوں نے سچ بولا اور یہی لوگ ہیں
پرہیزگار اور لازم پکڑیں اسلام کی حدیں اور ارکان بجا لانیکو اور روایت کیگئی ہے
حذیفہ بن یمان سے یہ کہ تحقیق اوسنے کہا بیچ تفسیر قول خدا تعالی عزوجل کے اے
ایمان والو داخل ہو تم اسلام میں پوری طرح اسلام کے آٹھ حصے ہیں نماز ایک
حصہ ہے اور زکوۃ ایک حصہ ہے اور روزہ ایک حصہ ہے اور حج ایک
حصہ ہے اور عمرہ حصہ ہے اور جہاد حصہ ہے اور بھلائی کا حکم کرنا حصہ ہے

سَهْمٌ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ
وَعَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي الْاَحْوَلَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الْاِسْلَامِ كَمَثَلِ
الشَّجَرَةِ الثَّابِتَةِ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ اَصْلُهَا وَالصَّلَوٰتُ
الْخَمْسُ فُرُوْعُهَا وَصِيَامُ رَمَضَانَ لِحَاؤُهَا وَالْحَجُّ وَ
الْعُمْرَةُ جَنَاهَا وَالْوُضُوْءُ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ شِرْبُهَا وَبِرُّ
الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةُ الرَّحِمِ غُصُوْنُهَا وَالْكَفُّ عَنْ مَحَارِمِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَقُهَا وَالْاَعْمَالُ الصَّالِحَةُ ثَمَرُهَا وَذِكْرُ
اللّٰهِ عُرُوْقُهَا ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَحْسُنُ
الشَّجَرَةُ وَلَا تَصْلُحُ اِلَّا بِالْوَرَقِ الْاَخْضَرِ كَذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ
الْاِسْلَامُ اِلَّا بِالْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ

فَصْلٌ فِي صِفَةِ النَّارِ وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا وَ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَاجْتَمَعَ الْخَلَائِقُ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ
فِيْهِ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ غَشِيَتْهُمْ ظُلْمَةٌ سَوْدَاءُ لَا يَنْظُرُ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنْ شِدَّةِ الظُّلْمَةِ وَالْخَلَائِقُ قِيَامٌ عَلٰى
اَقْدَامِهِمْ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ مَسِيْرَةُ
سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذَا تَجَلَّى الْخَالِقُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلْمَلٰئِكَةِ فَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا
وَانْجَلَتِ الظُّلْمَةُ فَغَشِيَ الْخَلَائِقَ كُلَّهُمْ نُوْرُ رَبِّهِمْ وَالْمَلٰئِكَةُ
حَافُّوْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُقَدِّسُوْنَ
قَالَ فَبَيْنَمَا الْخَلَائِقُ قِيَامٌ كُلُّهُمْ صُفُوْفًا كُلُّ اُمَّةٍ قَائِمَةٌ
فِي نَاحِيَةٍ اِذْ اُتِيَ بِالصُّحُفِ وَالْمِيْزَانِ وَوُضِعَتِ الصُّحُفُ
وَعُلِّقَ الْمِيْزَانُ بِيَدِ مَلَكٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَرْفَعُهُ مَرَّةً وَيَخْفِضُهُ
مَرَّةً اُخْرٰى قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ كُشِفَ الْغِطَاءُ عَنِ
الْجَنَّةِ فَاُزْلِفَتْ فَهَبَّتْ مِنْهَا رِيْحٌ فَوَجَدَ الْمُسْلِمُوْنَ عَرْفَهَا
كَالْمِسْكِ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ كُشِفَ
الْغِطَاءُ مِنْ جَهَنَّمَ فَهَبَّتْ مِنْهَا رِيْحٌ مَعَ دُخَانٍ شَدِيْدٍ

اور برائی سی منع کرنا حصہ ہے اور تحقیق ٹوٹا پایا اوس شخص نے جسکا نہیں کوئی
حصہ اور روایت ہے عاصم احول سی اونے انس سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے تحقیق آپنے فرمایا مثال اسلام کے مثال درخت مضبوط کی سی ہے خدا کی ساتھ
ایمان لانا اسکی جڑہ ہے اور پانچ نمازیں اوسکی شاخیں ہیں اور رمضان کی روزی
انکی چھال ہے اور حج اور عمرہ اوسکا میوہ ہے چنا ہوا اور وضو اور غسل کرنا جنابت
سے حصہ ہے اوسکو پانی کا اور ماں باپ کی فرمانبرداری اور پیوند رحم کا اوسکی ٹہنیاں
ہیں اور اللہ عزوجل کی حراموں سی باز رہنا اوسکی پتے ہیں اور اعمال نیک اسکا میوہ
ہے اور خدا کی یاد اوسکی جڑیں ہیں پہر فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جیسے
کہ نہیں اچھا ہوتا درخت اور نہیں صلاحیت رکہتا مگر ساتہہ پتوں سبز کے اسیطرح
نہیں صلاحیت رکہتا اسلام مگر ساتہہ باز رہنی کے خدا کی حراموں سی اور ساتہہ اعمال
نیک کے فصل۔ بیان میں دوزخ اور اس چیز کے جو تیار کی ہے خدا تعالی نے واسطے
اوسکے رہنے والوں کی اسمیں اور بیان میں بہشت اور اسچیز کے جو تیار کی ہے خدا تعالی
نے واسطے اسکے رہنے والوں کے بیچ اوسکے ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق اوسنے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا قیامت کا دن اور اکٹھے ہونگے
لوگ ایسے دن میں جو نہیں شک اسمیں بیچ ایک میدان کے ڈھانپے گا انکو سایہ اندہیری
کالا نہ دیکھیگا بعض انکا بعض کو بہ سبب سخت اندہیرے کے اور لوگ کہڑے ہونگے
اپنے قدموں پر اور درمیان انکے اور درمیان انکے پروردگار عزوجل کے راستہ
ستر برس کا ہوگا فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسیحال میں وہ اسیطرح ہونگے کہ ناگاہ تجلی
کریگا پیدا کرنیوالا جو برکت والا ہے بلند واسطے فرشتوں کے پس روشن ہو جائیگی زمین
ساتہہ روشنی پروردگار اپنے کی اور دور ہو جائیگا اندہیرا پس ڈھانپ لیگا سب لوگوں
کو نور انکے پروردگار کا اور فرشتے گہیرنے والے ہونگے عرش کے گرد
پاکی بیان کرینگے ساتہہ صفت پروردگار اپنے کے اور اوسکی تقدیس کرینگے
فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسحالت میں سب لوگ کہڑے ہونگے صفیں باندہ کر
ہر امت کہڑی ہوگی ایک کونے میں کہ ناگاہ لائے جائینگے صحیفے اور ترازو اور
رکھے جائینگے اعمال نامے اور لٹکائی جائیگی ترازو ہاتھہ میں فرشتہ کے فرشتوں
میں سے اوٹھائیگا اسکو ایک مرتبہ اور نیچے کرے گا اسکو دوسری مرتبہ فرمایا پیغمبر
خدا نے پس اسحالت میں وہ اسیطرح ہونگے کہ دور کیا جائیگا پردہ بہشت سے پس
نزدیک کیا وے گی پس چلیگی اوس سے ہوا پس پاوینگے مسلمان اوسکی خوشبو
مانند مشک کی اور درمیان انکے اور بہشت کے راستہ ہوگا پانسو برس کا پہر دور کیا جاویگا پردہ دوزخ سے
پس چلیگی اوس سے ہوا ساتہہ دہوئیں سخت کے

فوجد المجرمون عرفها وبينهم وبينها مسيرة خمس مائة عام
ثم تجيء بها تقاد موثقة بسلسلة عظيمة عليها تسعة
عشر خازنا من الملئكة مع كل خازن منهم سبعون الف
ملك عوان له يقودها كل خازن منهم مع اعوانه و
سائر الخزان مع اعوانهم يمشون عن يمينها وشمالها و
ورائها بيد كل ملك منهم مقمعة من حديد يسبقون بها
فتمشي ولها زفير وشهيق وغيث وظلمة ودخان ونقعة
تلهب عال من شدة غضبها على اهلها فينصبونها بين
الجنة والموقف فترفع طرفها فتنظر الى الخلائق ثم
تجمح اليهم لتاكلهم فيحبسونها خزنتها بسلاسلها
فلو تركت لاتت على كل مؤمن وكافر فلما رات انها
قد حبست عن الخلائق فارت فورا شديدا تكاد
تميز من الغيظ ثم شهقت الثانية فتسمع الخلائق صوت تغيظها
اسنانها فارتعدت عند ذلك الافئدة وانخلعت القلوب
وطارت الافئدة وشخصت الابصار وبلغت القلوب
الحناجر قال قائل يا نبي الله صفها لنا قال صلى الله عليه
وسلم نعم مثل هذه الارض عظما سبعون جزءا من بعد
سواد مظلمة لها سبعة رؤس لكل راس منها ثلثون بابا
طول كل باب منها مسيرة ثلث ليال وشفتها العليا تضرب
منخرها والشفة السفلى تسحبها وفي كل منخر من مناخرها
وثاق وسلسلة عظيمة يمسكها سبعون الف ملك غلاظ
شداد كالحة انيابهم اعينهم كالجمر والوانهم كلهب النار
يفور من مناخرهم لهب ودخان عال مستعدين لامر
الجبار تبارك وتعالى قال فتستاذن جهنم ربها عز
وجل في السجود له فياذن لها في السجود فتسجد ما شاء
الله قال ثم يقول لها الجبار عز وجل ارفعي راسك
فترفع راسها فتقول الحمد لله الذي جعلني انتقم
بي ممن عصاه ولم يجعل شيئا من خلقه ينتقم به مني
قال ثم تقول بلسان طلق ذلق سلق الحمد لله ما شاء

پس پاینگے گنہگار یہ واوسکی اور درمیان اونکی اندر درمیان اسکی پانچسو برس کا راستہ
ہوگا پہر لائی جائیگی دوزخ ایسے حالمیں کہ کہینچی جاویگی باندہی ہوئی ساتہ زنجیر بڑی
کے دوزخ پر انیس موکل ہونگے فرشتوں سے ساتہہ ہر موکل اون سے ستر ہزار فرشتے
ہونگے مددگار اوسکے پس کھینچیگا اوسکو ہر چوکیدار ان سے اپنے مددگاروں
کے اور باقی چوکیدار ساتہ اپنے مددگاروں کے چلینگے اوسکے دہنے اور بائیں
اور اسکے پیچہے ہر ایک فرشتہ کے ہاتہہ میں آہنی ہتہوڑا ہوگا لوہے سے فریاد کرینگے
ساتہ اوسکے پس روانہ ہوگی اور واسطے اوسکے آواز ہوگی مانند پہلی آواز گدہے
کی اور سختی اور اندہیرا اور دہواں اور شور بہت اور بہڑک اونچی بسبب اوسکو
سخت غصہ کے اپنے اہل پر پس قایم کرینگے اوسکو بہشت اور کہڑا ہونے کی جگہ کے درمیان
پس اوٹھائیگی نظر اپنی پس دیکہیگی طرف لوگوں کی پہر حملہ کریگی طرف اونکی تا کہ کہا جاوے
انکو پس روک رکہینگے اوسکو اوسکے چوکیدار ساتہ اوسکی زنجیروں کو پس اگر
چہوڑ دیجاوے تو آوے ہر مومن اور کافر پر پس جبکہ دیکہا اوسنے یہ کہ تحقیق وہ روکی
گئی ہے لوگوں سے تو جوش کریگی سخت جوش کرنا کہ قریب کہ پہٹ جاوے سبب سخت
غصہ کی پہر فریاد کریگی دوسری فریاد پس سنینگے لوگ آواز اوسکے دانتوں ملنے کی
پس کانپ جاوینگے اسوقت دل اور نکل پڑینگے دل اور اوڑ جاوینگے دل اور
تیرہ ہو جاوینگی آنکہیں اور پہونچ جاوینگے دل گلوں تک کہا کسی کہنے والی
نے اے پیغمبر خدا بیان فرمایئے دوزخ کا فرمایا آپنے ہاں وہ مانند اس مین کی ہے
بڑائی میں ستر جزو ہے دوری سے کالی ہے سیاہ واسطے اسکے سات سر ہیں
واسطے ہر سر کے تیس دروازے ہیں لنبائی ہر دروازہ کی ان دروازوں سے
رستہ ہے تین رات کا اور اوسکا اوپر کا ہونٹ پہونچتا ہے اسکی ناک کی سوراخ کو اور
نیچے والا ہونٹ گہسیٹتی ہے اوسکو اور ہر سوراخ میں اسکی ناک کے سوراخوں سے
ہے اور زنجیر بڑا بند کرتے ہیں اسکو ستر ہزار فرشتے تند خو زبردست باہر نکلے ہوئے
ان کے دانت ان کی آنکہیں مانند انگارے کے اور انکے رنگ مانند شعلے آگ کے جوش
مارتا ہے ان کی ناکوں کے سوراخوں سے شعلہ اور دہواں اونچا تیار ہیں واسطے
حکم خدائے زبردست تبارک تعالی کے فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسوقت اجازت مانگیگی
دوزخ اپنے پروردگار عز وجل سے اسکو سجدہ کرنیکی پس خدا اجازت دیگا اسکو سجدہ کرنیکی جتنی
مدت کہ چاہا خدا نے فرمایا پیغمبر خدا نے پہر فرمائیگا اسکو خدا زبردست عز وجل کہ اٹھا سر اپنا
فرمایا پیغمبر خدا نے پس اٹھاویگی سر اپنا پس کہیگی سب تعریف خدا کے لیے جسنے مجہکو ایسا بنایا
کہ انتقام لیتا ہے ساتہہ میرے اپنے نافرمانوں سے اور نہیں کیا کسی چیز کو اپنی مخلوق سے کہ انتقام لیجاوے

اللهُ مِنْ ذٰلِكَ الحَمْدِ بِصَوْتٍ لَهَا جَهِيرٍ ثُمَّ تَزْفِرُ زَفْرَةً
فَلَا يَبْقٰى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ وَّلَا اَحَدٌ مِّمَّنْ شَهِدَ
الْمَوْقِفَ اِلَّا جَثٰى عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ تَزْفِرُ الثَّانِيَةَ فَلَا يَبْقٰى قَطْرَةٌ
فِيْ عَيْنِ اَحَدٍ اِلَّا بَدَرَتْ ثُمَّ تَزْفِرُ الثَّالِثَةَ فَلَوْ كَانَ لِكُلِّ
اٰدَمِيٍّ اَوْ جِنِّيٍّ عَمَلُ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ نَبِيًّا لَوَاقَعُوْهَا ثُمَّ
تَزْفِرُ الرَّابِعَةَ فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ اِلَّا انْقَطَعَ كَلَامُهُ غَيْرَ اَنَّ
جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَخَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَعَلِّقُوْنَ
بِالْعَرْشِ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ لَا اَسْئَلُكَ
غَيْرَهَا قَالَ ثُمَّ تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ عِظَمُ كُلِّ
شَرَرَةٍ كَالسَّحَابَةِ الْعَظِيْمَةِ الطَّالِعَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ فَيَقَعُ ذٰلِكَ
الشَّرَرُ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ قَالَ ثُمَّ يُنْصَبُ الصِّرَاطُ عَلَيْهَا
فِيْهَا سَبْعُمِائَةِ قَنْطَرَةٍ مَّا بَيْنَ كُلِّ قَنْطَرَتَيْنِ مِنْهَا سَبْعُوْنَ
عَامًا وَقِيْلَ سَبْعُ قَنَاطِرَ وَعَرْضُ الصِّرَاطِ مِنَ الطَّبَقَةِ
الْاُوْلٰى اِلَى الطَّبَقَةِ الثَّانِيَةِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَّمِنَ
الثَّانِيَةِ اِلَى الثَّالِثَةِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَّمِنَ الثَّالِثَةِ
اِلَى الرَّابِعَةِ مِثْلُهَا وَمِنَ الرَّابِعَةِ اِلَى الْخَامِسَةِ مِثْلُهَا وَمِنَ
الْخَامِسَةِ اِلَى السَّادِسَةِ مِثْلُهَا وَمِنَ السَّادِسَةِ اِلَى السَّابِعَةِ
كَذٰلِكَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَهِيَ اَعْرَضُهُنَّ وَاَشَدُّهُنَّ
حَرًّا وَاَبْعَدُهُنَّ قَعْرًا وَاَكْثَرُهُنَّ اَلْوَانًا وَاَكْبَرُهُنَّ جَمْرًا
بِسَبْعِيْنَ مَرَّةً وَاَمَّا الطَّبَقَةُ الدُّنْيَا فَقَدْ جَاوَزَهَا
الصِّرَاطُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فِي السَّمَآءِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَمْيَالٍ فَكُلُّ
طَبَقَةٍ اَشَدُّ حَرًّا وَاَكْبَرُ جَمْرًا وَاَكْثَرُ اَلْوَانِ الْعَذَابِ
مِنَ الَّتِيْ فَوْقَهَا بِسَبْعِيْنَ مَرَّةً فِيْ كُلِّ طَبَقَةٍ بَحْرٌ وَّاَنْهَارٌ
وَجِبَالٌ وَّشَجَرٌ طُوْلُ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهَا فِي السَّمَآءِ مَسِيْرَةُ
سَبْعِيْنَ اَلْفَ عَامٍ وَّفِيْ كُلِّ طَبَقَةٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ جَبَلًا
وَفِيْ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ شُعْبَةٍ وَفِيْ كُلِّ شُعْبَةٍ
مِّنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ شَجَرَةٍ ضَرِيْعٍ لِكُلِّ شَجَرَةٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ
شُعْبَةً عَلٰى كُلِّ شُعْبَةٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ حَيَّةً وَّسَبْعُوْنَ
عَقْرَبًا طُوْلُ كُلِّ حَيَّةٍ مِّنْهَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَمْيَالٍ فَاَمَّا الْعَقَارِبُ

اس تعریف سے ساتھہ اپنی آواز بلند کے پہر فریاد کریگی فریاد کرنی کہ پس نہیں باقی رہیگا
کوئی فرشتہ مقرب اور نہ نبی مرسل اور نہ کوئی ان لوگوں سے جو حاضر ہوئے ہیں موقف
میں مگر بیٹھہ جاینگے اپنے زانو پر پہر فریاد کریگی دوسری دفعہ پس نہ باقی رہیگا کوئی قطرہ
کسی کی آنکہہ میں مگر نکل پڑیگا پہر فریاد کرے گی تیسری دفعہ پہر اگر ہووے واسطے ہر
آدمی اور جنکے عمل بہتر پیغمبروں کا تو البتہ گر پڑینگے ہمیں پہر فریاد کریگی چوتھی دفعہ
پس نہیں باقی رہیگی کوئی چیز مگر کاٹی گئی ہے کلام اسکی مگر یہ کہ تحقیق جبرئیل اور
میکائیل اور ابرہیم علیہ السلام پکڑنے والے ہونگے عرش کو ہر ایک ان سے کہیگا
بچا تو جان میری میں تجہسے نہیں چاہتا سوا اسکے فرمایا پیغمبر خدا نے پہر ڈالیگی
چنگاریاں مانند گنتی آسمان کے ستاروں کی بڑائی چنگاری کی مانند بڑی بادل کو جو چڑھنے
والا ہے مغرب سے پس واقع ہونگی وہ چنگاریاں خلقت کے سروں پر فرمایا پیغمبر خدا نے
پہر قایم کیجائے گی پلصراط دوزخ پر پس تیار کیجائیگی واسطے اسکے سات سو پل درمیان
ہر پل کے ان پلوں سے ستر برس ہونگے اور کہا گیا ہے کہ سات پل اور چوڑائی
پلصراط کی پہلے طبقہ سے دوسرے طبقہ تک رستہ ہے پانچسو برس کا اور دوسرے طبقہ سے
تیسرے طبقہ تک رستہ ہے پانچسو برس کا اور تیسرے سے چوتھے تک مانند
اسکی اور چوتھے سے پانچویں تک مانند اسکی اور پانچویں سے چھٹے تک
مانند اسکے اور چھٹے سے ساتویں تک اسیطرح رستہ پانچسو برس کا اور
یہ ساتواں طبقہ بہت فراخ ہے ان سے اور بہت سخت ہے ان سے
گرمی میں اور بہت دور ہے ان سے گہراؤ میں اور بہت زیادہ ہے ان سے
رنگت میں اور بہت بڑا ہے ان سے انگاروں سے ستر حصے اور لیکن طبقہ
نزدیک والا پس تحقیق تجاوز کرگئی ہے پل اسکی داہنی اور بائیں بلندی میں
تین میل کے رستہ تک پس ہر طبقہ بہت سخت ہے از روئے
گرمی کے اور بہت بڑا ہے از روئے انگارے کے اور بہت
بڑا ہے قسم قسم کے عذاب میں اس طبقہ سے جو اسکے اوپر ہے
ستر حصے ہر طبقہ میں دریا ہیں اور نہریں اور پہاڑ اور درخت لنبائی ہر پہاڑ
کی بلندی میں رستہ ہے ستر ہزار برس کا اور ہر طبقہ میں ان سے ستر پہاڑ ہیں
اور ہر پہاڑ میں ستر ہزار درے ہیں اور ہر درہ میں ان سے ستر ہزار درخت
ہیں جہاڑ کانٹے کے واسطے ہر درخت کی ان سے ستر شاخیں ہیں ہر
شاخ پر ان سے ستر سانپ ہیں اور ستر بچھو لنبائی ہر سانپ کی ان سے رستہ
ہے تین میل کا پس لیکن بچھو

فَكَالْبَخَاتِي الْعِظَامِ عَلٰى كُلِّ شَجَرَةٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ ثَمَرَةٍ فِيْ
كُلِّ ثَمَرَةٍ رَأْسُ شَيْطَانٍ فِيْ جَوْفِ كُلِّ ثَمَرَةٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ
دُوْدَةً طُوْلُ كُلِّ دُوْدَةٍ مِنْهَا غَلْوَةٌ وَمِنْهَا ثَمَرٌ لَيْسَ فِيْهِ
دُوْدٌ وَلٰكِنْ فِيْهِ شَوْكٌ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِنَّ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ وَادِيًا
قَعْرُ كُلِّ وَادٍ مِنْهَا مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا وَلِكُلِّ وَادٍ
مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ شُعْبَةٍ فِيْ كُلِّ شُعْبَةٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ
اَلْفَ مَغَارَةٍ وَفِيْ كُلِّ مَغَارَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ شِقٍّ كُلُّ شِقٍّ
مِنْهَا مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا فِيْ جَوْفِ كُلِّ شِقٍّ مِنْهَا سَبْعُوْنَ
اَلْفَ ثُعْبَانٍ فِيْ شِدْقِ كُلِّ ثُعْبَانٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ
عَقْرَبٍ لِكُلِّ عَقْرَبٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ فَقَارَةٍ فِيْ كُلِّ
فَقَارَةٍ قُلَّةُ سُمٍّ لَا يَنْتَهِي الْكَافِرُ وَلَا الْمُنَافِقُ حَتّٰى يُوَافِيَ
ذٰلِكَ كُلَّهٗ قَالَ فَبَيْنَمَا الْخَلَائِقُ جَاثُوْنَ عَلٰى رُكَبِهِمْ
وَجَهَنَّمُ تَخْطُرُ كَمَا يَخْطُرُ الْجَمَلُ الْمُغْتَلِمُ قَالَ فَيُنَادِيْ
مُنَادٍ بِصَوْتٍ عَالٍ فَيَقُوْمُ النَّبِيُّوْنَ وَالصِّدِّيْقُوْنَ
وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ ثُمَّ عُرِضُوْا عَرْضَةً رُدَّتْ
فِيْهَا الْمَظَالِمُ ثُمَّ عُرِضُوا الثَّانِيَةَ فَتَجَادَلَتِ الْاَرْوَاحُ
وَالْاَجْسَادُ وَظَهَرَتِ الْاَجْسَادُ عَلَى الْاَرْوَاحِ ثُمَّ عُرِضُوْا
عَلَى اللّٰهِ الثَّالِثَةَ فَطَارَتِ الصُّحُفُ فَوَقَعَتْ فِيْ اَيْدِي
الْخَلْقِ فَمِنْهُمْ مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ اُوْتِيَ
كِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ اُوْتُوْا كِتَابَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ فَاُعْطُوْا اَلْوِيَةً مِنْ نُوْرِ رَبِّهِمْ
وَهَنَّأَتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ بِكَرَامَتِهِمْ فَجَازُوا الصِّرَاطَ بِرَحْمَةِ رَبِّهِمْ
وَدَخَلُوْا جِنَانَهُمْ فَلَقِيَتْهُمْ خُزَّانُهُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ جِنَانِهِمْ
يَكْسُوْنَهُمْ وَمَرَاكِبَهُمْ وَبِالْحِلْيَةِ الَّتِيْ تَنْبَغِيْ لَهُمْ فَانْتَهَوْا
اِلٰى مَنَازِلِهِمْ وَانْقَلَبُوْا مَسْرُوْرِيْنَ اِلٰى قُصُوْرِهِمْ
فَدَخَلُوْا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ فَنَظَرُوْا اِلٰى مَا لَا تَصِفُ
اَلْسِنَتُهُمْ وَلَمْ تُبْصِرْ اَبْصَارُهُمْ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا وَلَبِسُوْا حُلِيَّهُمْ ثُمَّ اعْتَنَقُوْا اَزْوَاجَهُمْ

ہیں مانند بختی اونٹوں بڑی کہ ہیں ہر درخت پر اُن سے ستر ہزار میوے ہیں ہر میوہ پر سر ہے شیطان کا ہر میوے کے اندر ان سے ستر کیڑے ہیں لمبائی ہر کیڑے کی اُن سے مقدار مسافت تیر چلانے کے ہے اور بعضے ایسے میوے ہیں جو ان میں کیڑے نہیں ہیں ولیکن اسمیں کانٹے ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق واسطے دوزخ کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے واسطے ان سے ستر جنگل ہیں ہر جنگل کی گہراؤ اُن سے رستہ ہے ستر برس اور ہر جنگل کی ان سے ستر ہزار شاخ ہے۔ ہر شاخ ہیں ان سے ستر ہزار غار ہے اور ہر غار میں ستر ہزار شگاف ہے اِن سے اور ہر شگاف کا لمبا ستر برس کا رستہ ہے ہر شگاف کے اندر اُن سے ستر ہزار اژدہا ہیں ہر اژدہا کے منہہ میں ستر ہزار بچھو ہر بچھو کے واسطے اِن سے ستر ہزار مہرہ پشت ہے۔ ہر مہرہ پشت میں ایک پہاڑ ہے زہر کا نہیں پہونچتا کافر اور نہ منافق یہانتک کہ پورا کرتا ہے اس سب کو فرمایا پیغمبر خدا نے پس درمیان وقت کہ لوگ بیٹھے ہونگے گھٹنوں پر اور دوزخ بیقرار ہوگی اور حملہ کرے گی مانند حملہ کرنے مست اونٹ کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس پکاریگا پکارنیوالا ساتھ آواز بلند کے پس کھڑے ہونگے پیغمبر اور صدیق اور شہیدا اور نیکوکار پھر پیش کیے جائینگے لوگ ایک دفعہ پیش کرنیکو پھیری جائینگے اسمیں ظلم پھر پیش کیے جائینگے دوسری دفعہ پس آپسمیں جھگڑا کرینگے روح اور جسم اور غالب آئینگے جسم روحوں پر پھر پیش کیے جائینگے لوگ خدا تعالی پر تیسری دفعہ پس اوڑینگے صحیفے پس واقع ہونگے لوگوں کے ہاتھ میں پس بعض ان میں سے دیا جائیگا عملنامہ اپنا دہنے ہاتھ میں اور بعض اون سے دیا جائیگا عملنامہ اپنا اپنے بائیں ہاتھ میں اور بعض اُن سے دیا جائیگا عملنامہ اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے سے پس لیکن جو لوگ کہ دئے جائینگے عملنامے اپنے داہنے ہاتھ میں پس وہ دیئے جائینگے نور اپنے پروردگار کے نور سے اور مبارکبادی دینگے اونکو فرشتے بسبب انکی بزرگی کے پس گزرینگے پلصراط پر ساتھ رحمت پروردگار اپنے کے اور داخل ہونگے اپنے بہشتوں میں پس ملاقات کرینگے ان کی چوکیدار بہشتوں کے دروازوں پاس اُن کی پوشاکیں اور گھوڑے اور زیور اُن کے مناسب لیئے ہوئے پس اپنے گھروں کیطرف جدا ہو جائینگے اور پھرینگے خوشحال اپنے محلوں کیطرف پس اپنی بی بیوں پر داخل ہونگے پس ایسی چیزیں دیکھینگے جنکی زبانیں وصف نہیں کرسکتیں اور نہیں دیکھا انکو انکی آنکھوں نے اور نہ ان کے دلوں پر انکا خیال گذرا پس کہائینگے اور پیئینگے اور

وفقنا اللہ وایاک لما یحب ویرضیٰ بمنہ

مَا قَدَّمُوا لَهُمْ ثُمَّ حَمِدُوا خَالِقَهُمُ الَّذِي أَذْهَبَ عَنْهُمْ خَوْفَهُمْ
وَآمَنَهُمْ مِنْ فَزَعِهِمْ وَيَسَّرَ لَهُمْ حِسَابَهُمْ ثُمَّ شَكَرُوا مَا
أَعْطَاهُمْ رَبُّهُمْ فَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ فَقَرَّتْ أَعْيُنُهُمْ
بِمَا تَزَوَّدُوا مِنْ دُنْيَاهُمْ كَانُوا مُوقِنِينَ مُؤْمِنِينَ مُصَدِّقِينَ
خَائِفِينَ رَاجِينَ رَاغِبِينَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ نَجَا النَّاجُونَ
وَهَلَكَ الْكَافِرُونَ وَأَمَّا الَّذِينَ أُوتُوا كِتَابَهُمْ بِشِمَالِهِمْ
وَمِنْ وَرَاءِ ظُهُورِهِمْ فَاسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ وَانْقَلَبَتْ
زُرْقًا عُيُونُهُمْ وَوُسِمُوا عَلَى الْخَرَاطِيمِ وَعَظُمَتْ أَجْسَامُهُمْ
وَغَلُظَتْ جُلُودُهُمْ وَهَتَفُوا بِوَيْلِهِمْ حِينَ نَظَرُوا إِلَى
كِتَابِهِمْ وَعَايَنُوا ذُنُوبَهُمْ لَمْ يُغَادِرْ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً
إِلَّا وَجَدُوهَا مُثْبَتَةً فِي كُتُبِهِمْ فَهُمْ كَاسِفٌ بَالُهُمْ سَيِّئٌ
ظَنُّهُمْ شَدِيدٌ رُعْبُهُمْ كَثِيرٌ هَمُّهُمْ مُنَكَّسَةٌ رُؤُوسُهُمْ
خَاشِعَةٌ أَبْصَارُهُمْ خَاضِعَةٌ رِقَابُهُمْ يُسَارِقُونَ النَّظَرَ
إِلَى نَارِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ لِأَنَّهُمْ عَايَنُوا أَمْرًا عَظِيمًا
كَبِيرًا مُفْظِعًا جَلِيلًا طَامًّا مُنْكَرًا مُفْزِعًا مُرْعِبًا مُحْزِنًا
مُخْشِيًا مُهِمًّا لِلْقُلُوبِ وَلِلْعُيُونِ مُبْكِيًا فَأَقَرُّوا بِالْعُبُودِيَّةِ
لِرَبِّهِمْ وَاعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ وَكَانَ اعْتِرَافُهُمْ عَلَيْهِمْ نَارًا وَعَارًا
وَحَسْرَةً وَشَقَاءً وَإِلْزَامًا وَسُحْقًا قَالَ فَبَيْنَمَا الْقَوْمُ بَيْنَ
يَدَيْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ جَاثُونَ عَلَى رُكَبِهِمْ بِذُنُوبِهِمْ
مُعْتَرِفُونَ زُرْقًا أَعْيُنُهُمْ لَا يُبْصِرُونَ هَاوِيَةً قُلُوبُهُمْ فَلَا
يَعْقِلُونَ مُرْجِفَةً أَوْصَالُهُمْ فَلَا يَتَكَلَّمُونَ مُنْقَطِعَةً
أَرْحَامُهُمْ فَلَا يَتَوَاصَلُونَ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا
يَتَسَاءَلُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ فَلَا يُجِيبُونَ وَيَسْأَلُونَ الرَّجْعَةَ
فَلَا يُجَابُونَ قَدْ أَيْقَنُوا بِمَا كَانُوا يُكَذِّبُونَ فَهُمْ عِطَاشٌ
لَا يَرْوُونَ وَجِيَاعٌ لَا يَشْبَعُونَ وَعُرَاةٌ لَا يَكْتَسُونَ
مَغْلُوبُونَ لَا يُنْصَرُونَ مَحْزُونُونَ مَسْلُوبُونَ مَحْسُورُونَ
أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَمَكَاسِبَهُمْ قَالَ فَبَيْنَمَا
الْقَوْمُ كَذٰلِكَ أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى خَزَنَةَ جَهَنَّمَ أَنْ يَخْرُجُوا

انداز متعدد تک پہر صفت کرینگے اپنے پیدا کرنے والے کی جو لیگیا ان سے غم انکا اور امن
دیا انکو انکی گھبراہٹ سے اور آسان کر دیا انکا حساب پھر شکر کرینگے اس چیز کا جو
دی انکو انکے پروردگار نے پس کہینگے سب تعریف خدا کے لئے ہے جسنے ہمکو راہ دکھلائی
اس نعمت کی اور نہ تھے ہم کہ راہ پاتے واگر نہ راہ دکھلاتا ہمکو خدا پس ٹھنڈے ہونگی
انکی آنکھیں بہ سبب اس چیز کے کہ جو توشہ اٹھایا تھا انہوں نے دنیا سے تھے یقین کرنیوالے
ایمان لانیوالے تصدیق کرنیوالے ڈرنیوالے امید رکھنیوالے رغبت کرنیوالے پس نزدیک
اسوقت کی خلاصی پائینگے خلاصی پانیوالے اور ہلاک ہونگے کافر اور جو وہ لوگ جو دیئے
گئے اعمالنامے اپنے بائیں ہاتھ میں اور پیٹھ کے پیچھے سے پس کالے ہونگے ان کے منہ
اور پھر جائینگے نیلی ہونگی انکی آنکھیں اور داغ لگائے جائینگے انکی سینوں پر اور بڑی
ہو جائینگے ان کے جسم اور موٹے ہو جائینگے انکے چمڑے اور آواز کرینگے ساتھ
ہلاکت اپنی کے جس وقت دیکھینگے اپنے عملناموں کی طرف اور دیکھینگے اپنے گناہوں کو نہیں
چھوڑی گئی چھوٹا گناہ اور بڑا مگر پائینگے اسکو ثابت کیا گیا اپنے عملناموں میں پس یہ
لوگ کالے ہیں ان کے دل برا ہے ان کا گمان سخت ہے انکا ڈر بہت ہے ان کا غم نیچے
کئے ہوئے ہیں انکے سر ڈرنے والے ہیں انکی آنکھیں نیچی ہونیوالی ہیں انکی گردنیں
چرا تی ہیں نظر کو آگ کی طرف نہیں پھرتی انکی طرف نظر انکی کیونکہ انہوں نے دیکھا ہے
امر بڑا بہت ڈرانے والا بڑا سختی پر غالب آنیوالا غم لانیوالا گھبراہٹ میں ڈالنے والا
ڈرانیوالا رنج دینے والا خوار کرنیوالا دلوں کو فکر لانیوالا اور آنکھوں کو رولانیوالا پس اقرار
کرینگے ساتھ بندگی کے واسطے پروردگار اپنے کے اور اقرار کرینگے اپنے گناہوں کا اور ہوویگا انکا
اقرار کرنا ان پر آگ اور شرم اور غمناکی اور بدبختی اور لازم پکڑنا اسپر حجت اور غصہ فرمایا
رسول اللہ صلعم نے پس درمیان وقت کی لوگ اپنے پروردگار کے سامنے بیٹھنے والے ہونگے اپنے
گھٹنوں پر اپنے گناہوں کا اقرار کرنیوالے نیلی آنکھوں والے نہ دیکھنے والے گرے ہوئے
ہونگے ان کے دل پس نہ سمجھینگے کسی چیز کو کانپنے والے ہونگے انکے اعضا پس نہ کلام کرسکینگے
منقطع ہونگے ان کے رحم پس نہ پیوند کرینگے ایک دوسرے کو پس نہیں ہیں رشتے ان کے اسدن
اور نہ ایک دوسرے کو پوچھینگے مصیبت پہنچائے گئے انکو انکی جانوں میں پس اسکا
تدارک نہیں کرسکتے اور چاہینگے دنیا میں الٹ آنا پس انکو جواب نہیں ملیگا تحقیق یقین
کیا ہے انہوں نے اس چیز کا جسکو جھٹلاتے تھے پس وہ پیاسے ہیں نہیں سیراب ہوتے
اور بھوکے ہیں نہیں سیر ہوتے اور ننگے ہیں نہیں پہنتے مغلوب ہیں نہیں مدد کئے جاتے
غمناک ہیں چھینے گئے ہیں نقصان پہنچائے گئے ہیں اپنی جانوں اور اہلوں اور مالوں
اور کسبوں میں فرمایا حضرت صلعم نے پس درمیان وقت کی لوگ اسیطرح ہونگے کہ ناگاہ حکم کریگا خدا تعالی
دوزخ کے چوکیداروں کو کہ دوزخ سے نکلیں

فيها ومعهم اعوانهم وان يجعلوا اذانهم من السلاسل والاغلال والمقامع قال فخرجوا منها على ناحية ينظرون بماذا يؤمرون قال فلما نظر اليهم الاشقياء وعاينوا وثاقهم وثيابهم عضوا ايديهم فاكلوا انامِلهم وهتفوا بويلهم وفاضت دموعهم وتزلزلت اقدامهم ويئسوا من كل خير فيقول خذوهم فغلوهم ثم الجحيم صلوهم ثم في سلسلة فاوثقوهم قال فمن شاء الله ان يلبثه في تلك الاطباق دعا خزانها فقال لهم خذوهم فانتدب الى كل انسان منهم سبعون ملكا فشدوا وثاقهم وجعلوا الاغلال الثقال في اعناقهم والسلاسل في مناخرهم فخنقوا وجمعوا بين نواصيهم واقدامهم من وراء ظهورهم متكسرة اصلابهم قال فلما فعل ذلك بهم تشخصت ابصارهم وانتفخت اوداجهم واحترقت لحوم رقابهم وسلخت عروقهم واشتعل حر الاغلال في رؤسهم فغلت منها ادمغتهم ففاضت على جلودهم حتى وقعت على اقدامهم فتساقطت منها جلودهم واخضرت منها لحومهم فسال منها صديدهم فلما جعلت الاغلال في اعناقهم ملأت ما بين مناكبهم الى اذانهم فاحترقت لحومهم وتقطعت شفاههم وبدت انيابهم والسنتهم بفتح وصراخ ووهج لهاهب عال يجري حرها كجري الدم في عروقهم مجوفة تجري خللها لهاهب النار فيبلغ حر تلك الاغلال قلوبهم فسلخت حتى بلغت حناجرهم فاشتد خناقهم وانقطعت صواتهم وفنيت جلودهم فبينماهم كذلك امر الله تعالى خزنة جهنم ان يكسوهم ثيابا قال فيلبسوهم ثيابا وسرابيل شديدا سوادها ومنتنا ريحها وخشنا مسها تلظى من شدة حرها لو وضعت على جبال الارض لاذابتها قال ثم يقول الله عز وجل لخزنة جهنم سوقوهم الى منازلهم قال فياتون بسلاسل اخذ الطول واغلظ من الاودية اوثقوا فيها قال فياخذ كل

اور انکو ساتھہ اونکی مددگار ہونگے اور یہ کہ اٹھائیں ہتھیار اپنے زنجیروں اور طوقوں اور ہتھوڑوں سے فرمایا حضرتؑ نے پس نکلینگے اُسی دوزخ کی کنارے پر انتظاری کرتے ہونگے کہ کس چیز کے ساتھہ حکم کیئے جائیں فرمایا حضرتؑ نے پس جب دیکھینگے انکی طرف بدبخت لوگ اور اپنی باندہنے والی چیزوں اور کپڑوں کو دیکھینگے تو اپنے ہاتھوں کو کاٹینگے پس کھائینگے اپنی انگلیوں کو اور آواز کرینگے اپنی ہلاکت کے ساتھہ اور جاری ہونگی انکی آنسو اور کانپینگے ان کے پاؤں اور نا امید ہونگے ہر بھلائی سے پس فرمائیگا خدا تعالی فرشتوں کو پکڑو انکو پھر طوق ڈالو ان کو پھر دوزخ میں ڈالو ان کو پھر زنجیروں میں جکڑو انکو فرمایا پھر جسکو اللہ تعالی ان طبقوں میں ڈالنا چاہیگا ان کے چوکیداروں کو بلائیگا پس فرمائیگا فرشتوں کو خدا تعالی پکڑو انکو جلدی کرینگے ہر آدمی کی طرف ان سے ستر فرشتے پس انکو سخت باندہینگے اور کرینگے بھاری طوقوں کو انکی گردنوں میں اور زنجیروں کو انکی ناک سوراخوں میں پس انکا گل گھونٹا جاویگا اور ان کو انکی پیشانی اور پاؤں کی درمیان میں انکی پیٹھہ کے پیچھے سے پکڑا جائیگا پس ٹوٹ جائینگی انکی پیٹھیں فرمایا حضرتؑ نے پس جب ان کے ساتھہ یہ کیا جاویگا تو پتھریلی ہو جائینگی آنکھیں انکی اور سوج جائینگی انکی گردنیں اور جل جائینگے ان کی گردنوں کے چمڑے اور دور کیا جاویگا ان کی رگوں سے چمڑا اور شعلے مارینگی طوقوں کی گرمی انکے سروں میں پس جوش مارینگی اس سے اُن کے دماغ پس بہیگا وہ مغز اُن کے چمڑوں پر یہانتک کہ گریگا ان کے پاؤں پر پس گر پڑینگے اُسسے چمڑے اُن کے اور سبز ہو جاوینگے اس سے ان کے گوشت پس جاری ہوگی ان سے پیپ انکی پس جب کیئے جائینگے طوق ان کی گردنوں میں تو بھر دینگے ان کے کندھوں کے درمیان کو ان کے کانوں تک پس جل جائینگے ان کے کان اور کٹ جائینگے اُن کے ہونٹ اور ظاہر ہونگے ان کے دانت اور انکی زبانیں ساتھہ آواز و فریاد اور سوزش کے ان کے طوقوں کی بھڑک ہوگی اونچی جاری ہوگی اُسکی گرمی مثل جاری ہونے خون کے ان کی رگوں میں انکے طوق کھوکھلے ہونگے چلیگی ان کے اندر بھڑک آگ کی پس پہونچیگی ان طوقوں کی گرمی ان کے دلوں کو پس دور کردیگی انکی دلوں کے چمڑے یہانتک کہ پہونچ جائیگی ان کے گلوں تک پس سخت ہوگا ان کے گلوں کا گھونٹنا اور منقطع ہو جائینگی ان کی آوازیں اور فنا ہو جائینگی انکی چمڑیں پس درمیان وقت کہ وہ اسیطرح ہونگے حکم کریگا خدا تعالی دوزخ کے چوکیداروں کو یہ کہ پہنائیں ان کو کپڑے فرمایا حضرتؑ نے پس پہنائینگے ان کو کپڑے اور پاجامے کہ سخت ہے انکی سیاہی اور گندی ہے انکی بو اور سخت ہے ان کا چھونا بھڑک رہینگے بسبب سخت گرمی اپنی کے اگر زمین کے پہاڑوں پر رکھے جاویں تو انکو گلا دیں

مَلَكٍ سِلْسِلَةً مِنْ تِلْكَ السَّلَاسِلِ فَيَقْرِنُ فِيهَا أُمَّةً مِنَ
الْأُمَمِ ثُمَّ يَضَعُ طَرَفَهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَيُوَلِّيهِمْ ظَهْرَهُ ثُمَّ
يَنْطَلِقُ بِهِمْ مَسْحُوبِينَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي دُبُرِ كُلِّ أُمَّةٍ مِنْهُمْ
سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَضْرِبُونَهُمْ بِمَقَامِعَ حَتَّى يَأْتُوا بِهِمْ
جَهَنَّمَ فَيُقِيمُوا بِهِمْ عَلَيْهَا قَالَ ثُمَّ تَقُولُ لَهُمُ الْمَلٰئِكَةُ هٰذِهِ
النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ أَفَسِحْرٌ هٰذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ
اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. قَالَ فَلَمَّا أُوقِفُوا عَلَيْهَا فُتِحَتْ لَهُمْ أَبْوَابُهَا
وَكُشِفَ عَنْهَا غِطَاؤُهَا فَتَسَعَّرَتْ وَالْتَهَبَتْ نَارُهَا فَخَرَجَ
مِنْهَا دُخَانٌ شَدِيدٌ مَعَ شَرَرٍ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ فَطَارَ
إِلَى السَّمَاءِ مِقْدَارَ سَبْعِينَ عَامًا ثُمَّ رَجَعَ ذٰلِكَ تُوقَعُ
عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَاحْتَرَقَتْ أَشْعَارُهُمْ وَانْقَلَعَتْ جَمَاجِمُهُمْ
قَالَ ثُمَّ صَرَخَتْ جَهَنَّمُ بِأَعْلَى صَوْتِهَا إِلَيَّ يَا أَهْلَ النَّارِ
أَمَا وَعِزَّةِ رَبِّي لَأَنْتَقِمَنَّ مِنْكُمْ ثُمَّ قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي جَعَلَنِي أَغْضَبُ لِغَضَبِهِ وَيَنْتَقِمُ بِي مِنْ
أَعْدَائِهِ رَبِّ زِدْنِي حَرًّا إِلَى حَرِّي وَقُوَّةً إِلَى قُوَّتِي
قَالَ فَيَخْرُجُ مِنْهَا مَلٰئِكَةٌ أُخَرُ فَيَسْتَقْبِلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ فَيَرْفَعُهُمْ بِرَاحَتِهِ فَيَكُبُّهُمْ فِي جَهَنَّمَ
عَلَى وُجُوهِهِمْ فَيَهْوُونَ عَلَى رُؤُوسِهِمْ مِقْدَارَ سَبْعِينَ
عَامًا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَبْلُغُوا رُؤُوسَ جِبَالِهَا قَالَ وَإِذَا بَلَغُوا
رُؤُوسَ جِبَالِهَا لَمْ يَتَقَارُّوا عَلَيْهَا حَتَّى يُبَدَّلَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ
مِنْهُمْ سَبْعُونَ جِلْدًا قَالَ فَأَوَّلُ أُكْلَةٍ يَأْكُلُونَ عَلَى
رُؤُوسِ تِلْكَ الْجِبَالِ أُكْلَةٌ مِنَ الزَّقُّومِ ظَاهِرَةٌ حَرَارَتُهَا
شَدِيدَةٌ مَرَارَتُهَا كَثِيرٌ شَوْكُهَا قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَمْضَغُونَ
أُكْلَتَهُمْ تِلْكَ إِذْ أَتَتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ يَضْرِبُونَهُمْ بِمَقَامِعِهِمْ
فَتَكَسَّرَتْ عِظَامُهُمْ ثُمَّ أَخَذُوا بِأَرْجُلِهِمْ فَأَلْقَوْهُمْ
فِي جَهَنَّمَ فَهَوَوْا عَلَى رُؤُوسِهِمْ مِقْدَارَ سَبْعِينَ عَامًا
قَبْلَ أَنْ يَتَقَارُّوا فِي شِعَابِهَا قَالَ ثُمَّ تَقَارُّوا فِي شِعَابِهَا
حَتَّى يُبَدَّلَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ سَبْعُونَ جِلْدًا قَالَ

ہر فرشتہ ایک زنجیر ان زنجیروں سے پس باندہیگا ان میں ایک گروہ کو گروہوں
سے پہر رکہیگا اسکی طرف اپنے کندہے پر پس پہیریگا ان کیطرف پیٹھہ اپنی کو پہر انکو
روانہ کیا جائیگا گہسیٹے ہوئے انکی مونہوں پر ہر گروہ کے پیچھے ان سے ستر ہزار
فرشتے ہونگے مارتے ہونگے انکو ساتہہ ہتہوڑوں کے یہانتک کہ انکو لائینگے دوزخ
میں پس انکو اسپر کہڑا کرینگے فرمایا حضرتؐ نے پہر انکو کہینگے فرشتہ کہ یہ ہے وہ آگ
جسکو تم جہٹلاتے تھے پس یہ جادو ہے یا تم نہیں دیکھتے تم اسمیں داخل ہو پہر
صبر کرنا نہ کرنا تمپر برابر ہے تم کو اسی کی جزا دیجائے گی جو کرتے تھے فرمایا حضرتؐ
نے جب پھر اسپر کھڑے کیئے جائیں تو کہولے جائیں گے اُن کے لیئے دوزخ کے
دروازے اور دور کیا جائیگا اسکا پردہ پہر جوش دے گی اور بہڑکیگی
اسکی آگ پس نکلیگا اسے دہواں سخت ساتہہ چنگاریوں کے مانند گنتی آسمان کے
ستاروں کی پس اوڑینگی چنگاریاں آسمان کیطرف ستر برس کے اندازہ پہر
لوٹ کر انکے مونہوں پر گرینگی پس جل جائینگے انکے بال اور نکل پڑینگی ان کے
سرکی کہوپریاں فرمایا حضرتؐ نے پہر آواز کریگی دوزخ ساتہہ بلند آواز اپنی کہ
میریطرف آؤ اے دوزخ والو میریطرف آؤ اے دوزخ والو خبردار قسم عزت پروردگار
میرے کی ضرور میں تم سے بدلا لونگی پھر کہیگی سب تعریف واسطے اللہ کو ہے جسنے مجکو
غضبناک کیا اپنے غصے کے واسطے اور بدلا لیتا ہے میرے ساتہہ اپنے دشمنوں سے اے پروردگار
میرے میری گرمی کو بڑہا میری گرمی کیطرف اور قوت کو میری قوت کیطرف فرمایا
حضرتؐ نے پس نکلینگے اس سے اور فرشتے پس سامنے آئیگا ہر ایک فرشتہ ان سے ایک گروہ
کو گروہوں سے پس انکو اپنی ہتہیلی سے اٹہاکر دوزخ میں انکے مونہوں کے بل ڈالیگا پس نیچے
جائینگے سروں کے بل ستر برس کا اندازہ پہلے اس سے کہ پہنچیں دوزخ کے پہاڑوں کے سروں پر
فرمایا حضرتؐ نے اور جب پہنچینگے دوزخ کے پہاڑوں کے سروں پر تو نہ ٹہیرینگے انپر یہانتک کہ
بدلائی جائینگی ہر آدمی کیواسطے ان سے ستر چمڑے فرمایا حضرتؐ نے پس پہلا لقمہ جو کہائینگے
ان پہاڑوں کے سروں پر تو نہ ٹہیرینگے انپر یہانتک کہ بدلائی جائینگی ہر آدمی کیواسطے ان سے
ستر چمڑے فرمایا حضرتؐ نے پس پہلا لقمہ جو کہائینگے ان پہاڑوں کے سروں پر لقمہ ہوگا تہوہر کا
ظاہر ہوگی اسکی گرمی سخت ہوگی اسکی تلخی بہت ہونگے اسکے کانٹے فرمایا حضرتؐ نے پس درمیان
اس وقت کو وہ چباتے ہونگے اس لقمہ کو کہ ناگاہ آوینگے انکے پاس فرشتے ماریںگے ان کو اپنے ہتہوڑوں
سے پس ٹوٹ جائینگی ان کی ہڈیاں پہر ان کے پاؤں پکڑینگے پس انکو ڈالینگے دوزخ میں پس نیچے جائینگے
سروں کے بل ستر برس کا اندازہ پہلے اس سے کہ قرار پکڑیں ان پہاڑوں کے دروں میں فرمایا حضرتؐ نے پس نہیں قرار پکڑینگے
ان دروں میں یہانتک کہ بدلائے جائینگے ہر آدمی کیلیئے ستر چمڑے ۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وكلتهم تلك في افواههم لا يستطيعون ان يسيغوها
قال فيجتمع الاكلة والقلب عند الحلق فيغص بها فيستغيث
كل انسان منهم بالشراب فاذا في تلك الشعاب اودية
تنصب الى جهنم قال فينطلقون يمشون حتى يردوها
فيكبوا عليها يشربون منها قال فتسقط جلود وجوههم
فتقع فيها قال يستطيعون ان يشربوا منها قال فيعرضون
عنها اعراضة تدركهم الملئكة وهم منكبون على
تلك العيون يضربونهم فتكسر عظامهم ثم ياخذون
بارجلهم فيلقونهم في جهنم فيهوون على رؤسهم
مقدار اربعين ومائة عام في لهب ودخان شديد من قبل
ان يتقاروا في اوديتها قال فلا يتقارون في اوديتها
حتى يبدل لكل انسان منهم سبعون جلدا قال ومنتهى
تلك العيون في تلك الاودية قال فيشربون منها فاذا
هي ماء حميم فلا يتقار في بطونهم حتى يبدل الله لكل
انسان منهم سبعة جلود قال فاذا اتقار في بطونهم
قطع امعاء ثم خرجت من مقاعدهم وجرى باقيه
في عروقهم فذابت لحومهم وتصدعت عظامهم
وادركتهم الملئكة تضرب وجوههم وادبارهم
ورؤسهم بمقامعهم لكل مقمع منها ثلث مائة وستون
حرفا فاذا ضربت بها رؤسهم انقلعت جماجمهم و
تكسرت اصلابهم وسحبوا في النار على وجوههم حتى توسطوا
الجحيم فاشتعلت النار في جلودهم وتشعبت في
اذانهم فخرج لهبها من مناخرهم واضلاعهم وتفجر
الصديد من اجسادهم وخرجت اعينهم فتعلقت
على خدودهم ثم تقرنوا مع شياطينهم الذين كانوا
يطيعونهم والهتهم التي كانت مستغاثهم فالقوا في
اماكن ضيقة مقرنين فهتفوا بويلهم ثم يجيء باموالهم
فاحميت في نارهم فكويت بها جباههم وجنوبهم ووضعت
على ظهورهم فخرجت من بطونهم اولياء جهنم

اور انکا وہ لقمہ ان کے مونہہ میں ہوگا نہیں طاقت رکھینگے اسکے اندر کرنے کے فرمایا حضرت نے
پس اکٹھا ہوگا لقمہ اور دل گلو کے بیچ میں پس اسکو گلو باڑا جائیگا پس فریاد کریگا ہر آدمی ان سے
پانی کی پس ناگاہ ان دروں میں نالے ہیں جو گرتے ہیں دوزخ کیطرف فرمایا حضرت نے
پس روانہ ہونگے چلینگے یہانتک کہ ان نالوں پر وارد ہونگے پس منہہ کے بل اُنپر گر پڑینگے اسے
پینگے فرمایا حضرت نے پس انکو مونہوں کے چمڑے کٹ جائینگے پس اسمیں گرینگے فرمایا
پس نہیں طاقت رکھینگے ان سے پینے کی فرمایا پس ان سے مونہہ پھیر لینگے منہہ پھیرنے کے
پس انکو فرشتے پائینگے اور وہ منہہ کے بل ان چشموں پر گرے ہوئے ہونگے پس انکو مارینگے
پس ٹوٹ جائینگی ان کی ہڈیاں پس ان کے پاؤں پکڑ کر انکو دوزخ میں ڈالدینگے پس سروں کے
بل نیچے جائینگے ایک سو چالیس برس کا اندازہ بھڑکا ور سخت دہوئیں میں پہلے اسسے کہ ٹہیریں
دوزخ کی نالوں میں فرمایا پس نہیں قرار پکڑینگے دوزخ کی نالوں میں یہانتک کہ بدلائے جائینگے
ہر آدمی کے واسطے ستر (۷۰) چمڑے فرمایا اور نہایت ان چشموں کی ان نالوں میں ہوگی فرمایا
پس پینگے ان سے پس ناگاہ وہ پانی ہوگا گرم پس نہیں ٹہیریگا ان کے پیٹوں میں یہانتک کہ
بدلائیگا خداتعالی ہر آدمی کیواسطے ان سے سات چمڑے فرمایا پس جب ٹہیریگا ان کے پیٹوں میں
کاٹ ڈالیگا انکی انتڑیوں کو پس نکل پڑینگی ان کی مقعدوں سے اور جاری ہوگا باقی
پانی انکی رگوں میں پس گل جائینگے ان کے گوشت اور ٹوٹ جائینگی انکی ہڈیاں اور پائینگے
ان کو فرشتے پس مارینگے ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر اور سروں کو ساتھہ اپنے ہتھوڑوں
کے ہر ہتھوڑے کے واسطے اس سے تین سو ساٹھہ طرف ہوگی پس جب اسکے ساتھہ ان کے سروں
کی کھوپریاں اور ٹوٹ جائینگی انکی پیٹھیں اور کھینچے جائینگے دوزخ میں مونہوں کے بل یہانتک
کہ دوزخ کے بیچ جائینگے پس شعلہ مارے گی آگ ان کے چمڑوں میں اور پھیلیگی ان کے کانوں
میں پس نکلیگی بھڑک اسکی ان کے ناکوں کے سوراخ اور پسلیوں سے اور بہیگی پیپ انکے
جسموں سے اور باہر آجاوینگی انکی آنکھیں پس ٹپک پڑینگی انکے رخساروں پر پھر ملائے جائینگے
اپنے شیطانوں کے ساتھہ جنکی فرمانبرداری کرتے تھے اور اپنے خداؤں
کے ساتھہ جو ان کے فریادرس بنے ہوئے تھے پس تنگ جگہوں میں
ڈالے جاوینگے جکڑے ہوئے پس فریاد کرینگے اپنی ہلاکت کے ساتھہ پھر
ان کے مال لائے جائینگے پس دوزخ میں گرم کیئے جائینگے پس
داغ لگائے جائینگے ان کے ساتھہ ان کے ماتھے اور ان کے پہلو
اور رکھے جائینگے انکی پیٹھوں پر پس نکل پڑینگے ان کی پیٹوں سے

پس یہ لوگ صاحب دوزخ
کے ہونگے

وَقُرَنَاءُ الشَّيَاطِيْنِ وَالْحِجَارَةِ وَعُلِّقُوْا بِخَطَايَاهُمْ كَالْجِبَالِ
لِيَشْتَدَّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ فَطُوْلُ اَحَدِهِمْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ
وَعَرْضُهُ مَسِيْرَةُ خَمْسَةِ اَيَّامٍ وَغِلْظُهُ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ لَيَالٍ
وَرَاْسُهُ مِثْلُ الْاَقْرَعِ وَهُوَ جَبَلٌ بِاَقْصَى الشَّامِ فِيْ فِيْهِ
اثْنَانِ وَثَلٰثُوْنَ نَابًا قَدْ خَرَجَ بَعْضُهَا مِنْ رَاْسِهٖ وَبَعْضُهَا
مِنْ اَسْفَلِ لِحْيَتِهٖ وَاَنْفُهُ مِثْلُ الرَّابِيَةِ الْعَظِيْمَةِ طُوْلُ شَعْرِ
رَاْسِهٖ وَغِلْظُهُ مِثْلُ شَجَرَةِ الْاَرْزِ وَكَثْرَتُهُ كَاٰجَامِ الدُّنْيَا
وَشَفَتُهُ الْعُلْيَا قَالِصَةٌ وَالسُّفْلٰى تِسْعُوْنَ ذِرَاعًا وَطُوْلُ
يَدِهٖ مَسِيْرَةُ عَشَرَةِ اَيَّامٍ وَغِلْظُهَا مَسِيْرَةُ يَوْمٍ وَفَخِذُهُ
مِثْلُ وَرْقَانَ وَغِلْظُ جِلْدِهٖ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِهِمْ
وَطُوْلُ سَاقِهٖ مَسِيْرَةُ خَمْسِ لَيَالٍ وَغِلْظُهَا مَسِيْرَةُ
يَوْمٍ كُلُّ حَدَقَةٍ لَهٗ مِثْلُ حِرَاءَ وَهُوَ جَبَلٌ بِمَكَّةَ اِذَا
صُبَّ فَوْقَ رَاْسِهِ الْقَطِرَانُ اشْتَعَلَتْ فِيْهِ النَّارُ فَلَمْ
تَزْدَدْ اِلَّا الْتِهَابًا قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا خَرَجَ مِنَ النَّارِ يَجُرُّ
سِلْسِلَةً مَغْلُوْلَةً يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ فِيْ عُنُقِهِ الْاَغْلَالُ
وَفِيْ رِجْلَيْهِ الْكُبُوْلُ ثُمَّ رَاٰهُ الْخَلَائِقُ لَاَهَمُّوْا عَنْهُ
وَفَرُّوْا مِنْهُ كُلَّ مَفَرٍّ قَالَ فَمِنْ شِدَّةِ حَرِّهَا وَغَمِّهَا
وَاَلْوَانِ عَذَابِهَا وَضِيْقِ مَنَازِلِهَا اخْضَرَّتْ لُحُوْمُهُمْ
وَتَصَدَّعَتْ عِظَامُهُمْ وَغَلَتْ اَدْمِغَتُهُمْ فَفَارَتْ عَلٰى
جُلُوْدِهِمْ وَاحْتَرَقَتْ فَتَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهُمْ فَسَالَ مِنْهَا
صَدِيْدُهُمْ فَتَدَوَّتْ اَجْسَادُهُمْ وَسَمِنَتْ دِيْدَانُهُمْ وَ
صَارَتْ مِثْلَ حِمَارِ الْوَحْشِ لَهَا اَظَافِيْرُ مِثْلُ اَظَافِيْرِ النُّسُوْرِ
وَالْعِقْبَانِ تَشْتَدُّ مَا بَيْنَ جُلُوْدِهِمْ وَلُحُوْمِهِمْ وَتَنْهَشُهُمْ
وَتُوقِفُهُمْ قُوَّةً وَتَتَرَدَّدُ كَمَا يَتَرَدَّدُ الْوَحْشُ الْمَذْعُوْرَةُ
يَاْكُلْنَ لُحُوْمَهُمْ وَيَشْرَبْنَ دِمَاءَهُمْ لَيْسَ لَهَا مَاْكَلٌ وَلَا
مَشْرَبٌ غَيْرُهُ ثُمَّ تَاْخُذُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ فَيَسْحَبُهُمْ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ عَلَى الْجَمْرِ وَالْحِجَارَةِ كَاَنَّهَا اَسِنَّةٌ مُشْتَعِلَةٌ
مُنْطَلِقِيْنَ بِهِمْ اِلٰى بَحْرِ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سَبْعِيْنَ عَامًا

اور نزدیکی شیطانون کی اور پتہروں کی اور لٹکائی جاوینگے بسبب اپنے گناہوں کے مانند پہاڑوں
کے تاکہ سخت ہوا نپر عذاب پس لنبائی ایک کی ان ہی سے مسافت ایک مہینہ کی اور چوڑائی
اسکی مسافت پانچ دن کی اور اوسکی موٹائی مسافت تین رات کی اور سر اسکا
مانند اقرع کی اور وہ پہاڑ ہے شام کی سرحد میں اسکے منہہ میں بتیس دانت ہونگے تحقیق
نکلا ہوا ہوگا بعض انکا اسکے سر سے اور بعض اسکا اسکی داڑہی کے نیچے سے اور ناک
اسکی مانند بڑے ٹیلے کی ہوگی لنبائی اسکے سر کی بالوں کی اور موٹائی اسکی مانند درخت
صنوبر کی ہوگی اور اسکی کثرت مانند دنیا کی جنگلوں کی اور اسکا اوپر کا ہونٹ اوپر
چڑہا ہوگا اور نیچے والا نوے گز ہوگا اور لنبائی اسکے ہاتہہ کی مسافت دس دن کی
ہوگی موٹائی اسکی رستہ ایک دن کا اور ران اسکی مثل ورقان کے اور موٹائی اسکے
چمڑے کی چالیس گز ہوگی ساتہہ انکے گز کے اور لنبائی اسکی پنڈلی کی رستہ پانچ
رات کا اور موٹائی اسکی رستہ ایک دن کا ہر ڈہیلا آنکہہ کا مانند حرا کی اور وہ پہاڑ ہے
مکہ میں جب تانبا گلا ہوا اسکے سر پر ڈالا جائیگا تو شعلہ مارے گی اسمیں آگ پس نہ زیادہ
ہوگی مگر بہڑکنا کہا راوی نے اور فرماتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس
ذات کی جسکی ہاتہہ میں میری جان ہے اگر تحقیق کوئی آدمی نکلے دوزخ سے کہ کہینچتا
ہو وے زنجیر کو باندہے ہوئے ہوں ہاتہہ اس کی گردن میں طوق ہوں اور اوسکی پاؤں
میں بیڑیاں ہوں پہر اسکو لوگ دیکہیں البتہ ہزیمت کر جاویں اسے اور بہاگ جاویں
اسے ہر بہاگنے کی جگہہ میں فرمایا پیغمبر خدا نے پس اسکی سخت گرمی اور اسکی غم اور
اسکے رنگارنگ عذاب اور اسکی جگہوں کی تنگی سے سبز ہو جاوینگے گوشت انکے
اور ٹوٹ جاوینگی انکی ہڈیاں اور جوش مارینگے انکے دماغ پس بہینگے اور جلجاوینگے
پس کٹ جاوینگے ان کی جوڑ پس بہیگی ان جوڑوں سے پیپ پس کیڑے والے ہو جاوینگے
ان کے جسم اور موٹے ہو جاوینگے ان کے کیڑے اور ہو جاوینگے مانند جنگلی گدہوں کی
ان کی ناخون ہونگے مانند ناخون گرگس اور عقاب کی انکے چمڑے اور گوشتوں
کے درمیان میں اوڑینگے اور ان کو کاٹینگے اور فریاد کرینگے فریاد کرنے کو اور
پہرینگے مانند پہرنے وحشی ڈرائے گئوں کی کہاوینگے ان کے گوشت اور پیوینگے ان کے
خون نہیں ہے سوا اسکے انکا کہانا پینا۔ پہر پکڑینگے انکو فرشتے پس گہسیٹینگے انکو ان
کے موہنوں کے بل انگاروں اور پتہروں پر۔ گویا کہ وہ نیزے ہیں
تیار ہونے والے فرشتے لے چلیں گے ان کو دوزخ کے دریا
کی طرف ستر برس کی مسافت پر

فلا يبلغونه حتى تنقطع اوصالهم وتبدل جلودهم في كل
يوم سبعين الف مرة فاذا انتهوا بهم الى خزنتها اخذوا
بارجلهم فقذفوهم فيه فلا يعلم احد قعر ذلك البحر
الا الذي خلقه وقد قيل انه مكتوب في بعض اسفار
التورية ان بحر الدنيا عند بحر جهنم كعين صغيرة
في ساحل بحر الدنيا فاذا قذفوا فيه وجدوا مس
العذاب قال بعضهم لبعض ما هذا الذي عذبنا به
قبل هذا احلم قال فيغمسون مرة ثم يرتفعون ويغلي
ويقذفهم سبعين باعا بعد كل باع كبعد المشرق ومن
المغرب ثم تسوقهم الملائكة بمقامعهم فيضربونهم
بها فيردونهم الى قعرها مسيرة سبعين عاما منها
طعامهم وشرابهم فيرتفعون من قعرها مقدار اربعين
ومائة عام فيريد احدهم ان يتنفس فيستقبله الملائكة
بمقامعهم متبادرين اليه لضربه غير انه يذكر انه اذا
رفع راسه وقع على راسه سبعون الف مقمع لا يخطئه
شيء منها فترده سبعين باعا في قعرها كل باع كبعد
المشرق ومن المغرب قال فهم فيها ما شاء الله من ذلك
حتى تاكل لحومهم وعظامهم فتبقى ارواحهم فيضربهم
موجه سبعين عاما ثم تنبذهم الى ساحل من سواحله
فيه سبعون الف مغارة في جوف كل مغارة سبعون
الف شق منها مسيرة سبعين عاما في جوف كل شق
منها سبعون الف ثعبان طول كل ثعبان منها سبعون
ذراعا لكل ثعبان منها سبعون نابا في كل ناب منها قلة
سم في شدق كل ثعبان منها الف عقرب لكل عقرب
منها سبعون فقارة منها قلة من السم قال فتخرج ارواحهم
من ذلك البحر الى تلك المغارة فتجدد لهم اجساد وجلود
ويغلون الحديد فتخرج عليهم تلك الحيات والعقارب
فتعلق في كل انسان منهم سبعون الف حية سبعون الف
عقرب فيصبرون ثم ترتفع الى ركبهم فيصبرون ثم ترتفع

پس نہیں پہونچیگی اسکو یہانتک کٹ جاوینگے ان کے جوڑ اور بدلائے جاویں انکے
چمڑے ہر دن میں ستر ہزار دفعہ پس جب پہونچا وینگے انکو فرشتے طرف چوکیداروں
کے پکڑینگے انکے پاؤں کو پس ڈالینگے انکو اسمیں پس کوئی نہیں جانتا اس دریا کی
گہراؤ کو سوا خدا کے جسنے اسکو پیدا کیا ہے اور تحقیق کہا گیا ہے کہ بعض اسفار توریت
میں لکہا گیا ہے کہ تحقیق دریا دنیا کا نزدیک دریا دوزخ کے مانند چشمہ چہوٹے کی ہے
بیچ کنارے دریائی دنیا کے پس جب ڈالے جاوینگے اسمیں پاوینگے عذاب کے چہونے
کو تو کہیگا بعض انکا بعض کو گویا کہ وہ عذاب جس سے عذاب کیے گئے ہیں ہم اس سے
پہلے خواب ہی تہی فرمایا پس غوطہ دیے جاوینگے ایکدفعہ اور اٹہینگے اور جوش مارینگا ور
ڈالیگا انکو ستر کلاچ دوری ہر کلاچ کی مانند دوری مشرق کی مغرب سے ہوگی پہر
روانہ کرینگے انکو فرشتے ساتھ ہتہوڑوں اپنے کے پس مارینگے ان کو ساتھ
انکے ساتھ ان کے پس پہیرینگے ان کو اسکے گہراؤ کی طرف ستر برس کی راہ
سے اسی سے ہوگا انکا کہانا اور انکا پینا پس اٹہینگے اسکے گہراؤ سے ایکسو چالیس
برس کے انداز پس چاہیگا ایک انکا کہ سانس نکالے پس اسکے سامنے آوینگے
فرشتے ساتھ ہتہوڑوں اپنے کے دوڑتے ہوئے اسکی طرف انکو مارنے کے واسطے
سوا اس بات کی یہہ بہی ذکر کیا گیا ہے کہ تحقیق وہ جب اٹہائیگا سر اپنا واقع ہونگے
اسکے سر پر ستر ہزار ہتہوڑے نہ خطا کرے گی اسکے کوئی چیز ان میں سے رد کریگا
اسکو ستر کلاچ اسکی گہراؤ میں ہر کلاچ مانند دوری مشرق سے مغرب تک فرمایا پس وہ اسمیں
ہوینگے جسقدر کہ چاہا خدا نے اسے یہانتک کہ کہاجائیگی انکے گوشتوں اور ہڈیوں
کو پس باقی رہجاوینگے ان کی روح پس ٹکر دیگی اسکی موج ستر برس پہر ڈالیگی انکو کنارہ
کیطرف اسکے کناروں سے اسمیں ستر ہزار غار ہوگی ہر غار کے اندر ستر ہزار
پاریدگی ہوگی ہر پاریدگی میں ان سے راستہ ستر برس کا ہر پاریدگی کے اندر ان سے ستر ہزار
اژدہا ہونگے لمبائی ہر اژدہا کی ان سے ستر گز ہوگی ہر اژدہا کی ان سے ستر دانت
ہونگے ہر دانت میں انکے ایک ٹیلہ زہر کا ہوگا اژدہا کے منہ کی جانب میں
ان سی ہزار بچہو ہونگی ہر بچہو کیواسطے ان سے ستر ہزار مہرہ پشت ہے ہر مہرہ پشت
میں اس سی زہر کا ٹیلہ ہے فرمایا پس نکلینگے انکی روحیں اس دریا سے ان
غاروں کی طرف پس نئے کیئے جاوینگے واسطے ان کے جسم اور چمڑے
اور پہنائے جاوینگے لوہا پس نکلینگے انپر وہ سانپ اور بچہویں
لٹک پڑینگے ہر آدمی میں ستر ہزار سانپ اور ستر ہزار بچہو
پس صبر کرینگے پہر بلند ہونگے

الى صدورهم فيصبرون ثم ترتفع الى تراقيهم فيصبرون
ثم ترتفع فتعلق بمناخرهم وشفاههم والسنتهم وآذانهم
فيجزعون وليس لهم مستغاث الا ان يهربوا الى جهنم فيقعوا
فيها فاما الحيات فتمضغ لحومهم وتنشف دماءهم
واما العقارب فتلدغهم فتتساقط لحومهم وتنقطع
عظامهم فاذا وقعوا في النار مكثت النار سبعين عاما
لا تبرح فيهم من سم الحيات والعقارب ثم تحرقهم
النار سبعين عاما ثم تجدد لهم جلود غير جلودهم ثم
يستغيثون بالطعام فتاتيهم الملئكة بطعام يقال له
الوليمة وهو اشد يبسا من الحديد فيمضغونه فلا
يستطيعون ان ياكلوا منه شيئا فيلقونه من افواههم
ويبدؤن بايديهم من شدة الجوع فياكلون اناملهم
واكفهم فاذا اكلوها بدؤا بسواعدهم فاكلوها ايضا
الى مرافقهم ثم يبدؤا بمرافقهم فاكلوها الى مناكبهم فتبقى
رؤس المناكب ولو نالوا بعدها شيئا من اجسادهم
بافواههم لاكلوه فاذا فعلوا ذلك باجسادهم اخذوا
فنوطوا بعراقيبهم بكلاليب من حديد على شجرة
الزقوم قال وفيها منهم سبعون الفا في شعبة واحدة
منها الحنى مصوبين على رؤسهم فيوقد تحتهم الجحيم
فيستقبل حر النار وجوههم مقدار سبعين عاما حتى
تذوب اجسادهم وتبقى ارواحهم ثم تجدد لهم جلود و
اجساد ثم ينا طون بانا ملهم ولهب النار من تحتهم تدخل
من مقاعدهم وتاكل من افئدتهم حتى تخرج من مناخرهم
وافواههم ومسامعهم مقدار سبعين عاما حتى تذوب
عظامهم ولحومهم وتبقى ارواحهم ثم يتركون ويجدد
لهم جلود واجساد ثم ينا طون بابصارهم مثلها فلا
يزالون يعذبون كذلك حتى لا يبقى مفصل في اجسادهم
الا نوطوا به مقدار سبعين عاما ولا يبقى شعرة في رؤسهم
الا نوطوا بها فياتيهم الموت من كل مفصل منهم وما هم

ان کو سینوں تک پس صبر کرینگے پہر بلند ہونگے ان کے گلو تک پس صبر کرینگے پہر
بلند ہونگے پس لٹک پڑینگے ان کے ناکوں کی سوراخ اور ان کے ہونٹوں اور زبانوں
اور کانوں کے ساتھہ پس جزع کرینگے اور نہیں ہوگا کوئی انکا فریادرس مگر یہ کہ
بھاگ جائیں دوزخ کی طرف پس گر پڑیں اسمیں پس لیکن سانپ پس چبائینگے انکا
گوشت اور پینگے ان کے خون اور لیکن بچہو پس کاٹینگے انکو پس گر پڑینگے انکے
گوشت اور جدا ہو جائیں گے انکے جوڑ پس جب دوزخ میں واقع ہونگے تو ٹہیریگی
آگ ستر برس جلائیگی ان کو ستر برس پہر نئے کئے جائینگے ان کے چمڑے سوا
ان کے چمڑوں کی پہر فریاد کرینگے طعام کی پس لائینگے ان کے پاس فرشتے کہانا
جو کہا جاتا ہے اسکو ولیمہ اور وہ بہت سخت خشک ہے لوہے سے پس چبائینگے
اسکو پس طاقت رکہینگے کہ کہائیں اس میں سے کسی چیز کو پس ڈالینگے اسکو اپنے موہنوں
سے اور شروع کرینگے کہانا ہاتہوں سے بسبب سخت بہوک کی پس کہائینگے اپنے
پوروں اور ہتھیلیوں کو پس جب کہا چکینگے انکو تو شروع ہونگے اپنی بازوں
کو پس انکو بہی کہائینگے اپنی کہنیوں تک پہر شروع کرلینگے اپنی کہنیوں کو پس
کہائینگے ان کو اپنے کندہوں تک پس باقی رہ جائینگے ان کے کندہوں کی سرا اور
اگر پہنچتے پیچھے انکے کسی چیز کو اپنے جسموں سے ساتھ اپنے موہنوں کے البتہ کہاتے انکو
پس جب کرینگے یہ اپنے جسموں کے ساتھہ تو پکڑے جائینگے پس لٹکائے جائینگے اپنی
پنڈلیوں سے ساتھ کانٹوں کے لوہے سے تھوہر کے درخت پر فرمایا پس لٹکائی جاینگی
ان سے ستر ہزار ایک شاخ میں پس وہ ٹہیری ہوگی اسحال میں کہ لٹکنے والے ہیں
اپنے سروں پر پس جلائی جائیگی ان کے نیچے آگ پس سامنے آئیگی دوزخ کی گرمی
انکے موہوں کو ستر برس کا اندازہ یہانتک کہ پگہل جائینگے جسم ان کے اور باقی رہجاینگی
ان کی روح پہر نئے کئے جائینگے انکے واسطے چمڑے اور جسم پہر لٹکائے جائینگے
اپنے پوروں کے ساتھہ اور شعلہ آگ کا انکے نیچے سے داخل ہوگا انکی مقعدوں
میں اور کہائیگا انکے دلوں کو یہانتک کہ نکلیگا انکے ناکوں کی سوراخ اور انکو موہنوں
اور کانوں سے ستر برس کا اندازہ یہانتک کہ پگہل جائینگی انکی ہڈیاں اور انکے گوشت
اور باقی رہجائینگی انکے روح پہر چہوڑے جائینگے اور نئے کیئے جائینگے انکے واسطے
چمڑے اور جسم پہر لٹکائے جائینگے ساتھ اپنی آنکہوں کی مانند اسکے پس ہمیشہ اسطرح عذاب
کیئے جائیں یہانتک کہ نہ باقی رہیگا کوئی جوڑ انکے جسموں میں مگر لٹکائے جائینگے ساتھ اسکے ستر برس
کا اندازہ اور نہیں باقی رہیگا کوئی بال ان کے سر میں مگر لٹکائے جائینگے ساتھ اسکے پس آئیگی ان کو
موت ان کے ہر جوڑ سے

بِمَيِّتِيْنَ وَمِنْ وَّرَائِهِمْ عَذَابٌ غَلِيْظٌ فَاِذَا فُعِلَ ذٰلِكَ بِهِمْ كُلِّهِ
انْزِلُوْهُمْ فَانْطَلَقُوْا بِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ مَغْلُوْلًا
بِسِلْسِلَةٍ مَسْحُوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ وَلَهُمْ مَنَازِلُ فِيْهَا كَقَدْرِ
اَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُّعْطٰى مَنْزِلَةً مَسِيْرَةَ شَهْرٍ طُوْلُهَا وَعَرْضُهَا
مِثْلُ ذٰلِكَ نَارُهٗ تَتَوَقَّدُ لَا يَنْزِلُهٗ غَيْرُهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّعْطٰى
مَنْزِلَةً مَسِيْرَةَ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً طُوْلًا وَّعَرْضًا ثُمَّ
كَذٰلِكَ تُنْقَصُ مَنَازِلُهُمْ وَتَضِيْقُ حَتّٰى اَنَّ اَحَدَهُمْ لَيُعْطٰى
مَنْزِلَةً مَسِيْرَةَ يَوْمٍ طُوْلًا وَّعَرْضًا وَّمِنْ نَحْوِ سَعَةِ مَنَازِلِهِمْ
يُعَذَّبُوْنَ فَمِنْهُمْ مَنْ يُّعَذَّبُ عَلَى الْقَفَا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّعَذَّبُ
جَالِسًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّعَذَّبُ جَاثِيًا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ
يُّعَذَّبُ قَائِمًا عَلٰى رِجْلَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّعَذَّبُ مُنْبَطِحًا عَلٰى
بَطْنِهٖ فَهٰذِهِ الْمَنَازِلُ كُلُّهَا اَضْيَقُ عَلٰى اَهْلِهَا مِنْ زُجِّ الرُّمْحِ
وَمِنْهُمْ مَنْ تَكُوْنُ نَارُهٗ اِلَى الْكَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَكُوْنُ نَارُهٗ اِلٰى
رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَكُوْنُ نَارُهٗ اِلٰى حَقْوَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَكُوْنُ
نَارُهٗ اِلٰى سُرَّتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَكُوْنُ نَارُهٗ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ وَمِنْهُمْ
مَنْ تَكُوْنُ نَارُهٗ غَرَقًا فَمَرَّةً تَعْلُوْا بِهٖ وَمَرَّةً تَدْلِيْهٖ اَسْبَقُهٗ
مَسِيْرَةَ شَهْرٍ فِيْ قَعْرِهَا فَاِذَا وَقَعُوْا فِيْ مَنَازِلِهِمْ قُرِنَ كُلٌّ مِّنْهُمْ مَعَ
قُرَنَائِهِمْ فَبَكَوْا حَتّٰى تَنْزِفَ دُمُوْعُهُمْ ثُمَّ يَبْكُوْنَ الدَّمَ بَعْدَ
الدُّمُوْعِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ السُّفُنَ اُرْسِلَتْ اِذَا بَكَوْا فِيْ دُمُوْعِهِمْ
لَجَرَيْنَ قَالَ وَلَهُمْ يَوْمٌ يَّجْتَمِعُوْنَ فِيْهِ فِيْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ثُمَّ
لَا تَكُوْنُ جَمَاعَةً اَبَدًا قَالَ فَاِذَا اَذِنَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ نَادٰى
مُنَادٍ فِيْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ يَسْمَعُ صَوْتَهٗ اَعْلَاهُمْ وَاَسْفَلُهُمْ وَاَدْنَاهُمْ
وَاَقْصَاهُمْ يُقَالُ لَهٗ حَشْرٌ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ النَّارِ اجْتَمِعُوْا فَيَجْتَمِعُوْنَ
مُجْتَمِعُوْنَ فِيْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ وَمَعَهُمُ الزَّبَانِيَةُ قَالَ فَيَأْتَمِرُوْنَ
بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا
كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فِي الدُّنْيَا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ
اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَا اِنَّ اللّٰهَ
قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا وَالَّذِيْنَ يَسْتَضْعِفُوْنَ
لَا مَرْحَبًا بِكُمْ بَيْنَا تَسْتَغِيْثُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

نہیں ہونگے مرنے والے اور ان کے پیچھے سے عذاب ہے سخت پس جب کیا جائیگا یہ سب انکے
ساتھ تو فرشتے اُتارینگے ان کو پس لے چلینگے ان میں سے ہر آدمی کو اسکی جگہہ کی طرف باندھا ہوا
ساتھ زنجیر کے گھسیٹا ہوا اپنے منہہ پر فرمایا اور واسطے انکے جگہیں دوزخ میں انکے
اعمال کی مقدار پس بعض ان سے دیا جائیگا ایک مہینہ کا راستہ اُسکی لمبائی اور چوڑائی مانند
اُسی کے ہے آگ سے روشن ہوتی نہیں اُتریگا اسمیں غیر اُسکا اور بعض ان سے دیا جائیگا
جگہہ اونتیس رات کا فاصلہ طول اور عرض میں پھر اسطرح ناقص اور تنگ ہونگی انکی جگہیں
یہانتک کہ تحقیق ایک ان کا البتہ دیا جائیگا رستہ ایک دن کا لمبائی اور چوڑائی میں
اور اپنی جگہوں کی فراخی کی جانب سے عذاب دئیے جائینگے پس بعض ان سے وہ شخص ہوگا کہ عذاب
دیا جائیگا پیٹھ پر اور بعض ان سے وہ ہوگا کہ عذاب دیا جائیگا بیٹھا ہوا اور بعض ان سے
وہ ہوگا کہ عذاب دیا جائیگا اپنے زانو پر اور بعض ان سے وہ ہوگا کہ عذاب دیا جائیگا پیٹ
پر لیٹنے والا یہ جگہہ سب بہت تنگ ہونگی اپنے رہنے والوں پر نیزے کی سر کی تنگی سے
اور بعض ان سے وہ ہوگا کہ ہوویگی آگ اُسکی اُسکے ٹخنے تک اور بعض ان سے وہ ہوگا کہ
ہوویگی آگ اُسکی گھٹنے تک اور بعض ان سے وہ ہوگا کہ ہوویگی آگ اسکی اسکے کمر تک
اور بعض ان سے وہ ہوگا کہ ہوویگی آگ اسکی اسکی ناف تک اور بعض ان سے وہ ہے
کہ ہوویگی آگ اسکی گلو تک اور بعض ان سے وہ ہے کہ ہوویگی اسکی آگ ڈبونے والی پس
ایکدفعہ نیچے لیجاوے گی اُسکو پس پہونچائیگی اُسکو ایک مہینہ کا رستہ اپنے گہراؤ میں
پس جب واقع ہونگی اپنی جگہوں میں تو ہر ایک ان سے لایا جائیگا اپنے نزدیکیوں کے ساتھ
پس روینگے یہانتک کہ خشک ہوجاوینگے ان کے آنسو پھر روئینگے خون آنسوؤں
کے پیچھے یہانتک کہ اگر کشتیاں چھوڑی جاویں انکی آنسوؤں میں جب روئینگے البتہ
جاری ہوویں فرمایا اور واسطے ان کے ایک دن ہوگا کہ اکٹھے ہونگے اسمیں دوزخ کی تہ
میں پھر نہ ہوویگی جماعت کبھی فرمایا پس اجازت دیگا خدا تعالیٰ اُسدن میں پکاریگا
ایک پکارنیوالا اصل دوزخ میں سنیگا اُسکی آواز انکا اوپر والا اور انکا نیچے والا
اور انکا نزدیک والا اور دور والا کہا جاتا ہے اس پکارنے والے کو حشر کہیگا اے دوزخ
والو اکٹھے ہوجاؤ پس سب اکٹھے ہوجائینگے اصل دوزخ میں اور ساتھ ان کے نگہبان
ہونگے فرمایا پس آپسمیں مشورہ کرینگے پس ضعیف لوگ متکبروں کو کہینگے ہم دنیا میں تمہارے
تابعدار تھے پس کیا تم ہم سے خدا کے عذاب سے کچھ کفایت کرنے والے ہو متکبر لوگ
جواب دینگے کہ تحقیق ہم سب اس دوزخ میں ہیں تحقیق اللہ فیصلہ کرچکا ہے درمیان
بندوں کے اور متکبر لوگ ضعیفوں کو کہینگے کہ نا خوشی ہو تمکو ہم سے فریاد چاہتے ہو
ضعیف متکبروں کو کہیں گے

بل انتم لا مرحبا بکم انتم قدمتموه لنا فبئس القرار قالوا الذین
استضعفوا للذین استکبروا ربنا من قدم لنا هذا فزده
عذابا ضعفا فی النار فقال الذین استکبروا لو هدانا الله
لهدینکم قال الذین استضعفوا للذین استکبروا بل
مکر اللیل والنهار اذ تامروننا ان نکفر بالله ونجعل له
اندادا منکم وما کنتم تدعوننا الیه فی الدنیا قال
ثم اقبلوا اجمعون علی قرنائهم من الشیاطین فقالوا
اغویتکم کما غوینا قال الشیطان عند اخر مقالتهم
بصوت له عال یا اهل النار ان الله وعدکم وعد الحق
ودعاکم الله فلم تجیبوه ولم تصدقوا وانی وعدتکم
ووعدتکم فاخلفتکم وما کان لی علیکم من سلطان الا
ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلوموني ولوموا انفسکم
ما انا بمصرخکم وما انتم بمصرخی فانا کفرت الیوم بما
عبدتمونی من دون الله قال فاذن مؤذن بینهم
ان لعنة الله علی الظلمین قال فلعن عند ذلک الذین
استضعفوا للذین استکبروا ولعن الذین استکبروا
للذین استضعفوا ولعنوا قرناءهم من الشیطین و
لعنهم قرناؤهم ثم قالوا لقرنائهم یالیت بیننا وبینکم
بعد المشرقین فبئس القرناء انتم لنا الیوم وبئس الوزراء
کنتم لنا فی الدنیا فلما نظروا الی جماعتهم قال بعضهم
لبعض هلموا فنطلب الخزنة فلعلهم یشفعون لنا
عند ربهم فیخفف عنا یوما من العذاب قال وهم علی
ذلک یعذبون قال وبین مراجعة الخزنة ایاهم مقدار
سبعین عاما ثم تراجعونهم فیقولون الم تاتیکم رسلکم
بالبینت قالوا بلی قال الخزنة فادعوا وما دعاؤا
الکفرین الا فی ضلال قال فلما راوا ان الخزنة لا ترد علیهم
خیرا استغاثوا بمالک فقالوا یا مالک ادع لنا ربک فلیقض
علینا بالموت فیمکث مالک مقدار الدنیا لا یجیبهم
ولا یرد علیهم قولا ثم تراجعهم فیقول انکم ماکثون

بلکہ نہ خوشی ہو تم کو تمنے آگے لار کہا ہے عذاب ہمارے لیئے پس برا ہے آرام کہینگے
ضعیف لوگ متکبروں کو ای پروردگار ہمارے جسنے آگے لار کہا ہے ہمارے لیئے
عذاب کو پس زیادہ کر اسکو عذاب میں دوچند آگ بیچ پس کہینگے متکبر لوگ اگر
ہمکو خدا ہدایت کرتا البتہ ہم تمکو ہدایت کرتے فرمایا کہینگے ضعیف لوگ متکبروں کو
بلکہ مکر رات اور دن کا جب تم ہم کو خدا کی ساتھہ کفر کرنے اور اسکے ساتھہ شریک
گردانے کا حکم کرتے تھی پس ہم بیزار ہوتے ہیں تم سے اور اسچیز سے جسکی طرف تم
ہمکو بلاتے تھے دنیا میں فرمایا رسول اللہ نے پہر سب متوجہ ہونگے اپنی نزدیکیوں پر یا
شیطانوں سے پس کہینگے ہمنے تمکو گمراہ کیا جیسے کہ ہم گمراہ ہوئے کہیگا شیطان نزدیک
آخر ان کی بات کے اپنے اونچی آواز کی ساتھہ اے دوزخ والو تحقیق خدا تعالی
نے تمکو وعدہ کیا ہے سچا وعدہ اور خدا نے تم کو بلایا پس تمنے نہیں قبول کیا اسکو
اور نہ تصدیق کی اور تحقیق مینے تم سے وعدہ کیا تہا پس مینے خلاف کیا تمہاری ساتھ
اور نہیں تہا میری واسطی تمپر غلبہ مگر یہ کہ مینے تمکو بلایا پس تمنے مجہے قبول کیا پس تم مجہے
ملامت نہ کرو اور اپنے نفسوں کو ملامت کرو میں نہیں تمہاری فریاد پہنچنے والا اور نہ تم میری
فریاد پہنچنے والی ہو پس مینے آج تمکو کفر کی نسبت کی بہ سبب اسکی جو تمنے میری عبادت کے سوا خدا
کے فرمایا پس آواز کریگا آواز کرنیوالا ان کی درمیان یہ کہ تحقیق خدا کی لعنت ہو ظالموں پر یہ فرمایا
پس لعنت کرینگے نزدیک اسکے ضعیف لوگ متکبروں کو اور معتبر لوگ لعنت کرینگے
ضعیف لوگوں اور لعنت کرینگے اپنی نزدیکیوں کو شیطانوں سے اور لعنت کرینگے انکو
انکی نزدیکی پہر کہینگے اپنی نزدیکیوں کو کاشکے ہمارا اور تمہاری درمیان دوری ہوتی
مشرق اور مغرب کی پس تم برے نزدیکی ہو ہمارے لیئے آج کے دن اور تم برے وزیر تہے
ہماری لیئے دنیا میں پس جب دیکہینگے اپنی جماعت کیطرف کہیگا بعض انکا بعض کو
آؤ تم پس ڈہونڈیں ہم دربانوں کو پس شاید وہ ہماری سفارش کریں اپنی پروردگار
کے پاس پس ہلکا کری ہمارے سے ایک دن عذاب سے فرمایا اور وہ اسی طرح سے عذاب
کیئے جاینگے فرمایا اور درمیان جواب دینے چوکیداروں کی انکو ستر برس کا اندازہ
ہوگا پہر ان کو جواب دینگے پس کہینگے کیا نہیں لائے تہے تمہاری پاس تمہاری پیغمبر دلیلیں سب
کہینگے کیوں نہیں کہینگے چوکیدار پس پکارو تم پس نہیں پکار کافروں کی مگر گمراہی
میں فرمایا پس جب دیکہینگے یہ کہ تحقیق چوکیدار نہیں رد کرتے اپنے بہلائی البتہ فریاد
کرینگے ملک سے پس کہینگے اے مالک دعا کر ہماری لیئے پروردگار اپنے سے یہ کہ چاہیے
کہ حکم کرے ہمارے پر ساتہہ موت کے پس ٹہیرے گا مالک اندازہ دنیا کا نہیں
جواب دیگا انکو اور نہیں رد کریگا انپر بات پہر جواب دیگا ان کو پس کہیگا تحقیق تم ٹہیرنیوالے ہو

احقابا من قبل ان يقضي عليكم الموت فلما راوا ما اتاكا
لا يرد عليهم خيرا استغاثوا بربهم فقالوا ربنا اخرجنا منها
فان عدنا فانا ظالمون يعني ان عدنا في معصيتك قال
فمكث الجبار سبحانه وتعالى مقدار سبعين عاما لا يرحمهم
بتوليهم ولا يرد عليهم خيرا ثم اجابهم بقوله وانزلهم منزلة
الكلاب اخسئوا فيها ولا تكلمون قال فلما راوا ربهم لا يرحمهم
ولا يرد عليهم خيرا قال بعضهم لبعض سواء علينا اجزعنا
من العذاب ام صبرنا ما لنا من محيص فما لنا من شافعين
ولا صديق حميم فلو ان لنا كرة فنكون من المؤمنين
قال ثم تنصرف بهم الملائكة الى مساكنهم فزلت عند ذلك
اقدامهم ودحضت حجتهم ونظروا ما عند ربهم عز وجل
وييئسوا من رحمته وتلقاهم الكرب الشديد ونزل بهم
الخزي والهوان الطويل فنادوا بحسرتهم على ما فرطوا
في دنياهم وحملوا اوزارهم على رقابهم واوزار اتباعهم
من غير ان ينقص من اوزارهم وعددهم اكثر من تراب
ارضهم وقطر بحورهم مع زبانية سريع امرهم غليظ
كلامهم عظيمة اجسادهم كالبرق وجوههم كالجمر اعينهم
كاللهيب الوانهم كالحمم انيابهم كصياصي البقر اظفارهم
يعني القرون مع المقامع الطوال الثقال الحمر في ايديهم
لو ضربوا بها الجبال لتصدعت وكانت رميما يضربون
بها عصاة ربهم فيحق لهم ان تسيل اعينهم الدم بعد
الدموع لانهم ان دعوا لم يجيبوهم وان بكوا لم يرحموهم
وان استغاثوا بماء بارد لم يغيثوهم الا بماء كالمهل يشوي
الوجوه وكان النبي صلى الله عليه وسلم يقول انه
لتاتي اهل النار سحابة عظيمة كل يوم فتنبسط عليهم لها
صواعق تخطف ابصارهم ورعد يقصف ظهورهم وظلمة
لا يبصرون معها ابناءهم فتنادي السحابة بصوت لها
جهر يا اهل النار اما تريدون ان امطركم فيقولون
باجمعهم امطرينا الماء البارد فتمطرهم ساعة حجارة

دیں وہ انہی ہزار برس تک آوے تم پر موت پس جب دیکھیں گے مالک کو کہ نہیں
رد کرتا ان پر بھلائی تو فریاد رسی کرینگے اپنے پروردگار سے پس کہینگے اے ہمارے
پروردگار نکال ہمکو اس سے پھر اگر ہم نے پھر ایسا کام کیا تو تحقیق ہم ظالم ہیں یعنی
اگر ہم پھرے تیری بیفرمانی میں فرمایا پس ٹھیریگا خدا بڑا پاک پروردگار ستر برس کی
مقدار نہ جواب دیگا انکو انکی بات کا اور نہ رد کریگا انپر بھلائی پھر انکو جواب دیگا ساتھ
اپنے قول کے اور انکو اتاریگا کتوں کی جگہوں میں اور فرمائیگا خوار رہو اسمیں اور مجھ سے
مت بات کرو فرمایا پس جب دیکھینگے اپنے پروردگار کو کہ انپر نہیں رحم کرتا اور نہیں
رد کرتا انپر بھلائی تو کہیگا بعض انکا بعض کو برابر ہے کیا جزع کریں ہم عذاب سے
یا صبر کریں ہم نہیں ہمارے لیے کوئی خلاصی کی جگہ پس نہیں ہمارا کوئی سفارش کرنیوالا
اور نہ کوئی دوست دلسوز پس اگر ہمارے لیے دنیا میں ایکدفعہ لوٹ کر جانا ہوتا تو ہم
ہو جاتے ایمان والوں سے فرمایا پھر لیجائینگے ان کو فرشتے انکی جگہوں کیطرف پس پھسلینگے
اسوقت انکے قدم اور باطل ہوگی انکی حجت اور دیکھینگے اس چیز کو جو ان کے پروردگار
عزوجل کے پاس ہے اور ناامید ہو جائینگے اسکی رحمت سے اور انکے سامنے آئیگا غم
سخت اور اتریگی انکے ساتھ رسوائی اور خواری لمبی پس فریاد کرینگے ساتھ حسرت
اپنی کے اس چیز پر جو قصور کیا تھا اپنی دنیا میں اور اوٹھائینگے بوجھ اپنی اپنی گردنوں
پر اور بوجھ اپنے تابعداروں کے بغیر اسکے کہ کم کیا جاوے انکے بوجھوں سے اور اسکا عدد
بہت زیادہ ہے ان کی زمین کی مٹی اور انکے دریاؤں کے قطروں سے ساتھ انکے پیادوں
کے جو شتابی ہے کام انکا سخت ہے بات انکی بڑے ہیں جسم ان کے مانند بجلی کے
منہ انکے مانند انگارے کے آنکھیں انکی مانند شعلے آگ کے رنگ انکے باہر نکلے
ہوئے دانت انکے گائے کے سینگوں کی طرح ناخون انکے اور گرز ہونگے لمبے بھاری
جلانے والے انکے ہاتھوں میں اگر ماریں ساتھ انکے پہاڑوں کو تو پارہ پارہ ہو جاویں
اور ہو جاویں بوسیدہ مارینگے ساتھ انکے اپنے پروردگار کے بیفرمانوں کو
پس لائق ہے کہ جاری ہوویں انکی آنکھیں ساتھ خون کے پیچھے آنسوؤں کے کیونکہ تحقیق اگر فریاد
کو بلاویں تو نہ جواب دیں اور اگر روویں تو نہ رحم کریں اور اگر فریاد رسی کریں ساتھ
پانی ٹھنڈے کے تو نہ فریاد رسی کریں انکی مگر ساتھ پانی کے جو مانند تیل کے ہوگی بھونے گا منہوں کو
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق آویگا دوزخیوں کے پاس بادل بڑا ابر ہر روز
فراخ ہو جاویگا انپر واسطے اسکے بجلیاں ہونگی جو اوچک لیجاویں انکی آنکھوں کو اور کڑک
ہوگی جو توڑ ڈالیگی انکی پیٹھوں کو اور اندھیرا ہوگا کہ نہیں دیکھینگے ساتھ اسکے اپنے بیٹوں کو
پس آواز کریگا بادل ساتھ اونچی آواز اپنی کے اے دوزخ والو کیا چاہتے ہو تم کہ برساؤں تم پر

تقع على رؤسهم فتقطع جماجمهم ثم تمطر ثم ساعة اخرى انهارا من حميم وجمرا كثيرا وشواظا وخطاطيف من من الحديد ثم تمطر ثم ساعة اخرى حيات وعقارب ودود وغسلين قال فاذا امطرت في جهنم سجر بحرها فاجت لججها وعصفت فلم تترك في جهنم سهلا ولا جبلا الا ارتفعت عليه فتغرق اهل النار اجمعين من غير ان يموتوا قال فتزداد جهنم على من فيها من العصاة غيظا وحرا وزفيرا وشهيقا ولهبا ودخانا وظلمة وغما وسموما وحميما وجحيما وسعيرا وشدة على من فيها لنقمة ربها فنعوذ بالله منها ومن اعمالها ومقارنة اهلها اللهم ربنا ورب‌ها لا تورثنا حياضها ولا تجعل في اعناقها اغلالها ولا تكسنا من ثيابها ولا تطعمنا من زقومها ولا تسقنا من حميمها ولا تسلط علينا خزانها ولا تجعلنا ماكلة لنارها ولكن جوزنا برحمتك صراطها واصرف عنا شررها ولهبها حتى تنجينا برحمتك منها ومن دخانها ومن كربها وعذابها آمين يا رب العالمين وكان يقول صلى الله عليه وسلم لو ان ادنى باب من ابواب جهنم فتح بالمغرب لذابت منه جبال المشرق كما يذوب القطر ولو ان شررة من شرر جهنم طارت فوقعت بالمغرب ورجل بالمشرق لغلى دماغه حتى يفور على جسده وان ادنى اهل النار عذابا رجال تحذى لهم نعال من نار فتخرج من مسامعهم ومناخرهم وتغلي منها ادمغتهم والذين يلونهم يلقون على صخرة من صخور جهنم فينتقضون فيها كما ينتقض الحب من المقلى الحار وكلما سقطوا من صخرة وقعوا على الاخرى فاهل النار كلهم يعذبون على قدر اعمالهم ومصيرهم قال صلى الله عليه وسلم ولما عذاب الذين لا يحفظون فروجهم فيناطون بفروجهم بقدر ما كانت الدنيا حتى تذوب اجسادهم وتبقى ارواحهم ثم ينزلون فتجدد لهم اجساد وجلود ثم يعذبون

ان کے سروں پر پس توڑ ڈالینگے انکے سروں کی کھوپڑیاں پھر برسائیگا ایک ساعت اور نہریں گرم پانی کی اور انگارے بہت اور کوڑے اور لوہے کی کُنڈیاں پھر برسائیگا اُنپر ایک اور ساعت سانپ اور بچھو اور کیڑے اور پانی گرم فرمایا پس جب برسیگا دوزخ میں تو گرم ہو جاویگا دریا اسکا پس موجیں ماریگی اسکے گہراؤ کی جگہیں اور غضبناک ہو جائینگی پس نہیں چھوڑینگی دوزخ میں بغیر پہاڑ والی اور پہاڑ والی جگہہ کو مگر بلند ہو جاویگی اسپر پس غرق کر ڈالیگی تمام دوزخ والوں کو بغیر اسکے کہ وہ مریں فرمایا حضرت نے پس زیادہ ہو جاویگی اُن لوگوں پر جو اسمیں ہیں بغیر مانوں سے غصے اور گرمی اور سانس باہر نکالنے اور اندر لیجانے اور بھڑک اور دہوئیں اور اندہیری اور بُری جگہہ اور ہوا گرم اور پانی گرم اور گرمی اور سوزش اور سختی میں ان لوگوں پر جو اسمیں ہیں واسطے غصے پروردگار اپنے کے پس ہم خدا کی پناہ ڈھونڈتے ہیں دوزخ اور اسکے کاموں اور اسکے رہنے والوں کی نزدیکی سے ای خدا پروردگار ہمارے اور پروردگار اُسکے ہمکو مت داخل کیجیو اسکے حوضوں میں اور مت کیجیو ہماری گردن میں طوق اسکے اور مت پہنائیو ہمکو اسکے کپڑوں سے اور مت کہلائیو اسکے تھوہر سے اور مت پلائیو ہم کو اسکے گرم پانی سے اور مت مقرر کیجیو ہمپر اسکے چوکیدار وں کو اور مت کریو ہمکو خوراک اسکی آگ کی ولیکن گذار ہمکو ساتھہ رحمت اپنی کے اسکی پلصراط سے اور پھیر ہم سے اسکی چنگاڑیں اور اسکی لاٹیں تاکہ ہم خلاصی پائیں تیری رحمت سے اس سے اور دہوئیں اسکے سے اور اسکی سختی سے اور اسکے عذاب سے قبول کر دعا ہماری ای پروردگار جہانوں کے اور فرماتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اگر تحقیق بہت چھوٹا دروازہ دوزخ کے دروازوں سے کھولا جاوے مغرب میں پگھل جاویں اسکے سبب سے مشرق کے پہاڑ جسطرح پگھل جاتا ہے رانگا اگر تحقیق ایک چنگاری دوزخ کی چنگاریوں سے اڑے پس واقع ہو وے مغرب میں اور ایک مرد مشرق میں ہو البتہ جوش مارے دماغ اسکا یہانتک کہ جوش مارے اسکے جسم پر اور تحقیق بہت کم دوزخ والوں میں عذاب میں وہ مرد ہونگے جو پہنائی جاوینگی انکو جوتیاں آگ سے پس نکلیگی ان کے کانوں اور ناکوں کی سوراخ سے اور جوش مارنگے اس سے ان کے دماغ اور وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں ڈالے جاوینگے ایک پتھر پر دوزخ کے پتھروں سے پس تڑپینگے اسمیں جیسے کہ تڑپتا ہے دانہ بہاڑ گرم سے اور جب گر پڑینگے ایک پتھر سے واقع ہونگے دوسرے پر پس دوزخ والے سب عذاب کیے جاوینگے اپنے اعمالوں کے انداز پر پس ہم خدا کی پناہ ڈھونڈتے ہیں انکے اعمال اور انکی بازگشت سے فرمایا پیغمبر خدا نے اور لیکن عذاب ان لوگوں کا جو نہیں نگاہ رکھتے اپنی شرمگاہوں کو پس لٹکائے جاوینگے اپنی شرمگاہوں کے ساتھہ انداز اس کا جو دنیا تھی یہانتک کہ پگھل جاوینگے بدن انکے اور باقی رہجاوینگی انکی روحیں پھر اتاری جاوینگی پس نئے کیے جاوینگے جسم انکے اور چمڑے پھر عذاب کیے جاوینگے

فيجلد كل انسان منهم سبعون الف ملك قدر ما كانت
الدنيا حتى تذوب اجسادهم وتبقى ارواحهم فذلك
عذابهم واما عذاب السارق فيقطع عضوا عضوا ثم
ثم يجدد فذلك عذابه غير انه يتبادر الى كل انسان
منهم سبعون الف ملك معهم الشفار واما عذاب الذين
يشهدون الزور فيناطون بالسنتهم ثم يجلد كل انسان
منهم سبعون الف ملك حتى تذوب اجسادهم
وتبقى ارواحهم واما عذاب المشركين فيجعلون في مغار
جهنم ثم يغلق عليهم وفيها حيات وعقارب وجمر
كثير ولهب ودخان شديد يجدد لكل انسان منهم
كل ساعة سبعون الف جلد فذلك عذابهم واما
عذاب الجبارين المتكبرين فيجعلون في توابيت من نار
ثم يقفل عليهم فتوضع في الدرك الاسفل من النار
قال فيعذب كل انسان منهم كل ساعة تسعة وتسعين
لونا من العذاب يجدد لهم في كل يوم الف جلد فذلك
عذابهم قال واما الذين يغلون فياتون بغلولهم ثم
يلقى بها في بحر جهنم ثم يقال لهم غوصوا حتى تخرجوا
غلولكم لينتهوا على قعره ولا يعلم قعره الا الذي
خلقه قال فيغوصون ما شاء الله ثم يخرجون رؤسهم
يتنفسون فيبتدر الى كل منهم سبعون الف ملك
مع كل مقمع من الحديد فيهوي بها الى راسه فذلك
عذابهم ابدا قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم يقول
ان الله قضى لاهل النار انهم لابثون فيها احقابا فلا
ادري كم من حقب غير ان الحقب الواحد ثمانون الف
سنة والسنة ثلثمائة وستون يوما واليوم الف
سنة مما تعدون فالويل لاهل النار والويل لتلك الوجوه
التي كانت لا تصبر على حر الشمس حين تلفحها النار وويل
لتلك الرؤس التي كانت لا تصبر على الصداع
حين يصب فوقها الحميم وويل لتلك الاعين التي

پس مارینگے ہر آدمی کو ان سے ستر ہزار فرشتے اندازہ اس مدت کا جو دنیا تھی یہانتک کہ پگھل
جاوینگے انکے جسم اور باقی رہجائینگی انکی روحیں پس یہ ہے انکا عذاب اور لیکن عذاب
چور کا پس وہ کاٹا جائیگا جوڑ جوڑ پھر نیا کیا جاویگا پس یہ ہے عذاب انکا سوا اسکے کہ
تحقیق جلدی کریگا ہر آدمی کیطرف ان سے ستر ہزار فرشتہ ساتھ انکے ہونگی چھریاں
اور لیکن عذاب ان لوگوں کا جو گواہی دیتے ہیں جھوٹی پس وہ لٹکائے جاوینگے ساتھ اپنی زبانوں
کے پھر مارینگے ہر آدمی کو ان سے ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ پگھل جاوینگے انکے جسم
اور باقی رہ جائینگی ان کی روحیں اور لیکن عذاب شرک کرنیوالوں کا پس کیے جاوینگے
دوزخ کی غاروں میں پھر بند کیجائینگی انپر اور ان میں سانپ ہونگے اور بچھو اور انگارے
بہت اور شعلہ اور دھواں سخت نیا کیا جائے گا ہر آدمی کے واسطے ان سے ہر ساعت
ستر ہزار چمڑا پس یہ ہوگا انکا عذاب اور لیکن عذاب سرکشوں متکبروں کا پس
کیے جاوینگے صندوقوں میں دوزخ سے پھر قفل لگایا جائیگا انپر پھر رکھے جاوینگے
نیچے درجہ طبقہ میں آگ سے فرمایا پس عذاب کیا جاویگا ہر آدمی ان سے ہر
ساعت ننانوے قسم عذاب سے نیا کیا جاویگا ان کیواسطے ہر دن میں ہزار چمڑا پس یہ ہوگا
عذاب انکا فرمایا حضرت نے اور اوپر وہ لوگ جو مال غنیمت میں خیانت کرتے ہیں
پس لاوینگے اپنی خیانتوں کو پھر انکو ڈالا جائیگا دوزخ کے دریا میں پھر ان کو کہا
جاویگا غوطہ لگاؤ یہانتک کہ نکالو تم اپنی خیانتوں کو تاکہ نہ پہنچیں اسکی تہ تک اور نہیں
اسکو پیدا کیا فرمایا حضرت نے پس غوطہ لگائینگے جسقدر کہ چاہا خدا نے پھر نکالیں گے اپنے
سروں کو کہ دم لیں پھر جلدی کریگا ہر ایک کیطرف ان سے ستر ہزار فرشتہ ہر ایک
فرشتہ کے ساتھ ایک ہتھوڑا ہوگا لوہے سے پس نیچے لیجاویگا اسکو اسکے سر تک پس یہ ہے
عذاب انکا ہمیشہ کہا راوی نے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تحقیق خدا تعالی نے
حکم کیا ہے دوزخیوں پر یہ کہ تحقیق وہ ٹہیرینگے اسمیں کئی حقبے پس میں نہیں جانتا کہ
کتنے ہیں حقبے مگر یہ کہ تحقیق ایک حقبہ اسی ہزار برس کا ہوگا اور برس تین سو ساٹھ
دن کا اور دن ہزار برس کا ان دنوں سے جو تم شمار کرتے ہو پس ہلاکت ہے دوزخ والوں کو
اور ہلاکت ہے ان مونہوں کو جو سورج کی گرمی پر صبر نہ کرتے تھے جسوقت جلائیگی آگ
اور ہلاکت ہے ان سروں کو جو درد سر پر صبر نکرتے تھے جسوقت انپر گرم پانی ڈالا
جائیگا اور ہلاکت ہے ان آنکھوں کو
جو درد آنکھ پر

كانت لا تصبر على الرمد حين تزرق وتشخص في النار وويل لتلك الاذان التي كانت تسمع الاحاديث تتلذذها حين يغور منها اللهب وويل لتلك المناخر التي كانت تجزع من ريح الجيف حين تنشقت بالنار وويل لتلك الاعناق التي كانت لا تصبر على الوجع حين يجعل فيها الاغلال وويل لتلك الجلود التي كانت لا تصبر على اللباس الخشن حين يجعل عليها ثياب من نار خشن مسها منتن ريحها تتلظى نارا وويل لتلك البطون التي كانت لا تصبر على الاذى حين يدخلها الزقوم من ماء حميم يقطع امعاءهم وويل لتلك الاقدام التي كانت لا تصبر على الحفاء حين تحذى لها نعال من نار فويل لاهل النار من اصناف العذاب اللهم بحق هذا العلم العظيم وفضلك العميم لا تجعلنا من اهلها

فصل وقال ابو هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ان الجسر جهنم سبع قناطر بين كل قنطرتين سبعون عاما وعرض الجسر كحد السيف فيجوز عليه اول زمرة من الناس سراعا كطرف العين والزمرة الثانية كالبرق الخاطف والزمرة الثالثة كالريح العاصف والزمرة الرابعة كالطير والزمرة الخامسة كالخيل والزمرة السادسة كالرجل المسرع والزمرة السابعة يمرون عليه مشاة ثم يبقى رجل واحد فهو اخر من يمر على ذلك الجسر فيقال له مر فيضع عليه قدميه فتزل احدهما ثم يركبه فيحبوا على ركبتيه فتصيب النار من شعره وجلده قال فلا يزال يتزحزح على بطنه فتزل قدمه الاخرى وتتشبث يده وتتعلق الاخرى وهو على ذلك تصيبه النار فهو يظن انه لا ينجوا منها فلا يزال يتزحزح على البطن حتى يخرج منها فاذا اخرج منها نظر اليها فقال تبارك الذي انجاني منك ما اظن ان ربي اعطى احدا من الاولين والاخرين مثل ما

صبر نہ کرتی تہیں جسوقت نیلی کیجائیں گی اور تہہری لگ جائینگی آگ میں اور ہلاکت ہے ان کانوں کو جو باتیں سنکران سے لذت پکڑتے تھے جسوقت جوش ماریگا ان سے شعلہ اور ہلاکت ہے اس ناک کی سوراخوں کو جو تنگ آتی تہیں مردار کی بو سے جسوقت انکو آگ کہائیگی اور ہلاکت ہے ان گردنوں کو جو نہیں صبر کرتی تہیں درد پر جسوقت کیئے جاینگے ان میں طوق اور ہلاکت ہے ان چمڑوں کو جو نہیں صبر کرتے تہے پوشاک سخت پر جسوقت کیئے جائینگے انپر کپڑے آگ سے سخت ہے انکا چھونا گندی ہے بو ان کی شعلے مارتے ہونگے آگ سے اور ہلاکت ہے ان پیٹوں کو جو نہیں صبر کرتے تہے تکلیف پر جسوقت کہ داخل ہوگی انمیں تھوہر ساتھ گرم پانی کے جو کاٹ ڈالیگا ان کی انتڑیوں کو اور ہلاکت ہے ان قدموں کو جو نہیں صبر کرتے تھے ننگے پر جسوقت کہ پہنائی جائینگی انکو جوتیاں آگ سے پس ہلاکت ہے دوزخ والوں پر گوناگون عذاب سے اے بارخدایا اس علم بزرگ اور اپنے فضل عام کی برکت سے ہمکو مت کیجیو دوزخ والوں سے

فصل اور کہا ابو ہریرہ رضنے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ تحقیق دوزخ کی پل کے واسطے سات پلیں ہیں ہر دو پلو کے درمیان راستہ ہے ستر برس کا اور چوڑائی پل کی مانند تیزی تلوار کے پس گذرے گا اسپر پہلا گروہ لوگوں سے جلدی میں آنکھ پہیرنے کے انداز اور دوسرا گروہ بجلی اوچک لیجانے والی کی طرح اور تیسرا گروہ مانند سخت ہوا کے اور گروہ چوتھا مانند پرندے کی اور گروہ پانچواں گہوڑوں کیطرح اور گروہ چہٹا مرد تیزرو کیطرح اور گروہ ساتواں گذرینگے اسپر پیادہ پہر باقی رہجائیگا ایک اکیلا مرد پس وہ آخران لوگوں کا ہے جو گذرینگے اس پل پر پس اسکو کہا جائیگا کہ گذر پس رکہیگا اسپر دونوں پاؤں اپنے پس پہسل جائیگا ایک ان دو پاؤں سے پہر سوار ہوگا پس چلیگا اپنے دو نو زانو کے بل پس پہنچیگی آگ اسکی بالوں اور چمڑے کو فرمایا پس ہمیشہ اپنے پیٹ پر گہسٹتا ہوا جائیگا پس اسکا دوسرا پاؤں پہسل جائیگا اور پکڑے گا اسکا ہاتہ اور لٹکیگا دوسرا اور وہ اسی حال پر ہوگا کہ پہنچے گی اسکو آگ پس وہ یہ گمان کریگا کہ تحقیق یہ نہیں خلاصی پائیگا اسے پس ہمیشہ اپنے پیٹ پر گہسٹتا ہوا جائیگا یہانتک کہ نکلیگا اُسسے پس جب نکلیگا اُسسے تو دیکھیگا اُسکی طرف پس کہیگا برکت والا ہے وہ ذات جسنے مجھکو نجات دی تجھسے میں نہیں گمان کرتا کہ تحقیق پروردگار میرے نے کسیکو خلقت پہلی اور پچہلی سے

اعطانی اٰنّهٗ نجّانی منک بعد اذ رأیت ولقیت قال فیأتیه ملک من الملٰئکة فیأخذ بیده فینطلق به الی غدیر بین یدی باب الجنّة فیقول له الملک اغتسل فی هذا الغدیر واشرب منه قال فیغتسل ویشرب منه فیعود له ریح اهل الجنّة والوانهم ثم ینطلق به فیوقفه علی باب جهنّم فیقول له قف هٰهنا حتّی یأتیک اذنک من ربّک عزّ وجلّ قال فینظر الی اهل النّار ویسمع عواءهم کعواء الکلاب قال فیبکی فیقول یا ربّ اصرف وجهی عن اهل النّار لا اسئلک یا ربّ غیره قال فیأتیه ذٰلک الملک من عند ربّ العٰلمین عزّ وجلّ فیحوّل وجهه من النّار الی الجنّة قال وبین مقامه الی باب الجنّة خطوة فینظر الی باب الجنّة وعرضها وانّ ما بین عضادتی باب الجنّة مسیرة اربعین عامًا للطیر المسرع قال فیسئل ذٰلک الرّجل ربّه عزّ وجلّ فیقول یا ربّ انّک قد احسنت الیّ الاحسان کلّه نجّیتنی من النّار وصرفت وجهی عن اهل النّار الی الجنّة انّما بینی وبین باب الجنّة خطوة فاسئلک یا ربّ بعزّتک ان تدخلنی الباب ولا اسئلک غیره ولٰکن اجعل الباب بینی وبین اهل النّار حجابًا فلا اسمع حسیسها ولا اری اهلها قال فیأتیه ذٰلک الملک من عند ربّ العٰلمین فیقول یا ابن اٰدم ما اکذبک الست زعمت انّک لا تسئل غیره قال علیه السّلام فیقول ویحلف لا وعزّة الرّبّ لا اسئل غیره فیأخذه بیده فیدخله الباب ثمّ ینطلق الملک الی ربّ العٰلمین عزّ وجلّ قال فینظر ذٰلک الرّجل فی الجنّة عن یمینه وشماله وبین یدیه مسیرة سنة فلا یری احدًا غیر الشّجر والثّمر وبین مقامه الی ادنی شجرة خطوة قال فینظر الیها فاذا اصلها ذهب وغصنها فضّة بیضاء تمور فهاکاحسن حلّة راها اٰدمی وثمارها الین من الزّبد واحلٰی من العسل واطیب ریحًا من المسک قال فتحیّر ذٰلک الرّجل ممّا رای قال فیقول

جو دی ہے اُسنے مجھکو وہ یہ کہ تحقیق اسنے خلاصی دی ہی مجھکو تجھہ سی پیچہے اُسکے جو دیکھا میں نے اور ملاقات کی اور فرمایا حضرتؐ نے پس آئیگا اُسکے پاس ایک فرشتہ فرشتوں سے پس پکڑیگا اسکا ہاتہہ پس لیچلیگا اسکو ایک حوض کیطرف بہشت کے دروازہ کے آگے پس کہیگا اسکو فرشتہ کہ نہا اس حوض میں اور پی اس سے پس نہائیگا اور پئیگا اُسسے پس آجائیگی اُسکی طرف بہشت والوں کی ہوا اور انکی رنگ پہر لیچلیگا اُسکو پہر کھڑا کریگا اسکو دوزخ کے دروازہ پر پس کہیگا اُسکو فرشتہ کہ یہاں کھڑا ہو یہانتک کہ آوی تیرے پاس اجازت تیرے پروردگار عزوجل کیطرف سے فرمایا حضرتؐ نے پس دیکھیگا دوزخیوں کیطرف اور سنیگا انکی آواز کتوں کیطرح فرمایا حضرتؐ نے پس رویگا پس کہیگا اے میرے اللہ پہیر منہ میرا دوزخ والوں سے میں نہیں مانگتا تجھہ سے سوا اسکے فرمایا پس آویگا اُسکے پاس وہی فرشتہ پروردگار جہانوں کے پاس سے پس پہیریگا منہ اُسکا دوزخ سے بہشت کیطرف فرمایا اور درمیان اسکے کھڑا ہونے کی جگہہ سے بہشت کے دروازہ تک ایک قدم کا فاصلہ ہوگا پس دیکھیگا بہشت کے دروازہ اور اسکی فراخی کی طرف اور تحقیق وہ مسافت کہ درمیان دو جانب دروازہ کے ہے رستہ ہے چالیس برس کا واسطے پرندے تیز اڑنیوالے کے فرمایا پس وہ شخص سوال کریگا پروردگار اپنے عزوجل سے پس کہیگا اے میرے اللہ تحقیق تونے احسان کیا ہے میرے طرف تمام احسان نجات دی ہے تونے مجھکو آگ سے اور پہیرا تونے منہہ میرا دوزخیوں سے طرف بہشت کی سوا اسکے نہیں ہے میرے اور بہشت کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ ہے پس میں تجھہ سے مانگتا ہوں اے میرے اللہ ساتھہ عزت تیری کے یہ کہ داخل کرے تو مجھکو دروازہ میں اور میں نہیں مانگتا تجھہ سے سوا اسکے ولیکن کر تو دروازہ میرے اور دوزخ والوں کے درمیان پردہ سنوں میں دوزخ کی آواز اور نہ دیکھوں میں اُسکے اہل کو فرمایا پس آئیگا اُس کے پاس وہی فرشتہ پروردگار جہانوں کے پاس سے پس کہیگا اے آدم کے بیٹے کیسا دروغگو ہے تو کیا تونے یہ نہیں کہا تہا کہ تحقیق تو نہیں سوال کریگا اسکے سوا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے پس کہیگا اور قسم کہائیگا قسم ہے عزت پروردگار کی نہیں سوال کرونگا میں سوا اسکے پس پکڑیگا ہاتہہ اسکا پس داخل کریگا اسکو دروازہ میں پہر چلیگا فرشتہ طرف پروردگار جہانوں کی فرمایا حضرتؐ نے پس دیکھیگا وہ شخص بہشت میں دائیں اور بائیں اور آگے اپنے سے رستہ ایک برس کا پس دیکھیگا کسی کو سوا درخت اور میوے کے اور درمیان اُسکے کھڑا ہونے کی جگہہ سے نزدیک تر درخت تک ایک قدم کا فاصلہ ہوگا فرمایا حضرتؐ نے پس دیکھیگا طرف اسکی پس ناگاہ جڑ اسکی سونا اور شاخ اُسکی چاندی ہے سفید اور ہلتی اُسکے مانند بہت اچھے زیور کی جو دیکھا ہو انکو آدمی نے اور میوے انکے بہت نرم ہونگے مکھن سے اور بہت میٹھے

العقالة السادسة والعشرون [illegible]

[illegible]

يَا رَبِّ نَجَّيْتَنِي مِنْ جَهَنَّمَ وَاَدْخَلْتَنِي بَابَ الْجَنَّةِ فَاَنَا
اِلَيَّ الْاِحْسَانُ كُلُّهُ وَاِنَّمَا بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ خُطُوَةٌ
لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهُ قَالَ فَيَاْتِيهِ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فَيَقُوْلُ مَا
اَكْذَبَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَسْتَ زَعَمْتَ اَنَّكَ لَا تَسْاَلُ زِيَادَةً
فَمَا لَكَ تَسْاَلُ وَاَيْنَ مَا اَقْسَمْتَ اَلَا تَسْتَحِيْ قَالَ فَيَاْخُذُ
بِيَدِهٖ فَيَنْطَلِقُ بِهٖ اِلٰى اَدْنٰى مَنَازِلِهٖ فَاِذَا هُوَ بِقَصْرٍ مِّنْ لُؤْلُؤٍ
بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى مَسِيْرَةِ سَنَةٍ قَالَ فَاِذَا اَتَاهُ نَظَرَ اِلٰى
مَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَاٰى مَنْزِلًا كَاَنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ الْقَصْرُ وَمَا وَرَاءَهُ
مَعَهُ حُلْمًا فَلَا يَمْلِكُ نَفْسَهُ حِيْنَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
اَسْاَلُكَ هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهُ قَالَ فَيَاْتِيْهِ
مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَمَا اَقْسَمْتَ بِرَبِّكَ
عَلَيْكَ مَا اَكْذَبَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ هُوَ لَكَ فَاِذَا اَتَاهُ نَظَرَ اِلٰى
مَا بَيْنَ يَدَيْهِ كَاَنَّمَا كَانَ مَنْزِلُهُ مَعَهُ حُلْمًا قَالَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
اَسْاَلُكَ هٰذَا الْمَنْزِلَ قَالَ فَيَاْتِيْهِ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فَيَقُوْلُ لَهُ
يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا لَكَ لَا تُوْفِيْ بِالْعَهْدِ اَلَسْتَ زَعَمْتَ اَنَّكَ
لَا تَسْاَلُ غَيْرَهُ وَلَا يَلُوْمُهُ لِاَنَّهُ يَرٰى مَا تَكَادُ نَفْسُهُ تَخْرُجُ
مِنْهُ مِنَ الْعَجَائِبِ قَالَ فَيَقُوْلُ هُوَ لَكَ قَالَ فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ
مَنْزِلٌ اٰخَرُ كَاَنَّمَا كَانَتْ مَعَهُ تِلْكَ الْمَنَازِلُ حُلْمًا فَيَبْقٰى مَبْهُوْتًا
لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ لَا تَسْاَلُ رَبَّكَ فَيَقُوْلُ
يَا سَيِّدِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَلَفْتُ لِرَبِّ الْعِزَّةِ حَتّٰى
خَشِيْتُ مِنْهُ وَسَاَلْتُهُ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ قَالَ فَيَقُوْلُ لَهُ رَبُّ
الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اَجْمَعَ لَكَ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْمٍ
خَلَقْتُهَا اِلٰى يَوْمٍ اَفْنَيْتُهَا ثُمَّ اُضْعِفُهَا لَكَ عَشَرَةَ اَضْعَافٍ
قَالَ فَيَقُوْلُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ يَا رَبِّ اَتَهْزَاُ بِيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
قَالَ فَيَقُوْلُ لَهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّيْ لَقَادِرٌ اَنْ اَفْعَلَ
مَا تَسْئَلُنِيْ مَا شِئْتَ قَالَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا رَبِّ اَلْحِقْنِيْ بِالنَّاسِ
قَالَ فَيَاْتِيْهِ مَلَكٌ فَيَاْخُذُ بِيَدِهٖ فَيَنْطَلِقُ بِهٖ يَمْشِيْ فِي الْجَنَّةِ
حَتّٰى يَبْدُوَ لَهُ شَيْءٌ كَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاٰى مَعَهُ شَيْئًا فَيَخِرُّ سَاجِدًا

اے میرے اللہ خلاصی دی تو نے مجھکو دوزخ سے اور داخل کیا مجھکو بہشت کے دروازہ میں پس احسان
کیا تو نے طرف میری احسان بہت اور نہیں میری اور اس درخت کی درمیان فاصلہ مگر قدم بھر
میں نہیں چاہتا تجھ سے سوا اسکے فرمایا پس آویگا اسکے پاس وہی فرشتہ پس کہیگا کیسا دروغگو ہے تو ای آدم کے
بیٹے کیا تو نے نہیں کہا تہا کہ تحقیق تو نہیں سوال کریگا زیادتی کا پس تجھے کیا ہے کہ تو سوال کرتا
ہے اور کہاں ہے قسم تیری کیا تو شرم نہیں کرتا فرمایا پس پکڑیگا فرشتہ ہاتھ اسکا پس لیجیگا
اسکو طرف نزدیک تر کی اسکی منزلوں سے پس ناگہاں وہ ساتھ ایک محل کے ہے موتیوں سے اسکے آگے سو ایک برس
کے رستہ پر فرمایا حضرت نے پس جب آئیگا اس کے پاس تو دیکھیگا اس چیز کیطرف جو اسکے آگے ہے پس
دیکھیگا ایسی جگہہ گویا تہا وہ محل اور وہ چیز جو اسکے پیچھے تہی اسکے مقابلہ میں خواب پس نہیں مالک
رہیگا اپنی جان کا یعنی بے اختیار ہوجائیگا جسوقت دیکھیگا طرف اسکی پس کہیگا ای میرے اللہ میں مانگتا ہوں
تجھسے یہ جگہہ اور نہیں سوال کرونگا میں سوا اسکے فرمایا پس آویگا اسکے پاس ایک فرشتہ فرشتوں سے پس کہیگا
ای آدم کے بیٹے کیا تو نے اپنے پروردگار کی قسم اپنے پر نہیں کہائی تہی عجب تیری دروغگوئی ہے
ای آدم کے بیٹے وہ جگہہ تیرے لیئے ہے پس جب اس جگہہ کے پاس آئیگا تو دیکھیگا اس چیز کیطرف جو اسکے
آگے ہے گویا کہ تہی جگہہ اسکی اسکے مقابلہ میں خواب فرمایا پس کہیگا ای میرے اللہ میں تجھسے یہ جگہہ
مانگتا ہوں۔ فرمایا پس آئیگا اسکے پاس فرشتہ پس اسکو کہیگا کہ ای آدم کے بیٹے تجھے کیا ہے جو
تو نہیں پورا کرتا عہد کو کیا تو نے نہیں کہا تہا کہ تو اسکے سوا نہیں سوال کریگا اور نہیں ملامت
کریگا اسکو کیونکہ تحقیق وہ دیکھتا ہے اس چیز کو جو قریب ہے کہ نکلجاوے جان اسکی عجائب دیکھنے کے
سے فرمایا پس کہیگا فرشتہ کہ وہ تیرے لیئے ہے پس فرمایا ناگاہ اسکے آگے ایک اور ایسی جگہہ ہوگی
کہ گویا اسکے مقابل یہ جگہیں خواب اور خیال ہیں پس رہجائیگا حیران نہیں طاقت رکہیگا کلام
کی فرمایا حضرت علیہ السلام نے پس کہیگا اسکو فرشتہ تجھے کیا ہے کہ نہیں سوال کرتا تو اپنے
پروردگار سے پس کہیگا ای سردار میرے خدا تجھپر رحم کرے قسم خدا کی البتہ تحقیق میں قسم کہاتا
رہا پروردگار کی عزت کی یہانتک کہ میں ڈر گیا اس سے اور میں اس سے مانگتا رہا یہانتک کہ میں شرمندہ
ہوگیا فرمایا حضرت نے پس کہیگا اسکو پروردگار عزت کا عز و جل کیا تجھکو خوش کرتا ہے یہ کہ اکٹھی کروں
کروں میں تیرے لیئے دنیا ابتدا اسکے پیدا ہونے کے دن سے اسکے فنا ہونے کے دن تک پہر زیادہ
میں اسکو تیرے لیئے دس چند فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ شخص ای اللہ میرے کیا تو میرے
ساتہہ ٹھٹھا کرتا ہے اور تو پروردگار ہے جہانوں کا فرمایا حضرت نے پس کہیگا اسکو اللہ عز و جل
کہ تحقیق میں اسکے کرنے پر قادر ہوں پس مانگ جو تو چاہے فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ شخص
اے میرے اللہ ملا مجھکو لوگوں کے ساتھ پس آویگا اسکے پاس فرشتہ پس اسکا
ہاتھ پکڑیگا اور لیجیگا اسکو بہشت میں چلتا ہوا یہانتک کہ ظاہر کیجاوے گی اسکے
واسطے کوئی چیز گویا کہ اسنے نہیں دیکھی ایسی کوئی چیز پس گر پڑیگا سجدے میں

وَيَقُوْلُ فِيْ سَجْدَتِهٖ اِنَّ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ تَجَلّٰى لِيْ فَيَقُوْلُ لَهُ
الْمَلَكُ ارْفَعْ رَأْسَكَ هٰذَا مَنْزِلُكَ وَهُوَ اَدْنٰى مَنَازِلِكَ
فَيَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ بَصَرِيْ لَحَارَ مِنْ نُوْرِ
هٰذَا الْقَصْرِ قَالَ فَيَنْزِلُ فِيْ ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَيَلْقَاهُ رَجُلٌ اِنَّمَا
يَرٰى وَجْهَهٗ وَثِيَابَهٗ فَيَبْقٰى مَبْهُوْتًا يَظُنُّ اَنَّهٗ مَلَكٌ فَيَأْتِيْهِ ذٰلِكَ
الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ لَقَدْ
اٰنَ لَكَ اَنْ تَجِيْءَ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اَنَا قَهْرَمَانٌ لَكَ وَاَنَا عَلٰى هٰذَا الْمَنْزِلِ
وَلَكَ مِثْلِيْ اَلْفُ قَهْرَمَانٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى قَصْرٍ مِنْ
مِنْ قُصُوْرِكَ وَلَكَ اَلْفُ اَلْفِ قَصْرٍ فِيْ كُلِّ قَصْرٍ اَلْفُ خَادِمٍ
وَزَوْجَةٌ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ قَالَ فَيَدْخُلُ فِيْ قَصْرِهٖ ذٰلِكَ
فَاِذَا هُوَ بِقُبَّةٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ بَيْضَاءَ وَفِيْ جَوْفِهَا سَبْعُوْنَ فِيْ
كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ غُرْفَةً فِيْ غُرْفَةٍ سَبْعُوْنَ بَابًا لِكُلِّ بَابٍ
مِنْهَا قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ فَيَدْخُلُ تِلْكَ الْقِبَابَ فَيَفْتَحُهَا وَلَمْ
يَفْتَحْهَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ قَبْلَهٗ فَاِذَا هُوَ فِيْ جَوْفِ تِلْكَ
الْقُبَّةِ بِقُبَّةٍ مِنْ جَوْهَرَةٍ حَمْرَاءَ طُوْلُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
لَهَا سَبْعُوْنَ بَابًا كُلُّ بَابٍ مِنْهَا يُفْضِيْ اِلٰى جَوْهَرَةٍ حَمْرَاءَ
عَلٰى مِثْلِ طُوْلِهَا سَبْعُوْنَ بَابًا لَيْسَ مِنْهَا جَوْهَرَةٌ عَلٰى لَوْنِ
صَاحِبَتِهَا فِيْ كُلِّ جَوْهَرَةٍ اَزْوَاجٌ وَمَنَاصٌّ وَاَسِرَّةٌ قَالَ فَاِذَا
دَخَلَهَا وَجَدَ فِيْهَا زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ
فَيَرُدُّ عَلَيْهَا السَّلَامَ ثُمَّ يَقُوْمُ مَبْهُوْتًا فَتَقُوْلُ لَهٗ قَدْ اٰنَ لَكَ
اَنْ تَزُوْرَنَا وَاَنَا زَوْجَتُكَ قَالَ فَيَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهَا فَيَرٰى وَجْهَهٗ
فِيْ وَجْهِهَا كَمَا يَرٰى اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ فِي الْمِرْاٰةِ مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ
وَالصَّفْوَةِ فَاِذَا عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حُلَّةً فِيْ كُلِّ حُلَّةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا لَيْسَ
فِيْهَا لَوْنٌ عَلٰى لَوْنِ صَاحِبَتِهَا يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا لَا يُعْرِضُ
عَنْهَا اِعْرَاضَةً اِلَّا ازْدَادَتْ حُسْنًا فِيْ عَيْنِهٖ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا فَهِيَ
لَهٗ مِرْاٰةٌ وَهُوَ مِرْاٰةٌ قَالَ وَاِنَّ لِكُلِّ قَصْرٍ مِنْهَا ثَلٰثَمِائَةٍ وَسِتِّيْنَ بَابًا
عَلٰى كُلِّ بَابٍ ثَلٰثَمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ قُبَّةً مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوْتٍ وَجَوْهَرٍ
لَيْسَ مِنْهَا قُبَّةٌ عَلٰى لَوْنِ صَاحِبَتِهَا فَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَصْرِ اَشْرَفَ

اور کہیگا سجدہ میں تحقیق پروردگار میرے عزوجل نے تجلی کی میرے واسطے پس کہیگا اسکو
فرشتہ کہ اٹھا تو سر اپنا یہ ہے جگہہ تیری اور وہ کمتر ہے تیری جگہوں سے فرمایا حضرتؐ نے
پس کہیگا اگر نہ ہوتی یہ کہ تحقیق اللہ عزوجل کی نگاہ رکھی میری بینائی البتہ پہر جاتی
اس محل کی نور سے پس اتریگا اس محل میں پس ملاقات کریگا اسکی ایک شخص جب
دیکھیگا اُسکے منہہ اور کپڑوں کو تو رہجائیگا حیران گمان کریگا یہ کہ تحقیق وہ فرشتہ
ہے پس آویگا اسکے پاس وہ شخص پس کہیگا سلامتی ہو تجہپر اور خدا کی رحمت اور
اسکی برکتیں البتہ تحقیق تیرے آنیکا وقت آیا پس رد کریگا اُسپر سلام پس اسکو
کہیگا تو کون ہے ای اللہ کے بندے پس کہیگا میں تیرے لیئے نگہبان ہوں اور میں
اس جگہہ پر ہوں اور تیرے لیئے میرے جیسے ہزار نگہبان ہیں ہر ایک ان سے ایک محل پر ہے تیرے
محلوں سے اور تیرے واسطے ہزار محل ہیں ہر محل میں ہزار خدمتگار ہیں اور
ایک بیوی حور عین سے فرمایا حضرتؐ نے پس داخل ہوگا اس محل اپنے میں پس ناگاہ وہ ساتھ
ایک قبہ کے ہے موتی سفید سے اور اسکے اندر میں ستر گہر ہونگے ہر گہر میں ستر بالاخانے
ہونگے ہر بالاخانہ کی ستر دروازے ہونگے ہر دروازے کے واسطے اس قبہ سے
ایک قبہ ہوگا موتی سے پس داخل ہوگا اُن قبوں میں پس کہولیگا انکو اور نہیں
کہولا اسکو کسی نے خدا کی خلقت سے اسے پہلے پس ناگاہ وہ اس قبہ کے اندر
میں ساتھہ ایک قبہ کے ہے سرخ موتی سے لنبائی اُسکی ستر گز واسطے اسکی
ستر دروازے ہونگی ہر دروازہ اُن سے پہنچیگا موتی سرخ کیطرف اُسکی درازی کی
مانند پہر اسکے واسطے ستر دروازے ہونگے نہیں کوئی موتی ان سے دوسرے
موتی کے رنگ پر ہر موتی میں بیویاں ہیں اور تخت عروس کو اور تخت فرمایا جب
اسمیں داخل ہوگا تو پائیگا اسمیں ایک بیوی حور عین سے پس سلام کرے گی اُسپر
پس رد کریگا اُسپر سلام پہر کھڑا ہوگا حیران پس کہیگی اُسکو تحقیق تجہکو ہماری
زیارت کرنیکا وقت آیا اور میں تیری بیوی ہوں فرمایا حضرتؐ نے پس دیکھیگا
اسکے منہہ کو اسکی موہنہ میں جیسے کہ دیکھتا ہے ایک تمہارا منہ اپنا آئینہ میں بسبب خوبصورتی
اور خوبی اور صفائی کے پس ناگاہ اُسپر ستر حلے ہونگے ہر حلہ میں ستر رنگ
ہونگے نہیں ہوگا اسمیں کوئی رنگ دوسرے رنگ کیطرح دیکھیگا اُسکی پنڈلی کا گودا
اُسکے پیچہے سے نہیں موہنہ پہیریگا اسسے منہہ پہیر نا مگر بڑہ جائے گی خوبصورتی
پس اسکی آنکہہ میں ستر چند پس یہ حور اُسکے واسطے آئینہ ہے اور وہ اسکو واسطے آئینہ
ہے اور فرمایا بتحقیق ہر محل کیواسطے ان میں سے تین سو ساٹھہ دروازے ہونگے ہر دروازہ پر تین سو ساٹھ
قبے ہونگے مروارید اور یاقوت اور جواہر سے نہیں ہوگا کوئی قبہ دوسرے قبہ کے رنگ پر پس جب

عَلٰی مُلْکِہٖ مَسِیْرَۃُ مِّنَ الْاَرْضِ یَنْفُذُ بَصَرُہٗ فِیْھَا اِذَا سَارَ فِیْہِ سَارَ
فِیْ مُلْکِہٖ مِائَۃَ سَنَۃٍ لَا یَنْتَہِیْ اِلٰی شَیْءٍ فِیْہِ اِلَّا نَظَرَ فِیْہِ اَجْمَعَ وَاَنَّ
الْمَلٰٓئِکَۃَ تَدْخُلُ عَلَیْہِ قُصُوْرَہٗ مِنْ کُلِّ بَابٍ بِالسَّلَامِ وَالْھَدَایَا مِنْ
عِنْدِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَیْسَ مِنْھُمْ مَلَکٌ اِلَّا وَمَعَہٗ مِنَ الْھَدَایَا مَا لَیْسَ
مَعَ الْاٰخَرِ کُلَّ یَوْمٍ فِی النَّھَارِ تُسَلِّمُ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَعَھَا الْھَدَایَا
وَتَصْدِیْقُ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ
یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَی الدَّارِ وَقَالَ تَعَالٰی وَلَھُمْ رِزْقُھُمْ فِیْھَا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا وَکَانَ
یَقُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا الرَّجُلَ یُسَمِّیْہِ اَھْلُ الْجَنَّۃِ
الْمِسْکِیْنَ لِفَضْلِ مَنَازِلِھِمْ عَلٰی مَنْزِلِہٖ وَاِنَّ لِھٰذَا الْمِسْکِیْنِ ثَمَانِیْنَ
اَلْفَ خَادِمٍ فِیْ طَعَامِہٖ اِذَا اشْتَھَی الطَّعَامَ نَصَبُوْا لَہٗ مَائِدَۃً
مِّنْ مَّوَائِدِھَا مِنْ یَّاقُوْتَۃٍ حَمْرَآءَ مُمَنْطَقَۃً مِّنْ یَّاقُوْتَۃٍ صَفْرَآءَ
مَحْفُوْفَۃً بِالدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ وَالزَّبَرْجَدِ وَقَوَائِمُھَا مِنْ لُّؤْلُؤٍ
حَافَتُھَا عِشْرُوْنَ مِیْلًا قَالَ فَیُوْضَعُ لَہٗ عَلَیْھَا مِنَ الطَّعَامِ
سَبْعُوْنَ لَوْنًا وَیَقُوْمُ بَیْنَ یَدَیْہِ ثَمَانُوْنَ خَادِمًا مَعَ کُلِّ
خَادِمٍ مِّنْھُمْ صَحْفَۃٌ فِیْھَا طَعَامٌ وَکَاْسٌ فِیْہِ شَرَابٌ فِیْ کُلِّ صَحْفَۃٍ
مِّنَ الطَّعَامِ مَا لَیْسَ فِی الْاُخْرٰی وَفِیْ کُلِّ کَاْسٍ شَرْبَۃٌ مَا لَیْسَ
فِی الْاُخْرٰی یَجِدُ طَعْمَ اَوَّلِھَا کَطَعْمِ اٰخِرِھَا وَیَجِدُ لَذَّۃَ اٰخِرِھَا
کَلَذَّۃِ اَوَّلِھَا یُشْبِہُ بَعْضُہٗ بَعْضًا وَلَیْسَ مِنْھَا لَوْنٌ اِلَّا وَھُوَ یُصِیْبُ
مِنْہُ وَلَیْسَ لَہٗ خَادِمٌ اِلَّا وَیُعْطٰی حَظَّہٗ مِنْ ذٰلِکَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
اِذَا رُفِعَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَکَانَ یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاِنَّ اَھْلَ الدَّرَجَۃِ الْعُلْیَا یَزُوْرُوْنَہٗ وَلَا یَزُوْرُھُمْ وَاِنَّ اَھْلَ
الدَّرَجَۃِ الْعُلْیَا لَیَسْعٰی عَلٰی کُلِّ رَجُلٍ ثَمَانُ مِائَۃِ اَلْفِ خَادِمٍ
بِیَدِ کُلِّ خَادِمٍ مِّنْھُمْ صَحْفَۃٌ فِیْھَا طَعَامٌ لَیْسَ فِی الْاُخْرٰی وَلَیْسَ
مِنْھَا لَوْنٌ اِلَّا وَھُوَ یُصِیْبُ مِنْہُ وَلَیْسَ مِنْھُمْ خَادِمٌ اِلَّا وَیُعْطٰی
حَظَّہٗ مِنْ ذٰلِکَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِذَا رُفِعَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمَا
مِنْھُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَلَہٗ اثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃً مِّنَ الْحُوْرِ
الْعِیْنِ وَاٰدَمِیَّتَانِ لِکُلِّ زَوْجَۃٍ مِّنْھُنَّ قَصْرٌ مِّنْ یَّاقُوْتَۃٍ خَضْرَآءَ
مُمَنْطَقَۃً بِحَمْرَآءَ فِیْھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مِصْرَاعٍ لِکُلِّ مِصْرَاعٍ

اپنے ملک پر مقدار زمین کا پہونچیگی آنکھہ اُسکی اسمیں جب سیر کریگا تو سیر کریگا اپنے ملک میں
سو برس کی مدت نہیں پہنچیگا طرف کسی چیز کے اسمیں مگر نظر کریگا اس سب میں
اور تحقیق فرشتے داخل ہونگے اُسپر اُسکے محلوں میں ہر دروازہ سے ساتھہ سلام اور
ہدیوں کے پروردگار جہانوں کے پاس سے نہیں ہوگا ان سے کوئی فرشتہ مگر ساتھ
اسکے ہدیوں سے وہ چیز ہوگی جو نہیں ہے دوسری کے ساتھ ہر دن چاشت کے وقت
سلام کہینگے اسپر فرشتے ساتھ ان کے تحفے ہونگے اور اسکی تصدیق اللہ عزوجل
کی کتاب میں ہے فرماتا ہے اور فرشتے اُنپر داخل ہونگے ہر دروازے سے کہینگے سلام ہے
تمہاری پر بسبب اسکے جو تمنے صبر کیا پس اچھا ہے گھر آخرت کا اور فرمایا اللہ تعالی نے اور
واسطے ان کے روزی انکی اسمیں صبح اور شام اور نبی فرماتے تھے تحقیق یہ شخص نام رکھتے
تھے اسکا بہشت والے مسکین واسطے اچھا ہونے انکی جگہوں کی اسکی جگہہ پر اور تحقیق اس
مسکین کیواسطے (٨٠) اسّی ہزار خدمتگار ہونگے اسکے طعام میں جب چاہیگا بچھاینگے
اسکے واسطے دسترخوان بہشت کے دسترخوانوں سے سرخ یاقوت سے جڑا اور زرد یاقوت گرد
گرد کیا ہوا ساتھ مروارید اور یاقوت اور زمرد کے اور اسکے پاؤں مروارید سے ہونگے
ایک جانب اسکی بیس میل ہوگی فرمایا حضرتؐ نے پس رکھا جاویگا اسکے لیئے اسپر
طعام سے ستر قسم اور کہڑے ہونگے اُسکے آگے اسّی خدمتگار ہر خدمتگار کے ساتھ
ان سے ایک کاسہ ہوگا جو اسمیں طعام ہے اور پیالہ جو اسمیں پانی ہوگا ہر کاسہ میں
طعام میں سے وہ چیز ہوگی جو دوسری میں نہیں اور ہر کاسہ میں ایسا شربت ہوگا جو
دوسری میں نہیں پائیگا پہلے کا مزہ انکی پچھلے کی مزہ کیطرح اور پائیگا انکی آخر
کی لذت کو ان کی اول کی لذت کیطرح مشابہ ہوگا بعض انکا بعض کے ساتھہ اور نہیں ہے
ان سے کوئی رنگ مگر وہ پہنچے گا اُسے اور نہیں اسکے لیئے خدمتگار مگر دیا جائیگا حصہ
اپنا اُس کھانے اور پینے سے جب اُٹھایا جائیگا اُسکے آگے سے اور فرماتے تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور تحقیق بلند مرتبہ والے اسکی زیارت کرینگے اور وہ مسکین انکی زیارت نکریگا
اور تحقیق اونچے درجے والے البتہ خدمت کریگا ہر ایک کی ان میں سے آٹھ لاکھ خدمتگار
اور ان سے ہر ایک خدمتگار کے ہاتھہ میں ایک کاسہ طعام کا ہوگا جو نہیں ہے دوسرے
میں اور کوئی قسم ان سے نہیں مگر وہ اسے پہنچیگا اور نہیں ان سے کوئی خدمتگار مگر
دیا جاویگا حصہ اپنا اس کھانے اور پینے سے جب اُٹھایا جاویگا اسکے آگے سے اور نہیں
کوئی ان سے مگر واسطے اسکے ٧٢ بہتر بیبیاں ہونگی حور عین سے اور دو بیبیاں آدمیوں سے
ہونگی ان سے ہر بیوی کے لیئے ایک محل ہوگا سبز یاقوت سے جو جڑاؤ کیا گیا ہے ساتھ
سرخ یاقوت کے اسمیں ستر ہزار تختے دروازے کے ہیں ہر تختہ کے واسطے ایک قبہ

قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّلَيْسَ مِنْهَا زَوْجَةٌ اِلَّا وَعَلَيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ
حُلَّةٍ فِيْ كُلِّ حُلَّةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لَوْنٍ لَيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ تُشْبِهُ الْاُخْرٰى
وَلَيْسَ مِنْهُنَّ زَوْجَةٌ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهَا اَلْفُ جَارِيَةٍ قِيَامٍ لِّحَوَائِجِهَا
وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِيَةٍ لِّمَجْلِسِهَا وَمَا مِنْهُنَّ جَارِيَةٌ اِلَّا وَقَدْ
اَشْغَلَتْهَا فِيْ حَاجَتِهَا اِذَا قُرِّبَ اِلَيْهَا الطَّعَامُ قَامَ بَيْنَ يَدَيْهَا
سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِيَةٍ كُلُّ جَارِيَةٍ مِّنْهُنَّ بِيَدِهَا صَحْفَةٌ فِيْهَا
مِنَ الطَّعَامِ وَكَاْسٌ فِيْهَا مِنَ الشَّرَابِ مَا لَيْسَ فِي الْاُخْرٰى وَكَانَ
يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَاقُ الرَّجُلُ اِلٰى اَخٍ لَّهٗ كَانَ
يُحِبُّهٗ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَ شِعْرِيْ مَا
فَعَلَ اَخِيْ فُلَانٌ شَفَقَةً عَلَيْهِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ هَلَكَ فَيَطَّلِعُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ فَيُوْحِيْ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنْ سِيْرُوْا
بِعَبْدِيْ هٰذَا اِلٰى اَخِيْهِ فَيَاْتِيْهِ الْمَلَكُ بِنَجِيْبَةٍ عَلَيْهَا رَحْلُهَا
مِنْ مَّيَاثِرِ النُّوْرِ قَالَ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَ
يَقُوْلُ لَهٗ قُمْ فَارْكَبْ وَانْطَلِقْ اِلٰى اَخِيْكَ قَالَ فَيَرْكَبُ عَلَيْهَا
فَيَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَسِيْرَةَ اَلْفِ عَامٍ اَسْرَعَ مِنْ اَحَدِكُمْ اِذَا
رَكِبَ نَجِيْبَةً فَسَارَ عَلَيْهَا فَرْسَخًا قَالَ فَلَا يَكُوْنُ شَيْءٌ حَتّٰى
يَبْلُغَ مَنْزِلَ اَخِيْهِ قَالَ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَيُرَحِّبُ بِهٖ قَالَ فَيَقُوْلُ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَخِيْ لَقَدْ كُنْتُ اَشْفَقْتُ
عَلَيْكَ قَالَ فَيُعَانِقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ يَقُوْلَانِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَمَعَ بَيْنَنَا فَيَحْمَدَانِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِاَحْسَنِ
اَصْوَاتٍ سَمِعَهَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ يَا عَبْدَيَّ لَيْسَ هٰذَا حِيْنَ عَمَلٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا
حِيْنَ تَحِيَّةٍ وَّمَسْاَلَةٍ فَاسْاَلَانِيْ اُعْطِكُمَا مَا شِئْتُمَا فَيَقُوْلَانِ
يَا رَبِّ اجْمَعْ بَيْنَنَا فِيْ هٰذِهِ الدَّرَجَةِ قَالَ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
تِلْكَ الدَّرَجَةَ مَجْلِسَهُمَا فِيْ خَيْمَةٍ مَّحْفُوْفَةٍ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ
وَلِاَزْوَاجِهِمَا مَنْزِلٌ سِوٰى ذٰلِكَ قَالَ فَيَشْرَبُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ
وَيَتَمَتَّعُوْنَ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ
لَيَاْخُذُ لُقْمَةً فَيَجْعَلُهَا فِيْ فِيْهِ ثُمَّ يَخْطُرُ بِبَالِهٖ طَعَامٌ اٰخَرُ فَيَتَحَوَّلُ
تِلْكَ اللُّقْمَةُ اِلَى الَّذِيْ تَمَنّٰى قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرْضُ الْجَنَّةِ

ہوتی ہے اور نہیں ہے ان سے کوئی بیوی مگر اسپر ستر ہزار جوڑے ہونگے ہر جوڑے
میں ستر ہزار رنگ ہونگے نہیں ہوگا ان سے جوڑا کوئی کہ دوسرے جوڑے کی مانند
ہو اور نہیں ان سے کوئی بیوی مگر اسکے آگے ہزار لونڈی ہوگی کہڑی ہوئی اسکی
حاجتوں کیواسطے اور ستر ہزار لونڈی ہوگی اسکی مجلس کے واسطے اور نہیں
کوئی لونڈی ان سے مگر تحقیق اسنے مشغول کیا ہے اسے اپنی حاجت میں جب کہانا
اسکے قریب رکہا جاویگا تو کہڑی ہوگی اسکے آگے ہزار لونڈی ہر لونڈی ان
اسکے ہاتہہ میں کاسہ طعام کا ہوگا اور کاسہ شراب سے ہمیں کہانے اور پینے سے وہ
چیز ہوگی جو نہیں دوسری میں اور فرماتے تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آرزو کریگا آدمی
اپنے بہائی کی جو اوسکو دوست رکہتا تہا خدائے عزوجل کی محبت میں دنیا میں پس
کہیگا ای کاشکے مجہے علم ہوتا کہ کہاں ہے بہائی میرا اسپر ڈر کر اس بات سے کہ اسکو خدا تعالی
نے ہلاک کر دیا ہو پس آگاہ ہوگا خدا تعالی اسپر جو اسکے دل میں ہے پس وحی
کریگا فرشتوں کیطرف یہ کہ لیچلیں میرے اس بندے کو اسکے بہائی کیطرف پس
لائیگا اسکے پاس فرشتہ ایسی اونٹنی کہ اسپر اسکا پالان ہوگا نور کی مندوں سے
فرمایا حضرت نے پس سلام کہیگا اسپر پس وہ اسپر رد کریگا اور اسکو کہیگا کہ کہڑا
ہو پس سوار ہو اور چل اپنے بہائی کیطرف فرمایا پس اسپر سوار ہوگا پس بہشت
میں سیر کریگا راستہ ہزار برس کا بہت جلدی ایک تمہارے سے جب اونٹنی پر
سوار ہو پس سیر کرے اسپر ایک فرسخ فرمایا پس نہیں ہوگی کوئی چیز یہاں تک کہ
پہونچیگا اپنے بہائی کی جگہہ پر فرمایا پس اسپر سلام کہیگا پس وہ اسپر سلام
کریگا اور اسکو مرحبا کہیگا فرمایا پس وہ کہیگا تو کہاں تہا ای بہائی میرے تحقیق
میں ڈرا تہا تجہہ پر فرمایا پس ہر ایک دوسرے سے معانقہ کریگا پہر دونو کہینگے
سب تعریف خدا کے لیے جس نے ہمارے درمیان اکٹہا کیا پس خدا عزوجل کی حمد کرینگے بہت اچہی
آوازوں سے جو اسکو کسی نے سنا ہو لوگوں سے فرمایا پس فرمائیگا خدا عزوجل ان دونو کو اسوقت
ای میرے بندو یہ بندگی کرنیکا وقت نہیں ہے ولیکن یہ دعا اور مانگنے کا وقت
ہے پس تم مجہہ سے مانگو میں تمکو جو چاہو دوں پس کہینگے ای پروردگار ہمکو اکٹہا کر دے
اس درجہ میں فرمایا حضرت نے پس کریگا اللہ عزوجل اس درجہ کو ان دونو کی نشستگاہ
ایک خیمہ میں جو اسکے گرد لگائے گئے ہیں مروارید اور یاقوت اور ان کی بیویوں
کے لیے اسکے سوا جگہہ ہوگی فرمایا پس پینگے اور کہائینگے اور نفع اوٹہائینگے اور پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے تحقیق ایک آدمی انسے البتہ لیگا لقمہ پس اسکو
منہ میں کریگا پہر اسکے دل میں دوسرے طعام کا خیال ہوگا پس پہر جائیگا لقمہ اس طعام

قالَ ارضُها رُخامةٌ من فضةٍ ملساءَ وترابُها مسكٌ وبلاطُها
زعفرانٌ وحيطانُها دُرٌّ وياقوتٌ وذهبٌ وفضةٌ يرى ظاهرُها
من باطنِها وباطنُها من ظاهرِها وليس في الجنةِ قصرٌ الا يرى
ظاهرُه من باطنِه وباطنُه من ظاهرِه وليس في الجنةِ رجلٌ
الا وهو يلبس ازارًا ورداءً وحللًا غير مقطعةٍ وغير
مخيطةٍ وليس منهم رجلٌ الا وهو يلبس تاجًا من لؤلؤٍ
محفوفًا بالدرِّ والياقوتِ والزبرجدِ له ضفيرتان من
الذهبِ في عنقِه طوقٌ من ذهبٍ محفوفٌ بالدرِّ والياقوتِ
الاخضرِ وفي يدِ كلِّ رجلٍ منهم ثلثُ اسورةٍ سوارٌ من
ذهبٍ وسوارٌ من فضةٍ وسوارٌ من لؤلؤٍ تحت تيجانِهم
اكاليلُ من درٍّ وياقوتٍ وعلى حللِهم تلك يلبسون السندسَ
وعلى السندسِ الاستبرقَ وظواهرُها العبقريُّ الحسانُ
اسرّتُها من ياقوتٍ احمرَ وقوائمُها اللؤلؤُ على كلِّ سريرٍ
منها الفُ مثالٍ لكلِّ مثالٍ سبعون لونًا ليس منها مثالٌ
يشبه الاخرَ بين يدي كلِّ سريرٍ منها سبعون الفَ زربيةٍ
لكلِّ زربيةٍ سبعون لونًا ليس منها زربيةٌ تشبه صاحبتَها
عن يمينِ كلِّ سريرٍ منها سبعون الفَ كرسيٍّ وعن شمالِها
مثلُ ذلك ليس منها كرسيٌّ تشبه اخرَ وكان يقول صلى
الله عليه وسلم ان اهلَ الجنةِ اجمعين اعلاهم واسفلَهم
على طولِ آدمَ وطولُ آدمَ ستون ذراعًا شبابًا جردًا مردًا
مكحلين محممين هم ونساؤهم على قدرٍ واحدٍ قال فلما
فعل ذلك بهم نادى منادٍ في الجنةِ فيسمع صوتَه اعلاهم
وادناهم واقصاهم فيقول يا اهلَ الجنةِ ارضيتم منازلَكم
فيقولون باجمعِهم نعم واللهِ لقد انزلنا ربُّنا منزلَ الكرامةِ
لا نبغي عنها حولًا ولا بها بدلًا رضينا بربِّنا جارًا اللهمَّ ربَّنا
فانا سمعنا مناديَك فاجبناه القولَ الصادقَ اللهمَّ ربَّنا
فانا اشتهينا النظرَ الى وجهِك فارناه فانه افضلُ ثوابِنا
عندك قال فامر اللهُ عزَّ وجلَّ عند ذلك الجنةَ التي
فيها منزلُه ومجلسُه واسمُها دارُ السلامِ حتى ي

فرمایا حضرت نے زمین اسکی پتھر ہیں سفید نرم چاندی سو ہموار کیئے گئے اور مٹی اسکی
مشک ہے اور اسکے ٹیلے زعفران ہیں اور اسکی دیوارین مروارید ہیں اور یاقوت اور سونا
اور چاندی دکھائی دیتا ہے ظاہر انکا انکی باطن سے اور باطن انکا انکے ظاہر سے اور بہشت میں
کوئی محل نہیں مگر دکھائی دیتا ہے ظاہر اسکا اسکے باطن سے اور باطن اسکا اسکی ظاہر سے
اور بہشت میں کوئی محل نہیں مگر دکھائی دیتا ہے ظاہر اسکے باطن سے اور باطن اسکا
اسکے ظاہر سے اور بہشت میں کوئی مرد نہیں مگر وہ پہنے گا ازار اور چادر اور حلّے
بیونتے ہوئے اور نہ سیے ہوئے اور نہیں کوئی مرد بہشت والوں سے مگر وہ پہنیگا چتر مروارید
سے اس کے گرد گرد لگائی گئی ہوئی موتی اور یاقوت اور زبرجد سے اوسکو دو گیسو ہونگے سونے سے اسکی
گردن میں طوق ہوگا سونے سے اسکے گرد لگائی ہوئی موتی اور سبز یاقوت اور بہشت والوں سے ہر ایک
کے ہاتھ میں تین کنگن ہونگے ایک کنگن سونے سے اور ایک کنگن چاندی سے اور ایک کنگن موتی سے انکی
چتروں کے نیچے اکلیل ہونگے موتی اور یاقوت سے اور انکے ان حللوں پر پہنینگے باریک ریشم اور
اس باریک ریشم پر ریشم موٹا اور ریشم سبز ایسے بستروں پر تکیہ کرنیوالے کہ ان کا استر ہوگا دیبا کی
ہے اور ابرہ ان کا نفیس اچھا ان کی تخت سرخ یاقوت سے اور ان کی قائمے مروارید کی
ہر تخت پر ان سے ہزار فرش ہوگا ہر فراش کے لیئے ستر رنگ ہونگے نہیں کوئی ان فراشوں سے
جو دوسرے کے مشابہ ہو ہر تخت کے آگے ان سے ستر ہزار بساط ہے ہر بساط کے لیئے ستر رنگ ہیں
نہیں کوئی ان بساطوں سے جو دوسرے کے مشابہ ہو ہر تخت کے داہنے ان سے ستر ہزار کرسی ہوگی
اور ان کی بائیں اسیطرح نہیں کوئی کرسی ان سے جو دوسرے کے مشابہ ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق سب بہشت والے ان کا بلند اور نیچے درجہ والا آدم کی لنبائی پر ہونگے
اور آدم کا طول ساٹھ گز تھا جوان بے بال بے ریش سخت سیاہ آنکھ والے وہ اور ان کی بیویاں
ایک مقدار پر ہونگی فرمایا پس جب یہ ان کے ساتھ کیا جائیگا تو پکاریگا ایک پکارنیوالا
بہشت میں پس انکی آواز سنیگا بلند ان کا اور نزدیک اور دور والا انکا پس کہیگا اے
بہشت والو کیا تم اپنی جگہوں سے خوش ہوئے پس سب کہینگے ہاں قسم خدا کی البتہ تحقیق
اتارا ہمکو ہمارے پروردگار نے کرامت کی جگہہ میں ہم نہیں چاہتے اس سے پھرنا اور نہ
اسکے عوض کو ہم اپنے پروردگار سے جو ہمسایہ ہے راضی ہیں اے خدا پروردگار ہمارے
پس تحقیق ہمنے تیری منادی کو سنا پس ہمنے اسکو قبول کیا کہنا سچا اے خدا پروردگار
ہمارے پس تحقیق ہم آرزو رکھتے ہیں تیرے مونہہ کیطرف دیکھنے کی پس دکھلا ہمکو وہ منہ پس تحقیق
تیرے منہ کا دیکھنا ہمارے ثواب سے بڑھکر ہے نزدیک تیرے فرمایا حضرت نے پس اللہ
عزوجل حکم کریگا اسوقت اس بہشت کو جسمیں اسکی منزل اور جائے نشست
ہے اور اسکا نام دار السلام ہے پکڑ تو اپنی

زينتك وتزيني واستعدي لزيارة عبادي فاستمعت
لربها واطاعته قبل ان تنقضي الكلمة واخذت زينتها
واستعدت لزوار الله تعالى ثم امر الله تعالى ملكا من
الملئكة ان ادع عبادي الى زيارتي قال فيخرج ذلك الملك
من عند الرحمن فينادي باعلى صوته بصوت له لذيذ ممدود
يقول يا اهل الجنة يا اولياء الله زوروا ربكم قال فيسمع
صوته اعلاهم واسفلهم فيركبون على النوق والبراذين
باجمعهم فيسيرون في ظلل الى جنب تلال من مسك
ابيض وزعفران اصفر فيسلمون عند الباب تسليمهم
ان يقولوا السلام علينا من ربنا فيستأذنون فيؤذن
لهم فيستعدون فيدخلون الباب فتهب ريح من تحت العرش
اسمها المثيرة فتنسف تلال المسك والزعفران فتغبر في
جيوبهم ورؤسهم وثيابهم فيدخلون وينظرون الى عرش
ربهم وكرسيه نورا يتلألأ عليهم من غير ان يتجلى لهم
فيقولون سبحانك ربنا قدوس رب الملئكة والروح
تباركت وتعاليت ارنا ننظر الى وجهك قال ثم يأمر الله
عز وجل الحجب التي من نور ان اعتزلي فلا يزال يرتفع
حجاب وراء حجاب حتى يرتفع سبعون حجابا كل حجاب هو
اشد نورا من الذي يليه سبعين ضعفا فيتجلى لهم
رب العزة عز وجل فيخرون له سجدا ما شاء الله يقولون
وهم ساجدون سبحانك لك الحمد والتسبيح ابدا انجيتنا
من النار وادخلتنا الجنة فنعم الدار رضينا عنك الرضاء
كله فارض عنا فيقول تبارك وتعالى قد رضيت
عنكم الرضاء كله وليس هذا اوان عمل ولكن هذا حين
نضرة ونعيم فاسئلوني اعطكم وتمنوا علي ازدكم قال
فيتمنون من غير ان يتكلموا فيتمنون ان يديم لهم ما
اعطاهم فيقول تعالى اني مديم لكم ما اعطيتكم ومزيد
مثله قال فيرفعون رؤسهم بالتكبير ولا يستطيعون
ان يرفعوا ابصارهم الى ربهم عز وجل من شدة نوره

آرایش اور زینت اور تیار ہو تو میری بندوں کی زیارت کے لیے پس اپنے پروردگار کا حکم
سنے گی اور اسکی فرمانبرداری کریگی پہلے تمام ہونے بات کی اور پکڑیگی اپنی زینت اور تیار
ہو ویگی اللہ تعالی کی زیارت کرنیوالوں کیلیے پس حکم کریگا خدا تعالی کسی فرشتہ کو
فرشتوں سے یہ کہ بلا تو میرے بندوں کو میری زیارت کی طرف فرمایا پس نکلیگا وہ فرشتہ
خدا تعالی کے نزدیک سے پس اپنی بلند آواز کے ساتھ پکاریگا اپنی آواز لذت والی دراز
سے کہیگا اے بہشت والو اے خدا کے دوستو اپنے پروردگار کی زیارت کرو فرمایا پس سنیگا
اسکی آواز انکا اونچا اور نیچا پس اونٹنیوں اور ترکی گھوڑوں پر سب سوار ہونگے۔
پس سایہ کے نیچے چلینگے مشک سفید اور زعفران زرد کے ٹیلوں کی پہلوؤں کیطرف پس
دروازہ کے پاس سلام کہینگے اور انکا سلام کہنا یہ ہے کہ کہینگے سلام ہمارے پر ہو
ہمارے پروردگار سے پس اجازت مانگینگے پس انکو اجازت ملیگی پس قصد کرینگے
پس دروازے میں داخل ہونگے پس عرش کے نیچے سے ہوا چلیگی اسکا نام مثیرہ
ہے پس اڑا کر لیجائے گی مشک اور زعفران کی لپٹوں کو پس انکو گریبانوں اور
اور سروں اور کپڑوں کو پس داخل ہونگے اور اپنے پروردگار کے عرش اور کرسی کیطرف
دیکھینگے نور کو جو چمکتا ہوگا ان پر بغیر اسکے کہ تجلی کرے ان کیلیے پس کہینگے پاکی ہے تجھکو
اے پروردگار ہمارے پاک ہے پروردگار فرشتوں کا اور روح کا تو برکت والا ہے اور
تو برتر ہے دکھلا ہمکو ہم تیرے منہ کیطرف نظر کریں فرمایا پس خدا عز و جل حکم کریگا نور
کے پردوں کو کہ دور ہو جاؤ پس دور ہوتا جائیگا پردہ پیچھے پردے کے یہانتک کہ اٹھا
جائینگے ستر پردے ہر ایک پردہ زیادہ نور والا ہے اپنے متصل والے پردے سے
ستر چند پس تجلی کریگا انکے لیے پروردگار عزت کا عز و جل پس گر پڑینگے اسکو سجدہ کرتے
ہوئے جتنی مدت کہ خدا تعالی نے چاہا وہ کہینگے سجدہ کرتے ہوئے پاکی ہے تجھکو تیرے
ہی لیے ہے تعریف اور تسبیح ہمیشہ تو نے ہمکو آگ سے نجات دی اور بہشت میں ہمکو داخل
کیا پس اچھا ہے گھر ہم تم سے راضی ہوئے پورا راضی ہونا پس راضی ہو تو ہم سے پس فرماویگا
اللہ تبارک تعالی تحقیق راضی ہوا میں تم سے پورا راضی اور نہیں ہے یہ وقت عمل
کا ولکن یہ وقت ہے تازگی اور نعمت کا پس تم مجھ سے مانگو میں تمہیں دونگا
اور تم مجھ پر آرزو کرو تمکو زیادہ دونگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بغیر
بولنے کے آرزو کرینگے۔ پس آرزو کرینگے کہ ہمیشہ رکھے انکے واسطے
اس چیز کو جو ان کو دی ہے پس فرمائیگا خدا تعالی تحقیق جو کچھ تمکو دیا ہے ہمیشہ
تمہارے لیے رکھنے والا ہوں اور اسکی مانند تمہارے لیے زیادہ کرنیوالا
ہوں فرمایا پس اپنے سر اٹھائینگے تکبیر کہکر اور اپنی آنکھیں اپنے پروردگار عز و جل کیطرف نہیں
اٹھا سکینگے بسبب زیادہ ہونے نور کے

رَبِّ الْعِزَّةِ وَذٰلِكَ الْمَجْلِسُ يُسَمّٰى شَرْقِيَّ قُبَّةِ عَرْشِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
فَيَقُوْلُ لَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ مَرْحَبًا يَا عِبَادِيْ وَجِيْرَانِيْ وَاَصْفِيَائِيْ
وَاَحِبَّائِيْ وَاَوْلِيَائِيْ وَخِيْرَتِيْ مِنْ خَلْقِيْ وَاَهْلَ طَاعَتِيْ قَالَ
فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْ عَرْشِ رَبِّ الْعِزَّةِ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ مِّنْ دُوْنِ
تِلْكَ الْمَنَابِرِ كَرَاسِيُّ مِنْ نُوْرٍ مِّنْ دُوْنِ تِلْكَ الْكَرَاسِيِّ الْفُرُشُ
وَدُوْنَ الْفُرُشِ النَّمَارِقُ وَدُوْنَ النَّمَارِقِ الزَّرَابِيُّ قَالَ
فَيَقُوْلُ لَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ هَلُمَّ اِجْلِسُوْا عَلٰى كَرَامَتِكُمْ فَيَتَقَدَّمُ
الرُّسُلُ فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْمَنَابِرِ وَيَتَقَدَّمُ الْاَنْبِيَاءُ
فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْكَرَاسِيِّ وَيَتَقَدَّمُ الصَّالِحُوْنَ فَيَجْلِسُوْنَ
عَلٰى تِلْكَ الزَّرَابِيِّ قَالَ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَوَائِدُ مِنْ نُوْرٍ
عَلٰى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوْتِ
قَالَ فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ لِحَفَدَتِهٖ اَطْعِمُوْهُمْ فَيُوْضَعُ لَهُمْ
عَلٰى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ صَحْفَةٍ مِّنْ دُرٍّ وَّيَاقُوْتٍ
وَفِيْ كُلِّ صَحْفَةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِّنَ الطَّعَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ
عَزَّ وَجَلَّ كُلُوْا يَا عِبَادِيْ قَالَ فَيَاْكُلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّ طَعَامَنَا الْيَوْمَ الَّذِيْ
عِنْدَ اَهْلِنَا عِنْدَ هٰذَا حُلْمٌ قَالَ فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ
لِحَفَدَتِهٖ اسْقُوْا عِبَادِيْ قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ بِشَرَابٍ فَيَشْرَبُوْنَ
فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِنَّ شَرَابَنَا عِنْدَ هٰذَا الشَّرَابِ حُلْمٌ
قَالَ فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ لِحَفَدَتِهٖ اَطْعَمْتُمُوْهُمْ وَسَقَيْتُمُوْهُمْ
فَفَكِّهُوْهُمُ الْاٰنَ قَالَ فَيَاْتُوْنَ بِفَاكِهَةٍ فَيَاْكُلُوْنَ مِنْهَا
فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّ فَاكِهَتَنَا عِنْدَ هٰذِهٖ حُلْمٌ قَالَ
فَيَقُوْلُ رَبُّ الْعِزَّةِ سُبْحَانَهٗ اَطْعَمْتُمُوْهُمْ وَفَكَّهْتُمُوْهُمْ وَ
سَقَيْتُمُوْهُمْ اُكْسُوْهُمْ وَحَلُّوْهُمْ قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ بِكِسْوَةٍ
وَّحِلْيَةٍ يَكْسُوْنَهَا فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّ كِسْوَتَنَا وَ
حِلْيَتَنَا عِنْدَ هٰذِهٖ حُلْمٌ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمْ جُلُوْسٌ عَلٰى كَرَاسِيِّهِمْ
بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ رِيْحًا مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ
تُسَمَّى الْمُثِيْرَةَ فَتَاْتِيْهِمْ بِمِسْكٍ وَّكَافُوْرٍ مِّنْ تَحْتِ
الْعَرْشِ اَشَدَّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ فَتُغَبِّرُ ثِيَابَهُمْ وَ

پروردگار عزت کے اور یہ مجلس نام رکھی جائیگی جانب مشرق قبہ عرش پروردگار
جہانوں کی پس ان کو کہیگا پروردگار عزت کا خوشی ہووے تمکو اے میرے بندو اور میرے
ہمسایو اور میرے برگزیدو اور میرے دوستو اور میرے ولیو اور میرے برگزیدو میری
خلقت اور میرے فرمانبردار دوں سے فرمایا حضرت نے پس ناگاہ عرش پروردگار
عزت کے آگے منبر ہونگے نور سے ان منبروں کے نزدیک کرسیاں ہونگی نور کی ان کرسیوں
کے نزدیک فراش ہونگے اور ان فراشوں کے نزدیک قالیچے ہونگے اور قالیچوں کے
نزدیک بساط ہونگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہیگا ان کو پروردگار
عزت کا آؤ بیٹھو اپنی بزرگیوں پر پس آگے ہونگے رسول پس بیٹھینگے ان منبروں پر
اور آگے ہونگے نبی پس بیٹھینگے ان کرسیوں پر اور آگے ہوونگے نیکوکار پس بیٹھینگے
ان بساطوں پر فرمایا پس رکھی جائینگے ان کے لیئے دسترخوان نور سے ہر دسترخوان
پر ستر رنگ ہونگے آراستہ کیے ہوئے ساتھ مروارید اور یاقوت کے فرمایا پس کہیگا پروردگار
عزت کا اسکے خدمتگاروں کو ان کو طعام دو پس ان کے لیئے رکھے جاوینگے ہر دسترخوان
پر ستر ہزار رکابی مروارید اور یاقوت سے اور ہر رکابی میں ستر قسم کے کھانے ہونگے
فرمایا پس فرمائیگا اللہ عزوجل کھاؤ تم اے میرے بندو فرمایا پس کھائینگے جسقدر چاہا اللہ
فرمایا پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق طعام ہمارا آج کے دن وہ جو دنیا میں ہمارے اہل
کے پاس ہوتا تھا اسکے مقابل خواب و خیال ہے فرمایا پس کہیگا پروردگار عزت کا اپنے
خدمتگاروں کو میرے بندوں کو پلاؤ فرمایا پس ان کے پاس لائینگے شراب پس اس
سے پیئینگے پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق شراب ہماری اس شراب کے
نزدیک خواب و خیال ہے۔ فرمایا پس فرمائیگا پروردگار عزت کا اسکے خدمتگاروں
کو تم نے انکو کھلایا اور پلایا پس اب انکو میوے کھلاؤ فرمایا پس لائینگے میوے پس اسے کھائینگے
پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق میوے ہمارے اسکے نزدیک خواب و خیال
ہیں کہا پس کہیگا پروردگار عزت کا تم نے ان کو کھلایا طعام اور تم نے انکو میوے
کھلائے اور تم نے انکو شراب پلائی ان کو لباس اور زیور پہناؤ فرمایا پس انکو پاس
لباس اور زیور لاکر ان کو پہنائینگے پس کہیگا بعض انکا بعض کو تحقیق
ہمارے لباس اور ہمارے زیور اسکے نزدیک خواب و خیال ہیں فرمایا پس اسی حال
میں وہ اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہونگے کہ بھیجیگا خدا عزوجل ایک ہوا عرش کے نیچے
سے اسکو مثیرہ کہتے ہیں پس لاویگی ان کے پاس مشک اور کافور
عرش کے نیچے سے زیادہ تر سفیدی میں برف سے پس غبار
آلودہ کریگی ان کے کپڑوں اور

وَرُؤُسَهُمْ وَجُيُوبَهُمْ فَتُطَيِّبُهُمْ ثُمَّ تُرْفَعُ عَنْهُمُ الْمَوَائِدُ مَعَ مَا
عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ
سَلُونِي الْآنَ أُعْطِكُمْ وَتَمَنَّوْا عَلَيَّ أَزِدْكُمْ قَالَ فَيَقُولُونَ
بِأَجْمَعِهِمْ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا فَإِنَّا نَسْأَلُكَ رِضَاكَ عَنَّا فَيَقُولُ
عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي قَدْ رَضِيتُ يَا عِبَادِي عَنْكُمْ قَالَ فَيَخِرُّونَ
لَهُ سُجَّدًا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ فَيَقُولُ رَبُّ الْعِزَّةِ يَا عِبَادِي
ارْفَعُوا رُؤُسَكُمْ لَيْسَ هٰذَا حِينَ عَمَلٍ هٰذَا حِينَ نَضْرَةٍ
وَنَعِيمٍ قَالَ فَيَرْفَعُونَ رُؤُسَهُمْ وَوُجُوهُهُمْ مُشْرِقَةٌ مِنْ نُورِ
رَبِّهِمْ قَالَ فَيَقُولُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ انْصَرِفُوا إِلٰى مَنَازِلِكُمْ قَالَ
فَيَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلْقَاهُمْ غِلْمَانُهُمْ بِدَوَابِّهِمْ
قَالَ فَيَرْكَبُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى نَاقَتِهِ أَوْ بِرْذَوْنِهِ وَيَرْكَبُ
مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ غُلَامٍ عَلٰى مِثْلِ الَّذِي يَرْكَبُ فَيَسِيرُ مَنْ
شَاءَ مِنْهُمْ بِالسَّوَادِ إِلٰى دَارِهِ ثُمَّ يَسِيرُ مَعَهُ سَائِرُهُمْ حَتّٰى
يَقْدَمَ الْقَصْرَ الَّذِي يُرِيدُ قَالَ فَإِذَا جَاءَ قَصْرَهُ دَخَلَ عَلٰى زَوْجَتِهِ
فَقَامَتْ إِلَيْهِ فَرَحَّبَتْ بِهِ وَقَالَتْ لَهُ جِئْتَنِي يَا حَبِيبِي بِحُسْنٍ
وَنُورٍ وَجَمَالٍ وَكِسْوَةٍ وَرِيحٍ وَحِلْيَةٍ لَمْ أُفَارِقْكَ عَلَيْهَا قَالَ
فَيُنَادِي مَلَكٌ مِنْ عِنْدِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ بِصَوْتٍ عَالٍ فَيَقُولُ
يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ كَذٰلِكَ أَنْتُمْ أَبَدًا يُجَدِّدُ لَكُمُ النَّعِيمَ قَالَ وَالْمَلٰئِكَةُ
يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَمَعَهُمْ مِنَ
الْأَطْعِمَةِ وَالْأَشْرِبَةِ وَالْكِسْوَةِ وَالْحِلْيَةِ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ
أَمِيرٌ يَرَوْنَ لَهُ الْفَضِيلَةَ وَالسُّؤْدَدَ فِيهَا جِبَالٌ مِنْ مِسْكٍ
أَبْيَضَ وَزَعْفَرَانٍ أَصْفَرَ إِذَا أَكَلُوا طَعَامَهُمْ يَجْشَؤُا أَطْيَبَ
مِنَ الْمِسْكِ فَإِذَا شَرِبُوا شَرَابَهُمْ رَشَحَتْ جُلُودُهُمْ مِسْكًا
لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ الْمَاءَ وَلَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ
وَلَا يَمْرَضُونَ وَلَا يُصَدَّعُونَ وَكَانَ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ أَعْلَاهُمْ وَأَسْفَلُهُمْ يَقْعُدُونَ
مُتَّكِئِينَ سَاعَتَيْنِ وَيَتَعَاطَوْنَ سَاعَتَيْنِ وَيُمَجِّدُونَ

اور سروں اور گریبانوں کو پس انکو خوشبوناک کریگی پس اُٹھائے جائینگے ان سے دسترخوان
مع اس چیز کے جو انپر تھی طعام سے فرمایا حضرت علیہ السلام نے پس کہیگا ان کو پروردگا
عزت کا اب تم مجہسے مانگو میں تم کو دوں اور تم مجہپر آرزو کرو میں تمہیں زیادہ دوں
فرمایا پس سب کہینگے اے اللہ پروردگار ہمارے پس تحقیق ہم مانگتے ہیں تجہسے تیری
رضامندی اپنے پر پس فرمائیگا عزوجل تحقیق میں راضی ہوا تم سے اے بندو میرے
فرمایا پس گرپڑینگے اسکو سجدہ کرتے ہوئے ساتھ تسبیح اور تکبیر کے پس کہیگا
پروردگار عزت کا اے میرے بندو اوٹھاؤ تم سر اپنے نہیں ہے یہ وقت عمل کا
یہ تازگی اور نعمت کا وقت ہے فرمایا پس اُٹھائینگے سر اپنے اور منہ ان کے چمکتے ہونگے
انکے پروردگار کے نور سے فرمایا پس کہیگا پروردگار عزت کا عزوجل پھرو تم اپنی
جگہوں کیطرف فرمایا پس نکلینگے اپنے پروردگار کے پاس سے پھر ملاقات کرینگے
انکی انکے غلام انکی سواریاں لیکر فرمایا حضرت نے پس سوار ہونگے ہر ایک ان
اپنی اونٹنی یا اپنے ترکی گھوڑے پر اور اسکے ساتھ سوار ہونگے ستر ہزار غلام اسکی
سواری کی مانند پر پس چلیگا جو چاہے گا ان سے اسباب لیکر اسکے گھر تک پھر
چلینگے اسکے ہمراہ باقی غلام یہانتک کہ آئیگا اس محل کو جسکا ارادہ کرتا تھا
فرمایا حضرت نے پس جب اپنے محل میں آئیگا تو داخل ہوگا اپنی بیوی پر پس پر
اسکی طرف کھڑی ہوگی پس اسکو مرحبا کہیگی آیا تو میرے پاس اے میرے دوست
آیا تو میرے پاس ساتھ حسن اور نور اور جمال اور کپڑوں اور خوشبوئی اور زیور
کے جو میں تم سے جدا نہیں ہوئی تھی اسپر فرمایا پس پکاریگا فرشتہ اللہ عزوجل کے
پاس اونچی آواز کیساتھ پس کہیگا اے بہشت والو اسیطرح ہونگے تم ہمیشہ نئی کیجائیگی
واسطے تمہارے نعمت فرمایا اور فرشتے داخل ہونگے انپر ہر دروازے سے کہینگے سلامتی
ہو تمپر بسبب تمہارے صبر کرنے کے پس اچھا ہے آخرت کا گھر تحقیق پروردگار
تمہارا تمپر سلام پڑہتا ہے اور انکے ساتھ کھانے اور پینے کی چیزیں اور کپڑے
اور زیور ہونگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت میں سو درجے
ہونگے ہر دو درجہ کے درمیان امیر ہوگا دیکھینگے اسکے واسطے فضیلت اور بزرگی
اسمیں پہاڑ ہونگے مشک سفید اور زعفران زرد سے جب اپنا کھانا کھائینگے تو
آروغ لینگے خوشبوتر مشک سے پس جب پئینگے پانی اپنا تو ٹپکائینگے ان کے چمڑے
سے مشک کو نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ ناک
چھاڑینگے اور نہ بیمار ہونگے اور نہ سر درد کرینگے اور جناب پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے بہشت والے بلند اور نیچا ان کا صبح کھانا کھائینگے تکیہ لگانیوالے دو ساعت اور نہ جدا
ہونگے ایک دوسرے سے دو ساعت اور اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کرینگے

خالقهم اربع ساعات ويزاورون ساعتين وفيها ليل ونهار وظلمة ليلها اشد بياضا من نهار اليوم سبعين جزاً وكان يقول عليه السلام ان ادنى اهل الجنة عطية من لو نزل عليه الانس والجن لكان عنده من الكراسي والفرش والنمارق والزرابي ما يجلسون ويتكئون عليه ويفضل عليهم من الموائد والصحائف والخدم والطعام والشراب الا كقدر ما اصاب رجل واحد وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان جذوع الشجر ذهب ومنها فضة ومنها ياقوت ومنها زبرجد وسعفها مثل ذلك وورقها كاحسن حلل رآها احد وثمرها الين من الزبد واحلى من العسل طول كل شجرة منها خمسمائة عام وغلظ اصلها مسيرة سبعين عاما اذا رفع الرجل منهم بصره نظر الى اقصى فرع من الشجرة وما فيها من الثمار وان على كل شجرة سبعين الف نوع من الثمار وليس منها لون على طعم الآخر اذا اشتهى شيئا من تلك الانواع انحنت له تلك الشعبة التي فيها تلك الثمرة التي اشتهى من مسيرة خمسمائة عام او مسيرة خمسين عاما او دون ذلك حتى يأخذها بيده ان شاء فان عجز ان يأخذها بيده فتح فاه فدخلت فيه واذا اقتطف عنها شيئا احدث الله مكانها احسن منها واطيب فاذا اصاب منها حاجته واكتفى رجعت الشعبة حيث كانت ومنها شجرة لا تثمر ولكن فيها اكمام فيها حرير وحلل وسندس وزخرف وعبقري ومنها شجرة لها اكمام فيها المسك والكافور وكان يقول صلى الله عليه وسلم اهل الجنة يرون ربهم كل يوم جمعة وكان يقول صلى الله عليه وسلم لو ان اكليلا من الجنة دلي من السماء لذهب بضوء الشمس وكان يقول صلى الله عليه وسلم ان في الجنة قصورا في كل قصر منها اربعة انهار ماء معين

چار ساعت اور ایک دوسری کی زیارت کرینگے دو ساعت اور بہشت میں رات اور دن ہوگا اور بہشت کی رات کا اندھیرا زیادہ تر سفید ہوگا دنیا کے دن سے ستر حصے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق کمتر بہشت والوں کا بخشش میں وہ شخص ہوگا اگر اتریں اسپر آدمی اور جن مہمانی کی رو سے البتہ ہوویں اسکے پاس اسقدر کرسیاں اور فرش اور قالیچے اور بساطیں کہ بیٹھیں اور تکیہ لگاویں انپر اور بڑھ رہیں انپر دسترخوان اور کاسے اور خدمتگار اور کھانا اور پینا اور تکلیف ہو اسقدر کہ آتا ہو ایک مرد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق درختوں کی جڑہ میں سونے کی ہونگی اور بعض ان سے چاندی اور بعض ان سے یاقوت اور بعض ان سے زمرد اور ان کی شاخیں اسکی مانند اور ان کے پتے بہتر حلوں سے ہونگے جو دیکھا ہو ان کو کسی نے اور ان کا میوہ بہت نرم ہوگا مکھن سے اور بہت میٹھا شہد سے لنبائی ہر درخت کی ان سے پانچسو برس کی ہوگی اور موٹائی ان کے تنوں کی رستہ ستر برس کا جب اٹھائیگا آدمی ان سے آنکھ اپنی تو دیکھیگا درخت کی نہایت والی شاخ کیطرف اور اسچیز کو جو اسمیں میووں سے اور تحقیق ہر درخت پر ستر ہزار قسم کے میوے ہونگے اور نہیں ہوگا کوئی قسم ان سے دوسری کی لذت پر جب چاہیگا کسی چیز کو ان قسموں سے تو نیچے ہو جائیگی اسکے لیئے شاخ جسمیں وہ میوہ ہے جسکو چاہا اسنے پانچسو برس کی راہ سے یا پچاس برس کی راہ سے یا اس سے کمتر یہاں تک کہ اسکو پکڑے گا اپنے ہاتھ سے اگر چاہیگا پس اگر اسکو اپنے ہاتھ کے ساتھ پکڑنے سے عاجز ہوگا تو کھولیگا منہ اپنا پس داخل ہوگا وہ اوسمیں پس جب کاٹیگا اسے کسی چیز کو تو پیدا کریگا اللہ اسکی جگہ بہتر اور خوشبو تر اس سے پس جب پہونچیگا اسنے حاجت اپنی کو اور کفایت کریگا تو لوٹ جائے گی شاخ جہاں تھی اور بعض ان سے وہ درخت ہوگا کہ نہ میوہ دیگا اور لیکن اسمیں خوشے ہونگے جن میں ابریشم اور حلے اور ابریشم باریک اور ابریشم موٹا اور نفیس ہونگے اور بعض ان سے ایسا درخت ہوگا کہ اسکے واسطے خوشے ہونگے جنمیں مشک ہے اور کافور اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہشتی دیکھینگے اپنے پروردگار کو ہر جمعہ کے دن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق کہ ایک چتر بہشت کا لٹکا یا جاوے آسمان سے البتہ لے جاوے سورج کی روشنائی کو۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق بہشت میں بہت محل ہیں۔ ہر محل میں ان سے چار نہریں ہیں پانی خالص

وَلَبَنٍ مَّعِیْنٍ وَخَمْرٍ مَّعِیْنٍ وَعَسَلٍ مَّعِیْنٍ اِذَا شَرِبَ مِنْہُ
شَیْئًا صَارَ خِتَامُہٗ مِسْکًا وَلَا یَشْرَبُوْنَ مِنْہَا شَیْئًا حَتّٰی
یُمَزَّجَ مِنْ عُیُوْنٍ فِی الْجَنَّۃِ اسْمُ اَحَدِہَا الزَّنْجَبِیْلُ وَالْاُخْرٰی
تَسْنِیْمٌ وَالْاُخْرٰی کَافُوْرٌ وَاِنَّ الْمُقَرَّبِیْنَ یَشْرَبُوْنَ مِنْہَا
صِرْفًا وَکَانَ یَقُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ
اللّٰہَ قَضٰی بَیْنَہُمْ اَنَّہُمْ یَتَنَازَعُوْنَ الْکَاْسَ بَیْنَہُمْ مَا رَفَعُوْہَا
مِنْ اَفْوَاہِہِمْ اَبَدًا وَکَانَ یَقُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ یَتَزَاوَرُوْنَ عَلٰی مَسِیْرَۃِ مِائَۃِ اَلْفِ عَامٍ
وَفَوْقَ ذٰلِکَ فَاِذَا رَجَعُوْا مِنْ عِنْدِ اِخْوَانِہِمْ فَلَہُمْ اَہْدٰی
اِلٰی مَنَازِلِہِمْ مِنْ اَحَدِکُمْ اِلٰی مَنْزِلِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ اِذَا زَارُوْا رَبَّہُمْ عَزَّوَجَلَّ وَاَرَادُوا
الْاِنْصِرَافَ یُعْطٰی کُلُّ رَجُلٍ مِّنْہُمْ رُمَّانَۃً خَضْرَآءَ فِیْہَا
سَبْعُوْنَ حَبَّۃً لِکُلِّ حَبَّۃٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا لَیْسَ مِنْہَا حَبَّۃٌ
عَلٰی لَوْنِ الْاُخْرٰی فَاِذَا انْصَرَفُوْا مِنْ عِنْدِ رَبِّہِمْ عَزَّوَجَلَّ
مَرُّوْا فِیْ اَسْوَاقِ الْجَنَّۃِ لَیْسَ فِیْہَا بَیْعٌ وَّلَا شِرَآءٌ وَفِیْہَا
مِنَ الْحُلِیِّ وَالْحُلَلِ وَالسُّنْدُسِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِیْرِ
وَالزُّخْرُفِ وَالْعَبْقَرِیِّ مِنْ دُرٍّ وَّیَاقُوْتٍ وَّاَکَالِیْلَ مُعَلَّقَۃٍ
فَیَاْخُذُوْنَ مِنْ تِلْکَ الْاَسْوَاقِ مِنْ ہٰذِہِ الْاَصْنَافِ مَا
یُطِیْقُوْنَ حَمْلَہٗ وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَسْوَاقِہَا شَیْءٌ وَفِیْہَا صُوَرٌ
کَصُوَرِ النَّاسِ مِنْ اَحْسَنِ مَا یَکُوْنُ مَکْتُوْبٌ عَلٰی نَحْرِ کُلِّ
صُوْرَۃٍ مِّنْہَا مَنْ تَمَنّٰی اَنْ یَّکُوْنَ حُسْنُہٗ عَلٰی حُسْنِ
صُوْرَتِیْ جَعَلَ اللّٰہُ حُسْنَہٗ عَلٰی صُوْرَتِیْ فَمَنْ تَمَنّٰی اَنْ
یَّکُوْنَ حُسْنُ وَجْہِہٖ عَلٰی تِلْکَ الصُّوْرَۃِ جَعَلَہُ اللّٰہُ عَلٰی
تِلْکَ الصُّوْرَۃِ قَالَ ثُمَّ یَنْصَرِفُوْنَ اِلٰی مَنَازِلِہِمْ فَیَلْقَاہُمْ
غِلْمَانُہُمْ صُفُوْفًا قِیَامًا بِالتَّرْحِیْبِ وَالتَّسْلِیْمِ فَیُبَشِّرُ کُلٌّ وَاحِدٍ
صَاحِبَہُ الَّذِیْ یَلِیْہِ حَتّٰی تَبْلُغَ الْبُشْرٰی زَوْجَتَہٗ ثُمَّ یَسْتَخِفُّہَا
الْفَرَحُ حَتّٰی تَقُوْمَ اِلَیْہِ فَتَسْتَقْبِلَہٗ عِنْدَ بَابِہٖ بِالتَّرْحِیْبِ
وَالتَّسْلِیْمِ فَتُعَانِقُہٗ وَیُعَانِقُہَا فَیَدْخُلَانِ جَمِیْعًا
مُعْتَنِقَیْنِ وَکَانَ یَقُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ

اور دودھ خالص اور شراب خالص اور شہد خالص جب پئیگا اسے کچھ تو ہوجاویگا
آخر اسکا مشک اور کوئی چیز ان سے نہ پئیں گے یہانتک کہ ملائی جائیگی
چشموں سے جو بہشت میں ہیں ایک کا نام سونٹھ اور دوسری کا نام تسنیم اور
تیسری کا کافور اور تحقیق خدا کے نزدیکی پئینگے اسے خالص اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تحقیق خدا تعالیٰ انکو درمیان
یہ حکم نہ کرتا کہ تحقیق وہ ایکدوسرے سے چھینینگے پیالہ تو نہ اٹھاتے انکو اپنے منہ سے ہمیشہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق بہشتی ایکدوسرے کی زیارت کو جائینگے لاکھ برس کی راہ سے اور زیادہ پس جب پھرینگے اپنے بھائیوں کے نزدیک
تو البتہ وہ زیادہ راہ پانیوالے ہونگے اپنے گھروں کیطرف ایک تمہارے سے
طرف گھر اپنے کی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت والے جب
اپنے پروردگار عزوجل کو دیکھینگے اور لوٹ جانیکا ارادہ کرینگے تو دیا جائیگا
ہر ایک ان میں سے ایک انار سبز اسمیں ستر دانے ہونگے ہر دانے کیواسطے ستر رنگ ہونگے
نہیں ہوگا کوئی دانہ ان سے دوسرے کے رنگ پر جب اپنے پروردگار عزوجل
کے نزدیک سے لوٹینگے تو بہشت کے بازاروں میں گذرینگے۔
نہیں ہوگی ان میں فروخت اور نہ خرید اور ہونگے ان میں زیور اور حلے
اور ابریشم باریک اور ابریشم موٹا اور حریر اور سونا کا ملمع کیا ہوا
اور منقش مروارید اور یاقوت اور چتروں لٹکے ہوؤں سے۔ پس
لینگے ان بازاروں سے ان قسموں سے وہ چیز جو طاقت رکھینگے
اُسکے اٹھانے کی۔ اور نہیں کم ہوگی اُسکے بازاروں سے
کوئی چیز اور ان بازاروں میں صورتیں ہونگی آدمیوں
کی صورتوں کی مانند بہتر اس چیز سے جو ہوتی ہے لکھا ہوا ہوگا
ہر صورت کے سینے پر ان صورتوں سے کہ جو شخص آرزو کرے اس بات کی
کہ ہووے اسکی خوبصورتی میری صورت کی خوبصورتی پر تو کریگا خدا تعالیٰ اسکی خوبصورتی
میری صورت پر پس جو آرزو کرے کہ ہووے اسکے منہ کی خوبصورتی اس صورت پر کریگا اسکو
خدا تعالیٰ اس صورت پر فرمایا پھر لوٹینگے اپنے گھروں کیطرف پس انکو ملینگے انکے غلام
صفیں باندھے ہوئے کھڑے ہوئے ساتھ مرحبا اور سلام کہنے کے پس خوشخبری دیگا
ہر ایک ان سے صاحب اپنے کو جو اسکے متصل ہے۔ یہانتک کہ پہونچیگی
خوشخبری دینی اسکی بیوی کو پھر ہلکا کرے گی اسکو خوشی۔
یہانتک کہ کھڑی ہوگی طرف اسکی پس آگے آویگی اسکو دروازے کے پاس ساتھ
مرحبا اور سلام کے پس ایک دوسرے کو بغل میں لینگے پس دونوں اکٹھے داخل
ہونگے ایک دوسرے کو معانقہ کرتے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تحقیق

امْرَاۃٌ مِّنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بَرَزَتْ لَمْ يَرَهَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اِلَّا افْتَتَنَ بِحُسْنِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰخِرَ شَرَابٍ يَنْتَهِيْ بِهٖ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰى اَثَرِ طَعَامِهِمْ شَرَابٌ يُقَالُ لَهٗ طَهُوْرٌ دِهَاقٌ فَاِذَا شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً هَضَمَ طَعَامَهُمْ وَشَرَابَهُمْ فَجَعَلَهٗ كَالْمِسْكِ وَجُشَاءُهُ الْمِسْكُ وَلَا يَكُوْنُ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اَذًى فَاِذَا شَرِبُوا اشْتَهَوُا الطَّعَامَ فَهٰذَا دَأْبُهُمْ اَبَدًا وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ دَوَابَّ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَلَقَهُنَّ مِنْ يَاقُوْتٍ اَبْيَضَ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ ثَلَاثُ جَنَّاتٍ الْجَنَّةُ وَعَدْنٌ وَدَارُ السَّلَامِ اَلْجَنَّةُ اَصْغَرُ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ بِسَبْعِمِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ جُزْءٍ وَاِنَّ قُصُوْرَ الْجَنَّةِ ظَاهِرُهَا مِنْ ذَهَبٍ وَبَاطِنُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ وَاَبْرَاجُهَا مِنْ يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ وَشُرَفَاتُهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَمْتَنِعُ عِنْدَ زَوْجَتِهِ الْتِكَاةَ الْوَاحِدَةَ مِقْدَارَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ مَا يَتَحَوَّلُ ثُمَّ تُنَادِيْهِ زَوْجَتُهُ الْاُخْرٰى مِنَ الْقَصْرِ اَحْسَنُ مِنْهَا يَا اَخِيْ قَدْ اٰنَ لَكَ اَنْ تَكُوْنَ لَنَا مِنْكَ دَوْلَةٌ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الَّتِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ فَيَتَحَوَّلُ اِلَيْهَا فَيَمْكُثُ عِنْدَهَا مِقْدَارَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيُبَاضِعُهَا وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا سَبْعِمِائَةِ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ غُصْنٍ مِنْ غُصُوْنِهَا مَدَائِنَ مَبْنِيَّةً طُوْلُ كُلِّ مَدِيْنَةٍ مِنْهَا عَشَرَةُ اٰلَافِ مِيْلٍ وَاِنَّ مَا بَيْنَ كُلِّ مَدِيْنَةٍ اِلَى الْاُخْرٰى كَمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَاِنَّ عُيُوْنَ السَّلْسَبِيْلِ لَتَجْرِيْ مِنْ تِلْكَ الْقُصُوْرِ اِلٰى تِلْكَ الْمَدَائِنِ وَاِنَّ الْوَرَقَةَ مِنْهَا لَتُظِلُّ الْاُمَّةَ الْكَبِيْرَةَ الْعَظِيْمَةَ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلَ عَلٰى زَوْجَتِهٖ قَالَتْ لَهٗ وَالَّذِيْ هُوَ اَكْرَمَنِيْ بِكَ مَا فِي الْجَنَّةِ

ایک عورت بہشت والی عورتوں سے ظاہر ہووے تو نہ دیکھے کوئی فرشتہ قریبی اور نہ نبی مرسل مگر فریفتہ ہو جاوے اسکی خوبصورتی کے سبب سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق آخر شراب کا جسکو بہشت والے پینگے اپنے کھانے کے پیچھے ایک شراب ہوگا جسکو طہور دہاق کہا جاتا ہے پس جب اس سے ایک دفعہ پئے گا تو ہضم ہو جائیگا انکا کھانا اور پینا پس کریگا اسکو مانند مشک کے اور آروغ انکا مشک ہے اور نہ ہوگا ان کے پیٹ میں کچھ رنج پس جب پینگے تو خواہش کرینگے کھانے کی پس یہہ ہے انکا طریقہ ہمیشہ اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہ تین بہشت ہیں ایک جنت ہے اور دوسرا عدن اور تیسرے دار السلام۔ جنت چھوٹا ہے بہشت عدن سے سات ستر کروڑ حصے کے اور تحقیق بہشت کے محل ظاہر ان کا سونے سے اور باطن انکا زبرجد سے اور ان کے برج سرخ یاقوت سے اور ان کے بالاخانے مروارید کی لڑیاں ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ تحقیق مرد بہشت والوں سے البتہ نفع پکڑیگا اپنی بی بی کے پاس ایک دفعہ تکیہ پکڑ کر تا مقدار سات سو برس کا۔ نہیں پھریگا پھر اسکو اسکی دوسری بی بی بلاویگی محل سے بہت خوبصورت پہلی بی بی سے اے میرے دینی بھائی تحقیق وقت پہونچا تیرے لیئے اس بات کا کہ ہووے ہماری تجھہ سے باری پس کہیگا مرد تو کون ہے پس کہیگی میں ان چیزوں سے ہوں جنکے حق میں خدا تعالی فرماتا ہے پس نہیں جانتی کوئی جان اس چیز کو جو ان کے لیئے پوشیدہ رہی ہوئی ہے آنکھ کی ٹھنڈک سے پس پھریگا طرف اسکی پس ٹھیریگا پاس اسکے اندازہ سات سو برس کا کھائیگا اور پئیگا اور اسکے ساتھ جماع کریگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت میں البتہ درخت ہے چلیگا سوار اسکے سایہ میں سات سو برس نہ پورا کریگا اسکو بہتی ہونگی اسکے نیچے نہریں اور تحقیق ہر شاخ پر اسکی شاخوں سے شہر ہیں بنائے گئے لنبائی ہر شہر کی ان میں سے دس ہزار میل ہے اور تحقیق ہر شہر کے درمیان دوسرے شہر تک جیسا کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور تحقیق سلسبیل کے چشمے البتہ جاری ہوتے ہیں ان محلوں سے ان شہروں تک اور تحقیق ایک پتہ ان سے البتہ سایہ کریگا ایک بڑے گروہ عظیم کو۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ تحقیق مرد بہشت والوں سے جب اپنی بی بی پر داخل ہوگا تو اسکو کہے گی قسم ہے ذات کی جسنے مجھکو تیرے سبب سے بزرگی دی بہشت میں

الجنۃ شیٔ ھو احب الی منک قال فیقول لھا ایضا مثل ذلک
قال وکان یقول صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ ما لا یصفہ
الواصفون ولا یخطر علی قلوب العالمین ولا تسمع بہ اذان
الواعین وفیھا ما لم تَرہ المخلوقون وکان یقول صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ عز وجل ینزل المتحابین فیہ فی جنۃ
عدن علی عمود من یاقوتۃ حمراء غلظھا مسیرۃ سبعین
الف عام علی سبعین الف بیت لکل بیت قصر مشرفات
علی اھل الجنۃ مکتوب علی جباھھم کتاب من نور ھؤلاء
المتحابون فی اللہ اذا اطلع احدھم من قصرہ الی اھل الجنۃ
ملأ نور وجھہ قصور اھل الجنۃ کما تملأ الشمس بیوت
اھل الارض فینظر اھل الجنۃ وجھہ فیقول بعضھم لبعض
ھذا من المتحابین فی اللہ عز وجل فاذا وجھہ مثل القمر
لیلۃ البدر وکان یقول صلی اللہ علیہ وسلم ان فضل حسن
الرجل علی حسن الخادم من اھل الجنۃ کمثل القمر لیلۃ
البدر علی النجوم وکان یقول صلی اللہ علیہ وسلم
ان نساء اھل الجنۃ یتغنین عند اخر طعامھم باصوات
لذیذۃ ممدودۃ یقلن نحن الخالدات فلا نموت ابدا
ونحن الامنات فلا نخاف ابدا ونحن الراضیات فلا
نسخط ابدا ونحن الشابات فلا نھرم ابدا ونحن الکاسیات
فلا نعری ابدا ونحن الخیرات الحسان ازواج قوم کرام
وکان یقول صلی اللہ علیہ وسلم ان طیر الجنۃ لھا
سبعون الف ریشۃ منھا لون لیس یشبہ الاخر عظم
کل طیر منھا میل فی میل اذا اشتھی المؤمن شیئا منھا
اوتی بہ فوضع فی جوف الصحفۃ فانتفض فوقع منہ
سبعون لونا من الطعام من نحو طبیخ وشیٔ طعمھا
اطیب من المن ولینھا الین من الزبد وبیاضھا اشد
بیاضا من الخبیص فاذا اکل منھا انتفض وطار ولم ینقص
منھا ریشۃ فطیورھم ومراکبھم ترعی فی ریاض
فی ریاض الجنۃ وحول قصورھم وکان یقول صلی اللہ

کوئی چیز نہیں کہ وہ بہت پیاری ہو تجہہ سے میری طرف فرمایا حضرت
نے پس مرد بھی اسکو ویسا ہی کہے گا کہا راوی نے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق بہشت میں وہ چیزیں ہیں کہ نہیں بیان کر سکتے بیان کرنیوالے
اور نہیں گذریں جہانیوں کے دلوں پر اور نہیں سنا انکو یاد رکھنے والوں کے
کانوں نے اور بہشت میں وہ چیزیں ہیں جنکو نہیں دیکھا مخلوقات نے اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق خدا تعالی غالب اور بزرگ اُتاریگا خدا کے
لیے آپسمیں دوستی کرنیوالوں کو بہشت عدن میں یاقوت سرخ کے ایک ستون
پر موٹائی اسکی راستہ ستر ہزار برس کا ستر ہزار گہر پر۔ ہر گہر کے لیے ایک محل
ہے جہانکنے والی بہشت والوں پر ان کے ماتھوں پر ایک کتبہ لکھا ہوا ہے
نور سے یہ وہ لوگ ہیں جو آپسمیں خدا کی راہ میں دوستی کرتے تھے۔ جب ایک
ان سے جہانکے گا محل سے بہشت والوں کیطرف پھر بھر دیگا اسکے مونہہ کا نور بہشت
والوں کی محلوں کو جسطرح کہ بھر دیتا ہے سورج زمین والوں کے گہر پس دیکھینگے بہشت
والے اسکے منہ کو پس کہیگا بعض انکا بعض کو یہ خدا کے لیے آپسمیں دوستی رکھنے
والوں سے ہے۔ پس ناگاہ اسکا منہ مانند چاند کے ہے چودہویں رات میں
اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق فضیلت خوبصورتی
مرد کی خدمتگار کی خوبصورتی پر بہشت والوں سے مانند چاند کے ہے چودہویں رات
میں ستاروں پر اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق بہشت والوں کی عورتیں
سرود کرینگی اپنے کھانے کے آخر میں ساتھ آوازوں لذت والوں کے کہینگے ہم ہمیشہ رہنیوالی
ہیں ہم کبھی نہیں مرینگی اور ہم بے ڈر ہیں پس ہم نہیں ڈرتی ہرگز اور ہم راضی ہیں
کبھی خشمناک نہیں ہونگی اور ہم جوانیں ہیں کبھی بوڑھی نہیں ہونگی اور ہم پہننے والے
ہیں پس ہم ننگی نہیں ہونگی کبھی اور ہم خوبصورت ہیں خوش شکل ہم بزرگ قوم کی
بیبیاں ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت کے پرندے انکے ستر ہزار
پر ہونگے ہر پر کے لیے ایک رنگ ہوگا جو نہیں مشابہ ہوگا دوسرے رنگ کی بڑائی
ہر پرندے کی ان سے میل بہر لمبی اور میل بہر چوڑی ہوگی جب مومن چاہیگا کسی چیز
کو ان سے تو وہ لایا جاویگا پس وہ رکھا جائیگا رکابی کے اندر پس اپنے آپ کو جہاڑیگا پس گرینگے
اسے ستر قسم کھانے سے مانند پکے ہوئے اور رہو نے ہوئے کی اور مختلف قسم کے ہونگے
ان کی لذت بہت اچھی ہے ترنجبین سے اور ان کی نرمی زیادہ ہے مکھن سے اور انکی سفیدی
زیادہ تر ہے چھاچھ سے پس جب اسے کھا چکے گا تو پر جہاڑ کر اُڑ جائیگا اور نہ کم ہوگا اسکی ایک
پر انکے پرندے اور سواریاں چرتی ہیں بہشت کے باغوں اور ان کے محلوں کے گرد میں اور نبی
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يُعْطِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَوَاتِيْمَ مِنْ
ذَهَبٍ يَلْبَسُوْنَهَا وَهِيَ خَوَاتِيْمُ الْخُلْدِ ثُمَّ يُعْطِيْهِمْ خَوَاتِيْمَ
مِنْ دُرٍّ وَّيَاقُوْتٍ وَّلُؤْلُؤٍ وَّذٰلِكَ اِذَا زَارُوْهُ فِيْ دَارِ
السَّلَامِ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ
الْجَنَّةِ اِذَا زَارُوْا رَبَّهُمْ اَكَلُوْا وَشَرِبُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَالَ يَقُوْلُ
رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ يَا دَاوٗدُ مَجِّدْنِيْ بِصَوْتِكَ الْحَسَنِ
فَيُمَجِّدُهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ فِي الْجَنَّةِ
اِلَّا اَنْصَتَ لِحُسْنِ صَوْتِهٖ وَلَذَاتِهٖ ثُمَّ يَحْبُوْهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ
عَزَّ وَجَلَّ بِالْكِسْوَةِ وَالْحِلْيَةِ ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى اَهَالِيْهِمْ
وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ
الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُقَالُ لَهَا طُوْبٰى فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُهُمْ اَنْ يَّلْبَسَ
الْكِسْوَةَ الْمُرْتَفِعَةَ انْطَلَقَ اِلٰى طُوْبٰى فَتُفَتَّحُ لَهٗ اَكْمَامُهَا
وَهِيَ سِتَّةُ اَلْوَانٍ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهَا سَبْعُوْنَ لَوْنًا لَيْسَ
مِنْهَا ثَوْبٌ عَلٰى لَوْنِ الْاٰخَرِ وَلَا عَلٰى وَشْيِهٖ فَيَاْخُذُ مِنْ اَيِّ
ذٰلِكَ شَآءَ اَرَقَّ مِنَ النُّعْمَانِ وَكَانَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اَزْوَاجَ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبٌ فِيْ نَحْرِ كُلِّ امْرَاَةٍ
مِّنْهُنَّ اَنْتَ حَبِيْبِيْ وَاَنَا حَبِيْبُكَ لَيْسَ عَنْكَ مَعْدِلٌ
وَّلَا عَنْكَ مَقْصَرٌ وَّلَيْسَ لَكَ فِيْ قَلْبِيْ غِلٌّ وَّلَا غِشٌّ فَيَنْظُرُ
الرَّجُلُ اِلٰى نَحْرِ زَوْجَتِهٖ فَيَرٰى سَوَادَ كَبِدِهَا مِنْ وَّرَآءِ
عَظْمِهَا وَلَحْمِهَا فَكَبِدُهَا لَهٗ مِرْاٰةٌ وَّكَبِدُهٗ لَهَا مِرْاٰةٌ وَّلَا
يَعِيْبُهَا ذٰلِكَ اِلَّا كَمَا يَعِيْبُ الْيَاقُوْتَ السِّلْكُ فِيْهِ بَيَاضُهُنَّ
كَبَيَاضِ الْمَرْجَانِ وَصَفَآءُ هُنَّ كَصَفَآءِ الْيَاقُوْتِ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ وَكَانَ يَقُوْلُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ عَلَى النُّوْقِ وَالْبَرَاذِيْنِ
يَقَعُ خُفُّ اِحْدٰهُنَّ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهَا وَمَوْضِعُ حَافِرِ ذٰلِكَ
الْبِرْذَوْنِ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ خُلِقَتْ مِنْ دُرٍّ وَّيَاقُوْتٍ عِظَمُ
كُلِّ دَابَّةٍ مِّنْهُنَّ سَبْعُوْنَ مِيْلًا اَزِمَّةُ النُّوْقِ وَالْبَرَاذِيْنِ
حِلَقُ اللُّؤْلُؤِ وَالزَّبَرْجَدِ **فَصْلٌ** فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ
فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا

تحقیق بہشت والی دیگا ان کو خدا تعالی سونے کی انگوٹھیاں انکو پہینگے اور وہ انگوٹھیاں
ہیں ہمیشگی کی پھر دیگا انکو اللہ پاک انگوٹھیاں مروارید اور یاقوت اور لولوسے
اور یہ اسوقت ہوگا جب پروردگار کی زیارت کرینگے بہشت میں اور تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تحقیق بہشت والے جب اپنے اللہ کی زیارت
کرینگے تو کھائینگے اور پیئینگے اور نفع پکڑینگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیگا
اللہ عزوجل ای داؤد اپنی آواز اچھی کے ساتھ میری بزرگی بیان کریں داؤد علیہ السلام خدا
کی بزرگی بیان کرینگے جسقدر خدا چاہیگا پس کوئی چیز بہشت میں نرہ جائیگی
مگر چپ ہو جائیگی بسبب اسکی اچھی آواز کے اور اسکی لذت کے پھر دیگا ان کو پروردگار
عزت کا عزوجل کپڑے اور زیور پھر اپنے گھروالوں کیطرف لوٹینگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق ہر مرد کے لئے بہشت والوں سے ایک درخت ہوگا جسکو طوبی
کہا جاتا ہے جب کوئی ان سے اچھے کپڑے پہننے کا ارادہ کریگا تو طوبے کیطرف چلیگا
پس کھولی جائینگے اسکے لئے اسکے غلاف اور وہ چھ رنگ کا ہوگا ہر ایک ان میں سے
ستر ہونگے نہیں ہوگا کوئی کپڑا ان سے دوسرے کے رنگ پر اور نہ کوئی زینت دوسرے
کی زینت پر پس لیگا جو نسا چاہیگا بہت نرم لالہ کے پتے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تحقیق بہشت والوں کی بی بیاں ان سے ہر ایک عورت کے سینہ پر لکھا
ہوا ہوگا تو میرا محبوب ہے اور میں تیری محبوب ہوں نہیں تجھ سے گذرنا اور نہ تجھسے کمی
اور نہیں ہے تیرے لیئے میرے دلمیں کچھ آلائش اور نہ کچھ کدورت پس دیکھیگا
مرد اپنی بی بی کے سینہ کیطرف پس اسکے جگر کی سیاہی کیطرف دیکھیگا اسکی ہڈی
اور گوشت کے ورے سے پس اسکا جگر اسکے لیئے آئینہ ہے اور نہ عیب لگاویگا اس
عورت میں یہ جگر مگر جسطرح کہ عیب لگاتا ہے تاگا یاقوت کو انکی سفیدی مانند
سفیدی مونگے کی اور صفائی ان کی مانند صفائی یاقوت کی ہے فرمایا اللہ عزوجل
نے گویا کہ وہ یاقوت ہیں اور مونگے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق بہشت
والے اونٹنیوں اور ترکی گھوڑوں پر سوار ہونگے واقع ہوگا پاؤں ہر ایک ناقہ کا انکی
نظر پہنچنے کی جگہہ تک اور ان گھوڑوں کے سم کی جگہہ نزدیک پہنچنے نہایت انکی
نظر ہوگی پیدا کیئے گئے ہیں مروارید اور یاقوت سے بڑائی ہر ایک گھوڑے کی
ان سے ستر میل ہوگی اونٹنیوں اور گھوڑوں کی باگیں زنجیریں مروارید اور زبرجد
سے فصل تفسیر میں اس قول خدائے تعالی غالب اور بزرگ کے پس نگاہ رکھا انکو
خدا تعالی نے اس دن کی برائی سے اور انکو آگے لایا تازگی اور خوشی کو

اِلَى اٰخِرِ صِفَتِهٖ اَهْلَ الْجَنَّةِ اَمَّا قَوْلُهٗ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
يَعْنِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقِيْهِمْ فِيْهِ شِدَّةَ الْحِسَابِ وَهَوْلَ جَهَنَّمَ
اِذَا جِيْئَ بِهَا فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيٰمَةِ يَقُوْدُهَا تِسْعَةَ عَشَرَ خَازِنًا
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مَعَ كُلِّ خَازِنٍ مِّنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ اَعْوَانٌ
لَهٗ غِلَاظٌ شِدَادٌ كَالِحَةٌ اَنْيَابُهُمْ اَعْيُنُهُمْ كَالْجَمْرِ وَاَلْوَانُهُمْ كَلَهَبِ
النَّارِ يَفُوْرُ مِنْ مَّنَاخِرِهِمْ لَهَبٌ وَّدُخَانٌ عَالٍ مُّسْتَعِدِّيْنَ لِاَمْرِ
الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُوْدُهَا كُلُّ خَازِنٍ وَّاَعْوَانُهٗ بِوَثَاقٍ
وَّسِلْسِلَةٍ عَظِيْمَةٍ فَتَارَةً يَّمْشُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهَا وَاُخْرٰى عَنْ
شِمَالِهَا وَمَرَّةً مِّنْ وَّرَآئِهَا بِيَدِ كُلِّ مَلَكٍ مِّنْهُمْ مِقْمَعٌ مِّنْ
حَدِيْدٍ يَصِيْحُوْنَ بِهَا فَتَمْشِيْ وَلَهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ وَّوَهَجٌ
وَّظُلْمَةٌ وَّدُخَانٌ وَّقَعْقَعَةٌ وَّلَهَبٌ عَالٍ مِّنْ شِدَّةِ غَضَبِهَا
عَلٰٓى اَهْلِهَا فَيَنْصِبُوْنَهَا بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالْمَوْقِفِ فَتَرْفَعُ طَرْفَهَا
فَتَنْظُرُ اِلَى الْخَلَآئِقِ ثُمَّ تَجْمَحُ اِلَيْهِمْ لِتَاْكُلَهُمْ فَتَحْبِسُهَا
الْخَزَنَةُ بِسَلَاسِلِهَا وَلَوْ تُرِكَتْ لَاَتَتْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكَافِرٍ فَاِذَا
رَاَتْ اَنَّهَا قَدْ حُبِسَتْ عَنِ الْخَلَآئِقِ فَارَتْ فَوْرَةً شَدِيْدَةً
كَادَتْ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ثُمَّ شَهَقَتِ الثَّانِيَةَ سَمِعَتِ الْخَلَآئِقُ
صَوْتَ صَرِيْفِ اَسْنَانِهَا فَارْتَعَدَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ الْاَفْئِدَةُ
وَانْخَلَعَتِ الْقُلُوْبُ وَطَارَتِ الْاَفْئِدَةُ وَشَخَصَتِ الْاَبْصَارُ
وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ ثُمَّ تَزْفِرُ زَفْرَةً فَلَا يَبْقٰى مَلَكٌ
مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ وَّلَا اَحَدٌ مِّمَّنْ شَهِدَ الْمَوْقِفَ اِلَّا جَثٰى
عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ تَزْفِرُ اُخْرٰى فَلَا يَبْقٰى قَطْرَةٌ فِيْ عَيْنِ اَحَدٍ
اِلَّا نَدَرَتْ ثُمَّ تَزْفِرُ الثَّالِثَةَ فَلَوْ كَانَ لِكُلِّ اٰدَمِيٍّ وَّجِنِّيٍّ
عَمَلُ اثْنَيْنِ وَّسَبْعِيْنَ نَبِيًّا لَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ وَاقِعُوْهَا لَا
يَنْجُوْنَ مِنْهَا ثُمَّ تَزْفِرُ الرَّابِعَةَ فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ اِلَّا انْقَطَعَ
كَلَامُهٗ وَيَتَعَلَّقُ جِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَخَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ
بِالْعَرْشِ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ لَآ اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا
ثُمَّ تَرْمِيْ بِشَرَرٍ مِّنْهَا كَعَدَدِ النُّجُوْمِ السَّمَآءِ عِظَمُ كُلِّ
شَرَرَةٍ مِّنْهَا كَالسَّحَابَةِ الْعَظِيْمَةِ الطَّالِعَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ فَيَقَعُ
ذٰلِكَ الشَّرَرُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَآئِقِ فَهٰذَا هُوَ الشَّرُّ الَّذِيْ

آخر آیت تک جو بہشت والوں کی صفت میں ہے لیکن قول اللہ تعالی کا
فوقیہم اللہ شر ذلک الیوم مراد ہے قیامت کا دن ہے خدا اونکو نگاہ رکھیگا اسمیں
سختی حساب اور دوزخ کی ڈرسے جب وہ لائی جاوینگے قیامت کے میدانوں میں کھینچینگے
اسکو اونیس دربان فرشتوں سے اون سے ہر دربان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اسکی
مددگار ہونگے درشت سخت جو نکلے ہوئے انکے دانت انکی آنکھیں مانند چنگاریوں کی
اور انکے رنگ مانند شعلہ آگ کی جوش ماریگا انکی ناک کے سوراخوں سے شعلہ اور
دھواں بلند تیار ہونیوالے خدا تبارک تعالی کے امر کی تعمیل کو پس کھینچیگا اسکو ہر
چوکیدار اور اسکے مددگار باندھکر ساتھ بیڑیوں اور بڑے زنجیر کے پس کبھی چلینگے
اسکے دائیں اور کبھی اسکے بائیں اور کبھی اوسکے پیچھے سے ہر ایک فرشتہ کے ہاتھ میں
ان سے ایک لوہے کا ہتھوڑا ہوگا فریاد کرینگے بسبب اوسکے پس روانہ ہوگی اور
واسطے اسکے سانس باہر نکالنا ہے اور اندر لیجانا اور دشواری اور اندھیرا اور
دھواں اور آواز سخت اور شعلہ بلند بسبب اوسکی سخت خفگی کی اپنے رہنے والوں پر
پس گھیرا کرینگے اوسکو چوکیدار ساتھ زنجیروں کے اور اگر چھوڑی جاوے البتہ
آوے ہر مومن اور کافر پر پس جب دیکھیگی یہ کہ تحقیق بند کیگئی ہے مخلوقات سے تو
جوش ماریگی سخت جوش مارنا قریب ہے کہ پھٹ جاوے بباعث غصہ کے پھر دوبارہ
سانس اندر لیجائے گی سنیگی مخلوقات آواز اسکے دانتوں کے پیسنے کی پس کانپ
پڑینگے نزدیک اسکے دل اور نکلینگے دل اور اوڑینگے دل اور پتھرا جاوینگی آنکھیں
اور پہونچ جاوینگے دل گلوں کو پھر سانس باہر نکالیگی پس نہیں باقی رہیگا
کوئی فرشتہ نزدیکی اور نہ نبی مرسل اور نہ کوئی ان لوگوں سے جو حاضر ہیں کھڑا
ہونے کی جگہہ میں مگر بیٹھیگا اپنے دونوں زانوں پر۔ پھر اور سانس نکالیگی پس کوئی
قطرہ کسی کی آنکھہ میں نہیں رہیگا مگر نکل پڑیگا پھر تیسری دفعہ سانس نکالیگی
پس کوئی قطرہ کسی کی آنکھہ میں نہیں رہیگا۔ مگر نکل پڑیگا پھر تیسری دفعہ سانس نکالیگی
پس اگر ہر آدمی یا جن کے لیئے (۷۲) بہتر نبیوں کے عمل ہوں تو البتہ اسمیں گر پڑیں
اور یہ گمان کریں کہ تحقیق نہیں خلاصی پاوینگے اوس سے پھر چوتھی دفعہ سانس نکالیگی پس
نہیں باقی رہیگی کوئی چیز مگر ختم ہوجائے گی اسکی کلام اور جبریل اور میکائیل اور
ابرہیم علیہ السلام لٹکینگے عرش کے ساتھ ہر ایک ان سے کہیگا میں تجھہ سے اپنی جان
چاہتا ہوں نہیں مانگتا تجھہ سے اسکے غیر کو پھر پھینکیگی چنگاریاں آسمان کے ستاروں
کی گنتی کی مانند ہر ایک چنگاڑی کی بڑائی اون سے مانند بڑے بادل چڑہنے والے کی
ہوگی مغرب سے پس واقع ہونگی وہ چنگاریاں مخلوقات کے سروں پر پس یہ وہ برائی ہے جو

وقاہ اللہ المؤمنین الذین یوفون بالنذر ویخافون
عذابہ ان یقیھم فاللہ تعالیٰ یکفی اھل التوحید والایمان
واھل السنۃ شر ذلک الیوم ویلقیھم برحمتہ وتیسیر حسابھم
ویدخلھم جنتہ ویخلدھم فیھا ابد الآباد بمنہ ویزید
الکافرین واھل الشرک والاوثان شرا الی شرھم وخوفا
الی خوفھم وعذابا الی عذاب فیدخلھم جھنم ویخلدھم
فیھا ابد الآباد ثم قال اللہ عز وجل ولقیھم نضرۃ وسرورا
فالنضرۃ فی الوجوہ والسرور فی القلوب وذلک ان المؤمن
اذا خرج من قبرہ یوم القیمۃ نظر امامہ فاذا ھو بانسان
وجھہ مثل الشمس یضحک طیب النفس وعلیہ ثیاب
بیض وعلی راسہ تاج فینظر الیہ حتی یدنو منہ فیقول
سلام علیک یا ولی اللہ فیقول وعلیک السلام من
انت یا عبد اللہ ھل انت ملک من الملئکۃ فیقول لا
فیقول انت نبی من الانبیاء فیقول لا واللہ فیقول انت
من المقربین فیقول لا واللہ فیقول من انت فیقول
انا عملک الصالح جئت ابشرک بالجنۃ والنجاۃ من النار
فیقول لہ یا عبد اللہ اتعلم ذلک فتبشرنی فیقول نعم
فیقول ما ترید منی فیقول لہ ارکبنی فیقول سبحان
اللہ ماینبغی لمثلک ان یرکب علیہ فیقول بلی فانی
طال ما رکبتک فی دار الدنیا فانی اسئلک بوجہ اللہ الا
ما رکبتنی فیرکبہ فیقول لہ لا تخف انا دلیلک الی الجنۃ
فیفرح فتبین ذلک الفرح فی وجھہ حتی یتلألأ ویری
فیہ النور والسرور فی قلبہ فذلک قولہ عز وجل ولقیھم
نضرۃ وسرورا واما الکافر فاذا خرج من قبرہ نظر
امامہ فاذا ھو برجل قبیح الوجہ ازرق العینین اسود
اشد سوادا من القبر فی لیلۃ مظلمۃ وثیابہ سود تجر
اثیابہ فی الارض یدب دبیب الرعد وریحہ انتن
من الجیفۃ فیقول من انت یا عبد اللہ وترید ان تصرف
عنی وجھہ فیقول یا عدو اللہ الی الی انت لی وانا

نگاہ رکھیگا خدا اس سے ان مومنوں کو جو پورا کرتے ہیں نذر کو اور ڈرتے ہیں اوسکے
عذاب سے یہ کہ بچاوے انکو پس خدا تعالیٰ کفایت کریگا اہل توحید اور ایمان اور اہل سنت
کو اسدن کی برائی سے اور اونکو ملیگا رحمت سے اور اونکا حساب آسان کریگا اور انکو
ہمیشہ بہشت میں رکھیگا ساتھ اپنے احسان کے اور بڑہا دیگا کافروں اور
مشرکوں کی برائی کو طرف برائی کے اور ڈر کو طرف ڈر کے اور عذاب کو طرف
عذاب کے پس اونکو دوزخ میں داخل کریگا اور ہمیشہ اونکو اسمیں رکھیگا پھر فرمایا
اللہ عز وجل نے اور انکے سامنے لاویگا تازگی اور خوشی کو پس تازگی مونہوں میں
اور خوشی دلوں میں اور یہ اسواسطے کہ تحقیق مومن جب اپنی قبر سے قیامت کے دن نکلیگا
تو اپنے آگے دیکھیگا پس ناگاہ وہ ساتھ ایسے کے ہے جو منہ اسکا سورج کی مانند ہونستا خوش جی اور اسپر سفید کپڑے ہونگے
اور اسکے سر پر تاج ہوگا پس اسکی طرف دیکھیگا یہانتک کہ اسکے قریب جاویگا پس کہیگا تجھپر سلامتی
ہو اے خدا کے دوست اور تجھپر سلام ہو تو کون ہے اے اللہ کے بندے کیا تو فرشتہ ہے فرشتوں سے پس کہیگا
پس کہیگا نہیں پس کہیگا تو نبی ہے نبیوں سے پس کہیگا نہیں قسم خدا کی پس کہیگا تو
کے مقربوں سے ہے پس کہیگا نہیں قسم اللہ کی پس کہیگا تو کون ہے پس کہیگا میں
تیرا عمل صالح ہوں تجھکو بہشت اور آگ سے نجات کی خوشخبری دینے آیا ہوں پس اوسکو
کہیگا اے اللہ کے بندے کیا تو اوسکو جانتا ہے پس تو مجھکو خوشخبری دیتا ہے پس کہیگا ہاں
پس کہیگا تو مجھسے کیا ارادہ کرتا ہے پس اوسکو کہیگا تو مجھپر سوار ہوجا پس کہیگا
پاکی خدا کو نہیں مناسب تیرے جیسے پر سوار ہونا پس کہیگا کیوں نہیں پس تحقیق
میں مدت دراز تجھپر سوار رہا پس تحقیق میں تجھسے خدا کی رضامندی کے ساتھ سوال
کرتا ہوں مگر یہ کہ تو مجھپر سوار ہووے پس اسپر سوار ہوگا پس اوسکو کہیگا تو مت ڈر میں
تیرا رہبر ہوں بہشت کیطرف پس خوش ہوگا پس ظاہر ہوگی وہ خوشی اسکے منہ
سے میں یہانتک کہ چمکیگا اور دکھائی دیگا اسمیں نور اور خوشی اسکے دل میں
پس یہ ہے تفسیر قول اللہ عز وجل کی اور ان کے سامنے لائیگا تازگی اور خوشی کو اور
لیکن کافر پس جب اپنی قبر سے نکلیگا تو دیکھیگا آگے اپنے پس ناگاہ وہ حاضر ہوگا
ساتھ ایک مرد بدصورت کے جو نیلی آنکھیں والا ہے بہت کالا سیاہ زیادہ ہے اندھیری رات میں
اور کپڑے اوسکے کالے ہونگے کہ گھسیٹیگا کپڑے اپنے زمین میں فریاد کریگا مانند فریاد
کرنے رعد کے اور اسکی بو بہت گندی ہوگی مردار سے پس کہے گا تو کون ہے
اے خدا کے بندے اور اس سے منہ پھیرنا چاہے گا پس
کہے گا اے خدا کے دشمن میری طرف آ میرے لیئے اور
میں تیرے لیئے

لكَ اليومَ فقالَ ويحكَ اشيطانٌ انتَ فيقولُ لا واللهِ ولكني
عملكَ الطالحُ فيقولُ ما تريدُ مني فيقولُ اريدُ ان اركبكَ
فيقولُ لهُ انشدكَ باللهِ مهلًا فانكَ تفضحني على رؤسِ
الخلائقِ فيقولُ واللهِ ما منهُ بدٌّ فطالَ ما ركبتني فانا اليومَ
اركبكَ قالَ فيركبهُ فذلكَ قولهُ عزَّ وجلَّ وهم يحملونَ
اوزارهم على ظهورهم الا ساءَ ما يزرونَ ثمَّ ذكرَ عزَّ وجلَّ
اولياءهُ فقالَ وجزاهم بعدَ البشارةِ بما صبروا على البلاءِ
واداءِ الاوامرِ وانتهاءِ المنهي والتسليمِ في القدرِ جنةً وحريرًا
واما الجنةُ فيتنعمونَ فيها واما الحريرُ فيلبسونَ قالَ متكئينَ
فيها في الجنةِ على الارائكِ يعني السررَ عليها الحجالُ يعني الستر
لا يرونَ فيها شمسًا ولا زمهريرًا يعني ولا يصيبهم حرُّ الشمسِ
ولا يؤذيهم زمهريرٌ لانهُ ليسَ فيها شتاءٌ ولا صيفٌ ثمَّ قالَ
عزَّ وجلَّ ودانيةً عليهم ظلالها وذللت قطوفها تذليلًا
يعني ظلالَ الشجرِ وذلكَ انَّ اهلَ الجنةِ ياكلونَ منَ الفواكهِ
ان شاؤا قيامًا وان شاؤا قعودًا وان شاؤا نيامًا واذا ارادوا
هادنت منهم حتى ياخذوا منها ثمَّ يقومُ احدهم قائمًا و
ذلكَ قولهُ عزَّ وجلَّ وذللت قطوفها تذليلًا ثمَّ قالَ
عزَّ وجلَّ ويطافُ عليهم بآنيةٍ من فضةٍ واكوابٍ فهي الاكوابُ
يعني الكيزانَ مدورةً الرؤسِ التي ليستْ لها عرى
وقالَ عزَّ وجلَّ قواريرَ يعني هي قواريرُ ولكنها من فضةٍ و
ذلكَ انَّ قواريرَ الدنيا من ترابها وقواريرَ الجنةِ من فضةٍ قدَّ
روها تقديرًا يعني قدرت الاكوابُ على الاناءِ وقدرَ الاناءِ
على كفِّ الخادمِ على ريِّ القومِ اذا سقوهُ لم يبقَ فيها شيءٌ
ولم يزدْ عليهِ فكانت قدرًا على الاناءِ وكفِّ الخادمِ
وريِّ القومِ فذلكَ قولهُ تعالى قدروها تقديرًا و
قالَ تعالى ويسقونَ فيها كاسًا يعني خمرًا فكلُّ شرابٍ
في الاناءِ ليسَ بخمرٍ فليسَ هوَ بكاسٍ وقالَ تعالى كانَ
مزاجها زنجبيلًا يعني كلها قد مزجَ فيها الزنجبيلُ
ثمَّ قالَ عزَّ وجلَّ عينًا فيها تسمى سلسبيلًا يسيلُ

آج کے دن پس کہیگا تجھے ہلاکت ہو کیا تو شیطان ہے پس وہ کہیگا نہیں قسم خدا
کی ولکن میں تیرا عمل بد ہوں پس کہیگا تو مجھ سے کیا چاہتا ہے پس کہیگا میں
تجھ پر سوار ہونا چاہتا ہوں پس کافر اوسکو کہیگا میں تجھ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں
چھوڑ دے مجھکو پس تحقیق تو مجھے رسوا کرتا ہے مخلوقات کے سامنے پس کہیگا
قسم اللہ کی نہیں ہے اس سے کوئی چارہ پس تو مدت دراز مجھ پر سوار ہوا پس میں آج
تجھ پر سوار ہوتا ہوں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اسپر سوار ہوگا پس یہ ہے
تفسیر اللہ عزوجل کے قول کی اور اوٹھائینگے گناہ اپنے اپنی پیٹھوں پر خبردار بری
ہے وہ چیز جسکو وہ اٹھائینگے پھر یاد دلایا اللہ عزوجل نے اپنے دوستوں کو
پس فرمایا اور جزا دیگا اونکو پیچھے خوشخبری دینے کے بسبب انکے صبر کرنے کے سختیوں پر
اور خدا کے حکم بجا لانے اور نافرمانی سے بچنے اور خدا کی تقدیر مان لینے پر بہشت اور ابریشم
اور لیکن بہشت پر خوشی کرینگے اسمیں اور لیکن ابریشم پس پہنینگے فرمایا اللہ پاک
نے تکیہ لگانیوالے بہشت میں تختوں پر انپر پردے ہیں نہ دیکھینگے انمیں
سورج اور نہ سردی یعنے اور نہیں پہونچیگی اون کو سورج کی گرمی اور نہ زمہریر
کی سردی اسواسطے کہ تحقیق نہیں ہے اوسمیں جاڑا اور نہ گرمی پھر فرمایا اللہ عزوجل
نے اور نزدیک ہونیوالی ہیں انپر سائے درختوں کے اور نیچے کیے گئے ہیں انکے قطوف یعنی
درختوں کے سائے نیچے کیے جانے کے اور یہ اسواسطے کہ تحقیق بہشت والے کھائینگے میوے
سے اگر چاہینگے کھڑے ہوکر اور اگر چاہیں بیٹھکر اور اگر چاہینگے سوکر اور جب انکو چاہینگے
انکے قریب ہونگی یہاں تک کہ اوس سے لینگے پھر کھڑا ہوگا ایک انکا کھڑا ہوکر اور
یہ تفسیر ہے قول خدا تعالیٰ عزوجل کی اور نیچے کی گئیں ہیں انکی شاخیں نیچے کیے جاکر
فرمایا اللہ عزوجل نے اور پھیرے جائینگے اونپر برتن چاندی اور کوزوں سے پس ہیں
اکواب یعنی کوزے گول سر والے کہ نہیں ہے انکی ٹوٹی اور فرمایا اللہ عزوجل نے قواریر یعنی
شیشے کے کوزے ولکن چاندی سے اور یہ اسواسطے کہ تحقیق دنیا کے شیشے اوسکی مٹی سے ہیں
اور بہشت کے شیشے چاندی سے ہیں انکا اندازہ کیا ہے اندازہ کرنے کر یعنے اندازہ کیے
گئے ہیں کوزے برتنوں پر اور اندازہ برتن کا خدمتگار کی ہتھیلی کے موافق قوم کی
سیرابی کا اندازہ جب اوسکو پینگے تو اوسمیں کچھ باقی نہیں رہیگا اور نہ اسپر
زیادہ ہوگا پس وہ ہونگے اندازہ کیے ہوئے برتن اور ہتھیلی خادم اور
سیرابی قوم پر پس یہہ ہے قول خدا تعالیٰ کا اندازہ کیا ہے انکا اندازہ کرنے کر
اور فرمایا اللہ پاک نے اور پلائے جائینگے اسمیں بہشت کا شراب پس جس پیالہ میں نہیں ہے
خمر پس نہیں ہے وہ کاس اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہے ملونی اسکی سونٹھ یعنی سب تحقیق ملائی

عَلَيْهِمْ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ فَتَمُرُّ عَلٰى كُلِّ جَنَّةٍ ثُمَّ تَرْجِعُ تَعُمُّ الْجَنَّةَ
كُلَّهَا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ
فَالْوِلْدَانُ هُمُ الْغِلْمَانُ الَّذِيْنَ لَا يَشِيْبُوْنَ اَبَدًا اِنَّهُمْ مُخَلَّدُوْنَ
يَعْنِيْ لَا يَحْتَلِمُوْنَ وَلَا يَكْبَرُوْنَ اَبَدًا غِلْمَانٌ اِذَا رَاَيْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا فِي الْحُسْنِ وَالْبَيَاضِ مَنْثُوْرًا فِي الْكَثْرَةِ
يَعْنِيْ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ الْمَنْثُوْرِ الَّذِيْ لَا يُدْرٰى مَا عَدَدُهٗ ثُمَّ
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ يَعْنِيْ هُنَالِكَ مِنَ الْجَنَّةِ رَاَيْتَ
نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا وَذٰلِكَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَهٗ قَصْرٌ
فِيْ ذٰلِكَ الْقَصْرِ سَبْعُوْنَ قَصْرًا فِيْ كُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ بَيْتًا كُلُّ بَيْتٍ
مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُّجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فِي السَّمَآءِ فَرْسَخٌ وَعَرْضُهَا
فَرْسَخٌ فِيْ فَرْسَخٍ عَلَيْهَا اَرْبَعَةُ اٰلَافِ مِصْرَاعٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ
ذٰلِكَ الْبَيْتِ سَرِيْرٌ مَّنْسُوْجٌ بِقُضْبَانِ اللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوْتِ
عَنْ يَمِيْنِ السَّرِيْرِ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ كُرْسِيٍّ مِّنْ
ذَهَبٍ قَوَائِمُهَا مِنْ يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ السَّرِيْرِ سَبْعُوْنَ
فِرَاشًا كُلُّ فِرَاشٍ عَلٰى لَوْنٍ وَّهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى يَسَارِهٖ
عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ حُلَّةً مِّنْ دِيْبَاجٍ الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدَهٗ حَرِيْرَةٌ
بَيْضَاءُ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اِكْلِيْلٌ مُّكَلَّلٌ بِالزَّبَرْجَدِ وَالْيَاقُوْتِ
وَاَلْوَانِ الْجَوَاهِرِ كُلُّ جَوْهَرَةٍ عَلٰى لَوْنٍ وَّعَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ مِّنْ
ذَهَبٍ فِيْهِ سَبْعُوْنَ زَاوِيَةً فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ دُرَّةٌ تُسَاوِيْ
مَالَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فِيْ يَدِهٖ اَسْوِرَةٌ سِوَارٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ
وَّسِوَارٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّفِيْ اَصَابِعِ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ خَوَاتِيْمُ مِنْ
ذَهَبٍ وَّفِضَّةٍ فِيْهِ اَلْوَانُ الْفُصُوْصِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَشَرَةُ
اٰلَافِ غُلَامٍ لَا يَكْبَرُوْنَ وَلَا يَشِيْبُوْنَ اَبَدًا وَّتُوْضَعُ بَيْنَ
يَدَيْهِ مَائِدَةٌ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَآءَ طُوْلُهَا مِيْلٌ فِيْ مِيْلٍ
وَّيُوْضَعُ عَلَى الْمَائِدَةِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ اِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ
فِضَّةٍ وَّفِيْ كُلِّ اِنَاءٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِّنَ الطَّعَامِ فَيَاْخُذُ
اللُّقْمَةَ بِيَدِهٖ فَمَا يَخْطُرُ عَلٰى بَالِهٖ غَيْرُهَا حَتّٰى يَتَحَوَّلَ
اللُّقْمَةُ عَنْ حَالِهَا اِلَى الْحَالَةِ الَّتِيْ يَشْتَهِيْهَا وَبَيْنَ يَدَيْهِ
غِلْمَانٌ بِاَيْدِيْهِمْ اَكْوَابٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَوَانٍ مِّنْ فِضَّةٍ

اونپر بہشت عدن سے پھر گذریگا ہر بہشت پر پھر لوٹیگا سب بہشت کو شامل ہوگا فرمایا اللہ
تبارک و تعالیٰ نے اور پھرینگے اونپر لڑکے ہمیشہ رہنے والے ایک حال پر پس ولدان وہ لڑکے
ہیں کہ کبھی بوڑھے نہیں ہونگے پس وہ مخلدون ہیں یعنی نابالغ ہونگے اور نہ بوڑھے
کبھی ایسے لڑکے ہیں کہ جب تو اونکو دیکھے تو گمان کرے اونکو موتی خوبصورتی اور سفیدی
میں بکھرے ہوئے کثرت کی سبب یعنی مانند اون مروارید بکھرے ہوئے کے جنکی گنتی نہیں
معلوم ہوتی پھر فرمایا اللہ عز و جل نے اور جب دیکھے تو اس جگہ یعنے بہشت میں دیکھیگا
تو نعمت اور ملک بڑا اور یہ اسواسطے کہ تحقیق ایک مرد بہشت والوں سے واسطے
اسکے ایک محل ہوگا اس محل میں ستر محل ہونگے ہر محل میں ستر گھر ہونگے ہر گھر بنا ہوا ہے
مروارید کھوکھل سے درازی اسکی جانب آسمان میں ایک فرسنگ ہے اور چوڑائی اسکی
فرسنگ بیچ فرسنگ کے اسپر چار ہزار دروازے ہیں سونے سے اس گھر میں تخت ہوگا
بنا ہوا مروارید اور یاقوت کی شاخوں سے تخت کی داہنے اور بائیں چار ہزار کرسی
ہوگی سونے سے پانوؤں اوسکے یاقوت سرخ سے ہونگے اس تخت پر ستر فرش ہونگے
ہر فرش ایک رنگ پر ہوگا اور وہ تکیہ کرنیوالا ہوگا اپنے بائیں پر اوسپر ستر حلے
ہونگے دیبا سے وہ جو اوسکے جسم سے چپاں ہے ابریشم اسکا سفید ہے اور اسکی
پیشانی پر چتر ہوگا جڑا اوساتھ زمرد اور یاقوت کے اور رنگا رنگ جوہر کے ہر جوہر
ایک رنگ پر ہوگی اور اسکے سر پر تاج ہوگا سونے سے اسمیں ستر کونے ہونگے
ہر کونے میں ایک مروارید ہوگا جو برابر ہوگا مشرق اور مغرب کے مال سے اور اوسکے ہاتھ
میں کنگن ہونگے ایک کنگن سونے اور چاندی سے اور ایک کنگن مروارید سے اور اسکے
دونو ہاتھ اور پانوؤں کی انگلیوں میں انگوٹھیاں ہونگی سونے اور چاندی سے
انمیں رنگا رنگ کے نگینے ہونگے اور اسکے آگے دس ہزار ایسے غلام ہونگے جو نہ بڑے
ہونگے اور نہ بوڑھے اور کہا جائیگا آگے اوسکے دسترخوان سرخ یاقوت سے
اوسکی لمبائی میل بیچ میل کے ہوگی اور رکھے جاینگے دسترخوان پر ستر ہزار برتن
سونے اور چاندی سے اور ہر برتن میں ستر رنگ کے کھانے ہونگے پس پکڑیگا لقمہ
اپنے ہاتھ سے پس نہیں گذریگا اوسکے دل پر غیر اوسکا یہانتک کہ پھر جائیگا لقمہ
اپنے حال سے اس حال کیطرف جسکی آرزو کرتا ہے اور اسکے آگے لڑکے ہیں
اونکے ہاتھوں میں کوزے ہیں چاندی سے اور برتن ہیں
چاندی سے اور

وَمَعَهُمُ الْخَمْرُ وَالْمَاءُ فَيَأْكُلُ عَلَى قَدْرِ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ
الْاَلْوَانِ كُلِّهَا فَاِذَا شَبِعَ مِنْ لَوْنٍ مِّنَ الطَّعَامِ سَقَوْهُ شَرْبَةً
مِّمَّا يَشْتَهِي مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَيَتَجَشّٰى فَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَيْهِ اَلْفَ بَابٍ مِّنَ الشَّهْوَةِ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَعْرَقَ فَاِذَا
عَرِقَ اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ بَابٍ مِّنَ الشَّهْوَةِ اِلَى الطَّعَامِ
وَالشَّرَابِ وَيَدْخُلُ عَلَيْهِ الطَّيْرُ مِنَ الْاَبْوَابِ كَاَمْثَالِ
النَّجَائِبِ الْعِظَامِ فَيَقُوْمُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ صَفًّا فَيَنْعَتُ كُلُّ
طَيْرٍ نَفْسَهٗ بِصَوْتٍ مُطْرِبٍ لَذِيْذٍ اَلَذُّ مِنْ كُلِّ غِنَاءٍ فِي
الدُّنْيَا يَقُوْلُ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ كُلْنِيْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرْعٰى فِي كَذَا
وَكَذَا فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَاَشْرَبُ مِنْ عَيْنِ كَذَا وَكَذَا فَيَعْلُوْنَ
اِلَيْهِ اَصْوَاتُهُمْ فَيَرْفَعُ بَصَرَهٗ فَيَنْظُرُ اِلٰى اَعْلَاهَا صَوْتًا وَاَجْوَدِهَا
نَعْتًا فَيَشْتَهِيْهَا فَيَعْلَمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَدِ اسْتَقَرَّ فِيْ قَلْبِهٖ
مِنْ حُبِّهٖ فَيَجِيْءُ ذٰلِكَ الطَّيْرُ فَيَقَعُ عَلَى الْمَائِدَةِ بَعْضُهٗ قَدِيْدٌ
وَبَعْضُهٗ شِوَاءٌ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى
مِنَ الْعَسَلِ فَيَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ مِنْهَا وَاكْتَفٰى صَارَ طَيْرًا كَمَا كَانَ
فَيَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ كَانَ دَخَلَ مِنْهُ عَلَى الْاَرَائِكِ وَزَوْجَتُهٗ
مُسْتَقْبِلَتُهٗ يُبْصِرُ وَجْهَهٗ فِيْ وَجْهِهَا مِنَ الصَّفَاءِ وَالْبَيَاضِ
كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يُّجَامِعَهَا نَظَرَ اِلَيْهَا فَيَسْتَحْيِيْ مِنْهَا اَنْ يَّدْعُوَهَا
فَتَعْلَمُ مَا يُرِيْدُ مِنْهَا زَوْجُهَا فَتَدْنُوْ اِلَيْهِ تَقُوْلُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ
اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَانْظُرْ اِلَيَّ فَاِنَّكَ الْيَوْمَ لِيْ وَاَنَا لَكَ فَيُجَامِعُهَا
عَلٰى قُوَّةِ مِائَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَعَلٰى شَهْوَةِ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا
فَلَمَّا اَتَاهَا وَجَدَهَا عَذْرَاءَ لَا يَغْفُلُ عَنْهَا مِقْدَارَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا
فَاِذَا فَرَغَ وَجَدَ رِيْحَ الْمِسْكِ مِنْهَا فَيَزْدَادُ حُبًّا لَهَا وَفِيْهَا لَهٗ
اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَثَمَانُ مِائَةِ زَوْجَةٍ مِّثْلُهَا لِكُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ
خَادِمًا وَّخَادِمًا وَّجَارِيَةً وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ جَارِيَةً اَوْ خَادِمًا
اُخْرِجَتْ اِلَى الدُّنْيَا لَاقْتَتَلَ عَلَيْهَا اَهْلُ الدُّنْيَا كُلُّهُمْ حَتّٰى يَتَفَانَوْا
وَلَوْ اَنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ اَخْرَجَتْ ذَوَائِبَهَا فِي الْاَرْضِ لَاَطْفَاَتْ
نُوْرَ الشَّمْسِ مِنْ نُوْرِهَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَمْ بَيْنَ

اور انکے ساتھ شراب ہے اور پانی پس کھائیگا چالیس آدمی کی مقدار ہر سب
اقسام سے پس جب ایک قسم کے کھانے سے سیر ہوگا تو پلائیں گے اُسکو ایک شربت
اس قسم سے جو چاہتا ہے شربتوں سے پس ڈکار لیگا پس کھولیگا اللہ عزوجل
اوسپر ہزار دروازہ آرزو سے یا پانی پیئے گا یہانتک کہ پسینا گریگا پس جب
پسینا گریگا تو ڈالیگا اللہ پاک اسپر ہزار دروازہ خواہش سے طرف کھانا اور
پینے کی اور اسپر داخل ہونگے پرندے دروازوں سے بڑی بختی اونٹنیوں کی مانند
پس اوسکے سامنے صف باندہ کر کھڑے ہونگے پس صفت کریگا ہر پرندہ
اپنے نفس کی ساتھ آواز خوش لذت والی کے جو دنیا کے ہر سرود سے زیادہ لذت
والا ہے کہیگا اے خدا کے دوست مجھکو کہا تو پس تحقیق میں چرتا رہا ہوں فلانی
فلانی جگہہ میں بہشت کے باغوں میں اور میں پیتا رہا ہوں فلانے فلانے چشمہ سے
پس اچھا کرینگے طرف اسکی آوازیں پس اُٹھائیگا آنکھ اپنی پس دیکھیگا بلند
کیطرف اون سے آوازیں اور اس سے عمدہ تر کی صفت میں پس اوسکی آرزو
کریگا پس جانتا ہے اللہ عزوجل اس چیز کو جو ٹھیری ہوئی ہے اوسکے دل میں محبت سے
پس آویگا وہ جانور پس واقع ہوگا دسترخوان پر پس اسکا خشک گوشت
اور بعض اسکا بھونا ہوا زیادہ تر سفیدی میں برف سے اور بہت میٹھا شہد
سے پس کھائیگا یہانتک کہ جب اسے سیر ہوگا اور بس کریگا تو ہو جائیگا
پرندہ جیسا کہ پہلے تھا پس نکلیگا اس دروازہ سے جس سے کہ داخل ہوا تھا
پس وہ تخت پر ہوگا اور بیوی اسکی روبرو ہوگی اپنے منہ کو اوسکے منہ میں
دیکھیگا بہ سبب صفائی اور سفیدی کے جب اوس سے جماع کرنیکا ارادہ کریگا تو
اسکیطرف دیکھیگا پس شرم کریگا اوس سے کہ بلاوے اوسکو پس معلوم کرلیگی
اس چیز کو جو چاہتا ہے اس سے خاوند اوسکا پس قریب ہو ویگی طرف اوسکی
پس کہیگی میرا ماں باپ تجھپر قربان ہو اُٹھا تو سر اپنا اور دیکھ تو طرف
میری پس تحقیق تو آج کے دن میرے لیئے ہے اور میں تیرے لیئے پس اس سے جماع کریگا
سو مرد کی قوت پر پہلے لوگوں کے مردوں سے اور چالیس مرد کی
شہوت پر پس جب اوسکے پاس آئیگا تو اوسکو کواری پائیگا۔ نہیں غافل
ہوگا اس سے چالیس دن کا مقدار پس جب فارغ ہوگا تو پائیگا اسسے خوشبو
مشک کی پس اوسکو اسکی محبت زیادہ ہو جاویگی اور بہشت میں
اسکی لیئے چار ہزار آٹھ سو اوسکی مانند بیوی ہوگی ہر بیوی کیلیئے ستر خدمتگار اور لونڈی
ہوگی اور حضرت علی ابن ابیطالب سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا کہ اگر

الخادم والمخدوم قال والذى نفسى بيده ان بين الخادم
والمخدوم كالكوكب المظلم الى جنب القمر فى النصف قال
فبينما هو جالس على سريره اذ بعث الله عز وجل اليه
ملكا معه سبعون حلة على لون قد غابت بين اصبعى
الملك ومعه التسليم والرضى فيجئ حتى يقوم على بابه
فيقول لحاجبه استاذن لى على ولى الله فانى رسول رب العلمين
اليه فيقول الحاجب والله ما املك منه المناجاة ولكن ساذكرك
الى من يلينى من الحجبة فلا يزالون يذكرونه الكرة بعضهم
الى بعض حتى ياتيه الخبر بعد سبعين بابا فيقول يا ولى
الله ان رسول رب العزة على الباب فياذن له بالدخول
عليه فيدخل الملك فيقول السلام عليك يا ولى الله
ان رب العزة عز وجل يقرئك السلام وهو عنك راض
فلولا ان الله عز وجل لم يقض عليه الموت لمات من
الفرح فذلك قوله عز وجل ورضوان من الله اكبر
ذلك هو الفوز العظيم وذلك قوله تعالى اذا رايت يعنى
يا محمد ثم رايت نعيما يعنى هنالك النعيم الذى
هو فيه وملكا كبيرا حين لا يدخل عليه رسول رب
العلمين الا باذن ثم قال جل وعلا عاليهم ثياب سندس
خضر واستبرق يعنى الديباج وانما قال عاليهم لان
الذى يلى جسده حريرة بيضاء ثم قال وحلوا
اساور من فضة وفى اية اخرى يحلون فيها من اساور
من ذهب ولؤلؤا فى ثلاث اسورة ثم قال عز وجل
وسقيهم ربهم شرابا طهورا وذلك ان باب الجنة شجرة
ينبع من ساقها عينان فاذا جاز الرجل الصراط الى
العينين يدخل فى عين منهما فيغتسل فيها وريحه اطيب
من المسك طوله سبعون ذراعا فى السماء على طول
ادم عليه السلام فاهل الجنة كلهم رجالهم ونساؤهم
على قدر واحد فى ميلاد عيسى عليه السلام ابن ثلاثة
وثلثين سنة يكبر الصغير حتى يصير ابن ثلث وثلثين

خدمتگار اور صاحب کے درمیان فرمایا حضرت نے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری
جان ہے تحقیق خدمتگار اور صاحب کے درمیان . . . . .
. . . . فرق ہے مانند
ستارے مدہم کی چودھویں رات کی چاند کے سامنے فرمایا پس اسی حالت میں وہ اپنے
تخت پر بیٹھنے والا ہوگا کہ ناگاہ بھیجیگا اللہ عز وجل طرف اوسکی فرشتہ ساتھ اسکے
ستر حلے ہونگے ہر حلہ ایک رنگ پر ہوگا۔ تحقیق چھپ جائیگا فرشتہ کی دو انگلیوں
کے درمیان اور ساتھ اسکے ہے تسلیم اور رضامندی پس اگر اوسکی دروازے
پر کھڑا ہوگا پس اوسکے دربان کو کہیگا کہ مجھکو اجازت دے خدا کے دوست پر پس تحقیق
میں خدائے تعالی پروردگار جہانوں کا اسکی طرف بھیجا ہوا ہوں پس دربان
کہیگا قسم خدا کی میں نہیں ہوں مالک اس سے بات کہنے کا ولکن تیرا ذکر کرونگا
اس دربان سے کہ جو میرے نزدیک ہے دربانوں سے پس ہمیشہ دربان اسکا ذکر کرینگے
بعض انکا طرف بعض کے یہاں تک کہ آویگی اوسکے پاس خبر ستر دروازوں کے بعد
پس کہیگا دربان اے خدا کے دوست تحقیق پروردگار عزت کا بھیجا ہوا دروازہ پر
ہے پس اجازت دیگا اسکو اپنے پر داخل ہونے کی پس داخل ہوگا فرشتہ پس کہیگا سلامتی
کی سلامتی ہے تجھپر اے اللہ کے دوست تحقیق پروردگار عزت کا عز وجل پڑھتا ہے
تجھکو سلام اور وہ تجھ سے راضی ہے پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ تحقیق اللہ عز وجل
نے نہیں مقرر کی اسپر موت تو البتہ وہ مر جاتا بہ سبب خوشی کے پس یہ ہے تفسیر قول اللہ عز وجل
کی اور خدا کی رضامندی سب چیز سے بڑی ہے یہ ہے مراد پہونچنا بڑا۔ اور یہ ہے قول
خدا تعالی کا جب دیکھے تو اے محمد اسجگہ تو دیکھے نعمتیں یعنی اسجگہ وہ نعمتیں جو وہ ان میں
ہے اور ملک بڑا جہان یہ کہ نہ داخل ہوئیگا اسپر پروردگار جہانوں کا بھیجا ہوا مگر ساتھ
اجازت کے پھر فرمایا اللہ جل وعلا نے انکے اوپر کی پوشاک کپڑے ہیں باریک ریشم کے اور استبرق
یعنے گاڑہے اور سوا اسکے نہیں فرمایا اللہ تعالی نے انکے اوپر کی پوشاک اسواسطے کہ تحقیق وہ
جو اسکے جسم سے ملا ہوا ہے ریشم ہے سفید پھر فرمایا اور پہنائے جاوینگے کنگن چاندی سے اور دوسری
آیت میں ہے زیور دئے جاوینگے اسمیں کنگن سونے اور مروارید سے پس وہ
تین کنگن ہونگے پھر فرمایا اللہ عز وجل نے اور پلاویگا انکو رب انکا شراب پاک
یہ ہے کہ تحقیق بہشت کے دروازے پر ایک درخت ہے اسکی جڑ سے نکلتے ہیں دو چشمے پس جب
گذریگا آدمی پلصراط سے ان دو چشموں کیطرف داخل ہوگا ان سے ایک چشمہ میں پس نہائیگا اسمیں
اور اسکی خوشبو بہت اچھی ہے مشک سے اسکی درازی ستر گز ہے بلندی میں آدم علیہ السلام کی درازی پر
پس سارے بہشت والے انکے مرد اور انکی بیبیاں ایک انداز پر ہونگے عیسی علیہ السلام کی عمر پر تینتیس برس
کے بڑا ہو جائیگا چھوٹا یہانتک کہ تینتیس برس کا ہو جاویگا

سنة ويحط الشيخ عن حاله الى ثلث وثلثين
سنة كلهم رجالهم ونساؤهم على قدر واحد في حسن
يوسف بن يعقوب عليه السلام ويشربون من العين
الاخرى فينفى ما في صدورهم من غل فيهم او حسد او
حزن فيطهر الله عز وجل قلبه بذلك الماء فيخرج
وقلبه على قلب ايوب ولسانه على محمد صلى الله عليه
وسلم عربي ثم ينطلقون حتى ياتوا الباب فتقول لهم
الخزنة طبتم فيقولون ادخلوها خالدين يبشرونهم
بالخلود قبل الدخول بانهم لا يخرجون منها ابدا فاول
ما يدخل من باب الجنة ومعه الملكان اللذان كانا معه
في دار الدنيا الكرام الكاتبين فاذا هو بملك معه نجيبة
من ياقوتة خضراء كان زمامها من ياقوتة حمراء وعليها
راحلة مقدمها ومؤخرها در وياقوت وصفحتاها
الذهب والفضة ومعه سبعون حلة فيلبسها ويضع
على راسه التاج ومعه عشرة آلاف غلام كاللؤلؤ
المكنون فيقول يا ولي الله اركب فان هذا لك ولك
مثلها فيركبها ولها جناحان خطوها منتهى البصر
فيصير على نجيبة وبين يديه عشرة آلاف غلام
ومعه الملكان اللذان كانا معه في دار الدنيا حتى
ياتي الى قصوره فينزلها ثم قال عز وجل ان هذا
الذي وصفت لكم في هذه السورة كان لكم جزاء
لاعمالكم من حسن الثواب وكان سعيكم اي عملكم
مشكورا يعني شكر الله عز وجل عملكم فاثابكم
الجنة **باب** في ذكر فضائل الشهور والايام المباركة

مجلس في فضائل شهر رجب قال الله عز وجل
ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب
الله يوم خلق السموات والارض منها اربعة حرم سبب
نزول هذه الاية ان المؤمنين ساروا من المدينة
الى اهل مكة قبل ان يفتح على رسول الله صلى الله

اور اُتر جائیگا بوڑھاپا اپنے حال سے تینتیس برس تک سب اُنکے مرد اور عورت ایک
انداز پر ہونگے یوسف بن یعقوبؑ کی خوبصورتی میں اور پئیگا دوسرے چشمے سے پس دور
کریگا اُس چیز کو جو اُسکے سینہ میں ہے کہوٹ یا غم یا دوسرے کی نعمت کا زوال طلب
کرنا یا رنج مصیبت پر پس پاک کریگا اللہ عزوجل اسکے دل کو ساتھ اس پانی کے پس نکلیگا
اور دل اُسکا ایوب علیہ السلام کے دل پر ہوگا اور زبان اُسکی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
پر عربی پھر چلینگے یہانتک کہ آئینگے دروازہ پر پس کہینگے انکو بہشت کے دربان خوشحال
ہو تم پس کہینگے وہ پس دربان کہینگے اسمیں داخل ہو جاؤ ہمیشہ کیلیے خوشخبری
دینگے ان کو ہمیشگی کی پہلے داخل ہونیکے ساتھ اس بات کے کہ تحقیق وہ نہ نکلینگے اس سے
کبھی پس پہلا اسوقت کہ داخل ہوگا بہشت کے دروازہ سے اور اُسکے ساتھ دو فرشتے ہونگے
جو دنیا میں اُسکے ساتھ رہتے تھے بزرگ دو لکھنے والے پس ناگاہ حاضر ہوگا ساتھ ایک
فرشتے کے کہ اسکے پاس ایک چارپایہ ہوگا سبز یاقوت سے گویا کہ باگ اوسکی سرخ
یاقوت سے ہے اور اُسپر پالان ہوگا کہ آگا اور پیچھے اُسکے مروارید اور یاقوت سے ہو
اور اسکے دو پہلو سونے اور چاندی کی ہوگی اور اسکے ساتھ ستر حلے ہونگے پس انکو
پہنے گا اور اپنے سر پر تاج رکھیگا اور ساتھ اسکے دس ہزار غلام ہونگے مانند موتی
چھپے ہوئے کی پس کہیگا اے خدا کے دوست سوار ہو تو پس تحقیق یہ تیری لیے ہے اور
تیرے واسطے اس جیسا اور ہے پس اُسپر سوار ہوگا اور واسطے اُسکے دو بازو ہونگے قدم اسکا
جگہہ پہونچنے نظر کی پس چلیگا چارپایہ پر اور اسکے آگے دس ہزار غلام ہونگے اور ساتھ
اُسکے وہ دو فرشتے ہونگے جو تھے ساتھ اُسکے دنیا کے گھر میں یہانتک کہ آئیگا
اپنے محلوں کیطرف پس اُنمیں اُتریگا پھر فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق یہ چیز جو بیشک
تمہارے لیے بیان کی ہے اسصورت میں تمہارے لیے بیان کی ہے اس سورت میں تمہارے لیے
بہتر تمہارے عملوں سے اچھے ثواب سے اور ہے کوشش تمہاری یعنی عمل تمہارا قدر کیا گیا
یعنے قدر کی اللہ عزوجل نے تمہارے عملوں کی پس ثواب دیا تمکو بہشت باب مہینوں
اور مبارک دنوں کی فضیلتیں ذکر کرنے میں. مجلس ماہ رجب کے فضائل
میں فرمایا اللہ عزوجل نے تحقیق گنتی مہینوں کی نزدیک خدا کے بارہ مہینے ہیں خدا کی کتاب
میں جسدن کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو انمیں سے چار مہینے حرام کے ہیں سبب نازل ہونے
اس آیت کا یہ ہے کہ تحقیق مومن چلے تھے مدینہ سے مکہ والوں کی
طرف پہلے اسکے فتح کئے جانے کے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا نَخَافُ اَنْ يُقَاتِلَنَا كُفَّارُ مَكَّةَ فِي
شَهْرِ الْحَرَامِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِي فِي اللَّوْحِ
الْمَحْفُوْظِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ
حُرُمٌ يَعْنِي رَجَبًا وَذَا الْقَعْدَةِ وَذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَاحِدٌ
فَرْدٌ وَهُوَ رَجَبٌ وَثَلَاثَةٌ سَرْدٌ مُتَتَابِعَةٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ يَعْنِي الْحِسَابَ الْقَيِّمَ الْمُسْتَقِيْمَ فَلَا تَظْلِمُوْا
فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ يَعْنِي فِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ خَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِالنَّهْيِ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةَ الْاَشْهُرَ لِيُبَيِّنَ لَنَا تَمْيِيْزَهَا لِعِظَمِ
حُرْمَتِهَا وَتَاكِيْدِ اَمْرِهَا بِالنَّهْيِ عَنِ الظُّلْمِ فِيْهَا عَلٰى غَيْرِهَا
مِنَ الشُّهُوْرِ وَاِنْ كَانَ الظُّلْمُ مَنْهِيًّا عَنْهُ فِي سَائِرِ
الشُّهُوْرِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى
الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَمَرَ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى
الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ الْعَصْرُ وَاِنْ كَانَ الْاَمْرُ شَامِلًا
فِي الْمُحَافَظَةِ لِجَمِيْعِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا اَفْرَدَ الْوُسْطٰى بِالصَّلٰوةِ
بِالذِّكْرِ لِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاِخْتِصَاصِ وَالتَّمْيِيْزِ فِي الْحُرْمَةِ
وَالتَّاكِيْدِ يَعْنِي بِالظُّلْمِ لَا تَقْتُلُوْا فِيْهِنَّ اَحَدًا مِنْ مُشْرِكِي
الْعَرَبِ اِلَّا اَنْ يَبْدَؤُكُمْ بِالْقِتَالِ وَقَالَ اَبُوْ يَزِيْدَ الظُّلْمُ
هُوَ التَّرْكُ لِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْعَمَلُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ غَيْرُهُ هُوَ وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ
مَوْضِعِهِ وَهُوَ رَاجِعٌ اِلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى وَقَاتِلُوا
الْمُشْرِكِيْنَ يَعْنِي كُفَّارَ مَكَّةَ كَافَّةً جَمِيْعًا كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ
كَافَّةً يَعْنِي اِنْ قَاتَلُوْكُمْ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقَاتِلُوْهُمْ
جَمِيْعًا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ فِي النَّصْرِ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَاخْتَلَفَ
اَهْلُ التَّفْسِيْرِ فِي الدِّيْنِ الْقَيِّمِ فَقَالَ مُقَاتِلٌ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ هُوَ الدِّيْنُ الْحَقُّ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ هُوَ الدِّيْنُ
الصَّادِقُ وَهُوَ دِيْنُ الْاِسْلَامِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ
هُوَ الدِّيْنُ الْحَنِيْفِيَّةُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
هُوَ الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ الْمُسْلِمِيْنَ فَصْلٌ وَرَجَبٌ

پیس کہا انہوں نے کہ تحقیق ہم ڈرتے ہیں کہ کافر ہمسے لڑیں حرام کے مہینے میں پس اتاری
خدائے تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت تحقیق گنتی مہینوں کی خدا کے نزدیک بارہ مہینے
ہیں خدا کی کتاب میں یعنے لوح محفوظ میں جسدن پیدا کیا خدا نے آسمانوں اور
زمین کو ان سے چار مہینے حرام ہیں یعنی رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم
ایک ہے اکیلا اور وہ رجب ہے اور تین ملے ہوئے ہیں لگاتار یہ ہے دین پکا یعنی
حساب درست سیدھا پس نہ ظلم کرو انمیں اپنی جانوں پر یعنے حرام کے مہینوں میں
خاص کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ نہی کے ان چار مہینوں کو تاکہ بیان کرے ہمارے لیئے
انکی جدائی واسطے بزرگی انکی حرمت کے اور تاکید کرنے اسکے امر کے ساتھ نہی
کے ان میں ظلم کرنے سے انکے غیر پر مہینوں سے اور اگرچہ ہے ظلم منع کیا گیا سب مہینوں میں
جیساکہ فرمایا اللہ عزوجل نے نگہبانی کرو نمازوں اور بیچ والی نماز پر خدا تعالیٰ نے
ہمکو حکم کیا بیچ والی نماز پر محافظت کرنیکا اور وہ عصر کی نماز ہے اور اگرچہ ہے الحکم
شامل ہونیوالا نگاہ رکھنی میں واسطے تمام نمازوں کے اور سوائے اسکے نہیں جدا کیا
بیچ والی نماز کو ساتھ ذکر کے واسطے اس چیز کو جو ہمنے ذکر کے خاص کرنے اور جدا کرنے
سے حرمت اور تاکید میں یعنے ساتھ ظلم کے کہ نہ مار ڈالو ان میں کسیکو عرب کے
مشرکوں سے مگر یہ کہ ابتدا کریں تمسے ساتھ لڑائی کے اور کہا ابو یزید نے ظلم چھوڑ دینا ہے
اللہ تعالیٰ کی بندگی کا اور کرنا خدا تعالیٰ اللہ عزوجل کی بیفرمانیوں کا اور کہا
اسکے غیر نے وہ رکھنا ہے چیز کا اسکے غیر موضع میں اور وہ اسی معنے کیطرف پھرنے
کرنیوالا ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور لڑائی کرو مشرکین سے یعنی مکہ کو سب کافروں
سے جیساکہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں یعنی اگر تمسے لڑیں حرام کے مہینہ میں تو تم ان
سب سے لڑو اور جان لو کہ تحقیق خدا تعالیٰ مدد کرنیمیں پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور
اختلاف کیا ہے تفسیر والوں نے دین قیم کی تفسیر میں پس کہا مقاتل نے دین قیم
وہ ہے جو درست ہے اور کہا دوسروں نے اور وہ دین سچا ہے اور
وہ دین اسلام کا ہے اور کہا دوسروں نے اور وہ دین ہے
جو دور ہووے کجی سے اور کہا دوسروں نے کہ دین قیم وہ
ہے جو حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے مسلمانوں
کو فصل ۔ اور رجب

وَهُوَ اسْمٌ مِنَ الْاَسْمَاءِ الْمُشْتَقَّةِ وَاشْتِقَاقُهُ مِنَ التَّرْجِيْبِ
وَالتَّرْجِيْبُ هُوَ التَّعْظِيْمُ عِنْدَ الْعَرَبِ يُقَالُ رَجَّبْتُ هٰذَا الشَّهْرَ
اِذَا عَظَّمْتَهُ وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُ الْحُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ
الْجَمُوْحِ يَوْمَ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَلَفَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فِيْ
اَمِيْرٍ يَنْصِبُوْنَهُ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنْكُمْ اَمِيْرٌ كَمَا مِنَّا اَمِيْرٌ
فَغَضِبَ الْحُبَابُ فَسَلَّ سَيْفَهُ وَقَالَ اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَ
عُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ اَيْ اَنَا الْعَظِيْمُ فِيْ قَوْمِيْ الْمُطَاعُ فِيْهِمْ
وَالْعُذَيْقُ تَصْغِيْرُ عَذْقٍ وَهُوَ النَّخْلَةُ الْكَرِيْمَةُ عَلٰى اَهْلِهَا
كَانُوْا يَعْمِدُوْنَهَا اِذَا مَالَتْ لِئَلَّا تَسْقُطَ وَالرُّجْبَةُ الْبِنَاءُ
الَّذِيْ يَكُوْنُ حَوْلَ النَّخْلَةِ وَقَوْلُهُ جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ جُذَيْلٌ
تَصْغِيْرُ جِذْلٍ وَهُوَ الْجِذْعُ وَالنَّخْلَةُ الَّتِيْ تَحْتَكُّ بِهَا الْاِبِلُ
الْجَرْبَاءُ وَقِيْلَ الْجِذْلُ عُوْدٌ يُنْصَبُ فِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ
تَحْتَكُّ بِهِ الْفِصَالُ وَقَالَ اَبُوْ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زِيَادٍ الْفَرَّاءِ
اِنَّمَا سُمِّيَ رَجَبَ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يُرَجِّبُوْنَ الْاَعْذَاقَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ
عَلَى النَّخْلِ وَيَشُدُّوْنَهَا بِالْخُوْصِ اِلَى السَّعَفِ لِئَلَّا تَنْفُضَهَا
الرِّيَاحُ يُقَالُ مِنْهُ رَجَّبْتُ النَّخْلَةَ تَرْجِيْبًا اِذَا فَعَلْتَ بِهَا
ذٰلِكَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ التَّرْجِيْبُ اَنْ يُوْضَعَ الشَّوْكُ
عَلَى الْاَعْذَاقِ حِفْظًا لَهَا مِنْ تَنَاوُلِ اَيْدِي الْمُسْتَطْعِمِيْنَ
وَالتَّحَرُّزِ مِنْ تَنَاثُرِ الثَّمَرِ عَلَى الْاَرْضِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ
التَّرْجِيْبُ اَنْ تُدْعَمَ النَّخْلَةُ اِذَا مَالَتْ بِدِعَامَةٍ لِئَلَّا
تَسْقُطَ وَتَجِزَّ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ هُوَ مَاْخُوْذٌ مِنْ قَوْلِ
الْعَرَبِ رَجِبْتُ الشَّيْءَ اَيْ رَهِبْتُهُ رَهْبَةً وَقَالَ اٰخَرُوْنَ
التَّرْجِيْبُ التَّاَهُّبُ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيُرَجَّبُ فِيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ لِشَعْبَانَ وَقَالَ
وَقَالَ اٰخَرُوْنَ التَّرْجِيْبُ تَكْرَارُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَعْظِيْمِهِ
لِاَنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُرَجِّبُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ فِيْهِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ
وَالتَّقْدِيْسِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُقَالُ شَهْرٌ رَجِمٌ بِالْمِيْمِ
اَيْضًا فَيَكُوْنُ مَعْنَاهُ تُرْجَمُ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ حَتّٰى

اور وہ اسم ہے اسماء مشتقہ سے اور اشتقاق اسکا ترجیب سے ہے اور
اور ترجیب ساتھ معنے تعظیم کرنے کے ہے نزدیک عرب کے کہا جاتا ہے رجبت
ہذا الشہر جب اُسکی تعظیم کرے تو اور اسی سے ہے قول حباب بن منذر بن
جموع کا جسدن جمع ہوئے اصحاب بنی ساعدہ کی بیٹھک میں جبدن فوت
کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اختلاف کیا مہاجروں نے اور انصاروں
نے امیر میں جو قائم کریں پس کہا انصار نے ایک امیر ہمارے سے اور
ایک امیر تمہارے سے جیسے قصہ مشہور ہے پس غصے ہوا حباب پس ننگا کیا اُسنے تلوار اپنی
کو اور کہا کہ میں قبیلہ کی وہ لکڑی ہوں جسکو ساتھ کھجلایا جاتا ہے اور میں قبیلہ
کی کھجور ہوں بڑی جو کھڑی کی جاتی ہے یعنی میں بڑا ہوں اپنی قوم میں فرمانبرداری
کیا گیا انمیں اور عذیق تصغیر ہے عذق کی اور وہ کھجور ہے بزرگ اپنے اہل پر
ستون کے ساتھ سیدھا کرتے تھے اسکو جب ٹیڑھی ہوتی تھی تاکہ نہ گرے اور رجبہ وہ
بنا ہے جو ہووے کھجور کے گرد اور قول اُسکا جذیلہا المحکک لفظ جذیل کا تصغیر
ہے جذل کی اور کہا گیا ہے کہ جذل وہ لکڑی ہے جو کھڑی کیجاتی ہے اونٹوں
کی نشستگاہ میں کھجلاتے ہیں ساتھ اسکے اونٹوں کے بچے اور کہا ہے ابو زید نے
جو روایت کرتا ہے یحییٰ بن زیاد فراء سے سوا اسکے نہیں نام رکھا گیا ہے رجب
اسواسطے کہ تحقیق وہ کھجوروں کے گرد اس مہینہ میں بنا بناتے تھے اور اونکو
باندھتے تھے ساتھ شاخوں کے پتوں تک تاکہ نہ توڑیں انکو ہوائیں کہا جاتا ہے
اسی قبیلہ سے ہے رجبا النخلۃ ترجیبا جب کرے تو ساتھ اُسکے یہ اور کہا
ہے دوسروں نے ترجیب یہ ہے کہ رکھے جاویں کانٹے کھجوروں پر انکی نگہبانی
کے واسطے کھانے والوں کے ہاتھ پہونچنے سے اور نگاہ رکھنے کے واسطے
زمین پر میوہ گرنے سے اور کہا ہے دوسروں نے ترجیب یہ ہے کہ ستون دیوے
تو کھجور کو جب ٹیڑھی ہووے نہ گر پڑے اور دوسروں نے کہا وہ ماخوذ
ہے عرب کے قول سے جو رجبت الشئے ہے یعنے ڈرایا میں نے اُسکو ڈرانا
اور دوسروں نے کہا ترجیب آمادہ اور تیار ہونا ہے واسطے قول جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق البتہ تیار کیجاتی ہے اسمیں بھلائی بہت واسطے شعبان
کے اور کہا دوسروں نے ترجیب تکرار ذکر خدا تعالیٰ کا اور تعظیم اُسکی اسواسطے کہ تحقیق
فرشتے تکرار کرتے ہیں اپنی آوازوں کو اسمیں ساتھ تسبیح اور تحمید اور تقدیس کے
واسطے اللہ عز وجل کے اور کہا جاتا ہے مہینہ رجم کا ساتھ میم کے بھی پس ہوگا معنے
اُسکے راندے جاتے ہیں اسمیں شیطان تاکہ

لا يُؤْذُوا فِيهِ الْمُؤْمِنِينَ فَرَجَبٌ ثَلَاثَةُ أَحْرُفٍ رَاءٌ وَجِيمٌ وَبَاءٌ فَالرَّاءُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْجِيمُ جُودُ اللّٰهِ تَعَالَى وَالْبَاءُ بِرُّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْ أَوَّلِ هٰذَا الشَّهْرِ إِلَى آخِرِهِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلٰثُ عَطَايَا لِلْعِبَادِ رَحْمَةُ اللّٰهِ بِلَا عَذَابٍ وَجُودٌ بِلَا بُخْلٍ وَبِرٌّ بِلَا جَفَاءٍ **فَصْلٌ** وَلِرَجَبٍ أَسْمَاءٌ أُخَرُ مِنْهَا أَنَّهُ سُمِّيَ رَجَبَ وَمُنْصِلَ الْأَسِنَّةِ وَشَهْرَ اللّٰهِ الْأَصَبَّ وَالشَّهْرَ الْمُطَهِّرَ وَالشَّهْرَ السَّابِقَ وَالشَّهْرَ الْفَرْدَ وَأَمَّا قَوْلُهُمْ رَجَبُ مُضَرَ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي بَعْضِ خُطَبِهِ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَوَاحِدٌ فَرْدٌ وَهُوَ رَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ وَإِنَّمَا عَرَّفَ مَوْضِعَهُ بِقَوْلِهِ بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ إِبْطَالًا لِلنَّسِيءِ الَّذِي كَانَتِ الْعَرَبُ تَفْعَلُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَذٰلِكَ أَنَّ الْعَرَبَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَتْ إِذَا أَرَادَتِ الصَّدَرَ مِنْ مِنًى قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُقَالُ لَهُ نُعَيْمُ ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَكَانَ رَئِيسَ الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَنَا الَّذِي أُجَابُ وَلَا أُعَابُ وَلَا يُرَدُّ لِي قَضَاءٌ فَيَقُولُونَ لَهُ صَدَقْتَ أَنْسِئْنَا شَهْرًا يُرِيدُونَ أَخِّرْ عَنَّا حُرْمَةَ الْمُحَرَّمِ وَاجْعَلْهَا فِي صَفَرٍ وَأَحِلَّ لَنَا الْمُحَرَّمَ وَإِنَّمَا دَعَا هُمْ إِلَى ذٰلِكَ لِئَلَّا تَتَوَالَى عَلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ لَا يُغِيرُونَ فِيهَا وَقَدْ كَانَ مَعَاشُهُمْ مِنَ الْإِغَارَةِ فَيَفْعَلُ ذٰلِكَ ذٰلِكَ عَامًا ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى تَحْرِيمِ الْمُحَرَّمِ وَإِبَاحَةِ صَفَرٍ فَذٰلِكَ الْإِنْسَاءُ وَمِنْهُ قِيلَ نَسَأَ اللّٰهُ فِي أَجَلِهِ وَأَنْسَأَ اللّٰهُ أَجَلَهُ فَوَصَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نہ ایذا دویں مومنوں کو پس رجب کے تین حرف ہیں راء اور جیم اور باء پس راء رحمت ہے خدا عزوجل کی اور جیم بخشش ہے اللہ تعالی کی اور باء کے معنے ہیں بھلائی اللہ عزوجل کی پس اسکے مہینے کے ابتدا سے اسکی اخیر تک اللہ عزوجل کی تین بخششیں ہیں واسطے بندوں کے۔ رحمۃ اللہ کی سوا عذاب کے اور بخشش سوا بخل اور نیکی سوا جفا کے فصل اور رجب کے اور کئی نام ہیں بعض انہیں سے یہ کہ تحقیق وہ نام رکھا گیا ہے رجب منصل الاسنہ اور شہر اللہ الاصم اور شہر اللہ الاصب اور شہر مطہر اور شہر سابق اور شہر فرد اور لیکن قول انکا رجب مضر کا پس تحقیق روایت کیگئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپ نے فرمایا بعض خطبوں اپنے میں تحقیق زمانہ پھرا ہے اپنی روش کی مانند جس دن کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کا ہے اُن سے چار مہینے حرام ہیں تین پے در پے ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور ایک اکیلا ہے اور وہ رجب مضر کا ہے جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے اور سوا اسکے نہیں کہ معلوم کرائی اسکی جگہہ ساتھ اپنے قول کے درمیان جمادی اور شعبان کے واسطے باطل کرنے نسئی کے جسکو عرب کے لوگ کرتے تھے جاہلیت میں اور وہ قول خدائے عزوجل کا ظاہر ہے تقدیم تاخیر کرنا مہینوں کا مگر زیادتی کفر میں گمراہ کئے جاتے ہیں اسکے ساتھ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور یہ اسواسطے کہ تحقیق عرب جاہلیت میں جب منی سے لوٹنے کا ارادہ کرتے تھے تو کھڑا ہوتا تھا ایک مرد بنی کنانہ سے جو کہا جاتا تھا اسکو نعیم بن ثعلبہ اور قوم کا سردار تھا پس کہتا تھا میں وہ شخص ہوں کہ قبول کیا جاتا ہوں اور نہیں عیب لگایا جاتا اور نہیں پھیرا جاتا میرا حکم پس اسکو کہتے تھے تو نے سچ کہا مؤخر کر دے ہمارے لیے ایک مہینہ مراد رکھتے تھے مؤخر کر دے ہمارے سے حرمت محرم کی اور کر دے تو اسکو صفر میں اور حلال کر دے ہمارے لیے محرم کو اور نہیں بلاتا انکو طرف اسکے مگر اسواسطے کہ نہ پے در پے آجاویں انپر تین مہینے جو نہ مار دھاڑ کریں انمیں اور تحقیق تھی معاش انکی مار دھاڑ کرنے سے پس کرتا تھا اسکو ایک برس پھر پھرتا تھا طرف حرام کرنے محرم اور مباح کرنے صفر کے پس یہ ہے تقدیم تاخیر کرنا مہینوں کا اور اسی سے ہے جو کہا گیا ہے تاخیر کی اللہ نے اسکی اجل میں اور مؤخر کیا اللہ نے اسکی اجل کو پس وصف کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ رَجَبًا بِصِفَتَيْنِ وَقَيَّدَهُ بِنَعْتَيْنِ اَحَدُهُمَا قَوْلُهُ رَجَبُ
مُضَرَ لِاَنَّ مُضَرَ كَانَ يُبَالِغُ فِي تَعْظِيمِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَحْرِيمِهِ
الثَّانِي اَنَّهُ قَيَّدَهُ بِقَوْلِهِ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ خَوْفًا مِنَ
التَّقْدِيمِ وَالتَّاخِيرِ كَمَا جَرٰى فِي تَحْرِيمِ الْمُحَرَّمِ اِلَى صَفَرٍ
فَخَصَّ الشَّهْرَ وَقَيَّدَهُ وَاَبَّدَ تَحْرِيمَهُ وَاَكَّدَهُ وَقِيلَ اِنَّمَا
سُمِّيَ رَجَبَ مُضَرَ لِاَنَّ بَعْضَ الْكُفَّارِ دَعَا عَلٰى قَبِيلَةٍ مِنَ
الْقَبَائِلِ فِيهِ فَاَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيلَ اِنَّ الدُّعَاءَ
فِيهِ مُسْتَجَابٌ عَلَى الظَّلَمَةِ وَكُلِّ جَائِرٍ وَلِهٰذَا كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ
يُؤَخِّرُونَ دَعَوَاتِهِمْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهُمْ فَيَدْعُونَ عَلَيْهِ
فِي رَجَبٍ فَلَا يُرَدُّ خَائِبًا وَاَمَّا مُنْصِلُ الْاَسِنَّةِ فَلِاَنَّهُمْ
كَانُوا يَنْزِعُونَ الْاَسِنَّةَ فِيهِ عَنِ الرِّمَاحِ يُغْمِدُونَ
سُيُوفَهُمْ وَسِهَامَهُمْ تَهَيُّئًا لَهُ وَتَعْظِيمًا فَسُمِّيَ بِذٰلِكَ
مُنْصِلَ الْاَسِنَّةِ وَيُقَالُ فَصَلْتُ السَّهْمَ اِذَا جَعَلْتُ لَهُ
فَصْلًا وَاَنْصَلْتُهُ اِذَا نَزَعْتُ عَنْهُ نَصْلَهُ وَاَمَّا شَهْرُ
اللّٰهِ الْاَصَمُّ فَلِمَا رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رض
اَنَّهُ لَمَّا اسْتَهَلَّ رَجَبُ رَقِيَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَخَطَبَ
ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ هٰذَا شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ وَهُوَ شَهْرُ زَكَاتِكُمْ
فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ ثُمَّ لِيُزَكِّ مَا بَقِيَ
قَالَ ابْنُ الْاَنْبَارِيِّ اَمَّا قَوْلُهُ الْاَصَمُّ فَاِنَّمَا سُمِّيَ بِذٰلِكَ
لِاَنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَظَلُّ تُحَارِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاِذَا
اَهَلَّ رَجَبٌ وَضَعُوا السِّلَاحَ وَنَزَعُوا الْاَسِنَّةَ فَلَا
تُسْمَعُ فِيهِ قَعْقَعَةُ السِّلَاحِ وَلَا صَلْصَلَةُ الرِّمَاحِ وَكَانَ
الرَّجُلُ اِذَا رَكِبَ فِي طَلَبِ قَاتِلِ اَبِيهِ فَاِذَا رَآهُ فِي رَجَبٍ
لَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ كَاَنَّهُ لَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ لَهُ خَبَرًا فَسُمِّيَ
اَصَمَّ لِذٰلِكَ وَقِيلَ سُمِّيَ اَصَمَّ لِاَنَّهُ لَمْ يُسْمَعْ فِيهِ غَضَبُ
اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى قَوْمٍ قَطُّ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَذَّبَ الْاُمَمَ
الْمَاضِيَةَ فِي سَائِرِ الشُّهُورِ وَلَمْ يُعَذِّبْ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ
فِي هٰذَا الشَّهْرِ وَفِي هٰذَا الشَّهْرِ حَمَلَ اللّٰهُ نُوحًا فِي السَّفِينَةِ
فَجَرَتْ بِهِ وَمَنْ مَعَهُ فِي السَّفِينَةِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ قَالَ اِنَّهُمْ

رجب کو ساتھ دو صفتوں کے اور مقید کیا اسکو ساتھ دو نعت کے ایک اُن دونوں
کا قول حضرتؐ کا رجب مضر کا اسواسطے کہ مضر مبالغہ کرتے تھے اوسکی تعظیم اور بزرگی
اور تحریم میں دوسرا یہ کہ تحقیق آپنے مقید کیا اسکو ساتھ قول اپنے درمیان جمادی کے
اور شعبان کے واسطے ڈرنے کے آگے اور پیچھے کرنے سے جسطرح کہ جاری ہوا
محرم کو حرام کرنے میں صفر تک پس خاص کیا مہینے کو اور مقید کیا اُسکو اور
ہمیشہ کیلئے کیا اُسکی تحریم کو اور محکم کیا اور کہا گیا ہے سوا اسکے نہیں نام رکھا گیا
ہے رجب مضر کا اسواسطے کہ تحقیق بعض کفار نے بد دعا کی تھی ایک قبیلہ پر
قبیلوں سے اسمیں پس ہلاک کیا انکو اللہ عزوجل نے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق بد دعا
اسمیں قبول کیجاتی ہے ظالموں اور جور کرنیوالوں پر اور اسیواسطے جاہلیت کے
زمانہ میں موخر کرتے تھے اپنی بد دعاؤں کو اُنپر جنہوں نے انکو ستایا پس اُنپر بد دعا
کرتے تھے رجب میں پس نہیں پھرتا تھا بد دعا کرنیوالا نا امید اور لیکن منصل الاسنہ
پس اسواسطے کہ تحقیق نکالتے تھے پھلوں کو نیزوں سے اور کر لیتے تھے اپنی تلوارو
اور تیروں کو غلافوں میں اُسکے لیئے تیار ہونے اور تعظیم کرنے کے پس نام رکھا گیا
اُسکے منصل الاسنہ یعنے کھینچنے والا نیزوں کا اور کہا جاتا ہے کھینچا تو نے تیر کو جب
کرے تو اُسکے لیئے نصل اور کہتے ہیں انصلتہ جب نکالے تو اُس سے اُسکے پھل کو اور لیکن
شہر اللہ الاصم پس بسبب اسکے جو روایت کیا گیا ہے عثمان بن عفانؓ سے کہ تحقیق
حضرت عثمانؓ جب رجب کا چاند طلوع ہوتا تو منبر پر چڑھے جمعہ کے دن اور خطبہ پڑھتے
پھر کہتے کہ خبردار تحقیق یہ مہینہ ہے خدا کا بہرا اور یہ مہینہ ہے تمہاری زکوٰۃ
دینے کا پس وہ شخص کہ ہووے اُسپر قرض پس چاہیئے کہ ادا کرے قرض اپنا پھر
چاہیئے کہ زکوٰۃ دیوے اُسکی جو باقی بچے کہا ہے ابن الانباری نے لیکن قول اسکا اصم
ہے پس نہیں نام رکھا گیا ساتھ اسکے مگر اسواسطے کہ تحقیق عرب ہمیشہ لڑائی کرتے
تھے بعض اُنکا بعض سے پس جب طلوع کرتا رجب تو رکھ دیتے ہتھیار اور اتار
لیتے تھے پھل پس نہیں سنا جاتا تھا اسمیں آواز ہتھیار کا اور نہ چمکنا نیزوں
کا اور مرد جب سوار ہوتا اپنے باپ کے قاتل کی تلاش میں پس جب دیکھتا رجب
میں تو اُسکے درپے نہ ہوتا گویا کہ نہیں دیکھا اوسکو اور نہیں سنی اسکی خبر پس اسلیئے
نام رکھا گیا بہرا اور کہا گیا ہے کہ نام رکھا گیا بہرا اسواسطے کہ تحقیق نہیں سنا
گیا اسمیں خدا پاک کا غصہ کسی قوم پر کبھی اسلیئے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے عذاب
کیا ہے گذری ہوئی امتوں کو سب مہینوں میں اور نہیں عذاب کیا کسی امت کو
امتوں سے اس مہینہ میں اور اس مہینہ میں سوار کیا اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کو کشتی میں پس جاری

النخعي إن رجب شهر الله تعالى فيه حمل الله نوحا
في السفينة فصام نوح وأمر بصومه من كان معه
فأمنه الله تعالى ومن كان معه من الطوفان وطهر الله
الأرض من الشرك والعدوان ورفع ذلك غيره إلى
النبي صلى الله عليه وسلم وهو ما أخبرنا به هبة الله
بإسناده عن أبي حازم عن سهل بن سعد عن النبي
صلى الله عليه وسلم أنه قال ألا إن رجب من الأشهر
الحرم وفيه حمل الله نوحا في السفينة فصامه نوح في
السفينة وأمر من كان معه بصيامه فأنجاهم الله
تعالى وأمنهم من الغرق وطهر الله الأرض من الكفر
والطغيان بالطوفان وقيل إنه سمي أصم من جفائك
وذلتك وسميع بفضلك يا مؤمن وشرفك فجعله الله
تعالى أصم من جفائك وذلتك لئلا يشهد عليك بها
يوم القيامة بل يكون شهيدا لك لما سمع من فضلك
وإحسان العمل فيه وأما الأصب فمعناه أنه تصب
الرحمة فيه صبا على العباد ويعطيهم الله تعالى من
الكرامات والمثوبات ما لا عين رأت ولا أذن سمعت
ولا خطر على قلب بشر من ذلك ما أخبرنا الشيخ
الإمام هبة الله بن المبارك السقطي رحمه الله بإسناده
عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن أبي سعيد الخدري
رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن عدة
الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم
خلق السموات والأرض منها أربعة حرم فرجب
يقال شهر الله الأصم وثلاث أخر متواليات يعني ذا القعدة
وذا الحجة والمحرم ألا إن رجبا شهر الله وشعبان شهري
ورمضان شهر أمتي فمن صام من رجب يوما إيمانا واحتسابا
استوجب رضوان الله الأكبر وأسكن الفردوس الأعلى
ومن صام منه يومين فله من الأجر ضعفان ووزن
كل ضعف مثل جبال الدنيا ومن صام من رجب ثلثة أيام

تحقیق رجب خدا تعالی کا مہینہ ہے اسمیں سوار کیا اللہ تعالی نے نوح کو کشتی میں پس روزہ رکھا
اسمیں نوح نے اور روزیکا حکم کیا انکو جو انکے ساتھ تھے پس نجات دی اسکو اللہ تعالی نے
اور انکو جو انکے ساتھ تھے طوفان سے اور پاک کیا اللہ نے زمین کو شرک اور ظلم سے پہونچایا اسکو
کے غیر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک اور وہ حدیث ہے جو خبر کی ہمکو ہبۃ اللہ نے اپنے
اسنا سے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا
خبردار تحقیق رجب حرام کے مہینوں سے ہے اور اسمیں سوار کیا اللہ پاک نے نوح ؑ کو کشتی پر
پس روزہ رکھا اسکا نوح ؑ نے کشتی میں اور حکم کیا ان لوگوں کو جو انکے ساتھ تھے
روزہ کا پس نجات دی انکو اللہ پاک نے اور انکو امن دیا ڈوبنے سے اور پاک کیا
خدا تعالی نے زمین کو کفر اور بیفرمانی سے ساتھ طوفان کے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق وہ
نام رکھا گیا ہے بہرا اسواسطے کہ تحقیق یہ مہینہ بہرا ہے تیری جفا اور خواری سے اور
سننے والا ہے ساتھ بزرگی تیری کے اے مومن اور کیا اسکو خدا تعالی نے بہرا تیری جفا
اور خواری سے تاکہ نہ گواہی دیوے تجھپر ساتھ اسکے قیامت کے دن بلکہ ہووے گواہ واسطے
تیرے اسکا جو سنا اوسنے تیری فضل اور حسن عمل سے بیچ اسکے اور لیکن اصب پس
معنے اسکے یہہ ہیں کہ تحقیق یہہ مہینہ گرتی ہے رحمت اسمیں بندوں پر اور دیتا
ہے انکو اللہ تعالی بزرگیوں اور ثوابوں سے وہ چیز کہ نہیں دیکھی آنکھوں نے
اور نہیں سُنی کانوں نے اور نہیں گذری آدمی کے دلپر اس سے از انجملہ وہ حدیث
ہے کہ خبر دی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی رحمۃ اللہ نے ساتھ اسناد اپنے
کے اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ ابی سعید خدری سے
وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپنے فرمایا تحقیق مہینوں کی گنتی
خدا تعالی کے نزدیک بارہ مہینے ہیں خدا کی کتاب میں جسدن کہ پیدا کیا آسمانوں
اور زمین کو ان سے چار مہینے حرام کے ہیں پس رجب کہا جاتا ہے مہینہ
خدا کا بہرا اور تین اور ہیں پے درپے یعنے ذوالقعدہ اور ذی الحجہ
اور محرم مگر یہ کہ تحقیق رجب مہینہ خدا کا ہے اور شعبان میرا مہینہ
ہے اور رمضان مہینہ ہے امت میری کا پس جو شخص کہ روزہ رکھے رجب سے
ایکدن کا از روئے ایمان کے اور طلب ثواب کے واجب کریگا اللہ کی بڑی رضامندی
کو اور جگہہ دیا جائیگا بہشت اونچی میں اور جو شخص اسمیں سے روزہ رکھے دو دن پس
واسطے اسکے ثواب ہے دوگنا۔ اور وزن ہر ایک حصہ کا
دنیا کے پہاڑوں کی مانند ہے اور جو شخص روزہ رکھے رجب سے
تین دن

جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا طُوْلُهُ مَسِيْرَةُ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ عُوْفِيَ مِنَ الْبَلَايَا مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ خَمْسَةَ اَيَّامٍ وُقِيَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ سِتَّةَ اَيَّامٍ خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَوَجْهُهٗ اَضْوَءُ مِنَ الْقَمَرِ فِيْ لَيْلَةِ الْبَدْرِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ اَبْوَابٍ يُغْلِقُ اللّٰهُ عَنْهُ بِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِهٖ بَابًا مِنْ اَبْوَابِهَا وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ اَبْوَابٍ يَفْتَحُ اللّٰهُ لَهٗ بِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ بَابًا مِنْ اَبْوَابِهَا وَمَنْ صَامَ مِنْهُ تِسْعَةَ اَيَّامٍ خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَهُوَ يُنَادِيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يُرَدُّ وَجْهُهٗ دُوْنَ الْجَنَّةِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ عَشَرَةَ اَيَّامٍ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ عَلٰى كُلِّ مِيْلٍ مِنَ الصِّرَاطِ فِرَاشًا يَسْتَرِيْحُ عَلَيْهِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ اَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا لَمْ يُرَ فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَفْضَلَ مِنْهُ اِلَّا مَنْ صَامَ مِثْلَهٗ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ وَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ اِثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا كَسَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُلَّتَيْنِ الْحُلَّةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ ثَلٰثَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُوْضَعُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَائِدَةٌ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَيَاْكُلُ مِنْهَا وَالنَّاسُ فِيْ شِدَّةٍ شَدِيْدَةٍ وَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ اَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُوْقِفُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَوْقِفَ الْاٰمِنِيْنَ وَلَا يَمُرُّ بِهٖ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اِلَّا قَالَ لَهٗ طُوْبٰى لَكَ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ زِيَادَةٌ عَلٰى خَمْسَةَ عَشَرَ وَهِيَ مَنْ صَامَ مِنْهُ سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا كَانَ فِيْ اَوَائِلِ مَنْ يَزُوْرُ الرَّحْمٰنَ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَسْمَعُ كَلَامَهٗ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى كُلِّ مِيْلٍ مِنَ الصِّرَاطِ مُسْتَرَاحًا يَسْتَرِيْحُ عَلَيْهِ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا زَاحَمَ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قُبَّتِهٖ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مُقَابِلَ قَصْرِ اِبْرٰهِيْمَ

کریگا اللہ تعالیٰ درمیان اسکے اور درمیان دوزخ کے ایک کھائی سے جو لنبائی اسکی رستہ سو ایک برس کا اور جو شخص روزے رکھے رجب کے چاروں امن دیا جائیگا سختیوں سے دیوانگی اور جذام اور برص کی اور دجال کی فتنہ سے اور جو شخص روزے رکھے اوسکے پانچ دن نگاہ رکھا جائیگا قبر کے عذاب سے اور جو شخص روزے رکھے اس کے چھ دن نکلیگا اپنی قبر سے اور منہ اسکا بہت روشن ہوگا چاند سے چودہویں کی رات میں اور جو شخص روزے رکھے اس کے سات دن پس تحقیق دوزخ کیلیے سات دروازے ہیں بند کریگا اللہ پاک اس سے ہر دن کی روزے کی برکت سے اسکے دنوں سے ایک دروازہ اسکے دروازوں سے اور جو شخص اسکے آٹھ دن کی روزہ رکھے پس تحقیق بہشت کی آٹھ دروازے ہیں کھولتا ہے اللہ پاک اسکے لیئے ہر دن کے روزے کی عوض ایک دروازہ بہشت کے دروازوں سے اور جو شخص اسکے آٹھ دن کی روزے رکھے پس تحقیق بہشت کی آٹھ دروازے ہیں کھولتا ہے اللہ پاک اسکے لئے ہر دن کے عوض ایک دروازہ بہشت کی دروازوں سے اور جو شخص اسکے نو دن کی روزے رکھے نکلیگا قبر اپنی سے اور وہ کہتا ہوگا ان کلمات کو کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور نہیں پھیرا جائیگا منہ اسکا مگر بہشت کیطرف اور جو شخص اسکے دس دن کی روزے رکھے کریگا اللہ پاک اسکے لیئے پلصراط کے ہر میل پر ایک فرش جو آرام پکڑیگا اسپر اور جو شخص اسکے روزے رکھے یا اسپر زیادہ کرے اور جو شخص روزے رکھے رجب کے بارہ دن پہنائیگا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دو حلے ایک حلہ بہتر ہوگا دنیا اور اس چیز سے جو اس میں ہے اور جو شخص روزے رکھے رجب کے تیرہ دن رکھا جائیگا اسکے لیئے قیامت کے دن دسترخوان عرش کے سایہ میں پس اسے کھائیگا اور لوگ سخت شدت میں ہونگے اور جو شخص روزے رکھے رجب کے چودہ دن دیگا اسکو اللہ عزوجل وہ چیز جو نہیں دیکھی آنکھوں نے اور نہیں سنی کانوں نے اور نہیں گذری آدمی کی دل پر اور جو شخص روزے رکھے اس کے پندرہ دن کھڑا کریگا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امن پانیوالوں کی کھڑا ہونے کی جگہوں میں اور نہیں گذریگا ساتھ اسکے فرشتہ نزدیکی اور نہیں مرسل مگر کہیگا اسکو کہ خوشی ہو تجھکو تو امن والوں سے ہے اور دوسری روایت میں زیادتی ہے پندرہ دن پر اور زیادتی یہ ہے کہ جو شخص روزے رکھے اس کے سولہ دن ہوگا پہلوں میں ان لوگوں سے جو زیارت کریں گے اللہ تعالیٰ کی اور نظر کرینگے طرف اسکی اور سنینگے کلام اور جو شخص روزے رکھے اس کے سترہ دن کھڑا کریگا اللہ تعالیٰ اسکے لیئے پلصراط کی ہر میل پر آرام

وَاٰدَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمَا وَيُسَلِّمَانِ عَلَيْهِ وَمَنْ
صَامَ مِنْهُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ
اَمَّا مَا قَدْ مَضٰى فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَاسْتَانِفِ الْعَمَلَ فِيْمَا بَقِيَ
وَاَمَّا الْمُطَهِّرُ فَلِاَنَّهٗ يُطَهِّرُ صَائِمَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطِيْئَاتِ
فَمِنْ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ الشَّيْخُ الْاِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ ابْنُ
الْمُبَارَكِ السَّقْطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْمُقْرِيْ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ شَهْرَ رَجَبٍ شَهْرٌ عَظِيْمٌ مَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمًا
كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ صَوْمَ اَلْفِ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمَيْنِ
كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ صَوْمَ اَلْفَيْ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ صَوْمَ ثَلَاثَةِ اٰلَافِ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ
مِنْهُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ اُغْلِقَتْ عَنْهُ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَمَنْ صَامَ
مِنْهُ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ
اَيِّهَا شَآءَ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُهٗ
حَسَنَاتٍ وَنَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ قَدْ غُفِرَ لَكَ فَاسْتَانِفِ
الْعَمَلَ وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ
هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا مِّنْ
رَجَبٍ عُدِلَ لَهٗ بِصِيَامِ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ
الْاِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْرِيْ
بِاِسْنَادِهٖ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا
سَاَلَ اَبَا الدَّرْدَآءِ رض عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ فَقَالَ لَهٗ سَاَلْتَ
عَنْ شَهْرٍ كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ تُعَظِّمُهٗ فِيْ جَاهِلِيَّتِهَا وَمَا
زَادَهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا فَضْلًا وَّتَعْظِيْمًا وَمَنْ صَامَ مِنْهُ يَوْمًا
تَطَوُّعًا يَحْتَسِبُ بِهٖ ثَوَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَهٗ
مُخْلِصًا اَطْفَاَ صَوْمُهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ غَضَبَ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَاَغْلَقَ عَنْهُ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ النَّارِ وَلَوْ اُعْطِيَ مِلْءَ
الْاَرْضِ ذَهَبًا مَّا كَانَ جَزَآءً لَّهٗ وَلَا يَسْتَكْمِلُ اَجْرَ شَيْءٍ

اور آدم علیہ السلام کو محل کے سامنے اور سلام کریگا انپر اور وہ سلام کرینگے اسپر
اور جو شخص روزے رکھے اسمیں بیس دن پکاریگا پکارنیوالا آسمان سے اے خدا کے بندے
لیکن وہ چیز کے گذری ہے پس تحقیق بخشدی اللہ نے تیرے لیے پس نئے سرے سے
کر عمل اس مدت میں جو باقی ہے لیکن یہ کہ پاک کرنیوالا نام ہے رجب کا پس اسواسطے کہ
تحقیق وہ پاک کرتا ہے اپنے روزہ رکھنے والے کو گناہوں اور خطاؤں سے اور انجملہ ہے
وہ خبر کی ہمکو اسکے شیخ امام ہبتہ اللہ بن مبارک سقطی رحمتہ اللہ نے حسن بن احمد بن
عبداللہ مقری سے ساتھ سند اپنی کے ہارون بن عنترہ سے وہ اپنے باپ سے
وہ علی ابن ابیطالب سے کہا فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
مہینہ رجب کا مہینہ ہے بزرگ جو شخص روزہ رکھے اسمیں ایک دن لکھیگا اللہ تعالیٰ
اسکے لیے روزے ہزار برس کے اور جو شخص روزے رکھے اسمیں دو دن لکھیگا اللہ
پاک اسکے لیے روزے تین ہزار برس کا اور جو شخص روزے رکھے اس سے سات
دن بند کیے جاوینگے اس سے دوزخ کے دروازے اور جو شخص روزے رکھے اس
سے آٹھ دن کھولے جاوینگے اسکے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے داخل ہووے
جس سے چاہے اور جو شخص روزے رکھے اس سے پندرہ دن بدلے جاوینگے اسکی
برائیاں نیکیوں سے پکاریگا پکارنیوالا آسمان سے خدا نے تجھکو بخشدیا پس نئے سرے
سے عمل کر اور جو شخص زیادہ کرے زیادہ کریگا اسکو اللہ پاک اور خبر دی ہمکو
شیخ امام ہبتہ اللہ بن مبارک نے ساتھ اسناد اپنی کے یونس سے وہ حسن سے کہا فرمایا
جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ماہ رجب کے ایکدن کا روزہ رکھے
برابر ہے اسکے تیس برس کے روزے کے اور خبر کی ہمکو شیخ امام ہبتہ اللہ نے حسن بن احمد بن
عبداللہ مقری سے ساتھ اسناد اپنی کے علا ابن کثیر سے وہ مکحول سے کہا تحقیق ایک
مرد نے ابا درداء کو رجب کے روزوں سے پوچھا پس ابودرداء نے اسکو کہا کہ تو نے
ایسے مہینے سے پوچھا ہے جسکی جاہلیت والے تعظیم کرتے تھے بیچ جاہلیت میں اور
نہیں زیادہ کیا اسکو اسلام نے مگر بزرگی اور تعظیم اور جو شخص اسکا ایک
روزہ نفلی طور پر خدا کے ثواب کی طلب کرکے رکھے اور اسنے نری خدا
کی رضامندی ہی چاہتا ہو اسکا روزہ بجھا دیگا خدا کے غصے کو
اور بند کردیگا ایک دروازہ دوزخ کے دروازوں سے اور اگر دیا جاوے
پر ائی زمین کی سونا تو نہ ہووے اسکا عوض اور نہیں
پورا ہوتا اسکا ثواب

مِنَ الدُّنْيَا دُوْنَ يَوْمِ الْحِسَابِ وَلَهٗ اِذَا اَمْسٰى عَشْرُ دَعَوَاتٍ
مُسْتَجَابَاتٍ فَاِنْ دَعٰى بِهٖ لِشَيْءٍ مِنْ عَاجِلِ الدُّنْيَا
اَعْطَاهُ وَاِلَّا ادَّخَرَ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ كَاَفْضَلِ مَا دَعٰى بِهٖ دَاعٍ
مِنْ اَوْلِيَاۤءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَصْفِيَاۤئِهٖ الصَّادِقِيْنَ
وَمَنْ صَامَ يَوْمَيْنِ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَهٗ مَعَ ذٰلِكَ
اَجْرُ عَشَرَةٍ مِّنَ الصِّدِّيْقِيْنَ فِيْ عُمُرِهِمْ بَالِغَةً اَعْمَارُهُمْ
مَا بَلَغَتْ وَيُشَفَّعُ فِيْ مِثْلِ مَا يُشَفَّعُوْنَ فِيْهِ وَيَكُوْنُ
فِيْ زُمْرَتِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مَعَهُمْ وَيَكُوْنُ مِنْ
رُفَقَاۤئِهِمْ وَمَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِفْطَارَهٗ لَقَدْ وَجَبَ حَقُّ عَبْدِيْ
هٰذَا وَوَجَبَتْ لَهٗ مَحَبَّتِيْ وَوَلَايَتِيْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَلَاۤئِكَتِيْ
اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ مِنْ ذَنْبِهٖ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ وَمَنْ
صَامَ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَثَوَابُ اُولِي الْاَلْبَابِ
التَّوَّابِيْنَ وَيُعْطٰى كِتَابَهٗ فِيْ اَوَاۤئِلِ الْفَاۤئِزِيْنَ وَمَنْ صَامَ
خَمْسَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَيُكْتَبُ لَهٗ عَدَدَ رَمْلِ
عَالِجٍ حَسَنَاتٌ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ عَلَى اللّٰهِ
مَا شِئْتَ وَمَنْ صَامَ سِتَّةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَ
يُعْطٰى سِوٰى ذٰلِكَ نُوْرًا يَسْتَضِيْۤءُ بِهٖ اَهْلُ الْجَمْعِ فِي
الْقِيَامَةِ وَيُبْعَثُ فِي الْاٰمِنِيْنَ حَتّٰى يَمُرَّ عَلَى الصِّرَاطِ بِغَيْرِ
حِسَابٍ وَيُعَافٰى مِنْ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ
وَيُقْبِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ اِذَا لَقِيَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَامَ
سَبْعَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَيُغْلَقُ عَنْهُ سَبْعَةُ اَبْوَابِ
النَّارِ وَيُحَرِّمُهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَيُوْجِبُ لَهُ الْجَنَّةَ يَتَبَوَّؤُهَا
حَيْثُ يَشَاۤءُ وَمَنْ صَامَ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ
وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُهَا مِنْ اَيِّ بَابٍ
شَاۤءَ وَمَنْ صَامَ تِسْعَةَ اَيَّامٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَرُفِعَ
كِتَابُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الْاٰمِنِيْنَ
وَيَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ وَوَجْهُهٗ نُوْرٌ يَتَلَاْلَاُ وَيُشْرِقُ

دنیا کی کسی چیز سے بغیر دن حساب کے اور اس روزہ دار کے لیئے جب رات کرے دس دعائیں ہیں قبول کی گئیں پس اگر اسکے عوض مانگے کوئی چیز دنیا کی چیز سے جو جلدی آنیوالی ہے۔ تو دیتا ہے اسکو اور اگر نہ مانگے تو ذخیرہ کرتا ہے اسکے لیئے بھلائی سے بہتر اس چیز سے جو مانگے اسکو مانگنے والا خدا تعالیٰ کے دوستوں سچے برگزیدوں سے اور جو شخص روزہ رکھے دو دن ہوتا ہے اسکے لیئے مانند اسکے اور اسکے لیئے باوجود اسکے ثواب کی دس صدیقوں کا انکی عمر میں پہونچنے والی ہووین انکی عمریں اس حد کو جو پہونچیں اور سفارش قبول کیا جاتا ہے اس مقدار میں جسمیں وہ سفارش قبول کیئے جاتے ہیں اور ہو جاتا ہے انکے گروہ میں یہانتک کہ داخل ہوگا بہشت میں انکے ہمراہ اور ہو ویگا انکے دوستوں سے اور جو شخص رکھے تین دن ہو ویگا اسکے لیئے مانند اسکی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکے روزہ کھولنے کے وقت تحقیق واجب ہو گیا حق اس بندے میرے کا اور واجب ہوگئی اسکے لیئے میری محبت اور دوستی میں تمکو گواہ کرتا ہوں اے میرے فرشتو تحقیق میں نے اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے اور جو شخص روزہ رکھا چار دن ہوتا ہے واسطے اسکے مانند اسکی اور ثواب عقلمند بہت توبہ کرنیوالوں کا اور دیا جاویگا نامہ اعمال اسکا اپنا خلاصی پانیوالوں کی پہلو میں اور جو شخص روزے رکھے پانچدن ہو ویگا واسطے اسکے مانند اسکی اور اٹھایا جاویگا قیامت کے دن اور منہ اسکا چودھویں کے چاند کیطرح ہوگا اور لکھی جاینگی اسکی گنتی ریت عالج کی (جو ایک جگہہ کا نام ہے) نیکیاں اور داخل ہوگا بہشت میں اور کہا جاویگا اسکو آرزو کر خدا پر جس چیز کو تو چاہتا ہے اور جو شخص روزے رکھے چھ دن ہو ویگا اسکے لیئے مانند اسکے اور دیا جاویگا سوا اسکے ایسا نور جو روشنی حاصل کرینگے ساتھ اسکے جو لوگ کہ قیامت کے دن جمع ہونگے اور اٹھایا جاویگا امن والوں میں یہانتک کہ گذریگا پلصراط پر بغیر حساب کے اور نگاہ رکھا جاتا ہے ماباپ کی بیفرمانی اور قطع رحم سے اور خدا تعالیٰ اوسپر بذات خود متوجہ ہوگا جب ملیگا خدا کو قیامت کے دن اور جو شخص روزے رکھے سات دن ہو ویگا واسطے اسکے مانند اسکے اور بند کیئے جاتے ہیں اس سے ساتوں دروازے دوزخ کے اور حرام کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ آگ پر اور واجب کرتا ہے اسکے لیئے بہشت جگہہ پکڑے اس سے جہاں چاہے اور جو شخص روزے رکھے آٹھ دن ہوتا ہے واسطے اسکے مانند اسکے اور کھولے جاتے ہیں واسطے اسکے بہشت کے آٹھوں دروازے داخل ہووے بہشت میں جس دروازے سے چاہے اور جو

لِاَهْلِ الْجَمْعِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا نَبِيٌّ مُصْطَفٰى وَاِنَّ
اَدْنٰى مَا يُعْطٰى اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَمَنْ صَامَ
عَشَرَ اَيَّامٍ فَبَخٍ بَخٍ لَهٗ فَيُعْطٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةَ
اَضْعَافِهٖ وَهُوَ مِمَّنْ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهٖ حَسَنٰتٍ وَيَكُوْنُ
مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ الْقَوَّامِيْنَ لِلّٰهِ بِالْقِسْطِ وَكَانَ كَمَنْ عَبَدَ
اللّٰهَ اَلْفَ عَامٍ صَائِمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَمَنْ صَامَ عِشْرِيْنَ
يَوْمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعِشْرُوْنَ ضِعْفًا وَهُوَ مِمَّنْ
يُزَاحِمُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلَ اللّٰهِ فِيْ قُبَّتِهٖ وَيُشَفَّعُ فِيْ مِثْلِ
رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ كُلُّهُمْ مِنْ اَهْلِ الْخَطَايَا وَاَهْلِ الذُّنُوْبِ
وَمَنْ صَامَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَثَلٰثُوْنَ
ضِعْفًا وَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَبْشِرْ
بِالْكَرَامَةِ الْعُظْمٰى قَالَ وَمَا الْكَرَامَةُ الْعُظْمٰى قَالَ النَّظَرُ
اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى الْجَمِيْلِ وَمُرَافَقَةُ النَّبِيِّيْنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِيْقًا ٭ طُوْبٰى لَكَ طُوْبٰى غَدًا اِذَا كُشِفَ الْغِطَآءُ وَ
وَاَفْضَيْتَ اِلٰى جَسِيْمِ ثَوَابِ رَبِّكَ الْكَرِيْمِ فَاِذَا نَزَلَ بِهٖ
مَلَكُ الْمَوْتِ سَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَ خُرُوْجِ نَفْسِهٖ
شَرْبَةً مِنْ حِيَاضِ الْفِرْدَوْسِ وَيُهَوِّنُ عَلَيْهِ سَكَرَاتُ
الْمَوْتِ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَلَمَ الْمَوْتِ وَيَظَلُّ فِيْ قَبْرِهٖ رَيَّانًا
وَيَظَلُّ فِي الْمَوْقِفِ رَيَّانًا حَتّٰى يَرِدَ حَوْضَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ مَلَكٍ مَعَهُمُ النَّجَائِبُ مِنَ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ وَ
مَعَهُمْ طَرَائِفُ الْحُلِيِّ وَالْحُلَلِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ النَّجَاءَ
النَّجَاءَ اِلٰى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ اَظْمَأْتَ لَهٗ نَهَارَكَ وَاَنْحَلْتَ
لَهٗ جِسْمَكَ فَهُوَ مِنْ اَوَّلِ النَّاسِ دُخُوْلًا جَنّٰتِ عَدْنٍ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مَعَ الْفَائِزِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٭ قَالَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ يَصُوْمُهٗ صَدَقَةٌ
عَلٰى قَدْرِ قُوَّتِهٖ تَصَدَّقَ بِهَا فَهَيْهَاتَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ
لَوِ اجْتَمَعَ جَمِيْعُ الْخَلَائِقِ عَلٰى اَنْ يُقَدِّرُوْا قَدْرَ مَا اُعْطِيَ ذٰلِكَ

سب حاضرین کو یہانتک کہ کہینگے یہ نبی ہی برگزیدہ اور تحقیق کمتر اس چیز کا جو دیا
جائیگا یہہ ہے کہ داخل ہوگا بہشت میں بغیر حساب کے اور جو شخص روزے رکھے
دس دن کے پس کل رضامندی اسکے لیئے پس دیا جائیگا مانند اسکے اور دس چند
اسکے اور وہ ان لوگوں سے ہے جنکی برائیاں خدا تعالی نیکیوں سے بدلدیا جائیگا اور
ہوویگا نزدیکیوں سے اور جو قائم ہونیوالے ہیں خدا کے واسطے ساتھ انصاف کے اور
ہوویگا مانند اس شخص کے جو بندگی کرے اللہ کی ہزار برس روزے دار قیام کرنیوالا
طلب ثواب کی کرنیوالا اور جو شخص روزے رکھے بیس دن ہوویگا واسطے اسکے
مانند اسکی اور بیس چند اور وہ ان لوگوں سے ہوگا جو برابری کریں ابراہیم علیہ السلام
کی اپنے قبہ میں اور سفارش قبول کیا جائیگا قبیلہ ربیعہ اور مضر جتنے لوگوں کی جو
سب گنہگاروں اور خطاکاروں سے ہیں اور جو شخص روزے رکھے تیس دن ہوویگا
واسطے اسکے مانند اسکی اور تیس چند اور وہ ان لوگوں سے ہوگا جو برابری کریں
ابراہیم علیہ السلام کی اپنے قبہ میں اور سفارش قبول کیا جائیگا قبیلہ ربیعہ اور
مضر جتنے لوگوں کی جو سب گنہگاروں اور خطاکاروں سے ہیں اور جو شخص
رکھے تیس دن ہوویگا واسطے اسکو مانند اسکے اور تیس چند اور پکاریگا پکارنیوالا آسمان
سے اے خدا کے دوست خوشخبری قبول کر ساتھ کرامت بڑی کے کہا اور کیا ہے کرامت
بڑی فرمایا دیکھنا خدا تعالی بزرگ کے منہ کیطرف اور ہمراہی پیغمبروں اور صدیقوں اور
شہیدوں اور نیکوکاروں کی اور اچھے ہیں یہ لوگ ہمراہ خوشی ہووے تجھکو خوشی کل
جو دور کیا جائیگا پردہ اور پہونچیگا تو اپنے پروردگار بزرگ کے بڑے ثواب کیطرف پیر
جب نازل ہوگا اسپر فرشتہ موت کا تو پلائیگا اسکو اللہ تعالی اسکی جان نکلنے کے وقت
ایکدفعہ پینے کا قدر بہشت کے حوضوں سے اور آسان کریگا اسپر موت کی سختیان
یہانتک کہ نہیں پائیگا درد موت کا اور ہمیشہ رہیگا اپنی قبر میں سیراب اور ہمیشہ رہیگا
کھڑا ہونیکی جگہہ میں سیراب یہانتک کہ وارد ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر اور
جب نکلیگا قبر اپنی سے تو اسکو رخصت کرنے جائینگے ستر ہزار فرشتے ساتھ انکے
اونٹ ہونگے موتی اور یاقوت سے اور ساتھ انکے عجیب زیور اور پوشاکیں ہونگی پس اسکو
کہینگے اے خدا کے دوست جلدی کر جلدی کر طرف اپنے پروردگار عزوجل کے جسکے لیئے
پیاسا رہا تو سارا دن اور جسکے لیئے لاغر کیا تو جسم اپنا پس وہ پہلا ہوگا لوگوں کا
بہشتوں عدن میں داخل ہونے میں قیامت کے دن ساتھ خلاصی پانیوالوں کے راضی
ہوا خدا انسے اور وہ راضی ہوئے اسے یہ ہے مراد کو پہونچنا بڑا فرمایا اگر ہووے واسطے
اسکے ہر دن میں جو روزہ رکھتا ہے اسمیں صدقہ دینا اپنی قوت کے موافق پس تو صدقہ دیوے
اسکو پس دوری ہے دوری ہے تین مرتبہ کہا اگر اکٹھے ہووے ساری خلقت اسپر اندازہ کریں جو

الْعَبْدُ مِنَ الثَّوَابِ مَا بَلَغُوا مِعْشَارَ الْعُشْرِ مِمَّا اَعْطَى اللّٰهُ
ذٰلِكَ الْعَبْدَ مِنَ الثَّوَابِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رض اَنَّہٗ
قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً فِي شَهْرِ رَجَبٍ وَهُوَ شَهْرُ اللّٰهِ
الْاَصَمُّ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْفِرْدَوْسِ قَصْرًا مَدَّ بَصَرِهٖ
اَلَا فَاَكْرِمُوْا رَجَبًا يُكْرِمْكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاَلْفِ كَرَامَةٍ قَالَ
عُقْبَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ قَيْسٍ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَصَدَّقَ فِي رَجَبٍ بَاعَدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ
النَّارِ كَمِقْدَارِ غُرَابٍ طَارَ فَرْخًا مِنْ وَكْرِهٖ وَهُوَ فِي الْهَوَاءِ حَتّٰى مَاتَ
هَرِمًا وَقِيْلَ الْغُرَابُ يَعِيْشُ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَاَمَّا السَّابِقُ فَلِاَنَّهٗ
اَوَّلُ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاَمَّا الْفَرْدُ فَلِاَنَّهٗ مُفْرَدٌ عَنْ اِخْوَانِهٖ كَمَا
رَوٰى ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ
كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ
شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَوَاحِدَةٌ فَرْدٌ رَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ
بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ

فَصْلٌ

اٰخَرُ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ رَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ وَ
شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِيْ وَعَنْ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ
قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَهْرًا يُقَالُ لَهٗ رَجَبٌ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ
اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ مَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ يَوْمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ
مِنْ ذٰلِكَ النَّهْرِ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا
لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا صُوَّامُ رَجَبٍ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّهٗ قَالَ لَمْ يَصُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم شَهْرًا بَعْدَ رَمَضَانَ اِلَّا رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَعَنْ
اَنَسٍ رض اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الْحَرَامِ الْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ كَتَبَ اللّٰهُ
لَهٗ عِبَادَةَ تِسْعِمِائَةِ سَنَةٍ وَقِيْلَ رَجَبٌ لِتَرْكِ الْجَفَاءِ وَشَعْبَانُ
لِلْعَمَلِ وَالْوَفَاءِ وَرَمَضَانُ لِلصِّدْقِ وَالصَّفَاءِ رَجَبٌ شَهْرُ
التَّوْبَةِ شَعْبَانُ شَهْرُ الْمَحَبَّةِ رَمَضَانُ شَهْرُ الْقُرْبَةِ رَجَبٌ شَهْرُ

وہ بندہ ثواب سے تو نہ پہنچیں دسویں حصے کو اس چیز سے جو دی ہے اللہ پاک نے اس بندے
کو ثواب سے اور عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کھولے ایک مسلمان سے ایک سختی رجب کے مہینہ میں اور وہ مہینہ ہے اللہ
بہرا دیویگا اسکو خدا تعالیٰ بہشت میں محل مقدار درازی اسکی آنکھ کی خبردار
پس تعظیم کرو تم رجب کی عزت دیگا تمکو اللہ عز وجل ساتھ ہزار عزت کے کہا عقبہ
بن سلامت بن قیس نے پہونچاتا ہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک تحقیق آپنے
فرمایا جو شخص صدقہ کرے رجب میں دور رکھیگا اسکو خدا تعالیٰ آگ سے مانند
کوے کے کہ اڑے بچپن کی حالت میں اپنے گھونسلے سے اور وہ ہوا میں ہے
یہاں تک کہ مرجاوے بوڑھا ہوکر اور کہا گیا ہے کہ کوا زندہ رہتا ہے پانسو برس
اور لیکن نام رکھنا رجب کا سابق پس اسواسطے کہ تحقیق وہ پہلا ہے حرام
کے مہینوں کا اور لیکن نام رکھنا اسکا فرد پس اسواسطے کہ تحقیق وہ اکیلا ہے اپنے
بھائیوں سے جیسا کہ روایت کیا ثور بن یزید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حجۃ الوداع میں بیچ خطبے اپنے کے خبردار تحقیق زمانہ پھرا ہے مانند ہیئت اپنی
کے اسدن کہ پیدا کیا خدا نے آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کا ہے انمیں سے
چار حرام ہیں تین پے در پے آنیوالے ہیں ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور ایک اکیلا
ہے رجب مضر کا وہ جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔ فصل ہے دوسرا اور مروی ہے
عکرمہ سے وہ ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا رجب خدا تعالیٰ
کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اور موسیٰ
بن عمران سے روایت ہے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں ایک نہر ہے اسکو کہا جاتا ہے
رجب زیادہ تر سفید ہے دودھ سے اور شیریں تر ہے شہد سے جو شخص روزہ
رکھے رجب کے ایک دن کا پلاویگا اسکو اللہ پاک اس نہر سے اور مروی ہے انس بن
مالک سے تحقیق اوسنے کہا بہشت میں ایک محل ہے نہیں داخل ہونگے اسمیں مگر روزہ
رکھنے والے رجب کے اور ابی ہریرہ رض سے مروی ہے تحقیق اسنے کہا کہ نہیں
روزے رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینہ کے پیچھے رمضان کے
مگر رجب اور شعبان اور انس رض سے مروی ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص روزے رکھے تین دن مہینے حرام سے جمعرات اور جمعہ اور ہفتہ تو لکھتا ہے اللہ
پاک اسکے لئے عبادت نوسو برس کی اور کہا گیا ہے رجب برائی چھوڑنے کیلئے ہے
اور شعبان عمل نیک اور عہد پورا کرنے کیلئے اور رمضان سچائی اور صفائی کیلئے

الحُرمةِ شعبانُ شهرُ الخدمةِ رمضانُ شهرُ النعمةِ رجبُ شهرُ العبادةِ شعبانُ شهرُ الزهادةِ رمضانُ شهرُ الزيادةِ رجبُ شهرٌ يُضاعفُ اللهُ فيهِ الحسناتِ شعبانُ تُكفَّرُ فيهِ السيئاتُ رمضانُ يُنتظرُ فيهِ الكراماتُ رجبُ شهرُ السابقينَ شعبانُ شهرُ المقتصدينَ رمضانُ شهرُ العاصينَ وقالَ ذو النونِ المصريُّ رحمهُ اللهُ رجبُ لتركِ الآفاتِ وشعبانُ لاستعمالِ الطاعاتِ ورمضانُ لانتظارِ الكراماتِ فمن لم يتركِ الآفاتِ ولم يستعملِ الطاعاتِ ولم ينتظرِ الكراماتِ فهو من أهلِ التُّرُهاتِ وقالَ أيضاً رجبُ شهرُ الزرعِ وشعبانُ شهرُ السقيِ ورمضانُ شهرُ الحصادِ وكلٌّ ما يحصدُ كما زرعَ ويُجزى كما صنعَ ومن ضيَّعَ الزراعةَ ندمَ يومَ حصادِهِ وأخلفَ ظنَّهُ مع سوءِ معادِهِ وقالَ بعضُ الصالحينَ السنةُ شجرةٌ رجبُ أيامُ إيراقِها وشعبانُ أيامُ أثمارِها ورمضانُ أيامُ قِطافِها وقيلَ خُصَّ رجبُ بالمغفرةِ من اللهِ تعالى وشعبانُ بالشفاعةِ ورمضانُ بتضعيفِ الحسناتِ وليلةُ القدرِ بإنزالِ الرحمةِ ويومُ عرفةَ بإكمالِ الدينِ كما قالَ اللهُ تعالى اليومَ أكملتُ لكم دينَكم ويومُ الجمعةِ بإجابةِ أدعيةِ الداعينَ ويومُ العيدِ بالعتقِ من النارِ وفكاكِ رقابِ المؤمنينَ قالَ المازنيُّ عن الحسينِ بنِ عليٍّ رض أنَّهُ قالَ صوموا رجبَ فإنَّ صومَ رجبَ توبةٌ من اللهِ عزَّ وجلَّ وروى عن سلمانَ الفارسيِّ رض أنَّهُ قالَ سمعتُ رسولَ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وسلم يقولُ من صامَ يوماً من رجبٍ فكأنما صامَ ألفَ سنةٍ وكأنما أعتقَ ألفَ رقبةٍ ومن تصدَّقَ فيهِ بصدقةٍ فكأنما تصدَّقَ بألفِ دينارٍ وكتبَ اللهُ لهُ بكلِّ شعرةٍ على بدنِهِ ألفَ حسنةٍ ورفعَهُ ألفَ درجةٍ ومحى عنهُ ألفَ سيئةٍ وكتبَ لهُ بكلِّ يومٍ يصومُهُ وبكلِّ صدقةٍ يتصدَّقُ بها ألفَ حجةٍ وألفَ عمرةٍ وبنى لهُ في الجنةِ ألفَ دارٍ وألفَ قصرٍ وألفَ حجرةٍ وفي كلِّ حجرةٍ ألفَ مقصورةٍ وفي كلِّ مقصورةٍ

شعبان مہینہ خدمت کرنیکا ہے رمضان مہینہ نعمت کا ہی۔ رجب مہینہ عبادت کا شعبان مہینہ کوشش کرنیکا ہے رمضان مہینہ زیادتی کا ہے رجب ایسا مہینہ ہی کہ دوچند کرتا ہے خدا تعالی اسمیں نیکیاں شعبان ایسا مہینہ ہے کہ دور کرتا ہے خدا تعالی اسمیں برائیاں رمضان ایسا مہینہ ہی کہ دیکھی جاتی ہیں اسمیں خدا کی بزرگیاں رجب ایسا مہینہ ہی نیکی میں بڑھنیوالوں کا شعبان مہینہ ہی میانہ رووں کا رمضان مہینہ ہی گنہگاروں کا اور کہا ہے ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ نے رجب واسطے چھوڑنے آفتوں کے ہے اور شعبان واسطے کرنے عبادتوں کے اور رمضان واسطے دیکھنے بزرگیوں کی پس جو شخص نہ چھوڑے آفتوں کو اور نہ کرے عبادتیں اور نہ انتظاری کرے بزرگیوں کی پس جو شخص نہ چھوڑے آفتوں کو اور نہ کرے عبادتیں اور نہ انتظاری کرے بزرگیوں کی پس وہ باطل چیز والوں سے ہے اور کہا ہی ذوالنون نے بھی رجب مہینہ کھیتی بکرنے کا ہے اور شعبان مہینہ پانی پلانے کا ہے اور رمضان مہینہ کھیتی کاٹنے کا ہے اور ہر ایک کاٹتا ہے اسچیز کو جو بوا اور بدلا دیا جاتا ہے جو کیا اور جو شخص ضائع کر دی کھیتی کو پشیمان ہوتا ہے دن کاٹنے اپنے کے اور خلاف پایا اُسنے گمان اپنے کو ساتھ بڑی انجام کے اور کہا ہے بعض نیکو کاروں نے برس ایک درخت ہی رجب دن ہیں اسکی پتے لانیکے اور شعبان دن ہیں اُسکے میوہ لانے کے اور رمضان دن ہیں اسکو میوہ کاٹنے کے اور کہا گیا ہی کہ رجب خاص کیا گیا ہے خدا کی بخشش کے ساتھ اور شعبان ساتھ سفارش کے اور رمضان ساتھ دوچند کرنے نیکیوں کے اور لیلۃ القدر خاص کیگئی ہی ساتھ نازل کرنے رحمت کے اور دن عرفہ کا ساتھ پورا کرنے دین کے جیسا فرمایا ہی اللہ تعالی نے آج کے دن میں پورا کردیا تمہارے لیئے تمہارا دین اور دن جمعہ کا خاص کیا گیا ہی ساتھ قبول کرنے دعائیں دعا قبول کرنیوالوں کے اور دن عید کا خاص کیا گیا ہی ساتھ آزاد ہونیکے آگ سے اور مومنوں کی گردنیں چھوڑانے کی کہا مازنی نے حسین بن علی رض سے تحقیق اُنہوں نے فرمایا کہ روزہ رکھو رجب کا پس تحقیق روزہ رجب کا ایک توبہ ہی اللہ عزوجل سے اور روایت کیا گیا سلمان فارسی سے یہ کہ تحقیق اُنہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص روزہ رکھے ایکدن کا رجب سے پس گویا اُسنے روزے رکھے ہزار برس کے گویا کہ اسنے آزاد کیا اُسنے آزاد کیا ہزار گردن کو اور جو شخص اسمیں ایک صدقہ کرے پس گویا کہ اسنے صدقہ کیا ہزار دینار کا اور لکھتا ہے خدا تعالی اسکے لیئے بمقابلہ اسکے بدن کے ہر ایک بال ہزار نیکی اور بلند کرتا ہی مرتبے اور دور کرتا ہی اسسے ہزار برائی اور لکھتا ہی واسطے اسکے بمقابلہ ہر روزے کے جو روزہ رکھتا اور بمقابلہ ہر صدقہ کے جو صدقہ دیتا ہی ساتھ اسکے ہزار حج اور ہزار عمرہ اور بناتا ہی واسطے اسکے بہشت میں

أَلْفُ حُورٍ أَحْسَنَ مِنَ الشَّمْسِ أَلْفَ مَرَّةٍ

فَصْلٌ

فِي فَضْلِ صِيَامِ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ وَقِيَامِ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْهُ أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ الشَّيْخُ هِبَةُ اللّٰهِ السَّقَطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ عَدَلَ صِيَامَ شَهْرٍ وَ
مَنْ صَامَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ أُغْلِقَتْ عَنْهُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ السَّبْعَةُ وَمَنْ صَامَ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ
وَمَنْ صَامَ مِنْهُ عَشَرَةَ أَيَّامٍ بَدَّلَ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِ حَسَنَاتٍ وَمَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ
قَدْ غُفِرَ لَكَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَلَامَةَ ابْنِ قَيْسٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ كَفَّرَ اللّٰهُ ذُنُوبَ سِتِّينَ سَنَةً وَمَنْ صَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا
حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَمَنْ صَامَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا مِنْ رَجَبٍ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ رِضْوَانَهُ وَلَمْ يُعَذِّبْهُ وَرُوِيَ
أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَهُوَ عَلَى الْبَصْرَةِ وَقِيلَ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ
عَلَيْكَ بِأَرْبَعِ لَيَالٍ فِي السَّنَةِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُفْرِغُ فِيهِنَّ الرَّحْمَةَ إِفْرَاغًا وَهِيَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
وَلَيْلَةُ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رح أَنَّهُ قَالَ خَمْسُ لَيَالٍ فِي السَّنَةِ مَنْ وَاظَبَ عَلَيْهِنَّ
رَجَاءَ ثَوَابِهِنَّ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِنَّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ يَقُومُ لَيْلَهَا وَيَصُومُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةُ الْعِيدَيْنِ
يَقُومُ لَيْلَهُمَا وَيُفْطِرُ نَهَارَهُمَا وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَقُومُ لَيْلَهَا وَيَصُومُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةُ عَاشُورَاءَ يَقُومُ لَيْلَهَا وَيَصُومُ نَهَارَهَا

ہزار حوریں خوبصورت سورج سے ہزار مرتبہ فصل رجب کے پہلے دن کی روزہ
اور پہلی رات کے قیام کی فضیلت میں خبر دی ہمکو امام شیخ ہبۃ اللہ سقطی
رحمۃ اللہ نے ساتھ اسناد اپنے کے انس بن مالک رض سے کہا جب رجب آتا تو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے خدا برکت کر ہمارے لیئے رجب میں اور
شعبان میں اور پہونچا ہمکو رمضان تک اور خبر دی ہمکو شیخ ہبۃ اللہ نے
ساتھ اسناد اپنی کے میمون بن مہران سے ساتھ اسناد اپنے کے ابی ذر رض
سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا جو شخص روزہ رکھے
رجب کی پہلے برابر کی اسنے ایک مہینہ کے روزوں کی اور جو شخص روزے
رکھے سات دن کی بند کیئے جائینگے اس سے ساتوں دروازے دوزخ کے اور جو شخص
آٹھ دن کے روزے رکھے کھولے جائینگے اسکے لیئے آٹھوں دروازے
بہشت کے اور جو شخص روزے رکھے اسے دس دن تو بدل دیگا اللہ پاک اسکی
برائیاں نیکیوں سے اور جو شخص روزہ رکھے اسے اٹھارہ روز تو پکارتا ہے
پکارنیوالا آسمان سے تحقیق تو بخشا گیا پس نئے سرے سے عمل کر اور خبر دی ہمکو
شیخ ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے سلامہ بن قیس سے پہونچاتا ہے اسکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک جو شخص رجب کی پہلے دن کا روزہ رکھے دور کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اس سے ساٹھ برس کے گناہ اور جو شخص روزے رکھے پندرہ
دن کے حساب لیگا خدا اس سے حساب آسان اور جو شخص تیس دن
روزے رکھے رجب سے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے لیئے اپنی رضامندی
اور نہیں عذاب کرتا اسکو اور مروی ہے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ
نے لکھا حجاج بن ارطاۃ کیطرف اور وہ بصرہ پر حاکم تھا اور کہا گیا ہے
کہ طرف عدی بن ارطاۃ کے برس میں چار راتوں کی نگہبانی کر پس تحقیق
اللہ تعالیٰ ان میں گیرتا ہے رحمت کرنے کو اور وہ پہلی رات ہے رجب سے
اور رات نصف شعبان کی اور ستائیسویں رات رمضان کی اور رات
فطر کی۔ اور خالد بن معدان سے مروی ہے تحقیق اُسنے کہا پانچ راتیں ہیں برس
میں جو شخص انپر ہمیشگی کرے ان کے ثواب کی امید رکھکر اور انکے وعدہ کی
تصدیق جانکر داخل کریگا اسکو اللہ پاک بہشت میں رجب کی پہلی رات میں
اسمیں قیام کرے اور اسکے دن کا روزہ رکھے اور دو عیدوں کی رات کی
راتیں ان میں قیام کرنے انکی رات کا اور افطار کرے انکے دن کا اور شعبان کی پندرھویں
قیام کرے اسکی رات کا اور روزہ رکھے اسکے دن کا اور عاشورہ کی رات قیام کرے اسکی
رات کا اور روزہ رکھے اسکے دن کا

فَصْلٌ وَقَدْ جَمَعَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ اللَّيَالِيَ
الَّتِي يُسْتَحَبُّ اِحْيَاؤُهَا فَقَالَ اِنَّهَا اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً فِي
السَّنَةِ وَهِيَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ الْمُحَرَّمِ وَلَيْلَةُ عَاشُورَآءَ
وَاَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْهُ وَلَيْلَةُ سَبْعٍ
وَّعِشْرِيْنَ مِنْهُ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةُ الْعَرَفَةِ
وَلَيْلَةُ الْعِيْدَيْنِ وَخَمْسُ لَيَالٍ مِنْهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَهِيَ
وِتْرُ لَيَالِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَكَذٰلِكَ يُسْتَحَبُّ مُوَاصَلَةُ سَبْعَ
عَشَرَ يَوْمًا بِالْاَوْرَادِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْعِبَادَةِ فِيْهَا وَهِيَ
يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ عَاشُورَآءَ وَيَوْمُ النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ وَيَوْمُ الْعِيْدَيْنِ وَالْاَيَّامُ الْمَعْلُوْمَاتُ وَهِيَ
عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَالْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ وَهِيَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ
وَاٰكَدُهَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَشَهْرُ رَمَضَانَ لِمَا رَوَى اَنَسٌ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا سَلِمَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ سَلِمَتِ الْاَيَّامُ وَاِذَا سَلِمَ شَهْرُ رَمَضَانَ سَلِمَتِ
السَّنَةُ ثُمَّ اٰكَدُ الْاَيَّامِ وَاَفْضَلُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ
وَالْخَمِيْسِ هُمَا يَوْمَانِ تُرْفَعُ فِيْهِمَا الْاَعْمَالُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

فَصْلٌ فِي الْاَدْعِيَةِ الْمَأْثُوْرَةِ فِي اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ
يُسْتَحَبُّ اَنْ يَدْعُوَ فِي اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ
بِهٰذَا الدُّعَاءِ وَهُوَ اَنْ يَقُوْلَ اِلٰهِيْ تَعَرَّضَ لَكَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ
الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ
تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَآءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مِمَّنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ
مِنْكَ وَهَا اَنَا عُبَيْدُكَ الْفَقِيْرُ اِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ
فَاِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ تَفَضَّلْتَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ
وَعُدْتَ عَلَيْهِ بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَجُدْ
عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ
طَالِبٍ يُفَرِّغُ نَفْسَهُ لِلْعِبَادَةِ فِيْ اَرْبَعِ لَيَالٍ فِي السَّنَةِ وَهِيَ اَوَّلُ
لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَلَيْلَةُ الْاَضْحٰى وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
وَكَانَ مِنْ دُعَائِهٖ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ مَصَابِيْحِ

فصل ۔ اور بتحقیق جمع کیا بعض علماء علیہ الرحمۃ نے ان راتوں کو جنکا زندہ رکھنا
مستحب ہے پس کہا کہ وہ چودہ راتیں ہیں برس میں اور وہ پہلی رات ہے محرم کے
مہینہ کی اور رات عاشورا کی اور پہلی رات رجب کی مہینہ کی اور اسکی نصف
کی رات اور اسکی ستائیسویں رات اور شعبان کی نصف کی رات اور رات
عرفہ کی اور دو عیدوں کی راتیں اور پانچ راتیں ان سے رمضان کے مہینہ
میں اور وہ عشرہ اخیرہ کی طاق راتیں اور اسیطرح مستحب ہے سترہ دن کا
ملانا ساتھ وردوں اور انمیں عبادت پر ہمیشگی کرنیکے اور وہ دن عرفہ
کا ہے اور دن عاشورا کا اور دن نصف شعبان کا اور دن جمعہ کا
اور دن دو عیدوں کے اور دن معلوم اور وہ ذی الحجہ کے دس دن
ایام معدودات اور وہ ایام تشریق کے اور ان سے زیادہ تر تاکید
دن جمعہ کا اور مہینہ رمضان کا بہ سبب اسکے جو روایت کی حضرت انس
نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا جس وقت
سلامت رہے جمعہ کا دن تو سلامت رہیں سب دن اور جب سلامت
رہے رمضان کا مہینہ تو سلامت رہے تمام برس پھر زیادہ تاکید والا اور افضل
دنوں کا پیچھے ان کے دن پیر کا اور جمعرات کا ہے۔ یہ ایسے دن ہیں کہ
ان میں اٹھائے جاتے ہیں اعمال اللہ عزوجل کیطرف فصل
دعاؤں میں جو روایت کیگئی ہے رجب کی پہلی رات میں مستحب ہے
. دعا مانگنا رجب کی پہلی رات میں نماز سے فارغ ہوکر ساتھ اس دعا
کے اور وہ یہ ہے کہ کہے اے میرے اللہ تیرے آگے آئے اس رات
میں آگے آنے والے اور تیرا قصد کیا ہے قصد کرنے والوں نے اور تیری
فضل اور احسان کی امید رکھی ہے طالبوں نے اور تیرے لیئے اس رات
میں نفحات اور بخششیں اور عطیے اور بخششیں ہیں اون کو ساتھ احسان
رکھتا ہے تو جسپر چاہے اپنے بندوں سے اور روکتا ہے تو ان کو ان سے جنکے لیئے نہیں پہنچی تیری عنایت
اور میں تیرا بندہ محتاج تیرے فضل اور احسان کا امیدوار ہوں پس اگر تونے اے میرے
مالک احسان کیا اس رات میں کسی پر اپنی خلقت سے اور بخشش کی تونے ساتھ عطا کی
اپنی مہربانی سے پس درود بھیج تو محمد اور انکی آل پر اور بخشش کر تو مجھپر ساتھ فضل اور
احسان اپنے کے اے پروردگار جہانوں کا اور علی بن ابی طالب فارغ کرتے تھے نفس اپنے
کو عبادت کیواسطے برس کی چار راتوں میں اور وہ پہلی رات رجب ہے اور رات
عید الفطر کی اور رات عید الضحے کی اور رات نصف شعبان کی اور آپ کی دعا اس رات میں
یہ تھی اے خدا درود اور رحمت بھیج محمد اور انکی آل پر جو

الحِكْمَةِ وَمَوَالِي النِّعْمَةِ وَمَعَادِنِ العِصْمَةِ وَاعْصِمْنِي بِهِمْ
مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَلَا تَأْخُذْنِي عَلٰى غِرَّةٍ وَلَا عَلٰى غَفْلَةٍ وَلَا
تَجْعَلْ عَوَاقِبَ اَمْرِي حَسْرَةً وَّنَدَامَةً وَارْضَ عَنِّي فَاِنَّ
مَغْفِرَتَكَ لِلظّٰلِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا لَا
يَضُرُّكَ وَاَعْطِنِي مَا لَا يَنْفَعُكَ فَاِنَّكَ الْوَاسِعَةُ رَحْمَتُهُ
الْبَدِيْعَةُ حِكْمَتُهُ فَاَعْطِنِي السَّعَةَ وَالدَّعَةَ وَالْاَمْنَ وَالصِّحَّةَ
وَالشُّكْرَ وَالْمُعَافَاةَ وَالتَّقْوٰى وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ وَالصِّدْقَ
عَلَيَّ وَعَلٰى اَوْلِيَائِكَ وَاَعْطِنِي الْيُسْرَ وَلَا تَجْعَلْ مَعَهُ
الْعُسْرَ وَاعْمُمْ بِذٰلِكَ اَهْلِي وَوَلَدِي وَاِخْوَانِي فِيْكَ
وَمَنْ وَلَدَنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ

فَصْلٌ فِي الصَّلٰوةِ الْوَارِدَةِ فِي شَهْرِ رَجَبٍ

اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ السَّقَطِيُّ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ
ابْنِ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمَنْصُوْرِ الْبَزَّازُ
اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَلْمَانَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهُ قَالَ وَقَدِ اسْتَهَلَّ رَجَبُ يَا سَلْمَانُ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ
يُصَلِّي فِي هٰذَا الشَّهْرِ ثَلٰثِيْنَ رَكْعَةً يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ يَا اَيُّهَا
الْكٰفِرُوْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلَّا مَحَى اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوْبَهُ وَاُعْطِيَ مِنَ
الْاَجْرِ كَمَنْ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَكَانَ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ اِلَى السَّنَةِ
الْمُقْبِلَةِ وَرُفِعَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ عَمَلُ شَهِيْدٍ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ وَ
كُتِبَ لَهُ بِصِيَامِ كُلِّ يَوْمٍ عِبَادَةُ سَنَةٍ وَرُفِعَ لَهُ اَلْفُ دَرَجَةٍ
فَاِنْ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَصَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنَ
النَّارِ وَاَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ وَكَانَ فِي جِوَارِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ اَخْبَرَنِي
بِذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذِهِ
عَلَامَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ لِاَنَّ الْمُنَافِقِيْنَ
لَا يُصَلُّوْنَ ذٰلِكَ قَالَ سَلْمَانُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي
كَيْفَ اُصَلِّيْهَا وَمَتٰى اُصَلِّيْهَا قَالَ يَا سَلْمَانُ تُصَلِّي

جو حکمت کے چراغ ہیں اور نعمت کے صاحب اور پاکی کی کانیں ہیں اور مجھکو نگاہ رکھ انکے ساتھ ہر برائی سے اور نہ پکڑ مجھکو ناآزمودگی اور غفلت پر اور نہ کر تو میرے انجام کار ول کو افسوس اور پشیمانی اور تو مجھ سے راضی ہو اسواسطے کہ تیری بخشش گنہگاروں کے لیے ہے اور میں گنہگاروں سے ہوں اے خدا بخش میرے لیے وہ چیز کہ نہ ضرر کرے تجھکو اور دے مجھکو وہ چیز کہ نہ نفع دے تجھکو پس تحقیق تو وہ ذات ہے کہ رحمت اسکی وسیع اور حکمت اسکی عجیب ہے پس دے مجھکو فراخی اور آرام اور امن اور تندرستی اور شکر نعمت پر اور عافیت اور پرہیزگاری اور صبر اور راستی مجھپر اور اپنے دوستوں پر دے تو مجھکو آسانی اور نہ کر اسکے ساتھ سختی اور عام کردے اسکو میرے اہل اور میری اولاد اور میرے بھائیوں پر جو تیرے رستے میں ہیں اور انپر جنہوں نے مجھکو جنا ہے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں سے

فصل نماز میں جو رجب کے مہینے میں وارد ہوئی ہے۔ خبر دی ہمکو شیخ امام ہبۃ اللہ ابن مبارک سقطی نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن احمد محاملی نے کہا حدیث کی ہمکو علی بن محمد بن اسمعیل بن محمد صفار نے کہا خبر دی ہمکو سعید بن نصر بن منصور بزاز نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے اعمش سے اُسنے طارق بن شہاب سے اُسنے سلمان سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا اور رجب کے چاند کا طلوع ہو چکا تھا اے سلمان نہیں کوئی مرد مومن اور عورت مومنہ کہ نماز پڑھے اس مہینے میں تیس رکعت ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین مرتبہ اور قل یا ایہا الکافرون تین مرتبہ مگر دور کرتا ہے اُسکے خدا تعالے گناہ اسکے اور دیتا ہے ثواب سے مانند اوس شخص کی جو تمام مہینہ روزے رکھے اور ہوتا ہے نماز گذارنیوالوں میں آئندہ سال تک اور اُٹھائے جاتے ہیں اسکے لیے ہر دن عمل ایک شہید کے بدر کے شہیدوں سے اور لکھی جاتی ہے واسطے اسکے بمقابلہ روزے ہر دن کے عبادت ایک برس کی اور بلند کیے جاتے ہیں اوسکے لیے ہزار درجے پس اگر تمام مہینہ روزہ رکھے اور یہ نماز پڑھے تو نجات دیگا اسکو اللہ تعالیٰ آگ سے اور واجب کریگا واسطے اسکے بہشت اور ہوگا خدا تعالیٰ کے قرب میں خبر دی مجھکو ساتھ اس ثواب کے جبریل علیہ السلام نے اور کہا اے محمد یہ علامت ہے تمہارے اور مشرکوں اور منافقوں کے درمیان کیونکہ منافق نہیں پڑھتے اس نماز کو۔ کہا سلمان نے میں نے کہا اے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے خبر دیجیے کسطرح اور کسوقت پڑھوں میں اس نماز کو۔ فرمایا اے سلمان پڑھ

فِي أَوَّلِهِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ
مَرَّةً وَاحِدَةً وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ يٰأَيُّهَا
الْكٰفِرُوْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَإِذَا سَلَّمْتَ رَفَعْتَ يَدَيْكَ وَقُلْتَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا
مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ثُمَّ امْسَحْ بِهِمَا
وَصَلِّ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ أَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَإِذَا سَلَّمْتَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ إِلَى السَّمَاءِ وَقُلْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ
وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
إِلٰهًا وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا
وَلَدًا ثُمَّ امْسَحْ بِهِمَا عَلٰى وَجْهِكَ وَصَلِّ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ
عَشْرَ رَكَعَاتٍ اقْرَأْ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَقُلْ
هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ فَإِذَا سَلَّمْتَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ إِلَى السَّمَاءِ وَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
وَسَلْ حَاجَتَكَ يُسْتَجَابُ لَكَ دُعَاؤُكَ وَيَجْعَلُ اللهُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ جَهَنَّمَ سَبْعَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ وَيُكْتَبُ لَكَ بِكُلِّ رَكْعَةٍ أَلْفُ أَلْفِ رَكْعَةٍ وَيُكْتَبُ
لَكَ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَجَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ سَلْمَانُ
فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَدِيْثِ خَرَرْتُ
سَاجِدًا أَبْكِيْ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى لِمَا سَمِعْتُ مِنْ هٰذِهِ
الزِّيَادَةِ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ الْعَمَلِ بِالسُّنَّةِ

فَصْلٌ

فِيْ تَأْكِيْدِ الْفَضِيْلَةِ فِيْ صَوْمِ أَوَّلِ خَمِيْسٍ مِنْ رَجَبٍ
وَالصَّلٰوةِ فِيْ أَوَّلِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ

تو اسکے اول ہیں دس رکعت پڑہ تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک دفعہ اور قل
ہو اللہ احد تین مرتبہ اور قل یا ایہا الکٰفرون تین مرتبہ پس جب سلام پھیرے اٹھا
تو ہاتھ اپنے اور کہہ تو نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں ہے اسکا شریک
کوئی اسی کے لیئے ہے ملک اور اسی کیلیئے سب تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے
اور وہ زندہ ہے نہیں مریگا اسی کے ہاتہ میں بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے خدا
کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو دیوے اور نہیں کوئی دینے والا جس چیز کو تو
روکے اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو تجہہ سے دولت پھر پھیر تو ہاتھ اپنا اپنے منہ پر
اور نماز پڑہ تو درمیان مہینہ کے دس رکعتیں پڑہ تو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک
مرتبہ اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکٰفرون تین مرتبہ پس جب سلام
پھیرے تو تو اٹھا دونو ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور کہہ تو نہیں کوئی معبود سوا
اللہ پاک کے جو اکیلا ہے نہیں کوئی اسکا شریک اسی کے لیئے ہے ملک اور اسی کیلیئے ہے
تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مریگا اسی کے ہاتھ میں
ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ خدا ہے اکیلا تنہا بے پروا یگانہ تنہا
نہیں پکڑی اسنے بیوی اور نہ اولاد پھر پھیر تو اپنے منہ پر اور نماز پڑہ تو مہینے کے
آخر میں دس رکعتیں پڑہ تو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص
تین مرتبہ اور سورہ کافرون تین مرتبہ پس جب سلام پھیرے تو تو اٹھا دونوں
ہاتھ اپنے طرف آسمان کی اور کہہ تو نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو ایک ہے
نہیں کوئی اسکا شریک اسی کے لیئے ہے ملک اور اسی کے لیئے ہے صفت زندہ کرتا ہے
اور مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے اور درود
بھیجے خدا ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر اور نہیں ہے
طاقت اور توانائی مگر ساتھ خدا بلند بزرگ کے اور مانگ تو حاجت اپنی قبول کیجائیگی
تیرے لیئے دعا تیری اور کریگا اللہ تیرے اور دوزخ کے درمیان ستر کھائیاں ہر کھائی
کشادگی میں ایسی ہے جیسے کہ آسمان اور زمین اور لکھی جائیگی تیرے لیئے بعوض
ہر رکعت کے دس لاکھ رکعت اور لکھی جائیگی تیرے لیئے آزادی آگ سے اور گذرنا پلصراط
پر کہا سلمان نے پس جب فارغ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث سے تو میں گر پڑا سجدہ
کرتا ہوا روتا ہوا خدا کی شکر کیواسطے بسبب اسکے جو سنی میں نے زیادتی ثواب کی
یہ روایت کتاب العمل بالسنۃ میں فصل۔ رجب کے پہلے پنجشنبہ کے روزے
اور پہلی جمعہ کی رات میں نماز پڑہنے کی فضیلت کی تاکید میں۔ خبر دی
ہمکو شیخ

أبو البركات هبة الله السقطي أخبرنا القاضي أبو الفضل
جعفر بن يحيى بن الكمال المكي أخبرنا أبو عبد الله الحسين
بن عبد الكريم بن محمد بن محمد الجزري بمكة في المسجد
الحرام أخبرنا أبو الحسن علي بن عبد الله بن جهضم
الهمداني أخبرنا أبو الحسن علي بن محمد بن سعيد
السعدي البصري أخبرنا أبي قال أخبرنا خلف بن عبد الله
الصنعاني عن حميد الطويل عن أنس بن مالك قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم رجب شهر الله و
شعبان شهري ورمضان شهر أمتي قيل يا رسول الله
ما معنى قولك شهر الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لأنه مخصوص بالمغفرة وفيه .... وفيه يحقن
الدماء وفيه تاب الله تعالى على أنبيائه وفيه أنقذ
أولياءه من يد عدائه من صامه استوجب على
الله تعالى ثلاثة أشياء مغفرة لجميع ما سلف من ذنوبه
وعصمة فيما بقي من عمره والثالث أمانا من العطش
يوم العرض الأكبر فقام شيخ ضعيف فقال يا رسول
الله إني أعجز عن صيامه كله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم صم أول يوم منه وأوسط يوم منه
وآخر يوم منه فإنك تعطى ثواب من صامه كله فإن
الحسنة بعشر أمثالها ولكن لا تغفلوا عن أول ليلة جمعة
في رجب فإنها ليلة تسميها الملائكة ليلة الرغائب
وذلك أنه إذا مضى ثلث الليل لا يبقى ملك في جميع السموات
والأرضين إلا ويجتمعون في الكعبة وحواليها فيطلع
الله تعالى عليهم اطلاعة فيقول ملائكتي سلوني
ما شئتم فيقولون ربنا حاجتنا أن تغفر لصوام رجب
فيقول الله تعالى قد فعلت ذلك ثم قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم فما من أحد يصوم يوم الخميس
أول خميس في رجب ثم يصلي فيما بين المغرب والعشاء
العتمة يعني ليلة الجمعة اثنتي عشرة ركعة يقرأ في

ابو البرکات ہبۃ اللہ سقطی نے کہا خبر دی ہمکو قاضی ابو الفضل جعفر بن یحیی بن کمال
مکی نے کہا خبر دی ہمکو ابو عبد اللہ حسین بن عبد الکریم بن محمد بن محمد جزری نے
مکہ میں مسجد حرام کے اندر کہا خبر دی ہمکو ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن جہضم ہمدانی
نے کہا خبر دی ہمکو ابو الحسن علی بن محمد بن سعید السعدی بصری نے کہا خبر دی
ہمکو میرے باپ نے کہا خبر دی ہمکو خلف بن عبد اللہ صنعانی نے حمید طویل سے
اُسنے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب
مہینہ خدا کا ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا
مہینہ ہے کہا گیا یا رسول اللہ کیا معنے آپ کے اس قول کے مہینہ خدا کا
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسواسطے کہ تحقیق رجب خاص کیا گیا ہے
ساتھ بخشش کے اور اسمیں نگاہ رکھی جاتی ہیں خون اور اسمیں توبہ قبول
کی اللہ تعالی نے اپنے پیغمبروں کی اور اسمیں نگاہ رکھا اپنے دوستوں کو انکے
دشمنوں کے ہاتھ سے جو شخص اسکا روزہ رکھے واجب ہوتی ہیں خدا تعالی
پر تین چیزیں بخشش واسطے اسکے جو گذری ہو اسکے گناہوں سے اور نگاہ رکھنا
باقی عمر میں گناہوں سے اور ایک تیسری چیز بیڈر رہنا ہے پیاس سے
دن پیش ہونے بڑے کے پس کھڑا ہوا ایک بوڑھا ضعیف پس اُسنے
کہا اے رسول اللہ کی تحقیق میں عاجز ہوں اُسکے تمام روزے رکھنے سے
پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھ تو اُسکے پہلے دن
کا اور اُسکے بیچ کے دن کا اور اُسکے آخر کے دن کا پس تحقیق تو دیا
جاویگا ثواب اس شخص کا جو تمام مہینہ کے روزے رکھے پس تحقیق نیکی ساتھ
دس چند کے ہوتی ہے ولکن مت غافل ہو تم جمعہ کی پہلی رات سے جو رجب
میں ہے پس تحقیق وہ ایسی رات ہے کہ فرشتے اسکا نام رکھتے ہیں لیلۃ الرغائب
(یعنی رات بھلائیوں کی) اور یہ اسواسطے کہ تحقیق جب گذرتا ہے تیسرا حصہ رات کا
تو نہیں باقی رہتا کوئی فرشتہ آسمانوں اور زمینوں میں مگر جمع ہو جاتے ہیں
کعبہ اور اسکے گرد نواحی میں جھانکتا ہے خدا تعالی انپر جھانکنے کر پس فرماتا
ہے اے میرے فرشتو مجھسے مانگو جو تم چاہتے ہو پس کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے
حاجت یہ ہے کہ بخشے تو رجب کے روزہ داروں کو پس فرماتا ہے خدا تعالی
تحقیق میں نے اسکو کیا پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی کہ روزہ رکھے پنجشنبہ
کو دن رجب کے پہلے پنجشنبہ میں پھر نماز پڑھے مغرب اور عشاء کے درمیان یعنی جمعہ کی رات میں
بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں

كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّاِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً تَفْصِلُ
بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيْمَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ صَلّٰى عَلَيَّ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةً يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً
ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَمَّا
تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْاَعْظَمُ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَسْجُدُ
الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُ فِيْهَا مِثْلَ مَا قَالَ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى
ثُمَّ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى حَاجَتَهٗ فِيْ سُجُوْدِهٖ فَاِنَّهَا تُقْضٰى
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ مَا مِنْ عَبْدٍ وَّلَا اَمَةٍ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا غَفَرَ
اللّٰهُ لَهٗ جَمِيْعَ ذُنُوْبِهٖ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَدَدَ
الرَّمْلِ وَوَزْنَ الْجِبَالِ وَعَدَدِ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَوَرَقِ
الْاَشْجَارِ وَيُشَفَّعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ سَبْعِمِائَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ
فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ فِيْ قَبْرِهٖ جَآءَ ثَوَابُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ
بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَّلِسَانٍ ذَلْقٍ فَيَقُوْلُ لَهٗ يَا حَبِيْبِيْ اَبْشِرْ فَقَدْ
نَجَوْتَ مِنْ كُلِّ شِدَّةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ
رَجُلًا اَحْسَنَ وَجْهًا مِّنْ وَّجْهِكَ وَلَا سَمِعْتُ كَلَامًا اَحْلٰى
مِنْ كَلَامِكَ وَلَا شَمَمْتُ رَائِحَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَتِكَ
فَيَقُوْلُ لَهٗ يَا حَبِيْبِيْ اَنَا ثَوَابُ تِلْكَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ فِيْ لَيْلَةِ
كَذَا فِيْ شَهْرِ كَذَا فِيْ سَنَةِ كَذَا جِئْتُ اللَّيْلَةَ لِاَقْضِيَ حَاجَتَكَ
وَاُوْنِسَ وَحْدَتَكَ وَاَرْفَعَ عَنْكَ وَحْشَتَكَ فَاِذَا نُفِخَ فِي
الصُّوْرِ اَظْلَلْتُكَ فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَاْسِكَ فَاَبْشِرْ
فَلَنْ تَعْدِمَ الْخَيْرَ مِنْ مَوْلَاكَ اَبَدًا **فَصْلٌ** فِيْ فَضْلِ
صِيَامِ يَوْمِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ
اَبُو الْبَرَكَاتِ هِبَةُ اللّٰهِ السَّقَطِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ
الْحَافِظُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْخَطِيْبُ قَالَ اَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ

سورہ فاتحہ ایک دفعہ اور سورہ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ فاصلہ
کرے ہر دو رکعت میں ساتھ سلام کے پس جب فارغ ہووے اپنی نماز
سے تو درود بھیجے مجھپر ستر دفعہ کہے اے میرے اللہ رحمت بھیج اوپر محمد نبی
اُمی اور اوپر آل اسکی کے اور سلام کرے پھر سجدہ کرے کہے اپنے سجدہ میں
بہت پاک ہے بہت منزہ ہے پروردگار فرشتوں اور روح کا ستر دفعہ پھر
اُٹھائے سر اپنا پس کہے اے میرے پروردگار بخشش کر اور رحم کر اور درگذر
کر جو تو جانتا ہے پس تحقیق تو تو ہی ہے غالب بہت بڑا ستر مرتبہ پھر دوسرا
سجدہ کرے پھر اسمیں کہے مانند اسکے جو کہا پہلے سجدہ میں پھر مانگے خدا تعالےٰ
سے حاجت اپنی اپنے سجدے میں پس تحقیق وہ پوری کیجاتی ہے فرمایا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اُسکی جسکے ساتھ میں میری جان ہے نہیں
کوئی بندہ اور نہیں کوئی لونڈی کہ نماز پڑھے یہہ نماز مگر بخشدیتا ہے خدا تعالےٰ
اُسکے سارے گناہ اگرچہ ہوویں مانند جھاگ سمندر کے اور گنتی ریت اور
وزن پہاڑوں کے اور گنتی بارشوں کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے
اور سفارش قبول کیا جائیگا قیامت کے دن سات سو میں اپنے گھر والوں سے
پس جب ہوگی پہلی رات اُسکی قبر میں تو آئیگا اُسکے پاس ثواب اس نماز کا
کشادہ روئی اور زبان تیز سے پس اسکو کہیگا اے میرے دوست خوشخبری
قبول کر پس تحقیق تونے نجات پائی ہر سختی سے پس کہیگا تو کون ہے پس
قسم خدا کی میںنے نہیں دیکھا کوئی مرد بہت اچھے منہ والا تیرے منہ سے
اور نہیں سُنی میںنے کوئی کلام شیریں تر تیری کلام سے اور نہیں سونگھی میںنے
کوئی بو خوشبو تر تیرے منہہ سے اور نہیں سنی میںنے کوئی کلام شیریں تر تیری
کلام سے اور نہیں سونگھی میںنے کوئی بو خوشبو تر تیری بو سے پس اسکو کہیگا
اے میرے دوست میں تیری اس نماز کا ثواب ہوں جسکو تونے پڑھا ہے
فلانی رات فلانے مہینے فلانے برس میں آج رات میں آیا تاکہ تیری حاجت
پوری کروں اور تنہائی میں تیرا مونس ہوں اور دور رکھوں میں تجھ سے
تیری وحشت کو پس جب صور میں پھونکا جاویگا تو میں تجھے سایہ کرونگا قیامت
کے میدان میں تیرے سر پر پس خوشخبری قبول کر تو پس ہرگز نہیں گم پائیگا تو بھلائی
اپنے مالک سے ہمیشہ فصل رجب کی ستائیسویں دن کے روزے کی فضیلت میں
خبر دی ہمکو شیخ ابو البرکات ہبۃ اللہ سقطی نے کہا خبر دی ہمکو شیخ حافظ
ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن علی محمد بن بشیر نے کہا خبر دی ہمکو

عمر الحافظ اخبرنا ابو بكر نصر حبشون بن موسى الخلال
اخبرنا علي بن سعيد الديلمي اخبرنا ضمرة بن ربيعة
القرشي عن ابن شوذب عن مطر الوراق عن شهر بن
حوشب عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال من صام يوم السابع والعشرين من رجب كتب له ثواب
صيام ستين شهرا وهو اول يوم نزل فيه جبرائيل عليه
السلام على النبي صلى الله عليه وسلم بالرسالة واخبرنا
هبة الله باسناده عن الحسن البصري قال كان
عبد الله بن عباس رض اذا كان يوم السابع والعشرين
من رجب اصبح معتكفا وظل مصليا الى وقت الظهر
فاذا صلى الظهر تنفل هنيهة ثم صلى اربع ركعات يقرأ في
كل ركعة الحمد لله مرة والمعوذتين مرة وانا انزلناه في
ليلة القدر ثلاثا وقل هو الله احد خمسين مرة ثم
يخلد الى الدعاء الى وقت العصر ويقول هكذا كان يصنع
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا اليوم واخبرنا
هبة الله باسناده عن ابي سلمة عن ابي هريرة
وسلمان الفارسي رضي الله عنهم قالا قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان في رجب يوما وليلة من
صام ذلك اليوم وقام تلك الليلة كان له من الاجر
كمن صام مائة سنة وقام لياليها وهي بثلاث يبقين
من رجب وهو اليوم الذي بعث فيه نبينا صلى الله
عليه وسلم **فصل** في آداب الصيام وما نهي عنه
من الآثام ينبغي للصائم ان يجرد صومه من الآثام
ونيته بتقوى الله عز وجل لما اخبرنا الشيخ هبة الله
قال اخبرنا الحسن بن احمد بن عبد الله الفقيه
الحنبلي قال اخبرنا محمد بن احمد الحافظ قال اخبرنا
الحسين بن جعفر الواعظ قال اخبرنا احمد بن عيسى
بن السكن قال اخبرنا ابن اسحاق الملقب بالحسام
قال اخبرنا اسحق بن رزين الراسني قال اخبرنا اسمعيل

علی بن عمر حافظ نے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر نصر حبشون بن موسے خلال نے کہا
خبر دی ہمکو علی بن سعید دیلمی نے کہا خبر دی ہمکو ضمرہ بن ربیعہ قرشی نے ابن
شوذب سے اُسنے مطر وراق سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ
سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جو شخص رجب کی
ستائیسویں دن کا روزہ رکھے تو لکھا جاتا ہے اُسکے لیئے ثواب ساٹھ مہینہ
کے روزہ کا اور وہ پہلا دن ہے جسمیں نزول فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ساتھ پیغمبری کے اور خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے ساتھ
اسناد اپنے کے حسن بصری سے کہا تھے عبد اللہ بن عباس جب ہوتا رجب کی
ستائیسویں کا دن تو صبح کرتے معتکف ہو کر اور دن میں نماز پڑھتے ظہر
تک پس جب ظہر پڑھ چکتے تو تھوڑی دیر نفل پڑھتے پھر چار رکعت نماز
پڑھتے۔ پڑھتے ہر رکعت میں الحمد للہ ایکدفعہ اور معوذتین ایک دفعہ اور سورہ
قدر تین مرتبہ اور سورہ اخلاص پچاس مرتبہ پھر لگجاتے دعا کیطرف عصر کے
وقت تک اور کہتے اسیطرح کرتے تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اس دن
میں اور خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے ابی سلمہ سے اُسنے
ابی ہریرہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم سے کہا اونہوں نے فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق رجب میں ایک دن ہے اور ایک رات
جو شخص روزہ رکھے اُس دن کا اور قیام کرے اس رات کا ہوتا ہے واسطے اُسکے
ثواب سے مانند اُس شخص کے جو روزے رکھے سو برس اور قیام کرے
سو برس کی راتوں میں اور وہ رات متصل ہے تین راتوں سے جو باقی
رہیں رجب سے اور وہ دن ہے جسمیں پیغمبر بنائے گئے نبی ہمارے صلی اللہ
علیہ وسلم نے .. فصل ہے روزوں کے آداب اور اُس چیز میں جسمی
منع کیا گیا ہے گناہوں سے روزہ دار کو چاہیئے کہ خالی کرے روزے
اپنے کو گناہوں سے اور پورا کرے اُسکو ساتھ ڈر اللہ عز وجل کی بسبب اسکے
کہ خبر دی ہمکو ساتھ اسکے شیخ ہبۃ اللہ نے کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد بن
عبد اللہ فقیہ حنبلی نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن احمد حافظ نے کہا خبر
دی ہمکو حسین بن جعفر واعظ نے کہا خبر دی ہمکو احمد بن عیسے بن
اسکن نے کہا خبر دی ہمکو ابن اسحاق نے جو لقب اسکا حسام
ہے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن رزین راسنی نے کہا خبر دی
ہمکو اسمٰعیل

ابْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجَبٌ مِنَ الشُّهُورِ الْحُرُمِ وَأَيَّامُهُ مَكْتُوبَةٌ عَلَى أَبْوَابِ السَّمَاءِ
السَّادِسَةِ فَإِذَا صَامَ الرَّجُلُ مِنْهُ يَوْمًا وَجَرَّدَ صَوْمَهُ بِتَقْوَى
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ نَطَقَ الْبَابُ وَنَطَقَ الْيَوْمُ وَقَالَا رَبِّ اغْفِرْ لَهُ
وَإِذَا لَمْ يُتِمَّ صَوْمَهُ بِتَقْوَى اللهِ تَعَالَى لَمْ يَسْتَغْفِرَا لَهُ وَقَالَا
أَوْ قِيلَ لَهُ خَدَعَتْكَ نَفْسُكَ وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ
جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ
أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ لَمْ يَتْرُكْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ
فِي أَنْ يَتْرُكَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ
جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ مَا لَمْ يَخْرِقْهُ وَقِيلَ وَمَا يَخْرِقُهُ قَالَ بِكِذْبَةٍ
أَوْ بِغِيبَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ
وَلٰكِنَّ الصِّيَامَ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو نَصْرٍ
مُحَمَّدُ ابْنُ الْبَنَّاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا وَالِدِي الشَّيْخُ أَبُو عَلِيِّ بْنُ
أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْبَنَّاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ الْحَافِظُ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَمَّالُ
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ خَلَفٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ خَاقَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمْسٌ تُفْطِرْنَ الصِّيَامَ وَتَنْقُضْنَ الْوُضُوءَ الْكَذِبُ وَالنَّمِيمَةُ
وَالْغِيبَةُ وَالنَّظَرُ بِالشَّهْوَةِ وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ وَأَخْبَرَنَا أَبُو
نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَامَ مَنْ ظَلَّ يَأْكُلُ
لُحُومَ النَّاسِ وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ
حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رض قَالَ تَأَمَّلَ خَلْفَ امْرَأَةٍ مِنْ فَوْقِ

بن یحیےٰ نے کہا خبر دی ہمکو مسعر بن کدام نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب حرام کے مہینوں سے ہے
اور اسکے دن لکھے ہوئے ہیں چھٹے آسمان کے دروازہ پر پس جب روزہ
رکھتا ہے مرد اس سے ایک دن کا اور خالی کرتا ہے اپنے روزے کو ساتھ
ڈر اللہ عزوجل کے تو بولتا ہے دروازہ اور بولتا ہے دن اور دونوں کہتے
ہیں اے اللہ بخشدے اسکو اور جب نہ پورا کرے روزے اپنے کو ساتھ
ڈر اللہ پاک کے تو نہیں بخشش مانگتے اُسکے لیئے اور کہتے ہیں یا کہا جاتا ہے
کہ فریب دیا تجھکو نفس تیرے نے اور مروی ہے اعرج سے وہ ابی ہریرہؓ
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ڈھال ہے پس
جب ہووے ایک تمہارا روزہ رکھنے والا تو نہ جہالت کرے پس اگر کوئی
مرد اُسکو گالی دے یا اس سے لڑے تو یہہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تحقیق آپنے فرمایا جو شخص
نہ چھوڑے جہوٹی بات اور اوسکے ساتھ عمل کرنے کو پس نہیں ہے خدا
کو حاجت اسمیں کہ چھوڑے کھانا اور پینا اپنا اور روایت ہے حسن سے
وہ ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ ڈھال ہے آگ سے جبتک نہ پھاڑے
اور کہا گیا کیا چیز اُسکو پھاڑتی ہے فرمایا ساتھ جھوٹ کے یا غیبت کے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ
سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپنے فرمایا نہیں ہے روزہ کھانے اور پینے
سے ولکن روزہ بکواس اور فحش سے خبر دی ہمکو شیخ ابو نصر محمد بن البنا نے کہا خبر دی
ہمکو میرے باپ شیخ ابو علی بن احمد بن عبد اللہ بن بنا نے کہا خبر دی ہمکو محمد حافظ نے
کہا حدیث کی ہمکو سعید بن عتبہ نے کہا خبر دی ہمکو بقیہ بن خلف نے کہا حدیث کی
ہمکو محمد بن حجاج نے خاقان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں ہیں جو توڑ دیتی ہیں روزہ کو اور توڑ دیتی ہیں
وضو کو ایک جہوٹ دوسری چغلی تیسری غیبت چوتھی نظر کرنی ساتھ شہوت کے
پانچویں قسم جہوٹی اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے
انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ
رکھا جسنے دن گذارا لوگوں کے گوشت کھاتے اور خبر دی ہمکو ابو نصر
نے اپنے باپ سے ساتھ سند اپنی کے حذیفہ بن یمان سے
کہا جو شخص دیکھے عورت کے پیچھے سے اُسکے کپڑوں
کے اوپر سے

المقالة الثامنة والعشرون

ثيابها بطل صومه واخبرنا ابو نصر باسناده عن سليمان بن
موسى قال قال جابر بن عبد الله رض اذا صمت فليصم
سمعك وبصرك ولسانك من الكذب والمحارم ودع
اذى الجار وليكن عليك وقار وسكينة ولا تجعل يوم
صومك ويوم فطرك سوآء قال النبي صلى الله عليه وسلم
رب صائم ليس له من صيامه الا الجوع والعطش ورب
قائم ليس له من قيامه الا السهر وقال صلى الله عليه وسلم
اهتز لذلك العرش وغضب له الرب عنى به صلى الله
عليه وسلم اذا لم يرد بالعمل وجه الله تعالى بل اريد به
الخلق وقال صلى الله عليه وسلم ان الله يقول انا خير
شريك ومن اشرك معى شريكا فى عمله فهو لشريكى ونفى
انى لا اقبل ما اخلص لى يا بن ادم انا خير قسيم فانظر
عملك الذى عملت لغيرى فانما جزآؤك على الذى عملت
له وكان صلى الله عليه وسلم يقول فى دعائه اللهم
طهر لسانى من الكذب وقلبى من النفاق وعملى من
الريآء وبصرى من الخيانة فانك تعلم خائنة الاعين
وما تخفى الصدور فينبغى للصائم ان يتأدب ويحذر
من الرياء ونظر الخلق وعلمهم فى صومه وجميع عباداته
لئلا يخسر الدنيا والاخرة وحدثنا الشيخ ابو نصر
عن والده باسناده عن ابى فراش انه سمع عبد الله
بن عمر رض يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول صام نوح الدهر الا يومين الفطر والاضحى
وصام داؤد عليه السلام نصف الدهر وصام ابرهيم
عليه السلام ثلثة ايام من كل شهر صام الدهر وافطر
الدهر واخبرنا الشيخ ابو نصر عن والده باسناده عن محمد
بن المنكدر عن جابر بن عبد الله ان رجلا جاء الى النبى صلى
الله عليه وسلم من اهل البادية فقال يا رسول الله اخبرنى
عن صومك فغضب النبى صلى الله عليه وسلم حتى
احمرتا وجنتاه فلما راى ذلك عمر بن الخطاب رض

باطل ہوجاتا ہے اُسکا روزہ اور خبردی ہمکو ابو نصر نے اپنے اسناد سے سلیمان
بن موسے سے کہا فرمایا جابر بن عبد اللہ نے جب روزہ رکھے پس چاہیے کہ
روزہ رکھے کان تیرا اور آنکھ تیری اور زبان تیری جھوٹ اور حراموں سے
اور چھوڑ تو تکلیف دینا ہمسایہ کو اور چاہیے کہ روزہ رکھے کان تیرا اور آنکھ
تیری اور زبان تیری جھوٹ اور حراموں سے اور چھوڑ تکلیف دینا
ہمسایہ کو اور چاہیے کہ نہ ہووے تجھپر بردباری اور آرام اور نہ کر تو
اپنے روزے اور اپنے افطار کے دن کو برابر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہت روزہ رکھنے والے نہیں ہے واسطے اُسکے روزہ سے مگر
بھوک اور پیاس اور بہت قیام کرنے والے نہیں ہے اُسکے قیام سے مگر
بیداری اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کانپتا ہے واسطے اسکے
عرش اور غصہ ہوتا ہے واسطے اُسکے پروردگار اور حضرت صلے اللہ علیہ
کی مراد اسسے یہ ہے کہ جب ارادہ کرے ساتھ عمل خدا تعالی کی رضامندی
کا بلکہ ارادہ کیگئی ساتھ اسکے خلقت اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ پاک فرماتا ہے میں اچھا شریک ہوں اور جو شخص میری ساتھ شریک
بناوے اپنے کام میں پس وہ کام میری شریک کی لیے ہے نہ میری لیے تحقیق میں
نہیں قبول کرتا مگر وہ چیز کہ خاص کیگئی ہے میری لیے اے بیٹے آدم کی میں بہتر قسمت
کرنیوالا ہوں پس دیکھ تو اپنے عمل کو جو تو نے میری غیر کیواسطے کیا ہے پس نہیں جزا
تیری مگر اس شخص پر جسکے لیے تو نے عمل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا
میں فرماتے تھے اے اللہ پاک کر تو زبان میری جھوٹ سے اور دل میرا نفاق سے اور عمل میرا
ریا سے اور آنکھ میری خیانت سے پس تحقیق تو جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور وہ
چیز جو چھپاتی ہیں سینے میں روزے والے کو چاہیے کہ ادب اختیار کرے اور ڈرے ریا اور خلقت
کی دیکھنے اور انکو معلوم کرنے سے اسکی روزے اور اسکی ساری بندگیوں کو نہ ٹوٹا پاوے
دنیا اور آخرت میں اور حدیث کی ہمکو شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے ساتھ اسناد اپنے کی ابی فراش سے تحقیق
اُسنے سنا عبد اللہ بن عمر سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے روزہ رکھا
نوح علیہ السلام نے تمام عمر مگر دو دن عید فطر اور عید اضحی اور روزہ رکھا داود علیہ السلام نے
نصف عمر اور روزہ رکھا ابراہیم علیہ السلام نے تین دن ہر مہینے سے تمام عمر روزہ رکھا اور تمام
عمر افطار کیا اور خبر دی ہمکو شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے محمد بن منکدر سے اُنہوں نے
جابر بن عبد اللہ سے تحقیق ایک مرد آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگل والوں سے پس کہا اے رسول اللہ
مجھے خبر دیجیے اپنے روزے سے پس غصہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سرخ ہوگئے آپ کے رخسارے پس

أقبل على الرجل فزجره وانتهره حتى أسكته فلما سري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عمر رض يا نبي الله جعلني الله فداك أخبرني عن رجل يصوم الدهر كله قال لا صام ذلك ولا أفطر فقال يا نبي الله أخبرني عن رجل يصوم ثلثة أيام من كل شهر قال صلى الله عليه وسلم ذلك صوم الدهر كله فقال يا نبي الله أخبرني عن رجل يصوم الاثنين والخميس قال صلى الله عليه وسلم أما الخميس فيوم ترفع فيه الأعمال وأما يوم الاثنين فهو اليوم الذي ولدت فيه وأنزل فيه الوحي

فصل

فإذا جاء وقت الإفطار فليقل عند إفطاره بسم الله اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت سبحانك وبحمدك اللهم تقبل منا إنك أنت السميع العليم وكان عبد الله بن عمرو بن العاص رض يقول عند فطره اللهم إني أسألك برحمتك التي وسعت كل شيء أن تغفر لي وعن أبي العالية قال عند إفطاره الحمد لله الذي علا فقهر والحمد لله الذي نظر فخبر والحمد لله الذي ملك فقدر والحمد لله الذي يحيي الموتى فقد خرج من ذنوبه ليوم ولدته وعن مصعب بن سعيد عن عبد الله بن الزبير عن سعيد بن مالك رض قال إن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أفطر عند أحد قال أفطر عندكم الصائمون وأكل طعامكم الأبرار وصلت عليكم الملئكة

فصل

علم أن شهر رجب تستجاب فيه الدعوة وتقال فيه العثرة وتضاعف على من اجترم فيه العقوبة من ذلك ما أخبرنا هبة الله قال أخبرنا القاضي هناد بن إبرهيم النسفي قال أخبرنا عبد القاهر بن عمر الجزري بها قال أخبرنا هبة الله قال أنا محمد بن الفرخان قال أنا أحمد بن الحسين بن سعيد الأنباري قال أنا إبرهيم بن فراش عن عمرو بن سمرة عن موسى بن العباس عن الأصبغ عن نباتة

تو متوجہ ہوئے اس مرد پر پس اُسکو ڈرایا اور جھڑکا یہانتک کہ خاموش کیا اسکو پس جب دور کیا گیا غصہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کہا عمر رض نے اے نبی اللہ کر مجھکو اللہ آپ پر قربان مجھے خبر دیجئے ایسے مرد سے کہ جو روزہ رکھے تمام عمر فرمایا پیغمبر نے نہ روزہ رکھا اُسنے اور نہ افطار کیا پس کہا اے پیغمبر خدا کے مجھے خبر دیجئے ایسے مرد سے جو روزہ رکھے تین دن ہر مہینے سے فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے روزہ تمام عمر کا پس کہا اے پیغمبر خدا مجھے خبر دیجئے ایسے مرد سے جو روزہ رکھے پیر اور جمعرات کا فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیکن جمعرات پس ایسا دن ہے کہ اُٹھائے جاتے ہیں اسمیں عمل اور لیکن دن پیر کا پس وہ دن ہے جسمیں میں پیدا کیا گیا اور اُتاری گئی مجھپر اسمیں وحی فصل پس جب آوے وقت افطار کا تو وقت روزہ کھولنے اپنے کے ساتھ نام خدا کے اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیری روزی پر میں نے روزہ کھولا پاکی ہے تجھکو اور ساتھ تیری صفت کے اے خدا قبول کر تو ہمارے سے تحقیق تو ہی ہے سننے والا جاننے والا اور عبد اللہ بن عمر بن عاص کہتے تھے وقت روزہ کھولنے اپنے کے اے پروردگار تحقیق میں تجھسے مانگتا ہوں ساتھ تیری رحمت کے جسنے سمالیا ہے ہر چیز کو یہ کہ بخشدے تو مجھکو اور ابی العالیہ سے روایت ہے کہا جو شخص وہ کہے وقت روزہ کھولنے کے اپنے سب تعریف خدا کو بزرگ ہے اور غالب آیا اور سب تعریف اللہ کو جسنے دیکھا پھر پسند کیا اور سراہے اُسکو جو مالک ہوا اور قادر ہے اور تمام تعریف واسطے اللہ کے ہے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو پس تحقیق وہ نکل گیا اپنے گناہوں سے مانند اُس دن کی جنا اُسکو اسکی والدہ نے اور مروی ہے مصعب بن سعید سے وہ عبد اللہ بن زبیر سے وہ سعید بن مالک سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی کے پاس افطار کرتے تھے تو فرماتے تھے افطار کیا تمہارے پاس روزہ داروں نے اور کھایا کھانا تمہارا نیکوکاروں نے اور رحمت بھیجتے ہیں تمپر فرشتے فصل جان تو تحقیق مہینہ رجب کا ہے قبول کیجاتی ہے اسمیں دعا اور درگذر کیجاتی ہے اسمیں لغزش اور دوچند کیا جاتا ہے اس شخص پر جو گناہ کرے اسمیں عذاب انجملہ وہ ہے جو خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے کہا خبر دی ہمکو قاضی ہناد بن ابراہیم نسفی نے کہا خبر دی ہمکو عبد القاہر بن عمر جزری نے ساتھ اُسکے کہا خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن فرخان نے کہا خبر دی ہمکو احمد بن حسین بن سعید انباری نے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن فراش نے عمرو بن سمرہ سے۔ اُسنے موسے ابن عباس سے اُسنے اصبغ سے۔ اُسنے بنانہ سے

عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ رض قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي
الطَّوَافِ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مَنْ يُجِيْبُ دُعَاءَ
الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ وَالْبَلْوٰى مَعَ السَّقَمِ
قَدْ بَاتَ وَفْدُكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ وَنَحْنُ نَدْعُوْا
وَعَيْنُ اللّٰهِ لَمْ تَنَمْ هَبْ لِيْ بِجُوْدِكَ مَا اَخْطَاْتُ مِنْ جُرْمٍ
يَا مَنْ اَشَارَ اِلَيْهِ الْخَلْقُ بِالْكَرَمِ + اِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَمْ يَسْبِقْ
لِمُجْتَرِمٍ فَمَنْ يَجُوْدُ عَلَى الْعَاصِيْنَ بِالنِّعَمِ قَالَ الْحُسَيْنُ
بْنُ عَلِيٍّ رض قَالَ لِيْ اَبِيْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا حُسَيْنُ
اَمَا تَسْمَعُ النَّادِبَ ذَنْبَهٗ وَالْمُعَاتِبَ رَبَّهٗ اِمْضِ فَعَسَاكَ
تُدْرِكُهٗ وَنَادِهٖ قَالَ الْحُسَيْنُ رض فَاَسْرَعْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُهٗ
وَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَمِيْلِ الْوَجْهِ نَقِيِّ الْبَدَنِ نَظِيْفِ الثِّيَابِ
طَيِّبِ الرِّيْحِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ شَلَّ جَانِبُهُ الْاَيْمَنُ فَقُلْتُ اَجِبْ
اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْطَالِبٍ رض فَقَامَ يَجُرُّ شِقَّهٗ
حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ كَرَّمَ
اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَنْ اَنْتَ وَمَا شَاْنُكَ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَا شَاْنُ مَنْ اُخِذَ بِالْعُقُوْبَةِ وَمُنِعَ الْحُقُوْقَ قَالَ وَمَا اسْمُكَ
قَالَ مُنَازِلُ ابْنُ لَاحِقٍ قَالَ فَمَا قِصَّتُكَ قَالَ كُنْتُ مَشْهُوْرًا فِي
الْعَرَبِ بِاللَّهْوِ وَالطَّرَبِ اَرْكُضُ فِيْ صَبْوَتِيْ وَلَا اُفِيْقُ
مِنْ غَفْلَتِيْ اِنْ تُبْتُ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَاِنِ اسْتَقَلْتُ لَمْ تُقَلْ
عَثْرَتِيْ اُدِيْمُ الْعِصْيَانَ فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَكَانَ لِيْ
وَالِدٌ شَفِيْقٌ رَفِيْقٌ يُحَذِّرُنِيْ مَصَارِعَ الْجَهَالَةِ وَشِقْوَةَ
الْمَعْصِيَةِ يَقُوْلُ يَا بُنَيَّ لِلّٰهِ سَطَوَاتٌ وَّنَقِمَاتٌ فَلَا تَتَعَرَّضْ لِمَنْ
يُعَاقِبُ بِالنَّارِ فَكَمْ قَدْ ضَجَّ مِنْكَ الظَّلَامُ وَالْمَلٰئِكَةُ الْكِرَامُ
وَالشَّهْرُ الْحَرَامُ وَاللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ وَكَانَ اِذَا اَلَحَّ عَلَيَّ
بِالْعَتَبِ اَلْحَحْتُ عَلَيْهِ بِالضَّرْبِ فَاَبْلَغْتُ اِلَيْهِ يَوْمًا فَقَالَ
وَاللّٰهِ لَا صُوْمَنَّ وَلَا اُفْطِرُ وَلَا صَلِّيَنَّ وَلَا اَنَامُ فَصَامَ
اُسْبُوْعًا ثُمَّ رَكِبَ جَمَلًا اَوْرَقَ وَاَتٰى مَكَّةَ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ
وَقَالَ لَاَفِدَنَّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَاَسْتَعْدِيَنَّ عَلَيْكَ اللّٰهَ قَالَ
فَقَدِمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَتَعَلَّقَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَدَعَا

اُسنے حسین بن علی بن ابیطالب سے کہا ہم طواف میں تھے ناگاہ سنا ہمنے
ایک آواز اور وہ کہتا تھا اے وہ شخص جو قبول کرتا ہے دعا، درماندوں کی
اندھیروں میں اے دور کرنیوالے سختی اور بلا کے ساتھ بیماری کے تحقیق رات گذاری
تیرے مہمانوں نے خانہ کعبہ اور حرم کے گرد اور ہم دعا کرتے ہیں اور اللہ کی آنکھ نہیں
سوئی بخش تو مجھکو ساتھ بخشش اپنی کے وہ جو خطا کیا مینے گناہ سے اے وہ ذات جو اشارہ
کرتی ہے طرف اسکی خلقت ساتھ بخشش کے اگر تیری عفو نے نہیں سبقت کی واسطے گنہگار کے
تو کون ہے کہ بخشش کرے گنہگاروں پر ساتھ نعمت کے کہا حسین بن علیؓ نے کہا مجھکو
میرے باپ نے جو علی رضی اللہ عنہ ہیں اے حسین کیا تو نہیں سنتا اپنے گناہ پر رونیوالے
اور اپنے آپ کو عتاب کرنیوالے کو پروردگار اپنے میں چل تو پس نزدیک ہے کہ پالیگا
تو اسکو اور پکار تو اسکو کہا حسینؓ نے پس جلدی کی یہانتک کہ مینے پالیا اسکو
اور ناگاہ میں پہنچا ایک مرد خوبرو پاک بدن پاکیزہ کپڑوں خوشبو والے کے پاس
مگر یہ کہ تحقیق خشک ہوگئی تھی اسکی وائیں جانب پس کہا مینے چل تو امیرالمومنین
علی بن ابی طالب پاس پس کھڑا ہوا کھینچتا تھا جانب اپنی یہانتک کہ کھڑا
ہوا امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ پر پس کہا اسکو تو کون ہے اور تیرا کیا
حال ہے کہا اے امیرالمومنین کیا حال ہے اُس شخص کا جو پکڑا گیا ہے ساتھ عذاب کے
اور منع کیا ہے اسنے حقوں کو کہا تیرا کیا نام ہے کہا منازل بن لاحق کہا پس کیا ہے قصہ
تیرا کہا میں مشہور تھا عرب میں ساتھ کھیل اور خوشی کے اور میں ناچتا تھا جوانی کی
نادانی میں اور میں نہیں ہوش میں آتا تھا اپنی غفلت سے اگر میں توبہ کرتا تھا تو
نہیں قبول کیجاتی تھی توبہ میری اور اگر میں پھیرنا چاہتا تھا تو نہیں پھیری جاتی
تھی لغزش میری میں ہمیشہ گناہ کرتا تھا رجب اور شعبان میں اور تھا باپ میرا مہربان
نرم دل ڈراتا تھا مجھکو جہالت کی جگہوں اور گناہ کی بدبختی سے مجھے کہتا تھا
اے چھوٹے بیٹے میرے خدا کی سخت پکڑیں ہیں اور عذاب پس نہ سامنے آ تو بیفرمانی
سے اس شخص کیواسطے جو عذاب کرتا ہے ساتھ آگ کے پس بہت فریاد کی تجھسے اندھیروں
اور فرشتوں بزرگ نے اور حرام کے مہینے اور راتوں اور دنوں نے اور باپ میرا
جب مجھسے لڑتا تھا ادب دینے کے ساتھ تو میں اس سے لڑتا تھا مارنے کے ساتھ پس میں حد سے
گذر گیا طرف اسکی ایک دن پس کہا اُسنے قسم اللہ کی البتہ روزہ رکھونگا میں اور نہ
افطار کرونگا میں اور البتہ نماز پڑھونگا میں اور نہ سوؤنگا میں اور روزہ رکھا اسنے
اونٹ پر جو سرخ سفید آمیز رنگ کا تھا اور آیا مکہ میں حج اکبر کے دن اور کہا البتہ جاؤنگا میں طرف
خانہ کعبہ کی اور البتہ مدد چاہونگا میں تجھپر اُس سے کہا پس آیا مکہ میں حج اکبر کے دن لٹکا ساتھ پردوں کعبہ کی

عَلَیَّ وَقَالَ یَا مَنْ اِلَیْہِ اَتَی الْحُجَّاجُ مِنْ بُعْدٍ یَرْجُوْنَ لُطْفَ
عَزِیْزٍ وَّاحِدٍ صَمَدٍ ✢ ھٰذَا مَنَازِلُ لَا یُرَدُّ عَنْ عُقُوْقِیْ
فَخُذْ بِحَقِّیْ یَا رَحْمٰنُ مِنْ وَلَدِیْ ✢ وَشُلَّ مِنْہُ بِجُوْدٍ مِّنْکَ
جَانِبَہٗ ✢ یَا مَنْ تَقَدَّسَ لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَلِدِ ✢ قَالَ فَوَالَّذِیْ
رَفَعَ السَّمَآءَ وَاَنْبَعَ الْمَآءَ مَا اسْتَتَمَّ کَلَامَہٗ حَتّٰی شُلَّ
جَانِبِیَ الْاَیْمَنُ فَظَلَلْتُ کَالْخَشَبَۃِ الْمُلْقَاۃِ بِاَرْجَاءِ الْحَرَمِ
وَکَانَ النَّاسُ یَغْدُوْنَ وَیَرُوْحُوْنَ عَلَیَّ وَیَقُوْلُوْنَ
ھٰذَا اَجَابَ اللّٰہُ فِیْہِ دَعْوَۃَ اَبِیْہِ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ رضؓ فَمَا
فَعَلَ اَبُوْکَ قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ سَاَلْتُہٗ اَنْ یَّدْعُوَ
اللّٰہَ لِیْ فِی الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ دَعَا عَلَیَّ فِیْھَا بَعْدَ اَنْ رَضِیَ
عَنِّیْ فَاَجَابَنِیْ فَحَمَلْتُہٗ عَلٰی نَاقَۃٍ وَّجَدَدْتُ فِی السَّیْرِ حَتّٰی
وَصَلْنَا اِلٰی وَادٍ یُّقَالُ لَھَا وَادِ الْاَرَاکِ فَنَفَرَ طَائِرٌ مِّنْ
شَجَرَۃٍ فَنَفَرَتِ النَّاقَۃُ فَوَقَعَ مِنْھَا وَمَاتَ فِی الطَّرِیْقِ
فَقَالَ عَلِیٌّ رضؓ اَلَا اُعَلِّمُکَ دَعَوَاتٍ سَمِعْتُھَا مِنْ رَّسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا دَعَا بِھَا مَھْمُوْمٌ اِلَّا
فَرَّجَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھَمَّہٗ وَلَا مَکْرُوْبٌ اِلَّا فَرَّجَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کُرْبَتَہٗ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ رضؓ
فَعَلَّمَہُ الدُّعَآءَ وَدَعَا بِہٖ وَخَلَصَ مِنْ مَّرَضِہٖ وَغَدَا عَلَیْنَا
صَحِیْحًا سَالِمًا فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ کَیْفَ عَمِلْتَ قَالَ لَمَّا ھَدَأَتِ
الْعُیُوْنُ دَعَوْتُ بِہٖ مَرَّۃً وَّثَانِیَۃً وَّثَالِثَۃً فَنُوْدِیْتُ
حَسْبُکَ اللّٰہُ فَقَدْ دَعَوْتَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ
اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی ثُمَّ حَمَلَتْنِیْ عَیْنِیْ
فَنِمْتُ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنَامِیْ
فَعَرَضْتُھَا عَلَیْہِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عَلِیٌّ ابْنُ
عَمِّیْ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ
وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی ثُمَّ حَمَلَتْنِیْ عَیْنِیْ مَرَّۃً ثَانِیَۃً فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُرِیْدُ اَنْ اَسْمَعَ
الدُّعَآءَ مِنْکَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّۃِ وَیَا مَنِ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِہٖ مَبْنِیَّۃٌ

اور کہا ای وہ شخص جسکی طرف آتے ہیں حج کرنیوالے دور سے امید رکھتے ہیں خدا غالب
اکیلے بے پرواہ کی مہربانی یہ ہے منازل نہیں پھیرتا میری بیفرمانی سے پس پکڑ تو حق میرا
ای رحمٰن میرے بیٹے سے اور بیکار ہوجاوے تیری بخشش کی برکت سے اسکا پہلو ای وہ ذات جو
پاک ہے نہیں جنا گیا اور نہیں جنا کسیکو کہا پس قسم اسکی جسنے بلند کیا آسمان کو اور
نکالا پانی کو نہیں پوری ہوئی تھی کلام اسکی یہانتک کہ مارے گئے جانب داہنی میری
پس ہوگیا میں مانند لکڑی ڈالی ہوئی کی حرم کے کونے میں اور لوگ صبح اور شام آتے تھے
مجھپر اور کہتے تھے یہ وہ شخص ہے کہ قبول کی خدا تعالیٰ نے اسکے حق میں اسکے باپ کی دعا
پس کہا اسکو حضرت علی نے پس کیا کیا تیرے باپ نے کہا ای امیر المومنین میں نے اس سے سوال کیا
کہ میرے لیئے دعا کرے ان جگہوں میں جہاں مجھپر بددعا کی پیچھے اسکے راضی ہونے کے مجھسے
پس قبول کیا اسنے میرے سوال کو پس سوار کیا میں نے اسکو اونٹنی پر جو بائی بہت تیز چلنے میں
یہانتک کہ پہونچے ہم ایک وادی کیطرف اسکو وادی اراک کہتے تھے پس اڑا ایک جانور
ایک درخت سے پس بھاگی اونٹنی پس گر پڑا اسے اور مرگیا رستہ میں پس فرمایا
حضرت علی رضؓ نے کیا نہ سکھلاؤں میں تجکو دعائیں جو سنا میں نے انکو پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور فرمایا نہیں دعا مانگی ساتھ اسکے کسی غمگین نے مگر کھولا اللہ تعالیٰ
اس سے غم اسکا اور نہ کسی رنجور نے مگر کھولا اللہ تعالیٰ نے اس سے اسکے رنج کو پس کہا
ہاں پس کہا حسین رضؓ بن علی رضؓ نے پس سکھلائی اسکو دعا اور دعا کی ساتھ اسکے اور خلاصی
پائی اپنی بیماری سے اور آیا ہمارے پاس صحیح و سلامت پس کہا میں نے اس مرد کو کسطرح کیا تو نے
کہا جب آرام پکڑا آنکھوں نے تو دعا کی میں نے ساتھ اسکے ایک دفعہ اور دوسری بار
اور تیسری بار پس میں آواز دیا گیا کہ کافی ہے تجھکو اللہ پس تحقیق تو نے پکارا خدا کو ساتھ
اسکے اسم اعظم کے کہ جب پکارا جاتا ہے ساتھ اسکے تو قبول کرتا ہے اور جب سوال
کیا جاتا ہے ساتھ اسکے تو دیتا ہے پھر غلبہ کیا مجھپر میری آنکھ نے پس میں سو گیا پس
میں نے دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب میں پس پیش کیا میں نے اسکو آپ پر پس
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا علی میرے چچا کے بیٹے نے اس دعا میں خدا
کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب پکارا جاتا ہے ساتھ اسکے قبول کرتا ہے اور جب سوال
کیا جاتا ہے ساتھ اسکے تو دیتا ہے پھر غالب آئی مجھپر آنکھ دوسری دفعہ پس خواب میں دیکھا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا میں نے یا رسول اللہ میں آپ سے دعا سننی چاہتا ہوں
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ ای خدا تحقیق میں آپ سے سوال کرتا ہوں ای
جاننے والے پوشیدہ کے اور اے وہ شخص جو آسمان
اسکی قدرت سے بنا ہوا ہے

وَيَا مَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَدْحِيَّةٌ وَيَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ
جَلَالِهٖ مُشْرِقَةٌ وَّمُضِيْئَةٌ وَيَا مُقْبِلًا عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مُّؤْمِنَةٍ
زَكِيَّةٍ وَيَا مُسَكِّنَ رُعْبِ الْخَائِفِيْنَ وَاَهْلِ التَّقِيَّةِ يَا مَنْ حَوَائِجُ
الْخَلْقِ عِنْدَهٗ مَقْضِيَّةٌ يَا مَنْ نَجَّى يُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ
يَا مَنْ لَيْسَ لَهٗ بَوَّابٌ يُنَادٰى وَلَا صَاحِبٌ يُغْشٰى وَلَا وَزِيْرٌ
يُعْطٰى وَلَا غَيْرُهٗ رَبٌّ يُدْعٰى وَلَا يَزْدَادُ عَلٰى كَثْرَةِ الْحَوَائِجِ
اِلَّا كَرَمًا وَّجُوْدًا وَّصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ فَانْتَبَهْتُ وَقَدْ بَرَأْتُ فَالْزَمُوْا عَلٰى
تَمَسُّكُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَاِنَّهٗ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْعَرْشِ وَقَدْ نُقِلَ
مِثْلُ ذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض وَغَيْرِهٖ مِمَّا يَطُوْلُ
شَرْحُهٗ وَفِي الْجُمْلَةِ لَا يَنْبَغِيْ لِذِيْ لُبٍّ اَنْ يَّسْتَهِيْنَ بِا
الْمَعَاصِيْ فِي الْمَظَالِمِ وَدُعَاءِ الْمَظْلُوْمِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَسْتَحْيِيْ اِذَا بَسَطَ الْعَبْدُ كَفَّيْهِ اِلَيْهِ بِالدُّعَاءِ
اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا فَاِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا اَوْ يُؤَخِّرَهٗ
لَهٗ فِيْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَدْ اُنْشِدَ فِيْ ذٰلِكَ اَتَسْمَعُ بِالدُّعَاءِ
فَلَا تَدْرِيْهِ + تَبَيَّنَ فِيْكَ مَا صَنَعَ الدُّعَاءُ + سِهَامُ اللَّيْلِ
لَا يُخْطِيْ وَلٰكِنْ + لَهَا اَمَدٌ وَّلِلْاَمَدِ انْقِضَاءٌ

مجلس

فِيْ فَضْلِ شَهْرِ شَعْبَانَ وَمَا يَنْزِلُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنَ
الْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدٌ عَنْ وَّالِدِهٖ
اَبِيْ عَلِيِّ الْحُسَيْنِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
عُمَرَ وَبْنِ حَفْصٍ جَعْفَرِ الْمُقْرِيِّ بِاقْتِفَاءِ اَبِي الْفَتْحِ الْحَافِظِ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ الْحَسَنِ
اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ
مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ
لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ
صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا شَهْرَ رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ صَامَ فِيْ شَهْرٍ

اور وہ شخص جو زمین اسکی عزت سے بچھی ہوئی ہے اور ای وہ شخص جو سورج
اور چاند اسکی بزرگی کے نور سے چمکنے والے اور روشن ہیں اور ای آگے آنیوالے
ہر نفس ایمان والی پاک پر اور ای آرام دینے والی ڈرنے والوں کی ڈر سے ای وہ شخص
جو لوگوں کی حاجتیں اسکے پاس پوری کی گئیں ہیں ای وہ شخص جسنے نجات دی یوسف
علیہ السلام کو غلامی سے ای وہ شخص جو نہیں ہے واسطے اسکے کوئی دربان جو پکارا جاوے
اور نہیں کوئی ہم صحبت جو آمدرفت کیا جاوے اور نہ وزیر کہ دیا جاوے اور نہ سوا
اسکے پروردگار جو پکارا جاوے اور نہیں زیادہ کرتا بہت حاجتوں پر مگر کرم اور بخشش
اور درود بھیج محمد اور آپ کی آل پر اور دے تو مجھکو سوال میرا تحقیق تو ہر چیز پر قادر
ہے کہا پس بیدار ہوا میں اور حال یہہ تھا کہ میں اچھا ہو گیا فرمایا حضرت علی نے
لازم پکڑو اس دعا کو پس تحقیق یہ خزانہ ہے عرش کی خزانوں سے اور تحقیق نقل کیا گیا
ہے مانند اسکے عمر بن خطاب اور انکی غیر کے زمانہ میں اس چیز سے جو لمبی ہے شرح اسکی
اور مجمل بات یہہ ہے کہ نہیں لائق عقلمند کو کہ حقیر جانے گناہوں اور ظلموں اور مظلوم
کی بد دعا کو پس تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کئی اندھیری ہوگا
قیامت کے دن اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی شرم کرتا ہے
جب پھیلاتا ہے بندہ دونو ہاتھ اپنے طرف اسکے ساتھ دعا کے اسسے کہ پھیرے
اسکو خالی پس یا یہ کہ جلدی کرتا ہے اسکے لیئے دنیا میں یا تاخیر کرتا ہے اسکی لیئے
قیامت کے دن میں اور تحقیق پڑھی گئی ہیں اس باب میں بیت۔ کیا سنتا ہے تو دعا کو
پس حقیر جانتا ہے تو اسکو ظاہر ہوا ہے تجھکو وہ جو کیا ہے دعا نے۔ رات کی تیر نہیں خطا
کرتے لیکن انکے واسطے ایک وقت ہے اور وقت کیلئے گزرنا ہے مجلس فضیلت میں ماہ شعبان اور
اس چیز کی جو اترتی ہے نصف شعبان کی رات میں بخشش اور رضامندی سے خبر دی
ہمکو شیخ ابو نصر محمد نے اپنے باپ ابی علی حسین سے کہا خبر دی ہمکو ابو الحسن علی بن محمد بن
عمر و بن حفص جعفر مقری نے ساتھ ابو الفتح حافظ کی خبر دی ہمکو ابوبکر محمد بن عبد اللہ شافعی
نے خبر دی ہمکو اسحاق بن حسن نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو مالک
بن انس نے ابی نضر مولی عمر بن عبد اللہ سے اسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اسنے حضرت عایشہ
صدیقہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے کہ تحقیق حضرت عائشہ نے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک
کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے نہیں روزہ
رکھینگے اور نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورا کیا کسی مہینے کے روزے
کبھی کو مگر مہینہ رمضان کا اور نہیں دیکھا میں نے آپکو کہ کسی مہینہ میں زیادہ روزے رکھے ہوں

اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ مَالِكٍ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَكَانَ
اَحَبُّ صِيَامِهٖ فِي شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ
اَرٰى صِيَامَكَ فِي شَعْبَانَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَائِشَةُ اِنَّهٗ شَهْرٌ يُنْسَخُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ فِيْهِ اِسْمُ مَنْ يُقْبَضُ رُوْحُهٗ
فِي بَقِيَّةِ الْعَامِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ لَّا يُنْسَخَ اِسْمِيْ اِلَّا وَاَنَا صَائِمٌ وَاَخْبَرَنَا
اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِي شَهْرٍ بَعْدَ رَمَضَانَ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِي
شَعْبَانَ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ يُنْسَخُ كُلُّ مَنْ يَمُوْتُ فِي ذٰلِكَ السَّنَةِ فَيُنْسَخُ
اِسْمُهٗ فِي شَعْبَانَ مِنَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُسَافِرُ
وَقَدْ نُسِخَ اِسْمُهٗ فِيْمَنْ يَمُوْتُ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الصِّيَامِ قَالَ صِيَامُ شَعْبَانَ تَعْظِيْمًا
لِرَمَضَانَ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ صَالِحٍ قَالَ اِنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ
تَقُوْلُ كَانَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَعْبَانَ يَصِلُهٗ بِرَمَضَانَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ اٰخِرَ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ
غُفِرَ لَهٗ يَعْنِيْ اٰخِرَ اثْنَيْنِ فِيْهِ لِاَنَّ اٰخِرَ يَوْمٍ مِّنَ الشَّهْرِ كَانَ اسْتِقْبَالُ
الشَّهْرِ بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ فِيْهِ مَنْهِيٌّ عَنْهُ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ
شَعْبَانُ لِاَنَّهٗ يَتَشَعَّبُ لِرَمَضَانَ فِيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ وَاِنَّمَا سُمِّيَ
رَمَضَانُ لِاَنَّهٗ يَرْمَضُ الذُّنُوْبَ **فَصْلٌ** قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَبُّكَ
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ فَاللّٰهُ تَعَالٰى اخْتَارَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَرْبَعَةً
ثُمَّ اخْتَارَ مِنَ الْاَرْبَعَةِ وَاحِدًا اخْتَارَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ اَرْبَعَةً جِبْرِيْلَ

شعبان سے اور یہ صحیح حدیث ہی روایت کیا اسکو بخاری نے عبداللہ بن یوسف سی
اسنے مالک سے اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے محمد سے اسنے باپ اپنے سے ساتھ اسناد اپنی
کے ہشام بن عروہ سی اسنے حضرت عائشہ رضہ سے کہا کہ روزے رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہانتک کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم
کہتے تھے نہیں روزہ رکھینگے اور شعبان میں روزہ رکھنے کو دوست رکھتے تھے
پس کہا میں نے اے خدا کے رسول مجھے کیا ہے کہ دیکھتی ہوں آپکے روزوں کو شعبان میں پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ تحقیق یہ ایسا مہینہ ہے کہ لکھا جاتا ہے واسطے
کے فرشتہ کے اسمیں نام اس شخص کا جو قبض کیجاتی ہے اسکی روح اس برس کے باقی دنوں
میں پس میں دوست رکھتا ہوں کہ نہ لکھا جاوے نام میرا مگر ایسے حال میں کہ میں روزہ دار
ہوں اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے محمد سے اسنے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے عطا بن یسار سے
اسنے ام سلمہ سے کہا نہیں روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں رمضان
کے پیچھے سے زیادہ تر شعبان کے روزوں سے اور یہ اسواسطے کہ تحقیق ہر وہ
شخص کہ مریگا اس برس میں لکھا جاتا ہے نام اسکا شعبان میں زندوں سے مردوں
میں تحقیق آدمی البتہ سفر کرتا ہے اور حالانکہ لکھا گیا ہے نام اسکا ان لوگوں
میں جو مرینگے اور حدیث کی ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ثابت سے
اسنے انس سے کہا سوال کئے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر روزوں سے
فرمایا حضرت نے روزہ شعبان کا رمضان کی تعظیم کیواسطے اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے
اپنے باپ سے ساتھ اسناد اپنے کے معاویہ بن صالح سے کہا تحقیق عبید اللہ بن قیس نے
حدیث کی اسکو یہ کہ تحقیق اسنے سنا حضرت عائشہ سے فرماتی تھیں تھا بہت پیارا
مہینوں کا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شعبان ملاتے تھے اسکو ساتھ
رمضان کے اور کہا عبداللہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکھے
آخر دن دوشنبہ کا شعبان سے بخشش کیجاتی ہے اسکو واسطے یعنی آخر دوشنبہ اس ماہ کے
یہ آخر دن مہینہ سے اسواسطے کہ تحقیق ماہ رمضان کے آگے ایک دو دن روزہ رکھنا منع
کیا گیا ہے اس سے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں نام رکھا گیا شعبان مگر اسواسطے کہ پھیلتی ہے رمضان کیواسطے اسمیں بھلائی
بہت اور نہیں نام رکھا گیا رمضان مگر اسواسطے کہ تحقیق وہ جلاتا ہے گناہوں کو
فصل فرمایا اللہ تعالی نے اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جس چیز کو چاہتا ہے
اور برگزیدہ کرتا ہے پس اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہر چیز سے چار چیزوں کو پھر
برگزیدہ کیا چار چیزوں سے ایک چیز کو برگزیدہ کیا فرشتوں سے جبرئیل کو

المقالة التاسعة والعشرون
انتیسون مقالہ

مِيكَائِيلَ وَاسْرَافِيلَ وَعِزْرَائِيلَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ جِبْرَائِيلَ وَاخْتَارَ مِنَ
الْأَنْبِيَاءِ أَرْبَعَةً ابْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاخْتَارَ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا
ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ اَبَابَكْرٍ رض وَمِنَ الْمَسَاجِدِ اَرْبَعَةً اَلْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
وَالْمَسْجِدَ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ الْمُشَرَّفَةِ وَمَسْجِدَ طُوْرِ
سَيْنَاءَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَمِنَ الْاَيَّامِ اَرْبَعَةً يَوْمَ
الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ثُمَّ اخْتَارَ
مِنْهَا يَوْمَ عَرَفَةَ وَمِنَ اللَّيَالِيْ اَرْبَعَةً لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ
وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْعِيْدِ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَ
مِنَ الْبِقَاعِ اَرْبَعَةً مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ وَمَسَاجِدَ
الْعَشَائِرِ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا مَكَّةَ وَمِنَ الْجِبَالِ اَرْبَعَةً اُحُدًا وَطُوْرَ
سَيْنَاءَ وَلُكَامَ وَلُبْنَانَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا طُوْرَ سَيْنَاءَ وَمِنَ الْاَنْهَرِ
اَرْبَعَةً جَيْحُوْنَ وَسَيْحُوْنَ وَالْفُرَاتَ وَالنِّيْلَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهَا
فُرَاتَ وَاخْتَارَ مِنَ الشُّهُوْرِ اَرْبَعَةً رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ
وَالْمُحَرَّمَ وَاخْتَارَ مِنْهَا شَعْبَانَ وَجَعَلَهُ شَهْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلَ الْاَنْبِيَاءِ
كَذٰلِكَ شَهْرُهُ اَفْضَلُ الشُّهُوْرِ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ
وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِيْ شَعْبَانُ هُوَ الْمُكَفِّرُ وَرَمَضَانُ هُوَ الْمُطَهِّرُ
وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَعْبَانُ شَهْرٌ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ يَغْفُلُ
النَّاسُ عَنْهُ وَفِيْهِ تُرْفَعُ اَعْمَالُ الْعِبَادِ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ
يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ رَجَبٍ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ
الْقُرْاٰنِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ وَفَضْلُ شَعْبَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ
كَفَضْلِيْ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَفَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ
اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ خَلْقِهِ وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رض اَنَّهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرُوْا اِلٰى هِلَالِ شَعْبَانَ اَكَبُّوْا
عَلَى الْمَصَاحِفِ يَقْرَؤُنَهَا وَاَخْرَجَ الْمُسْلِمُوْنَ زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ لِيَتَقَوّٰى

اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل کو پھر برگزیدہ کیا اسنے جبرئیل کو اور
برگزیدہ کیا پیغمبروں سے چار کو ابراہیم اور موسےٰ اور عیسےٰ اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو پھر برگزیدہ کیا اُن سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور برگزیدہ کیا صحابہ سے چار
کو ابا بکر رضہ عمر اور عثمان اور علی کو پھر برگزیدہ کیا ان سے ابا بکر کو اور برگزیدہ کیے
مسجدوں سے چار کو مسجد حرام اور مسجد اقصے اور مسجد مدینہ شریف اور مسجد
کوہ طور سینا کی پھر برگزیدہ کیا اون سے مسجد حرام کو اور دنوں سے چار دن۔ دن
فطر کا اور دن اضحے کا اور دن عرفہ کا۔ اور دن عاشورہ کا پھر برگزیدہ
کیا اُن سے دن عرفہ کا اور راتوں سے چار۔ شب براءۃ اور شبقدر اور
جمعہ کی رات اور رات عید کی پھر برگزیدہ کیا ان سے شبقدر کو اور جگہوں
سے چار مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور مساجد العشائر۔ پھر برگزیدہ
کیا ان سے مکہ کو اور پہاڑوں سے چار: احد اور طور سینا۔ اور لکام۔ اور لبنان
پھر برگزیدہ کیا اُن سے طور سیناء کو اور نہروں سے چار جیحون اور سیحون
اور فرات اور نیل پھر برگزیدہ کیا ان سے فرات کو اور برگزیدہ کیا مہینوں
سے چار کو رجب اور شعبان اور رمضان اور محرم اور برگزیدہ کیا ان سے شعبان
کو اور کیا اسکو مہینہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پس جسطرح کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پیغمبروں سے افضل ہیں ویسا ہی آپ کا مہینہ بھی مہینوں سے
افضل ہے اور تحقیق روایت کی ابو ہریرہ رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تحقیق
آپ نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے اور رجب اللہ کا مہینہ ہے اور رمضان میری امت
کا مہینہ ہے شعبان گناہوں کا دور کرنیوالا ہے اور رمضان پاک کرنیوالا ہے
اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان مہینہ ہے درمیان رجب اور رمضان
کے غافل ہیں لوگ اسکی فضیلت سے اور اسمیں اُٹھائے جاتے ہیں لوگوں کے اعمال
طرف پروردگار جہانوں کے پس میں دوست رکھتا ہوں کہ اُٹھایا جاوے عمل میرا اور
میں روزہ دار ہوں اور روایت ہے انس بن مالک رضی سے کہ اونہوں نے کہا کہ تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رجب کی بزرگی باقی مہینوں پر مانند
بزرگی قرآن کے ہے سب کلاموں پر اور فضیلت شعبان کی سب مہینوں پر
مانند میری بزرگی کے ہے باقی پیغمبروں پر اور بزرگی رمضان کی باقی مہینوں پر
مانند بزرگی خدا کی ہے تمام خلقت پر اور انس بن مالک سے روایت ہے انہوں
نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب شعبان کا چاند دیکھتے تھے تو گر پڑتے
تھے قرآن پر پڑھتے تھے اسکو اور نکالتے تھے مسلمان اپنے مالوں کی زکوۃ تاکہ قوی ہو

بِهَا الضَّعِيفُ وَالْمِسْكِيْنُ عَلَى صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَدَعَا أَوْلَاةُ
أَهْلَ السِّجْنِ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ حَدٌّ أَقَامُوهُ عَلَيْهِ وَإِلَّا خَلُّوا سَبِيْلَهُ
وَانْطَلَقَ التُّجَّارُ فَقَضَوْا مَا عَلَيْهِمْ وَقَبَضُوا مَا لَهُمْ حَتَّى إِذَا نَظَرُوا إِلَى
هِلَالِ رَمَضَانَ اغْتَسَلُوا وَاعْتَكَفُوا

فصل شَعْبَانُ
خَمْسَةُ أَحْرُفٍ شِيْنٌ وَعَيْنٌ وَبَاءٌ وَأَلِفٌ وَنُوْنٌ فَالشِّيْنُ مِنَ
الشَّرَفِ وَالْعَيْنُ مِنَ الْعُلُوِّ وَالْبَاءُ مِنَ الْبِرِّ وَالْأَلِفُ مِنَ الْأُلْفَةِ
وَالنُّوْنُ مِنَ النُّوْرِ فَهٰذِهِ الْعَطَايَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى لِلْعَبْدِ
فِي هٰذَا الشَّهْرِ وَهُوَ شَهْرٌ تُفْتَحُ فِيْهِ الْخَيْرَاتُ وَتُنَزَّلُ فِيْهِ الْبَرَكَاتُ
وَتُتْرَكُ فِيْهِ الْخَطِيْئَاتُ وَتُكَفَّرُ فِيْهِ السَّيِّئَاتُ وَتُكَثَّرُ فِيْهِ
الصَّلٰوةُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ وَهُوَ شَهْرُ الصَّلٰوةِ عَلَى
النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا فَالصَّلٰوةُ مِنَ اللّٰهِ الرَّحْمَةُ وَمِنَ الْمَلٰئِكَةِ الشَّفَاعَةُ
وَالْاِسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الدُّعَاءُ وَالثَّنَاءُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ الصَّلٰوةُ مِنَ اللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَالْعِصْمَةُ وَمِنَ الْمَلٰئِكَةِ
الْعَوْنُ وَالنُّصْرَةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاِتِّبَاعُ وَالْحُرْمَةُ
وَقَالَ ابْنُ عَطَاءٍ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى الْوُصْلَةُ وَمِنَ الْمَلٰئِكَةِ الرِّقَّةُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْمُتَابَعَةُ وَالْمَحَبَّةُ وَقَالَ غَيْرُهٗ صَلٰوةُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
عَلَى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِيْمُ الْحُرْمَةِ وَصَلٰوةُ
الْمَلٰئِكَةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِظْهَارُ الْكَرَامَةِ وَصَلٰوةُ الْأُمَّةِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الشَّفَاعَةِ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا فَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ
مُؤْمِنٍ لَبِيْبٍ أَنْ لَا يَغْفُلَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ بَلْ يَتَأَهَّبَ فِيْهِ
لِاسْتِقْبَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ بِالتَّطَهُّرِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالتَّوْبَةِ
عَمَّا فَاتَ وَسَلَفَ فِيْمَا مَضٰى مِنَ الْأَيَّامِ فَيَتَضَرَّعُ إِلَى اللّٰهِ فِيْ
شَهْرِ شَعْبَانَ وَيَتَوَسَّلُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِصَاحِبِ الشَّهْرِ مُحَمَّدٍ
حَتّٰى يُصْلِحَ فَسَادَ قَلْبِهٖ وَيُدَاوِيَ مَرَضَ سِرِّهٖ وَلَا يُسَوِّفُ وَيُؤَخِّرُ
ذٰلِكَ إِلٰى غَدٍ لِأَنَّ الْأَيَّامَ ثَلٰثَةٌ أَمْسِ وَهُوَ أَجَلٌ وَالْيَوْمُ

ساتھ اسکے ضعیف اور مسکین ماہ رمضان کے روزوں پر اور بلاتے تھے
کار دار قیدیوں کو پس وہ شخص کہ ہوتی تھی اسپر حد قایم کرتے تھے اسکو ورنہ چھوڑ دیتے
تھے اسکا رستہ اور جاتے تھے سوداگر پس ادا کرتے تھے اسکو جا نپر ہوتی تھی اور پکڑتے
تھے مال اپنے یہانتک کہ جب دیکھتے تھے طرف چاند رمضان کی نہاتے تھے اور اعتکاف کرتے تھے

فصل شعبان کی پانچ حرف ہیں شین اور عین اور با اور الف اور نون پس شین شرف سے ہے
اور عین بلندی سے اور با نیکی سے اور الف الفت سے اور نون نور سے پس تمام بخششیں
خدا تعالی سے ہیں واسطے بندے کی اس مہینے میں اور وہ ایسا مہینہ ہے کہ کھولی جاتی ہیں اسمیں
نیکیاں اُتاری جاتی ہیں اسمیں برکتیں اور چھوڑی جاتی ہیں اسمیں گناہ اور دور کی
جاتی ہیں اسمیں برائیاں اور زیادہ کیے جاتے ہیں اسمیں درود محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
جو بہتر ہیں خلقت سے اور یہ مہینہ درود کا ہے نبی برگزیدہ پر فرمایا اللہ تعالی
عزوجل نے تحقیق اللہ تعالی اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر اے ایمان والو درود بھیجو تم اسپر اور سلام بھیجو تم سلام کرنے کو پس صلوۃ خدا تعالی
سے رحمت ہے اور فرشتوں سے سفارش اور طلب بخشش کی اور مومنوں سے دعا
اور ثنا اور کہا مجاہد نے صلوۃ خدا تعالی سے توفیق ہے اور نگاہ رکھنا گناہوں
سے اور فرشتوں سے مدد اور یاری اور مومنوں سے پیروی کرنی اور حرمت اوسکی
کہا ابن عطا نے درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالی کیطرف سے پیوندی کرنا
ہے اور فرشتوں سے نرمی دل کی اور مومنوں سے تابعداری اور محبت کرنی اور کہا غیر
ابن عطا نے صلوۃ پروردگار تبارک تعالی کی اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بزرگی
کرنی ہے اور عزت اور صلوۃ فرشتوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کرنا کرامت کا
ہے اور صلوۃ اُمت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر طلب کرنا سفارش کا ہے اور تحقیق
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص درود بھیجے مجھپر ایکدفعہ درود بھیجیگا اللہ
پاک اسپر دس دفعہ پس ہر مومن دانا کو چاہیے کہ نہ غافل ہووے اس مہینہ میں
بلکہ تیاری کرے اسمیں واسطے استقبال مہینے رمضان کے ساتھ پاکی کے گناہوں
سے اور ساتھ توبہ کرنے کے اس چیز سے جو فوت ہوئی اور گذری زمانہ گذشتہ
میں پس عاجزی کرے طرف اللہ تعالی کے شعبان کے مہینہ میں اور پیوند ہووے طرف اللہ تعالی
کے ساتھ صاحب مہینہ کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہانتک کہ درست کرے اپنے
دل کے فساد کو اور دوا کرے اپنے باطن کی بیماری کی اور نہ دیر کرے اور نہ
مؤخر کرے اسکو کل تک اسواسطے کہ تحقیق دن تین ہیں ایک دن گذشتہ
اور گذر گیا اور آج کا دن

وَهُوَ عَمَلٌ وَغَدًا وَهُوَ أَمَلٌ فَلَا تَدْرِي هَلْ تَبْلُغُهُ أَمْ لَا فَأَمْسِ
مَوْعِظَةٌ وَالْيَوْمُ غَنِيمَةٌ وَغَدًا خَاطِرَةٌ وَكَذٰلِكَ الشُّهُورُ ثَلَاثَةٌ
رَجَبٌ فَقَدْ مَضَى وَذَهَبَ فَلَا يَعُودُ وَرَمَضَانُ فَهُوَ مُنْتَظَرٌ لَا
تَدْرِي هَلْ تَعِيشُ إِلَى إِدْرَاكِهِ أَمْ لَا وَشَعْبَانُ وَهُوَ وَاسِطَةٌ
بَيْنَ شَهْرَيْنِ فَلْيَغْتَنِمِ الطَّاعَةَ فِيهِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ وَقِيلَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ
قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ
قَبْلَ مَوْتِكَ

فَصْلٌ فِي لَيْلَةِ الْبَرَاءَةِ وَمَا خُصَّتْ بِهِ مِنَ
الرَّحْمَةِ وَالْكَرَامَةِ وَالْفَضَائِلِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حٰمٓ وَالْكِتَابِ
الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ حٰمٓ يَعْنِي قَضَى
اللّٰهُ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ إِنَّا
أَنْزَلْنَاهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ هِيَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
وَهِيَ لَيْلَةُ الْبَرَاءَةِ وَقَالَ ذٰلِكَ أَكْثَرُ الْمُفَسِّرِينَ سِوٰى عِكْرِمَةَ فَإِنَّهُ
قَالَ هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَدْ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى أَشْيَاءَ كَثِيرَةً فِي
الْقُرْاٰنِ مُبَارَكًا مِنْهَا سَمَّى الْقُرْاٰنَ مُبَارَكًا قَالَ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُبَارَكٌ
أَنْزَلْنَاهُ فَمِنْ بَرَكَتِهِ أَنَّهُ مَنْ قَرَأَهُ وَآمَنَ بِهِ اهْتَدٰى وَتَخَلَّصَ مِنَ
النَّارِ وَتَمَطّٰى حَتّٰى يَتَعَدّٰى ذٰلِكَ إِلَى الْآبَاءِ وَالْأَبْنَاءِ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ نَظَرًا فِي الْمُصْحَفِ خَفَّفَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَبَوَيْهِ الْعَذَابَ وَإِنْ كَانَا كَافِرَيْنِ وَمِنْهَا أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
سَمَّى الْمَاءَ مُبَارَكًا قَالَ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَمِنْ بَرَكَتِهِ
أَنَّ حَيَاةَ الْأَشْيَاءِ بِهِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ
كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ وَقِيلَ فِيهِ عَشَرَةُ لَطَائِفَ الرِّقَّةُ وَاللِّينُ
وَالْقُوَّةُ وَاللَّطَافَةُ وَالصَّفَاوَةُ وَالْحَرَكَةُ وَالرُّطُوبَةُ وَالْبُرُودَةُ
وَالتَّوَاضُعُ وَالْحَيَاةُ وَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ اللَّطَائِفَ فِي الْمُؤْمِنِ
اللَّبِيبِ رِقَّةُ الْقَلْبِ وَلِينُ الْخُلُقِ وَقُوَّةُ الطَّاعَةِ وَلَطَافَةُ
النَّفْسِ وَصَفَاوَةُ الْعَمَلِ وَالْحَرَكَةُ فِي الْخَيْرِ وَالرُّطُوبَةُ فِي الْعَيْنِ
وَالْبُرُودَةُ فِي الْمَعَاصِي وَالتَّوَاضُعُ عِنْدَ الْخَلْقِ وَالْحَيَاةُ
عِنْدَ اسْتِمَاعِ الْحَقِّ وَمِنْهَا أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَّى الزَّيْتُونَ مُبَارَكًا

اور وہ کام میں ہی اور کل اور وہ امید ہی پس نہیں جانتا تو کیا پہونچیگا تو اسکو
یا نہ پس دن گذشتہ نصیحت ہی اور آج کا دن غنیمت ہی اور کل کا دن خطرہ میں ہے
اور اسیطرح مہینے تین ہیں رجب پس تحقیق گذر گیا اور چلا گیا پس نہیں لوٹتا اور
رمضان پس وہ انتظاری کیا گیا ہے نہیں جانتا تو کیا زندہ رہیگا تو اسکی
پانی تک یا نہ اور شعبان اور وہ واسطہ ہی درمیان دو مہینوں کی پس چاہیے کہ
غنیمت جانے بندگی کو بیچ اوسکے اور تحقیق فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اور وہ
نصیحت کر رہے تھے اسکو اور کہا گیا ہے کہ وہ عبد اللہ بن عمر بن خطاب تھے غنیمت
جان پانچ چیزوں کو پہلے پانچ چیز کے جوانی اپنی پہلے بڑھاپے اپنے کی اور تندرستی اپنی
پہلے بیماری اپنی کی اور دولتمندی اپنی پہلے محتاجی اپنی کی اور فراغت اپنی پہلے شغل
اپنے کی اور زندگانی اپنی پہلے مرنے کی فصل ہی شب برادت کی فضیلت اور بیچ چیز
میں جو خاص کیگئی شب برادت ساتھ اسکے رحمت اور کرامت اور فضائل سے فرمایا
خدائے عزوجل نے قسم ہی کتاب روشن کی تحقیق ہمنے اُتارا قرآن مجید کو برکت والی رات میں
جو شعبان کی نصف کی رات ہی اور وہ شب برادت ہی اور کہا سکو اکثر مفسروں نے
سوی عکرمہ کی کیونکہ تحقیق اونہوں نے کہا کہ وہ شب قدر ہی تحقیق نام رکھا خدا تعالیٰ
نے بہت چیزوں کا قرآن مجید میں مبارک ازانجملہ نام رکھا خدا تعالیٰ نے قرآن کا
مبارک فرمایا اور یہ ذکر ہے مبارک ہمنے اوسکو اوتارا پس اسکی برکت
سے ہے یہ کہ تحقیق جو شخص پڑہی اوسکو اور ایمان لاوے ساتھ اوسکے راہ پایا
اُسنے اور خلاص ہوا آگ سے یہانتک کہ پہونچتی ہی وہ برکت باپوں اور بیٹوں تک
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے جو شخص پڑہے قرآن مجید کو دیکھکر ہلکا
کرتا ہے خدائے عزوجل اوسکے ماباپ سے عذاب اگرچہ وہ کافر ہوں اور ازانجملہ
یہہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نے نام رکھا پانی کا مبارک فرمایا اور اُتارا ہمنے آسمان
سے پانی مبارک پس اوسکی برکت سے یہہ ہی کہ تحقیق زندگی سب چیزوں کی
اوسکے سبب سے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے اور بنایا ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ
پس ایمان نہیں لاتے اور کہا گیا ہی کہ اوسمیں دس لطیفے ہیں رقت اور نرمی اور
قوت اور لطافت اور صفائی اور حرکت اور تری اور سردی اور عاجزی اور زندگی اور
کیا ہی خدا تعالیٰ نے ان لطیفوں کو دانا مومن میں تری دل کی اور نرمی خلق کی
اور قوت بندگی کی اور لطافت نفس کی اور صفائی عمل کی اور حرکت نیکی میں اور
تری آنکھ میں اور سردی گناہوں میں اور عاجزی نزدیک خلقت کی اور زندہ ہونا
نزدیک سننے حق کی اور ازانجملہ یہہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نے نام رکھا زیتون کا مبارک

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ وَهِيَ شَجَرَةٌ أَكَلَ
مِنْهَا آدَمُ عَ حِينَ أُهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهَا طَعَامٌ وَاسْتِضَاءَةٌ
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَصِبْغٍ لِلْآكِلِينَ وَقِيلَ الشَّجَرَةُ الْمُبَارَكَةُ
هِيَ إِبْرٰهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقِيلَ هِيَ الْقُرْآنُ وَقِيلَ هِيَ الْإِيمَانُ
وَقِيلَ هِيَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ الْمُطْمَئِنَّةُ الْأَمَّارَةُ بِالْخَيْرِ الْمُمْتَثِلَةُ
لِلْأَمْرِ الْمُنْتَهِيَةُ لِلنَّهْيِ الْمُسَلِّمَةُ لِلْقَدَرِ الْمُوَافِقَةُ لِلرَّبِّ فِيمَا
قَضَى وَسَطَرَ وَمِنْهَا أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَّى عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
مُبَارَكًا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَمَا كُنْتُ فَمِنْ بَرَكَتِهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ ظُهُورُ الثَّمَرَةِ مِنَ النَّخْلَةِ الْيَابِسَةِ لِأُمِّهِ الصِّدِّيقَةِ مَرْيَمَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ وَنَبْعُ الْمَاءِ مِنْ تَحْتِهِ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَنَادٰهَا مِنْ
تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّي إِلَيْكِ
بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي
عَيْنًا وَإِبْرَاءُ الْأَكْمَهِ وَالْأَبْرَصِ وَإِحْيَاءُ الْمَوْتٰى بِدَعْوَتِهِ وَغَيْرُ
ذٰلِكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ وَمِنْهَا أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَّى
الْكَعْبَةَ مُبَارَكًا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي
بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَمِنْ بَرَكَتِهَا أَنَّ مَنْ دَخَلَهَا وَعَلَيْهِ أَثْقَالٌ مِنَ
الذُّنُوبِ خَرَجَ مَغْفُورًا لَهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ دَخَلَهُ
كَانَ آمِنًا فَمَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ مُحْتَسِبٌ تَائِبٌ
أَمَّنَهُ اللّٰهُ عَذَابَهُ وَقَبِلَ تَوْبَتَهُ وَغَفَرَ لَهُ وَقِيلَ مَنْ دَخَلَهُ
كَانَ آمِنًا مِنْ أَنْ يُؤْذٰى فِي الْحَرَمِ حَتّٰى يَخْرُجَ وَلِهٰذَا
يَحْرُمُ قَتْلُ صَيْدِهِ وَقَطْعُ شَجَرِهِ لِحُرْمَةِ الْكَعْبَةِ فَحُرْمَةُ الْكَعْبَةِ
لِحُرْمَةِ اللّٰهِ وَحُرْمَةُ الْمَسْجِدِ لِحُرْمَةِ الْكَعْبَةِ وَحُرْمَةُ مَكَّةَ
لِحُرْمَةِ الْمَسْجِدِ وَحُرْمَةُ الْحَرَمِ لِحُرْمَةِ مَكَّةَ كَمَا قِيلَ إِنَّ الْكَعْبَةَ
قِبْلَةٌ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدُ قِبْلَةٌ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَمَكَّةُ قِبْلَةٌ
لِأَهْلِ الْحَرَمِ وَالْحَرَمُ قِبْلَةٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّمَا سَمَّاهَا
بَكَّةَ لِأَنَّ الْأَقْدَامَ تَبُكُّ بَعْضُهَا بَعْضًا أَيْ تَدْفَعُ وَتَدُمُّ
وَبَكَّةُ وَمَكَّةُ وَاحِدٌ تُبَدَّلُ إِحْدٰهُمَا بِالْأُخْرٰى كَمَدٍّ
وَكَبَدٍ وَلَازِمٍ وَلَازِبٍ وَمِنْهَا سَمّٰى لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ مُبَارَكَةً
لِمَا فِيهَا مِنْ نُزُولِ الرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَةِ وَالْخَيْرِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ

قول خدا تعالی کا درخت برکت والا زیتوں ہی اور یہہ پہلا درخت ہی جو کھایا اوسیو
آدم علیہ السلام نے جسوقت اُتارے گئے زمین کیطرف اور اسمیں کھانا ہی اور روشنی
جیسا کہ فرمایا خدا تعالی نے اور سالن واسطی کھانے والوں کے اور بعضوں نے کہا
نفس مومن کا ہے آرام پکڑنے والا حکم کرنیوالا ساتہ بھلائی کی بجا لانیوالا احکم
کو باز رہنے والا نہی سی ماننے والا قدر کو موافق واسطی پرودگار کے اوس چیز میں جو حکم
کیا اور لکھا اور از انجملہ یہہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نے نام رکھا عیسے علیہ السلام کا
مبارک فرمایا اللہ عزوجل نے اور کیا مجھکو مبارک جہاں ہوں میں عیسے علیہ السلام کی
برکت سی ہی ظاہر ہونا میوہ کا خشک کھجور سے واسطی انکے مائی صدیقہ مریم علیہا السلام
کے اور جوش مارنا پانی کا انکے نیچے سے فرمایا اللہ عزوجل نے پس آواز دی اسکو نیچے
کی نیچے سی یہہ کہ نہ غم کھا تو تحقیق کیا ہی پروردگار تیرے نے تیرے نیچے چشمہ پانی کا اور
ہلا تو طرف اپنی کھجور کے درخت کو گیرے گا درخت کھجور کا اوپر تیرے کھجوریں پختہ پس کہا
تو اور پی تو اور ٹھنڈی ہو تو از روی آنکہہ کے اور اچھا کرنا مادرزاد نابینا اور کوڑہی
کا اور زندہ کرنا مُردوں کا انکی دعا سے اور سوا اسکے بہلائیوں اور معجزوں
سے اور از انجملہ یہہ ہی کہ تحقیق اللہ عزوجل نے نام رکھا کعبہ کا مبارک فرمایا اللہ عزوجل
نے تحقیق پہلا گھر جو بنایا گیا لوگوں کیواسطی البتہ وہ ہے جو مکہ میں ہی مبارک اور
اسکی برکت سی یہہ ہی کہ تحقیق جو شخص آوی اسمیں اور اسپر بوجہہ ہوں گناہوں کے سے
نکلتا ہے بخشا ہوا فرمایا اللہ عزوجل نے اور جو شخص آوی کعبہ میں ہوتا ہی بے ڈر
پس جو شخص داخل ہوی گھر میں اور وہ مومن ہو طلب ثواب کی کرنیوالا توبہ کرنیوالا امن
دیتا ہے اسکو اپنے عذاب سی اور قبول کرتا اسکی توبہ کو اور بخشتا ہی اوسکو اور کہا گیا ہی
کہ جو شخص اسمیں داخل ہوی ہوتا ہی امن الاحرم میں تکلیف دیا جانے سے یہانتک کہ اسی نکلی
اور اسیواسطی حرام ہی اوسکو شکار کا مار ڈالنا اور اسکی درخت کا کاٹنا کعبہ کی عزت کی جہت سے
پس حرمت کعبہ کی واسطی حرمت خدا کے اور حرمت مسجد کی کعبہ کی حرمت کیواسطی اور حرمت
کیواسطی مسجد کی اور حرمت حرم کی واسطی حرمت مکہ کی جیسے کہا گیا ہی کہ تحقیق کعبہ قبلہ ہی
واسطی مسجد والوں کی اور مسجد قبلہ ہی واسطی مکہ والوں کی اور مکہ قبلہ ہی واسطی حرم والوں
کے اور حرم قبلہ ہی واسطی زمین والوں کی اور نہیں نام رکھا اوسکا بکہ مگر اسواسطی
کہ تحقیق قدم دور کرتا ہے بعض اسکا بعض کو اور بکہ اور مکہ ایک ہی بدلا جاتا ہی
ایک اونکا ساتھ دوسرے کے مانند کمد اور کبد اور لازم اور لازب کی اور از انجملہ
نام رکھا گیا شب برات کا مبارک واسطے اوس چیز کی جو اسمیں ہے نازل ہونی رحمت
اور برکت اور نیکی اور درگذر اور بخشش سی واسطے

لِاَهْلِ الْاَرْضِ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ
ابْنُ عُمَرَ الْبَجَلِيُّ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُوْسَى الْوَجِيْهِيُّ عَنْ
زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاۤءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ
لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا الْمُشْرِكَ اَوْ مُشَاحِنٍ اَوْ قَاطِعِ رَحِمٍ اَوِ امْرَاَةٍ
تَبْغِيْ فِيْ فَرْجِهَا وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ
لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ انْسَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْطِيْ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا كَانَ
مِرْطِيْ مِنْ حَرِيْرٍ وَّلَا قَزٍّ وَّلَا كَتَّانٍ وَّلَا خَزٍّ وَّلَا صُوْفٍ
قَالَ قُلْتُ لَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ قَالَتْ
سَدَاهُ مِنْ شَعْرٍ وَكَانَتْ لُحْمَتُهٗ مِنْ وَبَرٍ وَّحَسِبْتُ
نَفْسِيْ اَنْ يَّكُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَتٰى بَعْضَ
نِسَائِهٖ فَقُمْتُ فَالْتَمَسْتُهٗ فِي الْبَيْتِ فَوَقَعَتْ يَدَيَّ عَلٰى
قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ
بِكَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ لَكَ بِالنِّعَمِ وَاَعْتَرِفُ لَكَ بِالذَّنْبِ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نِّقْمَتِكَ
وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ
ثَنَاۤءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَتْ فَمَا
زَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَّقَاعِدًا حَتّٰى اَصْبَحَ
وَقَدِ اصْعَدَتْ قَدَمَاهُ وَاَنَا اَغْمِزُهُمَا وَاَقُوْلُ بِاَبِيْ
اَنْتَ وَاُمِّيْ لَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ اَلَيْسَ قَدْ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ اَلَيْسَ اَلَيْسَ قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا
هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا

زمین والوں کو اور اسی سے ہے وہ جو خبر دی ہمکو شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا خبر دی
ہمکو محمد نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن محمد نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن عمر بجلی نے
کہا خبر دی ہمکو عمر بن موسے وجیہی نے زید بن علی سے اونے اپنے باپ سے اونہوں
نے علی بن ابیطالب سے اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپنے فرمایا اترتا
ہے خدا تعالی نصف شعبان کی رات میں دنیا کے آسمان کیطرف پس بخشتا ہے ہر مسلمان کو
مگر مشرک یا کینہ دار یا رحم کو قطع کرنے والے یا عورت کو اور خبر دی ہمکو ابو نصر نے
اپنے باپ سے ساتھ اسناد اپنے کے یحیٰے بن سعید سے اونے عروہ سے اونے
حضرت عائشہ سے فرمایا جب نصف شعبان کی رات ہوتی تھی تو نکلتے تھے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری چادر سے پھر فرمایا حضرت عائشہ نے قسم
خدا کی نہیں تھی چادر میری ریشم سے اور نہ قز سے اور نہ کتان سے اور نہ خز سے
اور نہ صوف سے کہا عروہ نے مینے حضرت عائشہ کو کہا پاکی خدا کو پس کس چیز سے تھی
فرمایا حضرت عائشہ نے تھا تانا اوسکا بالوں سے اور تھا بانا اوسکا اونٹ کی پشم سے اور
میرے نفس نے یہ گمان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے ہونگے بعض بی بیوں اپنی کے
پس کھڑی ہوئی میں پس تلاش کیا مینے انکو گھر میں پس پڑے دونوں ہاتھ میرے
آپکے قدموں پر اور آپ سجدہ کرنیوالے تھے پس یاد کیا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا سے اور آپ فرماتے تھے سجدہ کیا تجھکو میرے وجود اور میرے دل نے اور ایمان
لایا ساتھ تیرے دل میرا میں اقرار کرتا ہوں تیرے لیے ساتھ نعمتوں کے اور اقرار کرتا ہوں میں
تیرے لیے ساتھ گناہ کے مینے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے بخش تو تحقیق نہیں بخشتا گناہوں
کو مگر تو پناہ ڈہونڈتا ہوں میں ساتھ عفو تیری کے تیرے عذاب سے اور پناہ ڈہونڈتا ہوں
ساتھ رحمت تیری کے غصے سے اور پناہ ڈہونڈتا ہوں ساتھ تیری رضامندی کے تیرے غصے
سے اور پناہ ڈہونڈتا ہوں میں ساتھ تیرے تجھسے نہیں طاقت رکھتا میں تیری صفت
کرنے کی تو ویسا ہے جیسا تو نے اپنے نفس کی صفت کی ہے۔ فرمایا حضرت عائشہ نے
پس ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونیوالے اور بیٹھنے والے یہانتک کہ صبح کی اور
تحقیق سوج گئے تھے آپ کے پاؤں اور میں انکو چوک رہی تھی اور کہتی تھی میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا نہیں بخشدیئے اللہ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ
کیا نہیں کیا اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ یہ کام کیا نہیں کیا ۔۔ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے اے عائشہ کیا پس نہ ہوں میں بندہ شکر گذار کیا تو جانتی ہے کیا چیز
ہے اس رات میں فرمایا حضرت عائشہ نے کہا مینے کیا
چیز ہے اسمیں

المقالة الثالثة والثلثون
تیسواں مقالہ
[illegible]

وَمَا فِيهَا قَالَ يُكْتَبُ كُلُّ مَوْلُودٍ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا
يُكْتَبُ كُلُّ مَيِّتٍ وَفِيهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُمْ وَفِيهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ
وَاَفْعَالُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ قُلْتُ وَلَا اَنْتَ قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ
مِنْهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلٰى هَامَتِهِ وَعَلٰى وَجْهِهِ وَاَخْبَرَنِي اَبُو
نَصْرٍ قَالَ اَنَا وَالِدِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَافِظُ اَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْهَرَوِيُّ وَاِبْرٰهِيْمُ
بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الدِّمَشْقِيُّ
اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ الْغَازِ وَسُلَيْمَانُ
بْنُ مُسْلِمٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ قَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ
فَقَالَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فِيهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُ الدُّنْيَا
وَاَعْمَالُ الْعِبَادِ وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شَعْرِ
غَنَمِ كَلْبٍ فَهَلْ اَنْتِ اٰذِنَةٌ لِيَ اللَّيْلَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ
فَصَلّٰى فَخَفَّفَ الْقِيَامَ وَقَرَءَ الْحَمْدَ وَسُوْرَةً خَفِيْفَةً
ثُمَّ سَجَدَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ
فَقَرَءَ فِيهَا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ الْاُوْلٰى فَكَانَ سُجُوْدُهُ اِلَى
الْفَجْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَكُنْتُ اَنْظُرُهُ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ قَبَضَ رَسُوْلَهُ فَلَمَّا طَالَ عَلَيَّ دَنَوْتُ
حَتّٰى مَسِسْتُ اَخْمَصَ قَدَمَيْهِ فَتَحَرَّكَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِي
سُجُوْدِهِ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِيْ
ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِي سُجُوْدِكَ اللَّيْلَةَ شَيْئًا مَا
سَمِعْتُكَ تَذْكُرُهُ قَطُّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِمْتِ
ذٰلِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمِيْهِنَّ

فرمایا اسمیں لکھا جاتا ہے ہر پیدا کیا ہوا اس برس میں اور اسمیں لکھا جاتا ہی ہر
مردہ اور اسمیں اُترتے ہیں رزق اُنکے اور اسمیں اُٹھائے جاتے ہیں انکے اعمال
اور افعال کہا مینے ای پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی بہشت میں داخل نہو گا مگر
ساتھ رحمت خدا کی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ میں بھی مگر یہ کہ ڈھانپ لی مجہکو
اللہ تعالیٰ ساتھ اپنی رحمت کی پس ملا ہاتھ اپنا اپنی کہوپری اور منہ پر اور خبر دی مجہکو
ابو نصر نے کہا خبر دی مجہکو میرے باپ نے کہا حدیث کی مجہکو محمد بن احمد حافظ نے کہا خبر
کی ہمکو عبد اللہ بن محمد نے کہا خبر کی ہمکو ابو العباس ہروی اور ابراہیم بن محمد بن حسن نے
کہا دونوں نے خبر کی ہمکو ابو عامر دمشقی نے کہا خبر کی ہمکو ولید بن مسلم نے کہا خبر دی
ہمکو ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجہکو ہشام بن غاز نے اور سلیمان بن مسلم نے اور انکے
غیر نے مکحول سے اوسنے حضرت عائشہ رض سے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اُسکو ای عائشہ کونسی رات ہی یہ کہا حضرت عایشہ نے اللہ تعالیٰ اور اسکا
رسول خوب جانتا ہی پس فرمایا حضرت نے شعبان کی نصف کی رات اسمیں اُٹھائے جاتے ہیں
دنیا کے اعمال اور بندوں کے اعمال اور خدا کیلیئے اس رات میں آزاد کیئے ہوئے ہیں
آگ سے باندازہ کلب کی بکریوں کی بالوں کے پس کیا تو مجہے اجازت دیتی ہے آج
رات کہا حضرت عائشہ نے کہا مینے ہاں پس نماز پڑھی حضرت نے پس ہلکا کیا
قیام اور پڑھا الحمد اور سورت چھوٹی سی پھر سجدہ کیا نصف رات تک پھر کھڑے ہوئے
دوسری رکعت میں پس پڑھا اسمیں قریب قرارت پہلی رکعت کے پس تھا سجدہ آپکا
صبح تک فرمایا حضرت عائشہ رض نے اور میں آپ کو دیکھتی تھی یہاں تک کہ مینے گمان
کیا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے قبض کرلیا ہے اپنے رسول کو پس جب دیر ہوگئی مجہپر تو
نزدیک ہوئی میں آپ سے یہاں تک کہ چھوا مینے آپ کے پاؤں کی تلووں کو پس ہلے
پس سنا مینے آپ کو کہتے ہوئے اپنے سجدہ میں پناہ ڈہونڈتا ہوں میں ساتھ عفو تیری کے
تیرے عذاب سے اور پناہ ڈہونڈہتا ہوں ساتھ رضامندی تیری کی تیرے غصے سے
اور پناہ ڈہونڈتا ہوں میں ساتھ تیرے تجہ سے بزرگ ہے ذات تیری نہیں طاقت
رکھتا میں صفت کی تیری تو ایسا ہے جیسا تو نے وصف کی اپنے نفس پر کہا مینے
اے پیغمبر خدا تحقیق مینے سنا ہے آپ سے ذکر کرتے سجدہ میں آج رات ایک
چیز جو نہیں سنی تھی مینے آپ کو ذکر کرتے وہ چیز کبھی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور
تو نے اسکو جان لیا مینے کہا ہاں۔ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے سیکھ لے تو ان کلموں کو اور سکھلا تو ان کو

فَاِنَّ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَمَرَنِيْ اَنْ اَذْكُرَهُنَّ
فِي السُّجُوْدِ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ قَالَ اَنَا عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ اَنَا اَحْمَدُ بْنُ
الصَّبَّاحِ ابْنِ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا
الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ الصَّبَّاحِ بْنِ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَا
اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ اَرْطَاةَ عَنْ يَحْيٰى
بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ فَقَدْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ
فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ رَاْسُهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ لِيْ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ
اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَلَيْكِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ
كَلْبٍ وَعَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ
تَعَالٰى فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ قَالَ هِيَ لَيْلَةُ النِّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ يُدَبِّرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَمْرَ السَّنَةِ وَيَنْسَخُ الْاَحْيَآءَ
اِلَى الْاَمْوَاتِ وَيُكْتَبُ حَاجُّ بَيْتِ اللّٰهِ فَلَا يَزِيْدُ فِيْهِمْ
اَحَدٌ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ اَحَدٌ وَقَالَ الْحَكَمُ ابْنُ كَيْسَانَ يَطَّلِعُ اللّٰهُ
تَعَالٰى اِلٰى خَلْقِهٖ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَمَنْ طَهَّرَهٗ فِيْ تِلْكَ
اللَّيْلَةِ زَكَّاهُ اِلٰى مِثْلِهَا وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ تُعْرَضُ عَمَلُ السَّنَةِ
فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ فَيَخْرُجُ الرَّجُلُ مُسَافِرًا وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَآءِ
اِلَى الْاَمْوَاتِ وَيَتَزَوَّجُ وَقَدْ نُسِخَ مِنَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ
وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَفْتَحُ اللّٰهُ الْخَيْرَ فِيْ اَرْبَعِ لَيَالٍ لَيْلَةِ الْاَضْحٰى
وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْسَخُ اللّٰهُ فِيْهَا الْاٰجَالَ
وَالْاَرْزَاقَ وَيُكْتَبُ فِيْهَا الْحَاجُّ وَلَيْلَةِ عَرَفَةَ اِلَى الْاَذَانِ قَالَ سَعِيْدٌ
قَالَ لِيْ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ خَمْسٌ فِيْهَا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَنِيْ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

پس تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے مجھے امر کیا ہو کہ یاد کروں میں اونکو سجدہ میں
اور خبر دی مجھکو ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا خبر دی مجھکو عبد اللہ بن محمد نے
کہا خبر دی مجھکو اسحاق بن احمد فارسی نے کہا خبر دی مجھکو احمد بن صباح بن ابی شریح
نے کہا خبر دی مجھکو یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے
یحیے بن ابی کثیر سے اُسنے عروہ سے اونے حضرت عائشہ سے فرمایا گم پایا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات پس نکلی میں پس ناگاہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بقیع میں تھے سر آپکا طرف آسمان کی پس آپنے مجھکو فرمایا کیا تو ڈرتی تھی
کہ ظلم کرے اللہ پاک اور اُسکا پیغمبر تجھپر پس میں نے کہا آپکو ای پیغمبر خدا میں نے گمان کیا تھا
کہ تحقیق آپ آئے ہیں بعض بی بیوں اپنی کے پاس پس فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
اللہ تعالی اوترتا ہے نصف شعبان کی رات میں طرف آسمان دنیا کے پس بخشتا ہے
واسطے اکثر کے کلب کی بکریوں کے بال کی گنتی سے عکرمہ مولی ابن عباس سے روایت ہے
تفسیر میں قول خدا تعالی کی سمیں جدا کیا جاتا ہے ہر امر محکم کہا یہ نصف شعبان
کی رات ہے تدبیر کرتا ہے خدا تعالی تمام برس کے کاموں کی اور لکھی جاتی ہیں
زندے مردوں میں اور لکھا جاتا ہے حج کرنیوالا خانہ کعبہ کا پس نہیں کوئی زیادہ
ہوتا ان میں اور نہیں کوئی کم کیا جاتا اون سے اور کہا حکیم ابن کیسان نے جھانکتا ہے
اللہ تعالی طرف خلقت اپنی کے نصف شعبان کی رات میں پس جس شخص کو پاک
کرے اللہ تعالی اس رات میں پاک رکھتا ہے اسکو اللہ پاک آئندہ اس رات تک اور عطا بن یسار
سے روایت ہے کہ پیش کیے جاتے ہیں عمل ایک برس کے نصف شعبان کی رات میں پس
نکلتا ہے آدمی مسافر اور تحقیق لکھا گیا ہے وہ مردہ زندوں سے مردوں میں اور
نکاح کرتا ہے اور تحقیق لکھا گیا زندوں سے مردوں میں اور خبر دی مجھکو ابو نصر
نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے مالک بن انس سے اوسنے ہشام
بن عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے فرمایا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولتا ہے خدا تعالے نیکی کو چار
راتوں میں عید اضحے کی رات اور عید فطر کی رات اور
نصف شعبان کی رات لکھتا ہے خدا تعالی ان میں عمروں اور رزقوں
کو اور لکھا جاتا ہے ان میں حج کرنے والا اور عرفہ کی نماز صبح کی اذان تک
کہا سعید نے کہا مجھکو ابراہیم بن ابی نجیح نے پانچ راتیں ہیں ایک ان میں
رات جمعہ کی ہے اور کہا ابو ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
تحقیق آپنے فرمایا آیا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام

لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَقَالَ لِیْ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ
اِلَی السَّمَآءِ قَالَ قُلْتُ لَہٗ مَا ھٰذِہِ اللَّیْلَۃُ قَالَ ھٰذِہٖ لَیْلَۃٌ یَفْتَحُ
اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فِیْھَا ثَلٰثَ مِائَۃِ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الرَّحْمَۃِ
یَغْفِرُ لِکُلِّ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ سَاحِرًا اَوْ کَاھِنًا
اَوْ مُدْمِنَ خَمْرٍ اَوْ مُصِرًّا عَلَی الرِّبَاءِ وَالزِّنَا فَاِنَّ ھٰؤُلَآءِ لَا یَغْفِرُ
لَھُمْ حَتّٰی یَتُوْبُوْا فَلَمَّا کَانَ رُبُعُ اللَّیْلِ نَزَلَ جِبْرَآئِیْلُ وَقَالَ
یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَاِذَا اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ مَفْتُوْحَۃٌ
وَعَلَی الْبَابِ الْاَوَّلِ مَلَکٌ یُّنَادِیْ طُوْبٰی لِمَنْ رَّکَعَ فِیْ ھٰذِہِ
اللَّیْلَۃِ وَعَلَی الْبَابِ الثَّانِیْ مَلَکٌ یُّنَادِیْ طُوْبٰی لِمَنْ سَجَدَ
فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَعَلَی الْبَابِ الثَّالِثِ مَلَکٌ یُّنَادِیْ طُوْبٰی
لِمَنْ دَعَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَعَلَی الْبَابِ الرَّابِعِ مَلَکٌ یُّنَادِیْ
طُوْبٰی لِلذَّاکِرِیْنَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَعَلَی الْبَابِ الْخَامِسِ مَلَکٌ
یُّنَادِیْ طُوْبٰی لِمَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ
وَعَلَی الْبَابِ السَّادِسِ مَلَکٌ یُّنَادِیْ طُوْبٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ
فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَعَلَی الْبَابِ السَّادِسِ مَلَکٌ یُّنَادِیْ طُوْبٰی
لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَعَلَی الْبَابِ السَّادِسِ مَلَکٌ
یُّنَادِیْ ھَلْ مِنْ سَائِلٍ فَیُعْطٰی سُؤْلَہٗ وَعَلَی الْبَابِ الثَّامِنِ
مَلَکٌ یُّنَادِیْ ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَیُغْفَرُ لَہٗ فَقُلْتُ یَا جِبْرَآئِیْلُ
اِلٰی مَتٰی تَکُوْنُ ھٰذِہِ الْاَبْوَابُ مَفْتُوْحَۃً قَالَ اِلٰی طُلُوْعِ
الْفَجْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی فِیْھَا
عُتَقَآءَ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ **فَصْلٌ**
وَقِیْلَ اِنَّمَا سُمِّیَتْ لَیْلَۃُ الْبَرَاءَۃِ لِاَنَّ فِیْھَا بَرَاءَتَیْنِ بَرَاءَۃٌ
لِلْاَشْقِیَآءِ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَبَرَاءَۃٌ لِلْاَوْلِیَآءِ مِنَ الْخِذْلَانِ
وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ
اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی خَلْقِہٖ اِطِّلَاعَۃً
فَیَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَیُمْھِلُ لِلْکَافِرِیْنَ وَیَدَعُ اَھْلَ الْحِقْدِ
بِحِقْدِھِمْ حَتّٰی یَدَعُوْہُ وَقِیْلَ اِنَّ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ لَیْلَتَیْ عِیْدٍ فِی
السَّمَآءِ کَمَا اَنَّ لِلْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَیْ عِیْدٍ فِی الْاَرْضِ فَعِیْدُ
الْمَلٰٓئِکَۃِ لَیْلَۃُ الْبَرَاءَۃِ وَلَیْلَۃُ الْقَدْرِ وَعِیْدُ الْمُؤْمِنِیْنَ

نصف شعبان کی رات میں اور کہا مجھکو ای محمد اٹھا تو سر اپنا طرف آسمان کی
فرمایا کہا میں نے اسکو کیا ہے یہ رات کہا جبرئیل نے یہ ایک رات ہی کھولتا ہی
اللہ سبحانہ وتعالی اوسمیں تین سو دروازہ رحمت کی دروازوں سی بخشتا ہے واسطی ہر
شخص کی جو نہیں شریک کرتا ساتھ خدا کی کسی چیز کو مگر یہ کہ ہووے جادوگر یا کاہن
یا ہووے ہمیشہ پینے والا شراب کا یا اصرار کرنیوالا بیاج اور زنا پر پس تحقیق یہ لوگ
نہیں بخشا جاتا انکو یہانتک کہ توبہ کریں پس جب ہوا چوتھا حصہ رات کا اترا جبرئیل
اور کہا ای محمد اٹھا تو سر اپنا پس اٹھایا سر اپنا پس ناگاہ دروازے بہشت کی کھولے ہوے
ہیں اور پہلے دروازہ پر فرشتہ ہی پکارتا ہی خوشخبری ہووے اوس شخص کو جو رکوع
کرے اس رات میں اور دوسری دروازہ پر فرشتہ ہی پکارتا ہے خوشی ہووی
اس شخص کو جو سجدہ کرے اس رات میں اور تیسری دروازہ پر فرشتہ ہی پکارتا
ہے خوشی ہووے اوس شخص کو جو دعا کری اس رات میں اور چوتھی دروازہ پر
فرشتہ ہی پکارتا ہے خوشی ہووی ذکر کرنیوالوں کو اس رات میں اور پانچویں
دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے مسلمانوں کو اس رات میں اور
ساتویں دروازہ پر فرشتہ ہی پکارتا ہے کیا ہے کوئی سوال کرنیوالا پس دیا جاوے
سوال اسکا اور آٹھویں دروازہ پر فرشتہ ہی پکارتا ہے کیا ہے کوئی بخشش
مانگنے والا پس اسکو بخشا جاوے پس کہا میں نے ای جبرئیل کبتک ہونگے یہ دروازے
کھلے ہوئے کہا جبرئیل نے صبح کے نکلنے تک اول رات سے پھر کہا ای محمد
تحقیق خداتعالے کے لیئے اس رات میں آزاد کیئے ہوئے ہیں آگ سے
بشمار بال کلب کی بکریوں کے۔ **فصل** اور کہا گیا ہے سوا اسکے
نہیں کہ نام رکھی گئی شب برات اسواسطے کہ تحقیق اسمیں دو بیزاریاں ہیں
بیزاری ہے واسطی بدبختوں کی خدا سے اور بیزاری ہی خدا کی دوستوں کیواسطی خواری سے
اور تحقیق روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق
آپنے فرمایا جب ہوتی ہے رات نصف شعبان کی جہانکتا ہے اللہ پاک
اپنی خلقت پر جہانکنا پس بخشتا ہے مومنوں کو اور چھوڑتا ہے کافروں کو اور
چھوڑتا ہے کینے والوں کو بسبب اُن کی کینے کی یہانتک کہ چھوڑیں اسکو کہا گیا
ہے تحقیق واسطی فرشتوں کی دو راتیں ہیں عید کی آسمان میں جسطرح کہ تحقیق
واسطے مسلمانوں کے دو دن ہیں عید کے زمین میں پس عید
فرشتوں کی شب برات ہے اور شب قدر اور عید مومنوں
کی

يَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ الْأَضْحٰى وَعِيْدُ الْمَلٰئِكَةِ بِاللَّيْلِ لِأَنَّهُمْ لَا يَنَامُوْنَ
وَعِيْدُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالنَّهَارِ لِأَنَّهُمْ يَنَامُوْنَ وَقِيْلَ إِنَّ الْحِكْمَةَ
فِيْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَظْهَرَ لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ وَأَخْفٰى لَيْلَةَ الْقَدْرِ لِأَنَّ
لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ وَالْعِتْقِ مِنَ النِّيْرَانِ أَخْفَاهَا
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِئَلَّا يَتَّكِلُوْا عَلَيْهَا وَأَظْهَرَ لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ لِأَنَّهَا
لَيْلَةُ الْحُكْمِ وَالْقَضَاءِ وَلَيْلَةُ السَّخَطِ وَالرِّضٰى لَيْلَةُ الْقَبُوْلِ وَالرَّدِّ
وَالْوُصُوْلِ وَالصَّدِّ لَيْلَةُ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاءِ وَالْكَرَامَةِ وَالتُّقٰى
فَوَاحِدٌ فِيْهَا يَسْعَدُ وَالْآخَرُ فِيْهَا يُبْعَدُ وَوَاحِدٌ يُجْزٰى وَ
وَاحِدٌ يُخْزٰى وَوَاحِدٌ يُكْرَمُ وَآخَرُ يُحْرَمُ وَوَاحِدٌ يُؤْجَرُ
وَآخَرُ يُهْجَرُ فَكَمْ مِنْ كَفَنٍ مَغْسُوْلٍ وَصَاحِبُهُ فِي السُّوْقِ مَشْغُوْلٌ
وَكَمْ مِنْ قَبْرٍ مَحْفُوْرٍ وَصَاحِبُهُ بِالسُّرُوْرِ مَغْرُوْرٌ وَكَمْ مِنْ فَمٍ
ضَاحِكٍ وَهُوَ عَنْ قَرِيْبٍ هَالِكٌ وَكَمْ مِنْ مَنْزِلٍ كَمَلَ بِنَاؤُهُ
وَصَاحِبُهُ قَدْ أَزِفَ فَنَاؤُهُ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ يَرْجُو الثَّوَابَ فَيَبْدُوْ
لَهُ الْعِقَابُ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ يَرْجُو الْبِشَارَةَ فَتَبْدُوْ لَهُ
الْخَسَارَةُ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ يَرْجُو الْجِنَانَ فَتَبْدُوْ لَهُ النِّيْرَانُ
وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ يَرْجُو الْوَصْلَ فَيَبْدُوْ لَهُ الْبَلَاءُ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ
يَرْجُو الْمُلْكَ فَيَبْدُوْ لَهُ الْهُلْكُ وَقِيْلَ إِنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ دَارِهِ يَوْمَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
وَكَأَنَّ وَجْهَهُ قَدْ قُبِرَ وَدُفِنَ ثُمَّ أُخْرِجَ مِنْ قَبْرِهِ فَقِيْلَ لَهُ
فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا الَّذِي انْكَسَرَتْ سَفِيْنَتُهُ بِأَعْظَمَ
مُصِيْبَةً مِنِّيْ قِيْلَ لَهُ وَلِمَ ذٰلِكَ قَالَ لِأَنِّيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ عَلٰى
يَقِيْنٍ وَمِنْ حَسَنَاتِيْ عَلٰى وَجَلٍ فَلَا أَدْرِيْ أَتُقْبَلُ مِنِّيْ أَمْ
تُرَدُّ عَلَيَّ

فَصْلٌ

فَأَمَّا الصَّلٰوةُ الْوَارِدَةُ فِيْ لَيْلَةِ
النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَهِيَ مِائَةُ رَكْعَةٍ بِأَلْفِ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ
اللّٰهُ أَحَدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَتُسَمّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةُ
صَلٰوةَ الْخَيْرِ وَتَتَفَرَّقُ بَرَكَتُهَا وَكَانَ السَّلَفُ الصَّالِحُ
يُصَلُّوْنَهَا جَمَاعَةً يَجْتَمِعُوْنَ لَهَا وَفِيْهَا فَضْلٌ كَثِيْرٌ
وَثَوَابٌ جَزِيْلٌ وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ
ثَلَاثُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روز فطر ہے اور روز اضحے اور عید فرشتوں کی رات میں ہے اسواسطے کہ تحقیق
وہ نہیں سوتے اور عید مومنوں کی دن میں ہے اسواسطے کہ تحقیق وہ سوتے ہیں
اور کہا گیا ہے کہ تحقیق حکمت اسمیں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیا شب برات
کو اور پوشیدہ کیا شب قدر کو اسواسطے کہ تحقیق شبقدر رات ہے رحمت اور بخشش
کی اور آزادی کی دوزخ سے پوشیدہ کیا اسکو خدائے عزوجل نے تاکہ نہ بھروسا
کریں اس رات پر اور ظاہر کیا شب برات کو اسواسطے کہ تحقیق وہ رات ہے حکم
اور قضا کی اور رات ہے غصے اور رضامندی کی رات ہے قبول اور نزدیکی
اور دوری کی اور رات ہے سعادت اور شقاوت اور کرامت اور پرہیزگاری
کی پس ایک اسمیں نیک بخت کیا گیا ہے اور دوسرا اسمیں دور کیا گیا ہے
اور ایک جزا دیا گیا ہے اور ایک خوار کیا گیا ہے اور ایک بزرگی دیا گیا ہے
اور دوسرا محروم کیا گیا ہے اور ایک اجر دیا گیا ہے اور دوسرا دور کیا گیا
ہے پس کتنے کفن دھوئے گئے ہیں اور صاحب اسکا بازار میں مشغول ہے اور
بہت قبریں کھودی گئیں اور صاحب اسکا ساتھ خوشی کے ہے مغرور اور بہت
منہ ہنسنے والے ہیں اور وہ جلدی سے ہلاک ہونیوالے ہیں اور بہت منزلیں
ہیں کہ پوری ہے بنا ان کی اور صاحب انکا نزدیک ہے فنا اسکی اور بہت
بندے امید رکھتے ہیں ثواب کی پس ظاہر ہوتا ہے انکے واسطے عذاب اور بہت
بندے امید رکھتے ہیں خوشخبری کی پس ظاہر ہوتی ہے انکے لئے زیانکاری اور بہت بندے
امید رکھتے ہیں بہشت کی پس ظاہر ہوتا ہے انکے واسطے دوزخ اور بہت بندے امید رکھتے ہیں ملنے کی
پس ظاہر ہوتی ہے انکے واسطے جدائی اور بہت بندے امید رکھتے ہیں بخشش کی پس ظاہر ہوتی ہے
انکے واسطے سختی اور بہت بندے امید رکھتے ہیں ملک کی پس ظاہر ہوتی ہے انکے واسطے ہلاکت اور
کہا گیا ہے کہ تحقیق حسن بصری رحمہ اللہ نکلتے اپنے گھر سے نصف شعبان کے دن سے اور انکا منہ
اسطرح ہوتا جیسے دفن کر کے قبر سے نکالا گیا ہے انکے بارے میں اس سے پوچھا بولا اللہ کی قسم
جسکی کشتی دریا کی موج سے ٹوٹ جاوے اسکی مصیبت میری مصیبت سے زیادہ نہیں ہے پوچھا گیا یہ
کیونکر ہے بولا کیونکہ میں اپنے گناہوں سے یقین پر ہوں اور اپنی نیکیوں سے ڈرنیوالا ہوں نہیں جانتا
آیا قبول ہوتی ہیں یا مردود **فصل** لیکن جو نماز شعبان کی نیمہ ہوں رات میں وارد ہے وہ سو رکعت ہے
ہزار بار سورہ اخلاص پڑھنے کی ساتھ ہر رکعت میں دس بار اور اس نماز کو نماز خیر کہتے ہیں اور اسکی برکت
پھیلجاتی ہے اور سلف صالح اس نماز کی جماعت کرایا کرتے تھے جسکے لئے جمع ہوتے اور
اس نماز میں بڑی فضیلت ہے اور بیشمار ثواب اور حسن بصری سے روایت ہے کہ انہوں نے
کہا خبر دی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس صحابیوں سے

اَنَّ مَنْ صَلّٰی هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَیْهِ
سَبْعِیْنَ نَظْرَةً وَقَضٰی لَهٗ بِکُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِیْنَ حَاجَةً
اَدْنَاهَا الْمَغْفِرَةُ وَیُسْتَحَبُّ اَنْ تُصَلّٰی هٰذِهِ الصَّلٰوةُ
اَیْضًا فِی الْاَرْبَعِ عَشْرَةَ لَیْلَةً الَّتِیْ یُسْتَحَبُّ اِحْیَاؤُهَا
الَّتِیْ ذَکَرْنَاهَا فِیْ فَضَائِلِ رَجَبٍ لِیَحُوْزَ بِهَا الْمُصَلِّیْ
هٰذِهِ الْکَرَامَةَ وَهٰذِهِ الْفَضِیْلَةَ وَالْمَثُوْبَةَ

مجلس

فِیْ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
اِذَا سَمِعْتَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَارْعِ
لَهَا سَمْعَكَ فَاِنَّهَا لِاَمْرٍ تُؤْمَرُ بِهٖ اَوْ لِنَهْیٍ تُنْهٰی عَنْهُ وَقَالَ
جَعْفَرُ الصَّادِقُ لَذَّةٌ مَا فِی النِّدَاءِ اَزَالَ تَعَبَ الْعِبَادَةِ
وَالْعَنَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَا نِدَاءٌ مِنَ
الْعَالِمِ وَاَیُّ اسْمٌ مِنَ الْمَعْلُوْمِ الْمُنَادٰی وَهَا تَنْبِیْهٌ عَلٰی
نِدَاءِ الْمُنَادٰی الَّذِیْنَ هُوَ اِشَارَةٌ اِلَی الْمَعْرِفَةِ السَّابِقَةِ
وَالصُّحْبَةِ الْقَدِیْمَةِ اٰمَنُوْا اِشَارَةٌ اِلَی السِّرِّ الْمَعْلُوْمِ
بَیْنَ الْمُنَادِیْ وَالْمُنَادٰی کَاَنَّهٗ یَقُوْلُ یَا مَنْ هُوَ لِیْ
بِسِرِّهِ الْمُخْلِصُ لَهٗ بِضَمِیْرِهٖ وَقَلْبِهٖ کُتِبَ اَیْ فُرِضَ وَاُوْجِبَ
عَلَیْكَ الصِّیَامُ وَهُوَ مَصْدَرٌ کَقَوْلِكَ صُمْتُ صِیَامًا
وَقُمْتُ قِیَامًا وَاَصْلُ الصِّیَامِ فِی اللُّغَةِ الْاِمْسَاكُ
یُقَالُ صَامَتِ الرِّیْحُ اِذَا سَکَنَتْ وَاَمْسَکَتْ عَنِ الْهُبُوْبِ
وَصَامَتِ الْخَیْلُ اِذَا وَقَفَتْ وَاَمْسَکَتْ عَنِ السَّیْرِ وَ
یُقَالُ صَامَ النَّهَارُ اِذَا اعْتَدَلَ وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ
لِاَنَّ الشَّمْسَ اِذَا بَلَغَتْ کَبِدَ السَّمَاءِ وَقَفَتْ وَاَمْسَکَتْ
عَنِ السَّیْرِ هُنَیْئَةً کَمَا قَالَ الشَّاعِرُ شعر حَتّٰی اِذَا صَامَ النَّهَارُ
وَاعْتَدَلَ + وَسَالَ لِلشَّمْسِ لُعَابٌ فَنَزَلَ + وَیُقَالُ
لِلرَّجُلِ اِذَا صَمَتَ وَاَمْسَكَ عَنِ الْکَلَامِ صَامَ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰی اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا اَیْ صَمْتًا فَالصَّوْمُ
هُوَ الْاِمْسَاكُ عَنِ الْمُعْتَادِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ

کہ جو شخص اس رات میں یہ نماز پڑھے اسکی طرف اللہ تعالیٰ ستر بار دیکھتا ہے اور ہر دیکھنے میں اسکی ایک حاجت پوری کرتاہے سب سے چھوٹی حاجت بخشش ہے اور مستحب ہو کہ پڑھے اس نماز کو چودھویں رات بھی جسکا زندہ رکھنا مستحب ہے اور وہ وہ رات ہے جسکو ہمنے رجب کی فضیلت میں بیان کیا تاکہ اس نماز کے سبب نمازی اس بزرگی کو پاوے اور پاوے اس فضیلت اور ثواب کو مجلس بیان میں رمضان کی فضیلتوں کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ای ایمان والو فرض تمپر روزہ جیسے فرض ہوا تم سے پہلوں پر تاکہ تم بچو۔ حسن بصری علیہ الرحمۃ نے کہا جب تو اللہ تعالیٰ کو سنے کہتا اے ایمان والو تو اسکی طرف کان رکھ کیونکہ کوئی کام ہے جسکا تو حکم کیا جاتا ہے یا روک ہے جس سے تو روکا جاتا ہے اور جعفر صادق نے کہا ندا کی لذت عبادت کے رنج کو دور کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمان والو حرف یا دانا کی ندا ہے اور لفظ ای معلوم منادے کا اسم ہے اور لفظ ہا ندا منادی پر خبردار کرتا ہے اور لفظ الذین معرفت سابقہ اور صحبت قدیمہ کیطرف اشارہ ہے اور لفظ آمنوا بھید معلوم کیطرف اشارہ ہے جو ندا کرنے والے اور ندا کیے گئے کو درمیان ہے گویا فرماتا ہے اے وہ شخص جو میرے بھید کے لیئے اپنے دل سے پاک ہے تجھپر روزہ فرض کیا گیا ہے اور صیام کا لفظ مصدر ہے جیسے صمت صیاما اور قمت قیاما اور صیام کے لغوی معنے بند رہنا ہے کہتے ہیں صامت الریح جب ہوا ٹھیر جاوے یا چلنے سے بند ہو جاوے صامت الخیل جب گھوڑا ٹھیر جاوے اور کہتے ہیں صامت النہار جب دن برابر ہو جاوے۔ کیونکہ سورج آسمان جب آسمان کے درمیان پہونچتا ہے۔ تھوڑا سا ٹھیر جاتا ہے۔ جیسے شاعر نے کہا ہے۔ جب دن برابر ہو جاوے اور سورج کی شاعیں نکلیں پھر اترے اور کہتے ہیں جب آدمی بات کرنے سے رک جاوے صام اللہ تعالیٰ نے فرمایا میتے رحمن کے لیئے صوم (یعنے خاموشی کی) نذر مانی پس صوم کے معنے شرع میں معتاد کھانے اور پینے اور جماع سے بند رہنے کے ہیں

المقالة الثالثة والثلثون

فِي الشَّرْعِ مَعَ تَرْكِ الْاٰثَامِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَيْ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاُمَمِ وَاَوَّلُهُمْ اٰدَمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْوَهُ اَرْوِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُوْنَ
ابْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رض
يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ عِنْدَ انْتِصَافِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي الْحُجْرَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكَ
السَّلَامَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ
فَقَالَ يَا عَلِيُّ يَقُوْلُ لَكَ جِبْرَئِيْلُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ
اَيَّامٍ يُكْتَبُ لَكَ بِاَوَّلِ يَوْمٍ عَشَرَةُ اٰلَافِ سَنَةٍ وَبِالْيَوْمِ
الثَّانِيْ ثَلٰثُوْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَبِالْيَوْمِ الثَّالِثِ مِائَةُ اَلْفِ
سَنَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الثَّوَابُ لِيْ خَاصَّةً اَمْ
لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ يُعْطِيْكَ
اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ وَلِمَنْ يَعْمَلُ بِعَمَلِكَ بَعْدَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هِيَ قَالَ الْاَيَّامُ الْبِيْضُ ثَالِثَ عَشَرَ
وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ قَالَ عَنْتَرَةُ فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ
رض لِاَيِّ شَيْءٍ تُسَمّٰى هٰذِهِ الْاَيَّامُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فَقَالَ
عَلِيٌّ رض لَمَّا اَهْبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ
اَحْرَقَتْهُ الشَّمْسُ فَاسْوَدَّ جَسَدُهُ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَقَالَ يَا اٰدَمُ اَتُحِبُّ اَنْ يَبْيَضَّ جَسَدُكَ قَالَ نَعَمْ
قَالَ لَهُ فَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ
عَشَرَ فَصَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ يَوْمٍ فَابْيَضَّ ثُلُثُ جَسَدِهِ
ثُمَّ صَامَ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَابْيَضَّ ثُلُثَا جَسَدِهِ ثُمَّ صَامَ الْيَوْمَ
الثَّالِثَ فَابْيَضَّ جَسَدُهُ فَسُمِّيَتْ اَيَّامَ الْبِيْضِ فَاٰدَمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مِنَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ مِنْ قَبْلِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَنُ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ
بِالتَّفْسِيْرِ اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمُ النَّصَارٰى
شَبَّهَ صِيَامَنَا بِصِيَامِهِمْ لِاتِّفَاقِهِمَا فِي الْوَقْتِ وَالْقَدْرِ

اور رہا اسکے گناہوں سے بچ رہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا جیسے تم سے
پہلوں پر فرض کیا گیا یعنی نبیوں اور انکی امتوں پر جنکا پہلا آدم علیہ السلام
ہے اور وہ جیسے روایت کی عبد الملک بن ہارون بن عنترہ نے اپنے
باپ سے اسنے اپنے دادا سے اسنے کہا میں نے حضرت علی بن ابیطالب سے
سنا فرماتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ دوپہر
کے وقت اور آپ حجرے میں تھے میں نے آپ پر سلام کیا آپنے مجھکو جواب دیا
پھر فرمایا ای علی یہ جبرئیل تجھے سلام کہتا ہے مینے کہا آپ اور جبرئیل پر سلام
ہو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے نزدیک ہو میں آپ کے نزدیک
ہوا فرمایا۔ اے علی تجھے جبرئیل کہتا ہے ہر مہینے سے تین روزہ
رکھا کر تیرے لئے پہلے دن کے بدلے دس ہزار سال کی عبادت لکھی
جاویگی اور دوسرے دن کے بدلے تیس ہزار سال کی اور تیسرے دن
کے بدلے لاکھ سال کی مینے کہا یا رسول اللہ یہ ثواب خاص میری
لیئے ہے یا عام لوگوں کے لیئے۔ فرمایا اے علی اللہ تجھے یہ ثواب
دیگا اور جو تیرے پیچھے ایسا عمل کرے۔ مینے کہا یا رسول اللہ وہ
کون سے دن ہیں فرمایا ایام بیض تیرہویں اور چودہویں پندرہویں
عنترہ کہتا ہے مینے حضرت علی سے پوچھا کسلیئے ان دنوں کو ایام
بیض کہتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا جب اللہ پاک نے آدم کو جنت سے
زمین پر اتارا تو دہوپ کی وجہہ سے اسکا بدن کالا ہو گیا پھر اسکے
پاس جبرئیل علیہ السلام آیا اور بولا ای آدم تو چاہتا ہے کہ تیرا بدن سفید
ہوجاوے بولا ہاں فرمایا تو ہر مہینے کی تیرہویں چودہویں پندرہویں
تاریخ روزہ رکھ پھر آدم علیہ السلام نے پہلے دن روزہ رکھا اسکا
تیسرا حصہ بدن کا سفید ہو گیا۔ پھر دوسرے دن روزہ
رکھا پھر دو حصے بدن سفید ہو گیا۔ پھر تیسرے دن رکھا
پھر سارا بدن سفید ہو گیا۔ اسلیئے ایام بیض سے یہ دن
نامزد ہوئے پھر آدم علیہ السلام ان سے ہیں جنپر حضرت سے
پہلے روزہ فرض ہوا حسن اور ایک تفسیر کی جماعت نے کہا پہلے
لوگوں سے اللہ پاک کی مراد نصارے ہیں ہمارے روزہ کو
انکے روزے سے مشابہت دی۔ کیونکہ وقت اور قدر
میں وہ ہمارے موافق ہیں۔

وذلك ان الله تعالى فرض على النصارى صيام شهر
رمضان فاشتد ذلك عليهم لانه ربما كان يأتي في الحر
الشديد او في البرد الشديد وكان يضرهم في اسفارهم
ومعايشهم فاجتمع رأي علمائهم ورؤسائهم على ان
يجعلوا صيامهم في فصل من السنة بين الشتاء والصيف
فجعلوه في الربيع وزادوا فيه عشرة ايام كفارة لما
صنعوا فصار اربعين يوما ثم ان ملكا لهم اشتكى فمه
فجعل لله عز وجل ان هو برئ من وجعه ذلك ان يزيد
في صومهم اسبوعا فزادوا فيه ثم مات ذلك الملك
ووليهم ملك آخر فقال اتموه خمسين يوما قال مجاهد
اصابهم موتان فقال زيدوا في صيامكم فزادوا عشرا
قبل وعشرا بعد قال الشعبي لو صمت السنة كلها لا
افطرت اليوم الذي يشك فيه فيقال من شعبان
ويقال من رمضان وذلك ان النصارى فرض عليهم
شهر رمضان كما فرض علينا فحولوه الى الفصل وذلك
انهم كانوا ربما صاموا في القيظ فعدوا ثلاثين يوما ثم
جاء بعدهم قرن فاخذوا بالثقة في انفسهم فصاموا
قبل الثلاثين يوما وبعدها يوما ثم لم يزل الآخر
يستن بسنة القرن الذي قبله حتى صارت الى خمسين
يوما فذلك قوله عز وجل كتب على الذين من قبلكم
لعلكم تتقون يعني بما تتقون الاكل والشرب والجماع
وقال اهل التفسير ايضا فرض الله تعالى على رسوله محمد
صلى الله عليه وسلم وعلى المؤمنين صوم يوم عاشوراء
وثلاثة ايام من كل شهر حين قدم المدينة فكانوا يصومون
الى ان نزل صيام شهر رمضان قبل قتال بدر بشهر
واياما فقال الله تعالى اياما معدودات يعني شهر
رمضان ثلاثين يوما او تسعة وعشرين يوما وروي
عن سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص انه سمع ابن
عمر يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال

اور یہ اسلیئے کہ اللہ تعالےٰ نے نصاریٰ پر رمضان کے روزے فرض
کیئے تو یہ ناگوار ہوا انپر کیونکہ رمضان کبھی سخت گرمی میں آجاتا ہے
اور کبھی سخت سردی میں آجاتا ہے اور انکو سفر اور معاش کی طلب میں
تکلیف معلوم ہوتی ہے پھر اُن کے عالموں اور سرداروں کی رائے
اسبات پر متفق ہوئی کہ روزوں کا مہینہ سردی اور گرمی کے درمیان
مقرر کریں۔ پھر اُنہوں نے ربیع میں مقرر کیا اور ان میں دس دن
اور بڑھا دیئے اپنے بُرے کام کے کفارہ میں پھر چالیس ہوگئے
پھر اُن کے بادشاہ کے منہ میں درد ہوا اسنے اللہ تعالےٰ کے لیئے
مانی کہ اگر میں اچھا ہوجاؤں تو ایک ہفتہ اور بڑھا دونگا پھر ایک ہفتہ
اور بڑھا دیا پھر یہ بادشاہ مرگیا۔ اور دوسرا بادشاہ ہوا اُسنے کہا
پچاس دن پورے کرو۔ مجاہد نے کہا انکے مویشی مرنے لگے۔ بادشاہ نے
کہا اپنے روزوں میں زیادہ کرو۔ انہوں نے دس پہلے بڑھائے
اور دس پیچھے۔ شعبی نے کہا اگر میں سارا سال روزہ رکھوں تو شک
کے دن ضرور افطار کروں جیسے شعبان اور رمضان کے دن کے بیچ میں
اختلاف ہے۔ اور یہ اسلیئے کہ نصاریٰ پر بھی رمضان فرض ہوا تھا
پھر پھیر اسکی تحویل کی ربیع میں اور یہ اسلیئے کہ وہ کبھی کبھی گرمی میں روزے
رکھتے اور تیس دن پورے کرلیتے پھر انکے پیچھے لوگ آئے انہوں
نے اپنی جانوں میں مضبوطی پائی انہوں نے ایک دن پہلے بڑھایا
اور ایک پیچھے۔ پھر ہمیشہ رہے پچھلے پہلوں کی پیروی کرتے تاکہ پچاس
دن ہوگئے۔ یہی معنے ہیں اللہ کے فرمانے کے جیسے تمسے پہلوں پر
فرض ہوئی تاکہ تم بچو یعنے کھانے اور پینے اور جماع سے بچو اور تفسیر والوں
نے کہا اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنوں پر عاشورا
کے دن اور ہر مہینے سے تین دن کے روزے فرض کیئے جب آپ
مدینہ میں آئے پھر مسلمان روزے رکھتے رہے۔ رمضان فرض
ہونے تک بدر کی لڑائی سے ایک مہینہ اور کچھ دن پہلے اللہ تعالےٰ
نے فرمایا دن گنے ہوئے یعنے رمضان کے مہینے تیس دن یا
اُنتیس دن۔ اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص سے روایت
ہے اُسنے سنا ابن عمر سے کہ وہ حضرت سے حدیث بیان کرتا تھا کہ
آپ نے فرمایا

أَنَا وَأُمَّتِي أُمِّيَّةٌ لَا نَحْسُبُ وَلَا نَكْتُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا
وَهٰكَذَا لِتَمَامِ الثَّلَاثِينَ وَسُمِّيَ الشَّهْرُ شَهْرًا لِشُهْرَتِهِ وَهُوَ
مَأْخُوذٌ مِنَ الشُّهْرَةِ وَهِيَ الْبَيَاضُ وَمِنْهُ يُقَالُ شَهَرْتُ السَّيْفَ
إِذَا سَلَلْتَهُ وَشَهَرَ الْهِلَالُ إِذَا طَلَعَ **فصل** اخْتَلَفَ
النَّاسُ فِي مَعْنَى قَوْلِهِ رَمَضَانَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ رَمَضَانُ اسْمٌ
مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى فَيُقَالُ شَهْرُ رَمَضَانَ كَمَا يُقَالُ شَهْرُ
اللهِ الْأَصَمُّ لِرَجَبٍ وَعَبْدُ اللهِ وَرَوَى جَعْفَرٌ الصَّادِقُ
عَنْ آبَائِهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ شَهْرُ
رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا رَمَضَانَ بَلِ انْسُبُوهُ كَمَا نَسَبَهُ
اللهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَرُوِيَ الْأَصْمَعِيُّ
قَالَ أَبُو عَمْرٍو إِنَّمَا سُمِّيَ رَمَضَانَ لِأَنَّهُ رَمِضَتْ فِيهِ الْفِصَالُ
مِنَ الْحَرِّ وَقَالَ غَيْرُهُ لِأَنَّ الْحِجَارَةَ كَانَتْ تَرْمَضُ فِيهِ مِنَ الْحَرَارَةِ
وَالرَّمْضَاءُ الْحِجَارَةُ الْمُحْمَاةُ وَقِيلَ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ يَرْمَضُ
الذُّنُوبَ أَيْ يَحْرِقُهَا وَهُوَ مَرْوِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقِيلَ إِنَّ الْقُلُوبَ تَأْخُذُ مِنَ الْحَرَارَةِ الْمَوْعِظَةِ وَالْفِكْرَةِ
فِي أَمْرِ الْآخِرَةِ كَمَا يَأْخُذُ الرَّمْلُ وَالْحِجَارَةُ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ وَ
قَالَ الْخَلِيلُ مَأْخَذُهُ مِنَ الرَّمَضِ فَهُوَ مَطَرٌ يَأْتِي فِي الْخَرِيفِ
فَسُمِّيَ هٰذَا الشَّهْرُ رَمَضَانَ لِأَنَّهُ يَغْسِلُ الْأَبْدَانَ مِنَ الْآثَامِ
غَسْلًا وَيُطَهِّرُ الْقُلُوبَ تَطْهِيرًا **فصل** فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ
بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ الشَّكُّ
فِي قَوْلِهِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ فِي سَائِرِ
الشُّهُورِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ
عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ فَقَالَ لَهُ نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً
مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
فَوُضِعَ فِي بَيْتِ الْعِزَّةِ فِي سَمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ نَزَلَ بِهِ
جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُجُومًا نُجُومًا فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ

میں اور میری امت ناخواندہ ہیں نہیں حساب جانتے اور نہیں لکھنا جانتے
مہینہ اتنا ہے اور اتنا اور اتنا پورے اور مہینہ کو مہینہ اسلیئے کہتے ہیں کہ وہ مشہور
ہے اور نکالا گیا ہے شہرت سے اور شہرت کے معنے سفیدی ہے اور اسی
محاورہ سے ہے شہرت السیف یعنی میں نے تلوار کو صیقل کیا اور شہر الہلال
جب چاند چڑھے فصل لوگوں نے رمضان کے معنے میں اختلاف کیا ہے بعض
نے کہا رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے رمضان کو شہر رمضان کہا جاتا ہے
جیسے رجب کو شہر اصم کہتے ہیں اور جیسے کہتے ہیں عبد اللہ اور جعفر صادق نے
اپنے آباء سے روایت کیا انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا
رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے اور انس بن مالک نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ کہو صرف رمضان بلکہ نسبت کرو جیسے نسبت کیا اللہ تعالیٰ نے
قرآن میں پس فرمایا رمضان کا مہینہ اور اصمعی نے روایت کیا کہ ابو عمرو نے کہا
کہ رمضان کا نام اسلیئے رمضان ہوا کہ اسمیں گرم ہو جاتی ہیں اونٹوں کے بچوں
کے پاؤں گرمی کے سبب اور کہا اسکے غیر نے اسلیئے کہ پتھر گرم ہو جاتے ہیں
اسمیں بسبب گرمی کے اور رمضان پتھر گرم کیئے گئے کو کہتے ہیں اور کسی اور نے
کہا اسلیئے نام رکھا گیا کہ گناہوں کو جلا دیتا ہے اور یہ مروی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور کسی نے کہا دل رمضان کی گرمی سے یا آخرت کی گرمی
قیاس کر لیتا ہے جیسے سورج کی دھوپ سے ریگ اور پتھر گرم ہو جاتے ہیں اور
خلیل نے کہا رمضان نکلا ہے رمض سے اور رمض مینہ کو کہتے ہیں جو موسم
خریف میں آتا ہے اس مہینے کا نام رمضان اسلیئے رکھا گیا کہ بدنوں کو گناہوں
سے دھوتا ہے اور دلوں کو پاک کر دیتا ہے. فصل اللہ تعالیٰ کے قول شہر رمضان
الذی انزل فیہ القرآن کی تفسیر میں عطیہ سے روایت ہے کہ اسنے ابن عباس
سے پوچھا اللہ کے قول انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ میں مجھے شک ہے۔ کیونکہ قرآن
سب مہینوں میں اترا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور قرآن کو ہمنے جدا جدا اتارا
تاکہ لوگوں پر ٹھیر ٹھیر کر پڑھے۔ اوسنے جواب دیا کہ قرآن لوح محفوظ سے ۱۲
رمضان میں لیلۃ القدر کی رات ایک بار اترا اور بیت العزت میں رکھا گیا
پہلے آسمان پر پھر جبرئیل علیہ السلام نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر وقتاً فوقتاً
تیئیس برس میں اتارا اور یہ اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

عَزَّوَجَلَّ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَقَالَ دَاؤُدُ بْنُ اَبِيْ
هِنْدٍ قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ
اَمَا كَانَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ قَالَ بَلٰى
وَلٰكِنْ جِبْرَئِيْلُ عَ كَانَ يُعَارِضُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ رَمَضَانَ بِمَا نَزَّلَ اللّٰهُ فَيُحْكِمُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ مَا يَشَآءُ
وَيُنْسِيْهِ مَا يَشَآءُ عَنْ شِهَابِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ
رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْزِلَتْ صُحُفُ اِبْرٰهِيْمَ
فِيْ ثَلٰثِ لَيَالٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاُنْزِلَتْ تَوْرٰيةُ
مُوْسٰى ع فِيْ سِتِّ لَيَالٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاُنْزِلَ
زَبُوْرُ دَاؤُدَ ع فِيْ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ وَاُنْزِلَ الْاِنْجِيْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ
لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاُنْزِلَ الْفُرْقَانُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ ثُمَّ وَصَفَ عَزَّوَجَلَّ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ هُدًى لِّلنَّاسِ
مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْحُدُوْدِ
وَالْاَحْكَامِ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ
الْبَاطِلِ

فَصْلٌ فِيْمَا يَخْتَصُّ بِشَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْفَضَائِلِ

اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْفَارِسِ قَالَ
ثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَلُوْدِيُّ النَّيْسَابُوْرِيُّ
قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
قَالَ اَنَا يُوْسُفُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَلِيِّ
بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَلْمَانَ
قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ
مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ
فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ
لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ اَوْ اَدّٰى
فِيْهِ فَرِيْضَةً كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا
سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ
الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ فِيْ رِزْقِ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ

میں قسم کھاتا ہوں قرآن کے تھوڑا تھوڑا اُترنے کے زمانے کی داود بن
ابی ہند نے کہا مینے شعبی کو کہا (اللہ نے جو فرمایا) رمضان کے مہینے میں قرآن
اُتارا گیا اور سال کے مہینوں میں قرآن نہیں اُترتا بولا کیوں نہیں لیکن
جبرئیل علیہ السلام رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوہراتے
تھے جو اللہ نے اُتارا ہوتا پھر اللہ تعالے جس آیت کو چاہتا ثابت رکھتا اور
جسکو چاہتا بُھلا دیتا شہاب بن طارق سے روایت ہے وہ ابی ذر غفاری سے
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ابرہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان
کی تیسری تاریخ اُترے اور موسے علیہ السلام پر توریت رمضان کی چھٹی
تاریخ اور زبور رمضان کی اٹھارہویں تاریخ اور انجیل عیسے علیہ السلام پر
رمضان کی تیرہویں تاریخ اور قرآن مجید محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رمضان
کی چودہویں تاریخ پھر اللہ تعالی نے قرآن کی تعریف کی اور فرمایا لوگوں کو
گمراہی سے نکالنے والا ہے اور حلال اور حرام اور حدود اور احکام کی روشن
دلیلیں ہیں حق اور باطل میں جدائی کرتا ہے فصل اُن فضیلتوں میں جو
رمضان سے مختص ہیں مجھے خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اُسنے کہا مجھے
خبر دی ابن الفارس نے اُسنے کہا مجھے حدیث بیان کی احمد بن محمد بن جلودی
نیساپوری نے اُسنے کہا مجھے خبر دی محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی
علی بن حجر سعدی نے اُسنے کہا مجھے خبر دی یوسف بن زیاد نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی
ہمام بن یحیی نے علی بن زید بن جدعان سے اُسنے سعید بن المسیب سے اُسنے سلمان سے
کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے پچھلے دن فرمایا اے
لوگو تمہارے قریب آیا ہے بڑا مہینہ برکت والا ایسا مہینہ جسمیں ایک رات ہزار
مہینہ سے بہتر ہے اللہ نے اُسکے روزے کو فرض کیا اور اُسکی رات کا قیام
خوشی جسنے اُسمیں ایک نیکی کی یا ایک فرض ادا کیا گویا اُسنے ستر فرض
ادا کیے اُسکے سوا میں اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب بہشت
ہے۔ اور یہ سلوک کا مہینہ ہے مومن کی روزی
بڑھجاتی ہے۔ جسنے اسمیں

فيه صائما كان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار
وكان له مثل اجره من غير ان ينقص من اجره شيء قالوا
ليس كلنا يجد ما يفطر الصائم قال يعطي الله هذا الثواب
لمن فطر صائما على تمرة او شربة ماء او مذقة لبن وهو شهر
اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار فمن
خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار فا
ستكثروا فيه من اربع خصال خصلتان ترضون بهما ربكم
وخصلتان لا غناء لكم عنهما فاما الخصلتان اللتان ترضون
بهما ربكم فشهادة ان لا اله الا الله وتستغفرونه واما
اللتان لا غناء لكم عنهما فتسالون الله الجنة وتعوذون
به من النار ومن اشبع فيه صائما سقاه الله تعالى من
حوضي شربة لا يظما بعدها ابدا وعن الكلبي عن ابي
نضرة عن ابي سعيد الخدري رض قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان ابواب الجنة وابواب السماء لتفتح
لاول ليلة من شهر رمضان ولا تغلق الى اخر ليلة منه
ليس من عبد وامة يصلي في ليلة منها الا كتب الله تعالى
له بكل سجدة الفا وسبعمائة حسنة وبنى له بيتا في
الجنة من ياقوتة حمراء له سبعون الف باب لكل باب
منها مصراعان من ذهب موشح من ياقوتة حمراء فاذا
صام اول يوم من شهر رمضان غفر الله له كل ذنب
الى اخر يوم من رمضان وكان كفارة الى مثلها وكان
له بكل يوم يصومه قصر في الجنة له الف باب من ذهب
واستغفر له سبعون الف ملك من غدوة الى ان
تتوارى بالحجاب وكان له بكل سجدة يسجدها من ليل
او نهار شجرة في الجنة يسير الراكب في ظلها مائة
عام لا يقطعها واخبرني ابو نصر عن والده باسناده
عن الاعرج عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا كان اول ليلة من شهر
رمضان نظر الله الى خلقه واذا نظر الى عبد لم

کسی روزہ دار کا روزہ کھلایا اُسکے گناہ معاف ہوئے اور اسکی گردن دوزخ سے
آزاد ہوئی اور اسکو ویسا ہی ثواب ملا یہ نہیں ہے کہ اُسکے ثواب سے کچھ کم
ہو جاوے بولے ہمارے ہر ایک کے پاس تو روزہ کھلانے کی توفیق نہیں ہے
فرمایا اللہ تعالی نے یہ ثواب اُسکو ہی دیتا ہے جو ایک کھجور کے ساتھ یا ایک پانی
کے گھونٹ یا ایک دودھ کی چلو کے ساتھ روزہ افطار کراوے اس مہینے کا ابتدا
رحمت ہے اور اسکا درمیان بخشش اور اسکا آخر آزادی آگ سے پھر جسنے اسمیں
اپنے غلام پر کام میں تخفیف کی اسکو گناہ معاف ہوے اور دوزخ سے آزاد ہوا اسمیں
چار باتیں بہت کرو دو باتوں سے اپنے رب کو خوش کرو اور دو باتوں سے تمکو چارہ
نہیں ہے پھر وہ دو خصلتیں جنسے اپنے رب کو خوش کرو وہ اسبات کی گواہی کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں اور معافی چاہنی اور وہ دو جن سے تمکو چارہ نہیں وہ یہ
اللہ سے بہشت مانگو اور دوزخ سے پناہ مانگو اور جسنے اسمیں روزہ دار کا پیٹ
بھرا اللہ تعالی اسکو میرے حوض سے پلا دیگا پھر وہ اس سے پیچھے پیاسا نہ ہوگا
اور کلبی سے روایت ہے وہ ابی نضرہ سے وہ ابو سعید خدری سے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے اور آسمانوں کے دروازے رمضان کی
پہلی رات میں کھلجاتے ہیں اور آخر رمضان تک بند نہیں ہوتے کوئی ایمان
والا یا ایمان والی اسکی رات میں نماز نہیں پڑھتے مگر اُنکے لیئے اللہ ہر سجدہ کے
بدلے سترہ سو نیکی لکھتا ہے اور اسکے لیئے بہشت میں گھر بناتا ہے سرخ یاقوت
کا جسکے ستر ہزار دروازے ہوتے ہیں ہر دروازے کی دو دہلیز سونے کی
ہوتی ہیں منقش سُرخ یاقوت سے جب رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالے
اسکے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے آخر رمضان تک اور دوسرے رمضان تک
کفارہ ہوجاتا ہے اور اسکے لیئے ہر دن کے روزے کے بدلے جنت میں ایک محل ہوگا
جسکے ہزار دروازے سونے کے ہونگے اور اسکے لیئے ستر ہزار فرشتے صبح سے
شام تک بخشش مانگتے ہیں اور ہر سجدے کے بدلے جو وہ دن میں یا رات میں
کرتا ہے ایک درخت ہوتا ہے جنت میں جسکو سایہ میں سوار سو سال سیر کرے گا
لیکن پورا نہ کر سکے گا اور مجھکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے
اسنے اعرج سے اُسنے ابو ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالے اپنی مخلوق
کیطرف نظر فرماتا ہے۔ اور جب بندے کیطرف نظر
کرتا ہے

يعذبه ابدا ولله عز وجل في كل يوم الف الف عتيق من النار واخبرني ابو نصر عن والده باسناده عن سهل عن ابيه عن ابي هريرة رض قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وصفدت الشياطين وروى نافع بن بردة عن ابي مسعود الغفاري رض قال انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يصوم يوما من رمضان الا زوج زوجة من الحور العين في خيمة من درة مجوفة مما نعت الله عز وجل حور مقصورات في الخيام على كل امرأة منهن سبعون حلة ليس منها حلة على لون الاخرى ويعطى سبعين لونا من الطيب ليس منها لون على لون الاخر ويعطى سبعين سريرا من ياقوتة حمراء موشحة بالدر على كل سرير سبعون فراشا على كل فراش اريكة لكل امرأة سبعون الف وصيف لحاجتها وسبعون الف وصيف لزوجها مع كل وصيفة صحفة من ذهب فيها لون من الطعام فيجد لاخر لقمة منها لذة لم يجد لاوله ويعطى زوجها مثل ذلك على سرير من ياقوتة احمر هذا لكل يوم صامه من رمضان سوى ما يعمل من الحسنات فصل اخبرني ابو نصر عن والده باسناده قال ثنا محمد بن احمد قال حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا ابو القاسم بن عبد الله ابن محمد قال حدثنا الحسن بن ابرهيم بن يسار وابرهيم بن محمد بن حارث قال حدثنا سلمة بن شبيب قال ثنا القاسم بن محمد قال ثنا هشام ابن الوليد قال حدثنا حماد بن سليمان الدوسي عن الحسن عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس قال انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم ان الجنة لتنجد وتزين من الحول الى الحول لدخول شهر رمضان فاذا كان اول ليلة من شهر رمضان هبت ريح من تحت العرش يقال لها المثيرة تصفق ورق اشجار الجنة وحلق المصاريع فيسمع لذلك

اسکو کبھی عذاب نہیں کرتا اور اللہ عزوجل کے لیئے دس لاکھ آدمی آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور مجھو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے انہے سہل سے انہنے اپنے باپ سے انہنے ابوہریرہ سے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے بہشت کے دروازے کھول جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑے جاتے ہیں اور نافع بن بردہ سے روایت ہے وہ ابومسعود غفاری سے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی بندہ رمضان کا روزہ نہیں رکھتا مگر ایک حور کے ساتھ نکاح کیا جاتا ہے موتی کے خیمہ میں ان حوروں سے جنکی اللہ تعالی نے تعریف کی ہے (حوریں ہیں چھپائی ہوئی خیموں میں) ہر ایک عورت پر ستر حلے ہیں ایک حلہ دوسرے حلہ کے رنگ پر نہیں ہے اور ستر قسم کی خوشبو دیا جاتا ہے جنمیں ایک دوسری کے رنگ پر نہیں اور دیا جاتا ہے ستر تخت سرخ یاقوت کے منقش موتیوں کے ساتھ ہر تخت پر ستر فراش ہر فراش پر ایک تکیہ ہر عورت کے لیئے ستر ہزار غلام اسکی حاجت کے لیئے اور ستر ہزار غلام اسکی خاوند کے لیئے ہر غلام کے ساتھ سونے کا پیالہ جسمیں ایک قسم کا کھانا ہے جسکے آخر لقمے کی وہ لذت ہے جو پہلے لقمے کی لذت نہیں ہے اور اسکا خاوند بھی ایسے ہی یاقوت سرخ کے تخت دیا جاتا ہے رمضان کے ہر دن کے بدلے جو وہ روزہ رکھتا ہے اور نیکیوں کے سوا جو وہ کرتا ہے فصل۔ مجھکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے کہا حدیث بیان کی محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان کی عبد اللہ بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ابو القاسم بن عبد اللہ بن محمد نے کہا حدیث بیان کی حسن بن ابراہیم بن یسار نے اور ابراہیم بن محمد بن حارث نے دونو نے کہا حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث بیان کی قاسم بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہشام بن ولید نے کہا حدیث بیان کی حماد بن سلیمان نے اسنے حسن سے اسنے ضحاک بن مزاحم سے اسنے ابن عباس سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہشت صاف کیجاتی ہے اور مزین کیجاتی ہے ایک سال سے دوسرے سال تک ماہ رمضان کیلیے جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جسکو مثیرہ کہتے ہیں جس سے جنت کے پتے اور دہلیزون کے حلقے ہلتے ہیں پھر اس سے ایک آوازہ نکلتا ہے

الْمَاضِيَيْنِ لَمْ يَسْمَعِ السَّامِعُونَ أَحْسَنَ مِنْهُ فَتَزَيَّنَ الْحُورُ الْعِينُ حَتَّى
يَقُومُونَ بَيْنَ شُرَفِ الْجَنَّةِ فَيُنَادِينَ هَلْ مِنْ خَاطِبٍ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَيُزَوِّجُهُ ثُمَّ يَقُلْنَ لِرِضْوَانَ مَا هٰذِهِ اللَّيْلَةُ فَيُجِيبُهُنَّ بِالتَّلْبِيَةِ
يَا خَيْرَاتٍ حِسَانٍ هٰذِهِ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فُتِحَتْ
أَبْوَابُ الْجَنَّةِ لِلصَّائِمِينَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَقُولُ اللهُ يَا رِضْوَانُ افْتَحْ أَبْوَابَ الْجِنَانِ يَا مَالِكُ غَلِّقْ
أَبْوَابَ الْجَحِيمِ مِنَ الصَّائِمِينَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيلُ اهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ وَصَفِّدْ مَرَدَةَ الشَّيَاطِينِ
وَغُلَّهُمْ بِالْأَغْلَالِ ثُمَّ اقْذِفْ لَهُمْ فِي لُجَجِ الْبِحَارِ حَتَّى لَا
يُفْسِدُوا عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ حَبِيبِي صِيَامَهُمْ قَالَ وَيَقُولُ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ سُؤَالَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ
عَلَيْهِ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ مَنْ يُقْرِضُ الْغَنِيَّ غَيْرَ الْعَدُومِ
وَالْوَفِيَّ غَيْرَ الظَّلُومِ قَالَ وَلِلّٰهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
عِنْدَ الْإِفْطَارِ أَلْفُ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ
الْعِقَابَ فَإِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ أَعْتَقَ اللهُ
اللهُ تَعَالَى فِي كُلِّ سَاعَةٍ أَلْفَ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ
اسْتَوْجَبُوا الْعَذَابَ فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
أَعْتَقَ اللهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ بِعَدَدِ مَا أَعْتَقَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ إِلَى
آخِرِهِ فَإِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَأْمُرُ جِبْرَئِيلَ فَيَهْبِطُ فِي كَبْكَبَةٍ
مِنَ الْمَلٰئِكَةِ وَمَعَهُ لِوَاءٌ أَخْضَرُ إِلَى الْأَرْضِ فَيَرْكُزُهُ عَلَى ظَهْرِ
الْكَعْبَةِ وَلَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ لَا يَنْشُرُهَا إِلَّا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
فَيَنْشُرُهَا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَيُجَاوِزُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ وَيَأْمُرُ جِبْرَئِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَلٰئِكَةَ بِالدُّخُولِ بَيْنَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَيَدْخُلُونَ
بَيْنَهُمْ فَيُسَلِّمُونَ عَلَى كُلِّ قَائِمٍ وَمُصَلٍّ وَذَاكِرٍ وَيُصَافِحُونَهُمْ
وَيُؤَمِّنُونَ عَلَى دُعَائِهِمْ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مَعْشَرَ الْأَوْلِيَاءِ الرَّحِيلَ فَيَقُولُونَ مَا
صَنَعَ اللهُ فِي حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَهُمُ اللهُ تَعَالَى نَظَرَ إِلَيْهِمْ وَعَفَا عَنْهُمْ

کہ سننے والوں نے اس سے اچھا آوازہ کبھی نہیں سنا پھر آراستہ ہوتی ہیں حوریں تو کہ کھڑی
ہوتی ہیں بالاخانوں میں پھر آوازہ کرتی ہیں کوئی پیغام دینے والا ہے اللہ
کیطرف پھر وہ اسکو نکاح کر دے پھر رضوان کو کہتی ہیں یہ کیسی رات ہے وہ انکو
جواب دیتا ہے اے نیک بختو خوبصورتو یہ رمضان کی پہلی رات ہے جنت
کے دروازے ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے روزہ داروں سے اے جبرئیل
اتر زمین پر اور جکڑ سرکش شیطانوں کو اور انکو طوق ڈال پھر دریاؤں کی
گردابوں میں ڈالدے تاکہ میرے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کے
روزے نہ بگاڑیں فرمایا اور اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات میں تین دفعہ
فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے جو میں اسکو دوں اسکا سوال کوئی توبہ
کرنیوالا ہے کہ میں اسکی توبہ قبول کروں کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں
اسے بخشدوں وہ کون ہے کہ میں اسکی توبہ قبول کروں کوئی بخشش مانگنے
والا ہے کہ میں اسے بخشدوں وہ کون ہے جو بے پرواہ کو جو نادار نہیں ہے
اور وفا کرنے والا ہے اور ظالم نہیں ہے قرض دیوے فرمایا اور اللہ تعالیٰ
رمضان کے ہر دن میں افطار کے وقت دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا
ہے جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں جب جمعہ کی رات اور جمعہ
کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہر گھڑی میں دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا
ہے جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں جب رمضان کا پچھلا دن ہوتا
ہے اللہ تعالیٰ اسدن میں اتنے لوگ آزاد کرتا ہے جتنے پہلے دن سے
آخر دن تک آزاد کیے جب لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جبرئیل
کو فرماتا ہے پھر وہ فرشتوں کی ایک جماعت میں زمین پر اترتا ہے اور اسکی
ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے۔ پھر کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتا ہے اور اسکے
چھ سو پر ہیں۔ نہیں کھولتا مگر لیلۃ القدر میں پھر انکو کھولتا ہے اس رات کو
پھر تجاوز کرتا ہے مشرق اور مغرب میں اور جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم
کرتا ہے کہ اس امت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ انکے درمیان داخل ہو جاتے ہیں
اور ہر قیام کرنے والے نمازی اور ذاکر پر سلام کرتے ہیں اور انسے مصافحہ
کرتے ہیں اور انکی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ صبح صادق تک پھر جبرئیل
علیہ السلام ندا کرتے ہیں اے اولیا کی جماعت کوچ کرو پھر کہتے ہیں اے
جبرئیل اللہ تعالیٰ نے کیا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مسلمانوں کی حاجتوں
میں پھر کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے انکیطرف دیکھا اور انکو معاف کر دیا اھ

وَغَفَرَ لَهُمْ اِلَّا الْاَرْبَعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةُ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَعَاقٌّ وَالِدَيْهِ وَقَاطِعُ رَحِمٍ
وَمُشَاحِنٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ مَنِ الْمُشَاحِنُ قَالَ
الْمُصَارِمُ فَاِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ
فَاِذَا كَانَ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَثَّ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمَلٰئِكَةَ فِيْ كُلِّ الْبِلَادِ
فَيَهْبِطُوْنَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى اَفْوَاهِ السِّكَكِ فَيُنَادُوْنَ
بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ كُلُّ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُخْرُجُوْا اِلٰى رَبٍّ كَرِيْمٍ يُعْطِي الْجَزِيْلَ وَيَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَ
فَاِذَا بَرَزُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمَلٰئِكَةِ يَا مَلٰئِكَتِيْ
مَا جَزَاءُ الْاَجِيْرِ اِذَا عَمِلَ عَمَلَهٗ قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ اِلٰهَنَا
وَسَيِّدَنَا تُوَفِّيْهِ اَجْرَهٗ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَلٰئِكَتِيْ
اَنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ
رِضَائِيْ وَمَغْفِرَتِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ سَلُوْنِيْ فَوَعِزَّتِيْ
وَجَلَالِيْ لَا تَسْاَلُوْنِي الْيَوْمَ فِيْ جَمْعِكُمْ هٰذَا لِاٰخِرَتِكُمْ
شَيْئًا اِلَّا اَعْطَيْتُكُمْ وَلَا لِدُنْيَاكُمْ اِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ وَعِزَّتِيْ
وَجَلَالِيْ لَاَسْتُرَنَّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَاقَبْتُمُوْنِيْ وَ
عِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْزِيْكُمْ وَلَا اَفْضَحُكُمْ بَيْنَ اَصْحَابِ الْحُدُوْدِ
اِنْصَرِفُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ لَقَدْ اَرْضَيْتُمُوْنِيْ وَرَضِيْتُ عَنْكُمْ
قَالَ فَتَفْرَحُ الْمَلٰئِكَةُ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِمَا يُعْطِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
هٰذِهِ الْاُمَّةَ اِذَا اَفْطَرُوْا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَعَنِ الضَّحَّاكِ
بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهٗ وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْغِفَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ
اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ اَهَلَّ
شَهْرُ رَمَضَانَ لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ
لَتَمَنَّى الْعِبَادُ اَنْ يَكُوْنَ شَهْرُ رَمَضَانَ سَنَةً فَقَالَ
الرَّجُلُ مِنْ خُزَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ لِشَهْرِ رَمَضَانَ

اور بخشدیا مگر چار شخصوں کو حضرت نے فرمایا وہ چار یہ ہیں ہمیشہ شراب پینے والا اور ماں باپ کا بیفرمان اور قاطع رحم اور مشاحن سوال کیا گیا یا رسول اللہ مشاحن کیا ہے فرمایا مسلمانوں سے قطع کرنے والا جب فطر کی رات ہوتی ہے تو اس رات کا نام جائزہ رکھا جاتا ہے جب فطر کی صبح ہوتی ہے اللہ تعالےٰ فرشتوں کو ہر شہر میں پھیلاتا ہے پھر وہ زمین پر اُترتے ہیں اور کوچوں کے سروں پر کھڑے ہوتے ہیں اور ایسے آواز سے پکارتے ہیں جسکو اللہ کی ساری مخلوقات جن اور آدمی کے سوا سب سنتے ہیں کہتے ہیں ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت رب کریم کیطرف نکلو وہ بہت دیتا ہے اور بڑے گناہ معاف کرتا ہے جب عیدگاہ میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے ای میری فرشتو مزدور کی کیا جزا ہے جب وہ کام کرلے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے اللہ اے ہمارے سردار پوری دے انکو انکی مزدوری اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمکو گواہ کرتا ہوں ای میری فرشتو کہ میں نے انکے رمضان کے روزے اور قیام کا ثواب اپنی خوشی کی اور بخشش پھر فرماتا ہے اے میری بندو مجھسے مانگو مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم تم مجھسے اپنی اس جماعت میں آخرت کیلئے کچھ نہ مانگوگے مگر میں ضرور دونگا اور نہ دنیا کے لیئے مگر انکی طرف دیکھونگا اور مجھے عزت اور جلال کی قسم میں تمہاری لغزشوں پر پردہ ڈالونگا جبتک تم مجھسے ڈروگے مجھے عزت کی قسم میں تمکو خوار نہ کرونگا۔ اصحاب الحدود کے درمیان پھر جاؤ بخشے ہوئے تمنے مجھکو راضی کیا اور میں تم سے راضی ہوا فرمایا پس خوش ہوتے ہیں فرشتے اور شاد ہوتے ہیں اس انعام سے جو اللہ تعالےٰ اس امت کو رمضان میں افطار کیوقت دیتا ہے اور ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے وہ ابن عباس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث منقول ہے اور لفظ دونو حدیثوں کے قریب قریب ہیں اور مجھکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے نافع سے وہ ابی مسعود غفاری سے کہ اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے جسدن ماہ رمضان کا چاند چڑھتا ہے اگر اللہ کے بندے اس فضیلت کو جانیں جو ماہ رمضان میں ہے بیشک آرزو کریں اسکی کہ ماہ رمضان ایک سال بھر کا ہو۔ اور ایک مرد نے بنی خزاعہ میں سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ہمیں بیان کردیجیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بہشت ماہ رمضان کے لیئے آراستہ کی جاتی ہے

رانسوا الحور الى خولي حتى اذا كان اول ليلة منه [illegible]
من [illegible]
[illegible]
في هذا الشهر لنا ازواجا تقر اعيننا [illegible] اعينهم بنا
فما من عبد صام شهر رمضان الا زوجه الله زوجة
من الحور العين في خيمة من درة مجوفة مما نعت الله
تعالى به حور مقصورات في الخيام على كل امرأة منهن
سبعون حلة ليس منها حلة على لون الاخرى وتعطى
سبعون لونا من الطيب ليس منه لون يشبه الاول
لكل امرأة منهن على سرير من ياقوت موشحا بالدر عليه
سبعون فراشا بطائنها من استبرق وفوق كل فراش
سبعون اريكة ولكل امرأة منهن سبعون الف وصيف
يخدمها وسبعون الف وصيف لزوجها بيد كل وصيف
صحفة من ذهب فيه لون من الطعام يجد لاخره
من اللذة ما لا يجد لاوله ويعطى زوجها مثل ذلك على
سرير من ياقوت احمر عليه سواران من ذهب موشح
بالياقوت هذا لكل من صام شهر رمضان سوى ما عمل
من الحسنات وعن قتادة عن انس بن مالك قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان اول ليلة
من شهر رمضان نادى الجليل جل عظمته رضوان خازن
خازن الجنان فيقول لبيك وسعديك فيقول نجد جنتي
وزينها للصائمين من امة احمد ولا تغلقها عنهم حتى ينقضي
شهرهم ثم ينادي مالكا خازن النار يا مالك فيقول لبيك
وسعديك فيقول اغلق ابواب الجحيم من الصائمين من
امة احمد ثم لا تفتحها عليهم حتى ينقضي شهرهم ثم ينادي
جبرائيل عليه السلام فيقول لبيك وسعديك فيقول انزل
الى الارض فغل مردة الشياطين عن امة احمد حتى لا يفسدوا
عليهم صيامهم وافطارهم ولله عز وجل في كل يوم من
شهر رمضان عند طلوع الشمس وعند وقت الافطار

[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہیں سے اس مہینے میں ہمارے جوڑے [illegible] انکی آنکھیں ہم سے اور ہماری
آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں پس نہیں کوئی بندہ جو ماہ رمضان کا روزہ
رکھے مگر اللہ تعالے اسکا نکاح ایک [illegible] عورت [illegible]
ایک خیمہ میں جسکا وصف اللہ تعالے نے فرمایا حوریں [illegible] خیموں میں
ہر ایک عورت پر ان حوروں میں سے ستر حلے ہونگے جن میں ہر ایک حلہ دوسرے
حلہ کی قسم پر نہ ہوگا اور ستر قسم کی خوشبو [illegible] ایک
دوسرے کے مشابہ نہ ہوگی ان حوروں میں سے ہر ایک عورت ایک تخت
یا قوتی موتی کے جڑاؤ کا رپر ہوگی جسپر ستر بستر ہونگے جنکا استر استبرق
ہوگا اور ہر ایک بستر پر ستر تکیے ہونگے اور ان حوروں میں سے ہر ایک
عورت کے لیے ستر ہزار خدمتگار ہونگے جو ان کی خدمت کریں اور ستر ہزار
خدمتگار انکے خاوندوں کے لیے ہونگے ہر ایک خدمتگار کے ہاتھ
میں ایک پیالہ سونے کا ہوگا جسمیں ایک قسم کا کھانا ہوگا جسکے
آخر لقمہ میں وہ لذت پاویگا جو اسکے اول لقمہ میں نہ پائی ہوگی اور
اس قسم کے عطیات انکے خاوند کو ملینگے سرخ یاقوت کے تخت پر
اسکے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن یاقوت جڑے ہوئے ہونگے
یہ انعام ماہ رمضان کے ہر روزہ دار کے لیے ہے
علاوہ ثواب ان نیکیوں کے جو کرتا ہے اور روایت ہے قتادہ سے
روایت کرتے ہیں حضرت انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ
جلیل عز عظمتہ بہشت کے رضوان کو پکارتا ہے وہ عرض کرتا ہے
حاضر ہوں اور تیرا حکم بجالاتا ہوں بار بار اللہ تعالے فرماتا ہے میری
بہشت پاکیزہ کر اور آراستہ کر امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روزہ داروں
کے لیے اور اوسکو بند نہ کر انسے جبتک انکا مہینہ تمام نہ ہو پھر اللہ تعالے
دوزخ کے دربان مالک کو پکارتا ہے وہ عرض کرتا ہے حاضر ہوں اور
تیرا حکم بجا لانے کو طیار ہوں بار بار اللہ فرماتا ہے بند کر دوزخ کو دروازے امت
احمد روزہ داروں کے واسطے پھر کھول انپر جبتک انکا مہینہ نہ گزرے پھر اللہ تعالے

[illegible] انكار حبيبنا [illegible]
[illegible] تحت عرش رب العالمين و
[illegible] تخوم الارض السابعة السفلى وجناح
بالمشرق وجناح بالمغرب مكلل بالمرجان والدر والجواهر
[illegible]

[illegible]

لما بينهن ما اجتنبت الكبائر وعن امير المؤمنين عمر بن
الخطاب رض انه كان يقول اذا دخل شهر رمضان مرحبا
بشهر [illegible] كله صيام نهاره وقيام ليله والنفقة فيه
كالنفقة في سبيل الله عز وجل وعن ابي هريرة رض عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه قال من صام رمضان وقامه
ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر
وعن ابي هريرة رض ايضا عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال كل حسنة يعملها ابن ادم من امتي بعشر
عشر الى سبعمائة ضعف الا الصوم فان الله تعالى
يقول الصوم لي وانا اجزي به يدع شهوته واكله وشربه

اپنے بندوں اور بندیوں کو [illegible] آزاد میں جنکو آگ سے آزاد کرتا ہے اور ہر آسمان میں اللہ کا
پکارنیوالا [illegible] اور [illegible] ہے جسکا تاج رب العلمین کے عرش کے نیچے ہے
اور جسکے پاؤں ساتویں زمین نچلی کی انتہا میں جسکا ایک بازو مشرق میں اور
ایک بازو مغرب میں جڑے ہوئے مرجان کا ہوگا اور موتی اور جواہر یوں پکارتا
ہے کوئی ہے توبہ کرنے والا اسکی توبہ قبول ہو کوئی ہے دعا کرنیوالا اسکی دعا قبول
کیجائے کوئی ہے مظلوم اللہ اسکی مدد کرے کوئی ہے بخشش مانگنے والا اور اوسکو
[illegible] ہے کوئی ہے مانگنے والا دیا جائے اسکا مانگا ہوا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اللہ تعالی سارا مہینہ رمضان کا یوں پکارتا ہے اے میرے بندو اور اے میری بندیو
[illegible] اور صبر کرو اور ہمیشگی کرو نزدیک ہے کہ میں تم سے سختی اوٹھاؤں اور تم میری
رحمت اور عزت کو پہونچو پس جب شب قدر ہوتی ہے جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک
جماعت میں اترتے ہیں رحمت کی دعا کرتے ہیں ہر بندے کھڑے یا بیٹھے پر جو ذکر کرتا ہے
اللہ عز وجل کا اور حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اگر اللہ تعالی آسمانوں اور زمین کو کلام کرنیکا حکم کرے تو بیشک بشارت دیویں
رمضان کے روزہ داروں کو بہشت کی اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت
ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور اسکا
چپ رہنا تسبیح ہے اور اسکی دعا مقبول اور اسکا عمل دوگنا اور روایت ہے اعمش سے
[illegible] سے تحقیق اسنے کہا کہ حضرت کے اصحاب کہا کرتے تھے کہ رمضان رمضان تک
اور حج حج تک اور جمعہ جمعہ تک اور ایک نماز دوسری نماز تک ان گناہوں کا کفارہ
ہیں جو انکے درمیان ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز ہو اور حضرت امیر المومنین
عمر بن خطاب سے روایت ہے تحقیق وہ کہا کرتے تھے جب ماہ رمضان آتا خوش ہو اس
مہینے کا آنا جسکا سب کا سب بہتر ہے جسکا دن روزہ ہے اور رات کو قیام جسمیں خرچ کرنا
جہاد کی خرچ کرنیکی مثل ہے اور روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ تحقیق فرمایا آپنے جو شخص رمضان میں دن کو روزہ رکھے رات کو قیام کرے ایمان سے
اور ثواب کی امید پر تو اسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاویں گے اور نیز ابوہریرہ سے
روایت ہے تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو نیکی کرتا ہے بیٹا آدم کا
میری امت میں سے زیادہ کیجاتی ہے دس سے سات سو گنے تک سوا روزہ کے اسلیے کہ
اللہ تعالی فرماتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اسکی جزا دونگا اور روزہ دار اپنی
خواہش اور کھانا پینا

مِنْ اَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ اِفْطَارِهٖ
وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْبَرَكَاتِ السَّقْطِيُّ بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ
مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي التَّطَوُّعِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا
مُّبِيْنًا حُفِظَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ **فَصْلٌ** رَمَضَانُ خَمْسَةُ اَحْرُفٍ
اَلرَّاءُ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْمِيْمُ مَحَابَّاةُ اللّٰهِ وَالضَّادُ ضَمَانُ اللّٰهِ
وَالْاَلِفُ اُلْفَةُ اللّٰهِ وَالنُّوْنُ نُوْرُ اللّٰهِ فَهُوَ شَهْرُ رِضْوَانٍ وَّمَحَابَّاةٍ
وَّضَمَانٍ وَّاُلْفَةٍ وَّنُوْرٍ وَّنَوَالٍ وَّكَرَامَةٍ لِّلْاَوْلِيَاءِ وَالْاَبْرَارِ
وَقِيْلَ مِثْلُ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الشُّهُوْرِ كَمِثْلِ الْقَلْبِ فِي الصُّدُوْرِ
وَكَالْاَنْبِيَاءِ فِي الْاَنَامِ وَكَالْحَرَمِ فِي الْبِلَادِ فَالْحَرَمُ يُمْنَعُ
مِنْهُ الدَّجَّالُ اللَّعِيْنُ وَشَهْرُ رَمَضَانَ تُصْفَدُ فِيْهِ مَرَدَةُ
الشَّيَاطِيْنِ وَتَكُوْنُ الْاَنْبِيَاءُ شُفَعَاءَ لِلْمُجْرِمِيْنَ وَشَهْرُ
رَمَضَانَ شَفِيْعٌ لِّلصَّائِمِيْنَ وَالْقَلْبُ مُزَيَّنٌ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ
وَالْاِيْمَانِ وَشَهْرُ رَمَضَانَ مُزَيَّنٌ بِنُوْرِ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ
فَمَنْ لَّمْ يُغْفَرْ لَهٗ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَفِيْ اَيِّ شَهْرٍ يُغْفَرُ لَهٗ
فَلْيَتُبِ الْعَبْدُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ تُغْلَقَ اَبْوَابُ
التَّوْبَةِ وَلْيُنِبْ اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّفُوْتَ وَقْتُ
الْاِنَابَةِ وَلْيَبْكِ قَبْلَ اَنْ يَّنْقَضِيَ وَقْتُ الْبُكَاءِ وَالرَّحْمَةِ
وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِيْ لَمْ يُخْزَوْا
مَا اَقَامُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا خِزْيُهُمْ
قَالَ مَنِ انْتَهَكَ فِيْهِ مُحَرَّمًا اَوْ عَمِلَ سَيِّئَةً اَوْ شَرِبَ خَمْرًا اَوْ زَنٰى
لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ رَمَضَانُ وَلَعَنَهُ اللّٰهُ وَمَلٰئِكَتُهٗ وَاَهْلُ السَّمٰوٰتِ
اِلٰى مِثْلِهٖ مِنَ الْحَوْلِ وَاِنْ مَّاتَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَمَضَانَ
فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنَةٌ **فَصْلٌ** وَقِيْلَ اِنَّ
سَيِّدَ الْبَشَرِ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَيِّدَ الْعَرَبِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيِّدَ الْفَارِسِ سَلْمَانُ رضـ وَسَيِّدَ الرُّوْمِ
صُهَيْبٌ رضـ وَسَيِّدَ الْحَبَشِ بِلَالٌ رضـ وَسَيِّدَ الْقُرٰى مَكَّةُ
وَسَيِّدَ الْاَوْدِيَةِ وَادِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَسَيِّدَ الْاَيَّامِ يَوْمُ
الْجُمُعَةِ وَسَيِّدَ اللَّيَالِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَسَيِّدَ الْكُتُبِ الْقُرْاٰنُ

میری سبب ترک کرتا ہے اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کو دو خوشی ہیں
ایک افطار کیوقت اور ایک پروردگار کے دیدار کیوقت اور ابوالبرکات
سقطی نے ہمکو خبر دی اپنے اسناد کے ساتھ یزید بن ہارون سے اونسے کہا مسعود
نے ہمسے حدیث بیان کی کہا مجکو یہہ بات پہونچی ہے کہ جو شخص ماہ رمضان کی
کسی رات میں اپنے نفلوں میں سورہ انا فتحنا لک فتحا مبینا پڑہے وہ اس سال میں محفوظ
رہیگا فصل رمضان کی پانچ حرف ہیں را سے اشارہ ہے اسکی رضامندی کا
اور میم سے اللہ کی محبت کا اور ضاد سے اللہ کے ضامن ہونیکا اور الف سے اللہ
کی الفت کا اور نون سے اللہ کا نور سو یہہ مہینہ اللہ کی رضامندی اور محبت اور
ضمانت اور الفت اور نور اور بخشش اور عزت کا ہے اللہ کے دوستوں نیکوں
کے لئے اور بعض نے کہا ماہ رمضان کی مثال مہینوں میں ایسی ہے جیسے دل
سینوں میں جیسے پیغمبر لوگوں میں اور جیسے حرم شہروں میں سو حرم میں نہ جا سکیگا
دجال لعین اور ماہ رمضان میں جکڑے جاتے ہیں سرکش شیطان اور انبیاء
گنہگاروں کی شفیع ہونگے اور ماہ رمضان روزہ داروں کا شفیع ہوگا اور دل کو
زینت ہے معرفت اور ایمان کے نور سے اور ماہ رمضان کو زینت ہے تلاوت قرآن
کے نور سے سو جسکی بخشش ماہ رمضان میں نہ ہو تو کون سے مہینے میں اسکی بخشش
ہوگی سو بندے کو چاہیئے کہ اللہ عزوجل کیطرف توبہ کرے پہلے توبہ کے دروازے
کے بند ہونے سے اور اللہ عزوجل کیطرف رجوع کرنی چاہیئے انابت کا
وقت فوت ہونے سے پہلے اور رونے اور رحمت کے وقت گذر جانے سے
پہلے اور بیشک حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت جبتک
ماہ رمضان کو قائم رکھیگی ہرگز ذلیل نہ ہوگی تو ایک شخص نے عرض کیا یا نبی اللہ
اونکا ذلیل ہونا کیسے فرمایا جو کوئی اوسمیں حرام کا مرتکب ہو یا برا کام کرے یا شراب
پیے یا زنا کرے اوس سے رمضان قبول نہ ہوگا اور اسپر اللہ اور اسکے فرشتے اور
آسمانوں میں رہنے والے لعنت کرتے ہیں سال تک اور اگر وہ مرجاوے اوس
میں جو اوسکے اور رمضان کے درمیان ہے تو اسکے لئے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں
فصل اور کہا گیا ہے کہ آدمیوں کے سردار حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور عرب کے سردار محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور فارس کے سردار سلمان ہیں اور روم کے سردار صہیب ہیں اور حبش کے
سردار بلال ہیں اور بستیوں کا سردار مکہ ہے اور نالوں کا سردار بیت المقدس کا نالہ
دنوں کا سردار جمعہ کا دن اور راتوں کی سردار شب قدر اور
کتابوں کا سردار قرآن

وَسَيِّدُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَةُ وَسَيِّدُ الْبَقَرَةِ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَسَيِّدُ الْاَحْجَارِ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ وَسَيِّدُ الْاٰبَارِ زَمْزَمُ وَسَيِّدُ الْعِصِيِّ عَصَا مُوْسٰى وَسَيِّدُ الْحِيْتَانِ الْحُوْتُ الَّذِيْ كَانَ يُوْنُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ بَطْنِهٖ وَسَيِّدُ النُّوْقِ نَاقَةُ صَالِحٍ وَسَيِّدُ الْاَفْرَاسِ الْبُرَاقُ وَسَيِّدُ الْخَوَاتِيْمِ خَاتَمُ سَيِّدِنَا سُلَيْمَانَ وَسَيِّدُ الشُّهُوْرِ شَهْرُ رَمَضَانَ

فَصْلٌ فِيْ فَضَائِلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ فَاَنْزَلْنٰهُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا اِلَى السَّفَرَةِ وَهُمُ الْكَتَبَةُ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَكَانَ يَنْزِلُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ اللَّوْحِ عَلٰى قَدْرِ مَا يَنْزِلُ بِهٖ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا اِلٰى مِثْلِهَا مِنْ قَابِلٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ كُلُّهٗ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض وَغَيْرُهٗ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَعْنِيْ اَنْزَلْنَا جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ وَجُمْلَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلَى الْكَتَبَةِ ثُمَّ نَزَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَجْمًا نَجْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً فِيْ سَائِرِ الشُّهُوْرِ وَالْاَيَّامِ وَاللَّيَالِيْ وَالْاَوْقَاتِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَيْ لَيْلَةٍ عَظِيْمَةٍ وَقِيْلَ فِيْ لَيْلَةِ الْحُكْمِ وَسُمِّيَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَعْظِيْمًا لَهَا وَلِقَدْرِهَا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُقَدِّرُ فِيْهَا مَا يَكُوْنُ مِنْ اَمْرِ السَّنَةِ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ثُمَّ قَالَ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَا مُحَمَّدُ لَوْ لَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَعْلَمَكَ بِعَظْمَتِهَا فَكُلُّ مَا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا اَدْرٰىكَ فَقَدْ اَعْلَمَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ وَمَا فِيْهِ وَمَا يُدْرِيْكَ فَلَمْ يُدْرِهٖ وَلَمْ يُطْلِعْهُ عَلَيْهِ كَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا وَمَا تَبَيَّنَ لَهٗ وَفِيْهَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَيْ لَيْلَةُ الْعَظَمَةِ وَالْحِكْمَةِ وَقِيْلَ هِيَ اللَّيْلَةُ الْمُبَارَكَةُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ

اور قرآن کی سردار بقرہ ہے اور سورہ بقر کا سردار آیۃ الکرسی اور پتھروں کا سردار حجر اسود اور کنووں کا سردار زمزم اور لکڑیوں کا سردار عصائے موسے ہے اور مچھلیوں کی سردار وہ مچھلی ہے جسکے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام رہے اور اونٹوں کی سردار حضرت صالح کی اونٹنی اور گھوڑوں کے سردار براق اور انگوٹھیوں کے سردار ہمارے سردار سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور مہینوں کا سردار ماہ رمضان ہے

فصل فضائل میں شبقدر کے فرمودہ اللہ تعالیٰ کا تحقیق ہمنے اُتارا اوسکو شبقدر میں آخر سورہ تک سو اُتارا ہمنے اوسکو یہہ اشارہ قرآن کیطرف ہے کہ اُتارا اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ سے قرآن کو آسمان دنیا کیطرف فرشتوں کے پاس اور وہ لکھنے والے فرشتے ہیں سو تھا اوترتا اس رات میں لوح محفوظ سے اوسقدر جسقدر حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سال تمام میں مثل اسکی آیندہ سال تک لیکر اوترتے تھے کہ قرآن پاک سب کا سب شبقدر میں ماہ رمضان میں آسمان دنیا تک اوتر چکا اور حضرت ابن عباس وغیرہ نے کہا (قول اللہ پاک) کہ اُتارا ہمنے اسکو شبقدر میں اللہ کی مراد یہ ہے کہ ہمنے جبرئیل علیہ السلام کو اس سورۃ اور تمام قرآن کے ساتھ شبقدر میں فرشتوں لکھنے والوں کے پاس بھیجا پھر اوسکے بعد تھوڑا تھوڑا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیئیس ۲۳ سال میں تمام مہینوں اور دنوں اور راتوں اور وقتوں میں اوترا اللہ پاک کا فرمودہ شبقدر میں یعنے رات بزرگ میں اور بعض نے کہا حکم کی رات میں اور اسکا نام شبقدر اوسکی بزرگی اور مرتبہ کی وجہ سے ہے کیلئے کہ اللہ تعالیٰ اندازہ کرتا ہے اس رات اون کاموں کا جو اس سال سے آیندہ تک ہونیوالے ہیں پھر فرمایا اور کسنے جتلایا ہے تجھکو اے محمد کیا ہے شبقدر اگر اللہ تعالیٰ اوسکی بزرگی تجھکو نہ جتلاتا پس جہاں کہیں قرآن پاک میں آیا ہے اور کسنے جتلایا تجھکو بیشک اللہ تعالیٰ نے خبردار کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور جہاں اوسمیں (وما یدریک ہے) تو اللہ نے نہیں جتلایا اور نہ اطلاع دی اسپر پیغمبر کو چنانچہ قول اللہ عز وجل کا اور کون جتلا سکتا ہے شاید قیامت قریب ہو اور قیامت کا وقت حضرت سے بیان نہ کیا۔ اللہ تعالےٰ کا فرمانا لیلۃ القدر معنے اسکا رات بزرگی اور حکمت کی اور بعض نے کہا وہ رات مبارک ہے جسکا ذکر اللہ عز وجل نے اس قول پاک میں فرمایا۔

فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيْمٍ
ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ يَعْنِي الْعَمَلُ
فِيْهَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ فِيْهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَيُقَالُ إِنَّ
الصَّحَابَةَ رض لَمْ يَفْرَحُوْا بِشَيْءٍ كَفَرَحِهِمْ بِقَوْلِهِ تَعَالَى
خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ أَرْبَعَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ
بِأَنَّهُمْ عَبَدُوا اللهَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً لَمْ يَعْصُوْهُ طَرْفَةَ
عَيْنٍ فَذَكَرَ أَيُّوْبَ وَزَكَرِيَّا وَحِزْقِيْلَ وَيُوْشَعَ بْنَ نُوْنٍ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَعَجِبَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ لَهُ يَا مُحَمَّدُ عَجِبْتَ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ مِنْ عِبَادَةِ هٰؤُلَاءِ
النَّفَرِ ثَمَانِيْنَ سَنَةً لَمْ يَعْصُوا اللهَ تَعَالَى طَرْفَةَ عَيْنٍ
فَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَى آخِرِهَا وَقَالَ لَهُ هٰذَا أَفْضَلُ
مِمَّا عَجِبْتَ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ مِنْهُ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ نَجِيْحٍ إِنَّهُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ
رَجُلٌ لَبِسَ السِّلَاحَ أَلْفَ شَهْرٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى لَمْ يَضَعْهُ
عَنْهُ فَذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ فَتَعَجَّبُوْا
مِنْ قَوْلِهِ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ
أَلْفِ شَهْرٍ يَعْنِي خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ تِلْكَ الْأَلْفِ شَهْرٍ الَّتِي لَبِسَ
فِيْهَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ السِّلَاحَ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَلَمْ يَضَعْهُ
وَقِيْلَ إِنَّهُ كَانَ اسْمُهُ شَمْعُوْنَ الْعَابِدَ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَقِيْلَ
شَمْسُوْنَ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ يَعْنِي تَنْزِلُ مِنْ غُرُوْبِ الشَّمْسِ
إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَالرُّوْحُ يَعْنِي جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ
الضَّحَّاكُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ قَالَ الرُّوْحُ عَلٰى صُوْرَةِ
الْإِنْسَانِ عَظِيْمُ الْخَلْقِ وَهُوَ الَّذِيْ قَالَ اللهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ
وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ وَهُوَ مَلَكٌ يَقُوْمُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ
صَفًّا وَحْدَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ مُقَاتِلٌ هُوَ أَشْرَفُ الْمَلٰئِكَةِ
عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى وَقَالَ غَيْرُهُ إِنَّهُ مَلَكٌ وَجْهُهُ عَلٰى صُوْرَةِ

بیشک ہمنے اسکو رات مبارک میں اُتارا ہم ہیں ڈرانے والے جسمیں ہر کام حکمت والا
جدا کیا جاتا ہے پھر فرمایا اللہ پاک نے شبقدر ہزار مہینے سے بہتر ہے یعنے
اوسمیں عمل کرنا بہتر ہے اون ہزار مہینوں سے جنمیں شبقدر نہیں ہو اور یہ
مشہور ہے کہ صحابہ کسی چیز سے ایسا خوش نہ ہوئے جیسا اللہ پاک کے اس
قول سے خوش ہوئے کہ شبقدر ہزار مہینے کے عمل سے بہتر ہے اور
اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن صحابہ اپنے سے بنی اسرائیل
میں سے چار شخصوں کا ذکر کیا کہ انہوں نے اسی برس اللہ کی عبادت کی
ایک پلک بھی نافرمانی نہ کی اور حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت ذکریا اور حضرت
حزقیل اور حضرت یوشع بن نون علیہم السلام کا ذکر کیا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اس بات سے تعجب کرنے لگے جبرائیل علیہ السلام نے آکر
کہا اے محمد آپ نے اور آپکے اصحاب نے ان لوگوں کی اسی برس کی عبادت
سے تعجب کیا انہوں نے پلک بھر نافرمانی اللہ کی نہ کی انکی تعجب کیا بیشک اللہ تعالے
نے آپ پر بہتر اس سے اتارا پھر جبرائیل نے سورت انا انزلنہ فی لیلۃ القدر آخر
تک پڑھی اور کہا یہ اس سے افضل ہے جس سے آپ نے اور آپکے صحابہ
نے تعجب کیا تو اس سے خوش ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یحیی
بن نجیح نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا وہ ہزار مہینے اللہ تعالی
کی راہ میں ہتھیار باندھا اور نہ اتارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے اصحاب سے یہ ذکر کیا تو انہوں نے اس بات سے تعجب مانا تو اللہ تعالی
نے یہ آیت اتاری شبقدر ہزار مہینے سے بہتر ہے یعنے تمہارے لیئے یہ ایک
رات اون ہزار مہینوں سے جنمیں اس شخص نے اللہ کی راہ میں ہتھیار باندھا
اور نہ اتارا بہتر ہے اور بعض نے کہا کہ اس شخص کا نام شمعون تھا
جو عابد تھا بنی اسرائیل میں اور بعض نے کہا اسکا نام شمسون تھا فرشتے
اُترتے ہیں سورج غروب ہونے سے فجر ہونے تک (اور قول اللہ کا) روح
سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں اور ضحاک ابن عباس سے روایت کرتے ہیں
کہ اونہوں نے کہا روح انسان کی شکل ہے بڑے جثہ والا اور وہ
ہے جسکا ذکر اللہ تعالے نے اپنے اس قول میں فرمایا اور تجھ سے
روح کا حال سے پوچھتے ہیں اور وہ ایک فرشتہ ہے جو قیامت کے
دن فرشتوں کے ساتھ اکیلا صف باندھ کر کھڑا ہوگا اور مقاتل نے کہا وہ
اللہ تعالی کے نزدیک سب فرشتوں سے بہتر ہے اور کسی اور نے کہا کہ اسکا منہ انسان کے منہ

[illegible]

الانسان وجسده جسد الملئكة وهو اعظم مخلوق وعند
العرش يقوم صفا ويقوم الملئكة قال الله تعالى يوم يقوم
الروح والملئكة صفا فيها يعني في ليلة القدر باذن ربهم
اي بامر ربهم من كل امر يعني بكل خير سلام هي سلام اي سلامة
حتى مطلع الفجر لا يحدث فيها داء ولا كهانة مطلع الفجر
بكسر اللام يريد الطلوع وبالفتح يريد الموضع الذي يطلع
فيه وقيل سلام يعني سلام الملئكة على المؤمنين من
اهل الارض يقولون سلام سلام حتى يطلع الفجر

فصل ويلتمس ليلة القدر في العشر الاواخر من شهر
رمضان واكدها ليلة سبع وعشرين وعند مالك
جميع ليالي العشر الاخير ليس بعض لاكد من بعض وعند
الشافعي اكدها احدى وعشرين وقيل انها ليلة التاسع
عشر وهو مذهب عائشة رض وقال ابو بردة الاسلمي
هو ليلة ثلث وعشرين وقال ابو ذر والحسن انها
ليلة خمس وعشرين وروى بلال عن النبي صلى الله
عليه وسلم انها ليلة اربع وعشرين وقال ابن عباس
وابي ابن كعب انها ليلة سبع وعشرين والدليل
على ان اكدها ليلة سبع وعشرين والله تعالى
اعلم ما روى ابن حنبل باسناده عن ابن عمر قال
كانوا لا يزالون يقصون على النبي صلى الله عليه
وسلم الرؤيا من العشر الاواخر فقال النبي صلى الله
عليه وسلم اري رؤياكم قد تواترت انها ليلة
السابعة من العشر الاواخر من كان متحريا فليتحرها
ليلة السابعة من العشر الاواخر وروي ان ابن عباس
قال لعمر بن الخطاب اني نظرت في الافراد فلم ار بها
اخرى من السبعة فذكر بعض ما ذكره في السبعة فقال
السموات سبع والارضون سبع والليالي سبع والافلاك
والبحور سبع والسعي بين الصفا والمروة سبع والطواف
بالبيت سبع ورمي الجمار سبع وخلق الانسان من سبع

اور اسکا جسم فرشتوں کا جسم ہے اور وہ بہت بڑا ہے مخلوق سے عرش کے نزدیک
کہ کھڑا ہوگا صف باندھ کر اور فرشتے کھڑے ہونگے اللہ تعالی نے فرمایا جس دن کھڑی
ہوگی روح اور فرشتے صف باندھ کر اوسمیں یعنی شبقدر میں اپنے رب کے اذن
سے اپنے رب کے حکم سے ہر کام سے یعنی ہر بھلائی سے سلام ہے وہ رات یعنی وہ رات
سلام ہے صبح ہونے تک نہ اوسمیں بیماری پیدا ہوتی ہے اور نہ کہانت مطلع بکسر لام
مصدر ہے جسکے معنے نکلنے کے ہیں اور بالفتح ہو تو وہ جگہہ مراد ہے جسمیں سے سورج
نکلتا ہے اور بعض نے کہا سلام سے مراد فرشتوں کا سلام ہے اہل زمین کے
مومنوں پر کہتے ہیں صبح ہونے تک سلامتی ہے اور سلامتی ہے فصل اور تلاش
کیجاوے شبقدر ماہ رمضان کے آخر کے دس دنوں میں اور بہت پکی ستائیسویں
رات ہے امام مالک کے نزدیک عشرہ اخیرہ کی سب راتیں برابر ہیں کوئی
زیادہ قوی نہیں کسی سے اور امام شافعی کے نزدیک بہت قوی اکیسویں
رات ہے اور بعض نے کہا وہ انیسویں رات ہے اور یہی مذہب حضرت
عائشہ علیہا السلام کا ہے اور ابو بردہ اسلمی نے کہا وہ تیسویں رات ہے
اور ابو ذر اور حسن نے کہا وہ پچیسویں رات اور حضرت بلال نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ وہ چوبیسویں رات ہے اور ابن
عباس اور ابی بن کعب نے کہا وہ ستائیسویں رات ہے سب سے زیادہ
قوی ہونے پر دلیل ابن عمر کی روایت ہے واللہ اعلم اور امام احمد بن حنبل نے اپنے
اسناد سے ابن عمر سے روایت کی اونہوں نے کہا صحابہ کرام ہمیشہ حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی خواب رمضان کے اخیر دس دنوں میں بیان کیا
کرتے آپنے فرمایا ہے جان لیا کہ تمہاری خوابیں متواتر ہوئیں بیشک شبقدر
عشرہ اخیرہ سے ساتویں رات ہے جس شخص کو اوسکی تلاش کرنا ہو تو وہ تلاش
کرے ساتویں رات عشرہ اخیرہ ہے اور روایت ہے کہ حضرت ابن عباس
نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا کہ میں نے طاق عددوں میں غور کی تو انمیں کسیکو
سات سے زیادہ لائق نہ پایا تو انہوں نے سات کے بارہ میں بعض باتیں بتلائیں
تو ہم بیان کرتے ہیں کہا آسمان سات ہیں اور زمینیں سات ہیں اور
اور راتیں سات ہیں اور آسمان سات ہیں اور دریا سات ہیں اور صفا اور
مروہ کے درمیان دوڑنا سات بار ہے اور بیت اللہ کا طواف سات بار اور
جمروں کو کنکریاں مارنا سات بار ہے اور انسان کی پیدائش
سات اعضا سے ہے۔

وَيُرزَقُهُ مِن سَبعٍ وَشَقَّ فِي وَجهِهِ سَبعٌ وَالحَوَامِيمُ سَبعٌ وَالحَمدُ
سَبعُ آيَاتٍ وَقِرَاءَةُ القُرآنِ عَلَى سَبعَةِ أَحرُفٍ وَالسَّبعُ المَثَانِي
وَالسُّجُودُ عَلَى سَبعَةِ أَعضَاءٍ وَأَبوَابُ جَهَنَّمَ سَبعٌ وَأَسمَاؤُهَا
سَبعٌ وَدَرَكَاتُهَا سَبعٌ وَأَصحَابُ الكَهفِ سَبعٌ وَأَهلَكَ عَادًا
بِالرِّيحِ فِي سَبعِ لَيَالٍ وَمَكَثَ يُوسُفُ فِي السِّجنِ سَبعَ سِنِينَ
وَالبَقَرَاتُ سَبعٌ وَالسِّنُونَ الجَدبَةُ سَبعٌ وَالسِّنُونَ الخَصبَةُ سَبعٌ
وَالصَّلوٰةُ الخَمسُ سَبعَةَ عَشَرَ رَكعَةً وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَسَبعَةٍ إِذَا رَجَعتُم وَحَرَّمَ مِنَ النِّسَاءِ بِالنَّسَبِ سَبعًا
وَمِنَ الظِّهرِ سَبعًا وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ
وَسَلَّمَ طَهَارَةَ الإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الكَلبُ سَبعَ مَرَّاتٍ
إِحدٰيهُنَّ بِالتُّرَابِ وَعَدَدُ حُرُوفِ سُورَةِ القَدرِ
إِلَى قَولِهِ سَلَامٌ هِيَ سَبعٌ وَعِشرُونَ حَرفًا وَمَكَثَ أَيُّوبُ
عَلَيهِ السَّلَامُ فِي بَلَائِهِ سَبعَ سِنِينَ وَقَالَت عَائِشَةُ رض
تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنتُ
سَبعِ سِنِينَ وَأَيَّامُ العَجُوزِ يَعنِي الحُسُومَ سَبعَةٌ ثَلَاثَةٌ
مِن شُبَاطٍ وَأَربَعَةٌ مِن آذَارَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ شُهَدَاءُ أُمَّتِي سَبعَةٌ القَتِيلُ فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ وَالمَطعُونُ وَالمَسلُولُ وَالغَرِيقُ وَالحَرِيقُ وَالمَبطُونُ
وَالنُّفَسَاءُ مِنَ النِّسَاءِ وَأَقسَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبعٍ
وَالشَّمسِ وَضُحٰهَا إِلَى قَولِهِ وَنَفسٍ وَمَا سَوّٰهَا وَكَانَ
طُولُ مُوسٰى سَبعَةَ أَذرُعٍ بِذِرَاعِ ذٰلِكَ القَرنِ وَطُولُ
عَصَا مُوسٰى سَبعَةَ أَذرُعٍ فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ أَكثَرَ الأَشيَاءِ
سَبعٌ فَقَد نَبَّهَ اللّٰهُ تَعَالٰى عِبَادَهُ عَلَى أَنَّ لَيلَةَ القَدرِ
السَّابِعُ وَالعِشرُونَ بِقَولِهِ تَعَالٰى سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطلَعِ
الفَجرِ فَعَلِمنَا بِذٰلِكَ أَنَّهَا لَيلَةُ السَّابِعِ وَالعِشرِينَ

فَصلٌ وَهَل لَيلَةُ الجُمُعَةِ أَفضَلُ أَم لَيلَةُ القَدرِ اختَلَفَ
أَصحَابُنَا فِي ذٰلِكَ فَاختَارَ الشَّيخُ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ بنُ بَطَّةَ
وَالشَّيخُ أَبُو الحَسَنِ الجَزَرِيُّ وَأَبُو حَفصٍ عُمَرُ البَرمَكِيُّ رَحِمَهُمُ
اللّٰهُ أَنَّ لَيلَةَ الجُمُعَةِ أَفضَلُ وَاختَارَ أَبُو الحَسَنِ التَّمِيمِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

اور اسکی روزی سات دانہ سے ہے اور اسکے چہرہ میں سات سوراخ ہیں اور سورتیں
حم سات ہیں اور سورت فاتحہ سات آیتیں ہیں اور قرآن مجید کی قرات سات لغت
پر ہے اور بار بار پڑھی جانیوالی سات آیتیں ہیں اور سجدہ سات اعضا پر کیا
جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے سات ہیں اور اسکے نام بھی سات ہیں اور دوزخ
کے طبقے سات ہیں اور اصحاب کہف سات ہیں اور قوم عاد ہوا سے سات رات میں
ہلاک ہوئی اور حضرت یوسف علیہ السلام قید میں سات برس رہے اور گائیں
جنکا ذکر سورہ یوسف میں ہے سات ہیں اور یوسفؑ کے زمانہ میں قحط سات سال
ہیں اور انکے زمانہ کی فراخی کے سال سات ہیں اور پانچ وقت کی نمازوں کے
فرض سترہ رکعت ہیں اور اللہ عزوجل نے فرمایا جب مکہ سے واپس جاؤ تو سات
روزے رکھو اور عورتیں نسب سے سات حرام ہیں اور عورت سے نکاح اسکے رشتہ
کی سات عورتیں حرام ہو جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوس برتن کی طہارت جسمیں کتا لک جائے سات بار پانی سے اور ایکبار
مٹی سے دھونا مقرر کی اور سورہ قدر کے حرفوں کی گنتی سلام ہی تک ستائیس
حرف ہیں اور حضرت ایوب علیہ السلام اپنی مصیبت اور تکلیف میں سات برس رہے اور حضرت
عائشہؓ نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا جب میں
سات برس کی تھی اور جاڑے کے اخیر کے دن جو جاڑے کو کاٹ دیتے ہیں سات دن
ہیں تین دن ماہ پھاگن کے اخیر میں اور چار دن چیت کے اول میں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سات شہید ہیں جو شخص اللہ کے
راہ میں مارا جاوے اور جو وبا میں مرجاوے اور جو سل سے مرے اور جو ڈوب
کر مرے اور جلکر مرے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے اور جو عورت نفاس
میں مرجائے اور اللہ عزوجل نے سات چیزوں کی قسم کھائی ہے سورج کی اور
چاشت کیوقت کی اسکے اس قول تک اور جی کی اور اسکی بنانیوالے کی
اور حضرت موسی علیہ السلام سات گز لمبے اس زمانہ کے گزوں سے اور موسی علیہ السلام
کا عصا سات گز لمبا تھا پس جب ثابت ہوا کہ اکثر چیزیں سات ہیں اور اللہ تعالی نے
اپنے بندوں کو اسپر مطلع کیا کہ شبقدر ستائیسویں رات ہے اپنے اس قول سے
وہ رات سلامتی ہے صبح ہونے تک سو ہمنے اس سے جان لیا کہ بیشک وہ رات
ستائیسویں ہے **فصل** پہلا جمعہ کی رات افضل ہے یا شبقدر ہمارے اصحاب کا اسمیں
اختلاف ہے سو شیخ ابو عبداللہ بن بطہ اور شیخ ابوالحسن جزری اور ابوحفص عمر برمکی
رحمہم اللہ نے یہ اختیار کیا کہ جمعہ کی رات افضل ہے اور ابوالحسن تمیمی رحمہ اللہ نے اختیار کیا

اَنَّ اللَّيْلَةَ الَّتِي اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ مِنْ لَيَالِي الْقَدْرِ اَفْضَلُ
مِنْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فَاَمَّا اَمْثَالُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ لَيَالِي الْقَدْرِ
فَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ اَفْضَلُ وَقَالَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَفْضَلُ
مِنْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ اللَّيَالِي وَجْهُ اخْتِيَارِ اَصْحَابِنَا
مَا رَوَى الْقَاضِي الْاِمَامُ اَبُوْ يَعْلٰى رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِاِسْنَادِهٖ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ اَجْمَعِيْنَ
وَهٰذِهٖ فَضِيْلَةٌ لَمْ تُنْقَلْ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِغَيْرِهَا مِنَ اللَّيَالِي
وَرُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَكْثِرُوْا عَلَيَّ
مِنَ الصَّلٰوةِ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ
وَيَوْمِهَا وَالْعِزَّةُ مِنَ الشَّيْءِ خِيَارُهٗ وَلِاَنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ
تَابِعَةٌ لِيَوْمِهَا وَقَدْ جَاءَ فِي فَضْلِ يَوْمِهَا مَا لَمْ يَجِئْ
فِي فَضْلِ يَوْمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ ذٰلِكَ مَا رَوٰى اَنَسٌ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا
طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى يَوْمٍ اَعْظَمَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
وَلَا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهُ وَرَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ
اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ
لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَرَوٰى
اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ الْاَيَّامَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى هَيْئَتِهَا وَيَبْعَثُ الْجُمُعَةَ
وَهِيَ زَهْرَاءُ مُنِيْرَةٌ وَاَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعَرُوْسِ تُهْدٰى اِلٰى
كَرِيْمِهَا تُضِيْءُ لَهُمْ وَيَمْشُوْنَ فِيْ ضَوْءِهَا وَاَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ
وَرِيْحُهُمْ كَالْمِسْكِ يَخُوْضُوْنَ فِيْ جِبَالِ الْكَافُوْرِ وَيَنْظُرُ
اِلَيْهِمْ اَهْلُ الْمَوْقِفِ الثَّقَلَانِ مَا يَطْرِفُوْنَ تَعَجُّبًا حَتّٰى يَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ فَاِنْ قِيْلَ فَمَا جَوَابُكُمْ مِنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ لَيْلَةُ الْقَدْرِ
خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ قِيْلَ الْمُرَادُ بِهَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ فِيْهَا
لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ كَاَنَّ تَقْدِيْرَهَا عِنْدَهُمْ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ
فِيْهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَاَيْضًا اَنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بَاقِيَةٌ فِي الْجَنَّةِ

کہ تحقیق وہ رات جسمیں قرآن اُتارا گیا عزت والی راتوں میں سے ہی تحقیق
بہتر ہی جمعہ کی رات سے لیکن اس رات کی مانند عزت والی راتوں سے پس
رات جمعہ کی بہتر ہی اور اکثر علما نے کہا کہ شبقدر جمعہ کی رات سے اور اور راتوں
سے بہتر ہی ہمارے اصحاب کے اختیار کرنیکی وجہہ وہ روایت ہی جو قاضی امام
ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اسنادسے ابن عباس سے کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے جمعہ کی رات کو تمام اہل اسلام کو بخشدیا
ہے اور یہہ ایک ایسی فضیلت ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کی رات
کے سوا کسی رات کی فضیلت میں نقل نہیں ہوئی اور روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجھہ پر بہت درود پڑھا کرو رات بزرگ اور روشن دن
میں یعنی جمعہ کی رات اور اسکے دن میں اور پسندیدہ ہر چیز کا بہتر ہی اور اسواسطے
کہ جمعہ کی رات اپنے دن کی تابع ہی اور بیشک اس رات کے دن کی فضیلت
میں جو کچھہ وارد ہی وہ شبقدر کے دن کی فضیلت میں نہیں منجملہ انکے حضرت
انس رض کی روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کسی دن
سورج نہیں چڑھا جو اللہ کے پاس جمعہ کے دن سے زیادہ بزرگ ہو اور اس سے زیادہ
پیارا اور ابو ہریرہ رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا
کسی دن پر سورج نہیں چڑھتا اور نہ غروب ہوتا ہی کہ وہ جمعہ کے دن سے بہتر ہو
اور کوئی جاندار نہیں کہ جمعہ کے دن نہ ڈرتا ہو سوا ان دو فرقوں جنوں اور
آدمیوں کے اور حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن دنوں کو انکی شکل پر اُٹھائیگا
اور جمعہ کو اُٹھاویگا روشن اور چمکتا اور اسکے اصحاب اُسکو گھیرے ہوے ہونگے
عروس کیطرح جو اپنے خاوند کے پاس بھیجی جاتی ہی انکے لیے روشن ہوگا اور وہ اسکی
روشنی میں چلینگے انکے رنگ برف کیطرح ہونگے اور انکی بو مشک کیطرح ہوگی
چلینگے کافور کے پہاڑوں میں اور ان کیطرف اہل موقف جن اور آدمی
دیکھتے رہ جاوینگے تعجب سے آنکھیں نہ بند کریں جبتک وہ بہشت میں داخل
ہو جاویں پھر اگر کوئی کہے تمہارا کیا جواب ہی اللہ عزوجل کے اس قول سے
شبقدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ کہا جاویگا اس سے مراد یہہ ہی کہ اُس ہزار
مہینے سے بہتر ہے جسمیں جمعہ کی رات نہیں جیسا ان کے نزدیک اس
آیت کی تقدیر یوں ہے کہ اُس ہزار مہینے سے بہتر ہے جسمیں شبقدر
نہیں ہے اور نیز یہہ کہ جمعہ کی رات بہشت میں باقی ہے

لأن في يومها تقع الزيارة إلى الله سبحانه وتعالى وهي معلومة
في الدنيا بعينها على القطع وليلة القدر مظنون عينها وجه
اختيار التميمي وغيره من العلماء أن ليلة القدر أفضل لقوله
تعالى خير من ألف شهر ثلث وثمانون سنة وأربعة أشهر
وقيل إنه عرض على النبي صلى الله عليه وسلم أعمار أمته
فاستقلها فأعطى ليلة القدر وعن مالك بن أنس رحمة
الله عليه أنه قال سمعت ممن أثق به يقول إن رسول
الله صلى الله عليه وسلم رأى أعمار الناس قبله ما شاء الله
تعالى من ذلك فكأنه تقاصر أعمار أمته بأن لا يبلغوا
من العمل مثل الذي بلغ غيرهم في طول العمر فأعطاه
الله تعالى ليلة القدر خير من ألف شهر وقال مالك بن
أنس بلغني أن سعيد بن المسيب قال من حضر صلوة
العشاء ليلة القدر أصاب منها حظا عن النبي صلى الله
عليه وسلم أنه قال من صلى العشاء والمغرب في جماعة
فقد أخذ بحظه من ليلة القدر ومن قرأها يعني سورة
القدر فكأنما قرأ ربع القرآن ويستحب أن تقرأ في العشاء
الأخيرة من شهر رمضان **فصل** فإن قال قائل لم
لم يطلع الله عباده على ليلة القدر يقينا وقطعا كما
أطلعهم على ليلة الجمعة وبينها لهم قيل لئلا يتكلوا على
عملهم فيها فيقولوا قد عملنا في ليلة خير من ألف شهر فقد
غفر الله لنا وحصل لنا عنده درجات وجنات فلا يعملوا
عملا ويطمئنوا فيغلب عليهم الرجاء فيهلكوا وهذا كما لم
يطلعهم على فناء آجالهم لئلا يقول من كان عمره طويلا أتبع
الشهوات واللذات والتنعم في الدنيا فإذا قارب فناء
أجلي تبت واشتغلت بعبادة ربي وأموت تائبا مصليا فغيبا
الله تعالى عنهم آجالهم ليكونوا أبدا على وجل وحذر من الموت
فيحسنوا العمل ويداوموا على التوبة وإصلاح العمل فيأتيهم
الموت وهم على خير حال فتحصل عليهم الأقسام من اللذات
والشهوات في الدنيا وينجون من عذاب الله في الآخرة

کیونکہ اسکے دن میں اللہ عزوجل کی زیارت ہوگی اور یہ بعینہ دنیا میں
معلوم ہے یقیناً اور شبقدر کا تعین ظنی ہے۔ ابو الحسن تمیمی وغیرہ علما
کی شبقدر کی افضل ہونیکو اختیار کرنے کی وجہ اللہ عزوجل کی اس قول
سے ہے کہ ہزار مہینے سے بہتر ہے اور ہزار مہینے کے تراسی سال
اور چار مہینے ہوتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
آپ کی امت کی عمریں پیش کیگئیں آپنے انکو کم پایا تو شبقدر آپکو
دیگئی اور امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے اونہوں نے
کہا میں نے اس شخص سے سنا جسپر مجھکو اعتبار ہے کہتا تھا بیشک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے لوگوں کی عمریں دیکھیں جو اللہ
تعالی نے چاہا اس سے تو گویا آپنے اپنی امت کی عمریں کم خیال کیں اسلیئے
کہ یہ اس عمل کو نہ پہونچینگے جو غیر اُن کی لمبی عمر میں اس عمل کو پہونچے
سو اللہ تعالی نے آپ کو لیلۃ القدر عطا کی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے
اور امام مالک بن انس نے کہا مجھکو پہونچا کہ سعید بن المسیب نے کہا
جو شخص شبقدر کی عشا کی نماز میں حاضر ہوا اوسنے اس سے حصہ
پالیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا
جس شخص نے عشا اور مغرب کی نماز جماعت میں پڑھی بیشک اسنے
اپنا حصہ شبقدر سے پالیا اور جسنے اس سورۃ کو پڑھا یعنی سورۂ قدر کو
اُسنے گویا قرآن کا چوتھا حصہ پڑھا اور یہہ مستحب ہے کہ ماہ رمضان کی اخیر
کی عشا میں پڑھے **فصل** اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو
شبقدر پر یقیناً اور قطعاً اطلاع کیوں نہیں کی جیسے انکو جمعہ کی رات
پر مطلع کیا اور بیان کردیا اسکو کہا جاتا ہے کہ کہیں وہ اپنے عمل پر جو شبقدر میں
کیے تکیہ کرکے بیٹھیں تو کہیں ہمنے ایسی رات میں ایسے عمل کیے ہیں جو ہزار مہینے سے بہتر
جو اللہ نے ہماری گناہ بخشدیے اور اسکے پاس ہماری لیئے درجے اور بہشتیں
حاصل ہوچکی ہیں تو کچھ عمل نہ کریں اور آرام کریں تو انپر امید غالب ہوجاوے
پس ہلاک ہوجاویں اور یہ ایسا ہے جیسے انکو انکی عمروں کے فنا ہونے
پر اطلاع نہیں دی تاکہ جسکی عمر لمبی ہو وہ یوں نہ کہے کہ میں دنیا میں شہوتوں
اور لذتوں اور عیش کی پیروی کیئے جاؤں جب میری عمر تمام ہونے پر آویگی تو
توبہ کرلونگا اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہوجاونگا اور توبہ کرتا نیکوکار
مرجاونگا سو اللہ عزوجل نے ان سے ان کی عمریں پوشیدہ رکھیں تاکہ ہمیشہ ایک خوف

اللهِ تَعَالٰى وَقِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْفٰى خَمْسَةَ اَشْيَاءَ فِيْ
خَمْسَةٍ اَلْاَوَّلُ اَخْفٰى رِضَاءَ اللّٰهِ فِي الطَّاعَاتِ وَالثَّانِيْ اَخْفٰى
غَضَبَهٗ فِي الْمَعَاصِيْ وَالثَّالِثُ اَخْفٰى صَلٰوةَ الْوُسْطٰى بَيْنَ الصَّلَوٰتِ
وَالرَّابِعُ اَخْفٰى وَلِيَّهٗ فِيْ خَلْقِهٖ وَالْخَامِسُ اَخْفٰى لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ شَهْرِ
رَمَضَانَ **فَصْلٌ** وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَعْطَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ لَيَالٍ اَلْاُوْلٰى لَيْلَةُ الْمُعْجِزَةِ وَالْقُدْرَةِ
وَهِيَ انْشِقَاقُ الْقَمَرِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ
وَكَانَ انْفِلَاقُ الْبَحْرِ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِضَرْبِ الْعَصَا وَ
الْانْشِقَاقُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِشَارَةِ الْاِصْبَعِ
فَهُوَ اَعْظَمُ فِي الْمُعْجِزَاتِ وَالْاِعْجَازِ وَالْقُدْرَةِ وَالثَّانِيَةُ
لَيْلَةُ الْاِجَابَةِ وَالدَّعْوَةِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا
مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَالثَّالِثَةُ لَيْلَةُ الْحُكْمِ وَالْقَضِيَّةِ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا
يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَالرَّابِعَةُ لَيْلَةُ الدُّنُوِّ وَالْقُرْبَةِ هِيَ لَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ الْاٰيَةَ وَاَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَيْلَةُ
السَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ قَوْلُهٗ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَنَزَّلُ
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَاْمُرُ اللّٰهُ
سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَّنْزِلَ اِلَى الْاَرْضِ وَمَعَهٗ
سُكَّانُ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَمَعَهُمْ اَلْوِيَةٌ
مِّنْ نُوْرٍ فَاِذَا هَبَطُوْا اِلَى الْاَرْضِ رَكَزَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِوَاءَهٗ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ اَلْوِيَتَهُمْ فِيْ اَرْبَعِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَعِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَعِنْدَ مَسْجِدِ طُوْرِ
سَيْنَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ تَفَرَّقُوْا فَيَتَفَرَّقُوْنَ
فَلَا يَبْقٰى دَارٌ وَلَا حُجْرَةٌ وَلَا بَيْتٌ وَلَا سَفِيْنَةٌ فِيْهَا مُؤْمِنٌ
اَوْ مُؤْمِنَةٌ اِلَّا دَخَلَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهَا اِلَّا بَيْتٌ فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ خِنْزِيْرٌ
اَوْ خَمْرٌ اَوْ جُنُبٌ مِّنْ حَرَامٍ اَوْ صُوْرَةٌ فَيُسَبِّحُوْنَ وَيُقَدِّسُوْنَ
وَيُهَلِّلُوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزیں پانچ چیزوں میں پوشیدہ رکھی ہیں
پہلے اللہ کی رضا اپنی عبادات میں پوشیدہ رکھی دوسری اپنا غضب اپنی نافرمانی
میں اور تیسری صلوٰۃ الوسطےٰ کو چھپایا نمازوں میں اور چوتھی چھپایا اپنا دوست
مخلوق میں اور پانچویں شبقدر کو ماہ رمضان میں چھپایا فصل اور بیشک
اللہ عزوجل نے حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ راتیں عطا کیں پہلی معجزہ
اور قدرت کی رات جسمیں چاند دو ٹکڑے ہو گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا قیامت
نزدیک پہونچی اور چاند پھٹ گیا اور موسیٰ علیہ السلام کیلیئے دریا پھٹ گیا
ہاتھ کی لکڑی مارنیسے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلیئے چاند پھٹ گیا ایک
اُنگلی کے اشارہ سے آپکے رسول پر یہ بہت بڑا ہے معجزوں اور عاجز کرنے اور
قدرت میں اور دوسری قبول کرنے اور بلانے کی رات اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اور جسوقت ہمنے تیری طرف جنوں کی ایک جماعت بھیجی وہ قرآن سننے لگے
اور تیسرا حکم اور فیصلہ کی رات اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمنے قرآن کو مبارک
رات میں اُتارا ہے بیشک ہم ڈرانیوالے ہیں اس رات ہر ایک کام حکمت والا
جدا ہوتا ہے اور چوتھی نزدیکی اور قرب کی رات وہ معراج کی رات ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
پاک ہے وہ جسنے اپنے بندے کو ایک رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک سیر کرایا
ولیکن پانچویں رات سو سلام اور تحیہ کی رات اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک ہمنے قرآن
کو شبقدر میں اُتارا تا قول کریم اس رات میں فرشتے اور روح اُترتے ہیں یعنی
شبقدر میں اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب شبقدر ہوتی
ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو زمین کیطرف اُترنیکا حکم کرتا ہے اور
ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے سدرۃ المنتہی کے رہنے والے ہوتے ہیں انکے ساتھ نور کے
جھنڈے ہوتے ہیں پھر جب وہ زمین کیطرف اُترتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام
اپنا جھنڈا گاڑ دیتے ہیں اور فرشتے بھی اپنے جھنڈے گاڑ دیتے ہیں چار جگہہ میں
کعبہ کے پاس اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس اور بیت المقدس کی مسجد
کے پاس اور طور سینا کی مسجد کے پاس پھر جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں فرشتوں سے
پھیل جاؤ وہ پھیل جاتے ہیں سو کوئی مکان باقی نہیں رہتا اور نہ کوئی حجرہ اور
نہ کوئی گھر اور نہ کوئی کشتی جسمیں کوئی مرد مومن یا عورت مومن ہو مگر فرشتے
اسمیں جاتے ہیں لیکن اس گھر میں فرشتے نہیں جاتے جسمیں کتا ہو یا سور یا شراب
یا جنب ہو حرام سے یا کوئی تصویر ہو سو تسبیح اور تقدیس کہتے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ
کہتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کیلیئے بخشش مانگتے ہیں

حتى اذا كان وقت الفجر يصعدون الى السماء فيستقبلهم سكان سماء الدنيا فيقولون لهم من اين اقبلتم فيقولون كنا في الدنيا لان الليلة ليلة القدر لامة محمد فقال سكان سماء الدنيا ما فعل الله بهم وبحوائجهم فيقول جبرائيل عليه السلام ان الله غفر لصالحيهم وشفعهم في طالحيهم فترفع ملئكة سماء الدنيا اصواتهم بالتسبيح والتقديس والثناء على رب العلمين شكرا لما اعطاه الله هذه الامة من المغفرة والرضوان ثم تشيعهم ملئكة سماء الدنيا الى سماء الثانية ثم كذلك سماء بعد سماء الى السابعة ثم يقول جبرئيل يا سكان السموات ارجعوا فترجع الملئكة كل سماء الى مواضعهم ويرجع سكان سدرة المنتهى الى السدرة فيقول سكان السدرة اين كنتم فيجيبون مثل ما اجابوا اهل السماء الدنيا فترفع سكان السدرة اصواتهم بالتسبيح والتقديس فتسمع جنة المأوى ثم جنة النعيم ثم جنة عدن ثم الفردوس ويسمع عرش الرحمن فيرفع العرش صوته بالتسبيح والتهليل والثناء على رب العلمين شكرا لما اعطى هذه الامة فيقول الله عز وجل وهو اعلم يا عرشي لم رفعت صوتك فيقول الهي بلغني انك قد غفرت البارحة لصالحي امة محمد صلى الله عليه وسلم وشفعت صالحيها في طالحيها فيقول الله تعالى صدقت يا عرشي ولامة محمد صلى الله عليه وسلم عندي من الكرامة ما لا عين رات ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر وقيل ان جبرئيل عليه السلام اذا نزل من السماء ليلة القدر لا يدع احدا من الناس الا سلم عليه وصافحه وعلامة ذلك قشعريرة جلده و ترقيق قلبه وتدمع عينه ولهذا روي ان النبي صلى الله عليه وسلم كان مهموما لاجل امته فقال الله تعالى يا محمد لا تغتم فاني لا اخرج امتك من الدنيا حتى اعطيهم درجات الانبياء وذلك لان الانبياء عليهم الصلوة والسلام تنزل عليهم الملئكة بالروح والرسالة والوحي والكرامة

جب وقت فجر کا ہوجاتا ہی تو آسمان کیطرف چڑھ جاتی ہیں تو پہلے آسمانکے رہنے والے فرشتے انکا استقبال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں تم کہاں سے آئی ہو کہتے ہیں ہم دنیا میں اسلیئے گئے ہوئے تھے کہ آج رات محمد کی امت کی لیلۃ القدر تھی پھر پوچھتے ہیں پہلے آسمان والے اللہ تعالے نے اُن سے اور ان کی حاجتوں سے کیا معاملہ کیا تو جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں اللہ پاک نے انکی نیکوں کو بخشدیا اور انکی سفارش انکے بڑوں کے حق میں قبول فرمائی تو پہلے آسمان کے فرشتے رب العلمین کی تسبیح اور تقدیس اور تعریف سے اپنی آوازیں بلند کرتے ہیں اللہ تعالی کی اس امت پر بخشش اور خوشنودی کی عطا فرمانے کے شکریہ میں پھر ان کو رخصت کرنے جاتے ہیں پہلے آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک پھر اسیطرح ہر ایک آسمان دوسرے آسمان تک بعد ساتویں آسمان تک پھر جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں اے آسمان والو واپس جاؤ تو ہر ایک آسمان کے فرشتے اپنی جگہوں میں چلے جاتی ہیں اور سدرۃ المنتہے کے رہنے والے سدرہ کو جاتی ہیں تو سدرہ کے رہنے والے پوچھتے ہیں کہ تم کہاں رہے وہ وہی جواب دیتے ہیں جو پہلے آسمان والوں کو دیا تھا تو سدرہ کے رہنے والے تسبیح اور تقدیس سے اپنی آوازیں بلند کرتے ہیں تو جنۃ الماوی سنتی ہے پھر جنۃ النعیم پھر جنت عدن پھر فردوس اور رحمن کا عرش سنتا ہے تو عرش تسبیح اور لا الہ الا اللہ اور رب العلمین کی تعریف سے اپنی آواز بلند کرتا ہے شکریہ میں اسکے جو اس امت کو ملا تو اللہ عز وجل فرماتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے اے میرے عرش تو اپنا آواز کیوں بلند کرتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے میرے معبود مجھکو پہنچا ہے کہ تو نے آج کی رات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے نیکوں کو بخشدیا ہے اور اُسکے نیکوں کی سفارش اوسکے بڑوں کے حق میں قبول فرمایا تو اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے عرش تو نے سچ کہا اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے میرے پاس وہ بزرگی اور عزت ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور کسی کان نے نہیں سنی اور نہ کسی آدمی کے دل میں اسکا خیال گذرا بعض نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام جب شبقدر کو آسمان سے اترتے ہیں تو کسی آدمی کو (مسلمانوں میں سے) نہیں چھوڑتے مگر اسپر سلام کرتے ہیں اور اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور اسکی علامت بدن کے بال کھڑے ہونا اور دل نرم ہونا اور آنکھوں سے آنسو بہنے ہیں اور یہی وجہ اس روایت کی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بارہ میں غمناک تھے تو اللہ تعالی نے فرمایا اے محمد تم غم نہ کرو کیونکہ میں تیری امت کو دنیا سے نہیں نکالونگا جبتک ان کو پیغمبروں کے درجے نہ دیلوں اور یہ یوں ہے کہ انبیا علیہم السلام پر فرشتے رحمت اور رسالت اور وحی اور عزت لیکر اترتے ہیں

وَكَذٰلِكَ اُنْزِلُ الْمَلٰئِكَةَ عَلٰى اُمَّتِكَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالتَّسْلِيْمِ وَالرَّحْمَةِ مِنِّيْ **فَصْلٌ** وَالْاَمَارَةُ فِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَنْ تَكُوْنَ لَيْلَةً طَلْقَةً سَمْحَةً لَا حَارَّةً وَّلَا بَارِدَةً وَقِيْلَ لَا يُسْمَعُ فِيْهَا نُبَاحُ الْكَلْبِ وَتَطْلُعُ الشَّمْسُ صَبِيْحَتَهَا لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَالطَّسْتِ وَتَكْشِفُ عَجَائِبُهَا لِاَرْبَابِ الْقُلُوْبِ وَالْوِلَايَةِ وَاَهْلِ الطَّاعَةِ لِمَنْ يَّشَاءُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ عَلٰى قَدْرِ اَحْوَالِهِمْ وَاَقْسَامِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ فِي الْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **فَصْلٌ** وَصَلٰوةُ التَّرَاوِيْحِ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا لَيْلَةً وَقِيْلَ لَيْلَتَيْنِ وَقِيْلَ ثَلٰثًا ثُمَّ انْتَظَرُوْهُ وَلَمْ يَخْرُجْ وَقَالَ لَوْ خَرَجْتُ لَفُرِضَتْ عَلَيْكُمْ ثُمَّ اِنَّهَا اُنْشِئَتْ فِيْ اَيَّامِ عُمَرَ رضـ فَلِذٰلِكَ اُضِيْفَتْ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ اَبْدَاهَا وَالْحَدِيْثُ الْمَرْوِيُّ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رضـ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى النَّاسُ بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ كَثُرَ النَّاسُ حَتّٰى عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ لَهُمْ اِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَتَعْجَزُوْا عَنْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ اِحْيَاءِ حَدِيْثِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ اَيَّامِ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضـ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضـ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رضـ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضـ هٰذِهِ التَّرَاوِيْحَ مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعَهٗ مِنِّيْ قَالُوْا وَمَا هُوَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى حَوْلَ الْعَرْشِ مَوْضِعًا يُسَمّٰى حَظِيْرَةَ الْقُدْسِ وَهِيَ مِنَ النُّوْرِ فِيْهَا مَلٰئِكَةٌ لَا يُحْصٰى عَدَدُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عِبَادَةً لَا يَفْتُرُوْنَ سَاعَةً فَاِذَا كَانَ لَيَالِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اسْتَاْذَنُوْا رَبَّهُمْ اَنْ يَّنْزِلُوْا اِلَى الْاَرْضِ فَيُصَلُّوْنَ مَعَ بَنِيْ اٰدَمَ فَكُلُّ مَنْ مَّسَّهُمْ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

ویسی ہی تیری امت پر فرشتوں کو اپنی طرف سے سلام اور رحمت دیکر شبقدر میں بھیجوں گا **فصل** اور لیلۃ القدر کی نشانی یہ ہے کہ اسدن کی رات خوش آرام کی ہوتی ہے جسمیں گرمی اور سردی نہ ہو اور بعض نے کہا اسمیں کتے کا بھونکنا نہیں سنا جاتا اور اس رات کی صبح کو سورج چڑہتا ہے اسکی روشنی نہیں ہوتی مثل تھال کی ہوتا ہے اور اس رات کے عجائب صاحبدلوں اور ولیوں اور اہل طاعت کیلیئے ظاہر ہوتے ہیں جنکو واسطے اللہ تعالی چاہتا ہے اپنے بندے مومنوں سے ان کے احوال اور اقسام اور مراتب کے موافق جو ان کو قرب آلہی میں حاصل ہیں **فصل** اور تراویح کی نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آپنے اسکو ایک رات پڑہا اور بعض نے کہا دو رات اور بعض نے کہا تین رات پھر صحابہؓ نے آپکی انتظاری کی آپ نکلے اور فرمایا اگر میں نکلوں تو تمپر فرض ہو جاوے گی پھر ہمیشہ پڑہی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسیوجہہ سے انکیطرف منسوب ہوئی کیونکہ اُنہوں نے اُسکو شروع کیا اور اسمیں حدیث مروی ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان رات کے نکلے ماہ رمضان میں تو آپنے مسجد میں نماز پڑہی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑہی پھر دوسری رات لوگ زیادہ اکٹھے ہوگئے کہ مسجد ان سے تنگ ہوگئی آپ نہ نکلے ان کیطرف یہانتک کہ فجر کی نماز پڑہ چکے تو آپ لوگوں کیطرف متوجہہ ہوئے اور فرمایا تمہارا حال آج کی رات کا پوشیدہ نہیں تھا ولیکن میں ڈرا کہ تمپر رات کی نماز فرض نہ ہو جاوے اور تم اس سے عاجز ہو (حضرت عائشہ نے) کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو رمضان کے زندہ رکھنے میں ترغیب دیا کرتے ان کو حکم نہ کرتے بطور فرض کے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اور کام اسیطرح پر تھا حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کے دنوں میں اور حضرت عمر کی شروع خلافت میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا بیشک حضرت عمر بن خطابؓ نے یہ تراویح مجھہ سے ایک حدیث سنکر اختیار کی صحابہ نے عرض کیا اے امیر المومنین وہ کونسی حدیث ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالی کیلیئے عرش کے گرد ایک جگہہ ہے جسے خطیرۃ القدس کہتے ہیں اور وہ نور سے ہے اسمیں فرشتے ہیں جنکی گنتی اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں ایک ساعت سُست نہیں پڑتے سو جب ماہ رمضان کی راتیں ہوتی ہیں تو وہ اپنے رب سے اذن مانگتے ہیں کہ زمین کیطرف اُتریں بنی آدم کے ساتھ نماز پڑہیں سو جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ان سے لگے

صلے اللہ علیہ وسلم او مسوۃ سعد سعادۃ لا یشقی بعدہا
ابدا فقال عمر رض اذ ذاک فنحن احق بہذا فجمع للتراویح
وسنہا وروی عن علی ابن ابیطالب رض انہ اذا خرج فی
اول لیلۃ من شہر رمضان فسمع القران فی المساجد فقال
نور اللہ قبر عمر کما نور مساجد اللہ بالقران وکذلک
یروی عن عثمان بن عفان رض وفی لفظ ان علیا
اجتاز بالمساجد وہی تزہر بالقنادیل والناس یصلون
التراویح فقال نور اللہ عز وجل علی عمر قبرہ کما نور مساجدنا
روی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان من علق فی بیت
من بیوت اللہ قندیلا لم تزل الملئکۃ تستغفر لہ وتصلی
علیہ وہم سبعون الف ملک حتی یطفی ذلک القندیل وعن
ابی ذر الغفاری رض انہ قال صلینا مع رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فلما کانت اللیلۃ الثالثۃ والعشرون قام فصلے
بنا حتے مضے ثلث اللیل ثم لما کانت اللیلۃ الرابعۃ و
العشرون خرج وصلے بنا حتی مضے شطر اللیل فقلنا لو
نفلتنا لیلتنا ہذہ لکان حسنا فقال صلے اللہ علیہ وسلم
انہ من قام مع الامام حتی ینصرف کتب لہ قیام لیلۃ ولم
یصل بنا فی اللیلۃ السادسۃ والعشرین فلما کانت السابعۃ
والعشرون قام بنا وجمع اہلہ وصلی بنا حتے خشینا
ان یفوتنا الفلاح قیل وما الفلاح قال السحور **فصل**
ویستحب لہا الجماعۃ والجہر بالقراءۃ لان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم صلاہا کذلک فی تلک اللیالی ویکون
ابتداءہا فی اللیلۃ التی یسفر صباحہا غرۃ رمضان
لیلۃ من شہر رمضان ولان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کذلک صلاہا ویکون فعلہا بعد صلوۃ الفرض وبعد
رکعتین بسنۃ لان النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہکذا صلاہا
وہی عشرون رکعۃ یجلس عقب کل رکعتین ویسلم فہی
خمس ترویحات کل اربعۃ منہا ترویحۃ وینوی فی کل
رکعتین ۔

ان سے لگے یا وہ فرشتے کسی سے لگیں تو وہ ایسا نیکبخت ہو جاویگا کہ پھر
کبھی گمراہ نہ ہوگا تو حضرت عمرؓ نے کہا جب یوں ہے تو ہم اُسکے زیادہ حقدار ہیں
تو تراویح کیلئے جمع کیا اور اسکو سنت ٹھیرایا اور حضرت علی ابن ابیطالب سے روایت
ہے کہ جب وہ ماہ رمضان کی پہلی رات میں نکلے اور قرآن مسجدوں میں سُنا تو فرمایا
اللہ عز وجل حضرت عمر کی قبر روشن فرماوے جیسے اونہوں نے اللہ کی مسجدوں
کو روشن کیا قرآن پاک سے اور اسیطرح حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے
اور ایک لفظ میں یوں ہے کہ حضرت علی مسجدوں سے گذرے اور وہ قندیلوں
سے روشن تھیں اور لوگ تراویح کی نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا اللہ عز وجل حضرت
عمر پر انکی قبر کو روشن کرے جیسے اُنہوں نے ہماری مسجدیں روشن کیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص کسی گھر میں اللہ کے گھروں میں
سے قندیل لٹکائے اسکے لیے فرشتے بخشش مانگتے رہینگے اور رحمت کی دعا کرتے
رہینگے اور وہ ستر ہزار ہیں۔ جبتک وہ قندیل گل ہو جائے اور حضرت
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا ہمنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی تو جب تیئیسویں رات ہوئی آپ کھڑے
ہوئے اور ہمکو نماز پڑہائی تہائی رات گذرنے تک پھر جب چوبیسویں رات
ہوئی تو آپ ہماری طرف نہ نکلے پھر جب پچیسویں رات ہوئی تو آپ تشریف
لائے اور ہمکو نماز پڑہائی نصف رات تک پھر ہمنے آپ سے عرض کیا کہ اگر
ہم اس رات بھر نفل پڑہیں تو بہتر ہو تو آپنے فرمایا کہ جو شخص امام کے ساتھ
کھڑا ہو نماز سے پھرنے تک اُسکے لیے رات بھر کا قیام لکھا جاویگا اور آپنے
ہمیں چھبیسویں رات کو نماز نہیں پڑہائی پھر جب ستائیسویں رات ہوئی آپ ہمارے لیے
کھڑے ہوئے اور اپنے گھر کے لوگ جمع کیے اور ہمارے ساتھ نماز پڑہتے رہے یہانتک کہ ہم
فلاح کے فوت ہونیسے ڈرگئے کسی نے کہا فلاح کیا چیز ہے کہا سحر ہے **فصل** اور تراویح
کی نماز کے لیے جماعت اور بلند قرات کرنی مستحب ہے کیونکہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اسیطرح پڑہی ان راتوں میں اور یہ نماز شروع ہوتی ہے
اس رات میں جسمیں تراویح پڑہنے والا رمضان کا چاند دیکھتا ہے کیونکہ وہ رات رمضان
کی ہے اور اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسیطرح پڑھا ہے اور تراویح کا پڑہنا
فرض اور دو سنتوں کے بعد ہوتا ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسیطرح پڑھا ہے اور یہ
بیس رکعت ہے ہر دو رکعت میں بیٹھے اور سلام کرے سو یہ پانچ راحت پکڑنا ہے اور ان
بیس رکعت میں چار بار آرام کرنا ہے

وينوي في كل ركعتين اصلي ركعتي التراويح المسنونة إذا كان فردا وإذا كان إماما أو مأموما ويستحب أن يقرأ في الركعة الأولى منها في أول ليلة من شهر رمضان الفاتحة و سورة العلق وهي اقرأ باسم ربك الذي خلق لأنها أول سورة نزلت من القرآن عند إمامنا أحمد بن محمد بن حنبل رحمة الله عليه وكذلك عند جميع الأئمة رضوان الله تعالى عليهم ثم يسجد في آخرها ثم ينهض فيبدأ بسورة البقرة ويستحب له قراءة الختمة كاملة ليسمع الناس جميع القرآن فيقفوا على ما فيه من الأوامر والنواهي والمواعظ والزواجر ولا يستحب الزيادة على ختمة واحدة لئلا يشق ذلك على المأمومين فيضجروا وتلحقهم السآمة ويكرهوا الجماعة ويثقلوا بها فيفوتهم أجر عظيم وثواب جزيل فيكون ذلك بسبب الإمام فيعظم إثمه فيكون من الآثمين وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك أفتان أنت يا معاذ وذلك لما صلى بقوم وطول في القراءة وقطع أحدهم الصلاة وانفرد ثم شكى ذلك إلى النبي صلى الله عليه وسلم ويستحب تأخير الوتر إلى آخر صلاة التراويح ويقرأ في الركعة الأولى سبح اسم ربك الأعلى الذي وفي الثانية سورة الكافرون وفي الثالثة سورة الإخلاص لأن النبي صلى الله عليه وسلم كذلك كان يصلي ويكره التنفل بين كل ترويحتين ويكره أن تصلى التراويح في مسجدين وكذلك صلاة النوافل في جماعة بعد التراويح في إحدى الروايتين لأنه هو التعقيب وذلك مكروه عند الإمام أحمد رحمه الله تعالى روي عن أنس بن مالك أنه كرهه بل ينام نومة خفيفة ثم يقوم يأتي بما من النوافل والتهجد ثم يرجع إلى منامه وهي ناشئة الليل التي أثنى الله عليها وذكرها وقال إن ناشئة الليل هي أشد وطأ وأقوم قيلا والرواية الثانية أن ذلك جائز غير مكروه لكنه يؤخره لما روي عن عمر أنه

اور ہر دو رکعت میں نیت کرے کہ میں دو رکعت نماز تراویح مسنونہ پڑھتا ہوں جب اکیلا ہو اور جب امام ہو یا مقتدی اور مستحب ہے کہ تراویح کی پہلی رکعت میں ماہ رمضان کی پہلی رات میں سورہ فاتحہ اور سورۂ علق پڑھے اور وہ اقرأ باسم ربک الذی خلق ہے کیونکہ یہ پہلی سورہ قرآن کی ہے جو اتری ہمارے امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور اسیطرح تمام اماموں کے نزدیک ہے رضوان اللہ تعالی علیہم پھر اسکے آخر میں سجدہ کرے پھر کھڑا ہو پھر سورہ بقر شروع کرے اور امام کو مستحب ہے قرآن کا ختم کامل کرنا تا کہ لوگ تمام قرآن مجید سنیں اور قرآن مجید میں جو حکم اور روکیں اور نصیحتیں اور جھڑکیاں ہیں سب سے واقف ہوں اور ایک ختم سے زیادہ مستحب نہیں تا کہ مقتدیوں پر شاق نہ گذرے تو گھبرا جاویں اور ان کو تھکان لاحق ہو اور جماعت سے کراہت کریں اور بوجھل ہوں اس سے تو انسے بڑا اجر اور بڑا ثواب فوت ہو تو یہ امام کے سبب سے ہوگا تو اسکا گناہ بڑا ہوگا تو وہ گنہگاروں سے ہو جاویگا اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کام میں حضرت معاذ کو فرمایا تھا اے معاذ تو فتنہ ڈالنے والا ہے اور یہ جب فرمایا تھا جب معاذ نے اپنی قوم کو نماز پڑھائی اور لمبی قرارت کی اور ایک نے ان میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے نماز پڑھ لی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکی شکایت کی تھی اور وتر کی تاخیر نماز تراویح کے اخیر تک مستحب ہے اور پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی الذی پڑھے اور دوسری میں سورہ کفرون اور تیسری میں سورۃ اخلاص کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح پڑھا کرتے تھے اور دو تراویح کے درمیان نفل پڑھنے مکروہ ہیں اور تراویح کی نماز دو مسجدوں میں پڑھنی مکروہ ہے اور اسیطرح نفلوں کی نماز جماعت میں تراویح کے بعد دو روایتوں میں سے ایک روایت میں مکروہ کیونکہ وہ تعقیب ہے اور یہ مکروہ ہے امام احمد کے نزدیک رحمہ اللہ تعالی حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ اسکو مکروہ سمجھتے تھے بلکہ ایک بار تھوڑا سا سو لیتے پھر اٹھتے اور پڑھتے جتنے چاہتے نفل اور تہجد پھر جاتے اپنے سونے کی جگہ اور یہ وہی رات کا اٹھنا ہے جسکی اللہ نے تعریف کی ہے اور اسکا ذکر کیا اور فرمایا بیشک رات کا اٹھنا وہ زیادہ سخت ہے نفس کے کچلنے میں اور زیادہ سیدھا کرنیوالا ہے بات کا اور روایت دوسری یہ ہے کہ وہ جائز ہے مکروہ نہیں لیکن اسمیں دیر کرے۔ حضرت عمر کی روایت کیوجہ سے کہ انہوں نے

قال ﷺ عُوْنَ فَضْلَ لَيْلِ آخِرِهِ السَّاعَةُ الَّتِي تَنَامُونَ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ السَّاعَةِ الَّتِي تَقُوْمُوْنَ **فَصْلٌ** آخِرُهُمْ
فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَجَمِيْعِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَوْلُهُ
عَزَّ وَجَلَّ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا فَاِذَا نَزَلَتِ الْمَلٰئِكَةُ
وَالرُّوْحُ الَّذِيْ هُوَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ سَبْعُوْنَ
أَلْفَ مَلَكٍ وَهُوَ أَمِيْرٌ عَلَيْهِمْ فَجِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ كَانَ قَاعِدًا وَالْمَلٰئِكَةُ تُسَلِّمُ مَنْ كَانَ نَائِمًا
وَالْبَارِيْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يُسَلِّمُ عَلٰى عِبَادِهٖ مَنْ كَانَ قَائِمًا
كَمَا جَازَ أَنْ يُسَلِّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ بِقَوْلِهٖ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ فَجَازَ
أَنْ يُسَلِّمَ عَلٰى عِبَادِهِ الْأَبْرَارِ فِي الدُّنْيَا الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ
مِنَّا الْحُسْنٰى وَالْعِنَايَةُ ...... وَالسَّعَادَةُ فِي الْأَزَلِ
الْفَانِيْنَ عَنِ الْخَلْقِ الْبَاقِيْنَ بِالرَّبِّ الْمُطْمَئِنِّيْنَ إِلَى الْحَقِّ فَلَا
يَبْقٰى فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بُقْعَةٌ إِلَّا وَعَلَيْهَا مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ
يَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ كَنِيْسَةً أَوْ
بِيْعَةً أَوْ بَيْتَ النَّارِ أَوْ بَيْتَ الْوَثَنِ أَوْ بَعْضَ أَمَاكِنِهِمُ الَّتِيْ
يَطْرَحُوْنَ فِيْهَا الْخُبْثَ فَلَا يَزَالُوْنَ يَدْعُوْنَ لَيْلَتَهُمْ تِلْكَ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَأَمَّا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا
يَدَعُ أَحَدًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِلَّا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ
يُصَافِحُهُ وَيَقُوْلُ لَهُ إِنْ كُنْتَ فِي الطَّاعَةِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ
بِالْقَبُوْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِنْ كُنْتَ بِالْمَعْصِيَةِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ
بِالْغُفْرَانِ وَإِنْ كُنْتَ بِالنَّوْمِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ بِالرِّضْوَانِ
وَإِنْ كُنْتَ فِي الْقَبْرِ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ بِالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ
فَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ وَقِيْلَ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ
تُسَلِّمُ عَلٰى أَهْلِ الطَّاعَاتِ وَلَا تُسَلِّمُ عَلٰى أَهْلِ الْعِصْيَانِ فَمِنْهُمُ
الظَّلَمَةُ لَيْسَ لَهُمْ نَصِيْبٌ فِيْ سَلَامِ الْمَلٰئِكَةِ وَآكِلُ الْحَرَامِ وَ
قَاطِعُ الرَّحِمِ وَالنَّمَّامُ وَآكِلُ أَمْوَالِ الْيَتَامٰى فَهٰؤُلَاءِ لَيْسَ لَهُمْ
نَصِيْبٌ فِيْ سَلَامِ الْمَلٰئِكَةِ فَأَيُّ مُصِيْبَةٍ أَعْظَمُ مِنْ هٰذِهِ
الْمُصِيْبَةِ مَضٰى شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ

فرمایا تم آخر رات کی فضیلت چھوڑتے ہو جس گھڑی میں تم سوتی ہو وہ مجھکو
بہت پیاری ہی اوس گھڑی سی جسمیں تم کھڑی ہوتے ہو۔ دوسری فصل جس سے
ختم کیا جاتا ہے وہ بیان جو لیلۃ القدر اور تمام ماہ رمضان کی متعلق ہے
فرمایا اللہ عزوجل نے اترتے ہیں فرشتے اور روح اوس رات میں سو جب اترتی
ہیں فرشتے اور روح جو جبرئل علیہ السلام ہیں اور انکو ساتھ ستر ہزار فرشتے
ہوتے ہیں اور وہ انپر امیر ہوتے ہیں تو جبرئل علیہ السلام اوسپر سلام کرتے جو
بیٹھا ہوتا ہے اور فرشتے اوسپر سلام کرتے ہیں جو سویا ہوتا ہے اور باری تعالی
سبحانہ اپنے بندوں میں سی اسپر سلام کرتا ہے جو کھڑا ہوتا ہے جیسے جائز ہے
کہ اللہ عزوجل سلام کریگا جنت میں اہل جنت میں سے اپنے مومن بندوں پر
بدلیل قولہ تعالی پروردگار مہربان کیطرف سی کہا جائیگا تمپر سلام ہو سو جائز ہے
یہ کہ سلام کری اپنے بندے نیکوں پر دنیا میں جنکے لیئے اللہ کیطرف سی نیکی اور عنایت
اور سعادت ازل کے دن میں بڑہ چکی ہی وہ خلق سی فنا ہوچکے ہیں رب کے ساتھ
باقی ہیں اللہ کیطرف آرام پکڑتے ہیں سو لیلۃ القدر میں کوئی ایسی جگہہ نہیں
جسپر ایک فرشتہ ساجد قائم نہ ہو مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلیئے دعا
کریگا مگر یہ کہ گرجا ہو یا یہودیوں کی عبادتگاہ یا آتشکدہ یا بتخانہ یا لوگوں کی
وہ بعض جگہیں جہاں پلیدی ڈالتے ہیں سو ہمیشہ اُن کی اس رات بھر مومن
مرد اور مومن عورتوں کے لیئے دعا کرتے ہیں ولیکن جبرئل علیہ السلام سو
مومن مردوں اور مومن عورتوں میں سی کیکو نہیں چھوڑتے مگر اوسپر سلام کرتے اور
اس سی مصافحہ کرتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ اگر تو فرمانبرداری میں ہی تو
تجھپر سلام ہو اور اگر تو نیند میں ہی تو تجھپر سلام ہو اللہ کی رضامندی کے ساتھ
اور اگر تو قبر میں ہی تو تجھپر سلام ہو رحمت اور رحمت کے ساتھ سو یہ اللہ عزوجل
کا فرمودہ ہر چیز سے سلام ہے اور بعض نے کہا کہ فرشتے اہل طاعت پر سلام
کرتے ہیں اور گنہگاروں پر سلام نہیں کرتے سو منجملہ اونکے ظالم ہیں اونکے لیئے فرشتوں
کو سلام میں کچھ حصہ نہیں اور حرام کھانیوالا اور اپنے قریبیوں سی قطع کرنیوالا
اور چغلخور اور یتیموں کے مال کھانیوالا ان سب کیلیئے فرشتوں کی سلام میں کچھ
حصہ نہیں سو کون سی مصیبت بہت بڑی ہی اس مصیبت سی ایسا مہینہ گذر
جاوے جسکا اول رحمت ہو اور جسکا درمیان بخشش ہو
اور جسکا آخرت آگ سے

مِنَ النَّارِ فَلَا يَكُوْنُ لَكَ حَظٌّ فِيْ سَلَامِ مَلٰئِكَةِ رَبِّ الْعُصَاةِ
وَالْاَبْرَارِ فَهَلْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَّا لِبُعْدِكَ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَكَوْنِكَ
مِنْ اَهْلِ الطُّغْيَانِ وَمُوَافِقِي الشَّيْطَانِ وَتَحَلِّيْكَ بِحِلْيَةِ
سَالِكِيْ سَبِيْلِ النِّيْرَانِ وَلِبُعْدِكَ وَتَجَافِيْكَ عَنْ سَالِكِيْ
سَبِيْلِ الْجِنَانِ وَهِجْرَانِكَ لِطَاعَةِ مَنْ بِيَدِهِ الضَّرُّ
وَالْاِحْسَانُ فَشَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ الصَّفَاءِ وَشَهْرُ الْوَفَاءِ
وَشَهْرُ الذَّاكِرِيْنَ وَشَهْرُ الصَّابِرِيْنَ وَشَهْرُ الصَّادِقِيْنَ
فَاِذَا لَمْ يُؤَثِّرْ فِيْ اِصْلَاحِ قَلْبِكَ وَاِقْلَاعِكَ عَنْ مَعَاصِيْ
رَبِّكَ وَمُجَانَبَةِ اَهْلِ الشَّقَاءِ وَالْجَرَائِمِ فَمَا الَّذِيْ يُؤَثِّرُ فِيْ
قَلْبِكَ فَاَيُّ خَيْرٍ تُرْجٰى مِنْكَ وَاَيُّ بَقِيَّةٍ بَقِيَتْ فِيْكَ وَ
اَيُّ فَلَاحٍ يُتَرَقَّبُ مِنْكَ فَتَنَبَّهْ يَا مِسْكِيْنُ لِمَا حَلَّ بِكَ وَ
اسْتَيْقِظْ مِنْ رَقْدَتِكَ وَغَفْلَتِكَ وَانْظُرْ اِلَى الَّذِيْ دَهَاكَ
وَشَيِّعْ بَقِيَّةَ شَهْرِكَ بِالتَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ وَتَمَتَّعْ فِيْهَا بِالْاِ
سْتِغْفَارِ وَالطَّاعَةِ لَعَلَّكَ تَكُوْنُ مِمَّنْ نَالَهُ الرَّحْمَةُ وَ
الرَّاْفَةُ وَوَدِّعْهَا بِاِسْبَالِ الْعَبَرَاتِ وَابْكِ عَلٰى نَفْسِكَ الْمَغْبُوْنَةِ
بِالْعَوِيْلِ وَالْوَيْلِ وَالْاَنَّاتِ فَكَمْ مِنْ صَائِمٍ لَا يَصُوْمُ غَيْرَهٗ
اَبَدًا وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَا يَقُوْمُ بَعْدَهٗ اَبَدًا وَالْعَامِلُ يُعْطٰى اَجْرَهٗ
عِنْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ عَمَلِهٖ وَقَدْ فَرَغْنَا مِنَ الْعَمَلِ فَلَيْتَ شِعْرِيْ مَقْبُوْلٌ
صِيَامُنَا وَقِيَامُنَا اَمْ مَضْرُوْبٌ بِهِمَا وُجُوْهُنَا يَا لَيْتَ شِعْرِيْ
مَنِ الْمَقْبُوْلُ مِنَّا فَنُهَنِّيْهِ وَمَنِ الْمَرْدُوْدُ مِنَّا فَنُعَزِّيْهِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ
اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقِيَامِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاِيْمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقُرْاٰنِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاَنْوَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْمَغْفِرَةِ
وَالْغُفْرَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الدَّرَجَاتِ وَالنَّجَاتِ مِنَ الدَّرَكَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّائِبِيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْعَارِفِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ
الْمُجْتَهِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاَمَانِ كُنْتَ لِلْعَاصِيْنَ

آزادی ہوا اور تجھکو اس رب کی فرشتوں کی سلام میں کچھ حصہ ہو جو گنہگاروں
اور نیکوں کا رب ہی۔ سو نہیں یہ مگر بسبب دور ہونی تیری کو رحمن سی اور
بسبب تیری سرکشوں اور شیطان کی موافقوں میں سی ہونیکو اور بہ سبب تیری
دوزخ کی راہ چلنے والوں کی زیور پہننے کی اور بہ سبب تیری چھوڑنی کے اسکی
طاعت کو جسکی ہاتھ میں ضرر اور احسان ہی سو ماہ رمضان صفائی اور وفا کا مہینہ
ہے اور ذکر کرنیوالونکا مہینہ اور صبر کرنیوالوں اور سچوں کا مہینہ ہی پھر جب
اُسنے تیری دل کی صلاح اور تجھکو تیری رب کی گناہوں سے اکھاڑنے اور
بدبخت اور گنہگار لوگوں سی بھاگنے میں تاثیر نہ کی تو کونسی چیز ہے تیری دل
میں تاثیر کریگی پھر کونسی بھلائی تجھہ سی امید کیجاویگی اور کونسا فضل تجھ میں باقی
رہا اور کونسی خلاصی تجھہ سی نظر آتی ہی سو اے مسکین خبردار ہو اس سے
جو تجھپر نازل ہوا اور اپنی خواب اور غفلت سے بیدار ہو اور اسکی طرف
دیکھ جو تجھکو پہونچا ہے اور اپنے باقیماندہ مہینہ میں توبہ اور رجوع کی پیروی
کر اور اسمیں استغفار اور طاعت سی فائدہ اوٹھا شاید تو ان لوگوں میں
سے ہو جاوے جنکو رحمت اور بڑی مہربانی پہونچی ہے اور اسے
رخصت کر آنسو بہا کر اور اپنے شامت مارے نفس پر بلند آواز اور
نوحوں سی رو لے پس بہت روزہ دار ہیں جو اس ماہ رمضان کی بعد کبھی
قیام نہ کرینگے اور کام کرنیوالے کو اسکی مزدوری کام سی فارغ ہوتی ہی
ملجاتی ہی اور ہم اپنی کام سی فارغ ہو چکے ہیں سو کاشکے مجھی معلوم ہو کہ ہمارا
روزہ اور قیام قبول ہوا یا وہ ہماری موہنوں پر مارے گئے کاشکے میں
اُسکو جانتا جو ہم میں مقبول ہوا پھر ہم اُسکو مبارکباد دیتے اور جو ہم میں سے
مردود ہوا پھر اسکی تعزیت کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بہت روزہ داروں کو اُن کی روزے سے بجز بھوک اور پیاس کی کچھ حاصل
نہیں اور بہت قیام کرنیوالوں کو انکی قیام سی بجز بیداری کی کچھ حاصل نہیں اے
روزے کی مہینے تجھپر سلام ہو اے قیام کی مہینے تجھپر سلام ہو اے ایمان کی مہینے
تجھپر سلام ہو اے مغفرت و بخشش کی مہینے تجھپر سلام ہو اے درجوں اور دوزخ
کے طبقوں سی خلاصی کی مہینے تجھپر سلام ہو۔ اے توبہ کرنیوالوں اور عبادت
کرنیوالوں کی مہینے تجھپر سلام ہو اے عارفوں کی مہینے تجھپر سلام ہو
اے امان کے مہینے تجھپر سلام ہو تو گنہگاروں کیلئے
روک تھا۔

مِنَ النَّارِ وَلَا يَكُوْنُ لَكَ حَظٌّ فِيْ سَلَامِ مَلٰئِكَةِ رَبِّ الْعُصَاةِ
وَالْاَبْرَارِ فَهَلْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَّا لِبُعْدِكَ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَكَوْنِكَ
مِنْ اَهْلِ الطُّغْيَانِ وَمُوَافِقِي الشَّيْطَانِ وَتَحَلِّيْكَ بِحِلْيَةِ
سَالِكِيْ سَبِيْلِ النِّيْرَانِ وَلِبُعْدِكَ وَتَجَافِيْكَ عَنْ سَالِكِيْ
سَبِيْلِ الْجِنَانِ وَهِجْرَانِكَ لِطَاعَةِ مَنْ بِيَدِهِ الضَّرُّ
وَالْاِحْسَانُ فَشَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ الصَّفَاءِ وَشَهْرُ الْوَفَاءِ
وَشَهْرُ الذَّاكِرِيْنَ وَشَهْرُ الصَّابِرِيْنَ وَشَهْرُ الصَّادِقِيْنَ
فَاِذَا لَمْ يُؤَثِّرْ فِيْ اِصْلَاحِ قَلْبِكَ وَاِقْلَاعِكَ عَنْ مَعَاصِيْ
رَبِّكَ وَمُجَانَبَةِ اَهْلِ الشَّقَاءِ وَالْجَرَائِمِ فَمَا الَّذِيْ يُؤَثِّرُ فِيْ
قَلْبِكَ فَاَيُّ خَيْرٍ يُرْتَجٰى مِنْكَ وَاَيُّ بَقِيَّةٍ بَقِيَتْ فِيْكَ وَ
اَيُّ فَلَاحٍ يُتَرَقَّبُ مِنْكَ فَتَنَبَّهْ يَا مِسْكِيْنُ لِمَا حَلَّ بِكَ وَ
اسْتَيْقِظْ مِنْ رَقْدَتِكَ وَغَفْلَتِكَ وَانْظُرْ اِلَى الَّذِيْ دَهَاكَ
وَشَيِّعْ بَقِيَّةَ شَهْرِكَ بِالتَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ وَتَمَتَّعْ فِيْهَا بِالْاِ
سْتِغْفَارِ وَالطَّاعَةِ لَعَلَّكَ تَكُوْنُ مِمَّنْ تَنَالُهُ الرَّحْمَةُ وَ
الرَّاْفَةُ وَوَدِّعْهُ بِاِسْبَالِ الْعَبَرَاتِ وَابْكِ عَلٰى نَفْسِكَ الشُّؤْمِ
بِالْعَوِيْلِ وَالْوَيْلِ وَالنِّيَاحَاتِ فَكَمْ مِنْ صَائِمٍ لَا يَصُوْمُ غَيْرَهُ
اَبَدًا وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَا يَقُوْمُ بَعْدَهُ اَبَدًا وَالْعَامِلُ يُعْطٰى اَجْرَهُ
عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ عَمَلِهِ وَقَدْ فَرَغْنَا مِنَ الْعَمَلِ فَلَيْتَ شِعْرِيْ
صِيَامُنَا وَقِيَامُنَا مَضْرُوْبٌ بِهِمَا وُجُوْهُنَا يَا لَيْتَ شِعْرِيْ
مَنِ الْمَقْبُوْلُ مِنَّا فَنُهَنِّيْهِ وَمَنِ الْمَرْدُوْدُ مِنَّا فَنُعَزِّيْهِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ
اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقِيَامِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاِيْمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْقُرْاٰنِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاَنْوَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْمَغْفِرَةِ
وَالْغُفْرَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الدَّرَجَاتِ وَالنَّجَاتِ مِنَ الدَّرَكَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّائِبِيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْعَارِفِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ
الْمُجْتَهِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاَمَانِ كُنْتَ لِلْعَاصِيْنَ

آزادی ہوا اور تجھکو اس رب کی فرشتوں کی سلام میں کچھ حصہ ہو جو گنہگاروں
اور نیکوں کا رب ہی۔ سو نہیں یہ مگر بسبب دور ہونی تیری کی رحمن سی اور
بسبب تیری سرکشوں اور شیطان کی موافقوں میں سی ہونیکی اور بہ سبب تیری
دوزخ کی راہ چلنے والوں کی زیور پہننے کی اور بہ سبب تیری چھوڑنی کے اسکی
طاعت کو جسکی ہاتھ میں ضرر اور احسان ہی سو ماہ رمضان صفائی اور وفا کا مہینہ
ہے اور ذکر کرنیوالونکا مہینہ اور صبر کرنیوالوں اور سچوں کا مہینہ ہی پھر جب
اُسنے تیری دل کی اصلاح اور تجھکو تیری رب کی گناہوں سے اکھاڑنے اور
بدبخت اور گنہگار لوگوں سی بھاگنے میں تاثیر نہ کی تو کونسی چیز ہے تیری دل
میں تاثیر کریگی پھر کونسی بھلائی تجھ سی امید کیجاویگی اور کونسا فضل تجھ میں باقی
رہا اور کونسی خلاصی تجھ سی نظر آتی ہی سو اے مسکین خبردار ہو اس سے
جو تجھپر نازل ہوا اور اپنی خواب اور غفلت سے بیدار ہو اور اسکی طرف
دیکھ جو تجھکو پہونچا ہے اور اپنے باقیماندہ مہینہ میں توبہ اور رجوع کی پیروی
کر اور اسمیں استغفار اور طاعت سی فائدہ اوٹھا شاید تو ان لوگوں میں
سے ہو جاوے جنکو رحمت اور بڑی مہربانی پہونچی ہے اور اسے
رخصت کر آنسو بہا کر اور اپنے شامت مارے نفس پر بلند آواز اور
نوحوں سی رو لے پس بہت روزہ دار ہیں جو اس ماہ رمضان کی بعد کبھی
قیام نہ کرینگے اور کام کرنیوالے کو اُسکی مزدوری کام سی فارغ ہوتی ہی
ملجاتی ہی اور ہم اپنے کام سی فارغ ہو چکے ہیں سو کاشکے مجھے معلوم ہو کہ ہمارا
روزہ اور قیام قبول ہوا یا وہ ہمارے مونہوں پر مارے گئے کاشکے میں
اُسکو جانتا جو ہم میں مقبول ہوا پھر ہم اُسکو مبارکباد دیتے اور جو ہم میں سے
مردود ہوا پھر اسکی تعزیت کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بہت روزہ داروں کو اُن کے روزے سے بجز بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل
نہیں اور بہت قیام کرنیوالوں کو انکی قیام سی بجز بیداری کے کچھ حاصل نہیں اے
روزے کے مہینے تجھپر سلام ہوا اے قیام کے مہینے تجھپر سلام ہوا اے ایمان کے مہینے
تجھپر سلام ہوا اے مغفرت اور بخشش کے مہینے تجھپر سلام ہوا اے درجوں اور دوزخ
کے طبقوں سے خلاصی کے مہینے تجھپر سلام ہو۔ اے توبہ کرنیوالوں اور عبادت
کرنیوالوں کے مہینے تجھپر سلام ہوا اے عارفوں کے مہینے تجھپر سلام ہو
اے امان کے مہینے تجھپر سلام ہو تو گنہگاروں کیلئے
روک تھا۔

حُبَسًا وَلِلْمُتَّقِينَ اُنْسًا اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَنَادِيلِ وَالْمَصَابِيحِ الزُّهْرِ
وَالْعُيُونِ السَّاهِرَةِ وَالدُّمُوعِ الْهَاطِلَةِ وَالْمَحَارِيبِ الْمُنَوَّرَةِ وَ
الْعَبَرَاتِ الْمُنْسَكِبَةِ الْمُتَقَطِّرَةِ وَالْاَنْفَاسِ مِنَ الْقُلُوبِ الْمُحْتَرِقَةِ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنَا مِمَّنْ تَقَبَّلْتَ صِيَامَهُمْ وَصَلٰوتَهُمْ وَبَدَّلْتَ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ
وَاَدْخَلْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ فِي جِنَانِكَ وَرَفَعْتَ دَرَجَاتِهِمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

فَصْلٌ فِي ذِكْرِ الْفِطْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى قَوْلُهٗ قَدْ اَفْلَحَ فَالْفَلَاحُ عَلٰى وَجْهَيْنِ
اَحَدُهُمَا الْفَوْزُ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةُ مِنَ النِّيْرَانِ فِي الْعُقْبٰى وَمِنَ
الْاٰفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ فِي الدُّنْيَا وَالثَّانِي الْيُمْنُ وَالسَّعَادَةُ
بِالتَّوْفِيْقِ لِلطَّاعَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْخُلُوْدُ فِي الْجِنَانِ فِي الْاٰخِرَةِ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَعْنِي سَعِدُوْا وَنَظِيْرُهٗ
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى اَيْ وُفِّقَ لِلزَّكٰوةِ وَتَطْهِيْرِهَا اِيْمَانَهٗ وَنَقَّاهُ
مِنَ الْاٰثَامِ وَاَمَّا مَنْ لَمْ يَزَّكَّ فَلَا فَلَاحَ لَهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ اَيْ لَا يَفُوْزُوْنَ وَلَا يَسْعَدُوْنَ وَاَمَّا
قَوْلُهٗ مَنْ تَزَكّٰى فَقَدِ اخْتُلِفَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض
يَعْنِي مَنْ تَطَهَّرَ مِنَ الشِّرْكِ بِالْاِيْمَانِ وَقَالَ الْحَسَنُ مَنْ
تَزَكّٰى يَعْنِي مَنْ كَانَ صَالِحًا وَعَمَلُهٗ زَكِيًّا نَامِيًا وَقَالَ اَبُو
الْاَحْوَصِ اَعْنِي بِهٖ زَكٰوةَ الْاَمْوَالِ كُلِّهَا وَقَالَ قَتَادَةُ وَعَطَاءٌ
اَرَادَ بِهٖ زَكٰوةَ الْفِطْرِ لَا غَيْرُ وَقَوْلُهٗ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى فَقَدِ
اخْتُلِفَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْنَاهُ وَحَّدَ
اللّٰهَ تَعَالٰى وَصَلّٰى الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيُّ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ بِالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى يَعْنِي خَرَجَ اِلَى الْعِيْدِ
فَصَلّٰى وَقَالَ وَكِيْعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ زَكٰوةُ الْفِطْرِ لِرَمَضَانَ
كَسَجْدَةِ السَّهْوِ لِلصَّلٰوةِ وَفَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ الرَّفَثِ فَكَاَنَّمَا جُبْرَانٌ
لِلصَّائِمِ لِمَا دَخَلَهٗ مِنَ النُّقْصَانِ بِالْاٰثَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ
وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَاَكْلِ الشُّبُهَاتِ وَالنَّظَرِ
اِلَى الْمُسْتَحْسَنَاتِ فَجُعِلَتِ الْفِطْرَةُ مُكَفِّرَةً لَهَا مُتَمِّمَةً
لِلصِّيَامِ جَابِرَةً لَهَا كَالتَّوْبَةِ لِلذُّنُوْبِ وَالْاِسْتِغْفَارِ لَهَا

اور پرہیزگاروں کیلیئے دل لگانیوالا قندیلوں روشن اور چراغوں روشن
اور آنکھیں بیدار اور آنسو بہنے والوں اور محراب روشن اور آنسو
قطرہ قطرہ گرنیوالوں اور جلی ہوی دلوں سے سانس چڑہنے والوں پر
سلام ہویا اللہ ہمکو اُن لوگوں میں کر جنکے تو نے روزہ اور نماز قبول
فرمایا اور جنکی برائیں نیکیوں سے بدلدیں اور جنکو تونے اپنی رحمت سے
اپنے بہشت اور بلند درجوں میں داخل کیا اے رب رحم کرنیوالوں سے
زیادہ رحم کرنیوالی فصل صدقہ فطر کے بیان میں فرمایا اللہ تعالی نے جو
پاک ہوا اور اُسنے اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑہی بیشک اُسنے
نجات پائی اللہ پاک کا فرمودہ بیشک اُسنے نجات پائی پس نجات پانا دو طرح
ہے ایک آخرت میں بہشت میں پہونچنا اور آگ سے رہائی پانا اور دنیا میں
آفتوں سے اور مصیبتوں سے بچنا اور دوسری دنیا میں اللہ پاک کی فرمانبرداری
کیلیئے توفیق پانے کے سبب سے برکت اور نیکبختی پانا اور آخرت میں
بہشت میں ہمیشہ رہنا اللہ عز و جل نے فرمایا بیشک مومنوں نے نجات پائی
یعنے نیکبخت ہوے اور اُسکی نظیر یہ آیت ہے جو پاک ہوا اوسنے بیشک
نجات پائی یعنے جسکو زکوۃ اور اپنے ایمان کو پاک رکھنے اور گناہوں سے بچنے
کی توفیق ملی اور جسنے زکوۃ ندی اوسکی خلاصی نہیں اللہ تعالی نے فرمایا
گنہگار خلاصی نہیں پاتے یعنے مراد نہیں پاتے اور نیکبخت نہیں ہوتے
اور اللہ تعالی کا فرمودہ جو پاک ہوا اسواسمیں اختلاف ہے پس حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ جو شخص ایمان رکھکر شرک سے پاک ہوا اور حسن نے
کہا من تزکی کا معنے ہے جو شخص نیک ہے اور اسکا عمل پاک بڑہنے والا ہو اور ابوالاحوص
نے کہا میں اس سے مراد رکھتا ہوں تمام مالوں کی زکوۃ اور قتادہ اور عطا نے
کہا اس سے اللہ کی مراد صدقہ فطر ہے نہ اور کچھ اور اللہ تعالی کا فرمودہ اور اپنے رب کا نام یاد
کیا پھر نماز پڑہی اسمیں بھی اختلاف ہے سو ابن عباس نے کہا اسکے معنے یہ ہیں اللہ تعالی کو
ایک جانا اور پانچوں نمازیں پڑہیں اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا اسکو معنے
یہ ہیں اللہ تعالی کو ایک جانا اور پانچوں نمازیں پڑہیں اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
نے کہا اپنے رب کا نام یاد کیا تکبیر کہکر اور نماز پڑہی یعنی عیدگاہ کو نکلا پھر نماز پڑہی
اور وکیع بن جراح نے کہا رمضان کا صدقہ فطر نماز کی سجدہ سہو کیطرح ہے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزہ دار کیہودہ گوئی سے پاک کرنیکے لیئے فرض کیا پس گویا وہ
نقصان کا پورا کرنیوالا ہے روزہ دار کیلیئے جو لغو اور بیہودہ اور جھوٹ اور غیبت

وَالسُّجُودُ لِلسَّهْوِ فَكَمَا اَنَّ السُّجُودَ لِلسَّهْوِ شُرِعَ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطٰنِ اِذْ كَانَ هُوَ السَّبَبُ فِيْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَ الْفِطْرَةُ لِرَمَضَانَ شُرِعَتَا تَرْغِيمًا لَهٗ لِاَنَّ الْمَعَاصِيَ وَالرَّفَثَ الْحَاصِلَ فِي الصِّيَامِ سَبَبُهُ الشَّيْطَانُ اَعَاذَنَا اللّٰهُ وَجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ مَكَائِدِهٖ وَمَصَائِدِهٖ وَعَافَانَا اللّٰهُ وَسَلَّمَنَا مِنْ اٰفَاتِ الدُّنْيَا وَبَلَائِهَا وَاَخْرَجَنَا مِنْهَا اِلٰى رَحْمَتِهٖ وَكَرَامَتِهٖ بِرَحْمَتِهٖ وَمَنِّهٖ اٰمِيْنَ

فَصْلٌ وَاِنَّمَا سُمِّيَ الْعِيْدُ عِيْدًا لِاَنَّهٗ يُعِيْدُ اللّٰهُ اِلٰى عِبَادِهِ الْفَرَحَ وَالسُّرُوْرَ فِيْ يَوْمِ عِيْدِهِمْ وَقِيْلَ اِنَّمَا سُمِّيَ عِيْدًا لِاَنَّهٗ فِيْهِ عَوَائِدُ الْاِحْسَانِ مِنَ اللّٰهِ وَفَوَائِدُ الْاِمْتِنَانِ مِنْهُ لِلْعَبْدِ وَقِيْلَ لِاَنَّهٗ يَعُوْدُ الْعَبْدُ فِيْهِ اِلَى التَّضَرُّعِ وَالْبُكَاءِ وَيَعُوْدُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ اِلَى الْهِبَةِ وَالْعَطَاءِ وَقِيْلَ لِاَنَّهُمْ عَادُوْا اِلٰى مِثْلِ مَا كَانُوْا عَلَيْهِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ عَادُوْا مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ اِلٰى طَاعَةِ الرَّسُوْلِ وَمِنَ الْفَرِيْضَةِ اِلَى السُّنَّةِ وَمِنْ صَوْمِ رَمَضَانَ اِلَى الصَّوْمِ سِتَّةَ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ وَقِيْلَ اِنَّمَا سُمِّيَ عِيْدًا لِاَنَّهٗ يُقَالُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهِ عُوْدُوْا اِلٰى مَنَازِلِكُمْ مَغْفُوْرًا لَكُمْ وَقِيْلَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْعِيْدُ عِيْدًا لِاَنَّ فِيْهِ ذِكْرَ الْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ وَيَوْمُ الْجَزَاءِ وَالزِّيْدِ وَيَوْمُ عِتْقِ الْاِمَاءِ وَالْعَبِيْدِ وَاِقْبَالِ الْحَقِّ اِلَى الْقَرِيْبِ مِنْ خَلْقِهٖ وَالْبَعِيْدِ وَيَوْمُ عَوْدِ الْاِنَابَةِ وَالْاَوْبَةِ مِنَ الْعَبْدِ الضَّعِيْفِ اِلَى الْغَفُوْرِ الْوَدُوْدِ وَقَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَغَرَسَ شَجَرَةَ طُوْبٰى يَوْمَ الْفِطْرِ وَاصْطَفٰى جِبْرَئِيْلَ لِلْوَحْيِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالسَّحَرَةُ وَجَدُوا الْمَغْفِرَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَخَرَجَ النَّاسُ اِلٰى جَبَّانَتِهِمْ اِطَّلَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ فَيَقُوْلُ عِبَادِيْ لِيْ صُمْتُمْ وَلِيْ صَلَّيْتُمْ اِنْصَرِفُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ الْفِطْرِ يُوَفِّي اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا اَجْرَ مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَيَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى غَدَاةَ الْفِطْرَةِ الْمَلٰئِكَةَ فَيَهْبِطُوْنَ

اور سہو کیلئے سجدہ ہے پس جیسے سجدہ سہو شیطان کے شرمندہ اور خوار کرنیکے لیے مشروع ہوا کیونکہ وہی اسمیں باعث تھا ویسی ہی توبہ گناہوں سے اور رمضان کا صدقہ فطر شیطان کی شرمندہ اور رسوا کرنے پر مشروع ہوئے کیونکہ روزہ میں جو گناہ اور بیہودہ گوئی ہو جاتی ہے اسکا سبب شیطان ہے اللہ تعالی ہمیں اور تمام مومنوں کو اسکی مکروں اور اوسکی شکاروں اور اوسکی دہوکھوں سے بچاوے اور دنیا کی آفتوں اور مصیبتوں سے ہمیں سلامت رکھے اور اپنی رحمت اور احسان سے اپنی رحمت اور بخشش کیطرف اس دنیا سے نکال لیجاوے آمین

فصل اور عید کا نام عید اسلیئے ٹھیرا کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کیطرف اونکی عید کے دن فرحت اور خوشی لوٹاتا ہے اور بعض نے کہا عید اسلیئے نام ہوا کہ بندہ اسدن گڑگڑانے اور رونے کیطرف پھرتا ہے اور عزت اور بزرگی والا پروردگار اسدن بخشش اور دینے کیطرف پھرتا ہے اور بعض نے کہا اسلیئے لوگ اسدن پاکی کیطرف لوٹتے ہیں جیسے وہ تھے اور بعض نے کہا معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ کے حکم ماننے سے رسول کے حکم ماننے کیطرف اور فرض سے سنت کیطرف اور رمضان کے روزہ سے شوال کے چھ روزہ کیطرف لوٹتے ہیں اور بعض نے کہا اسلیئے عید نام ہوا کہ اوسدن مومنوں کو کہا جاتا ہے تم اپنے گھروں کیطرف بخشے ہوئے لوٹ جاؤ اور بعض نے کہا عید کا نام عید اسلیئے ہوا کہ اوسدن ثواب کے وعدہ اور عذاب سے ڈرانیکا ذکر ہے اور وہ جزا اور زیادتی کا دن ہے اور لونڈیوں اور غلاموں کی آزاد کرنے اور اللہ تعالی کے متوجہ ہونے اپنی مخلوق میں سے نزدیک اور دور کیطرف کا دن اور بخشنے والے دوست کیطرف بندہ ضعیف کی توبہ اور رجوع ہونیکا دن ہے اور وہب بن منبہ نے کہا اللہ تعالی نے بہشت عید الفطر کے دن پیدا کی اور عید الفطر کے دن طوبی کا درخت لگایا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی کیلیئے عید الفطر کے دن اختیار کیا اور فرعون کے جادوگروں نے عید الفطر کے دن بخشش پائی اور روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے اور لوگ جنگل کو نکلتے ہیں تو اللہ تعالی انپر نظر کرتا ہے پس فرماتا ہے میرے بندو تم نے میرے لیئے روزہ رکھا اور میرے لیئے نماز پڑھی لوٹ جاؤ تمہارے بخشے ہوئے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی رات کو فرمایا اللہ تعالی اس رات جسنے ماہ رمضان کا روزہ رکھا اسکو مزدوری دیتا ہے پھر عید الفطر کی صبح اپنے فرشتوں کو حکم کرتا ہے وہ زمین کیطرف اترتے ہیں

إلى الأرض ويقومون على أفواه السكك ومجامع الطرق
فينادون بصوت تسمعه جميع الخلائق إلا الإنس و
الجن يا أمة محمد اخرجوا إلى ربكم عز وجل يقبل القليل
ويعطي الجزيل ويغفر الذنب العظيم فإذا برزوا إلى مصلاهم
وصلوا ودعوا لم يدع لهم الرب تبارك وتعالى
حاجة إلا قضاها ولا سؤالا إلا أجابه ولا ذنبا إلا غفر له
فينصرفون مغفورا لهم وفي حديث ابن عباس رضي الله عنهما فإذا
كان ليلة الفطر سميت تلك الليلة ليلة الجائزة وإذا كان
غداة الفطر بث الله ملائكته في كل البلاد فيهبطون إلى
الأرض فيقومون على أفواه السكك وينادون بصوت
يسمعه كل من خلق الله تعالى إلا الجن والإنس فيقولون
يا أمة محمد اخرجوا إلى رب كريم يعطي الجزيل ويغفر الذنب
العظيم فإذا برزوا إلى مصلاهم يقول الله تعالى لملائكته
يا ملائكتي فيقولون لبيك وسعديك فيقول لهم ما
جزاء الأجير إذا عمل عمله فيقولون إلهنا وسيدنا ومولانا
توفيه أجره قال فيقول الجليل جل جلاله أشهدكم
يا ملائكتي أني قد جعلت ثواب صيامهم من شهر رمضان
وقيامهم رضائي ومغفرتي ثم يقول يا عبادي سلوني فو
عزتي وجلالي لا تسألوني اليوم في جمعكم هذا شيئا إلا
لآخرتكم إلا أعطيتكم ولا لدنياكم إلا نظرت لكم وعزتي
وجلالي لأسترن عليكم عثراتكم ما راقبتموني ولا أخزيكم
ولا أفضحكم بين أصحاب الحدود وانصرفوا مغفورا
لكم قد أرضيتموني ورضيت عنكم قال فتفرح الملائكة
وتستبشر بما يعطي الله عز وجل هذه الأمة إذا أفطروا
من شهر رمضان **فصل** والأربعة أعياد لأربعة أقوام
أحدها عيد قوم إبراهيم قوله عز وجل فنظر نظرة
في النجوم فقال إني سقيم وذلك أن قومه خرجوا إلى العيد
ثم تخلف إبراهيم عليه السلام عنهم واعتل بعلة ولم
يخرج معهم لأنه لم يكن على دينهم فلما خرجوا أخذ فأسا

اور کوچوں کی موہواب اور رستوں کو ملنے کی جگہوں پر کھڑے ہوکر پکارتے
ہیں ایسے آواز سے جو سب مخلوق سوا آدمیوں اور جنوں کے سنتے ہیں
اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے رب عزت اور بزرگی والی
کیطرف نکلو جو تھوڑا عمل قبول کرتا ہے اور ثواب بڑا دیتا ہے اور
بڑا گناہ معاف کرتا ہے۔ پس جب وہ اپنی عیدگاہ کیطرف نکلتے ہیں
اور نماز پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں پروردگار برکت والا بلند انکی
کوئی حاجت نہیں چھوڑتا مگر پوری کر دیتا ہے اور نہ کوئی سوال مگر اسکو
قبول فرماتا ہے اور نہ کوئی گناہ مگر اسے بخش دیتا ہے پھر وہ لوٹتے ہیں
بخشے ہوئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے پھر جب
عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس رات کا نام لیلۃ الجائزہ رکھا جاتا ہے اور
جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو ہر شہر میں
پھیلاتا ہے وہ زمین کیطرف اتر کر کوچوں کے سروں پر کھڑے ہوتے
ہیں اور ایسے آواز سے پکارتے ہیں جسکو ہر شخص جسے اللہ پاک نے پیدا
کیا ہے سوا جنوں اور آدمیوں کے سنتا ہے یوں پکارتے ہیں اے حضرت
محمد صلعم کی امت پروردگار بزرگ کیطرف نکلو جو بڑا اجر دیتا ہے اور بڑا
گناہ بخشتا ہے پھر جب وہ اپنی عیدگاہ کو نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں
سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو وہ عرض کرتے ہیں ہم حاضر ہیں اور حکم
بجا لانے کو بار بار طیار ہیں پھر اون سے فرماتا ہے مزدور جب اپنا کام کر چکے تو
اوسکی کیا مزدوری ہے وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار اے ہمارے سردار
اے ہمارے مولا تو اوسکی مزدوری دیدے پھر فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اے میرے فرشتو میں تمہیں
گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اونکے ماہ رمضان کے روزے اور قیام کا ثواب اپنی رضامندی اور بخشش
ٹھیرایا پھر فرماتا ہے اے میرے بندو مجھ سے مانگو سو میری عزت اور بزرگی کی قسم ہے کہ تم
آج اپنی اس جماعت میں اپنی آخرت کیلئے مجھ سے کچھ نہ مانگو گے مگر میں تمکو دونگا اور نہ اپنی
دنیا کیلئے مگر میں تمہارے لیے نگاہ رکھونگا اور مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے میں تمہاری
غلطیوں کی پردہ پوشی کرونگا جبتک تم میرا خیال رکھو گے اور میں تمہیں خوار اور رسوا نہ کرونگا
حدود والوں کے درمیاں لوٹ جاؤ بخشے ہوئے تمنے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہوا ابن عباس کہتا ہے
فرشتے خوش ہوتے ہیں اور بشارت دیتے ہیں اسکی جو اللہ عز وجل اس امت کو ماہ رمضان کے روزے
کھولنے کے وقت دیتا ہے **فصل** اور چار عیدیں چار قوموں کی ہیں ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی قوم کی عید اللہ تعالیٰ کا قول فرمایا پھر ایک نظر کی ستاروں میں پھر کہا میں بیمار ہوں وہ ما سکا

وَكَسَّرَ اَصْنَامَهُمْ وَجَاءَ بِالْفَأْسِ فَوَضَعَهُ فِيْ عُنُقِ الصَّنَمِ الْكَبِيْرِ
فَلَمَّا رَجَعُوْا قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا الْقِصَّةَ اِلٰى اٰخِرِهَا
فَغَارَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَبِّهٖ فَاَتْعَبَ يَدَهٗ بِكَسْرِ الْاَصْنَامِ
وَخَاطَرَ بِنَفْسِهٖ فِيْ وِلَايَةِ رَبِّ الْاَنَامِ فَاَكْرَمَهٗ رَبُّهٗ بِالْخُلَّةِ وَ
اَحْيٰى عَلٰى يَدِهِ الطُّيُوْرَ الْمَيِّتَةَ وَاَخْرَجَ مِنْ ظَهْرِهٖ اَهْلَ الرِّسَالَةِ
وَالنُّبُوَّةِ وَجَعَلَهٗ اَبَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ
الْبَرِيَّةِ وَاَمَّا الْعِيْدُ الثَّانِيْ فَهُوَ عِيْدُ قَوْمِ مُوْسٰى كَلِيْمِ الرَّحْمٰنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَقِيْلَ سُمِّيَ
يَوْمُ الزِّيْنَةِ لِاَنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ زَيَّنَ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ بِالْهَلَاكِ عَدُوِّهٖ
فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ فَخَرَجَ مَعَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ
سَاحِرًا وَقِيْلَ ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ وَمَعَهُمْ سَبْعُ مِائَةِ عَصًا وَحَبْلٍ
وَجَعَلُوْا فِيْ وَسَطِ الْعِصِيِّ الْمُلْتَفَّةِ بِالْحِبَالِ الزِّيْبَقَ وَالْخَلَائِقُ
قِيَامٌ عَلَى الرَّمْضَاءِ وَاشْتَدَّ حَرُّ الشَّمْسِ فَسَالَ الزِّيْبَقُ فَسَعَتِ
الْعِصِيُّ الْمُلْتَفَّةُ بِالْحِبَالِ فَتُخَيَّلُ لِلنَّاسِ اَنَّهَا حَيَّاتٌ تَسْعٰى وَ
هِيَ لَا تَتَحَرَّكُ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُوْسٰى عَلٰى قَوْمِهٖ
قَالَ بِمَا يَتَوَهَّمُوْنَ اَنَّ الَّذِيْ فَعَلُوْهُ حَقٌّ فَيَنْقُصُ اِيْمَانُهُمْ
اَوْ يَرْتَدُّوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَلْقِ
عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ
فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ كَاَعْظَمِ جَمَلٍ يَكُوْنُ وَلَهَا عَيْنَانِ تَتَقَدَّانِ
نَارًا وَدَهْشَةً وَهَيْبَةً فَاَتْبَلَتْ مَا صَنَعُوْا مِنَ السِّحْرِ وَالْحِبَالِ
وَالْعِصِيِّ فَتَلَقَّفَتْهَا يَعْنِيْ تَلَقَّمَتْهَا بِاَسْرِهَا وَلَمْ تَتَغَيَّرْ بِانْتِفَاخِ
بَطْنٍ وَنُقْصَانِ حَرَكَةٍ وَلَا ازْدَادَ فِيْ طُوْلِهَا وَلَا فِيْ عَرْضِهَا
فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ اَكْبَرُهُمْ اسْمُهٗ
شَمْعُوْنُ فَقَالُوْا اٰمَنَّا يَعْنِيْ صَدَّقْنَا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى
ثُمَّ اَقْبَلَتِ الْحَيَّةُ عَلٰى عَسْكَرِ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ فَانْهَزَمُوْا وَ
قِيْلَ مَاتَ مِنْهُمْ خَمْسُوْنَ اَلْفًا الْقِصَّةَ بِطُوْلِهَا وَاَمَّا الثَّالِثُ
عِيْدُ عِيْسٰى وَقَوْمِهٖ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا
مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً
مِّنْكَ الْاٰيَةَ وَذٰلِكَ اَنَّ الْحَوَارِيِّيْنَ قَالُوْا يَا عِيْسٰى عَلَيْهِ

اور انکی بتوں کو توڑ ڈالا اور کلہاڑا لیکر بڑے بت کی گردن میں رکھدیا پہر
جب وہ لوٹ کر آئی بولی ہمارے معبودوں سے یہ معاملہ کسنے کیا سارا قصہ آخر تک پس
خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کے لیئے غیرت کی پس بتوں کو توڑنے میں
اپنے ہاتہہ کو تکلیف دی اور رب الانام کی دوستی میں اپنی جان کو تکلیف میں ڈالا سو
پروردگار نے اپنی دوستی سے اسکو عزت دی اور اسکے ہاتہ پر مردہ جانوروں کو زندہ
کیا اور اسکی پشت سے صاحب رسالت اور نبوت پیدا کیے اور ان کو حضرت محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم کا باپ بنایا جو سب مخلوق سے بہتر ہیں اور دوسری عید حضرت
موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی عید ہے اللہ عزوجل نے فرمایا تمہارے وعدہ کا وقت
زینت کا دن ہے اور بعض نے کہا اُس دن کا نام زینت کا دن اسلیئے ہوا کہ اللہ عزوجل
نے موسیٰ اور اسکی قوم کو زینت دی اونکے دشمن فرعون اور اوسکی قوم کی ہلاک کرنے
سے پہر فرعون اور اسکی قوم کے ساتہ بہتر جادوگر نکلے اور بعض نے کہا تہتر اور انکے
ساتہ سات سو لکڑی اور رسی تہی اور اونہوں نے عصاؤں کے درمیان پارہ رکھکر
اُن کو رسیوں سے لپیٹا اور لوگ گرم زمین پر کھڑے تھے اور سورج کی گرمی
سخت ہوئی تو پارہ بہ نکلا عصا رسیوں سے لپیٹے ہوئے دوڑنے لگے لوگوں کو
گمان گذرا کہ یہ سانپ ہیں دوڑتے حالانکہ وہ ہلتے نہ تھے پس موسیٰ اپنی قوم
پر اپنے جی میں ڈرے کہنے لگے بہت لوگ وہم کرینگے کہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے
وہ حق ہے تو انکا ایمان ناقص ہوگا یا وہ مرتد ہو جاوینگے اور اللہ تعالیٰ نے
موسےٰ علیہ السلام سے فرمایا اور اپنا عصا ڈالدے پس اچانک یہ انکا جہوٹ بنایا
ہوا نگل جاویگا پس موسیٰ نے اپنا عصا ڈالدیا پس ناگہاں وہ سانپ ہے بڑی
اونٹ کیطرح اور اوسکی دو آنکھیں آگ سی جلتی تھیں دہشت اور
ہیبت میں پس جو کچھ انہوں نے جادو اور رسیوں اور عصاؤں کو بنا رکھا تھا تمام صرف
منہ میں تو انکو نگل گیا ان سب کا ایک لقمہ کیا اور کچھ تغیر نہ پایا پیٹ پہول جانے سے
اور چلنے میں نقصان آنے سے اور نہ وہ کچھ لمبائی میں بڑہا اور نہ چوڑائی میں پس جادوگر
بے اختیار اللہ عزوجل کو سجدہ کرنے لگے اور انمیں بڑا شمعون نام تھا پس سب کہنے لگے
ہم ایمان لائے یعنی ہمنے ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے رب کو سچا مان لیا پہر سانپ
فرعون اور اوسکے لشکر پر لپکا وہ بہاگ گئے اور بعض نے کہا انمیں سے پچاس ہزار
مر گئے سارا قصہ لمبا ہے اور تیسری حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کی عید ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا (عیسےٰ نے عرض کیا) اے ہمارے پروردگار ہمپر ایک خوان بہرا آسمان سے اتار
جو ہمارے پہلے اور پچہلوں کو عید ہو اور تیری ایک نشانی ہو آخر آیت تک اور اسکی وجہ یہ تھی
کہ حواریوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے عرض کیا تہا

المقالة الخامسة والثلثون

هل يستطيع ربك ان يعطيك ان سالته ان ينزل
علينا مائدة من السماء قال لهم عيسى اتقوا الله فلا تسالوا
البلاء ان كنتم مؤمنين فانها ان انزلت ثم كذبتم بها
عوقبتم قالوا نريد ان ناكل منها فقد جعنا وتطمئن
قلوبنا يعنى تسكن قلوبنا الى ما تدعونا اليه من الايمان
والتصديق ونعلم ان قد صدقتنا بانك نبي ورسول
ونكون عليها يعنى على المائدة من الشاهدين عند بني
اسرائيل اذا رجعنا اليهم والحواريون هم الذين اجابوا
عيسى ع حين مر بهم وهم ببيت المقدس يقصرون الثياب
وبالنبطية الحواريون المبيضون للثياب وهم اثنا عشر
رجلا قال لهم عيسى من انصاري الى الله يعني من
ينصرني مع الله على اهل الكفر والطغيان يدعوهم الى
طاعة الله تعالى وتوحيده فقال الحواريون نحن انصار
الله فتركوا معيشتهم واتبعوا عيسى عليه السلام يسيحون
معه اينما توجه من الارض فيرون العجائب والمعجزات التى
تجري في يده عليه السلام فاي وقت جاعوا واحتاجوا
الى الطعام اخرج عيسى يده فاخرج من الارض لكل واحد
رغيفين ولنفسه كذلك وكان جبرئيل عليه السلام
يمشي معه ويريه العجائب ويؤيده وينصره بالاشياء
فما زال عيسى عليه الصلوة والسلام يري بني اسرائيل
العجائب ولم يزدهم ذلك الا بعدا من تصديقه ومتابعته
حتى خرج يوما معه خمسة الاف بطريق من بني
اسرائيل وسالوه المائدة مع الحواريين فقال عيسى ابن
مريم صلوات الله عليه عند ذلك اللهم ربنا انزل
علينا مائدة من السماء تكون لنا عيدا لاولنا واخرنا
يقول تكون عيدا لمن كان في زماننا عند نزول المائدة
وتكون عيدا لمن بعدنا وتكون المائدة اية منك وار
زقنا يعني المائدة وانت خير الرازقين من غيرك يعني انك
خير من يرزق قال الله تعالى اني منزلها يعني المائدة

بھلا تیرا رب کر سکتا ہے کہ تجھے دے اگر تو اس سے مانگے یہ کہ ہم پر اتارے ایک خوانچہ
آسمان سے عیسے علیہ السلام نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو اس سے آزمائش نہ مانگو اگر تم ایمان
رکھتے ہو کیونکہ اگر وہ تم پر اتارا گیا پھر تم نے اسکو جھٹلایا تو تمہیں عذاب ہوگا
اور انہوں نے یہہ کہا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اسمیں سے کھاویں کہ ہم بھوکے ہیں
اور ہمارے دل ایمان اور تصدیق کیطرف تسلی سے ہو جاویں جسکی طرف
تو ہمیں بلاتا ہے اور ہم تیرے نبی اور رسول ہونے میں تجھے سچا جان لیں اور ہم
اسپر یعنے خوانچہ پر بنی اسرائیل کے پاس جب ہم ان کیطرف جاوینگے گواہی دینے
والوں میں سے ہو جاویں اور حواری وہ لوگ ہیں جنہوں نے عیسے علیہ السلام کو مان لیا
تھا جب وہ انکے پاس گذرے تھے اور وہ بیت المقدس میں کپڑے دھویا کرتے تھے
اور نبطی زبان میں کپڑے دھونیوالوں کو حواری کہتے ہیں اور وہ بارہ (۱۲) مرد
تھے جب عیسی علیہ السلام نے کہا ان سے میرا اللہ کیطرف کون مددگار ہے یعنی
میری کون مدد کرتا ہے اللہ تعالی کے ساتھ کافر اور سرکش لوگوں پر انکو
اللہ کی تابعداری اور اللہ کو ایک جان کر عبادت کرنے کی طرف بلاتے رہے
تو حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مدد کرنیوالے ہیں پھر انہوں نے اپنی معاش
کی صورت چھوڑدی اور عیسی علیہ السلام کے پیچھے ہو لئے انکے ساتھ سیر کرتے پھرتے
جدہر وہ ملک میں رخ کرتے عجیب باتیں اور معجزے دیکھتے جو انکے ہاتھ پر جاری ہوتے
پس جب کبھی وہ بھوکے ہوتے اور انکو کھانے کی حاجت پڑتی تو عیسے علیہ السلام
اپنا ہاتھ نکالتے اور زمین سے انمیں کے ہر ایک کیواسطے دو روٹی نکالدیتے اور اپنے واسطے
بھی اسیطرح کرتے اور جبرئیل علیہ السلام اون کے ساتھ پھرتے تھے اور ان کو عجیب عجیب
باتیں دکھاتے اور بہت چیزوں سے انکی تائید اور مدد کرتے سو عیسے علیہ الصلوۃ
والسلام بنی اسرائیل کو ہمیشہ عجیب عجیب باتیں دکھلایا کرتے اور یہہ سب کچھ
ان کو عیسے علیہ السلام کی تصدیق اور پیروی سے دور ہی دور پڑے رہنے کے سوا
کچھ نہ بڑہاتا یہانتک کہ عیسے علیہ السلام کے ساتھ پانچہزار بنی اسرائیل ایک رستہ
میں نکلے اور حواریوں کے ساتھ اون سے خوانچہ کا سوال کیا پس عیسے بن مریم صلوات اللہ
علیہ نے اسوقت عرض کیا یا اللہ ہمارے پروردگار ہم پر ایک خوانچہ آسمان پر سے اتار جو
ہمارے پہلے اور پچھلے کے لئے عید ہو یعنی جو ہمارے زمانے میں مائدہ اترتے وقت حاضر ہو
اُسکے لئے عید ہو اور جو ہمارے بعد ہو اوسکے لئے عید ہو اور مائدہ تیری ایک نشانی
ہو اور ہمیں روزی دے یعنی مائدہ دے اور تو سب روزی دینے والوں سے بہتر ہے
کیونکہ تو ہر دینے والے سے بہتر ہے اللہ تعالی نے فرمایا بیشک وہ یعنے مائدہ تم پر

عليكم فمن يكفر بعد منكم اى بعد نزولها منكم فانى اعذبه
عذابا لا اعذبه احدا من العالمين فانزلها الله عليهم يوم
الاحد من السماء سمكا طريا وخبزا رقاقا وتمرا وقيل كانت
سفرة فيها سمكة مشوية وعند راسها ملح وعند ذنبها
خل وفيها خمسة ارغفة على كل رغيف زيتونة وخمس رمانات
وتمرات قد نضد حولها من البقول ما خلا الكراث وقيل
ان عيسى عليه السلام قال لاصحابه وهم جلوس فى روضة
هل مع احد منكم شئ فجاء شمعون بسمكتين صغيرتين
وخمسة ارغفة وجاء آخر بشئ من السويق فعمد عيسى
فقطعها صغارا وكسر الخبز فوضعه فلقا ووضع السويق و
توضأ ثم صلى ركعتين ودعا ربه فالقى الله سبحانه وتعالى
على اصحابه شبه السبات ففتح القوم اعينهم وزاد الطعام
حتى بلغ الركب فقال عيسى للقوم كلوا وسموا الله ولا ترفعوا
وامرهم ان يجلسوا حلقا حلقا فجلسوا واكلوا وسموا الله
تعالى حتى شبعوا وهم خمسة الاف رجل وقيل انهم
الف رجل وثمان مائة رجل وامراة من بين فقير وجائع
ومبتلى ومن له فاقة الى رغيف واحد فصدروا كلهم شباعا
يتجشون ثم واذا ما عليها كهيئته ورفعت السفرة الى
السماء وهم ينظرون قال فاستغنى كل فقير اكل منها يومئذ
ولم يزل غنيا حتى مات وبرئ كل زمن وشفى كل مريض
وقال مقاتل فنادى عيسى للقوم اكلتم فقالوا نعم قال
فلا ترفعوا قالوا لا نرفع ورفعوا فبلغ كل ما رفعوا من الفضل
اربعة وعشرين مكتلا فامنوا عند ذلك بعيسى عليه
السلام وصدقوا به ثم رجعوا الى قومهم اليهود يعنى بنى
اسرائيل ومعهم فضل المائدة فلم يزل بهم قومهم حتى ردوهم
عن الاسلام وكفروا بالله تعالى وجحدوا بنزول المائدة ف
مسخهم الله عز وجل وهم نيام خنازير وهم ذكور وليس
فيهم صبى ولا امراة وقيل فى ذلك مائدة وضع عليها
طعام يجد وصدر عنها الجمع الغفير والجمع الكثير و

اُتارونگا پھر جو کوئی تم میں سے کفر کریگا یعنی مائدہ اوترنے کے بعد پھر میں اُسے
ایسا عذاب کرونگا جو کسیکو لوگوں میں ویسا عذاب نہیں کیا ہوگا سو اللہ تعالی نے
اتوار کے دن آسمانوں سے انپر ایک مچھلی تازی اور ایک روٹی تپلی اور ایک کھجور اتاری
اور بعض نے کہا ایک دسترخوان تھا جسمیں ایک مچھلی بھونی ہوئی تھی اور اسکے سر
کے پاس نمک تھا اور اسکی دم کے پاس سرکہ اور اسمیں پانچ روٹی تہیں ہر
روٹی پر ایک زیتون کا پھل اور پانچ انار اور کھجوریں تھیں اون کے گرد گندنا
کے سوا سب ترکاریاں تھی اور بعض نے کہا عیسیٰ نے اپنے اصحاب سے فرمایا جب
وہ ایک باغ میں بیٹھے تھے تم میں سے کسی کے پاس کچھ ہے تو حضرت شمعون دو چھوٹی
چھوٹی مچھلیں اور پانچ روٹیں لائے اور ایک اور شخص ستو لایا پھر عیسیٰ علیہ السلام
نے قصد کیا اور اُن مچھلیوں کو کاٹ کر چھوٹا چھوٹا کیا اور روٹیوں کو ٹکڑے ٹکڑے
کیئے پھر اُن ٹکڑوں کو رکھدیا اور ستو بھی رکھدیا اور وضو بھی کیا پھر دو رکعت نماز
پڑہی اور اپنے رب سے دعا کی پس اللہ پاک بزرگ نے اُنکے اصحاب پر خفیف سی نیند ڈالدی
پھر قوم نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کھانا بڑہا ہوا تھا یہانتک کہ ایک فوج کو
پہونچ جاوے پھر عیسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا کھاؤ اللہ کا نام لیکر اور اوٹھا نہ رکھو
اور ان کو یہ حکم کیا کہ حلقہ حلقہ بیٹھو پس وہ بیٹھ گئے اور کھانے لگے اللہ تعالی کا
نام لیکر تا کہ وہ سیر ہوگئے اور وہ پانچہزار مرد تھے اور بعض نے کہا وہ ایکہزار اور
آٹھ سو مرد اور عورت تھی جنمیں فقیر اور بھوکے اور وہ فاقہ کش جنکو ایک روٹی
نہ ملتی تھی پھر وہ سب کے سب پیٹ بھر کر نکلے اپنے رب کا حمد کرتے ہوئے اور ابھی
جو کچھ اُس خوانچہ پر تھا ویسا ہی تھا اور خوانچہ آسمان کیطرف اوٹھایا گیا انکو
دیکھتے ہی کہا پس جس فقیر نے اسمیں سے اسدن کھایا وہ غنی ہوگیا اور مرتے
دم تک غنی ہی رہا اور ہر آفت زدہ اچھا ہوگیا اور ہر بیمار تندرست ہوگیا
اور مقاتل نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے قوم سے پکار کر کہا تمنے کھا لیا اونہوں نے
کہا ہاں فرمایا اٹھا نہ رکھنا بولے نہیں اوٹھا رکھتے اور اوٹھا رکھا سو یہ جو کچھ بھی
ہوئی میں سے اُٹھا رکھا وہ چوبیس مکتل ہوا پھر تو یہ دیکھکر عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان
لائے اور ان کو سچا جانا پھر اپنی قوم یہود یعنے بنی اسرائیل کیطرف لوٹ گئے اور
مائدہ سے بڑہا ہوا انکے ساتھ تھا پس اُنکی قوم اُن سے لگی رہی یہانتک کہ انکو اسلام سے
پھیر دیا اور وہ اللہ تعالی سے کافر ہوگئے اور مائدہ کے اُترنے کا انکار کر دیا پس
اللہ عزوجل نے انکو سوتے تھے سوروں کی شکل میں انکو مسخ کر دیا اور وہ سب مرد ہی تھے
انمیں کوئی بچہ اور عورت نہ تھی اور بعض نے کہا اسمیں ایک اشارہ ہے کہ جب مائدہ پر تھوڑا سا
کھانا رکھا گیا اوس سے ایک بڑی قوم اور ایک بھاری جماعت پیٹ بھر کر نکلی

وَهِيَ بِحَالِهَا فَكَيْفَ بِمَائِدَةِ الرِّضَا وَبِسَاطِ الرَّحْمَةِ الَّذِي لَا حَدَّ
لَهَا وَلَا نِهَايَةَ فَفِي الْخَبَرِ اَنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ رَحْمَةٍ وَاحِدَةً
اَنْزَلَهَا اِلَى خَلْقِهِ فَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَاَخَّرَ تِسْعَةً
وَتِسْعِيْنَ عِنْدَهٗ يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ خَبَرٍ اٰخَرَ
اَنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَبْسُطُ الْجَلِيْلُ جَلَّ جَلَالُهٗ بِسَاطَ الْمَجْدِ يُدْخِلُ
ذُنُوْبَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ حَوَاشِيْهِ وَيَبْقَى الْبِسَاطُ
فَارِغًا حَتّٰى يَتَطَاوَلَ اِلَيْهِ اِبْلِيْسُ رَجَاءَ اَنْ تُصِيْبَهٗ وَمَعَ ذٰلِكَ
لَا يَنْبَغِيْ لِكُلِّ عَاقِلٍ لَبِيْبٍ اَنْ يَتَّكِلَ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَغَرَّ بِهٖ وَلَا
يَغْلِبَهُ الرَّجَاءُ فَيَهْلِكَ بَلْ يَبْذُلُ مَجْهُوْدَهٗ وَيَسْتَفْرِغُ وُسْعَهٗ
فِيْ اَدَاءِ الْاَوَامِرِ وَانْتِهَاءِ النَّوَاهِيْ وَتَسْلِيْمِ الْاُمُوْرِ اِلَى اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَيُكْثِرُ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ وَيَكُوْنُ دَائِمًا
عَلٰى حَذَرِهٖ لَا خَوْفٍ مُؤْيِسٍ مِّنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَا رَجَاءٍ يُوْقِعُ
فِي ارْتِكَابِ الْمَحَارِمِ وَاِهْمَالِ الْاَوَامِرِ بَلْ يَبْغِيْ بَيْنَ ذٰلِكَ
سَبِيْلًا كَمَا قِيْلَ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاءُهٗ لَاعْتَدَلَا
فَلْيَكُنْ خَوْفُهٗ وَرَجَاءُهٗ كَجَنَاحَيِ الطَّائِرِ وَالطَّائِرُ لَا يَطِيْرُ
بِجَنَاحٍ وَاحِدٍ وَاَمَّا الْعِيْدُ الرَّابِعُ فَهُوَ عِيْدُ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْنَا مَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ بِاَوَّلِ الْمَجْلِسِ

فَصْلٌ يَشْتَرِكُ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ فِي الْعِيْدِ فَكُلٌّ لَهٗ
عِيْدٌ فَالْمُؤْمِنُ عِيْدُهٗ لِرِضَاءِ الرَّحْمٰنِ وَالْكَافِرُ عِيْدُهٗ لِرِضَاءِ
الشَّيْطٰنِ الْمُؤْمِنُ يَذْهَبُ اِلٰى عِيْدِهٖ وَعَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْهِدَايَةِ
وَعَلٰى جَبِيْنِهٖ عَلَامَةُ فِكْرَةِ الْعِبْرَةِ وَعَلٰى اُذُنَيْهِ اسْتِمَاعُ الْحَقِّ
وَعَلٰى لِسَانِهِ الشَّهَادَةُ بِالتَّوْحِيْدِ وَفِيْ قَلْبِهِ الْمَعْرِفَةُ وَالْيَقِيْنُ
وَعَلٰى عُنُقِهٖ رِدَاءُ الْاِسْلَامِ وَفِيْ وَسَطِهٖ مِنْطَقَةُ الْعُبُوْدِيَّةِ
وَمَعْدَنُهُ الْمَحَارِيْبُ وَالْجَوَامِعُ وَالْمَسَاجِدُ وَمَعْبُوْدُهٗ رَبُّ
الْعِبَادِ كُلِّهِمْ ثُمَّ التَّضَرُّعُ مِنْهُ وَالسُّؤَالُ وَيُقَابَلُ بِالرِّضَا
بِالْاِجَابَةِ وَالنَّوَالِ ثُمَّ يُحِلُّهٗ دَارَ الْكَرَامَةِ وَالْجِنَانِ وَالْكَافِرُ
يَذْهَبُ اِلٰى عِيْدِهٖ وَعَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْخُسْرَانِ وَالضَّلَالِ
وَعَلٰى اُذُنَيْهِ خَتْمُ الْغَفْلَةِ وَالْحِجَابِ وَعَلٰى عَيْنَيْهِ عَلَامَةُ
السَّهْوِ وَالشَّهَوَاتِ وَعَلٰى لِسَانِهٖ خَتْمُ الشَّقَاوَةِ وَالْاِبْعَادِ

اور وہ اپنے حال پر رہی تھا پس مائدہ رضا اور بساط رحمت کا کیا حال جسکی
کوئی حد نہیں اور نہ کوئی نہایت پس حدیث میں ہے کہ اللہ عزوجل کیلئے سو رحمت
ہے ایک اپنی مخلوق کیطرف اتاری ہے اسی سے آپسمیں رحم کرتے ہیں اور اسی سے آپسمیں
نرمی کرتے ہیں اور باقی ننانویں رحمتیں اُسکے پاس ہیں قیامت کے دن اپنے
بندوں پر اُن سے رحم فرماویگا اور ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ جل
جلالہ ایک بڑا بچھونا بچھاویگا جسکے کناروں پر سب پہلوں اور پچھلوں کے گناہ
آجاوینگے اور بچھونا خالی رہیگا تاکہ ابلیس بھی اُسکیطرف جھانکیگا اس امید پر کہ
وہ بھی اسکو پہونچیگا اور اسپر بھی ہر عاقل دانا کو جائز نہیں کہ اسپر بھروسا کرے
اور اس سے دھوکا کھاوے اور اسکی امید غالب ہوجاوے پھر ہلاک ہو بلکہ
اپنی کوشش اور طاقت اللہ کے حکموں کے ادا کرنے اور اُسکے منع کئے ہوؤں سے
رکنے میں اور اللہ عزوجل کیطرف اپنے کاموں کے سپرد کرنے میں خرچ کرے اور استغفار
اور توبہ بہت کرے اور ہمیشہ خوف پر رہے نہ اتنا خوف جو اللہ کی رحمت سے
ناامید کرے اور نہ اتنی امید کہ اللہ پاک کے حراموں کے کرنے اور اُسکے حکموں
کے چھوڑنے میں واقع کرے بلکہ اُسکے درمیان رستہ ڈھونڈے جیسے کہا گیا ہے
اگر مومن کا خوف اور اوسکی امید تولی جاویں تو برابر اتریں سو چاہیئے کہ
اسکا خوف اور اوسکی امید جانور کے دو پروں کیطرح ہوں اور جانور ایک
پر سے نہیں اُڑ سکتا ولیکن چوتھی عید سو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی امت کی عید ہے اور ہمنے پہلی مجلس میں اوسکے متعلق سب بیان کردیا فصل
مومن اور کافر عید میں شریک ہیں سو ہر ایک کیلئے عید ہے مومن کی
عید رحمٰن کا راضی کرنا ہے اور کافر کی عید شیطان کا راضی کرنا مومن اپنی عید
کو جاتا ہے اور اسکے سر پر ہدایت کا تاج ہوتا ہے اور اسکی آنکھوں پر عبرت کے فکر
کی علامت ہوتی ہے اور اسکے کانوں میں حق کا سننا ہوتا ہے اور اسکی زبان پر
توحید کی گواہی ہوتی ہے اور اوسکے دل میں معرفت اور یقین اور اوسکی گردن پر
اسلام کی چادر اور اسکی کمر پر عبودیت کا کمربند ہوتا ہے اور اُسکے بیٹھنے کی جگہ
محراب اور جامع مسجدیں ہیں اور اسکا معبود وہ ہے جو اپنے بندوں اور سب
مخلوق کا پالنے والا ہے پھر اسکا گڑگڑانا اور مانگنا اور اسکے رب کا قبول کرنے
اور بخشش سے پیش آنا پھر اوسکو عزت کے گھر اور بہشت میں داخل فرماویگا اور
کافر اپنی عید کیطرف جاتا ہے اور اسکے سر پر ٹوٹے اور گمراہی کا تاج ہوتا ہے
اور اسکے کانوں پر غفلت و پردے کی مہر ہوتی ہے اور اسکی آنکھوں پر بھولنے اور خواہش

وَعَلٰى قَلْبِهٖ ظُلْمَةُ النُّكْرَةِ وَالْجُحُوْدِ وَعَلٰى وَسَطِهٖ زُنَّارُ الْفُرْقَةِ
وَالشَّقَاوَةِ وَالشِّقَاقِ وَمَوْضِعُهُ الْبِيْعَةُ وَالْكَنَائِسُ اَوْبَيْتُ
النَّارِ وَمَعْبُوْدُهُ الْوَثَنُ وَالْاَصْنَامُ وَمَصِيْرُهُ اٰخِرًا اِلَى الْجَحِيْمِ
وَالنِّيْرَانِ **فَصْلٌ** لَيْسَ الْعِيْدُ بِلُبْسِ النَّاعِمَاتِ وَاَكْلِ الطَّيِّبَاتِ
وَمُعَانَقَةِ الْمُسْتَحْسِنَاتِ وَالتَّمَتُّعِ بِاللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ لٰكِنَّ
الْعِيْدَ بِظُهُوْرِ عَلَامَةِ الْقَبُوْلِ لِلطَّاعَاتِ وَتَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ
وَالْخَطِيْئَاتِ وَتَبْدِيْلِ السَّيِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ وَالْبِشَارَةِ
بِارْتِفَاعِ الدَّرَجَاتِ وَالْخِلَعِ وَالطُّرَفِ وَالْهِبَاتِ وَالْكَرَامَاتِ
وَانْشِرَاحِ الصَّدْرِ بِنُوْرِ الْاِيْمَانِ وَسُكُوْنِ الْقَلْبِ بِقُوَّةِ الْيَقِيْنِ
وَمَا ظَهَرَ عَلَيْهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ وَانْفِجَارِ بُحُوْرِ الْعُلُوْمِ مِنَ الْقَلْبِ
عَلَى الْاَلْسِنَةِ وَاَنْوَاعِ الْحِكَمِ وَالْفَصَاحَةِ وَالْبَلَاغَةِ كَمَا قِيْلَ
اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلٰى عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَرَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَهُوَ يَاْكُلُ الْخُبْزَ الْخُشْكَارَ فَقَالَ لَهُ الْيَوْمَ
يَوْمُ الْعِيْدِ وَاَنْتَ تَاْكُلُ الْخُبْزَ الْخُشْكَارَ فَقَالَ الْيَوْمَ عِيْدُ
مَنْ قُبِلَ صَوْمُهٗ وَشُكِرَ سَعْيُهٗ وَغُفِرَ ذَنْبُهُ الْيَوْمَ لَنَا عِيْدٌ
وَغَدًا لَنَا عِيْدٌ وَكُلُّ يَوْمٍ لَا نَعْصِي اللّٰهَ فِيْهِ فَهُوَ لَنَا عِيْدٌ
فَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ عَاقِلٍ اَنْ يَّتْرُكَ النَّظَرَ اِلَى الظَّاهِرِ وَلَا يَتَقَيَّدَ
بِهٖ بَلْ يَكُوْنُ نَظَرُهٗ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ نَظَرًا لِلتَّفَكُّرِ وَالْاِعْتِبَارِ
فَيُشَبِّهُ الْعِيْدَ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيَذْكُرْ نَفْخَ الصُّوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عِنْدَ سَمَاعِ صَوْتِ بُوْقِ السُّلْطَانِ لَيْلَةَ الْعِيْدِ وَاِذَا بَاتَ
النَّاسُ لَيْلَةَ الْعِيْدِ وَرَقَدُوْا مُنْتَظِرِيْنَ لِعِيْدِهِمْ مُتَاَهِّبِيْنَ
فَيَذْكُرُوا الرُّقُوْدَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ وَاِذَا رَاَى النَّاسَ صَبِيْحَةَ
يَوْمِ الْعِيْدِ وَقَدْ خَرَجُوْا مِنْ قُصُوْرِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ مُخْتَلِفِي
الْاَحْوَالِ مُتَفَاوِتِي اللِّبَاسِ وَالْاَلْوَانِ كُلٌّ ذِيْ زِيٍّ وَحِلْيَةٍ
وَّاحِدٌ مِّنْهُمْ مَسْرُوْرٌ وَاَهْلُ الْمَعْصِيَةِ مَغْمُوْمٌ الْمُتَّقِيْ رَاكِبٌ
وَالْمُجْرِمُ الْمُشْرِكُ مُتَعَثِّرٌ مَكْبُوْبٌ عَلٰى وَجْهِهٖ مَسْحُوْبٌ اَوْ
مَاشٍ كَمَا قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ
وَفْدًا اَيْ رُكْبَانًا عَلَى النَّجَائِبِ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى
جَهَنَّمَ وِرْدًا اَيْ عِطَاشًا وَالزَّاهِدُ وَالْعَارِفُ وَالْبَدَلُ

اور اسکے دلپر جہالت اور انکار کی ظلمت ہوتی ہے اور کمر پر حق سے
جدائی اور بدبختی اور ضد کا زنار ہوتا ہے اور اسکی جگہہ گرجا اور کنیسے اور
آتشکدے اور اُسکا معبود ہر چیز پوجنے کی اور بت ہیں اور آخر اوسکا جانا
دوزخ اور آگ کیطرف ہوگا **فصل** عمدہ عمدہ کپڑے پہننے اور عمدہ کھانے کھانے
اور خوبصورت عورتوں کو گلے لگانے اور اپنی لذتوں اور خواہشوں میں فائدہ
اوٹھانے میں عید نہیں لیکن عبادتوں کے قبول ہونے اور آرام گناہوں اور
خطاؤں کے کفارہ ہونے اور برائیوں کے بھلائیوں سے بدلجانے اور درجوں کے
بلند ہونے اور خلعتوں اور عمدہ گھوڑوں اور بخششوں اور کرامتوں کی بشارت
ملنے اور ایمان کے نور سے سینوں کے کشادہ ہونیکی علامت ظاہر ہونے اور خلعتوں
اور عمدہ گھوڑوں اور بخششوں اور کرامتوں کی بشارت ملنے اور ایمان کے
نور سے سینوں کے کشادہ ہونیکی علامت ظاہر ہونے اور یقین کی قوت سے دل
کے آرام پکڑنے اور جو علامتیں دلپر ظاہر ہوتی ہیں اور زبانوں پر دل
سے علموں اور قسم قسم کی حکمتوں اور فصاحت اور بلاغت کے دریا بہنے سے
عید ہے جیسے کہا گیا ہے کہ ایک مرد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا اور
وہ عید کے دن میں خشک روٹی کھا رہے تھے پھر حضرت علی کو اُسنے کہا آج
عید کے دن آپ خشک روٹی کھاتے ہو۔ آپنے کہا آج اُسکے لیئے عید ہے جسکا
روزہ قبول ہوا اور اُسکی کوشش کی قدر ہوئی اور اسکا گناہ بخشا گیا آج
بھی ہماری عید ہے اور کل بھی ہماری عید ہے اور جسدن ہم اللہ کی نافرمانی
نہ کریں اوسدن ہماری عید ہے پس ہر عقلمند کو واجب ہے وہ ظاہری
آرائش کیطرف نظر چھوڑدے اور اسکا تقید نہ کرے بلکہ اُسکی نظر عید کے دن غور
سے فکر کرنے اور عبرت پکڑنے میں ہو تاکہ عید کو قیامت کے دن کے مشابہ کرکے
پھر قیامت کے دن صور پھونکنے کو یاد کرے۔ بادشاہ کے نفے کی آواز سننے
کیوقت عید کی رات میں اور جب لوگ عید کی رات کو اپنی عید کے منتظر اُسکی طیاری کرتے
سو جاویں تو دو نفخوں کے درمیان کا سونا یاد کرے اور جب لوگوں کو عید کے دن کی صبح کو
اپنے محلوں اور گھروں سے نکلتے دیکھیں مختلف احوال میں اور جدے جدے لباس اور رنگوں
میں اور ہر ایک کے کپڑے اور زیور پہنے ایک انمیں سے خوش ہیں اور گنہکار اور غم میں ہیں
پرہیزگار سوار ہے اور مجرم مشرک گرتا پڑتا ہے اپنے منہ پر اُلٹا پڑا کھینچا جاتا ہے یا خود چلتا
ہے جیسے اُسنے فرمایا اور جو بولنے والوں میں عزت والا ہے جسدن ہم پرہیزگاروں کو اکٹھا
رحمٰن کیطرف مہمان لیجانے اونٹوں پر سوار اور گنہگاروں کو دوزخ کیطرف ہانکینگے پیاسے پیاس
زاہد اور عارف اور بدل

كل واحد في راحة وغنى عند مليكهم ومحبوبهم تحت ظل العرش عليهم الحلى والحلل وانوار الطاعات والمعارف على وجوههم ظاهرة وهي نضرة ومستبشرة بين ايديهم موائد عليها انواع الاطعمة والاشربة والفواكه حتى يقضى حساب الخلائق ثم يسيرون الى الجنة الى منازلهم التي اعد الله تعالى لهم وفيها ما تشتهيه الانفس وتلذ الاعين فيها ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر قال الله تعالى فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون واما الراغب في الدنيا في بكاء و شقاء وعناء مسود وجهه مما فيه القوم من النعيم بالدنيا و تناوله الحرام والشبهات وتخليطه في طاعة ربه وهو يرى مكانه في الجنة فلا يصل اليه حتى يخرج مما عليه من الحقوق والكافر ينادي بالويل والثبور لما قد عاين وانكشف من انواع العذاب والنكال والهوان والهلاك والخلود في النيران واذا رأى الاعلام قد نشرت والالوية قد ضربت فليذكر اهل الاسلام اصحاب الاعلام حين ينادي منادي الرحمن بالتوحيد الى زيارة رب الانام الى دار السلام بامر السلام واذا رأى الصفوف قد استكملت والخلائق قد اجتمعت فليذكر وقوف الخلائق بين يدي الجبار وصفوف الفجار والابرار يوم النشر الذي فيه تظهر الاسرار واذا رأى الناس قد انصرفوا من الجبانة كل يرجع الى ما قد قسم له من دار او مسجد او خان فليذكر منصرف الخلائق من بين يدي الملك المنان الديان الى الجنة والى النار كما قال ذو العظمة والامتنان ويوم تقوم الساعة يومئذ يتفرقون فريق في الجنة وفريق في السعير

مجلس في فضائل ايام العشر

قوله عز وجل والفجر وليال عشر والشفع والوتر والليل اذا يسر هل في ذلك قسم لذي حجر قوله و الفجر اختلف الناس في ذلك فقال ابن عباس رضي

ہر ایک آرام اور غنا میں اپنے بادشاہ اور دوست کے پاس عرش کے سایہ کے نیچے ہونگے انکے زیور اور حلے ہونگے اور عبادتوں اور معرفتوں کے نور انکے مونہوں پر ظاہر ہونگے اور وہ تازہ اور چمکتے ہونگے اور ان کے سامنے خوان ہونگے جن پر قسم قسم کے کھانے اور پینے کی چیزیں اور میوے ہونگے یہانتک کہ سب مخلوق کا حساب پورا ہو چکے پھر بہشت کیطرف چلینگے اُن مکانوں میں جو اللہ تعالی نے انکے لیے تیار کیے ہیں اور انمیں وہ کچھ ہو جو جی چاہیں اور آنکھیں لذت پائیں اس قسم کی چیزوں سے جنکو نہ آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ آدمی کے دل پر خیال گذرا اللہ تعالی نے فرمایا سو کوئی جی نہیں جانتا جو کچھ انکے لیے ہے آنکھوں کی ٹھنڈک سے چھپا رکھا ہے بدلہ ہیں ان کاموں کے جو وہ کرتے ہیں اور دنیا میں رغبت کرنے والا نوحہ اور رونے اور رنج میں ہوگا اپنی دنیا کے سبب اور حرام اور مشتبہ چیزوں کے کھانے اور اپنے رب کی عبادت میں ملانے سے اُن نعمتوں سے سیاہ رو ہو جاویگا جنمیں لوگ ہونگے حالانکہ وہ اپنا مکان بہشت میں دیکھتا ہوگا اور اسمیں جا نہ سکیگا جبتک ان حقوق سے نہ نکل لے جو اسپر ہیں اور کافر پکاریگا خرابی اور ہلاکت کو جب ٹھیک دیکھ لیگا اور اسکو کھل جاویگا قسم قسم کا عذاب اور عقوبت اور خواری اور ہلاکت اور آگ میں ہمیشہ رہنا اور جب دیکھے نشانوں کو کھڑے کئے گئے اور جھنڈے لگائے گئے تو اہل اسلام ان نشانوں والے کو یاد کریں جب رحمن کے پکارنے والے دار السلام کیطرف اللہ کے حکم سے سب مخلوق کو رب کی زیارت کیطرف متوجہ ہونیکو پکارینگے اور جب دیکھے صفیں کامل ہو گئیں اور عید میں خلقت جمع ہو گئی تو جبار کے سامنے خلائق کا کھڑا ہونا اور اسدن میں بروں اور نیکوں کی صفیں یاد کرے جسدن سب چھپی باتیں ظاہر ہو جاوینگی اور جب لوگوں کو جنگل سے لوٹتے دیکھے پھر ہر ایک اپنی قسمت کے موافق گھر کیطرف یا مسجد یا دکان کیطرف جاوے تو خلائق کا بادشاہ احسان کرنیوالے جزا دینے والے کے سامنے سے بہشت کیطرف یا دوزخ کیطرف جانا یاد کرے جیسے کہ اللہ بزرگی اور احسان رکھنے والے نے فرمایا اور جسدن قیامت قائم ہوگی اسدن لوگ فرقہ فرقہ ہونگے ایک فرقہ بہشت میں اور ایک فرقہ دوزخ میں۔

مجلس دس دنوں کی فضیلتوں میں

فرمایا اللہ عزوجل نے اور فجر اور دس راتوں اور جفت اور طاق کی قسم ہے اور رات کی قسم جب چلنے لگے تحقیق اس قسم میں عقل والے کیلیے قسم کافی ہے اللہ تعالی کا فرمودہ فجر کی قسم ہے اسمیں لوگوں کا اختلاف ہے۔ پس ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا

عنى بالفجر صلوٰة الصبح وليال عشر هي عشر ذي الحجة
والشفع هو الخلق والوتر هو الله والليل اذا يسر يعني
اذا ذهب هل في ذلك قسم لذي حجر اي ان ذلك قسم
لذي لب وعقل وجواب القسم قوله تعالى ان ربك
لبالمرصاد وقال مقاتل والفجر عنى به غداة جمع يوم
النحر وليال عشر ليال قبل الاضحى وانما سماها عز وجل
ليال عشر لانها تسعة ايام وعشر ليال والشفع والوتر
اما الشفع ادم وحواء والوتر فهو الله عز وجل والليل
اذا يسر اذا اقبل وهي ليلة الاضحى فاقسم عز وجل بيوم
النحر والعشر وبادم وحوا واقسم بنفسه تبارك وتعالى
وبليلة الاضحى فلما فرغ منها قال هل في ذلك قسم
لذي حجر يعني هل في ذلك القسم كفاية لذي لب
يعني ذي عقل فيعرف عظم هذا القسم ان ربك لبا
لمرصاد وقيل المراد بالفجر فجر النهار وقيل هو نهار
فعبر عنه بالفجر لانه اوله وقال مجاهد فهو فجر يوم
النحر خاصة وقال عكرمة اقسم الله تعالى بانفجار
المياه من العيون والنبات من الارض والثمار من الشجر
وقيل اقسم الله بانفجار الماء من اصابع النبي صلى الله
عليه وسلم وقيل اقسم الله بانفجار الناقة من الصخرة
لصالح عليه السلام وقيل اقسم الله بانفجار الماء من الحجر
بعصا موسى عليه السلام وقيل اقسم الله تعالى بانفجار
الماء من عيون العصاة وقيل اقسم الله تعالى بانفجار المعرفة
من القلب كما قال الله تعالى اومن كان ميتا فاحييناه
يعني بالايمان والمعرفة وايضا قوله تعالى وليال عشر
روى جابر بن عبد الله رض عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال والفجر وليال عشر هي عشر الاضحى وقال ابن
الزبير وابن عباس رض انها عشر ذي الحجة وعن ابن
عباس في رواية اخرى انه العشر الاواخر من شهر
رمضان وقال مجاهد انها عشر موسى وقال محمد بن

اللہ تعالی نے فجر سے صبح کی نماز مراد رکھی ہے اور دس راتوں سے ذی حجہ
کی دس راتیں اور جفت سے سب خلقت اور طاق سے اللہ پاک اور
واللیل اذا یسر کے معنے جب چلنے لگے بھلا اس قسم میں عقل والے کو قسم کافی ہے
یعنے یہ دانا اور عقلمند کو قسم ہے اور قسم کا جواب یہ اللہ تعالی کا قول ہے
بیشک تیرا رب گھات میں ہے اور مقاتل نے کہا فجر سے مراد مزدلفہ کی صبح ہے
نحر کے دن اور دس راتیں عید الاضحے سے پہلے کی دس راتیں اور
اللہ عزوجل نے انکا نام دس راتیں اسلیے کہ وہ نو دن اور دس راتیں ہیں
اور جفت اور طاق سو جفت آدم اور حوا علیہما السلام ہیں اور طاق
اللہ عزوجل ہے اور واللیل اذا یسر کے معنے جب آوے اور وہ عید اضحے کی
کی رات ہے پس اللہ عزوجل نے نحر کے دن اور ذی حجہ کی دس راتوں اور آدم
اور حوا کی قسم کھائی اور اپنی ذات مبارک اور بلند اور عید اضحے کی رات کی
قسم کھائی جب اس سے فارغ ہوا تو فرمایا بھلا اس قسم میں عقل والے کو قسم ہے
یعنے بھلا اس قسم میں صاحب عقل کو کفایت ہے تو اس قسم کی بزرگی پہچانے کہ بیشک
تیرا رب گھات میں ہے اور بعض نے کہا فجر سے مراد دن کی مراد ہے
اور بعض نے کہا وہ دن ہی ہے فجر سے اسکی تعبیر کی گئی ہے اسلیے کہ فجر اول
روز ہے اور مجاہد نے کہا وہ خاص نحر کے دن کی فجر ہے اور عکرمہ نے کہا
اللہ تعالی نے چشموں سے پانی پھوٹنے اور زمین سے انگوری اگنے اور درختوں
سے میوے نکلنے کی قسم کھائی اور بعض نے کہا اللہ تعالی نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے کی قسم کھائی اور بعض نے کہا اللہ
تعالی نے اونٹنی کے پتھر میں سے حضرت صالح علیہ السلام کے لیے باہر نکالنے کی قسم
کھائی اور کسی نے کہا اللہ تعالی نے دل سے معرفت نکلنے کی قسم کھائی اور کسی نے
کہا اللہ تعالی نے حضرت موسے علیہ السلام کی عصا سے پتھر میں سے پانی بہنے کی
قسم کھائی چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا بھلا جو شخص مردہ تھا پس ہمنے اسکو زندہ کر دیا
یعنے ایمان اور معرفت سے اور نیز اللہ تعالی کا فرمانا دس راتوں کی قسم حضرت جابر
بن عبد اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا واللہ کا فرمانا
فجر اور دس راتوں کی قسم یہ عید ضحے کی دس راتیں ہیں اور ابن زبیر رض اور ابن
عباس رض نے کہا یہ دس راتیں ذی حجہ کی ہیں اور ابن عباس سے اور روایت
میں ہے کہ وہ ماہ رمضان کی آخر کے دس دن ہیں اور مجاہد نے کہا وہ
حضرت موسے کے دن ہیں جو تیس دن پر زیادہ ہوئے تھے

المقالة السادسة والثلثون

چھتیسواں مقالہ

الجريرِ الطبريِّ انها عشر اوّلِ المحرّم قوله والشفع والوتر قال قتادة والسدي الشفع كل اثنين والوتر هو الله وقيل هما ادم وحوا وهو قول مقاتل وهو ان ادم كان وترا فشفع بزوجته حوا وقيل الصلوٰة منها شفع ومنها وتر قال الربيع ابن انس وابو العالية هي صلوٰة المغرب الشفع فيها ركعتان والوتر الثالثة وقيل هو يوم النحر لانه العاشر والوتر يوم العشر لانه التاسع وقيل الشفع يومان بعد النحر والوتر اليوم الثالث قوله والليل اذا يسر يعني اذا ذهب وقيل اذا اظلم وقيل انه ليلة المزدلفة خاصة وقيل يعني اذ سرى فيه اهله لان السرى هو سرى ليل وقوله تعالى هل في ذلك قسم لذي حجر يعني لذي عقل وهو قول ابن عباسؓ وقال الحسن وابو رجاء لذي علم وقال محمد بن كعب لذي دين معناه انّ في ذلك قسم لذي حجر وهل ههنا في موضع انّ ومعنا قوله عز وجل والفجر وليال عشر وحق رب الفجر وحق رب ليال العشر الى اخر القسم وكذالك فيما شاكل ذلك كقوله والشمس وضحها والسماء والطارق والسماء ذات البروج وغيرها فصل فيما ورد في عشر ذي الحجة من كرامات الانبياء وما نقل في ذلك من الاخبار والاثار وفضائل الاعمال اخبرنا الشيخ ابو البركات قال انبانا الشيخ الحافظ ابو بكر احمد ابن علي الثابت الخطيب انبانا احمد بن احمد بن نذر قوقه قال انبانا محمد بن عبد الله الشافعي قال انبانا محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بحلب قال انبانا عمرو بن عثمان قال انبانا الوليد عن المبارك عن خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباسؓ انه قال في عشر ذي الحجة قبل الله توبة ادم وتاب عليه العرفة لانه اعترف بذنبه وفيه وجد ابرهيم الخليل صلوات الله عليه الخلة فبذل ماله للضيفان ونفسه للنيران وولده للقربان وقلبه للرحمن ولم يعجّ لاحد

اور محمد بن جریر طبری نے کہا وہ محرم کے پہلے دس ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمودہ جفت اور طاق کی قسم قتادہ اور سدی نے کہا جفت ہر جوڑا ہے اور طاق اللہ تعالیٰ ہے اور بعض نے کہا وہ دو تو جفت اور طاق آدم اور حوا علیہما السلام ہیں اور یہ مقاتل کا قول ہے اور یہ یوں ہے کہ آدم طاق ہے پھر اپنی بیوی حوا سے جفت ہو گئے اور بعض نے کہا بعض نماز جفت ہے اور بعض نماز طاق ربیع بن انس اور ابو العالیہ نے کہا وہ مغرب کی نماز ہے اسکی دو رکعتیں جفت ہیں اور تیسری طاق ہے اور بعض نے کہا جفت نحر کا دن ہے کیونکہ وہ دسواں دن ہے اور طاق عرفہ کا دن ہے کیونکہ وہ نواں دن ہے اور کسی نے کہا یوم النحر کے بعد کے دو دن جفت ہے اور تیسرا دن طاق اور اللہ پاک کا قول والیل اذا یسر یعنے رات کی قسم جب چلنے لگے اور کسی نے کہا جب اندھیرا کرے اور کسی نے کہا کہ وہ خاص مزدلفہ کی رات ہے اور کسی نے کہا یعنی جب اسمیں اسکا چلنے والا چلے کیونکہ سری کا معنے رات کا چلنا ہے اور اللہ پاک کا قول بھلا اس قسم میں صاحب حجر کو قسم کافی ہے یعنے صاحب عقل کو اور یہ ابن عباسؓ کا قول ہے اور حسن اور ابو رجا نے کہا صاحب علم کو اور محمد بن کعب نے صاحب دین کو معنے اسکے یہہ ہیں بیشک اس قسم میں صاحب حجر یعنے صاحب دین کو کافی قسم ہے اور اسجگہہ ہل کا لفظ بجائے انّ ہے اور اللہ عز و جل کے قول فجر اور دس راتوں کی قسم کے معنے یہ ہیں فجر کے رب کے حق کی قسم (اس سورت میں) آخر قسم تک اور اسیطرح معتدر نکالنا چاہیے جہاں اسکی مانند ہو مثل قولہ تعالیٰ سورج اور اسکے روشن ہونے کے وقت کی قسم آسمان اور رات کے آنیوالی کی قسم آسمان برجوں والے کی قسم وغیرہا فصل بیان میں انبیا علیہم السلام کی بزرگیوں کے عشرہ ذی الحجہ میں وارد ہونیکا اور ان دونوں میں جو اخبار اور آثار اور عملوں کے فضائل منقول ہیں ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی شیخ حافظ ابو بکر احمد بن علی ثابت خطیب نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی احمد بن احمد بن نذر قوقہ نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی محمد بن عبد اللہ شافعی نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے حلب میں کہا ہمکو خبر دی عمرو بن عثمان نے کہا ہمیں خبر دی لید نے ابن مبارک سے اُسنے خالد حذا سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ اُنہوں نے عشر ذی حجہ کی فضیلت میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی اور انکو توبہ کی توفیق دی عرفہ میں کیونکہ انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اسمیں حضرت ابراہیم خلیل صلوات اللہ علیہ نے اللہ کی خالص دوستی پائی پھر اپنا مال مہمانوں کیلئے اور اپنی جان آگ کیلئے اور اپنا بیٹا قربانی کے لیے اور اپنا دل رحمٰن کیلئے خرچ کیا

التوکل الا لابراهیم خلیل الرحمن وفیه بنی ابراهیم علیه السلام
الکعبة الشریفة قال الله تعالی واذ یرفع ابراهیم القواعد
من البیت واسمعیل الآیة وفیه اکرم الله موسی بالمناجاة
وفیه نزلت علی داود المغفرة وفیه کانت لیلة المباهاة
وقیل کان فیه نزول القرآن بکرة یوم الاضحی والنبی صلی
الله علیه وسلم متوجه الی المصلی وفیه کانت بیعة
الرضوان فانزل الله تعالی اذ یبایعونک تحت الشجرة
وهی سمرة وکان ذلک یوم الحدیبیة واصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم الف واربع مائة رجل وقیل
الف وخمس مائة رجل واول من اطلق یده للمبایعة
ابو سنان الاسدی علیه وعلی جمیع الصحابة رحمة الله
وبرکاته وتحیاته والتابعین لهم باحسان وفیه یوم
الترویة ویوم عرفة ویوم النحر وهو یوم الحج الاکبر
واخبرنا الشیخ ابو البرکات عن الفضل بن محمد عن
احمد بن علی الحافظ باسناده عن ابی سعید الخدری
عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال سید الشهور
شهر رمضان واعظمها حرمة ذو الحجة واخبرنا الشیخ
ابو البرکات عن الفضل بن محمد القصار الاصفهانی
قال انبانا ابو سعید الحسن بن علی بن سهدان قال
اخبرنا عبد الله بن محمد الوراق قال اخبرنا ابو بکر
البزاز قال اخبرنا ابو کامل الفضل بن الحسین
الخدری قال انبانا ابو عاصم بن هلال عن ایوب
عن ابی الزبیر عن جابر رض عن النبی انه قال افضل ایام الدنیا
ایام عشر ذی الحجة قیل ولا مثلها فی سبیل الله قال
ولا مثلها فی سبیل الله الا رجل عفر وجهه فی التراب
واخبرنا الشیخ ابو البرکات عن القاضی ابی المظفر
هناد بن ابراهیم البخاری النسفی باسناده عن عطاء
بن ابی رباح قال سمعت عائشة رض قالت کان علی عهد
رسول الله صلی الله علیه وسلم رجل یحب السماع

اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کی سوا کسیکا ٹھیک توکل نہیں ہوا اور انہیں
دنوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریفہ بنایا اللہ تعالی نے فرمایا اور جب
ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھاتے تھے اور اسمٰعیل آخر آیت تک اور
انہیں دنوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی کلام کی عزت دی اور انہیں
دنوں میں حضرت داؤد پر بخشش اُتری اور اسی عشرہ لیلۃ المباہاۃ تھی اور
بعض نے کہا اسی عشرہ میں عید ضحی کے دن کی صبح کو قرآن مجید کا اُترنا شروع
ہوا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو تشریف لیجانے لگے تھے
اور اسی عشرہ میں بیعۃ الرضوان ہوئی تھی سو اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت اُتاری
جب تجھ سے درخت کے تلے بیعت کرتے اور وہ کیکر کا درخت تھا اور یہہ بیعت
حدیبیہ کے دن تھی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک ہزار
چار سو مرد تھے اور بعض نے کہا ایک ہزار پانچسو مرد اور سب سے پہلے جسنے
بیعت کیلیے ہاتھ نکالا ابو سنان اسدی تھے اُنپر اور تمام صحابہ پر اللہ کی مہربانی
اور اسکی برکتیں رحمتیں اور اُنپر جو نیکی میں انکی پیروی کرنے والے ہیں اور اسی
عشرہ میں اونٹوں کو پانی پلانیکا دن ہے اور عرفہ کا دن اور نحر کا دن اور وہی
حج اکبر کا دن اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے فضل بن محمد سے اُسنے احمد
بن علی حافظ سے اپنے اسناد سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اُسنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مہینوں میں سردار ماہ رمضان
ہے اور حرمت میں ان سے بہت بڑا ذوالحجہ ہے اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات
فضل بن محمد قصار اصفہانی سے اُسنے کہا ہمیں خبر دی ابو سعید حسن بن علی
بن سہدان سے اُسنے کہا ہمیں خبر دی عبد اللہ بن محمد وراق نے اُسنے کہا ہمیں
خبر دی ابو بکر بزاز نے اُسنے کہا ہمیں خبر دی ابو کامل فضل بن حسین خدری
نے اُسنے کہا ہمکو خبر دی ابو عاصم بن ہلال نے اُسنے ایوب سے اُسنے ابو الزبیر سے
اُسنے جابر سے اُسنے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا دنیا کی
دنوں میں سب سے بہت بزرگ ذی الحجہ کے دس دن ہیں بعض نے کہا ان دنوں میں
عمل کی مثل وہ عمل بھی نہیں جو اللہ کی راہ میں ہو کہا کہ ان دنوں کی مثل اللہ
کی راہ میں بھی نہیں جو اللہ کی راہ میں ہو کہا کہ ان دنوں کی مثل اسکی
راہ میں بھی نہیں مگر جو شخص اپنا منہ مٹی میں آلودہ کرے اور ہم کو خبر دی شیخ ابو البرکات
نے قاضی ابو المظفر ہناد بن ابراہیم بخاری نسفی سے اپنے اسناد سے عطاء بن ابی رباح
اسنے کہا میںنے حضرت عائشہ سے سنا اُنہوں نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زمانے میں ایک شخص سماع یعنے راگ کو دوست رکھتا تھا

يَعْنِي الْغِنَاءَ وَكَانَ إِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ أَصْبَحَ صَائِمًا
فَاتَّصَلَ الْحَدِيثُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَأُحْضِرَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى صِيَامِ هٰذِهِ
الْأَيَّامِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا أَيَّامُ مَشَاعِرَ وَأَيَّامُ الْحَجِّ
فَأَحْبَبْتُ أَنْ يُشْرِكَنِي اللّٰهُ تَعَالَى فِي دُعَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِعَدَدِ كُلِّ يَوْمٍ تَصُومُهُ عِتْقُ
مِائَةِ رَقَبَةٍ وَمِائَةِ بَدَنَةٍ تُهْدِيهَا وَمِائَةِ فَرَسٍ تَحْمِلُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَلَكَ
عِتْقُ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَأَلْفِ بَدَنَةٍ وَأَلْفِ فَرَسٍ تَحْمِلُ عَلَيْهَا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَلَكَ عِتْقُ
أَلْفَيْ رَقَبَةٍ وَأَلْفَيْ بَدَنَةٍ تُهْدِيهَا وَأَلْفَيْ فَرَسٍ تَحْمِلُ عَلَيْهَا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصِيَامُ سَنَةٍ قَبْلَهَا وَسَنَةٍ
بَعْدَهَا وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ
الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ فِي هٰذِهِ
الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ
خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ وَأَخْبَرَنَا
الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ
الْحَافِظِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ
حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُهُنَّ صَوْمُ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ
وَعَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ
الْغَدَاةِ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ
عِيسَى ابْنِ الْحَسَنِ الْوَرَّاقِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى
أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهِنَّ مِنْ أَيَّامِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ وَإِنَّ
صِيَامَ يَوْمٍ فِيهَا يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامَ لَيْلَةٍ فِيهَا

اور جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا سو یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اس مرد کو حاضر کرو پس آپنے اس سے فرمایا ان
دنوں کو روزہ رکھنے پر تجھ کو کس چیز نے آمادہ کیا اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ عبادت اور حج کے دن ہیں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں
کی دعا میں مجھے شریک کر لے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا تیرے
لیئے ہر دن کی گنتی کے برابر جسکا تو روزہ رکھتا ہے ایک سو غلام آزاد کرنے اور
سو اونٹ ہدی بھیجنے اور سو گھوڑوں کا ثواب ہے جن پر اللہ عزوجل کی راہ
میں سوار کیا جاوے پھر جب یوم الترویہ ہوگا تیرے لیئے ہزار غلام آزاد کرنے اور
ہزار اونٹ قربانی بھیجنے اور ہزار گھوڑوں کا جن پر اللہ عزوجل کی راہ میں
سوار کیا جاوے ثواب ہے جب عرفہ کا دن ہوگا تیرے لیئے دو ہزار غلام آزاد
کرنے اور دو ہزار اونٹ جنکو تو ہدی بھیجے اور دو ہزار گھوڑوں کا ثواب ہے
اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے اپنے اسناد سے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن
عباس سے کہ اُنہوں نے فرمایا کوئی دن نہیں جسمیں نیک عمل اللہ عزوجل کیطرف زیادہ
پیارا ہو ان دنوں سے یعنے ایام تشریق کے دنوں میں عمل کرنے سے صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ نہ جہاد بھی اللہ کی راہ میں آپنے فرمایا جہاد بھی اللہ کی راہ میں
مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال سے نکلے پھر نہ لوٹے اسمیں سے کسی چیز کے ساتھ اور
ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے ابو بکر بن احمد بن علی بن ثابت حافظ سے
اپنے اسناد سے ہبیرہ بن خالد خزاعی سے اسنے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے
کہ اُنہوں نے کہا چار چیزوں کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑتے نہ تھے
ذی الحجہ کے دس دنوں کا روزہ اور عاشورا، اور ہر مہینے کے تین دن کا روزہ
اور صبح کی دو رکعتیں فرض سے پہلے اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے
حمزہ بن عیسے ابن الحسن وراق سے اپنے اسناد سے سعید بن المسیب
سے اُسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُسنے حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی دن نہیں جنمیں اللہ
کی عبادت اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیاری ہو ذی الحجہ کے دس دنوں
سے اور بیشک اُن دنوں میں ایک دن کا روزہ سال بھر
کے روزے کے برابر ہے اور ایک رات کا قیام سال بھر
کے قیام کی مثل ہے

مِنْ اَيَّامِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ وَاِنَّ صِيَامَ يَوْمٍ فِيْهَا يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامَ لَيْلَةٍ فِيْهِنَّ كَقِيَامِ سَنَةٍ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ هِبَةُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ الْمُقْرِيْ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَامَ اَيَّامَ الْعَشْرِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صِيَامَ سَنَةٍ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ لَيَالِيَ الْعَشْرِ وَيَاْمُرُ بِاِيْقَاظِ الْخَدَمِ وَتُعْجِبُهٗ فِيْهِ الْعِبَادَةُ

فَصْلٌ فِي الصَّلٰوةِ الْوَارِدَةِ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ اَخْبَرَنَا بِهَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ عَنِ الشَّرِيْفِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمَهْدِيِّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَحْيَا لَيْلَةً مِّنْ لَيَالِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ عِبَادَةَ مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ طُوْلَ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ فِيْهَا يَوْمًا فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى سَائِرَ سَنَةٍ وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْبَرَكَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ . . . عَبْدِ الْعَزِيْزِ الشَّاهِدِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَنْ اَبِيْهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ فَجِدُّوْا فِي الطَّاعَةِ فَاِنَّهَا اَيَّامٌ فَضَّلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَعَلَ حُرْمَةَ لَيْلِهَا كَحُرْمَةِ نَهَارِهَا لِمَنْ صَلّٰى فِيْ لَيْلَةٍ مِّنْ لَيَالِي الْعَشْرِ فِيْ ثُلُثِ الْاٰخِرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَيُكَرِّرُ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثًا وَيَقْرَاُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَيُكَرِّرُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ

اور ہمکو خبر دی شیخ ابو البرکات نے حسن بن احمد مقری سے اپنے اسناد سے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر رض سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جسنے ذیحجہ کی دس دنوں کا روزہ رکھا اللہ تعالی اسکے لیے ایک دن کے عوض ایک دن کی عوض ایک سال کا روزہ لکھتا ہے اور سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے ذی الحجہ کی دس راتوں میں اپنے چراغ گل نہ کیا کرو اور خادموں کو جاگتے رکھنے کا حکم کرتے اور انکو ان دنوں میں عبادت خوش لگتی

فصل ذی حجہ کے دس دنوں کی نماز وارده میں ہمکو اسکی خبر دی شیخ ابو البرکات نے شریف ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن یحیے مہدی نے اپنے اسناد سے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت عائشہ سے اُسنے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جسنے ذیحجہ کی دس راتوں میں سے ایک رات زندہ رکھی گویا اُسنے اللہ کی عبادت اُس شخص کی سی عبادت کی جو ایک سال بھر کی طول میں حج اور عمرہ کرتا رہا اور جسنے ان دنوں میں ایک دن زیادہ رکھا گویا اسنے اللہ تعالی کی تمام سال عبادت کی اور ہمکو شیخ ابو البرکات نے خبر دی محمد بن عبد العزیز شاہد سے اپنی اسنادسے جعفر بن محمد بن علی بن حسین سے اُسنے اپنے باپ محمد بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے علی بن حسین زین العابدین سے اُسنے اپنے باپ حسین بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے حضرت علی رض سے اُنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جب عشرہ ذی الحجہ آوے تو عبادت میں کوشش کرو کیونکہ اللہ تعالی نے ان دنوں کو فضیلت دی ہے اور اسکی رات کی حرمت اوسکے دن کی حرمت کی سی ہے جو کوئی دس راتوں سے کسی رات کی تہائی اخیر میں چار رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور معوذتین ایکبار اور سورہ اخلاص تین بار اور آیۃ الکرسی پڑھے تین بار ہر رکعت میں پھر جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاوے اور رکھے پاک ہے عزت اور غلبے والا پاک ہے قدرت اور بڑی ملک والا پاک ہے ہمیشہ زندہ رکھنے والا جو نہیں مرتا اسکے سوا کوئی معبود نہیں جلاتا ہے اور مارتا ہے اور آپ ہمیشہ زندہ نہیں مرتا پاک ہے اللہ بندوں اور شہروں کا پروردگار اور اللہ کو ہے تعریف بہت پاکیزہ مبارک ہر حال پر اللہ بہت بڑا بزرگ ہمارا رب ہے اور اسکی بزرگی اور قدرت ہر مکان میں ہے

بِكُلِّ مَكَانٍ قَالَ الشَّيْخُ يَعْنِي عِلْمَهُ بِكُلِّ مَكَانٍ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا
شَاءَ فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ حَجَّ بَيْتَ اللّٰهِ الْحَرَامَ وَزَارَ قَبْرَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَلَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَإِنْ صَلَّاهَا
فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِي الْعَشْرِ أَحَلَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى
وَمَحَا عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ وَقِيْلَ لَهُ اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَإِذَا كَانَ
يَوْمُ عَرَفَةَ وَصَامَ نَهَارَهَا وَصَلَّى لَيْلَهَا وَدَعَا بِهٰذَا الدُّعَاءِ
وَأَكْثَرَ التَّضَرُّعَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
يَا مَلٰئِكَتِي اشْهَدُوْا أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَأَشْرَكْتُهُ بِالْحَاجِّ
إِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ فَتَسْتَبْشِرُ الْمَلٰئِكَةُ بِمَا يُعْطِي اللّٰهُ تَعَالٰى
ذٰلِكَ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بِصَلَاتِهِ وَدُعَائِهِ

فَصْلٌ

وَالْعَشْرُ لِخَمْسَةِ أَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ الْأَوَّلُ عَشْرُ آدَمَ وَهُوَ أَنَّهُ
لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ حَوَّاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْ ضِلْعِهِ الْأَيْسَرِ الْقُصَيْرٰى
وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظَ مِنْ سِنَتِهِ فَرَأٰى حَوَّاءَ جَالِسَةً عِنْدَهُ
فَقَالَ لَهَا لِمَنْ أَنْتِ قَالَتْ لَكَ فَأَرَادَ أَنْ يَمَسَّهَا فَقِيْلَ لَهُ
لَا تَمَسَّهَا حَتّٰى تُعْطِيَ مَهْرَهَا قَالَ إِلٰهِيْ وَمَا مَهْرُهَا ......
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ عَشْرًا
فَذٰلِكَ مَهْرُهَا وَالثَّانِي عَشْرُ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذِ ابْتَلٰى إِبْرٰهِيْمَ رَبُّهُ بِكَلِمٰتٍ
فَأَتَمَّهُنَّ وَهِيَ عَشْرُ خِصَالٍ خَمْسٌ مِنْهَا فِي الرَّأْسِ الْفَرْقُ
وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالسِّوَاكُ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ
وَخَمْسٌ فِي الْبَدَنِ وَهِيَ تَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطَيْنِ
وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَتَخْلِيْلُ الْأَصَابِعِ فَلَمَّا أَتَمَّ إِبْرٰهِيْمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْعَشَرَةَ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِالْخُلَّةِ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا وَالثَّالِثُ
عَشْرُ شُعَيْبٍ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ
أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَهُوَ أَنَّهُ أَجَرَهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَقِيْلَ إِنَّ شُعَيْبًا عَلَيْهِ السَّلَامُ بَكٰى عَشْرَ سِنِيْنَ
حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهُ فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرَهُ عَلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ

شیخ نے کہا یعنے اُسکا علم ہر مکان میں پھر جو چاہے دعا کرے اسکیلیے
اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت والی کیطرف اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیا
اور اللہ تعالی سے جو کچھ مانگیگا وہ ضرور اُسکو دیگا اور اگر دس
راتوں میں سے ہر رات میں نماز پڑہے گا اللہ تعالی اسکو فردوس اعلے
میں داخل کریگا اور اُس سے ہر بُرائی مٹاویگا اور اس سے کہا جاویگا
نئے سر سے عمل کیئے جا پھر جب عرفہ کا روز ہوا اور وہ اوسکے دن میں روزہ
رکھے اور اسکی رات میں نماز پڑہے اور اس دعا سے دعا کرے اور اللہ تعالی
کے سامنے بہت گڑگڑائے تو اللہ تعالی فرماتا ہے اے میری فرشتو تم
گواہ رہو کہ مینے اسکو بخشدیا اور بیت اللہ کی حاجیوں میں اسکو شریک کرلیا
آپ نے فرمایا فرشتے بشارت دیتے ہیں اُسکی جو اللہ تعالی نے اس مومن بندے
کو اسکی نماز اور دعا کی سببسے دیا فصل اور دس چیزیں پانچ پیغمبروں
کی ہیں علیہم السلام پہلی حضرت آدم کی دس چیز وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالی
نے حوا علیہا السلام کو اُنکی چھوٹی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور اسکے سوتے
میں سو وہ اپنی نیند سے اُٹھے حوا کو اپنے پاس بیٹھے دیکھا اس سے پوچھا
تو کسکے لیئے ہے وہ بولی تیری لیئے تو چاہا کہ اُس سے مساس کرے
تو کہا گیا کہ اس سے مساس مت کر جبتک اسکا مہر نہ دیگا عرض کیا
الٰہی اسکا مہر کیا ہے اللہ تعالی نے فرمایا مہر یہ ہے کہ تو درود بھیجے
آخر الزمان کی نبی پر دس بار سو یہی اسکا مہر ہے دوسری حضرت ابراہیم
خلیل الرحمن علیہ السلام کی دس چیزیں اللہ تعالی نے فرمایا اور جب
ابراہیم کو اُسکے رب نے کچھہ باتوں سے آزمایا سو اُسنے انکو پورا کیا اور
وہ دس خصلتیں ہیں ان میں سے پانچ سر میں ہیں مانگ اور موچھوں
کا کاٹنا اور مسواک اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور پانچ بدن
میں اور وہ ناخنوں کا کاٹنا اور بغلوں کا اوکھاڑنا اور ختنہ کرنا اور
پاکی کرنا اور انگلیوں کا خلال کرنا ہے پس جب حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے ان دس خصلتوں کو پورا کیا تو اللہ تعالی نے اس سے اپنی خالص دوستی
سے عزت دی اللہ تعالی نے فرمایا اور اللہ نے ابراہیم کو خالص دوست
پکڑا اور تیسری حضرت نبی اللہ شعیب علیہ السلام کی دس چیزیں اللہ تعالی
نے نقل کیا انکا قول پس اگر تو نے دس سال پورے کئے تو تیری طرف سے احسان ہے

تَعَالیٰ اِلَیْہِ یَا شُعَیْبُ اِنْ کُنْتَ تَخَافُ النِّیْرَانَ فَقَدْ اٰمَنْتُکَ
وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْجِنَانَ فَقَدْ وَهَبْتُ لَکَ وَاِنْ کُنْتَ تَطْلُبُ
الرِّضْوَانَ فَقَدْ اَعْطَیْتُکَ فَقَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ لَیْسَ بُکَائِیْ حُبًّا
لِلْجِنَانِ وَّلَا خَوْفًا مِّنَ النِّیْرَانِ وَلٰکِنْ شَوْقًا اِلٰی لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْاٰنَ حَقَّ لَکَ فَابْکِ ثُمَّ ابْکِ ثُمَّ
عَوَّضَ لِبُکَائِہٖ وَهُوَ اَنْ جَعَلَ اللّٰهُ نَبِیَّہٗ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ
خَادِمًا لَّہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ جَزَاءً لِّمَا کَانَ مِنْ بُکَائِہٖ عَلٰی مَحَبَّتِہٖ
سِوٰی مَا قَدِ اذَّخَرَ لَہٗ عِنْدَہٗ مِنَ الْکَرَامَاتِ وَالْمَنَازِلِ
الْعَالِیَاتِ وَالْقُرْبِ مِنْهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَالنَّظْرِ اِلٰی
وَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَالرَّابِعُ عَشَرَ مُوْسٰی
عَلَیْهِ السَّلَامُ قَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ
لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ وَّذٰلِکَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَدَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ الْمُنَاجَاةَ وَاَعْطَاہُ التَّوْرٰةَ
فَصَامَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا وَکَانَ ذٰلِکَ
شَهْرُ ذِی الْحِجَّةِ وَقِیْلَ اِنَّہٗ شَهْرُ ذِی الْقَعْدَةِ فَلَمَّا قَصَدَ
الْمُنَاجَاةَ وَضَعَ قِطْعَةَ زَیْتُوْنٍ فِیْ فِیْهِ لِمَا شَاهَدَ مِنْ
تَغَیُّرِ الْخُلُوْفِ فِیْهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ یَا مُوْسٰی مَا عَلِمْتَ اَنَّ
خُلُوْفَ فَمِ الصَّائِمِ عِنْدِیْ اَطْیَبُ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْکِ ثُمَّ
اَمَرَہٗ اَنْ یَّصُوْمَ عَشَرًا مِّنَ الْمُحَرَّمِ اٰخِرُهَا یَوْمُ عَاشُوْرَا...
وَعَلٰی قَوْلِ مَنْ قَالَ الشَّهْرُ کَانَ ذَا الْقَعْدَةِ فَیَکُوْنُ عَشَرَ ذِی
الْحِجَّةِ ثُمَّ قَرَّبَہٗ وَاَکْرَمَہٗ بِالْمُنَاجَاةِ وَالْقُرْبَةِ قَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَمَّا جَاءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا الْاٰیَةَ وَالْخَامِسُ عَشَرَ نَبِیُّنَا
الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ وَالْفَجْرِ
وَلَیَالٍ عَشْرٍ یَعْنِیْ عَشَرَ ذِی الْحِجَّةِ وَقَدْ ذَکَرْنَاہُ فَضْلَ
وَقِیْلَ مَنْ اَکْرَمَ هٰذِہِ الْاَیَّامَ الْعَشَرَةَ اَکْرَمَهُ اللّٰهُ بِعَشْرِ
کَرَامَاتٍ اَلْبَرَکَةُ فِیْ عُمُرِہٖ وَالزِّیَادَةُ فِیْ مَالِہٖ وَالْحِفْظُ
لِعِیَالِہٖ وَالتَّکْفِیْرُ لِسَیِّئَاتِہٖ وَالتَّضْعِیْفُ لِحَسَنَاتِہٖ وَ
التَّسْهِیْلُ لِسَکَرَاتِہٖ وَالضِّیَاءُ لِظُلُمَاتِہٖ وَالتَّثْقِیْلُ

اُسکی طرف وحی کی ای شعیب اگر تو آگ سے ڈرتا ہے تو مینے تجھو اس سے
امن دیا اور اگر تو بہشت چاہتا ہی تو بیشک مینے تجھے دی اور اگر تو میری
رضامندی چاہتا ہے تو بیشک مینے تجھے دی بولا ای جبرئیل میرا رونا
بہشت کی محبت سے نہیں اور نہ خوف سے آگ کے ولیکن رحمان کی ملنے کی
شوق میں پس فرمایا اللہ عزوجل نے اب تجھکو لائق ہی روتا رہ پھر روتا رہ
پھر اوسکو رونیکا بدلہ دیا اور وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی موسی علیہ السلام
کو انکا خادم بنا دیا دس سال بدلے میں اُن کی رونے کے اپنی محبت پر
سوا اُس ذخیرہ کی جو اپنے پاس ان کو لیئے ذخیرہ رکھا عزتوں اور بلند
درجوں اور اللہ تبارک وتعالی کے قرب اور اپنے منہ بزرگ کی طرف
نظر کرنے وغیرہ نعمتوں سے جنکو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی
کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کی دِل پر خیال گذرا چودھویں حضرت موسے علیہ
السلام کی دس دن اللہ عزوجل نے فرمایا اور ہمنے موسے علیہ السلام
سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور اونکو دس سے پورا کیا اور اسکی وجہ
اسکی یہ ہی کہ اللہ عزوجل نے موسے علیہ السلام سے آپنے کلام کرنے کا
وعدہ فرمایا تھا انکو توریت دی سو موسے علیہ السلام نے تیس دن
روزہ رکھا اور یہہ مہینہ ذی الحج کا تھا اور بعض نے کہا ذی القعدہ کا
مہینہ تھا جب موسی علیہ السلام نے کلام کرنیکا قصد کیا تو اپنے منہ میں
زیتوں کی ایک لکڑی رکھی آپنے منہ کی بد بولی ہوئی دیکھکر پس اللہ
عزوجل نے فرمایا ای موسے تو نہیں جانتا کہ روزہ دار کی مونہہ کی بو
میری نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوش ہی پھر حکم کیا کہ محرم کی
دس روزی رکھے جنکی آخر عاشوری کا دن ہوگا اور جسنے کہا وہ مہینہ ذی القعدہ
تھا اسکے قول پر ذی الحجہ کے دس دن ہو گئے پھر ان کو قریب کیا اور انکی
کلام اور نزدیکی کی عزت دی فرمایا اللہ عزوجل نے اور جب موسے
ہمارے وقت سفر کیے پر آیا آخر آیت تک پانچویں ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی دس فرمایا اللہ عزوجل نے فجر اور دس رات
کی قسم یعنی ذی الحجہ کی دس راتوں کی قسم اور ہم اُسکا بیان کر چکے فضل
اور بعض نے کہا کہ جو کوئی ان دس دنوں کی عزت کریگا اللہ تعالی اسکو
دس بزرگیوں سے عزت دیگا اسکی عمر میں برکت اور اسکو مال میں زیادتی
اور اوسکی عیال کی نگہبانی اور اسکی برائیوں کا کفارہ اور اسکی نیکیوں
کا دوگنا کرنا اور اسکی موت کی سختیوں کو آسان کرنا اور اسکو اندھیروں میں روشنی

لِميزَانِهِ وَالنَّجَاتُ مِنْ دَرَكَاتِهِ وَالصُّعُودُ عَلَى دَرَجَاتِهِ
وَمَنْ تَصَدَّقَ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ بِصَدَقَةٍ عَلَى مِسْكِينٍ
فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ عَلَى أَنْبِيَائِهِ وَمَنْ عَادَ فِيهَا مَرِيضًا فَكَأَنَّمَا
عَادَ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَبُدَلَائَهُ وَمَنْ شَيَّعَ جَنَازَةً فَكَأَنَّمَا شَيَّعَ
جَنَازَةَ شُهَدَائِهِ وَمَنْ كَسَا مُؤْمِنًا كَسَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ
حُلَلِهِ وَمَنْ لَطَفَ فِيهَا بِيَتِيمٍ لَطَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ فِي الْقِيٰمَةِ تَحْتَ
ظِلِّ عَرْشِهِ وَمَنْ حَضَرَ مَجْلِسًا مِنْ مَجَالِسِ الْعِلْمِ فَكَأَنَّمَا حَضَرَ
مَجَالِسَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَقَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ رض إِنَّ آدَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أُهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ بَكَى عَلَى ذَنْبِهِ سِتَّةَ
أَيَّامٍ ثُمَّ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَهُوَ مَحْزُونٌ
كَظِيمٌ مُنَكِّسٌ رَأْسَهُ يَا آدَمُ مَا هٰذَا الْجَهْدُ الَّذِي بِكَ
فَقَالَ إِلٰهِي عَظُمَتْ مُصِيبَتِي وَأَحَاطَتْ بِي خَطِيئَتِي وَخَرَجْتُ
فِي دَارِ الْهَوَانِ بَعْدَ الْكَرَامَةِ وَفِي دَارِ الشَّقَاوَةِ بَعْدَ السَّعَادَةِ
وَفِي دَارِ الْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ بَعْدَ الْخُلْدِ وَالْبَقَاءِ فَكَيْفَ لَا أَبْكِي
عَلَى خَطِيئَتِي فَأَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَيْهِ يَا آدَمُ أَمَا اصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِي ثُمَّ اصْطَفَيْتُكَ عَلَى خَلْقِي وَخَصَصْتُكَ بِكَرَامَتِي
وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّتِي أَمَا خَلَقْتُكَ بِيَدَيَّ وَأَسْجَدْتُ لَكَ
مَلَائِكَتِي أَلَمْ تَكُنْ فِي مَحْبُوحَةِ كَرَامَتِي وَمُنْتَهٰى رَحْمَتِي فَعَصَيْتَ
أَمْرِي وَنَسِيتَ عَهْدِي فَكَيْفَ نَسِيتَ رَحْمَتِي وَنِعْمَتِي فَوَعِزَّتِي
وَجَلَالِي لَوْ مَلَأْتُ الْأَرْضَ رِجَالًا كُلُّهُمْ مِثْلُكَ يَعْبُدُونِي
وَيُسَبِّحُونَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَفْتُرُونَ عَنْ عِبَادَتِي طَرْفَةَ
عَيْنٍ ثُمَّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي لَأَنْزَلْتُهُمْ مَنَازِلَ الْعَاصِينَ
قَالَ فَبَكٰى بَعْدَ ذٰلِكَ ثَلَاثَمِائَةِ عَامٍ عَلَى جَبَلِ الْهِنْدِ تَجْرِي
دُمُوعُهُ فِي أَوْدِيَةِ جِبَالِهَا فَنَبَتَتْ مِنْ تِلْكَ الدُّمُوعِ
أَشْجَارٌ طَيِّبَةٌ فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اذْهَبْ إِلَى
بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَاصْبِرْ حَتّٰى تَدْخُلَ أَيَّامُ الْعَشْرِ ثُمَّ تُبْ
إِلَى اللّٰهِ لَعَلَّهُ يَرْحَمُ مِنْكَ فَمَضٰى فَكَانَ يَخْطُو خُطْوَةً
فَكَانَ مَوْضِعُ قَدَمَيْهِ عُمْرَانَاتٍ وَمَا بَيْنَهُمَا مَفَاوِزَ وَقِيلَ كَانَ
قَدَمَيْهِ بَلْدَةً فَرَسَخٍ حَتّٰى أَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ

اور اوسکی میزان بہاری کرنا اور دوزخ کی طبقوں سے رہائی دینا اور اسکو درجوں
پر چڑہانا اور جو شخص صدقہ کرے اس دس دنوں میں کچھ مسکین پر تو گویا اسنے
صدقہ کیا اپنے نبیوں اور پیغمبروں پر اور جسنے ان دنوں میں کسی بیمار کی
عیادت کی تو گویا اُسنے صدقہ کیا اپنے نبیوں اور پیغمبروں پر اور جسنے ان
دنوں میں کسی بیمار کی عیادت کی تو گویا اُسنے عیادت کی اولیا اللہ اور
اوسکو ابدال کی اور جو کوئی جنازے کے ساتھ گیا تو گویا وہ شہیدوں کے
جنازے کے ساتھ گیا اور جسنے کسی مومن کو پہنایا تو اللہ تعالیٰ اپنے حلوں
میں سے اسے پہناویگا اور جسنے ان دنوں میں یتیم سے مہربانی کی تو اللہ تعالیٰ
اپنے عرش کے سائے کے تلے قیامت میں اسپر مہربانی فرماویگا اور جو شخص
حاضر ہوا علم کی مجلسوں میں سے کسی مجلس میں تو گویا وہ اللہ کے نبیوں اور
رسولوں کی مجلسوں میں حاضر ہوا۔ وہب بن منبہ نے کہا کہ آدم علیہ السلام
جب زمین کیطرف اُتارے گئے اور اپنے گناہ پر چھ روز روتے رہے پھر اللہ
تعالیٰ نے ساتویں روز انکیطرف وحی کی اور وہ غمگین اپنا سر نیچے کیے ہوئے
تھے اے آدم یہ تکلیف تجھکو کیسی ہے عرض کیا اے میرے معبود میری مصیبت
بڑھ گئی اور میرے گناہ نے گہیر لیا اور میں عزت کے بعد خواری کے گھر میں ہو گیا
اور سعادت کے بعد بدبختی کے گھر اور موت اور فنا کے گہر میں ہمیشگی اور بقا کے
بعد پھر کیونکر اپنے گناہوں پر نہ روؤں پھر اللہ تعالیٰ نے اُنکی طرف وحی
کی اے آدم بہلا مینے تجھکو اپنی ذات کیلیئے نہیں بنایا پھر تجھے برگزیدہ نہیں کیا
اپنی مخلوق پر اور اپنی بزرگی سے تجھے خاص نہیں کیا اور تجھپر اپنی محبت نہیں ڈالی
بہلا مینے اپنے دو ہاتھ سے تجھے نہیں بنایا اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ نہیں کرایا
بہلا تو میری عزت اور نہایت رحمت میں نہ تھا پھر تو نے میرے حکم کی نافرمانی
کی اور میرا عہد بہولگیا پھر تو کیونکر میری رحمت اور میری نعمت کو بہولا سو
مجہے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے اگر زمین بہر جاوے ایسے مردوں سے جو سب کے
سب تیری طرح میری عبادت کریں او رات دن میری پاکی بولا کریں تھکیں
نہیں میری عبادت سے ایک آنکھ مارنے بہر پھر وہ میرا کہا نہ مانیں میں ضرور
انکو مرتبوں میں گنہگاروں کے اُتارونگا کہا راوی نے پھر آدم اس سے تین سو
برس ہند کے پہاڑ پر روتے رہے انکے آنسو اُسکے پہاڑوں کی وادیوں میں بہتے تھے
اور اُن آنسوؤں سے عمدہ درخت اُگے سو اُن سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا بیت اللہ حرمت والے کی
کیطرف جاؤ اور صبر کرو یہانتک کہ ذی الحجہ کے دن آجاویں پھر اللہ کیطرف توبہ کرو

اسبوعا كاملا وبكى حتى خاض فى دموعه الى ركبتيه
وجرت على الارض فقال لا اله الا انت سبحنك وبحمدك
عملت سوء وظلمت نفسى فاغفر لى وانت خير الغافرين
وارحمنى وانت ارحم الراحمين فاوحى الله اليه يا ادم قد
رحمت ضعفك وغفرت ذنبك وقبلت توبتك فذلك
قوله عز وجل فتلقى ادم من ربه كلمات فتاب عليه
فوجد ادم من بركات ايام العشر التوبة وكذلك المؤمن
الذى عصى ربه واتبع هويه فى معصية مولاه اذا
تاب واناب وانقاد لطاعة الله فى هذه الايام يتفضل
الله عليه بالرحمة والغفران وابدال السيئات بالحسنات
برحمة منه

فصل

وقد اقسم الله تعالى بالفجر وليال
عشر والشفع والوتر والليل اذا يسر الى قوله ان ربك
لبالمرصاد وهى ثمان قناطر على جسر جهنم فيسأل العبد
فى اول موقف منها عن الايمان بالله فان كان مؤمنا
نجا والا تردى فى النار ثم جاز الى الثانى فيسأل عن
الوضوء والصلوة فان قصر فيهما تردى فى النار وان
اكمل ركوعها وسجودها نجا ثم جاز الى الثالث
فيسئل عن الزكوة فان كان قد اداها نجا ثم جاز الى
الرابع فيسئل عن الصيام فان كمل صيامه نجا ثم
جاز الى الخامس فيسأل عن الحج والعمرة فاذا كان
اداهما نجا ثم جاز الى السادس فيسأل عن الامانة
فان لم يخن فيها نجا ثم جاز الى السابع فيسأل عن
الغيبة والنميمة والبهتان فان لم يكن اغتاب
نجا ثم جاز الى الثامن فيسأل عن اكل الحرام فان لم
يكن اكل نجا والا تردى فى النار

فصل

فى ذكر يوم
التروية قال الله سبحانه وتعالى واذن فى الناس بالحج
ياتوك رجالا الاية وهذه الاية فى سورة الحج وهى
من اعاجيب سور القران العظيم فان فيها مكيا ومدنيا
وحضريا وسفريا وليليا ونهاريا وفيها ناسخ ومنسوخ

طواف کیا اور روئے یہانتک کہ ڈوب گئے اپنے آنسووں میں گھٹنوں تک اور آنسو
بہہ نکلے زمین پر پھر کہا کوئی معبود نہیں تیرے سوا تو پاک ہے اور تیری تعریف کرتا
ہوں میں نے برائی کی اور جان پر ظلم کیا سو مجھے بخشدے اور تو بہتر بخشنے والوں کا
ہے اور مجھ پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے پس
اسنے اسکی طرف وحی کی اے آدم میں نے تیری ناتوانی پر رحم فرمایا اور تیرا
گناہ بخشدیا اور تیری توبہ قبول کرلی پس یہ ہے اللہ عز وجل کا فرمودہ سو آدم
نے اپنے رب سے کچھ کلمے سیکھہ لئے سو اسکی توبہ قبول کی پس آدم نے ان دنوں کی
برکتوں سے توبہ پائی اور اسیطرح جب مومن نے اپنے رب کی نافرمانی اور اپنے مولے
کی بیفرمانی میں اپنی خواہش کی پیروی کی جب وہ توبہ کرے اور رجوع اور فرمانبردار
ہو اللہ کی عبادت کو ان دنوں میں تو اللہ تعالی اسپر فضل کریگا رحمت اور بخشش
اور برائیوں کو نیکیوں سے بدلنے سے اپنی رحمت سے فصل اور بیشک قسم کھائی
اللہ تعالی نے فجر اور دس راتوں اور جفت اور طاق اور رات کی جب چلنے لگے
اپنے اس قول پاک تک بیشک تیرا رب گھات میں ہے اور وہ آٹھہ پل ہیں اوپر
دوزخ کے پل پر سو پوچھا جاویگا بندہ انمیں سے پہلی جگہہ میں اللہ کے ساتھہ ایمان لانے
سے سو اگر مومن ہوگا تو بچ جاویگا ورنہ آگ میں دھکیلا جاویگا پھر دوسرے موقف
تک پہونچیگا پھر وضو اور نماز سے پوچھا جاویگا سو اگر ان دونوں میں کوتاہی کی
ہوگی تو آگ میں دھکیلا جاویگا اور اگر اسکا رکوع اور سجدہ پورا کیا ہوگا تو بچ جاویگا
پھر تیسرے تک پہونچیگا سوال ہوگا سو اگر ادا کی ہوگی تو بچ جاویگا پھر پہونچیگا
چوتھے تک پس روزے سے پوچھا جاویگا پھر اگر روزہ پورا کیا ہوگا تو بچ
جاویگا۔ پھر پانچویں تک پہونچیگا تو حج اور عمرے سے پوچھا جاویگا پھر اگر دونو ادا
کیے ہونگے تو بچ جاویگا پھر چھٹے تک پہونچیگا تو پوچھا جاویگا امانت سے سو اگر اسمیں خیانت
نہ کی ہوگی تو بچ جاویگا پھر پہونچیگا آٹھویں موقف تک تو حرام کھانے سے پوچھا جاویگا
اگر نہ کھایا ہوگا تو بچ جاویگا ورنہ آگ میں دھکیلا جاویگا۔ فصل یوم الترویہ
کے بیان میں اللہ پاک اور بلند نے فرمایا اور پکاردے لوگوں میں حج کے
ساتھہ آویں پیادہ آخر آیت تک۔ اور یہ آیت سورہ حج میں
ہے اور یہہ سورت بڑی عجیب قرآن مجید کی سورتوں میں
سے ہے کیونکہ اس سورت میں مکی اور مدنی اور حضر اور سفر
اور رات اور دن کی آیتیں ہیں اور اس سورت میں ناسخ
اور منسوخ ہے

فَاَمَّا الْمَكِّيُّ فَمِنْ رَاْسِ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً مِّنْهَا اِلٰى اٰخِرِهَا وَاَمَّا الْاٰيَاتُ الْمَدَنِيَّةُ فَمِنْ رَاْسِ خَمْسَةَ عَشَرَ اِلٰى رَاْسِ ثَلٰثِيْنَ وَاَمَّا اللَّيْلِيُّ مِنْهَا فَمِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى رَاْسِ خَمْسِ اٰيَاتٍ وَاَمَّا النَّهَارِيُّ مِنْهَا فَمِنْ رَاْسِ خَمْسٍ اِلٰى رَاْسِ تِسْعٍ وَاَمَّا الْحَضَرِيُّ فَاِلٰى رَاْسِ الْعِشْرِيْنَ وَنُسِبَ ذٰلِكَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لِقُرْبِهَا مِنْهَا وَاَمَّا النَّاسِخُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ الْاٰيَةَ وَاَمَّا الْمَنْسُوْخُ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ نُسِخَتْ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى وَالثَّانِيَةُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ فَنُسِخَتْ بِاٰيَةِ السَّيْفِ وَالثَّالِثَةُ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ فَنُسِخَتْ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ قَوْلُهٗ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ اَيْ نَادِ يَا اِبْرٰهِيْمُ ذُرِّيَّتَكَ وَغَيْرَهُمْ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا اَيْ يَجِيْئُوْا اِلَيْكَ رِجَالًا عَلٰى اَرْجُلِهِمْ وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَعْنِيْ رُكْبَانًا عَلَى الْاِبِلِ يَاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ يَعْنِيْ مِنْ كُلِّ اَرْضٍ بَعِيْدَةٍ وَطَرِيْقٍ بَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِاِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ عِمَارَةِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَقَالَ اِلٰهِيْ مَنْ يَّقْصِدُ هٰذَا الْبَيْتَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فَصَعِدَ اَبَا قُبَيْسٍ وَهُوَ الْجَبَلُ الَّذِيْ الصَّفَا فِيْ اَصْلِهٖ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَجِيْبُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَحُجُّوْا بَيْتَهٗ فَسَمِعَ نِدَاءَ اِبْرٰهِيْمَ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَمَنْ فِيْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَاَرْحَامِ النِّسَاءِ فَالتَّلْبِيَةُ الْيَوْمَ هِيَ جَوَابُ نِدَاءِ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ فَاَجَابُوْا كُلُّهُمْ لَبَّيْكَ فَمَنْ اَجَابَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَزُوْرَ هٰذَا الْبَيْتَ

فَصْلٌ فِيْ فَضَائِلِ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَلَبّٰى وَقَصَدَ الْبَيْتَ وَالْبَهٗ دَنَا

رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْيَمَنِ قَالُوْا فِدَاكَ الْاٰبَاءُ

سو مکی آیتیں تیس آیت سے آخر سورہ تک ہیں اور مدنی آیتیں پندرہ آیت سے تیس تک اور رات کی آیتیں شروع سورت کے پانچ آیت تک اور دن کی آیتیں پانچ آیت سی نو تک اور حضری آیتیں (شروع سورۃ سے) بیس تک ہیں اور یہ مدینہ کیطرف منسوب ہوئی بسبب اسکے مدینہ سے قریب ہونیکے اور ناسخ اللہ تعالی کا یہ قول ہے اور لوگوں کو جو لڑتے ہیں آخر آیت تک اور منسوخ تین آیتیں ہیں (پہلی) اور ہمنے نہیں تجھسے پہلے کوئی رسول اور نہ نبی منسوخ ہے اس قول سے ہم تجھکو پڑہائینگے پس تو نہ بھولیگا اور دوسری اللہ تعالی کا یہ قول ہے اللہ تم میں قیامت کے دن حکم کریگا جس میں تم جھگڑتے تھے منسوخ کیگئی اللہ تعالی کے اس قول سے سو اللہ سے ڈرو جتنی طاقت رکھو اللہ تعالی نے فرمایا اور آواز دی لوگوں میں حج سے یعنے پکار دے اے ابراہیم اپنی اولاد اور سوا انکے بنی آدم میں کے مومنوں کو حج سے آوینگے تیری پاس پیادہ یعنے تیری طرف آوینگے اپنے پاؤں پر چلتے اور ہر ایک دبلے اونٹ پر یعنے اونٹوں پر سوار ہو کر آوینگے ہر بڑے رستے گہرے سے یعنے ہر ایک دور اور راستے دور سے اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ اسوقت فرمایا جب بیت الحرام کی عمارت سے فارغ ہوئے عرض کیا اے میرے معبود کون قصد کریگا اس گھر کا سو انکو حکم دیا پکارنیکا لوگوں میں حج سے سو آپ ابو قبیس پر چڑھے اور وہ پہاڑ ہے جسکی جڑ میں صفا ہے پس اپنی بلند آواز سے پکارا اے لوگو اپنے رب سے قبول کرو اللہ تعالی تمکو حکم فرماتا ہے کہ تم اسکے گھر کا حج کرو پس حضرت ابراہیم کی آواز روئے زمین کے ہر مومن مرد اور عورت اور جو مردوں کی پیٹھوں اور عورتوں کے پیٹوں میں تھے سب نے سن لی پس جو تلبیہ آج پکارا جاتا ہے یہ وہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز کا جواب ہے اُسکے رب کے حکم سے پس سب نے جواب دیا ہم حاضر ہیں سو جسنے اُسدن جواب دیا ہے پس وہ دنیا سے نہ نکلیگا یہانتک کہ اس گھر کی زیارت کرے فصل فضائل میں اسکے جسنے حج کا احرام باندھا اور لبیک کہا اور بیت اللہ کا قصد کیا اور اسکی طرف نزدیک ہوا۔ مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی کہ کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اچانک ایک گروہ یمن سے آنکلا عرض کرنے لگے آپ پر ہماری مائیں اور باپ قربان ہوں

وَالاٰبَاءُ اَخْبِرْنَا بِفَضَائِلِ الْحَجِّ قَالَ نَعَمْ اَيُّ رَجُلٍ خَرَجَ
مِنْ مَنْزِلِهِ حَاجًّا مُعْتَمِرًا فَكُلَّمَا رَفَعَ قَدَمًا وَوَضَعَ قَدَمًا
تَنَاثَرَتِ الذُّنُوبُ مِنْ قَدَمَيْهِ كَمَا تَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ
الشَّجَرِ فَاِذَا وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ وَصَافَحَنِي بِالسَّلَامِ صَافَحَتْهُ
الْمَلٰئِكَةُ بِالسَّلَامِ فَاِذَا وَرَدَ الْمَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَاغْتَسَلَ
طَهَّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَاِذَا لَبِسَ ثَوْبَيْنِ جَدِيْدَيْنِ
جَدَّدَ اللّٰهُ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَاِذَا قَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ اَجَابَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ اَسْمَعُ كَلَامَكَ وَاَنْظُرُ
اِلَيْكَ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ فَطَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
اَوْصَلَ اللّٰهُ لَهُ بِالْخَيْرَاتِ وَاِذَا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَضَجَّتْ
لَهُ الْاَصْوَاتُ بِالْحَاجَاتِ بَاهَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمْ مَلٰئِكَةَ
سَبْعِ سَمٰوٰتٍ فَيَقُولُ يَا مَلٰئِكَتِي وَسُكَّانَ سَمٰوٰتِي اَمَا
تَرَوْنَ اِلٰى عِبَادِي اَتَوْنِي مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ شُعْثًا غُبْرًا
قَدْ اَنْفَقُوا الْاَمْوَالَ وَاَتْعَبُوا الْاَبْدَانَ فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي
وَكَرَمِي لَاَهَبَنَّ مُسِيْئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَلَاُخْرِجَنَّهُمْ مِنَ
الذُّنُوبِ كَيَوْمٍ وَضَعَتْهُمْ اُمَّهَاتُهُمْ فَاِذَا رَمَوُا الْجِمَارَ وَحَلَقُوا
الرُّؤُسَ وَزَارُوا الْبَيْتَ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ اِرْجِعُوا
مَغْفُوْرًا لَكُمْ وَاسْتَاْنِفُوا الْعَمَلَ وَرُوِيَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
خَرَجْتُ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَفَاتَنِي وَاَنَا رَجُلٌ مُثْرٍ يَعْنِي مُحْرِمًا
فَمُرْنِي مَا اَصْنَعُ فَاَبْلُغَ بِهِ الْحَجَّ اَوْ مِثْلَ اَجْرِ الْحَجِّ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اُنْظُرْ اِلٰى اَبِي
قُبَيْسٍ فَلَوْ اَنَّ لَكَ اَبَا قُبَيْسٍ ذَهَبًا اَحْمَرَ وَجَعَلْتَهُ فِي سَبِيْلِ
اللّٰهِ مَا بَلَغْتَ مَا بَلَغَ الْحَاجُّ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ
الْحَاجَّ اِذَا اَخَذَ فِي جِهَازِهِ لَمْ يَرْفَعْ شَيْئًا وَلَا يَضَعُهُ اِلَّا
كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحٰى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ
وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ فَاِذَا رَكِبَ بَعِيْرَهُ لَمْ يَرْفَعِ الْبَعِيْرُ
خُفًّا وَلَا يَضَعُهُ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا طَافَ
بِالْبَيْتِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ فَاِذَا سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ہمیں حج کی فضیلتوں سے خبردو فرمایا اچھا جو شخص اپنے گھر سے
حج یا عمرے کے ارادے پر نکلے سو جو قدم اوٹھاویگا اور جو قدم رکھے گا اسکے دو
قدموں سے گناہ جہڑجاوینگے جیسے درخت کے پتے جھڑجاتے ہیں پھر جب مدینہ میں
آویگا اور مجھہ سے سلام کے ساتھ مصافحہ کریگا فرشتے اس سے مصافحہ کرینگے سلام
کے ساتھ پھر جب ذوالحلیفہ کے پانی تک پہونچیگا اور غسل کریگا تو اللہ تعالیٰ اسکو
پاک کردیگا گناہوں سے اور جب دو کپڑے نئے پہنیگا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکیوں
کو نیا کر دیگا اور جب کہیگا لبیک اللہم لبیک تو اللہ تعالیٰ اسکو اسطرح جواب دیگا
لبیک و سعدیک میں تیرا کلام سنتا ہوں اور تیری طرف دیکھتا ہوں اور جب مکہ
میں داخل ہوگا پھر طواف کریگا اور دوڑیگا صفا اور مروہ کے درمیان تو اللہ
تعالیٰ اسکو نیکیوں کو پہونچاویگا اور جب عرفات میں کھڑا ہوگا اور اسکی آوازیں
حاجتوں سے بلند ہوں گی تو اللہ تعالیٰ انکی وجہ سے ساتوں آسمان کے فرشتوں سے
فخر کریگا سو فرماویگا اے میرے فرشتو اے میرے آسمانوں کے رہنے والو بھلا تم
دیکھتے نہیں میرے بندوں کو جو ہر رستے گہرے سے میرے پاس آئے ہیں بال بکھرے
گرد آلود خرچ کرکے اپنے مال اور بدنوں کو تکلیف دیکر سو مجھے اپنی عزت اور
بڑائی اور بزرگی کی قسم ہے میں بخشدونگا انکے بروں کو نیکوں کے لیے اور
انکو گناہوں سے نکالونگا اسدن کیطرح جسمیں انکو جنا انکی ماؤں نے پھر جب
کنکریاں پھینک لیں اور سر منڈوالیں اور بیت اللہ کی زیارت کرلیں
پکاریگا پکارنیوالا عرش کے نیچے لوٹ جاؤ بخشے ہوئے اور نئے سرے عمل کرو اور
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور عرض کیا
یارسول اللہ میں نکلا تہا حج کا ارادہ کرتا تہا سو مجھہ سے فوت ہوگیا اور میں محرم
مرد ہوں آپ مجھکو حکم کریں میں کیا کروں جس سے حج کو پہونچ جاؤں پس
انکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پس اس سے فرمایا تو ابو قبیس
کیطرف دیکھہ سو اگر تیرے پاس ابو قبیس سرخ سونیکا ہو اور اسکو تو اللہ کے رستے
میں خرچ کردے تو اسمرتبہ کو نہ پہونچیگا جسکو حاجی پہونچا پھر آپنے فرمایا جب حاجی
اپنی طیاری میں ہوتا ہے کوئی چیز نہیں اٹھاتا اور نہ رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ
اسکے لئیے دس نیکیں لکھدیتا ہے اور اس سے دس برائیں مٹا دیتا ہے اور
اسکے لیے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں پھر جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے
اونٹ پاؤں نہیں اوٹھاتا اور نہ رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اسکیلیے مثل اسکو ثواب
لکھدیتا ہے پھر جب خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے تو اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے پھر جب صفا

اور مروہ کے درمیان دوڑتا ہے

خرج من ذنوبه فاذا وقف بعرفات خرج من
ذنوبه ثم قال اذا وقف بالمشعر الحرام خرج
من ذنوبه فاذا رمی الجمار خرج من ذنوبه ثم قال للاعرابی
انی لک ان تريد تبلغ ما بلغ الحاج وعن علي بن ابي طالب
كرم الله وجهه انه قال كنت طائفا مع النبي صلى الله عليه
وسلم بالبيت الحرام فقلت له يا رسول الله فداك ابي
وامي ما هذا البيت فقال يا علي اسس الله تعالى هذا
البيت في دار الدنيا كفارة لذنوب امتي فقلت فداك
ابي وامي يا رسول الله ما هذا الحجر الاسود فقال صلى الله
عليه وسلم تلك جوهرة كانت في الجنة فاهبطها الله بها
الى دار الدنيا لها شعاع كشعاع الشمس فاشتد سوادها
وتغير لونها منذ مستها ايدي المشركين وعن ابن ابي
مليكة عن عبد الله بن عباس رض انه قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول ينزل على هذا البيت الحرام
في كل ليلة ويوم مائة وعشرون رحمة ستون منها
للطائفين بالبيت الحرام واربعون منها للعاكفين
حول البيت الحرام وعشرون منها للناظرين اليها وعن
الزهري عن سعيد بن المسيب عن عمرو بن ابي
سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال يقول الله
تعالى ان عبدا صححت له في جسمه وفسحت له في عمره
ويمضي عليه ثلثة اعوام لا يغدو الى هذا البيت انه لمحروم
انه لمحروم وعن ابي سعيد الخدري قال حججنا مع عمر
ابن الخطاب رض في اول خلافته فدخل المسجد حتى وقف
عند الحجر فقال انك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا اني
رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلك ما قبلتك
فقال له علي لا تقل هذا يا امير المؤمنين فانه ليضر
وينفع باذن الله ولو انك قرات القرآن وعلمت
ما فيه لما انكرت علي فقال له عمر يا ابا الحسن وما
تاويله في كتاب الله عز وجل فقال قوله تعالى

اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہی پھر جب عرفات میں کھڑا ہوتا ہے اپنے گناہوں سے نکلجاتا
ہے پھر فرمایا جب مشعر الحرام میں کھڑا ہوتا ہے اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے
پھر جب کنکریاں مار لیتا ہے اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہی پھر فرمایا اعرابی سے
تجھے کیسے لائق ہے کہ حج کرنیوالی کے مرتبے کو پہونچنے کا ارادہ کرے اور روایت
ہے علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سی کہ کہا میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ طواف کر رہا تھا بیت الحرام کا مینے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ پر میرا ما باپ قربان یہ کیا گھر ہے آپنے فرمایا ای علی اللہ تعالی نے اس
گھر کی بنیاد دنیا میں میری امت کی گناہوں کی کفارے کے لیئے رکھی ہے۔
مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ماں باپ قربان آپ پر یہ حجر اسود کیسا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک جوہر بہشت میں تھا سو اللہ
نے اسکو دنیا میں اُتارا اسکی روشنی سورج کی روشنی کی سی تھی پس وہ سخت
سیاہ ہوگیا اور اوسکا رنگ بدلگیا جب سے مشرکوں کی ہاتھ اس سے
چھونے لگے اور ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی اسنے عبد اللہ بن عباس سے کہا
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس بیت الحرام پر ہر رات
دن میں ایک سو بیس رحمتیں اُترتی ہیں اُن میں سی ساٹھ بیت الحرام
کو طواف کرنیوالوں کیلیئے اور ان میں سی چالیس بیت الحرام کی گرد اعتکاف
بیٹھنیوالوں کے لیئے اور ان میں سی بیس اُسکے دیکھنیوالوں کیلیئے اور روایت
ہے زہری سے اُسنے سعید بن المسیب سے اُسنے عمرو بن ابی سلمہ سی اُسنے حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے بیشک جس
بندہ کو مینے اُسکے جسم میں صحت دی اور اسکی عمر میں درازی دی اور اُسپر
تین سال گذر جاویں وہ نہ جاوی اس گھر کیطرف بیشک وہ محروم ہی بیشک
وہ محروم ہے اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا ہمنے حضرت عمر بن خطاب
کی ساتھ اُنکے شروع خلافت میں حج کیا پس وہ مسجد الحرام میں آئی تو حجر اسود کی پاس
کھڑی ہوئی پھر فرمایا بیشک تو ایک پتھر ہے نہ نقصان کر سکتا ہے اور نہ نفع
دی سکتا ہی اور اگر مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ
دیکھا ہوتا تو میں تجھے نہ چومتا پس حضرت علی نے اُن سے کہا اے امیر المومنین
ایسا نہ کہیئے کیونکہ یہ نقصان دیتا ہے اور نفع پہونچاتا ہی اللہ کی اذن سی اور اگر آپ نے
قرآن پڑھا ہوتا اور جو اسمیں ہی اسکو جانتی تو مجھپر انکار نہ کرتے تو حضرت عمر نے
اُن سی کہا ای ابو الحسن اسکا کیا بیان ہی اللہ عز وجل کی کتاب میں حضرت علی نے کہا اللہ تعالی

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَلَمَّا اَقَرُّوْا
بِالْعُبُوْدِيَّةِ كَتَبَ اِقْرَارَهُمْ فِيْ وَرَقٍ ثُمَّ دَعَا الْحَجَرَ فَاَلْقَمَهُ
ذٰلِكَ الْوَرَقَ فَهُوَ اَمِيْنُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى هٰذَا الْمَكَانِ
لِيَشْهَدَ لِمَنْ وَافَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا الْحَسَنِ
لَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكَ مِنَ الْعِلْمِ غَيْرَ قَلِيْلٍ وَعَنْ
اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ دَعَوْا اَجَابَهُمْ
وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْا غَفَرَ لَهُمْ وَعَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحُجَّاجِ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ
لَهُمْ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ
فِي الْخَبَرِ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يَتَلَقَّوْنَ الْحَاجَّ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلٰى اَصْحَابِ
الْجِمَالِ وَيُصَافِحُوْنَ اَصْحَابَ الْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَيُعَانِقُوْنَ
الرَّجَّالَةَ وَرُوِيَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَاصِدًا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَقَصَتْهُ الدَّابَّةُ قَبْلَ الْقِتَالِ اَوْ لَدَغَتْهُ
هَامَّةٌ اَوْ مَاتَ بِاَيِّ حَتْفٍ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ
خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ
قَبْلَ بُلُوْغِهِ اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ
عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ هٰذَا
الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ وَلَمْ يَجْهَلْ عَادَ كَمَا
وَلَدَتْهُ اُمُّهُ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ
هٰذَا الْبَيْتَ ثُمَّ عَادَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ وَلَمْ يَجْهَلْ
عَادَ كَيَوْمٍ وَضَعَتْهُ اُمُّهُ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيَدْخُلُ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ بِالْحَجَّةِ الْوَاحِدَةِ الْجَنَّةَ الْمُوْصِيْ
بِهَا وَالْمُنَفِّذُ لَهَا وَالْحَاجُّ عَنْهُ وَالْعُمْرَةُ وَالْجِهَادُ كَذٰلِكَ
وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ كُنْتُ عَدِيْلًا لِاَبِيْ عُبَيْدٍ

اور جب تیرے رب نے بنی آدم سے انکی پیٹھوں سے انکی اولاد نکالی اور انکو انکی جانوں
پر گواہ کیا بھلا میں نہیں ہوں تمہارا رب پھر جب انہوں نے اپنے بندہ ہونیکا
اقرار کیا تو انکا اقرار ایک ورق میں لکھا پھر بلایا اس پتھر کو پھر وہ ورق اس
سے نگلا دیا سو یہ اللہ تعالی کا امین ہے اس مکان پر تاکہ جسنے اس اقرار کو پورا
کیا ہے قیامت کے دن اسکی گواہی دیگا تو حضرت عمر نے کہا اے ابو الحسن بیشک
اللہ نے تجھ میں علم میں سے بہت رکھا ہے اور روایت ہے ابو صالح سے اُسنے
ابو ہریرہؓ سے اُسنے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا حج کرنیوالے اور عمرہ
کرنیوالے اللہ عزوجل کے گروہ ہیں اگر وہ اس سے دعا کریں تو قبول کرے اور اگر
وہ بخشش مانگیں تو انہیں بخشدے اور مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ بخشدے حاجیوں کو اور جنکی حاجی بخشش مانگیں
اور روایت کی گئی ہے حسن سے کہا حدیث میں ہے کہ فرشتے حاجیوں سے
ملتے ہیں سو اونٹوں والوں کو سلام کرتے ہیں اور خچروں اور گدھوں والوں
سے مصافحہ کرتے ہیں اور پاؤں چلنیوالوں سے گل ملتے ہیں اور روایت
ہے ضحاک سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل آپنے فرمایا
جو مسلمان اپنے گھر سے اللہ کی راہ کا ارادہ کرتا نکلے پھر اُسے گھوڑا گرادے لڑائی
کے پہلے یا اُسے کوئی زہردار کاٹے یا کسی قسم کی موت سے مرجاوے تو وہ شہید
ہے اور جو مسلمان اپنے گھر سے اللہ تعالی کے گھر کیطرف نکلے پھر اسکو موت
آجاوے اُسکو پہونچنے کے پہلے تو اللہ تعالی ضرور اسکے لیئے بہشت واجب کریگا
اور روایت ہے سفیان بن عیینہ سے اُسنے ابو الزناد سے اسنے اعرج سے
اُسنے ابو ہریرہؓ سے اُسنے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جسنے
اس گھر کا حج کیا پھر گناہ نہ کیا اور حد سے نہ گذرا اور جہالت نہ کی تو ایسا ہوجاتا ہے
جیسا اُسکی ماں نے اُسے جنا تھا اور روایت ہے سعید بن المسیب سے اُسنے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسل) آپنے فرمایا جسنے اس گھر کا حج کیا
پھر لوٹا پھر گناہ نہ کیا اور فسق نہ کیا اور جہالت نہ کی تو ایسا ہوجاتا ہے جیسا
جس دن اُسے جنا تھا اسکی ماں نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
البتہ داخل ہونگے تین آدمی ایک حج سے بہشت میں حج کی وصیت کرنیوالا
اور اس پر عمل کرنے والا یعنی اور اس وصیت سے حج کرنے والا اور اسیطرح
عمرہ اور جہاد ہے اور علی بن عبد العزیز سے روایت ہے کہا میں
ابو عبید قاسم بن سلام کا رفیق تھا

الْقَاسِمِ بْنِ سَلَّامٍ سَنَةً مِّنَ السِّنِيْنَ فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْمَوْقِفِ فَصِرْتُ إِلَى رُكْنِ جَبَلِ الرَّحْمَةِ فَتَطَهَّرْتُ وَنَسِيْتُ نَفَقَتِيْ عِنْدَهُ فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْمَأْزِمَيْنِ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ لَوِ اشْتَرَيْتَ لَنَا زُبْدًا وَتَمْرًا فَخَرَجْتُ لِابْتِيَاعِ ذٰلِكَ فَتَذَكَّرْتُ النَّفَقَةَ وَرَجَعْتُ عَوْدًا عَلٰى بَدْءٍ إِلَى أَنْ وَافَيْتُ الْمَوْضِعَ فَإِذَا النَّفَقَةُ بِحَالِهَا فَأَخَذْتُهَا وَرَجَعْتُ وَكُنْتُ قَدْ صَادَفْتُ الْوَادِيَ مَمْلُوًّا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ وَغَيْرَ ذٰلِكَ فَجَزِعْتُ مِنْهُمْ ثُمَّ إِنِّيْ رَجَعْتُ فَإِذَا هُمْ عَلٰى حَالِهِمْ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى أَبِيْ عُبَيْدٍ قَبْلَ الصُّبْحِ فَسَأَلَنِيْ عَنْ أَمْرِيْ فَأَخْبَرْتُهُ وَذَكَرْتُ لَهُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ فَقَالَ تِلْكَ ذُنُوْبُ بَنِيْ آدَمَ تَرَكُوْهَا وَانْصَرَفُوْا

فَصْلٌ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ تَسْمِيَةِ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَالتَّرْوِيَةُ اسْمُ الْيَوْمِ الثَّامِنِ مِنْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ يَخْرُجُ النَّاسُ فِيْهِ مِنْ مَكَّةَ إِلٰى مِنًى فَسُمِّيَ تَرْوِيَةً لِأَنَّ النَّاسَ يَرْتَوُوْنَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَالتَّرْوِيَةُ تَفْعِلَةٌ مِنْ قَوْلِهِمْ ارْتَوٰى إِذَا اسْتَقَى الْمَاءَ وَسَقٰى وَشَرِبَ وَاغْتَسَلَ وَالنَّاسُ يَسْقُوْنَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُسْتَكْثِرِيْنَ وَقِيْلَ سُمِّيَتِ التَّرْوِيَةَ لِأَنَّ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَأٰى فِي الْمَنَامِ فِيْ لَيْلَتِهَا أَنَّهُ يَذْبَحُ وَلَدَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ تَرَوّٰى وَتَفَكَّرَ أَنَّهُ مِنَ الْعَدُوِّ وَالشَّيْطَانِ أَمْ مِّنَ الْحَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ فَبَقِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مُتَفَكِّرًا فِيْمَا رَأٰى فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قِيْلَ لَهُ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ بِهِ فَعَرَفَ أَنَّهُ مِنَ الْحَبِيْبِ فَلِهٰذَا سُمِّيَ يَوْمَ عَرَفَةَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ أَمَرَ خَلِيْلَهُ بِدَعْوَةِ عِبَادِهِ إِلٰى بَيْتِهِ فَالدَّعَوَاتُ أَرْبَعَةٌ دَعْوَةٌ دَعْوَةُ اللّٰهِ لِعِبَادِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ دَعَاهُمْ مِّنْ دَارٍ إِلٰى دَارٍ دَعَاهُمْ مِّنْ دَارِ التَّكْلِيْفِ إِلٰى دَارِ التَّشْرِيْفِ وَمِنْ دَارِ الْغَيْبَةِ إِلٰى دَارِ اللِّقَاءِ وَمِنْ دَارِ الزَّوَالِ إِلٰى دَارِ الْبَقَاءِ وَمِنْ دَارِ الْبَلْوٰى إِلٰى دَارِ الْعُقْبٰى دَعَاهُمْ مِّنْ دَارٍ أَوَّلُهَا بُكَاءٌ وَأَوْسَطُهَا عَنَاءٌ وَآخِرُهَا فَنَاءٌ إِلٰى دَارٍ أَوَّلُهَا عَطَاءٌ وَأَوْسَطُهَا رِضَاءٌ

ایک سال سالوں میں سے میں موقف کیطرف گیا تو میں جبل رحمت کی جڑ میں گیا سو غسل کیا اور میں اپنا خرچ اسکے پاس بھول آیا پھر جب ازمین (جو دو پہاڑوں بیچ جگہ ہے) کیطرف گیا تو ابو عبید نے کہا تو اگر ہمارے لیئے مکھن اور کھجوریں خرید لانے تو خوب ہو سو میں وہ خریدنے کو نکلا تو مجھے وہ خرچ یاد آگیا اور میں لوٹا شروع سے جہاں تک پھرا تھا تا کہ اسجگہ کو پا لیا سو وہ خرچ ویسا ہی پڑا تھا میں نے اسے لیلیا اور میں لوٹا اور پائی تھی ایک وادی بھری ہوئی بندروں اور سوروں وغیرہ سے میں ان سے ڈر گیا پھر میں واپس آگیا وہ ویسے ہی اپنے حال پر تھے یہانتک کہ میں ابو عبید کے پاس صبح سے پہلے گیا تو اس نے میری کام کو پوچھا میں نے اسے خبر دی اور بندروں اور سوروں کا ذکر کیا اسنے کہا بنی آدم کے گناہ ہیں جنکو چھوڑ گئے ہیں اور آپ چلتے رہے ہیں۔ **فصل** اور اختلاف کیا ہے یوم الترویہ کو نام رکھنے میں اور ترویہ ماہ ذی الحجہ کے آٹھویں دن کا نام ہے اور وہ دن ہے جسمیں لوگ مکہ سے منا کو نکلتے ہیں سو اسکا نام رکھا ترویہ اسلیئے کہ لوگ زمزم کے پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور ترویہ کا لفظ تفعلہ کے وزن پر ہے عربوں کے قول ارتوے سے جب پانی پیا اور پلایا اور پیا اور نہایا اور لوگ اسدن میں زمزم کے پانی سے بہت پیتے ہیں اور بعض نے کہا اسکا نام اسلیئے ترویہ ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام نے یوم الترویہ کی رات کو اپنی خواب میں دیکھا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں پھر جب صبح کی تو فکر کیا کہ یہ دشمن شیطان سے ہے یا دوست رحمن سے سو اسدن بھر اپنی خواب دیکھی ہوئی میں متفکر رہے جب ہوا عرفہ کا دن ان سے کہا جو تجھے حکم ہوا ہے وہ کر سو جان لیا کہ یہ دوست کیطرف سے ہے اسلیئے اسدن کا نام عرفہ کا دن ہوا فرمایا اللہ تعالے نے آواز دے لوگوں میں حج کی اپنے خالص دوست کو حکم کیا اپنے بندوں کو بلانے کا اپنے گھر کیطرف سو بلانا چار قسم ہے ایک اللہ کا بلانا اپنے بندوں کو فرمایا اللہ عز وجل نے اور اللہ بلاتا ہے سلامتی کے راہ کیطرف انکو بلایا ایک گھر سے دوسرے گھر کیطرف انکو بلایا تکلیف کے گھر سے بزرگی کے گھر کیطرف اور غیب کے گھر سے ظاہر دیکھنے کے گھر کیطرف اور دور ہونے کے گھر سے باقی رہنے کے گھر کیطرف اور آزمائش کے گھر سے مولے کے گھر کیطرف اور دور ہونے کے گھر سے باقی رہنے کے گھر کیطرف اور آزمائش کے گھر سے سوا کے گھر کیطرف انکو بلایا ایسے گھر سے جسکا اول رونا ہو اور درمیان مشقت اور آخر فنا ہو ایسے گھر کیطرف جسکا اول بخشش ہو اور درمیان رضا

وَاٰخِرُهَا اِلْقَاءٌ وَالثَّانِي دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَا اُمَّتَهُ اِلَى دِيْنِ الْاِسْلَامِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ الْاٰيَةَ فَالدَّعْوَةُ اِلَيْهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْهِدَايَةُ لَيْسَتْ اِلَيْهِ
كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُعِثْتُ هَادِيًا وَلَيْسَ اِلَيَّ مِنَ الْهِدَايَةِ
شَيْءٌ وَبُعِثَ اِبْلِيْسُ غَاوِيًا وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الضَّلَالَةِ شَيْءٌ
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ سَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِدَايَةَ
عَمِّهِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَبٰى اَنْ يَّهْدِيَ وَهَدٰى وَحْشِيًّا قَاتِلَ
حَمْزَةَ رض كَاَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُحَمَّدُ
عَلَيْكَ الدَّعْوَةُ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ
مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا
الْاٰيَةَ وَلَكَ الشَّفَاعَةُ وَاَمَّا الْاِجَابَةُ وَالْهِدَايَةُ فَاِلَيَّ
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وَقَوْلُهُ
تَعَالٰى وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَالثَّالِثَةُ
الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَالْخَيْرِ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْمُلَبِّيْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ اَلْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ
وَالْمُلَبِّيْ يُلَبِّيْ وَيَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَّ صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ
رَطْبٍ وَّيَابِسٍ مِّنْ شَجَرٍ وَّمَدَرٍ سَمِعَ صَوْتَهُ وَيُكْتَبُ لِلْمُؤَذِّنِ
بِكُلِّ اِنْسَانٍ صَلّٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ مِثْلُ حَسَنَاتِهٖ وَيُعْطِيْهِ
اللّٰهُ تَعَالٰى مَا بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ كُلَّ شَيْءٍ سَاَلَهُ اِمَّا اَنْ
يُّعَجِّلَهُ فِي الدُّنْيَا اَوْ يَصْرِفَ عَنْهُ سُوْءًا اَوْ يَدَّخِرَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ
وَرُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ وَّاحِدٍ اَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ
تَكُوْنُ مُؤَذِّنَ قَوْمِكَ يَجْمَعُوْنَ اِلَيْكَ صَلٰوتَهُمْ

اور آخر ملنا اللہ پاک سے اور دوسری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلانا
کہ اپنی امت کو دین اسلام کیطرف بلایا اللہ تعالی نے فرمایا اپنے رب کی راہ کیطرف
بلا حکمت اور اچھی نصیحت سے آخر آیت تک پس بلانا آپکے اختیار میں ہے اور ہدایت کرنا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نہیں ہے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے
فرمایا میں ہدایت کرنیوالا بھیجا گیا ہوں اور ہدایت کردینے سے مجھے اختیار نہیں اور ابلیس
گمراہ کرنیوالا بھیجا گیا اور گمراہ کردینا اسکے کچھ اختیار نہیں فرمایا اللہ عزوجل
نے بیشک تو جسے دوست رکھتا ہے اُسے نہیں ہدایت کرسکتا ولیکن اللہ پاک
جسے چاہے ہدایت دیتا ہے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا
ابوطالب کی ہدایت مانگی قبول نہ فرمایا اُنکا ہدایت کرنا اور حضرت حمزہ رضی اللہ
عنہ کے قاتل وحشی کو ہدایت کردی گویا اللہ عزوجل اپنے پیغمبر علیہ السلام سے فرماتا
ہے ای محمد تجھپر بلانا ہی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے ای رسول پہونچا دے
جو تیری طرف اترا اور فرمایا اللہ تعالی نے بیشک ہمنے تجھکو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانیوالا اور اللہ کیطرف بلانیوالا اُسکے اذن سے اور چراغ روشن
آخر آیت تک اور تیرا کام سفارش کرنا ہے اور قبول کرنا اور ہدایت کرنا
میرا کام ہے اللہ عزوجل نے فرمایا اللہ اپنے نور کیطرف جسے چاہتا ہے ہدایت
کرتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا اور اگر ہم چاہیں تو ہر ایک جی کو اسکا راستہ دیدیں
اور تیسری بلانے والا موذن ہے جو نماز اور اللہ تعالی کے حکم کے کہر کیطرف
بلاتا ہے اللہ تعالے نے فرمایا اور کون بہت اچھا ہے بات کرنے میں اوس
شخص سے جو اللہ کیطرف بلاتا ہے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اذان دینے والے اور لبیک پکارنیوالے
قیامت کے دن نکلینگے اپنی قبروں سے موذن اذان کہتا اور لبیک کہنے والا لبیک
پکارتا اور موذن کی بخشش مانگتے ہیں لنبائی آواز تک اور گواہی دیگا اُسکے لئے
ہر تر اور خشک درخت اور ڈھیلے میں سے جسنے اسکی آواز سنی اور موذن کیلئے
ہر انسان کے بدلے جسنے اس مسجد میں نماز پڑھی اُن جیسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں
اور اللہ تعالی اسکو اذان اور اقامت کے درمیان جو کچھ مانگے دیگا یا تو دنیا
میں ہی جلدی دیگا یا اُس سے برائی دور کریگا یا اُس کے لیے آخرت میں ذخیرہ
اور روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک مرد آیا عرض کیا
یا رسول اللہ آپ مجھے ایک ہی کام بتلا دیجئے جس سے میں بہشت میں داخل
ہو جاؤں آپنے فرمایا اپنی قوم کا تو موذن ہو جا کہ تیرے سبب وہ جمع ہوا کریں
اپنی نمازوں میں

قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان لم اطق قال تکون امام قومک یقیمون بک صلوتهم قال فان لم اطق قال فعلیک بالصف الاول وعن عائشة رض ام المؤمنین قالت نزلت هذه الآیة فی المؤذنین ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا یعنی دعا الخلق الی الصلوة صلی بین الاذان والاقامة وعن ابی امامة الباهلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یغفر للمؤذن مدی صوته وله مثل اجر من صلی معه من غیر ان ینقص من اجورهم شیئا وعن سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المریض ضیف اللہ ما دام فی مرضه یرفع له کل یوم عمل سبعین شهیدا فان عافاه اللہ من مرضه یخرج من ذنوبه کیوم ولدته امه وان قضی علیه بالموت ادخله الجنة بغیر حساب قال بعضهم المؤذن هو حاجب اللہ تعالی یعطی بکل اذان ثواب الف نبی والامام وزیر اللہ یعطی بکل صلوة ثواب الف صدیق والعالم وکیل اللہ تعالی یعطی بکل حدیث نورا یوم القیمة وکتب له عبادة الف سنة والمتعلمون من الرجال والنساء هم خدم اللہ فما جزاءهم الا الجنة وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطول الناس اعناقا یوم القیمة المؤذنون وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذن سبع سنین اعتقه اللہ من النار بعد ان یحسن نیته وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغفر اللہ تعالی للمؤذن مدی صوته ویصدقه کل ما سمعه من رطب و یابس واما الدعوة الرابعة فدعوة ابرهیم الخلیل علیه السلام قوله عز وجل واذن فی الناس بالحج الآیة وقد ذکرنا فی اول المجلس

مجلس فی فضائل یوم عرفة قال اللہ عز وجل الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا هذه الآیة نزلت بعرفات دون سائر آیات هذه السورة لانها نزلت بالمدینة وهی سورة المائدة وقوله تعالی الیوم اکملت لکم دینکم

عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں طاقت نہ رکھوں آپنے فرمایا اپنی قوم کا امام ہوکہ تیرے سبب سے اپنی نماز قایم کریں اسنے عرض کیا اگر میں طاقت نہ رکھوں آپنے فرمایا تو اول صف کو لازم کرلے اور حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت اتری ہے موذنوں کے حق میں اور کون بہت اچھا ہے بات میں اُس شخص سے جسنے اللہ کیطرف بلایا اور نیک کام کیا یعنے لوگوں کو نماز کیطرف بلایا اور آپ اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑہی اور روایت ہے ابو امامہ باہلی سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن کیلئے بخشش کیجاتی ہے بقدر لنبائی اسکی آواز کے اور اسکیلئے ثواب اُن جیسا جن جن نے اسکے ساتھ نماز پڑہی سوا کچھ نقصان کئے جانیکے اُنکے ثوابوں میں اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اللہ کا مہمان ہے جبتک اپنی بیماری میں ہے اُسکے لئے ہر روز ستر شہیدوں کے عمل اٹھائے جاتے ہیں سو اگر اللہ اسکو اسکی بیماری سے آرام دے تو اپنے گناہوں سے ایسا نکلتا ہے جیسے جسدن اسکی ماں نے اسکو جنا تھا اور پوری کی اسپر موت تو اوسے بغیر حساب بہشت میں داخل کریگا اور کہا اُن کے بعض نے موذن اللہ تعالی کا دربان ہے ہر اذان کے بدلے ہزار نبی کا ثواب پاویگا اور امام اللہ تعالی کا وزیر ہے ہر نماز کے بدلے ہزار صدیق کا ثواب پاویگا اور عالم اللہ تعالی کا وکیل ہے ہر حدیث کے بدلے قیامت کے دن نور پاویگا اور اسکے لئے لکھی جاویگی ہزار برس کی عبادت اور علم پڑہنیوالے مردوں اور عورتوں میں سے وہ اللہ تعالی کے خادم ہیں سو انکی مزدوری کچھ نہیں سوا بہشت کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے لنبی گردنوں والے قیامت کے دن موذن ہونگے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سات برس اذان کہے اللہ پاک اُسے آگ سے آزاد کریگا اسکی نیت سنوارنے کے بعد اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی موذن کیلئے بخشدیتا ہے بقدر لنبائی اسکی آواز کے اور تصدیق کریگا اسکی ہر ایک جس جس نے سنا تر اور خشک میں سے اور چوتھی دعوت حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی دعوت ہے اللہ عزوجل نے فرمایا اور پکار دے لوگوں میں حج کے ساتھ آخر آیت تک اور اسکا بیان ہم اول مجلس میں کر چکے ہیں

مجلس عرفہ کے دن کی فضیلتوں میں اللہ عزوجل نے فرمایا آج میںنے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تمپر اپنی نعمت پوری کر دی اور پسند کیا میںنے تمہارے لئے اسلام دین کر یہ آیت عرفات میں اُتری ہے اس سورت کی باقی آیتوں کو سوا کیونکہ وہ مدینہ میں اتری ہیں اور یہ سورت مائدہ ہے اور اللہ تعالی کا فرمودہ آج میںنے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا

يَعْنِي شَرَائِعَ دِيْنِكُمْ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ اَيْ مِنَّتِيْ عَلَيْكُمْ اَيْ لَا يَجْتَمِعُ مَعَكُمْ بِعَرَفَاتٍ كَافِرٌ
وَلَا مُشْرِكٌ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا يَعْنِيْ اخْتَرْتُ لَكُمْ دِيْنَ
الْاِسْلَامِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فِيْ حَجَّةِ
الْوَدَاعِ ثُمَّ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
نُزُوْلِهَا اِحْدٰى وَثَمَانِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رَحْمَتِهِ
وَرِضْوَانِهِ مَرْوِيٌّ ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُفَسِّرِيْنَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَقَالَ جَعْفَرُ
الصَّادِقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْيَوْمَ اِشَارَةٌ اِلَى بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمِ رِسَالَتِهِ وَقِيْلَ اِنَّ الْيَوْمَ اِشَارَةٌ اِلٰى
يَوْمِ الْاَزَلِ وَالْاِتْمَامَ اِشَارَةٌ اِلَى الْوَقْتِ وَالرِّضَاءَ اِشَارَةٌ
اِلَى الْاَبَدِ وَقِيْلَ اِنَّ الْكَمَالَ الدِّيْنِ فِيْ شَيْئَيْنِ فِيْ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقِيْلَ كَمَالُ الدِّيْنِ فِي الْاَمْنِ وَالْفَرَاغِ لِاَنَّكَ اِذَا كُنْتَ اٰمِنًا
بِمَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ صِرْتَ فَارِغًا لِعِبَادَتِهِ وَقِيْلَ
كَمَالُ الدِّيْنِ فِي التَّبَرِّيْ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالرُّجُوْعِ مِنَ
الْكُلِّ اِلٰى مَنْ لَهُ الْكُلُّ وَقِيْلَ اِنَّ كَمَالَ الدِّيْنِ حَيْثُ رَدَّ الْحَجَّ
اِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَحُجُّوْنَ كُلَّ سَنَةٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ
فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ وَقْتَ الْحَجِّ اِلَى الْمِيْقَاتِ وَجَعَلَهُ فَرِيْضَةً
اَنْزَلَ الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَالدِّيْنُ عَلٰى وُجُوْهٍ عِدَّةٍ
اللّٰهُ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا بِمَعْنَى الدُّنْيَا وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ يَعْنِيْ فِيْ دُنْيَاهُ وَعَادَتِهِ
وَسِيْرَتِهِ وَمِنْهَا الْحِسَابُ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ يَعْنِي الْحِسَابَ الْمُسْتَقِيْمَ وَمِنْهَا الْجَزَاءُ قَوْلُهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ اَيِ الْجَزَاءَ
الْاَعْدَلَ وَمِنْهَا بِمَعْنَى الْحُكْمِ قَوْلُهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَاْخُذْكُمْ
بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ يَعْنِيْ فِيْ حُكْمِ اللّٰهِ وَمِنْهَا بِمَعْنَى الْعِيْدِ
قَوْلُهُ تَعَالٰى وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا يَعْنِيْ عِيْدَهُمْ

یعنی تمہارے دین کی شریعتیں حلال اور حرام سے اور اپنی نعمت تم پر پوری
کی یعنے اپنا احسان تم پر پورا کیا یعنے تمہارے ساتھ عرفات میں کافر
اور مشرک جمع نہوگا اور میںنے پسند کیا تمہارے واسطے اسلام کو دین کر
یعنے میںنے پسند کیا تمہارے لئیے دین اسلام یہ آیت اُتری عرفے کے دن
عرفات میں حجۃ الوداع میں پھر ٹھیری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس آیت اُترنے کے بعد اکاسی روز پھر آپ کو قبض کر لیا اللہ تعالیٰ نے
اپنی رحمت اور رضامندی کیطرف صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم
عبداللہ بن عباس اور سوا ان کے مفسرین سے یہ روایت مروی ہے اور محمد بن
کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آیت فتح مکہ کے دن اُتری ہے اور جعفر
صادق رضی اللہ عنہ نے کہا آجکے دن سے اشارہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بھیجنے اور آپ کی رسالت کے دن سے ہے اور بعض نے کہا ہے
آج سے اشارہ ہے روز ازل کیطرف اور پوری کرنے سے اشارہ ہے
وقت کیطرف اور پسند کیا اشارہ ہے ہمیشگی کیطرف اور بعض نے کہا
کہ دین کا کامل ہونا دو چیزوں میں ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں اور بعض نے کہا کامل ہونا
دین کا امن اور فراغت میں ہے کیونکہ جب تو چین میں ہوگا اللہ تعالیٰ کے
تیرے لئیے ضامن ہونے سے تو تو اسکی عبادت کیلئیے فارغ ہوگا اور بعض نے
کہا دین کا کامل ہونا ایک حال سے دوسری حال میں پھرنے اور قوت رکھنے سے
بیزار ہونے اور ہر چیز سے منہ موڑ کر اسکی طرف ہونے میں ہے جسکا سب کچھ ہے
اور بعض نے کہا کہ دین کامل ہونا یہ ہے کہ جب حج کو عرفہ کے دن کیطرف پھیر دیا
کیونکہ وہ حج کرتے تھے ہر سال ہر مہینے میں سو جب اللہ نے حج کا وقت معین
وقت کیطرف پھیرا اور اسکو فرض ٹھیرایا یہ آیت اُتاری آج میںنے تمہارے
لئیے تمہارا دین کامل کر دیا اور دین کئی قسموں پر ہے اللہ نے انکو کہا ہے
قرآن میں بعضے اُن میں سے بمعنے دنیا ہے اور وہ اللہ عز وجل کا یہ قول ہے
نہیں تھا کہ لیسکے اپنے بھائی کو بادشاہ کے دین میں یعنی اُسکی دنیا اور عادت
اور طریقے میں اور بعضے اُن میں سے بمعنے حساب ہے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا یہ دین بہت ٹھیک ہے یعنی حساب سیدھا ہے اور بعضے اُنمیں سے بمعنے جزا ہے
اللہ عز وجل نے فرمایا جسدن اللہ انکو پورا دیگا انکا بدلا برابر یعنی جزا بہت برابر
بعضے انمیں سے بمعنے حکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور تمہیں نہ پکڑے اللہ کے دین میں ترس یعنی
اللہ کے حکم میں اور بعض انمیں سے بمعنی عید ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے اور چھوڑ دے ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو

وَمِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ وَمِنْهَا الْقِيٰمَةُ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَمِنْهَا الشَّرِيْعَةُ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ **فَصْلٌ** قَوْلُهٗ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْكُتُبَ جُمْلَةً وَّاحِدَةً وَّاَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ
مُتَفَرِّقًا فَاِنْ قِيْلَ اَيُّهُمَا اَحْسَنُ نُزُوْلًا قِيْلَ الْقُرْاٰنُ اَحْسَنُ لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ جُمْلَةً وَّاحِدَةً . . . . فَقَبِلَهَا
بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهَا قَلِيْلًا فَثَقُلَتْ عَلَيْهِمْ تِلْكَ الْاَوَامِرُ
وَالنَّوَاهِي الَّتِيْ فِي التَّوْرٰىةِ فَقَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاَمَّا الْقُرْاٰنُ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ عَلَى التَّدْرِيْجِ مُتَفَرِّقًا فَاَوَّلُ مَا
اَمَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِقَوْلِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وَضَمِنَ لَهُمْ اِذَا قَالُوْهَا الْجَنَّةَ فَسَمِعُوْا وَاَطَاعُوْا ثُمَّ اَمَرَهُمْ
بِاِقَامَةِ صَلٰوتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَرَكْعَتَيْنِ
بَعْدَ غُرُوْبِهَا ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِالْجُمُعَةِ
عَلَى الْجَمَاعَةِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ ثُمَّ
اَمَرَهُمْ بِصَوْمِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِصَوْمِ
شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِالْجِهَادِ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِالْحَجِّ ثُمَّ اِذَا
تَمَّتِ الْاَوَامِرُ وَالنَّوَاهِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الْاٰيَةَ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَيَوْمَ عَرَفَةَ كَذٰلِكَ نُقِلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ طَارِقُ ابْنُ شِهَابٍ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ اٰيَةً تَقْرَؤُنَهَا لَوْ كَانَتْ نَزَلَتْ عَلَيْنَا
وَعَلِمْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيْدًا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيُّ
اٰيَةٍ فَقَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الْاٰيَةَ فَقَالَ عُمَرُ رض
قَدْ عَلِمْتُ فِيْ اَيِّ يَوْمٍ نَزَلَتْ وَفِيْ اَيِّ مَكَانٍ نَزَلَتْ
اِنَّهَا نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقُوْفٌ بِعَرَفَاتٍ وَكِلَاهُمَا
بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَنَا عِيْدٌ وَّلَا يَزَالُ هٰذَا الْيَوْمُ عِيْدًا
لِّلْمُسْلِمِيْنَ مَا بَقِيَ وَاحِدٌ وَّقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِابْنِ
عَبَّاسٍ لَوْ كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَاهُ عِيْدًا قَالَ

اور بعض انمیں سے یعنے نماز اور زکوۃ ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے یہ دین بہت ٹھیک ہے
اور بعض انمیں سے یعنے قیامت ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے قیامت کے دن کا مالک
اور بعض انمیں سے یعنے شریعت ہے وہ اللہ پاک کا یہ قول ہے آج میں نے کامل کر دیا تمہارے
لئیے تمہارا دین یعنے تمہاری دین کی شریعتیں فصل اللہ نے فرمایا آج میں نے تمہارے لئیے تمہارا
دین کامل کر دیا اور یہ یوں ہے کہ اللہ تعالی نے اور آسمانوں کو ایکبار ہی اتارا اور فرقان مجید
جدا جدا اتارا سو کہا گیا ہے کہ ان دو قسم کے اترنے میں کونسا اترنا بہتر ہے بعض نے کہا
قرآن مجید بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے جب توریت ایکبارگی اتاری تو اسکو قبول کیا
بنی اسرائیل نے پھر اسپر عمل تھوڑا کیا سو انپر وہ حکم اور روکیں جو توریت میں
تھی بھاری ہو گئیں پھر کہنے لگے ہمنے سنا اور نہ مانا اور قرآن مجید اللہ پاک نے تھوڑا
تھوڑا آہستہ آہستہ جدا جدا اتارا سو پہلے جو حکم فرمایا اللہ نے مومنوں کو وہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور انکے لئیے ضامن ہوا جب وہ اُسے کہیں جنت کا سو
انہوں نے سنا اور تابعدار ہوئے پھر انکو حکم کیا دو نمازوں کے قائم کرنیکا سورج کے نکلنے کے
پہلے دو رکعت اور اسکے غروب ہونیکے بعد دو رکعت پھر انکو حکم کیا جمعہ کا جماعت کے
ساتھ ہجرت کے بعد پھر انکو زکوۃ کا حکم کیا پھر عاشورہ کے روزے کا حکم کیا پھر انکو
حکم کیا روزے رکھنے کا تین دن ہر مہینے میں پھر انکو ماہ رمضان کے روزہ رکھنیکا
حکم فرمایا پھر انکو جہاد کا حکم فرمایا پھر جب پوری کئیے حکم اور روکیں اتاری اللہ
تعالی نے اپنے رسول پر حجۃ الوداع میں یہ آیت آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل
کر دیا آخر آیت تک اور یہ دن جمعہ اور عرفہ کا دن تھا اسیطرح نقل کیا گیا ہے
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا طارق بن شہاب نے ایک مرد یہودی
سے حضرت عمر بن خطاب کے پاس آیا کہا ایک آیت جو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہمپر اتری
ہوتی اور ہم اُسدن کو جانتے تو ہم اسدن کو عید بناتے اس سے کہا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے کونسی آیت اسنے کہا الیوم اکملت لکم دینکم آخر آیت تک حضرت عمر نے فرمایا
میں ٹھیک جانتا ہوں جسدن یہ آیت اتری اور جس مکان میں اتری بیشک وہ اتری
عرفہ اور جمعہ کے دن اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے عرفات
میں اور یہ دونوں دن بحمد اللہ ہماری عید ہیں اور ہمیشہ یہ دن عید رہیگی
مسلمانوں کے لیئے جبتک اُن میں سے ایک ہی باقی ہو اور یہود
میں سے ایک مرد نے حضرت ابن عباس سے کہا اگر یہ دن ہم میں
ہوتا ہم اُسے عید بناتے ۔ ابن عباس نے اُس سے
فرمایا

فصل

فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَيُّ عِيْدٍ اَكْمَلُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَآءُ فِيْ مَعْنَى الَّذِيْ لِاَجْلِهٖ قِيْلَ لِلْمَوْقِفِ عَرَفَاتٌ وَلِيَوْمِ الْمَوْقِفِ بِهَا عَرَفَةُ فَقَالَ الضَّحَّاكُ اِنَّ اٰدَمَ عَ لَمَّا اُهْبِطَ عَلَى الْاَرْضِ وَقَعَ بِالْهِنْدِ وَحَوَّآءُ بِجِدَّةَ فَجَعَلَ اٰدَمُ يَطْلُبُ حَوَّآءَ وَهِيَ تَطْلُبُهٗ فَاجْتَمَعَا بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ وَتَعَارَفَا فَسُمِّيَ هٰذَا الْيَوْمُ عَرَفَةَ وَالْمَوْضِعُ عَرَفَاتٍ وَقَالَ السُّدِّيُّ اِنَّمَا سُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ لِاَنَّ هَاجَرَةَ حَمَلَتْ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِنْدِ سَارَةَ وَكَانَ اِبْرٰهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَائِبًا فَلَمَّا قَدِمَ لَمْ يَرَ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَدَّثَتْهُ سَارَةُ بِالَّذِيْ صَنَعَتْ هَاجَرَةُ فَانْطَلَقَ فِيْ طَلَبِ اِسْمٰعِيْلَ فَوَجَدَهٗ مَعَ هَاجَرَةَ بِعَرَفَاتٍ فَعَرَفَهٗ فَسُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَدَا مِنْ فِلَسْطِيْنَ فَحَلَّفَتْهُ سَارَةُ اَنْ لَّا يَنْزِلَ عَنْ ظَهْرِ دَابَّتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهَا مِنَ الْغَيْرَةِ فَاَتٰى اِسْمٰعِيْلَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَبَسَتْهُ سَارَةُ سَنَةً ثُمَّ اسْتَاْذَنَهَا فَاَذِنَتْ لَهٗ فَخَرَجَ حَتّٰى بَلَغَ مَكَّةَ وَجِبَالَهَا فَكَانَ لَيْلَتَهٗ يَسِيْرُ وَيَسْعٰى حَتّٰى اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ عِنْدَ سَنَدِ جَبَلِ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا اَصْبَحَ عَرَفَ الْبِلَادَ وَالطَّرِيْقَ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَرَفَةَ حَيْثُ عَرَفَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيْتُكَ فِيْ اَحَبِّ بِلَادِكَ اِلَيْكَ حَيْثُ تَهْوِيْ اِلَيْهِ قُلُوْبُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَقَالَ عَطَآءٌ اِنَّمَا سُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ لِاَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَنَاسِكَ فَيَقُوْلُ لَهٗ عَرَفْتَ ثُمَّ يُرِيْ فَيَقُوْلُ عَرَفْتُ فَسُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ وَرَوٰى سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَجَّ بِهٖ حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَرَفَاتٍ قَالَ لَهٗ قَدْ عَرَفْتَ وَقَالَ كَانَ قَدْ اَتَاهَا مَرَّةً مِّنْ قَبْلِ ذٰلِكَ فَسُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ وَرَوٰى اَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ

کونسی عید عرفہ کے دن سے زیادہ کامل ہے **فصل** اور علما نے اختلاف کیا ہے اسکے معنے میں جب حضرت آدم زمین کیطرف اُتارے گئے تو ہند میں گرے اور حوا جدہ میں سو آدم حوا کو ڈھونڈھتے پھرنے لگے اور حوا انکو ڈھونڈتی پھرتی سو دونو اکٹھے ہوگئے عرفات میں عرفہ کے دن اور دونوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا سو اُس دن کا نام عرفہ اور اسجگہہ کا نام عرفات رکھا گیا اور سدی نے کہا اسلیئے عرفات نام رکہا گیا کہ حضرت ہاجرہ نے اُٹھا لیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو پھر لے گئیں اون کو حضرت سارہ کے پاس سے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام غائب تھے جب آئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو نہ دیکھا اور بتلایا اون کو حضرت سارہ نے جو کچھ حضرت ہاجرہ نے کیا تھا سو حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل کی تلاش میں چلے سو انکو پایا ہاجرہ کے ساتھ عرفات میں تو انکو پہچان لیا سو عرفات نام ہوا اور روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم فلسطین سے صبح کو چلے سو انکو قسم دی حضرت سارہ نے غیرت سے کہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ سے نہ اتریں جبتک اُن کیطرف واپس نہ ہولیں سو حضرت اسمٰعیل پاس آئے پھر لوٹ گئے۔ سو سارہ نے ایک سال روک کہا پھر آپ نے اُنسے اجازت مانگی اُنسے اجازت دی سو آپ نکلے تا کہ مکہ اور اسکے پہاڑوں میں پہونچے سو ایک رات چلتے رہے اور دوڑتے رہے۔ اتنے میں اللہ عزوجل نے انکو رات کی اخیر تہائی میں حکم دیا درمیان کوہ عرفات کے سو جب صبح کی شہروں اور رستوں کو پہچانا سو اللہ عزوجل نے مقرر کیا عرفہ جسجگہ اُنہوں نے پہچانا پھر عرض کیا یا اللہ اپنا گھر بنا اس شہر میں جو تیری طرف تیرے سب شہروں سے زیادہ پیارا ہو جسجگہہ مسلمانوں کے دل مائل ہوں ہر راستے دور سے اور عطا نے کہا عرفات اسلیئے نام ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کو عبادت کی جگہیں دکھا رہے تھے سو آپ کہتے تھے پہچان لیا پھر دکھاتے تھے اور کہتے تھے پہچان لیا اسلیئے عرفات نام رکھا گیا اور سعید بن المسیب نے روایت کی حضرت علی بن ابیطالب سے کہا اللہ عزوجل نے جبرئیل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کیطرف بھیجا سو انکو حج کرایا یہانتک کہ جب عرفات کو آئے اُن سے کہا آپ نے پہچان لیا حضرت علی نے کہا اس سے پہلے عرفات میں ایک ہی بار آئے تھے اسلیئے عرفات نام ہوا اور ابو الطفیل نے ابن عباس سے روایت کی کہا عرفہ اسلیئے نام ہوا کہ

جِبْرَئِيلُ عم اَتٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَرَاهُ بِقَاعَ مَكَّةَ
وَمَشَاهِدَهَا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا اِبْرَاهِيْمُ هٰذَا مَوْضِعُ كَذَا وَ
هٰذَا مَوْضِعُ كَذَا فَيَقُوْلُ قَدْ عَرَفْتُ قَدْ عَرَفْتُ وَرَوٰى
اَسْبَاطُ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ لَمَّا اَذَّنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لِلنَّاسِ بِالْحَجِّ اَجَابُوْهُ بِالتَّلْبِيَةِ وَاَتَاهُ مَنْ اَتَاهُ فَاَمَرَهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَخْرُجَ اِلٰى عَرَفَاتٍ وَنَعَتَهَا فَخَرَجَ فَلَمَّا بَلَغَ الشَّجَرَةَ
اسْتَقْبَلَهُ الشَّيْطَانُ عَلَى الْجَمْرَةِ الثَّالِثَةِ الَّتِيْ هِيَ جَمْرَةُ
الْعَقَبَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ فَطَارَ
فَوَقَعَ عَلَى الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ فَرَمَاهُ وَكَبَّرَ فَطَارَ فَوَقَعَ عَلَى
الْجَمْرَةِ الْاُوْلٰى فَرَمَاهُ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَنَّهُ لَا يُطِيْقُهُ ذَهَبَ
فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى اَتٰى ذَا الْمَجَازِ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ لَمْ يَعْرِفْهُ
فَجَازَ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ ذَا الْمَجَازِ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى وَقَفَ
بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا بِالنَّعْتِ عَرَفَهَا فَقَالَ عَرَفْتُ
فَسُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ بِذٰلِكَ وَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَرَفَةَ
حَتّٰى اِذَا اَمْسٰى اِزْدَلَفَ اِلٰى جَمْعٍ فَسُمِّيَتْ مُزْدَلِفَةَ وَاِنَّمَا
سُمِّيَ جَمْعًا لِاَنَّهُ يُجْمَعُ فِيْهِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ وَاِنَّمَا سُمِّيَ مَشْعَرَ الْحَرَامِ لِاَنَّ اللّٰهَ اَشْعَرَ النَّاسَ
وَاَعْلَمَهُمْ بِاَنَّهُ حَرَمٌ كَسَائِرِ بِقَاعِ الْحَرَمِ لِئَلَّا يَاْتُوْا فِيْهِ
بِمُحَرَّمٍ وَعَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِنَّمَا
سُمِّيَتْ تَرْوِيَةً وَعَرَفَةً لِاَنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاٰى
لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ فِيْ مَنَامِهِ اَنَّهُ يُؤْمَرُ بِذَبْحِ ابْنِهِ فَلَمَّا اَصْبَحَ
رَوّٰى يَوْمَهُ اَجْمَعَ اَيْ تَفَكَّرَ اَمِنَ اللّٰهِ هٰذَا الْحُكْمُ اَمْ
مِنَ الشَّيْطَانِ فَسُمِّيَ الْيَوْمُ مِنْ فِكْرَتِهِ تَرْوِيَةً ثُمَّ رَاٰى
لَيْلَةَ عَرَفَةَ ذٰلِكَ ثَانِيًا فَلَمَّا اَصْبَحَ عَرَفَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ
سُبْحَانَهُ فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَرَفَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّ النَّاسَ يَعْتَرِفُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ
عَلَى الْمَوْقِفِ بِذُنُوْبِهِمْ وَالْاَصْلُ فِيْهِ اَنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَمَّا اُمِرَ بِالْحَجِّ فَوَقَفَ بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا
الْاٰيَةَ وَقِيْلَ هِيَ مَاْخُوْذَةٌ مِنَ الْعَرْفِ وَهُوَ الطِّيْبُ

جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے سو انکو مکہ کی جگہیں اور انکو
حاضر ہونے کی جگہیں دکھائیں سو کہتے تھے اے ابراہیم یہ ایسی جگہہ ہے اور یہ
ایسی جگہہ ہے وہ کہتے آپ نے پہچان لیا اور اسباط نے روایت کی سدی سے کہا
جب ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو حج کے ساتھ پکارا اونہوں نے اسکا جواب
دیا لبیک سے اور جو آسکا ان پاس وہ آگیا پھر اللہ عزوجل نے حکم کیا نکلنے
کا عرفات کو اور ان سے اسکی صفت بیان کی سو نکلے جب درخت کے
پاس پہونچے انکے سامنے شیطان آیا جمرہ تیسرے پر جو جمرہ عقبہ ہے آپنے اسکو سات
کنکریں ماریں اور تکبیر کہی ساتھ ہر کنکری کے سو اوڑا اور دوسرے جمرے پر گرا پھر
اس سے مارا اور تکبیر کہی پھر وہ اوڑا اور پہلے جمرے پر گرا پھر آپنے اسکو مارا اور تکبیر
کہی جب شیطان نے دیکھا کہ اُسنے طاقت نہیں رکھتا چلا گیا حضرت ابراہیم ہی
روانہ ہوئے یہانتک کہ ذو المجاز پاس آئے جب اسکو دیکھا تو اُسنے نہ پہچانا پھر گذر
گئے اسلیئے ذو المجاز نام پڑا پھر چلے تاکہ عرفات میں کھڑے ہوئے جب اسکو دیکھا اس
صفت سے پہچان لیا کہا مینے پہچان لیا اسلیئے عرفات نام رکھا گیا اور اسدن کا
نام عرفہ رکھا گیا جب شام کے نزدیک ہوئے جمع یعنے مزدلفہ کو اسلیئے مزدلفہ نام ہوا
اور اسکا نام جمع اسلیئے رکھا گیا کہ اسمیں دو نمازیں مغرب اور عشا جمع کیجاتی ہیں
اور مشعر الحرام کا نام اسلیئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو جتلا دیا اور معلوم
کرا دیا کہ وہ حرم ہے حرم کی باقی جگہوں کیطرح تاکہ اسمیں کوئی حرام کو مرتکب نہوں
اور روایت ہے ابو صالح سے اسنے ابن عباس سے کہا ترویہ اور عرفہ اسلیئے نام
رکھا گیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے ترویہ کی رات کو اپنی خواب میں دیکھا کہ وہ حکم
کیئے گئے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں جب صبح کی تمام دن اندیشہ کرتے رہے یعنے سوچتے
رہے آیا یہ حکم اللہ کیطرف سے ہے یا شیطان کیطرف سے سو وہ روز انکے فکر کرنیسے
ترویہ نام ہوا پھر دیکھا عرفہ کی رات کو یہی خواب دوبارہ جب صبح کی پہچان لیا
کہ یہ اللہ پاک کیطرف سے ہے سو اس روز کا نام عرفہ کا روز ہوا اور بعض نے کہا
یہ نام اسلیئے رکھا گیا کہ یہ لوگ اسدن میں عرفات میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتے
ہیں اور اصل اسمیں یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جب حج کرنیکا حکم ہوا تو وہ
عرفات میں کھڑے ہوئے عرفہ کے دن پھر کہا اے ہمارے پروردگار
ہمنے اپنی جانوں پر ظلم کیا آخر آیت تک اور بعض نے کہا کہ عرفہ
عرف سے ماخوذ ہے اور عرف پاکی ہے

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَرَّفَہَا لَہُمْ اَیْ طَیَّبَہَا ھِیَ ضِدُّ مِنًی لِاَنَّ مِنًی مَوْضِعٌ یُمْنٰی فِیْہِ الدَّمُ اَیْ یُصَبُّ وَلِذٰلِکَ سُمِّیَتْ مِنًی فَفِیْہِ تَکُوْنُ الْفُرُوْثُ وَالدِّمَاءُ فَہِیَ لَیْسَتْ بِطَیِّبَۃٍ وَعَرَفَاتٌ لَیْسَتْ فِیْہَا تِلْکَ الْاَقْذَارُ فَہِیَ طَیِّبَۃٌ فَلِذٰلِکَ سُمِّیَتْ عَرَفَاتٍ وَیَوْمُ الْوُقُوْفِ بِہَا یَوْمَ عَرَفَۃَ وَقِیْلَ لِاَنَّ النَّاسَ یَتَعَارَفُوْنَ بِہَا وَقِیْلَ اَصْلُ ھٰذَیْنِ الْاِسْمَیْنِ مِنَ الصَّبْرِ یُقَالُ رَجُلٌ عَارِفٌ اِذَا کَانَ صَابِرًا خَاضِعًا خَاشِعًا وَیُقَالُ فِی الْمَثَلِ النَّفْسُ عَرُوْفٌ وَمَا حَمَّلْتَہَا تَتَحَمَّلُ وَقَالَ ذُو الرُّمَّۃِ عَرُوْفٌ لِمَا حَطَّتْ عَلَیْہِ الْمَقَادِیْرُ اَیْ صَبُوْرٌ عَلٰی قَضَاءِ اللّٰہِ فَسُمِّیَ بِھٰذَا الْاِسْمِ لِخُضُوْعِ الْحَاجِّ وَتَذَلُّلِہِمْ وَصَبْرِہِمْ عَلَی الدُّعَاءِ وَاَنْوَاعِ الْبَلَاءِ وَاحْتِمَالِ الشَّدَائِدِ وَالْمَشَقَّۃِ لِاِقَامَۃِ ھٰذِہِ الْعِبَادَۃِ

فَصْلٌ فِیْ شَرَفِ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَلَیْلَتِہٖ

اَخْبَرَنَا ھِبَۃُ اللّٰہِ ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْ عَلِیِّ نِ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ اَنْبَانَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُعَدَّلُ اَنْبَانَا اَبُوْ عَلِیِّ بْنُ الصَّوَّافِ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِیَۃَ اَنْبَانَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ اَبُوْ عَمْرٍو اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ اَنْبَانَا ھِشَامُ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَفْضَلُ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ یُبَاھِی اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَھْلِ الْاَرْضِ اَھْلَ السَّمَاءِ یَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ شُعْثًا غُبْرًا جَاءُوْنِیْ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَرْجُوْنَ رَحْمَتِیْ وَیَخَافُوْنَ عَذَابِیْ فَلَمْ یُرَ یَوْمٌ اَکْثَرَ عَتِیْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَاَخْبَرَنَا ھِبَۃُ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْفَارِسِیِّ بِاِسْنَادِہٖ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَقَالَ اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَیْسَ الْبِرُّ فِی اِیْجَافِ الْاِبِلِ وَلَا فِیْ اِیْضَاعِ الْخَیْلِ وَلٰکِنْ سَیْرًا جَمِیْلًا وَلَا تُوَاطِئُوْا ضَعِیْفًا وَلَا تُؤْذُوْا مُسْلِمًا وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلٰی عِبَادِہٖ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَلَا یَدَعُ

اللہ عزوجل نے فرمایا انکے لئے بہشت کو پاک کر دیا اور بعض نے کہا یہ منا کی ضد ہے کیونکہ منا ایسی جگہہ ہی جہاں خون گرایا جاتا ہے اسلیئے وہ منا نام ہوا سو اسمیں گوبر اور خون ہوتے ہیں اسلیئے وہ پاک نہیں ہی اور عرفات میں پلیدیں نہیں ہوتیں اسلیئے وہ پاک ہے اسیوجہ ہی اسکا نام عرفات ہوا اور اسمیں ٹھیری ہوئی کا دن عرفہ کا دن ہے اور بعض نے کہا اسلیئے کہ لوگ اسجگہہ میں ایک دوسری کو پہچانتے ہیں اور کسی نے کہا ان دونو ناموں کا اصل صبر سے ہی کہا جاتا ہی مرد عارف ہی جب وہ صابر عاجزی کرنے والا ڈرانیوالا اور مثال دینی میں بولا جاتا ہے نفس صابر ہے اور جو تو اسپر لادے اٹھالیتا ہی ذوالرمہ نے کہا صابر ہے اسپر جو تقدیریں اتریں یعنی اسکی قضا پر صبر کرنیوالا سو اس نام سی نام رکھا گیا حاجیوں کی عاجزی کرنے اور انکے اپنی ذلت ظاہر کرنے اور دعا اور قسم قسم کی بلا پر صبر کرنے اور سختیوں اور مصیبتوں اور مشقتوں کے اٹھانے کیوجہہ سے اس عبادت کی قایم کرنے پر فصل عرفہ کی دن اور رات کی بزرگی میں ہمکو ہبتہ اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو خبر دی ابو علی حسن بن احمد نے کہا ہمکو خبر دی علی بن محمد بن عبد اللہ معدل نے کہا ہمکو خبر دی ابو علی بن صواف نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ نے کہا ہمیں خبر دی عمر بن حفض ابو عمرو نے کہا ہمیں خبر دی عمر بن حفص ابو عمرو نے کہا ہمیں خبر دی محمد بن مروان نے کہا ہمکو خبر دی ہشام دستوائی نے اسنے ابو الزبیر سے اسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن عرفہ کی دن سی بہتر نہیں ہی اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہی زمین والوں سے آسمان والو پر فرماتا ہی میری بندوں کو دیکھو بکھری بال گرد آلودہ میری پاس آئی ہیں ہر رستی دور سی میری رحمت کی امید رکھتی ہیں اور میری عذاب سی ڈرتے ہیں پس کوئی دن دیکھا نہیں گیا آگ سی آزاد کرنیمیں بہت زیادہ عرفہ کی دن سی اور ہمکو خبر دی ہبتہ اللہ نے ابو محمد حسن بن محمد بن احمد فارسی سے اپنی اسناد سی حسن عرنی سے اسنے ابن عباس سے کہا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی دن لوگوں پر خطبہ پڑھا سو فرمایا ای لوگو اونٹوں کے تیز چلانے میں کچھ نیکی نہیں ہے اور نہ گھوڑوں کے دوڑانے میں ولیکن اچھا چلنا چلو ضعیف کو ملا ڈالو اور کسی مسلمان کو دکھ نہ دو اور روایت ہی نافع سے اسنے ابن عمر رض سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ عرفہ کی دن اپنی بندوں کی طرف نظر فرماتا ہے پھر کسی کو نہیں چھوڑتا

اَحَدًا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا غَفَرَ لَہٗ فَقُلْتُ
لِابْنِ عُمَرَ لِلنَّاسِ جَمِیْعًا اَمْ لِاَھْلِ عَرَفَۃَ فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ
جَمِیْعًا وَاَخْبَرَنَا ھِبَۃُ اللّٰہِ قَالَ اَنْبَانَا مُکَابِرُ بْنُ الْجَحْشِ
الْمَازِنِیُّ بِالْبَصْرَۃِ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رض
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ
عَرَفَۃَ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیُبَاھِیْ بِالْحَاجِّ
الْمَلٰٓئِکَۃَ فَیَقُوْلُ لَھُمْ عَزَّ وَجَلَّ یَا مَلٰٓئِکَتِیْ اُنْظُرُوْا اِلٰی
عِبَادِیْ کَیْفَ جَآءُوْنِیْ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ شُعْثًا غُبْرًا
یَرْجُوْنَ رَحْمَتِیْ وَیَخَافُوْنَ عَذَابِیْ فَحَقٌّ عَلَی الْمَزُوْرِ
اَنْ یُّکْرِمَ زَائِرَہٗ وَحَقٌّ عَلَی الْمُضِیْفِ اَنْ یُّکْرِمَ ضَیْفَہٗ اَشْھَدُکُمْ
اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ وَجَعَلْتُ قِرَاھُمْ دُخُوْلَ الْجَنَّۃِ
قَالَ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ فُلَانًا یَزْھُوْ وَ
فُلَانَۃً تَزْھُوْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَمَا
مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ عِتْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَاَخْبَرَنَا
ھِبَۃُ اللّٰہِ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُاِیَ
اِبْلِیْسُ یَوْمًا ھُوَ فِیْہِ اَصْغَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَدْحَضُ
وَلَا اَغْیَظُ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَذٰلِکَ لِمَا یَرٰی مِنْ تَنْزِیْلِ
الرَّحْمَۃِ وَالْعَفْوِ عَنِ الذُّنُوْبِ اِلَّا مَا رُاِیَ یَوْمَ بَدْرٍ قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا رَاٰی یَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ
یَدْعُو الْمَلٰٓئِکَۃَ وَعَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ کَانَ
یَقُوْلُ اِنَّ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَھُوَ یَوْمُ الْمُبَاھَاۃِ
یَنْزِلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ تَعَالٰی
لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ فِیْ اَرْضِیْ صَدَّقُوْنِیْ
فَلَیْسَ مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ عِتْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَعَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْیَوْمُ الْمَوْعُوْدُ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ وَالشَّاھِدُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ
وَالْمَشْھُوْدُ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَعَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی

جسکے دلمیں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہو مگر اسکو بخشدیتا ہے پھر مینے ابن عمر
سے پوچھا سب لوگوں کو بخشدیتا ہے یا عرفہ والوں کو کہا بلکہ تمام لوگوں کو ہا
بلکہ تمام لوگوں کو اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے کہا ہم کو خبر دی مکابر بن جحش مازنی
نے بصرہ میں اپنے اسناد سے ابو الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اُترتا ہے اللہ تعالے
آسمان دنیا کی طرف پھر حاجیوں سے فرشتوں پاس فخر کرتا ہے تو اُنسے فرماتا ہے
عزت اور بزرگی والا اے میرے فرشتو میرے بندوں کیطرف دیکھو کیسے دور دور سے کر
میرے پاس آئے ہیں بکھرے بال گرد آلودہ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے
عذاب سے ڈرتے ہیں سو واجب ہے جسکی زیارت کرنے آویں وہ اپنے زیارت کرنیوالے
کی عزت کرے اور واجب ہے میزبان پر کہ اپنے مہمان کی بزرگی کرے تم گواہ رہو
کہ مینے اُنکو لیے بخشدیا اور اُنکی مہمانی مینے جنت میں داخل کرنا کی ہے فرمایا تو فرشتے عرض
کرتے ہیں اے پروردگار انمیں فلاں مرد تکبر کرتا ہے اور فلانی عورت تکبر کرتی ہے
اللہ عزوجل فرماتا ہے مینے انکو بخشدیا سو کوئی دن بہت زیادہ آزادی میں آگ
سے نہیں ہے عرفہ کے دن سے اور ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے خبر دی طلحہ بن عبد اللہ
سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان کسی دن میں نہیں دیکھا
گیا جسمیں وہ بہت چھوٹا اور بہت خوار اور بہت پسینہ کئے ہوئے اور بہت غصہ
میں ہو عرفہ کے دن سے اور یہ بسبب اسکے کہ دیکھتا ہے رحمت اور معافی کو
اُترنے سے گناہوں سے مگر جو دیکھا گیا تھا بدر کے دن عرض کیا اے رسول اللہ
اسنے بدر کے دن کیا دیکھا تھا فرمایا اسنے دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کو
بلاتے اور عکرمہ سے روایت ہے اسنے ابن عباس سے وہ کہتے تھے حج اکبر کا دن
عرفہ کا دن ہے اور یہی فخر کرنیکا دن ہے اللہ تعالی اُترتا ہے آسمان دنیا کیطرف تو اپنے
فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندوں کیطرف دیکھو میری زمین میں انہوں نے مجھے سچ
مانا سو کوئی دن زیادہ آزادی میں آگ سے نہیں ہے عرفہ کے دن سے اور ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد روز موعود سے قیامت
کا دن ہے اور شاہد سے جمعہ کا دن اور مشہود سے عرفہ کا دن اور روایت ہے
عطا سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بیشک
اللہ تعالے

بَاهِيْ بِالنَّاسِ يَوْمَ عَرَفَةَ عَامَّةً وَبَاهِيْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
خَاصَّةً وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ جُرْمًا مَنِ انْصَرَفَ مِنْ عَرَفَاتٍ
وَيَرَىٰ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَغْفِرْ لَهٗ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْفِرُ عَشِيَّةَ يَوْمِ عَرَفَةَ لِاَهْلِ الْجَمْعِ
جَمِيْعًا اِلَّا اَهْلَ الْكَبَائِرِ فَاِذَا كَانَ غَدَاةُ الْمُزْدَلِفَةِ غَفَرَ
لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ وَالتَّبِعَاتِ اَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمَطَرِيِّ يُعْرَفُ
بِالْبَاهِرِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّفَّا السَّامَرِّيُّ
اَنْبَاَنَا اِبْرٰهِيْمُ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ اَنْبَاَنَا اَبُوْ
مُصْعَبٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ وَقَفَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشِيَّةَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَلَمَّا قَامَ عِنْدَ الدَّفْعِ اسْتَنْصَتَ
النَّاسَ فَاَنْصَتُوْا فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فَوَهَبَ مُسِيْئَكُمْ
لِمُحْسِنِكُمْ مَا سَاَلَهٗ وَغَفَرَ ذُنُوْبَكُمْ اِلَّا التَّبِعَاتِ ادْفَعُوْا بِسْمِ اللّٰهِ
فَلَمَّا صِرْنَا بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَفَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَحَرًا فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الدَّفْعِ اسْتَوْقَفَ النَّاسَ وَ
اسْتَنْصَتَهُمْ فَاَنْصَتُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ
تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فَوَهَبَ مُسِيْئَكُمْ لِمُحْسِنِكُمْ
مَا سَاَلَهٗ وَغَفَرَ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَتَحَمَّلَ التَّبِعَاتِ وَضَمِنَ لِاَهْلِهَا
الثَّوَابَ ادْفَعُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ وَاَخَذَ بِزِمَامِ النَّاقَةِ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَقِيَ مِنْ
عَمَلٍ اِلَّا وَقَدْ عَمِلْتُهٗ وَاِنِّيْ لَاَحْلِفُ عَلَى الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ
فَهَلْ دَخَلْتُ فِيْمَنْ وَصَفْتَ فَقَالَ يَا اَعْرَابِيُّ اِنَّكَ اِنْ
اَحْسَنْتَ فِيْمَا تَسْتَاْنِفُ يُغْفَرْ لَكَ فِيْمَا مَضٰى فَخَلِّ زِمَامَ
النَّاقَةِ وَاَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَلِيِّ الْحَسَنِ الْحُبَابِ
الْمُقْرِيِّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ لِاُمَّتِهٖ

عرفہ کے دن لوگوں سے فخر کرتا ہے عام اور عمر بن خطاب سے فخر کرتا ہے خاص
اور ابن عمر سے روایت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو
کہ بہت بڑا لوگوں کا گناہوں میں وہ ہی جو عرفات سے لوٹ جاوے اور جانے
کہ اللہ عزوجل نے اُسے نہیں بخشا اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہا
بیشک اللہ تعالیٰ بخشتا ہے شام کو عرفہ کے روز مزدلفہ والوں سبھوں کو
سوا کبیرہ گناہ والوں کے پھر جب مزدلفہ کی صبح ہوتی ہی بخشدیتا ہے کبیرہ
گناہ والوں کو اور لوگوں کے رنجوں کو ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن المبارک
نے کہا ہمکو خبر دی ابو الفتح محمد بن احمد بن مطری نے جو باہر سے مشہور ہی
کہا خبر دی ہمکو علی بن احمد بن رفا سامری نے کہا ہمکو خبر دی ابراہیم بن عبد الصمد
ہاشمی نے کہا ہمکو خبر دی ابو مصعب نے مالک بن انس سے اُسنے نافع سے
اُسنے ابن عمر سے کہا ہماری ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن
شام کو کھڑے ہوئے چلنے کے نزدیک لوگوں کو چپ کرانے کو فرمایا وہ چپ
کر گئے پھر فرمایا اے لوگو بیشک تمہارے رب عزوجل نے تمپر تمہاری
اسدن میں احسان کیا سو تمہارے بدکار کو بخشدیا تمہارے نیک کیلیے اور
تمہارے نیک کو دیا جو اسنے مانگا اور تمہارے گناہ بخشدیے سوا رنجوں کے
چلدو اللہ کے نام سے جب ہم مزدلفہ میں پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے سحر کیوقت پھر جب چلنے کے نزدیک ہوئے لوگوں
کو کھڑا کرایا اور انکو چپ کرایا وہ چپ ہوئے پھر فرمایا اے لوگو بیشک تمہارے
رب نے تمپر احسان کیا تمہارے اسدن میں سو تمہارے بُرے کو تمہارے نیک
کے لیے بخشا اور تمہارے نیک کو دیا جو کچھ اسنے مانگا اور تمہارے گناہ
بخشدیے اور تمہارے رنج دئے ہوئے بخشدیے اور ضامن ہوا رنجوں والوں
کے لیے ثواب کا چلدو اللہ کے نام سے ایک اعرابی اُٹھا اور اُسنے اونٹنی کی
باگ پکڑلی عرض کیا یا رسول اللہ اسکی قسم جسنے آپ کو سچ سے بھیجا ہے کوئی
عمل باقی نہیں رہا مگر میں نے اُسے کیا ہے اور میں جھوٹی قسم کھا چکا
ہوں بھلا میں اون لوگوں میں داخل ہونگا جنکا آپ نے وصف کیا ہی آپنے
فرمایا اے اعرابی تو اگر نیکی کریگا ان عملوں میں جو ثواب آگے کریگا تو تیرے لیے
بخشش کیجاویگی پچھلے گناہوں میں چھوڑدے باگ اونٹنی کی اور ہمکو خبر دی
ہبۃ اللہ نے ابو علی حسن بن حباب مقری سے اپنی اسناد سے عباس بن مرداس سے کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لیے بخشش اور رحمت کی

بالمغفرة والرحمة فاجابه الله تعالى اني قد فعلت الا ظلم
بعضهم بعضا فاما ذنوبهم فيما بيني وبينهم فقد غفرتها
فقال يا رب انك قادر ان تثيب هذا المظلوم خيرا من
مظلمته وتغفر لهذا الظالم قال فلم تجبه تلك العشية
فلما كان غداة مزدلفة اعاد الحديث فاجابه الله تعالى
اني قد غفرت لهم قال ثم تبسم رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال له بعض اصحابه يا رسول الله تبسمت في ساعة
لم تكن تتبسم فيها فقال تبسمت من عدو الله ابليس
لانه لما علم ان الله قد استجاب لي في امتي ما اهوى يدعو
بالويل والثبور ويحثو التراب على راسه وعن سعيد
بن جبير قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم
عرفة بعرفات في الموضع . . . . . الذي ترفع العباد
فيه ايديهم الى الله تعالى ويعجون بالدعاء اذ هبط عليه
جبرئيل عليه السلام وقال يا محمد ان العلي الاعلى يقرئ
عليك السلام ويقول لك هؤلاء حجاج بيتي وزوار
وحق على المزور ان يكرم الزائر اشهدك واشهد ملائكتي
اني قد غفرت لهم جميعا وهكذا افعل بزوار يوم الجمعة
وعن علي رض انه لما كان عشية يوم عرفة رسول الله
صلى الله عليه وسلم واقف اقبل على الناس بوجهه فقال
مرحبا بوفد الله ثلاث مرات الذين اذا سالوا اعطوا
ويخلف عليهم نفقاتهم في الدنيا ويجعل لهم عند الله
في الاخرة مكان كل درهم الف الا ابشركم قالوا بلى
يا رسول الله قال فانه اذا كان في هذه العشية ينزل
الله الى سماء الدنيا ثم يامر ملائكته فيهبطون الى الارض
فلو طرحت ابرة لم تسقط الا على راس ملك فيقول الله
عز وجل يا ملائكتي انظروا الى عبادي جاؤني
شعثا غبرا من اطراف البلاد هل تسمعون ما سالوني
قالوا يا ربنا يسئلونك المغفرة فيقول سبحانه وتعالى اشهدكم
اني قد غفرت لهم تلك المغفرة فيقول سبحانه وتعالى

اللہ تعالی نے اُسے قبول فرمایا کہ مینے کیا مگر بعض کا ظلم بعض پر نہ بخشونگا
سو جو اُن کے گناہ میرے اور ان کے درمیان میں ہیں وہ مینے بخشدیے آپنے عرض کیا
اے پروردگار تو قادر ہے کہ ثواب دیوے اس مظلوم کو اسکے ظلم سے بہتر اور اس
ظالم کو بخشدے (راوی نے کہا) اسکو قبول نہ فرمایا اس شام تک جب مزدلفہ
کی صبح ہوئی آپنے وہی بات پھر عرض کی تو قبول فرما لیا اسکو اللہ تعالی نے
کہ مینے انکو بخشدیا (راوی نے) کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے
تو آپ کے بعض صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی ساعت میں مسکراتے
ہیں جسمیں آپ مسکرایا نہ کرتے تھے آپنے فرمایا میں اللہ کے دشمن ابلیس
سے ہنسا کہ جب اسنے جان لیا کہ اللہ نے میرے لیے قبول کر لیا میری امت کے حق
میں جو مینے چاہا تھا خرابی اور ہلاکت کو پکارنے لگا اور ڈالنے لگا مٹی اپنے سر پر
اور روایت ہے سعید بن جبیر رض سے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرفہ کے دن عرفات میں اُس جگہہ تھے جہاں بندے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہیں اللہ
تعالی کیطرف اور دعا سے آواز بلند کرتے ہیں ناگاہ آپ پر جبریل علیہ السلام
اُترے اور کہا اے محمد سب بلندوں سے بلند تجھپر سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے
تیرے لیے ہیں یہ میرے گھر کے حج کرنیوالے اور میری زیارت کرنیوالے اور جسکی
زیارت کیجاوے اسپر حق ہے کہ زیارت کرنیوالے کی عزت کرے میں تجھے گواہ کرتا ہوں
اور اپنے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کہ مینے ان سب کو بخشدیا اور اسیطرح کرونگا
جمعہ کے دن زیارت کرنیوالوں سے اور حضرت علی سے روایت ہے کہ جب روز عرفہ
کی شام ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے لوگوں پر اپنے منہ مبارک
سے متوجہ ہوئے فرمایا خوش ہوں اللہ کے گروہ تین بار (فرمایا) وہ لوگ جب
مانگیں انکو ملے اور بدلہ رہے انکا انکے خرچ کئے ہوئے دنیا میں اور آخرت میں اللہ کے
پاس انکے لیے ہر ایک درہم کی جگہہ ہزار کیا ونگی کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں
عرض کیا کیوں نہ دیں یا رسول اللہ فرمایا جب ہوتی ہے یہ شام تو اللہ تعالی آسمان
دنیا کی طرف اُترتا ہے پھر اپنے فرشتوں کو حکم کرتا ہے تو وہ اُترتے ہیں زمین کیطرف
سو اگر سوئی ڈالی جاوے نہ پڑے مگر فرشتے کے سر پر تو فرماتا ہے اللہ عز وجل اے میرے
فرشتو میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس آئے ہیں بال بکھرے خاک آلودہ
شہروں کی طرف سے بھلا تم سنتے ہو جو انہوں نے مجھسے مانگا عرض کرتے
ہیں اے ہمارے پروردگار تجھسے بخشش مانگتے ہیں اللہ پاک اور
بلند فرماتا ہے

اشهدكم اني قد غفرت لهم ثلث مرات فافيضوا من
موقفكم مغفورا لكم

فصل في تفضيل صيامه وما
ورد فيه من الصلوة وامر به من صنوف الدعوات
اخبرنا هبة الله بن المبارك قال انبانا احمد بن محمد باسناده
عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال من صام يوم عرفة غفر الله
له ما تقدم من ذنبه وما تاخر بسنة واخبرنا هبة الله
باسناده عن قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال صيام يوم عرفة كفارة سنتين سنة ماضية وسنة
مستقبلة واما الصلوة فما اخبرنا به هبة الله قال
انبانا الشيخ ابو علي بن الحسن بن احمد بن عبد الله
المقري قال انبانا ابو الفتح هلال بن محمد بن جعفر الحفار
قال انبانا ابو الحسن علي بن احمد الحلواني انبانا
موسى بن عمران البلخي انبانا ابو يوسف بن موسى القطان
انبانا عمر بن نافع انبانا مسعود بن واصل انبانا النهاس
بن فهم عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى يوم
عرفة بين الظهر والعصر اربع ركعات يقرا في كل ركعة
فاتحة الكتاب مرة وقل هو الله احد خمسين مرة
كتب له الف الف حسنة ورفع له بكل حرف في القران
درجة في الجنة ما بين كل درجتين مسيرة خمسمائة
عام . . . . . .
. . . . . . و
يزوجه الله تعالى بكل حرف في القران سبعين
حوراء مع كل حوراء سبعون الف مائدة من
الدر والياقوت على كل مائدة سبعون الف لون
لحم طير خضر برودته برد الثلج وحلاوته حلاوة العسل
وريحه ريح المسك لم تمسه نار ولا حديدة
يجد لاخره طعما كما يجده لاوله ثم ياتيهم طائر

میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انہیں بخشدیا تین بار (فرماتا ہے) سو لوٹ جاؤ
اپنی جگہہ سے بخشے ہوئے فصل عرفہ کے دن کے روزے اور اسمیں نمازیں
اور قسم قسم کی دعاؤں کے حکم وارد ہونے کے فضیلت ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ
بن مبارک نے کہا ہمکو خبر دی احمد بن محمد نے اپنے اسناد سے عبد الرحمٰن
بن زید بن اسلم سے اسنے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص عرفہ کے دن کا روزہ رکھے اللہ اسکے اگلے اور پچھلے گناہ سال
کے بخشدیتا ہے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے ابو قتادہ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپنے فرمایا عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے
ایک گذری سال کا ایک آئندہ سال کا اور اسپر نمازیں ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ
نے کہا ہمکو خبر دی شیخ ابو علی بن حسن بن احمد بن عبد اللہ مقری نے کہا
ہمکو خبر دی ابو الفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے کہا ہمکو خبر دی ابو الحسن
علی بن احمد حلوانی نے کہا ہمیں خبر دی موسے بن عمران نے بلخی نے
کہا ہمکو خبر دی ابو یوسف بن موسے قطان بن عمر بن نافع نے کہا ہمکو
خبر دی مسعود بن واصل نے کہا ہمکو خبر دی نہاس بن فہم نے قتادہ
سے اسنے سعید بن المسیب سے اسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عرفہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان
چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد
پچاس بار پڑھے اسکے لیے لاکھ نیکی لکھی جاویگی اور بلند کیا جاویگا اسکے لیے
قرآن کے ہر حرف کے بدلے ایک درجہ جنت میں ہر درجہ کے درمیان
پانسو سال کا ہوگا اور اللہ تعالی اسکو نکاح کر دیگا قرآن کے ہر حرف
کے بدلے ستر حوریں ہر حور کے ساتھ ستر ہزار خوانچے ہونگے موتی اور یاقوت
سے ہر خوانچہ پر ستر ہزار قسم کا کھانا ہوگا سبز جانور کے گوشت کے
درمیان اسکی سردی برف کی سردی اور اسکی مٹھائی
شہد کی مٹھائی اور اسکی خوشبو کستوری کی خوشبو نہیں
لگی اسکو آگ اور نہ لوہا پاویگا اسکے آخر لقمہ میں مزہ جیسے
پاتا تھا اسکے پہلے لقمہ میں پھر ان کے پاس ایک
جانور آویگا۔

جَنَاحَانِ مِنْ يَاقُوْتَتَيْنِ حَمْرَاوَيْنِ وَمِنْقَارُهُ مِنْ ذَهَبٍ
لَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَنَاحٍ فَيُنَادِىْ بِصَوْتٍ لَذِيْذٍ لَمْ
يَسْمَعِ السَّامِعُوْنَ بِمِثْلِهِ وَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِاَهْلِ عَرَفَةَ وَقَالَ
يَسْقُطُ ذٰلِكَ الطَّيْرُ فِىْ صَحْفَةِ الرَّجُلِ مِنْهُمْ فَيَخْرُجُ مِنْ
تَحْتِ كُلِّ جَنَاحٍ مِنْ اَجْنِحَتِهٖ سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِنَ الطَّعَامِ
فَيَاْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ يَنْتَفِضُ فَيَطِيْرُ فَاِذَا وُضِعَ فِىْ قَبْرِهٖ اَضَاءَ
لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ فِى الْقُرْاٰنِ نُوْرًا حَتّٰى يَرَى الطَّائِفِيْنَ
حَوْلَ الْبَيْتِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَقُوْلُ
عِنْدَ ذٰلِكَ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ مِمَّا يَرٰى
مِنَ الثَّوَابِ وَالْكَرَامَةِ وَاَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
قَالَ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رض
وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ عَرَفَةَ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِىْ كُلِّ
رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ يَبْدَءُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَيَخْتِمُهَا بِاٰمِيْنَ ثُمَّ يَقْرَءُ قُلْ
يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً
يَبْدَءُ فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ
نَعَمْ اَشْهَدُ وَلِىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَاَمَّا الدَّعَوَاتُ
فَمَا اَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْقَاضِى الشَّرِيْفِ
اَبِى الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ عَنْ اَبِى
الْفَتْحِ يُوْسُفَ بْنِ عُمَرَ ابْنِ مَسْرُوْقِ الْقَوَّاسِ قَالَ اَنْبَاَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ يَعْنِىْ
ابْنَ الْوَلِيْدِ الضَّرِيْرُ اَنْبَاَنَا اَبُو النَّصْرِ يَعْنِى الْهَاشِمَ ابْنَ الْقَاسِمِ
عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ اللَّيْثِىِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَهْدٰى
عِيْسٰى ع خَمْسَ دَعَوَاتٍ جَاءَ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ لِعِيْسٰى اُدْعُ
بِهٰؤُلَاءِ الْخَمْسِ الدَّعَوَاتِ فَاِنَّهُ لَيْسَ عِبَادَةٌ اَحَبَّ اِلَى
اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ عِبَادَةِ اَيَّامِ الْعَشْرِ اَوَّلُهُنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ

جسکے دونو پر دو سرخ یاقوت کے ہونگے اور اسکی چونچ سونے کی اسکے ستر ہزار پر ہونگے سو وہ لذیذ آواز سے پکاریگا جو نہیں سنا ہوگا سننے والوں نے اس جیسا اور کہیگا خوشی ہو عرفہ والوں کو اور راوی نے کہا گر پڑیگا وہ جانور ان میں سے ایک مرد کے پیالے میں پھر نکل پڑیگا اسکے ہر پر کے نیچے سے اسکے پروں میں سے ستر قسم کا کھانا وہ اسمیں سے کھاویگا پھر وہ جانور آپکو جھاڑیگا اڑ جاویگا پھر جب وہ اپنی قبر میں رکھا جاویگا تو اسکے لیے قرآن کے حرف کے برابر نور کی روشنی کریگا یہانتک کہ بیت اللہ کے گرد طواف کرنیوالوں کو دیکھیگا اور اسکے لیے ایک دروازہ بہشت کے دروازوں میں سے کھولا جاویگا پھر وہ اسکے نزدیک کہیگا ای پروردگار قیامت قائم کر بسبب دیکھنے ثواب اور بزرگی کے اور ہمکو خبر دی ہبتہ اللہ بن مبارک نے کہا ہمکو خبر دی حسن نے اپنی اسناد سے علی بن ابیطالب اور عبد اللہ بن مسعود رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے جو شخص عرفہ کے دن دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ تین بار پڑھے ہر بار شروع کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور اسکو آمین کہکر ختم کرے پھر قل یا یہا الکفرون تین مرتبہ اور قل ہو اللہ احد ایک مرتبہ پڑھے ہر بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہکر شروع کرے مگر اللہ فرشتوں کو فرماتا ہے تم گواہ رہو کہ مینے اسکو گناہ بخشدیئے اور دعائیں پس جو خبر دی ہمکو ہبتہ اللہ ابن مبارک نے قاضی شریف ابو الحسن محمد بن علی بن مہتدی باللہ سے انہوں نے ابو الفتح یوسف بن عمر بن مسروق القواس سے انہوں نے کہا ہمکو خبر دی عبد اللہ بن احمد بن ثابت بزار نے کہا ہمکو خبر دی ایوب یعنی ولید کے بیٹے نے کہا ہمکو خبر دی ابو النصر یعنی ہاشم بن قاسم نے محمد بن فضل بن عطیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر لیثی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ہمکو پہنچا کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسے علیہ السلام کی طرف پانچ دعائیں ہدیہ بھیجیں جبرئیل لیکر آئے اور عیسے ع سے کہا ان پانچ دعاؤں سے دعا کرو کیونکہ کوئی عبادت اللہ تعالی کیطرف دس دنوں کی عبادت سے زیادہ پیاری نہیں ہے پہلی انکی کوئی معبود نہیں سوا اللہ اکیلے کے جسکا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسیکو تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالثَّانِيَةُ اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَمْ
يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّالثَّالِثَةُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وَالرَّابِعَةُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَى لَيْسَ
وَرَآءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰى وَالْخَامِسَةُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا تَقُوْلُ
وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ وَلَكَ يَا رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ
خَيْرِ مَا تَجْرِيْ بِهِ الرِّيْحُ فَسَأَلَ الْحَوَارِيُّوْنَ عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ ع وَقَالُوْا مَا ثَوَابُ مَنْ دَعَى بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ
فَقَالَ اَمَّا مَنْ قَالَ الْاُوْلٰى مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِنَّهٗ لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ
مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ عَمَلٌ مِّثْلُ ذٰلِكَ الْعَمَلِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
وَكَانَ اَكْثَرَ الْعِبَادِ حَسَنَاتٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ قَالَ الثَّانِيَةَ
مِائَةَ مَرَّةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحٰى عَنْهُ مِثْلَهَا
سَيِّئَاتٍ وَّرَفَعَ لَهٗ عَشَرَةَ اٰلَافِ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ
قَالَ الثَّالِثَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ مِّنْ
سَمَآءِ الدُّنْيَا رَافِعِيْ اَيْدِيْهِمْ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَنْ قَالَهَا
وَمَنْ قَالَ الرَّابِعَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ يَلْقَاهَا مَلَكٌ وَّيَضَعُهَا
بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ قَالَهَا وَمَنْ نَظَرَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ لَمْ يَشْقَ وَقَالُوْا يَا عِيْسٰى فَمَا ثَوَابُ مَنْ
قَالَ الْخَامِسَةَ قَالَ هِيَ دَعْوَتِيْ وَلَمْ تُؤْذَنْ لِيْ تَفْسِيْرُهَا
وَاَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْمُقْرِيْ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ رض اَنَّهٗ قَالَ اَكْثَرُ مَا يَدْعُوْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا تَقُوْلُ
وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ وَلَكَ يَا رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قابو والا ہے اور دوسری
میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود
بے نیاز جسنے کوئی بیوی نہ بنائی اور نہ بچہ اور تیسری میں گواہی دیتا ہوں
کہ کوئی معبود نہیں اللہ اکیلے کے سوائے کوئی اسکا شریک نہیں اسکا ملک ہے
اور اسیکو تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور آپ ہمیشہ زندہ
رہنے والا ہے نہیں مرتا اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
اور چوتھی مجھکو اللہ بس ہے اور کافی ہے سنتا ہے اللہ جو اسکو
پکارے اللہ کے سوا کوئی نہایت اور مقصود نہیں اور پانچویں یا اللہ
تجھی کو تعریف ہے جیسے تو فرماتا ہے اور بہتر اس سے جو ہم کہتے ہیں
یا اللہ تیرے ہی لیئے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا
اور میرا مرنا اور تیرے ہی لیے ہے اے میرے رب میری میراث یا اللہ
میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور کام کے الجھنے سے
یا اللہ میں تجھہ سے مانگتا ہوں اس چیز کی بھلائی سے جسپر ہوا چلتی
ہے پھر حواریوں نے حضرت عیسے بن مریم علیہ السلام سے پوچھا اور
عرض کیا اس شخص کو کیا ثواب ہے جو دعا کرے ان دعاؤں سے فرمایا جو شخص
پہلی دعا سو بار کہے سو بیشک کسی کیلیئے زمین والوں میں سے عمل نہ ہوگا اسکے
عمل جیسا اس دن میں اور وہ عابدوں سے نیکیوں میں زیادہ ہوگا قیامت
کے دن اور جو شخص کہے دوسری دعا سو بار اسکے لیئے اللہ لاکھ نیکی لکھیگا اور اس سے
مٹا دیگا اسکی مثل برائیں اور بلند کریگا اسکے لیئے دس ہزار درجے بہشت میں
اور جو شخص تیسری دعا کہے سو بار تو ستر ہزار فرشتے اترینگے آسمان دنیا سے
ہاتھ اٹھائے ہوئے رحمت کی دعا کرتے ہوئے اسپر جو یہ دعا کہے اور جو شخص چوتھی
دعا سو بار فرشتہ اسے اٹھا لیتا ہے اور اسکو رحمن عزوجل کے سامنے
رکھ دیتا ہے سو دیکھتا ہے اسکی طرف جسنے اسے پڑھا اور جسکی طرف اللہ
تعالی نظر فرماوے وہ بدبخت نہ ہوگا اور عرض کیا اے عیسے اسکو کیا ثواب جو پانچویں
دعا پڑھے فرمایا وہ میری دعا ہے اور مجھکو اذن نہیں ملا اسکے بیان کرنیکا
اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے حسن بن احمد بن عبد اللہ مقری سے انہی اسناد سے خلیفہ بن
حسین سے حضرت علی بن ابیطالب سے کہا بہت زیادہ دعا جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام
کو کیا کرتے یوں فرماتے یا اللہ تجھی کو تعریف ہے جیسے تو فرماتا ہے اور بہتر اس سے جو ہم کہتے ہیں یا اللہ تیرے
ہی لیے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اور تیرے ہی لیے ہے اے میرے رب میراث
میری یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں

عذاب القبر وفتنة الصدر وشتات الامر اللهم اني اسئلك من خير ما تجري به الريح واخبرنا هبة الله ابن المبارك باسناده عن موسى بن عبيدة عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر دعائي ودعاء الانبياء من قبلي بعرفة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم اجعل في قلبي نورا وفي سمعي نورا وفي بصري نورا اللهم اشرح لي صدري ويسر لي امري اللهم اني اعوذ بك من وساوس الصدر وفتنة القبر وشتات الامر اللهم اني اعوذ بك من شر ما يلج في الليل ومن شر ما يلج في النهار ومن شر ما تهب به الريح ومن شر بوائق الدهر وروى الضحاك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في حجة الوداع حين اجتمعوا بعرفة هذا يوم الحج الاكبر ولا حج لمن لم يوافق عرفة اليوم والليلة فاليوم دعاء وسؤال الرب عز وجل وهو يوم تهليل وتكبير وتلبية انه من وافى هذا اليوم في هذا المكان وحرم سؤال ربه عز وجل فهو المحروم وانكم تدعون جوادا لا يبخل وحليما لا يجهل وعالما لا ينسى انه من صام يوم عرفة مقيما في اهله فقد صام عاما امامه وعاما خلفه **فصل** واما ما اختص به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الدعاء في عشية عرفة وهو ما اخبرنا به هبة الله بن المبارك قال انبانا القاضي ابو القاسم عبد الرحمن ابن الحسن ابن عبد الكريم العسكري قال حدثنا علي بن محمد بن عبيد الله المعدل قال حدثنا محمد بن عبد الله بن ابراهيم ثنا محمد بن احمد ابو شيبة ثنا علي ثنا مسلم انبانا ابن ابي فديك قال حدثني ابراهيم بن فضل المخزومي عن سليمان بن زيد عن هرم ابن حيان عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

قبر کی عذاب اور سینے کے فتنہ اور کام کے اولجھنے سے یا اللہ میں تجھسے مانگتا ہوں اسچیز کی بھلائی سے جسپر ہوا چلتی ہے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے اپنے اسناد سے موسے بن عبیدہ سے اسنے حضرت علی بن ابیطالب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ اور مجھہ سے پہلے پیغمبروں کی دعا عرفہ میں یہ ہے کوئی معبود نہیں سوا اللہ اکیلے کے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کو سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ کر میری دل میں نور اور میری کان میں نور اور میری بینائی میں نور یا اللہ کھولدے میری لیئے میرا سینہ اور آسان کر میری لیے میرا کام یا اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیری سینے کی وسوسوں سے اور قبر کی فتنے اور کام کے اولجھنے سے یا اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اسچیز کی برائی سے جو رات میں آتی ہے اور اسچیز کی برائی سے جو دن میں آتی ہے اور برائی سے اُسکے جسپر ہوا چلتی ہے اور برائی زمانہ کی حادثوں کی اور روایت کی ضحاک نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا حجۃ الوداع میں جب لوگ جمع ہوئے عرفہ میں نہ آیا آج دن اور آج رات سو آج دعا کرنی اور رب عز وجل سے مانگنا ہے اور یہ دن لا الہ الا اللہ کہنے اور تکبیر کہنے اور لبیک پکارنے کا ہے جو شخص اسدن اس مکان میں پہونچا اور محروم رہا مانگنے سے اپنے رب عز وجل سے پس وہی محروم ہے اور بیشک تم ایسے سخی کو پکارتے ہو جو بخل نہیں کرتا اور ایسے بردبار کو جو جہالت نہیں کرتا اور ایسے عالم کو جو بھولتا نہیں جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے رہ کر اپنے گھر میں بیشک اسنے ایکسال اگلے اور ایک سال پچھلے کا روزہ رکھا **فصل** جو دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو خاص کی ہے اور اسکی خبر دی ہمکو ہبۃ اللہ بن مبارک نے کہا ہمکو خبر دی قاضی ابو القاسم عبد الرحمن بن حسین بن عبد الکریم عسکری نے کہا ہم سے حدیث بیان کی علی بن محمد بن عبید اللہ معدل نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن ابرہیم نے کہا ہم سے حدیث بیان محمد بن احمد ابو شیبہ نے کہا ہم سے حدیث بیان کی علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم نے کہا ہمکو خبر دی ابن ابی فدیک نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابرہیم بن فضل مخزومی نے سلیمان بن زید سے اُسنے ہرم بن حیان سے اسنے حضرت علی بن ابیطالب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے موقف میں

لَيْسَ فِي الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ قَوْلٌ وَلَا عَمَلٌ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا الدُّعَاءِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ وَهُوَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهِ وَيَبْسُطُ يَدَيْهِ كَهَيْئَةِ الدَّاعِي ثُمَّ يُلَبِّي ثَلٰثًا وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَبِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَقُولُ ذٰلِكَ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ وَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ يَقُولُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيَبْدَأُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَيَخْتِمُهَا بِآمِينَ وَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا يَشَاءُ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْمَلٰئِكَةِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي تَوَجَّهَ إِلَى بَيْتِي وَكَبَّرَنِي وَلَبَّانِي وَسَبَّحَنِي وَوَحَّدَنِي وَهَلَّلَنِي وَقَرَأَ بِأَحَبِّ السُّوَرِ إِلَيَّ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ قَبِلْتُ عَمَلَهُ وَأَوْجَبْتُ لَهُ أَجْرَهُ وَغَفَرْتُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَشَفَّعْتُهُ فِيمَا سَأَلَنِي

فَصْلٌ فِي دُعَاءِ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَخَضِرٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ

أَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ ابْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْرِئُ قَالَ أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِمْرَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْفَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ عَمَّارٍ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ الْبَرِّيُّ وَالْبَحْرِيُّ يَعْنِي إِلْيَاسَ وَالْخَضِرَ كُلَّ عَامٍ بِمَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

کوئی بات اور کوئی کام افضل نہیں ہی اس دعا سے اور پہلا ان کا جنکی طرف اللہ نظر فرماویگا اس دعا کا صاحب ہی اور وہ یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ میں کھڑی ہوتی قبلہ کیطرف منہ کرتے اور اپنے دونو ہاتھ پھیلاتے دعا کرنے والے کیطرح پھر لبیک کہتے تین بار اور کہتے کوئی معبود نہیں سوا اللہ اکیلے کہ نہیں اسکا کوئی شریک اُسیکا ملک ہی اور اسیکو سب تعریف ہی اور زندہ کرتا ہے اور مارتا ہی اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی سوبار پھر کہتے نہیں پھرنا اور نہیں طاقت مگر اللہ بلند بزرگ کی توفیق سے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور یہ کہ اللہ نے ہر چیز کو علم میں گھیر لیا ہے یہہ سو بار کہتے تھے پھر پناہ لیتے اللہ کی شیطان مردود سے اور کہتے بیشک اللہ ہی سننے والا جاننے والا ہے کہتے اسکو تین بار پھر سورہ فاتحہ پڑھتے تین بار اور شروع کرتے ہر بار بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور اسکو ختم کرتے آمین سے اور قل ہو اللہ پڑھتے سو بار پھر کہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ رحمت کامل بھیج نبی امی پر اور اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتیں سو بار پھر دعا کرتے اللہ عزوجل سے جو کچھ چاہتے پھر اللہ تعالی نے فرشتوں سے فرمایا دیکھو میری بندہ کو جو میری گھر کو متوجہ ہوا آیا اور میری بڑائی بیان کی اور مجھکو لبیک کہا اور میری تسبیح کہی اور مجھے ایک جانا اور میری توحید بیان کی اور میری بہت پیاری سورتیں پڑھیں اور میرے پیغمبر پر درود بھیجا میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اسکا عمل قبول فرمالیا اور اسکے لیئے اسکی مزدوری واجب کر لی اور اسکے گناہ بخشدیئے ہیں اُسکی شفاعت قبول کی جسکے حق میں وہ مجھ سے مانگی۔

فصل حضرت جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور خضر علیہم السلام کی دعائیں عرفہ کی شام کو ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو خبر دی حسن بن احمد بن عبد اللہ مقری نے کہا ہمکو خبر دی حسین بن عمران مؤذن نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو القاسم فامی نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو علی حسن بن علی نے کہا ہم سے حدیث بیان کی احمد بن عمار نے کہا ہمکو خبر دی محمد بن مہدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن جریج نے عطا سے اُسنے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع ہوتے ہیں جنگل اور دریا والے یعنی حضرت الیاس اور خضر علیہ السلام ہر سال مکہ میں۔ ابن عباس نے کہا۔

وَبَلَغَنَا أَنَّهُ يَحْلِقُ أَحَدُهُمَا رَأْسَ صَاحِبِهِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ
قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا يَأْتِي بِالْخَيْرِ إِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا
شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ إِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ
وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَهَا كُلَّ يَوْمٍ أَمِنَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالسَّرَقِ وَمِنْ
كُلِّ شَيْءٍ يَكْرَهُهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ
فِيْ حِرْزِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَأَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ قَالَ أَنْبَأَنَا
الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَزْهَرِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ طَالِبِ بْنُ حَمْدَانَ
الْبَكْرِيُّ أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ
أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحٰقَ الْعَطَّارُ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَشِّرِ
الْقَيْسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ يَجْتَمِعُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ جِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ
وَإِسْرَافِيْلُ وَخَضِرٌ فَيَقُوْلُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا شَآءَ
اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ مِيْكَائِيْلُ
فَيَقُوْلُ مَاشَآءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ إِسْرَافِيْلُ
فَيَقُوْلُ مَاشَآءَ اللّٰهُ الْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِ اللّٰهِ فَيَرُدُّ عَلَيْهِمُ
الْخَضِرُ فَيَقُوْلُ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَدْفَعُ السُّوْٓءَ إِلَّا اللّٰهُ
ثُمَّ يَتَفَرَّقُوْنَ وَلَا يَجْتَمِعُوْنَ إِلٰى قَابِلِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَاللّٰهُ
أَعْلَمُ **فَصْلٌ** قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ بَلَغَنِيْ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ
أَنْ يَكُوْنَ أَكْثَرُ دُعَاءِ الْمُسْلِمِ فِي الْمَوْقِفِ رَبَّنَا آتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
وَرَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ عِنْدَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيْ
مَلَكٌ قَائِمٌ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
يَقُوْلُ آمِيْنَ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ إِنَّهُمْ قَالُوْا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اُدْعُ لَنَا فَقَالَ
اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا زِدْنَا فَأَعَادَهَا قَالُوْا زِدْنَا فَأَعَادَ

اور ہمکو پہونچا کہ اُن دونوں میں کا ہر ایک اپنے ساتھی کا سر مونڈتا ہے ایک انمیکا
کہتا ہے دوسرے سے کہہ اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا کوئی بھلائی نہیں لاتا
سوا اللہ کے اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا کوئی برائی کو نہیں پھیرتا سوا اللہ
کے اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا اور جو تمہارے ساتھ نعمت ہے سو وہ اللہ کیطرف
سے ہے اللہ کے نام سے جو اللہ نے چاہا اور نہیں پھرنا اور نہ کوئی قوت مگر
ساتھ اللہ کے ابن عباسؓ نے کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسکو
ہر دن کہے وہ بیخوف ہوگا غرق ہونے اور جلنے اور چوری سے اور ہر چیز سے جو اسکو بری
لگے شام کرنے تک اور جو شخص اسکو شام کے وقت کہے وہ اللہ کی پناہ میں
ہوگا صبح کرنے تک اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے کہا ہمکو خبر دی حسن بن احمد
ازہری نے کہا ہمکو خبر دی ابوطالب بن حمدان بکری نے کہا ہمکو خبر دی اسمٰعیل
نے کہا ہمسے حدیث بیان کی عباس دوری نے کہا ہمکو خبر دی عبید اللہ بن اسحاق
عطار نے کہا ہمکو خبر دی محمد بن مبشر قیسی نے عبد اللہ حسن سے اُسنے اپنے باپ سے
اسنے اپنے دادا سے اُسنے حضرت علی سے کہا جمع ہوتے ہیں ہر دن عرفہ کے عرفات
میں حضرت جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور خضر علیہم السلام پھر کہتے ہیں جبرئیل
علیہ السلام جو اللہ نے چاہا اور نہیں پھرنا اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے اسپر
جواب دیتے ہیں میکائیل کہتے ہیں جو اللہ نے چاہا ہر نعمت اللہ کیطرف سے ہے
اسپر جواب دیتے ہیں اسرافیل علیہ السلام کہتے ہیں جو اللہ نے چاہا سب بھلائی
اللہ کے ہاتھ میں ہے اُنپر جواب دیتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام کہتے ہیں جو چاہا
اللہ نے کوئی برائی دور نہیں کر سکتا سوا اللہ کے پھر جدا ہو جاتے ہیں اور جمع
نہیں ہوتے آئندہ سال اس دن تک اور اللہ بہتر جانتا ہے **فصل** ابن جریج نے
کہا مجکو پہونچا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ عرفات میں مسلمان کی زیادہ دعا یہ ہوا ہے ہمارے
پروردگار ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو بچا آگ کے
عذاب سے اور مجاہد نے روایت کی ابن عباس سے کہا رکن یمانی کے پاس ایک فرشتہ
کھڑا ہے جب سے اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے آمین کہا کرتا ہے
سو تم کہا کرو اے ہمارے رب دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور
آگ کے عذاب سے بچا حماد بن ثابت سے روایت ہے کہا لوگوں نے انس بن مالک سے
کہا ہمارے لیئے دعا کرو اُنہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار ہم کو دے دنیا میں بھلائی اور
آخرت میں بھلائی اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچا لوگوں نے کہا
ہمیں زیادہ دیجئے اُنہوں نے اسی دعا کو دوبارہ کہا لوگوں نے

مَا تُرِيْدُوْنَ فَقَدْ سَأَلْتُ اللّٰهَ لَكُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَقَالَ اَنَسٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ
اَنْ يَّدْعُوَ بِهَا يَقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى
مَنْ دَعَا بِهٰذَا الدُّعَاءِ جَعَلَ لَهٗ نَصِيْبًا وَّحَظًّا مِّنْ فَضْلِهٖ
وَرَحْمَتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا اَيْ اَعْطِنَا اِبِلًا وَّغَنَمًا وَّبَقَرًا وَّعَبِيْدًا
وَّاِمَاءً وَّذَهَبًا وَّفِضَّةً يَنْوِي الدُّنْيَا فِيْ كُلِّ شَيْءٍ
وَّلَهَا يُنْفِقُ وَلَهَا يَعْمَلُ وَلَهَا يَنْصَبُ فَهِيَ هَمُّهٗ وَسُؤْلُهٗ وَ
طَلِبَتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ يَعْنِيْ حَظًّا وَّلَا نَصِيْبًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ وَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْ مَعْنَى الْحَسَنَتَيْنِ فَقَالَ عَلِيُّ
ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَوْلُهٗ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً اِمْرَاَةً صَالِحَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
الْحُوْرُ الْعِيْنُ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَهِيَ الْمَرْاَةُ السُّوْءُ
وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ وَ
فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً الْجَنَّةُ وَقَالَ السُّدِّيُّ وَابْنُ حَيَّانَ
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً اَيْ رِزْقًا حَلَالًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا صَالِحًا
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً هِيَ الْمَغْفِرَةُ وَالثَّوَابُ وَقَالَ ابْنُ
عَطِيَّةَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الْعِلْمُ وَالْعَمَلُ بِهٖ وَفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً تَيْسِيْرُ الْحِسَابِ وَدُخُوْلُ الْجَنَّةِ وَقِيْلَ فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً التَّوْفِيْقُ وَالْعِصْمَةُ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
النَّجَاةُ وَالرَّحْمَةُ وَقِيْلَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً اَوْلَادًا اَبْرَارًا
وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً مُرَافَقَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَقِيْلَ فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً الْمَالُ وَالنِّعْمَةُ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً تَمَامُ النِّعْمَةِ
وَهُوَ الْفَوْزُ مِنَ النَّارِ وَدُخُوْلُ الْجَنَّةِ وَقِيْلَ فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً الْاِخْلَاصُ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً الْخَلَاصُ وَقِيْلَ

لوگوں نے کہا ہمیں زیادہ دیجیے کہا تم کیا چاہتے ہو میں نے تو اللہ سے تمہارے لیے دنیا
اور آخرت کی بھلائی تو مانگ لی اور حضرت انس نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم زیادہ دعا کیا کرتے تھے اسی دعا سے کہا کرتے اے ہمارے پروردگار ہمکو دے دنیا
میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچائیو اور بیشک
اللہ تعالی نے اسکا ذکر فرمایا ہے جو اس دعا سے دعا کرے کہ مقرر کیا اسکے لیے نصیب
اور حصہ اپنے فضل اور رحمت سے اللہ تعالی عزت اور بزرگی والے نے فرمایا اور
لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو کہتا ہے اے ہمارے پروردگار ہمکو دنیا میں دے یعنی ہمکو
دے اونٹ اور بکریں اور گائے اور غلام اور لونڈیں اور سونا اور چاندی دنیا
کی نیت کرتا ہے ہر چیز میں اور اسی میں خرچ کرتا ہے اور اسکے لیے عمل کرتا
ہے اور اسکے لیے کھڑا ہوتا ہے سو وہی اسکا مقصود اور سوال اور مطلوب
ہے سو اللہ عزوجل نے فرمایا اور اسکے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں یعنی کچھ
حصہ اور نصیبہ اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار
ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو آگ کے عذاب سے
بچائیو اور وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مومن ہیں رضی اللہ
عنہم اور دونوں بھلائیوں کے معنے میں علماء کا اختلاف ہے حضرت علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہا اللہ کا فرمودہ اے ہمارے پروردگار ہمکو دے
دنیا میں بھلائی عورت نیک اور آخرت میں بھلائی حور موٹی آنکھ والی اور
ہمکو آگ کے عذاب سے بچا اور یہ عورت بری ہے اور حسن نے کہا دنیا میں بھلائی
علم اور عبادت ہے اور آخرت میں بھلائی جنت ہے اور سدی اور ابن حیان نے
کہا دنیا میں بھلائی یعنے رزق حلال فراخ اور عمل نیک اور آخرت میں
بھلائی وہ بخشش اور ثواب ہے اور ابن عطیہ نے کہا دنیا میں بھلائی علم اور اسپر
عمل کرنا ہے اور آخرت میں بھلائی حساب کی آسانی اور جنت کا داخل
ہونا ہے اور کسی نے کہا دنیا میں بھلائی توفیق اور بچنا ہے اور آخرت میں
بھلائی نجات اور رحمت ہے اور بعض نے کہا دنیا میں بھلائی اولاد نیک ہے
اور آخرت میں پیغمبروں کی مرافقت ہے اور بعض نے کہا دنیا میں بھلائی
مال اور نعمت ہے اور آخرت میں بھلائی نعمت کا پورا ہونا ہے اور وہ
آگ سے بچنا اور بہشت میں داخل ہونا ہے اور بعض نے کہا دنیا
میں بھلائی اخلاص ہے اور آخرت میں بھلائی خلاصی
ہے اور بعض نے کہا

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الثَّبَاتَ عَلَى الْإِيْمَانِ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
السَّلَامَ وَالرِّضْوَانَ وَقِيْلَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً حَلَاوَةُ
الطَّاعَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً لَذَّةُ الرُّؤْيَةِ وَقَالَ قَتَادَةُ
فِي الدُّنْيَا عَافِيَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ عَافِيَةً وَالَّذِيْ يُؤَيِّدُ هٰذَا
التَّاوِيْلَ مَا رَوَى ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ
الْمَنْتُوْفِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ كُنْتَ تَدْعُوا اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ شَيْئًا فَقَالَ كُنْتُ
اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ
فِي الدُّنْيَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
اِذًا لَا تَسْتَطِيْعُهٗ وَلَا تُطِيْقُهٗ هَلَّا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فَشَفَاهُ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا السُّنَّةَ وَفِي الْاٰخِرَةِ الْجَنَّةَ وَعَنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ عَوْفٍ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَنْ اٰتَاهُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِسْلَامَ وَالْقُرْاٰنَ وَاَهْلًا وَّمَالًا فَقَدْ
اُوْتِيَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَعَنْ عَبْدِ
الْاَعْلٰى بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ
فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الرِّزْقَ الطَّيِّبَ
وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً الْجَنَّةَ

مَجْلِسٌ فِيْ فَضَائِلِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ النَّحْرِ

قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ
الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رض الْكَوْثَرُ هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ مِنْهُ الْقُرْاٰنُ
وَالنُّبُوَّةُ وَالنَّهْرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ نَهْرٌ يَجْرِيْ مِنْ
بُطْنَانِ الْجَنَّةِ بَاطِنُهُ الدُّرُّ الْمُجَوَّفُ وَعَلٰى حَافَتَيْهِ
قِبَابٌ مِنَ الْيَاقُوْتِ الْاَخْضَرِ مَاؤُهٗ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ
وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ حَمْاَتُهُ الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَتُرَابُهُ الْكَافُوْرُ
الْاَبْيَضُ حَصَاهُ الدُّرُّ وَالْيَاقُوْتُ يَطَّرِدُ مِثْلَ السِّهَامِ
اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دنیا میں بھلائی ایمان پر ثابت رہنا ہے اور آخرت میں بھلائی سلامتی اور اللہ
کی رضامندی ہے اور بعض نے کہا دنیا میں بھلائی عبادت کی
حلاوت ہے اور آخرت میں بھلائی اللہ کے دیکھنے کی لذت ہے
اور قتادہ نے کہا دنیا میں عافیت اور آخرت میں عافیت اور اس
تاویل کی جو مدد کرتی ہے وہ ثابت بنانی کی روایت ہے حضرت
انس سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی عیادت
کی جو جانور کے بچے پر اُکھاڑے ہوی کی طرح ہو رہا تھا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلا تو اللہ سے دعا کیا کرتا تھا یا اس سے کچھ مانگا کرتا تھا
اُسنے عرض کیا میں کہا کرتا تھا یا اللہ جو عذاب تو آخرت میں مجھ کو کرنیوالا ہے وہ
مجھکو دنیا میں ہی جلدی کرلے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ
اسوقت تو اسکو برداشت نہ کریگا اور اسکی طاقت نہ رکھیگا تو نے کیوں نہ کہا
اللہ ہمارے پروردگار ہمکو دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمکو بچا
عذاب سے آگ کے (حضرت انس نے) کہا پھر وہ اللہ عزوجل سے یہی دعا کرتا رہا
اللہ نے اسکو شفا دی اور سہل بن عبداللہ نے کہا دنیا میں بھلائی سنت ہے اور
آخرت میں جنت اور روایت ہے مسیب سے اُسنے عوف سے کہا اس آیت
کی تفسیر میں جس شخص کو اللہ عزوجل اسلام اور قرآن اور گھر اور مال دے
وہ بیشک دنیا میں بھلائی دیا گیا اور آخرت میں بھلائی دیا گیا اور روایت ہے
عبدالاعلی بن وہب سے کہا مینے سفیان ثوری کو اس آیت میں بیان
کرتے سنا کہا دنیا میں بھلائی روزی پاک ہے اور آخرت میں بھلائی
بہشت ہے مجلس فضائل میں یوم الاضحٰے کے اور یوم النحر کے اللہ عزوجل
نے فرمایا تحقیق ہمنے تجھکو کوثر دی پس اپنے پروردگار کیلیئے نماز پڑھ اور قربانی
کر بیشک تیرا دشمن بے نسل ہے عبداللہ بن عباس نے کہا کوثر وہ بہت بھلائی
ہے اسمیں سے قرآن ہے اور نبوت اور وہ نہر جو بہشت میں ہے اور وہ نہر بہشت
کے درمیان سے جاری ہے اُسکے اندر موتی مجوف ہے اور اسکے دونو کناروں
پر سبز یاقوت کے قبے ہیں اسکا پانی شہد سے میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے
اُسکا کیچڑ کستوری خالص ہے اور اسکی مٹی کافور سفید ہے اور اسکی کنکریں
موتی اور یاقوت ہیں تیر کیطرح چلتی ہے وہ اللہ تعالٰے نے اپنے
نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہے

وَقَالَ مُقَاتِلٌ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ هُوَ نَهْرٌ فِي بُطْنَانِ
الْجَنَّةِ وَاِنَّمَا سُمِّيَ الْكَوْثَرَ لِاَنَّهُ اَكْثَرُ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ خَيْرًا
وَذٰلِكَ النَّهْرُ عَجَّاجٌ يَطَّرِدُ مِثْلَ السَّهْمِ طِيْنَتُهُ الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ
وَرَضْرَاضُهُ الْيَاقُوْتُ وَالزَّبَرْجَدُ وَاللُّؤْلُؤُ اَشَدُّ بَيَاضًا
مِنَ الثَّلْجِ وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ حَافَتَاهُ
قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ كُلُّ قُبَّةٍ طُوْلُهَا فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ
عَلَيْهَا اَرْبَعَةُ اٰلَافِ مِصْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ فِي كُلِّ قُبَّةٍ
زَوْجَةٌ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَهَا سَبْعُوْنَ خَادِمًا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ قُلْتُ لِجِبْرَئِيْلَ
مَا هٰذِهِ الْخِيَامُ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ هٰذِهٖ مَسَاكِنُ لِاَزْوَاجِكَ
فِي الْجَنَّةِ وَيَتَفَجَّرُ مِنَ الْكَوْثَرِ اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ لِاَهْلِ الْجَنَّاتِ
الَّتِيْ ذَكَرَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهَا الْمَاءُ وَالثَّانِيْ لِلَّبَنِ وَالثَّالِثُ
الْخَمْرُ وَالرَّابِعُ الْعَسَلُ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ
انْحَرْ قَالَ مُقَاتِلٌ يَعْنِيْ صَلِّ لِرَبِّكَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ
وَانْحَرِ الْبُدْنَ يَوْمَ النَّحْرِ وَقِيْلَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ يَعْنِيْ صَلٰوةَ
الْعِيْدِ وَانْحَرْ يَعْنِيْ انْحَرِ الْبُدْنَ بِمِنًى وَقِيْلَ ارْفَعْ يَدَيْكَ
بِالتَّكْبِيْرِ اِلٰى نَحْرِكَ قِيْلَ وَانْحَرْ يَعْنِيْ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ بِنَحْرِكَ
وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ وَذٰلِكَ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مِنْ
بَابِ بَنِيْ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَصِيْصٍ وَالنَّاسُ مِنْ قُرَيْشٍ
جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَمَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَابِ الصَّفَا فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ حِيْنَ
خَرَجَ وَلَمْ يَرَوْهُ حِيْنَ دَخَلَ فَلَمْ يَعْرِفُوْهُ فَتَلَقَّاهُ الْعَاصُ
بْنُ وَائِلِ بْنِ هِشَامِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمٍ عَلٰى
بَابِ الصَّفَا وَهُوَ يَدْخُلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ ابْنُهُ عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا مَاتَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ
بَعْدِهِ ابْنٌ يَرِثُهُ فَيُسَمُّوْهُ اَبْتَرَ فَلَمَّا انْتَهَى الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ

اور مقاتل نے کہا تحقیق ہمنے تجھکو کوثر دی وہ ایک نہر ہے بہشت کے درمیان اور اسکا نام کوثر اسلئے ہوا کہ یہ بہشت کی سب نہروں سے زیادہ ہے بھلائی میں اور یہ نہر بلند آواز کرتی چلتی ہے تیر کیطرح اُسکی مٹی کستوری خالص ہے اور اسکی کنکریں یاقوت اور زبرجد اور موتی ہیں برف سے بہت زیادہ سفید ہے اور مکھن سے بہت زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھا اسکے دونو کنارہ موتی مجوف کی قبے ہر قبہ تین کوس لنبا اور تین کوس چوڑا ہر قبہ پر چار ہزار دہلیز سونے کی ہر قبہ میں ایک عورت ہوگی حور موٹی آنکھ والی ہیں ہے اسکے ستر خادم ہوں گے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میںنے جبرئیل سے کہا یہ خیمے کیسے ہیں کہا جبرئیل نے یہ تیری بی بیوں کے گھر ہیں بہشت میں اور نکلتے ہیں کوثر سے چار نہریں بہشت والوں کے لیئے جنکا ذکر اللہ عزوجل نے سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا انمیں سے ایک پانی کی نہر اور دوسری دودہ کی اور تیسری شراب کی اور چوتھی شہد کی اللہ عزوجل نے فرمایا سو تو اپنے رب کے لیئے نماز پڑہ اور قربانی کر مقاتل نے کہا یعنے اپنے رب کے لیئے پانچوں نمازیں پڑہ اور نحر کے دن اونٹوں کی قربانی کر اور بعض نے کہا سو اپنے رب کے لیئے نماز پڑہ یعنے عید کی نماز اور قربانی کر یعنے منی میں اونٹوں کی قربانی کر اور بعض نے کہا اُٹھا اپنا ہاتھ تکبیر سے اپنے گلے کو بعض نے کہا اور قربانی کر یعنے قبلہ کیطرف اپنی نحر کر اور اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک تیرا دشمن ہی دُم کٹا ہے اور یہ یوں ہے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں بنی سہم بن عمرو بن حصیص کے دروازہ سے داخل ہوئے اور کچھ لوگ قریش میں سے مسجد میں بیٹھے تھے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل گئے اور نہ بیٹھے یہانتک کہ باب صفا سے نکلے سو انہوں نے آپکی طرف دیکھا جب نکل گئے اور نہ دیکھا تھا جب آپ داخل ہوئے تھے اسلیئے اُنہوں نے آپ کو نہ پہچانا پھر آپ سے ملا عاص بن وائل بن ہشام بن سعید بن سعد بن سہم باب الصفا پر اور وہ اندر آتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا عبد اللہ بن محمد فوت ہو گیا تھا۔ اور دستور تھا کہ جب کوئی مرد مر جاتا اور اسکے پیچھے اسکا لڑکا نہ ہوتا جو اسکا وارث ہو تو اسکا نام رکھتے دُم کٹا جب عاص بن وائل

إِلَى الْقَوْمِ سَأَلُوهُ وَقَالُوا لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي تَلْقَاكَ
فَقَالَ لَهُمُ الْأَبْتَرُ فَنَزَلَتْ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ شَانِئَكَ
يَعْنِي عَدُوَّكَ وَمُبْغِضَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ يَعْنِي مَقْطُوعٌ
مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ الْعَاصُ ابْنُ وَائِلٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ
سَتُذْكَرُ مَعِي إِذَا ذُكِرْتُ فَرَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرَهُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي النَّاسِ عَامَّةً قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَلَمْ نَشْرَحْ
لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ
ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَيُذْكَرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي كُلِّ عِيدٍ وَجُمُعَةٍ عَلَى الْمَنَابِرِ وَالْمَسَاجِدِ وَالْأَذَانِ
وَالْإِقَامَةِ وَالصَّلٰوةِ وَكُلِّ الْمَوَاطِنِ حَتّٰى فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ
وَخُطْبَةِ الْكَلَامِ وَفِي الْحَاجَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ
مَأْوَاهُ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى وَمَا ضَرَّهُ قَوْلُ شَانِئِهِ وَعَدُوِّهِ
وَجَعَلَ مَأْوَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ النَّارَ وَأَنْوَاعَ الْعَذَابِ
وَالنَّكَالِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَكُفْرِهِ
بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهٰكَذَا يُجَازِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ مُحِبِّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّتِهِ
بِالْجَنَّةِ وَمُبْغِضِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْكُفَّارِ
بِالنَّارِ **فَصْلٌ** قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ
اِعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُمَّتَهُ
بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ ثَانِيًا بِأَشْيَاءَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ مِنْهَا
الذِّكْرُ وَمِنْهَا الدُّعَاءُ وَمِنْهَا النَّحْرُ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الذِّكْرُ
فَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا
كَثِيرًا وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا
لِي وَلَا تَكْفُرُونِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ رض اذْكُرُونِي بِطَاعَتِي أَذْكُرْكُمْ بِمَعُونَتِي كَمَا قَالَ
اللّٰهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ اذْكُرُونِي بِطَاعَتِي أَذْكُرْكُمْ بِمَغْفِرَتِي
كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُونَ وَقَالَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ فَاذْكُرُونِي بِطَاعَتِي

قوم تک پہونچا انہوں نے اس سے پوچھا یہ کون تھا جو تجھسے ملا تھا اسنے
اُن سے کہا دُم کٹا تھا تو اللہ عزوجل کا یہ قول پاک اترا بیشک تیرا دشمن
اور تجھسے بغض رکھنے والا ہے دم کٹا ہے یعنے کاٹا گیا بھلائی سے وہ عاص
بن وائل ہوا اور تو اے محمد یاد کیا جاویگا میرے ساتھ جب میں یاد کیا جاؤں گا
سو اللہ عزوجل نے آپ کا ذکر تمام لوگوں میں بلند فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا کیا
ہمنے تیرے لیئے تیرا سینہ کھولدیا اور ہمنے تجھسے نہیں اتار رکھا تیرا بوجھ
جسنے تیری پیٹھ توڑی تھی اور ہمنے تیرا ذکر بلند نہیں کیا سو یاد کیے جاتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عید اور جمعہ میں منبر اور مسجدوں اور
اذان اور اقامت اور نماز اور ہر جگہہ میں یہانتک کہ نکاح کی خطبہ اور
کلام اور سب حاجتوں میں اللہ پاک آپ پر رحمت کاملہ اور سلام بھیجے
اور آپ کی جگہہ بناوے فردوس بلند اور کچھ نقصان نہ پہونچایا آپ کو دشمن
اور عداوت نے اور بنائی جگہہ عاص بن وائل کی آگ اور طرح طرح کے
عذاب اور تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات کہنے اور اللہ عزوجل
کے ساتھ کفر کرنے کے سبب سے پس اسیطرح اللہ عزوجل جزا دیتا ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر دوست کو مومنوں میں سے آپ کی امت سے
بہشت اور آپکے دشمن کو منافقوں اور کافروں میں سے آگ فصل اللہ عزوجل
نے فرمایا پس نماز پڑہ اپنے رب کے لیئے اور قربانی کر جان
لے کہ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر علیہ السلام اور آپ کی امت
کو حکم کیا نماز کا پھر انکو حکم کیا دوبارہ کچھہ چیزوں کا نماز کے بعد
ان میں سے ہے ذکر اور دعا اور قربانی فصل اور ایپر ذکر
پس اللہ عزوجل نے فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کو یاد کرو
یاد کرنا بہت اور فرمایا اللہ عزوجل نے پس مجھکو یاد کرو اور میں
تجھکو یاد کروں اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو اختلاف
کیا علما نے اس میں ابن عباس نے کہا تم مجھے یاد کرو میری طاعت
کے ساتھ میں تمہیں یاد کرونگا اپنی مدد سے جیسا کہ اللہ تعالی نے
فرمایا اور جو لوگ ہم میں کوشش کرتے ہیں ہم انکو اپنے رستے
دکھاوینگے اور سعید بن جبیر نے کہا تم مجھے یاد کرو میری طاعت سے میں تجھے یاد
کرونگا اپنی بخشش سے چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور میری تابعداری کرو اور رسول
کی تو کہ رحم کیئے جاؤ اور فضیل بن عیاض نے کہا پس مجھکو یاد کرو میری تابعداری

اذكركم بثوابي كما قال الله عز وجل ان الذين امنوا
وعملوا الصلحت انا لا نضيع اجر من احسن عملا
اولئك لهم جنت عدن الاية وقال النبي صلى الله عليه
وسلم من اطاع الله فقد ذكر الله وان قلت صلوته
وصيامه وتلاوته القران ومن عصى الله فقد نسي
الله وان كثرت صلاته وصيامه وتلاوته القران
وقال ابو بكر الصديق رض كفى بالتوحيد عبادة
وكفى بالجنة ثوابا وقال ابن كيسان فاذكروني بالشكر
اذكركم بالزيادة كقوله تعالى لئن شكرتم لازيدنكم
وقيل اذكروني بالتوحيد والايمان اذكركم بالدرجات
والجنان كقوله عز وجل وبشر الذين امنوا وعملوا
الصلحت ان لهم جنت تجري من تحتها الانهار الاية
وقيل اذكروني على ظهر الارض اذكركم في بطنها
اذا نسيكم اهلها كما قال الاصمعي رايت اعرابيا واقفا
يوم عرفة بعرفات وهو يقول الهي عجت اليك الاصوات
بضروب اللغات يسئلونك الحاجات وحاجتي
اليك ان تذكرني عند البلاء اذا نسي اهلي وقيل
اذكروني في الدنيا اذكركم في الاخرة وقيل اذكروني
بالطاعات اذكركم بالمعافات دليله قوله تعالى
من عمل صالحا من ذكر او انثى وهو مومن فلنحيينه
حيوة طيبة وقيل اذكروني بالخلاء والملا اذكركم
بالخلاء والملا روي ان الله تعالى قال في بعض الكتب
انا عند ظن عبدي بي فليظن بي ما شاء وانا
معه اذا ذكرني فمن ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي
ومن ذكرني في ملاء ذكرته في ملاء خير منهم و
من تقرب الي شبرا تقربت اليه ذراعا ومن تقرب
الي ذراعا تقربت اليه باعا ومن اتاني ماشيا اتيته
هرولة ومن اتاني بقراب الارض خطيئة اتيته بقرابها
مغفرة بعد ان لا يشرك بي شيئا وقيل اذكروني

میں تمہیں یاد کرونگا اپنے ثواب سے چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک جو
لوگ ایمان لائے اور کام اچھے کیئے ضرور ہم نہیں ضایع کرینگے مزدوری اسکی
جنے کام کو سنوارا یہ لوگ انکو لئے ہیں ہمیشہ کی باغ آخر آیت تک اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
اسکی تابعداری کی اُس نے اللہ کو یاد کیا اگرچہ تھوڑی ہوا اسکی نماز اور اسکا روزہ اور اسکا قرآن شریف
پڑہنا اور جس شخص نے اسکی نافرمانی کی اُس نے اللہ کو بہلا دیا اگرچہ بہت ہوا اسکی نماز اور اسکا روزہ اور اسکا قرآن شریف
پڑہنا اور حضرت ابو بکر صدیق رض نے فرمایا کافی ہے توحید عبادت میں اور کافی
ہے بہشت ثواب میں اور کہا ابن کیسان نے پس مجھکو یاد کرو تم شکر سے
میں تمکو یاد کرونگا زیادہ سے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا اگر تم شکر کروگے تو البتہ
تمکو زیادہ دونگا اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو توحید اور ایمان سے میں
تمکو یاد کرونگا درجوں اور بہشت سے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور خوشخبری
دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ عمل اچھے کئے اور اُنکے لیئے باغ ہیں بہتی
ہیں انکے نیچے سے نہریں آخر آیت تک اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو زمین
کی پیٹھ پر میں تمکو یاد کرونگا اسکے پیٹ کے اندر جب بُہلا دینگے تمکو زمین والے
چنانچہ اصمعی نے کہا میں نے ایک اعرابی کھڑا دیکھا عرفہ کے دن عرفات میں اور
وہ کہہ رہا تھا اے میرے معبود تیری طرف آوازیں بلند ہوئیں قسم قسم کی زبانوں
میں تجھسے حاجتیں مانگتے ہیں اور میری حاجت تیری طرف یہ ہے کہ تو
مجھکو یاد فرماوے مصیبت کے وقت جب میرے لوگ مجھے بہول جاویں اور بعض نے
کہا تم مجھکو یاد کرو دنیا میں میں تمکو یاد کرونگا آخرت میں اور بعض نے کہا تم مجھکو
یاد کرو تابعداریوں سے میں تمکو یاد کرونگا معافیوں سے اسکی دلیل اللہ تعالی کا فرمودہ
ہے جو کوئی کام کرے نیک مرد ہو یا عورت اور ہو ایمان والا پس بیشک ہم
اسکو جلا وینگے جلانا پاک اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو تنہائی اور لوگوں میں
میں تمکو یاد کرونگا تنہائی اور لوگوں میں چنانچہ روایت ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا
بعض کتاب میں میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں جو مجھسے رکھتا ہے سو میرے
ساتھ گمان رکھے جو چاہے اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھکو یاد کرے سو اپنے جی
تو میں اسکو یاد کرتا ہوں اپنے جی میں اور جو مجھکو یاد کرے لوگوں میں میں
اسکو یاد کرتا ہوں اُن لوگوں میں جو بہتر ہیں اُن سے اور جو میری طرف ایک بالشت
قریب ہوتا ہے میں اسکی طرف ہاتھ بہر نزدیک ہوتا ہوں اور جو نزدیک ہوتا ہے
میری طرف ہاتھ بہر میں اسکی طرف نزدیک ہوتا ہوں دونو ہاتھ پہیلانے کے برابر اور جو میری
طرف چلکر آتا ہے میں اسکی طرف دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص میرے پاس زمین کی دور تک
برابر گناہ لاتا ہے میں اسکو اتنی ہی بخشش لاتا ہوں بعد اسکے کہ میرے ساتھ کوئی شریک نہ کیا ہو اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو

فِي النِّعْمَةِ وَالرَّخَاءِ اَذْكُرْكُمْ فِي الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ كَمَا قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖ
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَقَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ
دَعَا فِي السَّرَّاءِ فَيَنْزِلُ بِهِ الْبَلَاءُ فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبَّنَا
عَبْدُكَ قَدْ نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ فَيَشْفَعُوْنَ لَهٗ فَيُجِيْبُهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَاِذَا لَمْ يَكُنْ دَعَا قَالُوا الْاٰنَ فَلَا يَشْفَعُوْا لَهٗ بَيَانُهٗ
قِصَّةُ فِرْعَوْنَ اٰلْاٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ الْاٰيَةَ وَقِيْلَ اُذْ
كُرُوْنِيْ بِالتَّسْلِيْمِ وَالتَّفْوِيْضِ اَذْكُرْكُمْ بِاَصْلَحِ الْاِخْتِيَارِ
بَيَانُهٗ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
وَقِيْلَ اذْكُرُوْنِيْ بِالشَّوْقِ وَالْمَحَبَّةِ اَذْكُرْكُمْ بِالْوَصْلِ وَالْقُرْبَةِ
وَقِيْلَ اذْكُرُوْنِيْ بِالْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْعَطَاءِ وَالْجَزَاءِ
وَقِيْلَ اذْكُرُوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ اَذْكُرْكُمْ بِغُفْرَانِ الْحَوْبَةِ اذْكُرُوْنِيْ
بِالدُّعَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْعَطَاءِ اذْكُرُوْنِيْ بِالسُّؤَالِ اَذْكُرْكُمْ
بِالنَّوَالِ اذْكُرُوْنِيْ بِلَا غَفْلَةٍ اَذْكُرْكُمْ بِلَا مُهْلَةٍ اذْكُرُوْنِيْ
بِالنَّدَمِ اَذْكُرْكُمْ بِالْكَرَمِ اذْكُرُوْنِيْ بِالْمَعْذِرَةِ اَذْكُرْكُمْ
بِالْمَغْفِرَةِ اذْكُرُوْنِيْ بِالْاِرَادَةِ اَذْكُرْكُمْ بِالْاِفَادَةِ اذْكُرُوْنِيْ
بِالتَّنَصُّلِ اَذْكُرْكُمْ بِالتَّفَضُّلِ اذْكُرُوْنِيْ بِالْاِخْلَاصِ اذْكُرُوْنِيْ
بِالْقُلُوْبِ اَذْكُرْكُمْ بِكَشْفِ الْكُرُوْبِ اذْكُرُوْنِيْ بِالْاِعْتِذَارِ
وَالْاِسْتِغْفَارِ اَذْكُرْكُمْ بِالرَّحْمَةِ وَالْاِغْتِفَارِ اذْكُرُوْنِيْ بِالْاِيْمَانِ
اَذْكُرْكُمْ بِالْجِنَانِ اذْكُرُوْنِيْ بِالْاِسْلَامِ اَذْكُرْكُمْ بِالْاِكْرَامِ
اذْكُرُوْنِيْ بِالْقَلْبِ اَذْكُرْكُمْ بِكَشْفِ الْحُجُبِ اذْكُرُوْنِيْ ذِكْرًا
فَانِيًا اَذْكُرْكُمْ ذِكْرًا بَاقِيًا اذْكُرُوْنِيْ بِالْاِبْتِهَالِ اَذْكُرْكُمْ
بِالْاِفْضَالِ اذْكُرُوْنِيْ بِالتَّذَلُّلِ اَذْكُرْكُمْ بِمَغْفِرَةِ الزَّلَلِ اذْكُرُوْنِيْ
بِالْاِعْتِرَافِ اَذْكُرْكُمْ بِمَحْوِ الْاِقْتِرَافِ اذْكُرُوْنِيْ بِصَفَاءِ السِّرِّ
اَذْكُرْكُمْ بِخَالِصِ الْبِرِّ اذْكُرُوْنِيْ بِالصِّدْقِ اَذْكُرْكُمْ
بِالرِّفْقِ اذْكُرُوْنِيْ بِالصَّفْوِ اَذْكُرْكُمْ بِالْعَفْوِ اذْكُرُوْنِيْ
بِالتَّعْظِيْمِ اَذْكُرْكُمْ بِالتَّكْرِيْمِ اذْكُرُوْنِيْ بِالتَّكْبِيْرِ اَذْكُرْكُمْ
بِالنَّجَاةِ مِنَ السَّعِيْرِ اذْكُرُوْنِيْ بِتَرْكِ الْجَفَاءِ اَذْكُرْكُمْ
بِحِفْظِ الْوَفَاءِ اذْكُرُوْنِيْ بِتَرْكِ الْخَطَاءِ اَذْكُرْكُمْ.

نعمت اور آسانی میں میں تمکو یاد کرونگا سختی اور مصیبت میں چنانچہ اللہ تعالی
فرمایا پس اگر نہ ہوتا یونس علیہ السلام تسبیح کہنے والوں میں سے البتہ پڑا رہتا اُسکے
پیٹ میں اسدن تک جب اُٹھائے جاتے اور کہا سلمان فارسی نے جب بندہ دعا
کرتا ہے خوشی میں پھر اُترتی ہے اسپر مصیبت تو فرشتے کہتے ہیں ای ہمارے پروردگار
تیرا بندہ ہے اسپر مصیبت اُتری ہے سو اُسکے لیے شفاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالی
ان سے قبول کرتا ہے اور جب (خوشی میں دعا نہیں کی ہوتی فرشتے کہتے ہیں
اب دعا کرتا ہے پھر اسکے لیئے شفاعت نہیں کرتے اسکا بیان قصہ فرعون کا
ہے اب ایمان لایا اور نافرمانی کرتا رہا پہلے آخر آیت تک اور بعض نے کہا تم مجھکو
یاد کرو تسلیم اور سپرد کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا بہت اچھی اختیار سے اسکا بیان
اللہ عزوجل کا فرمودہ ہے اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے سو وہی اسکو کافی ہے۔
اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو شوق اور محبت سے میں تمکو یاد کرونگا ملنے اور
نزدیک کرنے سے اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو بزرگی اور تعریف سے میں تمکو یاد
کرونگا عطا اور جزا سے اور بعض نے کہا تم مجھکو یاد کرو توبہ سے میں تمکو یاد کرونگا
بخشنے سے گناہ کے تم مجھکو یاد کرو دعا سے میں تمکو یاد کرونگا عطا سے تم مجھکو
یاد کرو سوال سے میں تمکو یاد کرونگا بے مہلت تم مجھکو یاد کرو ندامت سے میں تمکو
یاد کرونگا عزت کرنے سے تم مجھکو یاد کرو عذر سے میں تمکو یاد کرونگا بخشش سے
تم مجھکو یاد کرو ارادہ سے میں تم کو یاد کرونگا فائدہ پہونچانے سے تم مجھکو یاد کرو
گناہ سے نکلنے سے میں تمکو یاد کرونگا بزرگی دینے سے تم مجھکو یاد کرو اخلاص سے میں تمکو
یاد کرونگا خلاصی سے تم مجھکو یاد کرو دلوں سے میں تمکو یاد کرونگا سختیوں کے کھولنے سے
تم مجھکو یاد کرو نا بولنے سے میں تمکو یاد کرونگا ایمان سے تم مجھکو یاد کرو محتاجی
سے میں تمکو یاد کرونگا قدردانی سے تم مجھکو یاد کرو ایمان سے میں
تمکو یاد کرونگا بہشت سے تم مجھکو یاد کرو اسلام سے میں تمکو یاد کرونگا اکرام سے
تم مجھکو یاد کرو دل سے میں تمکو یاد کرونگا پردوں کو کھولنے سے تم مجھکو یاد کرو فانی
سے میں تمکو یاد کرونگا باقی سے تم مجھکو یاد کرو عاجزی سے مانگنے سے میں تمکو یاد
کرونگا بزرگی دینے سے تم مجھکو یاد کرو خواری ظاہر کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا بخشنے سے
گناہوں کے تم مجھکو یاد کرو اقرار کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا گناہ کو مٹانے سے
تم مجھکو یاد کرو اندر کی صفائی سے میں تمکو یاد کرونگا خالص نیکی سے تم مجھکو یاد کرو صدق
سے میں تمکو یاد کرونگا نرمی سے تم مجھکو یاد کرو پسند کرنے سے میں تمکو یاد کرونگا معاف
کرنے سے تم مجھکو یاد کرو تعظیم سے میں تمکو یاد کرونگا عزت کرنے سے تم مجھکو یاد کرو بڑائی بیان

يا أولي العطاء اذكروني بالجهد في الخدمة أذكركم بإتمام النعمة اذكروني من حيث أنتم أذكركم من حيث أنا ولذكر الله أكبر قال الربيع في هذه الآية إن الله تعالى ذاكر من ذكره وزائد لمن شكره ومعذب لمن كفره وقال السدي فيها ليس من عبد يذكر الله تعالى إلا ذكره لا يذكره مؤمن إلا ذكره بالرحمة ولا يذكره كافر إلا ذكره بالعذاب قال سفيان بن عيينة بلغنا أن الله عز وجل قال أعطيت عبادي ما لو أعطيته جبرئيل وميكائيل كنت قد أجزلت لهما فقلت لهم اذكروني أذكركم وقلت لموسى قل للظلمة لا يذكروني فإني أذكر من ذكرني وإن ذكري إياهم أن ألعنهم وإن قال أبو عثمان النهدي إني أعلم حين يذكرني ربي قيل له وكيف ذلك فقال إن الله عز وجل قال اذكروني أذكركم فإذا ذكرت الله ذكرني وقيل أوحى الله عز وجل إلى داود عليه السلام يا داود بي فافرحوا وبذكري فتنعموا وقال الثوري لكل شيء عقوبة وعقوبة العارف انقطاعه عن ذكر الله وقيل إذا تمكن الذكر من القلب فإذا دنا منه الشيطان صرع كما يصرع الإنسان إذا دنا منه الشيطان فيقولون ما لهذا فيقال قد مسه الإنس وقال سهل بن عبد الله ما أعرف معصية أقبح من نسيان هذا الرب الكريم وقيل الذكر الخفي لا يرفعه الملك لأنه لا اطلاع له عليه فهو سر بين العبد وبين الله تعالى وقال بعضهم وصف لي ذاكر في الأجمة فأتيته فبينما نحن جلوس وإذا سبع عظيم أقبل فضربه ضربة ونهش منه قطعة فغشي علي وعليه فلما أفقت قلت له ما هذا فقال قيض الله علي هذا السبع كلما دخلتني فترة عن ذكري جاءني فعضني كما رأيت

فصل

وأما الدعاء فقوله عز وجل وقال ربكم ادعوني أستجب لكم وقوله تعالى فإذا فرغت فانصب

تم مجھکو یاد کرو کوشش کرنے سے خدمت میں میں تمکو یاد کرونگا نعمت کو پورا کر کے تم مجھکو یاد کرو جہاں ہو تم میں تمکو یاد کرونگا جہاں میں ہوں اور بیشک اللہ پاک کا یاد کرنا بہت بڑا ہے ربیع نے اس آیت کی تفسیر میں کہا بیشک اللہ تعالی یاد کرنیوالا ہے جو اسکو یاد کرے اور زیادہ کرنیوالا ہے جو اسکا شکر کرے اور عذاب کرنیوالا ہے جو اسکی ناشکری کرے اور سدی نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کوئی ایسا بندہ نہیں جو اللہ تعالی کو یاد کرتا ہے مگر اللہ اسکو یاد کرتا ہے مومن اسکو یاد نہیں کرتا مگر وہ اسکو رحمت سے یاد کرتا ہے اور کافر اسکو یاد نہیں کرتا مگر وہ اسکو عذاب سے یاد کرتا ہے اور سفیان بن عیینہ نے کہا ہمکو پہونچا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا میں نے جو اپنے بندوں کو دیا وہ اگر دیتا جبرئیل اور میکائیل کو تو ان دونو کو بڑا اچھا دیا ہوتا سو میں نے ان سے (بندوں سے) فرمایا تم مجھکو یاد کرو تمکو میں یاد کرونگا اور میں نے موسیٰ سے کہا تو ظالموں سے کہدے وہ مجھکو یاد نہ کیا کریں کیونکہ میں اسکو یاد کرتا ہوں جو مجھکو یاد کرتا ہے اور میرا یاد کرنا ان ظالموں کو یہ ہے کہ میں انکو لعنت کرتا ہوں اور ابو عثمان نہدی نے کہا میں جانتا ہوں جب مجھکو میرا رب یاد کرتا ہے کسی نے اس سے پوچھا یہ کیونکر ہے کہا بیشک اللہ عز وجل نے فرمایا ہے تم مجھکو یاد کرو میں تمکو یاد کرونگا سو جب میں اللہ کو یاد کرتا ہوں تو وہ مجھکو یاد کرتا ہے اور بعض نے کہا اللہ عز وجل نے حضرت داؤد علیہ السلام کیطرف وحی کی اے داؤد مجھسے ہی خوش ہو اور میری ہی یاد میں خوشی کرو اور ثوری نے کہا ہر چیز کے لئیے عذاب ہے اور عارف کا عذاب اللہ کی یاد سے اسکا منقطع ہونا ہے اور بعض نے کہا جب جگہہ پکڑ لے اللہ کی یاد دل میں پھر جب اس سے شیطان نزدیک ہوتا ہے بیہوش گرتا ہے جیسے بیہوش گرتا ہے انسان جب اس سے شیطان نزدیک ہوتا ہے تو شیطان کہتے ہیں اسکو کیا ہوا پس کہا جاتا ہے کہ اسکو آدمی لگا ہے اور سہل بن عبد اللہ نے کہا میں نہیں جانتا کوئی گناہ بہت برا اس بھولنے سے پروردگار بزرگ کو اور بعض نے کہا پوشیدہ ذکر کو فرشتہ نہیں اٹھاتا کیونکہ اسکو اسکی خبر نہیں ہوتی ہے وہ پوشیدہ ہے بندے اور اللہ تعالی کے درمیان اور انکے بعض نے کہا مجھسے بیان کیا گیا ایک ذکر کرنے والا جنگل میں ہے میں اسکے پاس گیا ہم بیٹھے ہی تھے کہ ناگاہ ایک بڑا درندہ آیا اسنے اسکو ایک ضرب ماری اور اس سے ایک گوشت کا ٹکڑا نکال لیا اسکو اور مجھکو غشی آگئی جب مجھکو افاقہ ہوا میں نے اس سے پوچھا یہ کیا ہے کہا اللہ نے مجھپر یہ درندہ مقرر کیا ہے جب کبھی ذکر سے مجھکو سستی آجاتی ہے تو یہ آتا ہے اور مجھے کاٹتا ہے جیسے تو نے دیکھا فصل اور ایہر دعا پس اللہ عز وجل نے فرمایا اور تمہارے پروردگار نے فرمایا تم مجھسے دعا مانگو میں قبول کرونگا تمہارے لئیے اور اللہ تعالی نے فرمایا پس جب تو فارغ ہو کھڑا ہو

وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ اَیْ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ فَا
نْصَبْ لِلدُّعَاءِ لَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا
سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ الْاٰیَةَ وَاخْتَلَفَ الْمُفَسِّرُوْنَ فِیْ نُزُوْلِ هٰذِهِ
الْاٰیَةِ فَرَوَی الْکَلْبِیُّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّهُ قَالَ سَاَلَتْ یَهُوْدُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یَسْمَعُ رَبُّنَا دُعَاءَنَا وَاَنْتَ تَزْعُمُ
اَنَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ السَّمَاءِ مَسِیْرَةَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ
وَاَنَّ غِلَظَ کُلِّ سَمَاءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ
وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ وَقَالَ الْحَسَنُ
سَاَلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ رَبُّنَا فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ لَمَّا نَزَلَتْ
هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ قَالَ
رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ نَدْعُوْا رَبَّنَا وَمَتٰی نَدْعُوْهُ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ
فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ وَقَالَ الضَّحَّاكُ سَاَلَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَرِیْبٌ رَبُّنَا فَنُنَاجِیْهِ
اَمْ بَعِیْدٌ فَنُنَادِیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِذَا سَاَلَكَ
عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ قَالَ اَهْلُ الْمَعَانِیْ فِیْهَا اِضْمَارٌ
کَاَنَّهُ قَالَ فَقُلْ لَهُمْ اَوْ فَاَعْلِمْهُمْ اَنِّیْ قَرِیْبٌ مِنْهُمْ بِالْعِلْمِ
وَقَالَ اَهْلُ الْاِشَارَةِ رَفْعُ الْوَاسِطَةِ اِظْهَارُ الْقُدْرَةِ
قَوْلُهُ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ
اَیْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ بِالطَّاعَةِ یُقَالُ اَجَابَ وَاسْتَجَابَ
بِمَعْنًی وَاحِدٍ وَقَالَ اَبُوْ الرَّجَاءِ الْخُرَاسَانِیُّ یَعْنِیْ فَلْیَدْعُوْنِیْ
وَالْاِجَابَةُ فِی اللُّغَةِ الطَّاعَةُ وَاِعْطَاءُ مَا سَاَلَ وَقَالَ
وَیُقَالُ اَجَابَتِ السَّمَاءُ بِالْمَطَرِ وَاَجَابَتِ الْاَرْضُ
بِالنَّبَاتِ اَیْ سَاَلَتِ السَّمَاءُ الْمَطَرَ فَاَعْطَتْ وَسَاَلَتِ
الْاَرْضُ النَّبَاتَ فَاَعْطَتْ وَالْاِجَابَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اپنے رب کیطرف رغبت کر یعنے جب تو اپنی نماز سے فارغ ہو تو اللہ تبارک
و تعالی سے دعا کرنے کو کھڑا ہوا ور اللہ تعالی نے فرمایا اور جب میری بندے
میرے حال سے تجھسے پوچھیں پس میں نزدیک ہوں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالی کی
دعا جب وہ مجھسے دعا کرے آخر آیت تک اور مفسروں نے اختلاف کیا نزول میں
اس آیت کے کلبی نے روایت کی ابو صالح سے اسنے ابن عباسؓ سے کہا مدینہ کے
یہودیوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کسطرح سنتا ہے
ہمارا رب ہماری دعا سالانکہ تو کہتا ہے کہ ہمارے اور آسمان کے درمیان فاصلہ
رستہ پانسو برس کا ہے اور ہر آسمان کی موٹائی بھی اتنی ہی ہے تو اتری یہ آیت
اور جب تجھسے میرے بندے میرے حال سے پوچھیں سو میں قریب ہوں اور حسن نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
ہمارا رب کہاں ہے تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اور عطا اور قتادہ نے کہا
جب اتری یہ آیت اور تمہارے پروردگار نے فرمایا تم مجھسے دعا کرو میں تمہاری
لیئے قبول کرونگا تو ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے رب کو کسطرح
پکاریں تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اور جب تجھسے میرے بندے میرے حال
سے پوچھیں سو میں قریب ہوں اور ضحاک نے کہا پوچھا بعض صحابہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا ہمارا رب قریب ہے تو ہم اس سے آہستہ عرض کریں
یا دور ہے تو ہم اوسکو اونچی پکاریں تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اور
جب تجھ سے میرے بندے میرے حال سے پوچھیں سو میں
قریب ہوں اہل معانی نے کہا اسمیں کچھ پوشیدہ ہے گویا اللہ
نے یوں فرمایا کہ تو ان سے کہدے یا انکو جتلا دے کہ میں ان سے
اپنے علم سے قریب ہوں اور اہل اشارہ نے کہا اٹھانا واسطہ کا اپنی قدرت کے ظاہر
کرنے کے لیئے ہے اللہ کا قول میں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالی کی دعا جب وہ مجھسے
دعا کرے اور اہل اشارہ نے کہا اٹھانا واسطہ کا اپنی قدرت کے ظاہر کرنے کے لیئے
ہے اللہ کا قول میں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالی کی دعا جب وہ مجھسے دعا کرے پس انکو چاہیئے
کہ میرے لیئے قبول کریں یعنی میری تابعداری قبول کریں محاورہ میں اجاب اور
استجاب کا ایک معنے ہے۔ اور ابو رجا خراسانی نے کہا یعنے انکو چاہیئے
کہ مجھسے دعا کریں اور اجابت لغت میں تابعداری کرنی اور اس چیز کا دینا ہے
جو مانگی جاوے اور کہا اور محاورہ ہے مانگا گیا آسمان سے مینہ اور مانگی گئی زمین سے انگوری تو
مانگا گیا آسمان سے مینہ سو اسنے دیا اور مانگی گئی زمین سے انگوری سو زمین نے دی اور اجابت اللہ عز و جل

المقالة الحادی والاربعون

هٰؤُلَاءِ لَأٓ وَمِنَ الْعَبْدِ الطَّاعَةُ قَوْلُهٗ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُوْنَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ فَاِنْ سَاَلَ سَائِلٌ عَنْ قَوْلِهٖ
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ وَقَوْلِهٖ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ
لَكُمْ وَقَدْ نَرٰى كَثِيْرًا مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَدْعُوْنَ
فَلَا يُجَابُ لَهُمْ قِيْلَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ وَجْهِ الْاٰيَتَيْنِ
وَتَاْوِيْلِهِمَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعْنَى الدُّعَاءِ هٰهُنَا الطَّاعَةُ
وَمَعْنَى الْاِجَابَةِ الثَّوَابُ كَاَنَّهٗ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ اُجِيْبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ بِالثَّوَابِ اِذَا اَطَاعَنِيْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
مَعْنَى الْاٰيَتَيْنِ خَاصٌّ وَاِنْ كَانَ لَفْظُهُمَا عَامًّا تَقْدِيْرُهُمَا
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِنْ شِئْتُ وَاُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا وَافَقَ الْقَضَاءَ وَاُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا لَمْ يَسْاَلْ
مُحَالًا اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا كَانَتِ الْاِجَابَةُ لَهٗ خَيْرًا
يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ وَلَا اِثْمٌ اِلَّا اَعْطَاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا صَاحِبَهَا اِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ
اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
وَاِمَّا اَنْ يَّدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَاِذًا نُكْثِرُ مِنَ الدُّعَاءِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُ اَكْثَرُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْاٰيَةَ عَامَّةٌ لَيْسَ
فِيْهَا اَكْثَرُ مِنْ اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ فَاَمَّا اِعْطَاءُ الْمُنْيَةِ
وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ فَلَيْسَ بِمَذْكُوْرٍ فِي الْاٰيَةِ وَقَدْ يُجِيْبُ
السَّيِّدُ عَبْدَهٗ وَالْوَالِدُ وَلَدَهٗ وَلَا يُعْطِيْهِ سُؤَالَهٗ
فَالْاِجَابَةُ كَائِنَةٌ لَا مَحَالَةَ عِنْدَ حُصُوْلِ الدَّعْوَةِ
لِاَنَّ قَوْلَهٗ اُجِيْبُ وَاَسْتَجِبْ خَبَرٌ وَالْخَبَرُ لَا يَعْتَرِضُ
عَلَيْهِ النَّسْخُ لِاَنَّهٗ اِذَا نُسِخَ صَارَ الْمُخْبِرُ كَاذِبًا وَتَعَالَى
اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا وَخَبَرُ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَقَعُ
بِخِلَافِ مُخْبَرِهٖ وَالَّذِيْ يُؤَيِّدُ هٰذَا التَّاْوِيْلَ مَا رُوِيَ

کیطرف سے دینا ہے اور بندے کیطرف سے تابعداری اللہ تعالیٰ کا فرمودہ اور انکو چاہئے
کہ ایمان لاویں مجھپر تو کہ وہ رستہ پاویں یعنی تو کہ وہ ہدایت پاویں اگر کوئی
سوال کرنے والا اللہ کے اس قول سے سوال کرے میں قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا
جب وہ مجھسے دعا کرے اور اس کے اس قول سے تم مجھسے دعا کرو میں
تمہارے لیئے قبول کرونگا اور ہم بہتیرے لوگوں کو اللہ کی مخلوق میں سے دیکھتے ہیں کہ وہ دعا
کرتے ہیں انکو لیئے قبول نہیں ہوتی کہا جاویگا اہل علم نے دونوں آیتوں کی وجہ
اور انکی تاویل میں اختلاف کیا ہے انمیں سے بعض نے کہا دعا کے معنے یہاں تابعداری
کے ہیں اور قبول کرنے کے معنے ثواب دینے کے گویا اللہ عزوجل نے فرمایا میں قبول کرتا ہوں
دعا کرنے والے کی دعا ثواب دینے سے جب وہ میری تابعداری کرے اور کہا بعض نے انکی
دونوں آیتوں کے معنے خاص ہیں اگرچہ انکے لفظ عام ہیں تقدیر انکی یہ ہے کہ میں قبول
کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا اگر میں چاہوں اور قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا
جب قضا کے موافق ہوا اور قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب وہ محال چیز
نہ مانگے قبول کرتا ہوں دعا کرنیوالے کی دعا جب اسکے لیئے قبول کرنا بہتر ہو اسپر دلالت
کرتی ہے وہ روایت جو علی بن ابو المتوکل سے کیگئی اُسنے ابی سعید سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا نہیں کرتا جسمیں
قطیعہ رحم اور گناہ نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اُس دعا کے عوض دعا کرنیوالے کو تین خصلتوں
میں سے ایک دیدیتا ہے یا اُسکی دعا جلدی دیدیتا ہے یا اسکے لیئے آخرت میں وہ ذخیرہ
کرتا ہے یا اس سے اتنی برائی دور کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پس اب ہم زیادہ
کرینگے دعا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بہت بڑا اور بہت زیادہ ہے اور بعض نے
کہا کہ آیت عام ہے اسمیں دعا قبول کرنیسے زیادہ نہیں پس دینا مراد کا اور حاجت
کا پورا کرنا سو یہ آیت میں مذکور نہیں ہے سو کبھی ہاں کہتا ہے سردار اپنے غلام کو اور باپ
اپنے بیٹے کو اور اسکو اسکا سوال نہیں دیتا پس قبول کرنا ہونیوالا ہے ناچار دعا
کے حاصل ہونے کے وقت کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمودہ اجیب اور استجب خبر ہے اور خبر
پر نسخ عارض نہیں ہوتا کیونکہ خبر منسوخ ہو جاوے تو خبر دینے جھوٹا بنجاتا ہے
اور اللہ پاک اس سے بلند ہے بڑا بلند اور خبر دینا اللہ تعالےٰ کا نہیں
خلاف پڑتا خبر دی گئی چیز کے اور اس تاویل کی تائید
کرتی ہے وہ روایت جو

نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال من فتح له باب في الدعاء فتحت له ابواب
الاجابة واوحى الله تعالى الى داود عليه السلام قل للظلمة
لا يذكروني فاني اوجبت على نفسي ان اجيب من ذكرني
واذا اجبت الظلمين لعنتهم وقيل ان الله تعالى يجيب
دعوة المؤمن في الوقت الا انه يؤخر اعطاء مراده
ليدعوه فيسمع صوته يدل عليه ما روي عن محمد بن
المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان العبد ليدعو الله عز وجل
وهو يحبه فيقول الله تعالى يا جبرئيل اقض لعبدي هذا
حاجته باخلاصه وعجلها فاني اكره ان اسمع صوته
وقيل ان يحيى بن سعيد قال رايت رب العزة في المنام
فقلت يا رب كم ادعوك فلا تستجيب لي قال يا يحيى
اني احب صوتك وقال بعضهم ان للدعاء آدابا
وشرائط هي اسباب الاجابة ونيل المنا فمن راعاها
واستكملها كان من اهل الاجابة ومن اغفلها او اخل
فهو من اهل الاعتداء في الدعاء وقيل لابراهيم
بن ادهم رحمة الله عليه فقيل ما بالنا ندعو الله
فلا يستجيب لنا فقال لانكم عرفتم الرسول فلم تتبعوا
سنته وعرفتم القرآن فلم تعملوا به واكلتم نعمة
الله فلم تؤدوا شكرها وعرفتم الجنة فلم تطلبوها
وعرفتم النار فلم تهربوا منها وعرفتم الشيطان
فلم تحاربوه ووافقتموه وعرفتم الموت فلم تستعدوا
له ودفنتم الاموات فلم تعتبروا بهم وتركتم عيوبكم
واشتغلتم بعيوب الناس **فصل** واما النحر
فقوله عز وجل وانحر والاصل في النحر امر الله تعالى
لخليله ابرهيم عليه السلام وذلك ان ابرهيم
خليل الرحمن لما انجاه الله تعالى من نار نمرود
الجبار وسلمه من كيده وعذابه قال اني ذاهب

نافع کی ابن عمر سے اُنسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جس شخص کیلئے دروازہ کھولا جاوے دعا میں اسکے لیے قبولیت کے دروازے کھول جاوینگے اور اللہ تعالی نے وحی کی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف کہ تو ظالموں سے کہہ دے مجھ سے دعا نہ کیا کریں کیونکہ میں نے اپنی جان پر واجب کر رکھا ہے کہ جواب دوں اور میں جب ظالموں کو جواب دیتا ہوں تو ان کو لعنت کرتا ہوں اور بعض نے کہا اللہ تعالی مومن کی دعا کا جواب دیتا ہے اسیوقت مگر تاخیر کرتا ہے دینے میں اسکی مراد کی تاکہ اسکو پکارے اور وہ اسکی آواز سنا کرے اسپر دلالت کرتی ہے وہ روایت جو محمد بن منکدر سے کیگئی جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک بندہ اللہ عز وجل کو پکارتا ہے اور وہ اوسے دوست رکھتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اے جبرئیل میرے بندے کے لیے اسکی یہ حاجت پوری کر دے اور دیر سے کر کیونکہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اسکی آواز سنتا رہوں اور بیشک بندہ اللہ عز وجل کو پکارتا ہے اور وہ اوسکو دشمن رکھتا ہے فرماتا ہے اے جبرئیل میرے بندے کے لیے اسکی حاجت پوری کر دے اسکے اخلاص کے سبب سے اور اسکو جلدی کر دے کیونکہ مجھے برا لگتا ہے اسکا آواز سننا اور کسی نے کہا کہ یحیی بن سعید نے کہا کہ مینے رب العزت کو خواب میں دیکھا مینے عرض کیا اے میرے پروردگار کتنی ہی مینے تجھ سے دعا کی تو میرے لیے قبول نہ فرمائی فرمایا اے یحیی میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں اور کہا انکے بعض نے دعا کے لیے آداب اور شرطیں ہیں جو قبول ہونے اور امید کے پہونچنے کے اسباب ہیں سو جو کوئی انکو نگاہ رکھے اور انہیں کامل کرے وہ قبولیت والوں میں سے ہے اور جو انکو کھو دے یا اُن میں خلل کرے وہ دعا میں حد سے بڑھنے والوں میں سے ہے اور بعض نے کہا پوچھے گئے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ اُن سے کہا گیا کیا حال ہے ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں ہمارے لیے قبول نہیں کیجاتی کہا اسلیے کہ تم نے رسول کو پہچانا پھر اسکی سنت کی پیروی نہیں کرتے اور تمنے قرآن کو پہچانا پھر اسپر عمل نہیں کرتے اور اللہ کی نعمت کھاتے ہو پھر ادا نہیں کرتے اسکا شکر اور تمنے بہشت کو پہچانا پھر اسے طلب نہیں کرتے اور دوزخ کو پہچانا پھر نہیں اس سے ڈرتے اور تمنے شیطان کو پہچانا پھر اس سے لڑتے نہیں ہو اور اسکے موافق ہوگئے ہو اور تمنے موت کو پہچانا پھر اسکے لیے طیار نہیں ہوتے اور تمنے مردوں کو دفن کیا پھر نہیں عبرت پکڑتے اُن سے اور تمنے اپنے عیب چھوڑ دیے اور لوگوں کے عیبوں میں لگے ہو **فصل** اور اسپر نحر پس اللہ عز وجل نے فرمایا اور قربانی کر اور اصل قربانی میں اللہ تعالی کا حکم اسکے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو ہے اور یہ یوں ہے کہ ابراہیم خلیل الرحمن کو جب اللہ تعالی نے نمرود زبردست کی آگ سے نجات دی

إلى ربي يعني مهاجرا إلى ربي يعني إلى رضاء ربي
بالأرض المقدسة سيهدين لدينه وهو عليه السلام
أول من هاجر من خلق الله في دين الله عز وجل
فهاجر ومعه لوط وسارة أخت لوط وهي ابنة
خال إبراهيم عليه السلام فلما قدم الأرض المقدسة
سأل ربه الولد فقال رب هب لي من الصالحين
يقول هب لي ولدا صالحا فاستجاب الله له فبشر
بغلام حليم يعني عليم وهو العالم وهو إسحاق
بن سارة فلما بلغ معه السعي يعني المشي إلى الجبل
قال يا بني إني أرى في المنام أني أذبحك يعني
أمرت في المنام بذبحك وذلك لنذر كان عليه
ونذر عليه السلام فانظر ماذا ترى فرد عليه إسحق
بقوله يا أبت افعل ما تؤمر وأطع ربك فمن ثم لم
يقل إسحق لإبراهيم افعل ما رأيت في المنام ورأى
ذلك إبراهيم عليه السلام ثلث ليال متتابعات
وكان إبراهيم صام وصلى قبل الذبح فقال
ستجدني إن شاء الله من الصابرين على الذبح
فلما أسلما يقول أسلما لأمر الله تعالى وطاعته
وتله للجبين يقول كبه على جبهته فلما أخذ بنا
صيته ليذبحه لله علم الله منهما الصدق فقال
الله عز وجل وناديناه أن يا إبراهيم قد صدقت
الرؤيا في ذبح ابنك فخذ الكبش واذبحه فداء ابنك
قال الله عز وجل وفديناه بذبح عظيم واسم
الكبش زرير كان من الوعول ترعى في الجنة
أربعين سنة قبل أن يذبح وقيل أنه هو الكبش
الذي قربه هابيل بن آدم المقتول شهيدا
عليه السلام وكان يرعى في الجنة قد فدي
به إسحق النبي عليه السلام من الذبح قال الله
عز وجل إنا كذلك نجزي المحسنين يعني هكذا

اپنے رب کیطرف یعنے اپنے رب کی رضامندی کی طرف مقدس زمین میں جلدی
وہ مجھکو اپنے دین کیطرف رستہ دیگا اور ابراہیم علیہ السلام پہلے ہیں انمیں جنہوں نے ہجرت
کی اللہ کی مخلوق میں سے اللہ عز وجل کے دین میں سو اپنے ہجرت کی اور آپکے ساتھ
حضرت لوط اور حضرت سارہ لوط کی بہن تھی اور لوط ابراہیم علیہ السلام کے خالو زاد
بھائی تھے جب آئے مقدس زمین میں بیٹے کی دعا مانگا کہا اے میرے پروردگار مجھکو
دے نیکوں میں سے یعنی مجھکو بیٹا نیک بخش سو اللہ نے اسکو قبول فرما لیا پھر اسکو ایک لڑکے
بردبار کی بشارت دی یعنی علیم کی اور علیم دانا کو کہتے ہیں اور وہ اسحاق تھے بیٹے سارہ کے
پس جب وہ اسکے ساتھ پہنچے کو سو چلنے یعنی پہاڑ تک پہنچے تو ابراہیم نے کہا اے میرے
بچے میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ میں تجھکو ذبح کرتا ہوں یعنے مجھکو خواب میں
حکم ہوا ہے تیرے ذبح کا اور یہ سبب نذر کے تھا جو ابراہیم علیہ السلام پر بیٹے
کے بارہ میں تھی سو تو دیکھ کیا دیکھتا ہے سو جواب دیا انکو اسحاق نے اپنے قول سے
اے میرے باپ تو کر جو تجھکو حکم ہوا اور اپنے رب کی تابعداری کر پس اسی سبب سے
نہیں کہا اسحاق نے ابراہیم کو کہ کر جو تو نے خواب میں دیکھا ہے اور ابراہیم نے اس
خواب کو تین رات برابر دیکھا اور ابراہیم نے روزہ رکھا اور نماز پڑھی تھی ذبح
سے پہلے پھر کہا اسحاق نے مجھکو انشاء اللہ تعالی ذبح پر صبر کرنیوالوں میں سے پاوے گا
پس جب دونوں فرمانبردار ہوگئے یعنے اللہ تعالی کے حکم اور اسکی فرمانبرداری
کے لیے فرمانبردار ہوگئے اور اسکو پیشانی پر پچھاڑا یعنے منہ کے بل اوندھا کیا سو جب
ابراہیم نے اسکی پیشانی کے بال پکڑے تاکہ اسکو اللہ کیلیے ذبح کرے اللہ پاک نے دونو
سے صدق جان لیا اور اللہ عز وجل نے فرمایا اور ہمنے اسکو پکارا یوں کہکر اے ابراہیم
تو نے خواب کو ٹھیک سچ کر دکھلایا اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں سو دنبہ لے اور اسکو
ذبح کر دے اپنے بیٹے کے عوض میں اللہ عز وجل نے فرمایا اور ہمنے اسکے عوض میں دیا
ایک بڑی ذبح کی چیز کو اور دنبے کا نام زریر تھا ان بکریوں میں سے تھا جو بہشت میں
چرتی تھیں چالیس سال ذبح ہونے سے پہلے اور بعض نے کہا وہ دنبہ تھا جسکو
قربانی کیا تھا ہابیل بن آدم مقتول شہید علیہ السلام نے اور وہ بہشت
میں چرتا تھا اس سے حضرت اسحاق نبی علیہ السلام ذبح
سے چھوٹ گئے اور اللہ عز وجل نے فرمایا ہم اسیطرح
نیکوں کو جزا دیا کرتے ہیں یعنے اسیطرح

يَجْزِي كُلَّ مُحْسِنٍ فَجَزَاهُ اللهُ خَيْرًا بِإِحْسَانِهِ بِكَامِلِهِ
لِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى فِي الذَّبْحِ لِابْنِهِ اِسْحٰقَ وَقِيلَ اِنَّ
الْمَامُورَ بِذَبْحِهِ اِنَّمَا هُوَ اِسْمٰعِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ثُمَّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ
يَعْنِي النَّعِيْمَ الْمُبِيْنَ حِيْنَ عَفَا عَنْهُ وَفَدَاهُ بِالْكَبْشِ
وَقِيلَ اِنَّهُ لَمَّا وَضَعَ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ السِّكِّيْنَ
عَلٰى حَلْقِ وَلَدِهٖ نُوْدِيَ اَنْ يَّا اِبْرٰهِيْمُ خَلِّ وَلَدَكَ
مُرَادُنَا لَمْ يَكُنْ قُرْبَانًا لِلْوَلَدِ وَاِنَّمَا كَانَ مُرَادُنَا خُلُوَّ
الْقَلْبِ مِنْ مَحَبَّةِ الْوَلَدِ وَلِهٰذَا قِيْلَ اِنَّهُ ذُكِرَ فِي
بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَرَادَ اَنْ
يَّذْبَحَ وَلَدَهٗ قَالَ فِي سِرِّهٖ يَا رَبِّ اَيْشٍ لَوْ كَانَ هٰذَا
الذَّبْحُ عَلٰى يَدِ غَيْرِيْ لَكَانَ خَيْرًا قَالَ اللهُ تَعَالٰى لَا
يَكُوْنُ اِلَّا عَلٰى يَدِكَ فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبَّنَا لِمَا فَعَلْتَ
هٰكَذَا قَالَ حَتّٰى يَزِيْدَ بَلَآءٌ عَلٰى بَلَآءٍ فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ
لِمَ ذٰلِكَ قَالَ حَتّٰى لَا يُحِبَّ اَحَدًا غَيْرِيْ فَاِنِّيْ لَا اَقْبَلُ
الشَّرِيْكَ فِي الْحُبِّ فَاِبْرٰهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَحَبَّ وَلَدَهٗ
فَابْتُلِيَ بِذَبْحِهٖ وَيَعْقُوْبُ اَحَبَّ يُوْسُفَ فَغَابَ عَنْهُ
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَابْتُلِيَ بِفِرَاقِهٖ وَنَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رض وَعَلِقَا
بِقَلْبِهٖ فَجَآءَ جِبْرَئِيْلُ وَاَخْبَرَهٗ بِاَنَّ اَحَدَهُمَا يُسَمُّ وَالْاٰخَرَ
يُقْتَلُ حَتّٰى لَا يُحِبَّ مَعَ الْحَبِيْبِ سِوَاهُ

فَصْلٌ

وَيُسْتَحَبُّ اِذَا خَرَجَ الْمُؤْمِنُ اِلٰى صَلٰوةِ الْعِيْدِ فِيْ
طَرِيْقٍ اَنْ يَّرْجِعَ مِنْ طَرِيْقٍ اُخْرٰى لِمَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ
ثُمَّ رَجَعَ فِيْ طَرِيْقٍ اُخْرٰى فَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ
اَكْثَرُهُمْ اِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِكَ اِخْتِلَافَ حَزْرِ الْمُشْرِكِيْنَ عَسْكَرَهٗ
فَخَالَفَ بَيْنَ الطَّرِيْقَيْنِ لِيَخْتَلِفَ الْحَزْرُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ
اِنَّمَا قَصَدَ بِذٰلِكَ الْاِخْتِصَارَ فِي الرُّجُوْعِ كَاَنَّهٗ سَلَكَ فِي
الطَّرِيْقِ الْاَطْوَلِ فِي الْمَمَرِّ لِكَثْرَةِ الْحَسَنَاتِ وَرَجَعَ

ہر نیک کو جزا دیتا ہے پس ابراہیم کو جزا دی اللہ نے بہتر بسبب اسکی نیکی کے اور اُسکے بیٹے اسحاق کے ذبح کرنے میں اسکے اللہ تعالی کو حکم کی تابعداری کرنے میں اور بعض نے کہا جسکے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا وہ اسمٰعیل علیہ السلام ہی تھے پھر اللہ عز وجل نے فرمایا بیشک یہ البتہ آزمایش ظاہر ہے یعنے نعمت ظاہر جب اُس سے معاف کر دیا اور اسکا عوض دنبہ دیا اور بعض نے کہا جب رکھی حضرت خلیل علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے حلق پر چھری پکارے گئے اے ابراہیم بیٹے کو چھوڑ دے کیونکہ ہماری مراد بیٹے کی قربانی نہ تھی اور ہماری مراد تو دل کا خالی کرنا ہی تھا بیٹے کی محبت سے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ بعض کتابوں میں ذکر ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے بیٹے کے ذبح کرنیکا ارادہ کیا تو اپنے جی میں کہا اے میرے پروردگار اگر یہ ذبح کسی اور کے ہاتھ پر ہوتی تو خوب ہوتی فرمایا اللہ تعالے نے یہ نہ ہوگا مگر تیرے ہاتھ پر فرشتوں نے عرض کی اے پروردگار ہمارے تو نے اسطرح کیوں کیا فرمایا تاکہ آزمایش پر آزمایش زیادہ ہو فرشتوں نے عرض کی یہ کیونکر ہے فرمایا تاکہ میرے سوا کسی کو دوست نہ رکھے کیونکہ میں شریک قبول نہیں کرتا محبت میں پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پیارا رکھا سو وہ اسکے ذبح کرنے سے آزمائے گئے اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دوست رکھا سو وہ اون سے چالیس سال غائب رہا اور آزمائے گئے اُنکی جدائی سے اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو دوست رکھا اور متعلق ہوئے آپ کے دل سے تو جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کو خبر دی کہ ایک اُن کا زہر دیا جاویگا اور دوسرا قتل کیا جاویگا تاکہ آپ اپنے حبیب اللہ کے ساتھ اسکے سوا کسی کو دوست نہ رکھیں

فصل اور مستحب ہے کہ جب نکلے مومن عید کی نماز کیطرف ایک رستہ میں تو لوٹے اور رستہ میں اس روایت کے لحاظ سے جو ابن عمر نے کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کو دن ایک رستہ لیا اور لوٹے دوسرے رستہ میں سو لوگوں نے اسمیں اختلاف کیا اُنکے اکثروں نے کہا آپنے ارادہ کیا اسکا اپنے لشکر کے لیے مشرکوں کی تخمینہ میں مختلف کرنے کو پس مخالفت کی دو رستوں میں تاکہ تخمینہ مختلف ہو جاوے اور اوروں نے کہا آپ نے اسکا ہی قصد کیا چھوٹا کرنے کو لوٹنے میں گویا آپ گئے لنبے رستہ میں چلنے میں نیکیاں زیادہ کرنے کو۔ اور لوٹے چھوٹے رستہ میں

الاقصر وقال آخرون كما مضى في طريق شهدت له الارض
ثم رجع في طريق اخرى لتشهد له الارض الثانية
وقيل انه عليه السلام مضى على حي من الاحياء ثم
رجع على غيرهم ليساوي بينهم في الاكرام لان رؤيته
عليه السلام كانت رحمة قال الله تعالى وما ارسلناك
الا رحمة للعالمين وقيل ان الارض تفتخر بوطي النبي
صلى الله عليه وسلم وغيره من الانبياء والاولياء
وسعيهم عليها فاراد صلى الله عليه وسلم ان يساوي
بين البقعتين لكيلا تفتخر بعضها على بعض وقيل
انه عليه السلام كان قد سلك الى المصلى في طريق
وقصده الحقيقة الى الله عز وجل ثم اراد الرجوع
الى الاهل والوطن والطين والماء المعروف المعهود
فكره ان يسلك الى الله تعالى طريقا ثم يسلكه الى
غيره فرجع في طريق آخر وقيل انه عليه السلام
لو لم يرجع في طريق آخر لوجب على الناس
الاستنان به عليه السلام وتعذر عليهم التفرق
بعد صلوة العيد الى منازلهم فاراد ان يبين التوسعة
عليهم في الرجوع في اي طريق شاؤا وقيل انه
صلى الله عليه وسلم فزع من مكيدة الكفار و
المنافقين وقيل انه كان يتصدق على من كان
معه فكان يرجع في طريق آخر حتى تتوفر الصدقة
على الفقراء وقيل انه كان يفعل ذلك لاجل ازدحام
الناس عليه صلى الله عليه وسلم

فصل

في فضيلة يوم النحر والاضحية روى عبد الله
ابن قرط قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اعظم الايام عند الله يوم النحر وروى
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة قومي
الى اضحيتك فاشهديها فانه يغفر لك باول
قطرة تقطر من دمها كل ذنب عملت وقولي ان

اور اوروں نے کہا جب آپ ایک رستہ میں گئے تو آپ کیلئے گواہی دیگی وہ زمین
پھر اور رستہ میں لوٹے تاکہ دوسری زمین بھی آپ کیلئے گواہی دے اور بعض نے
کہا کہ آنحضرت علیہ السلام قبیلوں میں سے ایک قبیلہ پر گذرے پھر اُن کے سوا اوروں پر
سے لوٹے تاکہ اُنکے درمیان عزت میں برابری ہوجاوے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کا
دیکھنا رحمت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے تجھکو نہیں بھیجا مگر جہانوں کیلئے رحمت
اور بعض نے کہا بیشک زمین فخر کرتی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے سوا
اور پیغمبروں اور ولیوں کے لتاڑنے سے اور اسپر اُنکے چلنے پھرنے سے سو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ دو جگہوں کے درمیان برابری کیجاوے تاکہ بعض اسکا
بعض پر فخر نہ کرے اور بعض نے کہا آنحضرت علیہ السلام گئے عیدگاہ کو ایک رستہ پر
اور حقیقت میں آپ کا قصد اللہ عزوجل کیطرف تھا پھر لوٹنے کا ارادہ کیا گھر اور
وطن اور مٹی اور پانی معروف معہود کیطرف تو برا جانا کہ جس رستے اللہ تعالیٰ کیطرف
گئے تھے پھر اسی رستے اُسکے غیر کیطرف جاویں اسلئے اور راستہ میں لوٹے اور بعض
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر دوسرے راستہ میں نہ لوٹتے تو لوگوں پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی سنت کو بجا لانا واجب ہوجاتا اور مشکل ہوجاتا اُنپر عید کی
نماز کے بعد اپنے گھروں کیطرف جدا ہونا اسلئے آپنے ارادہ کیا کہ بیان کردیں اُنپر
فراخی لوٹنے میں جس رستے چاہیں اور بعض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں
اور منافقوں کے فریب سے ڈرے اور بعض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جو آپکے ساتھ ہوتا اسپر صدقہ کرتے اسلئے دوسرے رستہ میں لوٹتے تاکہ زیادہ ہو
جاوے صدقہ فقیروں پر اور بعض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسلئے
کرتے تھے کہ اژدحام ہوجاتا تھا لوگوں کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
پر فصل۔ نحر اور عید ضحے کے دن کی فضیلت میں عبد اللہ بن قرط
نے روایت کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بہت بڑا دنوں کا اللہ کے نزدیک قربانی کا دن ہے اور
روایت ہے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنی قربانی کی طرف اُٹھ اور اسکے
پاس حاضر ہو کیونکہ تیرے لیے بخشا جاویگا پہلے قطرے
سے جو اسکے خون سے گرے گا جو گناہ تو نے کیے
اور کہہ بیشک

صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَفِيْهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ اِلٰهِيْ مَا ثَوَابُ مَنْ ضَحّٰى مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَوَابُهٗ اَنْ يُعْطٰى
بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنْهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَيُمْحٰى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّاٰتٍ
وَيُرْفَعُ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ فَقَالَ اِلٰهِيْ فَمَا ثَوَابُهٗ اِذَا انْشَقَّ
بَطْنُهَا قَالَ اِذَا انْشَقَّ الْقَبْرُ عَنْهُ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰمِنًا
مِنَ الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَمِنْ اَهْوَالِ الْقِيٰمَةِ يَا دَاوٗدُ لَهٗ بِكُلِّ
بَضْعَةٍ مِنْ لَحْمِهَا طَيْرٌ فِي الْجَنَّةِ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ وَبِكُلِّ
كُرَاعٍ مِنْهَا مَرْكَبٌ مِنْ مَرَاكِبِ الْجَنَّةِ وَبِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰى
جَسَدِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَبِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰى رَاْسِهَا جَارِيَةٌ
مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ اَمَا عَلِمْتَ يَا دَاوٗدُ اَنَّ الضَّحَايَا هِيَ
الْمَطَايَا وَاَنَّ الضَّحَايَا تَمْحُو الْخَطَايَا وَتَدْفَعُ الْبَلَايَا
مُرْ بِالضَّحَايَا فَاِنَّهَا فِدَاءُ الْمُؤْمِنِ كَفِدَاءِ اِسْحٰقَ مِنَ
الذَّبْحِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوْا
ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا مَطَايَاكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرُوِيَ اَنَّ عَلِيًّا
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَاَ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ثُمَّ قَالَ
وَهَلْ يَكُوْنُ الْوَفْدُ اِلَّا رُكْبَانًا عَلٰى نَجَائِبِهِمْ وَنَجَائِبُهُمْ
ضَحَايَاهُمْ ثُمَّ يُؤْتَوْنَ بِنُوْقٍ لَمْ يَرَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا
عَلَيْهَا رِحَالَةٌ مِنَ الذَّهَبِ وَاَزِمَّتُهَا الزَّبَرْجَدُ ثُمَّ يَنْطَلِقُ
اِلَى الْجَنَّةِ حَتّٰى يَقْرَعُوْا بَابَهَا وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ ضَحُّوْا وَطِيْبُوْا بِهَا اَنْفُسًا فَاِنَّهٗ
مَنْ اَخَذَ اُضْحِيَّتَهٗ فَاسْتَقْبَلَ بِهَا الْقِبْلَةَ كَانَ دَمُهَا
وَشَعْرُهَا مَحْضُوْرًا لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَاِنَّ الدَّمَ
اِذَا وَقَعَ فِي التُّرَابِ فَاِنَّمَا يَقَعُ فِيْ حِرْزِ اللّٰهِ اَنْفِقُوْا
يَسِيْرًا تُؤْجَرُوْا كَثِيْرًا وَرُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ عَظِيْمَيْنِ
فَاَضْجَعَ اَحَدَهُمَا وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ

میری نماز اور عبادت اور میرا جینا اور مرنا میرا اللہ کے لئے ہے جو جہان کا رب
ہے اور روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام
نے عرض کیا اے میرے معبود اسکو کیا ثواب ہے جو قربانی کرے امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم میں سے اللہ عزوجل نے فرمایا اسکا ثواب یہہ ہے کہ اسکو اسکے ہر بال
کے عوض دیجاویں دس نیکیں اور اس سے دس برائیں دور کیجاویں اور اسکے
لیے بلند کئے جاویں دس درجے عرض کیا اے میرے معبود اسکو کیا ثواب ہے
جب وہ قربانی کا پیٹ پھاڑے فرمایا جب پھٹے گی اسکی قبر اللہ تعالی اسکو
بیخوف نکالیگا بھوک اور پیاس اور قیامت کے خوفوں سے اے داؤد اسکے لیے
اُس قربانی کے ہر ٹکڑے کے بدلے ایک جانور ہوگا بہشت میں بختی اونٹ کیطرح
اور اس قربانی کے پاؤں کے ٹھوڑے سے گوشت کے عوض ایک گھوڑا ہوگا بہشت
کے گھوڑوں میں سے اور اسکے بدن کے ہر بال کے عوض جنت میں ایک محل
ہوگا اور اسکے سر کے بال کے عوض حور العین میں سے ایک خدمتگار ہوگی
اے داؤد تو نے نہیں جانا کہ قربانیں ہی سواری ہیں اور بیشک قربانیں
گناہوں کو مٹاتی ہیں اور مصیبتوں کو دور کرتی ہیں تو قربانیوں کا حکم کر کیونکہ
وہ مومن کا عوض ہیں اسحاق کے عوض کی طرح ذبح سے اور حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قربانیں اچھی کیا کرو کیونکہ وہ تمہاری سواریاں
ہیں قیامت کے دن اور روایت ہے کہ حضرت علی نے یہ آیت پڑہی جسدن ہم
پرہیزگاروں کو اوٹھاوینگے رحمن کیطرف مہمان پھر کہا کیا مہمان ہو سکتے ہیں مگر
جو سوار ہوں اپنے اچھے اونٹوں پر اور انکے اچھے اونٹ قربانیں ہیں پھر ایسی اونٹنیں
دیجاوینگی جو لوگوں نے ویسی نہ دیکھی ہونگی انپر سونے کے کجاوے ہونگے اور انکی باگیں
زبرجد کی ہونگی۔ پھر وہ لے چلینگے انکو بہشت کیطرف یہانتک کہ بہشت کا دروازہ کھٹکھٹائینگے
اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کیا کرو اور خوش
کیا کرو کیونکہ جو شخص اپنی قربانی پکڑتا ہے پھر قبلہ کیطرف اسکا منہ کرتا ہے تو اسکا
خون اور اسکے بال اسکے لیے نگاہ رکھے جاوینگے قیامت کے دن تک کیونکہ خون جب
مٹی میں گرتا ہے وہ بیشک پڑتا ہے اللہ کی نگہبانی میں۔ تھوڑا خرچ کرو اجر بہت
دئے جاوگے اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے خاکی
رنگ سیاہی مائل بڑے سینگوں والے بڑے موٹے منگوائے پھر ایک کو لٹایا
پھر فرمایا اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحیم ہے نہیں کوئی الہ سوا اللہ کے نام سے
اور اللہ بہت بڑا ہے یا اللہ یہ محمد اور اسکے

اَهْلِ بَيْتِهٖ ثُمَّ بِالْاُخْرٰى وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ
وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ يَوْمَ النَّحْرِ
اَخْبَرَنَا هِبَةُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُعْفِيِّ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ التَّمِيمِيُّ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ
بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرَفِيُّ اَنْبَاَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَرَّبَ اُضْحِيَّتَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ لِيَنْحَرَهَا قَرَّبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى الْجَنَّةِ فَاِذَا نَحَرَهَا
غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا وَجَعَلَهَا اللّٰهُ
تَعَالٰى لَهٗ مَرْكَبًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْمَحْشَرِ وَيُعْطٰى بِعَدَدِ
شَعْرِهَا وَصُوْفِهَا حَسَنَاتٍ وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ
مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ
اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَكَانَ يَذْبَحُ وَيُسَمِّيْ وَيَضَعُ رِجْلَهٗ
عَلٰى صَفْحَتِهِمَا قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْاَمْلَحُ مَا فِيْهِ بَيَاضٌ وَسَوَادٌ
وَالسَّوَادُ اَغْلَبُهٗ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ
وَرَوَتْ عَائِشَةُ رض اَنَّهٗ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ
وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ فَضَحّٰى بِهٖ فَاَضْجَعَهٗ وَذَبَحَهٗ
فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ قَوْلُهٗ وَيَطَاُ
فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ مَعْنَاهُ لِكَثْرَةِ شَحْمِهٖ وَلَحْمِهٖ
مَا يَظَلُّ اِلَّا فِيْ ظِلِّ نَفْسِهٖ وَيَنْظُرُ فِيْهِ وَيَبْرُكُ فِيْهِ
وَقَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ مَعْنَى السَّوَادِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ اَنَّهٗ
كَانَ اَسْوَدَ الْيَدَيْنِ وَالْعَيْنَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ **فَصْلٌ**
فِيْ صَلٰوةِ لَيْلَةِ الْاَضْحٰى وَهِيَ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ
يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَقُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ كَذٰلِكَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِثْلَ
ذٰلِكَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ كَذٰلِكَ فَاِذَا سَلَّمَ
قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ مِنْ خَيْرِ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ **فَصْلٌ** وَالْاُضْحِيَّةُ سُنَّةٌ
لَا يُسْتَحَبُّ تَرْكُهَا لِمَنْ قَدَرَ عَلَيْهَا عِنْدَ الْاِمَامِ

گھروالوں کیطرف سے ہے پھر دوسری کو لٹایا اور فرمایا اللہ کے نام سے اور اللہ بہت
بڑا ہے یا اللہ یہ محمد اور اسکی امت کیطرف سے ہے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ
سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے قربانی کے دن دو دنبے
قربانی کیئے اور ہمکو خبر دی ہبۃ اللہ نے محمد بن احمد۔ احمد بن حارث معدل کوفی
نے کہا ہمکو خبر دی قاضی محمد بن محمد بن عبداللہ جعفی نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر تمیمی نے کہا ہمکو
خبر دی علی بن منذر طرفی نے کہا ہمکو خبر دی ابن فضیل نے ہشام سے اُسنے عروہ سے اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے حضرت عایشہ سے اُسنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا
جو شخص اپنی قربانی۔ قربانی کے دن قربانی کرنے کیلئے نزدیک کرے اللہ تعالیٰ اسکو
بخشدیگا پہلی قطرہ سے جو اسکے خون سے گرے اور اس قربانی کو اللہ تعالیٰ اسکے لیئے سواری
کردیگا قیامت کے دن محشر تک اور دیگا اسکو بالوں اور اون کی برابر نیکیاں اور انس بن
مالک سے روایت ہے کہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے بڑے سینگوں والے ابلق
رنگ قربانی کیئے سو ذبح کرتے تھے اور اللہ کا نام لیتے تھے اور اپنا پاؤں اسکے منہ پر رکھتے تھے
ابو عبیدہ نے کہا املح وہ ہوتا ہے جسمیں سفیدی اور سیاہی ہو اور سیاہی غالب ہو اور
سیاہی میں دیکھے اور سیاہی میں بیٹھے اور حضرت عایشہؓ نے روایت کی کہ حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے دنبے بڑے سینگوں والے کا حکم کیا جو چلے سیاہی میں اور دیکھے سیاہی میں اور بیٹھے
سیاہی میں سو وہ آپکے پاس لایا گیا آپنے اسکو قربانی کیا پھر اسکو لٹایا اور ذبح کیا فرمایا اللہ
کے نام سے یا اللہ محمد اور محمد کی آل اور محمد کی امت سے قبول فرما اور اصحاب حدیث نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ جو چلے سیاہی میں اور دیکھے سیاہی میں اسکے معنے یہ ہیں کہ اپنی چربی
اور گوشت کے زیادہ ہونیسے اپنے نفس کے سایہ میں چلے اور اسمیں دیکھے اور اسمیں بیٹھے اور لغت
والوں نے کہا اسجگہہ سیاہی کے معنے یہ ہیں کہ سیاہ ہوں اسکے دونوں ہاتھ اور آنکھیں اور
دونوں گھٹنیں **فصل** عید اضحٰے کی رات کی نماز میں اور وہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پندرہ بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد اسیطرح
اور قل اعوذ برب الفلق اسیطرح اور قل اعوذ برب الناس اتنا ہی
پھر جب سلام پھیرے آیۃ الکرسی پڑھے تین بار اور استغفر اللہ
پندرہ بار پھر دعا کرے جو چاہے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے
فصل اور قربانی کرنی سنت ہے جو کوئی اسکے
کرنے پر قادر ہو اسکو ترک کرنا اچھا نہیں
امام احمدؒ

احمد ومالك والشافعي رحمة الله عليهم وعند
غيرهم هي واجبة والاصل في استحبابها دون
وجوبها ما روى عن ابن عباس عن النبي صلى
الله عليه وسلم انه قال امرت بالنحر وهو لكم سنة
وفي خبر آخر ثلث على فرض ولكم تطوع النحر والوتر
وركعتا الفجر وفي حديث ام سلمة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر واراد احدكم
ان يضحي فلا يمس من شعره ولا بشره شيئا فعلق الاضحية
بالارادة وما كان واجبا بالشرع لا يتعلق بالارادة

فصل وافضلها الابل ثم البقر ثم الغنم ولا
يجزي الا الجذع من الضأن والثني من غيره اما
الجذع فهو ما كمل له ستة اشهر والثني من المعز
ما كمل له سنة ومن البقر ما كمل له سنتان ومن
الابل ما كمل له خمس سنين ويجزي الشاة عن
واحد والبدنة من الابل والبقر عن سبعة و
افضل الضحايا الشهب ثم الصفر ثم السود
والافضل ان يذبحها بنفسه وان لم يحسن فليشاهد
ذبحها ويأكل ثلثها ويهدي ثلثها ويتصدق بثلثها
ويجتنب فيها المعيبة والعيوب خمسة فلا يضحي
بعضباء القرن والاذن وهي ما ذهب اكثر اذنها
او قرنها وقيل ما ذهب ثلث اذنها وقرنها كذلك
لا يضحي بالجماء لانها كالعضباء في اصح القولين
ولا بالعوراء البين عورها وهي ما انخسف عينها
وذهبت ولا بالعجفاء التي لا تنقي وهي المهزولة التي
لا مخ فيها ولا بالعرجاء البين عرجها وهي التي لا
تقدر على المشي مع السرح ولا المشاركة في العلف
لضعفها ولا بالمريضة البين مرضها ولا بالجرباء
لان جربها يفسد اللحم وقد نهى النبي صلى الله
عليه وسلم ان تضحي بالمقابلة وهي ما قطع شيء

اور امام مالکؒ اور شافعیؒ رحمة اللہ علیہم کے نزدیک اور انکے
سوا اور کے نزدیک وہ وجب ہی اور اُسکے مستحب ہونے میں نہ واجب ہونیکا
اصل وہ روایت ہی جو ابن عباس سے کیگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا میں قربانی کا حکم کیا گیا ہوں اور وہ تمہارے لیئے سنت
ہے اور ایک اور حدیث میں ہی تین چیزیں ہیں مجھپر فرض ہیں اور تمہاری
لیئے نفل میں قربانی اور وتر اور فجر کی دو رکعتیں اور ام سلمہ کی حدیث
میں ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کے دس دن
آجاویں اور تم میں سے کوئی ارادہ کرے قربانی کرنے کا تو وہ اپنے بال اور
بدن میں سے کیسکو نہ چھوئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معلق رکھا قربانی
کو ارادے سے اور اگر شرع میں واجب ہوتی تو ارادے سے معلق نہ کرتی فصل اور
افضل قربانی اونٹ ہی پھر گائے پھر بکری اور کافی نہیں ہوتی مگر بھیڑ سے
جذع اور اسکے غیر سے دو دانت والا جذع وہ ہی جسکو کامل ہو جاویں
چھ مہینے اور بکری سے دو دانتا وہ ہی جسکو ایک سال کامل گذر جاوے
اور گائے سے وہ جسکو کامل گذر جاویں دو سال اور اونٹ سے وہ جسکو
پانچ سال کامل ہو جاویں اور بکری کافی ہوتی ہے ایک کی طرف سے
اور اونٹ اور گائے سات آدمیوں کیطرف سے اور افضل قربانیوں کی سفید
ہے پھر زرد پھر سیاہ اور افضل یہ ہی کہ خود ذبح کرے اگر اچھیطرح نہیں جانتا
تو اسکے ذبح کرنے میں حاضر ہو اور آپ اسکا تیسرا حصہ کھاوے اور تیسرا حصہ
ہدیہ دیوے اور تیسرا حصہ صدقہ کرے اور قربانی کرنے میں عیبدار قربانی سے
بچے اور عیب پانچ ہیں جسکے سینگ اور کان ٹوٹے ہوں اسکو قربانی نکرے
اور وہ وہ ہے جسکا اکثر سینگ اور کان ٹوٹے ہوں اور بعض نے کہا جسکے کان
اور سینگ کا تیسرا حصہ ٹوٹا ہو اور اسیطرح بے سینگ کو قربانی نہ کرے کیونکہ وہ سینگ
ٹوٹے کی موافق ہی بہت صحیح قول میں دو نو قولوں میں سے اور نہ کانے کو قربانی کرے
جسکا کان ظاہر ہو اور کانی وہ ہی جسکی آنکھ اندھی ہو گئی ہو اور جاتی رہی ہو
اور نہ دُبلے کی قربانی کرے جسمیں مغز نہ ہو اور وہ وہ ہے جو ایسی دبلی ہو گئی ہو کہ مغز نہ رہا ہو
اور نہ لنگڑے کو قربانی کرے جسکا لنگ ظاہر ہو اور وہ ایسی ہی جو قادر نہو چرنیوالوں کے
ساتھ چلنے پر اور نہ قربانی کرے اسکو جسکو چراگاہ میں شریک کیا ہے اسکی ضعف کے
سبب سے اور نہ ایسے بیمار کو جسکی بیماری ظاہری ہو اور نہ خارش والیکو کیونکہ خارش بگاڑ
دیتی ہی گوشت کو اور بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مقابلہ کو قربانی کرنے سے اور مقابلہ

مِّنْ مُّقَدَّمِ اُذُنِهَا وَبَقِيَ مُعَلَّقًا وَلَا بِالْمُدَابَرَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ
شَيْءٌ مِّنْ خَلْفِ اُذُنِهَا وَذٰلِكَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى نَهْيِ تَنْزِيْهٍ لَا عَلٰى
نَهْيِ تَحْرِيْمٍ وَالْاَوْلٰى اَنْ يَّجْتَنِبَ ذٰلِكَ وَاِنْ ضَحّٰى بِهَا
جَازَ وَاَيَّامُ النَّحْرِ ثَلٰثَةٌ يَوْمُ الْعِيْدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اَوْ قَدْرِهَا
وَيَوْمَانِ بَعْدَهٗ هُوَ مَذْهَبُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ
يَوْمُ الْعِيْدِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ الثَّلٰثَةُ وَالَّذِيْ ذَكَرْنَا
مِنْ اَنَّهٗ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ مَنْقُوْلٌ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ
ضَحّٰى قَبْلَ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فَهِيَ شَاةُ لَحْمٍ لَا يَحْصُلُ لَهٗ
بِذٰلِكَ ثَوَابُ الْاُضْحِيَةِ لِمَا رَوٰى مَنْصُوْرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى
صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ
نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ
ابْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ
اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ
وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ
اِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ
فَهَلْ تُجْزِيْ عَنِّيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
وَلَا تُجْزِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ
قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ
مَرَّ بِقَوْمٍ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ وَفِيْ بَعْضِ
الْاَخْبَارِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ اُخْرٰى
مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ **فَصْلٌ**
فِيْ ذِكْرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ يَعْنِيْ بِالذِّكْرِ التَّكْبِيْرَ اَدْبَارَ
الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ الْجَمَرَاتِ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَ

کچھ کاٹا گیا ہو اور باقی لٹکتا رہا ہو اور نہ مدابرہ کو قربانی کرے اور وہ مدابرہ وہ
ہے جسکی کان کی پچھلی طرف سے کچھ کاٹا گیا ہو اور نہ خرقا کو قربانی کرے اور خرقاء وہ ہے
جسکے کان میں داغ سی گول سوراخ ہو اور نہ شرقا کو قربانی کرے اور شرقاء وہ ہے جسکی کان
کو داغ سے لمبا چیرا ہو اور یہ نہی محمول ہے نہی تنزیہی پر نہ نہی تحریمی پر اور بہتر یہ ہے کہ
ان سے بچے اور اگر قربانی کرے ایسے سے تو جائز ہے اور قربانی کے دن تین ہیں
عید کا دن نماز کے بعد یا نماز جتنے وقت کے بعد اور دو دن عید کے پیچھے
یہ اکثر فقہا کا مذہب ہے اور امام شافعیؒ نے کہا عید کا دن اور تشریق کے تین
دن اور ہمنے جو ذکر کیا کہ وہ تین دن ہیں وہ منقول ہیں حضرت عمر اور علی
اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جو کوئی امام کی
نماز سے پہلے قربانی کرے تو وہ گوشت کی بکری ہے اُس سے اسکو قربانی کا ثواب
حاصل نہیں ہے اُس روایت کے لحاظ سے جو منصور نے کی شعبی سے اُسنے
برا بن عازب سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا قربانی کے
دن نماز کے بعد فرمایا جو کوئی ہماری نماز کیطرح نماز پڑھے اور ہماری قربانی کیطرح
قربانی کرے تو وہ بیشک قربانی والوں میں پہونچ گیا اور جو کوئی نماز سے پہلے
قربانی کرے سو یہ گوشت کی بکری ہے ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے
رسول اللہ میں تو نماز کیطرف نکلنے سے پہلے قربانی کر بیٹھا اور میں نے جانا تھا کہ
آج کھانے اور پینے کا دن ہے اسلیئے میں نے جلدی کر لی اور آپ کھایا اور گھر کے لوگوں
کو اور ہمسایوں کو کھلایا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ گوشت
کی بکری ہے عرض کیا میرے پاس ایک بکری کا بچہ جذع ہے اور وہ گوشت میں دو
بکریوں کی گوشت سے بہتر ہے پہلا وہ مجھ سے کافی ہو سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں
اور کافی نہیں تیرے پیچھے کسی سے اور روایت ہے اسود بن قیس سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس حاضر ہوا قربانی کے دن آپ ایک قوم پاس گذرے جنہوں نے نماز سے پہلے
ذبح کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ذبح کیا پہلے نماز کے وہ پھر کرے
اور بعض حدیثوں میں ہے جو نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کرے اسکو چاہیے کہ اُسکی جگہہ
اور ذبح کرے اور جسنے ذبح نہ کیا ہو اسکو چاہیئے کہ وہ ذبح کرے **فصل** تشریق کے دنوں
کے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا اللہ کو یاد کرو گنتے ہوئے دنوں میں
یعنے نمازوں کے پیچھے۔ اور جمروں کے پاس تکبیر کے ذکر کرنے
سے ہر کنکر کے ساتھ

غيرها من الاوقات يستحب ذلك من اول العشر الى
اخر ايام التشريق قوله في ايام معدودات يعني
ايام التشريق ايام منى الثلاث واما المعلومات
فهي ايام العشر وعلى هذا اكثر العلماء يدل عليه
قوله تعالى فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه
وانما يكون التعجل في ايام التشريق في يومين
منها او جميع الثلاث قال ابن عباس رض امر الله
تعالى بذكره في الايام المعدودات وهي ايام
التشريق ثلثة ايام بعد النحر وجعلها معدودة
لقلتها في ايام عمرك كقوله تعالى في شهر رمضان
اياما معدودات لقلتها من بين الشهور كما قال
تعالى وشروه بثمن بخس دراهم معدودة وقيل
انما سميت معدودات لانها تعد من ايام الحج فيفرغ
فيها مما عليه من افعال الحج من البيتوتة بمزدلفة
ورمي الجمار بمنى وقال الزجاج تستعمل المعدودات
في اللغة للشيء القليل فسميت بذلك لانها ثلاثة
ايام فالايام المعدودات ثلثة ايام التشريق و
الذكر المامور فيها التكبير عن نافع عن ابن عمر رض
انه قال الايام المعدودات ثلثة ايام يوم النحر
ويومان بعده وقال ابرهيم النخعي الايام المعدودات
ايام العشر والمعلومات ايام النحر وسبب امر الله تعالى
المسلمين بالذكر في هذه الاية والتي قبلها قوله
عز وجل فاذكروا الله كذكركم اباءكم على ما ذكره
المفسرون ان العرب كانوا اذا فرغوا من حجهم و
قفوا عند البيت وذكروا ماثر ابائهم ومفاخرهم
وكان الرجل يقول ان ابي كان يقري الضيف ويطعم
الطعام وينحر الجزور ويفك العاني ويجز النواصي
ويفعل كذا وكذا ويتفاخرون بذلك فامرهم الله
عز وجل بذكره فانزل الله عز وجل فاذكروا الله

تکبیر کہے اور انکے سوا اور وقتوں میں یہ مستحب ہے عشرہ کے شروع سے ایام
تشریق کے آخر تک اللہ تعالی کا فرمودہ گنے ہوئے دنوں میں یعنی تشریق کے
دنوں منٰی کے تین دنوں میں اور جانے گئے دن ذی الحج کے دس دن ہیں
اور اسپر اکثر علما ہیں اسپر دلالت کرتا ہے اللہ تعالی کا یہ فرمودہ پس جو
دو دنوں میں جلدی کرلے تو اسپر گناہ نہیں اور حاجیوں کا لوٹنا تو تشریق
کے دنوں میں سے دو دن میں ہی ہوتا ہے یا بعد تیسرے دن میں ابن عباس رض
نے کہا اللہ تعالی نے اپنے ذکر کا حکم فرمایا گنے ہوئے دنوں میں اور وہ دن
تشریق کے ہیں تین دن قربانی کے بعد اور انکو گنے ہوئے بنایا بہ سبب انکی تھوڑی
ہونے کے تیری عمر کے دنوں میں مانند فرمانے اللہ تعالے کی رمضان کے مہینے
میں گنے ہوئے دن (میں روزہ) بہ سبب انکے تھوڑے ہونے کے اور مہینوں کے
درمیان، اور چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا اور انہوں نے یوسف کو بیچ ڈالا تھوڑی مول
چند درہموں سے اور بعض نے کہا انکے گنے ہوئے دن اسلئے نام رکھا کہ وہ گنے جاتے ہیں
حج کے دنوں سے سو حاجی فارغ ہوتا ہے ان دنوں میں حج کے کاموں سے
جو اسپر ہوتے ہیں رات گذارنے سے مزدلفہ میں اور منا میں کنکرے مارنے سے
اور زجاج نے کہا معدودات کا استعمال کیا جاتا ہے لغت میں تھوڑی چیز
پر پس انکا یہ نام اسلئے ہوا کیونکہ یہ تین دن ہیں جو ایام المعدودات تشریق کے
تین دن ہیں اور جس ذکر کا حکم کیا گیا ہے ان دنوں میں تکبیر ہے روایت ہے
نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ایام المعدودات تین دن ہیں ایک قربانی
کا دن اور دو دن اسکے بعد اور ابراہیم نخعی نے کہا گنے ہوئے دن ذالحجہ کے دس
دن ہیں اور جانے گئے دن قربانی کے دن ہیں اور سبب اللہ تعالی کے حکم کرنیکا
مسلمانوں کو ذکر کا اس آیت میں اور اس سے پہلی آیت میں یہ اللہ عز وجل کا
قول ہے پس تم اللہ کو یاد کرو اپنے باپوں کو یاد کرنے کی طرح اسپر جو مفسروں
نے کہا کہ عرب جب اپنے حج سے فارغ ہوتے تو بیت اللہ کے پاس کھڑے ہوتے اور اپنے
باپوں کی بزرگیں اور فخر بیان کرتے ایک مرد کہتا میرا باپ مہمان کی مہمانی کیا
کرتا تھا اور کھانا کھلایا کرتا تھا اونٹوں کو ذبح کیا کرتا تھا اور چھوڑاتا تھا قیدی
کو اور غلاموں کو آزاد کیا کرتا تھا اور ایسا ویسا کیا کرتا تھا اور اسیطرح
کے فخر کیا کرتے تھے سو اللہ عز وجل نے ان کو اپنے ذکر کا حکم
فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی پس تم اللہ کو
یاد کرو

كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاذْكُرُوا
اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا فَاذْكُرُوْنِيْ
فَاَنَا الَّذِيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ لَكُمْ وَبِاٰبَائِكُمْ وَاَحْسَنْتُ
اِلَيْكُمْ وَاِلَيْهِمْ وَقَالَ السُّدِّيُّ كَانَتِ الْعَرَبُ اِذَا
قَضَتْ مَنَاسِكَهَا وَاَقَامُوْا بِمِنًى يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيَسْاَلُ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَبِيْ كَانَ عَظِيْمَ
الْجَفْنَةِ عَظِيْمَ الْقُبَّةِ كَثِيْرَ الْمَالِ فَاَعْطِنِيْ مِثْلَ
ذٰلِكَ لَيْسَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا يَذْكُرُ اٰبَاءَهٗ
وَيَسْاَلُ اَنْ يُّعْطٰى فِيْ دُنْيَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ
الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَطَآءٌ وَالرَّبِيْعُ وَالضَّحَّاكُ
مَعْنَاهُ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى كَذِكْرِ الصِّبْيَانِ الصِّغَارِ
الْاٰبَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الصَّبِيِّ اَوَّلَ مَا يُفْصِحُ وَيَفْقَهُ
كَلَامَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ يَلْهَجُ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ
عَنْ اَبِي الْجَوْزَآءِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبِرْنِيْ
عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا وَقَدْ يَاْتِيْ عَلَى الرَّجُلِ الْيَوْمُ
لَا يَذْكُرُ فِيْهِ اَبَاهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ كَذٰلِكَ
وَلٰكِنْ تَغْضَبُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا عُصِيَ اَشَدَّ مِنْ
غَضَبِكَ لِوَالِدَيْكَ اِذَا شُتِمَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ
الْقُرَظِيِّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا
يَعْنِيْ بَلْ اَشَدَّ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ يَزِيْدُوْنَ اَيْ بَلْ يَزِيْدُوْنَ
قَالَ مُقَاتِلٌ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا اَيْ اَكْثَرَ ذِكْرًا كَقَوْلِهٖ اَوْ
اَشَدُّ قَسْوَةً اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً **فَصْلٌ** وَقَدْ سَمّٰى
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَشْيَآءَ فِي الْقُرْاٰنِ ذِكْرًا مِنْ ذٰلِكَ سَمَّى
التَّوْرٰىةَ ذِكْرًا فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَسَمَّى الْقُرْاٰنَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ وَسَمَّى اللَّوْحَ الْمَحْفُوْظَ
ذِكْرًا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ
يَعْنِيْ مِنْ بَعْدِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَسَمَّى الْمَوْعِظَةَ ذِكْرًا

اپنے باپوں کو یاد کرنے کیطرح یا اُس سے بھی بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے اس قول تک اور تم اللہ کو یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں اور اللہ بزرگ اور بلند نے فرمایا سو تم مجھکو یاد کرو سو میں وہ ہوں جسنے کیا یہ کام تمہارے واسطے اور تمہارے باپوں سے اور میں نے احسان کیا تمہارے اور اُنکی طرف اور سدی نے کہا عرب تب اپنے حج کی عبادتیں پوری کر چکتے اور منا میں کھڑے ہوتے ایک مرد کھڑا ہوتا وہ اللہ عزوجل سے مانگتا اور کہتا یا اللہ بیشک میرا باپ بڑے پیالے والا تھا بڑی دہلیز والا تھا اور بہت مال والا سو مجھکو ویسا ہی دے نہیں تھا اللہ عزوجل کو یاد کرتا اپنے باپ کو ہی یاد کرتا اور مانگتا کہ اُسکو دنیا میں ہی ملجاوے پس اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت اُتاری اور ابن عباس اور عطا اور ربیع اور ضحاک نے کہا اسکے معنے یہہ ہیں پس تم اللہ کو یاد کرو چھوٹے بچوں کے یاد کرنے کی طرح اپنے باپوں کو اور وہ پہلے پہل بچے کا بولنا ہے جو اچھی نہیں بول سکتا اور نہیں سمجھی جاتی بات ابا ماں پھر سنوار کر بولتا ہے ابا ماں روایت ہے عمرو بن مالک سے اسنے ابو جوزا سے کہ کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا مجھکو خبر دو اللہ عزوجل کے اس قول سے پس تم اللہ کو یاد کرو اپنے باپوں کے یاد کرنے کی طرح یا اُس سے زیادہ یاد کرنا اور کبھی آجاتا ہے مرد پر ایک روز جسمیں وہ اپنے باپ کو یاد نہیں کرتا ابن عباس نے کہا اسطرح نہیں ولیکن یوں ہے کہ جب اللہ عزوجل کی نافرمانی کی جاوے تو تو غصے ہووے بہت زیادہ اپنے غصہ ہونے سے جب تیری ماں باپ کو گالی دیجاوے اور محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ پس تم اللہ کو یاد کرو اپنے باپوں کی یاد کرنے کی طرح یا بہت زیادہ یاد کرنا یعنے بلکہ بہت زیادہ جیسے اللہ تعالیٰ کے قول اَوْ يَزِيْدُوْنَ میں اوسکے معنے بلکہ کے ہیں مقاتل نے کہا اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا میں اشد کا معنے اکثر ہیں چنانچہ اللہ پاک کے اس قول میں ہے یا بہت سخت سختی میں یا بہت زیادہ ڈر میں **فصل** در تحقیق اللہ عزوجل نے قرآن میں کئی چیزوں کا نام ذکر رکھا ان میں سے توریت کا نام ذکر رکھا فرمایا اللہ عزوجل نے پس تم پوچھو ذکر (توریت) والوں سے اگر تم نہیں جانتے اور نام رکھا قرآن مجید کا ذکر اللہ عزوجل نے فرمایا اور یہ ذکر (قرآن) مبارک ہے جسکو ہم نے اتارا اور نام رکھا لوح محفوظ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بیشک ہمنے زبور میں لکھا ذکر کے بعد یعنے لوح محفوظ کے بعد اور وعظ کا نام ذکر رکھا

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَسَمَّى الرَّسُوْلَ
ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا
وَالْخَبَرَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ
مَنْ قَبْلِيْ وَالشَّرَفَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهٗ
لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَالتَّوْبَةَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
وَذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ وَالصَّلٰوةَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ وَسَمَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ ذِكْرًا قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ يَعْنِيْ
صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالْجُمُعَةَ اَيْضًا ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَالشَّفَاعَةَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ وَسَمَّى الطَّاعَةَ وَالْمَغْفِرَةَ ذِكْرًا
قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ مَعْنَاهُ اذْكُرُوْنِيْ
بِالطَّاعَةِ اَذْكُرْكُمْ بِالْمَغْفِرَةِ وَسَمَّى النَّدَامَةَ ذِكْرًا قَوْلُهٗ
عَزَّ وَجَلَّ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اَيْ نَدِمُوْا
بِالْقَلْبِ وَاسْتَغْفَرُوْا بِاللِّسَانِ وَسَمَّى التَّكْبِيْرَ ذِكْرًا
قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ
يَعْنِيْ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ **فَصْلٌ** وَاخْتُلِفَ لِمَ سُمِّيَتْ
اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ فَقَالَ قَوْمٌ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ
اَشْرِقْ ثَبِيْرُ كَيْمَا نُغِيْرُ اَيْ نَدْفَعُ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَدْفَعُوْنَ
وَلَا يُفِيْضُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ تَشْرُقَ الشَّمْسُ
فَجَاءَ الْاِسْلَامُ فَاَبْطَلَ ذٰلِكَ وَقِيْلَ اِنَّمَا سُمِّيَتْ اَيَّامُ
التَّشْرِيْقِ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يُشَرِّقُوْنَ فِيْهَا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ
وَتَشْرِيْقُ اللُّحُوْمِ اَنْ تُشَرَّحَ وَتُشْرَقَ فِي الشَّمْسِ وَيُسَمَّى
الْقَدِيْدُ شَرَائِقَ اللَّحْمِ وَقِيْلَ بَلْ سُمِّيَتْ لِصَلٰوةِ
يَوْمِ النَّحْرِ وَالتَّشْرِيْقُ صَلٰوةُ الْعِيْدِ وَاِنَّمَا اُخِذَتْ
شُرُوْقَ الشَّمْسِ لِاَنَّ ذٰلِكَ وَقْتُهَا وَسَمَّى الْمُصَلّٰى
الْمُشَرَّقَ لِاَنَّ النَّاسَ يَبْرُزُوْنَ فِيْهِ لِلشَّمْسِ فَسُمِّيَ
يَوْمُ الْعِيْدِ يَوْمَ التَّشْرِيْقِ لِهٰذَا الْمَعْنٰى ثُمَّ صَارَتْ
اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ تَبَعًا لِلْعِيْدِ وَقِيْلَ لِذِي النُّوْنِ الْمِصْرِيِّ

اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک ہمنے تمہاری طرف ذکر اتارا یعنے پیغمبر بھیجا اور خبر کا نام ذکر
رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا یہ خبر انکی ہے جو میرے ساتھ ہیں اور انکی خبر ہے جو
مجھ سے پہلے کے ہیں اور بزرگی کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا
یہ بیشک تیرے اور تیری قوم کے لیئے بزرگی ہے اور توبہ کا نام ذکر رکھا اللہ
عزوجل نے فرمایا یہ (توبہ) ذکر ہے ذکر کرنیوالوں کے لیئے اور نماز کو ذکر
کہا اللہ عزوجل نے فرمایا پس تم اللہ کو یاد کرو جیسا تمکو سکھایا اور عصر کی
نماز کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا (حضرت سلیمان نے کہا) مانے میں نے
مال کی محبت پیاری رکھی اپنے رب کی یاد سے یعنے نماز عصر سے اور جمعہ کا
نام بھی ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا پس شتابی کرو اللہ کی یاد (نماز جمعہ)
کیطرف اور شفاعت کو ذکر کہا اللہ عزوجل نے فرمایا (حضرت یوسف نے)
کہا مجھے یاد کرنا (میری سفارش کرنی) اپنے آقا کے پاس اور تابعداری اور
بخشش کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا پس تم مجھکو یاد کرو میں تمکو
یاد کرونگا اسکے معنے ہیں تم مجھکو یاد کرو تابعداری سے میں تمکو یاد کرونگا
بخشش سے اور ندامت کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے فرمایا جب وہ اپنی
جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں یعنے دل سے پشیمان ہوتے ہیں
اور بخشش مانگتے ہیں زبان سے اور تکبیر کا نام ذکر رکھا اللہ عزوجل نے
فرمایا اور اللہ کو یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں یعنے تشریق کے دنوں میں **فصل**
اور اختلاف کیا گیا کہ ایام تشریق کیوں نام ہوا ایک قوم نے کہا مشرک
لوگ کہا کرتے تھے اے ثبیر سفید ہو تاکہ ہم جاویں یعنی اے ثبیر روشنی
میں داخل ہو اور ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے کیما نغیر کا معنے ہے تاکہ ہم لوٹیں
کیونکہ وہ نہ لوٹتے اور مزدلفہ سے نہ اترتے تھے مگر سورج کے روشن ہونے کے بعد پس اسلام
آیا اور اسکو باطل کر دیا اور بعض نے کہا ایام تشریق اسلیئے نام رکھا گیا کہ وہ
ان دنوں میں قربانیوں کے گوشت کے ٹکڑے دہوپ میں سوکھایا کرتے تھے
اور گوشت کی تشریق یہ ہے کہ اسکے ٹکڑے کیئے جاویں اور دہوپ میں خشک
کیئے جاویں اور گوشت کے سوکھے ٹکڑوں کو شرائق اللحم کہتے ہیں اور بعض نے
کہا کہ یہ نام رکھا گیا قربانی کے دن کی نماز اور عید کی نماز کو سورج روشن
ہونے کی وجہ سے اور بیشک یہ سورج کے روشن ہونے سے ہی ماخوذ ہے کیونکہ
کیونکہ یہی عید کی نماز کا وقت ہے اور عیدگاہ کا نام مشرق رکھا کیونکہ لوگ نکلتے ہیں سورج کیواسطے
نکلتے ہیں پس عید کے دن کا نام تشریق کا دن رکھا گیا اس معنے سے پھر ہوگئے تشریق کے دن
عید کے تابع اور حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا گیا

الفصل الثالث والاربعون

لِمَ سُمِّيَ الْمَوْقِفُ بِالْمَشْعَرِ وَلَمْ يُسَمَّ بِالْحَرَمِ فَقَالَ لِاَنَّ
الْكَعْبَةَ بَيْتُهُ وَالْحَرَمَ حِجَابُهُ وَالْمَشْعَرَ بَابُهُ فَلَمَّا قَصَدَهُ
الْوَافِدُوْنَ اَوْقَفَهُمْ بِالْبَابِ الْاَوَّلِ يَتَضَرَّعُوْنَ اِلَيْهِ
ثُمَّ اَوْقَفَهُمْ بِالْحِجَابِ الثَّانِيْ وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ فَلَمَّا نَظَرَ اِلٰى
تَضَرُّعِهِمْ اَمَرَهُمْ بِتَقْرِيْبِ قُرْبَانِهِمْ فَلَمَّا اَنْ قَرَّبُوْهَا وَتَطَهَّرُوْا
مِنَ الذُّنُوْبِ اَمَرَهُمْ بِالزِّيَارَةِ عَلَى الطَّهَارَةِ فَقِيْلَ لَهُ
لِمَ كُرِهَ الصِّيَامُ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ قَالَ لِاَنَّ الْقَوْمَ زُوَّارُ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُمْ فِيْ ضِيَافَتِهٖ وَلَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ اَنْ
يَصُوْمَ عِنْدَ مَنْ اَضَافَهُ وَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا الْفَيْضِ مَا مَعْنٰى
تَعَلُّقِ الرَّجُلِ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهٖ جِنَايَةٌ فَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِذَيْلِ رِجَالٍ
يَشْفَعُوْنَ لَهُ اَنْ يَهَبَ لَهُ جُرْمَهُ **فَصْلٌ** وَاخْتُلِفَ
فِيْ قَدْرِ التَّكْبِيْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ قَالَ نَافِعٌ رض كَانَ عُمَرُ
وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُهٗ رض يُكَبِّرَانِ بِمِنًى هٰذِهِ الْاَيَّامَ عَقِيْبَ
الصَّلٰوةِ وَفِي الْمَجْلِسِ وَعَلَى الْفُرُشِ وَالْفُسْطَاطِ
وَفِي الطَّرِيْقِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِهِمَا وَيَتَأَوَّلَانِ
هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَالْاِتِّفَاقُ حَاصِلٌ عَلٰى كَوْنِ التَّكْبِيْرِ سُنَّةً
وَاِنَّمَا الْخِلَافُ فِيْ قَدْرِهٖ وَكَانَ عَلِيٌّ رض يُكَبِّرُ مِنْ
صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ
اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ مَذْهَبُ اِمَامِنَا اَحْمَدَ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَحَدُ اَقْوَالِ الشَّافِعِيِّ
وَمَذْهَبُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ اَوْلَى
الْاَقَاوِيْلِ وَاَجْمَعُهَا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ يُكَبِّرَانِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ
يَوْمِ النَّحْرِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ
وَهُوَ قَوْلُ عَطَاءٍ وَالْاَظْهَرُ مِنْ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ رح
اَنْ يَبْتَدِئَ بِالتَّكْبِيْرِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى صَلٰوةِ
الْفَجْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اِقْتِدَاءً بِالْحَاجِّ وَهُوَ مَذْهَبُ
الْاِمَامِ مَالِكٍ وَلِلشَّافِعِيِّ رح قَوْلٌ ثَالِثٌ اَوَّلُهُ مِنْ

موقف کا نام مشعر کیوں رکھا گیا۔ حرم کیوں نہ رکھا گیا۔ کہا اسلیئے کہ کعبہ اللہ کا گھر
ہے اور حرم اسکا پردہ ہے اور مشعر اسکا دروازہ سو جب آنیوالے اسکا قصد کرتے
ہیں تو انکو پہلے دروازہ پر کھڑا کیا کہ اسکی طرف عاجزی کریں پھر انکو کھڑا کیا دوسرے
پردہ میں اور وہ مزدلفہ ہے پھر جب انکی عاجزی کو دیکھا انکو حکم کیا قربانیوں کا
پھر جب وہ قربانیں کر چکے اور پاک ہو چکے گناہوں سے تو ان کو حکم کیا زیارت
کا پانی پر پھر اُس سے کہا گیا کیوں مکروہ رکھا گیا روزہ رکھنا تشریق کے دنوں
میں کہا اسلیئے کہ لوگ اللہ تعالٰے کی زیارت کرنے والے ہوتے ہیں اور اسکی
ضیافت میں ہوتے ہیں اور مہمان کو جائز نہیں کہ روزہ رکھے پاس اسکے جسنے اُنکی
ضیافت کی ہو پھر اُس سے کہا گیا اے ابوالفیض کیا معنے ہے مرد کے لٹکنے کا
کعبہ کے پردوں سے کہا اسکی مثال اُس مرد کی سی ہے جسکے درمیان اور اسکے
مالک کے درمیان گناہ ہو تو وہ لوگوں کے دامن سے لٹکتا ہے تاکہ وہ اُسکے لیئے
سفارش کریں کہ وہ اسکو بخشدے اسکا گناہ۔ فصل اور اختلاف کیا گیا تکبیر
کے قدر میں ان دنوں میں نافع نے کہا حضرت عمر اور انکے بیٹے عبد اللہ دونوں
تکبیریں کہتے منا میں ان دنوں میں نماز کے پیچھے اور مجلس میں اور بچھونے پر
اور خیمہ میں اور رستے میں اور لوگ بھی تکبیر کہتے انکی تکبیر سے اور عمل کرتے
تھے اس آیت پر پس تکبیر کے سنت ہونے پر اتفاق حاصل ہے اور اسکے قدر میں
بیشک اختلاف ہے اور حضرت علی تکبیر کہا کرتے تھے صبح کی نماز سے عرفہ کے
دن سے ایام تشریق کے آخر دن کی عصر کی نماز تک اور یہ ہمارے امام احمد
بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی کا مذہب ہے اور ایک قول ہے امام شافعی کے
قولوں میں سے اور یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد بن حسن کا اور یہ سب
قولوں سے بہتر اور انکا جمع کرنیوالا ہے اور عبد اللہ بن مسعود تکبیر کہا کرتے تھے
عرفہ کے دن کی صبح کی نماز سے قربانی کے دن کی عصر کی نماز تک اور یہ امام اعظم
ابو حنیفہ نعمانؒ کا مذہب ہوا اور ابن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم
دو تکبیریں کہا کرتے تھے قربانی کے دن کی ظہر کی نماز سے تشریق کی آخر
دن کی عصر کی نماز تک اور یہ عطا کا قول ہے اور امام شافعیؒ کے مذہب
سے بہت ظاہر یہ ہے کہ قربانی کے دن کی ظہر کی نماز سے تکبیر شروع
کرے فجر کی نماز تک ایام تشریق کے آخر دن سے حاجیوں کی پیروی
کرنے کے لیئے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور امام شافعیؒ کا ایک تیسرا
قول ہے کہ تکبیر کا شروع

صلوٰة المغرب ليلة الفجر الى صلوٰة الصبح من اخر ايام التشريق
واما لفظ التكبير فكان ابن مسعود رض يكبر اثنتين الله
اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله
الحمد وهو مذهب امامنا احمد والى حنيفة رض واهل
العراق وعن مالك رحمه الله تعالى انه كان يقول
الله اكبر الله اكبر ثم يقطع فيقول الله اكبر لا اله
الا الله وكان سعيد بن جبير والحسن رحمهما الله
تعالى يقولان الله اكبر الله اكبر الله اكبر ثلثا نسقا
ثم يقول التكبير الى اخره على ما ذكرنا اولا وهو
مذهب الشافعي رح واهل المدينة وعن قتادة
انه كان يقول الله اكبر كبيرا الله اكبر على ما هدنا
الله اكبر ولله الحمد وروى ابو هريرة رض ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال ايام منى ايام اكل و
شرب وذكر الله تعالى وعن جعفر بن محمد رض انه قال
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث مناديا فنادى
في ايام التشريق انها ايام اكل وشرب وبعال **فصل**
وان كان محرما فمن صلوٰة الظهر يوم النحر الى اخر
ايام التشريق عند امامنا احمد رحمه الله تعالى وكذا
في الصحيح عنه لا يكبر الا اذا صلى الفرض في جماعة ولا
يكبر اذا كان وحده ولا عقيب النوافل **فصل**
وهذا التكبير الذي ذكرناه في عيد الاضحى مثله في
عيد الفطر بل اكد في الفطر ليلة الفطر لقوله الله عز وجل
ولتكملوا العدة ولتكبروا الله على ما هداكم الاية
ثم ان ابتداؤه من بعد الغروب الشمس ليلة الفطر الى ان
يفرغ الامام من خطبتي العيد يوم العيد ثم ينقطع
وقال الامام ابو حنيفة رض ليس في الفطر تكبير مسنون
وقال مالك يكبر يوم الفطر دون ليلته ويكون وقته
الى ان ياتي المصلى ويخرج الامام ويظهر الناس للصلوٰة
وقال الشافعي رح يكبر من غروب الشمس ليلة الفطر

قربانی کی رات کو مغرب کی نماز سے ایام تشریق کے آخر دن صبح کی نماز تک
ہے اور اسپر تکبیر کے لفظ پس ابن مسعود تکبیر کہتے دو بار اللہ بہت بڑا ہے کوئی
معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کو ہے سب
تعریف اور یہہ مذہب ہمارے امام احمدؒ اور ابو حنیفہؒ اور اہل عراق کا ہے
اور امام مالک رحمہ اللہ سے یہہ روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اللہ بہت بڑا ہے پھر
ٹھیر جاتے پھر کہتے اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور سعید بن
جبیر اور حسن رحمہما اللہ تعالی کہا کرتے تھے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
تین بار برابر پھر کہتے تکبیر اُسکے آخر تک جسطرح پر ہمنے پہلے بیان کی اور یہہ
مذہب ہے امام شافعیؒ اور مدینہ والوں کا ہے اور قتادہ سے روایت ہے
کہ وہ کہا کرتے تھے اللہ بہت بڑا ہے بڑا اللہ بہت بڑا ہے جسپر ہمکو ہدایت کی اللہ
بہت بڑا ہے اور اللہ کو ہی سب تعریف ہے اور ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منا کے دن کھانے پینے اور اللہ
تعالی کے ذکر کرنے کے دن ہیں اور جعفر بن محمد سے روایت ہے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی بھیجا اُسنے تشریق کے دنوں میں پکارا
کہ یہہ دن کھانے اور پینے اور جماع کرنے کے دن ہیں۔ فصل اگر محرم ہو تو
قربانی کے دن کی ظہر کی نماز سے ایام التشریق کے آخر دن تک ہمارے امام احمد
رحمۃ اللہ تعالی کے نزدیک اور اسیطرح ان سے ایک صحیح روایت میں تکبیر نہ
کہی مگر جب جماعت میں فرض نماز پڑھ لے اور جب اکیلا ہو تو تکبیر نہ کہے اور
نہ نفلوں کے پیچھے فصل اور یہہ تکبیر جو ہمنے عید الاضحی میں ذکر کی ہے
ویسے ہی عید الفطر میں ہے بلکہ عید الفطر میں فطر کی رات کو تکبیر زیادہ
تاکید والی ہے اللہ عز وجل کے اس قول سے اور توکہ پورا کرو گنتی کو
اور توکہ اللہ کی بڑائی بیان کرو اسچیز پر کہ تمکو ہدایت کی آخر آیت تک سوا
اسکے کہ اسکا شروع عید الفطر کی رات کے سورج غروب ہونے کے بعد
سے امام کے فارغ ہونے تک عید کے دن عید کے دو خطبوں سے
پھر بس کرے اور امام ابو حنیفہ نے کہا عید الفطر میں تکبیر مسنون نہیں ہے
اور امام مالکؒ نے کہا عید الفطر کے دن کو تکبیر کہے نہ اسکی رات کو
اور اسکا وقت یہانتک ہے کہ تو عید گاہ کو پہونچ جاوے اور امام نکلے
اور لوگ نماز کے لیئے ظاہر ہوں اور امام شافعیؒ نے کہا تکبیر کہے سورج
کے غروب ہونے سے عید فطر کی رات کو

إلى أن يفرغ الإمام من خطبتي العيد يوم العيد وقال في قول يكبر من غروب الشمس ليلة العيد إلى أن يظهر الإمام في المصلى وقال في قول إلى أن تحرم بالصلوة وفي قول إلى أن يفرغ من الصلوة

مجلس في فضائل يوم عاشوراء قال عز وجل إن عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله إلى قوله منها أربعة حرم وقد تقدم ذكر ذلك وإن منها المحرم وهذا الشهر من الأشهر المحرمة عند الله تعالى وفيه يوم عاشوراء الذي عظم الله تعالى الأجر من أطاعه فيه من ذلك ما أخبرناه أبو نصر عن والده بإسناده عن مجاهد عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام يوما من المحرم فله بكل يوم ثلثون يوما من ذلك ما روي عن ميمون بن مهران عن ابن عباس رض أيضا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام عاشوراء من المحرم أعطي ثواب عشرة آلاف شهيد وثواب عشرة آلاف حاج ومعتمر ومن مسح بيده على رأس يتيم يوم عاشوراء رفع الله تعالى له بكل شعرة على رأسه درجة في الجنة ومن فطر مؤمنا ليلة عاشوراء فكأنما أفطر عنده جميع أمة محمد صلى الله عليه وسلم وأشبع بطونهم قالوا يا رسول الله لقد فضل الله تعالى يوم عاشوراء على سائر الأيام قال صلى الله عليه وسلم نعم خلق الله تعالى السموات في يوم عاشوراء والأرض كمثله وخلق الجبال يوم عاشوراء وخلق البحار يوم عاشوراء وخلق القلم يوم عاشوراء وخلق اللوح يوم عاشوراء وخلق آدم يوم عاشوراء وولد إبراهيم عليه السلام يوم عاشوراء وفدى ابنه من الذبح يوم عاشوراء وغرق فرعون يوم عاشوراء وكشف الله تعالى

امام کے فارغ ہونے تک عید کے دونوں خطبوں سے عید کے دن اور ایک قول میں کہا تکبیر کہے عید کی رات کو سورج کے غروب ہونے سے امام کو عیدگاہ میں ظاہر ہونے تک اور ایک قول میں کہا نماز کی تکبیر تحریمہ کہنے تک اور ایک قول میں نماز سے فارغ ہونے تک

مجلس فضائل میں عاشوراء کے دن کے اللہ عزوجل نے فرمایا بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے پاس بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں اللہ کے اس قول تک انمیں سے چار مہینے حرام ہیں اور ابھی آگے گذر چکا ہے اسکا بیان اور ان میں سے محرم ہے پس اللہ تعالی کے پاس حرام مہینوں میں سے یہ ایک مہینہ ہے کہ ان میں عاشوراء کا دن ہے کہ اللہ تعالی نے بڑا اجر مقرر کیا اسکا جو اس دن میں اسکی تابعداری کرے اسکی ہے وہ خبر ہے جو ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے اسنے مجاہد سے اسنے ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محرم میں سے ایک دن روزہ رکھے تو اسکے لیئے ایک دن کے عوض تیس دن ہیں اور نیز اسمیں سے وہ روایت ہے جو میمون ابن مہران سے ہے اسنے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم میں سے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جاویگا ثواب دس ہزار فرشتے کا اور جو کوئی محرم میں سے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جاویگا ثواب دس ہزار شہید کا اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنیوالے کا اور جو کوئی عاشوراء کے دن یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرے اللہ تعالی بلند کریگا اسکے لیئے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض ایک درجہ بہشت میں اور جو کوئی عاشوراء کی رات کو ایک مومن کا روزہ کھلوادے گویا اسنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا روزہ کھلوایا اور انکے پیٹ بھر دیئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ عاشوراء کے دن کو اللہ تعالی نے تمام دنوں پر بزرگی دی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ تعالی نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشوراء کے دن اور زمینوں کو بھی اور پیدا کیا پہاڑوں کو روز کے دن اور قلم کو پیدا کیا عاشوراء کے دن اور لوح محفوظ کو پیدا کیا عاشوراء کے دن اور حضرت آدم کو پیدا کیا عاشوراء کے دن اور اسکو بہشت میں داخل کیا عاشوراء کے دن اور حضرت ابراہیم پیدا ہوئے عاشوراء کے دن اور ابراہیم کے بیٹے عوض دیئے گئے قربانی عاشوراء کے دن اور فرعون غرق ہوا دن عاشوراء کے اور اللہ تعالی نے بلا دور کی

عَنْ اَیُّوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَتَابَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلٰی اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَغَفَرَ اللّٰہُ
تَعَالٰی ذَنْبَ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَوُلِدَ
عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَیَوْمُ الْقِیٰمَۃِ فِیْ یَوْمِ
عَاشُوْرَآءَ وَفِیْ لَفْظٍ اٰخَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ کَتَبَ
اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃَ سِتِّیْنَ سَنَۃً بِصِیَامِہَا وَقِیَامِہَا وَمَنْ
یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اُعْطِیَ ثَوَابَ اَلْفِ شَہِیْدٍ وَمَنْ صَامَ
یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ اَہْلِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ
وَمَنْ فَطَّرَ مُؤْمِنًا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَکَاَنَّمَا اَفْطَرَ عِنْدَہٗ
جَمِیْعَ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْبَعَ بُطُوْنَہُمْ
وَمَنْ مَسَحَ رَاْسَ یَتِیْمٍ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ رُفِعَتْ لَہٗ بِکُلِّ
بِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰی رَاْسِہٖ دَرَجَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ص لَقَدْ فَضَّلَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی
یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ
تَعَالَی السَّمٰوٰتِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَالْاَرْضَ کَمِثْلِہٖ وَخَلَقَ
الْجِبَالَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَالنُّجُوْمَ کَمِثْلِہٖ وَخَلَقَ الْعَرْشَ
یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَالْکُرْسِیَّ کَمِثْلِہٖ وَخَلَقَ اللَّوْحَ یَوْمَ عَا
عَاشُوْرَآءَ وَالْقَلَمَ کَمِثْلِہٖ وَخَلَقَ جِبْرَئِیْلَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
وَالْمَلٰٓئِکَۃَ کَمِثْلِہٖ وَخَلَقَ اٰدَمَ ع فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَوُلِدَ
اِبْرٰہِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَنَجَّاہُ اللّٰہُ
تَعَالٰی یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَفَدَی اللّٰہُ اِبْنَہٗ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
وَاَغْرَقَ فِرْعَوْنَ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَرَفَعَ اِدْرِیْسَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَکَشَفَ الضُّرَّ عَنْ
عَنْ اَیُّوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَرَفَعَ
عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَوُلِدَ عِیْسٰی
عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَتَابَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلٰی اٰدَمَ ع فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَغَفَرَ ذَنْبَ دَاوٗدَ ع فِیْ
یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَاَعْطَی اللّٰہُ الْمُلْکَ لِسُلَیْمٰنَ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

حضرت ایوب علیہ السلام سے دن عاشورا کے اور اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم
علیہ السلام سے توبہ قبول کی عاشورا کے دن اور اللہ تعالےٰ نے حضرت
داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف کیا عاشورا کے دن اور پیدا ہوئے حضرت
عیسےٰ علیہ السلام عاشورا کے دن اور قیامت کا دن عاشورا کے دن میں
ہوگا اور ابن عباس رض سے ایک اور لفظ میں ہو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی عاشورا کے دن میں روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اُسکے لیئے ساٹھ
برس کی عبادت لکھیگا جنکے دن میں روزہ اور رات کو قیام ہوا ہوا اور
جو کوئی عاشورا کے دن میں روزہ رکھے دہ ہزار شہید کا ثواب دیا جاویگا
اور جو کوئی عاشورا کے دن میں روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اُسکے لیئے ساتوں
آسمانوں کے رہنے والونکا ثواب لکھے گا اور جو کوئی عاشورا کے
دن ایک مومن کا روزہ کھولا وے تو گویا اُسنے اپنے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی تمام امت کا روزہ کھولایا اور انکے پیٹ بھر دیئے اور جو کوئی عاشورا
کے دن ایک یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو بلند کیا جاویگا اسکے لیئے یتیم کے سر
کے ہر بال کے عوض بہشت میں ایک درجہ تو حضرت عمر بن خطاب نے عرض
کیا یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمکو عاشورا کے دن میں بڑی فضیلت دی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا
کیا عاشورا کے دن اور زمین کو بھی اسیطرح اور پہاڑوں کو پیدا کیا عاشورا
کے دن اور ستاروں کو اسیطرح اور عرش کو پیدا کیا عاشورا کے دن
اور کرسی کو اسیطرح اور لوح کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور قلم کو اسیطرح
اور حضرت جبریل کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور فرشتوں کو اسیطرح اور حضرت
آدم کو پیدا کیا عاشورا کے دن اور حضرت ابراہیم پیدا ہوئے عاشورا کے
دن میں اور اللہ تعالیٰ نے اسکو نجات دی عاشورا کے دن میں اور اسکو
بیٹے سے اللہ نے عوض دیا عاشورا کے دن میں اور فرعون کو غرق کیا عاشورا
کے دن میں اور حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھالیا عاشورا کے دن
میں اور حضرت ایوب علیہ السلام سے تکلیف دور کی عاشورا کے دن میں
اور اُٹھالیا حضرت عیسے علیہ السلام کو عاشورا کے دن میں اور حضرت عیسے
علیہ السلام پیدا کیئے گئے عاشورا کے دن میں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت
آدم علیہ السلام سے توبہ قبول کی عاشورا کے دن اور حضرت داؤد علیہ السلام کا
گناہ معاف فرمایا عاشورا کے دن اور اللہ تعالیٰ نے بادشاہی دی حضرت سلیمان کو عاشورا
کے دن

وَاسْتَوَى الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْعَرْشِ فِي يَوْمِ عَاشُورَآءَ وَيَوْمُ الْقِيٰمَةِ فِي يَوْمِ عَاشُورَآءَ وَ
أَوَّلُ مَطَرٍ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ يَوْمَ عَاشُورَآءَ وَأَوَّلُ رَحْمَةٍ نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عَاشُورَآءَ وَمَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ عَاشُورَآءَ
لَمْ يَمْرَضْ مَرَضًا إِلَّا مَرَضَ الْمَوْتِ وَمَنِ اكْتَحَلَ بِالْإِثْمِدِ يَوْمَ
عَاشُورَآءَ لَمْ تَرْمَدْ عَيْنُهُ تِلْكَ السَّنَةَ كُلَّهَا وَمَنْ عَادَ
مَرِيْضًا يَوْمَ عَاشُورَآءَ فَكَأَنَّمَا عَادَ وُلْدَ آدَمَ ع وَمَنْ
سَقَى شَرْبَةً مِنْ مَآءٍ يَوْمَ عَاشُورَآءَ فَكَأَنَّمَا لَمْ يَعْصِ
اللّٰهَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَوْمَ
عَاشُورَآءَ يَقْرَءُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ
مَرَّةً وَخَمْسِيْنَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ غَفَرَ اللّٰهُ
لَهُ ذُنُوْبَ خَمْسِيْنَ عَامًا مَاضِيًا وَخَمْسِيْنَ عَامًا
مُسْتَقْبِلًا وَبَنَى اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ فِي الْمَلَإِ الْأَعْلَى
أَلْفَ قَصْرٍ مِنْ نُوْرٍ وَقَدْ وَرَدَ فِي حَدِيْثٍ
آخَرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ يَقْرَءُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَإِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ
زِلْزَالَهَا مَرَّةً وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ مَرَّةً وَقُلْ
هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مَرَّةً وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً إِذَا فَرَغَ مِنْهَا مَرْوِيٌّ
ذٰلِكَ فِي حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رض وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ افْتَرَضَ عَلَى بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ صَوْمَ يَوْمٍ فِي السَّنَةِ
وَهُوَ يَوْمُ عَاشُورَآءَ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَصُوْمُوْهُ
وَوَسِّعُوْا فِيْهِ عَلَى عِيَالِكُمْ وَمَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ
مِنْ مَالِهِ فِي يَوْمِ عَاشُورَآءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَائِرَ سَنَتِهِ وَمَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ كَانَ لَهُ
كَفَّارَةَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحْيَا لَيْلَةَ
عَاشُورَآءَ وَأَصْبَحَ صَائِمًا مَاتَ وَلَمْ يَدْرِ بِالْمَوْتِ
وَفِي حَدِيْثِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ

اور چڑھا پروردگار بلند اور برکت والا عرش پر عاشوراء کے دن اور قیامت کا دن ہوگا عاشوراء کے دن اور پہلی بار آسمان سے مینہ عاشوراء کے دن برسا اور پہلی رحمت عاشوراء کے دن میں اُتری اور جو کوئی عاشوراء کے دن نہائیگا وہ کسی بیماری سے بیمار نہ ہوگا سوا موت کی بیماری کے اور جو کوئی عاشوراء کے دن سرمہ لگاوے تو اُسکی آنکھ نہ دُکھیگی اس سال سارے میں اور جو کوئی عاشوراء کے دن کسی بیمار کی عیادت کرے تو گویا اُسنے عیادت کی آدم کی تمام اولاد کی اور جو کوئی عاشوراء کے دن ایک بار پانی پلاوے تو گویا اُسنے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی آنکھ کے ایک پل مارنے کی برابر نہیں کی اور جو کوئی عاشوراء کے دن چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور پچاس بار پڑھے قل ہو اللہ احد تو اللہ تعالیٰ اسکے لیئے پچاس سال گذشتہ کے گناہ اور پچاس سال آئندہ کے بخشیگا اور اللہ تعالیٰ اسکے لیئے اوپر کے گروہ میں بنا دیگا ہزار محل نور سے اور ایک حدیث میں آیا ہے چار رکعتیں دو سلاموں سے ہر رکعت میں پڑھیں سورہ فاتحہ ایکبار اور اذا زلزلت الارض زلزالہا ایک بار اور قل یا ایہا الکفرون ایک بار اور قل ہو اللہ احد ایک بار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر بار درود بھیجے جب اس سے فارغ ہو یہ روایت کیا گیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اور نیز ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل پر فرض کیا گیا ایک دن کا روزہ سال بھر میں اور وہ عاشوراء کا دن ہے۔ محرم سے دسواں دن ہو تم اسدن روزہ رکھو اور اسدن اپنے عیال پر فراخی کرو اور جو کوئی اپنے اہل پر اپنے مال سے فراخی کرتا ہے عاشوراء کے دن میں تو اللہ تعالیٰ اوسپر تمام سال فراخی کرے گا اور جو کوئی روزہ رکھے اُسدن میں تو وہ اسکے لیئے چالیس سال کا کفارہ ہوجاویگا اور نہیں کوئی جو عاشوراء کی رات زندہ رکھے اور صبح کو روزہ دار اُٹھے وہ مرجاوے اور اپنی موت کو نہ جانتا ہو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں ہے۔

کہا حضرت

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَا لَيْلَةَ عَاشُوْرَاءَ
اَحْيَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا شَاءَ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ
جَعْفَرٍ الْكُوْفِيِّ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ وَكَانَ مِنْ
اَفْضَلِ مَنْ رَاٰى بِالْكُوْفَةِ عَلٰى مَا قِيْلَ فِيْ زَمَانِهٖ اَنَّهٗ
بَلَغَهٗ اَنَّ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ قَالَ سُفْيَانُ جَرَّبْنَا ذٰلِكَ
مُنْذُ خَمْسِيْنَ سَنَةً فَلَمْ نَرَ اِلَّا سَعَةً وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى
اَهْلِهٖ فِيْ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ وَقِيْلَ
عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ الزِّيْنَةِ
يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ مِنْ صِيَامِ السَّنَةِ
وَمَنْ تَصَدَّقَ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ مِنْ صَدَقَةِ
السَّنَةِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ مَنِ اكْتَحَلَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ
بِكُحْلٍ فِيْهِ مِسْكٌ لَمْ يَشْتَكِ عَيْنَهٗ اِلٰى قَابِلٍ مِنْ ذٰلِكَ
الْيَوْمِ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ
غَلِيْظٍ اِبْنِ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَيْتِيْ صُرَدًا فَقَالَ هٰذَا اَوَّلُ طَائِرٍ
صَامَ عَاشُوْرَاءَ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادَةَ كَانَتِ الْوَحْشُ
تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ
صِيَامٍ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَدْعُوْنَهُ
الْمُحَرَّمَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ وَفِيْ جَوْفِ
اللَّيْلِ لَصَلٰوةُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَعَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ
وَجْهَهٗ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ
شَهْرِ الْمُحَرَّمِ تَابَ اللّٰهُ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ عَلٰى اٰخَرِيْنَ
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ اٰخِرَ يَوْمٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَاَوَّلَ
يَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَقَدْ خَتَمَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ بِصَوْمٍ
وَافْتَتَحَ السَّنَةَ الْمُسْتَقْبِلَةَ بِصَوْمٍ وَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاشورا کی رات کو
جاگتا رہے اُسکو زندہ رکھیگا اللہ تعالی جبتک چاہے اور روایت ہے
سفیان بن عیینہ سے اُسنے جعفر کوفی سے اُسنے ابراہیم بن محمد منتشر سے اور
ابراہیم اُن سب سے افضل تھے جو کوفہ میں دیکھے گئے اس بیان پر جو اُسکے
زمانہ میں کہا گیا۔ اسکو پہونچا جو شخص اپنے عیال پر فراخی کرے
عاشورا کے دن تو اللہ تعالے اُسپر اُسکے سال میں فراخی کرے گا
سفیان نے کہا سو ہمنے تجربہ کیا اسکا پچاس سال سے سو ہمنے دیکھا سوا
فراخی کے اور عبد اللہ سے روایت ہے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص اپنے گھر کے لوگوں پر عاشورا کے دن فراخی کرے تو اللہ تعالی
اُسپر تمام سال فراخی کرے گا اور بعض سلف سے روایت ہے کہ اُسنے کہا
جو شخص زینت کے دن کا روزہ رکھے یعنے عاشورا کے دن کا تو وہ پالیگا
جو اس سے فوت ہوا سال کے روزوں میں سے اور جو کوئی اسدن صدقہ کرے
تو وہ پالیگا جو اس سے فوت ہوا سال کے صدقہ میں اور یحیے بن کثیر نے
کہا جو شخص عاشورا کے دن سرمہ لگا دے اس سرمہ میں سے جسمیں کستوری ہو تو اُسکی
آنکھ اُسدن سے آیندہ سال تک نہ دُکھیگی اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے
باپ سے اپنے اسناد سے ابو غلیظ بن امیہ بن خلف جمحی سے کہا حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر پر ممولا دیکھا تو فرمایا یہ پہلا جانور ہے
جسنے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا اور قیس بن عبادہ نے کہا جنگل کے
جانور روزہ رکھتے ہیں عاشورا کے دن میں اور حضرت ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر روزے رمضان
کے بعد اللہ کے مہینے کے روزے ہیں جسکو بولتے ہیں محرم اور بہتر نماز
فرض اور رات کے درمیان کی نماز کے بعد وہ نماز ہے جو عاشورا کے
دن میں ہو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہا حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے مہینے محرم میں اللہ نے ایک قوم سے
توبہ قبول کی اور اوروں سے توبہ قبول کرے گا اور حضرت ابن عباس رض
سے روایت ہے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی روزہ
رکھے آخر دن میں ذی الحجہ سے اور پہلے دن میں محرم سے تو اُسنے سال
ختم کیا پچھلا روزے سے اور اگلا شروع کیا روزے سے اور کردیگا
اللہ عزوجل اُسکے لیئے

لَہٗ كَفَّارَةُ خَمْسِيْنَ سَنَةً وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَآءُ يَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ بِمَكَّةَ
فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فُرِضَ صِيَامُ رَمَضَانَ فَمَنْ شَآءَ صَامَ عَاشُوْرَآءَ
وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ
يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ
أَظْهَرَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ
عَلٰى قَوْمِ فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُوْمُ تَعْظِيْمًا لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَأَمَرَ
بِصَوْمِهٖ **فَصْلٌ** وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَآءُ رَح فِيْ تَسْمِيَتِهٖ
بِيَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ أَكْثَرُهُمْ إِنَّمَا سُمِّيَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
لِأَنَّهٗ عَاشِرُ يَوْمٍ مِّنْ أَيَّامِ الْمُحَرَّمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا سُمِّيَ
عَاشُوْرَآءَ لِأَنَّهٗ عَاشِرُ الْكَرَامَاتِ الَّتِيْ أَكْرَمَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِهَا أَوَّلُهَا رَجَبٌ وَهُوَ شَهْرُ اللّٰهِ
تَعَالَى الْأَصَمُّ وَإِنَّمَا جَعَلَهٗ كَرَامَةً لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ وَفَضَّلَهٗ
عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ
الْكَرَامَةُ الثَّانِيَةُ شَهْرُ شَعْبَانَ وَفَضْلُهٗ عَلٰى سَائِرِ
الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَائِرِ
الْأَنْبِيَآءِ وَالثَّالِثَةُ شَهْرُ رَمَضَانَ وَفَضْلُهٗ عَلٰى سَائِرِ
الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ وَالرَّابِعَةُ لَيْلَةُ
الْقَدْرِ وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَالْخَامِسَةُ يَوْمُ الْفِطْرِ
وَهُوَ يَوْمُ الْجَزَآءِ وَالسَّادِسَةُ أَيَّامُ الْعَشْرِ وَهِيَ أَيَّامُ
ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالسَّابِعَةُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَصَوْمُهٗ
كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ وَالثَّامِنَةُ يَوْمُ النَّحْرِ وَهُوَ يَوْمُ الْقُرْبَانِ
وَالتَّاسِعَةُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَالْعَاشِرَةُ
يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَصَوْمُهٗ كَفَّارَةُ سَنَةٍ وَكُلُّ وَقْتٍ
مِّنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ كَرَامَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ
تَكْفِيْرًا لِذُنُوْبِهِمْ وَتَطْهِيْرًا لِخَطَايَاهُمْ وَقَالَ

پچاس سال کا کفارہ اور روایت ہے عروہ سے انہنے حضرت عائشہ سے کہ کہا
عاشورا ایسا دن ہے جسکا روزہ رکھتے تھے قریش جاہلیت میں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اسکا روزہ رکھا کرتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے
تو رمضان کا روزہ فرض کیا گیا سو جو چاہے عاشورا کے دن کا روزہ
رکھے اور جو چاہے ترک کرے اور ابن عباس سے روایت ہے کہا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں یہودیوں کو عاشورا کے دن کا روزہ
رکھتے پایا تو انسے آپ نے پوچھا اونہوں نے کہا کہ وہ دن ہے جسمیں اللہ عزوجل
نے حضرت موسے علیہ السلام کو اور بنی اسرائیل کو فرعون کی قوم پر غالب
فرمایا سو ہم اسکی تعظیم کے لیئے روزہ رکھتے ہیں پس فرمایا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم زیادہ حقدار ہیں موسے کے ساتھ تمسے اور آپنے اسدن
کے روزہ کا حکم فرمادیا **فصل** اور علما نے اختلاف کیا ہے اسدن کے عاشورا
کا دن نام ہونے میں ان میں کے اکثر نے کہا عاشورا کا دن اسی لیئے نام ہے
کہ وہ اس بزرگی کا دسواں ہے جو بزرگی دی اللہ عزوجل نے اس امت کو اول
سے پہلا اسکا رجب ہے اور وہ اللہ تعالے کا مہینہ بہرا ہے اور اسکو اللہ تعالی
نے اس امت کیلیے ہی بزرگ کیا ہے اور اسکی بزرگی باقی تمام مہینوں پر ایسی ہے
جیسے اس امت کی بزرگی تمام امتوں پر ہے دوسری شعبان کا مہینہ ہے اور اسکی
بزرگی تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی تمام پیغمبروں
پر ہے اور تیسرے رمضان کا مہینہ ہے اور اسکی بزرگی تمام مہینوں پر
ایسی ہی جیسی اللہ تعالیٰ کی بزرگی اسکی تمام مخلوق پر ہے اور چوتھی لیلۃ القدر
ہے اور وہ ہزار مہینے سے بہتر ہے اور پانچویں عید الفطر کا دن اور وہ مزدوری
ملنے کا دن ہے اور چھٹے ذی حجہ کے دس دن ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں اور
ساتویں عرفہ کا دن ہے اور اسکا روزہ دو سال کا کفارہ ہے اور آٹھویں
قربانی کا دن ہے اور نویں جمعہ کا دن ہے اور وہ سب دنوں
کا سردار ہے۔ اور دسویں عاشورا کا دن ہے
اور اس کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے
اور ہر ایک وقت ان دنوں میں سے بزرگی ہے۔
جنکو اللہ تعالے نے اس امت کے لیئے بنایا ہے
ان کے گناہوں کے لیئے کفارہ اور ان کے گناہوں
کا پاک کرنے والا اور ان میں سے بعض نے کہا

بعضهم انما سمي عاشوراء لان الله تعالى اكرم فيه
عشرة من الانبياء عليهم السلام بعشر كرامات
احداها انه الله عز وجل تاب على آدم عليه السلام
والثانية رفع الله عز وجل ادريس عليه السلام فيه
مكانا عليا والثالثة استوت سفينة نوح عليه السلام
فيه على الجودي والرابعة ولد ابراهيم عليه السلام
فيه واتخذه الله تعالى خليلا وانجاه من نار
نمرود فيه والخامسة تاب الله عز وجل على داود
عليه السلام فيه ورد الملك على سليمان عليه السلام
والسادسة كشف الله ضر ايوب عليه السلام
فيه والسابعة نجى الله عز وجل موسى عليه السلام
من البحر واغرق فرعون في البحر فيه والثامنة نجى
الله عز وجل يونس عليه السلام من بطن الحوت
فيه والتاسعة رفع الله عز وجل عيسى عليه السلام
الى السماء فيه والعاشرة ولد نبينا صلى الله عليه
وسلم فيه **فصل** واختلفوا في اي يوم هو
من المحرم فقال اكثرهم اليوم العاشر من المحرم
وهو الصحيح لما تقدم وقال بعضهم هو الحادي
عشر منه ونقل عن عائشة رض انه هو التاسع منه
وعن الحكم بن الاعرج انه سال ابن عباس رض عن
اي يوم يصام عاشوراء فقال اذا رايت هلال
المحرم فاعدد ثم اصبح صائما من تاسعه قلت
كذلك كان يصومه محمد صلى الله عليه وسلم
قال نعم وفي حديث آخر عن ابن عباس رض ايضا
انه كان يقول صام رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوم عاشوراء وامر بصيامه قالوا يا رسول
الله صلى الله عليه وسلم تعظمه اليهود والنصارى
فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان
العام المقبل ان شاء الله تعالى صمنا يوم التاسع

عاشورا اسلیئے یہی نام رکھا گیا کہ اللہ نے بزرگی دی دسوں کو پیغمبروں میں
سے علیہم السلام دس بزرگیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ اللہ عزوجل
نے توبہ قبول کی حضرت آدم علیہ السلام کی اسدن میں اور دوسرے اللہ تعالیٰ
نے حضرت ادریس علیہ السلام کو اٹھا لیا اسدن مکان بلند میں یعنے بہشت
میں اور تیسرے ٹھیری کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی اسدن میں جودی
پہاڑ پر اور چوتھے حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا کیئے گئے اسدن میں
اور اللہ تعالیٰ نے انکو اپنا خالص دوست بنایا اور انکو نجات دی آگ
سے نمرود کی اسدن میں اور پانچویں اللہ عزوجل نے حضرت داؤد علیہ السلام
کی توبہ قبول کی اسدن میں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملک پھیر دیا
اسدن میں اور چھٹے اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام سے تکلیف دور
کی اسدن میں اور ساتویں اللہ عزوجل نے نجات دی حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو دریا سے اور فرعون کو غرق کر دیا دریا میں اسدن میں اور آٹھویں اللہ
عزوجل نے حضرت یونس علیہ السلام کو نجات دی مچھلی کے پیٹ سے اسدن میں
نویں اللہ عزوجل نے حضرت عیسے علیہ السلام کو اٹھا لیا آسمان کیطرف
اسدن میں اور دسویں ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیئے
گئے اسدن میں فصل اور انہوں نے اختلاف کیا کہ محرم میں سے کون سے
دن میں عاشورا ہے کہا ان کے اکثروں نے کہ وہ دسواں دن محرم ہے
اور یہی صحیح ہے ان دلیلوں سے جو پہلے گذر چکیں اور کہا انکے بعض نے وہ
گیارہواں دن ہے محرم سے اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ محرم سے
نواں دن ہے اور حکیم بن اعرج سے روایت ہے اسنے ابن عباس سے پوچھا
کس دن سے عاشورا کا روزہ رکھا جاوے کہا تو جب محرم کا چاند دیکھے پھر
گنتا رہ پھر اسکے نویں دن سے روزہ رکھ میں نے کہا اسیطرح اسکا روزہ رکھتے تھے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہاں اور نیز ابن عباس سے ایک اور حدیث
میں ہے کہ وہ کہا کرتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عاشورا کے دن کا روزہ رکھا اور حکم کیا اسکے روزہ رکھنے کا صحابہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ اسدن کی یہود اور نصاریٰ کی تعظیم کرتے ہیں تو
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اگلا سال ہوگا تو
انشاء اللہ تعالیٰ ہم نویں دن روزہ رکھینگے۔

فلم يأت العام المقبل حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن عباس رض في لفظ آخر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لئن عشت الى قابل ان شاء الله تعالى صمت يوم التاسع مخافة ان يفوتني يوم عاشوراء

فصل

ونذكر من فضائل يوم عاشوراء ان الحسين بن علي رضي الله عنهما قتل فيه روي عن ام سلمة رض انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في منزلي اذ دخل عليه الحسين رض فطالعت عليهما من الباب واذا الحسين رض على صدر النبي صلى الله عليه وسلم يلعب وفي يدي النبي صلى الله عليه وسلم قطعة من طين ودموعه تجري فلما خرج الحسين دخلت فقلت بابي انت وامي يا رسول الله صلى الله عليه وسلم طالعت عليك وفي يدك طينة وانت تبكي فقال صلى الله عليه وسلم لي فلما فرحت به وهو على صدري يلعب اتاني جبرئيل ع وناولني الطينة التي يقتل عليها فلذلك بكيت وروي عن الحسن البصري رح انه قال ان سليمان بن عبد الملك راى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام يبشره ويلاطفه فلما اصبح سال الحسن رض عن ذلك فقال له الحسن رض لعلك فعلت الى اهل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم معروفا فقال نعم وجدت راس الحسين بن علي رض في خزانة يزيد بن معوية فكسوته خمسة من الديباج وصليت عليه مع جماعة من اصحابي وقبرته فقال له الحسن لقد رضي الله النبي صلى الله عليه وسلم عنك بسبب ذلك فاحسن الى الحسن رحمه الله وامر له بالجوائز وروي عن حمزة بن الزيات قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم وابراهيم الخليل عليه السلام في المنام يصليان على قبر الحسين بن علي واخبرنا ابو نصر

پس اگلا سال نہیں آیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرماگئے ابن عباس نے ایک اور لفظ میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں انشاء اللہ نویں دن کا روزہ رکھونگا اس سے ڈر کر کہ آپ سے عاشوراء کا دن فوت ہوجائے۔

فصل اور ہم بیان کرتے ہیں فضائل میں سے عاشوراء کے دن کے یہ کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید کیئے گئے اس دن میں حضرت ام سلمہ سے روایت کی گئی ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے ناگہاں آپ کے پاس حضرت حسین آگئے پھر مینے انپر نگاہ کی دروازے سے تو امام حسین رض حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے مبارک پر کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں کچھ تھوڑی سی مٹی تھی اور آپ کے آنسو جاری تھے پھر جب چلے گئے حضرت حسین میں آئی اور مینے کہا میرے ماں اور باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دیکھا آپ کے ہاتھ میں مٹی تھی اور آپ رو رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے جب میں حسین سے خوش ہوا جب وہ میرے سینے پر کھیل رہا تھا تو میرے پاس جبریل آئے اور مجھکو یہ مٹی دی جسپر حسین قتل کیا جاویگا اسلئے میں روتا ہوں اور روایت ہے حضرت حسن بصری سے کہا سلیمان عبد الملک نے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ اسکو بشارت دیتے ہیں اور اسپر مہربانی فرماتے ہیں جب اُسنے صبح کی تو پوچھا حسن بصری سے اس خواب سے حسن نے اس سے کہا شاید تو نے کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کوئی نیکی کہا ہاں مینے سر پایا حسین بن علی رض کا یزید بن معاویہ کے خزانہ میں تو اسکو مینے پہنائے پانچ کفن دیباج سے اور مینے اسپر جنازہ پڑھا جماعت کے ساتھ اپنے دوستوں میں سے اور مینے اسکو قبر میں رکھا تو حسن نے اُس سے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے اس سبب سے راضی ہوگئے تو سلیمان نے حسن رحمہ اللہ کی طرف نیکی کی اور اُسکے لیئے انعاموں کا حکم دیا اور روایت ہے حمزہ بن زیات سے کہا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابرہیم خلیل علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ وہ تو حضرت حسین بن علی کی قبر پر جنازہ پڑھ رہے تھے اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے

عن والده باسناده عن ابي اسامة عن جعفر بن محمد
قال هبط على قبر الحسين بن علي رض يوم اصيب سبعون
الف ملك يبكون عليه الى يوم القيمة **فصل**
وقد طعن قوم على من صام هذا اليوم العظيم وما
ورد فيه من التعظيم وزعموا انه لا يجوز صيامه لاجل
قتل الحسين بن علي فيه وقالوا ينبغي ان تكون المصيبة
فيه عامة لجميع الناس لفقده فيه وانتم تتخذونه
يوم فرح وسرور وتامرون فيه بالتوسعة على العيال
والنفقة الكثيرة والصدقة على الفقراء والضعفاء
والمساكين وليس هذا من حق الحسين على جماعة
المسلمين وهذا القائل مخطي ومذهبه قبيح فاسد
لان الله تعالى اختار لسبط نبيه محمد صلى الله عليه
وسلم الشهادة في اشرف الايام واعظمها واجلها
وارفعها عنده ليزيده بذلك رفعة في درجاته و
كراماته مضافة الى كرامته وبلغه منازل الخلفاء الراشدين
الشهداء بالشهادة ولو جاز ان يتخذ يوم موته يوم
مصيبة لكان يوم الاثنين اولى بذلك اذ قبض
الله تعالى نبيه محمدا صلى الله عليه وسلم وكذلك
ابو بكر الصديق قبض فيه وهو ما روى هشام
بن عروة عن عائشة رض قالت قال ابو بكر رض اي
يوم توفي النبي صلى الله عليه وسلم فيه قلت يوم
الاثنين قال رضي الله عنه اني ارجو ان اموت فيه
فمات رض فيه وفقد رسول الله صلى الله عليه وسلم
وفقد ابي بكر رض اعظم من فقد غيرهما وقد اتفق
الناس على شرف يوم الاثنين وفضيلة صومه وانه
تعرض فيه الاعمال وفي يوم الخميس ترفع اعمال
العباد وكذلك يوم عاشوراء لا يتخذ يوم مصيبة
ولان يتخذ يوم عاشوراء يوم مصيبة ليس باولى
من ان يتخذ يوم فرح وسرور لما قدمنا ذكره

اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو اسامہ سے اسنے جعفر بن محمد سے کہ کہا حضرت حسین بن علی کی قبر پر جسدن وہ شہید ہوئے اترے ستر ہزار فرشتے روتے رہینگے اسپر قیامت کے دن تک **فصل** اور ایک قوم نے جو اسدن بزرگ کا روزہ رکھے اسپر طعن کیا ہے اور جو تعظیم وارد ہے اسدن میں اور اُنہوں نے گمان کیا کہ اسدن میں روزہ جائز نہیں بسبب قتل ہونے حسین بن علی کے اسدن میں اور کہا کہ واجب ہے کہ اسدن میں عام مصیبت ہو تمام لوگوں کو اسدن حسین رضی اللہ عنہ کے گم ہونے کی وجہہ سے حالانکہ تم اسدن کو فرحت اور خوشی کا دن بناتے ہو اور تم اسدن میں حکم دیتے ہو عیال پر فراخی کرنے اور بہت خرچ کرنے کا اور فقیروں اور ضعیفوں اور مسکینوں پر صدقہ کرنے کا حالانکہ یہہ نہیں ہے حضرت حسین کے حق سے جو تمام مسلمانوں پر ہے اور یہہ کہنے والا خطا کرنیوالا ہے اور اسکا مذہب برا اور فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالی نے چن لیا اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو شہادت میں سب دنوں میں سے بڑے بزرگ اور بڑے اور بڑی بزرگی والے اور بہت بلند دن میں اپنے نزدیک تا کہ اسکو زیادہ کرے اس شہادت سے بلندی اُسکے درجوں اور اُسکی بزرگیوں میں اسکی بزرگی کیطرف زیادہ کرتا اور اسکو پہنچا دے خلفاء راشدین کے مرتبے میں جو شہادت سے شہید ہوئے اور اگر جائز ہوتا کہ حضرت حسین کی موت کا دن مصیبت کا دن بنایا جاوے تو دوشنبہ کا دن اُسکے زیادہ لائق تھا کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قبض فرمایا اسمیں صلی اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح اسدن میں حضرت ابو بکر صدیق قبض کیئے گئے اور وہ روایت ہے جو ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہ سے کی کہا حضرت ابو بکر نے فرمایا مجھہ سے کسدن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے ہیں میں نے کہا دوشنبہ کے دن فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میں اُمید کرتا ہوں کہ میں اُسیدن مروں سو آپ اُسی دن مرے اور گم ہونا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گم ہونا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا بہت زیادہ ہے اور دونوں کے سوا کے گم ہونے سے اور بیشک لوگوں نے اتفاق کیا ہے دوشنبہ کے دن کی بزرگی اور اسکے روزہ کی بزرگی پر اور یہہ کہ اسدن میں عمل پیش کیے جاتے ہیں اور جمعرات کے دن میں بندوں کے عمل اٹھائے جاتے ہیں اور اسیطرح عاشوراء کا دن مصیبت کا دن نہ بنایا جاوے اور اسلیئے کہ عاشوراء

وفضله من انه نجى الله تعالى فيه انبياءه من
اعدائهم واهلك فيه اعداءهم الكفار من فرعون
وقومه وغيرهم وانه تعالى خلق السموات والارض والاشياء
الشريفة فيه وآدم عليه السلام وغير ذلك وما اعد الله
تعالى لمن صامه من الثواب الجزيل والعطاء الوافر و
تكفير الذنوب وتمحيص السيئات فصار عاشوراء كانه
بقية الايام الشريفة كالعيدين والجمعة وعرفة وغيرها
ثم لو جاز ان يتخذ هذا اليوم مصيبة لاتخذه الصحابة
والتابعون لانهم اقرب اليه منا واخص به وقد ورد
عنهم الحث على التوسعة على العيال فيه والصوم فيه
من ذلك ما روي عن الحسن رح انه قال صوم يوم
عاشوراء فريضة وكان علي يأمر بصيامه فقالت
لهم عائشة رض من يأمركم بصوم يوم عاشوراء قالوا
علي رض قالت انه اعلم من بقي بالسنة وروي
عن علي رض انه قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم من احيا ليلة عاشوراء احياه الله ما شاء فدل
على بطلان ما ذهب اليه القائل والله تعالى اعلم

مجلس في فضائل يوم الجمعة

قال الله تعالى
يا ايها الذين امنوا اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة
فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لكم ان
كنتم تعلمون قال عبد الله ابن عباس يا ايها الذين
امنوا يعني اقروا وصدقوا بوحدانية الله تعالى
اذا نودي للصلوة يعني اذا دعيتم بالاذان يوم الجمعة
فاسعوا الى ذكر الله يعني فامشوا الى صلوة
الجمعة وذروا البيع يعني واتركوا البيع بعد
النداء ذلكم يعني الصلوة خير لكم من الكسب و
التجارة ان كنتم تعلمون يعني تصدقون وسبب
نزول هذه الاية ان اليهود افتخروا على المسلمين
باشياء ثلاثة احدها انهم قالوا نحن اولياء الله

او بزرگی آگے بیان کی یہ کہ اللہ تعالی نے اسدن میں اپنے پیغمبروں کو
اپنے دشمنوں سے نجات دی اور اسدن میں ہلاک کیا اپنے دشمنوں
کافروں کو فرعون اور اسکی قوم اور انکے سوا اور کافروں میں سے اور یہ کہ
اللہ تعالی نے اس شخص کے لیئے جو اسکا روزہ رکھے بڑا ثواب اور بڑی
بخشش اور گناہوں کا کفارہ اور برائیوں کا دور کرنا تیار کیا ہے پس
ہوگیا عاشورا باقی کے اور بزرگ دنوں کے برابر عیدیں اور جمعہ اور عرفہ
وغیرہا کیطرح پھر اگر جائز ہوتا کہ اسدن کو ماتم کا دن بنایا جاوے تو صحابہ
کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم اسکو بناتے کیونکہ وہ اسکی طرف ہم سے زیادہ
قریب تھے اور زیادہ خاص تھے اور بیشک ان سے ترغیب وارد ہوئی
ہے کھانے میں فراخی کرنے کی عیال پر اسدن میں اور اسدن کو روزہ
رکھنے پر اسمیں سے وہ روایت ہے جو حسن سے کی گئی کہ کہا عاشورا کے دن
کا روزہ فرض ہے اور حضرت علی اسکے روزہ کا حکم کیا کرتے تھے۔
تو حضرت عائشہ رض نے کہا عاشورے کے دن کے روزے کا تمکو کون حکم
کرتا ہے انہوں نے کہا علی عائشہ رض نے کہا وہ بیشک باقیماندوں سے
سنت کو زیادہ جاننے والے ہیں اور حضرت علی رض سے روایت ہے کہا حضرت
علی رض نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عاشورا کی
رات کو جاگتا رہے تو زندہ رکھیگا اسکو اللہ تعالی جتنا چاہے پس دلالت
کرتی ہے اسکے باطل ہونے پر جسکی طرف وہ قائل ہوگیا ہے اور اللہ تعالی
زیادہ جاننے والا ہے مجلس جمعہ کے دن کی بزرگیوں میں اللہ تعالی نے فرمایا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لیئے پکارا جاوے پس اللہ کے ذکر کیطرف
شتابی کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیئے بہتر ہے اگر جانتے ہو
حضرت ابن عباس نے (اس آیت کی تفسیر میں) کہا اے لوگو جو ایمان لائے
یعنی تم نے اقرار کیا ہے اور اللہ تعالی کے ایک ہونے کو دل سے سچا جانا ہے جب نماز کے
لیئے پکارا جاوے یعنی جب تم بلائے جاؤ اذان سے جمعہ کے دن پس اللہ کے ذکر کیطرف
شتابی کرو یعنی چلو جمعہ کی نماز کیطرف اور چھوڑ دو خرید و فروخت یعنی چھوڑ دو
خرید و فروخت اذان کے بعد یہ یعنی نماز تمہارے لیئے بہتر ہے کسب اور سوداگری
سے اگر تم جانتے ہو یعنی سچ جانتے ہو اور اس آیت کے اترنے کا سبب یہ ہے
کہ یہودیوں نے مسلمانوں پر تین چیزوں سے فخر کیا تھا پہلے انہوں نے کہا تھا
ہم اللہ کے دوست اور

وَالْحِجَارَةُ دُوْنَكُمْ وَالثَّانِيْ لَنَا كِتَابٌ وَلَكُمْ كِتَابٌ
وَالثَّالِثُ لَنَا سَبْتٌ وَلَا سَبْتَ لَكُمْ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَذَّبَهُمْ
فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَقَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ
دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
لِقَوْلِكُمْ نَحْنُ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ مِنْ دُوْنِكُمْ وَاَنْزَلَ عَزَّ وَجَلَّ
لِقَوْلِهِمْ اَنْتُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا كِتَابَ لَكُمْ قَوْلَهٗ جَلَّ وَعَلَا هُوَ
الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ وَذَمَّهُمْ فَقَالَ
تَعَالٰى مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ
الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا الْاٰيَةَ وَاَنْزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِقَوْلِهِمْ
لَنَا سَبْتٌ وَلَا سَبْتَ لَكُمْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ
لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
الْاٰيَةَ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا
اِلَيْهَا الْاٰيَةَ وَذٰلِكَ اَنَّ الْعِيْرَ اِذَا قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ اسْتَقْبَلُوْهَا
بِالطَّبْلِ وَالتَّصْفِيْقِ فَيَخْرُجُ النَّاسُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا كَانَ
ذَاتَ يَوْمٍ جَآءَتِ الْعِيْرُ فَخَرَجَتِ النَّاسُ مِنَ الْمَسْجِدِ
غَيْرَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا وَامْرَاَةً ثُمَّ جَآءَتْ عِيْرٌ اُخْرٰى
فَخَرَجُوْا اَيْضًا اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا وَامْرَاَةً ثُمَّ دِحْيَةُ
ابْنُ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيُّ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ عَوْفٍ فَقَبِلَ بِتِجَارَتِهٖ
مِنَ الشَّامِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ وَكَانَ يَحْمِلُ مَعَهٗ مِنْ اَنْوَاعِ
التِّجَارَةِ وَكَانَ يَتَلَقَّاهُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بِالطَّبْلِ وَ
التَّصْفِيْقِ فَوَافَقَ قُدُوْمُهٗ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ
النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا
كَمْ بَقِيَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا وَامْرَاَةً
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا هٰؤُلَآءِ
لَقَدْ سُوِّمَتْ لَهُمُ الْحِجَارَةُ يَعْنِيْ عُلِّمَتْ عَلَى الْحِجَارَةِ
لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا
انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا يَعْنِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ قُلْ مَا

اسکے پیارے ہیں نہ تم اور دوسری ہماری لیئے کتاب ہے اور تمہارے
کتاب نہیں ہے اور تیسرے ہمارے لیئے سبت (ہفتہ) کا دن ہے
تمہارے لیئے سبت نہیں پس اللہ نے انپر رد کیا اور انکو جھٹلایا اس آیت
میں اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تو کہدے اے لوگو جو یہودی
ہوئے ہو اگر تم گمان کرتے ہو کہ تم اللہ کے دوست ہو لوگوں کے سوا
سو تم آرزو کرو موت کی اگر تم اپنے اس کہنے میں سچے ہو کہ ہم تمہارے سوا اللہ
کے دوست ہیں اور اللہ عزوجل نے اُنکے اس قول کے رد کرنے کو کہ تم اُمی
ہو تمہارے لیئے کتاب نہیں ہے اپنا قول نازل فرمایا بزرگ اور بلند ہے
وہ ہے جسنے ان پڑھوں میں سے ہی رسول بھیجا اور ان کی مذمت کی
فرمایا ان لوگوں کی مثال جو توریت اُٹھائی گئی پھر انہوں نے اسکو نہ اُٹھایا
گدہے کی مثال ہے جو کتابیں اُٹھاتا ہے آخر آیت تک اور اللہ تعالیٰ
نے اُتارا اُن کے اس قول رد کرنیکو کہ ہمارے لیئے ہفتہ کا دن ہے اور تمہارے
لیئے کوئی ہفتہ کا دن نہیں ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب نماز کے لیئے
پکارا جاوے جمعہ کے دن اللہ تعالےٰ کے اس قول تک یہ تمہارے لیے بہتر
ہے اگر تم جانتے ہو پھر فرمایا اللہ عزوجل نے اور جب وہ سودا گری یا
کھیل دیکھ لیتے ہیں تو اسکی طرف دوڑ جاتے ہیں آخر آیت تک اور یہ تو یوں ہے
کہ کوئی قافلہ جب مدینہ میں آیا کرتا تو اس سے لوگ جاملا کرتے نقارہ یا تالیاں
بجاتے ہوئے تو مسجد سے لوگ نکل جایا کرتے پھر جب ایک روز قافلہ
آیا تو لوگ مسجد سے نکل گئے سوا بارہ مرد اور ایک عورت کے پھر ایک
اور قافلہ آیا پھر بھی نکل گئے سوا بارہ مرد اور ایک عورت پھر دحیہ
بن خلیفہ کلبی بنی عامر بن عوف میں سے شام سے تجارت کا مال لیکر آیا مسلمان ہونے سے
پہلے اور اس کے اپنے ساتھ اُٹھائے تھے قسم قسم کی تجارت کے مال اور اسکو جاملا کرتے
تھے مدینہ والے نقارہ اور تالیاں بجاتے ہوئے سو اسکا آنا جمعہ کے دن موافق پڑا جب حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے تو لوگ اسکی طرف
نکل گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو مسجد میں کتنے باقی رہے
ہیں عرض کیا بارہ مرد اور ایک عورت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر یہ نہ ہوتے تو بیشک اُن کے لیئے پتھر پر نشان کیا جاتا یعنی
پتھروں پر اُنکے ہلاک کرنے کے لیئے نشان کیا جاتا پس اُتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت
اور جب دیکھتے ہیں تجارت یا کھیل تو اسکی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھکو چھوڑ جاتے ہیں

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ يَعْنِي الطَّبْلَ وَالتَّصْفِيقَ وَمِنَ
التِّجَارَةِ الَّتِي جَاءَ بِهَا دِحْيَةُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ
مِنْ غَيْرِهِ وَقِيْلَ مِنَ الْاِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا بَقُوْا فِي الْمَسْجِدِ
مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمَا

فَصْلٌ فِيْ فَضَائِلِ الْجُمُعَةِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ مِنْ

ثَمَّ رَوَى الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ
وَلَمْ تَغْرُبْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَا
مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا الثَّقَلَانِ
الْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَعَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ
مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ النَّاسَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ كَرَجُلٍ قَرَّبَ
بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ شَاةً وَ
كَرَجُلٍ قَرَّبَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا قَامَ
الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِنَّ خَيْرَ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ
خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ
اُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا
يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ
اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ قَدْ عَرَفْتُ
تِلْكَ السَّاعَةَ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ وَهِيَ السَّاعَةُ
الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنْذِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ
سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ اَعْظَمُ
عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَفِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ فِيْهِ خَلَقَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْهِ اُهْبِطَ عَلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تُوُفِّيَ
وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ الْعَبْدُ رَبَّهٗ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ
مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ مَلَكٍ مُّقَرَّبٍ

جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ کھیل سے بہتر ہے یعنی نقارے اور تالیاں بجانے اور اس تجارت سے جسکو دحیہ کلبی لایا اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے سب رزق دینے والوں سے اپنے غیر سے اور بعض نے کہا کہ بارہ مرد جو مسجد میں باقی رہ گئے تھے ان میں سے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں

فصل جمعہ کے دن کی فضیلتوں میں حدیثوں کی طرف

سے ان میں ایک وہ روایت ہے جو علا ابن عبد الرحمٰن نے کی اپنے باپ سے اُسنے ابوہریرہؓ سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج کسی دن پر نہ چڑھا اور نہ غروب ہوا جو جمعہ کے دن سے افضل ہو اور کوئی زمین پر چلنے والا نہیں مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے دو گروہ کے سوا جنوں اور آدمیوں کے اور مسجد کے دروازوں میں سے ہر ایک دروازہ پر دو فرشتے ہوتے ہیں جو لوگوں کو لکھتے ہیں پہلے کو پھر پہلے کو جیسے کسی مرد نے اونٹ کی قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے گائے کی قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے بکری قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے مرغی قربانی کی اور جیسے کسی مرد نے انڈا قربانی کیا پھر جب اُٹھ کھڑا ہوا امام تو وہ صحیفے لپیٹے جاتے ہیں اور روایت ہے ابوسلمہ سے اُسنے ابوہریرہ سے اُسنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہت بہتر دن جسمیں سورج چڑھے جمعہ کا دن ہے اسی میں وہ اس سے اُتارے گئے اور اُسی دن میں قیامت قائم ہوگی اور اُسی دن میں ایک گھڑی ہے جسکو نہیں پاتا مومن اللہ تعالیٰ سے اسمیں کچھ مانگتا ہے مگر وہ اُسے دیتا ہے ابوسلمہ نے کہا عبد اللہ بن سلام نے کہا میں اس گھڑی کو پہچانتا ہوں وہ آخر گھڑی ہے دن میں سے اور وہ گھڑی ہے جسمیں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے ہیں اللہ عزوجل نے فرمایا انسان شتابی سے پیدا کیا گیا ہے اور عبد اللہ بن منذر نے روایت کی کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن دنوں کا سردار اور انکا بڑا بزرگ ہے اللہ تعالیٰ کے پاس دن سے عید الفطر کے اور اسمیں پانچ خصلت ہیں اللہ تعالیٰ نے اسمیں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اُسی میں وہ زمین پر اُتارے گئے اور اُسی میں وہ فوت کیے گئے اور اسمیں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اپنے رب سے نہیں مانگتا اسمیں کچھ مگر وہ اسکو دیتا ہے جبتک وہ حرام نہ مانگے اور اُسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی فرشتہ مقرب اپنے رب عزوجل کے پاس نہیں ہے۔

عِنْدَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا وَهُوَ يَفْزَعُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَا سَمَاءٍ
وَلَا اَرْضٍ اِلَّا وَهُوَ تُشْفِقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ
الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ
اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَعَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
قَالَ الْيَوْمُ الشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَالْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالْمَوْعُوْدُ
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى
فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اَوْ يَسْتَعِيْذُهُ مِنْ شَرٍّ اِلَّا يُعِيْذُهُ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِاِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ قَالَ اِذَا
كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ خَرَجَتِ الشَّيَاطِيْنُ يُرَبِّثُوْنَ النَّاسَ اِلٰى اَسْوَاقِهِمْ
وَمَعَهُمُ الرَّايَاتُ وَتَخْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَكْتُبُوْنَ
عَلٰى قَدْرِ مَنَازِلِهِمُ السَّابِقَ وَالْمُصَلِّيَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ
الْاِمَامُ فَمَنْ دَنٰى مِنَ الْاِمَامِ فَنَصَتَ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ
لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ وَمَنْ نَّاَعَنْهُ فَاسْتَمَعَ وَنَصَتَ وَلَمْ
يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْاَجْرِ وَمَنْ دَنٰى مِنَ الْاِمَامِ فَلَغَا
وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ
نَّاَعَنْهُ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ
قَالَ صَهْ فَقَدْ تَكَلَّمَ جُمُعَةَ لَهُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ نَّبِيِّكُمْ
مُحَمَّدٍ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ
يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَقِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ مَجِيْءَ
النَّاسِ حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ
وَرُفِعَتِ الْاَقْلَامُ قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
مَا حَبَسَ فُلَانًا وَمَا حَبَسَ فُلَانًا قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَرِيْضًا فَاشْفِهٖ وَاِنْ

مگر وہ ڈرتا ہے دن سے جمعہ کے اور نہ آسمان اور زمین مگر وہ ڈرتے ہیں
جمعہ کے دن سے اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بہت بہتر دن چڑھا جسمیں سورج جمعہ کا دن ہے اُسی میں حضرت آدم
پیدا کیئے گئے اور اُسی میں وہ بہشت میں داخل کیئے گئے اور اُسی میں وہ
بہشت سے نکالے گئے اور اُسی میں قیامت قائم ہوگی اور نیز ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم الشاہد جمعہ ہے اور مشہود
عرفہ کا دن ہے اور موعود قیامت کا دن سورج نہیں چڑھا اور نہ چھپا کسی دن پر
جو جمعہ کے دن سے افضل ہو اسمیں ایک گھڑی ایسی ہے جسکو نہیں موافق ہوتا
بندہ مومن کہ اللہ تعالی سے اسمیں بھلائی مانگے مگر وہ اسکو دیتا ہے یا اُس سے
پناہ مانگے کسی شر سے مگر وہ اسکو پناہ دیتا ہے ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے
باپ سے اپنی اسناد سے حضرت علی بن ابیطالب سے کہا جب جمعہ کا دن ہوتا
ہے تو نکلتے ہیں شیطان لوگوں کو ان کے بازاروں کی طرف جلدی چلاتے
ہیں اور اُنکے ساتھ جھنڈے ہوتے ہیں اور فرشتے نکلتے ہیں مسجدوں کے دروازوں
پر اُنکے مرتبوں کے قدر پر لکھتے ہیں پہلے آنیوالے کو اور نماز پڑھنے والے کو اور جو
اسکے متصل ہو جبتک امام آوے پس جو شخص نزدیک ہوا امام سے پھر چپ رہے
اور سُنے اور لغو نہ کرے اسکے لیئے دو حصہ ثواب ہوگا اور جو شخص امام سے
دور ہو پھر سُنے اور چُپ رہے اور لغو نہ کرے اُسکے لیئے ایک حصہ ثواب ہوگا
اور جو شخص امام سے نزدیک ہو پھر لغو کرے اور چپ نہ کرے اور نہ سنے
تو ہوگا اسپر دو حصہ گناہ سے اور جو شخص امام سے دور ہو پھر لغو کرے اور
چپ نہ کرے اور نہ سنے تو اسپر ایک حصہ گناہ سے ہوگا اور جو شخص کہے چپ
کر تو بیشک اُسنے کلام کیا پس اُسکے لیئے جمعہ نہیں پھر حضرت علی نے کہا یہی میں نے
سنا ہے تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا میں نے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب تو نے جمعہ کے دن امام خطبہ
پڑھتا ہو اپنے یار سے کہا چپ کر تو بیشک تو نے لغو کیا اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے کھڑے ہوتے ہیں مسجدوں کے دروازوں پر جمعہ کے دن لوگوں
کا آنا لکھتے ہیں امام کے نکلنے تک پھر جب امام آجاوے تو لپیٹے جاتے ہیں
وہ صحیفے اور وہ قلمیں اُٹھالی جاتی ہیں آپنے فرمایا تو فرشتے بعض بعض سے کہتے ہیں فلانے کو کسنے
بند رکھا اور فلانے کو کس چیز نے بند رکھا آپنے فرمایا پھر فرشتے بعض بعض سے کہتے ہیں یا اللہ اگر وہ
بیمار ہے تو اسکو شفا دے اور اگر

كان ضالا فاهده وان كان غائبا فاعنه وقال
جعفر حدثنا ثابت قال بلغنا ان الله تعالى ملئكة
معهم الواح من فضة واقلام من ذهب يكتبون من
صلى ليلة الجمعة ويوم الجمعة في جماعة اخبر الشيخ
ابو نصر عن والده باسناده عن ابي الزبير عن جابر بن
عبد الله قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فعليه الجمعة في
يوم الجمعة الا مريضا او مسافرا او امرأة او صبيا
او مملوكا ومن استغنى عنها بلهو او تجارة استغنى الله
تعالى عنه والله غني حميد وعن ابي الجعد الضمري
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من ترك الجمعة ثلاثا
تهاونا بها طبع الله تعالى على قلبه اخبرنا الشيخ
ابو نصر عن والده باسناده عن سعيد بن المسيب عن
جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول على منبره يا ايها الناس توبوا الى
الله تعالى قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحة
قبل ان تشغلوا وصلوا الذي بينكم وبين ربكم
بكثرة ذكركم له تسعدوا واكثروا من الصدقة في
السر والعلانية توجروا وتحمدوا وترزقوا واعلموا
ان الله تعالى قد فرض عليكم الجمعة فريضة مكتوبة
في مقامي هذا في شهري هذا في عامي هذا الى يوم
القيمة من وجد اليها سبيلا فمن تركها في حياتي
او بعدي جحودا بها او استخفافا بها وله امام جائر
او عادل فلا جمع الله له شمله ولا بارك له في امره
الا فلا صلوة له الا ولا وضوء له الا ولا زكوة له الا
ولا حج له ولا بركة له حتى يتوب فان تاب تاب الله
تعالى عليه الا ولا تؤمن امرأة رجلا ولا يؤمن
اعرابي مهاجرا ولا يؤمن فاجر مؤمنا الا ان يقهره
سلطان يخاف سيفه وسوطه واخبرنا ابو نصر عن

گمراہ ہے تو اس کو ہدایت دے اور اگر وہ غائب ہے تو اسکو مدد دے اور جعفر نے کہا
ہم سے حدیث بیان کی ثابت نے کہا ہمکو پہنچا کہ اللہ تعالے کیلئے فرشتے ہین جن کے
ساتھ چاندی کی تختیین ہوتی ہین اور سونے کی قلمین جو شخص جمعہ کی رات
کو اور جمعہ کے دن کو جماعت مین نماز پڑہتا ہے اس کو لکھتے ہین ہم کو خبر دی
شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو الزبیر سے اس نے جابر بن
عبد اللہ سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکہتا ہے
اللہ سے اور پچھلے دن سے پس اسپر جمعہ ہے جمعہ کے دن مگر جو بیمار ہو یا مسافر
یا عورت یا لڑکا یا غلام اور جو شخص اس سے بے پروا ہو کھیل یا تجارت
مین تو اللہ تعالے اس سے بے پروا ہے سراہا گیا ہے اور ابو الجعد
ضمری سے روایت ہے اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ ترک کرے تین جمعہ حقیر جانکر تو اللہ تعالے
اسکے دلپر مہر کر دیگا اور ہم کو خبر دی شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی
اسناد سے سعید بن المسیب سے اس نے جابر بن عبد اللہ رض سے کہا انہوں
نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا منبر پر اے لوگو
اللہ تعالے کی طرف توبہ کرو مرنے سے پہلے اور نیک عملون مین
شتابی کرو مشغول ہونے سے پہلے اور ملاؤ اُس چیز کو جو تمہارے
درمیان اور تمہارے رب کے درمیان ہے اُس کو اپنے بہت
یاد کرنے سے سعادت مند ہو جاؤگے اور بہت دو صدقہ پوشیدہ
اور ظاہر مین تو تم ثواب دیے جاؤگے اور تعریف کیئے جاؤگے
اور رزق دیئے جاؤگے اور جان لو کہ بیشک اللہ تعالے نے تمپر جمعہ فرض
کیا ہے فرض لکھا ہوا میرے اس مقام مین میرے اس مہینے مین میرے
اس سال مین قیامت کے دن تک جو شخص اسکی طرف راہ پاوے پس جو شخص اسکو
ترک کرے میری زندگی مین یا میرے پیچھے اس سے انکار کرکے یا اسکو حقیر سمجھکر اور
اسکا امام بھی ہو ظالم ہو یا عادل پس اللہ تعالے اسکیلئے اسکی پریشانی جمع نہ
کرے اسکیلئے اسکے کام مین برکت کرے خبردار ہو اسکی کوئی نماز نہین خبردار ہو اسکا
کوئی وضو نہین خبردار ہو اور نہ اسکی زکوۃ خبردار ہو اور نہ اسکا حج خبردار ہو اسکے
اور نہ اسکیلئے کوئی برکت جب تک وہ توبہ نہ کرے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالے
اسکی توبہ قبول کریگا خبردار ہو عورت امامت نہ کرے مرد کی اور اعرابی امامت نہ کرے
مہاجر کی اور خبردار ہو نہ فاجر امامت کرے مومن کی مگر یہ کہ بادشاہ اسپر جبر کرے

قال الديه باسناده عن ثابت البناني عن طاوس عن ابي
موسى الاشعري قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان
الله يبعث الايام يوم القيمة على هيئتها ويبعث الجمعة
وهي زاهرة منيرة اهلها يحفون بها كالعروس تهدى
الى كريمها تضيء لهم يمشون في ضوءها الوانهم كالثلج
وريحهم كالمسك يخوضون في جبال الكافور ينظر
اليهم الثقلان ما يطرفون تعجبا حتى يدخلوا الجنة
لا يخالطهم احد الا المؤذنون المحتسبون اخبرنا
ابو نصر عن والده باسناده عن ثابت البناني عن انس
ابن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ان
لله تعالى ستمائة الف عتيق من النار في كل يوم وليلة
ليلة الجمعة ويوم الجمعة اربع وعشرون ساعة في كل
ساعة ستمائة الف عتيق من النار كلهم قد استوجبوا
النار وفي لفظ اخر عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال ان الله تعالى في كل ساعة من ساعات
الدنيا ستمائة الف عتيق من النار يعتقهم كلهم
قد استوجبوا النار يوم القيمة وفي يوم الجمعة و
ليلة الجمعة اربع وعشرون ساعة ليس فيها ساعة
الا ولله عز وجل فيها ستمائة الف عتيق يعتقهم من
النار كلهم قد استوجبوا النار وعن عبد الرحمن
ابن ابي ليلى عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من صلى يوم الجمعة في جماعة كتبت
له حجة متقبلة وان صلى العصر كانت له عمرة وان
امسى في مكانه لم يسأل الله تعالى شيئا الا اعطاه
وعن ابي امامة الباهلي قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من صام يوم الجمعة وصلى مع الامام وشهد
جنازة وتصدق بصدقة وعاد مريضا وشهد
نكاحا وجبت له الجنة واخبرنا ابو نصر عن والده
باسناده عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي

وه ڈریگی اسکی تلوار اور کوڑے سے اور ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ثابت بنانی نے انہوں نے طاؤس سے اس نے ابو موسی اشعری سے کہا حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالے دنوں کو قیامت کے دن انکی ہیئت پر اٹھا دیگا اور جمعہ کو اٹھا دیگا اور وہ روشن ہوگا اپنے اہل کو روشنی کرتا وہ اسکو گھیرے ہونگے عروس کی طرح جو اسکے خاوند کیطرف بھیجی جاتی ہے انکیلئے روشنی کریگا وہ اسکی روشنی مین چلین گے انکے رنگ برف کی طرح ہونگے اور انکی بو کستوری کی طرح ہوگی چلین گے کافور کے پہاڑون مین اور انکی طرف دونو جماعت (جن و انس) دیکھین گی آنکھ نہ جھپکین گے تعجب سے جبتک وہ جنت مین چلین جاوین انمین کوئی نہ ملیگا مؤذنون کے سوا جو صرف ثواب طلب کرتے ہین اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ثابت بنانی سے اس نے حضرت انس بن مالک سے اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بیشک اللہ تعالے کیلئے چھہ لاکھہ آزاد ہین آگ سے ہر دن مین اور جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کی چوبیس گھڑی مین چھہ لاکھہ آزاد ہین آگ سے سب کے سب ایسے جن پر آگ واجب ہوچکی تھی اور ایک اور لفظ مین ہے ثابت سے اس نے انس سے اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالے کیلئے ہر گھڑی مین دنیا کی گھڑیون مین سے چھہ لاکھہ آزاد ہین دوزخ سے ان کو آزاد کرتا ہے جن سب کے سب پر آگ واجب ہوچکی ہے قیامت کے دن اور جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مین چوبیس گھڑی ہین انمین کوئی ایسی گھڑی نہین مگر اللہ عز وجل کیلئے اس مین چھہ لاکھہ آزاد ہین انکو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جن سب کے سب پر دوزخ واجب ہوچکی ہے اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے اس نے حضرت ابو الدرداء سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن جماعت مین نماز پڑہے تو اسکے لئے ایک حج مقبول لکھا جاویگا اور اگر عصر کی نماز بھی پڑہے تو اسکیلئے ایک عمرہ ہوجاویگا اور اگر اسنے شام کی اپنی اس جگہہ مین تو وہ نہ مانگیگا اللہ تعالے سے کچھہ مگر وہ اسے دیگا اور روایت ہے حضرت ابی امامہ باہلی رضہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھے اور نماز پڑہے ساتھہ امام کے اور کسی جنازہ مین حاضر ہوا اور کچھہ صدقہ کرے اور کسی بیمار کی عیادت کرے اور کسی نکاح مین حاضر ہو تو اسکیلئے جنت واجب ہوجاویگی اور ہم کو خبر دی ابو نصر نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ
نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذَالِكَ حَظُّهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا
بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ
وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ
وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ
اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ
اَمْثَالِهَا وَقَدْ وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُشْفِقَةٌ مِنْ قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا الشَّيَاطِيْنَ
وَشَقِيَّ بَنِيْ اٰدَمَ وَيُقَالُ اِنَّ الطَّيْرَ وَالْهَوَامَّ تَلْقٰى بَعْضُهَا
بَعْضًا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَيَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَوْمٌ صَالِحٌ
وَفِيْ خَبَرٍ اٰخَرَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسْعَرُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ الزَّوَالِ
عِنْدَ اسْتِوَاءِ الشَّمْسِ فِيْ كَبِدِ السَّمَاءِ فَلَا تُصَلُّوْا فِيْ
هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ كُلُّهَا وَ
اِنَّ جَهَنَّمَ لَا تُسْعَرُ فِيْهِ **فَصْلٌ** رُوِيَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ
اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْاُوْلٰى
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ
فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ
الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ فَالسَّاعَةُ الْاُوْلٰى تَكُوْنُ
بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالسَّاعَةُ الثَّانِيَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ
ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ وَالثَّالِثَةُ عِنْدَ انْبِسَاطِهَا وَهِيَ الضُّحَى
الْاَعْلٰى اِذَا رَمِضَتِ الْاَقْدَامُ بِحَرِّ الشَّمْسِ وَالسَّاعَةُ
الرَّابِعَةُ تَكُوْنُ قَبْلَ الزَّوَالِ وَالْخَامِسَةُ اِذَا زَالَتِ
الشَّمْسُ اَوْ مَعَ اسْتِوَائِهَا وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جمعہ مین تین آدمی حاضر ہوتے ہین
سو ایک مرد اس مین حاضر ہوتا ہے لغو سے سو اسکا وہی حصہ ہے اور ایک مرد
اس مین حاضر ہوتا ہے دعا سے سو وہ ایک مرد ہے جسنے اللہ تعالے سے دعا کی سو اگر
وہ چاہے اسکو دے اور اگر چاہے نہ دے اور ایک مرد اس مین حاضر ہوتا ہے خاموشی
اور چپ سے اور کسی مسلمان کی گردن نہین لتاڑتا اور کسی کو ایذا نہین دیتا
پس یہ جمعہ کفارہ ہے جمعہ تک جو اسکے متصل ہے اور تین دن زیادہ کیونکہ
اللہ عز وجل فرماتا ہے جو شخص نیکی لاوے تو اسکے لیئے اس کا دس گنا ہے
اور بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مین آیا ہے
کہ آپنے فرمایا کوئی جاندار نہین مگر وہ ٹانگ پر کھڑا ہوتا ہے جمعہ کے دن
ڈرتا قیامت کے دن سے مگر شیطان اور بنی آدم کے بدبخت اور کہا
جاتا ہے کہ جانور اور زہر دار جانور ایک دوسرے سے ملتے ہین جمعہ کے
دن تو ہر ایک کہتا ہے تم پر سلام ہو یہ دن نیک ہے اور ایک اور حدیث
مین ہے تحقیق دوزخ بھڑکائی جاتی ہے ہر ایک دن مین زوال سے پہلے
بہر نزدیک سورج کے برابر ہونیکے آسمان کے درمیان مین سو تم اس گھڑی
مین نماز نہ پڑہا کرو مگر جمعہ کے دن سارا دن نماز ہے اور بیشک دوزخ
نہین بھڑکائی جاتی اس مین **فصل** روایت ہے ابو صالح سے اس
نے ابو ہریرہ سے کہ بیشک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
جمعہ کے دن نہاوے پھر پہلی ساعت مین چلے تو گویا اس نے اونٹ قربانی
کیا اور جو شخص دوسری گھڑی مین چلے تو گویا اس نے گائے قربانی
کی اور جو شخص تیسری گھڑی مین چلے تو گویا اس نے قربانی کیا دنبہ
بڑے سینگون والا اور جو چوتہی گھڑی مین چلے تو گویا اس مرغی قربانی کی
کی اور جو پانچوین گھڑی مین چلے تو گویا اس نے انڈا قربانی کیا پھر
جب امام آجاوے تو فرشتے حاضر ہو جاتے ہین ذکر سنتے ہین پس ساعت
پہلی صبح کی نماز کے بعد ہوتی ہے اور دوسری گھڑی ہوتی ہے
سورج بلند ہونے کے وقت اور تیسرے سورج کے پھیل جانے
کے وقت اور یہ چاشت اونچی ہے جب پاؤن سورج کی گرمی
سے تپنے لگتے ہین اور چوتہی گھڑی زوال سے پہلے ہوتی ہے اور
پانچوین جب سورج ڈہل جاوے یا اس کے سر پر ہونے
کے ساتھ اور روایت ہے نافع سے اس نے حضرت ابن عمر سے کہا حضرت

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ
فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذُنُوبِهِ
ثُمَّ قِيلَ لَهُ اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ وَرُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَ
غَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنٰى مِنَ الْاِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ
خُطْوَةٍ صِيَامُ سَنَةٍ وَقِيَامُهَا وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ غَسَّلَ بِالتَّشْدِيدِ اَيْ غَسَّلَ اَهْلَهُ كِنَايَةٌ عَنِ
الْجِمَاعِ وَلِهٰذَا يُسْتَحَبُّ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِتْيَانُ الزَّوْجَةِ
فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَكَانَ بَعْضُ السَّلَفِ يَفْعَلُهُ اِتِّبَاعًا وَ
مَنْ رَوَى بِالتَّخْفِيفِ اَيْ غَسَلَ رَاْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ
وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اغْتَسِلْ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ
وَلَوْ صَارَ اَنْ تَشْتَرِيَ الْمَاءَ بِقُوتِ يَوْمِكَ فَغُسْلُ
الْجُمُعَةِ مُسْتَحَبٌّ عِنْدَ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَوَاجِبٌ عِنْدَ
دَاوُدَ فَلَا يَنْبَغِي اَنْ يَتْرُكَهُ مَنْ يَاْتِي الْجُمُعَةَ قَالَ وَوَقْتُهُ
بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي وَالْاَوْلٰى لَهُ اَنْ يُعَقِّبَهُ بِالرَّوَاحِ
اِلَى الْمَسْجِدِ لِيَخْرُجَ مِنَ الْخِلَافِ اَنْ يَتَحَفَّظَ مِنْ نَقْضِ
الطَّهَارَةِ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ وَيَنْوِي بِالْغُسْلِ خِدْمَةَ
مَوْلَاهُ فَاِنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَتَوَضَّاَ وَاغْتَسَلَ نَاوِيًا بِهِمَا
الْجَنَابَةَ وَالْجُمُعَةَ جَازَ وَيَتَنَظَّفُ بِاَخْذِ شَعْرِهِ وَ
ظُفْرِهِ وَقَطْعِ رَائِحَتِهِ الْكَرِيهَةِ وَيَلْبَسُ اَحْسَنَ
ثِيَابِهِ وَاَفْضَلُهَا الْبَيَاضُ وَيَتَعَمَّمُ وَيَرْتَدِي فَاِنَّهُ
جَاءَ فِي الْحَدِيثِ اَنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُصَلِّي عَلٰى اَصْحَابِ
الْعَمَائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَيَّبُ بِاَطْيَبِ طِيبِهِ مِمَّا
يَظْهَرُ رِيحُهُ وَيَخْفٰى لَوْنُهُ وَلْيَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ اِلَى الْجَامِعِ
وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ خَاشِعًا مُتَوَاضِعًا مُخْبِتًا
مُفْتَقِرًا مُكْثِرًا مِنَ الدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالصَّلٰوةِ
عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْوِي بِخُرُوجِهِ
زِيَارَةَ مَوْلَاهُ فِي بَيْتِهِ وَالتَّقَرُّبَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہاوے ہر جمعہ کے دن
مین تو اللہ تعالے اس کو اسکے گناہون سے نکال دیتا ہے پہر اُس
سے کہا جاتا ہے اب نئے سر سے عمل کیئے جا اور حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص غسل
کراوے اور آپ غسل کرے اور صبح کو جاوے اور سویرے جاوے
اور امام سے نزدیک ہوا ور لغو نہ کرے تو ہوگا اسکیلئے ہر قدم کے برابر
ایک سال کا روزہ اور قیام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ مین
غسل سین کی تشدید سے ہے یعنی اپنی بیوی کو غسل کراوے یہ اشارہ ہے
جماع سے اور اسی لیے مستحب ہے اہل علم کے نزدیک بیوی سے جماع کرنا جمعہ کے
دن اور تہے بعض سلف یہ کرتے اس حدیث کی پیروی کیلئے اور جس نے روایت کی
تخفیف سے تو یہ معنی ہوئے کہ اپنا سر دہویا پہر اپنا بدن دہویا اور روایت
ہے حسن بصری سے اُسنے ابو ہریرہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ای ابو ہریرہ ہر جمعہ کے دن غسل کیا کر اگرچہ یہ ہو کہ تو اپنے دن کی قوت سے
پانی خریدی پس جمعہ کا غسل مستحب ہے اکثر فقہا کے نزدیک اور واجب ہے
داؤد ظاہری کے نزدیک سو جائز نہین غسل ترک کرے جو شخص جمعہ میں آتا
ہے کہا اور اسکا وقت صادق فجر کے نکلنے کے بعد ہے اور اسکو بہتر یہ ہے
کہ پیچھے غسل کرے مسجد کی طرف جانیکے وقت تاکہ خلاف سے نکل جاوے اور وضو کے
ٹوٹنے سے محفوظ رہے جبتک جمعہ کی نماز پڑھ لے اور نیت کرے غسل مین
اپنے مولی کی خدمت کی پہر اگر صبح کو اٹھا جنابت کی حالت مین پہر وضو
کیا اور غسل کرے دونون مین جنابت اور جمعہ کی نیت کرے تو جائز ہے اور پاک
ہووے لینے سے اپنے بال اور ناخن کے اور اپنی بو یعنی بری بو دور کرنے سے اور اپنے
عمدہ کپڑے پہنے اور بہتر انکا سفید کپڑا ہے اور عمامہ باندہے اور چادر اوڑہے
کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ فرشتے عمامہ باندہنے والون پر رحمت کی دعا کرتے
ہین جمعہ کے دن اور خوشبو لگاوے اپنی بہت اچھی خوشبو سے جسکی بو ظاہر ہو اور
رنگ چھپا ہوا اور چاہیے کہ اپنے گہر سے نکلے جامع مسجد کی طرف آرام سے اور
آہستہ چلتا ڈرتا تواضع کرتا عاجزی کرتا حاجت مند بہت دعا اور
استغفار اور درود پڑہتا ہو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور اپنے نکلنے مین نیت کرے اپنے مولے کی زیارت کی اُسکے گہر
(مسجد مین) اور قرب کی اللہ تعالے کی طرف اُس کے

بإداء الفرض والعكوف في المسجد إلى حين انقلابه إلى بيته وينوي كف جوارحه عن اللهو في الطريق والجامع وليترك راحته يوم الجمعة وحظوظ دنياه وليواصل الأوراد والعبادة فيه فيجعل أول نهاره إلى انقضاء صلوة الجمعة للخدمة ثم يجعل وسط النهار إلى صلوة العصر لاستماع العلم مجالس الذكر وبعد صلوة العصر إلى غروب الشمس للتسبيح والاستغفار وأفضل ما يشتغل به في هذا الوقت وفي كل يوم وليلة من الأذكار أن يقول لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير مائتي مرة سبحان الله العظيم وبحمده مائة مرة لا إله إلا الله الملك الحق المبين مائة مرة اللهم صل على محمد عبدك ورسولك النبي الأمي مائة مرة وأستغفر الله الحي القيوم وأسأله التوبة مائة مرة وما شاء الله لا قوة إلا بالله مائة مرة فذلك سبعمائة مرة من أنواع الأذكار وقد نقل عن بعض الصحابة رضي الله عنه أنه كان يسبح في كل يوم اثني عشر ألف تسبيحة وعن بعض التابعين رحمة الله عليه أنه كان يسبح كل يوم ثلاثين ألفا كل قد علم صلوته وتسبيحه فاحذر أن تكون من المحرومين فلا تنسوا ولا تكونوا المؤمن فلا يكونون ذاكرا لله عز وجل كما ذكر الله عز وجل قال الله تعالى فاذكروني أذكركم وأما قبل الصلوة فلا يستحب له حضور القاص لأن القصص بدعة وكان ابن عمر وغيره من الصحابة يخرجون القصاص من الجامع اللهم إلا أن تكون عالما بالله تعالى من أهل المعرفة واليقين فيكون حضور مجلسه أفضل من صلوته لحديث أبي ذر حضور مجلس العلم أفضل من صلوة ألف ركعة وإذا أتى الجامع لا يتخطى رقاب الناس إلا أن يكون إماما أو مؤذنا أو يرى

فرض ادا کرنے مین اور اعتکاف کرنے کی مسجد مین وقت تک اپنے لوٹنے کو اپنے گھر کی طرف اور نیت کرے اپنے عضاؤن کے روکنے کی کھیل اور لغو سے رستے مین اور جامع مسجد مین اور چاہیے کہ ترک کرے جمعہ کے دن اپنا ارام اور لذتین اپنی دنیا کی اور ملاوے اپنے ورد اور عبادت اس دن مین سو اپنے دن کا اول مقرر کرے جمعہ کی نماز کے پورا ہونے تک خدمت کے لیئے پھر دن کا درمیان مقرر کرے عصر کی نماز تک علم کے سننے اور ذکر کی مجلسون کیلیئے اور بعد نماز عصر کے سورج کے غروب ہونے تک تسبیح اور استغفار کیلیئے اور سب کرون سے افضل جس مین مشغول ہو اس وقت اور ہر دن اور رات مین یہ ہے کہ کہے کوئی معبود نہین سوا اللہ اکیلے کے جسکا کوئی شریک نہین اسی کا ملک ہے اور اسی کو ہے سب تعریف جلاتا ہے اور مارتا ہے اور آپ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے نہین مرتا اسی کے ہاتھ مین ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دو سو بار پھر پاک ہے اللہ بڑا اور اپنی تعریف کے ساتھ سو بار کوئی معبود نہین سوا اللہ بادشاہ کے سچے ظاہر کے سو بار یا اللہ رحمت نازل کیجیو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندے اور اپنے رسول نبی امی پر سو بار اور مین اللہ سے بخشش مانگتا ہون جو ہمیشہ زندہ رہنے والا قائم رہنے والا ہے اور اس سے توبہ مانگتا ہون سو بار اور جو اللہ چاہے نہین کچھ قوت مگر اللہ کے ساتھ سو بار پس یہ سات سو بار ذکرون کے قسمون سے ہے اور تحقیق بعض صحابہ سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ ہر روز تسبیح کیا کرتے تھے بارہ ہزار تسبیح اور بعض تابعین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ ہر دن مین تیس ہزار تسبیح کہا کرتے سب کی تحقیق اس نے جان لی نماز اور تسبیح سو تو اس سے ڈرتا رہ کہ محرومون مین سے ہوجاوے پھر تو اس کو یاد نہ کرے اور یاد نہ کیا جاوے اور مومن پہلے اللہ عز وجل کا یاد کرنے والا ہوتا ہے پھر اللہ عز وجل کا یاد کیا گیا ہوجاتا ہے اللہ تعالے نے فرمایا پس تم مجھکو یاد کرو مین تم کو یاد کرونگا اور نماز جمعہ سے پہلے اس کو قصہ کہنے والے پاس حاضر ہونا مستحب نہین کیونکہ قصہ بیان کرنا بدعت ہے اور تھے ابن عمر اور انکے سوا اور صحابہ مین سے قصہ بیان کرنیوالون کو جامع مسجد سے نکال دیا کرتے یا اللہ مگر یہ کہ وہ عالم باللہ معرفت اور یقین والون مین سے ہو پھر تو ہوگا اسکی مجلس مین حاضر ہونا نماز سے بہتر حضرت ابوذر کی حدیث کے لحاظ سے حاضر ہونا علم کی مجلس مین ہزار رکعت نماز سے افضل ہے اور جب جامع مسجد مین آجاوے تو لوگون کی گردنین نہ لانگے مگر یہ کہ وہ امام ہو یا موذن اس روایت کے لحاظ سے جو کی گئی

عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لرجل رآه يتخطى
رقاب الناس يا فلان ما منعك ان تصلي معنا الجمعة
فقال او لم ترني يا رسول الله قال صلى الله عليه وسلم
رأيتك تأنيت وآذيت اي تأخرت من البكور وآذيت
بالحضور وفي حديث آخر قال النبي صلى الله عليه وسلم ما
منعك اليوم ان تجمع قال يا نبي الله قد جمعت قال
صلى الله عليه وسلم او لم ارك تخطى رقاب الناس و
قد قيل ان من فعل ذلك جعل جسرا يوم القيمة على
ظهر جهنم يتخطاه الناس ولا يمرن بين يدي المصلي
لان في الخبر لان يقف احدكم اربعين سنة خير له من
ان يمر بين يدي المصلي وفي لفظ آخر لان يكون الرجل
رمادا اتذروه الرياح خير له من ان يمر بين يدي
المصلي ولا يقيمن رجلا من موضعه ويجلس مكانه لما روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا يقيمن احدكم اخاه
من مجلسه ثم يجلس فيه وكان ابن عمر اذا قام له الرجل
من مجلسه لم يجلس فيه حتى يعود اليه فان رأى بين يديه
فرجة فهل يجوز له ان يتخطى رقاب الناس فيجلس فيها
على روايتين عند امامنا احمد رحمه الله تعالى فان
قدم صاحبا له فجلس في موضعه فاذا جلس هناك
جاز وان بسط له شيئا فهل لغيره ان يرفعه ويجلس
هناك على وجهين عند اصحابنا ويجب اذا اذن
الامام فينصت الى الخطبة فلا يتكلم فان تكلم اثم
في احدى الروايتين ولا يحرم الكلام قبل الشروع في
الخطبة وبعد الفراغ منها **فصل** اخبرنا الشيخ
ابو نصر عن والده باسناده قال انبانا ابو القاسم عبد
الله بن عمر الفقيه الشافعي رحمه الله تعالى قال حدثنا
حبيب بن الحسن القزاز قال حدثنا جعفر بن محمد
الخراساني قال حدثنا ابو ايوب سليمان بن عبد الرحمن
الدمشقي قال حدثنا محمد بن شعيب عن عمر بن عبد

حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے ایک مرد سے فرمایا جس کو لوگون
کی گردنین لتاڑتا دیکھا ای فلانے تجھ کو ہمارے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنے
سے کس نے روکا اس نے عرض کیا رسول اللہ آپنے مجھ کو نہین دیکھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تجھ کو دیکھا کہ تو پیچھے آیا اور ایذا دی
یعنے تو نے تاخیر کی سویرے آنے سے اور حاضرین کو ایذا دی اور ایک اور حدیث
مین ہے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تجھ کو کس نے منع کیا جمعہ
پڑھنے سے اس نے عرض کیا یا نبی اللہ مین تو جمعہ ہی پڑھنے آیا ہون آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا مین نے تجھ کو نہین دیکھا کہ تو لوگون کی گردنین
لتاڑتا تھا اور تحقیق یہ کہا گیا ہے کہ جو شخص یہ کام کرے وہ قیامت کے دن
دوزخ کی پیٹھ پر پل بنایا جاویگا اس کو لوگ لتاڑین گے اور نہ گذرے
نمازی کے سامنے کیونکہ حدیث مین ہے کہ تم مین سے ایک کا کھڑا رہنا چالیس سال
اسکیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے گزرنے سے اور ایک اور لفظ مین ہے کہ مرد کا
راکھ ہو جانا جس کو ہوائین اڑاوین اسکیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے گزرنے سے
اور کسیکو اسکی جگہ سے نہ اٹھاوے اور آپ اسکی جگہ بیٹھے اور روایت کیوجہ سے جو
کی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا نہ اٹھاوے کوئی تم مین سے اپنے
بھائی کو اسکے بیٹھنے کی جگہ سے پھر آپ اسمین بیٹھے اور تھے ابن عمر جب انکیلئے کوئی مرد
اپنی مجلس سے اٹھ کھڑا ہوتا تو وہ اس جگہ نہ بیٹھتے یہانتک کہ وہ اپنی جگہ کو لوٹ
جاتا اور اگر اپنے سامنے خالی جگہ دیکھے تو بھلا اسکو جائز ہے کہ لوگون کی گردنین
لتاڑے اور اس جگہ بیٹھے یہ مسئلہ دو روایتون پر ہے ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک
سو اگر وہ اپنے کسی یار کو آگے بھیجدے پھر وہ اسکی جگہ بیٹھے پس جب وہ اس جگہ بیٹھ جاوے
تو جائز ہے اور اگر وہ اسکیلئے کچھ بچھاوے پھر بھلا اسکے غیر کیلئے جائز ہے کہ اسکو اٹھاوے
اور آپ اس جگہ بیٹھ جاوے دو وجہون پر ہمارے اصحاب کے نزدیک اور امام سے نزدیک چپکا ہونے کو
کرے پھر چپ رہے خطبہ کیطرف اور کلام نکرے اگر کلام کریگا گنہگار ہوگا ایک روایت
مین دو روایتون مین سے اور کلام حرام نہین خطبہ شروع کرنے سے پہلے اور اس سے فارغ
ہونے سے پیچھے **فصل** ہمکو خبر دی شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے کہا ہم
کو خبر دی ابو القاسم عبد اللہ بن عمر فقیہ شافعی رحمۃ اللہ تعالے نے کہا ہم سے حدیث
بیان کی حبیب بن حسن قزاز نے کہا ہم سے حدیث بیان کی جعفر بن محمد خراسانی
نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو ایوب سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے
کہا ہم سے حدیث بیان کی محمد بن شعیب نے عمر بن عبد اللہ

اللہ مولی عفرۃ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ قال اتانی جبرئیل فی کفہ کمرآۃ بیضاء فیہا
نقطۃ سوداء فقلت ما ہذہ یا جبرائیل قال ہذہ
الجمعۃ لکم فیہا خیر کثیر قلت وما ہذہ النقطۃ السوداء
قال ہذہ الساعۃ تقوم یوم الجمعۃ وہو سید الایام
نحن نسمیہ عندنا یوم المزید قلت ولم تسمونہ یوم
المزید یا جبرئیل قال ذلک لان ربک عز وجل
اتخذ فی الجنۃ وادیا افیح من مسک ابیض فاذا کان
یوم الجمعۃ من ایام الآخرۃ ہبط الجبار تبارک و
تعالی من عرشہ الی کرسیہ الی ذلک الوادی وقد
حف الکرسی بمنابر من نور یجلس علیہا النبیون و
حفت المنابر بکراسی من ذہب مکللۃ بالجوہر
یجلس علیہا الصدیقون والشہداء ثم جاء اہل
الغرف حتی حضروا بالکثیب فیقول اللہ عز وجل انا
الذی صدقتکم وعدی واتممت علیکم نعمتی و
احللتکم کرامتی ثم یقول فسلونی فیقولون
باجمعہم نسالک الرضاء عنا فیقول رضائی عنکم
احلکم داری وانالکم کرامتی ثم یقول سلونی
فیسئلونہ حتی تنتہی منیۃ کل عبد منہم ثم یقولون
حسبنا ربنا فیفتح لہم بقدر انصرافہم من یوم
الجمعۃ ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر
علی قلب بشر ویرجع اہل الغرف الی غرفہم و
کل غرفۃ من لؤلؤۃ بیضاء ویاقوتۃ حمراء وزمردۃ
خضراء لیس فیہا فصم ولا وصم مطردۃ فیہا
الانہار متدلیۃ فیہا ثمارہا وفیہا ازواجہا وخدمہا
ومساکنہا فلیسوا الی شیء احوج منہم الی یوم الجمعۃ
لیزدادوا فضلا من ربہم ورضوانا واخبرنا ابو نصر
عن والدہ باسنادہ قال حدثنا محمد بن احمد الحافظ
قال حدثنا ابو علی محمد بن احمد الصواف قال حدثنا

عفرہ کے مولے سے اس نے حضرت انس بن مالک سے اس نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے انکے ہاتہہ مین سمار وغو
سفید تہا اس مین ایک نقطہ سیاہ تہا مین نے پوچہا اے جبرئیل یہ کیا ہے
کہا یہ تمہارا جمعہ ہے تمہارے لئے اسمین بہت بہلائی ہے مین نے پوچہا اور سیاہ
نقطہ کیسا ہے کہا یہ قیامت ہے کہ جمعہ کے دن قائم ہوگی اور وہ دنون کا
سردار ہے اور ہم اس کا نام بولتے ہین اپنے نزدیک مزید کا دن مین نے پوچہا
تم اس کا نام مزید کا دن کیون بولتے ہو اے جبرئیل کہا یہ اس لئے کہ تیرے
رب عز وجل نے بہشت مین ایک وادی بنائی ہے زیادہ خوشبودار کستوری
سفید سے پہر جب آخرت کے دنون مین سے جمعہ کا دن ہوتا ہے اور اترتا ہے حضرت
جبار تبارک وتعالے اپنے عرش سے اپنی کرسی کیطرف اور وادی کیطرف اور
تحقیق کرسی کے گرد نور کے منبر ہونگے جن پر پیغمبر بیٹہین گے اور گرد ہونگے
منبرون کے سونیکی جوہر جڑی کرسیان انپر بیٹہین گے صدیق اور
شہید پہر آوین گے بالاخانون والے یہانتک کہ گہیر لین گے
نیکون کو پہر اللہ عز وجل فرماویگا مین وہ ہون جس نے تم سے اپنا وعدہ
سچا کیا اور پوری کی تم پر نعمت اور تم کو اتارا اپنی بزرگی مین پہر فرماویگا
تم مجہہ سے مانگو عرض کرین گے سب ہم تجہہ سے مانگتے ہین تیرا راضی ہونا پہر
فرماویگا تم سے میری رضی ہوئی ہے نے تم کو میرے گہر مین اتارا اور میری
بزرگی تم کو پہونچائی پہر فرماویگا مجہسے مانگو پہر دوبارہ عرض کرین گے
اے ہمارے پروردگار ہم تجہہ سے تیری رضامندی مانگتے ہین پہر
پہر فرماویگا مجہسے مانگو پہر وہ اس سے مانگین گے یہانتک کہ ہر ایک بندے
کی انمین سے آرزو تمام ہوجاویگی پہر عرض کرین گے ہمکو ہمارا رب کافی ہے
پہر انکیلئے بقدر انکی لوٹنے کے جمعہ کے دن سے کہولا جاویگا جو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا اور
نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر خیال گذرا اور بالاخانون والے لوٹین گے
اپنے بالاخانونکی طرف اور ہر بالاخانہ سفید موتی اور سرخ یاقوت اور سبز زمرد
کا ہوگا انمین کوئی پہوٹ وعیب نہ ہوگا بہتی ہین انمین نہرین انمین میوے لٹکتے ہونگے
اور انمین انکی جوڑی اور خدمتگار اور انکی رہنے کی جگہہ ہونگی پس وہ کسی چیز
کیطرف نہایت زیادہ حاجتمند نہونگے جتنا جمعہ کے دن کیطرف ہونگے تاکہ اپنے رب کے فضل
اور رضامندی سے زیادہ پاوین اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے انکی اسناد سے کہا ہم سے
حدیث بیان کی محمد بن احمد حافظ نے کہا ہم سے حدیث کی ابو علی محمد بن احمد صواف نے کہا ہم سے

اور حیل پہن ... ناصبیت ... انسان ... [illegible]

اور بد زبانی کی ... اور دہان کو ... تنگ کرنے اور ... نفس کو خوار کرنے ... اور یہی ... آدمی کی نوکری ... [illegible]

أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَصْغَرَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو صَالِحٍ الْجَزَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
شَمِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ الْإِسْكَافِ عَنِ الْأَصْبَغِ ابْنِ نُبَاتَةَ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَا أَمِينُ اللّٰهِ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَرَكَزَ لِوَاءَهُ فِيهِ وَغَدَا سَائِرُ الْمَلَائِكَةِ إِلَى
الْمَسَاجِدِ الَّتِي يُجَمَّعُ فِيهَا فَرَكَزُوا أَلْوِيَتَهُمْ وَرَايَاتِهِمْ بِأَبْوَابِ
الْمَسَاجِدِ ثُمَّ يَنْشُرُونَ قَرَاطِيسَ مِنْ فِضَّةٍ وَأَقْلَامًا مِنْ
ذَهَبٍ ثُمَّ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ مَنْ بَكَّرَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا
دَخَلَ كُلَّ مَسْجِدٍ سَبْعُونَ مِمَّنْ بَكَّرَ إِلَى الْمَسْجِدِ طُوِيَتِ
الْقَرَاطِيسُ وَكَانَ أُولٰئِكَ السَّبْعُونَ الَّذِينَ بَكَّرُوا إِلَى
الْجُمُعَةِ كَالَّذِينَ اخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا وَ
الَّذِينَ اخْتَارَهُمْ مُوسَى مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا أَنْبِيَاءَ ثُمَّ يَتَخَلَّلُ
الْمَلَائِكَةُ الصُّفُوفَ فَيَتَفَقَّدُونَ الرِّجَالَ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ مَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ مَاتَ فَيَقُولُونَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى فَإِنَّهُ كَانَ صَاحِبَ جُمُعَةٍ وَيَقُولُونَ مَا فَعَلَ فُلَانٌ
فَيَقُولُونَ غَائِبٌ فَيَقُولُونَ حَفِظَهُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ كَانَ صَاحِبَ
جُمُعَةٍ وَيَقُولُونَ مَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ مَرِيضٌ
فَيَقُولُونَ عَافَاهُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ كَانَ صَاحِبَ جُمُعَةٍ **فَصْلٌ**
وَفِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ إِلَّا اسْتُجِيبَ دَعْوَتُهُ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ
بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَتَيْتُ الطُّورَ فَوَجَدْتُ فِيهِ كَعْبًا فَحَدَّثْتُهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ
فَمَا اخْتَلَفْنَا فِي شَيْءٍ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْحَدِيثِ فَقُلْتُ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا
يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهَا خَيْرًا
إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ فَقُلْتُ
بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ كَذٰلِكَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ

حدیث بیان کی ابو العباس عبد اللہ بن اصغر نے کہا ہم سے حدیث بیان کی
عمرو بن شمس نے سعد بن طریف اسکاف سے اس نے اصبغ بن نباتہ
سے اس نے حضرت علی سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب ہوتا ہے دن جمعہ کا تو اللہ کا امین حضرت جبریل علیہ
السلام صبح کو جاتا ہے مسجد الحرام کیطرف سو اسمین اپنا جھنڈا گاڑ دیتا
ہے اور باقی فرشتے اور مسجدون کیطرف صبح کو جاتے ہین جن
مین جمعہ پڑہا جاتا ہے سو اپنے جھنڈے اور نشان اُن مسجدون کے
دروازون پر گاڑ دیتے ہین پہر کہول دیتے ہین چاندی کے کاغذ اور
سونیکی قلمین پہر لکہتے ہین پہلے کو پہر پہلے کو جو جمعہ کو سویرے آتا ہے
پہر جب ہر مسجد مین ستر آدمی اُن مین سے آجاتے ہین جو جمعہ کو سویرے
آتے ہین تو کاغذ لپیٹے جاتے ہین اور وہ ستر آدمی جو جمعہ کے سویرے
آتے ہین انکی طرح ہو جاتے ہین جن کو حضرت موسی نے اپنی قوم
سے چنا تہا اور جن کو حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم مین سے
چنا تہا وہ پیغمبر تہے پہر آجاتے ہین فرشتے صفون مین پہر مردون
کو تلاش کرتے ہین تو اُن کا بعض کہتا ہے بعض سے فلانے نے کیا کیا پہر کہتے
ہین وہ مرگیا پہر کہتے ہین اللہ تعالے اسپر رحم فرماوے کیونکہ وہ جمعہ والا
تہا اور کہتے ہین فلانے نے کیا کیا پہر کہتے ہین وہ غائب ہے پہر کہتے ہین اللہ تعالے
اسکی نگہبانی کرے کیونکہ وہ جمعہ والا تہا اور کہتے ہین فلانے نے کیا کیا پہر
کہتے ہین وہ بیمار ہے پہر کہتے ہین اللہ تعالے اسکو آرام دے کیونکہ وہ تہا جمعہ والا

فصل اور جمعہ کے دن مین ایک گہڑی ہے جسکی موافق نہین ہوتا کوئی
بندہ کہ اللہ عزوجل سے دعا کرے مگر اسکی دعا قبول کیجاتی ہے ہمکو خبر دی
ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے محمد بن ابراہیم سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے
ابو ہریرہ سے کہا مین کوہ طور پر گیا تو وہان کعب احبار کو پایا سو
مین نے اس سے حدیث بیان کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس نے مجہہ
سے توریت سے بیان کیا کہا سو ہمنے کسی چیز مین اختلاف نہ کیا یہانتک کہ ہم
ایک حدیث تک پہونچے مین نے کہا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جمعہ مین ایک گہڑی ہے اسکے موافق نہین ہوتا مومن نماز پڑہتا پہر مانگتا ہے
اللہ تعالے سے اسمین کچہہ بہلائی مگر وہ اسکو وہ دیتا ہے تو کعب نے کہا یہ ہر سال مین ہے
کہا مین نے کہا بلکہ ہر جمعہ مین ہے اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

قليلاً ثم رجع فقال صدقت والله انها لكما قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم في كل جمعة وانه لسيد الايام و
احبها الى الله تعالى فيه خلق آدم وفيه اسكن الجنة وفيه
اهبط منها وفيه تقوم الساعة ما من دابة الا وهي مصيخة
تنتظر ما يكون في يوم الجمعة الا الثقلين فرجعت فلقيت
عبد الله ابن سلام فحدثته بحديث كعب قال
فقال عبد الله كذب كعب هو كما قال رسول الله هو في
التورية فقال قلت انه قد رجع فقال عبد الله بن سلام
اني لاعلم تلك الساعة قلت اي ساعة هي قال آخر ساعة
من نهار يوم الجمعة قال فقلت وكيف وقد سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا يوافقها مؤمن يصلي ولات حين
صلوة قال اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من انتظر صلوة فرض فهو في صلوة قلت بلى قال
فهي كذلك وفي لفظ عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة رض
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجمعة ساعة
لا يوافقها عبد مؤمن يسأل الله فيها خيرا الا اعطاه اياه
وقال بيده يقللها وقد روي عن بعض السلف انه قال ان
لله فضلا من الرزق سوى ارزاق العباد لا يعطي من
ذلك الفضل الا من سأله عشية الخميس ويوم الجمعة
واخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن سعيد ابن
راشد عن زيد بن علي عن مرجانة عن فاطمة بنت النبي
صلى الله عليه وسلم عن ابيها صلى الله عليه وسلم قال ان
في الجمعة لساعة لا يوافقها عبد مسلم يسأل الله فيها
خيرا الا اعطاه اياه قلت يا ابت اية ساعة هي قال
صلى الله عليه وسلم اذا تدلى نصف الشمس للغروب قالت
فكانت فاطمة اذا كان يوم الجمعة امرت غلاما لها يقال له
زيد تقول اصعد الى الظراب فاذا تدلى نصف الشمس
للغروب فاذني واعلمني فكان يصعد فاذا كان ذلك
الساعة اذنها واعلمها فتقوم وتدخل المسجد

پھر تھوڑا سا گیا پھر لوٹا پھر کہا تو نے سچ کہا اللہ کی قسم بیشک وہ گھڑی ایسی
ہی ہے جیسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جمعہ میں اور بیشک
جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور سب دنوں سے زیادہ پیارا اللہ کی طرف بھی اسی میں
حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی میں بہشت میں بسائے گئے اور اسی میں اسمیں سے اتارے
گئے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی کوئی چلنے والا نہیں مگر وہ کان رکھنے والا
ہے انتظاری کرتا اسکی جو ہوگا جمعہ کے دن میں مگر دو گروہ جن اور انسان،
پھر میں لوٹا اور عبد اللہ بن سلام سے ملا پھر میں نے اس سے کہا اور کعب کا حال بیان کیا
تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے جھوٹ کہا وہ اسی طرح ہے جیسے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہی توریت میں ہے ابو ہریرہ نے کہا پھر میں نے کہا اس نے
رجوع کیا پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا میں بیشک وہ گھڑی جانتا ہوں میں نے کہا
وہ کونسی گھڑی ہے کہا پچھلی گھڑی جمعہ کے دن کی کہا پھر کہا میں نے یہ کیونکر ہو سکتا ہے
اور حالانکہ میں نے سنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا مومن اس گھڑی کے
موافق نہیں ہوتا نماز پڑھتا اور جو وقت تم کہتے ہو وہ نماز کا وقت نہیں ہے کہا
بھلا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا جو شخص فرض نماز کی انتظار
کرے تو وہ نماز ہی میں ہے میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہا سو یہ بھی اسی طرح ہے اور ایک لفظ میں
محمد بن سیرین نے ابو ہریرہ سے کہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
جمعہ میں ایک گھڑی ہے اسکے موافق نہیں ہوتا بندہ مومن جو اسمیں اللہ تعالے سے بھلائی مانگتا مگر
وہ اسے وہی دیتا ہے اور آپ اسکو ہاتھ کے اشارے سے تھوڑا سا بیان کرتے تھے اور بعض سلف
سے روایت ہے کہ کہا بیشک اللہ تعالے کیلئے بہت زیادہ رزق ہے بندوں کے رزق کے سوا اس
فضل میں سے کسی کو نہیں دیتا مگر اسکو جو اس سے مانگے جمعرات کی شام اور جمعہ کے دن میں اور ہمیں خبر دی
ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے سعید بن راشد سے اس نے زید بن علی سے انہوں نے مرجانہ سے انہوں نے
حضرت فاطمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سے انہوں نے اپنے باپ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بیشک جمعہ میں البتہ ایک گھڑی ہے اسکے موافق کوئی
مسلمان بندہ نہیں ہوتا اللہ سے اسمیں مانگتا ہے بھلائی مگر وہ اسے وہی دیتا ہے میں نے
عرض کیا اے میرے باپ وہ کونسی گھڑی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
نزدیک ہو جاوے آدھا سورج چھپنے کو مرجانہ نے کہا سو تھیں حضرت فاطمہ جب ہوتا دن
جمعہ کا اپنی غلام کو حکم کرتیں جسکو زید کہتے تھے کہتیں تو چڑھ جا طرف اونچی جگہوں کے پھر جب
آدھا سورج چھپنے کے نزدیک ہو تو مجھ کو خبر کر دے اور جتلا دے سو وہ چڑھ جاتا
جب وہ گھڑی ہوتی تو ان کو خبر دیتا اور جتلا دیتا پھر وہ اٹھتیں اور مسجد میں آتیں جب

ذکر ہے کہ گنہگاروں کو اول
عزوجل کے عملوں کو دوا
کرتا ہے ستو ... باتوں
سے اور سفر ... کا
ہے اُن سے رکنا
ہے اور تعذیر میں
اپنی گردن جھکانا
ہے اور ان سب

حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَتُصَلِّي وَفِي حَدِيْثِ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا عَبْدٌ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ سُؤْلَهٗ قِيْلَ لَهٗ وَاَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى الْاِنْصِرَافِ مِنْهَا قَالَ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ عُرِضَ هٰذَا الدُّعَاءُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دُعِيَ بِهٖ عَلٰى شَيْءٍ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فِيْ سَاعَةٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَاسْتُجِيْبَ لِصَاحِبِهٖ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَقَالَ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَ لَهٗ وَقَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ الْجُمُعَةِ فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى سَائِرِ الْاَيَّامِ كَفَضْلِ رَمَضَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ

فَصْلٌ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ تُضَاعَفُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ وَسَلُوا اللّٰهَ لِيَ الدَّرَجَةَ الْوَسِيْلَةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا الدَّرَجَةُ الْوَسِيْلَةُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ هِيَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا نَبِيٌّ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ هُوَ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ

غروب ہو جاتا اور نماز پڑھتیں اور حدیث مین آیا ہی کثیر بن عبد اللہ مزنی نے اس نے اپنی باپ سی اس نے اپنے دادا سی کہا بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مین ایک گھڑی ہی اسمین اللہ تعالے سی کوئی بندہ کچھہ نہین مانگتا مگر وہ اسکو اسکا مانگا ہوا دیتا ہی آپ سی عرض کیا وہ کونسی گھڑی ہی یا رسول اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز قایم کی جاوی اس سی پہرنے تک کثیر بن عبد اللہ مزنی نے کہا اس سی مراد رکہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا دن اور ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنی باپ سی اپنی اسناد سے محمد بن منکدر سی کہا مین نے سنا حضرت جابر بن عبد اللہ کو کہتی یہ دعا عرض کی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے فرمایا اگر یہ دعا کیجاوی کسی چیز پر جو مشرق اور مغرب مین ہی اس گھڑی مین جو جمعہ کے دن مین ہی تو بیشک اوسکے کرنیوالے کیلئے قبول کی جاوے تو پاک ہی تیرے سوا کوئی معبود نہین ای بخشنے والے ای احسان کرنیوالے ای آسمانون اور زمین کے پیدا کرنیوالے ای بڑائی اور بزرگی والے اور صفوان بن سلیم نے کہا مجھ کو پہونچا جو کہی جب امام بیٹھی منبر پر جمعہ کے دن کوئی معبود نہین سوا اللہ اکیلے کی جسکا کوئی شریک نہین اسی کا ملک ہے اور اسی کو سب تعریف ہی وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہی تو اس کیلئے بخشش کیجاتی ہے اور حضرت برا بن عازب نے کہا مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتی رمضان مین جمعہ کی بزرگی باقی دنون پر ایسی ہے جیسی رمضان کی بزرگی باقی مہینون پر ہی

فصل حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہنے مین جمعہ کے دن مین ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنی باپ سی اپنے اسناد سی حضرت علی بن ابی طالب سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت درود بہیجو مجہہ پر جمعہ کے دن کیونکہ وہ ایسا دن ہی جس مین عمل دوگنے کیے جاتے ہین اور مانگو اللہ تعالے سی میرے لئے درجہ وسیلہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے درجہ وسیلہ جنت مین فرمایا وہ بہشت مین بہت بڑا درجہ ہے اوس کو نہ پہونچیگا کوئی سوا پیغمبر کے اور مین امید کرتا ہون کہ مین ہی وہ ہون اور روایت ہے محمد بن منکدر سے اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے جب اذان سنے یا اللہ اس پوری پکار اور نماز قائم ہونے والے کے پروردگار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دے وسیلہ اور بزرگی اور درجہ

والفضيلة والدرجة الرفيعة وابعثه مقاما محمودا
الذي وعدته حلت له الشفاعة يوم القيمة وعن
عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول اكثروا الصلوة على نبيكم في الليلة
الغراء واليوم الازهر ليلة الجمعة ويوم الجمعة و
عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك قال كنت
واقفا بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
من صلى علي في كل جمعة ثمانين مرة غفر الله تعالى
له ذنوب ثمانين سنة قلت يا رسول الله صلى الله
عليه وسلم كيف الصلوة عليك قال صلى الله عليه
وسلم تقول اللهم صل على محمد عبدك ورسولك
النبي الامي وتعقد واحدة وعن مكحول الشامي عن
ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اكثروا من الصلوة علي في يوم الجمعة فان صلوة امتي
تعرض علي في كل يوم جمعة فمن كان اكثرهم علي صلوة
كان اقربهم مني منزلة يوم القيمة

فصل فيما يستحب ان يقرا في صلوة الصبح يوم الجمعة اخبرنا
ابو نصر عن والده باسناده عن ابي الاحوص عن عبد الله
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرا في الصبح يوم
الجمعة الم السجدة وهل اتى وروي عنه صلى
الله عليه وسلم كان يقرا في المغرب قل يايها الكفرون
وقل هو الله احد وفي العشاء بسورة الجمعة و
المنافقين وقيل انه صلى الله عليه وسلم كان يقرا
ذلك في صلوة الجمعة وعن الحسن عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرا
ليلة الجمعة سورة يس وحم الدخان اصبح مغفورا
له وقيل ان من قرا سورة الكهف يوم الجمعة كان
كمن تصدق بعشرة الاف دينار ويستحب ان يصلي
ليلة الجمعة ويوم الجمعة [illegible] بفاتحة الكتاب و[illegible] سور

بلند اور اس کو اٹھا مقام محمود میں جس کا تو نے اس سے وعدہ کیا ہے
تو اسکے لیئے میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہو جاویگی اور روایت
ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا میں نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا اپنے نبی پر بہت درود بھیجو روشن رات اور روشن
دن میں جمعہ کی رات اور دن جمعہ کے اور روایت ہے عبد العزیز بن صہیب
سے اس نے انس بن مالک سے کہا میں کھڑا تھا سامنے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا جو کوئی مجھ پر جمعہ کے دن اسی بار درود بھیجے
تو بخش دیگا اللہ تعالے اس کے اسی برس کے گناہ میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر درود بھیجنا کس طرح ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تو کہو یا اللہ درود بھیج محمد اپنے بندے اور اپنے رسول
نبی امی پر اور انگلی سے عقد کرے ایک اور روایت ہے مکحول شامی سے اس
نے ابو امامہ سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بھیجو درود مجھ پر
جمعہ کے دن میں کیونکہ میری امت کا درود میرے پیش کیا جاتا ہے ہر جمعہ
کے دن میں سو جو کوئی انکا زیادہ ہوگا مجھ پر درود بھیجنے میں وہی ان میں سے
زیادہ قریب ہوگا مجھ سے درجہ میں قیامت کے دن

فصل ان سورتوں کا پڑھنا مستحب ہے جو پڑھی جاتی ہیں صبح کی نماز میں جمعہ کے دن ہم کو خبر دی
ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ابو الاحوص سے اس نے عبد اللہ
سے کہا تھے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے صبح کی نماز میں جمعہ
کے دن الم سجدہ اور ہل اتے اور روایت کی گئی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ مغرب میں قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے
تھے اور عشا میں سورہ جمعہ اور منافقین اور بعض نے کہا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں بھی پڑھا کرتے تھے اور روایت ہے
حسن سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات کو پڑھے سورہ یس اور حم دخان
صبح کرے گا بخشا گیا اور بعض نے کہا کہ جو شخص پڑھے سورہ کہف
جمعہ کے دن میں ہوگا اس شخص کی طرح جس نے دس ہزار دینار صدقہ
کیا ہو۔ اور مستحب ہے۔ کہ جمعہ کی رات کو اور جمعہ کے دن
دن نماز پڑھے چار رکعت چار سورتوں سے سورۃ انعام
اور سورۃ کہف اور سورہ طہ اور سورہ ملک سے ہمراہ کردہ

في الدنيا
وفي الآخرة كما
[illegible]
[illegible] الصفة
[illegible] العسل
[illegible]
[illegible]
العبد المنعم
[illegible]
من [illegible]
فيعترف بالنعمة
ويقطع بدوامها
ويغفل عن [illegible]
ويترك [illegible]
[illegible]
قال [illegible]
[illegible]

سورة الانعام وسورة الكهف سورة طه وسورة الملك

فان لم يحسن القرآن قرأ جميع ما يحسن منه فذلك

له ختمة فقد قيل ختمه من حيث علمه فان كان يحسن

القرآن يستحب له ان يختمه في يوم الجمعة فان لم يقدر

يشفعه الى ليلة الجمعة فان جعل آخر ختمته في

ركعتي المغرب او ركعتي الفجر كان احسن وكذلك ان جعل

ختمته بين الاذان والاقامة يوم الجمعة كان فيه فضل

كبير وان قرأ الف مرة قل هو الله احد يوم الجمعة في

عشر ركعات او عشرين او غيرها كان افضل من ختمة القرآن

ويستحب الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم الف

مرة يوم الجمعة وكذلك التسبيح الف مرة وهي الكلمات

الاربع التي تقدمت سبحان الله والحمد لله ولا اله الا

الله والله اكبر **فصل** في تسميته بيوم الجمعة

اخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن سلمان رضي قال

قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اتدري لم سمي

يوم الجمعة قلت لا قال لان فيه جمع ابوكم آدم ثم قال

لا يتطهر رجل يوم الجمعة فيتوضأ ويحسن وضوءه

ثم ياتي الجمعة الا كفر له ما بينها وبين الجمعة الاخرى

ما اجتنب الكبائر وقال بعضهم هو من الاجتماع وهو

اجتماع قالب آدم وروحه بعد ان كان ملقى اربعين سنة

وقال آخرون لاجتماع آدم وحواء عليهما الصلوة و

السلام لما خلقها الله تعالى من ضلع آدم عليه الصلوة

والسلام وقال آخرون لاجتماع آدم وحواء بعد الفرقة

الطويلة وقيل انما سمي بذلك لاجتماع اهل البلاد و

الرساتيق فيه وقيل لانه تقوم فيه يوم القيمة وهو يوم

الجمع قال الله عز وجل يوم يجمعكم ليوم الجمع **فصل**

وجميع ما ذكرناه من صيام الاشهر والاضحية والعبادات

من الصلوة والاذكار وغير ذلك وما سنذكره ان شاء الله

تعالى لا يقبل الا بعد التوبة وطهارة القلب والاخلاص

قرآن اچھی طرح نہین جانتا تو پڑہے تمام وہ جسکو اچھی طرح جانتا ہی قرآن مین سے

پس وہی اسکیلئے قرآن کا ختم ہے بیشک کہا گیا ہے کہ قرآن کا ختم اسکے علم

کی حیثیت سی ہے اور اگر قرآن کو اچھی طرح جانتا ہے تو اسکیلئے مستحب ہے کہ ختم

کرے دنمین جمعہ کے اور اگر قادر نہو تو جوڑ لے اسکو جمعہ کی رات اگر کرے پنچ

ختم کا آخر مغرب کے دو رکعتون مین یا فجر کی دو رکعتو نمین تو یہ بہت اچھا ہے اور اسیہی

طرح اگر کرے اپنا ختم اذان اور اقامت کے درمیان جمعہ کے دن تو اسمین بڑی فضیلت

ہے اور ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑہے دن جمعہ کے دس رکعتون یا بیس رکعت یا

انکے سوا زیادہ رکعتو نمین تو یہہ افضل ہوگا قرآن مجید کے ختم کرنیسے اور مستحب ہے درود بہیجنا

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار بار جمعہ کے دن اور اسی طرح تسبیح ہزار بار

اور وہ چار کلمے ہین جو آگے گذر گئے اللہ پاک ہی اور سب تعریف اللہ ہی کو

ہے اور کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے **فصل** جمعہ کے

جمعہ کا دن نام ہونے مین ہم کو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے

سلمان سے کہا مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہلا تو جانتا

ہے کہ جمعہ کا دن کیون نام رکہا گیا مین نے عرض کیا نہین فرمایا اس لیے

کہ اسمین تمہارے باپ آدم جمع کئے گئے پہر فرمایا کوئی مرد جمعہ کے دن

غسل نہین کرتا پہر وضو کرتا ہے اور اپنا وضو اچھا کرتا ہے پہر جمعہ کو آتا ہے

مگر اسکیلئے کفارہ کیا جاتا ہی ان گناہون کا جو اس جمعہ کے اور دوسرے جمعہ کے

درمیان ہین جب تک کبیرہ گناہو نسے بچے اور انکے بعض نے کہا وہ اجتماع

سے ہی اور یہ وہ حضرت آدم کے جسم اور روح کا جمع ہونا ہے بعد اس کے کہ وہ

چالیس برس ایسا ہی پہینکے گئے تہی اور اوروں نے کہا بسبب جمع ہونے آدم اور حوا

علیہما الصلوۃ والسلام کے ہی جب اللہ تعالے نے اسکو پیدا کیا پسلی سے آدم

علیہ الصلوۃ والسلام کے اور اوروں نے کہا بسبب جمع ہونے آدم اور حوا

کے لنبی جدائی کے بعد اور بعض نے کہا یہ نام رکہا گیا بسبب جمع ہونے شہر اور

گاؤن والون کے اسمین اور بعض نے کہا اس لیئے کہ اسمین قیامت کا دن

قائم ہوگا اور وہ جمع ہونیکا دن ہے اللہ عز وجل نے فرمایا جسدن تم کو

جمع کریگا جمع ہونیکے دن کے لیئے **فصل** اور سب کچہہ جو ہم نے بیان

کیا مہینون کے روزہ رکہنے اور قربانیون اور عبادتون سے نماز اور

ذکرون اور انکے سوا سے اور جو کچہہ اب ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے

قبول نہین کیا جاتا مگر توبہ اور دل کے پاک کرنے اور اللہ تعالے کیلئے عمل

الْعَمَلِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَتَرْكِ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَاَمَّا التَّوْبَةُ فَقَدْ تَقَدَّمَ
بَيَانُهَا وَتَزِيْدُ عَلَيْهِ بِاَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ كُلَّ
قَلْبٍ طَاهِرٍ مِّنَ الذُّنُوْبِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ قَالَ عَطَاءٌ وَّمُقَاتِلٌ وَّالْكَلْبِيُّ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
بِالْمَاءِ مِنَ الْاَحْدَاثِ وَالْحَيْضِ وَالْجَنَابَاتِ وَالنَّجَاسَاتِ
بَيَانُهُ قِصَّةُ اَهْلِ قُبَا حَيْثُ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَوْلِهٖ
فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَسَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ فَقَالُوْا نُتْبِعُ الْمَاءَ الْاَحْجَارَ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ
عَنْ اَدْبَارِ النِّسَاءِ اَنْ يَّاْتُوْهَا مَنْ اَتَى امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا فَلَيْسَ
مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فَاِنَّ دُبُرَ الْمَرْاَةِ مِثْلُهُ مِنَ الرَّجُلِ وَقِيْلَ
التَّوَّابِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الشِّرْكِ رُوِيَ عَنْ اَبِي
الْمِنْهَالِ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِي الْعَالِيَةِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا
حَسَنًا فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
فَقَالَ الطُّهُوْرُ مِنَ الْمَاءِ اَنَّ الطُّهُوْرَ حَسَنٌ وَّلٰكِنَّهُمُ
الْمُتَطَهِّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الشِّرْكِ وَ
الْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ بِالْاِيْمَانِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ
لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهَا وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنْهَا لَمْ يُصِيْبُوْهَا
وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الْكَبَائِرِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الصَّغَائِرِ
وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الْاَفْعَالِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ
الْاَقْوَالِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ مِنَ الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ
وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الْعُقُوْدِ وَالْاِضْمَارِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ
مِنَ الْاٰثَامِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الْاَجْرَامِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ
مِنَ الْجَرَائِرِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنْ خُبْثِ السَّرَائِرِ وَقِيْلَ التَّوَّابِيْنَ
مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ مِنَ الْعُيُوْبِ وَقِيْلَ
التَّوَّابُ الَّذِيْ كُلَّمَا اَذْنَبَ تَابَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ

خالص کرنے اور ریا اور سمعہ کے چھوڑنے کے بعد اور توبہ کا بیان آگے
گذر چکا اور ہم اوس پر زیادہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالے توبہ کرنیوالونکو گناہو سے
ہر پاک دل کو دوست رکہتا ہے پس اللہ عز و جل نے فرمایا بیشک اللہ توبہ
کرنیوالون کو دوست رکہتا ہے اور دوست رکہتا ہے پاک رہنے والون کو
عطا اور مقاتل اور کلبی نے کہا بیشک اللہ تعالے دوست رکہتا ہے توبہ کرنیوالون
کو گناہونسے اور پاک رکہنے والون کو اپنے آپ کو بے وضوئی اور حیض و جنابت
اور نجاستونسے اسکا بیان قبا والون کا قصہ ہے جب ان کا ذکر فرمایا اللہ
عز و جل نے اپنے اس قول پاک سے اس مسجد مین مرد ہین جو دوست رکہتے ہین پاک
رہنے والونکو اور انسے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کاموسے
جو وہ کرتے تہے انہون نے عرض کیا ہم پتہرون کے پیچھے پانی سے استنجا کرتے ہین اور
مجاہد نے کہا دوست رکہتا ہے گناہونسے توبہ کرنیوالونکو اور پاک رہنے والونکو
عورتون کی دبر وسے کہ انہین جماع کرین جو کوئی عورت سے اسکی دبر مین جماع
کرے پس وہ نہین ہے پاکونسے کیونکہ عورت کی دبر ویسی ہی ہے جیسے مرد کی ہے اور
بعض نے کہا توبہ کرنیوالے گناہونسے اور پاک رہنے والے شرک سے ابو منہال سے روایت
ہے کہ کہا مین ابو عالیہ کے پاس تہا اس نے وضو کیا اچہا وضو مینے کہا بیشک اللہ
دوست رکہتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکہتا ہے پاک رہنے والونکو اس نے
کہا وضو کونسی چیز ہے بیشک وضو خوب ہے ولیکن وہ لوگ گناہونسے پاک رہنے والے ہین
اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہا بیشک اللہ تعالے دوست رکہتا ہے شرک سے
توبہ کرنیوالون اور گناہونسے پاک رہنے والونکو اور بعض نے کہا کفر سے توبہ کرنیوالون
کو اور پاکی کے حاصل کرنیوالونکو ایمان کے ساتھہ اور کسی نے کہا گناہونسے توبہ کرنیوالے
کو جو پہر ان گناہونکی طرف نہین لوٹتے اور گناہونسے پاک رہنے والونکو جو ان تک پہنچے
ہی نہین اور کسی نے کہا بڑے گناہونسے توبہ کرنیوالونکو اور چہوٹے گناہونسے پاک رہنے
والونکو اور کسی نے کہا فعلونسے توبہ کرنیوالونکو اور قولون سے پاک رہنے والونکو اور
بعض نے کہا قولون اور فعلونسے توبہ کرنیوالون کو اور عقیدون اور
دل کی باتون سے پاک رہنے والونکو اور بعض نے کہا گناہونسے توبہ کرنیوالون اور
گناہونسے پاک رہنے والون کو اور بعض نے کہا گناہونسے توبہ کرنیوالونکو اور پاک
رہنے والون کو دلون کی پلیدی سے اور کسی نے کہا گناہونسے توبہ
کرنے والون کو اور پاک رہنے والون کو عیبون سے اور کسی نے
کہا توبہ کرنے والا وہ ہے جو جب گناہ کر بیٹہے تو توبہ کر لے

فیذکرو فیشکر
النعمۃ المال الاحد
فہو النعیم المتفضل
ہو اللہ والنعمۃ
فہو التقسیم فی
سائر الاحوال
وزوقیۃ فضلہ
ورحمتہ وان اللہ
تعالی علیم بولہ

جل فإنه كان للأوابين غفورا وعن محمد بن المنكدر عن جابر
بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن رجلا
ممن كان قبلكم أخرج صحيفته فنظر إليها فقال أي رب أنت أنت
وأنا أنا أنت العواد بالمغفرة وأنا العواد بالذنوب ثم خر ساجدا
فقيل له ارفع رأسك فأنا العواد بالمغفرة وأنت العواد بالذنوب
فرفع رأسه فغفر له وأما الإخلاص فقد قال الله عز وجل
وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين وقال جل
وعلا ألا لله الدين الخالص وقال الله تعالى لن ينال الله لحومها
ولا دماؤها ولكن يناله التقوى منكم وقال جل جلاله لنا
أعمالنا ولكم أعمالكم ونحن له مخلصون اختلف الناس في
معنى الإخلاص قال الحسن سألت حذيفة عن الإخلاص
ما هو قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الإخلاص ما
هو قال صلى الله عليه وسلم سألت جبرئيل عليه السلام
عن الإخلاص ما هو قال سألت رب العزة جل وعلا عن الإخلاص
ما هو فقال سبحانه وتعالى هو سر من سري استودعته قلب
من أحببت من عبادي وعن أبي إدريس الخولاني رحمه الله قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لكل حق حقيقة و
ما بلغ عبد حقيقة الإخلاص حتى لا يحب أن يحمد على شيء
من عمل عمله لله عز وجل وقال سعيد بن جبير الإخلاص
أن يخلص العبد دينه وعمله لله تعالى ولا يشرك به في دينه ولا
يرائي بعمله أحدا وقال الفضيل ترك العمل من أجل الناس
رياء والعمل من أجل الناس شرك والإخلاص هو الخوف
من أن يعاقبك الله تعالى عليهما وقال يحيى بن معاذ الإخلاص
تمييز العمل من العيوب كتمييز اللبن من الفرث والدم
قال أبو الحسين البوشنجي هو ما لا يكتبه الملكان ولا يفسده
الشيطان ولا يطلع عليه الإنسان وقال رويم هو ارتفاع
رؤيتك من الفعل وقيل هو ما يراد به الحق ويقصد به
الصدق وقيل هو ما لا تشوبه الآفات ولا يتبعه رخص
التأويلات وقيل هو ما استتر عن الخلائق وصفا

فرمایا اللہ عز وجل نے بیشک اللہ رجوع کرنیوالوں کیلئے بخشنے والا ہے اور
روایت ہے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک مرد گذرا ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے ایک سر کی کھوپڑی
پھر سو اس نے اوسکی طرف دیکھا بولا اے میرے رب تو تو ہی ہے اور میں میں
ہی ہوں تو بخشش سے پھر آنیوالا ہے اور میں گناہوں سے پھر آنیوالا ہوں پھر
سجدہ کرتا گرا سو اس سے کہا گیا اپنا سر اٹھا میں ہوں بخشش سے پھر آنیوالا
اور تو گناہوں سے پھر آنیوالا ہے اس نے اپنا سر اٹھایا پھر اسکے لئے بخشش کی
گئی اور رہا بیان اخلاص سو بیشک اللہ عز وجل نے فرمایا اور وے حکم نہیں دئیے گئے مگر یہ کہ اللہ
کی عبادت کریں خالص کرنیوالے اسی کیلئے عبادت اور اللہ بزرگ اور بلند نے
فرمایا خبردار رہو اللہ ہی کیلئے ہے خالص عبادت اور اللہ تعالی نے فرمایا اللہ کو ہرگز
نہیں پہنچتے قربانیوں کے گوشت اور نہ انکے لہو لیکن اسکو پہنچیگی تمسے پرہیزگاری
اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہمارے لئے ہمارے کام اور تمہارے لئے تمہارے کام اور ہم اسی کیلئے
اخلاص کرنیوالے ہیں لوگوں نے اختلاف کیا اخلاص کے معنے میں حسن نے کہا میں نے حذیفہ سے
پوچھا اخلاص کے معنے کہ کیا ہے کہا میں نے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اخلاص
کے معنے کہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا
اخلاص کے معنے کہ کیا ہے میں نے رب العزت بزرگ اور بلند سے پوچھا اخلاص کے معنے
سے کہ کیا ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا وہ میرے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے میں اسکو سپرد کرتا
ہوں اسکے دل میں جسکو اپنے بندوں میں سے دوست کہتا ہوں اور ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ
تعالی سے روایت ہے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ہر حق کیلئے ایک حقیقت ہے
اور کوئی بندہ نہیں پہونچتا اخلاص کی حقیقت کو جب تک دوست رکھے کہ تعریف کیا
گیا کسی چیز سے عمل میں سے جسکو واسطے کیا ہے اللہ عز وجل کیلئے اور سعید بن جبیر نے کہا اخلاص
یہ ہے کہ بندہ خالص کرے اپنی عبادت کو اللہ ہی کیلئے اور اپنے عمل کو اللہ تعالی ہی کیلئے اور اسکا شریک
کرے اپنی عبادت میں اور نہ دکھاوے اپنا عمل کسیکو اور فضیل نے کہا عمل کا چھوڑنا لوگوں کے سبب سے ریا ہے
اور عمل کرنا لوگوں کے سبب سے شرک ہے اور اخلاص یہی ڈرنا ہے اس سے کہ اللہ تعالی تجھکو ان دونوں
پر عذاب کرے اور کہا یحیی بن معاذ نے اخلاص عمل کا عیبوں سے جدا کرنا ہے جیسے جدا کرنا دودھ کا گوبر اور
لہو سے اور ابو الحسن بوشنجی نے کہا اخلاص وہ چیز ہے جسکو فرشتے نہیں لکھتے اور نہ اسکو بگاڑے
شیطان اور نہ خبردار ہو اوس پر انسان اور رویم نے کہا اخلاص کا یہ ہے کہ اپنی نظر اٹھانا ہے
اور بعضوں نے کہا اخلاص وہ چیز ہے جس سے حق اللہ کا ارادہ کیا جاوے اور قصد کیا جاوے سچ کا اور بعض نے کہا
اخلاص وہ ہے کہ نہ ملیں اسمیں آفتیں اور نہ پیچھے لگے اسکے تاویلات کی رخصتوں کا دخل ہووے اور بعض نے کہا

بتجاوز حده فقد لا يتجاوز أمره ونهيه ولا الخوف من الزكوة والكفارة والنذور والصدقة والعشر أيما صحف وتزفقا باب استحباب واهلها فيه الشك بقلبه الاحتياج بالحسنة بالشبهات عنه

مِنَ الْعَدَاوَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ الْمَرْعَشِيُّ هُوَ اَنْ تَسْتَوِيَ
اَفْعَالُ الْعَبْدِ فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَقَالَ اَبُوْ يَعْقُوْبَ الْمَكْفُوْفُ
هُوَ اَنْ يَكْتُمَ حَسَنَاتِهِ كَمَا يَكْتُمُ سَيِّئَاتِهِ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْاِفْلَاسُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ
اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ
الْمُسْلِمِيْنَ وَقِيْلَ الْاِخْلَاصُ اِفْرَادُ الْحَقِّ فِي الطَّاعَةِ بِالْقَصْدِ
وَهُوَ اَنْ يُرِيْدَ الْعَبْدُ بِطَاعَتِهِ التَّقَرُّبَ اِلٰى مَوْلَاهُ دُوْنَ اَحَدٍ
مِنْ خَلْقِهِ فَلَا يَتَصَنَّعُ لِلْخَلْقِ وَلَا يَكْتَسِبُ مِنْهُمُ الْحَمْدَ
وَلَا يَسْتَجْلِبُ مِنْهُمُ الْحُبَّ وَلَا يَدْفَعُ بِهَا عَنْ نَفْسِهِ اللَّوْمَ
وَالذَّمَّ وَقِيْلَ الْاِخْلَاصُ تَصْفِيَةُ الْفِعْلِ عَنْ مُلَاحَظَةِ
الْمَخْلُوْقِيْنَ قَالَ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ الْاِخْلَاصُ لَا يَتِمُّ اِلَّا
بِالصِّدْقِ فِيْهِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ وَالصِّدْقُ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِالْاِخْلَاصِ
فِيْهِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهِ وَقَالَ اَبُوْ يَعْقُوْبَ السُّوْسِيُّ مَتٰى شَهِدُوْا
فِيْ اِخْلَاصِهِمْ اِخْلَاصًا احْتَاجَ اِخْلَاصُهُمْ اِلَى اِخْلَاصٍ
قَالَ ذُو النُّوْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثَلٰثٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْاِخْلَاصِ
اِسْتِوَاءُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ مِنَ الْعَامَّةِ وَنِسْيَانُ رُؤْيَةِ الْاَعْمَالِ
وَاقْتِضَاءُ ثَوَابِ الْعَمَلِ فِي الْاٰخِرَةِ وَقَالَ اَيْضًا الْاِخْلَاصُ
مَا حُفِظَ مِنَ الْعَدُوِّ اَنْ يُفْسِدَهُ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيُّ
الْاِخْلَاصُ مَا لَا يَكُوْنُ لِلنَّفْسِ فِيْهِ حَظٌّ بِحَالٍ وَهٰذَا
اِخْلَاصُ الْعَوَامِّ وَاَمَّا اِخْلَاصُ الْخَوَاصِّ مَا يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ
لَا بِهِمْ فَتَبْدُوْ مِنْهُمُ الطَّاعَاتُ وَهُمْ عَنْهَا بِمَعْزِلٍ وَلَا
يَقَعُ عَلَيْهِمْ رُؤْيَتُهَا اعْتِدَادٌ فَذٰلِكَ اِخْلَاصُ الْخَوَاصِّ
وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الدَّقَّاقُ نُقْصَانُ كُلِّ مُخْلِصٍ فِيْ اِخْلَاصِهِ
رُؤْيَةُ اِخْلَاصِهِ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُخَلِّصَ اِخْلَاصَهُ
يُسْقِطُ عَنْ اِخْلَاصِهِ رُؤْيَتَهُ لِاِخْلَاصِهِ فَيَكُوْنُ مُخْلَصًا لَا
مُخْلِصًا وَقَالَ سَهْلٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ لَا يَعْرِفُ الرِّيَاءَ اِلَّا مُخْلِصٌ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخَرَّازُ رَحِمَهُ اللّٰهُ
رِيَاءُ الْعَارِفِيْنَ اَفْضَلُ مِنْ اِخْلَاصِ الْمُرِيْدِيْنَ قَالَ

علاقون سے اور حذیفہ مرعشی نے کہا اخلاص یہ ہے کہ بندہ کے کام برابر ہوں ظاہر اور
باطن میں اور ابو یعقوب مکفوف نے کہا اخلاص یہ ہے کہ چھپاوے اپنی نیکیوں کو جیسے چھپاتا
ہے اپنی برائیوں کو اور سہل بن عبد اللہ نے کہا اخلاص فقیر ہونا ہے اپنے عمل سے
یعنی اپنے اعمال کی طرف نہ دیکھے روایت ہے انس بن مالک سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ خیانت نہیں کرتا ان پر مسلمان کا دل اللہ پاک کیلئے
عمل کا خالص کرنا اور حکم والوں کی خیر خواہی کرنی اور مسلمانوں کی جماعت کا
لازم پکڑنا اور بعض نے کہا اخلاص حق کا جدا کرنا ہے فرمانبرداری میں اپنے قصد سے
اور وہ بندہ کا ارادہ کرنا ہے اپنی فرمانبرداری سے اپنے مولا کی طرف کا قرب سوا
کسی اوس کی خلقت میں سے سو وہ نہ کام کرتا ہے لوگوں کیلئے اور نہ حاصل کرتا ہے
تعریف اور نہ چاہتا ہے انسے محبت اور نہ دور کرتا ہے اس کے سبب سے اپنے نفس سے
ملامت اور مذمت کو اور بعض نے کہا اخلاص کام کا صاف کرنا ہے مخلوقات کے دیکھنے سے ذوالنون
مصری نے کہا اخلاص پورا نہیں ہوتا مگر صدق سے اوس میں اور صبر سے اوس پر اور صدق
پورا نہیں ہوتا مگر اخلاص سے اس میں اور ہمیشگی سے اوس پر اور ابو یعقوب سوسی نے
کہا جب انہوں نے دیکھا اپنے اخلاص میں اخلاص تو انکا اخلاص محتاج ہوا اخلاص کا اور
ذوالنون رحمہ اللہ نے کہا تین چیزیں ہیں اخلاص کی علامتوں میں سے مدح
اور مذمت کا برابر ہونا عام لوگوں سے اور عملوں کے دیکھنے کو بھولنا اور
بھولنا عملوں کا ثواب چاہنے کو آخرت میں اور نیز انہوں نے کہا اخلاص یہ ہے
کہ نگاہ رکھا جاوے دشمن سے اسکے بگاڑنے سے ابو عثمان مغربی نے کہا اخلاص یہ ہے
کہ نفس کیلئے نہو اس میں کچھ حصہ کسی حال میں اور یہ عوام کا اخلاص ہے اور خاصوں
کا اخلاص یہ ہے کہ انپر جاری ہے نہ انکے ساتھ پس ظاہر ہوتی ہیں انسے طاعتیں
اور وہ ان سے ہیں گوشہ میں اور نہیں پڑتی اُن پر نظر اور ان طاعتوں کی
گنتی ہے پس یہ خاصوں کا اخلاص ہے اور ابوبکر دقاق نے کہا ہر اخلاص
کرنیوالے کا نقصان اس کے اخلاص میں اپنے اخلاص کا دیکھنا ہے پھر جب
اللہ تعالی چاہتا ہے کہ خالص کرے اوس کے اخلاص کو تو گرا دیتا ہے اس
کے اخلاص سے اپنے اخلاص کا دیکھنا پس وہ اخلاص دیا گیا ہوتا ہے نہ
اخلاص کرنیوالا اور کہا سہل نے اللہ تعالے کی اور اوس پر رحمت اور
رضامندی ہو نہیں پہچانتا ریا کو مگر مخلص اور ابو سعید خراز نے کہا
ریا عارفوں کی بہتر ہے مریدوں کے اخلاص سے اور کہا
ابو عثمان نے اخلاص مخلوق کے دیکھنا بھول جانا خالق کی طرف

ساعات
التعبیر وقبل الحکایة
بالانباء و
النصائح
لغة العاقبة
فوائت السوابق
في الاعضاء
الاوقات فانه
مع الطاعات و
التكلف عن
المعارض
وبينهما
وللعاصي
الاثام فذلك
قيد النعماء
عن الرحلة
اللاهابه و
سعي فحرکها
ونقيصها
و...
تحصيل...
فضلا...

أبو عثمان الاخلاص نسيان رؤية الخلق بدوام النظر
الى الخالق وقيل الاخلاص ما أريد به الحق وقصد به
الصدق وقيل هو الاغماض عن رؤية الاعمال وقال
بن يحيى السقطي رحمه الله من تزين للناس بما ليس
فيه سقط من عين الله تعالى وقال الجنيد الاخلاص
سر بين الله تعالى وبين العبد لا يعلمه ملك فيكتبه و
لا شيطان فيفسده ولا هوى فيميله وقال رويم رحمه الله
الاخلاص في العمل هو الذي لا يريد صاحبه عليه
عوضا في الدارين ولا حظا من الملكين وسئل ابن
عبد الله أي شيء أشد على النفس فقال الاخلاص
لانه ليس لها منه نصيب وقيل هو ان لا تشهد على
عملك احدا غير الله عز وجل وقال بعضهم دخلت
على سهل بن عبد الله يوم جمعة قبل الصلوة فرأيت في
البيت حية فجعلت اقدم رجلا واؤخر رجلا اخرى
فقال ادخل لا يبلغ احد حقيقة الايمان وعلى وجه الارض
شيء يخافه ثم قال هل لك في صلوة الجمعة فقلت بيننا
وبين المسجد مسيرة يوم وليلة فاخذ بيدي فما كان
الا قليلا حتى رأيت المسجد فدخلنا وصلينا الجمعة
ثم خرجنا فوقف ينظر الى الناس وهم يخرجون فقال اهل
لا اله الا الله كثير والمخلصون منهم قليل كنت مع
ابراهيم الخواص رحمه الله في سفر فجئنا الموضع فيه
حيات كثيرة فوضع ركوته وجلس وجلست فلما كان برد
الليل وبرد الهواء خرجت الحيات فصحت بالشيخ فقال
اذكر الله تعالى فذكرت فرجعت ثم عادت فصحت به فقال مثل
ذلك فلم ازل الى الصباح في مثل تلك الحالة فلما اصبحنا قام
ومشى ومشيت معه فسقطت من وطائه حية عظيمة قد
تطوقت فقلت ما احسست بها فقال لا منذ زمان
ما بت ليلة اطيب من البارحة قال ابو عثمان رحمه الله تعالى
من لم يذق وحشة الغفلة لا يجد طعم انس الذكر **فصل** و

ہمیشہ نظر کرنے سی ہے اور بعض نے کہا اخلاص یہ ہے کہ اسمین حق کا
ارادہ کیا جاوے اور اسمین سچ کا قصد کیا جاوے اور بعض نے
کہا اخلاص عمل کے دیکھنے سے چشم پوشی کرنی ہے اور سری سقطی رحمہ اللہ
تعالے نے کہا جو شخص لوگون کیواسطے اس چیز کی زینت کرے جو اسمین
نہین ہے وہ اللہ تعالے کی نظر سے دور پڑا ہے اور کہا جنید نے اخلاص
بہید ہے اللہ تعالے اور اسکے بندے کے درمیان اسکو نہین جانتا فرشتہ
کہ اسکو لکہے اور نہ شیطان کہ اس کو بگاڑے اور نہ خواہش نفس کہ اسکو
حق سے جہکاوے اور کہا رویم رحمہ اللہ نے عمل مین اخلاص یہ ہے کہ اسکا
صاحب نہ چاہے اسپر عوض دونون جہان مین اور نہ حصہ دونون فرشتون
سے اور ابن عبد اللہ پوچہے گئے کونسی چیز نفس پر زیادہ سخت ہے کہا اخلاص
کیونکہ نفس کیلئے اس سے نہین ہے کچہہ حصہ اور بعض نے کہا اخلاص یہ ہے
کہ تیرے عمل پر کوئی حاضر نہو سوا اللہ عز وجل کے اور انکے بعض نے کہا مین
سہل بن عبد اللہ کے پاس جمعہ کے دن گیا نماز سے پہلے سو مینے گہر مین ایک
سانپ دیکہا پہر مین ایک پاؤن آگے رکہتا تہا اور ایک پیچہے کیا آجا کوئی
ایمان کی حقیقت کو نہین پہونچتا جب کہ وہ زمین کے مونہہ پر کسی چیز سے
ڈرتا ہو پہر کہا بہلا تجہہ کو جمعہ کی نماز مین رغبت ہے مین نے کہا ہمارے اور
مسجد کے درمیان ایک دن اور ایک رات کی راہ ہے پہر اُس نے میرا ہاتہہ
پکڑ لیا پس نہوئی مگر تہوڑی دیر کہ مین نے مسجد کو دیکہا پہر ہم داخل ہوئے
اور جمعہ کی نماز پڑہی پہر ہم نکلے تو سہل کہڑا ہوگیا لوگون کو دیکہتا تہا اور وہ
نکل رہے تہے کہا لا الہ الا اللہ کہنے والے بہت ہین مگر انمین مخلص کم ہین مین ابراہیم
خواص رحمہ اللہ کے ساتہہ ایک سفر مین تہا ہم ایک جگہہ گئے جہان سانپ بہت
تہے اور انہون نے اپنا کوزہ رکہا اور بیٹہہ گئے اور مین بہی بیٹہہ گیا پہر جب رات
کی سردی اور ہوا کی سردی ہوئی تو سانپ نکلے مینے شیخ سے فریاد کی کہا اللہ تعالے
یاد کر مینے یاد کیا تو وہ چلے گئے پہر دوبارہ نکلے پہر مینے اُن سے فریاد کی پہر ویسا ہی
کہا پس مین صبح تک اسی حالت مین رہا پس جب ہم نے صبح کی تو وہ اٹہے اور
چلے مین بہی اُن کے ساتہہ چلا پس اُن کے بچہونے سے ایک بڑا سانپ
گرا کہ پیچ مارے بیٹہا تہا مینے کہا آپکو اُس کو معلوم نکیا تہا کہا مدت سے مینے ایسی
کی رات سے زیادہ خوش کوئی رات نہین گذاری اور ابو عثمان رحمہ اللہ تعالے
نے کہا جسنے غفلت کی وحشت نہین چکہی اسنے ذکر کی انس کا مزہ نہین چکہا **فصل** اور

طعمها وسلامتها عاقبتها ولذاذة مضغها وسهولة بلعها وتعقب عاقبتها وريعها فالحسن لفظه بتركيبها على الجوارح من ايقاع الطاعات والقربات والاذكار ثم دخول العبد بعد ذلك في الآخرة برحمته تعالى في الجنان مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا

ينبغي لكل متعبد وعارف أن يحذر في جميع أحواله
من الرياء ورؤية الخلق والعجب فإن النفس خبيثة و
هي منشأ الأهوية المضلة والشهوات المردية واللذات
الحائلة بين العبد وبين الحق عز وجل لا طريق إلى
الأمن من غوائلها ما دام الروح في جسد ابن آدم وإن
بلغ العبد إلى حالة البدلية والصديقية وإن كانت
هذه الحالة أسلم من الابتداء وأمن من شرها ودواهيها
والخير أغلب والنور أكثر والهداية متحققة بسبيل الله
عز وجل والتوفيق شامل والحفظ موجود غير أن العصمة
ليس لنا إنما ذلك مختص بالأنبياء عليهم السلام ليقع
الفرق بين النبوة والولاية وقد توعد الله عز وجل أهل
الرياء والسمعة ونبه على شؤم النفس وغوائلها ونهى عن
اتباعها وأمر بمخالفتها في القرآن تارة وفيما نطق به
رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأخبار والسنة
أخرى من ذلك قال الله عز وجل فويل للمصلين
الذين هم عن صلاتهم ساهون الذين هم يراؤن ويمنعون
الماعون وقال جل وعلا يقولون بأفواههم ما ليس في
قلوبهم والله أعلم بما يكتمون وقال تعالى وإذا قاموا
إلى الصلوة قاموا كسالى يراؤن الناس ولا يذكرون الله
إلا قليلا مذبذبين بين ذلك لا إلى هؤلاء ولا إلى
هؤلاء وقال تعالى إن كثيرا من الأحبار والرهبان ليأكلون
أموال الناس بالباطل ويصدون عن سبيل الله الأحبار هم
العلماء والرهبان العباد فقال الله عز وجل يا أيها الذين آمنوا
لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله أن تقولوا ما لا تفعلون
وقال تعالى وأسروا قولكم أو اجهروا به إنه عليم بذات الصدور
وقال جل وعلا فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا و
لا يشرك بعبادة ربه أحدا وقال تعالى إن النفس لأمارة بالسوء
إلا ما رحم ربي وقال تعالى وأحضرت الأنفس الشح وقال عز وجل
لداود عليه السلام يا داود اهجر هواك فإنه لا منازع ينازعني

ہر عابد اور عارف کیلئے واجب ہے کہ اپنے تمام احوال میں ڈرتا رہے ریا
اور مخلوق کے دیکھنے اور اپنے اچھا جاننے سے کیونکہ نفس پلید ہے اور
وہ میلوں گمراہ کرنے والیوں اور ہلاک کرنیوالی خواہشوں اور ان لذتوں
کے پیدا ہونے کی جگہ ہے جو بندے اور اللہ عز وجل کے درمیان روکنے
والے ہیں نفس کے فریبوں سے بچنے کیطرف کوئی راستہ نہیں جبتک بنی آدم
کے بدن میں جان ہے اگرچہ بندہ پونچ جاوے بدلیت کی حالت میں اور
صدیقوں کی حالت میں اور اگرچہ یہ حالت بہت سلامت رہنے والی ہے
ابتدا سے اور بہت بےخوف ہے نفس کے شر اور اسکی سختیوں سے اور نیکی بہت
غالب ہے اور نور بہت زیادہ ہے اور ہدایت ثابت ہے اللہ عز وجل کی راہ میں
اور توفیق شامل ہے اور اللہ تعالے کی نگہبانی موجود ہے سوا اسکے کہ عصمت ہمارے
لیئے نہیں ہے یہ انبیا علیہم السلام سے ہی خاص ہے تاکہ نبوت اور ولایت کے
درمیان فرق واقع ہو اور تحقیق اللہ عز وجل نے ڈرایا ہے اپنے عمل دکھانے
اور سنانیوالونکو اور نفس کی شومی اور اسکے فریبوں پر تنبیہ کردی اور روک دیا
اسکی پیروی کرنے سے اور اسکی مخالفت کا حکم فرمایا قرآن مجید میں ایکبار اور دوسری
بار ان حدیثوں اور سنت میں حکم فرمایا جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان
کیا انہیں سے یہ ہے کہ اللہ عز وجل نے فرمایا پس خرابی ہے ان نمازیوں کیلیئے
جو اپنی نماز سے غافل ہیں اور دکھانے کو کرتے ہیں اور برتنے کی چیز کو منع
کرتے ہیں اور اللہ بزرگ اور بلند نے فرمایا کہتے ہیں اپنے مونہوں سے جو ان کے
دلوں میں نہیں ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور اللہ تعالے نے فرمایا
اور جب وہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھاتے ہیں
اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا سا حیران ہیں دونوں گروہ کے درمیان نہ انکی
طرف ہیں اور نہ انکی طرف اور اللہ تعالے نے فرمایا بیشک بہت یہود کے عالموں
اور نصاری کے عابدوں میں سے لوگوں کے مال باطل سے کہاتے ہیں اور اللہ کے رستہ سے
روکتے ہیں احبار عالم اور رہبان عابد ہیں اللہ عز وجل نے فرمایا اے لوگو جو ایمان
لائے ہو کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے کہ تم کہو جو کرتے نہیں اور اللہ تعالے
نے فرمایا اور اپنی باتکو پوشیدہ کرو یا اسکو ظاہر کرو بیشک اللہ تعالے سینوں کی باتیں جاننے والا ہے اور
اللہ بزرگ اور بلند نے فرمایا جس کوئی امید رکھے اپنے رب کے ملنے کی پس چاہیئے کہ نیک کام کرے اور نہ شریک
کرے عبادت میں اپنے رب کے کسی کو اور اللہ تعالے نے فرمایا بیشک نفس البتہ برائی کا حکم کرنیوالا ہے مگر جس پر رحم فرمایا میرے
رب نے اور اللہ تعالے نے فرمایا اور حاضر کیے گئے نفس بخیلی پر اور اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کو فرمایا

مثلكم غير الهوى وقال تعالى ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل
الله فتركوا السنة فمن ذلك ما روى عن شداد بن اوس
انه قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فرأيت في وجهه
ما ساءني فقلت له ما الذي بك يا رسول الله فقال صلى
الله عليه وسلم اخاف على امتي الشرك بعدي فقلت أيشركون
من بعدك يا رسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اما
انهم لا يعبدون شمسا ولا قمرا ولا وثنا ولا حجرا ولكنهم
يراؤن في اعمالهم والرياء هو الشرك ثم تلا قوله تعالى
فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك
بعبادة ربه احدا وقال صلى الله عليه وسلم يجاء يوم
القيمة بصحف مختومة فيقول الله عز وجل للملائكة القوا هذه
واقبلوا هذه فيقولون وعزتك وجلالك ما علمنا الا خيرا
فيقول الله تعالى نعم ولكن هذا عمل لغيري ولا اقبل الا ما ابتغي
به وجهي وكان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في دعائه اللهم
طهر لساني من الكذب وقلبي من النفاق وعملي من الرياء وبصري
من الخيانة فانك تعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور
وقال صلى الله عليه وسلم لا تقعدوا الا على عالم يدعوكم
من خمس الى خمس من الرغبة الى الزهد ومن الرياء الى
الاخلاص ومن الكبر الى التواضع ومن المداهنة الى
المناصحة ومن الجهل الى العلم وقال صلى الله عليه وسلم
ان الله تعالى يقول انا خير شريك من اشرك معي شريكا
في عمله فهو لشريكي دوني اني لا اقبل الا ما اخلص لي يا
ابن آدم انا خير قسيم فانظر عملك الذي عملت لغيري فانما
اجرك على الذي عملت له وقال صلى الله عليه وسلم بشر هذه
الامة بالسناء والرفعة في الدين والتمكين في البلاد ما لم يعملوا
عمل الآخرة للدنيا فمن يعمل عمل الآخرة للدنيا لم يقبل
منه وما له في الآخرة من نصيب وقال صلى الله عليه وسلم
ان الله يعطي الدنيا على نية الآخرة ولا يعطي الآخرة على نية
الدنيا عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله

میں جھگڑا کرے سو نفس کی خواہش سے اور اللہ تعالی نے فرمایا اور نفس کی پیروی
نہ کر پس وہ تجھکو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیگی اور راہ سنت چھوڑ دیں پس منجملہ اسکے وہ روایت
ہے جو کی گئی شداد بن اوس سے کہا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا پھر
میں نے دیکھا آپکے چہرے میں جس نے مجھکو ناخوش کر دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ کو کیا ہوا ہے آپنے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے پیچھے اپنی امت پر شرک سے
ڈرتا ہوں میں نے عرض کیا کیا وہ شرک کرنے لگ جاوینگے آپکے بعد یا رسول
اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو وہ عبادت نہیں کرنے لگینگے
سورج کی اور نہ چاند کی اور نہ بت کی اور نہ پتھر کی ولیکن وہ اپنے عملوں میں ریا
کرینگے اور ریا ہی شرک ہے پھر اپنے اللہ تعالی کا یہ قول پڑھا پس جو کوئی اپنے رب کے
ملنے کی امید رکھتا ہے اسکو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک
نکرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن صحیفے مہر کئے ہوئے لائے جاوینگے
سو اللہ عز وجل فرماویگا اپنے فرشتوں سے اس کو پھینک دو اور اس کو قبول کرو تو
وہ عرض کرینگے قسم تیری عزت کی اور بزرگی کی ہمنے تو نیکی کے سوا کچھ نہیں جانا تھا
اللہ فرماویگا ہاں ولیکن یہ عمل میرے غیر کیلئے ہے اور میں قبول نہیں کرتا مگر جسمیں میرا
منہ ہی طلب کیا جاوے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں کہا کرتے
یا اللہ پاک کر میری زبان کو جھوٹ سے اور میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا
سے اور میری آنکھ کو خیانت سے کیونکہ تو جانتا ہے خیانت آنکھوں کی اور جو کچھ سینے چھپاتے
ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہ بیٹھا کرو مگر پاس اس عالم کے جو تم کو
پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلاوے دنیا کی رغبت سے زہد کیطرف اور ریا سے اخلاص
کیطرف اور کبر سے عاجزی کیطرف اور سستی سے نصیحت کیطرف اور جہل سے علم
کیطرف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے میں بہتر شریک
ہوں جو شخص اپنے عمل میں میرے ساتھ کسی کو شریک کرے سو وہ میرے شریک کیلئے ہی ہے سو میں
میں بیشک قبول نہیں کرتا مگر جو میرے ہی لئے خالص کیا جاوے اے آدم کے بیٹے میں بہت اچھا بانٹنے
والا ہوں سو تو اپنے عمل کو دیکھ جسکو میرے غیر کیلئے کیا ہے سو تحقیق تیرا ثواب اسی پر ہے
جسکے لئے تو نے عمل کیا ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کو بشارت دی گئی
بزرگی اور بلندی کی دین میں اور قوت کی شہروں میں جب تک آخرت کے کام
دنیا کیلئے نہ کرینگے اور جو شخص آخرت کا کام کریگا دنیا کیلئے تو اس سے قبول نہ کیا جاویگا اور آخرت
میں اسکیلئے کچھ حصہ نہ ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی دنیا دیتا ہے
آخرت کی نیت پر اور آخرت نہیں دیتا نیت پر دنیا کے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ
بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ لِجِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ هٰؤُلَاءِ
قَالَ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ الشَّيْءَ وَلَا يَعْمَلُونَ بِهٖ
يَقُولُونَ مَا يَعْرِفُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا يُنْكِرُونَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ
مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُونَ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ كَذَبَةٌ وَوُزَرَاءُ
فَجَرَةٌ وَأَعْوَانٌ خَوَنَةٌ وَعُرَفَاءُ ظَلَمَةٌ وَقُرَّاءُ فَسَقَةٌ وَعُبَّادٌ جُهَّالٌ
يَفْتَحُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ فِتْنَةً غَبْرَاءَ مُظْلِمَةً فَيَتَهَوَّكُونَ فِيهَا كَهَوَكِ
الْيَهُودِ الظَّلَمَةِ فَحِينَئِذٍ يَنْقُضُ الْإِسْلَامُ عُرْوَةً عُرْوَةً حَتّٰى
لَا يُقَالَ اللّٰهُ اللّٰهُ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِنَاسٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي
أَعْظَمِ نَكَالٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّكُمْ كُنْتُمْ إِذَا خَلَوْتُمْ بَارَزْتُمُونِي
بِالْعَظَائِمِ وَإِذَا لَقِيتُمُ النَّاسَ لَقِيتُمُوهُمْ مُخْبِتِينَ هِبْتُمُ
النَّاسَ وَلَمْ تَهَابُونِي وَأَجْلَلْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تُجِلُّونِي وَعِزَّتِي
لَأُذِيقَنَّكُمْ أَلِيمَ الْعَذَابِ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُلْقٰى رَجُلٌ فِي النَّارِ
فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا تَدُورُ الرَّحٰى بِصَاحِبِهَا
فَيُقَالُ لَهُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ
فَيَقُولُ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ
وَلَا أَجْتَنِبُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ
لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهٖ إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ
مِنْ قِيَامِهٖ إِلَّا السَّهَرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ
لِذٰلِكَ الْعَرْشُ غَضَبًا لِلرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ حَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
ثَوَابِ اللّٰهِ عَبْدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتَعَبَّدُ لَهٗ رَجَاءَ مَا فِي
يَدَيْهِ فَيُتْعِبُ بَدَنَهٗ فِي مَرْضَاتِهٖ فَيَخْرُجُ دِينُهٗ وَيَتَعَسَّرُ
يَقْصِمُ مُرُوَّتَهٗ حَتّٰى يَحُولَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ يَرْجُو اللّٰهَ تَعَالٰى
فِي الْكَبِيرِ وَيَرْجُو الْعَبْدَ فِي الصَّغِيرِ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنْ خَلْقِهٖ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین گذرا معراج کی رات کو ایک قوم پر انکے لب
آگ کی کینچیون سے کاٹے جاتے تھے تو مین نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام سے یہ کون لوگ ہین کہا
یہ تیری امت کے خطیب ہین جو ایک بات کہا کرتے تھے اور آپ اوس پر عمل نکرتے تھے
کہا کرتے تھے جسکو اچھا جانتے تھے اور آپ کرتے تھے جسکو برا جانتے تھے لوگون کو نیکی کا حکم
کرتے تھے اور اپنی جانونکو بھول جاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک زیادہ
خوف الی چیز جس سے اپنی امت پر ڈرتا ہون ہر منافق زبان دراز ہے اور پاک
ذات کی قسم جسکے ہاتھ مین میری جان ہے قیامت قائم نہوگی جب تک تم پر ہوونگے
امیر جھوٹ بولنے والے اور وزیر گنہگار اور مددگار خیانت کرنیوالے اور تحصیلدار ظلم کرنیوالے
قاری فاسق اور عابد جاہل کہولدیگا اللہ تعالیٰ اونپر فتنہ مد سیاہ اندہیرا جسمین وہ حیران
ہوجاوینگے جیسے یہودی ظالم حیران ہوے تھے اسی طرح سو اسوقت کہلینگے کڑے اسلام
تہوڑا تہوڑا یہانتک کہ نکہا جاویگا اللہ اللہ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے
کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن لائے جاوینگے بہت بڑے
عذاب مین سو اللہ تعالیٰ فرماویگا بیشک تم جب اکیلے ہوتے تھے تو مجہسے کرتے تھے آگے بڑے گناہون سے
اور جب تم لوگون کو ملا کرتے تھے تو انسے ملتے تھے عاجزی کرتے تھے تم لوگون سے ڈرے اور مجہہ سے
نہ ڈرے اور لوگون کو بڑا جانا اور مجہہ کو بڑا نہ جانا میری عزت کی قسم البتہ تمکو
چکہاونگا دردناک عذاب اور حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہا سنا مین نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ایک مرد دوزخ مین ڈالا جاویگا تو اوسکی پیٹ
کی انتڑیان نکل پڑینگی پہر پہرے جاویگا جیسے چکی پہرتی ہے اپنے صاحب کے ساتھ پہر
اس سے کہا جاویگا کیا تو نیکی کا حکم نہین کیا کرتا تھا اور برائی سے منع نہین کیا کرتا
تھا وہ کہیگا مین نیکی کا حکم کرنیوالا تھا اور آپ اوسکو نہ کرتا تھا اور مین منع کرتا تھا
برائی سے اور خود اسکو کرتا تھا اور پاس سے نہ بچتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بہت روزہ دار ہین جنکو اونکے روزہ سے کچہہ نہین سوا بہوک اور پیاس کے اور
بہت قیام کرنیوالے ہین جنکیلئے کچہہ نہین ہے اونکے قیام سے مگر بیخوابی اور حضرت نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کانپ گیا بسبب اسکے عرش اور غصے ہوا اسکیلئے رب تبارک و
تعالےٰ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا بندہ وہ بندہ ہے جسکے درمیان اور
اللہ تعالےٰ کے ثواب کے درمیان اللہ تعالیٰ کی مخلوق مین سے ایک بندہ حائل ہو کہ وہ پوجے اوسکو
اوس چیز کی امید پر جو اسکے ہاتہ مین ہے سو وہ اپنے بدن کو اسکے راضی کرنے کیلئے تہکا
مین ڈالتا ہے پہر اسکا دین نکل جاتا ہے اور وہ ہوجاتا ہے اور اسکی مروت بری ہوجاتی ہے
یہانتک کہ اسکی اور اسکے رب کے درمیان حائل ہوجاتا ہے امید رکہتا ہے اللہ تعالیٰ سے بڑے

مما لا يعطي الله تعالى من طاعته وعن مجاهد انه قال
جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا
رسول الله اني اتصدق بالصدقة فالتمس بها وجه الله
تعالى واحب ان يقال لي خير فنزل قوله سبحانه فمن كان
يرجوا لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه
احدا قال النبي صلى الله عليه وسلم يخرج في آخر الزمان
اقوام يختلون الدنيا بالدين يلبسون للناس جلود الضأن
من اللين السنتهم احلى من السكر وقلوبهم قلوب الذئاب
يقول الله تعالى ابي يغترون ام علي يجترئون فبي حلفت
لابعثن على اولئك فتنة تدع الحليم فيهم حيرانا و
عن ضمرة عن ابي حبيب قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان الملائكة يرفعون عمل عبد من عباد الله
فيستكثرونه ويزكونه حتى ينتهوا به الى حيث يشاء الله
تعالى من سلطانه فيوحي الله تعالى عليهم انكم حفظة على
عمل عبدي وانا رقيب على ما في نفسه ان عبدي هذا
لم يخلص عمله فاجعلوه في سجين ويصعدون بعمل عبد من عباده
يستقلونه ويحقرونه حتى ينتهوا به الى حيث شاء الله من
سلطانه فيوحي الله اليهم انكم حفظة على عمل عبدي وانا رقيب
على ما في نفسه ان عبدي هذا اخلص عمله فاجعلوه في
عليين وعن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
انه قال ان الله تبارك وتعالى اذا كان يوم القيامة يقضي بين
خلقه وكل امة جاثية فاول من يدعى به رجل جمع القرآن
ورجل قتل في سبيل الله ورجل كثير المال فيقول الله تعالى
للقارئ ماذا عملت فيما علمت فيقول كنت اقوم به آناء الليل و
اطراف النهار فيقول تبارك وتعالى كذبت وتقول الملائكة
كذبت بل اردت ان يقال فلان قارئ فقد قيل ذلك
ويقال لصاحب المال ماذا عملت فيما آتيتك فيقول
كنت اصل الرحم واتصدق به فيقول الله تبارك وتعالى
كذبت وتقول الملائكة كذبت بل اردت ان

میں یعنے بدن میں اور اس نیت سے امید رکہتا ہے جہوٹے میں یعنی دلمیں جید کو
دیتا ہے ہمکو صدقے سے جو نہیں دیتا ہے اللہ تعالی کو اسکی فرمانبرداری سے اور مجاہد سے
روایت ہے کہ کہا ایک مرد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا
یا رسول اللہ میں صدقہ کرتا ہوں کچہہ صدقہ سو اسمیں اللہ تعالی کی رضامندی چاہتا
ہوں اور دوست رکہتا ہوں یہہ بہی کہ مجہکو بہلا کہا جاوے پس اللہ تعالی کا یہ قول
اترا پس جو شخص اپنے ملنے کی امید رکہتا ہے اسکو چاہئیے کہ عمل کرے نیک اور اپنے
رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نکلینگے آخر زمانہ میں کچہہ قوم دنیا طلب کرینگے فریب دین کے سو لوگوں
کے لئے پہنینگے بہیڑوں کے چمڑے نرمی سے اور انکی زبانیں میٹہی ہونگی شکر
سے اور انکے دل ہونگے بہیڑیوں کے دل اللہ فرماتا ہے کیا مجہہ سے دہوکا کرتے
ہیں یا مجہہ پر دلیری کرتے ہیں مجہکو اپنی قسم بیشک میں ان پر ایک بہیجونگا جس
میں وہ بردبار کو حیران چہوڑ دے اور روایت ہے ضمرہ سے انہوں نے ابو حبیب سے
کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرشتے اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کا
عمل اٹہاتے ہیں پہر اسکو بہت خیال کرتے ہیں اور اسکو پاک جانتے ہیں یہانتک کہ
اسکو لیجاتے ہیں جسجگہہ تک اللہ تعالی چاہتا ہے اپنی بادشاہی سے پہر وحی کرتا ہے
اللہ تعالی انپر تحقیق تم نگہبان ہو میرے بندے کے عمل پر اور میں اسکا نگہبان ہوں
جو اسکے جی میں ہے بیشک میرے اس بندے نے خالص عمل نہیں کیا ہے سو تم اسکو
لکہدو سجین میں اور اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کا عمل چڑہاتے ہیں تو
اسکو تہوڑا سا خیال کرتے ہیں اور اسکو حقیر سمجہتے ہیں یہانتک کہ اسکو
لیجاتے ہیں جسجگہہ تک اللہ چاہتا ہے اپنی بادشاہی سے پس اللہ تعالی انکی
طرف وحی کرتا ہے کہ تم بیشک میرے بندے کے عمل پر نگہبان ہو اور اسکے جی میں جو
کچہہ ہے میں اسپر نگہبان ہوں بیشک میرے اس بندے نے اپنے عمل کو خالص کیا ہے
تم اسکو علیین میں لکہدو اور روایت ہے ابو ہریرہ سے انہوں نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تبارک وتعالی جب قیامت کا دن
ہوگا اپنی مخلوق کے درمیان حکم کریگا اور ہر ایک امت گہٹنے کے بل پڑی ہوگی پس پہلا
جو پکارا جاویگا ایک مرد ہے جسنے قرآن کو جمع کیا اور ایک مرد جو اللہ کی راہ میں مارا
گیا اور ایک مرد بہت مال والا پہر اللہ تعالی قاری سے فرماویگا تونے کیا عمل کیا اسمیں جو
تونے سیکہا تہا وہ عرض کریگا میں اسکے ساتہہ قیام کیا کرتا تہا رات کی گہڑیوں اور
دن کے طرفوں میں پہر اللہ تبارک وتعالی فرماویگا تو نے جہوٹ کہا اور فرشتے بہی کہیں گے تو

بالغضب والقهر
العاجل مع الذل
الهموم في الدنيا
العذاب العاجل

يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِي قُتِلَ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ مَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ قَاتَلْتُ
فِي سَبِيلِكَ حَتّٰى قُتِلْتُ فِي سَبِيلِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ
تَعَالٰى كَذَبْتَ وَتَقُولُ الْمَلٰئِكَةُ لَهٗ كَذَبْتَ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُقَالَ فُلَانٌ
جَرِيٌّ وَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ
اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَبَلَغَ
هٰذَا الْخَبَرُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ صَدَقَ
اللّٰهُ تَعَالٰى وَصَدَقَ رَسُولُهٗ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا
لَا يُبْخَسُونَ اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَ
حَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ اُولٰئِكَ
الَّذِينَ لَهُمْ سُوْءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُونَ
وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يُؤْمَرُ بِنَاسٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اِلَى
الْجَنَّةِ حَتّٰى اِذَا دَنَوْا مِنْهَا وَاسْتَنْشَقُوا رَائِحَتَهَا وَنَظَرُوا اِلٰى
قُصُورِهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَهْلِهَا نُودُوا اَصْرِفُوهُمْ
لَا نَصِيبَ لَهُمْ فِيهَا فَيَرْجِعُونَ بِحَسْرَةٍ وَنَدَامَةٍ مَا رَجَعَ
الْاَوَّلُونَ وَالْاٰخِرُونَ بِمِثْلِهَا فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا اَدْخَلْتَنَا
النَّارَ قَبْلَ اَنْ تُرِيَنَا مَا اَرَيْتَنَا مِنْ ثَوَابِ مَا اَعْدَدْتَ
لِاَوْلِيَائِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى ذٰلِكَ اَرَدْتُ بِكُمْ كُنْتُمْ اِذَا خَلَوْتُمْ
بَارَزْتُمُونِي بِالْعَظَائِمِ وَاِذَا لَقِيتُمُ النَّاسَ لَقِيتُمُوهُمْ مُخْبِتِينَ
مُتَوَاضِعِينَ تُرَاءُونَ النَّاسَ بِاَعْمَالِكُمْ خِلَافَ مَا تُعْطُونِي
عَلَيْهِ قُلُوبَكُمْ هِبْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تَهَابُونِي اَجْلَلْتُمُ النَّاسَ وَ
لَمْ تُجِلُّونِي وَتَرَكْتُمْ لِلنَّاسِ وَلَمْ تَتْرُكُوا لِي فَالْيَوْمَ اُذِيقُكُمُ الْيَمَ
عَذَابِي مَعَ مَا حُرِمْتُمْ مِنْ جَزِيلِ ثَوَابِي وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَنَّةَ عَدْنٍ
خَلَقَ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ
بَشَرٍ ثُمَّ قَالَ لَهَا سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ اَفْلَحَ

جہوٹ بولا بلکہ تو یہ چاہتا تہا کہ کہا جاوی فلانا بڑی سخی ہے اور بیشک یہ کہا
گیا اور لایا جاویگا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا اللہ تعالے فرماویگا کہ کس چیز کیلئے
مارا گیا وہ کہیگا میں تیرے رستے میں لڑا یہانتک کہ میں تیری راہ میں مارا گیا
اللہ تبارک و تعالے فرماویگا تو نے جہوٹ بولا اور فرشتے بہی کہیں گے تو نے جہوٹ
بولا بلکہ تو چاہتا تہا کہ کہا جاوے کہ فلانا دلیر ہے اور بیشک یہ کہا گیا پہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتہہ مارے اپنے دونوں گہٹنوں پر اور
فرمایا ای ابو ہریرہ یہ تین شخص اللہ عز وجل کی مخلوق میں سے پہلے ہیں جن سے قیامت
کے دن آگ بہڑکائی جاویگی کہا پس یہ خبر پہونچی معاویہ تک سو رو ئے سخت
رونا اور کہا اللہ تعالے نے سچ فرمایا اور اسکے رسول صلعم نے سچ فرمایا اور یہ آیت
پڑہی جو شخص چاہتا ہے زندگانی دنیا کی اور اسکی زینت ہم پوری دیتے ہیں انکو
اُن کے کام اسی میں اور وہ اسمیں کم نہ دئے جاوینگے یہ وہ لوگ وہ ہیں
جنکو آخرت میں کچہہ نہیں ہے سوا آگ کے اور ضائع ہو گیا جو انہوں نے کیا تہا دنیا
میں اور باطل ہوا جو وہ کرتے تہے یہ وہ لوگ ہیں جنکے لئے برا عذاب ہے اور آخرت
وہی ٹوٹا پانیوالے ہیں اور روایت ہے عدی بن حاتم طائی سے اس نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا قیامت کے دن کچہہ لوگوں کو حکم کیا جاویگا دوزخ
والوں میں سے بہشت کیطرف یہانتک کہ جب وہ بہشت سے نزدیک ہوں گے
اور اسکی خوشبو پاوینگے اسکے محلوں کی طرف اور اس چیز کی طرف جو اللہ تعالے
نے اسکے رہنے والوں کیلئے تیار کیا ہے تو پکار دئے جاوینگے انکو لوٹاؤ وہاں کیلئے
اسمیں کچہہ حصہ نہیں ہے وہ اپنی حسرت اور ندامت سے لوٹیں گے کہ ویسی حسرت اگلے اور پچہلے
نہ لوٹیں ہونگے پہر کہیں اے ہمارے پروردگار کاشکے تو نے ہمکو دوزخ میں داخل کیا ہوتا
پہلے ہمکو دکہلانے سے جو تو نے ہمکو دکہلایا اس ثواب سے جو تو نے تیار کیا ہے اپنے دوستوں
کیلئے پس اللہ تعالے فرماویگا میں نے تمہارے ساتہہ یہی ارادہ کیا تم تہے جب اکیلے ہوا کرتے تہے
تو مجہہ سے بڑے گناہوں سے پیش آیا کرتے تہے اور جب تم لوگوں کو ملا کرتے تو انسے ملتے عاجزی
کرتے تواضع کرتے تم لوگوں کو دکہانیکو عمل کیا کرتے تہے خلاف اسکے جسپر تمہارے دل
لپٹے تہے تم لوگوں سے ڈرتے تہے اور مجہہ سے نہیں ڈرتے تہے تم نے لوگوں کو بڑا سمجہا اور مجہکو نہ سمجہا اور تم
لوگوں کیلئے ترک کیے بُرے کام اور میرے لئے ترک نہ کیے سو آج میں تم کو چکہاؤنگا اپنا دردناک عذاب ساتہہ اسکے
کہ تم میرے بڑے ثواب سے محروم رہ گئے تہے اور روایت ہے ابن عباس سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپنے فرمایا جب اللہ تعالے نے جنت عدن کو پیدا کیا تو پیدا کیا اسمیں وہ کچہہ جسکو کسی آنکہہ
نے دیکہا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ خیال گزرا کسی آدمی کے دل پر پہر کہا اسے اللہ سبحانہ وتعالے نے

کرنے والی اور ذلیل
کرنے والی جلدی
آنے والی کی خوشی
سنائی جاوے اور
اس کو خبر دی جاوے

المؤمنون ثلاثا ثم قالت إني حرام على كل بخيل ومراء و
سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما النجاة
غدا قال لا تخادع الله تعالى قال وكيف نخادع الله عز وجل
قال أن تعمل بما أمرك وتريد به غير وجه الله تعالى فاتقوا
الرياء فإنه الشرك بالله تعالى فإن المرائي ينادى يوم القيمة
بأربعة أسماء على رؤوس الخلائق يا كافر يا فاجر يا غادر يا
خاسر ضل عملك وبطل أجرك فلا خلاق لك اليوم فالتمس
أجرك ممن كنت تعمل له يا مخادع فنعوذ بالله من الرياء و
السمعة والنفاق فإن ذلك عمل أهل النار قال الله عز وجل
إن المنافقين في الدرك الأسفل من النار يعني في الهاوية مع
فرعون وهامان وقومهما فإن قيل قد جاء في الأخبار ما
يدل على أن رؤية الخلق العمل لا تضر وهو ما روي عن
وكيع عن سفيان عن حبيب عن أبي صالح عن أبي هريرة قال
جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول
إني أعمل العمل أسره فيطلع عليه فيعجبني ألي فيه أجر
فقال لك أجران أجر السر وأجر العلانية قيل هذا
محمول على أن ذلك الرجل كان يعجبه اقتداء الناس
به في عمله وعلم ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم منه
فقال لك أجران أجر لعملك وأجر لاقتداء الناس بك
كما قال صلى الله عليه وسلم من سن سنة حسنة فله أجرها
وأجر من عمل بها إلى يوم القيمة الحديث إلى آخره وأما إذا
تجرد العجب من الاقتداء به فإنه لا أجر له لأن العجب يسقط
العبد من عين الله وقال الحسن البصري إذا شئت لقيت
أبيض فظا ذليق اللسان حديد النظر ميت القلب ترى
أبدانا ولا قلوب وتسمع الصوت ولا أنيس أخصب السنة
وأجدب قلوب حتى لقد حدثني جماعة من أصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم أنه لا تزال هذه الأمة تحت يد
الله في كنفه ما لم تمل قراؤها أمراءها وما لم يزك صلحاؤها
فجارها وما لم يمنع خيارها شرارها فإذا هم فعلوا ذلك

کلام کرو وہ بولی بیشک مومنون کو خلاصی ہانکی تین بار پہر کہا مین بیشک حرام ہون
ہر بخیل اور ریا کرنیوالے پر اور ایک مرد نے پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس
کل کس چیز سے نجات ہوگی آپ نے فرمایا تو اللہ تعالی کو فریب دے اس نے کہا کس طرح
مین اللہ عز وجل کو فریب دون آپ نے فرمایا یون کہ تجہہ کو جو اللہ نے حکم کیا ہے وہ تو کرے
اور اسمین اللہ تعالی کے مونہہ کے سوا ارادہ کرے سو تم ریا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالی سے
شرک کرنا ہے کیونکہ ریا کرنیوالا قیامت کے دن پکارا جاویگا چار نامون سے تمام مخلوق
کے سامنے اے کافر اے فاجر اے دغاباز اے نقصان پانیوالے تیرا عمل گم ہو گیا اور
تیرا اجر باطل ہو گیا سو تجہہ کو آج کچہہ حصہ نہین سو تو اپنا اجر اس سے مانگ جس کیلئے تو تہا
عمل کیا کرتا اے فریب دینے والے سو ہم اللہ کی پناہ لیتے ہین ریا اور سمعہ اور نفاق سے کیونکہ یہ
دوزخ والون کا کام ہے اللہ عز وجل نے فرمایا بیشک منافق دوزخ کے نیچے کے طبقہ مین
ہونگے یعنے ہاویہ مین ساتہہ فرعون اور ہامان اور دونونکی قوم کے پس اگر کہا جاوے
کہ بعض حدیثون مین آیا ہے جو دلالت کرتا ہے اسپر کہ لوگون کا دیکہنا عمل کیلئے نقصان
نہین کرتا اور وہ وہ روایت ہے جو کی گئی وکیع سے اس نے سفیان سے اس نے حبیب سے
اس نے ابو صالح سے اس نے ابی ہریرہ سے اس نے کہا ایک مرد آیا پاس حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ مین عمل کرتا ہون سو چہپاتا ہون پہر اطلاع
کیجاتی ہے اس پر پس مجہکو اچہی لگتی ہے کیا مجہہ کو اسمین کچہہ اجر ہوگا آپ نے فرمایا تجہہ
کو دو اجر ہونگے پوشیدہ کرنیکا اجر اور ظاہر کرنیکا اجر تو کہا جاویگا یہ محمول ہے اوپر
اسکے کہ اس مرد کو اچہی لگتی تہی لوگون کی پیروی کرنی اسکے ساتہہ اسکے عمل مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہی سمجہا تو اسنے فرمایا تجہہ کو دو اجر ہین
ایک اجر تیرے عمل کا اور ایک اجر تیرے ساتہہ لوگون کی پیروی کرنیکا جیسا کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نکالے طریقہ اچہا پس اسکیلئے اس طریقہ کا اجر اور
اسکا اجر ہے جو اسپر عمل کریگا قیامت کے دن تک آخر حدیث تک ولیکن عجب کا خالی
ہونا اسکے ساتہہ پیروی کرنے سے سو بیشک اسکے لئے کچہہ اجر نہین کیونکہ عجب بندے کو گرا دیتا ہے
اللہ تعالی کی نظر سے اور حسن بصری نے کہا جب تو چاہے دیکہے سفید رنگ سخت زبان تیز نظر مردہ
دل کو تو دیکہے تو بدنون کو اور نہین ہین دل اور سنے آواز کو اور نہین ہے کوئی دل لگانے والا
بہت نعمت والی زبانین اور بہت قحط کے مارے دل یہانتک کہ مجہہ سے حدیث بیان کی
ایک جماعت نے اصحاب مین سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشک امت ہمیشہ رہیگی
اللہ پاک کے ہاتہہ کے نیچے اوسکی پہلو مین جب تک نہ جہکین اسکے قاری اسکے امیرونکی طرف اور
جب تک نہ پہسلاوین اسکے نیک اسکے فاجرون کو اور جب تک نہ خوف دیوین

نفعه الله تعالى عنهم بيده وضربهم بالفاقة والفقر وملأ
قلوبهم رعبا وسلط عليهم جبابرتهم فساموهم سوء العذاب
وقال أيضا رحمه الله بئس العبد عبد يسأل المغفرة و
هو يعمل بالمعصية يتخشع ليحسب عنده أمانة وقد
يتصنع بالخيانة ينهى ولا ينتهي يأمر ولا يفعل إن أعطى
فتر وإن منع لم يعذر إن صح أمن وإن سقم ندم و
إن افتقر حزن وإن استغنى فتن يرجو النجاة ولا يعمل
ويخاف العذاب لا يحذر يريد الزيادة ولا يشكر ويؤثر
الثواب لا يصبر يعجل النوم ويؤخر الصوم وقال يوما
لفرقد السبخي وهو جالس في مجلسه وعليه ثياب فاخرة
وعلى فرقد جبة صوف ثيابي ثياب أهل الجنة وثيابك
ثياب أهل النار جعلوا زهدهم في ثيابهم وكبرهم في
صدورهم والله لأحدهم أعجب بصوفه من صاحب
المطرف بمطرفه ما لهم تفاخروا إلا البسوا ثياب الملوك
وأميتوا قلوبكم بالخشية وقال عمر رضي البس من الثياب ما
لم يستهزء بك القراء ولا يزدريك السفهاء وكان يقال
كن صوفي القلب قطني الثياب وفي الجملة الناس في اللباس على
ثلاثة أضرب الأتقياء والأولياء والأبدال فلباس الأتقياء
هو الحلال الذي ليس للخلق عليه تبعة ولا للشرع فيه
مطالبة في كل حال سواء كان لباسهم قطنا أو صوفا
أزرق أو أبيض ولباس الأولياء ما وقع به الأمر وأدناه
ما يستر به العورة والجسد الذي لا بد منه وقد دعوا
إليه الضرورة ليتحقق بذلك كسر أهويتهم فيلحقوا
إلى درجة الأبدال ولباس الأبدال ما جاء به القدر مع
حفظ الحد ودر قميص بقيراط أو حلة بمائة دينار
فلا إرادة لهم إلى الأعلى ولا هوى تكسر إلا دنى بل
ما تفضل به المولى من جميع ما أحل وأعطى من غير نصب و
لا عناء ولا شرف من النفس لا أمنى وما سوى هذه
الوجوه فهو من الجاهلية الأولى ورعونة النفس واتباع

اس کے نیکو نہی اور اسکے بری پہر جب یہ کرین گے تو اللہ تعالیٰ انسے اٹہالیگا اپنا ہاتہہ اور انکو
ہوا لیگا فاقہ اور فقر مین اور انکے دلون کو بہردیگا ڈر سے اور انپر مسلط کردیگا
اون کے سرکشون کو پہر وہ انکو چکہاوینگے برا عذاب اور نیز حسن نے کہا برا بندہ
وہ بندہ ہے جو بخشش مانگے اور آپ گناہ کرتا جاوے عاجزی کرتا ہو کہ گمان کیا جاوے
کہ اسکے پاس امانت ہے اور وہ تو خیانت سے بناوٹ اور ریا کرتا ہے منع کرتا ہے اور آپ
باز نہین رہتا حکم کرتا ہے اور آپ نہین کرتا اور اگر دیتا ہے تو پورا نہین دیتا اگر نہین دیتا تو
عذر نہین کرتا اگر تندرست ہوتا ہے تو بیخوف ہو جاتا ہے اور اگر بیمار ہوتا ہے تو پشیمان ہوتا
ہے اور اگر محتاج ہوتا ہے تو غمگین ہوتا ہے اور اگر غنی ہوتا ہے تو فتنہ مین پڑتا ہے نجات کی
امید رکہتا ہے اور عمل نہین کرتا اور عذاب سے ڈرتا ہے اور بچتا نہین زیادہ چاہتا ہے اور شکر
نہین کرتا اور ثواب طلب کرتا ہے اور صبر نہین کرتا سونیکو جلدی کرتا ہے اور روزہ کو دیر
کرتا ہے اور ایک دن فرقد سبخی سے کہا جب وے بیٹہا تہا اپنی مجلس مین اور اوسپر فخر والے
کپڑے تہے اور فرقد پر اُن کا جبہ تہا صوف کا میرے کپڑے بہشتیون کے کپڑے ہین اور تیرے کپڑے دوزخیون
کے کپڑے ہین عزہد کیا ہے اپنا زہد اپنے کپڑون مین اور اپنا تکبر اپنے سینون مین اللہ کی
قسم البتہ ہر ایک اُن مین کا اپنے صوف سے زیادہ عجب کیوالا ہے صاحب چادر سے اپنی چادر
سے اُن کو کیا ہوا کہ فخر کرتے ہین خبردار بادشاہون کی کپڑے پہنو اور مار ڈالو اپنے دلون کو
اللہ کے خوف سے اور حضرت عمرؓ نے کہا پہن کپڑے سے وہ جو نہ ہنسی کرین تجہہ سے علماء
اور نہ تجہکو حقیر جانین بیوقوف اور کہا جاتا تہا ہو صوفی دل کا کپڑے پہننے والا
روئی کے اور مجمل بات یہ ہے کہ لوگ لباس مین تین قسم پر ہین پرہیزگار اور ولی اور
ابدال پس پرہیزگارون کا لباس حلال ہے جسپر لوگون کیلئے کچہہ رنج نہین اور شرع
کو اسمین کچہہ مطالبہ نہین ہر حالت مین برابر ہے ان کا لباس روئی ہو یا اون
نیلا رنگ ہو یا سفید اور ولیون کا لباس وہ جسپر حکم وارد ہوا ہے اور ادنی اس کا
وہ ہے کہ اس سے ڈہانپے اپنی شرمگاہ اور وہ جسم جو ضروری ہے اور اوسکی طرف
ضرورت بلاتی ہے تاکہ ثابت ہو جاوے اس سے انکے نفس کی خواہشون کا توڑنا
پہر وہ ابدال کے درجہ کو پہنچ جاوین اور ابدال کا لباس وہ جسکو تقدیر لاوے
باوجود حدونکی نگہبانی کے کرتا ہے ایک قیراط کا یا سو دینار کا پہر کوئی ارادہ نہین اعلے
لباس کا اور نہ نفس کی خواہش کہ توڑی جاوے ادنی لباس سے بلکہ وہ چیز ہے کہ جس سے
احسان کیا مولی نے تمام اُن چیزون سے جن کو حلال کیا اور دیا بغیر محنت و بے رنج
کے اور نہ اونچا ہونا نفس کے اور آرزو کی اور جو کچہہ ان وجہون کے سوا
ہے سو وہ پہلی جاہلیت اور نفس کی بیوقوفی اور خواہش کی پیروی ہے

والستحیۃ بہا
حقیقة الایمان
وصفاتها وغیرها
والنفاق وعلامتها

النوع **بَابٌ** فِی ذِکْرِ فَضَائِلِ اَیَّامِ الْاُسْبُوْعِ وَالْاَیَّامِ
الْبِیْضِ وَمَا وَرَدَ فِی صِیَامِ ذٰلِکَ مِنَ التَّخْصِیْصِ وَذِکْرِ اَوْ
رَادِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ فِیْهَا مِنْ ذٰلِکَ مَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ
بِاِسْنَادِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ الْمُقْرِیُّ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ یَحْیَی الْاٰدَمِیُّ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الدُّوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ
اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اُمَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ
مَوْلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی التُّرْبَةَ یَوْمَ السَّبْتِ
وَخَلَقَ فِیْهَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ
وَخَلَقَ الْمَکْرُوْهَ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ الْخَیْرَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ
وَبَثَّ فِیْهَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اٰخِرَ الْخَلْقِ فِیْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِنْ
سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِیْمَا بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِکٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَیَّامِ
فَسُئِلَ عَنْ یَوْمِ السَّبْتِ فَقَالَ یَوْمُ مَکْرٍ وَخَدِیْعَةٍ قَالُوْا
فَکَیْفَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ
فِیْهِ مَکَرَتْ قُرَیْشٌ بِیْ فِیْ دَارِ النَّدْوَةِ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ یَوْمِ الْاَحَدِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَوْمُ غَرْسٍ وَعِمَارَةٍ قَالُوْا وَکَیْفَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِیْهِ اِبْتِدَاءَ الدُّنْیَا وَعِمَارَتَهَا وَسُئِلَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَوْمُ سَفَرٍ وَتِجَارَةٍ قَالُوْا وَکَیْفَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صلعم لِاَنَّ فِیْهِ سَافَرَ شُعَیْبُ النَّبِیُّ
عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاتَّجَرَ وَسُئِلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ یَوْمِ
الثُّلٰثَاءِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمُ دَمٍ قَالُوْا وَکَیْفَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِیْهِ حَاضَتْ حَوَّاءُ وَقَتَلَ
ابْنُ اٰدَمَ اَخَاهُ وَسُئِلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ

یہ **باب** بیان مین فضائل ساتون دنون اور ایام بیض کے اور
جو ادنمین ہوا روزہ رکھتے ہین ان دنون کے بانگخت کرنے سو اور بیان مین
رات اور دنون کو ورد کے ان دنون مین انمین سے ہے جو ہمکو خبر دی ابو نصر نے
اپنے باپ سے اپنی سند سو کہا ہمکو خبر دی ابو الحسن علی بن احمد مقری نے کہا ہم سے حدیث بیان
کی ابو الحسین احمد بن عثمان بن یحیی آدمی نے کہا ہم سے حدیث بیان
کی عباس بن محمد بن حاتم دوری نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج
بن محمد اعور نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابن جریج نے کہا مجھ کو خبر دی
اسمعیل بن امیہ نے ایوب بن خالد سے اس نے عبید اللہ بن رافع ابو سلمہ
کے مولا سے اس نے ابو ہریرہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پکڑا میرا ہاتھ پھر فرمایا اللہ تعالی نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور
اسمین پیدا کیا اتوار کے دن پہاڑون کو اور پیدا کیا درختون کو دوشنبہ کے
دن اور پیدا کیا مکروہ چیزون کو دن سہ شنبہ کے اور پیدا کیا نیکی کو چارشنبہ
کے دن اور پھیلایا اوس مین چارپایون کو دن جمعرات کے اور پیدا کیا حضرت
آدم علیہ السلام کو عصر کے بعد جمعہ کے دن سب سے پیچھے خلقت کو پچھلی گہڑی مین
جمعہ کی گہڑیون مین سے اسوقت مین جو عصر سے رات تک ہوتا ہے اور روایت
ہے انس بن مالک سے کہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے دنون
کے حال سے سو آپ پوچھے گئے ہفتہ کے روز سے آپنے فرمایا یہ دن مکر اور فریب کا ہے
عرض کیا یہ کسطرح ہے یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلیے
کہ اسدن مین قریش نے مجھ سے مکر کیا تہا دار الندوہ مین اور پوچھے گئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتوار کے دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ دن بونے اور آبادی کا ہے بولا اور یہ کسطرح یا رسول اللہ آپنے فرمایا
اسلیے کہ اس مین دنیا شروع اور آباد ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پوچھے گئے دوشنبہ کے روز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ سفر اور تجارت کا دن ہے عرض کیا یہ کسطرح ہے یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسلیے کہ اسدن مین حضرت شعیب نبی علیہ السلام نے سفر اور
تجارت کی تہی اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سہ شنبہ کے دن سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن خون کا ہے عرض کیا یہ کیونکر ہے یا رسول
اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلیے کہ اسمین حضرت حوا کو حیض آیا
اور آدم کے بیٹے کو اسکے بہائی نے قتل کیا اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن چہارشنبہ کے

جاتا ہے جو اسکی نیکی ہے اسواسطے کہ اسمین پیدا ہوئی مکروہ چیزین یعنی اور کبھی گناہ دور کرنے اور گناہون سے پاک صاف کرنے کے لیے مبتلا کیا جاتا ہے اور کبھی درجات بلند کرنے کے لیے آزمایا جاتا ہے تاکہ یہ سبب بلا کے ان معرفت اور قرب والون کو پہنچ جاوے بجھ گئے سے مخلوقات کے رب کی عبادت سے ہمیشہ دوستی کی

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ نَحْسٍ شُومٍ قَالُوْا وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْهِ اَغْرَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ وَاَهْلَكَ عَادًا وَّثَمُوْدَ وَسُئِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ قَضَاءُ الْحَوَائِجِ
وَالدُّخُوْلُ عَلَى السَّلَاطِيْنِ قَالُوْا وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ دَخَلَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ عَلٰى
نَمْرُوْدَ فَقَضٰى حَوَائِجَهٗ وَاَخَذَ مِنْهُ هَاجَرَ وَسُئِلَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ
خُطْبَةٍ وَّنِكَاحٍ قَالُوْا وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ صلعم لِاَنَّ فِيْهِ كَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ تَنْكِحُ وَرُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَا كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ سَفَرِهٖ اِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَعَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشَرَ مِنَ الشَّهْرِ اَخْرَجَ اللّٰهُ
تَعَالٰى مِنْهُ دَاءَ سَنَةٍ وَقِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَعْطٰى يَوْمَ السَّبْتِ لِمُوْسٰى
وَلِخَمْسِيْنَ نَبِيًّا مُرْسَلًا وَّاَعْطٰى يَوْمَ الْاَحَدِ لِعِشْرِيْنَ نَبِيًّا
وَّلِعِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَعْطٰى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلِثَلَاثَةٍ وَّسِتِّيْنَ مُرْسَلًا وَّاَعْطٰى يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسُلَيْمَانَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِخَمْسِيْنَ مُرْسَلًا وَّاَعْطٰى يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ لِيَعْقُوْبَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِخَمْسِيْنَ مُرْسَلًا وَّاَعْطٰى يَوْمَ الْخَمِيْسِ لِاٰدَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِخَمْسِيْنَ نَبِيًّا وَّيَوْمَ الْجُمُعَةِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَقَدَّسَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰهِيْ مَا حَظُّ اُمَّتِيْ
تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا مُحَمَّدُ الْجُمُعَةُ لِيْ وَالْجَنَّةُ لِيْ فَاَعْطَيْتُ الْجُمُعَةَ
لِاُمَّتِكَ وَالْجَنَّةَ مَعَهَا وَاَنَا مَعَ الْجَنَّةِ لِاُمَّتِكَ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمَ
الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ
مِنْ لُؤْلُؤٍ وَّيَاقُوْتٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّكَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بَرَاءَةً مِّنَ
النَّارِ وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ الْخَمِيْسَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن نحس اور شومی کا ہے عرض کیا یہ کیونکر ہے
یارسول اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلیئے کہ اسدن بیچ اللہ تعالے نے فرعون
اور اسکی قوم کو غرق کیا اور ہلاک کیا عاد اور ثمود کو اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جمعرات کے دن سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسدن بیچ پورا ہوتا ہے
حاجتوں کا اور داخل ہونا بادشاہوں پر عرض کیا یہ کیونکر ہے یارسول اللہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسدن بیچ حضرت ابرہیم خلیل الرحمن نمرود پر داخل ہوئے پس پوری کین
اپنی حاجتیں اور لیا اس سے ہاجرہ اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن خطبہ اور نکاح کا ہے عرض کیا یہ کیونکر
ہے یارسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبر اسدن بیچ نکاح
کیا کرتے تھے اور روایت ہے زہری سے اُس نے عبد الرحمن بن کعب سے اوس نے
اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے کہا نہیں تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نکلا کرتے کسی سفر میں مگر جمعرات کے دن اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اوس نے
حضرت انس سے کہ اس حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کرتے تھے کہ فرمایا
جو شخص سہ شنبہ کو دن پچھنی لگائے مہینے کی سترھوین تاریخ کو تو اللہ تعالے نکالیگا اس سے
ایک برس کی بیماری اور بعض نے کہا بیشک اللہ تعالے نے دیا ہفتہ کا دن حضرت موسی کو
اور پچاس نبی مرسلوں کو اور دیا ایک شنبہ کا دن بیس نبیوں کو اور عیسی علیہ السلام کو
اور دیا دوشنبہ کا دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تریسٹھ مرسلوں کو اور دیا دو
شنبہ کا حضرت سلیمان علیہ السلام اور پچاس مرسلوں کو اور دیا دن چہار شنبہ کا
حضرت یعقوب علیہ السلام اور پچاس مرسلوں کو اور دیا دن جمعرات کا حضرت
آدم علیہ السلام اور پچاس نبیوں کو اور جمعہ کا دن ہے اللہ عزت والے اور بزرگ اور
پاک کیواسطے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے معبود میری امت
کا حصہ ہے فرمایا اللہ بلند اور برکت والے نے اے محمد جمعہ میرے لیئے ہے اور بہشت
میرے لیئے ہے پس مین نے دیا جمعہ تیری امت کو اور بہشت اوسکے ساتھ اور مین
بہشت کے ساتھ ہون تیری امت کیلئے اور روایت ہے انس بن مالک سے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ رکھے چہار شنبہ اور جمعرات
اور جمعہ کا بناویگا اللہ تعالے اوسکے لئے ایک محل بہشت مین موتی سے یا یاقوت سے
اور زمرد سے اور لکھیگا خلاصی اللہ تعالے اوسکے لئے آگ سے اور ایک اور لفظ مین
ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص روزہ رکھے تین دن ہر مہینے حرام مین سے جمعرات سے

والجمعة والسبت كتب الله تعالى له عبادة تسعمائة سنة وقال
صلى الله عليه وسلم صوموا يوم السبت والاحد وخالفوا
اليهود والنصارى وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال تفتح ابواب السماء كل اثنين وخميس فيغفر الله
تعالى في ذلك اليوم لكل عبد لا يشرك بالله شيئا الا امرأ كان
بينه وبين اخيه شحناء يقول الله تعالى انظروا هذين حتى
يصطلحا وروي انه صلى الله عليه وسلم لم يدع صومهما حضرا
ولا سفرا ويقول انهما يومان تعرض فيهما الاعمال **فصل**
واما صيام الايام البيض ففيها فضل كثير من ذلك ما اخبرنا
ابو نصر عن والده قال انبانا هلال بن محمد قال حدثنا
النقاش قال حدثنا الحسين بن سفيان قال حدثنا
سليمان بن يزيد الكعبي هاشم قال حدثنا علي بن يزيد
عن عبد الملك ابن هارون عن سعيد بن عثمان عن علي بن
حسين بن علي بن ابي طالب قال صوم يوم الثالث عشر
يعدل صيام ثلاثة الاف سنة وصوم يوم الرابع عشر
يعدل صوم عشرة الاف سنة وصوم يوم الخامس عشر
يعدل صوم مائة الف سنة وثلاثة عشر الف سنة و
عن ابي اسحق عن جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم صيام ثلاثة ايام من كل شهر ثالث عشر ورابع عشر
وخامس عشر يعدل صوم الدهر كله وعن حذيفة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام ثلاثة ايام
من الشهر صام الدهر وقد صدق الله في كتابه العزيز بقوله
عز وجل من جاء بالحسنة فله عشر امثالها وعن ابن عباس
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدع صيام
الايام البيض في سفر ولا حضر وعن الشعبي قال سمعت ابن
عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من صام
ثلاثة ايام من كل شهر وصلى ركعتي الفجر ولم يترك الوتر
في سفر ولا حضر كتب له اجر شهيد وعن سعيد بن
ابي هند عن ابي هريرة قال اوصاني حبيبي رسول الله

اور جمعہ اور ہفتہ کا تو لکھیگا اللہ تعالےٰ اُس لیئے عبادت نو سال کی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم روزہ رکھا کرو ہفتہ اور اتوار کا اور مخالفت کیجیو
یہود اور نصاریٰ کی اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے اُس نے حضرت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہولے جاتے ہیں آسمان کے دروازے ہر پیر اور
جمعرات کے دن بخشش دیتا ہے اللہ تعالےٰ اس دن میں ہر بندے کو جو شریک نہیں کرتا
اللہ کا کسی چیز کو مگر وہ مرد جو اُسکے درمیان اور درمیان اُسکے بھائی کے کینہ ہو
اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِن دونوں کو مہلت دو جب تک آپس میں صلح کریں اور روایت کی
گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں دنوں کا روزہ نہ چھوڑا کرتے
گھر میں اور نہ سفر میں اور فرمایا کرتے بیشک دونوں دن ایسے ہیں جنمیں اعمال پیش کیے جاتے
ہیں **فصل** لیکن روزہ رکھنا ایام البیض کا سو اُسمیں بہی بزرگی ہے اور اُنمیں سے
وہ روایت ہے جو ہمکو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا ہمکو خبر دی ہلال بن محمد نے کہا ہمسے
حدیث بیان کی حسین بن سفیان نے کہا ہمسے حدیث بیان کی سلیمان بن یزید بنی ہاشم کے
مولے نے کہا ہمسے حدیث بیان کی علی بن یزید نے عبد الملک بن ہارون سے اوسنے سعید بن
عثمان سے اوسنے علی بن حسین بن علی بن ابو طالب سے کہا روزہ رکھنا تیرہویں دن کا
برابر ہے تین ہزار سال کے روزہ رکھنے کے اور روزہ رکھنا چودہویں دن کا برابر
ہے چار ہزار سال کے روزہ رکھنے کے اور جو شخص روزہ رکھے دن پندرہویں
میں تو برابر ہے ایک لاکھ اور تیرہ ہزار سال روزہ رکھنے کے اور روایت ہے
ابو اسحق سے اوسنے جریر سے کہا کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن
کا روزہ رکھنا ہر مہینہ میں تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں دن میں برابر
ہے ساری عمر کے روزہ رکھنے کے اور روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکھے تین دن کا ہر مہینے سے تو اوس نے ہمیشہ روزہ
رکھا اور بیشک اسکی تصدیق کی اللہ نے اپنی عزت والی کتاب میں اپنے قول سے جو
شخص ایک نیکی لاوے پس اوسکے لیئے ہے دس گنا اوسکا اور روایت ہے ابن عباس سے
کہا تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑا کرتے روزہ ایام البیض کا سفر
میں اور نہ گھر میں اور روایت ہے شعبی سے کہا میں نے ابن عمر سے سنا اوس نے کہا
میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص روزہ رکھے
تین دن ہر مہینے میں سے اور فجر کی دو رکعت سنت پڑھے اور وتر نہ چھوڑے سفر
میں اور نہ حضر میں تو اسکے لیئے شہید کا ثواب لکھا جاویگا اور روایت ہے سعید
بن ابی ہند سے اوسنے ابو ہریرہ سے کہا مجھکو وصیت کی میرے دوست حضرت رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَلْقَاهُ صِيَامُ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَالْوِتْرُ قَبْلَ النَّوْمِ وَصَلٰوةُ الضُّحٰى
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ انْتِصَافِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي
الْحُجْرَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ
عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ادْنُ مِنِّيْ فَدَنَوْتُ
مِنْهُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ يَقُوْلُ لَكَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ يُكْتَبُ لَكَ بِاَوَّلِ يَوْمٍ ثَوَابُ عَشَرَةِ
اٰلَافِ سَنَةٍ وَبِالْيَوْمِ الثَّانِيْ ثَلٰثِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَبِالْيَوْمِ الثَّالِثِ
مِائَةَ اَلْفِ سَنَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الثَّوَابُ لِيْ
خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ
يُعْطِيْكَ اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ وَلِمَنْ يَّعْمَلُ مِثْلَ عَمَلِكَ بَعْدَكَ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هِيَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيَّامُ
الْبِيْضُ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ قَالَ عَنْتَرَةُ
قُلْتُ لِعَلِيٍّ لِاَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَتْ هٰذِهِ الْاَيَّامُ الْبِيْضَ فَقَالَ
عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ لَمَّا اَهْبَطَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْجَنَّةِ
اِلَى الْاَرْضِ اَحْرَقَتْهُ الشَّمْسُ فَاسْوَدَّ جَسَدُهٗ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا اٰدَمُ اَتُحِبُّ اَنْ يَّبْيَضَّ جَسَدُكَ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ
فَصَامَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ يَوْمٍ فَابْيَضَّ ثُلُثُ جَسَدِهٖ ثُمَّ
صَامَ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَابْيَضَّ ثُلُثَا جَسَدِهٖ ثُمَّ صَامَ الْيَوْمَ
الثَّالِثَ فَابْيَضَّ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ فَسُمِّيَتِ الْاَيَّامَ الْبِيْضَ وَ
عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَيَّامِ الْبِيْضِ
قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اِنَّ
اٰدَمَ لَمَّا عَصٰى وَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ يَا اٰدَمُ اهْبِطْ
مِنْ جِوَارِيْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يُجَاوِرُنِيْ مَنْ عَصَانِيْ قَالَ
فَهَبَطَ اِلَى الْاَرْضِ مُسْوَدًّا قَالَ فَبَكَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَضَجَّتْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیز کی انکو مین نہ چھوڑون جبتک آپ سے ملون ہر
مہینے مین سے تین دن کے روزہ رکھنی و وتر پڑھنی پہلے سونیکے اور چاشت کی نماز
پڑھنی اور روایت ہی عبد الملک بن ہارون بن عنترہ سے اسنے اپنے باپ سے اوسنے
اپنے دادا سے کہ کہا مین نے حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے سنا مین آیا پاس
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک دن بوقت نیم روز کے حجرہ مین پس مین نے
آپ پر سلام کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو جواب دیا پہر فرمایا اے علی
یہ جبرئیل ہی تجہکو سلام کہتا ہی مین نے کہا آپ پر اور اسپر سلام ہو اے رسول اللہ
پہر آپنے فرمایا مجہسے نزدیک ہو مین نزدیک ہوا آپ نے فرمایا اے علی تجہکو جبرئیل
علیہ السلام کہتے ہین کہ تو روزہ رکھہ ہر مہینے مین سے تین دن تیرے لئے لکہا جاویگا پہلے
دن کے عوض دس ہزار سال کا ثواب اور دوسرے دن کے بدلے تیس ہزار
سال کا ثواب اور تیسرے دن کے بدلے لاکہہ سال کا ثواب تو مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہ ثواب میرے ہی لئے خاص ہے یا عام لوگون کے لیے بہی ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی دیگا اللہ تجہکو یہ ثواب اور اوس کو
جو عمل کرے تیرے عمل کیطرح تیرے پیچہے مین نے عرض کیا یا رسول وہ کونسے دن ہین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایام البیض ہین تیرہوین اور چودہوین
اور پندرہوین تاریخ عنترہ نے کہا مین نے حضرت علی سے پوچہا کس چیز کے سبب سے ان
دنون کا نام ایام البیض رکہا گیا تو علی بن ابی طالب نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت
آدم علیہ السلام کو بہشت مین سے زمین کیطرف اتار دیا تو اُن کو جلادیا سورج نے
پہر اُن کا بدن سیاہ ہوگیا پہر اون کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے کہا اے آدم
کیا تو دوست رکہتا ہے کہ تیرا بدن سفید ہو جاوے کہا ہان کہا پہر تو روزہ
رکہا کر ہر مہینے مین سے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین دن پس حضرت
آدم علیہ السلام نے روزہ رکہا پہلے دن مین تو اون کے بدن کا تیسرا حصہ
سفید ہوگیا پہر دوسرے دن روزہ رکہا تو اون کے بدن کا دو تہائی سفید
ہوگیا پہر تیسرے دن روزہ رکہا تو اون کا سارا بدن سفید ہوگیا پہر نام رکھے
گئے یہ ایام البیض اور روایت ہے زر بن حبیش سے اوس نے کہا مین نے ابن مسعود سے
پوچہا ایام البیض کے حال سے کہا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچہا آپنے فرمایا جب حضرت آدم نے نافرمانی کی اور کہا گیا اوس درخت
مین سے تو اللہ تعالیٰ نے انکی طرف وحی کی اے آدم تو اتر جا میرے قرب سے قسم مجہکو اپنی
عزت اور بزرگی کی میرے قرب مین نہین رہ سکتا جو میری نافرمانی کرے آپنے فرمایا پہر آدم اتر کر زمین

وقالت يا رب خلق خلقته بيدك واسكنته جنتك و
اسجدت له ملائكتك في ذنب واحد حولت بياضه
سوادا فاوحى الله تعالى اليه يا آدم صم لي هذا اليوم يوم ثالث
عشر فصامه فاصبح ثلثه ابيض ثم اوحى الله تعالى اليه يا آدم
صم هذا اليوم يوم رابع عشر فصامه فاصبح ثلثاه ابيض
ثم اوحى الله تعالى اليه يا آدم صم هذا اليوم يوم خامس عشر
فصامه فاصبح كله ابيض فسميت الايام البيض قال
القتيبي في ادب الكاتب العرب تسميها الايام البيض لان
لياليها تبيض بطلوع القمر من اولها الى آخرها **باب**
في صيام الدهر وما لمن صامه من الثواب والاجر اخبرني
ابو نصر عن ابيه قال حدثنا ابو الحسن علي بن احمد المقرئ
قال ثنا ابراهيم بن احمد القرميسيني قال ثنا الحسن بن
سهيل قال ثنا يحيى قال ثنا ابراهيم بن ابي نجا عن صفوان
بن سليم عن علقمة عن عمر بن الخطاب قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام صيام داود و
من صام الدهر كله فقد وهب نفسه لله تعالى وعن ابي
موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام الدهر
ضيقت عليه جهنم هكذا وعقد تسعين وعن شعبة عن
سعد بن ابراهيم قال كانت عائشة تصوم الدهر
وعن يعقوب قال ثنا ابي قال سرد سعد الصوم قبل
ان يموت اربعين سنة وعن ابي ادريس قال صام ابو موسى
الاشعري حتى صار كانه خلال قال فقلت له يا ابا موسى
لو اجممت نفسك فقال اجمامها اريد اني رأيت
السابق من الخيل المضمر وعن ابي اسحق بن ابراهيم قال
حدثني عمار الراهب قال رأيت سكينة الطفاوية في منامي
وكانت تحضر معنا مجلس عيسى بن زاذان بالابلة فتحدر
من البصرة حتى تاتيه قاصدة قال عمار فقلت لها يا
سكينة ما فعل ضيغم فضحكت ثم قالت قد كسي حلة
البهاء وطافت بالابريق الحور ثم حلي وقيل يا

کیطرف سیاہ بدن ہو رہا یا پہر فرشتے روئے اور فریاد کرنے لگے اور کہنے لگی ای پروردگار
خلق کے تو نی اسکو پیدا کیا اپنی ہاتہہ مبارک سے اور اسکو بسایا اور اسکو سجدہ
کروایا اپنی فرشتوں سے ایک ہی گناہ میں تو نی اوسکی سفیدی کو سیاہی سے بدلدیا پہر
اللہ تعالی نے اوسکی طرف وحی کی ای آدم تو میرے لئے روزہ رکہہ تیرہویں تاریخ
تو آدم نے اسکا روزہ رکہا پہر اسکا تیسرا حصہ سفید ہوگیا پہر اللہ تعالی نے آدم کیطرف
وحی کی ای آدم چودہویں تاریخ کا روزہ رکہہ آدم نے اسدن روزہ رکہا تو اسکا
دو تہائی بدن سفید ہوگیا پہر اللہ نے حکم کیا ای آدم پندرہویں تاریخ کا روزہ
رکہہ آدم نے اسدن روزہ رکہا تو اسکا سارا بدن سفید ہوگیا اسلئے ان دنوں کا
نام ایام البیض کہا قتیبی نے ادب الکاتب میں کہا عرب ان دنوں کو ایام بیض کہتے
ہیں اسلئے کہ اونکی راتیں سفید ہوتی ہیں چاند کے چڑہنے سے اول رات سے آخر رات
تک **باب** بیان میں ہمیشہ کے روزہ رکہنے اور اس شخص کے ثواب و اجر کے
جو ہمیشہ روزہ رکہے مجہہ کو خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے انہی کہا ہمسے حدیث بیان کی
ابو الحسن علی بن احمد مقری نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابراہیم بن احمد قرمیسینی نے
کہا ہمسے حدیث بیان کی حسن بن سہیل نے کہا ہمسے حدیث بیان کی یحیی نے کہا
ہمسے حدیث بیان کی ابراہیم بن ابی نجا نے صفوان بن سلیم سے اونہی علقمہ سے
سے اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہتر روزہ حضرت داود کا روزہ ہے اور جو شخص روزہ رکہے زمانہ بہر کا
پس تحقیق اسنے بخشدیا اپنا نفس اللہ تعالی کیلئے اور روایت ہے حضرت ابو موسی
اشعری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جو شخص روزہ رکہے ہمیشہ کا تو تنگ کیجاویگی
اسپر دوزخ اسطرح اور آپ نے نوے کا عقد کیا اور روایت ہے شعبہ سے انہوں نے سعد بن
ابراہیم سے کہ کہا حضرت عائشہ ہمیشہ روزہ رکہا کرتی تہیں اور روایت ہے یعقوب سے کہا
ہمسے حدیث بیان کی میرے باپ نے کہا متواتر رکہا سعد نے روزہ مرنے سے پہلے چالیس سال
اور روایت ہے ابو ادریس سے کہ کہا روزہ رکہا ابو موسی اشعری نے یہانتک کہ ہوگئے
گویا کہ وہ خلال ہیں کہا میں نے اس سے کہا ای ابو موسی اشعری کاش کہ تو آرام دیتا اپنے
نفس کو کہا میں اسکا آرام دینا ہی چاہتا ہوں بیشک میں نے دیکہا ہے سبقت کرنیوالا گہوڑا وہی ہے جو
لاغر ہوتا ہے روایت ہے ابو اسحق بن ابراہیم سے کہا ہمسے حدیث بیان کی عمار راہب نے کہا میں نے
دیکہا سکینہ طفاریہ کو اپنی خواب میں اور وہ حاضر ہوتی تہیں ہمارے ساتہ مجلس میں عیسی بن
زاذان کی ابلہ میں اترتیں بصرہ سے یہانتک کہ آتیں اسکے پاس قصد کرکے کہا عمار نے کہا میں نے
کہا ای سکینہ کیا کیا ساتہہ ضیغم کے وہ ہنسیں پہر کہا تحقیق وہ پہنایا گیا حلہ بہشتی اور پہر آفتابہ

قَادِرٌ اِرْقَ فَلَمَّا لَقَدْ بَرَّأَكَ الصِّيَامُ وَكَانَ عِيْسٰى قَدْ صَامَ حَتَّى انْحَنٰى وَانْقَطَعَ صَوْتُهٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ لَا يَصُوْمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَهٗ مُفْطِرًا اِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَالْعَطَشِ وَهُوَ صَائِمٌ وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَمَا نُقِلَ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا سَاَلَهٗ عُمَرُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ ذٰلِكَ وَلَا اَفْطَرَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ وَلَمْ يُفْطِرْ يَوْمَيِ الْعِيْدَيْنِ وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَلِذَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَمَّا اِذَا اَفْطَرَ هٰذِهِ الْاَيَّامَ وَصَامَ بَقِيَّةَ السَّنَةِ فَلَا كَرَاهَةَ فِيْ حَقِّهٖ بَلْ لَهٗ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْفَضْلِ

فَصْلٌ فِيْ فَضْلِ الصِّيَامِ عَلَى الْجُمْلَةِ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ عَلٰى اَخْبَرَنَا

اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ سَلَامِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا وَقِيْلَ اِنَّ الْغُرَابَ يَعِيْشُ مِقْدَارَ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا عَرْضُهٗ كَمَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ اَصْبَحَ صَائِمًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ

قادری خبر رکھتا ہے قسم میری بقا کی البتہ بیشک تجھ کو پاک کیا تیرے روزہ رکھنے نے اور تھا عیسے روزہ رکھا کرتا یہاں تک کہ وہ ضعیف ہوگیا تھا اور قطع ہوگئی تھی آواز اسکی اور روایت ہے انس سے کہا تھا ابو طلحہ نہیں روزہ رکھا کرتا تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بسبب جہاد کرنیکے پھر جب رحلت فرما گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو میں نے اسکو نہیں دیکھا روزہ چھوڑتے ہوئے الا مگر عید الفطر اور عید قربانی کے دن اور روایت ہے ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسی شخص نے جس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرمی کے دن میں کہ ڈالتے تھے اپنے سر پر پانی گرمی اور پیاس کی سختی سے اور وہ روزہ دار تھے اور روایت ہے سفیان سے انہوں نے ابو اسحاق سے اس نے حارث سے اس نے حضرت علی سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور چھوڑتے ایک دن اور جو نقل کیا گیا جابر کی حدیث میں کہ کہا بیشک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ سے پوچھا حضرت عمر نے اے نبی اللہ کے آپ مجھکو خبر دیجئے اس مرد کی جو تمام زمانہ روزہ رکھتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھا اس نے اور نہ کھولا سو وہ محمول ہے اس مرد پر جس نے تمام زمانہ کا روزہ رکھا اور نہ کھولا عیدکے دونوں دنوں اور ایام التشریق میں اور اسی طرح کہا امام احمد بن حنبل نے ولیکن جب روزہ نہ رکھا ان دنوں میں اور روزہ رکھا باقی سال میں پس اسکے حق میں منع نہیں ہے بلکہ اسکیلئے وہ کچھ ہے جو ہم نے بیان کیا فضائل سے

فصل بیان میں روزہ کی فضیلت کے بطریق اجمال اس میں سے وہ جو ہم کو

خبر دی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے عمرو بن ربیعہ سے اس نے سلام بن قیس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکھے ایک دن میں اللہ تعالے کی رضامندی کیلئے تو دور کریگا اسکو اللہ تعالے دوزخ سے مانند دوری کوے کے جو اڑا جب وہ بچہ تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا بوڑھا ہو کر اور کہا گیا ہے کہ کوا جیتا ہے مقدار پانسو سال کے اور روایت ہے ابو الدرداء سے کہا فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالے کی راہ میں تو کریگا اللہ تعالے اسکے درمیان اور آگ کے درمیان خندق جسکا عرض ہو جتنا آسمان اور زمین کا اور درمیان ہے اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک دن کا روزہ رکھے اللہ تعالے کی راہ میں تو اللہ تعالے دور کریگا اس روزہ کے سبب سے اسکا منہ آگ سے ستر برس اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کوئی بندہ نہیں جو صبح کرے روزہ کی حالت میں مگر اسکیلئے کھولے جاوینگے

المقالة السادسة والاربعون

السَّماءِ وسَبَّحت اَعضاؤه واستغفر لہ اَهلُ سَماءِ الدُّنيا
اِلى اَن تَوارت بِالحِجاب وَاِن صَلّى رَكعةً اَو رَكعتَين تَطوُّعًا
اَضاءت لہ السَّموات نورًا وقُلنَ اَزواجُہ مِنَ الحورِ العِين
اَللّٰهُمَّ اقبِضہ اِلَينا فَقَد اشتَقنا اِلى رُؤيَتِہ وَاِن هَلَّل اَو
سَبَّح تَلَقّاها سَبعون اَلفَ مَلَكٍ يَكتُبونَها اِلى اَن تَوارت
بِالحِجاب وَعَن اَبي صالحٍ عَن اَبي هُرَيرة رض قال اِنّ النَّبيّ صَلّى
اللّٰہ عَلَيہ وَسَلَّم قال كُلُّ حَسَنَةٍ يَعمَلُها ابنُ آدمَ فَهِيَ بِعَشرِ
حَسَنات اِلى مِائةِ حَسَنَةٍ اَو سَبعِمِائةِ حَسَنةٍ اِلّا الصَّومَ فَاِنّ
اللّٰہ تعالى قال في بعضِ كُتُبِہ الصَّومُ لي وَاَنا اَجزي بِہ وَخَلوفُ
فَمِ الصّائِمِ اَطيَبُ عِندَ اللّٰہِ مِن رِيحِ المِسكِ وَعَن عَليٍّ اَنّہ
قال سَمِعتُ رَسولَ اللّٰہِ صَلّى اللّٰہُ عَلَيہ وَسَلَّم يَقولُ مَن مَنَعَہ
الصِّيامُ مِنَ الطَّعامِ وَالشَّرابِ الَّذي يَشتَهيہ اَطعَمَہُ اللّٰہُ مِن
ثِمارِ الجَنّةِ وَسَقاهُ مِن شَرابِها وَعَن اَبي هُرَيرة اَنّہ قال قال
رَسولُ اللّٰہِ صَلّى اللّٰہُ عَلَيہ وَسَلَّم لِكُلِّ اَهلِ عَمَلٍ بابٌ مِن اَبوابِ
الجَنّةِ يُدعَون مِنہ بِذٰلِكَ العَمَلِ وَلِاَهلِ الصِّيامِ بابٌ يُدعَون
مِنہ يُقالُ لہ الرَّيّان قال اَبو بَكرٍ يا رَسولَ اللّٰہِ هَل
اَحَدٌ يُدعى مِن هٰذِہِ الاَبوابِ كُلِّها قال صَلّى اللّٰہُ عَلَيہ وَسَلَّم
نَعَم وَاَنا اَرجو اَن تَكونَ مِنهُم يا اَبا بَكرٍ وَقال صَلّى اللّٰہُ عَلَيہ
وَسَلَّم اِنّ لِكُلِّ شَيءٍ بابًا وَاِنّ بابَ العِبادةِ الصِّيامُ وَقال
اَنَسُ بنُ مالِكٍ قال قال رَسولُ اللّٰہِ صَلّى اللّٰہُ عَلَيہ وَسَلَّم
عَلَيكُم بِالصَّومِ فَاِنّہ مَحسَمةٌ لِلعُروقِ وَعَن اَبي هُرَيرة قال قال
رَسولُ اللّٰہِ صَلّى اللّٰہُ عَلَيہ وَسَلَّم الصَّومُ نِصفُ الصَّبرِ وَلِكُلِّ
شَيءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الجَسَدِ الصَّومُ وَعَن اَبي اَوفى عَنِ النَّبيِّ صَلّى
اللّٰہُ عَلَيہ وَسَلَّم قال نَومُ الصّائِمِ عِبادةٌ وَسُكوتُہ تَسبيحٌ وَ
عَمَلُہ مُتَقَبَّلٌ وَعَنِ ابنِ عَبّاسٍ قال قال رَسولُ اللّٰہِ صَلّى
اللّٰہُ عَلَيہ وَسَلَّم يوضَعُ لِلصّائِمينَ يَومَ القِيٰمةِ مائِدةٌ مِن ذَهَبٍ
عَلَيها سِماطٌ فَيَاكُلونَ مِنها وَالنّاسُ يَنظُرونَ وَعَن اَحمَدَ بنِ
الحَواريِّ قال حَدَّثَني اَبو سُلَيمانَ قال جاءَني اَبو عَليٍّ الاَصَمُّ
بِاَحسَنِ حَديثٍ سَمِعتُہ فِي الدُّنيا قال يوضَعُ لِلصُّوّامِ

آسمان کے دروازے اور تسبیح کہتے ہیں اسکے اعضاء اور بخشش مانگتے ہیں اسکے لئے آسمان دنیا کے رہنے والے سورج کے چھپنے تک پردہ میں اور اگر وہ ایک رکعت نماز پڑہے یا دو رکعت نفل تو روشنی کرینگے اسکے لئے آسمان نور کی اور کہینگی اسکی بیویاں حور عین میں سے یا اللہ اس کو قبض کر ہماری طرف بیشک ہم مشتاق ہوئے ہیں اسکے دیکھنے کیطرف اور اگر وہ لا الہ الا اللہ کہے یا تسبیح کہے تو اس لیتے ہیں ستر ہزار فرشتے جو لکہتے ہیں اسکو سورج کے پردہ میں چھپنے تک اور روایت ہے ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ کہا بیشک حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نیکی جسکو کرتا ہے آدم کا بیٹا پس وہ دس نیکیوں سے سو نیکی تک یا سات سو نیکی تک بڑھ جاتی ہے مگر روزہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اپنی بعض کتابوں میں روزہ میرے لئے ہے اور میں اسکی جزا دونگا اور بو روزہ دار کے موہنہ کی زیادہ خوشبودار ہے اللہ کے پاس کستوری کی بو سے اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس شخص کو روزہ روک رکھے کہانے اور پینے سے جسکی وہ خواہش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو کہلا دیگا بہشت کے میووں سے اور اسکو پلا دیگا بہشت کے شراب سے اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر عمل کرنیوالے کیلئے ایک دروازہ ہے بہشت کے دروازوں میں سے کہ پکارے جاوینگے اس دروازے سے اس عمل کی وجہ سے اور روزہ داروں کیلئے ایک دروازہ ہے وہ اس سے پکارے جاوینگے کہا جاتا ہے اسکو ریان حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا کوئی ایسا بھی ہے جو پکارا جاوے ان سب دروازوں سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں اور میں امید رکہتا ہوں کہ تو ہوگا انمیں سے اے ابوبکر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ہر چیز کیلئے ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے اور کہا انس بن مالک نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم روزہ کو صاف کرو اپنے دلوں کو اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نصف صبر ہے اور ہر چیز کیلئے زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے اور روایت ہے ابو اوفی سے انہوں نے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور اس کا چپ رہنا تسبیح ہے اور اسکا عمل قبول کیا گیا ہے اور روایت ہے ابن عباس سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکہا جاویگا روزہ داروں کیلئے قیامت کے دن خوان سونے کا اسپر جہلی ہوگی پس وہ اسمیں سے کہاوینگے اور لوگ دیکھتے ہونگے اور روایت ہے احمد بن ابی الحواری سے کہا مجھ سے بیان کیا ابو سلیمان نے کہا میرے پاس لایا ابو علی اصم ایک بہت اچھی حدیث جسکو میں نے دنیا میں سنا ہو کہا رکہا جاویگا روزہ داروں کے لیے

مائدة یأکلون علیها والناس فی الحساب قال فیقولون یا رب
نحن نحاسب وهؤلاء یأکلون قال فیقول إنهم طال ما
صاموا وأفطرتم وقاموا ونمتم وعن ابن عباس قال إن رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال الصائمون إذا خرجوا من
قبورهم ینفح من أفواههم ریح المسك ویؤتون بمائدة من الجنة
فیأکلون منها وهم فی ظل العرش وقال سفیان بن عیینة
بلغنی أن الصائم لا یحاسب علی ما یفطر علیه وعن أبی صالح
عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
الله عز وجل الصوم لی وأنا أجزی به یدع شهوته وأکله و
شربه من أجلی والصوم جنة وللصائم فرحتان فرحة عند
فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فمه أطیب عند الله من
ریح المسك وعن جابر بن عبد الله قال إن رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال الصوم جنة یستجن بها العبد من
النار وعن سعید بن جبیر عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال ما آسی
علی شیء من الدنیا أترکه خلفی إلا الصیام فی الهواجر والمشی إلی
الصلوة وعن مجاهد عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لو أن رجلا صام لله تطوعا ثم أعطی ملء
الأرض ذهبا لم یستوف ثوابه دون الحساب **فصل**
وأما أوراد اللیل والحث علی قیامه فمما اتفق فی الصحیحین
وما ذکر فی غیرهما من الکتب من ذلك ما روی عن شقیق عن
عبد الله قال ذکر عند النبی صلی الله علیه وسلم رجل فقیل
یا رسول الله إن فلانا نام اللیلة حتی أصبح ما صلی
فقال النبی صلی الله علیه وسلم ذلك رجل بال الشیطان
فی أذنیه وفی الخبر إذا نام الرجل عقد الشیطان علی رأسه ثلاث
عقد فإن قعد وذکر الله تعالی انحلت عقدة وإن توضأ
انحلت عقدة وإن صلی رکعتین انحلت العقد کلها وأصبح
نشیطا طیب النفس وإلا أصبح کسلان خبیث النفس وفی
خبر آخر إن للشیطان سعوطا ولعوقا وذرورا فإذا
سعط العبد ساء خلقه وإذا لعقه ذرب لسانه

ایک خوانچہ وہ اس پر کہاوینگے اور لوگ حساب میں ہونگے کہا پس وے عرض کرینگے
اے پروردگار ہم حساب کیے جاتے ہیں اور وہ کہاتے ہیں کہا پھر فرماویگا بیشک انہوں
نے مدت دراز روزہ رکہا اور تم نے افطار کیا اور انہوں نے قیام کیا اور تم
سوتے رہے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
روزہ دار جب نکلینگے اپنی قبروں سے مہکے گی انکے مونہوں سے کستوری کی خوشبو اور
وہ دیے جاوینگے ایک خوانچہ بہشت میں سے پھر وہ اس میں سے کہاوینگے اور وہ عرش کے سایہ
میں ہونگے اور کہا سفیان بن عیینہ نے مجہکو پہونچا کہ تحقیق روزہ دار حساب نہ کیا جاویگا
اس چیز پر جس پر اسنے روزہ کہولا اور روایت ہے ابو صالح سے انہی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں اسکی
جزا دونگا چہوڑتا ہے اپنی خواہش اور اپنا کہانا اور اپنا پینا میرے سبب سے اور روزہ
ڈہال ہے اور روزہ دار کیلئے دو خوشی ہیں ایک خوشی اسکے روزہ کہولنے کے وقت اور
ایک خوشی اپنے رب سے ملنے کے وقت اور البتہ اسکے منہ کی بو زیادہ خوشبودار ہے اللہ کے
پاس خوشبو سے کستوری کے اور روایت ہے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے کہا بیشک حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈہال ہے جس سے بندہ آگ سے پناہ لیگا اور
روایت ہے سعید بن جبیر سے انہی ابن عمرؓ اور انہی حضرت عمر بن الخطاب سے کہ کہا مجہکو غم
نہیں لگا کسی چیز پر دنیا سے کہ میں اسکو چہوڑ جاؤں پیچہے مگر روزہ گرمی میں اور
جانا نماز کی طرف اور روایت ہے مجاہد سے انہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر کوئی مرد روزہ رکہے اللہ کیلئے نفلی پھر دیا جاوے زمین بہر سونا پورا
نہ لیا اسکا ثواب قیامت کے سوا **فصل** ولیکن ورد رات کا اور ترغیب اسکے قیام پر ان
روایتوں میں ہے جو کہ اتفاق کیا گیا صحیحین میں اور جو بیان کیا گیا ان دونوں کے سوا اور
کتابوں میں انہیں سے ہے جو روایت کیگئی شقیق سے انہی عبد اللہ سے روایت کی کہا ذکر
کیا گیا پاس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد کا پس کسی نے کہا یا رسول اللہ
بیشک فلانا سوتا رہا آج رات یہانتک کہ صبح کی نماز نہیں پڑہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ مرد ہے کہ پیشاب کیا شیطان نے اسکے کانوں میں اور حدیث میں ہے کہ جب مرد سو
جاتا ہے تو گرہ دیتا ہے شیطان اسکے سر پر تین گرہ پھر اگر وہ بیٹہ گیا اور یاد کیا اللہ تعالی کو تو
کہل جاتی ہے ایک گرہ اور اگر وضو کیا تو کہل جاتی ہے ایک گرہ اور اگر دو رکعت نماز
پڑہے تو کہل جاتی ہیں گرہیں سب کی سب اور صبح کرتا ہے خوشحال پاک نفس اور نہ صبح کرتا ہے
سست پلید نفس اور ایک اور حدیث میں ہے کہ بیشک شیطان کیلئے ایک ناک میں پہونکنا ہے
اور ایک چاٹنے والی اور ایک چہڑکنے والی پھر جب ناک میں ڈالتا ہے بندہ کے تو برا ہو جاتا ہے

بالتمر وإذا أذّن نام بالليل حتى الصبح وليس طول القيام
في صلوة الليل فهي مثنى مثنى وكثرة الركوع والسجود في صلوة
النهار وإن أراد أن يصليها أربعا بتسليمة جاز وصلوة
الليل في حق النبي صلى الله عليه وسلم نافلة وفريضة وقربة
وكرامة وفي حق أمته مكملة ومتممة للفرائض عن سالم عن
ابن عمر قال كان الرجل في حيوة رسول الله صلى الله
عليه وسلم إذا رأى رؤيا قصها على رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال فتمنيت أن أرى رؤيا أقصها على رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال وكنت غلاما شابا عزبا وكنت أنام
في المسجد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيت في
النوم كأن ملكين أخذاني فذهبا بي إلى النار وإذا هي
مطوية كطي البئر وإذا لها قرنان كقرني البئر فرأيت ناسا
قد عرفتهم فجعلت أقول أعوذ بالله من النار أعوذ بالله من
النار فلقينا ملك آخر فقال لي لن تراع قال فقصصتها على
حفصة فقصتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلى
الله عليه وسلم نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل
قال فكان لا ينام من الليل إلا قليلا وعن أبي سلمة عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل وعن
أبي صالح عن ابن شهاب قال أخبرني علي بن حسين أن أباه
الحسين بن علي أخبره أن علي بن أبي طالب أخبره أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه هو وفاطمة ابنة النبي صلى
الله عليه وسلم رضي الله عنها فوجدهما نياما فقال ألا
تصليان فقلت يا رسول الله إن أنفسنا بيد الله تعالى فإذا
شاء أن يبعثنا فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين
قلت يا رسول الله ذلك ثم لم يرجع شيئا فسمعته وهو يضرب
فخذه ويقول صلى الله عليه وسلم وكان الإنسان أكثر شيء جدلا
وحدثنا أبو نصر [illegible] بإسناده عن سفيان الثوري عن
أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى

تو اسکا خلق برا ہو جاتا ہے اور جب چاشت والی دو واجاشت لیتا ہی تو اسکی نسیان گندی
ہو جاتی ہے برائی سے اور جب اسی ہوتی کو دھو ڈالتا ہے تو رات کو سوتا ہی صبح تک اور سنت
ہے قیام کا لنبا کرنا رات کی نماز مین اور وہ دو دو رکعت ہی اور زیادہ کرنا ہی رکوع
اور سجود کا دن کے نماز مین اور اگر ارادہ کری کہ اس نماز کو چار رکعت ایک سلام سے پڑہے
تو جایز ہی اور رات کی نماز حق مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفل زیادہ ہی اور فرض ہے
اور قربت اور بزرگی ہی اور حق مین آپ کی امت کے کامل کرنیوالی اور پورا کرنیوالی ہے فرضون
کیلئے اور روایت ہے سالم سے انہی حضرت ابن عمر سے کہ کہا تہا ایک مرد زندگی مین حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب وہ کوئی خواب دیکہتا تو اسکو بیان کرتا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا پہر مینے خواہش کی کہ مین بہی خواب دیکہون اور اسکو آپ
پر بیان کرون کہا اور مین لڑکا جوان بے عورت تہا اور مین سویا کرتا تہا مسجد مین بیچ
مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مینے خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے تہے انہون نے
مجہکو پکڑا پہر لیگئے مجہکو دوزخ کیطرف اور ناگہان وہ لپٹی ہوئی تہی کوئین کیطرح کی اور
ناگہان اسکیلئے دو مینار تہی مثل دو مینار کنوئین کے پس مینے کچہہ لوگ دیکہے جنکو مین پہچانتا تہا پہر
مینے یون کہنا شروع کر دیا مین پناہ لیتا ہون اللہ کی آگ سے مین پناہ لیتا ہون اللہ کی
آگ سے پہر ہمکو ایک فرشتہ اور ملا انہوں نے مجہسے کہا مت ڈر کہا پہر مینے یہ خواب حضرت حفصہ کے
پاس بیان کیا انہون نے بیان کیا اسکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا مرد ہی عبد اللہ اگر ہو نماز پڑہتا رات کو سالم نے
کہا پہر تہے ابن عمر نہ سویا کرتے رات سے مگر تہوڑا سا اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہی عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے کہ کہا فرمایا مجہکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ہو
فلانے کی طرح کہ وہ قیام کرتا تہا رات مین پہر انہی چہوڑ دیا رات کا قیام اور روایت ہے ابی صالح
سے انہی ابن شہاب سے کہ کہا مجہکو خبر دی علی بن حسین نے کہ تحقیق اسکے باپ حسین بن علی نے
اسکو خبر دی کہ تحقیق حضرت علی بن ابی طالب نے خبر دی کہ تحقیق حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کو آئے تو انکو
سوتے پایا تو فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑہتے ہو مینے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق ہماری جانیں اللہ تعالی
کے ہاتہہ مین ہین جب وہ چاہتا ہی ہمارا اٹہانا تو ہمین اٹہا دیتا ہی پس لوٹ گئے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مینے کہا یون آپ نے ہمیں کوئی جواب نہ دیا پہر مینے سنا
آپ سے سنا اور اپنی ران پر ہاتہہ مارتے تہے اور کہتے تہے اور ہی انسان سب چیز سے
زیادہ جہگڑنیوالا اور یہی حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنی اسناد سے سفیان ثوری سے انہون نے
ابو الزبیر سے انہون نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ

الله عليه وسلم ركعتان يصليهما العبد في جوف الليل خير له من الدنيا
وما فيها ولولا ان اشق على امتي لفرضتهما عليهم وحدثنا ابو نصر
عن والده باسناده عن ابي العالية قال حدثني ابو مسلم انه سال
ابا ذر رضي الله عنه اي صلوة افضل فقال ابو ذر سالت عنها رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال جوف الليل او قال نصف الليل وقليل
فاعله وفي بعض الاخبار سال داود النبي صلى الله عليه وسلم
ربه عز وجل قال الهي اني احب ان اتعبد
لك فاي وقت افضل

فاوحى الله تعالى اليه يا داود لا تقم اول الليل ولا اخره فانه من
قام اوله نام اخره ومن قام اخره لم يقم اوله ولكن قم وسط الليل
حتى تخلو بي واخلو بك وارفع الي حوائجك وعن يحيى ابن
المختار عن الحسن انه قال ما عمل عبد عملا اقر لعينه ولا اخف
لظهره ولا اطيب لنفسه من قيام في جوف الليل بدوام او انفاق
مال في حق وكان ابو الدرداء يقول يا ايها الناس اني لكم ناصح
اني عليكم شفيق صلوا في ظلمة الليل لوحشة القبور وصوموا
في الدنيا لحر يوم النشور وتصدقوا لمخافة يوم عسير يا ايها
الناس اني لكم ناصح اني عليكم شفيق وحدثنا ابو نصر عن والده
باسناده عن يحيى بن ابي كثير عن ابي جعفر انه سمع ابا هريرة
يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بقي ثلث الليل
ينزل الله تعالى الى السماء الدنيا فيقول من الذي يدعوني فاستجيب
له من الذي يستغفرني فاغفر له من الذي يسترزقني فارزقه من
ذا الذي يستكشف الضر فاكشفه عنه حتى ينفجر الفجر وحدثنا
ابو نصر عن والده باسناده عن ابي هريرة قال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ينزل ربنا عز وجل كل ليلة الى
سماء الدنيا ثلث الليل الاخير فيقول هل من مستغفر فاغفر
له هل من تائب فيستجاب له هل من سائل فيعطى سؤله
ثم كانوا يستحبون الصلوة من آخر الليل وعن ابي
امامة قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم اي
الدعاء اسمع قال جوف الليل الاخير وادبار الصلوات المكتوبات

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں جنکو پڑھے بندہ رات کے درمیان میں وہ بہتر ہیں دنیا
سے اور جو کچھ اس میں ہے اور اگر نہ ہوتا کہ میں مشکل نہ سمجھتا اپنی امت پر البتہ میں انکو انپر
فرض کر دیتا اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد ابو العالیہ

سے کہ کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو مسلم نے کہ انہوں نے ابو ذر سے پوچھا کونسی نماز افضل ہے ابو ذر
نے کہا میں نے اس سے پوچھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا رات کے
درمیان میں یا کہا فرمایا آدھی رات میں اور کم ہیں اسکے کرنیوالے اور بعض حدیث میں ہے
کہ پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عز وجل سے اور عرض کیا اے میرے معبود
میں دوست رکھتا ہوں تیری عبادت کرنی سو کونسا وقت افضل ہے تب وحی بھیجی اللہ تعالی
نے اسکی طرف وحی کی اے داود مت کھڑا ہو پہلی رات میں اور پچھلی رات میں کیونکہ جو شخص پہلی
رات میں کھڑا رہتا ہے تو وہ پچھلی رات میں سو جاتا ہے اور جو شخص پچھلی رات میں کھڑا ہوتا ہے
تو وہ پہلی رات میں کھڑا نہیں ہوتا ولیکن تو کھڑا ہو کر رات کے درمیان میں تاکہ تو مجھسے
خلوت کرے اور میں خلوت کروں تجھسے اور اٹھا میری طرف حاجتیں اپنی اور روایت ہے یحیی بن مختار سے
حسن سے کہ انہوں نے کہا نہیں کوئی عمل کسی نے کیا جو وہ آنکھ کو ٹھنڈا کرنیوالا ہو اور پیٹھ کیلئے
زیادہ ہلکا ہو اور نفس کو بہت خوش کرنیوالا ہو قیام رات کے درمیان میں ہمیشہ کیا ہوا سے یا
مال خرچ کرنے سے حق میں اور تھے حضرت ابو الدرداء کہا کرتے اے لوگو میں بیشک تمہارا خیرخواہ
ہوں میں بیشک تمپر شفقت کرنیوالا ہوں تم نماز پڑھا کرو رات کے اندھیرے میں قبروں کی تنہائی
کیلئے اور روزہ رکھا کرو دنیا میں گرمی دن قیامت کے اور صدقہ دیا کرو سختی کے دن
سے خوف کیلئے اے لوگو میں بیشک تمہارا خیرخواہ ہوں میں بیشک تمپر شفقت کرنیوالا ہوں اور
ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے یحیی ابن کثیر سے انہوں نے ابو جعفر سے انہوں نے سنا
ابو ہریرہ کو کہتے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باقی رہتا ہے تیسرا حصہ رات کا اترتا
ہے اللہ تعالی طرف آسمان دنیا کے پھر فرماتا ہے کون شخص ہے جو مجھسے دعا کرے سو اسکے لئے قبول کروں
کون شخص ہے کہ مجھسے بخشش مانگے سو میں اسکے لئے بخش دوں کون ہے جو مجھسے رزق مانگے سو میں اسکو رزق دوں
کون شخص ہے جو تکلیف کا دور ہونا مانگے سو میں اسکو اس سے دور کروں یہاں تک کہ
پھٹتی ہے فجر اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ابو ہریرہ سے کہا بیشک
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے ہمارا پروردگار عز وجل ہر ایک رات
میں طرف آسمان دنیا کے رات کے پچھلے تیسرے حصہ میں پھر فرماتا ہے کیا کوئی بخشش مانگنے والا
ہے پس میں اسکو بخش دوں کیا کوئی توبہ کرنیوالا ہے پس میں توبہ قبول کروں کیا ہے کوئی سوال کرنیوالا پس اسکا
سوال دیا جاوے پس یہی سبب ہے دوست رکھتے تھے نماز کو پچھلی رات میں اور روایت ہے حضرت ابو امامہ سے
کہا عرض کیا گیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے فرمایا رات کے

وعن عبد الله بن عمرو قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان خير الصيام صيام داود عليه السلام كان يصوم
نصف الدهر وخير الصلوة صلوة داود عليه السلام كان
يرقد نصف الليل يصلي آخر الليل حتى اذا بقي سدس
الليل وفي لفظ آخر عن عبد الله ابن عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم احب الصلوة الى الله تعالى صلوة داود
عليه السلام كان يرقد شطر الليل ثم يقوم ثم يرقد آخره
ثم يقوم ثلث الليل بعد شطره وقال ابو هريرة اني
اجعل الليل ثلاثا فثلثا انام وثلثا اصلي وثلثا اتذكر
فيه حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ابن مسعود
فضل صلوة الليل على صلوة النهار كفضل صدقة السر
على صدقة العلانية وقال عمرو بن العاص ركعة بالليل
خير من عشر بالنهار وسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم
جبريل عليه السلام اي الليل اسمع فقال ان العرش
يهتز من السحر وقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بقيام الليل
فانه داب الصالحين قبلكم وهو قربة الى الله
تعالى وتكفير للسيئات منهاة عن الاثم مطردة للداء عن
الجسد حدثنا ابو نصر عن ابيه باسناده عن الاعمش
عن ابي سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان في الليل ساعة لا يوافقها عبد يسأل الله تعالى فيها
شيئا الا اعطاه اياه وهي في كل ليلة قالوا وهذا مثل
الساعة في يوم الجمعة ومثل ليلة القدر في العشر الاخير من
شهر رمضان ويقال ان في الليل وقتا لابد ان ينام فيه
ويغفل كل ذي عين الا الحي القيوم الذي لا يموت فلعلها
هذه الساعة وفي حديث عمرو بن عبسة عليك بصلوة
آخر الليل فانها مشهودة محضورة تحضرها ملائكة الليل و
ملائكة النهار **فصل** واما صلوة رسول الله صلى
الله عليه وسلم فالذي اتفق عليه ما ذكره عن ابي اسحق
قال اتيت اسود بن يزيد وكان لي اخا وصديقا فقلت

کا پچھلا درمیان دوپہر پیچھے فرض نماز کے دن کے اور روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا بیشک حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہتر روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ روزہ رکھا
کرتے تھے نصف زمانہ اور بہتر نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ وہ سویا کرتے تھے نصف
رات اور نماز پڑھا کرتے تھے پچھلی رات میں یہانتک کہ جب باقی رہجاتا چھٹا حصہ رات کا اور
ایک اور لفظ میں ہے عبداللہ ابن عمرؓ سے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بہت پیاری نماز اللہ تعالیٰ کی طرف حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ وہ سویا کرتے
تھے نصف رات میں پھر قیام کرتے پھر سو جاتے اسکے آخر میں پھر قیام کرتے تیسرے حصہ میں رات
کے بعد اسکے حصہ گذرنے کے اور کہا ابوہریرہؓ نے میں کرتا ہوں رات کو تین پس ایک
حصہ میں سو رہتا ہوں اور ایک حصہ میں نماز پڑھتا ہوں اور ایک حصہ میں یاد کرتا ہوں حدیث
جناب رسول اللہ کی اور کہا ابن مسعودؓ نے کہ بزرگی رات کی نماز کی دن کی نماز پر ایسی
ہے جیسی بزرگی پوشیدہ صدقہ کی ہے ظاہر صدقہ پر اور کہا عمرو بن عاص نے ایک رکعت رات
میں بہتر ہے دس رکعت سے دن میں اور پوچھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت جبرئیل علیہ السلام سے رات کے کس وقت میں دعا قبول ہوتی ہے کہا بیشک عرش
کانپتا ہے سحر کے وقت اور فرمایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لازم پکڑو
رات کے قیام کو کیونکہ وہ طریقہ تم سے پہلے نیکوں کا ہے اور بیشک رات کا قیام نزدیکی
ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور کفارہ ہے برائیوں کا اور روکنے والا ہے گناہ سے اور دور
کرنیوالا ہے بیماری کا بدن سے اور یہی حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ
سے اپنی اسناد سے اعمش سے اس نے ابو سفیان سے اس نے جابرؓ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ
نہیں موافق ہوتا اسکے کوئی بندہ مانگتا اللہ تعالیٰ سے اس میں کچھ مگر وہ اسکو
وہ دے ہی دیتا ہے اور وہ ہر رات میں ہوتی ہے انہوں نے کہا اور یہ
مانند ہے اس گھڑی کی طرح جو جمعہ کے دن میں ہوتی ہے اور لیلۃ القدر کی
طرح آخر کے دس دنوں میں ماہ رمضان سے اور کہا جاتا ہے بیشک رات میں ایک
وقت ہے ضرور اس میں سو جاتی ہے اور غافل ہو جاتی ہے ہر آنکھ مگر وہ زندہ رہنیوالا
قائم رہنیوالا جو نہیں مرتا سو شاید اسی وقت میں یہ گھڑی ہوتی ہو اور حدیث میں
عمرو بن عبسہ کے ہے لازم کر تو پچھلی رات کی نماز کو کیونکہ وہ نماز حاضر کیگئی ہے اس میں حاضر ہوتے
ہیں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے **فصل** لیکن نماز حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی جو ذکر کیگئی صحیحین میں پس وہ ہے جو روایت کیگئی ابو اسحق سے
کہا میں گیا اسود بن یزید پاس اور وہ میرا بھائی اور دوست تھا میں نے اس سے کہا

لَنَسِيَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِي مَا حَدَّثَتْكَ عَائِشَةُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهُ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهِ قَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ لَمْ يَمَسَّ مَاءً حَتّٰى يَنَامَ فَاِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ الْاَوَّلَ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ قَامَ وَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى وعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طُوْلِهَا وَاَهْلُهُ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ فَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ اُلْفِي النَّبِيَّ صلعم مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ اِلَّا وَهُوَ نَائِمٌ عِنْدِيْ تَعْنِيْ بَعْدَ الْوِتْرِ وعَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ مِنَ الْعَمَلِ قُلْتُ اَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ وعَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا مِنَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَرْبَعًا صَلُّوْا وَلَوْ رَكْعَتَيْنِ مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يُعْرَفُ لَهُمْ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ اِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ قُوْمُوْا لِصَلٰوتِكُمْ وعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ

اے ابو عمرو مجہسے بیان کر جو تجہی حضرت عائشہ نے بیان کی نماز سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو رہتے اول رات مین اور جاگتے پچھلی رات مین پہر اگر ہوتی آپ کو کچھ حاجت اپنی بیوی کیطرف تو اپنی حاجت پوری کرتے پہر نہ چہوتے پانی کو یہانتک کہ سو جاتی پہر جب سنتی پہلی اذان عائشہ نے کہا تو آپ کود تے اللہ کی قسم نہین کہا کہڑے ہوتے پہر ڈالتے اپنے پر پانی اللہ کی قسم نہین کہا غسل کرتے اور مین جانتا ہون جو عائشہ ارادہ رکہتی تہی اور اگر آپ جنبی نہ ہوتے تو وضو کر لیتے جیسے نماز کیلئے وضو کرتے تہے پہر نماز پڑہتے اور روایت ہے کریب ابن عباس کے مولی یعنی آزاد کیے ہوئے سے ابن عباس سے کہ وہ ایک رات رہے حضرت میمونہ ام المومنین کے پاس کہا پس مین لیٹا عرض مین تکیے کے اور لیٹے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے طول مین اپنی بیوی سمیت اور سوئے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ جب آدہی رات ہو گئی یا اس سے پہلے تہوڑا سا یا اسکے پیچہے جاگے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر بیٹہ گئے پہر نیند کو ملا اپنے منہ مبارک سے اپنے ہاتہ مبارک سے پہر پڑہین دس آیتین آخر کی سورہ آل عمران سے پہر اٹہے ایک مشک لٹکتی کیطرف پہر اس سے وضو کیا پس اچہا وضو کیا پہر کہڑے ہوئے پہر نماز پڑہی ابن عباس نے کہا پہر مین بہی اٹہا پہر مینے بہی ویسا ہی کیا جیسا کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر چلا اور آپ کے پہلو مین کہڑا ہوا پس رکہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتہ میرے سر پر پہر آپنے میرا داہنا کان پکڑا پہر ملا پہر دو رکعت پڑہین پہر دو رکعت پہر دو رکعت پہر دو رکعت پہر وتر پڑہے پہر لیٹ رہے تو کہ موذن آیا پہر اٹہے پہر ہلکی سی دو رکعتین پڑہین پہر نکلے پہر صبح کی نماز پڑہی اور ام سلمہ سے روایت ہے وہ عائشہ سے فرماتی تہین نہین پاتی تہی مین حضرت کو پچہلی رات مگر وہ سوئے ہوئے ہوتے میرے پاس یعنے وتر کے بعد اور روایت ہے مسروق سے اس نے حضرت عائشہ سے کہ کہا بیشک حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرتی تہی ہمیشگی عمل سے پہر مین نے کہا کونسی رات کے وقت مین آپ اٹہا کرتے تہے کہا حضرت عائشہ نے جب مرغ کی آواز سنتے اور روایت ہے حسن سے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہا کرو رات سے اگرچہ چار رکعت پڑہ سکو نہ پڑہ سکو اگرچہ دو رکعت ہی نہین کوئی گہر والے مومنین سے جنکی نماز رات کی جانی گئی ہو مگر انکو پکارتا ہے ایک پکارنے والا اے گہر والو اٹہو اپنی نماز کو اور روایت ہے ابو سلمہ سے انہون نے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکہتا

اللّٰه لشیء ما اذن لنبیّ حسن الصوت یتغنّی بالقرآن وعن
عائشة قالت ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم سمع رجلا یقرأ
فی سورة من اللیل فقال صلی اللّٰه علیه وسلم رحمه اللّٰه لقد
اذکرنی کذا وکذا آیة کنت اسقطتها من سورة کذا وکذا
نوع اٰخر من صلوته صلی اللّٰه علیه وسلم من اللیل فما اخبرنا
به الشیخ ابو نصر عن والده قال حدثنا محمد بن احمد بن
ابی الفوارس قال حدثنا احمد بن یوسف قال حدثنا
احمد بن ابراهیم بن ملحان قال حدثنی ابو بکر قال
حدثنا اللیث عن یحیی بن ابی حبیب عن عراک عن عروة ان عائشة رضی اللّٰه عنها
اخبرته ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یصلی باللیل ثلث عشرة رکعة ورکعتی
الفجر وروی انه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یصلی من اللیل اثنتی
عشرة رکعة ثم یوتر بواحدة وقیل عشر رکعات ثم یوتر
بواحدة **فصل** اٰخر فی صلوة اللیل قد ذکر اللّٰه تعالی
القائمین باللیل فی کتابه العزیز فقال عز وجل کانوا قلیلا
من اللیل ما یهجعون وبالاسحار هم یستغفرون وقال جل
وعلا تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفا وطمعا
وقال تعالی امن هو قانت اٰناء اللیل ساجدا وقائما یحذر الاٰخرة
ویرجوا رحمة ربه وقال تبارک وتعالی والذین یبیتون لربهم
سجدا وقیاما وقال جل وعلا ومن اللیل فتهجد به نافلة
لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وقال النبی صلی
اللّٰه علیه وسلم اذا جمع اللّٰه الاولین والاٰخرین یوم القیمة
نادی مناد لیقم الذین کانت تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون
ربهم خوفا وطمعا فیقومون وهم قلیل ثم یرجع فینادی
لیقم الذین کانوا لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر اللّٰه فیقومون
وهم قلیل ثم یرجع فینادی لیقم الذین کانوا یحمدون اللّٰه
عز وجل فی السراء والضراء فیقومون وهم قلیل ثم یحاسب
سائر الناس من بعدهم وقال صلی اللّٰه علیه وسلم استعینوا
بطعام السحر علی صیام النهار وبقیلولة النهار علی قیام اللیل
ان صاحب النوم یجیء مفلسا فما نام احد طول لیله الا

اللہ تعالیٰ کسی چیز کیلئے جیسا کان رکھتا ہے ویسا کسی نبی خوش آواز کے اچھا پڑھنے سے
قرآن کو اور روایت ہے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا بیشک حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو سنا کہ پڑھتا تھا ایک سورت رات سے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسپر رحم فرماوے البتہ اسنے مجھکو یاد کرا دین ایسی ایسی آیت کہ
مین انکو بھول گیا تھا ایسی ایسی سورت مین دوسری قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے نماز کا رات مین اسپر روایت ہے جس سے ہمکو خبر دی شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے
کہ کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن احمد بن ابی الفوارس نے کہا ہمسے حدیث بیان کی احمد بن یوسف
نے کہا ہمسے حدیث بیان کی احمد بن ابراہیم بن ملحان نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی لیث نے ابن ابی حبیب سے انہوں نے عراک سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا تحقیق حضرت
عائشہ نے ہمکو خبر دی کہ تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے رات
مین تیرہ رکعت اور دو رکعت فجر کی سنت۔ اور روایت کیگئی ہے کہ تحقیق حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے رات کو بارہ رکعتیں پھر وتر کرتے ایک رکعت سے اور
بعض نے کہا دس رکعتیں پھر وتر کر لیتے ایک رکعت سے **فصل** اور رات کی نماز مین
اور بیشک اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا رات مین قیام کرنیوالونکا اپنی کتاب عزت والی مین سو
اللہ عز وجل نے فرمایا تھے تھوڑا سا رات سے سویا کرتے اور سحر وقت مین وے بخشش مانگا
کرتے اور فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے جدا رہتی ہین انکی کروٹین بچھونے سے پکارتے ہین اپنے رب
کو خوف و امید سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بھلا جو شخص کہ وہ عبادت کرنیوالا ہے رات کی گھڑیون
مین سجدہ کرتا اور قیام کرتا ڈرتا ہے آخرت سے اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی رحمت کی
اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اور جو لوگ رات گذارتے ہین اپنے رب کیلئے سجدہ کرتے اور
قیام کرتے اور فرمایا اللہ بزرگ و بلند نے اور رات سے پس تہجد پڑھ اسمین زیادہ ہے تیرے لیئے قریب ہے
کہ تجھکو اٹھا دے تیرا رب مقام محمود مین اور فرمایا حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب اللہ جمع کریگا پہلون پچھلون کو دن قیامت کے تو پکاریگا ایک پکارنیوالا چاہیے کہ
کھڑے ہو جاوین وہ لوگ جنکی کروٹین جدا ہوا کرتی تھین بستروں سے جو پکارتے تھے اپنے رب
کو خوف اور امید سے پس کھڑے ہو جاوینگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر لوٹیگا پھر پکاریگا چاہیے کہ
کھڑے ہو جاوین وہ لوگ جنکو غافل نہین کرتی تھی تجارت اور نہ خرید اور فروخت اللہ
پاک کے ذکر سے پس کھڑے ہو جاوینگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر لوٹیگا پھر پکاریگا چاہیے کہ
کھڑے ہو جاوین وہ لوگ جو اللہ عز و جل کا حمد کیا کرتے تھے نعمت اور تکلیف مین پس کھڑے
ہو جاوینگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر حساب کیا جاویگا باقی سب لوگونکا انکے بعد اور فرمایا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد چاہو تم سحری کے کھانے سے دن کے روزہ پر

بال الشيطان في أذنه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
ربما ردد آية حتى يصبح وقالت عائشة قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليلة حتى الصبح جلده بجلدي ثم قال
يا عائشة أتأذنين لي أن أتعبد لربي الليلة قلت والله إني
لأحب قربك ولكني أوثر هواك ثم قام صلى الله عليه وسلم
يقرء القرآن ويبكي حتى بل بالدموع منكبيه ثم جلس يقرء
حتى بل بالدموع جنبيه حقويه ثم اضطجع يبكي ويقرء
حتى بل بالدموع ما يلي الأرض فأتاه بلال ثم فقال بأبي
وأمي أليس يغفر الله لك قال صلى الله عليه وسلم يا بلال
أفلا أكون عبدا شكورا ثم أنزل علي في هذه الليلة إن
في خلق السموات والأرض واختلاف الليل والنهار لآيات
لأولي الألباب الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى
جنوبهم ويتفكرون في خلق السموات والأرض ربنا ما خلقت
هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار وقالت عائشة
ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في شيء من
صلوة الليل جالسا حتى دخل في السن فجعل يصلي وهو
جالس فإذا بقي عليه من السورة ثلاثون آية أو أربعون
آية قام فقرأها ثم ركع صلى الله عليه وسلم وقال نعمان بن
بشير أتيت باب عبد الله بن المبارك بعد العشاء الآخرة
فوجدته يصلي وهو يقرء إذا السماء انفطرت حتى إذا بلغ
يا أيها الإنسان ما غرك بربك الكريم وقف يرددها إلى
أن ذهب هوي من الليل فرجعت حين طلع الفجر وهو
يرددها فلما رأى الفجر قد طلع قطع ثم قال حلمك و
جهلي ثم انصرفت وتركته وقال النبي صلى الله عليه وسلم
الشتاء ربيع المؤمن قصر نهاره فصامه وطال ليله فقامه
وقال ابن مسعود ينبغي لقارئ القرآن أن يعرف بليله إذا
الناس نائمون وبنهاره إذا الناس يفطرون وببكائه إذا
الناس يضحكون وبورعه إذا الناس يخلطون وبخشوعه إذا
الناس يختالون وبحزنه إذا الناس يفرحون وبصمته إذا

بول کرتا ہے شیطان اوسکے کان مین اور تہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت
بار پہیر پہیر پڑہتے ایک آیت یہانتک کہ صبح کرتے اور کہا عائشہ نے کہ حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات یہانتک کہ لگایا اپنا بدن میرے بدن سے پہر فرمایا ای
عائشہ کیا تو مجہی اجازت دیتی ہے کہ مین اپنے پروردگار کی آج رات عبادت کرون مین نے
عرض کیا اللہ کی قسم بیشک مین تحقیق دوست رکہتی ہون آپ کی نزدیکی کو ولیکن پسند کرتی
ہون آپکی خواہش کو پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے قرآن مجید پڑہتے اور روتے
یہانتک کہ تر ہوگیا آنسوؤن سے آپکا کاندہا پہر بیٹہ گئے پڑہتے یہانتک کہ تر ہوگئے آنسوؤن سے پہلو
اور دونو جگہہ تہہ بند باندہنے کی پہر لیٹ گئے روتے اور پڑہتے یہانتک کہ تر ہوگئی آنسوؤن سے
وہ جگہہ جو زمین سے متصل تہی پہر آئے آپکی پاس بلال پہر عرض کیا میرا باپ اور مان قربان
کیا اللہ نے آپکو بخشش نہین دیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بلال کیا مین نہون بندہ
شکرگذار تحقیق اللہ تعالے نے اتارا مجہہ پر اس رات مین تحقیق پیدا کرنے مین آسمانون اور
زمین کے اور آنے جانے مین رات اور دن کے البتہ نشانیان ہین عقل والون کیلئے وہ لوگ
جو یاد کرتے ہین اللہ کو کہڑے اور بیٹہے اور اپنی کروٹون پر اور فکر کرتے ہین پیدا ہونے مین
آسمانون اور زمین کے ای پروردگار ہمارے تو نے نہین پیدا کیا یہ بفائدہ پاکی ہے تجہکو
پس بچا ہمکو عذاب دوزخ سی اور کہا عائشہ نے کہ نہین دیکہا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے کسی چیز مین رات کی نماز سے بیٹہکر یہانتک کہ داخل ہوئے بڑہاپے
مین پہر نماز پڑہنے لگے بیٹہکر پہر جب باقی رہجاتین آپ پر سورت مین سے تیس آیتین یا چالیس آیتین
تو کہڑے ہوجاتے پہر ان کو پڑہتے پہر رکوع کرتے صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا نعمان بن بشیر نے مین
گیا دروازے پر عبد اللہ بن مبارک کے عشاء آخرہ کے بعد پس پایا مین نے اسکو کہ نماز پڑہتے اور وہ
پڑہ رہے تہے اذا السماء انفطرت یہانتک کہ پہونچے اس آیت تک ای انسان کس چیز نے تجہکو
فریب دیا ساتہہ تیرے رب بزرگ کے تو ٹہر گئے بار بار پڑہتے تہے اسکو یہانتک کہ چلی گئی بہت
سی رات پہر مین لوٹنے لگا جب نکلی فجر اور وہ بار بار پڑہتے تہے اسکو پہر جب اونہون نے دیکہی
کہ تحقیق پہوٹ پڑی تو بس کیا پہر کہا تیرے حلم نے اور میری نادانی نے تیرے حلم
اور میری نادانی نے پہر مین لوٹ آیا اور اسکو چہوڑا اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے جاڑا مومن کی بہار ہے کہ کم ہوتے ہین دن اسکے پہر وہ اسمین روزہ رکہتا ہے اور لمبی ہوتی ہے
اسکی رات پہر وہ اسمین قیام کرتا ہے اور کہا ابن مسعود نے واجب ہے قرآن مجید پڑہنے والے
کیلئے یہ کہ پہچانے اپنی رات کو جب لوگ سوتے ہون اور دن کو جب لوگ روزہ نہ رکہتے ہون اور اپنے رونے
کو جب لوگ ہنستے ہون اور اپنی پرہیزگاری جب لوگ ملاتے ہون حلال حرام کو اور اپنے خشوع کو جب
لوگ تکبر کرتے ہون اور اپنے غم کو جب لوگ خوشی کرتے ہون اور اپنی خاموشی کو جب

الناس يخوضون

فصل في فضل الصلوة بين العشائين

حدثنا ابو نصر عن ابيه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن احمد بن
ابي الفوارس الحافظ املاءً قال حدثنا بشر قال حدثنا محمد بن
سليمان المصيصي قال حدثنا زيد بن الحباب عن عمر بن
عبد الله بن خثعم عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى ست ركعات
بعد المغرب لم يتكلم بينهن عدلن بعبادة ثنتي عشرة سنة
وفي حديث زيد بن الحباب لم يتكلم بينهن بسوء وقيل
يستحب ان يقرأ في الركعتين الاوليين بقل يا ايها الكفرون
وقل هو الله احد ليسرعهما الى ترفيل انهما يرفعان مع
صلوة المغرب ثم يصلي باقيها ويطول فيها ان شاء وفي
حديث ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى
اربع ركعات بعد المغرب قبل ان يكلم احدا رفعت له
في عليين وكان كمن ادرك ليلة القدر في المسجد الاقصى
وهو خير من قيام نصف ليلة وحدثنا ابو نصر عن ابيه
باسناده عن طارق بن شهاب عن ابي بكر الصديق قال
سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من صلى المغرب وصلى
من بعدها اربعا كان كمن حج بعد حجة قلت فان صلى
بعدها ستا قال يغفر له ذنوب خمسين سنة وعن سعيد
ابن جبير عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من عكف نفسه ما بين المغرب والعشاء في مسجد جماعة
لم يتكلم الا بصلوة او قرأن كان حقا على الله ان يبني له
قصرين في الجنة مسيرة كل قصر منهما مائة عام ويغرس
له بينهما غراسا لو طافه اهل الدنيا لوسعهم وحدثنا
ابو نصر عن ابيه باسناده عن هشام بن عروة عن عائشة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صلوة احب
الى الله تعالى من صلوة المغرب بها يفتتح العبد ليله ويختم
بها نهاره ولم تحط عن مسافر ولا عن مقيم من صلاها و
صلى بعدها اربعا من غير ان يكلم جليسا بنى الله له

لوگ بیہودہ باتوں میں **فصل** بزرگی میں نماز پڑھنے کے درمیان دونوں عشاؤں کے
ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا ہمسے حدیث بیان کی ابو الفتح محمد بن احمد بن
ابی الفوارس حافظ نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن سلیمان مصیصی نے کہا ہمسے حدیث بیان
کی زید بن حباب نے عمرو بن عبد اللہ بن خثعم سے اسنے یحیی بن ابی کثیر سے اس
نے ابو سلمہ سے اسنے ابو ہریرہ سے اسنے کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص نماز پڑھے چھ رکعتیں مغرب کے بعد کلام نہ کرے انکے درمیان تو وہ برابر
ہونگی بارہ برس کی عبادت کے اور زید بن حباب کی حدیث میں ہے اور کلام نہ کرے
انکے درمیان بری اور بعضے کہا مستحب ہے کہ پڑھے پہلی دو رکعتوں میں قل یا ایہا
الکفرون اور قل ہو اللہ احد چاہیئے کہ جلدی کرے ان دونوں میں کیونکہ کہا گیا ہے
کہ یہ دونوں اٹھائے جاتے ہیں مغرب کی نماز کے ساتھہ ہی پھر باقی نماز پڑھے اور طول
کرے اسمیں اگر چاہے اور ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ تحقیق حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعت نماز پڑھے مغرب کے بعد پہلے کلام کرنے کسی
سے تو وہ اٹھائی جائینگی اسکیلئے علیین میں اور وہ ہوگا اس شخص کیطرح
جسنے پائی لیلۃ القدر مسجد اقصی میں اور وہ بہتر ہے نصف رات کے قیام سے اور ہمسے حدیث
بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے طارق بن شہاب سے اس نے حضرت
ابو بکر صدیق سے کہا میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص
مغرب کی نماز پڑھے اور اسکے پیچھے چار رکعت نماز پڑھے تو وہ ہوگا اس شخص کیطرح
جسنے حج کیا پیچھے حج کے میں نے عرض کیا پھر اگر نماز پڑھے اسکے بعد چھ رکعت فرمایا
آپ نے اسکیلئے پچاس سال کے گناہ بخشے جاوینگے اور روایت ہے سعید بن جبیر سے
ثوبان سے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بند کرے اپنے نفس کو مغرب اور
عشاء کے درمیان میں جامع مسجد میں کلام نہ کرے مگر نماز یا قرآن تو ہوگا حق اللہ
پر کہ بناوے اس کیلئے دو محل بہشت میں کہ اسنے ہر محل کا اسمیں سے سو برس کا ہوگا
اور لگائے جاوینگے اسکیلئے ان دونوں کے درمیان بشیر کہ مہمان ہوں اسمیں دنیا
والے تو البتہ انکو سمالیں اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اسنے ہشام
بن عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کوئی نماز زیادہ پیاری اللہ تعالی کی طرف مغرب کی نماز
سے اسی سے شروع کرتا ہے بندہ اپنی رات اور اسی پر ختم کرتا ہے اپنا دن
اور نہیں کم کی جاتی مسافر سے اور مقیم سے جو شخص نماز پڑھے اور نماز پڑھے
اسکے بعد چار رکعت سوا اسکے کہ بات کرے اپنے ہمنشین سے تو بناویگا اللہ تعالی اسکیلئے

قصور من مكللين بالدر والياقوت بينهما من الجنان ما لا يعلم
علمه الا الله تعالى وان صلاها وصلى بعدها ستا من غير ان
يكلم جليسا غفر له اربعين عاما وكان ابو هريرة رضي الله عنه يصلي
بين العشائين ثنتي عشرة ركعة وعن هشام بن عروة عن
ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى بين المغرب والعشاء عشرين ركعة بنى الله له بيتا في
الجنة وروي ان انس بن مالك كان يصلي ما بين المغرب و
العشاء ويقول هي ناشئة الليل وعن عبد الرحمن بن الاسود
عن عمه انه قال ما اتيت ساعة عبد الله بن مسعود الا
وجدته يصلي ما بين المغرب والعشاء وكان يقول
هي ساعة غفلة وقيل فيها نزلت تتجافى جنوبهم عن المضاجع
وعن عبد الله بن ابي اوفى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال من قرأ بعد المغرب الم تنزيل السجدة وتبارك الذي بيده
الملك جاء يوم القيامة ووجهه مثل القمر ليلة البدر وقد ادى
حق تلك الليلة وهذه الركعات التي وردت بها الاخبار
يحتمل ان تكون منفردة عن الركعتين السنة ويحتمل ان
تكون معها

فصل واما الركعتان قبل صلوة المغرب
فقد سئل احمد بن حنبل فقال اما انا فلا افعلهما وان
فعلهما رجل لم يكن به بأس وسئل ابن عمر عن صلوتهما
فقال ما رأيت احدا على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم يصليهما ولم ينه ابن عمر عنهما وروي عن انس بن
مالك قال كنا نصلي على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
بعد غروب الشمس قبل صلوة المغرب ركعتين فقلت له
هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاهما فقال قد
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرانا نصليهما فلا يأمرنا
ولا ينهانا قال ابراهيم النخعي قد كان بالكوفة خيار اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب وابن مسعود و
حذيفة بن اليمان وعمار بن ياسر وابو مسعود الانصاري
وغيرهم رضي الله عنهم فما رأيت احدا منهم يصلي قبل المغرب

دو محل جڑے ہوئے موتی اور یاقوت سے انکے درمیان باغ ہونگے جو نہیں
جانتا کوئی اسکا جاننا سوا اللہ تعالے کے اور اگر مغرب کی نماز پڑھے اور اسکے بعد
چھہ رکعت نماز پڑھے سوا بات کرنے کسیکے پاس بیٹھنے والے سے تو بخشے جاوینگے اسکے چالیس سال کے گناہ
اور تھے ابو ہریرہ نماز پڑھتے درمیان مغرب و عشا کے بارہ رکعت
اور روایت ہے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑھے مغرب اور عشا کے درمیان بیس رکعت
تو بناویگا اللہ تعالے اسکیلئے ایک گھر بہشت میں اور روایت کیگئی ہے کہ انس بن
مالک نماز پڑھا کرتے تھے درمیان مغرب اور عشا کے اور فرماتے یہی ناشئۃ اللیل ہے اور
روایت ہے عبد الرحمن بن اسود سے انہوں نے اپنے چچا سے کہ کہا میں نہیں آیا کسی گھڑی بیچ
عبد اللہ بن مسعود کے پاس مگر میں نے اسکو پایا نماز پڑھتے درمیان مغرب اور عشا کے
اور کہا کرتے تھے یہ غفلت کی گھڑی ہے اور بعض نے کہا اسی میں اتری ہے یہ آیت جدا
ہوتی ہیں انکی کروٹیں بستر سے اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص پڑھے مغرب کے بعد الم تنزیل سجدہ اور
تبارک الذی بیدہ الملک تو وہ آویگا قیامت کے دن اور اسکا مونہہ ہوگا چودھویں
رات کے چاند کیطرح اور تحقیق ادا کیا حق اس رات کا اور یہ رکعتیں جنمیں وارد
ہوئی ہیں حدیثیں احتمال ہے کہ یہ جدا ہوں دو رکعتوں سنت سے اور احتمال ہے کہ
یہ ہوویں ان سمیت

فصل لیکن وہ دو رکعتیں جو پہلے نماز مغرب کے ہیں پس
تحقیق پوچھے گئے امام احمد بن حنبل انسے سو انہوں نے کہا میں تو انکو نہیں پڑھتا اور اگر
کرے کوئی مرد تو نہیں ہے اسکو کوئی خوف اور پوچھے گئے حضرت ابن عمر ان دو
رکعت کے پڑھنے سے کہا میں نے نہیں دیکھا کسی کو زمانہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ان کو پڑھتا اور نہ منع کیا ابن عمر نے انسے اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ
کہا ہم نماز پڑھا کرتے تھے زمانے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سورج غروب ہوکے
بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پس میں نے اس سے کہا کیا پڑھا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انکو پڑھا ہے پس کہا تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھتے دیکھا کرتے تھے سو نہ ہمیں حکم کیا کرتے تھے اور نہ منع کیا کرتے کہا
ابراہیم نخعی نے تحقیق کوفہ میں تھے بہتر اصحاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضرت علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور حذیفہ
بن الیمان اور عمار بن یاسر اور ابو مسعود انصاری اور انکے سوا اور بھی
رضی اللہ تعالی عنہم سے پس میں نے نہیں دیکھا کسی کو انمیں سے نماز پڑھتا مغرب سے پہلے

وما صلى هاتين الركعتين أبو بكر ولا عمر ولا عثمان رضي
الله عنهم **فصل** آخر في ذكر ما ورد في فعله بين
العشائين من رؤية فاعله النبي صلى الله عليه وسلم وبركة
فعله ذلك في المنام وغير ذلك من الثواب عن عبد الرحمن بن
حبيب الحارثي البصري عن سعيد بن سعد عن أبي طيبة
كرز بن وبرة الحارثي وكان من الأبدال قال أتاني أخ لي من
أهل الشام فأهدى إلي هدية وقال لي اقبل مني هذه الهدية
يا كرز فإنها نعم الهدية قال فقلت يا أخي ومن أهدى إليك
هذه الهدية قال أعطانيها إبراهيم التيمي رحمه الله تعالى
قال فقلت فهل سألت إبراهيم من أعطاه هذه العطية
قال بلى قال كنت جالسا في فناء الكعبة وأنا في التهليل و
التسبيح والتحميد فجاءني رجل فسلم علي وجلس عن يميني
فلم أر في زماني أحسن منه وجها ولا أحسن منه ثيابا ولا
أطيب منه ريحا ولا أشد بياضا منه فقلت يا عبد الله
من أنت ومن أين جئت ما أنت فقال أنا الخضر جئت
للسلام عليك وحبا لك في الله وعندي هدية أريد أن أهديها
إليك فقلت له فأعلمني هديتك هذه ما هي فقال الخضر
عليه السلام تقرأ قبل أن تطلع الشمس وتنبسط على الأرض و
قبل أن تغرب سورة الحمد سبع مرات وقل أعوذ برب
الناس سبع مرات وقل أعوذ برب الفلق سبع مرات وقل هو
الله أحد سبع مرات وقل يا أيها الكافرون سبع مرات و
آية الكرسي سبع مرات وتقول سبحان الله والحمد لله ولا
إله إلا الله والله أكبر سبع مرات وتصلي على النبي صلى الله
عليه وسلم سبع مرات وتستغفر لنفسك ولوالديك و
للمؤمنين والمؤمنات سبع مرات وتقول عقيب الاستغفار اللهم
رب افعل بي وبهم عاجلا وآجلا في الدين والدنيا والآخرة ما
أنت له أهل ولا تفعل بنا يا مولانا ما نحن له أهل إنك
غفور حليم جواد كريم رؤوف رحيم سبع مرات و
انظر أن لا تدع ذلك غدوة وعشية قال الذي أعطانيها

پہلے اور نہیں پڑھیں یہ دو رکعتیں حضرت ابو بکر نے اور نہ حضرت عمر نے اور نہ حضرت
عثمان نے رضی اللہ تعالیٰ عنہم **فصل** اور بیان میں اسکی جو وارد ہوا ہے
اسکے کرنے میں مغرب اور عشاء کے درمیان اور زیارت کرنے میں اسکی کرنیوالے
کی حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکام کی برکت سے خواب میں اور سوا اسکی ثواب
سے روایت ہے عبد الرحمن بن حبیب حارثی بصری سے اس نے سعید بن سعد سے اس نے
ابی طیبہ کرز بن وبرہ حارثی سے اور کرز ابدال میں سے تھا کہا میرے پاس آیا ایک میرا
بھائی اہل شام میں سے دوسری طرف ایک ہدیہ لایا اور مجھے کہا قبول کر مجھ سے یہ ہدیہ اے کرز
کیونکہ یہ اچھا ہدیہ ہے کہا میں نے کہا اے میرے بھائی اور کس نے بھیجا تیری طرف یہ ہدیہ کہا
مجھکو دیا ہے یہ ہدیہ ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا پھر میں نے کہا تو نے پوچھا تھا ابراہیم
سے کہ کس نے اسکو دیا یہ عطیہ کہا ہاں اسی نے مجھ سے کہا کہ میں بیٹھا ہوا تھا سامنے کعبہ کے اور
میں لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے میں مشغول تھا ایک مرد
میرے پاس آیا اس نے مجھپر سلام کیا اور بیٹھ گیا میری داہنی طرف پھر میں نے
نہیں دیکھا اپنے زمانے میں بہت اچھا اس سے مونہہ والا اور نہ بہت اچھا اس سے
کپڑوں والا اور نہ بہت اچھا اس سے خوشبوئی والا اور نہ بہت سخت سفیدی والا تب
میں نے کہا اے اللہ کے بندے تو کون ہے اور کس جگہہ سے آیا اس نے کہا میں خضر ہوں آیا ہوں
تجھپر سلام کرنے اور تیری ساتھہ محبت کرنے اللہ کیلئے اور میرے پاس ایک ہدیہ ہے میں چاہتا
ہوں کہ وہ تجھکو ہدیہ دوں تب میں نے اس سے کہا تو مجھے جتلا اپنا ہدیہ کہ کیا ہے پھر حضرت
خضر علیہ السلام نے کہا کہ تو پڑھا کر پہلے سورج چڑھنے اور پھیلنے اسکے سے زمین پر
اور پہلے غروب ہونے سے سورۂ الحمد سات بار اور قل اعوذ برب الناس
سات بار اور قل اعوذ برب الفلق سات بار اور قل ہو اللہ احد سات
بار اور قل یا ایہا الکفرون سات بار اور آیۃ الکرسی سات بار اور تو کہہ
پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ
کے اور اللہ بہت بڑا ہے سات بار اور درود بھیج حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر سات بار اور بخشش مانگ اپنی جان کیلئے اور اپنے ماں باپ اور مومن مردوں
اور مومن عورت کیلئے سات بار اور استغفار کے بعد کہہ یا اللہ اے پروردگار
کر مجھسے اور ان مومنوں سے حال میں اور آئندہ میں دین اور دنیا اور آخرت
میں وہ جس کے تو لائق ہے اور نہ کر ہمسے اے ہمارے مولا وہ جسکے ہم لائق ہیں بیشک تو
بخشنے والا حلم والا بزرگی والا بھلائی والا بڑا مہربان رحم فرمانیوالا ہے سات بار اور
اور دیکھہ مت چھوڑیو اسکو صبح اور شام کو کیونکہ جس نے مجھکو عطا کیا تھا اسنے

[illegible]

قَالَ لِی قُلْهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً فِی دَهْرِكَ فَقُلْتُ اُحِبُّ اَنْ تُعَرِّفَنِی
مَنْ اَعْطَاكَ هٰذِهِ الْهَدِیَّةَ قَالَ اَعْطَانِیْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَقُلْتُ لِلْخَضِرِ عَلِّمْنِی شَیْئًا اِنْ اَنَا قُلْتُهُ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مَنَامِی فَاَسْاَلُهُ اَهُوَ اَعْطَاكَ هٰذِهِ الْعَطِیَّةَ فَقَالَ
لِی اَمُتَّهِمٌ اَنْتَ لِی قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لٰكِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِی اِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ اَنْ تَرَی النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مَنَامِكَ فَاعْلَمْ اَنَّكَ اِذَا صَلَّیْتَ الْمَغْرِبَ تَقُوْمُ
تُصَلِّی اِلَی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ مِنْ غَیْرِ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا مِّنَ الْاٰدَمِیِّیْنَ
وَاَقْبِلْ عَلٰی صَلٰوتِكَ الَّتِیْ اَنْتَ فِیْهَا وَتُسَلِّمُ فِی كُلِّ رَكْعَتَیْنِ وَ
اَقْرَاُ فِی كُلِّ رَكْعَةٍ سُوْرَةَ الْحَمْدِ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ تُصَلِّی صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فِی جَمَاعَةٍ وَّلَا تُكَلِّمْ اَحَدًا حَتّٰی
تَاْتِیَ مَنْزِلَكَ تُصَلِّی الْوِتْرَ وَتُصَلِّی عِنْدَ نَوْمِكَ رَكْعَتَیْنِ تَقْرَاُ
فِی كُلِّ رَكْعَةٍ سُوْرَةَ الْحَمْدِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
اُسْجُدْ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ تَعَالٰی فِی سُجُوْدِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ
وَّقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرْفَعْ رَاْسَكَ مِنَ
السُّجُوْدِ وَاسْتَوِ جَالِسًا فَارْفَعْ یَدَیْكَ وَقُلْ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ
ثُمَّ قُمْ فَادْعُ بِمِثْلِ مَا دَعَوْتَ فِی قِیَامِكَ ثُمَّ اسْجُدْ وَادْعُ فِی سُجُوْدِكَ
مِثْلَ مَا دَعَوْتَ ثُمَّ اَرْفَعْ رَاْسَكَ ثُمَّ حَیْثُ شِئْتَ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَةِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَدِمْ ذٰلِكَ
حَتّٰی یَغْلِبَكَ النَّوْمُ فَقُلْتُ اُحِبُّ اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّنْ سَمِعْتَ مِنْهُ
هٰذَا الدُّعَاءَ فَقَالَ اَمُتَّهِمٌ اَنْتَ لِیْ فَقُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ مَا اَنَا مُتَّهِمٌ لَكَ فَقَالَ حَضَرْتُ مُحَمَّدًا
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ عُلِّمَ هٰذَا الدُّعَاءَ وَاُوْحِیَ اِلَیْهِ بِهٖ
كُنْتُ عِنْدَهٗ فَتَعَلَّمْتُهٗ مِمَّنْ عَلَّمَهٗ اِیَّاهُ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ فَقُلْتُ
لَهٗ اَخْبِرْنِیْ بِثَوَابِ هٰذَا الدُّعَاءِ فَقَالَ لِیَ الْخَضِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ
اِذَا لَقِیْتَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْاَلْهُ عَنْ ثَوَابِهٖ قَالَ

کہا تہا کہ اسکو کہیو ایک ہی بار اپنی عمر بہر مین پہر مین نے کہا مین دوست رکہتا ہون
کہ مجہکو تو جتلاوے وہ شخص جسنے تجہی یہ ہدیہ دیا ہے کہا مجہکو یہ عطا فرمایا ہے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہا پہر مین نے خضر علیہ السلام سے کہا مجہکو کچہہ سکہلا دیجیے اگر مین اسکو کہون تو
دیکہون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب مین پہر آپسے پوچہون بہلا آپنے
دیا ہے تجہکو یہ عطیہ اسنے مجہسے کہا کیا تو تہمت دیتا ہے مجہکو مین نے کہا نہین اللہ کی قسم ولکن مین دوست
رکہتا ہون کہ مین اسکو سنون جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر اسنے مجہسے کہا اگر
تو چاہتا ہے دیکہنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی خواب مین تو جان لے کہ جب تو
مغرب کی نماز پڑہ لے تو تو اوٹہی نماز پڑہتا رہ عشا تک سوا بات کیے نہ کسی سے آدمیون
مین سے اور متوجہ رہ اپنی اس نماز پر جسمین ہے اور سلام پہیر ہر دو رکعت مین اور پڑہ ہر
رکعت مین سورہ الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ احد سات بار پہر تو پڑہ لے عشا کی نماز
جماعت مین اور ہرگز کلام نہ کر کسی سے جب تک آوے تو اپنے گہر مین اور وتر پڑہ لے اور
پڑہ لے اپنے سونے کیوقت دو رکعت پڑہ لے تو ہر رکعت مین سورہ الحمد اور قل
ہو اللہ احد سات بار پہر سجدہ کر نماز کے بعد اور بخشش مانگ اللہ تعالے سے اپنے
سجدے مین سات بار اور کہہ پاک ہے اللہ اور سب تعریف ہے اللہ کو اور
نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہین پہرنا اور نہ
کوئی قوت مگر ساتہ اللہ بزرگ کے سات بار پہر اٹہا اپنا سر سجدہ سے اور سیدہا
بیٹہ جا پہر اپنے دونو ہاتہ اٹہا اور کہہ اے زندہ رہنے والے اے قایم رہنے والے
اے بزرگی اور بخشش والے اے معبود پہلون اور پچہلون کے اور اے رحمن دنیا اور
آخرت کے اور رحیم دنیا اور آخرت کے اے میرے رب اے میرے رب اے میرے رب
یا اللہ یا اللہ یا اللہ پہر کہڑا ہو اور دعا کر مثل اسکی جو تو نے دعا کی اپنے قیام مین پہر سجدہ
کر اور دعا کر اپنے سجدہ مین مثل اسکی جو تو نے دعا کی پہر اپنا سر اٹہا اور سو جا جہان
چاہے مونہہ کر کے قبلہ کو درود پڑہتا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمیشہ کر یہی
یہانتک کہ غالب ہو جاوے تجہہ پر نیند پہر مین نے کہا مین دوست رکہتا ہون کہ تجہکو
تو جتلا دے وہ شخص جس سے تو نے سنی ہے یہ دعا اسنے کہا کیا تو تہمت دینیوالا ہے مجہکو مین نے
کہا قسم اسکی جسنے بہیجا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچ کا پیغمبر مین نہین ہون تجہکو
تہمت دینیوالا تو خضر علیہ السلام نے کہا مین حاضر ہوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب آپ
سکہلائے گئے یہ دعا اور وحی کیگئی اسکی اور مین آپکے پاس تہا پہر مین نے یہ سیکہی اس سے
جسنے آنحضرت صلعم کو سکہلائی کہا ابراہیم نے پہر مین نے اس سے کہا مجہکو خبر دے ثواب سے اس دعا کی تو مجہہ
سے کہا خضر علیہ السلام نے جب تو ملیگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پوچہیو اسکے ثواب [illegible]

إبراهيم ففعلت ما قال لي الخضر عليه السلام ولم أزل
أصلي على النبي صلى الله عليه وسلم وأنا في فراشي فذهب عني
النوم من شدة الفرح بما علمني الخضر عليه السلام وبما
رجوته من لقاء النبي صلى الله عليه وسلم وأصبحت على تلك
الحال إلى أن صليت الفجر وجلست في محرابي إلى أن ارتفع النهار
فصليت الضحى وأنا أحدث نفسي إن عشت الليلة فعلت فعلت
في الليلة الماضية فغلبني النوم فجاءتني الملائكة فحملوني
فأدخلوني الجنة فرأيت قصورا من الياقوت الأحمر وقصورا
من زمرد أخضر وقصورا من لؤلؤ أبيض ورأيت أنهارا
من عسل ولبن وخمر ورأيت في قصر منها جارية أشرفت علي
فرأيت نور وجهها أشد من نور الشمس الضاحية إذا لها
ذوائب قد سقطت على الأرض من أعلى القصر فسألت الملائكة
الذين أدخلوني لمن هذا القصر ولمن هذه الجارية فقالوا للذي
يعمل مثل عملك فلم يخرجوني من تلك الجنان حتى أطعموني من ثمرها
وسقوني من ذلك الشراب ثم أخرجوني وردوني إلى الموضع الذي
كنت فيه فأتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه سبعون
نبيا وسبعون صفا من الملائكة كل صف ما بين المشرق و
المغرب فسلم علي وأخذ بيدي فقلت يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم إن الخضر أخبرني أنه سمع منك هذا الحديث فقال
النبي صلى الله عليه وسلم صدق الخضر وكلما يحكيه فهو حق و
هو عالم أهل الأرض وهو رئيس الأبدال وهو من جنود الله في
الأرض فقلت يا رسول الله فما لمن يعمل من الثواب سوى ما رأيت
فقال صلى الله عليه وسلم وأي ثواب يكون أفضل من
هذا الذي رأيت وأعطيت لقد رأيت موضعك من الجنة و
أكلت من ثمارها وشربت من شرابها ورأيت الملائكة والأنبياء
معي ورأيت الحور العين فقلت يا رسول الله فمن يعمل مثل ما
عملت ولم ير مثل الذي رأيته في منامي هل يعطى شيئا مما أعطيته
فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي بعثني بالحق نبيا إنه ليغفر
له جميع الكبائر التي عملها ويرفع الله عنه غضبه ومقته و

سے پوچھ لینا کہا ابراہیم نے پھر میں نے کیا جو کچھ کہا تھا مجھکو خضر علیہ السلام نے اور میں
ہمیشہ درود پڑھتا رہا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور میں اپنے بستر پر تھا سو
جاتی رہی مجھسے نیند بشدت خوشی سے اس چیز کے ساتھ کہ مجھکو حضرت خضر علیہ
السلام نے سکھلائی اور اس چیز کے ساتھ کہ میں امید رکھتا تھا ملاقات حضرت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور میں نے صبح کی اسی حال پر یہانتک کہ میں نے فجر کی نماز پڑھی
اور میں بیٹھا اپنی محراب میں یہانتک کہ اونچا ہو گیا دن پھر میں نے نماز چاشت پڑھی
اور میں اپنے جی میں باتیں کرتا تھا کہ اگر میں زندہ رہا آج رات تک تو میں کرونگا جیسا
میں نے کیا تھا گذری رات میں پھر غالب ہو گئی مجھپر نیند پس میرے پاس فرشتے آئے انہوں
نے مجھے اٹھا لیا اور بہشت میں داخل کیا پھر میں نے دیکھے محل یاقوت سرخ سے اور محل سبز زمرد
سے اور محل موتی سفید سے اور میں نے دیکھیں نہریں شہد اور دودھ اور شراب سے اور میں
نے دیکھی ایک محل میں انہیں میں سے ایک خدمتگار کہ انکی میری طرف جہانکا پس میں نے دیکھا نور
اسکے مونہہ کا زیادہ سخت چاشت کے وقت سورج کے نور سے اور ناگہاں اسکیلئے
بال تھے کہ پڑے تھے زمین پر محل کے اوپر سے پھر میں نے پوچھا فرشتوں سے جنہوں نے مجھکو داخل
کیا تھا کس لیئے ہے یہ محل اور کس کیلیئے ہے یہ خدمتگار انہوں نے کہا اسکیلیئے جو عمل کرے
تیرے عمل کیطرح پھر انہوں نے مجھکو نہ نکالا اس باغ سے یہانتک کہ مجھکو کہلایا اسکے میوے اور
پلایا اس شربت سے پھر مجھکو نکالا اور پھیر لایا اس جگہ کیطرف جسمیں میں تھا پھر میرے پاس جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے ساتھ ستر نبی اور ستر صفیں تھیں فرشتوں کی ہر صف
تھی درمیان مشرق اور مغرب کے پھر آپ نے سلام کیا مجھپر اور پکڑا میرا ہاتھ پھر میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق خضر علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ تحقیق سنی آپ سے یہ
حدیث حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہا خضر نے اور جس چیز کی وہ حکایت
کرے پس وہ حق ہے اور وہ عالم ہے اہل زمین کا اور وہ سردار ہے ابدال کا اور وہ
اللہ کے لشکر میں سے ہے زمین میں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ثواب ہے اس
شخص کے لیئے جو کرے یہ کام سوا اسکے جو میں نے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کونسا ثواب ہوگا بہتر اس سے جو کچھ تو نے دیکھا اور تو دیا گیا ہے البتہ تحقیق دیکھی تو
نے اپنی جگہ بہشت اور کہایا اسکے میووں سے اور پیا اسکے پینے سے اور تو نے دیکھا فرشتوں
اور پیغمبروں کو میرے ساتھ اور تو نے دیکھا حور العین کو پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
پھر جو کوئی عمل کرے جیسا میں نے عمل کیا اور نہ دیکھے جیسا میں نے دیکھا اپنی خواب میں بھلا وہ
دیا جاویگا کچھ جیسے میں دیا گیا ہوں تو فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس
ذات کی جسنے مجھکو سچا نبی بھیجا بیشک اسکے لیئے بخشے جاوینگے تمام کبیرہ گناہ جو اسنے کیئے اور

الذي بعثني بالحق نبيا انه ليعطى العامل بهذا وان لم ير
الجنة في منامه مثل ما اعطيت وان مناديا ينادي من
السماء ان الله قد غفر لعامله ولجميع امته صلى الله عليه
وسلم من المؤمنين والمؤمنات من المشرق الى المغرب ويؤمر
صاحب الشمال ان لا يكتب على احد منهم شيئا من السيئات الى
السنة المقبلة قال فقلت بابي انت وامي يا رسول الله
بالذي كرمني جمالك واراني الجنة له هذه الثواب قال
صلى الله عليه وسلم نعم يؤتى ذلك جميعا فقلت يا رسول الله
انه ينبغي لجميع المؤمنين والمؤمنات ان يتعلموا هذا و
يعلموه لما فيه من الثواب والفضل فقال النبي صلى الله عليه
وسلم والذي بعثني بالحق نبيا ما يعمل هذا الا من خلقه الله
سعيدا ولا يتركه الا من خلقه الله شقيا فقلت يا رسول
الله فهل يعطى عامل هذا شيئا غير هذا فقال النبي صلى
الله عليه وسلم والذي بعثني بالحق نبيا ان من عمل هذا العمل
ليلة واحدة كتبت له بعدد كل قطرة نزلت من السماء
منذ خلق الله الدنيا الى يوم ينفخ في الصور حسنات ويمحى
عنه بعدد كل حبة تنبت من الارض سيئات له ولمن
عمل به من المؤمنين والمؤمنات من الاولين والاخرين وعن
الاعرج عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى ليلة الجمعة ركعتين يقرأ في كل ركعة
فاتحة الكتاب واية الكرسي مرة وخمسة عشرة مرة قل
هو الله احد ويقول في اخر صلوته الف مرة اللهم صل
على محمد النبي الامي فانه يراني في المنام لا تدور الجمعة الاخرى
الا وقد راني ومن راني فله الجنة وغفر له ما تقدم من ذنبه و
ما تاخر كذا في الحديث **فصل** في ذكر الصلوة
بعد العشاء الاخرة من ذلك ما حدثنا به ابو نصر عن
والده باسناده عن عبد الله بن عباس رض قال من صلى اربعا
بعد العشاء الاخرة كان كمن ادرك ليلة القدر في المسجد الحرام
وكذلك عن كعب الاحبار من صلى بعد العشاء الاخرة اربع

اُس ذات کی جسنے مجھہ کو بھیجا سچا نبی بیشک البتہ دیا جاویگا اس عمل کا کرنیوالا اگرچہ
وہ نہ دیکھے اپنی خواب مین بہشت کو مثل اسکی جو تو دیا گیا اور تحقیق ایک پکارنیوالا
پکاریگا آسمان سے کہ تحقیق اللہ تعالے نے بخشدیا اُسکے کرنیوالے کو اور تمام آپ کی امت
کو مومن مرد اور مومن عورتون مین سے مشرق سے مغرب تک اور حکم کیا جاویگا
بائین طرف والے فرشتے کو کہ نہ لکھے کسی پر ان مین کچھہ برائیون مین سے سال آیندہ تک
کہا پھر مین نے آپ سے عرض کیا میرا باپ و ماں آپ پر قربان یا رسول اللہ قسم ہے اس
ذات کی جسنے مجھہ کو آپکا جمال دکھایا اور مجھہ کو بہشت دکھائی بھلا اسکیلئے یہی ثواب
ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان وہ دیا جاویگا یہ سب کچھہ پھر مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ تحقیق واجب ہے ایمان والون اور ایمان والیون پر یہ کہ اسکو سیکھین اور سکھ
سکھاوین واسطے اسکے جو اسمین ہے ثواب اور بزرگی سے سو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسنے مجھکو بھیجا سچا نبی اسکو نہین کرتا مگر جسکو اللہ نے پیدا کیا نیک
اور اسکو نہین چھوڑتا مگر جسکو اللہ نے پیدا کیا ہے بدبخت پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
بھلا دیا جاویگا اسکا کرنیوالا کچھہ اور سوا اسکے تو حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسنے مجھکو بھیجا سچا نبی کہ تحقیق جو شخص کریگا ایک ہی رات تو
لکھے جاوین گے اسکیلئے ہر ایک قطرے کے عوض جو اترتا ہے آسمان سے جب سے اللہ نے دنیا پیدا کی
کی صور مین پھونکی جانیکے دن تک نیکیان اور مٹائے جاوینگے اس برابر ہر دانے
کے کہ اگتا ہے زمین سے اسکی برائیین اسکیلئے جو عمل کرے اوسپر مومن مردون
اور مومن عورتون پہلون اور پچھلون سے اور روایت ہے اعرج سے اس نے
ابو ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے
جمعہ کی رات مین دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک
بار اور پندرہ بار قل ہو اللہ احد اور کہے اپنی نماز کے آخر مین ہزار بار یا اللہ درود
بھیج حضرت محمد نبی امی پر پس بیشک وہ مجھے دیکھے گا خواب مین اور نہ تمام ہوگا
اس کیلئے جمعہ دوسرا مگر بیشک وہ مجھے دیکھے گا اور جو شخص مجھے دیکھے گا سو
اس کے لیئے بہشت ہے اور بخشے جاوین گے اس کیلئے جو آگے گزر چکے
گناہ ہوئے اور جو پیچھے گزرے ذکر کیا اسکو حدیث مین **فصل** بیان مین نماز عشا
پچھلی کے اسمین سے ہے جو کہ سنی حدیث بیان کی ہمسے ابو نصر نے اپنے باپ سے
اپنے اسناد سے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا جو شخص نماز پڑھے چار رکعت عشا
دوسری کے بعد تو وہ ہوگا اس شخص کیطرح جسنے پائی لیلۃ القدر مسجد الحرام مین اور
اسی طرح روایت ہے کعب احبار سے جو شخص نماز پڑھے دوسری عشا کے بعد چار

ركعات بقراءة حسنة كان له من الاجر مثل ليلة القدر وقيل يعني كانما صلاها في ليلة القدر واخبرنا ابو نصر عن والده باسناده عن ثابت البناني عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى ركعتين بعد العشاء الاخرة يقرأ في كل ركعة بفاتحة الكتاب وعشرين مرة قل هو الله احد بنى الله له قصرين في الجنة يتراءهما اهل الجنة

فصل واما الوتر فالافضل فيه اخر الليل لما تقدم من فضل قيام اخر الليل مار وعن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان رجلا سأله عن قيام الليل فقال مثنى مثنى فاذا خشيت الصبح فواحدة توتر لك ما قبلها وكان لعمر الفاروق رض يوتر في اخر الليل وابو بكر الصديق رض يوتر في اول الليل فسألهما النبي صلى الله عليه وسلم فقال لابي بكر متى توتر فقال اول الليل قبل ان انام وقال لعمر متى توتر فقال من اخر الليل فقال صلى الله عليه وسلم عن ابي بكر رض حذر هذا وقال عن عمر رض قوي هذا وقد روي عن عمر رض انه قال ان الاكياس يوترون اول الليل وان الاقوياء يوترون اخر الليل وهو افضل وقيل بل اول الليل افضل لفعل ابي بكر رض وما روي عن عثمان رض انه قال اما انا فاوتر اول الليل فاذا استيقظت صليت ركعة شفعت بها وتري فما شبهتها الا بالغريبة من الابل ضممتها الى اخواتها ثم اوترت في اخر صلاتي والمشهور عنه من فعله انه كان يحيي الليل كله في ركعة واحدة يختم فيها القران وهي وتره وعن ابي هريرة رض قال اوصاني خليلي ابو القاسم صلى الله عليه وسلم بثلاث الوتر قبل النوم وصوم ثلاثة ايام من كل شهر وركعتي الضحى ولانها احق من يخاف ان لا يستيقظ الا بعد طلوع الفجر فان الاولى ان ينام على وتر وقد قال علي رض الوتر على ثلاثة انحاء ان شئت اوترت اول الليل ثم صليت ركعتين ركعتين وان شئت اوترت بركعة فاذا استيقظت شفعت اليها اخرى ثم اوترت من اخر

رکعت اچھی قراءت سے تو اس کیلئے اجر ہوگا لیلۃ القدر کی طرح اور بعض نے کہا مراد یہی ہے کہ گویا اسنے نماز پڑہی لیلۃ القدر مین اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ثابت بنانی سے انہی انس مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے دو رکعت بعد عشاء دوسری کے پڑہے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور بیس بار قل ہو اللہ احد تو بناویگا اللہ تعالی اسکیلئے دو محل بہشت مین کہ دیکہین گے ان کو بہشت کے رہنے والے

فصل ولیکن وتر سو افضل ہی بیچ پچہلی رات مین اس دلیل سے جو آگے گزری پچہلی رات کے قیام کی فضیلت مین ہے اور جو روایت کیگئی ہے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ابن عمر نے کہا تحقیق ایک مرد نے آپ سے رات کے قیام سے پوچہا آپ نے فرمایا دو دو رکعت ہین پہر جب تو ڈرے صبح سے تو ایک رکعت پڑہ لے وہ وتر کر دیگی تیرے لیے جو اس سے پہلے تہین اور حضرت عمر فاروق وتر پڑہا کرتے تہے پچہلی رات مین اور حضرت ابو بکر صدیق رض وتر پڑہا کرتے تہے پہلی رات مین سو ان دونون سے پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر سے تم کب وتر پڑہا کرتے ہو عرض کیا پہلی رات مین اپنے سونے سے پہلے اور فرمایا عمر رض سے تم کب وتر پڑہا کرتے ہو عرض کیا پچہلی رات مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر کی شان مین یہ شخص ڈرنیوالا ہے اور فرمایا حضرت عمر کی شان مین یہ شخص قوی ہے اور تحقیق روایت کیگئی ہے حضرت عمر سے کہ کہا تحقیق دانا لوگ وتر پڑہ لیتے ہین پہلی رات مین اور تحقیق قوی لوگ وتر پڑہتے ہین پچہلی رات مین اور یہی افضل ہے اور بعض نے کہا بلکہ پہلی رات مین بہتر ہے بسبب فعل حضرت ابو بکر کے اور جو روایت کیگئی ہے حضرت عثمان سے کہ کہا مین تو وتر پڑہ لیتا ہون پہلی رات مین جب جاگتا ہون تو پڑہتا ہون ایک رکعت جفت کیے لیتا ہون اس سے اپنا وتر پس نہین تشبیہ دیتا مین اس ایک رکعت کو مگر ساتھ اکیلے اونٹ کے جسکو مین جوڑتا ہون اسکی بہائیون کی طرف پہر وتر پڑہتا ہون اپنی نماز کے آخر مین اور مشہور ان کے فعل سے یہ ہے کہ وہ زندہ رکہتے ساری رات کو ایک ہی رکعت مین ختم کرتے اسمین قرآن مجید اور یہ انکا وتر تہا اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا مجہہ کو وصیت کی میرے دوست ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتکی وتر پڑہنے کی سونے سے پہلے اور روزہ رکہنے کی تین دن ہر مہینے مین اور دو رکعتون نماز چاشت کی اور خصوصا اسکے حق مین جو ڈرے کہ وہ نہ اوٹہیگا مگر فجر نکلنے کے بعد تحقیق بہتر ہے کہ وہ سووے وتر پڑہ کر اور تحقیق کہا حضرت علی نے وتر تین طرح پر ہین اگر تو چاہے وتر پڑہ لے پہلی رات مین پہر نماز پڑہے دو دو رکعتین اور اگر چاہے وتر پڑہے ایک رکعت پہر جب تو اوٹہے تو جوڑے اسکی طرف

اشتغل بالنوافل ليلة الوتر من الفرائض ثم علمها ولو تركه امرها من الفرائض ثم الطهارة فيه اشتراك بالله عز وجل [illegible]

[illegible]

اللَّيْلِ فَإِنْ شِئْتَ أَخَّرْتَ الْوِتْرَ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرَ صَلٰوتِكَ
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ أَوَّلِ
اللَّيْلِ ثُمَّ لْيَرْقُدْ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ
فَإِنَّ قِيَامَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ وَعَنْ عَائِشَةَ رض
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْتَرَ مِنْ
آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلٰى أَهْلِهِ دَنَا مِنْهُنَّ
وَإِلَّا اضْطَجَعَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ بِلَالٌ فَيُؤْذِنَهُ
بِالصَّلٰوةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رض مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ
إِلَى السَّحَرِ وَفِي الْخَبَرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوْتِرُ عِنْدَ الْأَذَانِ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَكَانَ أَصْحَابُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا فَمَنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُوْتِرَ أَوْتَرَ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ
نَامَ **فَصْلٌ** وَمَنْ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ فَهَلْ
يَنْقُضُهُ أَمْ يُصَلِّي مَا يَشَاءُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُضَهُ عَلٰى رِوَايَتَيْنِ عَنْ
أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَحَدُهُمَا لَا يَنْقُضُهُ وَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ
ابْنِ زِيَادٍ الْوِتْرُ آخِرَ اللَّيْلِ أَفْضَلُ فَإِنْ خَافَ رَجُلٌ أَنْ يَنَامَ
فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَإِنْ قَامَ آخِرَ اللَّيْلِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَ
لَمْ يُوْتِرْ وَالرِّوَايَةُ الْأُخْرٰى يَنْقُضُهُ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قُلْتُ
لِأَحْمَدَ أَفَتَرَاهُ يَنْقُضُ الْوِتْرَ قَالَ لَا وَإِنْ نَقَضَهُ فَلَا بَأْسَ قَدْ
فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأُسَامَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ
وَصِفَةُ نَقْضِ الْوِتْرِ وَفَسْخِهِ أَنَّهُ إِذَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بِوَاحِدَةٍ
وَنَامَ ثُمَّ قَامَ فِيْ أَثْنَاءِ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ رَكْعَةً وَاحِدَةً يَنْوِيْ بِهَا نَقْضَ
وِتْرِهِ وَإِشْفَاعَهُ وَيُسَلِّمُ مِنْهَا فَيَصِيْرُ كَأَنَّمَا صَلّٰى مِنْ قَبْلُ شَفْعًا
ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا شَاءَ مَثْنٰى مَثْنٰى ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ
الْفَجْرِ وَيَكْشِفُ ذٰلِكَ فِعْلُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الَّذِيْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ
وَلَا يُبْطِلُ الْوِتْرَ عَلٰى حَالٍ ثُمَّ يُوْتِرُ مَرَّةً أُخْرٰى لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ وَإِنْ لَمْ يَنْقُضْهُ وَصَلّٰى مَا

اور اگر تو چاہے پیچھے کرے تو وتر کو یہانتک کہ ہو جاوی تیری نماز کے پیچھے اور روایت ہے
جابر بن عبد اللہ سے اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ڈرے
اس سے کہ وہ نہ جاگے گا پچھلی رات سے تو اس کو چاہیئے کہ وہ پہلی رات میں وتر پڑھ لے پھر
سو رہے اور جو شخص امید رکھے کہ وہ اٹھیگا پچھلی رات پس اسکو چاہیئے کہ وتر پچھلے
کیونکہ پچھلی رات کا قیام حاضر کیا گیا ہے اور افضل ہے اور روایت ہے حضرت عائشہ رضہ
سے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھتے تھے پچھلی رات سے پھر اگر
آپکو حاجت ہوتی اپنی بی بیون کی طرف تو انسے آپ نزدیک ہوتے ورنہ لیٹ
رہتے اپنی مصلے میں یہانتک کہ آتا آپکے پاس بلال پھر وہ آپکو خبر دیتا نماز سے اور کہا
حضرت عائشہ نے ہر وقت رات سے تحقیق وتر پڑھے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہلی رات اور اسکے درمیان میں اور انتہی آپکے وتر کی ہوئی سحر کے وقت
اور حدیث میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھا کرتے تھے اذان کے
نزدیک اور دو رکعت نماز پڑھتے اقامت کے نزدیک اور تھے اصحاب حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی نماز پڑھتے پھر دو رکعتین پڑھتے پھر چار رکعتین پھر جسکو
ظاہر ہوتا وتر پڑھنا وہ وتر پڑھ لیتا اور جو چاہتا سونا وہ سو جاتا **فصل** اور
جو شخص وتر پڑھے پہلی رات میں پھر اٹھے تہجد کو پس آیا وہ توڑے اپنے وتر کو یا نماز
پڑھے جو چاہے سوا اسکے توڑنے کے دو روایتون پر امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے ایک ان
میں سے یہ ہے کہ وتر نہ توڑے اور کہا فضل بن زیاد کی روایت میں وتر پچھلی رات
میں افضل ہے پھر اگر کوئی مرد ڈرے سوتے رہنے سے تو اس کو چاہیئے کہ وتر پڑھ
لے پہلی رات میں پھر اگر اٹھے پچھلی رات میں تو پڑھے دو دو رکعتین اور وتر نہ
کرے اور دوسری روایت یہ ہے کہ وتر توڑ دے کہا فضل بن زیاد نے میں نے
امام احمد سے کہا کیا آپ دیکھتے ہو اسکو کہ وہ توڑ دے وتر کو کہا نہیں اور اگر وہ وتر
توڑ دے تو کچھ خوف نہیں تحقیق یہ کیا ہے حضرت عمر اور علی اور اسامہ رض اور
ابن عمر رض اور ابن عباس رض اور ابو ہریرہ رض نے اور صفت وتر کے توڑنے اور
پھیرنے کی یہ ہے کہ جب وتر پڑھے پہلی رات میں ایک ہی رکعت اور سو جاوے پھر اٹھے رات
کے درمیان میں نماز پڑھنے کو تو پڑھے ایک ہی رکعت اسمین نیت کرے اپنے
وتر کے توڑنے کی اور اسکے جفت کرنیکی اور اس سے سلام پھیرے پھر ہو جاویگی جتنی نماز
پہلی پڑھی ہوگی جفت پھر نماز پڑھے جتنی چاہے دو دو رکعت پھر وتر کرے ایک ہی
رکعت سے فجر کے چڑھنے سے پہلے اور کہولتا ہے اسکو فعل حضرت عثمان بن عفان کا جس کا
بیان پہلے کیا اور نہ چھوڑے وتر کو اسکے حال میں پھر وتر پڑھے دوسری بار کیونکہ حضرت

أراد فقد بينا جواز ذلك **فصل** في دعاء الوتر
هو أن يقول إذا رفع رأسه من الركوع في الركعة الأخيرة من
الوتر اللهم إنا نستعينك نستغفرك ونؤمن بك ونتوكل
عليك ونثني عليك الخير كله ونشكرك ولا نكفرك ونخلع
ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلي ونسجد و
إليك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك إن
عذابك الجد بالكفار ملحق اللهم اهدني فيمن هديت و
عافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما أعطيت
وقني شر ما قضيت إنك تقضي ولا يقضى عليك إنه لا يذل
من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا وتعاليت اللهم
إني أعوذ برضاك من سخطك وبعفوك من عقوبتك وأعوذ بك
منك لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك وإن
زاد على ذلك جاز ثم يرفع يديه على وجهه في إحدى الروايتين و
الأخرى يمرها على صدره فإن كان إماما في شهر رمضان
قال في جميعها بالنون ولا يقول اهدنا وعافنا إلى آخر الدعاء
فصل وإذا كان من يصلي بالليل وغلبه النعاس
فالأولى له أن ينام لما روي في الصحيحين عن عائشة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا نعس أحدكم
وهو في الصلوة فليرقد حتى يذهب عنه النوم فإنه إذا صلى
وهو ناعس لعله يذهب يستغفر فيسب نفسه وعن
عبد العزيز بن صهيب عن أنس قال دخل رسول الله صلى
الله عليه وسلم المسجد فحبل ممدود بين الساريتين فقال
ما هذا قالوا هو لزينب تصلي فإذا كسلت أو فترت
أمسكت يدها به فقال حلوه ثم قال صلى الله عليه وسلم
يصلي أحدكم نشاطه فإذا كسل أو فتر فليقعد وعن عروة
عن عائشة أنها كانت عندها امرأة من بني أسد فدخل
النبي صلى الله عليه وسلم فقال من هذه قالت هذه فلانة لا
تنام الليل فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بالذي تطيقون
من العمل فوالله لا يمل الله حتى تملوا وكان أحب العمل

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ وتر ایک رات میں اور اگر اپنے وتر کو نہ توڑے اور
نماز پڑھے جتنی چاہے سو وتر کرے سو تحقیق ہمنے اسکا جواز بھی بیان کردیا ہے **فصل** دعا میں
وتر کے اور وہ یہ ہے کہ کہے جب اپنا سر اٹھاوے رکوع سے اخیر کی رکعت میں وتر میں کہ یا
اللہ تحقیق ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ
پر بھروسا کرتے ہیں اور تجھ پر ثنا کرتے ہیں ہر بھلائی کی اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری
ناشکری نہیں کرتے اور ہم نکالتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اسکو جو تیری گناہ کرے یا اللہ
ہم تجھ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور تیری نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی
طرف ہم دوڑتے ہیں اور شتابی کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور
ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہونچنے والا ہے یا اللہ مجھکو ہدایت
دے ان لوگوں میں جنکو تونے ہدایت دی ہے اور مجھکو آرام دے ان لوگوں میں جنکو تونے آرام دیا
اور مجھکو دوست کر ان لوگوں میں جنکو تونے دوست کیا اور مجھکو برکت دے اسچیز میں کہ تونے
عطا کی اور مجھکو بچا برائی سے اسچیز کی کہ تونے چاہی بیشک تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں کیا
جاتا بیشک نہیں ذلیل ہوتا جسکا تو دوست ہو اور نہیں عزت پاتا جسکو تو دشمن رکھے تو
برکت والا ہے ہمارے پروردگار اور بلند ہے یا اللہ تحقیق میں پناہ لیتا ہوں تیری
رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں تیری
تیرے عذاب سے میں نہیں گن سکتا تعریف تجھ پر تو ویسا ہی ہے جیسا تونے تعریف کی اپنی ذات پر
اور اگر زیادہ کرے اسپر تو بھی جائز ہے پھر پھیرے اپنا ہاتھ اپنے مونہہ پر ایک روایت میں اور
روایتوں میں سے اور دوسری میں یہ ہے کہ ہاتھ پھیرے اپنے سینے پر اگر امام ہو ماہ رمضان میں
تو کہے تمام دعاؤں میں نون اور الف سے اہدنا وعافنا آخر دعا تک **فصل** اور جب ہو
کوئی ان لوگوں میں سے جو رات کو نماز پڑھتے ہیں اور اوسپر اونگھہ غالب ہو جاوے تو اسکیلئے بہتر ہے
کہ وہ سو رہے اس روایت کے لحاظ سے جو صحیحین میں ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں اونگھے نماز پڑھتا تو اسکو چاہیے کہ سو رہے جب تک جاتی رہے اس سے نیند کیونکہ
جب وہ نماز پڑھیگا اونگھتا تو شاید لگے بخشش مانگنے پھر گالی دے اپنی جان کو اور روایت ہے
عبد العزیز بن صہیب سے حضرت انس سے کہا داخل ہوئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں اور ایک رسّا کھنچا ہوا تھا درمیان دو ستونوں کے آپنے فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا یہ حضرت
زینب کا ہے وہ نماز پڑھتی ہیں پھر جب سست یا ڈھیلی پڑجاتی ہیں تو بند کرلیتی ہیں اپنا ہاتھ اس سے آپنے
فرمایا اسکو کھولدو پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھے ہر ایک تم میں اپنی
خوشی کے وقت تک پھر جب سست یا کاہلی ہو تو چاہیے کہ بیٹھ جاوے اور روایت ہے عروہ سے حضرت
عائشہ سے کہ ایک عورت بنی اسد میں سے انکے پاس تھی پس تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

إلى الله تعالى الذي يداوم عليه صاحبه وإن قل فإن رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان إذا أمرهم بما يطيقون من العمل
يقولون يا رسول الله إنا لسنا كهيئتك إن الله تعالى قد
غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر فيغضب حتى يعرف
في وجهه فالسنة في حق من غلبه النوم حتى شغله عن الصلوة
والذكر أن ينام حتى يذهب عنه ثقل النوم وينبسط
للعبادة ويعقل ما يقول وروي عن ابن عباس أنه كان
يكره النوم قاعدا وفي الخبر لا تكابد الليل قد كان من
الصالحين من يتعمد لنفسه النوم ليتقوى بذلك على وسط
الليل ومنهم من كره التعمد للنوم ولا ينام حتى يغلبه النوم و
يقال إن وهب بن منبه اليماني ما وضع جنبه إلى الأرض
ثلاثين سنة كانت له مسورة من أدم إذا غلبه النوم وضع
صدره عليها وخفق خفقات ثم يفزع إلى القيام و
كان يقول لأن أرى في بيتي شيطانا أحب إلي من أن أرى
فيه وسادة لأنها تدعو إلى النوم وسئل بعضهم عن
وصف الأبدال فقال أكلهم فاقة ونومهم غلبة وكلامهم
ضرورة وصمتهم حكمة وعلمهم قدرة وسئل بعضهم
عن صفة الخائفين فقال أكلهم أكل المرضى ونومهم
نوم الغرقى ولا ينظر إلى أحوال الصالحين وأفعالهم بل ما
روي عن الرسول صلى الله عليه وسلم فإنه لا اعتماد عليه
حتى يدخل العبد في حالة يتفرد بها عن غيره وعن أم سلمة
عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
أي الأعمال أفضل قال أدومه وإن قل وعن علقمة عن
عائشة قالت كانت صلوة رسول الله صلعم دائمة و
لهذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم ليلة
نصف الليل وليلة ثلثه وليلة نصف الليل مع نصف
سدسه ويقوم ليلة ربعه فقط ويقوم سدس الليل
بحسب كل ذلك مذكور في سورة المزمل وروي عنه
صلى الله عليه وسلم أنه قال صل من الليل ولو قدر حلب

اللہ تعالی کی طرف وہ ہے جسپر ہمیشگی کرے اسکا کرنیوالا اگرچہ تہوڑا ہو کیونکہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کو حکم فرماتے جس عمل کی وہ طاقت رکہتے تو وہ عرض کرتے
یا رسول اللہ ہم نہیں ہیں آپ کی طرح بیشک اللہ عز وجل نے بخش دیئے آپ کیلئے جو آپ
کے گناہ پہلے گزرے اور جو پیچھے گزرے تو آپ خفا ہوتے یہانتک کہ پہچانا جاتا ہے
آپکے چہرہ مبارک سے پس سنت اس شخص کے حق میں جسپر نیند غالب ہوتی ہو یہانتک
کہ اسکو روکتی ہو نماز اور ذکر سے یہ ہے کہ وہ سو جاوے جب تک اس سے جاتا رہے
بوجہہ نیند کا اور کہل جاوے عبادت کیلئے اور سمجھے جو وہ کہتا ہو اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ وہ مکروہ جانتے تہے بیٹھکر سونے کو اور حدیث میں ہے نہ تکلیف اٹہاؤ رات کو اور تحقیق
تہا بعض صالحین میں سے جو قصد کرتے تہے اپنے نفس کیلئے نیند کا تاکہ قوت پاویں اس سے
درمیان رات کے قیام پر اور بعض انمیں سے تہے جو نیند کے قصد کو مکروہ جانتے تہے اور نہ
سویا کرتے تہے جب تک انپر نیند غالب ہو جاتی اور کہا جاتا ہے کہ تحقیق وہب بن
منبہ یمانی نے اپنا پہلو زمین پر نہیں رکھا تیس برس تہا اسکیلئے ایک تسمہ چمڑے کا جب اسپر
نیند غالب ہوتی تو وہ اپنا سینہ اسپر رکھ لیتے اور جہونکے لیتے چند بار پہر کہڑے ہوتے قیام
کی طرف اور کہا کرتے تہے کہ میرا دیکہنا اپنے گہر میں شیطان کو مجھکو زیادہ پیارا ہے اس سے
کہ دیکہوں اس گہر میں بچہونا یعنی کیونکہ بچہونا بلاتا ہے طرف نیند کے اور پوچہا گیا بعض
کا ابدال کے وصف سے کہا انکا کہانا فاقہ ہے اور انکی نیند غلبہ ہے اور انکی کلام ضرورت سے
اور انکا چپ رہنا حکمت ہے اور انکا علم قدرت ہے اور پوچہا گیا ان کا بعض ڈرنیوالوں کی
صفت سے کہا انکا کہانا بیماروں کا کہانا ہے اور انکا سونا غرق ہونیوالوں کا سونا ہے
اور نظر نکرے بندہ طرف احوال صالحین کے اور انکے افعال کے بلکہ اسکی طرف جو
روایت کیگئی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ اسپر اعتماد ہے یہانتک کہ
داخل ہو بندہ ایسی حالت میں جسمیں جدا ہو اپنے غیر سے اور روایت ہے ام سلمہ سے عائشہ سے کہ
کہا پوچھے گئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عملوں کا افضل ہے آپ نے
فرمایا جسپر ہمیشگی کیجاوے اگرچہ تہوڑا ہو اور روایت ہے علقمہ سے اس نے عائشہ سے کہ
کہا تہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ اور اسی واسطے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قیام کیا کرتے تہے کسی رات میں آدہی رات اور کسی رات میں تیسرا
حصہ رات کا اور کسی رات میں آدہی رات مع اس کے چہٹے حصے نصف کے اور
قیام کرتے کسی رات میں رات کا چوتہا حصہ فقط اور قیام کرتے رات کا چہٹا حصہ
پس نہیں اور یہ سب مذکور ہے سورہ مزمل میں اور روایت کیگئی ہے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا نماز پڑہ رات سے اگرچہ ہو برابر دوہنے

شاة وقد يكون ذلك قدر اربع ركعات وقد يكون قدر
ركعتين قال صلى الله عليه وسلم ركعتان يصليهما العبد
في جوف الليل خير من الدنيا وما فيها ولولا ان اشق على
امتي لفرضتهما عليهم كل ذلك ليسهل على امته قيام
الليل للعبادة ولا يثقل عليهم وتبغض العبادة اليهم فيتساهلوا
بل ارشدهم صلى الله عليه وسلم لقيام الليل وذكر فضله
وثوابه لئلا يقتصروا على الفرائض والسنن خاصة ويستحب
من قيام الليل ثلثه واقل الاستحباب من القيام سدسه
لان النبي صلى الله عليه وسلم لم يقم ليلة قط حتى يصبح بل
كان ينام فيها ولم يكن ليلة حتى يصبح بل كان يقوم فيها
على ما بيناه وقيل ان صلاة اول الليل للمتهجدين
وقيام اوسطه للقانتين وقيام آخره للمصلين والقيام
من الفجر للغافلين وعن يوسف ابن مهران انه قال بلغني
ان تحت العرش ملكا في صورة ديك براثنه من لؤلؤ
وصيصته من زبرجد اخضر فاذا مضى ثلث الليل
ضرب بجناحيه وزقا وقال ليقم المصلون فاذا مضى نصف
الليل ضرب بجناحيه وزقا وقال ليقم المتهجدون واذا
مضى ثلثا الليل ضرب بجناحيه وزقا وقال ليقم القانتون
فاذا طلع الفجر ضرب بجناحيه وزقا وقال ليقم الغافلون
وعليهم اوزارهم وقال بعض العارفين ان الله تعالى
ينظر بالاسحار الى قلوب المتيقظين فيملأها انوارا
فترد الفوائد على قلوبهم فتستنير ثم تنتشر من قلوبهم العوافي
الى قلوب الغافلين وروي ان الله تعالى اوحى الى بعض
الصديقين ان لي عبادا من عبادي يحبوني واحبهم ويشتاقون
الي واشتاق اليهم ويذكروني واذكرهم وينظرون الي و
انظر اليهم فان حذوت طريقهم احببتك وان عدلت
عنهم مقتك فقال يا رب وما علامتهم قال يراعون
الظلال بالنهار كما يراعي الراعي الشفيق غنمه ويحنون
الى غروب الشمس كما تحن الطير الى اوكارها عند الغروب

بکری کے اور کبھی ہوتا ہے برابر چار رکعت کے اور کبھی ہوتا ہے برابر دو رکعت
کے اور فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں جنکو پڑہے بندہ رات
کے درمیان میں بہتر ہیں دنیا سے اور جو کچھ اسمیں ہے اور اگر نہ ہوتا کہ تکلیف
میں ڈالوں اپنی امت کو البتہ میں انپر یہ دو رکعت فرض کر دیتا یہ سب کچھ
اس لیئے ہے کہ آسان ہو انکی امت پر قیام رات کا اور عبادت اور بوجھہ نہو انپر
اور دشمن نہو عبادت انکی طرف پہر وہ تہک جاویں بلکہ ارشاد کر دیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے قیام رات کے اور بیان کر دی اسکی بزرگی اور اسکا ثواب
تاکہ قصر نکریں فرضوں اور سنتوں پر ہی خاص کر اور مستحب ہے رات کے قیام سے رات
کا تیسرا حصہ اور بہت تہوڑا مستحب قیام سے رات کا چہٹا حصہ ہے کیونکہ حضرت نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قیام نکرتے تہے کسی رات میں کبھی صبح تک بلکہ سو لیتے تہے اسمیں اور
نہ سویا کرتے کسی رات میں صبح تک بلکہ قیام کر لیتے اسمیں اسطرح جو ہمنے بیان کیا
اور بعض نے کہا تحقیق پہلی رات کی نماز تہجد پڑہنے والوں کیلئے اور رات کے درمیان
کا قیام عبادت کرنیوالوں کیلئے ہے اور پچہلی رات کا قیام نمازیوں کیلئے ہے اور قیام فجر
سے غافلوں کیلئے ہے اور روایت ہے یوسف بن مہران سے کہ کہا مجھکو پہونچا کہ تحقیق
عرش کے نیچے ایک فرشتہ ہے مرغ کی صورت میں اسکے پنجے موتی کے ہیں اور اسکے
ناخن زبرجد سبز کے پہر جب جاتی ہے تہائی رات تو اپنے پر مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے
اور کہتا ہے چاہیئے کہ اٹہیں نمازی پہر جب گزر جاتی ہے آدہی رات تو اپنے پر مارتا ہے
اور فریاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ چاہیئے کہ اٹہیں تہجد پڑہنے والے پہر جب گذر جاتی ہے
دو تہائی رات تو اپنے پر مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے اور کہتا ہے چاہیئے کہ اٹہیں عبادت
کرنیوالے پہر جب چمکتی ہے فجر تو اپنے پر مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے چاہیئے کہ اٹہیں غافل اور
اور انپر ہیں انکی بوجھہ اور کہا بعض عارفوں نے تحقیق اللہ تعالے نظر فرماتا ہے سحر میں
جاگنے والوں کے دلونکی طرف پہر بہر دیتا ہے انکو نوروں سے پہر اترتے ہیں فائدے انکے
دلونپر پہر روشن ہو جاتے ہیں پہر پہیلتی ہے انکے دلونسے طرف غافلوں کے دلونکی
اور روایت کیگئی ہے کہ تحقیق اللہ تعالے نے وحی کی بعض کیطرف صدیقوں میں سے کہ تحقیق
میرے بندوں میں سے میرے بندے ہیں کہ وہ مجھکو دوست رکہتے ہیں اور میں انکو دوست رکہتا
ہوں اور وہ شوق رکہتے ہیں میری طرف اور میں شوق رکہتا ہوں انکی طرف اور
وہ مجھکو یاد کرتے ہیں اور میں انہیں یاد کرتا ہوں اور وہ میری طرف نظر کرتے ہیں اور
میں انکی طرف نظر کرتا ہوں پس اگر تو انکے طریقہ کی پیروی کریگا تو میں تجھکو دوست
رکہونگا اور اگر تو پہر جائیگا انسے تو میں تجھکو دشمن رکہونگا انسے عرض کیا اے میرے رب کیا علامت

فَاِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ وَاخْتَلَطَ الظَّلَامُ وَفُرِشَتِ الْفُرُشُ وَ
نُصِبَتِ الْاَسِرَّةُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيبٍ بِحَبِيبِهٖ نَصَبُوا اِلَيَّ اَقْدَامَهُمْ
وَافْتَرَشُوا اِلَيَّ وُجُوهَهُمْ فَنَاجَوْنِي بِكَلَامِي وَتَمَلَّقُونِي بِاِنْعَامِي
فَبَيْنَ صَارِخٍ وَبَاكٍ وَبَيْنَ مُتَاَوِّهٍ وَشَاكٍ وَبَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ
وَبَيْنَ رَاكِعٍ وَسَاجِدٍ بِعَيْنِي مَا يَتَحَمَّلُونَ مِنْ اَجْلِي وَبِسَمْعِي مَا يَشْتَكُونَ
مِنْ حُبِّي اَوَّلُ مَا اُعْطِيهِمْ اَقْذِفُ مِنْ نُورِي فِي قُلُوبِهِمْ فَيُخْبِرُونَ
عَنِّي كَمَا اُخْبِرُ عَنْهُمْ وَالثَّانِيَةُ لَوْ كَانَتِ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَمَا
فِيهِمَا فِي مَوَازِينِهِمْ لَاسْتَقْلَلْتُهَا لَهُمْ وَالثَّالِثَةُ اُقْبِلُ بِوَجْهِي الْكَرِيمِ
عَلَيْهِمْ فَتَرٰى مَنْ اَقْبَلْتُ بِوَجْهِي الْكَرِيمِ عَلَيْهِ يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا
اُرِيدُ اَنْ اُعْطِيَهُ **فصل** وَاَمَّا قِيَامُ جَمِيعِ اللَّيْلِ فَعْلُ
الْاَقْوِيَاءِ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْهُ الْعِنَايَةُ وَاُدِيمَتْ لَهُمُ
الرِّعَايَةُ وَاُحِيطَ عَلٰى قُلُوبِهِمُ التَّوْفِيقُ نُورُ الْجَلَالِ ثُمَّ الْجَمَالِ
فَجُعِلَ الْقِيَامُ بِاللَّيْلِ لَهُمْ مَوْهِبَةً وَخِلْعَةً فَلَمْ يَسْلُبْهُ مِنْهُمْ
مَوْلَاهُمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى اللِّقَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
اَنَّهٗ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ يَخْتِمُ فِيهَا الْقُرْاٰنَ وَقَدْ
قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ وَذُكِرَ مِنْ اَرْبَعِينَ رَجُلًا مِنَ التَّابِعِينَ اَنَّهُمْ كَانُوا
يُحْيُونَ اللَّيْلَ كُلَّهٗ وَيُصَلُّونَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِوُضُوءِ عِشَاءِ
الْاٰخِرَةِ اَرْبَعِينَ سَنَةً صَحَّ النَّقْلُ عَنْهُمْ وَاشْتُهِرَ مِنْهُمْ سَعِيدُ
بْنُ جُبَيْرٍ وَصَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ وَاَبُو حَازِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مِنْ
اَهْلِ الْمَدِينَةِ وَفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَوُهَيْبُ بْنُ الْوَرْدِ مِنْ
اَهْلِ مَكَّةَ وَطَاوُسٌ وَوَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ مِنَ الْيَمَنِ وَالرَّبِيعُ بْنُ
خُثَيْمٍ وَالْحَكَمُ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ وَاَبُو سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ
بَكَّارٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَاَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوَّاصُ وَاَبُو عَاصِمٍ مِنْ
اَهْلِ عَبَّادَانَ وَحَبِيبٌ اَبُو مُحَمَّدٍ وَاَبُو جَابِرٍ السَّلْمَانِيُّ مِنْ
اَهْلِ فَارِسَ وَمَالِكُ بْنُ دِينَارٍ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ
وَحَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ وَيَحْيَى الْبَكَّاءُ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَغَيْرُهُمْ
مِمَّنْ يَطُولُ ذِكْرُهُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَرِضْوَانُهٗ **فصل** وَ
مَنِ اسْتَطَالَتْ غَفْلَتُهٗ لِمَا اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيئَتُهٗ وَقَيَّدَتْهُ
ثَبَّطَتْهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ فَانْتَبَهَ مِنْ ذُنُوبِهٖ وَاَحَبَّ قِيَامَهٗ لِلّٰهِ تَحَوَّلَ

پھر جب ان کو ڈھانپ لیتی ہے رات اور ملجاتے ہیں اندھیرے اور بچھائے جاتے ہیں بچھونے
اور کھڑے کیے جاتے ہیں تخت اور خلوت میں لیجاتا ہے ہر دوست اپنے دوست کو وہ کھڑے کرتے ہیں
میری طرف اپنے پاؤں اور بچھاتے ہیں میری طرف اپنے مونہوں کو پھر وہ مجھ سے باتیں کرتے ہیں
میری کلام (قرآن مجید) سے اور مجھ سے خوشامد کرتے ہیں میرے انعام کی وہ ہیں درمیان چلانیوالے
اور رونیوالے اور درمیان عاجزی کرنیوالے اور شکایت کرنیوالے اور درمیان قیام کرنیوالے
اور بیٹھنے والے اور درمیان رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے یعنی وہ جو کچھ اٹھاتے ہیں وہ میرے
سبب اور میرے سننے کے ہے جو شکایت کرتے ہیں وہ میری محبت سے ہے پہلے جو ان کو میں دونگا یہ ہے
کہ ڈالونگا اپنے نور میں سے انکے دلوں میں پھر وہ خبر دیں گے مجھ سے جیسے میں خبر دیتا ہوں انسے اور دوسرے
اگر ہووین ساتوں آسمان اور جو کچھ ان میں ہے انکے ترازوؤں میں البتہ میں انکو تھوڑا جانونگا
ان کیلئے اور تیسرے میں متوجہ ہوتا ہوں اپنے مونہہ بزرگ سے انپر سو تو دیکھ اس شخص کو کہ میں
متوجہ ہوتا ہوں اپنے مونہہ بزرگ سے اسپر کوئی جانتا ہے جو میں چاہتا ہوں اسکو دینا **فصل**
ولیکن تمام رات کا قیام پس وہ کام ہے قوت والوں کا جن کیلئے بڑھ چکی ہے اللہ تعالیٰ
سے عنایت اور ہمیشہ کیگئی ہے ان کیلئے نگہبانی اور گھیر لیا ہے انکے دلوں پر توفیق نے اور
اللہ کے نور نے پھر اسکے جمال نے پھر کر دیا رات میں قیام ان کیلئے بخشش اور خلعت
پھر اسکو نہ چھینا انسے ان کے مولیٰ عزوجل نے اپنی ملنے تک اور تحقیق روایت کیگئی ہے
حضرت عثمان بن عفانؓ سے کہ وہ جاگتے رات بھر ایک ہی رکعت میں انہیں قرآن
مجید ختم کرنے اور تحقیق ہم اسکا بیان آگے کر چکے ہیں اور ذکر کیا گیا ہے چالیس مردوں سے
تابعین میں سے کہ تحقیق وہ جاگتے تھے تمام رات اور نماز پڑھتے صبح کی عشاء آخرہ کے وضو سے
چالیس سال تک نقل صحیح ہے انسے اور مشہور ان میں سے ہیں سعید بن جبیر اور صفوان بن سلیم
اور ابو حازم اور محمد بن منکدر مدینہ والوں میں سے اور فضیل بن عیاض اور وہیب بن ورد
مکہ والوں میں سے اور طاؤس اور وہب بن منبہ یمن والوں میں سے اور ربیع بن خثیم اور حکم کوفہ
والوں میں سے اور ابو سلیمان دارانی اور علی بن بکار شام والوں میں سے اور
ابو عبد اللہ خواص اور ابو عاصم عبادان والوں میں سے اور حبیب ابو محمد اور
ابو جابر سلیمانی فارس والوں میں سے اور مالک بن دینار اور سلیمان تیمی اور
یزید رقاشی اور حبیب بن ابو ثابت اور یحیی بکاء بصرہ والوں میں سے
اور سوا ان کے جن کے ذکر سے طول ہوتا ہے اللہ کی رحمت ہو انپر
اور اس کی رضامندی **فصل** اور جس کی کاہلی بڑھ گئی ہو غفلت اور
گھیر لیا ہو اسکو اسکے گناہوں نے اور اسے بند کیا ہو اور اسکو روک رکھا ہو رات کے
قیام کرنے سے اسکی خطاؤں اور اسکے گناہوں نے اور وہ نادم ہو گناہوں سے اور قیام کو دوست رکھے

فِي زُمْرَةِ الْقَانِتِينَ الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ وَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ تَعَالٰى
ثَلَاثًا عِنْدَ نَوْمِهِ وَاضْطِجَاعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
ثُمَّ يَقْرَأُ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَعَشْرًا مِنْ آخِرِهَا
وَيَقْرَأُ آمَنَ الرَّسُوْلُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
يُوقِظُهُ وَيُؤَهِّلُهُ لِقِيَامِ اللَّيْلِ بِنِعْمَتِهِ الْوَاسِعَةِ وَمَغْفِرَتِهِ الشَّامِلَةِ
وَرِعَايَتِهِ الْعَامَّةِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ عِبَادِهِ وَلْيَقُلْ أَيْضًا اَللّٰهُمَّ
أَيْقِظْنِيْ فِيْ أَحَبِّ السَّاعَاتِ إِلَيْكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ
لَدَيْكَ الَّتِيْ تُقَرِّبُنِيْ إِلَيْكَ زُلْفٰى وَتُبْعِدُنِيْ مِنْ سَخَطِكَ بُعْدًا
أَسْأَلُكَ فَتُعْطِيْنِيْ وَأَسْتَغْفِرُكَ فَتَغْفِرُ لِيْ وَأَدْعُوْكَ فَتَسْتَجِيْبُ لِيْ
اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنِّيْ مَكْرَكَ وَلَا تُوَلِّنِيْ غَيْرَكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنِّيْ سِتْرَكَ
وَلَا تُنْسِنِيْ ذِكْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ فَإِنَّهُ قِيْلَ مَنْ قَالَ
هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ نَوْمِهِ أَهْبَطَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ثَلَاثَةَ
أَمْلَاكٍ يُوقِظُوْنَهُ لِلصَّلٰوةِ فَإِنْ صَلّٰى وَدَعَا أَمَّنُوْا عَلٰى دُعَائِهِ
وَإِنْ لَمْ يَقُمْ تَعَبَّدَ الْأَمْلَاكُ فِي الْهَوَاءِ وَكُتِبَ لَهُ ثَوَابُ عِبَادَتِهِمْ
وَلْيَقُلْ أَيْضًا مَا نُقِلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ
سَرَّهُ أَنْ يَسْتَيْقِظَ بِاللَّيْلِ فَلْيَقُلْ عِنْدَ اضْطِجَاعِهِ اَللّٰهُمَّ
ابْعَثْنِيْ مِنْ مَضْجَعِيْ لِذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَصَلَاتِكَ وَاسْتِغْفَارِكَ
وَتِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ثُمَّ لْيُسَبِّحْ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَلْيَحْمَدْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَلْيُكَبِّرْ أَرْبَعًا وَ
ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقُوْلَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَهُوَ أَخَفُّ عَلَيْهِ
وَمَجْمُوْعُهَا مِائَةٌ خَيْرٌ مِنَ الْأَوَّلِ وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا يَقُوْلُ حِيْنَ يَنَامُ
وَهُوَ وَاضِعٌ خَدَّهُ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ مَيِّتٌ فِيْ لَيْلَتِهِ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَ
رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَ
النَّوٰى أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ذِيْ شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ
آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ

کو زمرہ میں عبادت کرنیوالوں کے سحروں میں بخشش مانگنے والوں کے تو اس کو
چاہیئے کہ بخشش مانگے اللہ تعالی سے تین بار اپنے سونے لیٹنے کیوقت پھر پڑھے بسم اللہ
الرحمن الرحیم پھر پڑھے دس آیتیں سورہ کہف کے اول سے اور دس اسکے آخر سے
اور پڑھے آمن الرسول اور قل یا ایہا الکافرون پس تحقیق اللہ تعالی اسکو اٹھا دیگا
اور اسکو ہمت دیگا رات کے قیام کیلیے اپنی فراخ نعمت اور اپنی بخشش گھیرنے والی
اور اپنی رعایت عام سے جو مومنوں کیلیے ہے اسکے بندوں میں سے اور نیز کہے یا اللہ مجھے
اٹھا دیجیو اپنی طرف بہت پیاری گھڑیوں میں اور مجھکو کام میں لگائیو اپنی نزدیک
بہت پیاری کاموں میں جو مجھکو تیری طرف نزدیک کرے دو نزدیک کرنا اور مجھکو دور
رکھیں اپنے غصے سے دور رکھنا میں تجھسے مانگتا ہوں سو تو مجھکو دے اور تجھسے بخشش مانگتا ہوں سو
تو مجھے بخشدے اور میں تجھسے دعا کرتا ہوں سو تو میرے لیئے قبول فرما یا اللہ مجھے بیخوف نکر
اپنے مکر سے اور نہ مجھے سپرد کر اپنے غیر کو اور مت اٹھا مجھسے اپنا پردہ اور نہ بھلا مجھسے اپنا
ذکر اور مت کیجیو مجھکو غافلوں سے پس تحقیق کہا گیا ہے کہ جو شخص کہے یہ کلمے اپنے سونیکے
وقت تو اتارتا ہے اللہ عزوجل اسکے لیئے تین فرشتے وہ اسکو اٹھاتے ہیں نماز کیلیے پھر اگر وہ
نماز پڑھے اور دعا کرے تو وہ آمین کہتے ہیں اسکی دعا پر اور اگر وہ نہ اٹھے تو عبادت
کرتے ہیں وہ فرشتے ہوا میں اور لکھا جاتا ہے اسکے لیئے انکی عبادت کا ثواب اور
نیز کہے جو نقل کیا گیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جس شخص کو خوش
کرے اپنا رات کا جاگنا تو اسکو چاہیئے کہ کہے نزدیک اپنے لیٹنے کے یا اللہ مجھکو اٹھا میرے
بستر سے اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی نماز اور اپنی استغفار اور اپنی کتاب کی
تلاوت اور اپنی اچھی عبادت کیلیے پھر سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار اور اگر دوست رکھے کہنا پچیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس یہ بہت ہلکا ہے اس پر پہلے سے اور سب سو ہیں اور روایت
کیگئی ہے حضرت عائشہ رض سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر
کلام جو کہتے تھے جب سونے لگتے اور وہ رکھے ہوئے ہوتے اپنا رخسارہ اپنے داہنے ہاتھ پر اور
آپ جانتے ہوتے کہ آپ اپنی اسی رات میں مرنیوالے ہیں یا اللہ پروردگار آسمانوں
ساتوں اور پروردگار عرش بڑے کے ای ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار
اے اتارنیوالے توریت اور انجیل اور فرقان کے ای پھاڑنیوالے دانے اور گٹھلی
کے پناہ لیتا ہوں تیری ساتھ ہر برائی والی چیز کی برائی سے اور ہر جاندار
کی برائی سے کہ تو ہی پکڑنیوالا اسکی چوٹی کا یا اللہ تو ہی پہلے ہے پس نہیں ہے
تجھسے پہلے کوئی اور تو ہی پیچھے ہے پس نہیں ہے سوا تیرے کوئی اور تو ہی غالب ہے پس نہیں ہے

وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ
الْفَقْرِ **فَصْلٌ** وَمَنْ اَنْعَمَ عَلَیْهِ بِقِیَامِ اللَّیْلِ وَفِعْلِ شَیْءٍ مِّنَ
النَّوَافِلِ فَلْیَجْتَهِدْ فِی الْمُدَاوَمَةِ عَلَیْهِ مَعَ الْقُدْرَةِ وَعَدَمِ الْعُذْرِ
لِمَا رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّهٗ قَالَ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ
سُبْحَانَهٗ مِنْ عِبَادَةٍ ثُمَّ تَرَكَهَا مَلَالَةً مَقَتَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَالَتْ
عَائِشَةُ رض كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ
اَوْ مَرَضٌ فَلَمْ یَقُمْ تِلْكَ اللَّیْلَةَ صَلّٰی مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ
رَكْعَةً وَفِی الْخَبَرِ اَنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَدْوَمُهَا وَ
اِنْ قَلَّ **فَصْلٌ** وَیُسْتَحَبُّ لِمَنْ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ لِلتَّهَجُّدِ
اَنْ یَّقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ
وَیَقْرَءُ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ مِنْ اٰخِرِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ یَسْتَاكُ وَ
یَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَسْئَلُكَ التَّوْبَةَ فَاغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَ
اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّذْكُرُكَ ذِكْرًا
كَثِیْرًا وَیُسَبِّحُكَ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ وَ
یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعُوْذُ بِكَ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ
اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ
ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ جَارٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ هٰذِهٖ
یَدَایَ بِمَا كَسَبَتْ وَهٰذِهٖ نَفْسِیْ بِمَا جَنَتْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ عَمِلْتُ سُوْءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمَ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ اِلَّا اَنْتَ فَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ مُتَوَجِّهًا فَلْیَقُلْ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا
ثُمَّ لِیُسَبِّحْ عَشْرًا وَّلْیَحْمَدْ عَشْرًا وَّلْیُهَلِّلْ عَشْرًا وَّلْیُكَبِّرْ عَشْرًا
وَّلْیَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَ
الْعَظَمَةِ وَالْجَلَالِ وَالْقُدْرَةِ وَاِنْ شَاءَ اَنْ یَّقُوْلَ هٰذَا

اور تو ہی باطن ہے پس نہیں ہے سوا تیرے کوئی ادا کر مجہسے قرض اور غنی کر مجہ
کو محتاجی سے **فصل** اور جس شخص پر نعمت کی گئی ہو رات کے قیام سے اور کچھ
نوافل میں سے کرنے میں تو اسکو چاہیے کہ وہ کوشش سے مداومت کرے نہیں اسپر جبکہ
قدرت ہو اسکو اور نہو کوئی عذر کے اس روایت کی وجہ سے جو کہی گئی حضرت عائشہؓ
سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو شخص اللہ پاک کی عبادت کسی طرح کی
عبادت پہر اسکو چھوڑ دے تہک کر تو اللہ تعالیٰ اس سے خفا ہوتا ہے اور کہا عائشہؓ نے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نیند یا بیماری غالب ہو جاتی تہی پہر آپ نہ اٹہتے
اس رات کو تو نماز پڑہتے دن کو بارہ رکعتیں اور حدیث میں ہے کہ تحقیق بہت پیارا عملوں کا
اللہ تعالیٰ کیطرف وہ ہے جس پر ہمیشگی کیجاوے اگرچہ تہوڑا ہو **فصل** اور مستحب ہے اس شخص کو جو
رات سے اٹہے تہجد کیلئے کہنا سب تعریف ہے اللہ کو جسنے مجہکو زندہ کیا بعد میرے مار دینے
کے اور اسی کیطرف ہے اٹہنا اور پڑہے دس آخیر کی آیتیں آل عمران کی پہر مسواک کرے اور
وضو کرے پہر کہے میں تجہکو پاکی سے یاد کرتا ہوں تیری تعریف سے نہیں کوئی معبود سوا تیرے
میں تجہسے بخشش مانگتا ہوں اور تجہسے توبہ مانگتا ہوں پس بخش دے مجہکو اور میری توبہ قبول کر
بیشک تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے یا اللہ مجہکو کر توبہ کرنیوالوں سے اور مجہکو
کر پاک ہونیوالوں سے اور مجہکو کر صبر کرنیوالا شکر کرنیوالا اور مجہکو کر ان لوگوں میں سے
جو تیرا ذکر کرتے ہیں بہت ذکر اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں صبح اور شام میں پہر اٹہاوے اپنا
سر آسمان کیطرف اور کہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ کوئی معبود نہیں ہے اللہ اکیلے کے
جسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ حضرت محمد اسکے بندے اور
اسکے رسول ہیں پناہ لیتا ہوں تیری معافی کے ساتہ تیرے عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں تیری
رضامندی کے ساتہ تیرے غصے سے اور پناہ لیتا ہوں تیرے ساتہ تیرے سے میں نہیں گن سکتا
تعریف تجہپر تو ویسا ہے جیسی تو نے آپ تعریف کی اپنی ذات پر میں تیرا بندہ ہوں
اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں میری پیشانی کے بال تیرے ہاتہ میں ہیں جاری ہے مجہپر تیرا حکم
عدل ہے مجہپر تیری قضا یہ میرے دونوں ہاتہ ہیں اس چیز کے ساتہ جو انہوں نے کسب کیا اور یہ
میرا نفس ہے اس چیز کے ساتہ جو اس نے کمایا نہیں کوئی معبود سوا تیرے پاک ہے تو میں ہی
بیشک تہا ظالموں میں سے میں نے عمل برا کیا اور ظلم کیا اپنی جان پر پس مجہکو بخشدے میرا گناہ بڑا
بیشک تو ہی میرا رب ہے بیشک کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو تیرے سوا اور نہیں کوئی معبود تیرے
سوا پہر جب اٹہے نماز کیطرف منہ کرنیوالا قبلہ کو تو اسکو چاہیے کہ کہے اللہ بہت بڑا ہے بڑا کرکے
اور تعریف ہے اللہ کو بہت اور پاکی بولتا ہوں اللہ کی صبح اور شام پہر سبحان اللہ کہے دس بار
اور الحمد للہ کہے دس بار اور لا الہ الا اللہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار اور کہے اللہ بہت بڑا

الکلمات فانهما ماثورة عن رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی قیام التهجد وهی اللهم لك الحمد انت نور السموات
والارض لك الحمد انت بهاء السموات والارض ولك
الحمد انت زین السموات والارض لك الحمد انت قیوم السموات
والارض ومن فیهن ومن علیهن انت الحق ومنك الحق و
لقاؤك حق والجنة حق والنار حق والنبیون حق ومحمد
صلی الله علیه وسلم حق اللهم لك اسلمت وبك امنت
وعلیك توکلت وبك خاصمت والیك حاکمت فاغفر لی
ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت
المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت اللهم ات نفسی تقویها
وزکها انت خیر من زکاها انت ولیها ومولاها اللهم اهدنی
لاحسن الاعمال فانه لا یهدی لاحسنها الا انت واصرف
عنی سیئها فانه لا یصرف سیئها الا انت اسألك
مسألة البائس المسکین وادعوك دعاء المفتقر الذلیل فلا
تجعلنی بدعائك رب شقیا وکن بی رؤفا رحیما یا خیر
المسؤلین واکرم المعطین واخبرنا ابو نصر عن ابیه باسناده
عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن قال
سالت عائشة بای شیء کان یکبر ویفتتح النبی صلی الله علیه
وسلم صلاته اذا قام من اللیل قالت کان یکبر ویفتتح فیقول
اللهم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات و
الارض عالم الغیب والشهادة انت تحکم بین عبادك فیما کانوا
فیه یختلفون اهدنی لما اختلفوا فیه من الحق باذنك انك تهدی
من تشاء الی صراط مستقیم **فصل** یستحب اذا
قام لصلوة اللیل ان یفتتح صلاته برکعتین خفیفتین ولا
یتناول شیئا من الطعام والشراب حتی یفرغ منها لما انعم الله
علیه من فعل الصلوة والتسبیح لانه اذا استیقظ من نومه
یکون ساهی القلب فارغ الهم فاذا اکل او شرب تغیر قلبه
عن همومه بسبب ظلمتها فالاولی له ان یؤخر ذلك الی ان یکون صحا
واقامة الجوع فیغاث من جوع النهار فی شهر رمضان بالتعاضد

ہے بادشاہی اور غلبہ اور بڑائی اور عظمت اور بزرگی اور قدرت اللہ اور اگر
چاہیے یہ کلمے کہے کیونکہ یہ روایت کی گئی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپکے قیام میں تہجد کیلئے اور وہ یہ ہیں یا اللہ تجھی کو ہے سب تعریف تو ہی ہے آسمانوں
اور زمین کا نور اور تجھکو ہے سب تعریف تو ہی ہے آسمانوں اور زمین کا خوبی دینے والا
اور تجھی کو ہے سب تعریف اور تو ہی ہے زینت آسمانوں اور زمین کی اور تجھی کو ہے سب
تعریف تو ہی ہے قایم رکھنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انمیں ہے اور جو کچھ انپر
ہے تو ہی ہے سچا اور تجھی سے ہے سچ اور تیرا ملنا سچ ہے اور بہشت سچ ہے اور دوزخ
سچ ہے اور تمام پیغمبر حق ہیں اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں یا اللہ تیرے لیئے
میں اسلام لایا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیرے ساتھ لیکر میں نے
جھگڑا کیا اور تیری ہی طرف محاکمہ کیا پس بخشدے مجھکو جو گناہ میں نے آگے کیے اور جو
پیچھے کیے اور جو چھپا کر کیے اور جو ظاہر کیے تو ہی ہے آگے کرنیوالا اور تو ہی ہے پیچھے کرنیوالا
نہیں کوئی معبود تیرے سوا یا اللہ دے میرے نفس کو اسکا تقوی اور اسکو پاک کر تو ہی
بہتر ہے انکا جو اسکو پاک کریں تو ہی ہے اسکا مالک اور اسکا تو ہی ہے یا اللہ مجھکو ہدایت
دے اچھے کاموں کیلیے کیونکہ کوئی ہدایت نہیں دیتا اچھے کاموں کے لیے سوا تیرے اور دور کر
مجھسے برے کام کیونکہ نہیں دور کرتا کوئی برے کام سوا تیرے میں تجھسے مانگتا ہوں مثل مانگنے
سخت محتاج مسکین کی اور دعا کرتا ہوں تجھسے مثل دعا کرنے حاجتمند خوار کی پس
مجھکو نہ کیجیو اپنی پکار میں اے میرے پروردگار بدبخت اور ہو میرے ساتھ بڑا رحم فرمانیوالا
مہربان اے بہتر مانگے گیوں کے اور سب سے بہتر دینے والوں اور ہمکو خبر دی ابو نصر نے
باپ سے اپنی اسناد سے یحیی بن ابی کثیر سے کہا حدیث بیان کی ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے
کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کس چیز سے تکبیر کہا کرتے اور شروع کیا کرتے تھے حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کو جب اٹھا کرتے رات کو کہا تکبیر کہتے اور شروع کرتے
تھے یہ کہتے یا اللہ پروردگار جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنیوالے آسمانوں
اور زمین کے جاننے والے چھپے اور ظاہر کے تو ہی حکم کریگا اپنے بندوں کے درمیان جس میں وہ اختلاف
کرتے ہیں مجھکو ہدایت دے جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں حق سے اپنے حکم سے بیشک تو ہی ہدایت
دیتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھے راستے کیطرف **فصل** مستحب ہے جب اٹھے رات کی نماز کو
یہ کہ شروع کرے اپنی نماز دو ہلکی رکعتوں سے اور نہ کھاوے کچھ کھانا اور پینے سے جب تک کہ فارغ
ہو اس سے کہ انعام کیا اللہ پاک نے اسپر نماز اور تسبیح کرنے سے کیونکہ جب جاگتا ہے اپنی نیند
سے تو وہ ہوتا ہے صاف دل خالی فکر سے پھر جب کھا لیتا ہے یا پی لیتا ہے تو بدل جاتا ہے اسکا
دل اپنی ہیئت سے اور سیاہ ہو جاتا ہے پس اسکو بہتر ہوگا کہ اسکو موخر کرے مگر یہ کہ وہ ہو کا

طلوع الفجر فان المستحب تقديم الاكل **فصل** و
يستحب ان لا ينام حتى يقرأ ثلاثمائة آية ليدخل في زمرة
العابدين ولم يكتب من الغافلين فليقرأ سورة الفرقان
والشعراء فان فيهما ثلاثمائة آية وان لم يحسنهما قرأ
سورة الواقعة ون والحاقة سورة الواقع اى سأل سائل
والمدثر فان لم يحسنهن فليقرأ سورة الطارق الى خاتمة
القرآن فانها ثلاثمائة آية فان قرأ مقدار الف آية كان
احسن واكمل للفضل وكتب له قنطار من الاجر وكتب من
القانتين وذلك من سورة تبارك الذي بيده الملك الى
خاتمة القرآن فان لم يحسنها فليقرأ مائتين وخمسين
مرة قل هو الله احد فان مجموعها الف آية وينبغي له ان
لا يدع قراءة اربع سور في كل ليلة الم تنزيل السجدة و
سورة يس وحم الدخان وتبارك وان قرأ معها سورة
المزمل والواقعة كان احسن وكان النبي صلى الله عليه وسلم لا
ينام حتى يقرأ السجدة وتبارك الملك وفي خبر آخر سورة
بني اسرائيل والزمر وفي خبر آخر المسبحات ويقال فيها آية
افضل من مائة الف آية **فصل** والذي يستعان به على
قيام الليل اشياء منها اكل الحلال والاستقامة على التوبة و
عمم خوف الوعيد وشوق رجاء الموعود ومنها ان يجتنب
اكل الشبهات والاصرار على الذنوب يدفع عليه هم الدنيا
حبها عن القلب بذكر الموت القبر والمعاد وما يلقى للموتى
وقال رجل للحسن يا ابا سعيد اني ابيت معافى واحب قيام
الليل واعد طهوري فما لي لا اقوم فقال ذنوبك قيدتك
وقال الثوري حرمت قيام الليل خمسة اشهر بذنب اذنبته
قيل وما هو قال رأيت رجلا يبكي فقلت في نفسي هذا مراء
وكان الحسن يقول ان العبد ليذنب الذنب فيحرم به قيام
الليل صيام النهار وقيل كم من اكلة منعت قيام ليلة وكم
من نظرة حرمت قراءة سورة وان العبد ليأكل الاكلة
او يفعل فعلة فيحرم بها قيام السنة ومفسر التفقد ويعرف

فجر کے نکل آنیسے پہر تحقیق مستحب ہے کہانے کا مقدم کرنا **فصل** اور مستحب ہے کہ نہ سوئے
جب تک نہ پڑہ لیوے تین سو آیت تا کہ داخل ہو جاوے عابدوں کی زمرہ مین اور نہ لکہا
جاوے غافلوں سے پس چاہیے کہ پڑہے سورہ فرقان اور شعرا کیونکہ ان دونوں
مین تین سو آیت ہی اور اگر ان کو اچھی طرح نہیں جانتا تو پڑہے سورہ واقعہ اور
نون اور الحاقہ اور سورہ واقع یعنی سال سائل اور مدثر پہر اگر انکو نہی اچھی طرح
نہیں جانتا سو پڑہے سورہ طارق آخر قرآن تک کیونکہ یہ سورتیں تین سو آیت
ہین پہر اگر پڑہے مقدار ہزار آیت کے تو یہ بہت اچہا اور بہت کامل کرنیوالا
ہوگا فضیلت کا اور اسکیلئے لکہا جاویگا ایک خزانہ اجر سی اور وہ لکہا جاویگا
عابدوں مین سے اور یہ ہزار آیت سورہ تبارک الذی بیدہ الملک سی آخر قرآن
مجید تک پہر اگر ان کو اچھی طرح نہ جانتا ہو تو پڑہے دو سو پچاس بار قل ہو
اللہ احد کیونکہ تمام اس کا ہزار آیت ہو جاتی ہے اور اس کو واجب ہی کہ نہ
چہوڑی قراءت چار سورتوں کی ہر رات مین الم السجدہ اور سورہ یس اور
حم الدخان و تبارک الذی اور اگر پڑہے ان کے ساتھ سورہ مزمل اور
واقعہ تو بہت اچہا ہے اور حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سویا کرتے تہی جبتک
پڑہ لیتے سورہ سجدہ اور سورہ ملک اور ایک اور حدیث مین ہے سورہ بنی اسرائیل
اور زمر اور ایک اور حدیث مین ہے سورتین مسبحات اور کہا جاتا ہے کہ ان سورتوں
مین ایک آیت ہے کہ بہتر ہے لاکہہ آیت سے **فصل** اور وہ چیز کہ مدد لیجاتی
ہے اس سے رات کے قیام پر کچھ چیزین ہین انہین سے ہی حلال کا کہانا اور
استقامت توبہ پر اور غم کرنا عذاب کے وعدوں کے خوف سی اور شوق کرنا بہشت
کے وعدوں کی امید پر اور انہین سی ہے کہ پرہیز کرے مشتبہ چیزوں اور اصرار گناہوں
پر اور دور کری دنیا کے غم کے غلبہ کو اور اسکی محبت کو دل سی موت کے یاد کرنے
اور فکر کرنیسی معاد میں اور جو کچھ ملیگا موت کے بعد اور کہا ایک مرد نے حسن سے ای ابو سعید
تحقیق مین رات کو سوتا ہوں تندرست اور دوست رکہتا ہوں رات کے قیام کو
اور تیار کرتا ہوں اپنے وضو کا پانی پہر کیا حال ہی کہ مین نہیں اٹہتا کہا تیرے
گناہوں نے تجہکو قید کیا ہی اور کہا ثوری نے مین محروم ہوا رات کے قیام سی پانچ مہینے ایک
گناہ کے سبب سے کہ مینے کیا تہا کسی نے پوچہا وہ کونسا گناہ تہا کہا مینے ایک مرد کو روتے دیکہا
مینے اپنے جی مین کہا یہ ریاکار ہی اور حضرت حسن کہا کرتے تہی تحقیق بندہ البتہ گناہ کرتا ہی
محروم ہوتا ہی اسکے سبب سے رات کے قیام اور دن کے روزے سے اور بعض نے کہا بہت لقمے
ہین کہ منع کرتے ہین رات کے قیام سی اور بہت نظر ہین کہ محروم کرتی ہین سورہ پڑہنے سے

[illegible]
ایک بار دیدی کہ تو لذات و حرام یا
سہل کہا یا بجھی نفس خواہش کرتا ہو ترک کر دی
اور تمام آسائشین چہوڑ دی اور دوسرا تو یہ ہے
کہ ایذا اور تنہائی کی برداشت کر کے اور ضد عقل کر کے اور
مخلوق اور خواہش اور ارادی اور

المزيد من النقصان وبعلة الذنوب يوقع على الثقل وقال
ابو سليمان لا تفوت احدا صلوة جماعة الا بذنب وكان يقول
الاحتلام بالليل عقوبة والجنابة البعد ومنها قلة الطعام
والشرب وخلو المعدة ومنها ما روي عن عون بن عبد الله انه قال
كان في بني اسرائيل ناس يتعبدون فكان اذا حضر فطورهم
قام عليهم قائم فقال لا تاكلوا كثيرا فانكم اذا اكلتم كثيرا نمتم
كثيرا واذا نمتم كثيرا صليتم قليلا وقيل ان كثرة النوم من
كثرة شرب الماء وقيل انه اتفق راي سبعين صديقا على
انهم يقولون ان كثرة النوم من كثرة شرب الماء ومنها ان يلزم
قلبه الهم والغم والحزن واليقظة دائما فيحيي بها القلب ويديم
الفكر في الملكوت ويقيل في النهار ولا يكثر تعب جوارحه في
امور الدنيا فان اختار ان يقوم اول الليل حتى يغلبه النوم ثم
ينام ثم يقوم متى استيقظ ثم ينام متى غلبه النوم ثم يقوم اخر
الليل فيكون له في الليل نومتان وقومتان فيكابد الليل و
هو من اشق الاعمال وهي حالة اهل الحضور واليقظة في الفكر
والذكر وقيل انها من اخلاق رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقد يكون للعابد في الليل قومات ونومات في تضاعيف ذلك
واما ان يكون القيام والنوم مقدرا واحدا فلا يكون ذلك
الا للنبي صلى الله عليه وسلم ويكون قلبه دائم اليقظة والوحي
من الله سبحانه يوم ربه وينهى وهو يقظان وينوم ويتقلب ويتحرك
خاص له ذلك من بقية الخلق **فصل** ويستحب لمن
قام الليل ان ينام اخره لوجهين احدهما انه يذهب النعاس
بالغداة والنوم بالغداة مكروه وهكذا كانوا يامرون
الناعس بالنوم بعد صلوة الصبح ويمنعون قبلها فقد ورد
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت له هجعة بعد صلوة
الفجر والوجه الثاني ان نوم اخر الليل يذهب صفرة الوجه
اذا كان بدا نومه ولم يبق الصفرة بحالها وينبغي ان يتقي
ذلك لانه باب غامض هو من الشهوة الخفية لانه ابلى (؟) الخفي
لانه يشار اليه بالاصابع ويتوهم فيه الصلاح والسهر والصوم

اور تحقیق بندہ البتہ کہا لیتا ہے کچھ کہانا یا کرلیتا ہے کچھ کام پہر محروم ہوجاتا ہے اسکے
سبب سے ۔۔۔ قیام سے لیس تحقیق بندہ تجھ سے پہچانا جاتا ہے زیادہ نقصان سے اور
تھوڑے ۔۔۔ گناہ ہوں کہ توفیق دیا جاتا ہے تجھ پر اور کہا ابو سلیمان نے نہیں فوت
ہوتی کسی کی نماز جماعت کی مگر سبب گناہ کے اور کہا کرتا تہا احتلام رات میں عذاب ہے
اور جنابت دوری ہے اور انمیں سے ہے تھوڑا کہانا اور پینا اور خالی کرنا معدہ کا اس
روایت کے لحاظ سے کہ کہی عون بن عبد اللہ نے کہ کہا بنی اسرائیل میں تھے کچھ لوگ کہ
عبادت کیا کرتے تھے پھر جب انکا کہانا حاضر ہوتا تہا تو ان پر ایک کہڑا ہونیوالا
کہڑا ہوجاتا پھر کہتا بہت مت کہاؤ کیونکہ جب تم بہت کہاؤگے تو بہت سوؤگے
اور جب سوؤگے بہت تو نماز تھوڑی پڑہوگے اور بعض نے کہا تحقیق نیند کی کثرت پانی
پینے کی کثرت سے ہے اور بعض نے کہا تحقیق متفق ہوئی ستر صوفیوں کی رائے اور وہ کہتے تھے کہ
تحقیق نیند کا زیادہ ہونا پانی کے زیادہ پینے سے ہے اور انمیں سے ہے کہ لازم پکڑے اپنے
دل کو اندیشہ اور غم اور حزن اور بیداری دائمی پھر زندہ کرے اس سے دل کو اور
ہمیشہ رکہے فکر اللہ کے ملک میں اور قیلولہ کرے دن میں اور زیادہ نکرے تکلیف اپنے اعضا کے
دنیا کے کاموں میں پس اگر اختیار کرے یہ کہ اٹھے پہلی رات میں یہانتک کہ غالب ہو پہر
نیند پہر سو جاوے پہر اٹھے جب جاگے وہی پہر سو جاوے جب کہ غالب ہو اسپر نیند پہر اٹھے پچھلی رات
میں پس ہونگی اسکیلئے دو قیام رات میں اور دو نیندیں پس تکلیف سے گزاریگا رات
کو اور یہ بڑی سخت عملوں میں سے ہے اور یہ حالت ہے حضور اور بیداری اور فکر اور ذکر
کرنیوالوں کی اور بعض نے کہا کہ یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق
میں سے ہے اور تحقیق ہوتے ہیں عابد کیلئے رات میں کئی قیام اور کئی نیندیں اس رات کے
درمیان میں ولیکن یہ کہ ہو قیام اور سونا موزون برابر پس نہیں ہے یہ مگر واسطے حضرت
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے تہا آپکا دل ہمیشہ بیدار اور وحی تہی اللہ پاک
کیطرف سے کہ آپ حکم کیئے جاتے اس سے اور منع کیئے جاتے اور جگائے جاتے اور سوائے جاتے اور انکی
کروٹیں پہیری جاتیں اور آپ ہلائے جاتے یہ خاص تہا آپ کیلئے سوا باقی خلقت کے **فصل**
اور مستحب ہے اسکو جو رات میں قیام کرے یہ کہ وہ سووے پچھلی رات میں دو وجہوں سے
ایک کہ یہ سونا لیجاویگا اونگہنے کو صبح میں اور سونا صبح میں مکروہ ہے اور اسلیئے حکم کیا کرتے
تھے اونگہنے والے کو سونیکا پیچھے صبح کی نماز کے اور منع کیا کرتے تھے اس سے نماز سے پہلے اور
تحقیق وارد ہوا ہے تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھوڑا سا سونا تہا فجر
کی نماز کے بعد اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تحقیق پچھلی رات کا سونا لیجاتا ہے منہ کی
زردی کو اور جب تکلیف دور کریگا اپنی نیند اور نہ سوئیگا تو باقی رہیگی زردی

اور نون
کی قیلولہ اور کثرت
میں کام کرو ۔۔۔
۔۔۔ سبب
۔۔۔

والخوف من الله عز وجل لأجل تلك الصفرة التي في وجهه
نعوذ بالله من الشرك والرياء وكل أمارة تدل عليها وينبغي
أن يقلل شرب الماء بالليل لما قدمنا من أنه يجلب النوم و
لأنه تكون منه صفرة الوجه سيما في آخر الليل وعند الانتباه من
النوم وفي الخبر كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أوتر من آخر
الليل اضطجع على شقه الأيمن ضجعة حتى يأتيه بلال فيؤذنه
فيخرج معه إلى الصلاة وقد كان السلف يستحبون هذه الضجعة
بعد الوتر وقبل صلاة الصبح حتى جعلها بعضهم سنة ترو
هو أبو هريرة رضي الله عنه ومن تابعه في ذلك إنما استحبوا ذلك لأنه
مزيد لأهل المشاهدة والحضور لأنهم يكشف لهم عن الملكوت
وتضيء لهم أنوار العلوم من الجبروت ويلقون غرائب الحكم و
العلوم ويطلعون على ما غاب عنهم من أقسام الحظوظ مما
أعدها لهم رب الخليقة علام الغيوب وفي حق العمال أهل
المجاهدة راحة وسكون ولذلك نهى الرسول صلى الله
عليه وسلم عن الصلاة بعد طلوع الفجر إلى طلوع الشمس وبعد
صلاة العصر إلى غروب الشمس ليستريح فيها أهل أوراد
الليل والنهار وكذلك يستحب أن يفصل في تضاعيف
صلاة الليل بجلوس يسبح فيه مائة تسبيحة ليكون عونا على
الصلاة ولتسكن الجوارح وتزول سآمة النفس للقيام و
يحبب إليها التهجد والصلاة وهو داخل تحت قوله عز
وجل ومن الليل فسبحه وإدبار النجوم وقوله تبارك وتعالى
وأدبار السجود أي أعقاب الصلاة **فصل** فإن فاته قيام
الليل بنوم أو شغل فإن قضاه ما بين طلوع الشمس إلى
الزوال كان كمن صلاه في وقته من الليل لما حدثناه أبو
نصر عن أبيه بإسناده عن عبد الله بن غنم قال حدثني عمر بن
الخطاب أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أربع
ركعات قبل الظهر بعد الزوال يحسبن بمثلهن من السحر
وفي لفظ آخر عن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من
نام عن حزبه من الليل أو نسيه فقرأه من صلاة الفجر إلى صلاة الظهر

اور خوف کا اللہ عز وجل سے سبب اس زردی کے جو اسکے مونہہ میں ہوتی ہے
ہم پناہ لیتے ہیں اللہ کی شرک اور ریا اور ہر ایسی نشانی سے جو دلالت کرے ان دونوں
پر اور واجب ہے یہ کہ تھوڑا کرے پانی کا پینا رات کو اس سبب سے جو ہم آگے بیان کر چکے کہ وہ
کھینچتا ہے نیند کو اور اسواسطے کہ اس سے ہوتی ہے مونہہ کی زردی خصوصاً پچھلی رات اور جاگنے کے
نزدیک اٹھنے کے نیند سے اور حدیث میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھ لیتے تھے
پچھلی رات سے تو لیٹ جاتے اپنی سیدھی کروٹ پر تھوڑا سا جب تک کہ آپکے پاس آتا بلال پھر آپ نکلتے
اسکے ساتھ نماز کو اور تحقیق سلف دوست رکھتے تھے اس لیٹنے کو وتر کے بعد اور صبح کی
نماز سے پہلے یہاں تک کہ کر دیا اسکو انکے بعض نے سنت اور وہ حضرت ابوہریرہ ہیں اور جو
انکے تابع ہیں اسمیں اور تحقیق اسکو اسلئے ہی دوست رکھتے تھے کہ یہ زیادہ کرنیوالا ہے
مشاہدہ اور حضور والوں کو کیونکہ ظاہر کیا جاتا ہے انکے لئے ملکوت اور روشن ہوجاتے ہیں
انکیلئے قسم قسم کے علم جبروت سے اور سیکھتے ہیں عجیب حکمتیں اور علم اور خبردار ہوتے ہیں اس پر جو انسے
غائب ہے ان قسموں اور حظوں میں سے جن کو طیار کیا ہے انکے لئے پروردگار خلقت
غیبوں کے جاننے والے نے اور حق میں عمل والوں اور مجاہدہ والوں کے راحت اور آرام ہے
اور اسی واسطے منع کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فجر کے
نکلنے کے بعد سورج چڑھنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک تاکہ
آرام کریں اسمیں رات اور دن کے ورد والے اور اسی طرح مستحب ہے یہ کہ جدائی
کیجاوے رات کی نماز کے درمیان میں بیٹھنے سے کہ تسبیح کہے اسمیں سو بار تسبیح تا
کہ ہو جاوے قوت نماز پر اور آرام لیں اعضاء اور جاتی رہے نفس کی تکان قیام
کے لئے اور دوست ہو جاوے اسکی طرف تہجد اور نماز اور یہ داخل ہے اللہ عز وجل
کے قول کے نیچے اور رات سے پس اسکی پاکی بول اور ستاروں کی پیٹھ دینے
کے وقت اور اللہ تبارک و تعالے کے قول کے اور سجدوں کے پیچھے یعنے نماز کے
پیچھے **فصل** پس اگر اس سے فوت ہو جاوے رات کا قیام سونے یا کسی شغل سے پھر اگر
اسکو قضا کرے درمیان سورج چڑھنے کے اسکے ڈھلنے تک تو وہ ہوگا اس شخص کی
طرح جس نے اسکو پڑھا اسکے وقت میں رات سے اس حدیث کے لحاظ سے جو بیان کی ہے
ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے عبداللہ بن غنم سے کہا مجھ سے بیان کی حضرت
عمر بن خطاب نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا چار رکعتیں
ظہر سے پہلے زوال کے بعد حساب کیجاتی ہیں جیسے پڑھیں سحر کو وقت اور ایک لفظ
میں ہے حضرت عمر سے انہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو شخص سو جاوے
اپنے وظیفہ سے اسکے پاس بھول جاوے پھر وہ اس سے پڑھ لے فجر کی نماز سے ظہر

الظهر فكانما قرأه في ليله وعن بعض السلف انه قال اجتمع
رأي آل محمد صلى الله عليه وسلم ان من صلى ورده الذي فاته
من الليل قبل الزوال كان كمن صلاه في الليل وان لم يقدر
على ذلك فيقضيه ما بين الظهر والعصر قال الله تعالى وهو
الذي جعل الليل والنهار خلفة لمن اراد ان يذكر او اراد
شكورا اي جعلهما خلفين يتعاقبان في الفضل فيخلف
احدهما الآخر **فصل** فقد تحصل من هذه الجملة ان
اوراد الليل خمسة احدها ما بين العشائين والثاني ما بعد
عشاء الآخرة الى وقت منامه والثالث جوف الليل والرابع
الثلث الاخير والخامس هو السحر الاخير قبل طلوع الفجر
الثاني فهو للقراءة والاستغفار وللتفكر والاعتبار دون
الصلوة لانه لا يؤمن ان تصادف صلاته طلوع الفجر فهو الوقت
المنهي عن الصلوة فيه لما قال صلى الله عليه وسلم صلوة الليل
مثنى مثنى فاذا خشيت الفجر فاوتر بركعة توتر لك ما قبلها
اللهم الا ان يكون قد نام عن وتره وورده فانه يصليهما في هذه
الساعة على ما تقدم بيانه في فصل فعل الوتر فصول اوراد
النهار **فصل** واما اوراد النهار فخمسة ايضا احدها
من وقت طلوع الفجر الثاني الى طلوع الشمس والثاني صلوة الضحى
وما كان في معناها الى الزوال والثالث اربع ركعات بعد الزوال
بقراءة حسنة وسلام واحد قيل ان ابواب السماء تفتح لها و
الرابع ما بين الظهر والعصر والخامس بعد العصر الى الغروب
فصل واما الورد الاول من النهار فيستحب الجلوس
من بعد صلوة الفجر الى طلوع الشمس يذكر الله تعالى فيه اما
بتلاوة القرآن او تسبيح او تفكر او تذكر او تعليم او مجلوس
الى عالم وكذلك بعد صلوة العصر الى ان تغرب الشمس
لانهما وقتان نهي عن التنفل بالصلوة فيهما لما اخبرنا الشيخ
ابو نصر عن والده قال اخبرنا ابو علي اسمعيل بن محمد بن اسمعيل
الخطبي قال حدثنا محمد بن يعقوب قال حدثنا هدبة بن خالد
القيسي قال حدثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الشعبي

کی نماز تک تو گویا اس نے وہ پڑھ لیا اپنی رات میں اور بعض سلف سے روایت ہے کہ
کہا جمع ہوئی رائے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو شخص اپنا ورد پڑھے جسکو رات
سے فوت کیا ہے زوال سے پہلے تو وہ ہوگا اس شخص کی طرح جسنے اسکو پڑھا رات
میں اور اگر اسپر قادر نہو تو پہر قضا کرے اسکو ظہر اور عصر کے درمیان اللہ تعالی
نے فرمایا اور اللہ وہ ہے جس نے بنایا رات کو اور دن کو اسکیلئے جو ارادہ کرے
ذکر کرنیکا یا ارادہ کرے شکر کرنیکا یعنے دونوں کو بنایا ایکدوسرے کا خلیفہ کہ ایکدوسرے
کے پیچھے آتا ہے بزرگی میں پس خلیفہ ہوتا ہے ایک انکا دوسرے کا **فصل** پس تحقیق حاصل
ہوا اس جملہ سے کہ تحقیق رات کے وظیفے پانچ ہیں ایک انکا مغرب و عشا کے
درمیان اور دوسرا عشا آخرہ کے بعد اپنے سونیکے وقت تک اور تیسرا رات کا
درمیان اور چوتھی تہائی حصہ پچھلا اور پانچواں ورد وہ سحر آخیر ہے فجر صبح صادق
کے نکلنے کے پہلے اور قراءت اور استغفار اور فکر اور عبرت کے لیے ہے سوا نماز کے
کیونکہ نہیں بے خوف ہوتا اس سے کہ پالیوے اسکی نماز فجر کے نکلنے کو اور وہ وقت ہے
کہ منع کیا گیا ہے نماز پڑہنے سے اسمیں اور اسی واسطے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے رات کی نماز دو دو رکعت ہے پہر جب تو ڈرے فجر سے تو وتر کر ایک رکعت سے وتر
کر دیگی پہلے لیے اسکو جو اس سے پہلے تہا یا اللہ مگر یہ ہو کہ وہ اپنے وتر اور ورد سے سو
گیا ہو پہر بیشک وہ پڑہ لے اس ساعت میں اس بیان پر جو آگے گذرا وتر کے فصل میں
کئی فصلیں دن کے وظیفوں کی **فصل** و لیکن دن کے وظیفے سو وہ بہی پانچ ہیں ایک
انکا صبح صادق سے سورج کے چڑہنے تک اور دوسری چاشت کی نماز اور
جو کچھ اسکے معنی میں ہے زوال تک اور تیسری چار رکعتیں بعد زوال اچھی
قراءت اور ایک سلام سے اور بعض نے کہا کہ بیشک آسمان کے دروازے اسکیلئے
کہولے جاتے ہیں اور چوتہی ظہر اور عصر کے درمیان اور پانچویں عصر کے بعد غروب
کے نزدیک تک **فصل** اور لیکن پہلا وظیفہ دن کا پس مستحب ہے بیٹھنا فجر کی نماز
کے بعد سورج چڑہنے تک ساتھ ذکر اللہ تعالی کے اسمیں یا قرآن مجید کی تلاوت سے
یا تسبیح یا فکر کرنے یا ذکر کرنے یا پڑہانے یا عالم کے پاس بیٹھنے سے اور اسی طرح عصر کی
نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک کیونکہ ان دو وقتوں میں منع
کیا گیا ہے نفل نماز پڑہنے سے اس روایت کے لحاظ سے کہ ہم کو خبر دی شیخ ابو نصر
نے اپنے باپ سے کہا ہم کو خبر دی ابو علی اسمعیل بن محمد بن خالد بن اسمعیل خطبی
نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن یعقوب نے کہا ہمسے حدیث بیان کی ہدبہ بن خالد قیسی نے کہا
ہمسے حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اس نے شعبی سے

عن ابی امامة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
لان اقعد مع قوم اذکر الله تعالی من بعد صلوة الفجر حتی تطلع
الشمس اکبر واهلل احب الی من ان اعتق رقبتین ولان اذکر
الله عز وجل من بعد صلوة العصر حتی تغرب الشمس احب
الی من ان اعتق اربع رقاب من ولد اسمعیل وعن انس بن مالک
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تناموا عن طلب
ارزاقکم قیل یا انس ما معنی قول رسول الله صلی الله علیه
وسلم لا تناموا عن طلب ارزاقکم قال فاذا صلیتم الفجر
فقولوا ثلثا وثلثین مرة الحمد لله وسبحان الله ولا اله
الا الله والله اکبر وفی حدیث اخر یسبح ثلثا وثلثین
مرة ویحمد ثلثا وثلثین مرة ویکبر اربعا وثلثین مرة
ویختمها بلا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله
الحمد یحیی ویمیت وهو حی لا یموت بیده الخیر وهو علی
کل شیء قدیر وهکذا یفعل بعد العصر وعند النوم و
حدثنا ابو نصر عن والده باسناده عن عروة بن الزبیر رض
قال انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول غدوة
او روحة فی سبیل الله خیر من الدنیا وما فیها فقال رجل
یا رسول الله صلی الله علیه وسلم فمن لا یستطیع غزوا قال
من جلس حین یصلی المغرب یذکر الله تعالی حتی یصلی
العشاء کان مجلسه ذلک روحة فی سبیل الله ومن جلس
حین یصلی الغدوة یذکر الله تعالی حتی تطلع الشمس
کانت مثل غدوة فی سبیل الله وحدثنا ابو نصر عن والده
باسناده عن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما من عبد یقول فی دبر صلوة الغدوة لا اله الا
الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شیء قدیر عشر مرات الا کتب الله تعالی له
بهن عشر حسنات ومحی عنه بهن عشر سیئات ورفع له بهن
عشر درجات وکن عدل عشر رقاب ولا یضره یومئذ
ذنب یصیبه الا ان یکون شرکا وما من عبد یحسن الوضوء

اس نے ابو امامہؓ سے اس نے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میرا بیٹھنا ایک قوم کے ساتھ کہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کروں بعد فجر کی نماز کے سورج چڑھنے تک تکبیر اور تہلیل کہوں میری طرف بہت پیارا ہے اسلیئے کہ آزاد کروں دو غلاموں کو اور البتہ میرا اللہ عزوجل کو یاد کرنا عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک میری طرف بہت پیارا ہے اس سے کہ میں آزاد کروں چار غلاموں کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے اور روایت ہے حضرت انسؓ بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت سویا کرو اپنی رزقوں کی طلب کرنے سے پوچھا اے انس کیا معنی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا کہ مت سویا کرو طلب کرنے سے اپنے رزقوں کے کہا پس جب تم نماز پڑھ لو پس تم تینتیس بار سب تعریف ہی اللہ کو اور اللہ پاک ہے اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور اس کو ختم کرے اس سے کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ اکیلے کے جس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کو سب تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور آپ زندہ رہنے والا ہے نہیں مرتا اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اسی طرح کرے عصر کے بعد اور سونے کے نزدیک اور یہ حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا بیشک اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا صبح کو یا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے پس عرض کیا ایک مرد نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص لڑنے کی طاقت نہ رکھے آپنے فرمایا جو شخص بیٹھا رہے جب مغرب کی نماز پڑھ لے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑھے تو یہ اسکا بیٹھنا ہوگا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور جو شخص بیٹھا رہے جب پڑھ لے صبح کی نماز اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہے سورج چڑھنے تک تو یہ ہوگا مثل لڑائی کرنے کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور یہ حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے ابو امامہ سے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہ کہے اپنی صبح کی نماز کے پیچھے نہیں کوئی معبود سوا اللہ اکیلے کے جسکا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور سب تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اسی کے ہاتھ ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار مگر اللہ تعالیٰ اسکے لیئے لکھیگا ان کے عوض دس نیکیاں اور مٹاویگا اس سے ان کے عوض دس برائیاں اور بلند کریگا اسکے لیئے ان کلموں کے عوض دس درجے اور یہ کلمے برابر ہونگے دس غلاموں کے اور نہ ضرر دیگا اس کو گناہ جس کو وہ پہونچے مگر یہ کہ وہ شرک ہو اور نہیں کوئی بندہ جو اچھا وضو کرے

فَغَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ
نَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ أَوْ تَكَلَّمَ بِهِ لِسَانُهُ وَمَا مِنْ عَبْدٍ غَسَلَ يَدَيْهِ
كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ ذِي ذَنْبٍ بَطَشَتْ
بِهِ يَدَاهُ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ إِلَّا حَطَّ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ اسْتَمَعَتْ
إِلَيْهِ أُذُنَاهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ
عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ مَشَتْ بِهِ رِجْلَاهُ حَتّٰى يَقُومَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَكُونُ
تِلْكَ الصَّلٰوةُ فَضِيلَةً وَمَا مِنْ عَبْدٍ نَامَ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَأَوَّلُ
مَا يَتَنَبَّهُ يَدْعُو اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا كَانَتْ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً وَمَا مِنْ
عَبْدٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ
إِلَّا أُعْطِيَ بِهِ تَحْرِيرَ رَقَبَةٍ وَمَا مِنْ عَبْدٍ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ إِلَّا أُعْطِيَ بِهَا نُورًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً كَانَتْ لَهُ فِدَاءً
مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ كُلُّ عُضْوٍ بِعُضْوٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رض أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي مَسْجِدِهِ ثُمَّ جَلَسَ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى
إِلٰى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَقَامَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ
أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ رَكْعَةٍ أَلْفَ أَلْفِ قَصْرٍ فِي الْجَنَّةِ فِي كُلِّ قَصْرٍ أَلْفُ
أَلْفِ حَوْرَاءَ مَعَ كُلِّ حَوْرَاءَ أَلْفُ أَلْفِ خَادِمٍ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ
الْأَوَّابِينَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَمْ يَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ حَتّٰى تُمْكِنَهُ الصَّلٰوةُ وَ
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ وَجَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ
حَتّٰى تُمْكِنَهُ الصَّلٰوةُ كَانَتْ بِمَنْزِلَةِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مُتَقَبَّلَتَيْنِ وَكَانَ
ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَلَسَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقِيلَ لَهُ
لِمَ تَفْعَلُ هٰذَا فَقَالَ أُرِيدُ بِهِ السُّنَّةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ
وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ اعْتَكَفَ إِلٰى طُلُوعِ
الشَّمْسِ ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ يَقْرَءُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَالشَّمْسِ
وَضُحٰهَا وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ

پس اپنا مونہہ دہووے جیسا کہ اللہ تعالے نے حکم فرمایا مگر گرا دیتا ہے اللہ اس
سے ہر گناہ جسکی طرف دیکہا تہا اُسکی دونون آنکہون نے یا کلام کی اسکے ساتہہ
اسکی زبان نے اور نہیں کوئی بندہ کہ دہوتا ہے اپنے دونو ہاتہہ جیسا حکم کیا اللہ عزو
جل نے مگر گرا دیتا ہی اللہ اس سے ہر گناہ جسکو اُسکے دونون ہاتہون نے پکڑا تہا پہر مسح
کرتا ہی اپنے سر اور دونو کانونکا مگر گرا دیتا ہی اللہ اس سی ہر گناہ جسکو سنا تہا اسکے
دونون کانون نے پہر دہوتا ہی اپنے دونو پاؤن جیسا اسکو حکم کیا اللہ تعالے نے مگر گرا
دیتا ہی اللہ اس سی ہر گناہ جس سے چلے تہی اُسکے دونون پاؤن یہانتک کہ وہ کہڑا ہوتا
ہے اپنی نماز کیطرف پہر ہوتی ہی یہ نماز فضیلت اور نہیں کوئی بندہ کہ سو جاوے
ذکر پر باوضو پس جسوقت اٹہی دعا کرے کوئی دعا مگر ہوگی اسکی دعا قبول کی گئی
اور نہیں کوئی بندہ کہ تیر مارے اللہ عزوجل کی راہ مین پہر وہ کسی کو لگی یا نہ لگے مگر وہ دیا
جاویگا اسکے عوض ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب اور نہیں کوئی بندہ کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا
اللہ کی راہ مین مگر وہ دیا جاویگا اسکے عوض نور قیامت کے دن اور جو شخص ایک غلام آزاد
کرے تو وہ اسکیلئے عوض ہوگا دوزخ کی آگ سی ہر عضو عضو کے عوض اور ہمسے حدیث
بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے حسن بن علی سی کہ کہا مین نے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے ہی جو شخص صبح کی نماز پڑہی اپنی مسجد مین پہر بیٹہے اللہ تعالے
کو یاد کرتا ہی سورج چڑہنے تک پہر جب سورج چڑہی تو اللہ تعالے کی تعریف کرے اور اُٹہے
نماز پڑہے دو رکعتین تو دیگا اللہ تعالے اسکو ہر رکعت کے عوض دس لاکہہ محل بہشت مین ہر محل
مین دس لاکہہ حورین ہونگی ہر حور کے ساتہہ دس لاکہہ خادم ہونگے اور خدا کے نزدیک اوابین
سے ہوگا اور روایت ہے نافع سی انہی ابن عمر رض سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر
کی نماز پڑہ لیتی تو نہ اٹہتے اپنی مجلس سے یہانتک کہ ممکن ہوجاتی آپ سے نماز اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح کی نماز پڑہی اور بیٹہا رہے اپنی مجلس مین جب
تک ممکن ہوجاوے اُسکو نماز پڑہنی تو وہ ہوگی بمنزلہ ایک حج اور ایک عمرہ قبول کیے
گئے کے پس حضرت ابن عمر رض جب صبح کی نماز پڑہ لیتے تہے تو بیٹہو رہتے سورج چڑہنے
تک سو انسے کہا گیا کیون ایسا کرتے ہو کہا مین اس سے ارادہ کرتا ہون سنت کا اور
ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے عکرمہ سے انسے حضرت ابن عباس رض سے
کہ کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے فجر کی جماعت
مین پہر بیٹہا رہے سورج کے چڑہنے تک پہر نماز پڑہی چار رکعت پے در پے پڑہے
پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی تین بار اور قل ہو اللہ احد سات بار
اور دوسری رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور والشمس وضحٰہا اور تیسری رکعت مین سورۂ فاتحہ

وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَيْهِ سَبْعِينَ مَلَكًا مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ عَشَرَةُ أَمْلَاكٍ مَعَهُمْ أَطْبَاقٌ مِنْ طَبَاقِ الْجَنَّةِ وَمَنَادِيلُ مِنْ مَنَادِيلِ الْجَنَّةِ فَيَحْمِلُونَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ عَلٰى تِلْكَ الْأَطْبَاقِ ثُمَّ يَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِقَوْمٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوا لِصَاحِبِهَا فَإِذَا وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَبْدِي صَلَّيْتَ لِي إِيَّايَ عَبَدْتَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَفْسِيرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ وَقَدْ حَمَلَهُ بَعْضُهُمْ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَرْضِهَا وَمَسْنُونِهَا وَالصَّحِيحُ مَا ذَكَرْنَا

فَصْلٌ

وَأَمَّا الْوِرْدُ الثَّانِي فَصَلٰوةُ الضُّحٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِينَ وَهَلْ يُسْتَحَبُّ الْمُدَاوَمَةُ عَلَيْهَا أَمْ لَا عَلٰى وَجْهَيْنِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَالْأَصْلُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الضُّحٰى صَلٰوةُ الْأَوَّابِينَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الضُّحٰى أَكْثَرُ صَلٰوةِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الضُّحٰى فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ نَادٰى مُنَادٍ أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُصَلُّونَ صَلٰوةَ الضُّحٰى دَائِبِينَ عَلَيْهَا أُدْخُلُوهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَكَانَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلِيٍّ يُصَلُّونَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ يَنْتَظِرُونَ الْوَقْتَ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ صَلٰوةَ الضُّحٰى فَيُصَلُّونَهَا فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقَدْ أَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَا نَدْرِي مَا وَجْهُ هٰذِهِ الْآيَةِ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ حَتّٰى رَأَيْنَا النَّاسَ يُصَلُّونَ الضُّحٰى وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صَلٰوةِ الضُّحٰى فَقَالَ إِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنْ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

اور چوتھی رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ہو اللہ احد تین بار تو بھیجیگا اللہ تعالے اسکی طرف ستر فرشتے ہر آسمان سے دس فرشتے انکے ساتھ ہونگے طباق بہشت کے طباقوں میں سے اور رومال ہونگے رومالوں میں سے بہشت کے پھر وہ اٹھالیں گے اس نماز کو ان طباقوں پر پھر لیکے چڑھ جاوینگے پھر نہ گذریں گے فرشتوں کی کسی قوم پر مگر وہ بخشش مانگیں گے اس نماز پڑھنیوالے کیلیے پھر جب رکھی جاتی ہے سامنے جبار جل شانہ کے تو اللہ تعالے فرماتا ہے میرے بندے میرے لیے تو نے نماز پڑھی اور میری ہی عبادت کی پس اب نئے سر سے عمل کر بیشک میں نے تجھکو بخشدیا اور یہ نماز اُس روایت کی تفسیر ہے جو حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیگئی آپنے اپنے پروردگار عزوجل سے کہ فرمایا اے آدم کے بیٹے تو میرے لیے چار رکعت نماز پڑھ اول دن میں کافی ہونگا تجھکو دن کے آخر میں اور تحقیق اسکو حمل کیا انکے بعض نے فجر کی نماز پر اسکے فرض اور سنت پر اور صحیح ہی ہے جو ہمنے بیان کیا

فصل

لیکن دوسرا وظیفہ سو نماز ہے چاشت کی اور یہی رجوع کرنیوالونکی نماز ہے اور ہمیشگی اُس نماز پر یا نہیں دو وجہوں پر ہمارے اصحاب کے نزدیک اور اصل اسمیں وہ حدیث ہے جو ہمسے بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابو سلمہ سے اُسنے ابو ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاشت کی نماز نماز ہے رجوع کرنیوالونکی اور اسی اسناد سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز اکثر نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے ابو ہریرہ سے اُسنے حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا تحقیق ایک دروازہ ہے بہشت کے دروازوں میں سے اُس کو کہا جاتا ہے ضحی پس جب قیامت کا دن ہوگا تو پکاریگا ایک پکارنیوالا کہاں ہیں وہ لوگ جو پڑھا کرتے تھے چاشت کی نماز ہمیشگی کرتے تھے اسپر اُن کو داخل کرو بہشت میں اللہ کی رحمت سے اور لوگ زمانے میں امیر المومنین حضرت عمرؓ بن الخطاب و حضرت علی کے پڑھا کرتے تھے صبح کی نماز پھر انتظاری کرتے اسوقت کی جسمیں چاشت کی نماز پڑھی جاتی ہے پھر پڑھتے اس کو مسجد میں اور روایت ہے ضحاک بن قیس سے اُسنے ابن عباس سے کہ کہا البتہ تحقیق آیا تھا لوگوں پر ایک زمانہ نہیں سمجھا جاتا تھا کہ کیا وجہ ہے اس آیت کی تسبیح کرتے ہیں شام اور سورج کے روشن ہونیکے وقت یہانتک کہ ہمنے دیکھا لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے اور کہا ابن ابی ملیکہ نے ابن عباس سے پوچھے گئے چاشت کی نماز سے کہا تحقیق اس نماز کا بیان اللہ تعالے کی کتاب میں ہے پھر پڑھی یہ آیت گھروں میں کہ حکم کیا اللہ

يسبح له فيها بالغدو والآصال وكان ابن عباس يصلي
ركعتي الضحى ولكن لا يديم عليهما ولهذا المسائل عكرمة
عن صلوة ابن عباس الضحى قال كان يصليها اليوم ويدعها
العشرة وقال النخعي كانوا يكرهون ان يديموا صلوة
الضحى فيصلون ويدعون لئلا تكون كالمكتوبة **فصل**
واما عدد ركعات صلوة الضحى فاقلها ركعتان واعدلها
ثمان ركعات واكثرها اثنتا عشرة ركعة فاما الركعتان
فما اخبرنا الشيخ ابو نصر عن والده باسناده عن عبد
الله بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
في الانسان ثلثمائة وستون مفصلا فعليه ان يتصدق عن
كل مفصل كل يوم بصدقة قالوا ومن يطيق ذلك يا رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال صلى الله عليه وسلم النخامة
يراها في المسجد فيدفنها او الشيء ينحيه عن الطريق فان
لم يقدر فركعتا الضحى تجزيه وحديث ابي هريرة اوصاني
خليلي ابو القاسم صلى الله عليه وسلم بثلاث الوتر قبل
النوم وصوم ثلثة ايام من كل شهر وركعتي الضحى وروي
اربع ركعات هو ما تقدم في الفصل الذي قبله من حديث
عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلعم الحديث وروت معاذة
عن عائشة ان النبي صلعم صلى صلوة الضحى اربعا ثم ست
ركعات وعن حميد الطويل عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه كان يصلي الضحى ست ركعات ثم ثمان ركعات وعن عكرمة
ابن خالد عن ام هانئ بنت ابي طالب قالت لما قدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم في الفتح مكة نزل باعلى مكة
فصلى ثمان ركعات فقلت يا رسول الله ما هذه الصلوة
قال صلى الله عليه وسلم صلوة الضحى قال احمد بن حنبل رحمة
الله ورضوانه عليه هو ثبت الاختيار عند اهل العلم
رحمهم الله ثمان ركعات كذلك روى ابو سعيد عن النبي صلى
الله عليه وسلم وعن عائشة ايضا انها صلت الضحى ثمان
ركعات قال القاسم بن محمد كانت عائشة تصلي الضحى ثمان

نے اور یہ کہ بلند کیئے جاویں اور یاد کیا جاوے ان میں اللہ کا نام پاکی بولی جاوے
اسکیلیئے انمیں صبح اور شام اور حضرت ابن عباسؓ چاشت کی دو رکعت نماز پڑہا
کرتے تہے ولیکن ہمیشگی نہیں کرتے تہے اسپر اور اسی واسطے جب پوچہا گیا عکرمہ ابن عباسؓ سے
کی نماز سے چاشت کیوقت تو کہا وہ ایک دن اسکو پڑہتے تہے اور دس دن چہوڑتے
تہے اور کہا نخعی نے لوگ مکروہ جانتے تہے چاشت کی نماز پر ہمیشگی کرنے کو پہر پڑہتے اور
چہوڑ دیتے تاکہ نہو جاوے فرض نماز کی طرح **فصل** ولیکن گنتی رکعتونکی نماز
چاشت کی پس بہت تہوڑی اسکی دو رکعتین ہیں اور متوسط اسکی اٹہہ رکعتین اور
اکثر اسکا بارہ رکعتین ہیں لیکن دو رکعت پس وہ ہے کہ خبر دی ہم کو اس سے شیخ ابو نصر
نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سو اسپر واجب ہے کہ صدقہ کرے
ہر جوڑ سے ہر دن میں کچھہ صدقہ صحابہ نے عرض کیا کون طاقت رکہتا ہے اسکی یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹہ کہ دیکہے اسکو
مسجد میں پس اسکو دفن کردے یا کسی چیز کو دور کردے رستہ سے پہر اگر طاقت نہ
رکہے پس دو رکعت نماز چاشت اسکو کفایت کرینگی اور ابو ہریرہ کی حدیث ہے
کہ مجہکو وصیت کی میرے دوست حضرت ابو القاسم صلعم نے تین چیز کی وتر کی سونے
سے پہلے اور تین دن کے روزے ہر مہینے میں سے اور دو رکعت نماز چاشت کی اور
روایت کیگئی ہے کہ چار رکعت ہیں اور وہ وہ ہے جسکا بیان آگے گذر گیا اس فصل
میں جو اس سے پہلے ہے اور عکرمہ کی حدیث میں ہے جو ابن عباسؓ سے ہے انہوں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے آخر حدیث تک اور معاذہ نے عائشہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ضحی کی نماز چار رکعت پڑہی پہر چہہ رکعت اور روایت ہے حمید طویل سے
انہوں نے انس سے انہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ چاشت کی نماز پڑہا کرتے تہے
چہہ رکعتیں پہر آٹہہ رکعتیں اور روایت ہے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضہ
سے کہ کہا جب تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں تو اترے مکہ
کے اوپر کی طرف پہر نماز پڑہی آٹہہ رکعت پس میں نے پوچہا یا رسول اللہ کیسی نماز ہے
فرمایا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز چاشت کی ہے کہا امام احمد بن حنبل نے اللہ کی
رحمت اور رضامندی ہو اسپر یہ حدیث ثابت ہے اور پسندیدہ اہل علم رحمہم اللہ کے
نزدیک آٹہہ رکعت ہیں اور اسی طرح روایت کی ابو سعید نے حضرت نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور نیز روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ انہوں نے پڑہی چاشت کی نماز آٹہہ رکعتیں
اور کہا قاسم بن محمد نے کہ تہی حضرت عائشہ رضہ چاشت کی نماز پڑہا کرتی آٹہہ رکعتیں

رکعات في تطويل ذلك وكانت إذا صلتها أغلقت الباب
عليها ثم عشر ركعات إن اختار ثم ثنتي عشرة ركعة وهو أفضلها
لما حدثنا به أبو نصر عن والده بإسناده عن حمزة بن موسى
ابن أنس بن مالك الأنصاري عن عمه ثمامة ابن أنس عن جده
أنس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة بنى الله تعالى له قصرا من
ذهب في الجنة وحدثنا أبو نصر عن والده بإسناده عن أم
حبيبة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى
ثنتي عشرة ركعة من النهار بنى الله تعالى له بيتا في الجنة حدثنا
أبو نصر عن والده بإسناده عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن
أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر إن
النهار ثنتا عشرة ساعة فأعد لكل ساعة منها ركعة و
سجدتين يدرء عنك ما فيها من ذنب يا أبا ذر من صلى
ركعتين لم يكن من الغافلين ومن صلى أربعا كتب من الذاكرين
ومن صلى ستا لم يلحقه في يومه حنث إلا الشرك بالله تعالى
ومن صلى ثنتي عشرة ركعة بني له بيت في الجنة قلت يا رسول
الله أجمعا أم شتى قال صلى الله عليه وسلم لا عليك **فصل**
وأما وقتها فلها وقتان جائز وهو بعد طلوع الشمس إلى
صلوة الظهر ومستحب وهو حين ترمض الفصال عند
قرب الزوال والدليل على استحبابها في هذا الوقت ما روي
أن زيد بن أرقم رأى قوما يصلون الضحى في مسجد قباء
فقال لقد علموا أن الصلوة في غير هذه الساعة أفضل إن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الأوابين حين
ترمض الفصال ويجوز فعلها أيضا بعد الزوال لما روي
عن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ساعة
التسبيح حين تزول الشمس من كبد السماء وهي صلوة
المخبتين وأفضلها في شدة الحر وإن هو لم يصلها حتى
صلى الظهر قضاها على وجه الاستحباب **فصل** و
أما الذي يقرأ فيها فما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور نہی کرتی تھی اُن کو اور وہ جب یہ نماز پڑہنی لگتیں تو اپنے پر دروازہ بند کرلیتین
پہر دس رکعت اگر پسند کرے پہر بارہ رکعت ہین اور یہی افضل ہے اس حدیث کے
لحاظ سے جو ہم سے بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے حمزہ بن موسی بن انس بن
مالک انصاری سے اُس نے اپنے چچا ثمامہ ابن انس سے اُس نے اپنے دادا انس
بن مالک سے کہ کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص چاشت
کی نماز پڑہے بارہ رکعت تو اللہ پاک اس کیلئے ایک محل بناویگا سونے کا
بہشت مین اور حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسنادسے ام حبیبہ سے کہ کہا
بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑہے بارہ رکعت دن
سے تو بناویگا اللہ تعالی اسکے لیئے ایک گہر بہشت مین اور ہم سے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے
باپ سے اپنے اسنادسے ابراہیم تیمی سے اس نے اپنے باپ سے اُس نے حضرت ابو ذر سے کہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ذر تحقیق دن بارہ گہڑی کا ہے
سو تو گن لے واسطے ہر گہڑی کے انمین سے ایک رکوع اور دو سجدے وہ دور کرینگے
تجہسے جو اُن مین ہوگا گناہ سے اے ابو ذر جو شخص نماز پڑہے دو رکعت تو وہ غافلون مین
سے نہوگا اور جو شخص نماز پڑہے چار رکعت تو وہ لکہا جاویگا ذکر کرنیوالون مین سے اور
جو شخص نماز پڑہے چہہ رکعت تو نہ لگیگا اس کو اسدن مین کوئی گناہ مگر شرک ساتہہ اللہ
تعالی کے اور جو شخص نماز پڑہے بارہ رکعت تو اسکیلئے بنایا جاویگا ایک گہر جنت مین
مین نے عرض کیا یارسول اللہ بہلا اکٹہی یا جدا جدا پڑہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تجہپر کوئی خوف نہین جس طرح چاہے اسی طرح پڑہ **فصل** لیکن اسکا وقت
سو اسکے دو وقت ہین ایک جائز ہے اور وہ سورج چڑہنی کے بعد ظہر کی نماز تک اور
مستحب ہے اور یہ وہ وقت ہے جب پاؤن تپنی لگین اونٹون کے بچون کے زوال کے قریب
اور دلیل اس نماز کے مستحب ہونے پر اسوقت مین وہ روایت ہے جو کیگئی کہ تحقیق زید بن
ارقم نے کچہہ لوگون کو دیکہا نماز پڑہتے چاشت کی مسجد قبا مین پس فرمایا البتہ تحقیق
جانتے ہین کہ یہ نماز اس گہڑی کے سوا اور گہڑی مین بہتر ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنیوالونکی اسوقت ہے جب اونٹون کے بچون کے پاؤن
تپنے لگین اور جائز ہے اسکا پڑہنا ہی زوال کے بعد اس روایت کیوجہ سے کہ عوف بن مالک
نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہڑی پاکی بولنے کی ہے جب ڈہلجاوے سورج
آسمان کے درمیان سے اور یہ نماز عاجزی کرنیوالونکی ہے اور افضل اسکی گرمی کی شدت
مین ہے اور اگر وہ اسکو نہ پڑہے ظہر کی نماز پڑہنے تک تو اسکو قضا کرے استحباب کی
وجہ پر **فصل** اور لیکن جو کچہہ پڑہا جاوے اسمین وہ وہ ہے جو روایت کیگئی ہے حضرت صلی

أنه قال صلوة الضحى بسورة والشمس وضحاها والضحى و
عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من صلى اثنتي عشرة ركعة صلوة الضحى
فقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة وآية الكرسي مرة وقل ثلاث
مرات قل هو الله أحد نزل من كل سماء سبعون ألف
ملك معهم قراطيس بيض وأقلام من نور يكتبون له الحسنات
إلى أن ينفخ في الصور فإذا كان يوم القيامة أتته الملائكة مع
كل ملك حلة وهدية فيقومون على قبره يقولون يا صاحب
القبر قم بإذن الله عز وجل فإنك من الآمنين **فصل**
وقد ورد عن بعض الصحابة إنكار صلوة الضحى فمن ذلك
ما رواه ابن المنادي من أصحابنا بإسناده عن ابن عمر أنه قال
ما صليت الضحى منذ أسلمت إلا أن أطوف بالبيت وإنها
لبدعة ولنعمت البدعة وإنها لمن أحسن ما أحدث الناس
وكان ابن مسعود يقول لا تصلوا الضحى يا عباد الله لم تحملوا
الناس ما لم يحملهم الله إياه فإن كنتم لا بد فاعلين فصلوها
في بيوتكم وكل هذا لا يدل على رد ما قدمنا ذكره من
الفضائل الواردة في فعلها وإنما أرادوا بذلك أن لا تشتبه
بصلوة الفرض فيعتقد الناس وجوبها وليس كل الناس
سواء في نشاط العبادة فطلبوا الخفة عنهم وتسهيل الطاعة
عليهم ولهذا المعنى روي عن عتبان بن مالك قال إن رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلى في بيته سبحة الضحى فقاموا
وراءه فصلوا وكانت عائشة إذا أرادت أن تصليها
غلقت الباب وابن عباس كان يصليها يوما ويدعها عشرا
فصل وأما الورد الثالث فالصلوة قبل الظهر وبعدها
حدثنا أبو نصر عن والده بإسناده عن أم حبيبة أنها قالت
من صلى أربع ركعات قبل الظهر وأربعا بعدها حرم الله
تعالى لحمه على النار وقيل إن أبواب السماء والجنة تفتح من
بعد الزوال إلى أن تصلى الظهر ولهذا قيل إن الدعوات
تستجاب في هذه الساعة ولهذا استحب ملازمة العبادة في

الله علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چاشت کی نماز ہے سورۂ والشمس وضحاها اور والضحى
کے ساتھ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ
کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے بارہ رکعت چاشت کی
نماز پہر پڑہے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور تین بار
سورہ اخلاص تو اتریں گے ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے اونکے ساتھ ہونگے کاغذ
سفید اور نور کی قلمیں لکہتے رہیں گے اسکے لیئے نیکیاں یہانتک کہ پہونکا جاوے
صور میں پہر جب قیامت کا دن ہوگا تو اسکے پاس فرشتے اتریں گے ہوگا ساتہہ ہر
فرشتے کے ایک حلہ اور ایک ہدیہ پہر وہ کہڑے ہونگے اسکی قبر پر اور کہیں گے اے قبر
والے اٹہہ اللہ عز وجل کے حکم سے بیشک تو امن والوں میں سے ہے **فصل** اور تحقیق وارد
ہوا بعض صحابہ سے انکار نماز چاشت کا اسمیں سے وہ روایت ہے جو ابن منادی
کی ہمارے اصحاب سے اپنی اسناد سے حضرت ابن عمر سے کہ کہا میں نے چاشت کی نماز
نہیں پڑہی جب سے میں مسلمان ہوا مگر یہ کہ میں طواف کروں بیت اللہ کا اور
بیشک وہ بدعت ہے اور البتہ اچھی بدعت ہے اور تحقیق وہ اُن اچھی باتوں میں سے
ہے جنکو لوگوں نے نکالا ہے اور ابن مسعود کہا کرتے تہے چاشت کی نماز میں
اے اللہ کے بندو لوگوں پر وہ بوجہ نہ رکہو جو نہیں بوجہ رکہا ان پر اللہ نے پس اگر تم
ضروری اسکو پڑہنے والے ہو تو پڑہو اسکو اپنے گہروں میں اور یہ سب کچہ نہیں
دلالت کرتا ان فضیلتوں کے رد پر جنکا ہمنے آگے بیان کیا جو وارد ہیں اس نماز کے
پڑہنے میں اور سوا اسکے نہیں کہ انہوں نے ارادہ کیا اسکا تاکہ نہ مشابہ ہوجاوے نماز فرض
سے پس لوگ اعتقاد کرلیں اسکے وجوب کا اور نہیں ہیں سب لوگ برابر عبادت کی خوشی
میں پس انہوں نے طلب کی انپر خفت اور آسان کرنا طاعت کا انپر اور اسی سبب سے
میں روایت کیگئی ہے عتبان بن مالک سے کہا تحقیق رسول الله صلی الله علیہ وسلم
نماز پڑہی اپنے گہر میں چاشت کی نماز پس صحابہ آپکے پیچہے کہڑے ہوئے اور نماز پڑہی
اور حضرت عائشہ جب ارادہ کرتی تہیں اس نماز پڑہنے کا تو دروازہ بند کرلیتی تہیں
اور حضرت ابن عباس نماز ایک روز پڑہتے تہے اور چہوڑ دیتے تہے اسکو دس روز **فصل** و
لیکن تیسرا وظیفہ سو نماز ہے ظہر سے پہلے اور اسکے پیچہے تحقیق بیان کی ابو نصر نے باپ
سے اپنے اسناد سے ام حبیبہ سے کہ انہوں نے کہا کہ جو شخص نماز پڑہے چار رکعت ظہر سے
پہلے اور چار رکعت اسکے پیچہے تو حرام کرلے گا اللہ پاک اسکے گوشت کو دوزخ پر اور
بعض نے کہا تحقیق دروازے آسمان اور جنت کے کہولے جاتے ہیں زوال سے ظہر کی نماز
پڑہے جانے تک اور اسی واسطے کہا گیا ہے تحقیق دعائیں قبول کی جاتی ہیں اس

والدعاء والذكر فيها وفي ذلك حديث ثم وعن أبي أيوب
الأنصاري قال إن النبي صلى الله عليه وسلم كان يواظب
على أربع ركعات قبل الظهر فسئل فقال صلى الله عليه
وسلم إن أبواب الجنة تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج
حتى تقام الصلوة فأحب أن أقدم وسئلت عائشة أي
صلوة كانت أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن
يواظب عليها فقالت كان صلى الله عليه وسلم يصلي أربعا
قبل الظهر يطيل فيهن القيام ويحسن فيهن الركوع والسجود

فصل وأما الورد الرابع فيما بين الظهر والعصر ثنا
أبو نصر عن والده قال أنبأنا عمر بن أحمد قال أنبأنا عبد الله
بن محمد قال ثنا صالح بن مالك قال ثنا جعفر بن عمر قال
ثنا يونس بن أبي عمرة عن عطاء عن ابن عباس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من أحيى ما بين الظهر والعصر
أحيى الله قلبه يوم تموت القلوب وعن ابن عمر أنه كان
يحيي ما بين الظهر والعصر وعن إبراهيم النخعي أنه
قال كانوا يشبهون الصلوة بين العشائين وفيما بين الظهر
والعصر بصلوة الليل وكان ذلك دأب كثير من العباد
فيصلون أورادهم بين الظهر والعصر ينفردون عن
الخلق وينقطعون إلى الحق في هذه الساعة وهي
ساعة شريفة للخلوة بالرب عز وجل وذكره وهي صلوة
الغفلة ويستحب الاعتكاف في المسجد بين الظهر و
العصر للصلوة والذكر ليجمع بين الاعتكاف والانتظار
للصلوة وقد كان دأب السلف إلا أن يكون قد فاته
النوم قبل الزوال فليتم في هذه الساعة ليتقوى به
على قيام الليل فإن نوم قبل الظهر لليلة الماضية و
بعد الظهر لليلة المستقبلة ولا يستحب أن تزيد في
النوم على ثمان ساعات وقيل إن نقص في النوم عن
هذا المقدار اضطرب بدنه لأن النوم قوة البدن
وراحته وحدثنا أبو نصر عن والده بإسناده عن سهل

اور دعا اور ذکر کو اسوقت مین اور اسمین ایک حدیث مروی ہی ابوایوب
انصاری سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم مداومت کرتے تہی چار رکعتون پر
ظہر سے پہلے پہر آپ پوچہی گئے آپ نے فرمایا تحقیق بہشت کے دروازے کہولیجاتے ہین سورج
کے ڈہلنے کے نزدیک پہر بند نہین کیے جاتے یہانتک کہ نماز قائم کی جائے سو مین دوست
رکہتا ہون کہ مین آگے کچہہ بہیجون اور پوچہی گئی حضرت عائشہ کونسی نماز بہت
پیاری تہی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسپر آپ مداومت فرماتے تہی کہا
تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا کرتے چار رکعت ظہر سے پہلے لنبا کرتے ان
مین قیام اور اچہا کرتے انمین رکوع اور سجدہ **فصل** ولیکن چوتہا وظیفہ
سو وہ درمیان ظہر اور عصر کے ہی حدیث بیان کی ہم کو ابونصر نے اپنے باپ سے کہا خبر
دی ہم کو عمر بن احمد نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن محمد نے کہا حدیث کی ہم کو
صالح بن مالک نے کہا حدیث کی ہمکو جعفر بن عمر نے کہا حدیث کی ہم کو یونس
ابن ابی عمرہ نے عطا سے اس نے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص زندہ رکہے ظہر اور عصر کے درمیان کیوقت کو زندہ رکہیگا اللہ پاک
اسکے دل کو جسدن مرجاوینگے سب دل اور روایت ہے ابن عمر سے کہ وہ زندہ
رکہتے تہی اسوقت کو جو درمیان ظہر اور عصر کے ہی اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے
کہ کہا لوگ تہی تشبیہ دیتے مغرب و عشا اور اسوقت کی نماز کو جو ظہر اور عصر کے
درمیان ہوتا ہی رات کی نماز سے اور یہ طریقہ تہا بہتون کا عبادت کیے والون
مین سے پس وے پڑہا کرتے تہی اپنی نماز کے وظیفے ظہر اور عصر کے درمیان اکیلے ہوتے
تہے خلقت سی اور سب سی قطع کرتے تہی حق کی طرف اس ساعت مین اور یہ
ساعت بزرگ ہی خلوت کے لئے ساتہہ رب عزوجل اور اسکے ذکر کے اور یہی غفلت کے
وقت کی نماز ہی اور مستحب ہے اعتکاف کرنا مسجد مین ظہر اور عصر کے درمیان
نماز اور ذکر کے لیئے تاکہ جمع ہوجاوی درمیان اعتکاف اور نماز کی انتظاری
کے اور تحقیق تہا یہ طریقہ سلف کا مگر یہ کہ اس سی فوت ہوگیا ہو سونا زوال کے
پہلے پس چاہیئے کہ سوئے اس گہڑی مین تاکہ قوت پاوی اس سے رات کے قیام پر
کیونکہ اسکا سونا ظہر کے پہلے گذری رات کے لیئے ہی اور ظہر کے بعد آئندہ رات کے
لیئے ہی اور نہین مستحب کہ زیادہ کرے سونے مین آٹہہ گہڑیون پر اور بعض نے
کہا اگر کم کرے سونے مین اس مقدار سی تو پریشان ہوجاویگا اس کا بدن
کیونکہ سونا بدن کی قوت ہے اور اس کا آرام ہے اور ہم سے حدیث
بیان کی ابونصر نے باپ اپنے سے اپنے اسناد سے سہل سے

[illegible] المفلسين من الأعمال [illegible]

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ صَلّٰى اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً كُلَّ يَوْمٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اِثْنَتَيْنِ
قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاِثْنَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَاِثْنَتَيْنِ
قَبْلَ الْعَصْرِ وَاِثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَزَالُوْنَ الْمُصَلُّوْنَ لِاَرْبَعٍ قَبْلَ الْعَصْرِ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ لَهُمْ مَغْفِرَةً حَتْمًا

فَصْلٌ وَقَدْ وَرَدَ حَدِيْثٌ
جَامِعٌ لِلنَّوَافِلِ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ
اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ
الْحَافِظُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَدْرٍ الْحَمَّامِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ
مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى
بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُكَلِّمَ اَحَدًا رُفِعَتْ لَهٗ فِيْ
عِلِّيِّيْنَ وَكَانَ كَمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى يَعْنِيْ
مَسْجِدَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَهِيَ
قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَ
هِيَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ وَهِيَ قَوْلُ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا وَمَنْ
صَلّٰى اَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ كَمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ
اللّٰهُ تَعَالٰى جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَهٗ اَبَدًا وَمَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ
الْعَصْرِ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ
عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ كَانَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ
الشَّمْسُ عَنْ يَسَارِهٖ مِقْدَارَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فِي الْعَصْرِ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتْ عَنْ يَسَارِهٖ مِقْدَارَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فِي الظُّهْرِ

اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابوہریرہ سے اُنہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپنے فرمایا جو شخص نماز پڑہے بارہ رکعت ہر دن میں تو بناویگا اللہ پاک
اسکے لیے ایک گھر جنت میں دو رکعت فجر کی نماز سے پہلے اور چار رکعت ظہر کی نماز
سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد اور دو رکعت نماز عصر کے پہلے اور دو
رکعت مغرب کی نماز کے پیچھے اور روایت ہے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے عائشہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیں گے نماز پڑہنے والے
چار رکعت عصر کے پہلے یہانتک کہ بخشدیگا اللہ عز وجل اُن کو بخشنا ضروری

فصل اور تحقیق وارد ہوئی ایک حدیث جامع نفلوں کیلیے ان وقتوں
میں اور وہ وہ حدیث ہے جو بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے
کہ کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن احمد حافظ نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن
بدر حمامی نے کہا ہمسے حدیث بیان کی حماد بن مدرک نے کہا ہمسے حدیث بیان کی عثمان بن
عبد اللہ شامی نے کہا ہمسے حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم نے عبد اللہ بن ابی سعید سے
اُنہوں نے طاؤس سے اُس نے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے مغرب کے بعد چار رکعتیں پہلے کسی سے کلام کرنیکے تو
وہ اُٹھائی جاوینگی اسکے لیئے علیین میں اور وہ ہوگا اُس شخص کیطرح جس نے پایا
لیلۃ القدر کو مسجد اقصی یعنی مسجد بیت المقدس میں اور یہ بہتر ہے نصف شعبان
کی رات کے قیام سے اور یہ قول اللہ تبارک و تعالے کا ہے تھے تہوڑا رات سے
سوتے اور یہ قول اللہ عز وجل کا ہے جدا ہو جاتی ہیں انکی کروٹیں بستروں سے اور یہ
قول اللہ عز وجل کا ہے اور داخل ہُوا موسیٰ شہر میں اسکے رہنے والوں کے غفلت کے
وقت میں اور جو شخص چار رکعت نماز پڑہے عشا آخرہ کے بعد تو وہ ہوگا اُس شخص
کی طرح جسنے لیلۃ القدر پائی مسجد الحرام میں اور جو شخص نماز پڑہے چار رکعت ظہر کے
پہلے اور چار رکعت اسکے پیچھے تو حرام کریگا اللہ تعالے اسکا جسم دوزخ پر کہ اسکو
کہاوے کبھی اور جو شخص نماز پڑہے چار رکعت عصر کے پہلے تو لکھیگا اللہ تعالے اسکے لیئے
خلاصی دوزخ سے اور روایت ہے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتیں سنت ہ بہت پیاری ہیں مجھکو دنیا سے اور جو
کچھہ اسمیں ہے اور ہمسے حدیث بیان کی ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے کہ وہ پوچھے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفلی نماز سے کہا کون طاقت
رکھتا ہے اُسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہتے یہانتک کہ ہوجاتا سورج آپکے
بائیں طرف سے جسقدر وہ ہوتا تہا آپکی داہنی طرف سے عصر کے وقت تو پڑہتے دو رکعتیں

صلى اربعا فاذا زالت الشمس صلى اربعا فيصلي بعد الظهر
ركعتين وقبل العصر اربعا وفي الجملة يغتنم العبد الصلوة
بين الاذان والاقامة الدعاء والتضرع فانها ساعة ترجى فيها
اجابة الدعاء وفيها على ما تقدم **فصل** واما الورد
الخامس فبعد صلوة العصر الى غروب الشمس فهو الذكر
من التسبيح والتهليل والاستغفار والتفكر في الملكوت
وقراءة القرآن لكن صلوة النافلة منهي عنها فيه ويقرء
قبل غروب الشمس والشمس وضحها والليل اذا يغشى ثم
المعوذتين يختم بها ورده ويستقبل ليله بالقرآن الاستعاذة
وروي عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال فيما
يذكر من رحمة ربه عز وجل ان الله تعالى قال يا ابن ادم
اذكرني من بعد صلوة الفجر ساعة وبعد صلوة العصر
ساعة اكفك ما بينهما **باب** في الصلوات الخمس
بيان اوقاتها وسننها وفضائلها **فصل** الصلوات
المكتوبة خمس الفجر وهي ركعتان والظهر وهي اربع ركعات
والعصر وهي اربع ركعات والمغرب وهي ثلاث ركعات
العشاء الاخرة وهي اربع ركعات فذلك سبع عشرة
ركعة وقد كانت فرضت خمسين صلوة ليلة اسرى
بالنبي صلى الله عليه وسلم ليلة المعراج ثم اعيدت الى الخمس
حكمة من الله عز وجل ليتبين بذلك التخفيف ليسهل
ما انعم منا اسقط عن عباده المؤمنين كما اسقط عنهم
ثبوت احد لعشرة من المشركين في القتال الى ثبوت
واحد لاثنين منهم وكما اسقط تحريم الاكل والشرب و
الجماع بعد النوم في ليالي الصيام بقوله وكلوا واشربوا حتى
يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود بعد ان كان
ذلك محرما عليهم **فصل** والاصل في وجوبها قوله
عز وجل واقيموا الصلوة واتوا الزكوة واركعوا مع الراكعين
والاصل في بيان اوقاتها ايات في احباب الفقهاء الا يات فقوله
عز وجل فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون

اور جب زوال ہو جاوے تو چار رکعت نماز پڑھنی ہے جب ڈہل جاتا سورج تو چار رکعت نماز پڑھتی ہو پھر پڑھتی ظہر کے بعد
دو رکعتیں اور پہلے عصر کے چار رکعتیں اور حاصل کلام یہ ہے کہ غنیمت جانے بندہ نماز
کو درمیان اذان اور اقامت کے اور دعا اور تضرع کو کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے جس میں
امید کیگئی ہے قبول ہو دعا کی اس بیان پر جو آگے گذر چکا **فصل** لیکن پانچواں
وظیفہ سو وہ عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک ہے پس وہ وقت ذکر کرنے
لیے ہے تسبیح و تہلیل اور استغفار اور فکر کرنے بیچ الله کے ملک میں اور قرآن مجید
پڑھنے سے کیونکہ نفلی نماز سے اس وقت میں منع کیا گیا ہے اور پڑہے سورج ڈوبنے
سے پہلے والشمس وضحیہا اور والليل اذا يغشى پھر معوذتین ختم کرے اپنے ورد کو اور
شروع کرے اپنی رات کو قرآن مجید سے اور پناہ لینے سے اور روایت کی گئی
ہے حسن سے اس نے نبی صلی الله علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اس وقت میں کہ ذکر کرتے
تہے اپنے رب عز وجل کی رحمت سے تحقیق الله تعالی نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو
مجہہ کو یاد کر فجر کی نماز کے بعد ایک گہڑی اور بعد نماز عصر کے ایک گہڑی تو میں
کفایت کرونگا تجہہ کو ان وقتوں میں جو ان دونوں کے درمیان ہیں **باب** بیان میں
پانچوں نمازوں اور انکے وقتوں اور انکی سنتوں اور انکی فضیلتوں کے **فصل** نماز یں
جو فرض ہیں پانچ ہیں فجر کی نماز اور وہ دو رکعت ہے اور ظہر کی نماز اور وہ چار رکعت
ہے اور عصر کی نماز اور وہ چار رکعت ہے اور مغرب کی نماز اور وہ تین رکعت ہے
اور عشاء کی نماز اور وہ چار رکعتیں ہیں سو یہ سترہ رکعتیں ہیں اور تحقیق فرض کی گئی تہیں
پچاس نمازیں جس رات میں سیر کرائے گئے حضرت نبی صلی الله علیہ وسلم معراج کی رات
کو پہر پہیری گئیں پانچ کی طرف از روی حکمت کے الله عز وجل کی طرف سے
تاکہ ظاہر ہو جاوے اس سے تخفیف اور آسانی اس چیز کی جسکو باقی رکہا اس
میں سے کہ دور کیا اپنے بندوں مومنوں سے جیسا کہ دور کیا ان سے ایک کا ثابت
رہنا مقابلہ میں دس کے مشرکوں میں سے لڑائی میں طرف ایک ثابت رہنے کے مقابلہ
میں دو کے ان مشرکوں سے اور جیسا کہ دور کیا کہانے اور پینے اور جماع کی تحریم کو
بعد سونے کے روزہ کی راتوں میں اپنے اس قول سے اور تم کہاؤ اور پیو جب
تک ظاہر ہو جاوے تمکو تاگا سفید فجر کا تاگے سیاہ رات سے بعد اسکے کہ یہ تہا حرام
ان پر **فصل** اور اصل ان کے واجب ہونے میں الله عز وجل کا یہ قول
ہے اور نماز قائم کرو اور زکوة دو اور رکوع کرو رکوع کرنیوالوں کے ساتہہ
اور اصل انکے وقتوں کے بیان میں کئی آیتیں اور حدیثیں ہیں لیکن آیتیں سو الله
عز وجل کا یہ قول ہے پس الله کی پاکی بولو جب تم شام کرتے اور جب صبح کرتے

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اَیْ صَلُّوْا لِلّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَ
الْعِشَاءِ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَعَشِيًّا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَ
حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّلٰوةَ
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَقَالَ جَلَّ وَعَلَا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ قَالَ تَعَالٰى اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ
الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَقِيْلَ عِنْدَ زَوَالِهَا وَقَالَ جَلَّتْ
عَظَمَتُهُ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا
وَمِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى قَالَ
قَتَادَةُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ هِيَ صَلٰوةُ الْفَجْرِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا
صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَمِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاَطْرَافَ
النَّهَارِ صَلٰوةُ الظُّهْرِ وَاَمَّا الْاَخْبَارُ فَمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ
الشَّمْسُ وَكَانَ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ
صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ
الصَّائِمُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ
الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ ثُمَّ صَلّٰى
بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ
حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ
اَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ
صَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ اَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا
وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِكَ وَ
الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَهٰذَا الْخَبَرُ هُوَ الْاَصْلُ
فِي الْمَوَاقِيْتِ وَفِيْ هٰذَا الْبَابِ اَحَادِيْثُ وَرَدَتْ كُلُّهَا
تَرْجِعُ اِلٰى مَعْنَاهُ فَلَمْ نُوْرِدْهَا **فَصْلٌ** فِيْ ذِكْرِ مَنْ
صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَوٰتِ قَبْلَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا اَوَّلًا

اور اسی کو سب تعریف ہی آسمانون اور زمین مین اور پچھلے پہر اور جب تم ظہر
کرتے ہو پس اللہ کی پاکی بولو یعنے نماز پڑہو جب تم شام کرتے ہو مغرب اور
عشا کی نماز اور جب تم صبح کرتے ہو فجر کی نماز پڑہو پچھلے پہر کو عصر کی نماز اور
جب تم ظہر کرتے ہو ظہر کی نماز پڑہو اور فرمایا اللہ عز وجل نے تحقیق نماز ہے
مومنون پر فرض کی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی اور فرمایا اللہ عز وجل نے اور
قائم کر نماز کو دونو طرف دن کے اور کئی ساعتین رات سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے قائم
کر نماز کو وقت ڈہلنے سورج کے یعنی نزدیک اسکی غروب ہونیکے اور بعض نے کہا وقت
اسکے ڈہلنے کے اور فرمایا اللہ نے بڑی ہی بزرگی اسکی اور تسبیح کر ساتہ تعریف پروردگار
اپنے کے پہلے نکلنے سورج کے اور پہلے ڈوبنے اسکے سے اور گہڑیون رات کی مین پس
تسبیح کر اور کنارون دن کے سے شاید کہ تو راضی ہو کہا قتادہ نے پہلے نکلنے سورج کے
یہ نماز فجر کی ہی اور پہلے ڈوبنے اسکے نماز عصر کی ہے اور رات کی گہڑیون سے نماز
مغرب و عشا کی ہے اور کنارون دن کے سے ظہر کی نماز ہے و لیکن حدیثین سو
وہ ہی جو روایت کیگئی ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے میری امامت کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس پس
مجہکو نماز پڑہائی ظہر کی جب ڈہل گیا سورج اور تہا سایہ بقدر تسمہ کے پہر مجہکو عصر
کی نماز پڑہائی جب ہوگیا ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پہر مجہکو مغرب کی نماز پڑہائی
جب روزہ کہولتا ہی روزہ دار پہر مجہکو عشا کی نماز پڑہائی جب شفق غائب
ہوگئی پہر مجہکو نماز پڑہائی فجر کی جب حرام ہوجاتا ہی کہانا پینا روزہ دار پر پہر
مجہکو نماز پڑہائی دوسرے دن ظہر کی جب ہوگیا ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پہر مجہکو
نماز پڑہائی عصر کی جب ہوگیا ہر چیز کا سایہ اسکی دوگنا پہر مجہکو نماز پڑہائی مغرب
کی جب روزہ کہولتا ہی روزہ دار پہر مجہکو نماز پڑہائی عشا کی رات کے پہلے
تیسرے حصے تک پہر مجہکو فجر کی نماز پڑہائی جب صبح روشن ہوگئی پہر میری طرف
نظر کی پہر کہا اے محمد یہ ہی وقت پیغمبرونکا اُن پر اللہ کی رحمتین اور اسکا سلام ہو
تجہسے پہلون کا ہے اور وقت درمیان ان دو وقتونکے ہی اور یہ حدیث اصل ہی
سب وقتونمین اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہین سب کی سب اسی حدیث کے
معنے کی طرف رجوع کرتی ہین پس ہم ان کو ذکر نہین کرتے **فصل** بیان مین ان
لوگونکے جنہون نے یہ نمازین پڑہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے روایت
کیگئی ہے بعض حدیثون مین کہ تحقیق ایک مرد نے انصارین سے پوچہا حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز سے کہ کسی نے پہلے اُس کو پڑہا ہے

فأخبره أن من صلاها أولا آدم عليه السلام والظهر
صلاها إبراهيم حين نجاه الله تعالى من نار نمرود والعصر
صلاها يعقوب عليه السلام حين أخبره جبرئيل
بيوسف عليه السلام والمغرب صلاها داود حين
تاب الله عليه وصلوة العتمة صلاها يونس بن متى
حين أخرجه الله تعالى من بطن الحوت كالفرخ الذي
لا ريش له فجاء جبرئيل عليه السلام فقال إن الله يقرئك
السلام ويقول لك إني مستحي منك كيف عذبتك في
دار الدنيا فهل أنت راض عني فقام فصلى أربع ركعات ثم
قال إني عن ربي راض إني عن ربي راض **فصل** في
أول ما وجبت من الصلوات على نبينا صلى الله عليه وسلم
وأمر بفعلها صلوة الفجر والمغرب وكان صلى الله عليه
وسلم يصلي ركعتين بالغداة وركعتين بالعشي وهو
قوله عز وجل فسبح بحمد ربك بالعشي والإبكار إلى أن
أسري به صلى الله عليه وسلم إلى السماء ليلة المعراج ففرض
عليه خمس صلوات في صلوة الفجر هي أول صلوة النهار ثم
الظهر وإنما بدأ العلماء في بيان صفة الصلوات بالظهر
اتباعا للسنة وهو قوله صلى الله عليه وسلم في حديث
ابن عباس أمني جبرئيل عند البيت فصلى بي الظهر
إلى آخر الحديث فبدأ ببيان وقتها فجعل أول المواقيت
وقتها لا أنها فرضت أولا وقد بينا أن الفجر هي التي صلاها
آدم عليه السلام وهو أول نبي أرسل في الأرض من البشر
فعلم أنها أول صلاة فرضت في الجملة **فصل** في
بيان وقت صلاة الفجر فأول وقتها انصداع الفجر الثاني
المعترض بالضياء في أقصى المشرق ذاهبا من القبلة
إلى دبرها حتى يرتفع فيعم الأفق وينتشر على رؤس الجبال
والقصور المشيدة وآخر وقتها الإسفار البين الذي إذا
سلم منها بدا حاجب الشمس وما بين هذين وقت
واسع والمستحب أن تسمى هذه الصلوة صلوة الصبح

سو آپ نے اسکو خبر دی کہ تحقیق جسنے اس کو پہلے پڑہا ہے وہ آدم علیہ السلام
ہیں اور ظہر کی نماز پڑہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ پاک نے ان کو نجات
دی نمرود کی آگ سے اور عصر کی نماز پڑہی حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب
خبر دی اسکو جبرئیل علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کی اور مغرب کی نماز پڑہی
حضرت داؤد علیہ السلام نے جب اللہ تعالی نے اسکی توبہ قبول کی اور عشا کی نماز پڑہی
حضرت یونس بن متی نے جب اللہ تعالی نے اسکو نکالا پیٹ سے مچھلی کے جانور کے
بچے کیطرح جسکے پر نہوں پر حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے پس کہا تحقیق اللہ تعالی
تجھ کو سلام کہتا ہے اور تجھ کو فرماتا ہے کہ میں تحقیق حیا کرتا ہوں تجھ سے کہ کیسا میں نے
تجھ کو عذاب کیا دنیا میں پس بہلا تو راضی ہے مجھ پر پھر وہ کھڑے ہوئے پھر نماز
پڑہی چار رکعت پھر کہا تحقیق میں راضی ہوں اپنے رب سے تحقیق میں اپنے رب سے
راضی ہوں **فصل** اور پہلی جو نماز واجب ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور حکم کیے گئے اسکے کرنیمیں فجر اور اور شام کی نماز ہے پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑہا کرتے دو رکعتیں صبح کو اور دو رکعتیں شام کو اور وہ فرمودہ ہے
اللہ عز وجل کا پس پاکی بول ساتھ تعریف اپنے رب کے شام اور صبح کو یہانتک کہ
سیر کرائے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کیطرف معراج کی رات میں پس
فرض کی آپ پر پانچ نمازیں اور فجر کی نماز سے پہلی نماز دن کی ہے پھر ظہر کی اور
تحقیق شروع کیا علماء نے بیان کرنے میں نمازوں کی صفت کی ظہر سے سنت
کی پیروی کرنے کو اور وہ قول ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عباس کی حدیث
میں میری امامت کی جبرئیل نے بیت کے پاس پھر مجھ کو ظہر کی نماز پڑہائی آخر حدیث
تک پس آپ نے شروع کیا ظہر کے وقت بیان کرنے سے پس کیا پہلا وقتوں کا ظہر کا وقت
نہ یہ کہ وہ فرض کیگئی ہے پہلی اور تحقیق ہمنے بیان کیا کہ تحقیق فجر وہ نماز ہے جسکو
حضرت آدم علیہ السلام نے پڑہا ہے اور وہ پہلے پیغمبر ہیں کہ بھیجے گئے زمین میں آدمیوں
میں سے پس معلوم ہوا کہ وہ پہلی نماز ہے کہ فرض کیگئی ہے فی الجملہ **فصل** بیان میں
فجر کی نماز کے وقت کے پس اسکا اول وقت پہٹنا ہے فجر دوسری کا کہ چوڑی
ہوتی ہے روشنی سے مشرق کے کنارے میں جانیوالی قبلہ سے اسکی پیٹھ کو یہانتک کہ
بلند ہو جاوے پھر تمام کناروں کو گہیر لے اور پہیل جاوے سروں پر پہاڑوں اور
محلوں مضبوط کے اور اسکا آخری وقت وقت روشن ہو وہ کہ جب سلام پہیرے
اس سے تو ظاہر ہو جاوے سورج کا ابرو اور ان دو وقتوں کے درمیان وقت
فراخ ہے اور مستحب ہے کہ اس نماز کا نام رکہا جاوے صبح کی نماز

أو الفجر ولا تسمى صلوة الغدوة لأن الله تعالى قال وقرآن
الفجر إن قرآن الفجر كان مشهودا يعني صلوة الفجر تشهدها
ملائكة الليل وملائكة النهار فتحصل في آخر صحيفة
ملائكة الليل وأول صحيفة ملائكة النهار عليهم
السلام والأفضل التغليس بها خلاف ما قال الإمام
أبو حنيفة من أن الإسفار بها أفضل وإنما قلنا ذلك لما روي
عن عائشة أنها قالت كن النساء يخرجن على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلين الفجر معه ثم يخرجن متلفعات
بمروطهن لا يعرفهن أحد من الغلس وعن إمامنا أحمد
رواية أخرى أن المعتبر بحال المأمومين فإن أسفروا فالأفضل
الإسفار لتكثير الجمع والثواب وأما الفجر الأول فلا عبرة به
لأنه لا يحرم شيئا ولا يوجب شيئا لما روي عن ابن عباس
أنه قال الفجر فجران فالذي تحل به الصلوة ويحرم فيه
الأكل والشرب الذي ينتشر على رؤس الجبال وهو الذي
يحرم وقد وصف بعض العلماء بالله عز وجل الفجرين و
حدهما بحدين فقال الفجر الأول هو بدو سلطان شعاع
الشمس إذا انتهت في رضاء الأرض الخامسة ليسطع ضوءها
في وسط السماء حتى يقطعها عقد بقاء الفجر الأول فذلك
الضياء الذي يظهر في السماء في الثلث الأخير من الليل هو
الفجر الأول ثم يعود سواد الليل لما كان لأن الشمس تغرق
في الفلك الأسفل المتباعد وتحجبها الأرض السادسة فيه
ذلك الضوء الذي ظهر في السماء وأما الفجر الثاني فهو انشقاق
شفق الشمس هو بدو بياضها التي تحت الحمرة وهو
الشفق الثاني وهو أول سلطانها من آخر الليل وبعده
طلوع قرص الشمس وذلك أن الشمس إذا ظهرت على حجر
أرض الدنيا التي هي السابعة وانفجر شعاعها من الفلك
الأسفل وهو ذيل السماء سترت عنها الجبال والبحار
والأقاليم العالية وظهر شعاعها منتشرا إلى وسط السماء
عرضا مستطيرا والأول يسمى مستطيلا لأنه يظهر في

یا فجر کی نماز اور نہ نام رکہا جاوے صلوۃ الغداۃ کا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اور قرآن پڑھ فجر کو تحقیق قرآن پڑھنا فجر کا ہے حاضر کیا گیا یعنے فجر کی نماز
مین حاضر ہوتے ہین رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے پہر حاصل ہو جاوے رات کے
فرشتون کے صحیفے کے آخر مین اور دن کے فرشتے کے صحیفے کے اول مین ان پر سلام ہو
اور افضل غلس مین پڑہنا ہے فجر کی نماز کو خلاف اسکی کہ کہا امام ابو حنیفہ نے کہ
تحقیق اسفار کرنا فجر کی نماز مین افضل ہے اور تحقیق ہمنے یون کہا اس روایت
کے لحاظ سے کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہا عورتین نکلا کرتی تہین حضرت
رسول اللہ کے زمانے مین نماز پڑہتی تہین فجر کی آپکے ساتہ پہر لوٹتی تہین لپٹی ہوئین
اپنی چادرون کو نہ پہچانتا اُن کو کوئی صبح کے اندہیرے سے اور ہمارے امام احمد سے
ایک روایت ہے کہ تحقیق معتبر مقتدیون کی لحاظ سے ہے پس اگر وہ اسفار کرین تو افضل
اسفار ہے تاکہ جماعت اور ثواب زیادہ ہو لیکن فجر اول کا کاذب ہے پس اسکا
کچہ اعتبار نہین ہے کیونکہ وہ نہ کچہ حرام کرتی ہے اور نہ کچہ واجب کرتی ہے اُن
روایت کے لحاظ سے جو کی گئی ابن عباس سے کہا فجر دو فجر ہین پس وہ فجر کہ جس سے
نماز حلال ہوتی ہے اور جسمین حرام ہوتا ہے کہانا اور پینا وہ فجر ہے جو پہیل جاوے
پہاڑون کے سرون پر وہی حرام کرتی ہے اور تحقیق بیان کیا بعض علما
باللہ عز و جل نے دونو فجرون کا اور ان دونو کی دو حدین بیان کین پس کہا پہلی فجر
وہ شروع ہونا سورج کے شعاع کے غلبہ کا ہے جب ظاہر ہووے سورج پانچوین زمین کے نیچے
سے تاکہ پہیل جاوے اُسکی روشنی آسمان کے درمیان یہانتک کہ کاٹ دے اسکو بمقدار باقی
رہنے فجر اول کے پس یہ روشنی کہ ظاہر ہوتی ہے آسمان مین پچہلے تیسرے حصے مین رات
مین یہی فجر اول کاذب ہے پہر لوٹتا ہے رات کا اندہیرا جیسا ہوتا ہے کیونکہ سورج
غروب ہوتا ہے آسمان نیچے جہکنے والے مین اور ڈہانپ لیتی ہے اسکو چہٹی زمین پس جاتی
رہتی ہے یہ روشنی کہ ظاہر ہوئی تہی آسمان مین لیکن فجر دوسری صادق پس وہ
پہٹنا ہے شفق سورج کا اور وہ شروع ہونا ہے اس سفیدی کا جسکے نیچے سرخی ہوتی
ہے اور وہ شفق دوسری ہے اور وہ اسکا پہلا غلبہ ہے آخر رات سے اور رات کے پیچہے نکلتی ہے
ٹکیا سورج کی اور وہ یہ ہے کہ جب سورج ظاہر ہوتا ہے دنیا کے زمین منہ پر اور وہ
ساتوین زمین ہے اور نکلتی ہے اسکی شعاع نیچے آسمان کے اور وہ آسمان کا دامن ہے
تو اسکی آنکہ ڈہانپ لیتی ہے پہاڑون اور دریاؤن اور بلند ملکون کو اور ظاہر ہو جاتی
ہے اسکی شعاع پہیلتی ہوئی آسمان کے درمیان تک چوڑی کنارہ مین اور فجر
اول کاذب کا نام رکہا جاتا ہے مستطیل کیونکہ وہ ظاہر ہوتی ہے آسمان

وَسطِ السَّمَاءِ طُولاً ثُمَّ يَذْهَبُ وَالثَّانِي يَظْهَرُ عَرْضاً مُسْتَطِيراً
فَيَعُمُّ الأُفُقَ وَأَرْجَاءَ السَّمَاءِ كُلَّهَا وَلِلشَّمْسِ شَفَقَانِ عِنْدَ
الْغُرُوبِ وَشَفَقَانِ عِنْدَ الطُّلُوعِ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الظُّهْرُ
فَأَوَّلُ وَقْتِهَا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَآخِرُهُ إِذَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ
شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالأَفْضَلُ تَعْجِيلُهَا إِلَّا فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَعَ الْغَيْمِ
فِي حَقِّ مَنْ أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى الْجَمَاعَةِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَلِمَا
رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَذَّنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِصَلَوةِ الظُّهْرِ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَذَّنْتُ ثَانِيَةً فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ
أَذَّنْتُ ثَالِثَةً فَقَالَ أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْتُ فَيْءَ التُّلُولِ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا وَ
بَيَانُ مَعْرِفَةِ الزَّوَالِ أَنَّ الشَّمْسَ إِذَا وَقَفَتْ فَهُوَ قَبْلَ الزَّوَالِ
فَإِذَا زَالَتْ قَلَّ الْقَلِيلُ فَذَلِكَ وَقْتُ الظُّهْرِ وَجَاءَ فِي الْحَدِيثِ
أَنَّ الشَّمْسَ إِذَا زَالَتْ بِمِقْدَارِ شِرَاكٍ فَذَلِكَ أَوَّلُ وَقْتِ
الظُّهْرِ فَإِذَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَهُوَ آخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ وَ
أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ ذَلِكَ فَقِسِ
الظِّلَّ بِأَنْ تَنْصِبَ عَمُوداً أَوْ تَقُومَ قَائِماً فِي مَوْضِعٍ مِنَ الأَرْضِ
مُسْتَوِياً مُعْتَدِلاً ثُمَّ تُعَلِّمَ عَلَى مُنْتَهَى الظِّلِّ بِأَنْ تَخُطَّ
خَطّاً ثُمَّ انْظُرْ أَيَنْقُصُ أَوْ يَزِيدُ فَإِنْ رَأَيْتَهُ يَنْقُصُ عَلِمْتَ
أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَزُلْ بَعْدُ وَإِنْ رَأَيْتَهُ قَائِماً لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ
فَذَلِكَ قِيَامُهَا وَهُوَ نِصْفُ النَّهَارِ لَا تَجُوزُ الصَّلَوةُ
حِينَئِذٍ فَإِذَا أَخَذَ الظِّلُّ فِي الزِّيَادَةِ فَذَلِكَ زَوَالُ
الشَّمْسِ فَقِسْ مِنْ حَدِّ الزِّيَادَةِ إِلَى ظِلِّ ذَلِكَ الشَّيْءِ الَّذِي
قِسْتَ بِهِ طُولَ الظِّلِّ فَإِذَا بَلَغَ إِلَى آخِرِ طُولِهِ فَهُوَ آخِرُ
وَقْتِ الظُّهْرِ فَإِذَا زَادَ شَيْئاً يَسِيراً فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ
حَتَّى يَزِيدَ الظِّلُّ طُولَ ذَلِكَ الشَّيْءِ مَرَّةً أُخْرَى فَذَلِكَ
آخِرُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَبْقَى وَقْتُ الضَّرُورَةِ إِلَى قُبَيْلِ غُرُوبِ
الشَّمْسِ وَكَذَلِكَ تَفْعَلُ فِي قِيَامِكَ فَتُعَلِّمُ عَلَى مَوْضِعِ
ظِلِّكَ فَإِنْ نَقَصَ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَمْ تَزُلِ الشَّمْسُ وَإِنْ وَقَفَ

کے درمیان مین طول مین پہر جاتی رہتی ہے اور فجر دوسری صادق ظاہر
ہوتی ہے عرض مین آسمان کے کنارون مین پہر گہیر لیتی ہے کنارون کو اور آسمان
کے سب کنارونکو اور سورج کیلئے دو شفق ہین غروب کیوقت اور دو شفق
ہین طلوع کیوقت **فصل** و لیکن ظہر پس اسکا اول وقت ہے جب ڈہلجاوے سورج
اور اسکا آخر ہے جب ہوجاوے ہر چیز کا سایہ اسکی مثل اور افضل اسمین جلدی کرنا ہے
مگر گرمی کی شدت مین اور ساتھ ابر کے اس شخص کے حق مین جو ارادہ رکہتا ہو نکلنے
کا جماعت کیطرف واسطے فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سرد کرو ظہر کی نماز کو کیونکہ
تحقیق شدت گرمی کی دوزخ کے سانس سے ہے اور اس روایت کے لحاظ سے جو
لیگئی بلال سے کہا مین نے خبر دی حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر
کی نماز سے آپ نے فرمایا سرد کرو پہر اُنکو خبر دی دوبارہ آپ نے فرمایا سرد کرو پہر مین نے
آپکو خبر کی تیسری بار آپ نے فرمایا سرد کرو یہانتک کہ مین نے دیکہی ٹیلون کے سامنے پہر
فرمایا تحقیق گرمی کی سختی دوزخ کے جوش سے ہے پس جب سخت ہوجاوے گرمی پس
تم سرد کیا کرو اور زوال کے پہچاننے کا بیان یہ ہے کہ جب سورج ٹہیر جاوے پس وہ
قبل زوال ہے پہر جب ڈہل جاوے تہوڑی سی بہت تہوڑا پس یہ ظہر کا وقت ہے اور حدیث
مین آیا ہے کہ تحقیق جب سورج ڈہل جاوے جوتی کے تسمہ برابر پس یہ اول وقت ظہر کا
ہے پہر جب ہوجاوے ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پس وہ آخر وقت ظہر کا ہے اور اول وقت
عصر کا پس جب تو چاہے اسکو پہچاننا پس قیاس کر سایہ کو اسطرح سے کہ کہڑا کرے تو ایک
ستون یا تو آپ کہڑا ہو ایک جگہ مین زمین سے سیدھا برابر پہر تو نشان کر دے سایہ کے تہے
پر یہ کہ ایک خط کہینچدے پہر تو دیکہہ کہ وہ گہٹتا ہے یا بڑہتا ہے پہر اگر تو اسکو دیکہے گہٹتا تو
جان لے کہ سورج ابہی نہین ڈہلتا اور اگر تو اسکو دیکہے قایم نہ گہٹتا نہ بڑہتا پس یہ اسکا
قیام ہے اور یہی نصف دن ہے کہ نہین جایز ہے نماز اسوقت مین پہر جب شروع ہو سایہ
زیادتی مین پس یہ ہے ڈہلنا سورج کا پس قیاس کر زیادتی کی حد سے اس چیز کے
سایہ تک جس سے تو نے قیاس کیا تہا سایہ کے طول کا پس جب پہونچ جاوے
اسکے طول کے آخر تک پس وہ آخر وقت ہے ظہر کا پہر جب بڑہ جاوے کچہہ
تہوڑا سا پس تحقیق داخل ہوگیا عصر کا وقت یہانتک کہ بڑہ جاوے سایہ اس
چیز کے طول سے دوسری بار پس یہ آخر وقت ہے عصر کا پہر باقی رہتا ہے
ضرورت کا وقت سورج کے غروب ہونے کے پہلے تک اور اسی طرح تو کرے
اپنے کہڑے ہونے سے پس نشان کرے اپنے سائے کی جگہہ پر پس اگر کم
ہو تو جان لے کہ تحقیق سورج نہین ڈہلا اور اگر ٹہیر جاوے پس

هو حال القيام وإن زاد فهو الزوال وأما معرفتك المثل
بقيامك وطولك فإن طولك سبعة أقدام بقدمك
سوى قدمك التي تقوم عليها فإنك تقوم مستقبل
الشمس بوجهك ثم تأمر إنسانا يعلم طرف ظلك بعلامة
ثم تقيس من عقبك إلى تلك العلامة فإن كان بينهما أقل
من سبعة أقدام سوى ما زالت الشمس عليه من الظل فتعلم
أنك في وقت الظهر وأن وقت العصر لم يدخل بعد فإذا
زاد الظل على سبعة أقدام علمت دخول وقت العصر **فصل**
وهذا الذي ذكرناه من الأقدام ونصب العمود يختلف في
الشتاء والصيف فيزيد الظل وينقص والزيادة تكون في
الشتاء لأن الشمس تكون في مسامتة الشخص لأنها تسير
في ذيل السماء ولا ترتفع في الجو ونقصانه يكون في الصيف
لأن الشمس ترتفع إلى الجو فتشرق على الأشخاص لأنها أول
ما تصعد تكون من جانب السماء فيمتد ظلها المقابل لقرصها
فكلما صعدت قصر الظل إلى أن تنتهي في الارتفاع
فتصير في كبد السماء وهو حالة قيامها فإذا أخذت في
السيران وهو الزوال نحو ما يلي مغربها فيأخذ الظل
في الطول وهو الزوال ولذلك يختلف في البلدان فما
كان منها تحت وسط الفلك كمكة وما حواليها من البلاد
قصر ظل الشمس فيه حتى لا يبقى للشمس ظل أصلا وما
كان بعيدا من وسط الفلك كخراسان وما والاها من
النواحي فإن ظل الشمس يطول صيفا وشتاء فيكون
صيفها كشتاء غيرها في طول الظل فقد يزول في تلك
البلاد **فصل** في معرفة الأقدام اعلم أن أقل ما
تزول عليه الشمس على ما ذكره القدماء من أهل هذا
العلم في حزيران على قدمين وأكثر ما تزول عليه في
كانون على ثمانية أقدام وتزول في أيلول على خمسة أقدام
وفي تشرين الآخر على سبعة أقدام وفي كانون الأول
على ثمانية أقدام وذلك منتهى قصر النهار وطول الليل

وہ سورج کے کہڑے ہونیکا حال ہے اور اگر بڑھ جاوے پس وہ زوال ہے لیکن
تیرا پہچاننا اپنی مثل کا اپنے قیام اور اپنے طول کے ساتھ پس تحقیق تیرا طول سات
قدم ہیں تیرے قدم سے سوا تیرے اس قدم کے جسپر تو کہڑا ہے پس تحقیق تو کہڑا ہوگا
سورج کے سامنے اپنے مونہہ سے پہر تو حکم کرے کسی آدمی کو وہ نشان کردے تیرے
سائے کے انتہا پر کسی نشانی سے پس تو اندازہ کرے اپنی ایڑی سے اس نشانی تک پس اگر
ہو ایڑی اور اس نشانی کے درمیان کم سات قدم سے سوا اس سائے کے جسپر سورج
ڈہلا ہے پس تو جان لے کہ تحقیق تو ظہر کے وقت میں ہے اور تحقیق عصر کا وقت ابہی نہیں
داخل ہوا پس اگر بڑھ جاوے سایہ تیرا سات قدموں پر تو جان لے کہ عصر کا وقت
داخل ہوگیا **فصل** اور جو کہ ہمنے بیان کیا قدموں اور ستون کہڑے کرنیسے
مختلف ہوتا ہے جاڑے اور گرمی میں پس بڑھ جاتا ہے سایہ اور گہٹتا ہے پس اسکا بڑھنا
ہوتا ہے جاڑے میں کیونکہ سورج ہوتا ہے شخص کے برابر میں کیونکہ وہ چلتا ہے آسمان کے
دامن میں اور نہیں بلند ہوتا اسکے درمیان میں اور اس کا گہٹنا ہوتا ہے گرمی میں
کیونکہ سورج بلند ہوتا ہے آسمان کے درمیان تک پس سر پر ہوتا ہے لوگوں کے کیونکہ
وہ پہلی بار کر چڑہتا ہے ہوتا ہے آسمان کی طرف سے پس لنبا ہوتا ہے اسکا سایہ
اسکے قرص کے مقابلہ میں پس جب تک چڑہتا جاتا ہے گہٹتا جاتا ہے سایہ یہانتک کہ
پہونچ جاتا ہے بلندی میں پس ہوجاتا ہے درمیان میں آسمان کے اور یہ حالت ہے اسکے
قیام کی پہر جب شروع ہوتا ہے اترنے میں اور وہ اسکا اترنا ہے اسطرف کو جو
اسکے غروب ہونیکی جگہہ کے متصل ہے پس شروع ہوتا ہے سایہ طول میں اور یہ زوال
ہے اور اسی طرح مختلف ہوتا ہے شہروں میں پس جو شہر ہوتا ہے ان شہروں میں
نیچے درمیان آسمان کے جیسے مکہ ہے اور جو شہر اسکے گرد میں تو کم ہوتا ہے سورج کا سایہ
اسمیں یہانتک کہ نہیں باقی رہتا واسطے سورج کے سایہ اصلا اور جو شہر ہیگا دور
درمیان سے آسمان کے جیسے خراسان ہے اور جو اسکے نزدیک ہیں گرد نواح سے پس
تحقیق سایہ سورج کا وہان لنبا ہوتا ہے گرمی اور جاڑے میں پس ہوتے ہیں اسکے
گرمی کے دن اسکے غیر جگہہ کے جاڑے کیطرح طول میں سایہ کے پس تحقیق زوال ہوتا ہے ان
شہروں میں **فصل** بیان میں قدموں کی پہچان کے جان لے کہ تحقیق بہت کم سایہ
اصلی جسپر سورج ڈہلتا ہے اس بیان پر جسکو بیان کیا اگلوں نے اس علم والوں
میں سے ماہ اساڑہ میں دو قدم پر ہے اور اکثر سایہ اصلی جسپر زوال ہوتا ہے ماہ پوس
میں آٹہ قدم پر ہے اور زوال ہوتا ہے ماہ کنوار میں پانچ قدم پر اور ماہ کاتک میں چہ قدم
پر اور ماہ اگہن میں سات قدم پر اور ماہ پوس میں آٹہ قدم پر اور یہ نہایت ہے دن کے

وهو اكثر ما تزول عليه الشمس ثم ينقص الظل ويزيد
النهار فتزول الشمس في كانون الآخر على سبعة اقدام و
تزول في شباط على ستة اقدام وتزول في اذار على خمسة
اقدام وذلك استواء الليل والنهار وتزول في نيسان
على اربعة اقدام وفي ايار على ثلاثة اقدام وفي حزيران
على قدمين فذلك منتهى طول النهار وقصر الليل و
هو اقل ما تزول الشمس عليه فيكون النهار خمس عشرة
ساعة والليل تسع ساعات وتزول في تموز على ثلاثة
اقدام وفي آب على اربعة اقدام وفي ايلول على خمسة اقدام
وفيه يستوي الليل والنهار وروي عن سفيان الثوري
انه قال اكثر ما تزول عليه الشمس سبعة اقدام واقل
ذلك ما تزول على قدم واحد وعن عبد الله بن مسعود
قال كانت صلاتنا الظهر مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم في الصيف على ثلاثة اقدام الى خمسة اقدام و
في الشتاء على خمسة اقدام الى ستة اقدام **فصل**
وذكر بعضهم صفة اخرى فقال تزول الشمس في تسعة عشر
يوما من اذار وظل الانسان ثلاثة اقدام وكذلك كل
شيء شخصه فان الشمس تزول يومئذ وظل ذلك الشيء
ثلاثة اسباعه ثم ينقص الظل قدما حتى ينتهي
طول النهار وقصر الليل في تسعة عشر من حزيران
فتزول الشمس يومئذ وظل الانسان نصف قدم و
ذلك اقل ما تزول عليه الشمس ثم يزيد الظل فكلما
مضت ستة وثلاثون يوما زاد الظل قدما حتى يستوي
الليل والنهار في تسعة عشر يوما من ايلول فتزول
الشمس يومئذ والظل على ثلاثة اقدام ثم يزيد الظل
فكلما مضى اربعة عشر يوما زاد الظل قدما حتى ينتهي
طول الليل وقصر النهار وذلك في تسعة عشر يوما من
كانون الاول فتزول الشمس يومئذ على سبعة اقدام
ونصف قدم وذلك اكثر ما تزول الشمس عليه ثم

اور یہ اکثر سایہ کا ہے جسپر ڈہلتا ہے سورج پہر گہٹنے لگتا ہے سایہ اور بڑہتا ہے دن
پہر ڈہلتا ہے سورج ماہ اگہن میں سات قدم پر اور ڈہلتا ہے پہاگن میں چہہ قدم
پر اور ڈہلتا ہے چیت میں پانچ قدم پر اور برابر ہوتا ہے رات اور دن کا اور
ڈہلتا ہے بیساکہہ میں چار قدم پر اور جیٹہہ میں تین قدم پر اور اساڑہ میں دو قدم
پر پس یہ نہایت لنبائی دن کی ہے اور گہٹنا رات کا اور یہ بہت کم سایہ ہے جسپر سورج
ڈہلتا ہے پس ہوتا ہے دن پندرہ گہڑی اور رات نو گہڑی اور ڈہلتا ہے ساون میں
تین قدم پر اور بہادوں میں چار قدم پر اور ماہ کنوار میں پانچ قدم پر اور اسی
میں برابر ہوتی ہے رات اور دن اور روایت کیگئی ہے سفیان ثوری سے کہ کہا
اکثر سایہ اصلی جسپر سورج ڈہلتا ہے سات قدم ہیں اور بہت کم سایہ جسپر زوال ہوتا
ہے ایک قدم ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہی ہماری
نماز ظہر کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ گرمی میں تین قدم
پر پانچ قدم تک اور جاڑے میں پانچ قدم پر چہہ قدم تک **فصل** اور
ان کے بعض نے بیان کی صفت پس کہا ڈہلتا ہے سورج انیس دن
میں ماہ ادار رچیتہ میں سے اور سایہ آدمی کا تین قدم ہے اور اسی
طرح ہے ہر چیز جس کو تو کہڑا کرے کیونکہ سورج ڈہلتا ہے اس دن حالانکہ
سایہ اس چیز کا اس کے ساتویں حصے کا تیسرا حصہ ہوتا ہے پہر گہٹتا ہے
سایہ ایک قدم یہانتک کہ نہایت کو پہونچ جاتا ہے طول دن کا اور
گہٹنا رات کا انیس دن میں ماہ اساڑہ سے پس ڈہلتا ہے سورج اس دن
حالانکہ سایہ آدمی کا ہوتا ہے آدہا قدم اور یہ بہت کم سایہ اصلی ہے
جسپر سورج ڈہلتا ہے پہر بڑہنے لگتا ہے سایہ پس جب گذرجاتے
ہیں چہتیس دن تو بڑہتا ہے سایہ ایک قدم یہانتک کہ برابر ہوجاتی
ہے رات اور دن انیس دن میں ماہ کنوار سے پس ڈہلتا ہے
سورج اس دن حالانکہ سایہ ہوتا ہے تین قدم پہر بڑہنے لگتا
ہے سایہ پس جب گذرجاتے ہیں چودہ دن تو بڑہتا ہے سایہ
ایک قدم یہانتک کہ نہایت کو پہونچ جاتا ہے طول رات کا اور
گہٹنا دن کا اور یہ انیس دن میں ہوتا ہے ماہ پوس سے
پس ڈہلتا ہے سورج اس دن ساڑہے سات قدم پر اور
یہ اکثر سایہ اصلی ہے جس پر سورج ڈہلتا ہے پہر جب
گذرجاتے ہیں

[illegible]

كلما مضى اربعة عشر يوما ازداد الظل قدما حتى ينتهي
الى تسعة عشر يوما من اذار فذلك استواء الليل
والنهار ونزول الشمس على ثلاثة اقدام وذلك حلول
الشمس في الصيف وزيادة الظل ونقصانه الذي ذكرناه
في كل ستة وثلاثين يوما قدم في الصيف والقيظ و
زيادته في كل اربعة عشر يوما قدم في الربيع والشتاء

فصل وقد ذكر بعض شيوخنا لذلك صفة
اخرى وهي ان قال نزول الشمس في حزيران كله على ثلثة
اقدام والقدم سبع كل شخص منتصب واول وقت
العصر فيه تسعة اقدام ونصف واول وقت الظهر في تموز
كله اربعة اقدام واول وقت العصر فيه عشرة اقدام و
نصف واول وقت الظهر في اب كله خمسة اقدام و
اول وقت العصر فيه احد عشر قدما ونصف واول وقت
الظهر في ايلول كله ستة اقدام واول وقت العصر فيه اثنا
عشر قدما ونصف واول وقت الظهر في تشرين الاول
كله سبعة اقدام واول وقت العصر فيه ثلاثة عشر قدما
ونصف واول وقت الظهر في تشرين الاخر كله ثمانية
اقدام واول وقت العصر فيه اربعة عشر قدما ونصف
واول وقت الظهر في كانون الاول كله عشرة اقدام ونصف
واول وقت العصر فيه سبعة عشر قدما واول وقت
الظهر في كانون الثاني كله تسعة اقدام واول وقت العصر
فيه خمسة عشر قدما واول وقت الظهر في شباط
كله سبعة اقدام ونصف واول وقت العصر فيه اربعة
عشر قدما ونصف واول وقت الظهر في اذار كله ستة
اقدام واول وقت العصر فيه اثنا عشر قدما ونصف
واول وقت الظهر في نيسان كله اربعة اقدام ونصف
واول وقت العصر فيه احد عشر قدما واول وقت
الظهر في ايار كله ثلاثة اقدام ونصف واول وقت
العصر فيه عشرة اقدام هذه مقادير ما تزول عليه الشمس

چودہ دن تو زیادہ ہوتا ہے سایہ ایک قدم یہانتک کہ نہایت کو پہونچ
جاتا ہے انیس دن تک چیت مین سے پس یہ برابر ہوتا ہے رات
اور دن کا اور سورج ڈہلتا ہے تین قدم پر اور یہ داخل ہوتا ہے
سورج کا گرمی مین اور زیادہ ہونا سائے کا اور اس کا کم ہونا جو ہمنے
بیان کیا ہر چھتیس دن مین ایک قدم گرمی کے دنون اور سخت گرمی
مین اور اس کا زیادہ ہونا ہر چودہ دن مین ایک قدم بہار اور جاڑے
مین **فصل** اور تحقیق بیان کیا ہمارے بعض شیخ نے اسکیلئے ایک
اور صفت اور وہ یہ ہے کہ کہا ڈہلتا ہے سورج ماہ اساڑھ سارے
مین تین قدم پر اور قدم ساتوان حصہ ہے ہر شخص کہڑے کا اور اول
وقت عصر کا اسی مہینے مین ساڑہے نو قدم مین اور اول وقت ظہر کا
ساون ساری مین چار قدم مین اور اول وقت عصر کا اس مہینے
مین ساڑہے دس قدم مین اور اول وقت ظہر کا بہادون ساری
مین پانچ قدم مین اور اول وقت عصر کا اسمین ساڑہے گیارہ قدم
مین اور اول وقت ظہر کا ماہ کنوار سارے مین چہ قدم مین اور اول
وقت عصر کا اسمین ساڑہے بارہ قدم ہے اور اول وقت ظہر کا ماہ
کاتک سارے مین سات قدم مین اور اول وقت عصر کا اسمین ساڑہے تیرہ
قدم مین اور اول وقت ظہر کا ماہ اگہن سارے مین آٹہہ قدم ہے اور اول
وقت عصر کا اسمین ساڑہے چودہ قدم مین اور اول وقت ظہر کا ماہ
پوس سارے مین ساڑہے دس قدم مین اور اول وقت عصر کا اس
مین سترہ قدم مین اور اول وقت ظہر کا ماگہہ سارے مین نو قدم مین
اور اول وقت عصر کا اسمین پندرہ قدم مین اور اول وقت ظہر کا
ماہ پہاگن ساری مین ساڑہے سات قدم مین اور اول وقت عصر کا
اس مین ساڑہے چودہ قدم مین اور اول وقت ظہر کا ماہ چیت
سارے مین چہ قدم مین اور اول وقت عصر کا اس مین ساڑہے بارہ
قدم مین اور اول وقت ظہر کا بیساکہہ سارے مین ساڑہے چار
قدم مین اور اول وقت عصر کا اسمین گیارہ قدم مین اور اول وقت
ظہر کا ماہ جیٹہہ سارے مین ساڑہے تین قدم مین اور اول وقت
عصر کا اس مین دس قدم مین پس یہ اندازے ہین سایہ اصلی
کے جسپر سورج ڈہلتا ہے

فی شہور السنة کلہا واللہ اعلم لما لا ندرکہ احساسنا و
لا تنتہی نحوہ علومنا

فصل ومعرفة الزوال علی ہذہ الصفات والتحدید لیس ہو بامر حتم بل ہی جہة من جہات
الوصول الی معرفة الزوال ولیس کل احد یدرک ذلک بل کل
من غلب علی ظنہ او تیقنہ زوال الشمس وجب علیہ فعل
صلوة الظہر وذلک ان الناس فی الاوقات علی ثلاثة اضرب
من فرضہ الیقین وہو من یعرف الدقائق والساعات وسیر
الکواکب یستدل بذلک لیحصل لہ تیقن الوقت ومن فرضہ
الاجتہاد والتقدیر بالعمل او تقلید من یعمل وہم الصناع والجہال
بالاوقات فان اجتہدوا وافتقدوا باعمالہم مثل الخباز عادتہ
ان یخبز العجنتین او ثلاثا الی الظہر والطحان یطحن القفیز
الی الظہر استظہر بالتاخیر وصلی لان فی یوم الغیم کان الوقت
یقصر بغیبة الشمس فیغفل الانسان عن مراعات الوقت او
یتشاغل عنہ ولذا الاذان من عارف بالاوقات وممن لا یؤذن
الا باذن عارف بالوقت یقوم للصلوة والثالث من فرضہ
التحری فی التاخیر بجہدہ الی ان تغلب علی ظنہ دخول الوقت وہو
المطمور والمحبوس فی الامکنة التی لا یتوصل الی معرفة الوقت
بہا لا بخبر ولا سماع اذان لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا امرتکم بامر فاتوا منہ ما استطعتم

فصل فی معرفة الزوال علی التحقیق امر یدق ویصعب فقد ورد فی
الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سال جبرئیل ازالت الشمس
فقال لا نعم فقال کیف ہذا فقال من قولک لا نعم قطعت
الشمس من الفلک خمسین الف فرسخ فکان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم سال عن الزوال فی علم اللہ تعالی ولکن اذا استقبلت
القبلة وکانت الشمس علی حاجبک الایمن فی الصیف فقد
زالت بلا شک فصل الظہر واذا صار ظل کل شیء مثلہ فہو
وقت العصر فاذا کانت الشمس علی حاجبک الایسر فی الصیف ایضا
وانت مستقبل القبلة فاعلم انہا لم تزل بعد فاذا کانت بین
عینیک فہو قیامہا واستواءہا فی کبد السماء وقد یجوز انہا

تمام سال کے مہینوں میں اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے اسکا جسکو نہیں پاتین
ہماری حسین اور جسکی طرف نہیں پہونچتے ہمارے علم

فصل اور پہچاننا زوال کا ان صفتوں اور حد مقرر کرنے سے ہے اور نہیں ہے یہ کچھہ امر واجب بلکہ یہ ایک جہت ہے زوال
کے پہچاننے کیطرف پہونچنے کی جہتوں میں سے اور نہیں ہے ہر ایک پاوے اسکو بلکہ جس شخص کے
غالب ہوجاوے اسکے گمان اور یقین پر ڈہلجانا سورج کا اسپر واجب ہوتا ہے ادا کرنا نماز
ظہر کا اور یہ یون ہے کہ تحقیق لوگ وقتونکے پہچاننے میں تین قسم پر ہیں ایک وہ جسکا فرض
یقین ہے اور وہ یہ ہے جو پہچانتا ہے دقیقوں اور گھڑیوں اور ستاروں کے سیر کو دلیل
پکڑتا ہے اس سے تاکہ حاصل ہوجاوے اس کو وقت کا یقین اور جسکا فرض ہے کوشش
کرنا اور اندازہ کرنا ہے کام میں یا اسکی تقلید کرنا جو کام کرتا ہے اور یہ پیشہ ور لوگ
ہیں جو وقتوں کے علم سے جاہل ہیں پس اگر وہ کوشش کریں تو اپنے کاموں میں اندازہ کریں
مثل نانبائی کی اسکی عادت یہ ہے کہ وہ روٹی پکاتا ہے دو خمیر یا تین ظہر تک یا مثل پیسنے والے
کی جو پیستا ہے ایک قفیز ظہر تک دیر لیتا ہے تاخیر سے اور نماز پڑہتا ہے کیونکہ ابر کے دن
میں گویا وقت کم ہوجاتا ہے سورج کے چھپ جانے سے پس غافل ہوتا ہے آدمی نگہبانی کرنے سے
وقت کے یا مشغول ہوتا ہے اس سے کسی اور کام میں اسی طرح اذان کسو وقت کے پہچاننے
والے سے یا اس سے جو اذان نہیں کہتا مگر کسی وقت کے پہچاننے والے کے اذن تو اوہی نماز کو اور تیسرا وہ
جسکا فرض ہو فکر کرنا اور تاخیر کرنا اپنی کوشش سے یہانتک کہ غالب ہوجاوے اسکے
گمان پر وقت کا داخل ہونا اور یہ وہ ہے کہ قید ہے ان جگہوں میں جہاں نہیں پہنچ سکتا
وقت کی پہچان تک کسی دلیل سے یا کسی خبر سے یا سننے سے اذان کے بسبب فرمانے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب میں تمکو کسی کام کا حکم کروں تو تم اسمیں سے کرو
جتنا کر سکو

فصل اور ٹہیک زوال پہچاننا ایک امر باریک اور مشکل ہے اور تحقیق وارد
ہوا ہے حدیث میں کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا آیا سورج ڈہل گیا ہے
کہا نہیں ہاں آپنے فرمایا کیسے ہے اس نے کہا تجھکو میری بات کہنے سے نہیں ہاں تلک ڈہل
گیا سورج آسمان کے پچاس ہزار فرسنگ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے
پوچھا تھا سورج کے زوال سے اللہ تعالیٰ کے علم پر لیکن تو جب منہ کرکے کھڑا ہو
قبلہ کو پس ہو سورج بیچ داہنے ابرو پر گرمی میں پس تحقیق وہ ڈہل گیا ہے بیشک پس پڑہ
ظہر کی نماز پہر جب ہوجاوے ہر چیز کا سایہ اسکی مثل پس وہ وقت عصر کا ہے
پہر جب ہو سورج تیرے بائیں ابرو پر گرمی میں اور تو قبلہ کو منہ کئے ہوئے ہو پس
جان لے کہ وہ ابھی نہیں ڈہلا پس جب وہ ہو تیری آنکھوں کے درمیان پس یہ اسکا
قیام اور ٹہیرنا ہے درمیان آسمان کے اور جائز ہے یہ کہ وہ ڈہل گیا ہو

قَدْ زَالَتْ اِذَا كَانَتْ فِي اَوَّلِ الشِّتَاءِ وَقِصَرِ النَّهَارِ وَاَمَّا اِذَا كَانَتْ
فِي اَوَّلِ الشِّتَاءِ عَلٰى حَاجِبِكَ الْاَيْمَنِ فَيَكُوْنُ قَدْ زَالَتْ فِي جَمِيْعِ
الْاَزْمِنَةِ لِاَنَّهَا اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ اَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ وَ
اِنْ كَانَ فِي الشِّتَاءِ فَهُوَ اٰخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ وَاِذَا كَانَتْ عَلٰى حَاجِبِكَ الْاَيْسَرِ
فَقَدْ يَجُوْزُ اَنَّهَا قَدْ زَالَتْ لِقِصَرِ النَّهَارِ فِي اَوَّلِ الشِّتَاءِ وَلَا يَجُوْزُ
فِي اَوَّلِ الصَّيْفِ لِامْتِدَادِ النَّهَارِ وَطُوْلِهٖ فَاِذَا كَانَتْ بَيْنَ عَيْنَيْكَ
فِي الشِّتَاءِ فَقَدْ زَالَتْ بِلَا شَكٍّ فَاِذَا صَارَتْ اِلٰى حَاجِبِكَ
الْاَيْمَنِ فَهُوَ اٰخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ وَهٰذَا لِاَهْلِ قِبْلَةِ الْعِرَاقِ وَالْخُرَاسَانِ
الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ اِلَى الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ وَبَابِ الْبَيْتِ مِنْ جِهَةِ
الْكَعْبَةِ فَاَمَّا اَهْلُ الْيَمَنِ وَالْمَغْرِبِ وَمَنْ يَلِيْهِمْ فَعَلٰى ضِدِّ ذٰلِكَ
لِاَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيْ وَمُؤَخَّرِ الْكَعْبَةِ وَلِذٰلِكَ اخْتَلَفَ
التَّقْدِيْرُ **فَصْلٌ** فَاِذَا عَرَفْتَ الزَّوَالَ وَاَرَدْتَ اَنْ تَعْرِفَ
الْقِبْلَةَ فَاجْعَلْ ظِلَّكَ عَلٰى يَسَارِكَ فَاِنَّكَ تَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَاعْلَمْ ذٰلِكَ مُخْتَصَرًا بِلَا تَعَبٍ وَاِنَّمَا طَوَّلْتُ
فِي ذِكْرِ مَعْرِفَةِ الزَّوَالِ لِاَنَّهُ اَشْكَلُ الْاَوْقَاتِ وَاَدَقُّهَا وَقَدْ وَرَدَ
ذِكْرُ الْاَقْدَامِ فِي خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالتَّنْبِيْهُ عَلٰى مَعْرِفَةِ ذٰلِكَ عَلٰى مَا
تَقَدَّمَ بَيَانُهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **فَصْلٌ** وَاَمَّا وَقْتُ الْعَصْرِ فَاَوَّلُهٗ
عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اِذَا زَادَ عَلَى الْمِثْلِ وَاٰخِرُ وَقْتِهَا اِذَا صَارَ الظِّلُّ
مِثْلَيْهِ وَوَقْتُ الضَّرُوْرَةِ اِلٰى قَبْلِ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ قَدْ تَقَدَّمَ
ذِكْرُهٗ وَالْاَفْضَلُ تَعْجِيْلُهَا **فَصْلٌ** وَاَمَّا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ
فَاِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ اِذَا تَدَلّٰى حَاجِبُ الشَّمْسِ الْاَعْلٰى وَهُوَ
غَيْبُوْبَتُهَا عَنِ الْاَبْصَارِ دَخَلَ وَقْتُهَا وَلَهَا وَقْتَانِ اَحَدُهُمَا الْغُرُوْبُ
وَالثَّانِيْ غَيْبُوْبَةُ شَفَقِ الشَّمْسِ وَهُوَ الْحُمْرَةُ فِيْ اَصَحِّ الرِّوَايَتَيْنِ
فَصْلٌ فَاِذَا غَابَ الشَّفَقُ دَخَلَ وَقْتُ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَ
وَقْتُ الْفَضِيْلَةِ يَبْقٰى اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فِيْ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ وَالثَّانِيَةِ
اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْعُذْرِ وَالضَّرُوْرَةِ مَا لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ
الثَّانِيْ وَلَهَا اسْمَانِ اَحَدُهُمَا عَتَمَةٌ وَالثَّانِي الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ لِاَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ
هٰذِهٖ يُسَمُّوْنَهَا الْعَتَمَةَ فَوَافِقُوْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَالْاَفْضَلُ

جب ہو جاری کے اول میں اور کم ہو ولیکن جب وہ ہو جاڑے کے اول میں اوپر
ابرو واہنے پر پس ہوگا تحقیق ڈھل گیا سب زمانہ میں کیونکہ جب ہوگا یہ گرمی میں
پس وہ اول وقت ظہر کا ہے اور اگر ہوگا جاڑے میں پس یہ آخر وقت ظہر کا ہے
اور جب وہ ہوگا تیرے ابرو بائیں پر پس تحقیق جائز ہے کہ سورج ڈھل گیا ڈھل گیا ہو
چھوٹے ہونے دن کے جاڑے کے اول میں اور نہیں جائز گرمی کے اول میں بسبب لمبے اور دراز
ہونے دن کے اور جب وہ ہو تیری دونوں آنکھوں کے درمیان جاڑے میں پس
تحقیق ڈھل گیا ہے بیشک پھر جب ہو جاوے تیرے داہنے ابرو کی طرف پس یہ آخر وقت
ہے ظہر کا اور یہ حکم عراق اور خراسان والوں کے لیے ہے جو نماز پڑھتے ہیں رکن
اسود اور بیت اللہ کے دروازے کی طرف سے کعبہ کی لیکن یمن اور مغرب
والے اور جو لوگ انکے متصل ہیں پس اسکی ضد پر ہیں کیونکہ وہ نماز پڑھتے ہیں
رکن یمانی اور کعبہ کی پیٹھ کی طرف پس اسی سبب سے مختلف ہوا سایہ اصلی
کا اندازہ **فصل** پس جب تو نے زوال پہچان لیا اور ارادہ کرے کہ قبلہ کو پہچانے
پس کر اپنا سایہ اپنی بائیں طرف پر پس تحقیق تو ہوگا اسوقت منہ کرنیوالا قبلہ کو
پس جان اُسے کہ مختصر ہے بے تکلیف اور تحقیق میں نے طول کیا زوال کی
معرفت کے بیان کو نہیں اسلیئے کہ یہ سب وقتوں سے زیادہ مشکل اور انسے زیادہ باریک
ہے اور تحقیق وارد ہوا ہے ذکر قدموں کا ابن مسعود کی حدیث میں اور تنبیہ
اسکے پہچاننے پر اس طریق پر کہ اسکا بیان آگے گزر گیا واللہ اعلم **فصل** ولیکن
عصر کا وقت پس اول وقت اسکا جیسا ہم نے بیان کیا تھوڑا سا زیادہ ہونا مثل پر
اور آخر وقت اسکا جب ہو جاوے سایہ ہر چیز کا اس سے دگنا اور ضرورت کا وقت
پہلے سورج کے غروب ہونے تک ہے اور اسکا بیان آگے گزر چکا اور افضل اسکی
جلدی کرنا ہے **فصل** ولیکن مغرب کی نماز پس جب غروب ہو جاوے سورج اور وہ
یہ ہے کہ جب چھپ جاوے ابرو اوپر کا سورج کا اور وہ چھپ جاتا ہے آنکھوں سے تو
داخل ہو گیا اسکا وقت اور مغرب کے دو وقت ہیں ایک سورج کا چھپ جانا اور دوسرے
سورج کے شفق کا چھپ جانا اور وہ سرخی ہے دو روایتوں میں سے زیادہ صحیح روایت
میں **فصل** پھر جب شفق غائب ہو جاوے تو داخل ہو جاتا ہے وقت عشا آخرہ کا اور
فضیلت کا وقت باقی رہتا ہے تیسرے حصے رات گزرنے تک دو روایتوں میں سے
ایک روایت میں اور دوسری روایت آدھی رات تک ہے اور وقت عذر اور ضرورت کا
ہے جب تک نہ چڑھے صبح صادق اور اسکے دو نام ہیں ایک عتمہ اور دوسرے عشا آخرہ
کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غالب آویں تم پر اعراب تمہاری اس نماز کے نام میں

تاخيرها الى اخر وقتها وهو الثلث الاول او النصف الاول على ما ذكرنا وافضل ما اذا غاب البياض الغربي واظلم مكانه وهو الشفق الثاني فيؤخر الى ربع الليل او الثلث او النصف كل ذلك ما لم ينم المصلي قبل ان يصليها فانه يكره النوم عنها فمن خاف غلبة النوم فالافضل ان يصليها ثم ينام ولهذا الافضل عند الشافعي ان يصلي في اول الوقت وانما قلنا الافضل تاخيرها لان النبي صلى الله عليه وسلم قال اعتموا بالعتمة وخرج صلى الله عليه وسلم ليلة وقد اعتم فقال لولا ان اشق على امتي لامرتهم ان يصلوها هكذا فالنبي صلى الله عليه وسلم اخرها وحث على تاخيرها

فصل

واما السنن الراتبة مع هذه الصلوات الخمس فثلاث عشرة ركعة ركعتان قبل صلوة الفجر وركعتان قبل الظهر وركعتان بعدها وركعتان بعد المغرب وركعتان بعد العشاء الاخرة ويوتر بثلاث وهو مخير ان شاء صلاها بتسليمة واحدة كصلوة المغرب وان شاء فصل بينهما فيسلم عن ركعتين ويوتر بالاخرة وهو الافضل فيقرأ في الاولى من الثلاث بعد الفاتحة سبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية قل يا ايها الكافرون وفي الثالثة قل هو الله احد ويقرأ في اول الركعتين من سنة الفجر قل يا ايها الكافرون وفي الثانية قل هو الله احد ويستحب فعلهما في منزله ثم يخرج ويستحب الاشتغال بذكر الله عز وجل وترك الكلام الا ان يكون واجبا بعد ان يصليهما حتى يدخل في الفريضة والقراءة في الركعتين بعد المغرب كالقراءة في ركعتي الفجر روي عن ابن عمر انه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر من عشرين مرة يقرأ في الركعتين بعد المغرب قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد وروي عن طاوس انه كان يقرأ في الاولى منهما امن الرسول وفي الثانية قل هو الله احد ويستحب تعجيلهما لما روى حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال عجلوا بالركعتين

اسکی تاخیر ہے اسکے آخر وقت تک اور وہ پہلا تیسرا حصہ رات کا ہے یا پہلا نصف جیسا ہمنے بیان کیا اور افضل وقت جسمین نماز پڑہی جاوے یہ ہے کہ جب چھپ جاوے سفیدی مغرب کیطرف کی اور اسکی جگہہ سیاہ ہو جاوے اور یہ دوسری شفق ہے پس دیر کیجاوے رات کے چوتھے حصے یا تیسرے حصے یا آدہی رات تک یہ سب جب تک ہے کہ نہ سو جاوے نمازی نماز کے پڑہنے سے پہلے کیونکہ مکروہ ہے سونا اس سے پس جو شخص ڈرے غلبہ نیند سے بہتر ہے کہ وہ پڑہ لے پہر سو جاوے اور اسی لیئے افضل ہے نزدیک امام شافعی کے یہ نماز پڑہنا اول وقت میں اور تحقیق ہمنے کہا افضل ہے اسکی تاخیر اسلیئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر کرو عشا کی نماز میں اور نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات حالانکہ آپنے دیر کی تہی پس فرمایا اگر نہ ہوتا یہ کہ میں مشکل ڈالوں اپنی امت پر البتہ میں انکو حکم کرتا اس نماز پڑہنے کا اسطرح پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمین دیر کی اور ترغیب دی اسکی دیر کرنیمین

فصل

لیکن سنتیں موکدہ ان پانچ نمازوں کے ساتھ پس تیرہ رکعتیں ہیں دو رکعت فجر کی نماز کے پہلے اور دو رکعت ظہر کی نماز کے پہلے اور دو رکعتیں اسکے بعد اور دو رکعتیں مغرب کی نماز کے بعد اور دو رکعت عشا آخرہ کے بعد اور وتر پڑہے تین رکعت اور یہ اختیار دیا گیا ہے اگر چاہے اسکو پڑہے ایک ہی سلام سے مغرب کی نماز کی طرح اور اگر چاہے فصل کرے انکے درمیان پس سلام کرے دو رکعت سے اور وتر کرے پچہلی رکعت سے اور یہی افضل ہے پس پڑہے پہلی رکعت میں تین رکعت میں سے سورہ فاتحہ کے بعد سبح اسم ربک الاعلے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور پڑہے پہلی رکعت میں فجر کی سنتوں کے دو رکعتوں میں سے قل یا ایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور ان دونوں کا پڑہنا مستحب ہے اپنے گہر میں پہر نکلے اور مستحب ہے مشغول ہونا اللہ عز وجل کے ذکر اور کلام ترک کرنیکے ساتھہ مگر یہ کہ ہو واجب پیچہے ان دونوں رکعتوں کے پڑہنے کے یہانتک کہ داخل ہو فرض نماز میں اور قرارت دو رکعت سنت میں بعد مغرب کے مثل قرارت دو رکعتوں فجر کے ہے روایت کیگئی ہے ابن عمر سے کہ کہا انہونے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ بیس دفعہ سے پڑہتے دو رکعتوں میں مغرب کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد اور مروی ہے طاوس سے کہ وہ پڑہا کرتے تہے پہلی رکعت میں ان میں سے امن الرسول اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور مستحب ہے انکا جلدی پڑہنا اس روایت کے لحاظ سے کہ روایت کی حذیفہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جلدی کرو دو رکعتوں

بعد المغرب لترفعهما الملائكة مع المكتوبة فيستحب تخفيفهما
لذلك وفي حديث آخر قال صلى الله عليه وسلم من صلى
ركعتين بعد المغرب قبل أن يتكلم رفعت صلوته في عليين
وقد جاء ما يدل على استحباب تطويلهما وهو ما روي عن
ابن عباس أنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة
في الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق أهل المسجد رواه كذلك
عن حذيفة أنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصليت معه صلوة المغرب ثم قام فصلى إلى العشاء الآخرة
ثم انتقل إلى منزله وقد ورد أيضا أن الاستحباب في فعلهما في
المنزل هو ما روي عن عائشة قالت إن النبي صلى الله عليه وسلم
كان يصلي الركعتين اللتين بعد المغرب في بيتها وكذلك عن
أم حبيبة رضي وعن ابن عمر رض قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يصلي الركعتين بعد المغرب إلا في بيته روى سهل
ابن سعد الساعدي رض قال لقد أدركت زمان عثمان بن عفان
وإنه ليسلم من المغرب فما أرى رجلا واحدا يصليهما يعني
الركعتين بعد المغرب في المسجد بل كانوا يبتدرون باب
المسجد فيخرجون فيصلونهما في بيوتهم **فصل** في
فضائل الصلوات الخمس روي عن أبي سلمة عن أبي هريرة
قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أرأيتم لو أن نهرا
بباب أحدكم يغتسل كل يوم منه خمس مرات هل يبقى
من درنه شيء قالوا لا قال كذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله
بها الخطايا وعن أبي ثعلبة القرظي قال سمعت عمر بن الخطاب
يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحترقون فإذا صليتم
الصبح غسلت الصلوة ما كان قبلها ثم تحترقون فإذا صليتم
الظهر غسلت الصلوة ما كان قبلها ثم تحترقون فإذا حضرت
صلوة العصر فصليتم غسلت ما كان قبلها حتى ذكر صلى
الله عليه وسلم الصلوات الخمس وعن الحارث مولى عثمان بن
عفان قال جلس عثمان بن عفان ثم دعا بماء فتوضأ ثم قال
رأيت رسول الله صلعم توضأ وضوئي هذا ثم قال من توضأ

ہیں بعد مغرب کے تاکہ اٹھا لیں انکو فرشتے فرض نماز کے ساتھ پس مستحب ہے اسکی
تخفیف اسی سبب سے اور ایک حدیث اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص دو رکعت نماز پڑھے مغرب کے بعد پہلے کلام کرنے سے تو اسکی نماز اٹھائی جاویگی علیین
میں اور تحقیق آیا ہے جو دلالت کرتا ہے مستحب ہونے پر ان دو رکعتوں کے لمبے
کرنیکے اور یہ وہ روایت ہے کہ کیگئی ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لمبی کرتے قراءت دو رکعتوں میں بعد مغرب کے یہانتک کہ متفرق ہو جاتے مسجد والے
اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا پھر آپکے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر کھڑے ہوئے پھر نماز پڑھتے رہے عشا تک
پھر اپنے گھر کو تشریف لیگئے اور تحقیق یہ بھی آیا ہے کہ مستحب ان دو رکعتوں کے پڑھنے میں
اپنے گھر میں پڑھنا ہے اور یہ وہ روایت ہے کہ کیگئی ہے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا
تحقیق حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں جو مغرب کی
نماز کے بعد ہیں اسکے گھر میں اور اسی طرح روایت کیگئی ہے ام حبیبہ سے اور روایت
کیگئی ابن عمر سے کہ کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھا کرتے تھے دو رکعت
نماز مغرب کے بعد مگر اپنے گھر میں اور روایت کی سہل بن سعد ساعدی نے کہا البتہ
تحقیق میں نے پایا زمانہ حضرت عثمان بن عفان کا اور تحقیق وہ سلام پھیرتے مغرب
کی نماز سے اور میں نہ دیکھتا کسی مرد ایک کو دو رکعت نماز پڑھتا یعنی دو رکعت مغرب کے
بعد مسجد میں بلکہ تھے جلدی کرتے مسجد کے دروازے کو پس نکلجاتے پھر انکو پڑھتے اپنے
گھروں میں **فصل** پانچوں نمازوں کی فضیلت میں روایت کیگئی ہے ابوسلمہ سے اس نے
ابو ہریرہ سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو اگر ہووے
ایک نہر تم میں سے کسی کے دروازے پر وہ نہاوے ہر روز اس میں پانچ بار بھلا باقی
رہے گی اسکی میل میں سے کچھ عرض کیا نہیں فرمایا پس مثال ہے پانچ نمازوں کی دور کرتا
ہے اللہ تعالے انکے سبب گناہوں کو اور روایت ہے ابو ثعلبہ قرظی سے کہ کہا میں نے
سنا حضرت عمر بن خطاب کو کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ جل جاتے
ہیں پھر جب صبح کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو وہ نماز دھو دیتی ہے اسکو جو کچھ اسکے پہلے تھا پھر
لوگ جل جاتے ہیں پھر جب حاضر ہو عصر کی نماز پس پڑھتے ہیں تو وہ دھو دیگی اسکو جو کچھ
اسکے پہلے تھا یہانتک کہ بیان کیں حضرت صلعم نے پانچوں نمازیں اور روایت ہے حارث
حضرت عثمان بن عفان کے مولے سے کہ کہا بیٹھے حضرت عثمان بن عفان
پھر منگایا پانی پھر وضو کیا پھر کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو آپ نے وضو کیا میرے اس وضو کی طرح پھر فرمایا جو شخص وضو کرے

وضوئي هذا ثم قام فصلى الظهر غفر له ما بينها وبين
صلوة الظهر ثم صلى المغرب غفر له ما بينها وبين صلوة
العصر ثم صلى العشاء الآخرة غفر له ما بينها وبين صلوة
المغرب ثم لعله يبيت يتمرغ ليلة ثم اذا قام فصلى الصبح
غفر له ما بينها وبين صلوة العشاء الآخرة فان الحسنات
يذهبن السيئات قالوا هذه الحسنات فما الباقيات الصالحات
قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول و
لا قوة الا بالله العلي العظيم وعن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة مرضات الرب
وحب الملئكة وسنة الانبياء صلوات الله عليهم ونور المعرفة
واصل الايمان واجابة الدعاء وقبول الاعمال وبركة في الرزق
وراحة الابدان وسلاح الاعداء وكراهية الشيطان و
شفيعة بين صاحبها وبين ملك الموت وسراج في قبره و
فراش تحت جنبه وجواب منكر ونكير ومونس وزائر معه في
قبره الى يوم القيمة فاذا كان يوم القيمة كانت الصلوة ظلا فوقه
وتاجا على راسه ولباسا على بدنه ونورا يسعى بين يديه و
سترا بينه وبين النار وحجة للمؤمنين بين يدي الرب عز و
جل وثقلا في الميزان وجوازا على الصراط ومفتاحا للجنة
لان الصلوة تسبيح وتحميد وتقديس وتعظيم وقراءة و
دعاء وان افضل الاعمال كلها الصلوة لوقتها وعن ابن عمر
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الصلوات
الخمس عماد الدين لا يقبل الله الايمان الا بالصلوة وعن
انس بن مالك قال قال رجل يا رسول الله صلى الله عليه
وسلم كم افترض الله عز وجل على عباده من الصلوات قال
خمس صلوات قال فهل قبلهن او بعدهن شيء قال
افترض الله على عباده صلوات خمسا ليس قبلهن او
بعدهن شيء فحلف الرجل بالله لا يزيد عليهن ولا ينقص
منهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لئن صدق ليدخلن
الجنة وعن تميم الداري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

میرے اس وضو کی طرح پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھی ظہر کی تو بخشی جاویں گے اسکیلیے وہ گناہ
جو اس نماز اور فجر کی نماز کے درمیان تھے پھر وہ نماز پڑھی شام کی تو بخشے جاویں گے اسکے
لیے وہ گناہ جو اس نماز اور عصر کی نماز کے درمیان تھے پھر نماز پڑھی عشا آخرہ کی تو بخشے
جاوینگے اسکیلیے وہ گناہ جو اس نماز اور مغرب کی نماز کے درمیان تھے پھر شاید رات کو
سووے اور لوٹے پھر جب اٹھے پھر صبح کی نماز پڑھے تو بخشے جاویں گے اسکیلیے وہ گناہ جو اس نماز اور
عشا آخرہ کے درمیان تھے کیونکہ نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو عرض کیا یہ تو نیکیاں ہیں پس
باقی رہنے والی نیکیاں کونسی ہیں آپ نے فرمایا یہ ہیں پاکی ہے اللہ کو اور سب تعریف ہے اللہ کو
اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں گناہ سے پھرنا اور نہ قوت نیکی
کی مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے اور روایت ہے جعفر بن محمد سے اسنے اپنے باپ سے اس نے اپنے
دادا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پروردگار کی رضامندی ہے اور محبت
فرشتوں کی اور سنت انبیا صلوات اللہ علیہم کی اور نور معرفت کا اور ایمان کی جڑ اور
قبول ہونا دعا کا اور قبول ہونا عملوں کا اور برکت رزق میں اور آرام بدنوں کا اور
ہتھیار دشمنوں کا اور بری لگنی والی شیطان کو اور شفاعت کرنے والی ہے اپنے پڑھنے
والے اور آسمانوں کے بادشاہ کے درمیان اور چراغ اسکی قبر میں اور بچھونا ہے اسکی پہلو کے
نیچے اور جواب ہے منکر اور نکیر کا اور دل لگانیوالی زیارت کرنیوالی ہے اسکے ساتھ اسکی
قبر میں قیامت کے دن تک پس جب ہوگا قیامت کا دن تو ہوگی نماز سایہ اسکے اوپر اور
تاج اسکے سر پر اور لباس اسکے بدن پر اور نور ہو کر چلے گی اسکے سامنے اور پردہ ہوگی
اسکے اور دوزخ کے درمیان اور حجت ہوگی مومنوں کی پروردگار عزت اور بزرگی والے
کے سامنے اور بھاری ہوگی ترازو میں اور لیجانیوالی پل پر سے اور کنجی ہے جنت کی یہ
کیونکہ نماز تسبیح اور تحمید اور تقدیس اور تعظیم اور قرارت اور دعا ہے اور افضل
سب کے سب عملوں کی نماز ہے اسکے وقت میں اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ
کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے پانچوں نمازیں دین کا ستون
ہیں اللہ تعالے ایمان قبول نہیں کرتا مگر نماز کے ساتھ اور روایت ہے انس بن مالک
سے کہ کہا عرض کیا ایک مرد نے یا رسول اللہ کتنی فرض کیں اللہ نے اپنے
بندوں پر نمازیں فرمایا پانچ نمازیں فرض کیا پہلا ان سے پہلے یا انکے پیچھے کچھ
ہے پس اس مرد نے قسم کہائی اللہ کی کہ زیادہ نہ کرے گا ان پر
اور نہ کم کرے گا ان سے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر اس نے سچ کہا تو بہشت میں داخل ہوگا اور روایت ہے تمیم داری
سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ هُوَ
اَكْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ كَامِلَةً وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَكْمَلَهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ لِلْمَلٰئِكَةِ اُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاَكْمِلُوْا
لَهٗ مَا ضَيَّعَ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ اَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اِذَا اَتَيْتَ اَهْلَكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
صَلٰوتُهُ الْمَكْتُوْبَةُ فَاِنْ اَتَمَّهَا وَاِلَّا نُظِرَ فَاِنْ كَانَ لَهٗ تَطَوُّعٌ اُكْمِلَتْ
لَهُ الْفَرِيْضَةُ بِهَا ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْاَعْمَالِ كَذٰلِكَ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ
بِهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ وَاَوَّلُ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ
الصَّلٰوةُ

فَصْلٌ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَفَضْلِ الْجَمَاعَةِ وَالْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَفِي الْفَذِّ سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ
دَرَجَةً عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَّمَحٰى عَنْهُ سَيِّئَةً وَّرَفَعَ لَهٗ دَرَجَةً وَّ
يَتَبَشْبَشُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ كَمَا يَتَبَشْبَشُ بِالْغَائِبِ الطَّوِيْلِ غَيْبَتُهٗ اِذَا قَدِمَ عَلٰى
اَهْلِهٖ وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ تَوَضَّاَ فِيْ بَيْتِهٖ
فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ زَارَنِيْ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِيْ فَاَتَانِيْ زَائِرًا
وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُّكْرِمَ زَائِرَهٗ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِيْ ظُلَمِ اللَّيْلِ اِلَى
الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رض عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ مَشٰى فِيْ ظُلَمِ اللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ
اٰتَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّهٗ
سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ
تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَعَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

پہلے جس چیز کا حساب کیا جاویگا بندہ قیامت کے دن اسکی نماز ہے پس اگر
اس نے اسکو کامل کیا ہے تو اسکے لیئے وہ لکھی جاویگی کامل اور اگر اس نے
اسکو کامل نہیں کیا تو اللہ عزوجل فرماویگا فرشتوں کو تم دیکھو بھلا پاتے ہو میرے
بندے کیلئے کوئی نفل پس اسکیلئے کامل کرد و جو اسمیں سے ضایع کیا اس نے اور روایت
ہے انس بن حکیم ضبی سے کہ کہا ابوہریرہ نے جب تو جاوے اپنے گھر میں پس انکو
خبر دے کہ تحقیق میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے پہلے جس چیز کا
حساب کیا جاویگا بندہ قیامت کے دن اسکی نماز فرض ہے پس اگر اس نے
اسکو پورا کیا ہوگا تو خوب ورنہ دیکھا جاویگا پس اگر اسکے کچھ نفل ہونگے تو انسے
اسکے فرض کیئے جاوینگے پھر کیا جاویگا باقی کے عملوں کے ساتھ اسی طرح اور
روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی جس چیز کا حساب
کیا جاویگا بندہ نماز ہے اور پہلی سب سے جس کو فرض کیا اللہ تعالیٰ نے اس امت پر
نماز ہے

فصل نکلنے میں مسجد کیطرف اور فضیلت جماعت اور عاجزی کرنے کی نماز میں

روایت ہے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا درمیان جماعت اور اکیلے کے نماز کے ستائیس درجہ ہیں اور
روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
وضو کرتا ہے بندہ پھر نکلتا ہے مسجد کیطرف تو اللہ پاک لکھتا ہے اسکے ہر قدم کے عوض
ایک نیکی اور مٹاتا ہے اس سے ایک برائی اور بلند کرتا ہے اسکیلئے ایک درجہ اور خوش ہوتا ہے
اللہ تعالیٰ جیسے کوئی خوش ہوتا ہے بہت مدت غائب ہونیوالے سے جب وے آویں اپنے گھر میں
اور روایت ہے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو شخص وضو کرتا ہے اپنے گھر میں پھر اچھا کرتا ہے وضو پھر
میری زیارت کرتا ہے کسی گھر میں میرے گھروں میں سے وہ آتا ہے میرے پاس زیارت
کرنیوالا اور حق ہے زیارت کیئے پر یہ کہ اپنی زیارت کرنیوالے کی عزت کرے اور
روایت ہے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے کہ کہا
آئے جبرئیل علیہ السلام طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا آپ خوشخبری دیجیے چلنے والوں
کو رات کے اندھیروں میں مسجد کی طرف پورے نور کی قیامت کے دن میں اور روایت ہے
حضرت ابوالدرداء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص چلے رات کے
اندھیروں میں مسجد کی طرف تو دیگا اسکو اللہ تعالیٰ نور قیامت کے دن میں اور روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جماعت کی نماز
فضیلت رکھتی ہے اکیلے کی نماز پر پچیس درجے اور روایت ہے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ کہا تحقیق

مابين صلاة الجماعة في الفذ سبع وعشرون درجة وعن انس
ابن مالك قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان
ابن مظعون من صلى الصبح في جماعة كانت له حجة مبرورة وعمرة
متقبلة يا عثمان من صلى الظهر في جماعة كان له خمس وعشرون
صلوة كلها مثلها وسبعون درجة في جنة الفردوس يا عثمان
من صلى العصر في جماعة ثم ذكر الله تعالى حتى تغرب الشمس فكأنما
اعتق نسمة من ولد اسمعيل مع كل رجل منهم اثنا عشر الفا يا
عثمان من صلى المغرب في جماعة كانت له خمس وعشرون صلوة
كلها مثلها وسبعون درجة في جنة عدن يا عثمان من صلى
العشاء الآخرة في جماعة فكأنما قام ليلة القدر ويستحب
للرجل اذا اقبل الى المسجد ان يقبل بخوف ووجل وخشوع
وخضوع وان تكون عليه السكينة والوقار وان يحدث في نفسه
فكرا وادبا غير ما كان عليه وفيه قبل ذلك من حالات الدنيا و
اشغالها وليخرج بخشية ورهبة وذل وتواضع وانكسار من غير
عجب وتكبر وافتخار وفخر وتزيين النفس والخلق ينوي بذلك التوجه
الى الله عز وجل الى بيت من بيوته التي اذن الله ان ترفع
ويذكر فيها اسمه يسبح له فيها بالغدو والآصال رجال لا
تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله فما ادرك من الصلوة صلى مع
الجماعة وما فاته قضى كذا جاء في الحديث عن ابي هريرة رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم و
قد اقيمت الصلوة فليمش على هيئته فليصل على ما ادرك
وليقض ما سبقه وفي لفظ آخر فليمش عليه السكينة والوقار
وليحذر العجب في المواظبة على العبادات في المداومة عليها لان
ذلك يسقطه من عين الله عز وجل ويبعده من قربه ويعمي عليه
حالته ويزيل نور بصيرته وحلاوة ما كان يجده من
قبل في عبادته ويكدر صفاء معرفته ويرد عليه عمله و
قصمه وانه تبارك وتعالى لا يتقبل من المتكبرين عملا
حتى يتوبوا وقد جاء في الحديث ان ابراهيم خليل الرحمن
احيا ليلة فلما اصبح اعجبه قيام ليله فقال نعم الرب

درمیان جماعت اور اکیلے کی نماز کے ستائیس درجے ہیں اور روایت ہے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عثمان
بن مظعون جو شخص صبح کی نماز پڑھے جماعت میں تو ہوگا اسکیلئے ایک حج مقبول اور
ایک عمرہ مقبول ای عثمان جو شخص ظہر کی نماز پڑھے جماعت میں تو اسکیلئے ہونگی
پچیس نمازیں تمام اسی کیطرح ہونگی اور ستر درجے جنت الفردوس میں ہونگی ای عثمان
جو شخص عصر کی نماز جماعت میں پڑھے پھر اللہ تعالی کا ذکر کرتا رہے جب تک سورج
غروب ہو جاوے تو گویا اس نے ایک نفس آزاد کیا حضرت اسمعیل کی اولاد میں سے ساتھ
ہر مرد کے انمیں سے بارہ ہزار ہوں ای عثمان جو شخص مغرب کی نماز پڑھے جماعت
میں تو ہونگی اسکیلئے پچیس نمازیں تمام اسی کیطرح ہونگی اور ستر درجے جنت عدن میں
ہونگے ای عثمان جو شخص عشاء آخرہ کی نماز پڑھے جماعت میں تو گویا اس نے قیام کیا
لیلۃ القدر میں اور مستحب ہے مرد کیلئے جب آوے مسجد کیطرف یہ کہ آوے خوف
اور ڈر اور فروتنی اور عاجزی سے اور یہ کہ ہو اسپر آرام اور آہستگی اور یہ
کہ پیدا کرے اپنے دل میں فکر اور ادب سوا اسکے جسپر تھا اور جسمیں تھا اس سے
پہلے دنیا کی حالتوں اور اس کے شغلوں سے اور چاہیئے کہ نکلے رغبت
اور ڈر اور ذلت اور تواضع اور انکساری سے سوا عجب اور تکبر اور فخر
اور سوا دکھانے اپنی نفس اور خلقت کو اور زینت کرے اسمیں متوجہ ہونیکی اللہ
عز وجل کی طرف کسی گھر کیطرف اسکے گھروں میں سے حکم کیا اللہ نے یہ کہ بلند کیا جاوے
اور یاد کیا جاوے انمیں نام اسکا تسبیح کرتے ہیں انمیں صبح اور شام کو وہ مرد کہ
نہیں غافل کرتی ان کو سوداگری اور نہ خرید فروخت اللہ کی یاد سے پس جو پاوے
نماز میں سے پڑھے جماعت میں اور جو رہ جاوے وہ قضا کرے اسی طرح آیا ہے حدیث میں
حضرت ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم میں سے
اور حالانکہ قائم ہو چکی ہو نماز پس چاہیئے کہ وہ چلے آہستہ پس نماز پڑھے جو پاوے
اور قضا کرے جو اس سے پہلے ہو چکی اور ایک اور لفظ میں ہے پس چاہیئے کہ چلے اور
اسپر آرام اور آہستگی ہو پس چاہیئے کہ ڈرے عجب سے عبادتوں پر ہمیشگی کرنے میں
اور انپر مداومت کرنے میں کیونکہ یہ عجب اسکو گرا دیتا ہے اللہ عز وجل کی نگاہ سے اور اسکو
دور کر دیتا ہے اسکے قرب سے اور اندھا کر دیتا ہے اسپر اسکی حالت کو اور دور
کر دیتا ہے اسکی دل کے نور کو اور اس حلاوت کو جسکو وہ پاتا تھا اس سے پہلے اپنی
عبادت میں اور گدلی کر دیتا ہے اسکی معرفت کی صفائی کو اور بسا اوقات رد کیا
جاتا ہے اسپر اسکا عمل اور توڑا جاتا ہے کیونکہ روایت کیگئی ہے کہ اللہ تعالی نہیں قبول کرتا

رب ابراهيم ونعم العبد ابراهيم فلما كان غدا لم يجد احدا
ياكل معه وكان صلى الله عليه وسلم يحب ان ياكل معه غيره
فاخرج طعامه الى الطريق ليمر به مار فياكل معه فنزل ملكان
من السماء فاقبلا نحوه فدعاهما ابراهيم عليه السلام الى
الغداء فلبياه فقال لهما تقدما بنا الى هذه الروضة
فان فيها عينا وفيها ماء فنتغدى عندها فتقدموا الى
الروضة فاذا العين قد غارت وليس فيها ماء فاشتد
ذلك على ابراهيم عليه السلام واستحيى مما قال اذ لم يجد الماء
فقالا له يا ابراهيم فادع ربك واسئله ان يعيد الماء في العين
فدعا الله عز وجل فلم ير شيئا فاشتد ذلك عليه فقال
لهما ادعوا الله فدعا احدهما فرجع الماء في العين ثم دعا
الاخر فاقبلت العين فاخبراه انهما ملكان وان اجابته
بقيامه ليلته رد دعاءه عليه فلم يستجب له فلما كان هذا
فعله عز وجل بخليله ابراهيم فكيف فعله بغيره بل يعتقد
العبد ان جميع ما هو فيه من الطاعة المسارعة اليها توفيق
من الله ونعمة وفضل ورحمة ومنة فليقم بين يديه عز و
جل مخبتا خاضعا ذليلا كانه يشاهده كما قال النبي صلى الله
عليه وسلم اعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك
وقد صح في الحديث ان الله عز وجل اوحى الى عيسى ابن
مريم عليهما السلام اذا قمت بين يدي فقم مقام الخائف
الذليل الذام لنفسه فانها اولى بالذم واذا دعوتني فادعني و
اعضاءك تنتفض وكذلك روي ان الله تعالى اوحى مثل ذلك
الى موسى عليه السلام وروي ان ابن سيرين كان اذا قام الى
الصلوة ذهب دم وجهه خوفا من الله عز وجل وفرقا منه وكان
مسلم بن يسار اذا دخل في الصلوة لم يسمع حسا من
صوت ولا غيره اشتغالا بالصلوة وخوفا من الله عز وجل
وقال عامر بن عبد قيس لان تختلف الخناجر بين كتفي احب
الي من ان اتفكر في شيء من امر الدنيا وانا في الصلوة وقال سعد
ابن معاذ ما صليت صلوة قط فحدثت نفسي فيها بشيء

پھر کرنیوالو نسی کوئی عمل یہانتک کہ وہ توبہ کریں اور تحقیق آیا ہے حدیث میں کہ تحقیق حضرت
ابراہیم خلیل الرحمن جاگتے رہے ایک رات پھر جب صبح کی تو عجب کیا اپنی رات کے کہڑے رہنے میں
پھر کہا اچھا ہے رب ابراہیم کا اور اچھا ہے بندہ ابراہیم پھر جب ہوئے اسکے دن کے کہانیکا وقت
تو نہ پایا کسی کو کہ کہاوے اسکے ساتھ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ کہاوے
آپکے ساتھ کوئی پس نکال لایا اپنا کہانا راہ کیطرف تاکہ کوئی گذرنیوالا آپ پاس گذرے
پھر وہ آپکے ساتھ کہاوے پس اترے دو فرشتے آسمان سے پس وہ دونوں آپ کی طرف آئے
پس بلایا ان دونوکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہانیکی طرف پس انہوں نے قبول کیا پھر
انسے کہا تم ہمارے ساتھ اس باغ کی طرف چلو کیونکہ اسمیں ایک چشمہ ہے اور اسمیں پانی ہے
پس ہم کہانا کہاوینگے اسکے پاس پس چلے اس باغ کیطرف پس ناگہاں وہ چشمہ زمین کے نیچے
چلا گیا تہا اور اسمیں پانی نہ تہا پس یہ سخت گذرا حضرت ابراہیم پر اور حیا کرنے لگے
اپنے قول سے جبکہ دیکہا پانی کا چشمہ پھر دونوں نے کہا آپسے اے ابراہیم آپ اپنے رب سے دعا
کیجیے اور اس سے سوال کیجیے کہ وہ پھیر دے پانی کو چشمہ میں پس آپنے دعا کی اللہ عز وجل سے
پس جواب دیا گیا کچھ پس یہ سخت گذرا آپ پر پھر آپنے کہا انسے تم دعا کرو اللہ پاک سے
پس دعا کی ان دونوں کے ایک نے پس لوٹ آیا پانی چشمہ میں پھر دعا کی دوسرے نے پس آ گیا
چشمہ پس انہوں نے آپکو خبر دی کہ وہ دونوں فرشتے ہیں اور تحقیق آپکے جواب دینے
اپنی رات کہڑے رہنے میں رد کیا آپ کی دعا کو آپ پر پس قبول کی گئی آپکے لیے پس جب
ہو یہ کرنا اللہ عز وجل کا اپنے دوست ابراہیم کے ساتھ پھر کیونکر اسکا کرنا ہوگا آپ کے
غیر کے ساتھ بلکہ اعتقاد کرے بندہ کہ سب کچھ جسمیں ہے طاعت اور اسکیطرف شتابی کرنے
توفیق ہے اللہ پاک سے اور نعمت اور فضل اور رحمت اور احسان ہے اس سے پس چاہیے کہ کہڑا ہو اللہ
عز وجل کے سامنے عزت کرتا عاجزی کرتا ذلیل گویا کہ وہ اسکو دیکہ رہا ہے جیسا کہ فرمایا
حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کر اللہ کی گویا کہ تو اسکو دیکہتا ہے پھر اگر نہو کہ
تو اسکو دیکہے پس تحقیق وہ تو تجہکو دیکہتا ہے اور تحقیق آیا ہے صحیح حدیث میں کہ تحقیق اللہ عز وجل نے
وحی کی حضرت عیسے بن مریم علیہما السلام کیطرف جب تو کہڑا ہو میرے سامنے تو کہڑا ہو مثل کہڑے
ہونے ڈرنیوالے ذلیل خوار رکہنے والے کی اپنے نفس کو کیونکہ وہ بہت لائق ہے خواری کے اور جب تو مجہسے دعا
مانگے تو مجہسے مانگ حالانکہ تیرے اعضا جدا ہوں اور اسی طرح روایت کیگئی ہے کہ تحقیق اللہ تعالی
نے وحی کی اسی طرح حضرت موسی علیہ السلام کیطرف اور مروی ہے کہ تحقیق ابن سیرین جب
کہڑے ہوا کرتے تھے نماز کو تو جانے لگتا خون انکے موہنہ کا اللہ تعالی کے خوف سے اور اسکے ڈر
سے اور تہے مسلم بن یسار جب داخل ہوتے تھے نماز میں تو نہ سنتے تھے حس آواز کو اور نہ اسکے
غیر کو نماز میں مشغول ہونیکی وجہ سے اور اللہ عز وجل کے خوف سے اور کہا عامر بن عبد قیس نے

من أمر الدنيا حتى انصرفت قال مجاهد كان ابن الزبير إذا
قام في الصلوة كأنه عود من الخشوع وكان وهب إذا قام يصلي
كأنما يطلع في جهنم وكان عتبة الغلام رحمه الله إذا قام في
الصلوة في الشتاء يتصبب العرق منه فسألوه عن ذلك فقال
حياء من الله عز وجل وكان مسلم بن يسار رحمه الله يصلي
فوقع الحريق في داره وهو في بيت منها ففزع أهل البصرة حتى
خرجوا فأطفؤه فما عقل مسلم إلا بعد ما أطفئها وفرغ من
صلوته وقيل أيضا كان يصلي في الجامع فسقطت سارية
إلى جنبه ففزع منها أهل السوق وهو لم يعقل بها وعن عامر
ابن زبير رحمه الله أنه كان يصلي ونعله بين يديه وكان شسع
نعله جديدا فالتفت إلى الشسع فلما فرغ من صلوته رمى بنعله
ولم يلبس بعد ذلك نعلا حتى مات وحكي عن الربيع ابن
خثيم أنه كان يصلي تطوعا وبين يديه فرس له يساوي
عشرين ألف درهم فجاء لص فحله وذهب به فجاء الناس
من الغداة يعزونه فقال أما إني كنت أرى من يحله ولكن
كنت في شيء أحب إلي منه فلما كان في بعض النهار فإذا
الفرس قد أقبل حتى قام بين يديه روي عن النبي صلى الله
عليه وسلم أنه صلى في شملة سوداء فيها خيط أحمر فلما سلم
قال إن هذا الخيط الهاني عن صلاتي وقد وصف الله تعالى
الخاشعين في الصلوة في قوله تعالى الذين هم في صلوتهم
خاشعون قال الزهري هو سكون المرء في صلوته وقيل هو الذي
لا يعلم من عن يمينه وشماله في الصلوة لاشتغاله بالصلوة
ولهذا قال النبي صلى الله عليه وسلم إن في الصلوة لشغلا

فصل في المحافظة عليها وما ورد من العقوبة على
من ضيعها روى الأعمش عن شقيق بن سلمة عن ابن
مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى
العبد في أول الوقت صعدت إلى السماء ولها نور حتى
تنتهي إلى العرش تستغفر لصاحبها إلى يوم القيمة و
تقول حفظك الله تعالى كما حفظتني وإذا صلى العبد

دنیا کے کام میں سے جب تک پہرون نماز سے اور کہا مجاہد نے تہے عبد اللہ بن زبیر جب
کہڑے ہوتے نماز میں گویا کہ وہ ایک لکڑی ہے عاجزی سے اور تہے وہب جب کہڑے
ہوتے نماز پڑہنے گویا وہ جہانکتے ہیں دوزخ میں اور تہے عتبہ غلام رحمہ اللہ جب کہڑے ہوتے
نماز میں موسم جاڑے میں تو بہنے لگتا پسینہ اس سے پس لوگون نے اس سے اسمین سوال کیا کہا
بسبب حیا کرنیکے اللہ پاک سے اور تہے مسلم بن یسار رحمہ اللہ نماز پڑہتے پس پڑ گئی آگ انکے
محل میں اور وہ ایک کوٹہے میں تہے اسمیں سے پس گہبرائے بصرہ کے رہنے والے یہانتک کہ
وہ نکلے اور بجہا دیا پس نہ معلوم کیا مسلم نے مگر پیچہے اسکے بجہانیکے اور نماز ادا کرنیکے اور
نیز کہا گیا ہے کہ وہ نماز پڑہ رہے تہے جامع مسجد میں پس گر پڑا ایک ستون انکے پہلو کے
پاس پس گہبر گئے اس سے بازار والے اور انہوں نے نہ معلوم کیا اسکو اور روایت ہے عامر بن
زبیر رحمہ اللہ سے کہ وہ نماز پڑہ رہے تہے اور انکی جوتی انکے سامنے تہی اور انکی جوتی کا
تسمہ نیا تہا پس دیکہا طرف تسمہ کے پہر جب فارغ ہوئے اپنی نماز سے تو اپنی جوتی کو
پہینک دیا اور نہ پہنی اسکے پیچہے جوتی تاکہ مر گئے اور حکایت کیگئی ہے ربیع بن خثیم سے
کہ وہ نماز پڑہ رہے تہے نفل اور اسکے سامنے ان کا ایک گہوڑا تہا جسکی قیمت
بیس ہزار درہم تہی پس ایک چور آیا اس نے اسے کہول لیا اور لے گیا پس لوگ آئے
صبح کو تعزیت کرتے تہے اوسکی پس کہا خبردار ہو تحقیق میں دیکہتا تہا جو اسکو کہول رہا
تہا و لیکن میں ایک چیز میں تہا جو بہت پیاری تہی مجہکو اس سے پس جب کچہہ دن میں سے
گذرا پس ناگہان گہوڑا آگیا یہانتک کہ کہڑا ہوگیا اسکے سامنے اور مروی ہے نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے نماز پڑہی چادر سیاہ میں جسمین سرخ خط تہا پہر
جب آپنے سلام پہیرا فرمایا تحقیق اس خط نے مجہکو غافل کیا میری نماز سے اور تحقیق اللہ
تعالے نے بیان کیا خشوع کرنیوالون کا نماز میں اپنے اس قول میں وہ لوگ ہیں جو
اپنی نماز میں خشوع کرنیوالے ہیں کہا زہری نے وہ آرام کرنا مرد کا ہے اپنی نماز میں
بعض نے کہا خشوع وہ ہے کہ نہ جانے اس شخص کو جو اسکے داہنے اور بائیں ہو نماز
میں اپنی نماز میں مشغول ہونیکی وجہ سے اور اسلیئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے تحقیق نماز میں شغل ہے **فصل** نگہبانی کرنے میں نماز پر اور جو کچہہ وارد ہوا عذاب سے
اوس شخص پر جو اسکو ضایع کرے روایت کی اعمش نے شقیق بن سلمہ سے اوس نے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نماز پڑہتا ہے بندہ
اول وقت میں تو وہ چڑہتی ہے آسمان کی طرف اور اسکیلئے نور ہوتا ہے یہان تک کہ پہونچ
جاتی ہے عرش تک بخشش مانگتی ہے اپنے صاحب کے لیئے قیامت کے دن تک
اور کہتی ہے نگہ رکہے تجہکو اللہ جیسا تو نے مجہکو نگاہ رکہا اور جب نماز پڑہتا ہے بندہ

فِي غَيْرِ وَقْتِهَا صَعِدَتْ إِلَى السَّمَاءِ لَا نُورَ لَهَا فَتَنْتَهِي إِلَى السَّمَاءِ
فَتُلَفُّ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ فَيُضْرَبُ بِهَا وَجْهُهُ ثُمَّ تَقُولُ
ضَيَّعَكَ اللهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي وَفِي حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَبْلَغَ الْوُضُوءَ
ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا وَالْقِرَاءَةَ فِيهَا قَالَتِ
الصَّلٰوةُ حَفِظَكَ اللهُ كَمَا حَفِظْتَنِي ثُمَّ صُعِدَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ
وَلَهَا ضَوْءٌ وَنُورٌ فَفُتِّحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى اللهِ
فَتَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا وَإِذَا ضَيَّعَ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا وَالْقِرَاءَةَ
فِيهَا قَالَتِ الصَّلٰوةُ ضَيَّعَكَ اللهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي ثُمَّ صُعِدَ
بِهَا وَلَهَا ظُلْمَةٌ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ
دُونَهَا ثُمَّ تُلَفُّ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ فَيُضْرَبُ بِهَا وَجْهُ صَاحِبِهَا
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَوَاتُ لِوَقْتِهِنَّ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَ
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ
الْمُؤَذِّنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللهِ وَوَسَطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللهِ
وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللهِ تَعَالٰى وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ
هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللهِ مَا تَرَكُوهَا وَ
لٰكِنْ أَخَّرُوهَا عَنْ وَقْتِهَا وَقَالَ سَعْدٌ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الَّذِينَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ
وَقْتِهَا وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ
اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا قَالَ هُوَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنْ أَضَاعَ أَوْقَاتَ صَلَوَاتِهِمْ
رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا
كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا
لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً مِنَ النَّارِ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ كَذَا فِي الْحَاوِي

اوسکے غیر وقت مین تو وہ چڑہتی ہے آسمان کی طرف نہین ہوتا کوئی نور اسکیلیے
پس پہونچتی ہے آسمان تک پہر لپیٹی جاتی ہی جیسے لپیٹا جاتا ہے کپڑا پرانا پہر ماری
جاتی ہے وہ نماز اوسکے منہہ پر پہر وہ کہتی ہی تجہی اللہ ضایع کرے جیسا تو نے مجہکو
ضایع کیا اور عبادہ بن صامت کی حدیث مین ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص وضو کرے پہر پورا وضو کرے پہر کہڑا ہو طرف نماز کے پہر پورا کرے
اسکا رکوع اور اوسکا سجدہ اور قرأیت اوسمین تو کہتی ہے نماز تجہی اللہ نگاہ رکہے
جیسا تو نی مجہکو نگاہ رکہا پہر چڑہایا جاتا ہے اوسکو آسمان کی طرف حالانکہ اوسکے
لیئے روشنی اور نور ہوتا ہے پہر کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے آسمان کے دروازے یہانتک کہ
وہ پہونچ جاتی ہے اللہ تعالی تک پہر وہ شفاعت کرتی ہے اپنے صاحب کے لیئے اور
جب ضایع کرے اوسکا رکوع اور اوسکا سجدہ اور قرأیت اوسمین تو کہتی ہی نماز اللہ
تجہے ضایع کرے جیسا تو نے مجہے ضایع کیا پہر وہ چڑہائی جاتی ہی حالانکہ اوسکے لیئے
اندہیرا ہوتا ہی یہانتک کہ پہونچتی ہے آسمان تک پہر بند کیے جاتے ہین آسمان کے دروازے
اوسکے آگے پہر لپیٹی جاتی ہی جیسے لپیٹا جاتا ہی پورانا کپڑا پہر وہ ماری جاتی ہی اوسکے
صاحب کے منہہ پر اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا مینے پوچہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کونسا عمل افضل ہی فرمایا نمازین انکی وقت مین اور خوش کہنا
ماں باپ کا اور جہاد کرنا اللہ پاک کی راہ مین اور روایت ہے ابراہیم بن محذورہ
مؤذن سے اوس نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول وقت رضامندی اللہ کی ہے اور درمیانہ وقت اللہ کی
رحمت ہے اور آخر وقت اللہ کی معافی ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے پس خرابی ہے اون نمازیوں کے
لیئے جو اپنی نماز سے غافل ہین کہا ابن عباس نے اسکی تفسیر مین اللہ کی قسم نہین ترک کیا
اونہوں نے نماز کو ولیکن دیر کی اسکے وقتوں سے اور کہا سعد نے مین نے پوچہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ عز وجل کے قول سے وہ لوگ کہ وہ اپنی نماز سے غافل ہین
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وہ لوگ ہین کہ دیر کرتے ہین نماز مین اوسکے
وقت سے اور روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ سے اللہ تعالے کے اس قول کی تفسیر مین کہ ضایع
کیا اونہوں نے نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی پس البتہ ملاقات کرینگے غی کی کہا وہ ایک
وادی ہے دوزخ مین اور کہا ابن عباس نے نہین داخل ہوگا اسمین مگر جس نے ضایع کیا اپنی
نماز کے وقتون کو اور مروی ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے اونہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ آپ نے ایک دن نماز کا بیان کیا پہر فرمایا جو شخص محافظت کرے گا اسپر تو وہ ہوگی اوسکے
لیئے نور اور دلیل اور نجات قیامت کے دن اور جو شخص اوسپر محافظت نکرے تو وہ اوسکیلیئے نہ

عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من تهاون بصلوته فان الله عز وجل یعاقبه بخمس عشرة عقوبة ست منها قبل الموت و ثلاث عند الموت وثلاث فی القبر و ثلاث عند خروجه من القبر فاما الست قبل الموت فاولها انه یرفع عنه اسم الصالحین والثانیة ترفع عنه برکة الحیوة والثالثة ترفع عنه برکة الرزق والرابعة لا یقبل منه شیء من اعمال الخیر حتی یکمل صلوته والخامسة لا یستجاب دعاؤه والسادسة لا یجعل له فی دعاء الصالحین نصیبا واما الثلاث التی عند الموت فاولها یموت عطشانا ولو شرب فی حلقه سبعة ابحر ما روی والثانیة انه یموت بغتة والثالثة انه یثقل بحدید الدنیا وخشبها واحجارها علی رقبته وکتفه واما الثلاث التی فی القبر فیضیق علیه قبره والثانیة یظلم علیه القبر والثالثة یصیر عیبا بالقول واما الثلاث التی عند خروجه من القبر فاولها یلقی الله عز وجل وهو علیه غضبان والثانیة یکون حسابه شدیدا والثالثة رجوعه من بین یدی الله عز وجل الی النار الا ان یعفو الله عنه **فصل** الصلوة خطرها عظیم وامرها جسیم وبالصلوة امر الله تبارک وتعالی رسوله محمدا صلی الله علیه وسلم واول ما اوحی الله بالنبوة ثم بالصلوة قبل کل عمل وقبل کل فریضة فی آیات کثیرة منها قوله تعالی اتل ما اوحی الیک من الکتاب واقم الصلوة وقال عز وجل ان الصلوة تنهی عن الفحشاء والمنکر وقال جل وعلا وامر اهلک بالصلوة واصطبر علیها لا نسالک رزقا نحن نرزقک فخاطب جمیع المؤمنین فامرهم بالاستعانة علی طاعاته کلها بالصبر والصلوة فقال یا ایها الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوة ان الله مع الصابرین وقال تعالی واوحینا الیهم فعل الخیرات واقام الصلوة وایتاء الزکوة فذکر الخیرات کلها جملة وهی جمیع الطاعات واجتناب جمیع المعاصی وافرد الصلوة

اور نے امیر المؤمنین حضرت علی بن طالب سے اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص حقیر جانے اپنی نماز کو تو اللہ عز وجل اوسکو عذاب کریگا پندرہ عذاب سے چھہ انہین سے موت سے پہلے اور تین موت کے نزدیک اور تین قبر مین اور تین نزدیک اوس کے نکلنے کے قبر سے پس اپر چھہ عذاب موت سے پہلے سو انکا پہلا یہ ہے کہ اوٹھایا جاتا ہے اُس سے نیکون کا نام اور دوسری اٹھائی جاتی ہے اس سے زندگانی کی برکت اور تیسری اٹھائی جاتی ہے اس سے رزق کی برکت اور چوتھی نہین قبول کیا جاتا اوس سے کوئی نیکی کے کامون مین سے یہانتک کہ کامل کرے اپنی نماز کو اور پانچوین نہین قبول کیجاتی اوس کی دعا اور چھٹی نہین کیا جاتا اسکے لئے نیکون کی دعا سے کچھہ حصہ ولکن تین عذاب کہ موت کے نزدیک ہین سو پہلا انکا یہ ہے کہ وہ مرتا ہے پیاسا اگرچہ ڈالے جاوین اوس کے حلق مین ساتون دریا وہ سیر نہو گا اور دوسری یہ کہ وہ مریگا اچانک اور تیسری یہ کہ وہ بوجھہ لادا جاویگا دنیا کے لوہے اور اوسکی لکڑیون اور اوسکے پتھرون سے اوسکی گردن اور اوسکے کاندہونپر ولیکن تین عذاب جو قبر مین ہون گے پس تنگ کیجاویگی اوسپر اوسکی قبر اور دوسری کیجاویگی اوسپر اوسکی قبر اور تیسری ہوجاویگا وہ عاجز بات کرنے مین ولیکن تین عذاب جو نزدیک اوسکے اپنی قبر سے نکلنے کے نزدیک ہین پس انکا پہلا ہے کہ وہ اللہ عز وجل سے ملیگا حالانکہ اللہ اوسپر غصے ہوگا اور دوسرے اسکا حساب سخت ہوگا اور تیسرے اسکا لوٹنا ہوگا اللہ پاک کے سامنے سے دوزخ کی طرف مگر یہ کہ اللہ تعالی اسے معاف کردے **فصل** نماز کا درجہ عظیم ہے اور کام اوسکا بڑا ہے اور نماز کا حکم کیا اللہ تبارک وتعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پہلے وحی کی اللہ نے نبوت کی پھر نماز کی پہلے ہر عمل کے اور پہلے ہر فرض کے بہت آیتون مین انہین سے ہے اللہ تعالی کا قول تو پڑھہ جو وحی کی گئی تیری طرف اس کتاب سے اور قائم کر نماز اور اللہ عز وجل نے فرمایا بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی اور بری بات سے اور فرمایا اللہ تعالی نے اور حکم کر اپنے اہل کو نماز کا اور تو صبر کر اوسپر ہم تجھسے نہین مانگتے رزق ہم تجھے رزق دینگے اور مخاطب کیا تمام مومنونکو پھر انکو حکم کیا مدد لینے کا اپنی طاعت پر سب پر صبر اور نماز سے پھر فرمایا اے ایمان والو مدد لو صبر اور نماز سے بیشک اللہ پاک صبر کرنیوالون کے ساتھہ ہے اور فرمایا اللہ پاک نے اور وحی کی ہمنے انکی طرف نیکیونکی کرنیکی اور نماز کے قائم رکھنے کی اور زکوۃ کے دینے کی پس اللہ نے ذکر کیا نیکیونکا سب کے سب اکٹھا اور وہ سب طاعت مین ساتھہ بچنے کے سب گناہون سے اور علیحدہ کیا نماز کو بیان

بالذكر واوصاهم بها خاصة بالصلوة اوصى النبي صلى
الله عليه وسلم امته عند خروجه من الدنيا فقال الله الله الله الله
في الصلوة وفيما ملكت ايمانكم فهي اخر وصيته صلى الله عليه
وسلم وجاء في الحديث انها اخر وصية كل نبي لامته و
اخر عهده اليهم عند خروجه من الدنيا فالصلوة اول
فريضة فرضت عليه صلى الله عليه وسلم وعلى امته وهي اخر
ما اوصى به امته واخر ما يذهب به من الاسلام واول
ما يسأل العبد عنه من عمله يوم القيمة وهي عمود الاسلام و
ليس بعد ذهابها دين ولا اسلام وجاء في الحديث عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اول ما تفقدون من دينكم
الامانة واخر ما تفقدون منه الصلوة وليصلين اقوام
لا خلاق لهم فتارك الصلوة يكفر عند امامنا احمد رحمه الله
اذا تركها جاحدا لوجوبها ووجب قتله لا خلاف في مذهبه
واما ان تركها تهاونا وكسلا مع اعتقاد وجوبها ودعي ليفعلها
فان لم يفعلها حتى تضايق الوقت الذي يليها فيكفر ويقتل
بالسيف لكفره بعد ان يستتاب ثلثة ايام كالمرتد في
الحالتين يكون ماله فيئا يوضع في بيت مال المسلمين و
لا يصلى عليه ولا يدفن في مقابر المسلمين وعنه لا يجب
قتله في التهاون حتى يترك ثلاث صلوات ويتضايق
وقت الرابعة ويقتل حدا كالزاني المحصن ويكون حكمه
اموات المسلمين يرث ماله ورثته من المسلمين وقال
الامام ابو حنيفة لا يقتل ولكن يحبس حتى يصلي فيتوب
او يموت في الحبس وقال الامام الشافعي يقتل بالسيف
حدا ولا يكفر والدليل على كفره ما ذكرنا فيما تقدم من الايات و
الاخبار ونزيد عليها ما روي عن جابر بن عبد الله قال
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما بين الرجل و
بين الكفر والشرك الا ترك الصلوة وروي عن عبد الله بن بريدة
عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيننا و
بينهم ترك الصلوة فمن تركها فقد كفر وروي عن جعفر بن

کرنے مین اوران کو اوسکی وصیت کی خاصکر اور نماز کی وصیت کی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو نزدیک آپکے تشریف لیجانے کے دنیا سے پس فرمایا
اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو بیچ نماز مین اور انمین جنکی مالک ہوئی تمہارے داہنے
ہاتھ پس یہ آخر وصیت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آیا ہے حدیث مین کہ یہ
آخر وصیت ہے ہر نبی کی اپنی امت کو اور اسکا آخر عہد ہے انکی طرف نزدیک اوسکی
تشریف لیجانیکے دنیا سے پس نماز پہلا فرض ہے کہ فرض کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر اور آپ کی امت پر اور یہ نماز آخر وصیت کا ہے اور آپنے وصیت کی اوسکی اپنی
امت کو اور آخر اسچیز کا جس سے دور کیا جاویگا اسلام اور پہلا اوسچیز کا کہ پوچھا
جاویگا بندہ اس سے اوسکے عمل سے قیامت کے دن اور یہی اسلام کا ستون ہے اور نہین
ہے پیچھے اوسکے جانیکے دین اور نہ اسلام اور حدیث شریف مین آیا ہے حضرت نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ پہلی جو تم گم کروگے اپنی دین مین سے امانت
ہے اور آخر اسکا جو گم کروگے دین مین سے نماز ہے اور البتہ نماز پڑھینگی قومین نہوگا
ان کو کچھ حصہ پس نماز کا تارک کافر ہے ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک
جب اوسکو ترک کرے در انحال کہ انکار کرنیوالا ہو اوسکے واجب ہونیکا اور واجب
ہے اسکا قتل کرنا نہین ہے کوئی خلاف اسکی مذہب مین لیکن اگر ترک کرے سستی اور
کسالت سے باوجود اعتقاد کرنے اسکے وجوب کے اور بلایا جاوے تاکہ اوسکو پڑھے پس اگر
وہ اسکو نہ پڑھے یہانتک کہ تنگ ہوجاوے وقت کہ اوسکے متصل ہے تو کافر ہوجاویگا
اور قتل کیا جاویگا تلوار سے بسبب اسکی کفر کے بعد اسکی کہ توبہ طلب کیا جاوے تین
دن مثل مرتد کی دونوحالتومین اور ہوگا مال اسکا فئے رکہا جاویگا بیت المال مین
مسلمانون کے اور نہ نماز پڑہی جاوے اوسپر اور نہ دفن کیا جاوے مسلمانونکی قبرونمین اور
مروی ہے امام احمد سے یہ کہ نہین واجب اسکا قتل کرنا سستی کرنیمین یہانتک کہ ترک کرے تین
نمازین اور تنگ ہوجاوے چوتہی نماز کا وقت اور قتل کیا جاوے حد مین مثل زانی بیاہے ہوئے
کی اور حکم اسکا مسلمان مردونکی طرح ہے وارث ہونگے مال کے اوسکی وارث مسلمانو
مین اور فرمایا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے وہ قتل نہ کیا جاوے ولیکن قید کیا جاوے یہانتک کہ
نماز پڑہے پس توبہ کرے یا مرجاوے قید مین اور فرمایا حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے وہ
قتل کیا جاوے تلوار سے حد مین اور وہ کافر نہین ہوتا اور دلیل اسکی کفر پر وہ ہے جو
ہمنے بیان کین جو آگی گذر چکین آیتون اور حدیثون سے اور ہم زیادہ کرتے ہین اوپر
انکے روایت کیگئی جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا نہین ہے درمیان مرد کے اور درمیان کفر اور شرک کے کچھ مگر نماز کا چہوڑنا اور روایت

محمد عن ابيه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابصر
رجلا ينقر في صلوته كما ينقر الغراب فقال لو مات هذا مات
على غير دين محمد صلى الله عليه وسلم وعن عطية العوفي عن ابي
سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا ترك الرجل صلوته متعمدا كتب اسمه على باب النار
فيمن يدخلها عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم الا من نام عن صلوة العتمة ولم يصلها
تقول الملئكة لا نامت عيناك ولا قرتا حبسك الله بين
الجنة والنار كما حبستنا **فصل** مروي عن
الحسن البصري انه قال كان العلماء من اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقولون خمس واربعون خصلة
مكروهة منهي عنها في صلوة الفريضة هي التنحنح عمدا و
التشاغل عمدا والتثاوب عمدا وارتفاع الراس الى السماء
لما روي ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقلب بصره في
السماء فنزلت الذين هم في صلوتهم خاشعون فطاطا
رسول الله صلى الله عليه وسلم راسه وكانوا يستحبون
للرجل ان لا يجاوز ببصره مصلاه ومنها الصاق
الحنك بالصدر وقلي الثوب والتمطي وتنفس الصعداء
وتغميض العينين والالتفات في الصلوة لما روى عقبة
ابن عامر في قوله تعالى الذين هم على صلوتهم دائمون قال
اذا صلوا لم يلتفتوا يمينا ولا شمالا وقالت عائشة سالت
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التفات الرجل في
صلوته فقال انما هي اختلاس اختلسها الشيطان
من صلوة العبد وقيل جاء طلحة يعني ابن مصرف الى
عبد الجبار بن وائل وهو في القوم فساره ثم انصرف
فقال عبد الجبار اتدرون ما قال قال رايتك امس
التفت وانت تصلي وقد جاء في الحديث عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا افتتح الصلوة استقبله
الله بوجهه فلا ينصرف حتى يكون العبد هو الذي

محمد سے اوس نے اپنے باپ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد
کو دیکھا ٹھونگے مارتا اپنی نماز میں جیسے ٹھونگے مارتا ہے کوا پس فرمایا اگر یہ مریگا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے سوا پر اور روایت ہے عطیہ عوفی سے اس نے
ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب چھوڑ دیتا ہے
کوئی مرد اپنی نماز کو جان کر تو لکھا جاتا ہے اسکا نام دوزخ کے دروازہ پر ان
لوگوں میں جو اسمیں داخل ہونگے اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبردار رہو جو شخص سو جاتا ہے عشا کی نماز سے اور نہیں
پڑھتا اسکو تو فرشتے کہتے ہیں تیری آنکھیں نہ سوویں اور نہ ٹھنڈی ہوں تجھکو اللہ بند
کرے بہشت اور دوزخ کے درمیان جیسا تو نے ہم کو بند کیا **فصل** روایت کی
گئی ہے حسن بصری سے کہ کہا تھے علما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں
سے کہا کہ پینتالیس ۴۵ خصلتیں ہیں بری جن سے منع کیا گیا فرض نمازیں اور وہ کھنکارنا
ہے جانکر اور کسی چیز میں مشغول ہونا جانکر اور جمائی لینا جانکر اور اونچا کرنا سر کا آسمان
کی طرف اوس روایت کیوجہ سے کہ روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آنکھ پہیرا
کرتے تھے آسمان میں پس اتری یہ آیت اور وہ لوگ جو اپنی نمازیں خشوع کرنیوالے
ہیں پس نیچا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کو پس صحابہ دوست رکھتے تھے
مرد کے لئے کہ نہ پہیرے اپنی نظر اپنے مصلے سے اور ان میں سے ہے لگانا گلے
کا سینے سے اور جوڑنا کپڑے کا تلاش کرنا اور انگڑائی لینا اور لنبے لنبے سانس
لینے اور دونوں آنکھیں بند کرنا اور نماز میں جہانکنا اوس روایت کے لحاظ سے کہ
کی عقبہ بن عامر نے اللہ تعالے کے اس قول کی تفسیر میں وہ لوگ ہیں جو
اپنی نماز میں مداومت کرنیوالے ہیں کہا جب وہ نماز پڑھتے ہیں اور جہانکتے
نہیں ہیں داہنے اور بائیں اور کہا حضرت عائشہ نے میں نے پوچھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرد کے جہانکنے سے اپنی نماز میں پس آپ نے فرمایا
تحقیق یہ جھپٹ ہے کہ جھپٹ لیتا ہے اوس کو شیطان بندے کی نماز سے
اور کہا گیا ہے کہ آیا طلحہ یعنے مصرف کا بیٹا عبد الجبار بن وائل کے پاس اور وہ
اپنی قوم میں بیٹھا تھا پھر طلحہ نے اس سے پوشیدہ کچھ کہا پھر چلا گیا پھر کہا عبد الجبار
نے بھلا تم نے معلوم کیا کہ اوس نے کیا کہا کہا میں نے تجھکو کل دیکھا تو نے
جہانکا نماز پڑھتے حالانکہ حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
تحقیق بندہ جب شروع کرتا ہے نماز تو متوجہ ہوتا ہے اس سے اللہ تعالے
اپنے منہ مبارک سے پس وہ منہ نہیں پہیرتا ہے یہانتک کہ وہ بندہ ہی

ينصرف ويلتفت يميناً وشمالاً وفي حديث آخر ان العبد
ما دام في صلوته فله ثلث خصال البر ينثر عليه من
عنان السماء الى مفرق راسه والملائكة يحفون من لدن قدمه
الى عنان السماء ومناد ينادي لو يعلم المصلي من يناجي
ما انفتل اي التفت انصرف والالتفات مكروه جداً وقد
قيل انه يقطع الصلوة وفيه استخفاف بحرمة الصلوة و
ادابها ومن ذلك الاقعاء في القعود فيها والرد على الامام و
افتراش الذراعين في السجود ووضع الصدر على الفخذين في
السجود وضم الابطين الى الجنبين في السجود بل يفرق
بينهما ولا يلصقهما لانه مروي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه كان اذا سجد لو مرت بهيمة تحت ذراعيه لنفذت و
ذلك لشدة مبالغته في دفع مرفقيه عن ضبعيه وفي حديث
اخر كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد يجافي
بين ضبعيه ومن ذلك تفريق الاصابع في السجود بل
يضمها ووضع اليدين دون الركبتين في الركوع ووضع القدم
احدهما على الاخرى وتعليقهما من الارض والسدل على الازار
والسراويل والتخليل والتلمظ واستراط الطعام مقدار
الحبة والحبتين في الفلس ان يردد ويبلع والتفث باللسان
والنفخ في السجود وتسوية الحصا والمشي عرضاً ورفع الصوت
على جليسك في التشهد ومعرفتك من عن يمينك ومن
عن شمالك والايماء والاشارة وبلع الجشاء او ما يخرج من
الحلق والاستعمال والمخط والتبزق والنظر في الثياب و
مسح التراب عن الجبهة قبل ان ينصرف وتسوية الحصا
اكثر من مرة واحدة ونقض موضع السجود والدعاء بعد
التشهد اذا كنت اماماً والقعود في المحراب بعد التسليم حتى
يتحرف من مكانه الى اليسار والعقد باليد بالاصابع في
الصلوة والعبث باللحية والثوب فيها لما روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه قال لا ينظر الله الى صلوة لا يحضر
الرجل فيها قلبه مع بدنه وانه صلى الله عليه وسلم

پھرتا ہے نماز سے یا جھانکتا ہے داہنے اور بائیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ
تحقیق بندہ جب تک ہوتا ہے اپنی نماز میں پس اسکیلئے تین خصلتیں ہیں نیکی گرتی ہے
اوسپر طرف سے آسمان کے اوسکے سر کے مانگ پر اور فرشتے گھیر لیتے ہیں اسکو اسکے
قدموں سے آسمان کے بادلوں تک اور ایک پکارنیوالا پکارتا ہے اگر جانے نمازی
اسکو جس سے وہ باتیں کرتا ہے تو وہ نہ پھیرے یعنے دیکھے اور موہنہ نہ پھیرے اور نماز میں
دیکھنا مکروہ ہے البتہ اور بعض نے کہا التفات نماز کو توڑ دیتی ہے اور اسمین
حقارت ہے نماز کی عزت اور اسکے آداب میں اور ان خصلتوں میں سے ہے کتے کی طرح
بیٹھنا نماز کے تشہد میں اور رد کرنا امام پر اور بچھانا دونوں بازوں کا سجدہ
میں اور رکھنا سینے کا دونوں رانوں پر سجدے میں اور جوڑنا دونوں بغلوں کا
دونوں پہلوؤں سے سجدے میں بلکہ فرق کرے دونوں میں اور نہ لگا دے دونوں
کو کیونکہ روایت کیگئی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ سجدہ کرتے
تھے تو اگر گذرنا چاہتا بکری کا بچہ آپکے دونوں بازوں کے نیچے سے تو البتہ گذر
جاتا اور یہ بسبب سخت مبالغہ کرنیکے تھا آپکے کہنیوں کے اوٹھانے میں اپنی بغلوں سے
اور ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے
تو فرق کرتے درمیان اپنی دونوں بغلوں کے اور ان خصلتوں میں سے جدا کرنا انگلیوں کا
سجدہ میں بلکہ ان کو جوڑ لے اور رکھنا دونوں ہاتھوں کا سوا دونوں گھٹنوں کے رکوع میں
اور رکھنا دونوں قدموں کا ایک کا دوسرے پر اور انکا اٹھانا زمین پر سے اور سدل کرنا
تہ بند اور پاجامہ پر اور خلال کرنا اور زبان سے کھانیکو پھیرنا اور کھانیکو نگلنا بقدر ایک
دانہ کے او فلس کو نکالنا اور نگلنا اور تھوکنا زبان سے اور پھونکنا سجدہ میں اور برابر
کرنا کنکروں کا اور چلنا عرض میں اور بلند کرنا آواز اپنی پاس بیٹھنے والے پر تشہد میں اور
تیرا پہچاننا اس شخص کو جو تیرے داہنے ہے اور اسکو جو تیرے بائیں ہے اور ایما اور اشارہ
کرنا اور نیچے لیجانا ڈکار کا یا اوس چیز کا جو حلق سے نکلتی ہیں اور کھانسی کرنا اور سنکنا
اور تھوکنا اور نظر کرنا اپنے کپڑوں میں اور پوچھنا مٹی کا اپنے ماتھے سے پہلے نماز سے پھرنے کے
اور برابر کرنا کنکروں کا زیادہ ایک بار سے اور صاف کرنا سجدہ کی جگہ کو اور دعا کرنا
بعد تشہد کے جب تو امام ہو اور بیٹھے رہنا محراب میں سلام پھیرنے کے بعد یہانتک کہ پھرے
اپنے مکان سے اپنی بائیں طرف اور گرہ کرنی ہاتھ کی انگلیوں سے نماز میں اور کھیلنا داڑھی
کی اور کپڑے سے نماز میں اوس روایت کیوجہ سے کہ کیگئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ
نے فرمایا نہیں نظر کرتا اللہ تعالی اوس نماز کی طرف جسمیں مرد نہ حاضر کرے
اپنے دل کو اپنے بدن کے ساتھ اور دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

رجلا يعبث بلحيته فقال لو خشع قلب هذا لخشعت
جوارحه ونظر الحسن الى رجل يعبث بالحصا وهو يقول
اللهم زوجني من الحور العين فقال بئس الخاطب انت
تخطب وانت تعبث وقال عبد الرحمن بن عبد الله عن عبد الله
انه قال لينتهين اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء او لا ترجع
اليهم ابصارهم يعني في الصلوة وقال الاوزاعي يكون الرجلان
في الصلوة وبين احدهما وبين الاخر كما بين السماء والارض
هذا مقبل على الله تعالى بقلبه وهذا لاه وساه وقد صح الخبر
عنه صلى الله عليه وسلم وقال المصلي من لم يصل نصفها
فلم يكن له عشرها يعني بذلك ما عقل منها وحضر قلبه
فيها وفي حديث آخر انه قال صلى الله عليه وسلم المصلي اربع
مائة صلوة والمصلي مائتا صلوة والمصلي مائة وخمسون
صلوة والمصلي سبعون صلوة وصلوة بخمسين صلوة
وصلوة بسبع وعشرين صلوة وصلوة بعشر صلوات
وصلوة بصلوة واحدة فالذي يكتب له اربعمائة صلوة
هو الذي يصلي بمكة في البيت الحرام مع الامام في الجماعة
بعد ان لا تفوته التكبيرة الاولى والذي يكتب له مائتا
صلوة فهو الامام الذي يؤم بالناس بعد ان يعرف احكام
الصلوة والذي يكتب له مائة وخمسون صلوة فهو
المؤذن والذي له سبعون صلوة فهو الذي يستاك و
يسبغ وضوءه ويصلي في الجامع في الجماعة الذي يكتب له
خمسون صلوة فهو الرجل الذي يصلي في الجامع مع الامام
في الجماعة ويكون قد فاتته تكبيرة الاحرام والذي يكتب
له سبع وعشرون صلوة فهو الرجل الذي يسبغ وضوءه
ويصلي في المسجد في الجماعة ولا تفوته تكبيرة الاحرام والذي
يكتب له عشر صلوات فهو الرجل الذي يلحق الجماعة و
قد فاتته تكبيرة الاحرام والذي يكتب له صلوة واحدة
هو الذي يصلي وحده في غير جماعة الذي لا صلوة له
هو الذي يصلي وينقر في السجود كنقر الديك ولا يتم

ایک مرد کو کھیلتا اپنی ڈاڑھی سے پس فرمایا اگر ڈرتا اس شخص کا دل تو ڈرتے
اوسکے اعضا اور دیکھا حسن نے ایک مرد کیطرف کہ کھیلتا تھا کنکر سے اور وہ کہتا
تھا یا اللہ مجھے نکاح کر دے حور عین سے پس کہا تو برا خطبہ کرنیوالا ہے تو خطبہ کرتا ہے
اور کھیلتا ہے اور کہا عبد الرحمن بن عبد اللہ نے روایت کرکے عبد اللہ سے کہ اس
نے کہا البتہ ہٹ جاوینگے قومیں کہ اٹھاتی ہیں اپنی آنکھیں آسمان کی طرف ورنہ لوٹیں گی
انکی آنکھیں انکیطرف یعنی نماز میں اور اوزاعی نے کہا دو مرد ہوتے ہیں نماز میں اور
انکے ایک کے درمیان اور دوسرے کے درمیان فرق ہوتا ہے جیسا فرق ہے درمیان آسمان
اور زمین کے یہ شخص متوجہ کرنیوالا ہے اللہ عز وجل کیطرف اپنے دل کو اور یہ دوسرا کھیلنے والا
اور بھولنے والا ہے اور تحقیق صحیح ہوئی ہے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا البتہ
نمازی ہے کہ اوسکیلئے اوسکی نماز میں سے نماز کا نصف ہے پس ہے بیان کیا نماز کے دسویں حصے تک آپ
مراد رکھتے تھے اس سے جو کچھ سمجھا اوسنے نماز سے اور حاضر کیا اپنا دل اوسمیں اور ایک اور
حدیث میں ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نمازی کیلئے چارسو نماز ہے
اور ایک نمازی کیلئے دوسو نماز ہے اور ایک نمازی کے لئے ڈیڑھ سو نماز ہے اور ایک نمازی
کیلئے ستر نمازیں ہیں اور ایک نماز برابر ہے پچاس نمازوں کے اور ایک نماز برابر ہے ستائیس
نمازوں کے اور ایک نماز برابر ہے دس نمازوں کے اور ایک نماز برابر ہے ایک نماز کے
پس جسکے لئے لکھی جاتی ہیں چارسو نمازیں پس وہ شخص ہے جو نماز پڑھتا ہے مکہ میں بیت الحرام
میں امام کے ساتھ جماعت میں بعد اسکے کہ اوس سے نہ فوت ہو تکبیر اولے اور جس کے
لکھے جاتے ہیں دوسو نمازیں پس وہ امام ہے جو لوگوں کی امامت کرتا ہے بعد اسکے کہ جانتا ہے
نماز کے احکام کو اور جس کیلئے لکھی جاتی ہے ڈیڑھ سو نمازیں پس وہ مؤذن ہے اور جسکے
لئے لکھی جاتی ہیں ستر نمازیں پس وہ شخص ہے جو مسواک کرتا ہے اور پورا کرتا ہے وضو اپنا اور
نماز پڑھتا ہے جامع مسجد میں جماعت میں اور جسکیلئے لکھی جاتی ہیں پچاس نمازیں پس
وہ مرد ہے جو نماز پڑھتا ہے جامع مسجد میں امام کے ساتھ جماعت میں اور ہوا اوس
سے فوت ہوئی تکبیر تحریمہ اور جسکیلئے لکھی جاتی ہیں ستائیس نمازیں پس وہ مرد ہے جو اپنا
وضو پورا کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے مسجد میں جماعت میں اور نہیں فوت ہوئی اوس
سے تکبیر تحریمہ اور جسکیلئے لکھی جاتی ہیں دس نمازیں پس وہ مرد ہے جو ملتا ہے جماعت میں اور
اس سے فوت ہو گئی ہے تکبیر اولے اور جس کے لیے لکھی جاتی ہے نماز ایک پس وہ
مرد ہے جو نماز پڑھتا ہے اکیلا سوا جماعت کے اور وہ شخص جس کے لئے نماز
ہی نہیں ہے وہ شخص ہے جو نماز پڑھتا ہے اور ٹھونگے مارتا ہے اپنے
سجدے میں مرغ کے ٹھونگے مارنے کی طرح اور نہیں پورا کرتا

رکوعها وسجودها وهو الذي تطوى صلوته كالثوب
الخلق ويضرب بها وجه صاحبها ويقال له لا حفظك
الله كما لم تحفظ صلوتك **فصل** وينبغي لكل مصل
ان يقدم النية لصلوته ويمثل الكعبة البيت الحرام امامه
ونصب عينيه على ما تقدم بيانه في اول الكتاب ويتيقن قيامه
بين يدي الله تعالى ولا يشك انه بعين الله منتصب حيث
يراه لقوله تعالى الذي يراك حين تقوم وتقلبك في الساجدين
ولقول الرسول صلى الله عليه وسلم اعبد الله كانك تراه
فان لم تكن تراه فهو يراك وينوي الصلوة الفريضة يعينها
بالاداء والقضاء فهو اولى ويرفع يديه الى فروع اذنيه او
حذو منكبيه قد بينا صفة ذلك في اول الكتاب وهل
يضم الاصابع بعضها الى بعض او يفرقها على روايتين
واذا رفع يديه وكبر كانه رفع الحجاب الذي بينه وبين
الله تعالى فوصل الى المكان الذي لا يجوز التلفت فيه ولا
التشاغل عنه لعلمه انه بعين من يرى حركته ويعلم ما
يتلجلج في نفسه وينطوي عليه سره وقلبه فينظر موضع سجوده
ولا يلتفت يمينا وشمالا ولا يرفع راسه الى السماء واذا قال
سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك و
لا اله غيرك فليعلم انه يخاطب من هو سامع منه مقبل عليه
ناظر اليه لا يخفى عليه موضع شعرة ولا حركة جارحة
عنه وكذلك قوله اياك نعبد واياك نستعين اهدنا
الصراط المستقيم يعقل ما يقول ويدري لمن يخاطب
بهذا الخطاب ولا ينسى مع ذلك الخشوع والتحفظ حذرا
من وقوع السهو عليه فيما هو فيه وما اقبل عليه فياتي باحدى
عشرة تشديدة في الفاتحة ويحذر اللحن الذي يغير المعنى
فيها فان قراءتها فريضة وهي ركن تبطل الصلوة بتركها
ومع ذلك يرى كانه واقف على الصراط وان الجنة عن يمينه
بصفتها والنار عن شماله بما فيها وانه بصلوته مستنجز
ما وعد الله عز وجل بها اذا احسن صلوته من ثواب الجنة

رکوع اور سجدہ اور یہ وہ شخص ہے جسکی نماز لپیٹی جاتی ہے پرانے کپڑے کیطرح
اور وہ ماری جاتی ہے اوسکے پڑھنے والے کے منہہ پر اور اس سے کہا جاتا ہے نہ نگاہ
رکھے تجھکو اللہ تعالی جیسے تو نے نہیں نگاہ رکھا نماز کو **فصل** اور واجب ہے ہر نمازی کو آگے
کرنا نیت کا اپنی نماز کیلئے اور خیال کرنا کعبہ بیت الحرام کو آپنے آگے اور رکھی کرے
دونو آنکھیں جیسا گذر چکا اسکا بیان اس کتاب کے شروع میں اور یقین کرے آپنے
کھڑے ہونیکو اللہ تعالی کے سامنے اور نہ شک کرے بیشک وہ اللہ تعالی کی نظر میں کھڑا
ہے اسلئے کہ وہ اوسکو دیکھتا ہے اللہ تعالی کے اسقول کی دلیل سے اور وہ یہ ہے اللہ جو تجھکو
دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے اور تیرا پھرنا سجدہ کرنیوالوں میں اور یہ دلیل فرمودہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اللہ کی عبادت کر گویا کہ تو اوسکو دیکھتا ہے پس اگر نہو
تو اسکو دیکھتا سو وہ تو تجھکو دیکھتا ہے اور نیت کرے فرض نماز کی اوسکو معین کرے ادا ہی
اور قضائی سے پس یہ بہتر ہے اور اوٹھاوے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانونکی لووں تک یا
اپنے کاندھونکے برابر اور تحقیق ہم بیان کر چکے صفت اوسکی اس کتاب کے شروع میں
اور بھلا جوڑے اپنی انگلیاں بعض کو بعض کیطرف یا انکو کھولے دو روایتوں پر
اور جب اٹھاوے اپنے دونوں ہاتھ اور تکبیر کہے تو گویا اوسنے اٹھا دیا وہ پردہ جو اوسکے
درمیان اور اللہ تعالی کے درمیان تھا پس پہونچیگا اسمکان میں جسمیں نہیں جائز ہے
التفات کرنا اور نہ مشغول ہونا اوس سے بسبب اوسکے جاننے کی یہ کہ وہ اس شخص کی نظر میں ہے
جو دیکھتا ہے اوسکی حرکت اور جانتا ہے جو کچھ اوسکے جی میں آتا ہے اور لپیٹا ہے اوسپر اوسکا بہید
اور اسکا دل پس وہ دیکھے اپنے سجدے کی جگہ کو اور نہ دیکھے داہنے اور نہ بائیں اور نہ اٹھاوے
اپنا سر آسمان کی طرف اور جب کہے پاکی ہے تیری یا الٰہی بولتا ہوں یا اللہ اور تیری تعریف کرتا ہوں
اور برکت والا ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے تو جانو کہ بیشک
اس سے خطاب کر رہا ہے جو اس کی سننے والا ہے متوجہ ہے اسکیطرف جسپر نہیں پوشیدہ اسکی
ایک بال کی جگہ اور نہ اوسکے کسی عضو کی حرکت اور اسی طرح اسکا قول کہ تیری
ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں دکھا ہم کو سیدھا رستہ سمجھے جو کہتا ہے
اور جانے کہ وہ کسی شخص سے خطاب کر رہا ہے اس خطاب سے اور نہ بہولے باوجود اسکے خشوع
اور نگہبانی کو سبب ڈرنیکی اوس پر سہو واقع ہوجانیسے جسکیلئے وہ کھڑا ہوا ہے اور جسمیں مائل ہے
اور ادا کرے گیارہ تشدید سورہ فاتحہ میں اور بچے اس لحن سے جو معنی کو بدل دیتا ہے اور
کیونکہ اسکا پڑھنا فرض ہے اور وہ رکن ہے باطل ہو جاتی ہے نماز اوسکی ترک کرنے سے اور باوجود
اسکے وہ دیکھے گویا وہ کھڑا ہے پل پر اور تحقیق بہشت اوسکی داہنی طرف ہے اپنی صفت سمیت
اور دوزخ اسکی بائیں طرف ہے ساتھ اوسکے جو اوسمیں ہے اور یہ کہ اپنی نماز سے ...

ومستحضرٌ بها من وعيد الله بعقاب النار كل ذلك
بتيقن من قلبه وحضور من عقله ويعتقد مع ذلك أنه يصلي
صلوة مودع لا يتيقن أنها تعرض على الله تعالى وانه لا يصح له منها
الا ما يصح له عند الله فقط ثم يأخذ بقراءة ما تيسر من السور الكوامل
وهو أولى من قراءة أواخرها وأواسطها ويكون منصتا الى
ما يقرأه متفهما الى ما يلفظ ويتلوا وكذلك اذا كان ماموما
ينصت الى قراءة الامام ويفهمها ويتعظ بمواعظها و
زواجرها ويعتقد امتثال اوامرها والانتهاء عن نواهيها
هكذا الى ان تنتهي السورة فاذا فرغ من القراءة ثبت قائما
وسكت حتى يرجع اليه نفسه قبل أن يركع ولا يصل قراءته
بتكبيرة الركوع ثم يكبر ويرفع يديه الى فروع أذنيه أو
حذو منكبيه على ما بيناه في أول الكتاب فاذا انقضى التكبير
حط يديه ثم انحط من قيامه للركوع ويلقم راحتيه
ركبتيه ويفرق بين أصابعه ويعتمد على ضبعيه وساعديه و
يسوي ظهره ولا يرفع رأسه ولا يخفض فينكسه فقد جاء
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان اذا ركع لو كانت قطرة
ماء على ظهره ما تحركت عن موضعها وجاء عنه صلى الله عليه وسلم
انه كان اذا ركع لو كان قدح من ماء على ظهره ما تحرك عن
موضعه وذلك لاستواء ظهره صلى الله عليه وسلم ويقول
سبحان ربي العظيم ثلاثا وهو أدنى الكمال وقال الحسن
البصري التسبيح التام سبع والوسط من ذلك خمس وادناه
ثلث تسبيحات ثم يرفع رأسه مسمعا فينتصب معتدلا
فيطمئن مترسلا يديه ثم ينحط للسجود فيبدأ بوضع
ركبتيه على الارض ثم يديه ثم جبهته وأنفه ويمكن من الارض
ويطمئن في سجوده ويتوجه بكل عضو منه جزؤه الى القبلة وقد
جاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال امرت
بالسجود على سبعة أعظم وفي حديث آخر أن العبد يسجد على
سبعة أعضاء فأي عضو منها ضيعه لم يزل ذلك العضو
يلعنه ويكون في سجوده منقبضا لا ينبسط على الارض ولا

اور پناہ لیوے الا ہی اللہ تعالے کے ڈر کے وعدے دوزخ کے عذاب سے ان سب کا یقین
کرے اپنے دل سے اور اپنی عقل کے حاضر کرنیسے اور اعتقاد کرے اسکے ساتھ یہ کہ وہ نماز پڑھتا
ہے وداع کرنیوالے کی نماز کیطرح اور شک کرے کہ یہ نماز پیش کیجاوے گی اللہ تعالے کے آگے
اور یہ کہ نہیں صحیح ہے واسطے اسکے اس نماز میں سے مگر وہی کہ صحیح ہے اسکے لیے اللہ کے پاس فقط پھر
پڑھے جو آسان ہو کامل سورتوں سے اور یہی بہتر ہے قرات میں انکے آخر سے اور انکے درمیان میں سے
اور رہے چپکا متوجہ اسکی طرف جو پڑھتا ہے سوچنے والا اسکی طرف جو بولتا ہے اور پڑھتا ہے اور اسی
طرح اگر وہ مقتدی ہو تو چپکا رہے طرف امام کے پڑھنے کے اور اسکو سوچے اور نصیحت پکڑے اسکی نصیحتوں
سے اور اسکی جھڑکیوں سے اور اعتقاد کرے عمل کرنیکا اسکے حکموں پر اور باز رہنے کا اسکی روکوں سے
یہانتک کہ تمام ہو جاوے سورت پس جب فارغ ہو قرات سے تو ثابت رہے کھڑا اور چپکا رہے
یہانتک کہ پھر آوے اسکی طرف سانس اسکا رکوع کرنے سے پہلے اور نہ متصل کرے اپنی قرات کو
رکوع کی تکبیر سے پھر تکبیر کہے اور اٹھاوے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کی لووں تک یا
برابر اپنے دونوں کاندھوں کے جیسا ہمنے بیان کیا شروع میں اس کتاب کے پھر جب پوری ہو چکے
تکبیر تو گرا دیوے اپنے دونوں ہاتھ پھر آپ گرے اپنے قیام سے رکوع کیلئے اور لقمہ کر لیوے اپنی دونوں
ہتھیلیوں سے اپنے دونوں گھٹنوں کا اور فرق کرے اپنی انگلیوں کے درمیان اور تکیہ کرے اپنی
بغلوں اور بازوؤں پر اور برابر کرے اپنی پیٹھ کو اور نہ اونچا کرے سر کو اور نہ نیچا کر کر
ایسا کہ نیچے جھکا وے اسکو پس تحقیق آیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ جب
رکوع کیا کرتے تھے تو اگر ہوتا ایک قطرہ پانی کا آپ کی پیٹھ پر تو نہ ہلتا اپنی جگہ سے اور آیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ جب رکوع کیا کرتے تھے تو اگر ہوتا پیالہ پانی کا
آپکی پیٹھ پر تو نہ ہلتا اپنی جگہ سے اور یہ سبب برابر ہونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ
کے تھا اور کہے بیچ میں پاکی بولتا ہوں اپنے رب بزرگ کی تین بار اور یہ کامل تسبیح ادنی ہے اور
کہا حسن بصری نے کہ پوری تسبیح سات بار ہے اور اسکے درمیانی پانچ بار اور اسکی ادنی تین تسبیح
ہیں پھر اٹھاوے اپنا سر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا پھر کھڑا رہے برابر پس آرام کرے چھوڑے ہوئے
اپنے دونوں ہاتھ پھر گرے سجدے کو پس شروع کرے رکھنے دونوں گھٹنے اپنے بیچ زمین پر پھر اپنے دونوں
ہاتھ پھر اپنا ماتھا اور ناک اور جگہ دیوے زمین سے اور آرام کرے اپنے سجدے میں اور متوجہ کرے
اپنے ہر جوڑ کو اور عضو کو قبلہ کی طرف اور آیا ہے حدیث شریف میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ آپنے فرمایا میں حکم کیا گیا ہوں سجدہ کرنے کا سات جوڑوں پر اور ایک اور
حدیث میں ہے کہ تحقیق بندہ سجدہ کرتا ہے سات جوڑوں پر پس جونسے جوڑ کو ان
میں سے وہ ضایع کرتا ہے تو وہ جوڑ اوس کو ہمیشہ لعنت کرتا رہتا ہے اور اپنے
سجدے میں آپکو بند کرنیوالا ہو نہ بچھے زمین پر اور نہ پھیلاوے

يفترش ذراعيه بل يضع اصابع يديه على الارض حتى يحاذي
بها اذنيه ومنكبيه الموضع التي يستحب رفع اليد اليه في التكبير
في حال القيام ولا يضعهما حذاء راسه ثم يضم اصابعه و
يوجههما نحو القبلة ويبين العضدين عن الجنبين والفخذين عن
الساقين والبطن عن الارض على ما تقدم بيانه ويقول في سجوده سبحان
ربي الاعلى ثلثا كالركوع ثم يرفع راسه مكبرا ويجلس على رجله
اليسرى وينصب اليمنى ويقول رب اغفر لي ثلثا ناظرا الى حجره ثم
يسجد ثانية كذلك ثم يرفع راسه مكبرا من الارض ثم يديه ثم
ركبتيه معتمدا على ركبتيه فينهض على صدر قدميه ولا يقدم
احد رجليه فانه مكروه وقيل انه يقطع الصلوة روي ذلك
عن ابن عباس ثم يفعل كذلك في الركعة الثانية فاذا جلس للتشهد
الاول جلس على رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى ويوجه اصابعها
نحو القبلة ويضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ويده اليمنى على فخذه
اليمنى ويشير باصبعه التي تلي الابهام وهي السبابة ويحلق الابهام
مع الوسطى ويقبض الخنصر والبنصر ويكون ناظرا الى اصبعه
من اول تشهده الى اخره لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال اذا كان احدكم في الصلوة فجلس فلا يحبس بشيء فانه
يناجي ربه ولكن يجعل يده اليسرى على فخذه اليسرى ويده اليمنى
على فخذه اليمنى ثم ليكن قلبه وبصره الى اصبعه فانها مذبة
للشيطان ثم يتشهد فيقول التحيات لله والصلوت والطيبات
السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا و
على عباد الله الصلحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا
عبده ورسوله ثم يقوم مكبرا فيقرء الفاتحة فحسب ثم يركع ويسجد
كذلك ثم يصلي الركعة الرابعة كذلك ثم يجلس للتشهد فياتي
به على ما ذكرنا فاذا بلغ الى عبده ورسوله قال اللهم صل على
محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد وبارك
على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد وعن
امامنا احمد رواية اخرى انه يسقط ذكر ابراهيم حميد كان يقول
على ابراهيم وعلى ال ابراهيم وهذا اخر التشهد ويستحب له

اپنے بازوؤں کو بلکہ رکھے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں زمین پر یہانتک کہ برابر کرے
انکو اپنے دونوں کانوں کے یا اپنے دونوں کاندھوں کے جس جگہ مستحب ہے ہاتھ کا اوٹھانا تکبیر میں
قیام کی حالت میں اور نہ رکھے انگلیوں کو اپنے سر کے برابر اور جوڑے اپنی انگلیوں کو اور ان
کو سامنے کرے قبلہ کیطرف اور جدا رکھے اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے اور رانوں
کو پنڈلیوں سے اور پیٹ کو زمین سے جیسا کہ آگے گذر چکا اسکا بیان اور کہے اپنے سجدے میں
تین بار کہ پاکی بولتا ہوں میں رب بلند کی تین بار رکوع کیطرح پھر اوٹھاوے اپنے سر کو تکبیر
کہتا اور بیٹھے اپنے بائیں پاؤں پر اور کھڑا کرے داہنا پاؤں اور کہے اے میرے اللہ بخش مجھ
کو تین بار دیکھتا اپنی گود کیطرف پھر سجدہ کرے دوسری بار اسی طرح پھر اپنا سر اوٹھاوے
تکبیر کہتا زمین سے پھر اپنے دونوں ہاتھ پھر اپنے دونوں گھٹنے تکیہ کرتا اپنے دونوں گھٹنوں پر پھر اوٹھے
اپنے دونوں قدموں پر اور نہ آگے کرے دونوں پاؤں میں سے ایک کو کیونکہ یہ مکروہ ہے اور بعضوں نے
کہا کہ یہ نماز توڑ دیتا ہے روایت کیا گیا ہے یہ ابن عباس سے اور اسی طرح کرے دوسری
رکعت میں پھر جب بیٹھے تشہد پہلے کیلئے تو بیٹھے اپنے بائیں پاؤں پر اور کھڑا کرے اپنا
داہنا پاؤں اور متوجہ کرے اپنی انگلیاں طرف قبلہ کے اور رکھے اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں
ران پر اور داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر اور اشارہ کرے اپنی اس انگلی سے جو متصل ہے
انگوٹھے کے اور وہ سبابہ ہے اور حلقہ کرے انگوٹھے سے درمیان کی انگلی کیساتھ اور قبض کرے
خنصر و بنصر کو اور دیکھتا رہے اپنی انگلی کیطرف اپنے تشہد کے شروع ہی سے اوسکے آخر تک واسطے اس
روایت کے کہ کی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی نماز میں
ہو پھر بیٹھے تو نہ ہلے کسی چیز سے کیونکہ وہ باتیں کرتا ہے اپنے رب سے ولیکن کرے اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی
بائیں ران پر اور داہنے ہاتھ کو اپنی سیدھی ران پر پھر چاہیے کہ ہو اسکا دل اور اسکی آنکھ اپنی
انگلی کیطرف کیونکہ وہ ہنکانیوالی ہے شیطان کو اور تشہد پڑھے پس کہے سب قولی عبادتیں
اللہ ہی کو ہیں اور سب بدنی عبادتیں اور سب مالی عبادتیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی
رحمت اور اسکی برکتیں سلام ہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں
کوئی معبود سوا اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسکے بندے اور اسکے رسول ہیں پھر کھڑا ہو تکبیر کہتا پھر پڑھے سورہ فاتحہ ہی فقط اور
رکوع کرے اور سجدہ کرے اسی طرح پھر پڑھے چوتھی رکعت اسی طرح پھر بیٹھے تشہد کیلئے پس پڑھے اوسے
اسکو جسطرح ہمنے بیان کیا پھر جب پہونچے عبدہ ورسولہ تک تو کہے یا اللہ رحمت بھیج
حضرت محمد پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تونے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر بیشک تو سراہا گیا بزرگی والا ہے اور برکت بھیج حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر
جیسے تونے برکت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو سراہا گیا بزرگی والا ہے اور ہمارے امام احمد

أَنْ يَسْتَعِيذَ مِنْ أَرْبَعٍ فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ثُمَّ يَدْعُوْ فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ
مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا
عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ
عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ
الصَّالِحُونَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ
قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَ
عَمَلٍ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ
رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَإِنْ زَادَ عَلَى ذٰلِكَ جَازَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِمَامًا
فَيَطُولُ ذٰلِكَ عَلَى الْمَأْمُومِينَ فَالْمُسْتَحَبُّ الْاِقْتِصَارُ حِفْظًا
لِقُلُوبِهِمْ لَعَلَّ أَنْ يَكُونَ فِيهِمْ ذُو الْحَاجَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَدْعُو لِنَفْسِهِ
وَلِوَالِدَيْهِ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَكُونُ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ مُتَخَوِّفًا مِنْ عَدَمِ رِفْعَتِهَا
وَكَيْفَ قَدْ وَقَعَتْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّهُ لَا عِلْمَ لَهُ بِهَا إِلَّا مِنْ رَبِّهَا
الْمُثِيبِ عَلَيْهَا وَالْمُعَاقِبِ عَلَيْهَا عِنْدَ إِسَاءَتِهَا فَإِذَا أَخْرَجَهَا
عَرَضَهَا عَلَى الْعِلْمِ فَإِنْ شَهِدَ لَهَا بِبَرَاءَةِ السَّاحَةِ وَسَلَامَةِ
الْمَنْزِلَةِ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ إِذْ جَعَلَهُ أَهْلًا لِذٰلِكَ وَإِنْ
وَجَدَ فِيهَا نُقْصَانًا أَوْ خَلَلًا تَابَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَ
اللّٰهَ وَتَأَهَّبَ وَاجْتَهَدَ فِي التَّحَفُّظِ فِي الَّتِي بَعْدَهَا وَلِلصَّلٰوةِ
الْمَقْبُولَةِ عَلَامَةٌ بَيِّنَةٌ وَلِلْمَرْدُودَةِ عَلَامَةٌ فَعَلَامَةُ الْمَقْبُولَةِ
نَهْيُهَا وَكَفُّهَا لِصَاحِبِهَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَالْمُنْكَرِ وَتَرْغِيبُهُ فِي الْخَيْرِ
تَجْدِيدُ نِيَّتِهِ فِي الصَّلَاحِ وَالْاِزْدِيَادِ مِنَ الطَّاعَاتِ وَفِعْلِ
الْخَيْرَاتِ وَالرَّغْبَةِ فِي الْمَثُوبَاتِ وَتَبَاعُدٍ عَنِ الْأَسْوَاءِ وَكَرَاهَةِ الْمَعَاصِي
وَالْخَطِيئَاتِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا يَشْتَرِكُ فِيهِ الْإِمَامُ
وَالْمَأْمُومُ وَالْمُنْفَرِدُ فَأَمَّا شَرَائِطُ الصَّلٰوةِ وَوَاجِبَاتُهَا وَ
مَسْنُونَاتُهَا فَقَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ فَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ

پناہ یعنی چار چیزونسی پس کہے یا اللہ تحقیق پناہ لیتا ہون تجہسی دوزخ کے عذاب سے اور قبر
کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے پہر دعا کرے پس کہے
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ساری بہلائی سے جو مین اُس سے جانتا ہون اور جو نہین
جانتا اور مین تجہسی پناہ لیتا ہون تمام برائی سے اور مین اُس سے جانتا ہون اور جو نہین
جانتا یا اللہ تحقیق مین تجہسی مانگتا ہون وہ چیز کی بہلائی سے کہ تجہسے مانگی تیری نیک بندون نے
اور مین تجہسی پناہ لیتا ہون وہ چیز کی برائی سے کہ پناہ لی اوس سے تیرے نیک بندون نے یا اللہ
تحقیق مین تجہسی مانگتا ہون بہشت اور اس سے جو نزدیک کردے اسکی طرف قول اور عمل مین
سے اور مین تجہسی پناہ لیتا ہون دوزخ سے اور اس سے جو نزدیک کرے اسکی طرف قول اور عمل
مین سے ای ہمارے پروردگار ہم کو دے دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور ہم کو بچا دوزخ
کے عذاب سے ای پروردگار بخش دے ہمارے لیے گناہ ہمارا اور دور کر ہمسے ہماری برائیان اور
ہمین مار نیکون کے ساتہہ ای ہمارے پروردگار اور ہم کو دے جو تونے ہمسے وعدہ کیا اپنے پیغمبرون
پر اور ہمین خوار نہ کریو قیامت کے دن تو بیشک خلاف وعدہ نہین کرتا اپنا وعدہ اور اگر
اسپر زیادہ کرے تو جائز ہے مگر یہ کہ وہ امام ہو پہر لنبا کرے اپنے مقتدیون پر پس مستحب ہے اسکا
کم کرنا واسطے نگاہ رکہنے کے انکے دلون کو شاید ہوا ون مین حاجت والا پہر سلام پہیرے اور
دعا کرے اپنے نفس کے لیے اور اپنے ماباپ اور مسلمانون کیلیے اور ڈرے وہ ان سب مین قبول نہ ہونے
نماز کے انجام سے اور ریو مگر نہ ڈرے حالانکہ تحقیق وہ واقع ہوئی ہے اللہ عز وجل کے پاس جو اسکی
طرف بلانیوالا ہے اسکا حکم کرنیوالا اسپر ثواب دینے والا اور عذاب کرنیوالا ہے بسبب اسکے
خراب کرنیکے نزدیک پہر جب اُس سے نکلے تو پیش کرے اسکو علم پر پس اگر وہ گواہی دے
اوسکے لیے اوسکے میدان کی پاکی کی اور اسکی درجہ کی سلامتی کی تو اللہ پاک کی تعریف کرے
اور اسپر ستائش کرے کیونکہ اوسنے اوسکو کیا لائق اسکے اور اگر پاوے اسمین کچہہ نقصان اور خلل
تو توبہ کرے اللہ عز وجل کی طرف اور اللہ پاک سے بخشش مانگے اور قصد کرے اور کوشش
کرے نگہبانی کرنیمین اوس نماز مین جو اسکے بعد ہے اور مقبول نماز کیلیے علامت ظاہر ہے
اور مردود نماز کیلیے بہی علامت ہے پس علامت مقبول نماز کی اوسکا روکنا اور منع کرنا اپنے پڑہنے
والیکو بیحیائیون اور بری باتون سے اور اسکا رغبت دینا ہے بہلائی مین اور نئی سمجہہ اسکی
نیت کے نیکی مین ہلیکی سمی مین اور زیادہ کرنیمین عبادتون سے اور کرنیمین نیکیون کے اور رغبت کرنیمین ثوابون
مین اور اوسکا روکنا برائیون سے اور برا جاننا گناہون اور خطاؤن کو بدلیل فرمانے اللہ عز وجل
کے یہ کہ بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی اور بری باتون سے اور بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے اور یہ جو
کچہہ ہمنے بیان کیا شریک ہے اوسمین امام اور مقتدی اور اکیلا لیکن نماز کی شرطین اور اسکے
واجب اور سنتین پس تحقیق ہمنے اسکا بیان کردیا اس کتاب کے شروع مین اور اللہ پاک توفیق دینے والا ہے

[illegible]

فصل فيما يختص بالامام ولا ينبغي للرجل ان يكون اماما حتى تكون فيه هذه الخصال التي نذكرها ان لا يحب ان يتقدم وهو يجد من يكفيه ذلك وان لا يتقدم وهناك من هو افضل منه لانه جاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا ام القوم رجل وخلفه من هو افضل منه لم يزالوا في سفال وقال عمر بن الخطاب لان اقدم فتضرب عنقي ولا يقربني ذلك من اثم احب الي من ان اتقدم قوما فيهم ابو بكر الصديق و ان يكون قاريا لكتاب الله فقيها في دين الله بصيرا بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم لانه جاء في الحديث اجعلوا امر دينكم الى فقهائكم واجعلوا ائمتكم قراءكم وقال النبي صلى الله عليه وسلم ائمتكم خياركم فانهم وفودكم الى الله عز وجل وانما خصهم صلى الله عليه وسلم بذلك لانهم اهل الدين والفضل والعلم بالله عز وجل والخوف من الله تعالى الذين يعنون بصلاتهم وصلاة من خلفهم ويتقون ما يلزمهم من وزر انفسهم ووزر من خلفهم ان اساؤا في صلاتهم ولم يرد صلى الله عليه وسلم بالقراء الحفظة للقران فحسب من غير ان يعملوا به وانما اراد صلى الله عليه وسلم العمال بالقران مع حفظه وقد جاء في الحديث ان احق الناس بهذا القران من كان يعمل به وان كان لا يقرؤه وقد يحفظ القران من لا يعمل به ولا يعبا باقامة حدوده وما افترض الله عليه من العمل به وما نهاه عنه فلا نعني هذا ولا كرامة له قال النبي صلى الله عليه وسلم ما امن بالقران من استحل محارمه فلا يجوز للناس ان يقدموا عليهم في صلاتهم اماما الا اعلمهم بالله واخوفهم له فان خالفوا وقدموا غيره لم يزالوا في سفال وادبار وانتقاص في دينهم وبعد من الله تعالى ومن رضوانه وجنته فرحم الله قوما اعتنوا بدينهم وصلاتهم فقدموا خيارهم واتبعوا في ذلك سنة نبيهم صلى الله عليه وسلم وطلبوا بذلك القربة الى ربهم تبارك وتعالى وينبغي ان يكون الامام حافظا للسانه من غيبة الناس والنميمة لهم الا من الخير يكون يامر بالمعروف وينهى عن المنكر ويجتنبه ويحب الخير واهله

دینے والا ہے نیکی کی **فصل** اوس بیان مین کہ خاص ہے امام سے اور نہین چاہیے مرد کو کہ وہ امام ہو یہانتک کہ ہون اسمین یہ خصلتین جنکو ہم بیان کرتے ہین اور وہ یہ ہین کہ وہ دوست نہ رکھے اپنے آگے ہونیکو جب کہ اوس شخص کو پاتا ہو جو اس سے کفایت کرتا ہو اسکو اور نہ آگے ہو جبکہ وہان اس سے افضل ہو کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب مرد قوم کی امامت کرے اور اسکے پیچھے اس سے افضل ہو تو وہ ہمیشہ پستی مین ہین اور کہا عمر بن خطاب نے البتہ میرا آگے ہونا پھر میری گردن مار جانا حالانکہ یہ مجھے نزدیک نہین کرتا گناہ سے بہتر ہے میرے آگے ہونیسے اس قوم کے جنمین حضرت ابوبکر صدیق ہون اور یہ کہ وہ قاری ہو اللہ کی کتاب کا سمجھ رکھنے والا ہو اللہ کے دین مین جاننے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا کیونکہ آیا ہے حدیث مین کرو اپنے دین کے کام کو طرف اپنے فقیہون کے اور بناؤ اپنے امام اپنے قاری اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہاری امامت کرین تمہارے بہتر کیونکہ وہ تمہارے قاصد ہین اللہ عزوجل کیطرف اور تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو خاص کیا اسمین کیونکہ وہ دین اور فضل اور اللہ عزوجل کے علم والے اور اللہ تعالی سے ڈرنیوالے ہین جو سمجھتے ہین اپنی نماز کو اور اپنے پچھلون کی نماز کو اور بچتے ہین جو انپر لازم آتا ہے اپنی جانون کے بوجھ سے اور اپنے پچھلون کے بوجھ سے اگر وہ برائی کرین اپنی نماز مین اور نہین ارادہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے قاریون سے حافظون کا فقط سوا عمل کرنیکے اوسپر اور سوا اسکے نہین کہ ارادہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید پر عمل کرنیوالونکا سمیت اوسکے حفظ کرنیکے اور تحقیق حدیث مین آیا ہے کہ تحقیق لوگونسے زیادہ حقدار اس قرآن مجید مین وہ شخص ہے جو اوسپر عمل کرے اگرچہ وہ اسکو نہ پڑھتا ہو اور کبھی یاد کرتا ہے قرآن مجید کو وہ شخص جو اسپر عمل نہین کرتا اور نہ اعتبار رکھتا ہے اوسکی حدون کے قائم کرنیکا اسمین سے کہ فرض کیا ہے اللہ نے اوسپر عمل کرنا اور جس سے اوسکو منع کیا ہے اس سے روکنا پس ہم اس شخص کو مراد نہین رکھتے اور نہ اسکے لیے کچھ بزرگی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ایمان لایا قرآن پر وہ شخص جسنے حلال جانا اسکے حرامون کو پس نہین جائز لوگون کو یہ کہ آگے کرین اپنی نماز مین امام مگر اپنے سے اللہ کو زیادہ جاننے والے اور اپنے سے اسکے زیادہ ڈرنیوالے کو پس اگر وہ اختلاف کرین اور اسکے سوا کسیکو آگے کرین تو وہ ہمیشہ رہینگے ضلالت اور بدبختی اور نقصان مین اپنے دین کے اور دوری مین اللہ تعالی سے اور اوسکی رضامندی اور اسکی بہشت سے پس اللہ پاک رحم فرماوے اس قوم پر جنہون نے اپنے دین کو اور اپنی نماز کو غنیمت جانا پس آگے کرین اپنے نیکونکو اور پیروی کرین اسمین سنت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور طلب کرین اسمین نزدیکی اپنے رب برکت والے اور بلندی والے کیطرف اور واجب ہے امام کا ہونا نگاہ رکھنیوالا

ويبغض الشر واهله عارفا بمواقيت الصلوة محافظا عليها
مقبلا على شأنه عفيف البطن والفرج منقبض اليد عن الحرام
قليل السعي الا في ابتغاء مرضات الله عز وجل فعودا احمولا
صبورا على الاذى يغض عن الشر يتحمل ممن يتكلم فيه بغضبه
على من يجهل عليه يحسن الى من اساء اليه يكون غضيض الطرف
عن المحارم ان رأى عورة سترها وان رأى مخزية دفنها يعرض
عن الجاهلين يقول لهم سلاما الناس منه في راحة وهو
من نفسه في عناء حريصا على فكاك رقبته مجتهدا في خلاص نفسه
ويعلم انه قد بلي بشيء عظيم جليل خطره كبير شانه وليكن
همه ما قد كلف به من عظيم قدر الامامة وخطر قدرها وخيرها
قليل الكلام الا فيما يعنيه له حال وللناس حال اذا قام في
محرابه يعلم انه قد قام في مقام النبيين خليفة سيد المرسلين
ويناجي رب العالمين يحرص ان يجهد لتمام الصلوة والتسليم من
خلفه ممن تقلد امامته خفيف الصلوة في تمام يصلي بصلوة
اضعفهم فيرى من نفسه انه دونهم وانه مبتلى بامامتهم وان الله
تعالى سائله عن اداء الفرائض عن نفسه وعنهم وهو يتقلد مع ذلك
على خطيئته نادم على ما سلف من تفريطه وقديم اثامه وما
انقضى من اوقاته لا يتكبر على من خلفه ولا يتخير على من هو
دونه ولا يتعصب حمية لنفسه اذا قيل ما فيه وما هو عنه
بري ولا هو يحب حمدهم ولا يكره ذمهم وتكون الجماعة عنده
في الحالين سواء لو يجرب عليه لذة بطيب الطعام ولطيف
اللباس متواضعا في لبسه متخاشعا في جلسته غير محمد في
الاسلام ولا ذا ريبة في الانام ولا غماز على احد عند السلطان
ولا يشيع اسرار الناس التي لا يفشيها ولا هو ساع بالشر الى الناس
ولا ذو حقد في اخيه ولا خائنا في وديعته وتجارته وعاريته و
لا يتقدم وهو خبيث المطعم ولا يتقدم وهو يشتهي الامامة
ولا يتقدم وهو يعلم ان فيه حسدا ولا بغيا ولا حقدا ولا
احتشوا غلا ولا نزغا ولا نزوة ولا طيلا تانه ولا اشتهارا
لنفسه لا متشفيا من غيظ ولا متتبعا عورة رجل مسلم

اور بغض رکہے برائی سے اور برائی والونسے پہچاننے والا ہو نماز کے وقتونکو نگاہ رکہنیوالا
انپر متوجہ ہونیوالا اپنی حال پر بچنے والا اپنی پیٹ اور شرمگاہ سے بند کرنیوالا اپنی ہاتہکا
حرام سے تہوڑی کوشش کرنیوالا مگر اللہ عزوجل کی رضامندی طلب کرنے مین بخشنیوالا
بردبار صبر کرنیوالا تکلیف پر چشم پوشی کرے برائی سے اور بردباری کرے اس شخص سے جو
اسکے حق مین کلام کرے اور صبر کرے اس شخص پر جو اسپر جہالت کرے اور نیکی کرے اس
کیطرف جو اسکیطرف برائی کرے اور ہو بند کرنیوالا آنکہ کا حرامونسے اگر دیکہے کوئی
عیب تو اسکو ڈہانپ دے اور اگر دیکہے کسی خوار کرنیوالیکو تو اوسکو دفن کر دے منہہ پہیرے
جاہلونسے اور کہے اے اللہ ہم کو سلام لوگ اس سے آرام مین ہون اور وہ اپنی جی سے تکلیف
مین ہو حریص ہو اپنی گردن کے چہوڑانے مین کوشش کرنیوالا اپنے نفسکے خلاص کرنے مین
اور جانتا ہو کہ تحقیق وہ آزمایا گیا ایک بڑی چیز سے کہ بڑا ہے درجہ اسکا بڑی ہے شان
اوسکی اور چاہیے کہ اسکا قصد ہو اوس چیز مین جسمین تکلیف دیا گیا ہے بڑی قدر امامت
سے اور اسکی بڑی درجی اور اسکی بہلائی سے تہوڑی کلام کرنیکا مگر جسمین فائدہ ہو اسکیلیے ایک
حال ہے اور لوگون کیلیے اور حال ہے جب وے کہڑا ہو اپنی محراب مین تو جانے کہ وہ کہڑا ہے
پیغمبرونکے مقام مین اور خلیفہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور باتین کرتا ہے رب
العلمین سے اور چاہیے کوشش کرے نماز پورا کرنیمین اور واسطے سلام پہیرنے انکے جو اسکے پیچہے ہون جنہون
نے اپنے گلے مین ڈالی ہے اسکی امامت ہلکی کرے نماز ہلکا کرنا نماز کا ارکان کے پورا کرنے مین
نماز پڑہائے انکے بڑے ضعیف کی نماز پس جانے اپنے جی مین کہ وہ انسے کم ہے اور بیشک آزمایا
گیا ہے انکی امامت سے اور بیشک اللہ تعالی اس سے پوچہیگا فرضون کے ادا کرنیکا اوسکی ذات
سے اور مقتدیون کی اور وہ اپنے پیش امام ہونے سے ڈرنیوالا ہو اپنی خطاؤن پر پشیمان ہو اپنی
تقصیرون اور اپنے پورانے گناہون گذری ہوئیون پر اور اپنے وقتون گذرے ہوئیونپر نہ
آپ کو بڑا سمجہے اپنے پچہلون پر اور آپ کو نیک جانے اپنے سے کم پر اور تعصب کرے
اپنے نفسکی حمیت مین جب کہا جاوے جو کچہ اسمین ہے اور جس سے وہ پاک ہو اور نہ وہ دوست
رکہے انکی تعریف کو اور نہ برا جانے انکی مذمت کو پس ہو جماعت اسکے نزدیک دونون
حال مین برابر نہ آزمایا گیا ہو اوسپر اوسکا جہوٹ پاک کہانے والا اچہی
کرنیوالا اچہے لباس مین فروتنی کرنیوالا اپنی بیٹہنی مین صدر لگیا اسلام مین نہ صاحب گمان کا لوگون مین اور نہ
سخن چینی کرنیوالا کسی پر بادشاہ پاس اور نہ شایع کرنیوالا لوگون کے بہیدونکو یعنی انکو پہیلاتا
نہین اور نہ کوشش کرنیوالا لوگونکی برائی مین اور نہ صاحب کینہ کا ہو بہائی کے حق مین اور نہ خیانت
کرنیوالا اسکی امانت اور اسکی تجارت اور عاریت مین پیش امام ہووے نا پاک کہائی اور
کسب والا ہو اور نہ پیش امام ہووے حالانکہ وہ امامت کو چاہتا ہو اور پیش امام نہ ہووے حالانکہ وہ

وحاشا لاحد من امة محمد صلى الله عليه وسلم ولا يتكلم في فتنة
ولا يسعى فيها ولا يقويها بل يعين اهل الحق على اهل الباطل
بيده ولسانه وقلبه يقول الحق وان كان مرا لا تاخذه في الله
لومة لائم ولا يحب مدح الناس له ولا يكره ذمه ولا يخص نفسه
بشيء من الدعاء بل يعمم الدعاء له ولهم وقت ما يدعو عقيب
الصلوة بهم فان افرد نفسه بذلك كان خيانة منه لهم ولا
يوثر بعضهم على بعض الا اولي العلم كما قال النبي صلى الله عليه
وسلم ليليني اولو الاحلام والنهى وكذلك الذين يلونهم
وراء ظهره ولا يقرب الغني ولا يزدري بالفقير ولا ينبغي له ان
يتقدم بقوم وفيهم من يكره امامته فان كان فيهم من يكرهه
ومن لا يكرهه نظر فان كان الاكثر يكرهونه اعتزل المحراب ولا
يقربه هذا اذا كانت كراهتهم له بعلم وحق وان كانت بجهل
وباطل ورعونة نفس او نفس وعصبية لمذهب او هوى
لم يلتفت الى كراهتهم ولا يترك الصلوة بهم الا ان يخاف
الفتنة في القوم لاجله فيتنحى ويعتزل المحراب لذلك حتى
يصطلحوا او يرضوا ولا ينبغي له ان يكون مماريا ولا حلافا و
لا لعانا ولا يدخل مداخل السوء والتهم ولا يألف الا باخيار
من الناس الا الصالحين ولا ينبغي له ان يكون اماما وهو
الفتنة في اهلها او العصبية في اهلها والرياسة في اهلها وينبغي ان يكون
صبورا على اذية الناس متوددا اليهم طالبا لمنفعتهم مجتهدا في نصحهم
لا يجتري على الامامة لانه لا يقابل عليها من كفى خطرها ومؤنتها ولقد نقل
عن الاكابر ممن تقدم من السلف الصالحين انهم كرهوا الامامة و
قدموا من ليس هو مثلهم في الشرف والديانة ابتغاء حمل المؤنة عنهم وتخفيفا
وخشية من تقصير يقع لهم وينبغي للامام اذا حضر عنده ذو سلطان
لا يتقدم عليه في الصلوة الا باذنه كذلك ولا يجلس الا باذنه واذا نزل بقرية
او محلة او قبيلة او حي من احياء العرب لا يؤمهم الا باذنهم و
كذلك اذا اتفق مع قوم في قافلة وسفر ويصح التمام لا يؤمهم
الا باذنهم وينبغي للامام ان لا يطيل الصلوة بل يخففها مع
التمام لما روي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله

جانتا ہو کہ اسمین کچھ حسد ہی اور نہ کچھ بغاوت ہے اور نہ کچھ حقد اور نہ کچھ کینہ اور نہ کچھ دشمنی اور نہ
کچھ غصہ اور نہ کچھ سیر ہو اور نہ طلب کرنیوالا ہو خون کا اور نہ غلبہ چاہنے والا اپنے نفس کا
اور نہ شفا چاہنے والا غصے سے اور نہ تلاش کرنیوالا ہو عیب کسی مرد مسلم کا اور نہ مدد ہو کہا
دینے والا ہو کسیکو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین سے اور نہ کلام کرتا ہو فتنہ مین
اور نہ اسمین کوشش کرتا ہو اور نہ اسکو قوت دیتا ہو بلکہ مدد کرتا ہو اہل حق کی اہل باطل پر اپنے
ہاتہ سے اور اپنی زبان اور اپنے دل سے حق کہتا ہو اگرچہ کڑوا ہو نہ پکڑتی ہو اسکو اللہ تعالی کی
حق مین کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت اور نہ دوست رکہتا ہو لوگونکی مدح اپنے واسطے اور نہ
بری سمجہتا ہو انکی مذمت اور نہ خاص کرے آپکو کسی دعا سے بلکہ عام کرے دعا کو اپنے
اور ان کیلیے جسوقت دعا کرے انکے ساتہہ نماز کے پیچہے پس اگر اکیلا کرے اپنے نفسکو
دعا مین تو یہ خیانت ہوگی اسمین ان کیلیے اور نہ پسند کرے انکے بعض کو بعض پر مگر علم
والون کو جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ میرے نزدیک ہون عقل اور
سمجہ والے اور اسی طرح وہ لوگ کہ ان کے متصل ہین اوسکے پیٹہہ کے پیچہے ہون اور نہ نزدیک
کرے غنی کو اور نہ حقیر جانے فقیر کو اور نہین جائز اسکو کسی قوم مین پیش امام ہونا حالانکہ انمین اوسکی
امامت کو برا جاننے والے ہون پس اگر انمین اسکو برا جاننے والے ہون اور برا نہ جاننے والے بہی
ہون تو وہ دیکہے پس اگر زیادہ ہون جو اسکو برا جانتے ہین تو محراب سے ہٹ جاوے اور نہ قریب
جاوے اسکے یہ ہے جب انکا اسکو برا جاننا علم اور حق کی وجہ سے ہو اور اگر برا جاننا بسبب
جہالت اور باطل اور نفس کی بیہودگی اور مذہب کے تعصب یا نفسانی خواہش سے ہو تو انکے برا جاننے کیطرف
التفات نکرے اور نہ ترک کرے نماز کا انکے ساتہہ مگر یہ کہ ڈرے فتنہ سے قوم مین اسکی سبب پس کنارہ
ہو جاوے اور ہٹ جاوے محراب سے اس فتنہ کے سبب یہانتک کہ وے آپسمین صلح کر لین اور راضی ہو جاوین
اور نہین جائز اسکو کہ ہووے جہگڑا کرنیوالا اور نہ بہت قسمین کہانیوالا اور نہ بہت لعنت کرنیوالا اور
نہ داخل ہو برائی اور تہمت کی جگہ مین اور نہ الفت کرے اور نہ ملے لوگونسے مگر نیک لوگونسے اور نہین
جائز اسکو امام ہونا حالانکہ وہ دوست رکہتا فتنے اور فتنے والونکو پہر گناہ اور گناہگارون کو
اور شر اسکی اور شریرونکو اور واجب ہے کہ وہ صبر کرنیوالا ہو لوگونکی ایذا پر دوستی کرنیوالا ہو
انکیطرف ڈہونڈہنے والا انکا نفع کوشش کرنیوالا انکی خیرخواہی مین نہ جہگڑا کرے انکی امامت پر
اور نہ اٹہاوے اوسکا بار مگر اس شخص سے جو اس سے کفایت کرے امامت کے بڑے بوجہہ اور تحقیق نقل کیا گیا ہے
بزرگوارونسے اور سلف صالحین سے جو گذرے ہین کہ وہ امامت کو مکروہ جانتے تہے اور آگے کرتے تہے
اس شخصکو جو نہین ہوتا تہا انکی مثل بزرگی اور دیانت مین اس واسطے طلب کرنے امامت کے بوجہہ اٹہانیکے
انسے اور تخفیف اور ڈر کیلیے تقصیر واقع ہو جانیکیلیے اور واجب ہے امام کیلیے کہ جب حاضر ہو اسکے پاس
کوئی خلیفہ والا کہ پیش امام ہو نماز مین مگر اسکی اذن سے اور اسی طرح نہ بیٹہے مگر اسکی اذن سے اور جب

عليه وسلم اذا كان احدكم اماما فليخفف فان يقوم وراءه
الصغير والكبير وذو الحاجة واذا صلى لنفسه فليطول ما شاء
وعن ابي واقد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخف
الناس صلوة على الناس وادومه على نفسه

فصل

وينبغي
للامام ان لا يدخل في الصلوة ولا يكبر حتى ينوي الامامة بقلبه
ان تلفظ ذلك بلسانه كان احسن ويلتفت يمينا وشمالا
فيسوي الصفوف فيقول استقيموا رحمكم الله اعتدلوا رحمكم
الله تعالى ويامرهم بسد الفرج وتسوية المناكب ودنو بعضهم
من بعض حتى تماس مناكبهم واعوجاج الصفوف نقص
في الصلوة وحضور الشياطين وقيامهم مع الناس في الصفوف
جاء في الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال رصوا
الصفوف وحاذوا المناكب وسدوا الخلل حتى لا يقوم بينكم
مثل اولاد الحذف يعني مثل اولاد الغنم من الشياطين وقد
كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة لم يكبر
حتى يلتفت يمينا وشمالا فيامرهم بتسوية مناكبهم و
يقول لا تختلفوا فتختلف قلوبكم وراى صلى الله عليه وسلم
يوما رجلا قد خرج صدره من الصف فقال لتسون مناكبكم
او ليخالفن الله تعالى بين قلوبكم وفيما اتفق عليه مسلم والبخاري
عن سالم ابن ابي الجعد قال سمعت النعمان بن بشير قال
كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول لتسون صفوفكم او ليخالفن
الله تعالى بين وجوهكم وفي حديث اخر عن قتادة عن انس بن
مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سووا صفوفكم
فان تسوية الصفوف من تمام الصلوة وجاء عن عمر بن الخطاب
انه كان اذا قام مقام الامام لا يكبر حتى ياتيه رجل قد وكله
باقامة الصفوف فيخبره انهم قد استووا فيكبر حينئذ وكذلك
كان يفعل عمر بن عبد العزيز وروي ان بلالا المؤذن
كان يسوي الصفوف ويضرب عراقيبهم بالدرة حتى يستووا
وقال بعض العلماء ان الظاهر من هذا انه كان يفعل ذلك
على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم عند اقامته قبل ان

اس روایت کیوجہ سے کر گئی حضرت ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب تم میں سے کوئی امام ہو تو اسکو چاہیے کہ وہ تخفیف کرے کیونکہ کھڑا ہوتا ہے اسکے پیچھے چھوٹا اور بوڑھا
اور حاجتمند اور جب نماز پڑھے اپنی اکیلا تو جتنی چاہے لمبی کرے اور روایت ہے ابو واقد
سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سے بہت ہلکی نماز پڑھانیوالے لوگوں کو اور
اور زیادہ لمبی پڑھنے والے اپنی

فصل

اور واجب ہے امام کو کہ وہ نہ داخل ہو نماز میں اور
نہ تکبیر کہے یہانتک کہ نیت کرے اپنی امامت کی اپنے دل میں اور اگر بولے اسکو اپنی زبان سے
تو بہت اچھا ہے اور نظر کرے داہنے اور بائیں پس برابر کرے صفوں کو پھر کہے سیدھے
ہو جاؤ اللہ تم پر رحم کرے برابر ہو جاؤ اللہ تم سے راضی ہو اور حکم کرے انکو ساتھ خونکے بند
کرنیکا اور کاندہوں کی برابر کرنیکا اور انکے بعض نزدیک ہونیکا بعض سے یہانتک کہ انکے
کاندہے ایکدوسرے سے مل جاویں کیونکہ کاندہوں کا اختلاف اور صفوں کی کجی نقصان ہے نماز میں
اور شیطانوں کا حاضر ہونا اور انکا کھڑا ہونا ہے لوگوں کی صفوں میں آیا ہے حدیث شریف میں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا تم صفوں کو جوڑا کرو اور برابر کرو کاندہوں کو
اور بند کرو سوراخوں کو تاکہ نہ کھڑے ہوں تمہارے درمیان مثل اولاد خذف کی
یعنے مثل اولاد بکریوں کے شیطانوں سے اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے
لئے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر نہ کہتے تھے جبتک نہ دیکھ لیتے داہنے اور بائیں پھر ان کو حکم کرتے انکے
کاندہوں کی برابر کرنیکا اور فرماتے تم اختلاف نہ کرو پس اختلاف کرینگے تمہارے دل
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ایک مرد کو دیکھا کہ تحقیق نکلا تھا اس کا
سینہ صف سے پس آپنے فرمایا البتہ تم اپنے کاندہوں کو برابر کرو گے یا اللہ تمہارے دلوں کے
درمیان مخالفت ڈالیگا اور اس روایت میں کہ اتفاق کیا ہے اوسپر امام مسلم اور بخاری
نے سالم ابن ابی الجعد سے کہ کہا میں نے سنا نعمان بن بشیر سے کہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرمایا کرتے تھے تم اپنی صفیں برابر کیا کرو والبتہ مخالفت ڈالیگا اللہ تعالی تمہارے
مونہوں کے درمیان اور ایک اور حدیث میں ہے قتادہ سے وہ انس بن مالک سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفوں کو کیونکہ برابر کرنا صفوں کا نماز کے
پورا کرنے میں سے ہے اور آیا ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہ وہ جب کھڑے ہوتے تھے امام کی جگہ
میں تو تکبیر نہ کہتے یہانتک کہ آتا انکے پاس وہ شخص جسکو مقرر کیا ہوتا صفوں کے برابر کرنے پر
پھر وہ ان کو خبر دیتا کہ وہ بیشک برابر ہو گئے ہیں پھر تکبیر کہتے اسوقت اور اسی طرح کیا کرتے
تھے حضرت عمر بن عبد العزیز اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق حضرت بلال موذن صفوں
کو برابر کرتے اور انکی ایڑیوں کو مارتے درے سے یہانتک کہ وہ برابر ہو جاتے اور کہا بعض علماء نے
تحقیق ظاہر اس سے یہ ہے کہ وہ ایسا کرتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اپنی اقامت

يدخل في الصلوة لان بلالاً لم يؤذن لاحد بعد النبي صلى
الله عليه وسلم الا يوماً واحداً عند رجوعه من الشام زمن ابي بكر
الصديق بسواله وسوال الصحابة شوقاً الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وعهده فلما بلغ بلال الى قوله اشهد ان محمداً
رسول الله امتنع من الاذان فلم يقدر عليه فسقط مغشياً
عليه حباً للنبي صلى الله عليه وسلم وشوقاً اليه واشتد عند
ذلك بكاء اهل المدينة من المهاجرين والانصار حتى خرجت
العواتق من خدورهن شوقاً الى النبي صلى الله عليه وسلم فثبت
بذلك ان ضرب العراقيب الناس كان على عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم وينبغي للامام ان لا يدخل طاق القبلة فيمنع
من ورائه رؤيته بل يخرج منه قليلاً وعن امامنا احمد رحمه
الله رواية اخرى تستحب قيامه فيه لا يقف مقاماً اعلى
من مقام المأمومين فان فعل ذلك قيل تبطل صلوته على
خبر وينبغي له اذا سلم من صلوته ان لا يلبث في محرابه وليقم
وليتحول الى يساره فليأت بتنفله ناحية من المحراب لما روى
المغيرة بن شعبة قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يتطوع
الامام في مقامه الذي يصلي فيه بالناس المكتوبة واما المأموم فيجوز
له ذلك وهو مخير ان شاء صلى في موضعه وان شاء تأخر قليلاً وينبغي
ان تكون له سكتتان سكتة عند افتتاح الصلوة وسكتة اذا
فرغ من القراءة قبل ان يركع حتى يتنفس ويسكن فيه قراءته
ولا يصل قراءته بتكبيرة الركوع لان ذلك مروي عن النبي صلى
الله عليه وسلم في حديث سمرة بن جندب وينبغي اذا صلى
الى سترة ان يدنو منها ولا يدع بينه وبينها فرجة يعبر
لئلا يمر بينهما كلب اسود بهيم او حمار او امرأة فان صلوته
تنقطع بذلك عند امامنا احمد وعنه في المرأة والحمار رواية
اخرى لا بأس بهما وينبغي له اذا ركع ان يسبح ثلاث تسبيحات
على ما ذكرنا ولا يسرع فيها ولا يبادر وليكن تمامها من كلامه
يتاد ويتمكن لانه اذا اسرع بالتسبيح لم يدركه من خلفه فيؤدي
ذلك الى مسابقة المأمومين فتفسد صلوتهم ويرجع وزرهم

کہنے کے وقت پہلے داخل ہونے سے نماز میں کیونکہ تحقیق بلال رض نے نہیں اذان دی کسی کے لیے
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مگر ایک دن اپنے لوٹنے کے وقت شام کی طرف سے زمانے
میں ابوبکر صدیق رض کے انکی اور صحابہ کے سوال سے واسطے شوق کے طرف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور آپکے زمانے کے پس جب پہونچے حضرت بلال رض اپنے اس قول تک اشہد
گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو رک گئے اذان سے پس نہ
قادر ہوئے اوپر اسکے گر پڑے غشی کہا کر محبت سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شوق سے
آپکی طرف اور سخت ہو گیا نزدیک اسکے رونا مدینہ والوں کا مہاجروں اور انصار
میں سے یہاں تک کہ نکلیں جوان عورتیں اپنے پردوں سے شوق سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پس اس سے ثابت ہو گیا کہ حضرت بلال رض کا لوگوں کے ایڑیوں کو مارنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تہا اور واجب ہے امام کو کہ نہ داخل ہو قبلہ کے طاق میں
پس روکے اپنے پچھلوں کو اپنی دیکھنے سے بلکہ اوس سے نکلے تہوڑا سا اور ہمارے امام احمد رحمۃ اللہ
سے ایک روایت اور ہے کہ مستحب ہے اسکا ٹہرا ہونا اُس طاق میں اور نہ کہڑا ہووے اونچے
مقام میں مقتدیوں کے مقام سے پس اگر ایسا کرے تو بعض نے کہا اُسکی نماز باطل ہو گی
ایک روایت پر اور اسکو واجب ہے کہ جب سلام پہیرے اپنی نماز سے یہ کہ نہ ٹہرے اپنے
محراب میں اور چاہیے کہ کہڑا ہو جاوے اور الگ ہو جاوے اپنی بائیں طرف کو پہر اپنے نفل
پڑہے ایک گوشہ میں محراب کے اس روایت کی وجہ سے کہ کی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا
تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ نفل پڑہے امام اپنے اُس مقام
میں جس میں اونے لوگوں کو فرض نماز پڑہائی ہو و لیکن مقتدی پس اسکیلئے یہ جائز ہے
اور وہ اختیار دیا گیا ہے اگر چاہے اپنی جگہ میں نماز پڑہے یا پیچہے ہٹ جاوے تہوڑا سا اور
واجب ہے امام کو دو سکتے کرنے ایک سکتہ نماز کے شروع کرنے کے وقت اور ایک سکتہ جب
قراءت سے فارغ ہو پہلے رکوع کرنے سے یہاں تک کہ دم لے اور آرام پکڑے جس میں اسکی قراءت کا اور
نہ ملاوے اپنی قراءت کو رکوع کی تکبیر سے کیونکہ یہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سمرہ بن جندب کی حدیث میں اور واجب ہے کہ وہ جب نماز پڑہے کسی آڑ کی طرف یہ اُس سے
نزدیک ہو اور نہ چھوڑے اپنے اور اسکے درمیان سوا خالی تاکہ نہ گذرے انکے درمیان کتا
سیاہ کالا یا گدہا یا عورت کیونکہ اسکی نماز ٹوٹ جاوے گی اس سے ہمارے امام احمد کے نزدیک اور
اُس سے عورت اور گدہے کے گذرنے میں ایک اور روایت ہے کہ ان دونوں میں کچھ خوف نہیں ہے
کہ جب رکوع کرے تو تین تسبیح کہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ان میں جلدی نہ کرے اور پیش دستی
نہ کرے اور چاہیے کہ پوری ہو تسبیح اپنی کلام سے اور آہستگی کرے اور آرام کرے کیونکہ جب جلدی
کریگا تسبیح کہنے میں تو نہیں پاوینگے اسکو وہ جو اسکے پیچھے ہوں پس پہونچاویگا اسکو مقتدیوں کے

النبي وكذلك ينبغي له اذا رفع رأسه من الركوع فقال سمع الله لمن
حمده ان يثبت قائما معتدلا ويقول ربنا ولك الحمد من غير عجلة في
كلامه حتى يدركه المأمومون وان زاد على ذلك فقال ملء السماء و
ملء الارض وملء ما شئت من شيء بعد جاز لان ذلك مروي
عن النبي صلى الله عليه وسلم وجاء عن انس بن مالك انه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع رأسه من الركوع يقوم
حتى يقال قد نسي وكذلك يثبت في السجود وفي جلسته بين
السجدتين ليدركه من خلفه في الركن ولا ينظر الى قول من
يقول اذا فعل ذلك سبقه المأموم فبطلت صلوته اذا انكر
ذلك منه ففي ذلك فساد لان الناس اذا رأوه يريد ذلك و
يواظب عليه علموا ان التثبت له فثبتوا له لم يبادروه واحق الناس
بالامام ويستحب له ان يحذرهم قبل الشروع في الصلوة ويحذرهم
من مسابقته على ما ذكرناه في الفصل الذي يليه فلا يؤدي
ذلك الفساد الى مصلي جماعة في تمام صلوة الجميع وقد جاء في
الحديث ان كل مصل راع ومسئول عن رعيته وقيل ان
الامام راع لمن يصلي به فعلى الامام النصيحة لمن يصلي خلفه
وينهاهم عن المسابقة في الركوع والسجود ويحسن ادبهم اذ هو
راعيهم ومسئول عنهم في صلوته ويكملها ويحسنها
حتى يكون له مثل اجر من يصلي خلفه ولا عليه مثل وزرهم اذا
اساءوا وقصروا **فصل** ويجب على المأموم ان ينوي الائتمام و
يقف على يمين الامام ولا يقف قدامه ولا على يساره فان كانوا جماعة
فالسنة ان يقفوا خلفه فان كبر عن يمينه وجاء آخر فانه يكبر معه
ويحصل معه صفا ثم يجذبهما وراء الامام فان لم يتأت اخرهما
الامام بيده ولا يتقدم هو عن موضعه الا ان يكون وراءه ضيقا
واذا حضر الجماعة فوجد في الصف فرجة دخل فيها وان لم يجد
وقف عن يمين الامام ولا يجذب رجلا فيقوم معه صفا لانه
يؤدي الى الحرج والفتنة والبغضاء والعداوة ولانه يؤدي ذلك
الى بطلان صلوة المجذوب ثم يصير في مكانه ذلك فيبطل
عندنا ولكن يجتهد فيحصل في الصف فيكبر ويحرم

اوسکی طرف اور اسی طرح اس کو واجب ہے جب اٹھاوے اپنا سر رکوع سے اور کہے سمع اللہ
لمن حمدہ کہ ثابت رہے کھڑا اور کہے اے ہمارے پروردگار اور تیرے ہی لیئے سب تعریف ہے
سو جلدی کرنیکی اپنے کلام میں یہانتک کہ اوسکو پالیں مقتدی اور اگر اسپر زیادہ کرے پس کہے
بھرائی آسمانکی اور بھرائی زمین کی اور بھرائی اوس چیز کی جتنی تو چاہے اسکے پیچھے تو جائز ہے کیونکہ یہ
مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آیا ہے حضرت انس بن مالک سے کہ تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اوٹھاتے تھے اپنا سر رکوع سے تو کھڑے رہتے یہانتک کہ کہا جاتا
تحقیق آپ بھول گئے اور اسی طرح ثابت رہتے سجدہ میں اور اس جلسہ میں کہ درمیان دو سجدوں
کے ہے تاکہ اسکو پالیں جو اسکے پیچھے ہوں رکن میں اور نہ نظر کرے طرف قول اوس شخص کے
کہ کہتا ہے جب وہ ایسا کریگا تو اس سے بڑھ جاویگا مقتدی پس باطل ہوگی اوسکی نماز جب وہ
منکر کرے اسکو اس سے پس اسمیں فساد ہے کیونکہ جب لوگ اسکو جان لینگے کہ وہ ہمیشہ
ایسا کرتا ہے اور اسپر مداومت کرتا ہے وہ جان لینگے کہ تحقیق ثابت رہنا اسکا طریقہ ہے
پس وہ بھی اسکے لیئے ثابت رہینگے نہ جلدی کرینگے پھر کہا جاتا ہے امام کو کہ مستحب ہے تجھکو
کہ تو انکو ڈراوے پہلے شروع کرنیکے نماز میں اور انکو ڈراوے اپنے آگے بڑھنے سے جیسا ہم
بیان کرینگے اس فصل میں جو اسکے متصل ہے پس نہیں پہونچاتی فساد کو بلکہ عام مصلحت
اور تمام نماز کے پورا کرنیکی طرف اور تحقیق آیا ہے حدیث میں کہ تحقیق ہر نمازی حاکم ہے اور
پوچھا گیا ہے اپنی رعیت سے اور کہا گیا ہے کہ تحقیق امام حاکم ہے انکا جن کو نماز پڑھاتا ہے
پس امام پر خیرخواہی واجب ہے انکی جو اوسکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور انکو منع کرے اپنے آگے بڑھنے سے رکوع اور
سجدہ میں اور اچھا کرے انکا ادب کیونکہ وہ حاکم ہے انکے لیئے اور پوچھا جاویگا قیامت کو انسے اور
اپنی نماز کو پورا کرے اور اسکو محکم کرے اور اسکو اچھا کرے یہانتک کہ ہو اسکیلیئے مثل اجر انکے
اسلیئے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور نہ اسپر ہوں گے مثل انکے گناہونکے جب وہ برا کریں اور قصور کریں **فصل** اور
واجب ہے مقتدی پر یہ کہ وہ نیت کرے اقتدا کی اور کھڑا ہو امام کی داہنی طرف اور نہ کھڑا ہو
اسکے آگے اور نہ اسکی بائیں طرف پھر اگر مقتدی ایک جماعت میں ہوں پس سنت یہ ہے کہ وہ کھڑے
ہوں اسکے پیچھے پس اگر تکبیر کہے اوسکی داہنی طرف اور آجاوے کوئی اور پس وہ بھی تکبیر کہے ساتھ
اور ملجاوے اوسکے ساتھ صف میں پھر دونو نکلیں امام کے پیچھے پھر اگر تکبیر کہے دوسرا تو
ان دونوکو نکالدے امام اپنے ہاتھ سے اور نہ آگے بڑھے آپ اپنی جگہہ سے مگر یہ کہ ہو اوسکے پیچھے تنگی
اور جب حاضر ہو جماعت میں پس پاوے صف میں خالی جگہہ تو داخل ہوجاوے اسمیں اور اگر نہ پاوے تو کھڑا ہو
کسی کو پس کھڑا ہو ساتھ اسکی صف کے کیونکہ یہ پہونچاتا ہے طرف حرج اور فتنہ اور دشمنی اور عداوت
کے اور اسلیئے کہ یہ پہونچاتا ہے طرف باطل ہونے نماز کھینچی گئی کی کیونکہ وہ ہوجاتا ہے اکیلا اس عمل اور باطل کر
دیتا ہے نماز کو ہمارے نزدیک لیکن کوشش کرے پس پاوے اور پہنچے دونوں کان سے صف میں پھر تکبیر کہے اور تکبیر تحریمہ

[illegible]

بالصلوة ثم تحرم مع واحد منهم الى آخر الصف واذا دخل
المسجد والامام في الركوع كبر تكبيرتين احدهما للتحريم والاخرى
للركوع فان كبر واحدة ونواهما جاز واذا دخل والامام في
التشهد الاخير استحب له ان ينوي الصلوة ويكبر ويجلس مع
الامام ليدرك فضل الجماعة فاذا سلم الامام بنى على تكبيرته
وصلى

فصل

وينبغي للمأموم ايضا ان لا يسبق الامام
في التكبير ولا في الركوع والسجود ولا في الرفع منهما ويحذر ذلك
جدا ويجتهد وسعه ويبذل طاقته ان تكون افعاله جميعها
في الصلوة عقيب فعل امامه وقد جاء في ذلك احاديث كثيرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن الصحابة رضوان الله تعالى عليهم
اجمعين من ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اما
يخاف الذي يرفع راسه قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار وفي
حديث آخر عنه صلى الله عليه وسلم انه قال الامام يركع قبلكم
ويسجد قبلكم ويرفع قبلكم وعن البراء بن عازب قال كنا
خلف النبي صلى الله عليه وسلم فكان اذا انحط من قيامه لا يحني
احد منا حتى يضع رسول الله صلى الله عليه وسلم جبهته على الارض
كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشون خلفه قياما حتى
ينحط النبي صلى الله عليه وسلم ويكبر ويضع جبهته على الارض وهم
قيام ثم يتبعونه وكذا جاء عن الصحابة انهم قالوا لقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يسجد وانا قيام ثم نسجد بعد وعن انس بن مالك
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما يخشى الذي يرفع راسه قبل
الامام ان يحول الله راسه راس حمار او خنزير وعن ابي هريرة
قال سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول ما يخشى الذي يرفع راسه
قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار وروي ان ابن مسعود
نظر الى من سبق الامام فقال لا وحدك صليت ولا بامامك
اقتديت والذي لم يصل وحده ولم يقتد بامامه فذلك الذي لا
صلوة له وكذلك يروى ان ابن عمر نظر الى من سبق الامام فقال له
ما صليت وحدك ولا صليت مع الامام ثم ضربه وامره ان
يعيد الصلوة وعن ابي هريرة فقال قال رسول الله

کہے نماز کی پہر نکلے ایک کے ساتھ انمین سے صف کے پیچھے اور جب داخل ہو مسجد میں اور امام رکوع
مین ہو تو تکبیر کہے دو تکبیرین ایک تکبیر تحریمہ اور دوسری رکوع کیلئے پہر اگر ایک ہی تکبیر کہے
اور دونو کی نیت کرے تو بہی جائز ہے اور جب داخل ہوا امام تشہد اخیر مین ہو تو مستحب ہے
اسکو یہ کہ نیت کرے نماز کی اور تکبیر کہے اور بیٹھے امام کے ساتھ تاکہ پاوے جماعت کی
فضیلت پہر جب امام سلام پہیرے تو بنا کرے اپنی تکبیر پر اور نماز پڑہے

فصل

اور واجب
ہے مقتدی کو نیز کہ وہ امام سے آگے نہ بڑہے تکبیرین اور نہ رکوع اور سجدے مین اور نہ
سر اٹہانے مین اندونو سے اور اس سے بہت ڈرے اور حتی الوسع کوشش کرے اور اپنی
طاقت خرچ کرے اسمین کہ ہون اسکے تمام افعال نماز مین اپنے امام کے فعل کے پیچھے اور
بیشک آئی ہین اسمین حدیثین بہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپکے اصحاب
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے انمین سے ہے وہ جو روایت کیگئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ آپنے فرمایا کیا نہین ڈرتا وہ شخص جو اپنا سر اوٹہاتا ہے پہلے امام کے اس سے کہ کردے
اللہ تعالی اسکے سر کو گدہے کا سر اور ایک اور حدیث مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے آپنے فرمایا امام رکوع کرتا ہے تم سے پہلے اور سجدہ کرتا ہے تم سے پہلے اور سر اٹہاتا ہے
تم سے پہلے اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا ہم حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پیچھے ہوا کرتے پس جب آپ اپنے قیام سے نیچے جاتے تو نہ جہکاتا کوئی ہم مین سے اپنی پیٹھ
کو یہانتک کہ رکہہ دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیشانی کو زمین پر اور تہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ثابت رہتے آپکے پیچھے کہڑے یہانتک کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرتے اور تکبیر کہتے اور رکہدیتے اپنا ماتہا زمین پر اور وہ ابہی کہڑے
ہی ہوتے پہر پیروی آپکے پیچھے جاتے اور تحقیق آیا ہے صحابہ سے کہ انہونے کہا تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرتے ہوتے یعنی سجدہ کر چکے اور ہم ابہی سجدہ ہی کرتے ہوتے
اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا نہین ڈرتا
وہ شخص جو اپنا سر اٹہاتا ہے امام کے پہلے اس سے کہ بنا دیوے اللہ تعالی اسکے سر کو گدہے کا
سر یا سور کا اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا مینے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
فرماتے سنا کیا ڈرتا نہین وہ شخص جو اپنا سر اٹہاتا ہے پہلے امام اس سے کہ بنا دیوے اللہ تعالی اسکے
سر کو گدہے کا سر اور روایت کیگئی ہے کہ تحقیق ابن مسعود نے دیکہا ایک شخص کو کہ وہ امام
سے آگے بڑہ جاتا تہا پس کہا نہ تو نے اکیلے نماز پڑہی اور نہ اپنے امام کی پیروی کی اور جو
شخص کہ اکیلے نماز پڑہے اور نہ اپنے امام کی پیروی کرے پس وہ شخص ہے کہ نہین ہے اسکے لیے نماز
اور اسی طرح مروی ہے حضرت ابن عمر سے کہ دیکہا اس شخص کو جو امام سے آگے بڑہ جاتا تہا پس
کہا نہ تو نے اکیلے نماز پڑہی اور نہ اپنے امام کے ساتھ نماز پڑہی پہر اسکو مارا اور حکم کیا دوبارہ نماز پڑہنے کا

صلى الله عليه وسلم إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا
وإذا ركع فاركعوا وإذا رفع رأسه فارفعوا رؤسكم وإذا قال سمع
الله لمن حمده فقولوا جميعا ربنا لك الحمد وإذا سجد فاسجدوا بعد
أن يسجد وإذا رفع رأسه فارفعوا رؤسكم ولا ترفعوا رؤسكم
قبل أن يرفع وإذا صلى جالسا فصلوا أجمعين جلوسا وروى
إمامنا أبو عبد الله أحمد رحمه الله في رسالته بإسناده عن أبي موسى
الأشعري صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال إن رسول الله
صلى الله عليه وسلم علمنا صلوتنا وعلمنا ما نقول فيها قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إذا كبر الإمام فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا وإذا
قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يستجب الله تعالى
لكم وإذا كبر فكبروا وإذا رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده فارفعوا
رؤسكم وقولوا اللهم ربنا لك الحمد يسمع الله لكم وإذا كبر وسجد
فكبروا واسجدوا وإذا رفع رأسه وكبر فارفعوا رؤسكم وكبروا
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك فإذا كان في القعدة
فليكن من قول أحدكم التحيات لله والصلوات والطيبات حتى
تفرغوا من التشهد قال الإمام أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل
الشيباني وأماتنا على مذهبه أصلا وفرعا وحشرنا في زمرته
قول النبي صلى الله عليه وسلم إذا كبر فكبروا معناه أن تنتظروا
الإمام حتى يكبر ويفرغ من تكبيره وينقطع صوته ثم يكبرون بعده
والناس يغلطون في هذه الأحاديث ويجهلونه مع ما عليه
عامتهم من الاستخفاف بالصلوة والاستهانة بها فترى أحدهم ما
في التكبير فيأخذون معه في التكبير فهذا خطأ لا ينبغي أن
يأخذوا في التكبير حتى يكبر الإمام ويفرغ من تكبيره وينقطع صوته
وهكذا قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا كبر الإمام فكبروا ولأن الإمام
لا يكون مكبرا حتى يقول الله أكبر لأن الإمام لو قال الله ثم
سكت لم يكن مكبرا حتى يقول الله أكبر فيكبر الناس بعد قوله
الله أكبر فأخذهم في التكبير مع الإمام خطأ وترك لقول النبي صلى
الله عليه وسلم لأنك لو قلت إذا صلى فلان فكلمه كان معناه
أن تنتظره حتى إذا صلى وفرغ من صلوته كلمته وليس لك أن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ کیا گیا ہے امام تا کہ ساتھ اُسکے پیروی کیجاوے پس
جب وہ تکبیر کہہ لے پھر تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے پھر تم رکوع کرو اور جب وہ اپنا
سر اٹھاوے پھر تم اپنے سر اٹھاؤ اور جب وہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر تم سب کے سب کہو
ربنا لک الحمد اور جب وہ سجدہ کرے پھر تم سجدہ کرو اسکے سجدہ میں پڑ جانے کے بعد اور
وہ جب اپنا سر اٹھا لے پھر تم اپنے سر اٹھاؤ اور نہ اٹھاؤ اپنے سر پہلے اُسکے اٹھا لینے کے اور
جب وہ نماز پڑھے بیٹھکر پس تم بھی سب کے سب بیٹھکر نماز پڑھو اور روایت کی ہمارے امام
ابو عبد اللہ احمد رحمہ اللہ نے اپنے رسالے میں اپنی اسناد سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہمیں سکھلائی ہماری نماز اور ہمیں سکھلایا جو کچھ ہم اسمیں کہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب تکبیر کہے امام پھر تم تکبیر کہو اور جب وہ پڑھنے لگے پھر تم چپ رہو اور جب وہ کہے
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس تم کہو آمین قبول کریگا اللہ تعالیٰ تمہارے لیئے اور جب وہ
تکبیر کہے پس تم تکبیر کہو اور جب وہ اپنا سر اٹھاوے رکوع سے پھر کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس تم
اپنے سر اٹھاؤ اور کہو اللہم ربنا لک الحمد سنیگا اللہ تعالیٰ تمہارے لیئے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے
پس تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اور جب وہ اپنا سر اٹھاوے اور تکبیر کہے پس تم بھی اپنا سر اٹھاؤ اور
تکبیر کہو فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یہ تمہارا عمل عوض میں اسکے اور جب
وہ قعدے میں ہو پس چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کا قول یہ ہو سب قولی عبادتیں اللہ ہی کو ہیں اور سب بدنی
عبادتیں اور سب مالی عبادتیں یہاں تک کہ تم فارغ ہو تشہد سے کہا حضرت امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد
بن حنبل شیبانی رحمہ اللہ نے اور رکھے اللہ ہمکو اُسی کے مذہب پر اعتقاد اور عمل میں اور ہمارا حشر
کرے اُسی کے زمرہ میں فرمودہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب امام تکبیر کہہ لے پھر تم تکبیر کہو یوں
ہے کہ وہ امام کی انتظاری کریں یہاں تک کہ وہ تکبیر کہہ لے اور فارغ ہو لے اپنی تکبیر سے اور منقطع ہو اسکی
آواز پھر وہ تکبیر کہیں اُسکے پیچھے اور لوگ غلطی کرتے ہیں ان حدیثوں میں اور نہیں سمجھتے ان کو
ساتھ اسکے جو کچھ ہیں انکے عام حقیر جاننے سے نماز کو اور اہانت کرنے سے اسمیں پس کوئی شروع کرتا ہے
امام تکبیر میں پس وہ شروع کرتے ہیں اُسکے ساتھ ہی تکبیر میں اور یہ خطا ہے نہیں جائز ان کو
شروع کرنا تکبیر میں یہاں تک کہ تکبیر کہہ لے امام اور فارغ ہو اپنی تکبیر سے اور ٹوٹے اسکی آواز
اور اسی طرح فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تکبیر کہہ چکے امام پس تم تکبیر کہو اور امام
نہیں ہوتا تکبیر کہنے والا یہاں تک کہ کہے اللہ اکبر کیونکہ امام جب کہے اللہ پھر چپ کر رہے تو وہ نہ ہوگا
تکبیر کہنے والا یہاں تک کہ کہے اللہ اکبر پس تکبیر کہیں لوگ اُسکے اللہ اکبر کہنے کے بعد پس انکا شروع
کرنا تکبیر میں امام کے ساتھ خطا ہے اور ترک کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کو
کیونکہ اگر تو کہے کہ جب فلانا نماز پڑھ لیگا تو میں اس سے کلام کرونگا تو اسکا معنے یہ کہ میں اسکی

[illegible]

تكلم فهو يصلي وكذلك معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم إذا كبر
الإمام فكبروا وربما طول الإمام في التكبير إذا لم يكن له فقه
والذي يكبر معه ربما جزم التكبير ففرغ من التكبير قبل أن يفرغ
الإمام فقد صار هذا مكبرا قبل الإمام ومن كبر قبل الإمام
فليست له صلوة لأنه دخل في الصلوة قبل الإمام وكبر قبل
الإمام فلا صلوة له وقول النبي صلى الله عليه وسلم إذا كبر و
ركع فكبروا واركعوا معناه أن ينتظروا الإمام حتى يكبر و
يركع وينقطع صوته وهم قيام ثم يتبعونه وقول النبي صلى الله
عليه وسلم فإذا رفع رأسه وقال سمع الله لمن حمده فارفعوا
رؤسكم وقولوا اللهم ربنا لك الحمد معناه أن ينتظروا الإمام
ويثبتوا ركوعا حتى يرفع الإمام رأسه ويقول سمع الله لمن
حمده وينقطع صوته وهم ركوع ثم يتبعونه فيرفعون رؤسهم
ويقولون اللهم ربنا لك الحمد وقوله فإذا كبر وسجد فكبروا و
اسجدوا معناه أن يكونوا قياما حتى يكبر وينحط للسجود و
يضع جبهته على الأرض وهم قيام ثم يتبعونه وكذلك جاء
عن البراء بن عازب وهذا كله موافق لقول النبي صلى الله
عليه وسلم الإمام يركع قبلكم ويسجد قبلكم ويرفع قبلكم وقوله
إذا كبر ورفع رأسه فارفعوا رؤسكم وكبروا معناه أن تثبتوا
سجودا حتى يرفع الإمام رأسه ويكبر وإذا انقطع صوته وهم سجود
اتبعوه فرفعوا رؤسهم وقول النبي صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك
يعني انتظاركم إياه قياما حتى يكبر ويركع وأنتم قيام فتتبعونه
انتظاركم إياه ركوعا حتى يرفع رأسه ويقول سمع الله لمن حمده
وانقطع صوته وأنتم ركوع فإذا قال سمع الله لمن حمده وانقطع
وأنتم ركوع ثم اتبعتموه فرفعتم رؤسكم وقلتم ربنا لك الحمد وقول
النبي صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك في كل رفع وخفض
هذا تمام الصلوة فاعقلوه وأبصروه وأحكموه واعلموا أن أكثر
من الناس يوم القيمة ما تكون لهم صلوة لمسابقة الإمام بالركوع و
السجود والرفع والخفض كما جاء في الحديث يأتي على الناس زمان
يصلون ولا يصلون فكيف بك أن يكون زماننا هذا فإن الغالب

انتظاری کرونگا جب تک وہ نماز پڑھ لے اور فارغ ہو جاوے اپنی نماز سے تو میں اس
سے کلام کرونگا اور تجھکو نہیں جائز کہ تو اس سے کلام کرے اور وہ نماز پڑھتا ہو اور
اسی طرح معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کا جب امام تکبیر کہے پس تم تکبیر کہو اور
بہت دفعہ طول کرتا ہے امام تکبیر میں جب نہیں ہوتی اسکو سمجھ اور جو شخص تکبیر کہتا ہے ساتھ
اسکے بہت دفعہ توڑتا ہے تکبیر پھر فارغ ہوتا ہے تکبیر سے پہلے امام کے فارغ ہونے سے پس تحقیق
ہو گیا تکبیر کہنے والا امام سے پہلے اور جو شخص تکبیر کہے امام سے پہلے پس نہیں ہے اسکیلئے نماز کیونکہ
وہ داخل ہوا نماز میں پہلے امام کے اور تکبیر کہی پہلے امام کے پس نہیں ہے اسکیلئے نماز اور
فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب وہ تکبیر کہہ لے اور رکوع کرے پس تم تکبیر کہو اور
رکوع کرو اسکا معنی یہ ہے کہ وہ امام کی انتظاری کریں جب تک وہ تکبیر کہہ لے اور رکوع
کر چکے اور ٹوٹے اسکی آواز اور ابھی وہ کھڑے ہوں پھر اسکی پیروی کریں اور فرمانا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھر جب وہ اپنا سر اٹھاوے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس تم اپنے سر اٹھاؤ
اور کہو اللہم ربنا لک الحمد اسکا معنے یہ ہے کہ وہ امام انتظاری کریں اور رکوع میں ہی ٹھہرتے
رہیں جبتک امام اپنا سر اٹھا لے اور کہہ چکے سمع اللہ لمن حمدہ اور اسکی آواز ٹوٹ جاوے اور رکوع
ہی میں ہوں پھر اسکی پیروی کریں پھر اپنے سر اٹھاویں اور کہیں اللہم ربنا لک الحمد اور فرمانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھر جب وہ تکبیر اور سجدہ کر لے پس تم تکبیر کہو اور سجدہ کرو
اسکا معنی یہ ہے کہ تم کھڑے رہو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہہ لے اور گر پڑے سجدے کیلئے اور رکھدے
اپنا ماتھا زمین پر اور ابھی وہ کھڑے ہی ہوں پھر اسکی پیروی کریں اور اسی طرح آیا ہے
حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے اور یہ سب موافق ہے نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے امام رکوع کرتا ہے تم سے پہلے اور سجدہ کرتا ہے تم سے پہلے اور فرمانا آپ کا
جب وہ تکبیر کہے اور اپنا سر اٹھا لے پھر تم اپنے سر اٹھاؤ اور تکبیر کہو اسکا معنے یہ ہے کہ وہ سجدے ہی میں ٹھہرے رہیں
یہاں تک کہ امام اپنا سر اٹھا لے اور تکبیر کہہ لے پھر جب اسکی آواز ٹوٹ چکی ہو اور وہ سجدہ
میں ہی ہوں تو اسکی پیروی کرو پھر اپنے سر اٹھاؤ اور فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس یہ
عوض ہے اسکے یعنی تمہاری انتظاری کرنا اسکی کھڑے کھڑے یہاں تک کہ تکبیر کہے اور رکوع
کرے اور ابھی تم کھڑے ہی ہو پھر اسکی پیروی کرو اور تمہاری انتظاری کرنا امام کی
رکوع میں یہاں تک کہ وہ اپنا سر اٹھا لے اور کہہ لے سمع اللہ لمن حمدہ اور ٹوٹ چکی
اسکی آواز اور ابھی تم رکوع ہی میں ہو پھر جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ اور ٹوٹ چکی اسکی آواز ابھی
تم رکوع ہی میں ہو تو اسکی پیروی کرو پھر اپنے سر اٹھاؤ اور کہو ربنا لک الحمد اور فرمانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس یہ عوض اسکی ہے پھر اٹھنے اور نیچے ہونے میں اور یہ پوری نماز ہے
پس اسکو سمجھو اور دیکھو اور اسکا حکم کرو اور جان لو کہ تحقیق بہت لوگوں کی نہیں ہے نماز

عليهم مسابقة الامام وتضييع اركان الصلوة وواجباتها و
مسنوناتها وتمامها **فصل** ويجب على من رأى من يقصر
في صلوته فيسقط اركانها وواجباتها واداءها ان يعظه
ويعلمه وينصحه ليصلح فيما بقي ويستغفر عما مضى فان لم
يفعل كان شريكه في ذلك وعليه وزره واثمه وقد جاء في الحديث
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ويل للعالم من الجاهل
حيث لا يعلمه ولو لا ان تعليم الجاهل واجب على العالم ولازم له
وفرض عليه لما توعده صلى الله عليه وسلم بالويل في السكوت عنه
لان الوعيد لا يستحق الا من ترك الواجب والفرض دون النفل و
جاء في الحديث عن بلال بن سعد انه قال الخطيئة اذا
خفيت لم تضر الا صاحبها واذا ظهرت فلم تغير ضرت العامة
وذلك لتركهم ما لزمهم من التغير والانكار على من ظهرت الخطيئة منه
وسكوتهم عنه فلما سكتوا ادخلوا الاثم والوبال على الجميع شارك
المحسن المسيء في اساءته اذا لم ينهه ويتصح فقد روى عن ابن
مسعود انه قال من رأى من يسيء في صلوته فلم ينهه شاركه في
وزرها وعارها فيكون موافقا للشيطان اللعين لانه يريد ان
يسكت عن الكلام في ذلك وان يترك التعاون على البر والتقوى
الذي وصى الله تعالى المؤمنين به بقوله عز وجل وتعاونوا على
البر والتقوى لان البر والتقوى النصيحة التي هي واجبة عليهم بعضهم
لبعض يريد ان يضمحل الدين ويذهب الاسلام ويأثم
الخلق كلهم فلا ينبغي للعاقل ان يطيع الشيطان قال الله
عز وجل يا بني آدم لا يفتننكم الشيطان كما اخرج ابويكم من
الجنة وقال جل وعلا ان الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا
انما يدعو حزبه ليكونوا من اصحاب السعير فعلى هذا جميع ما
يوجد من النقص في الصلوة والزكوة وفي جميع سائر العبادات
لسكوت اهل العلم والفقه النصح عنهم وترك النصيحة والتعليم
والتاديب فشؤم ذلك الا مر من اهل الجهل ثم يعم اهل العلم
وينسب اليهم من العجب لو رأى رجل من ينسب رجلا حيا جلداً او
رغيفا من انسان يهودي او مسلم لتركها الكمين نفسه حتى يعنيهم

امام کے آگے بڑہنا ہی اور ضایع کرنا ہے نماز کے ارکان کو اور اسکے واجبون اور سنتون
اور اسکے پورے کرنے کو **فصل** اور واجب ہی اوس پر جو دیکہے کسی کو قصور کرتا
اپنی نماز مین اور ساقط کرتا اسکے ارکان اور اسکے واجبون اور اسکے آدابون کو یہ کہ
اُس کو نصیحت کرے اور اُس کو سکہلاوے اور اُس پند دے تاکہ وہ سنوارے باقی ماندہ نماز کو
اور بخشش مانگے زمانہ گذشتہ سے پس اگر وہ نہ کرے تو وہ ہوگا اسکا شریک اسمین اسکی بوجہہ
اور اسکے گناہ مین اور تحقیق آیا ہی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا خرابی
ہے عالم کو جاہل کی طرف سے جبکہ وہ اُسکو نہین سکہلاتا پس اگر نہوتا سکہلانا جاہل کا واجب
عالم پر اور لازم اُسکو اور فرض اسپر تو نہ ڈراتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرابی سے
اس سی چپ رہنے مین کیونکہ عذاب کے ڈرانیکا نہین مستحق ہوتا مگر واجب اور فرض کو ترک
کرے سوا نفل کے اور آیا ہی حدیث شریف مین بلال بن سعد سے کہ کہا گناہ جبتک چہپا
رہتا ہی تو نہین ضرر دیتا مگر اپنے صاحب کو اور جب ظاہر ہوجاوے پہر تغیر نہ دیا جاوے تو ضرر
دیتا ہے عام لوگون کو اور یہ بسبب انکے ترک کرنیکے ہے اسکو جو انپر لازم تہا تغیر اور انکار
کرنے سے اسپر جس سے گناہ ظاہر ہوا اور بسبب انکے چپ رہنے کے ہے اسکی پس جب وہ چپ کر
گئے تو بڑہ گیا کام اور وبال سب پر اور شریک ہوئے نیک اور برے اسکی برائی مین جب کہ اُس نے
اسکو منع نکیا اور اُس کو نصیحت نکی اور تحقیق وارد ہوا ابن مسعود سے کہا جس شخص نے دیکہے
کسی کو برائی کرتا اپنی نماز مین پہر اُسے منع نہ کرے تو وہ شریک ہوگا اسکے گناہ اور عار
مین اور وہ ہوگا موافق شیطان لعین کے کیونکہ وہ چاہتا ہی یہی کہ چپ رہے اسمین کلام
کرنے سے اور یہ کہ چہوڑ دے مدد کرنی نیکی اور پرہیزگاری پر جن دونو کی وصیت فرمائی
اللہ تعالے نے مسلمانون کو اپنے اس قول مین اور تم مدد کرو ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری
پر آخر آیت تک اور نصیحت کرنی جو واجب ہی انپر ان سے بعض کی بعض کیطرف ہے اور شیطان
چاہتا ہی کہ نابود ہو دین اور دور ہو اسلام اور گنہگار ہو خلقت سب کی سب پس نہین
لایق دانا کو شیطان کی پیروی کرنی فرمایا عز وجل نے ای آدم کے بیٹو تم کو فتنے مین نہ ڈالے
شیطان جیسا اوسنے نکال دیا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے اور فرمایا اللہ بزرگ اور
بلند نے بیشک شیطان تمہارا دشمن ہی پس تم بہی اُسکو دشمن پکڑو سوا اسکے نہین کہ وہ بلاتا ہے
اپنے لشکر کو تاکہ وہ ہوین دوزخ والونسے اور یہاں سے کہ تمام نقصان جو پایا جاتا ہی نماز اور
زکوۃ اور سب عبادتون مین ہے جب کہ ترک کرنے عالم اور سمجہدار دانائی والونکی طرف ان سے
بسبب ترک کرنے انکی نصیحت اور تعلیم اور تادیب کے ہی نقصان جاہل ہیں تو ہوتا ہے جاہلون مین عام
ہوجاتا ہے اہل علم مین اور انہین کیطرف نسبت کیا جاتا ہی تعجب ہی کہ اگر کوئی مرد دیکہے کسی کو
کہ چہراتا ہی کپڑا اسکا یا ایک روٹی کسی آدمی یہودی کی یا مسلمان کی تو نہین طاقت رکہتا اپنی نفس سے

عليه من رجوه ويقيم له ذلك اذ راى من يصلي ويسرق اركان الصلوة ويسقطها مع الواجب ويسابق الامام ويسكت عنه لا ينطق فينكر عليه ويعلمه فيستهين امره وقد جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال شر الناس سرقة الذي يسرق من صلوته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلوته قال صلى الله عليه وسلم لا يتم ركوعها وسجودها وعن الحسن البصري قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم بشر الناس سرقة قالوا بلى من هو يا رسول الله قال صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوع الصلوة ولا سجودها وقال سلمان الفارسي الصلوة مكيال فمن وفى وفي له ومن طفف فقد علمتم ما قال الله تعالى في المطففين وعن عبد الله بن علي عن علي بن شيبان وكان من الوفد الذين قدموا الى النبي صلى الله عليه وسلم قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى صلوة عبد لا يقيم صلبه في ركوعه وسجوده وعن ابي هريرة قال ان رجلا دخل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في ناحية المسجد فصلى ثم جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فرد عليه السلام ثم قال ارجع فصل فانك لم تصل فصلى كما صلى ثم جاء فسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارجع فصل فانك لم تصل ففعل ذلك ثلث مرات فقال والذي بعثك بالحق نبيا ما احسن غير هذا فعلمني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قمت الى صلوتك فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القران ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم اجلس حتى تطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا ثم اصنع ذلك في صلوتك كلها وفي حديث اخر عن رفاعة بن رافع قال بينما نحن جلوس حول رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ دخل رجل فاستقبل القبلة فصلى فلما قضى صلوته جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وعلى القوم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارجع فصل فانك لم تصل امره بذلك مرتين او ثلثا فقال الرجل ما اقصر ما قدرت

یہانتک کہ اسپر چلا آیا اور اسکو چہپر لیتا ہی اور اسکو کیا مرا لگتا ہی اور جب دیکہتا ہی کسی نماز پڑہتا اور وہ چراتا ہی نماز ارکان کو اور انکو ساقط کرتا ہے ساتہ واجب کی اور آگے بڑہتا ہی امام سے تو چپ رہتا ہی اس سے اور نہیں بولتا پس انکار کری اسپر اور سکہلائے اسکو اور ہلکا جہنا اسکے کام کو حالانکہ تحقیق آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا بہت بڑا لوگون کا چوری میں وہ شخص ہے جو چوری کرتا ہی اپنی نماز سے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح چراتا ہے اپنی نماز سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہیں پورا کرتا اسکے رکوع کو اور نہ اسکے سجدے کو اور روایت ہے حسن بصری سے مرسلاً کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بہلا میں تم کو نہ بتلاؤں بہت برا لوگوں کا چوری میں عرض کیا کیوں نہیں کون ہے وہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہیں پورا کرتا نماز کے رکوع کو اور نہ اسکے سجدے کو اور کہا سلمان فارسی نے نماز ایک پیمانہ ہے پس جو شخص پورا کریگا تو اسکیلئے پورا کیا جاویگا اور جو شخص کم پالیگا پس تحقیق تم جانتے ہو جو کچہہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے کم پانے والوں کے حق میں اور روایت ہے عبد اللہ بن علی سے یا علی بن شیبان سے اور یہ ان قاصدوں میں تہا جو آئے تہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیطرف کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ تعالی نہیں دیکہتا اس بندے کی نماز کیطرف جو اپنی پیٹہہ سیدہی نہیں کرتا بیچ رکوع اور سجدے میں اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تحقیق ایک مرد مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیٹہے تہے مسجد ایک کونے میں پس اسنے نماز پڑہی پہر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہر آپ پر سلام کیا آپنے اسپر سلام کا جواب دیا اور فرمایا لوٹ جا پہر نماز پڑہ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑہی پہر اسنے نماز پڑہی جیسی پڑہی تہی پہر آیا اور سلام کیا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوٹ جا پس نماز پڑہ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑہی پس کیا یوں ہی تین بار پہر عرض کیا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا نبی بہیجا میں اسکے سوا اچہی نہیں پڑہ سکتا پس آپ مجہہ کو سکہلا دیجئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب تو کہڑا ہو اپنی نماز کو پس پورا وضو کر پہر منہ کر قبلے کو پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ جو آسان ہو تیرے ساتہ قرآن میں سے پہر رکوع کر یہانتک کہ آرام کرلے رکوع میں پہر اٹہہ یہانتک کہ برابر ہو جاوی کہڑا پہر سجدہ کر یہانتک کہ آرام کرلے سجدے میں پہر بیٹہ جا یہانتک کہ آرام کرلے بیٹہنے میں پہر سجدہ کر یہانتک کہ آرام کرے سجدے میں پہر اٹہہ یہانتک کہ آرام کرلے بیٹہنے میں پہر کر اسی طرح اپنی ساری نمازوں میں اور ایک اور حدیث میں ہے رفاعہ بن رافع سے کہا اسحال میں کہ ہم بیٹہے تہے گرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ناگہان ایک مرد آیا پس اسنے منہ کیا قبلہ کو پس نماز پڑہی پہر جب اپنی نماز پوری کی تو آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کی قوم پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تو لوٹ پس نماز پڑہ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑہی پہر اسکو اسکا حکم کیا دو بار یا تین بار

فلا ادري ما عبت من صلاتي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تتم صلوة احدكم حتى يسبغ الوضوء كما امره الله تعالى فيغسل
وجهه ويديه الى المرفقين ويمسح برأسه ويغسل رجليه الى الكعبين
ثم يكبر الله تعالى ويحمده ثم يقرأ من القرآن ما اذن له فيه ثم يكبر
فيضع كفيه على ركبتيه حتى تطمئن مفاصله وتسترخي ثم يقول
سمع الله لمن حمده ويستوي قائما حتى يقيم صلبه ويأخذ كل عضو
مأخذه ثم يكبر فيسجد فيمكن جبهته حتى تطمئن مفاصله وتسترخي
ثم يكبر ويستوي قاعدا على مقعده ويقيم صلبه فوصف صلوته
هكذا اربع ركعات حتى فرغ ثم قال لا تتم صلوة احدكم حتى
يفعل كذلك فقد امر النبي صلى الله عليه وسلم باتمام الصلوة
والركوع والسجود واخبر ان الصلوة لا تقبل الا هكذا وما وسعه
صلى الله عليه وسلم السكوت حين رأى الرجل يصلي صلوة
ناقصة فلو جاز تأخير البيان عن وقت الحاجة وترك الانكار على
الجاهل وتعليمه لسكت النبي صلى الله عليه وسلم ووكل ذلك
الى ما قد بين من قبل الصحابة وتجاوز عنه فلما بالغ في ذلك
الانكار عليه والتعليم له دل على وجوب ذلك وتنبيه صلى الله
عليه وسلم من حضر من الصحابة ان يفعلوا كذلك اذا راوا من
يفعل في صلوته مثل ما فعل ذلك الرجل ويعلموا اصحابهم و
اصحاب اصحابهم كيفية احكام الشرع الى ان تقوم الساعة

فصل

ويجب على المؤذن ان يصلح من لسانه ما لا يلحن في الشهادتين و
يكون عالما بالاوقات وان لا يؤذن الا بعد دخول الوقت الا في
الفجر خاصة ويحتسب باذانه وجه الله تعالى ولا يأخذ على اذانه
جزاء ويستقبل القبلة بوجهه في التكبير والشهادتين ويولي
وجهه يمينا وشمالا في الدعاء الى الصلوة واذا اذن صلوة المغرب
جلس بين الاذان والاقامة جلسة خفيفة ويكره للمؤذن ان يؤذن
وهو جنب والمحدث لا ينبغي له ان يشق الصفوف فاذا
فرغ من الاقامة ليقوم في الصف الاول وينبغي له ان يتقدم
موضع الاذان الا ان يشق عليه مثل ان يكون قد اذن على
منارة فانه يقيم موضع الصلوة حيث تيسر له

فصل

پس میں نہیں جانتا جو آپ عیب دھرتے ہیں میری نماز میں مجھ پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے نہیں پوری ہوتی تم سے کسی کی نماز یہاں تک کہ پورا کرے اپنا وضو جیسا اللہ تعالیٰ نے
حکم فرمایا ہے پس دہووے اپنا مونہہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرے اپنے سر کا اور دہووے
اپنے دونوں پاؤں دونوں ٹخنوں تک پہر بڑائی کرے اللہ تعالیٰ کی اور اسکی تعریف کرے پہر پڑہے
قرآن مجید میں سے جس قدر اسکو اذن دیا گیا ہے پہر تکبیر کہے پس رکھے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں
گھٹنوں پر یہانتک کہ آرام کر لیں اسکے جوڑ اور ڈہیلے پڑ جاویں پہر کہے سمع اللہ لمن حمدہ
اور برابر ہو جاوے کھڑا یہانتک کہ سیدہی کرے اپنی پیٹہہ اور پکڑ لے ہر جوڑ اپنی جگہہ پہر تکبیر کہے
اور سجدہ کرے اور جگہہ دے اپنے مونہہ کو یہانتک کہ آرام کر لیں اسکے جوڑ اور ڈہیلے پڑ جاویں پہر تکبیر
کہے اور سیدہا بیٹہہ جاوے اپنی مقعد پر اور سیدہی کرے اپنی پیٹہہ پس بیان کیا اسکی نماز کو اسی
طرح چار رکعتیں یہانتک کہ فارغ ہوئے پہر فرمایا نہیں پوری ہوتی نماز تم میں سے کسی کی یہانتک
کہ کرے اسی طرح پس تحقیق حکم کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورا کرنیکا نماز اور
اسکے رکوع اور سجود کا اور خبر دی کہ تحقیق نماز نہیں قبول کیجاتی مگر اسی طرح اور نہ سما
سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چپ رہنا جب آپنے دیکہا اس مرد کو پڑہتا ناقص نماز کو
پس اگر جائز ہوتی بیان کرنیکی تاخیر حاجت کے وقت سے اور انکار کا ترک کرنا جاہل پر اور اسکی
تعلیم کا ترک کرنا تو البتہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چپ رہتے اور سپرد کر دیتے اسکو اُس چیز
کیطرف جو بیان کیا آپنے پہلے اس سے صحابہ کیلئے اور درگذر کرتے اس سے پس جب آپنے
مبالغہ لیا اس انکار میں اُسپر اور سکہلانے میں اسکو تو دلالت کی اسکے وجوب پر اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تنبیہ پر ان صحابہ کو جو آپکے پاس حاضر تہے کہ وہ بہی اسی کیا کریں جب دیکہیں
کسیکو کرتا اپنی نماز میں جیسا کیا اس مرد نے اور وہ اپنے اصحاب کو سکہلاویں اور انکے اصحاب
اپنے اصحاب کو شریعت کے احکام کی کیفیت یہانتک کہ قائم ہو قیامت

فصل

اور واجب ہے
مؤذن پر کہ سنوارے اپنی زبان کو جو کہ نہ لحن کرے شہادتین میں اور وہ وقتوں کو پہچاننے
والا ہو اور یہ کہ نہ اذان دے مگر وقت کے داخل ہونیکے بعد مگر فجر میں خاص کر اور چاہیے اپنی
آذان میں مونہہ اللہ تعالیٰ کا اور نہ لے اپنی اذان پر مزدوری اور سامنے ہو قبلے کے اپنے
مونہہ سے تکبیر اور شہادتین میں اور اپنا مونہہ پہیرے داہنے اور بائیں کو آنے میں نماز کیطرف اور
جب اذان دے مغرب کی نماز کیلئے تو بیٹہے درمیان اذان اور اقامت کے تہوڑا سا بیٹہنا
اور اسکو مکروہ ہے اذان دینی جب جنب ہو یا بے وضو اور نہیں جائز اسکو صفوں کا پہاڑنا جب
فارغ ہو اقامت سے تاکہ کہڑا ہو پہلی صف میں اور اسکو لائق ہے کہ تکبیر کہے اذان کی جگہہ میں مگر کہ
اسپر تکلیف ہو جیسا اس نے اذان دی ہو منارہ میں پس وہ کہڑا ہو نماز کی جگہہ
میں یا جہاں اسکو آسان ہو

فصل

فرحم الله من اقبل على صلوته خاشعا خاضعا ذليلا لله عز و
جل خائفا واعيا راغبا وجلا مشفقا راجيا وجعل اكبر
همته في صلوته لربه تعالى ومناجاته اياه وانتصابه بين يديه
قائما وقاعدا وراكعا وساجدا وفرغ لذلك قلبه ثمرة فؤاده
واجتهد في اداء فرائضه فانه لا يدري هل يصلي صلوة بعد التي
هو فيها او يعاجل عليه بوفاته قبل ذلك فقام بين يدي ربه
عز وجل محزونا مشفقا يرجو قبولها ويخاف ردها ان قبلها
سعد وان ردها شقي فما اعظم خطرك يا ايها المؤمن المتحلي
بانوار الاسلام في هذه الصلوة وفي غيرها من عملك ما اولاك
من الهم والحزن والخوف والوجل فيها وفيما سواها مما افترض الله
تعالى عليك انك لا تدري هل قبلت منك صلوة او حسنة
قط ام لا وهل غفرت لك سيئة ام لا وانت مع ذلك ضاحك
فرح غافل متنعم بالعيش كيف وقد جاء اليقين من مخبر
صادق امين انك وارد النار فقال جل و علا وان منكم الا
واردها ولم يأتك اليقين انك صادر عنها فمن احق بطول البكاء
وطول الحزن منك حتى يتقبل الله منك ثم مع ذلك لا تدري
لعلك لا تصبح اذا امسيت ولا تمسي اذا اصبحت فمبشر بالجنة
ام مبشر بالنار تحقيق ان لا تفرح باهل ولا ولد ولا مال وان
العجب كل العجب من طول غفلتك وطول سهوك عن هذا الامر
العظيم وانت تساق سوقا حثيثا في كل يوم وليلة وفي كل
ساعة وطرفة عين فتوقع اجلك ولا تغفل عن هذا الخطر العظيم
الذي قد اظلك فانك لا بد ذائق الموت فلا تغفل لعله يتنزل
بساحتك في صباحك ومسائك اشر ما يكون عليها اقبالا
فانك قد اخرجت من ذلك كله وسلبته فاما الى جنة واما الى نار
انقطعت عنها الصفات وقصرت العبارات والحكايات عن بلوغ
حقيقة وصفها ومعرفة قدرها وانواع عذابها والاحاطة بغاية
خبرها قال العبد الصالح عجبت للنار كيف نام هاربها وعجبت
للجنة كيف نام طالبها فوالله لئن كنت خارجا من الهرب والطلب
لقد هلكت هلاكا بينا وعظم شقاؤك وطال حزنك وبكاؤك

پس اللہ رحم فرماوی اُس شخص پر جو متوجہ ہو اپنی نماز پر در آن حال کہ خشوع کرنیوالا ہو
عاجزی کرنیوالا ذلیل اللہ عز وجل کے لیے خوف کرنیوالا کان دہرنیوالا رغبت کرنیوالا اندیشہ
کرنیوالا ڈرنیوالا امید رکھنے والا ہو اور کرے اپنی اکثر ہمت اپنی نماز میں اپنے رب کیلئے جو بلند
ہے اور اپنی عرض میں کہ ہیں اس سے اور اپنی کہڑی ہونے میں اسکے آگے کہڑا اور بیٹہا اور رکوع
اور سجدے میں اور سفارغ کرے اسکیلئے اپنی دل اور اپنے دل کے پہل کو اور کوشش کرے
اپنے فرضوں کے ادا کرنے میں کیونکہ وہ نہیں جانتا آیا وہ نماز پڑہیگا اسکے پیچہے جسمیں وہ ہے یا جلدی
کیجاویگی اسپر اسکی موت اس سے پہلے پس کہڑا ہو اپنے رب عز و جل کے سامنے غمگین ڈرتا
امید کرتا اسکی قبول ہونیکی اور ڈرتا اسکے رد ہونیکی اگر وہ اسکو قبول فرمالے تو یہ نیک
ہوگا اور اگر اسنے اسکو رد کر دیا تو بدبخت ہوگا پس کس قدر بڑا ہے تیرا خوف اے مومن آراستہ
ہونیوالے اسلام کے نور سے اس نماز میں اور اسکے سوا تیرے اور عملوں میں اور کس قدر تجہکو زیبا ہے
غم اور حزن اور خوف اور ڈر اس نماز میں اور اسکے سوا میں اس چیز کے کہ فرض کیا
اللہ نے تجہپر تحقیق تو نہیں جانتا کہ آیا قبول کیگئی ہے تجہسے نماز یا کوئی نیکی کبہی یا نہیں اور آیا
بخشا گیا ہے تیرے لیے کوئی گناہ یا نہیں حالانکہ تو اسپر ہنسنے والا خوشی کرنیوالا غافل فائدہ
پکڑنیوالا ہے زندگانی سے کیونکہ ہوگا حالانکہ تحقیق آیا ہے یقین خبر دینے والے سچے امین سے کہ تحقیق تو
دوزخ پر وارد ہونیوالا ہے پس فرمایا اللہ عز وجل نے نہیں کوئی تم میں سے مگر وارد ہونیوالا ہے
اسمیں اور نہیں آیا ہے تجہکو یقین کہ تحقیق تو نکلنے والا ہے اس سے پس کون شخص ہے زیادہ
حقدار لمبے رونے اور لمبے غم کرنے میں تجہسے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ تجہسے قبول کرلے پہر باوجود
اسکے تو نہیں جانتا شاید کہ تو نہ صبح کرے جب تو شام کرے اور نہ شام کرے جب تو صبح کرے
پس تجہکو خوشخبری دیا گیا ہے بہشت کی یا بشارت دیا گیا ہے دوزخ کی پس لائق ہے کہ تو ناخوش ہو
اہل سے اور نہ اولاد سے اور نہ مال سے اور تحقیق تعجب تمام ہے تیری غفلت اور تیری بہولنے کے
طول سے اس امر عظیم سے حالانکہ تو چلایا جاتا ہے جلد جلد ہانکا جاتا ہر دن اور رات میں اور
ہر گہڑی اور آنکہ کے جہپکنے میں پس امیدوار رہ اپنی موت کا اور غافل مت ہو اس خطر
عظیم سے جسنے بیشک تجہپر سایہ کیا ہوا ہے پس تحقیق تو ضرور ہی موت کا چکہنے والا ہے اور اسکو
ملنے والا اور شاید کہ وہ اترے تیرے میدان میں تیری صبح میں یا تیری شام میں حالانکہ بہت
بری ہے ان چیزوں کی جن پر ہوتی ہے وقت آنے میں پس تحقیق نکالا جائیگا تو ان سب اہل و
مال وغیرہ سے یا تو بہشت کیطرف اور یا دوزخ کیطرف جسکی منقطع ہوچکی ہیں صفتیں اور
رہ چکی ہیں عبارتیں اور حکایتیں اسکی حقیقت کیفیت پہنچنے سے اور اسکی مقدار کی پہچان اور اسکی
گوناگون عذابوں اور اسکی خبر کے احاطہ سے نیک بندے نے کہا ہے میں آگ کے لیے تعجب کیا ہوں کہ
بہاگنے والا کیسے سو رہا ہے اور میں جنت کیلیے تعجب کیا ہے اسکا طالب کس طرح سو رہا ہے تو اللہ کی

قصد من اور ناقص عقلوں و فاسد خیالوں کیطرح ہلاکت ہو جاوے اور سب ایمانیوں کو اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اپنی محیط مغفرت اور کامل مہربانی اور فراخ رحمت سے اور اپنی کامل پردہ پوشی ... نگاہ رکھنے والوں ... اور اپنی پوری نعمت اور دائم فضل ...

خذ مع الاشقياء المعذبين ولئن رحمت لنك هارب
طالب فلا تغرنك الاماني والعجب بما انت متحل به فبذلك و
الجد والاجتهاد والحذر لنفس والشيطان فان فتنتهما
دقيق وغائلتهما شديدة ومكائدهما خبيثة والحذر
الدنيا لا تأخذك بزينتها وتخدعك باباطيلها وكذبها
وخضرتها ونضرتها وقد جاء في الحديث عن سيد البشر ان الدنيا
تغر وتمر وتضر قال الله عز وجل فلا تغرنكم الحيوة الدنيا ولا
يغرنكم بالله الغرور فالغرور هو الشيطان الرجيم الله الله
ثم الله الحذر الهلاك والردى احفظ الصلوة وما سواها من
الاوامر وانته عن المناهي اجمع وذر الاثم ما ظهر منه وما بطن
وسلم الى ربك جميع المقدر فيك وفي غيرك فقد اراك بطاعته
فيما امرك ونهاك ولا تتهمه بان تكايد ما نهاك عنه ولا
تسخط عليه باعتراضك عليه في تدبيره فيك وترك رضاك
عنه فيما قسم لك من الاقسام والارزاق وفعل فيك ومن
الافعال ما طوى عنك مصالحها واخفى عنك عواقبها
وما سيظهر لك من طيب ثمارها ومنافعها قال عز من قائل
وعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم وعسى ان تحبوا شيئا و
هو شر لكم والله يعلم وانتم لا تعلمون وكن ابدا طائعا لمولاك
راضيا بقضائه صابرا على بلائه شاكرا لآلائه داعيا باسمائه
ذاكرا لنعمه وآياته موافقا لفعله مرادا لخيرته لا نافي تدبيره
فيك وفي خلقه حتى تأتيك الوفاة فتتوفى مع الطيبين وتحشر
مع النبيين فتدخل جنات النعيم برحمة رب العالمين ومشية اله
الاولين والآخرين **فصل** واما صلوة الخاصة الايقاظ
المتيقظين الخاشعين المراقبين حراس القلوب جلساء الرحمن
رضوان الله عليهم وسلامه فصفتها ما روي عن يوسف ابن
عصام مر في جامع من جوامع خراسان فاذا هو بحلقة عظيمة
فسال عنها فقيل له انها حلقة حاتم وهو يتكلم في الزهد و
الورع والخوف والرجا فقال لاصحابه قوموا بنا نسئله عن مسئلة
من امر الصلوة فان هو اجابنا عنها جلسنا اليه وتوقف

کل کو ہمراہ بدبخت عذاب کیے گیون کے اور اگر تو گمان کرتا ہے کہ تو بھاگنے والا اور طلب کرنے والا
ہے تو تجھ کو آرزوئیں ہرگز نہ ڈالیں اور عجب اس چیز سے ہے کہ اسکے ساتھ آراستہ ہونیوالا
ہے تو لازم پکڑ مشقت اور کوشش کو اور نفس اور شیطان سے ڈر بیشک انکا وسوسہ
باریک ہے اور انکی لوٹ سخت ہے اور ان کے مکر پلید ہیں اور دنیا سے ڈر تاکہ تجھ کو اپنی
زینت سے اخذ نکرے اور تجھ کو دھوکا نہ دے اپنی باطل باتوں اور اپنے جھوٹ اور اپنی
سبزی اور اپنی تازگی سے اور تحقیق حدیث میں آدمیوں کے سردار سے آیا ہے کہ بیشک
دنیا دھوکا دیتی ہے اور گذر جاتی ہے اور دکھ دیتی ہے اللہ عزوجل نے فرمایا تو تم کو حیاتی
دنیا کی فریب دے اور تم کو فریب نہ دے ساتھ اللہ کے فریب دینے والا اور وہ شیطان مردود
ہے اللہ سے پھر اللہ سے ڈر پھر اللہ سے ڈر ہلاک اور کمینے پن سے نگہبانی کر نماز کی اور اوسکے
ماسوا اور امروں کی اور کل منع کی ہوئی باتوں سے باز آ اور چھوڑ دے گناہ کو جو اس
سے ظاہر ہے اور جو پوشیدہ ہے اور اپنے رب کی طرف سونپ دے تمام مقدر باتوں کو جو تیرے
حق میں ہیں یا تیرے غیر کے حق میں اور اپنے رب کا فرمانبردار ہو جا اسکی طاعت کے ساتھ اس چیز میں جو
تم کو حکم کیا اور منع کیا اور اس سے مت بھاگ ساتھ اختیار کرنیکے جس سے تجھ کو منع کیا ہے اور تجھ
پر غصہ کرے ساتھ اعتراض کرنے تیرے کے اس پر اسکی تدبیر میں تیرے حق میں اور ساتھ چھوڑنے
رضا تیری اس سے اس چیز میں جو تیرے لیے قسمت کردی یا قسموں اور رزقوں سے اور کیے تیرے حق
میں کام جنکی مصلحت تجھ سے لپیٹ لی رکھی اور جن کے انجام تجھ سے پوشیدہ لپیٹ لی رکھی ہے جو
ظاہر ہوگا تجھ کو انکے پھلوں کی عمدگی اور منافع سے فرمایا اللہ عزوجل نے اور قریب ہے کہ تم ایک
چیز کو مکروہ جانو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور قریب ہے کہ تم دوست رکھو ایک چیز کو اور وہ تمہارے
لیے بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور ہو جا فرمانبردار ہمیشہ اپنے مالک کا اسکی قضا سے
راضی ہونیوالا اسکی مصیبتوں پر صبر کرنیوالا اسکی نعمتوں کا شکر کرنیوالا اسکے ناموں سے دعا
کرنیوالا اسکی نعمتوں اور آیتوں کو یاد کرنیوالا موافق ہونیوالا اسکی فعل اور اسکی مراد کا تہمت
لگانیوالا اسکو اسکی تدبیر میں جو تیرے حق میں ہے اور اسکی پیدائش میں یہاں تک کہ تجھ کو موت آئی
تو فوت ہو تو پاکوں کے ساتھ اور اٹھایا جاوے ساتھ نبیوں کے اور داخل ہو نعمت کی بہشت میں پروردگار
جہانوں کی رحمت سے اور پہلوں اور پچھلوں کے معبود کے چاہنے سے **فصل** اور لیکن خاصوں کی نماز
واسطے جگانے بیداروں خشوع کرنیوالوں مراقبہ کرنیوالوں دلوں کے نگہبانوں اللہ کے ہمنشینوں کے
اللہ کی رضا اور اسکی سلام ان پر ہو تو اسکی صفت وہ ہے جو روایت کیا گیا کہ یوسف بن عصام
خراسان کی جامع مسجدوں سے ایک جامع مسجد میں گذرے تو اچانک ایک بڑے حلقہ پر پہونچا تو اس
حلقہ سے پوچھا تو انکو کہا گیا کہ یہ حاتم کا حلقہ ہے اور وہ زہد اور پرہیزگاری اور خوف اور
امید میں کلام کرتا ہے تو یوسف نے اپنے دوستوں سے کہا ہمارے ساتھ کھڑے ہو تو ہم اسکو ایک مسئلہ نماز کے

عليه وسلم عليه فقال له رحمك الله لمسألتي قال له حاتم
سل قال أسألك عن أمر الصلوة فقال له حاتم تسألني عن
معرفتها أو عن أدائها قال فصارت مسألتين وجبتهما جوابان
فقال يوسف أسألك عن أدائها فقال حاتم هو أن تقوم بالأمر و
تمشي بالاحتساب وتدخل بالنية وتكبر بالتعظيم وتقرأ بالترتيل
وتركع بالخشوع وتسجد بالتواضع وتتشهد بالإخلاص وتسلم
بالرحمة فقال أصحاب يوسف سله عن معرفتها فسأله فقال حاتم
هو أن تجعل الجنة عن يمينك والنار عن شمالك والصراط تحت
قدميك والميزان تحت عينيك والرب عز وجل كأنك تراه فإن
لم تكن تراه فإنه يراك فقال يوسف يا شاب منذ كم تصلي هذه
الصلوة قال منذ عشرين سنة فقال يوسف لأصحابه قوموا بنا
نقضي حتى نعيد صلوة خمسين سنة ثم التفت إليه فقال له
من أين لك هذا قال عن أستاذك الذي كنت تمليها علينا و
حديث أبي حازم الأعرج يليق بهذه الجملة فنذكره وذلك أن
أبا حازم قال لقيني رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم وأنا على ساحل البحر فقال لي يا أبا حازم أتحسن أن تصلي
وكيف لا أحسن أن أصلي وأنا بصير بالفرائض ما سن به
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي يا أبا حازم ما الفرض
عليك قبل قيامك إلى الصلوة فقلت ستة قال وما هي قلت
الطهارة والاستتار واختيار موضع الصلوة والقيام إلى
الصلوة والنية والتوجه إلى القبلة قال لي يا أبا حازم فبأي
نية تخرج من بيتك إلى المسجد قلت بنية الزيارة قال فبأي
نية تدخل المسجد قلت بنية العبادة قال فبأي نية تقوم
إلى العبادة قلت بنية العبودية مع الإقرار بالربوبية قال فما أقبل
علي قال يا أبا حازم بم تستقبل القبلة قلت بثلاث فرائض
وسنة قال وما هي قلت التوجه إلى القبلة فرض والنية فرض و
التكبيرة الأولى فرض ورفع اليدين سنة قال فكم التكبير
عليك فرض وسنة قلت أصل التكبير أربعة وتسعون منها
خمس فرض والباقي كلها سنة قال فبم تستفتح الصلوة

اس سے پوچھیں اگر ہم کو اسکا جواب دیا تو ہم طرف اسکی بیٹھیں گے تو اسپر کھڑا ہوا اور اسپر سلام کیا
اور کہا تجھ پر اللہ رحم کرے میں نے ایک مسئلہ پوچھنا ہے حاتم نے اسکو کہا پوچھ یوسف نے
کہا میں تجھ سے نماز کے حکم سے پوچھتا ہوں حاتم نے اس کو کہا تو مجھ کو اسکی معرفت سے سوال کرتا
ہے یا اسکے ادب سے کہا تو دو مسئلے ہوئے اور اسکے دو جواب واجب ہوگئے تو یوسف نے کہا
میں تجھ کو اسکے ادب سے پوچھتا ہوں تو حاتم نے کہا وہ یہ ہے کہ کھڑا ہووے تو ساتھ حکم کے
اور چلے ساتھ طلب ثواب کے اور داخل ہووے ساتھ نیت کے اور تکبیر کہے ساتھ تعظیم کے اور قرات
پڑھے ساتھ ترتیل کے اور رکوع کرے ساتھ خشوع کے اور سجدہ کرے ساتھ تواضع کے اور تشہد پڑھے
ساتھ اخلاص کے اور سلام کہے ساتھ رحمت کے تو یوسف کے دوستوں نے کہا اسکی معرفت سے پوچھ تو
یوسف نے اسکو سوال کیا تو حاتم نے کہا وہ یہ ہے کہ کرے تو جنت کو اپنے داہنی اور دوزخ کو اپنی بائیں اور
صراط کو اپنے پاؤں نیچے اور میزان کو اپنی آنکھوں کے نیچے اور رب عزت و بزرگی والے کو گویا کہ تو
اسکو دیکھتا ہے اگر تو اسکو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھتا ہے تو یوسف نے کہا اے جوان کب سے تو
اس نماز کو پڑھتا ہے حاتم نے کہا بیس برس سے تو یوسف نے اپنے یاروں سے کہا ہمارے ساتھ کھڑے ہو جاؤ
ہم قضا کریں یہاں تک کہ پچاس برس کی نماز کو اعادہ کریں پھر یوسف اسکی طرف متوجہ ہوا
تو اس نے اسکو کہا یہ معرفت تجھ کو کہاں سے حاصل ہوئی کہا تیرے استاد کے نسخوں کی جو تو ہم پر پڑھتا تھا
اور ابو حازم اعرج کی حدیث اس جگہ لائق ہے کہ ہم اسکو ذکر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ابو حازم
نے کہا کہ مجھ کو ایک آدمی ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے اور میں دریا کے کنارہ
پر تھا تو مجھ کو کہا اے ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کیا تو اچھی طرح نماز پڑھ سکتا ہے میں نے کہا اور کس طرح اچھی
طرح نماز نہ پڑھوں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں نماز کے فرضوں کو اور اسکو جس کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنت کیا تو مجھ کو کہا اے ابو حازم کیا فرض ہے تجھ پر تیرے
کھڑے ہونے کے پہلے طرف نماز کی تو میں نے کہا چھ ہیں کہا وہ کیا ہیں میں نے کہا طہارت کرنا اور
ستر ڈھانپنا اور نماز کی جگہ کا اختیار کرنا اور کھڑا ہونا طرف نماز کے اور نیت کرنا اور منہ کرنا
قبلہ کی طرف مجھ کو کہا اے ابو حازم تو کس نیت سے نکلتا ہے گھر سے طرف مسجد کی میں نے کہا زیارت
کی نیت سے کہا تو کس نیت سے مسجد میں داخل ہوتا ہے میں نے کہا عبادت کی نیت سے کہا تو کس نیت سے
طرف عبادت کی کھڑا ہوتا ہے میں نے کہا بندہ ہونے کی نیت سے اسکی ربوبیت کا اقرار کرتے ہوئے
کہا تو پھر مجھ پر متوجہ ہوا اور کہا اے ابو حازم ساتھ کس چیز کے قبلہ کو منہ کرتا ہے میں نے کہا تین فرضوں
اور ایک سنت سے کہا وہ کیا ہیں میں نے کہا منہ کرنا قبلہ کی طرف فرض ہے اور نیت کرنا فرض
ہے اور پہلی تکبیر فرض ہے اور دونوں ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے کہا تو کتنی تکبیریں تجھ پر فرض
ہیں اور سنت میں نے کہا اصل میں تکبیریں چورانوے ہیں ان میں سے پانچ فرض
ہیں اور باقی سب سنت ہیں کہا تو کس چیز سے نماز شروع کرتا ہے

قلت بالتكبير قال فما برهانها قلت قراءتها قال فما جوهرها
قلت تسبيحها قال فما احياؤها قلت خشوعها قال فما الخشوع
قلت النظر الى موضع السجود قال فما وقارها قلت السكون قال
فما تحريمها قلت التكبير قال فما تحليلها قلت التسليم قال فما
شعارها قلت التسبيح عند انقضائها قال فما مفتاح ذلك كله
يا ابا حازم قلت الوضوء قال فما مفتاح الوضوء قلت التسمية
قال فما مفتاح التسمية قلت النية قال فما مفتاح النية قلت
اليقين قال فما مفتاح اليقين قلت التوكل قال فما مفتاح
التوكل قلت الخوف قال فما مفتاح الخوف قلت الرجاء قال فما
مفتاح الرجاء قلت الصبر قال فما مفتاح الصبر قلت الرضاء
قال فما مفتاح الرضاء قلت الطاعة قال فما مفتاح الطاعة قلت
الاعتراف قال فما مفتاح الاعتراف قلت الاعتراف بالوحدانية و
الربوبية قال فبما استفدت ذلك كله قلت بالعلم قال فبما
استفدت العلم قلت بالتعلم قال فبما استفدت التعلم قلت
بالعقل قال فبما استفدت العقل قلت فالعقل عقلان عقل
تفرد الله بصنعه وعقل يستفيده المرء بتاديبه و
معرفته فاذا اجتمعا جميعا عضد كل واحد منهما صاحبه
قال فبما استفدت ذلك كله قلت بالتوفيق وفقنا الله واياك
لما يحب ويرضى قال والله لقد اكملت مفاتيح الجنة فما
الفرض عليك وما فرض الفرض وما فرض يؤدي الى فرض و
ما السنة الداخلة في الفرض وما سنة يتمها الفرض قلت
اما الفرض فالصلوة واما فرض الفرض فالطهارة وفرض
يؤدي الى فرض اخذك الماء بيمينك الى شمالك واما
السنة الداخلة في الفرض فتخليلك الاصابع بالماء وسنة
يتمها الفرض فهي الختان فقال ما ابقيت على نفسك حجة
يا ابا حازم كم فرض وسنة عليك في اكل الطعام قلت
هل في اكل الطعام فرض وسنة قال نعم اربعة فرض واربعة
سنة واربعة مكرمة فاما الفرض فالتسمية والحمد والشكر
ومعرفتك بما اطعمك الله واما السنة فاتكاؤك على فخذك

مین نے کہا ساتھہ تکبیر کے کہا تو اُسکی دلیل کیا ہے مین نے کہا اُسکی قرارت کہا اوسکا
جوہر کیا ہے مین نے کہا اُسکی تسبیح کہا اُسکا زندہ کرنا کیا ہے مین نے کہا خشوع اسکا کہا تو خشوع
کیا ہے مین نے کہا سجدہ کی جگہہ کیطرف نظر کرنا کہا اسکی عزت کیا ہے مین نے کہا آرام پکڑنا کہا کیا
وہ جس سے سوا نماز کے سب کچھہ حرام ہوتا ہے مین نے کہا تکبیر اولے کہا وہ کیا ہے جس سے حلال
ہوجاتا ہے مین نے کہا سلام کرنا کہا اُسکا نشان کیا ہے مین نے کہا اُس کے پورا ہونیکے وقت
تسبیح کہنا کہا ان سب کی چابی کیا ہے اے ابوحازم مین نے کہا وضو کہا تو وضو کی چابی کیا ہے
مین نے کہا بسم اللہ پڑھنا کہا بسم اللہ کی چابی کونسی ہے مین نے کہا نیت کرنا کہا تو نیت کی چابی
کیا ہے مین نے کہا یقین کہا یقین کی چابی کیا ہے مین نے کہا توکل کہا توکل کی چابی کیا ہے
مین نے کہا خوف کہا خوف کی چابی کیا ہے مین نے کہا امید کہا امید کی چابی کیا ہے مین نے کہا
صبر کہا صبر کی چابی کیا ہے مین نے کہا رضا کہا رضا کی چابی کیا ہے مین نے کہا طاعت کہا
طاعت کی چابی کیا ہے مین نے کہا اقرار کرنا کہا اقرار کرنیکی چابی کیا ہے مین نے کہا اقرار کرنا
ساتھہ وحدانیت اور ربوبیت کے کہا ساتھہ کس چیز کے تو نے ان سب کو حاصل کیا
مین نے کہا علم کے ساتھہ کہا تو کس چیز سے علم حاصل کیا مین نے کہا سیکھنے سے کہا پس ساتھہ کس چیز
کے تو نے سیکھنے کو حاصل کیا مین نے کہا ساتھہ عقل کے کہا تو ساتھہ کس چیز کے عقل کو
حاصل کیا مین نے کہا پس عقل دو قسم کی ہے ایک عقل ہے جس سے اللہ تعالے اسکے پیدا کرنیسے
منفرد ہوا سو اس پیدائش عقلی کے اور ایک عقل جسکو حاصل کرتا ہے آدمی اسکے ادب سکھلانے
اور معرفت سے پس جب دونو اکٹھی ہوتے ہین ایک دوسریکی مدد کرتی ہے کہا تو پس کس
چیز سے ان سب کو تو نے حاصل کیا مین نے کہا اللہ کی توفیق سے توفیق دیوے اللہ تعالے ہم کو اور
تجہکو اُس چیز کی جو دوست رکھتا ہے اور جس چیز سے راضی ہے کہا اللہ کی قسم البتہ
تو نے جنت کی چابیونکو کامل کیا تو تجہہ پر فرض کیا ہے اور فرض کا فرض کیا ہے اور وہ
فرض کونسا ہے جو فرض کیطرف پہونچاتا ہے اور فرض مین سنت داخل ہونیوالی کونسی ہے اور وہ
سنت کونسی ہے جسکو فرض پورا کرتا ہے مین نے کہا لیکن فرض تو نماز ہے اور لیکن فرض کا فرض
تو وہ طہارت ہے اور وہ فرض جو فرض کیطرف پہونچاتا ہے تیرا پانی کو پکڑنا ہے
اپنے داہنے ہاتھہ سے طرف بائین ہاتھہ کی اور لیکن سنت جو فرض مین داخل ہے تو وہ تیرا
خلال کرنا ہے انگلیونکا ساتھہ پانی کے اور وہ سنت جسکو فرض پورا کرتا ہے تو وہ ختنہ ہے تو
کہا اے ابوحازم تو نے اپنی نفس پر کوئی حجت باقی نہین رکھی کتنے فرض اور سنتین ہین
تجہہ پر طعام کے کھانے مین مین نے کہا طعام کے کھانے مین فرض اور سنتین ہین کہا ہان چار
فرض ہین اور چار سنتین اور چار مکرمہ ہین اور لیکن فرض تو وہ بسم اللہ پڑھنا اور الحمد
اور شکر کرنا ہے اور پہچاننا اُس چیز کا جو تجہکو اللہ تعالی نے کھلایا اور لیکن سنتین تو وہ تیرا تکیہ

[illegible]

اور انکے فضل کی
طرف دیکھا تو تو اپنے نفس
کو [illegible]
[illegible]
تم سے شکر کے فرض
اور [illegible]
نفس کو [illegible] جانا اور
تو نے اسکی فضل کی طرف
[illegible]

الا يسر و لا كل بثلاث اصابع فى تحديد المضغ لعق الاصابع و
اما المكروهة فغسل اليدين و تصغير اللقم و الاكل مما يليك و
ان تقل النظر الى جليسك هكذا كان يفعل رسول الله صلى
الله عليه وسلم **باب** نشير فيه الى صلوة الجمعة و العيدين
و صلاة الاستسقاء و الكسوف و الخسوف و القصر و الجمع و صلوة
الجنازة مختصرا **فصل** و اما صلوة الجمعة فالاصل
فى فرضيتها قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا اذا نودى للصلوة
من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله و ذروا البيع و قول النبى
صلى الله عليه وسلم ان الله فرض عليكم الجمعة فى يوم الجمعة
و قول النبى صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة ثلاثا من غير عذر
طبع الله على قلبه فكل من لزمته الصلوات الخمس لزمه فرض
الجمعة اذا كان مستوطنا مقيما ببلد او قرية جامعة فيها اربعون
رجلا عقلاء بلغاء احرارا او كان قرية ليس فيها اربعون
رجلا و كان من حيث يسمع النداء من قرية اخرى و بينهما
فرسخ وجب عليه اتيانها و لا يسعه التخلف عنها الا ان يكون له
عذر فانه يعذر فى تركها و ترك الجماعة فى بقية الصلوة مثل
ان يكون مريضا او يكون له مال يخاف ضياعه او قريب يخاف من
موته فى غيبته او يدافعه الاخبثان البول و الغائط او احدهما
او حضرة الطعام و به حاجة اليه او يخاف من سلطان ان
ياخذه او غريم يلازمه و لا شىء معه يعطيه او يكون مسافرا يخاف
فوات القافلة او يخاف ضررا فى ماله او يرجو وجوده بتخلفه
عن الجمعة و الجماعة و غلبة النعاس حتى يفوته الوقت و يخاف
التاذى بالمطر و الوحل و الريح الشديدة و هى ركعتان يصليهما
بعد الخطبة مع الامام فان فاتته صلى اربعا ظهرا ان شاء
وحده و ان شاء بجماعة و وقتها قبل الزوال فى الوقت الذى
تقام فيه صلوة العيد قال بعض اصحابنا فى الساعة الخامسة
و من شرط انعقادها حضور اربعين رجلا ممن تجب عليهم الجمعة
و فى رواية خمسين و فى رواية ثلاثة و يسن الجهر بالقراءة
فيها و ان تكون سورة الجمعة بعد الفاتحة فى الاولى و سورة

لگانا بائیں ہاتھ پر اور تین انگلیوں سے کہانا اور اچھی طرح چبانا اور انگلیوں کا چاٹنا اور لیکن
مکروہ تو وہ دونوں ہاتھوں کا دہونا اور لقموں کا چہوٹا کرنا ہے اور کہانا اسچیز سے جو
تجہسے متصل ہے اور اپنے ہمنشین کیطرف کم نظر کرنا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کرتے تہے **باب** اشارہ کرتے ہیں ہم اسمیں طرف نماز جمعہ اور عیدین کے اور
نماز استسقاء اور کسوف و خسوف اور چہوٹا کرنے اور جمع کرنیکے اور نماز
جنازہ کی مختصر طور پر **فصل** اور لیکن جمعہ کی نماز تو اسکے واجب ہونیکی دلیل اللہ تعالے
کا یہہ قول ہے اے ایمان والو جب ندا کیجاوے نماز کی جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کیطرف
دوڑو اور بیع کو چہوڑ دو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول جو شخص کہ ترک کرے جمعہ کو
تین دفعہ بغیر عذر کے تو اللہ تعالے اسکے دل پر مہر کر دیتا ہے پس جس شخص پر پانچ نمازیں
لازم ہیں تو اسپر جمعہ کا فرض بہی لازم ہے جب کہ وطن پکڑنیوالا اقامت کرنیوالا شہر
میں یا ایسے گاؤں میں کہ جسمیں چالیس آدمی عقلمند بالغ آزاد جمع ہوں اور اگر
ایسا گاؤں ہو جسمیں چالیس آدمی نہوں اور ہو وہ آدمی ایسی جگہہ میں کہ دوسرے
گاؤں سے ندا کو سنتا ہے یا شہر سے اور دونوں میں تین میل کا فاصلہ ہو تو اسپر جمعہ کو جانا واجب ہے
اور اسکو جمعہ سے پیچہے رہنا جائز نہیں مگر یہ کہ اسکو کوئی عذر ہو تو وہ معذور سمجہا
جاویگا اسکی ترک میں اور باقی نمازوں کی جماعت کی ترک میں مثل اسبات کی وہ بیمار
ہو یا اسکا مال ہو اسکے ضائع ہونیکا خوف کرے یا اسکا کوئی قریبی ہو اسکے مرنیکا
خوف کرے اپنے غائب ہونے میں یا اسکو روکیں دو خبیث بول اور پاخانہ یا ایک دونوں
میں سے یا اسکا کہانا حاضر ہوا اور اسکو اسکی طرف حاجت ہو یا بادشاہ سے ڈرتا ہے کہ اسکو
پکڑ لیگا یا قرض خواہ سے کہ اسکو چمٹ جاویگا اور اسکے پاس کوئی چیز نہیں جو
اسکو دیوے یا مسافر ہو اور قافلہ کے گم ہو جانیکا خوف کرے یا خوف کرے ضرر کا اپنے
مال میں یا اسکے وجود کی امید کرتا ہے ساتہہ پیچہے رہنے کے جمعہ اور جماعت سے یا اسکو
غالب آئی نیند یہانتک کہ اس سے وقت فوت ہو جاوے یا خوف کرے ایذا کا
بسبب بارش اور سخت ہوا کیچڑ کے اور وہ نماز جمعہ دو رکعتیں ہیں کہ انکو پڑہے خطبہ کے پیچہے
امام کے ساتہہ تو اگر اس سے جمعہ فوت ہو جاوے تو چار رکعت ظہر کی پڑہے اگر چاہے
اکیلا ادا کرے اور اگر چاہے ادا کرے ساتہہ جماعت کے اور اسکا وقت زوال سے پہلے ہے
اسوقت میں جسمیں عید کی نماز ادا کیجاتی ہے اور ہمارے بعض یاروں نے کہا پانچویں
ساعت میں اور اسکی منعقد ہونیکی شرطوں سے حاضر ہونا چالیس آدمیوں کا ہے ان لوگوں
میں سے جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے اور ایک روایت میں پچاس کا اور ایک روایت میں تین
شخص کا اور سنت ہے بلند کرنا آواز کا ساتہہ قرات کے اسمیں اور یہ کہ ہو سورۂ جمعہ فاتحہ کے

المنافقين في الثانية وهل يشترط اذن الامام على روايتين
ومن شروطها الخطبتان وليس لها سنة قبلها واما بعدها
فاقلها ركعتان واكثرها ست ركعات وروي ذلك في حديث بعض
الصحابة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد قال بعض العلماء باالله
عز وجل يستحب ان يصلي قبل صلوة الجمعة اثنتي عشرة ركعة و
بعدها ست ركعات ويجتنب البيع والشراء بعد الاذان عند
المنبر لقوله تعالى اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى
ذكر الله وذروا البيع وهذا هو الاذان الذي كان على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو واجب عندنا ولغيرها فرض على
الكفاية وروي عنه انه سنة واما اذان المنارة فامر به عثمان
ابن عفان في زمانه لمصلحة عامة فهي اعلام الغائبين عن
الامصار والقرى فلا يبطل البيع ولا الشراء ويستحب ان يصلي اذا
دخل الجامع وكان في الوقت سعة اربع ركعات يقرء فيهن قل
هو الله احد مائتي مرة في كل ركعة خمسين مرة فانه روي
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من فعل ذلك لم يمت حتى
يرى مقعده من الجنة او يرى له رواه ابن عمر رض واذا دخل الجامع
فلا يجلس حتى يصلي ركعتين قبل ان يجلس وقد ذكرنا فضائل
الجمعة وصفة الخروج الى الجامع وجميع ما يتعلق بذلك فيما
تقدم **فصل** واما صلوة العيدين ففرض على الكفاية
اذا قام بها جماعة من اهل موضع سقطت عن الباقين فان اتفقوا
على تركها قاتلهم الامام حتى يتوبوا واول وقتها اذا ارتفعت
الشمس واخره اذا زالت ويستحب تقديمها في عيد الاضحى
لاجل الاضحية وتاخيرها في عيد الفطر لعدم ذلك ومن
شرطها الاستيطان والعدد واذن الامام كالجمعة وعن
امامنا احمد رواية اخرى انه لا يشترط جميع ذلك وهو
مذهب الامام الشافعي ويستحب المباكرة اليها ولبس الثياب
الفاخرة والتطيب كما قلنا في فضائل الجمعة من قبل والاولى
ان تقام في الصحراء وتكره في الجامع الا لعذر ولا باس بحضور
النساء والاولى ان تكون في خروجه ماشيا وان يرجع في طريق

منافقون دوسری رکعت میں اور کیا شرط ہے امام کا اذن دو روایتیں ہیں ایک یہ ہے
اور اسکی شرطوں سے ہے پڑہنا دو خطبوں کا اور اسکے پہلی کوئی سنت نہیں لیکن
اسکی پیچھے تو کم سے کم دو رکعت ہیں اور زیادہ سے زیادہ چھہ رکعت ہیں اسباب میں
روایت کیا گیا ہے بعض صحابہ کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور بعض
علما نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ نماز جمعہ سے پہلے بارہ رکعت پڑہے اور اسکے پیچھے چھہ رکعت اور
بچے بیچنے اور خریدنے سے اذان کے پیچھے نزدیک منبر کے بسبب قول اللہ کے جب نماز کی
ندا کیجاوے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کیطرف دوڑو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو
اور یہی وہ اذان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں تہی اور وہ ہمارے
نزدیک واجب ہے اور اسکے غیر کیلئے فرض کفایہ ہے اور روایت کیا گیا ہے اُس سے کہ وہ سنت ہے
اور لیکن منارہ کی اذان تو اسکے ساتھ حکم دیا عثمان بن عفان رض نے اپنے زمانہ میں مصلحت عامہ کے
لیئے اور وہ خبردار کرنا ہے اُن لوگوں کو جو شہروں اور گانوں سے غائب ہیں تو وہ
باطل نہیں کرتی خرید اور فروخت کو اور مستحب ہے کہ نماز پڑہے جب جامع مسجد میں داخل
ہو اور وقت میں فراخی ہو چار رکعت انمیں قل ہو اللہ احد دو سو دفعہ پڑہے ہر رکعت
میں پچاس دفعہ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص کرے
نہ مریگا یہانتک کہ اپنی جگہ کو جنت سے دیکھ لیگا یا اسکو دکہائی جاویگی روایت کیا اسکو
ابن عمر نے اور جب مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹہے یہانتک کہ دو رکعت پڑہے پہلے اس سے
کہ بیٹہے اور تحقیق بیان کیا ہمنے جمعہ کی فضیلتوں کو اور جامع مسجد کیطرف نکلنے کی صفت
کو اور تمام اسچیز کو جو اس سے متعلق ہے اسمیں جو پہلے گذر چکا **فصل** اور لیکن عیدین
کی نماز تو وہ فرض کفایہ ہے اور جب قائم ہو ساتھہ اسکے ایک جماعت موضع والوں
میں سے تو باقی لوگوں سے ساقط ہو جاتی ہے پس اگر متفق ہوں اسکی ترک پر تو امام
اُن سے جنگ کرے یہانتک کہ توبہ کریں اور اسکا پہلا وقت جب آفتاب بلند ہو اور
اسکا آخر وقت جب ڈہلے اور مستحب ہے جلدی کرنا عید اضحیٰ میں قربانی کے باعث اور
تاخیر کرنا عید فطر میں قربانی کے نہونے کے سبب اور اسکی شرطوں سے وطن پکڑنا اور
گنتی اور امام کا اذن مانند جمعہ کے اور ہمارے امام احمد رح سے ایک اور روایت ہے
سب یہ شرط نہیں ہیں اور یہی مذہب امام شافعی رح کا ہے اور مستحب ہے سویرے جانا
طرف اسکی اور اچھے کپڑوں کا پہننا اور خوشبو لگانا جیسے ہم نے پہلے جمعہ کی
فضیلتوں میں بیان کیا اور بہتر یہ ہے کہ جنگل میں ادا کی جاوے اور مکروہ ہے
جامع مسجد میں مگر بباعث عذر کے اور عورتوں کے حاضر ہونے میں کوئی ڈر نہیں
اور بہتر یہ ہے کہ اسکے نکلنے میں پیادہ ہو اور لوٹتے وقت دوسرے رستے سے

الخ وقد ذكرنا الجملة في ذلك في فضائل العيدين وينادي
لها الصلوة جامعة وهي ركعتان يكبر في الاولى بعد دعاء الاستفتاح
وقبل التعوذ سبع تكبيرات وفي الثانية قبل القراءة خمس تكبيرات
يرفع يديه مع كل تكبيرة ويقول الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا و
سبحان الله بكرة واصيلا وصلوات الله على سيدنا محمد النبي
وآله وسلم تسليما فاذا فرغ من التكبير استعاذ وقرأ الفاتحة
وقرأ سبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية هل اتاك حديث الغاشية
وان قرأ في الاولى ق والقرآن المجيد وفي الثانية اقتربت الساعة
وانشق القمر فهي رواية منقولة عن امامنا احمد رحمه الله ايضا
وان قرأ غير ذلك فجائز وكذلك في تأخير الاستفتاح الى حين
القراءة روايتان احديهما يستفتح عقيب تكبيرة الاحرام و
الاخرى يؤخره مع التعوذ الى حين القراءة واذا صلى العيد لا
يشتغل بالنوافل من الصلوة وكذلك لا يصلي قبلها بل يرجع
الى اهله فيجمع شملهم بحضوره ويحسن خلقه مع اهله ويجتهد
في التوسعة عليهم في النفقة لان النبي صلى الله عليه وسلم قال ايام
العيد ايام اكل وشرب وبعال وهذا عام في يومي العيدين و
ايام التشريق وان صلاها في المسجد جاز واذا دخل المسجد فلا
يجلس حتى يصلي ركعتين تحية المسجد لقول النبي صلى الله عليه
وسلم اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتى يأتي بركعتين و
هذا عام في يومي العيدين وغيرهما وانما نص امامنا احمد على
منع التنفل اذا كان في المصلى لانه مروي من غير وجه ان النبي
صلى الله عليه وسلم لم يصل قبلها ولا بعدها وهو قول عمر وعبد
الله بن عباس وابن عمر وصلوة النبي صلى الله عليه وسلم كانت
في المصلى في الجبانة ولو كانت في المسجد لما كان صلى الله عليه وسلم
يترك تحية المسجد وان فاتته صلوة العيد استحب له قضاؤها
وهو في ذلك بين ان يصلي اربعا كصلوة الضحى بغير تكبير او
بتكبير هيئتها فيجمع اهله واصحابه كل ذلك اليه وله بذلك
فضل كثير **فصل** واما صلوة الاستسقاء فسنة قائمة
يخرج لها الامام كما يخرج للعيدين ضحوة فهي كصلوة العيدين

لوٹے اور تحقیق بیان کیا ہمنے علم کو جو اسمین ہے عید کی فضیلتوں میں اور ندا کی جائے
واسطے اسکے ان لفظوں سے نماز اکٹھا کرنیوالی ہے اور وہ دو رکعت ہے پہلی رکعت
مین دعا استفتاح کے پیچھے اور اعوذ سے پہلے سات تکبیرین کہے اور دوسری مین قرأت
سے پہلے پانچ تکبیرین اپنے دونوں ہاتھون کو اٹھاوے ساتھ ہر تکبیر کے اور کہے الله سب
سے بڑا ہے بڑا ہونا اور تعریف الله کو ہی بہت اور پاکی الله کو ہے صبح اور شام مین اور الله
کا درود ہو ہمارے سردار محمد نبی الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم پر اور انکی اولاد پر اور سلام ہو
پس جب تکبیرون سے فارغ ہو تو اعوذ پڑھے اور پڑھے فاتحہ کو اور پڑھے سبح اسم ربک
الاعلی کو اور دوسری مین ہل اتاک حدیث الغاشیہ کو اور اگر پڑھے پہلی رکعت مین
ق والقرآن المجید اور دوسری مین اقتربت الساعۃ وانشق القمر تو یہ روایت منقول ہے
ہمارے امام احمد رحمۃ الله علیہ سے اور اگر پڑھے سوائے اسکی تو جائز ہے اور اسی طرح استفتاح
کی تاخیر مین وقت قرأت تک دو روایتین ہین ایک کہ شروع کرے تکبیر تحریمہ کے
پیچھے اور دوسرا یہ کہ مؤخر کرے ساتھ اعوذ کے تا وقت قرأت کے اور جب نماز پڑھ چکے عید
کی تو نفل نماز سے مشغول نہو اور اسی طرح نہ نماز پڑھے پہلے اسکی بلکہ لوٹ جاوے طرف
اہل اپنی کی اور انکی پریشانی کو جمع کرے ساتھ حاضر ہونے اپنی کے اور اپنے خلق کو اچھا کرے
ساتھ اہل اپنی کے اور کوشش کرے بیچ فراخی کے اوپر انکے بیچ خرچ کرنے کے کیونکہ رسول الله
صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عید کے دن کھانے پینے اور کھیلنے کے دن ہین اور یہ عام ہے
دونوں عید کے دنوں اور ایام تشریق کو اور اگر پڑھے اسکو مسجد مین تو جائز ہے اور جب
مسجد مین داخل ہو تو نہ بیٹھے یہانتک کہ دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑھے بسبب فرمانے نبی صلی الله
علیہ وآلہ وسلم کے کہ جب کوئی تم مین سے مسجد مین داخل ہو تو نہ بیٹھے یہانتک کہ ادا کرے دو رکعت
یہ عام ہے عید کے دونوں دنوں اور انکے سوا مین اور سوا اسکے نہین تصریح کی ہے
ہمارے امام احمد نے نفل پڑھنے کے منع پر جب کہ عیدگاہ مین ہو کیونکہ کئی وجہ سے مروی ہے
کہ نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے نماز نہین پڑھی عید سے پہلے اور نہ پیچھے اور یہی قول ہے عمر اور
عبد الله بن عباس اور ابن عمر کا اور رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی عیدگاہ جنگل مین تھی
اور اگر مسجد مین ہوتی تو حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم تحیۃ المسجد نہ چھوڑتے پس اگر اس
سے نماز عید کی تمام فوت ہوگئی تو اس کو اس کا قضا کرنا مستحب ہے اور وہ
اس مین مخیر ہے کہ ادا کرے چار رکعت ضحی کی نماز کی مانند بغیر تکبیر کے یا ساتھ تکبیر
اسکی اپنی صورت کی طرح تو جمع کرے اپنے اہل اور اپنے دوستوں کو ایک طرف اور اسکیلئے اس
سبب سے بہت ثواب ہے **فصل** اور لیکن استسقا کی نماز تو سنت ہے قایم کیجاوی
نکلے اوسکیلئے امام جیسی عیدین کیلئے نکلتا ہے چاشت کے وقت مین تو وہ عیدین کی نماز کی

فی جمیع صفاتها وموضعها واحکامها ویستحب له التنظف
والتطهر من جمیع الاحداث والاوساخ غیر انه لا یستحب التطیب
لانها حالة الافتقار والتذلل وطلب الحاجة فلهذا یستحب
الخروج الیها بثیاب البذلة مع الخشوع والتضرع والاستکانة
والانکسار والحزن وان یخرج معهم الشیوخ والعجائز و
الصبیان واصحاب العاهات وان یخرجوا من المظالم والحقوق
من الغصب وغیرها ولله عز وجل من الزکوة والنذور والکفارات
ویکثروا الصدقة والصیام ویجددوا التوبة ویعزموا علی
المداومة علیها الی الممات وان لا یبارزوا الرب سبحانه بکبائر من
الذنوب ولا صغیرة ویستحیوا منه عز وجل فی الخلوات اذ لا خلوة
منه فلا تخفی علیه خافیة فی الارض ولا فی السماء هو عالم السر
والخفیات وکذلک یستحب ان یتوسلوا بالزهاد والصالحین
واهل العلم والفضل والدین کما روی ان عمر بن الخطاب
خرج یستسقی فاخذ بید العباس فاستقبل القبلة وقال
اللهم هذا عم نبینا جئنا نتوسل به الیک فاسقنا قال
فما رجعوا حتی سقوا لان منع القطر فی حبسه عقوبة ومقابلة
عن شؤم معاصی بنی آدم ولهذا اذا مات الکافر فی قبره وجاءه
منکر ونکیر وسألاه عن ربه ونبیه ودینه لم یقدر علی الجواب
یضربانه بمرزبة فیصیح صیحة یسمعها الخلائق غیر الجن و
الانس فیلعنه کل شیء حتی شاة القصاب والسکین علی
حلقها فتقول لعنه الله عند ذلک هذا الذی کنا نمنع القطر
لاجله فهو قوله عز وجل اولئک یلعنهم الله ویلعنهم اللاعنون
فان الآدمی اذا فسد تعدی فساده الی کل شیء من الحیوانات
واذا صلح تعدی صلاحه الی کل شیء ففساده بالمعصیة
لربه وصلاحه بطاعته له عز وجل فیصلی الامام او نائبه
بالناس رکعتین بغیر اذان ولا اقامة یکبر فی الاولی ستا
سوی تکبیرة الاحرام وفی الثانیة خمسا سوی تکبیرة القیام
من السجود علی ما ذکرنا فی صلوة العید یذکر الله عز وجل بین
کل تکبیرتین لکن العرف اذا صلی خطبهم وان خطب قبل الصلوة

مانند ہے اوسکی تمام صفتون اور جگہون اور حکمون مین اور مستحب ہے اسکے لیے صفا ہونا اور
پاک ہونا تمام حدثون اور میلونسی سوائے اسکی کہ اسمین خوشبوئی لگانی مستحب نہین
کیونکہ وہ افتقار اور عاجزی اور حاجت کے طلب کی حالت ہی اسلیے مستحب ہے اوسکی
طرف نکلنا ساتہہ میلے کپڑون کے ساتہہ خشوع اور گڑگڑانے اور عاجزی اور شکستگی اور غم
کے اور یہ کہ نکلین ساتہہ اُن کے بوڑہے مرد اور بوڑہی عورتین اور بچے اور مصیبت زدہ
لوگ اور یہ کہ باہر نکلین ظلمون او خلقت کے حقوق غصب وغیرہ سے اور اللہ کے حقوق
زکوتین اور نذرین اور کفارون سے اور چاہیے کہ زیادہ کرین صدقہ اور روزے
اور توبہ کو تازہ کرین اور قصد کرین ہمیشگی کا اسپر مرنے تک اور سامنے نہوین رب
سبحانہ کے ساتہہ کبیرے گناہون کے اور نہ صغیرون کے اور اللہ تعالے سے حیا کرین خلوتون
مین کیونکہ اس سے خلوت نہین ہو سکتی تو اسپر کوئی پوشیدہ ہونیوالی چیز پوشیدہ نہین
زمین آسمان مین وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور مخفی کا اور اسی طرح مستحب ہے کہ وسیلہ
پکڑین ساتہہ زاہدون اور نیکون اور علم اور بزرگی اور دین والون کے جیسے مروی ہے
کہ عمر بن خطاب نکلے پانی مانگنے کو تو عباس کا ہاتہہ پکڑا اور قبلہ کو منہہ کیا اور فرمایا
الہی یہ ہماری نبی کا چچا ہے ہم تیرے پاس آئے ہین وسیلہ پکڑتے ہین ساتہہ اوسکے
طرف تیری تو اسکے سبب سے مینہہ برسا کہا تو نہ لوٹے یہان تک کہ مینہہ برسا کیونکہ
بارش کا نہونا اور اس کا بند ہونا عذاب اور مقابلہ ہے بنی آدم کے گناہون کی
شامت سے اور اسی واسطے جب کافر مر جاتا ہے اور قبر مین ڈالا جاتا ہے اور اسکے
پاس منکر نکیر آتے ہین اور اس سے اسکو رب اور نبی اور دین پوچھتے ہین اور وہ جواب
پر قادر نہین ہوتا تو اسکو گرز لوہے کی مارتے ہین تو وہ ایسا چیختا ہے کہ اسکو تمام پیدائش
سنتی ہے سوائے جن اور آدمیون کے اور اسپر ہر شے لعنت کرتی ہے یہانتک کہ
قصاب کی بکری حالانکہ چہری اسکے حلق پر ہے کہتی ہے اللہ کی لعنت ہو نزدیک اسکے
یہ وہ شخص ہے جس کے سبب سے ہم بارش سے روکے گئی اور یہ وہ قول اللہ تعالے کا
ہے وہ لوگ لعنت کرتا ہے انپر اللہ اور لعنت کرتے ہین انکو لعنت کرنیوالے کیونکہ جب
آدمی فساد کرتا ہے تو اسکا فساد ہر شے کیطرف حیوانات سے تجاوز کرتا ہے اور جب نیک
ہوتا ہے تو اوسکی صلاحیت ہر شے کیطرف تجاوز کرتی ہے تو اسکا فساد بسبب رب کی
نافرمانی کے ہے اور نیک ہونا اسکی طاعت سے پس نماز پڑہاوے امام یا نائب اسکا لوگون کو
دو رکعتین بغیر اذان اور اقامت کے پہلی رکعت مین چہہ تکبیر سوائے تکبیر تحریمہ کے کہے اور دوسری
رکعت مین پانچ سوائے تکبیر سجدہ سے کہڑے ہونیکے اس طریق پر جو ہمنے نماز عیدین مین بیان
کی اور ایسا ہی یاد کرے اللہ تعالی کو ہر دو تکبیر کے درمیان پس جب نماز پڑہ چکے تو انکو

جاز في رواية وعنه انه مخير في ذلك فقيل عنه انه ليس لها
الخطبة وانما هو دعاء وحسب فيفعل الامام من ذلك ما تيسر عليه فاذا
خطب افتتحها بالتكبير كما يفعل في خطبة العيد ويكثر الصلوة
على رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقرأ في خطبته فقلت استغفروا
ربكم انه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا الايات فاذا فرغ
من الخطبة استقبل القبلة وحول رداءه فيجعل ما كان على
منكبه الايمن على الايسر وما على الايسر على الايمن لا ينكسه
ويفعل الناس كذلك ويتركونه حتى يرجعوا الى اهليهم فينزعونه
مع ثيابهم يفعلون تفاؤلا ليتحول القحط ولان السنة بذلك
وردت وهو ما روى عباد بن تميم عن عمه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم خرج بالناس يستسقي فصلى بهم ركعتين جهر بالقراءة
فيهما وحول رداءه ودعا واستسقى واستقبل القبلة ثم يدعو رافعا
يديه فيستقبل القبلة فيدعو بدعاء النبي صلى الله عليه وسلم
اللهم اسقنا غيثا مغيثا هنيئا مريئا غدقا مجللا
سحا عاما طبقا دائما اللهم اسقنا الغيث و
لا تجعلنا من القانطين اللهم سقيا رحمة لا سقيا عذاب ولا
محق ولا بلاء ولا هدم ولا غرق اللهم ان بالبلاد والعباد و
الخلق من اللأواء والبلاء والجهد والضنك ما لا نشكوه الا
اليك اللهم انبت لنا الزرع وادر لنا الضرع واسقنا من
بركات السماء وانبت لنا من بركات الارض اللهم ارفع عنا الجهد
والجوع والعري واكشف عنا من البلاء ما لا يكشفه غيرك اللهم انا
نستغفرك انك كنت غفارا فارسل السماء علينا مدرارا و
يدعو بمثل ذلك اللهم انك امرتنا بدعائك ووعدتنا اجابتك
فقد دعوناك كما امرتنا فاستجب لنا كما وعدتنا وقيل انه يستقبل
القبلة في اثناء الخطبة فيجمع بينهما مستقبل القبلة ثم يرد فيها بالله عز
والاولى ما قلنا من انه اذا فرغ من الخطبة استقبل القبلة لان
الخطبة وعظ وزجر وتخويف وذلك انما يحصل اذا واجه
الناس واستقبلهم ليبلغ الى اسماعهم ويتلوهم واما اذا استقبل
القبلة فقد استدبرهم وقد كان بين يديه حين صلى فهو

خطبہ سنے اور اگر نماز سے پہلے خطبہ پڑھ لے تب بھی جائز ہے اور ایک روایت میں امام احمد
سے مروی ہے کہ وہ مخیر ہے اسمیں اور انسے مروی ہے کہ اسکے لیے خطبہ مسنون نہیں اور
اسکیلیے صرف دعا کرے پس امام الامر جو آسان ہو کرے اور جب خطبہ پڑھے
تو اسکو تکبیر سے شروع کرے جیسے عید کے خطبہ میں کرتا ہے اور زیادہ کرے درود کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اپنے خطبہ میں پڑھے اس آیت کو جو میں کہا اپنے رب سے بخشش
مانگو بیشک وہ بخشنے والا ہے بھیجیگا تم پر بادل برسنے والا اسی جب خطبہ سے فارغ ہو تو قبلہ کو مونہہ
کرے اور اپنی چادر کو پھیرے اور کرے اس چیز کو جو اسکے داہنے کاندھے پر ہے بائیں پر اور
جو بائیں پر اسکو داہنے پر اور اسکو نہ چھوڑے اور چاہیے کہ لوگ بھی ایسا ہی کریں
اور چھوڑیں اسکو یہاں تک کہ اپنے گھروں کو لوٹیں پس اتاریں اس چادر کو اپنے
کپڑوں کے ساتھ اچھی فال پکڑنے کیلیے تاکہ قحط بدل جاوے اور اس سبب سے کہ سنت ساتھ
اسکے وارد ہوئی ہے اور وہ وہ ہے جسکو عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ نکلے پانی مانگتے ہوئے تو آپنے انکو دو رکعتیں
پڑھائیں بلند قراءت سے اور اپنی چادر کو پھیرا اور دعا کی اور پانی مانگا اور قبلہ کو مونہہ
کیا پھر اپنے ہاتھ اٹھائے قبلہ کو مونہہ کریں اور دعا کرے ساتھ دعا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے یا اللہ برسا ہمپر مینہ زیادہ رسی کرنیوالا نیک عاقبت اور خوشگوار سیر کرنیوالا اور
مروی ہمیشہ رسنے والا یا اللہ برسا ہمپر مینہ اور ہمکو نا امیدوں میں نہ کر یا اللہ مینہ رحمت کا
اور نہ مینہ عذاب کا اور نہ دور کرنیوالا اور نہ بلا اور نہ عمارت گرانیوالا اور نہ غرق
کرنیوالا یا اللہ شہروں اور بندوں اور خلق کے ساتھ افسردگی اور بلا اور مشقت
اور تنگی سے وہ چیز ہے جسکا شکوہ تیری ہی طرف ہے یا اللہ اگا ہمارے لیے کھیتی اور پستانوں
کو دودہ ہمارے لیے نکال اور بھیج ہمارے لیے آسمان کی برکتوں سے اور اگا ہمارے لیے زمین کی
برکتوں سے یا اللہ دور کر ہمسے تکلیف اور بھوک اور برہنگی کو اور کھول ہمسے سختیوں
کو جنکو تیرے سوا کوئی نہیں کھول سکتا یا اللہ تحقیق ہم تجھسے بخشش مانگتے ہیں بیشک تو
بخشنے والا ہے تو ہمپر مینہ خوب برسنے والا بھیج اور اسی کی مثل دعائیں کریں یا اللہ تو نے
مجھکو دعا کرنیکا حکم دیا اور ہمکو قبول کرنیکا وعدہ دیا تو ہمنے جیسے تونے حکم دیا ہے
دعا کی تو ہماری دعا قبول کر جیسے تونے ہمسے وعدہ لیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ خطبہ کے درمیان
قبلہ کو مونہہ کرے اور اسکو قبلہ کو مونہہ ہی اوپر اگر سے پھر اسے پیچھے دعا کرے اور بہتر وہی ہے
جو ہمنے بیان کیا کہ جب خطبہ سے فارغ ہو قبلہ کو مونہہ کرے کیونکہ خطبہ نصیحت اور جھڑک
اور ڈراتا ہے اور وہ جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ لوگونکی طرف مونہہ کرے اور انکی طرف متوجہ
ہو کہ انکے کانوں تک پہنچے اور لیکن جب قبلہ کو مونہہ کرے تو انکو اپنے پیچھے کرے

فصل وأما صلوة الكسوف فهي سنة مؤكدة ووقتها من
حين الكسوف إلى حين التجلي ورد نورهما إليهما يعني إذا كسفت
الشمس أو خسفت القمر فمن حين يبتدئ ظهور السواد أو الكدرة ونقصان
الشعاع يدخل وقت الصلوة إلى أن يزول ذلك فإذا زال زال
وقت الصلوة والسنة أن تصلي في الجامع في موضع صلوة الجمعة و
ينادى لها الصلوة جامعة فيصلي بهم الإمام ركعتين يكبر تكبيرة الأولى و
يستفتح ويتعوذ ثم يقرأ الفاتحة وسورة البقرة ثم يركع ويطيل
الركوع ويكثر فيه التسبيح بقدر مائة آية ثم يرفع رأسه قائلا سمع الله
لمن حمده ثم يقرأ الفاتحة وآل عمران ثم يركع دون الركوع الأول ثم
يرفع رأسه كذلك ثم يسجد سجدتين طويلتين يسبح في كل سجدة
بقدر مائة آية ثم يقوم إلى الثانية فيقرأ الفاتحة ثم يقرأ سورة النساء
ثم يركع فيطيل ثم يرفع ويقرأ الفاتحة والمائدة وإن لم يحسن
هذه السور قرأ غيرها من القرآن بعدد آياتها فإن لم يحسن
إلا قل هو الله أحد قرأها على التفصيل لكن الأفضل أن تكون قراءته
في القيام الثاني ثلثي قراءته في القيام الأول فتكون قراءته في القيام
الثالث وهو إذا رفع من السجود إلى القيام كنصف قراءته في قيام
الأول وتكون قراءته في القيام الآخر وهو الرابع ثلثي القيام الثالث و
هو الذي قبله وأما التسبيح فهو ثلثي قراءته في كل قيام ويركع بعده
من غير فصل ثم يسلم فتكون أربع ركوعات في أربع سجدات ويزيد
في كل ركعة ركوعا واحدا وإن انجلى والناس في الصلوة استحب
تخفيفها ولا يقطعونها ومن أراد أن يصليها وحده في بيته أو
مع أهله جاز والأولى لما ذكرنا والأصل في صلوة الكسوف على
ما بيناه ما روي عن عائشة أنها قالت كسفت الشمس على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتى النبي صلى الله عليه وسلم المصلى
فكبر وكبر الناس ثم قرأ فجهر بالقراءة وأطال القيام ثم ركع فأطال
الركوع ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده فقرأ وأطال
القراءة ثم ركع فأطال الركوع ثم رفع رأسه ثم سجد ثم رفع رأسه ثم
سجد ثم قام ففعل في الثانية مثل ذلك ثم قال صلى الله عليه
وسلم إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله عز وجل لا ينخسفان لموت

فصل اور لیکن گہن کی نماز تو وہ سنت مؤکدہ ہے اور اسکا وقت گہن لگنے سے روشن
ہونے اور واپس نور آنے کی طرف لوٹنے تک یعنی جب سورج کو گہن لگا اور چاند منخسف ہوا تو
جب سیاہی اور کدورت اور شعاع کے نقصان کا ظاہر ہونا شروع ہوتا ہے تو نماز کا وقت
داخل ہوتا ہے یہانتک کہ وہ دور ہو جاوے پس جب دور ہو جاوے تو نماز کا وقت زائل ہوا اور سنت
یہ ہے کہ جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کی جگہ نماز کسوف پڑھی جاوے اور اسکیلئے آواز دیجاوے
نماز اکٹھا کرنیوالی ہے پھر ان کو امام دو رکعت پڑھاوے پہلی تکبیر تحریمہ کہے اور ثنا پڑھے اور تعوذ
پڑھے اور پڑھے سورہ فاتحہ کو پھر سورہ بقر کو پھر رکوع کرے اور رکوع کو لنبا کرے اور اسمین
تسبیح کو بار بار کہے بقدر سو آیت کے پھر اپنے سر کو اٹھاوے کہتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ پھر پڑھے
فاتحہ اور آل عمران کو پھر رکوع کرے پہلے رکوع سے کم پھر اپنے سر کو اسیطرح اٹھاوے پھر دو لنبے سجدے
کرے ہر ایک میں بقدر سو تسبیح کے پڑھے پھر دوسری رکعت کی طرف کھڑا ہو پس پڑھے
سورہ فاتحہ اور پڑھے سورہ نساء کو پھر رکوع کرے اور لنبا کرے پھر سر اٹھاوے اور سورہ فاتحہ
اور مائدہ کو پڑھے اور اگر ان سورتوں کو اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو تو انکے سوا قرآن کی اور
سورتیں انکی آیتوں کے برابر پڑھے اور اگر قل ہو اللہ احد کے سوا اور کچھ اچھی طرح پڑھ
نہ سکے تو اسی کو ویسی ہی تفصیل پر پڑھے اور اسکی قراءت دوسرے قیام میں پہلے قیام کی
دو تہائی کے برابر ہو جاویگی اور ہوگی اسکے تیسرے قیام کی قراءت اور وہ جبکہ سجدہ
سے قیام کی طرف اٹھے پہلے قیام کی آدہی قراءت کے مانند اور ہوگی اسکے اخیر قیام کی قراءت
اور وہ چوتھا رکعہ ہے مانند تیسرے قیام کی دو تہائی کیطرح اور وہ اسکے پہلے ہے اور
لیکن تسبیح سو وہ اسکی دو تہائی کے برابر ہر قیام میں اور اسکے پیچھے رکوع لیوے سوای اختلاف
کے پھر سلام کہے تو ہو جاوینگے چار رکوع اور چار سجدے اور زیادہ کرے ہر رکعت میں ایک
رکوع اور اگر چاند سورج روشن ہو گیا اور لوگ نماز میں ہیں اسکا ہلکا کرنا مستحب ہے اور
اسکو قطع نہ کریں اور جو شخص اسے گہن میں اکیلے اپنے گھر والوں کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو جائز ہے اور
بہتر وہی ہے جو ہمنے ذکر کیا اور نماز کسوف میں دلیل اسکی جو ہمکو ہم نے بیان کیا وہ ہے جو حضرت
عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب
کو گہن لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ کو آئے پس آپ نے تکبیر کہی اور لوگوں نے
بھی تکبیر کہی پھر قراءت پڑھی اور قراءت کو بلند کیا پھر رکوع کیا اور رکوع کو لنبا کیا
پھر اپنے سر کو اٹھایا پھر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ پھر قراءت پڑھی اور قراءت کو لنبا کیا
پھر رکوع کیا اور لنبا کیا پھر آپنے سر کو اٹھایا پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پھر آپ نے
کھڑے ہو کر دوسری رکعت میں اسی طرح کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورج
اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ عز وجل کی نشانیوں سے بے نور نہیں ہوتے کسیکی موت

أحد الأمرين جميعا إن رأيتم ذلك فافزعوا إلى الصلوة **فصل**
وأما صلوة الخوف فجائزة بشرائط أربع أحدها أن يكون العدو
[illegible] الثاني أن يكون في [illegible]
[illegible] طائفتين
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول الله
صلى الله عليه وسلم [illegible] قال رسول الله [illegible]
في حديث سهل بن أبي حثمة يقوم الإمام ويصف معه صف [illegible]
بكة العدو فيصلي بالذي خلفه ركعة وسجدتين ثم [illegible]
يصلوا لأنفسهم ركعة ثم تتقدم الأخرى وأولئك [illegible] ثم
يجيء أولئك فيقومون مقامهم ويصلي بهم ركعة وسجدتين ثم
يقعد حتى يقضوا ركعة أخرى ثم يسلم بهم وقد ذكر عن إمامنا
رحمه الله ما يدل على جواز تأخير الصلوة في حالة التحام القتال
المطاردة إلى حين زوالها ووضع الحرب أوزارها فهذا الذي
ذكرنا من صفة صلوة الخوف في صلوة الفجر والرباعية إذا قصرت
في السفر أما المغرب فيصلي بالطائفة الأولى ركعتين وبالثانية ركعة
ولا يقصر منها شيء لأنها لا تقصر وإذا جلس في التشهد الأول فهل
تفارقه الطائفة أو حين يقوم إلى الثالثة على وجهين أرجحهما وفي
الحضر صلى بكل طائفة ركعتين ثم تقضي لأنفسها ركعتين فإن

کے سبب اور نہ کسی کی زندگی کے سبب ہے جب تم اسکو دیکھو تو نماز کیطرف رجوع
کرو **فصل** اور لیکن خوف کی نماز تو اسکا کرنا چار شرطوں سے روا ہے ایک یہ ہے کہ [illegible]
کی یہ ہے کہ دشمن ایسا ہو جس سے لڑائی جائز ہو [illegible]
[illegible] شرط یہ ہے کہ اسکے ہجوم سے خوف ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] امام کے ساتھ سلام کی فضیلت [illegible]
[illegible]
[illegible] تحقیق فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہل بن ابی حثمہ کی حدیث میں کھڑا ہو امام اور [illegible]
صف جو اسکے پیچھے ہے اور وہ صف جو دشمن کے مقابل ہے [illegible] پیچھے والوں کے
ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرے پھر کھڑا رہے یہانتک کہ اپنی ایک رکعت
ادا کرلیں پھر وہ دوسری صف آگے ہو جاوے اور ان لوگوں کی جگہ میں کھڑے ہوں پھر ملکو
آویں اور ان لوگوں کی جگہ کھڑے ہوں پھر امام انکو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھا دے پھر
بیٹھ جاوے یہانتک کہ دوسری رکعت کو پورا کرلیں پھر انکے ساتھ سلام پھیرے اور
تحقیق ہمارے امام رحمہ اللہ سے روایت کی وہ چیز جو نماز کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے بیچ
وقت غلبہ لڑائی کے اور ایک دوسرے کے پھینکنے کے اسکے دور ہونے کے وقت اور لڑائی
کو اپنے ہتھیار رکھدینے کے وقت تک پس یہ جو ہمنے نماز خوف کی صفت سے ذکر کیا ہے
نماز فجر اور چار رکعت والی نماز میں ہے جبکہ سفر میں قصر کیجاوے اور مغرب کی نماز پڑھاوے
امام پہلے طائفہ کو دو رکعت اور دوسرے کو ایک رکعت اور اسمیں کچھ کم نہ کرے کیونکہ وہ قصر

[illegible marginal notes]

فرّقهم أربع فرق لم تصحّ صلوتهم وصلوة الفرقة التي ائتمّت في الرابعة
وهل تبطل صلوة الأولى والثانية على وجهين هذا الذي ذكرناه إذا
كان العدوّ وراء القبلة أو عن يمينها أو شمالها أمّا إذا كان
في جهة القبلة فيرى بعضهم بعضا ولا يستترهم هناك ولكن لهم
جاز أن يصلّي بهم صلوة الخوف فيجعلهم صفّين أو ثلاثة على
قدر كثرتهم وقلّتهم ويحرم بهم أجمعين فيصلّي الركعة الأولى فإذا أراد
السجود سجد معه الصفّ الأوّل الذي يليه والباقون قيام
حتّى يقوموا إلى الركعة الثانية ثمّ يسجد الباقون فإذا أراد السجود
الإمام في الركعة الثانية وقف الصفّ الأوّل الذي سجد معه في
الركعة الأولى يحرسونه إلى أن يجلس الإمام في التشهّد ثمّ يلحقونه
في التشهّد فيتبعونه فيسلّم الجميع هكذا روي عن النبي صلّى الله
عليه وسلّم أنّه صلّاها بعسفان وإذا تأخّر في الركعة الثانية
الصفّ الأوّل وتقدّم الصفّ الثاني إليه مكان لم يكن به بأس جاز
وإن اشتدّ الخوف والتحم القتال صلّوا إيماء قياما أو قعودا وركبانا على
أيّ حال أمكنهم رجالا أو ركبانا مستقبلي القبلة وغير مستقبليها
إيماء أو غير إيماء وهل تعليمه إقامة الصلوة متوجّهين إلى
القبلة أم لا على روايتين فإن حصل الأمن أتمّ العدد في
بناء الصلوة وإن أمن وهم يصلّون متوجّهين إلى غيرها
في الصلوة مطمئنّين ثمّ اشتدّ الخوف كبّروا وكذا صلوة
خوف وإن احتاجوا إلى الضرب والطعن والكرّ والفرّ جوّزنا
الصلوة لكلّ خائف من عدوّ كالسبع والسيل وتلاطم الغرق
وغير ذلك لكن الشدّة كالطالب للعدوّ يخاف فوته عنده يصلّيها
يصلّيها على إحدى الروايتين

فصل وإذا أراد القصر في الصلوة
جاز إذا جاوز بيوت قريته أو خيام قومه فيقصر الرباعية
فيصلّيها ركعتين إذا كان سفرا طويلا وهو ستّة عشر فرسخا
أربعة برد وهي ثمانية وأربعون ميلا بالهاشمي النيّة الواحدة
فراسخ فيقصر مارّا وجائيا فإن دخل بلدة أو قرية فنوى
الإقامة فيها أكثر من عشرين صلوة أتمّ وكان حكمه حكم
المقيم إنّه إذا أحرم وتمّ عشرين صلوة على نيّة الخوف

ان کو چار جماعتوں پر منقسم کرے صحیح نہو گی انکی نماز اور فرقہ چوتھے اور چوتھی
کی اور کیا باطل ہوتی ہے نماز پہلے اور دوسرے فرقہ کی اور مسئلہ دو وجہ پر ہے جو ذکر
کیا ہے جب ہی دشمن قبلہ کے پیچھے یا اسکے داہنے یا بائیں ہو لیکن جب قبلہ کی جہت
میں ہو اور ایک دوسرے کو دیکھے اور وہاں کوئی کمین گاہ نہو تو جائز ہے کہ نماز خوف کی
نماز گذارے پس کری انکو دو صفیں یا تین انکی زیادتی اور کمی کے اندازہ پر اور ان
سبہوں کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہے پھر پڑھے پہلی رکعت اور جب سجدہ کا ارادہ کرے تو امام
سجدہ کریں اسکے ساتھ صف پہلی کے جو اس سے متصل ہے پس کھڑے ٹھہرے اور ان کی
نگہبانی کرے یہانتک کہ دوسری رکعت کیطرف اٹھ کھڑے ہوں پہلے اور سجدہ کریں پیچھے
ان کو قیام کیا اسمیں پھر جب امام سجدہ کرے دوسری رکعت میں تو ٹھہرے صف
پہلی جسنے امام کیساتھ سجدہ کیا ہے پس انکی نگہبانی کرے یہانتک کہ امام تشہد میں بیٹھے پس
انکی متابعت کرے پس سلام پھیریں سب ہمراہ امام کے یہ ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ
نے عسفان میں اسطور پڑھا اور اگر دوسری رکعت میں پہلی صف پیچھے ہٹ جاوے اور
دوسری صف پہلی کی جگہ آگے بڑھ جاوے اور نگہبانی کرے تو جائز ہے اور اگر خوف سخت
ہو اور لڑائی بڑھ جاوے تو نماز پڑھیں جماعت سے اور اکیلے اکیلے جس حال سے ممکن ہو پیادہ
اور سوار قبلہ کیطرف منہ کیے ہوئے اور بغیر اسکے اشارہ سے اور بغیر اشارہ کے اور کیا لازم
ہے شروع کرنا نماز کا قبلہ کیطرف منہ کرکے اسمیں دو روایتیں ہیں پس اگر امن
حاصل ہو گیا اور دشمن لوٹ گیا اپنی نمازوں پر بنا کریں اور اسی طرح پاپیادوں کی
بنا ہو سواری پر اطمینان کیساتھ اور اگر اطمینان کی حالت میں نماز میں شروع ہوئے پھر
خوف سخت ہوا تو سوار ہو جاویں اور نماز خوف کی پوری کریں اگرچہ محتاج ہوں طرف
مارنے اور تیر لگانے اور نیزہ مارنے اور بھاگنے کی اور جائز ہے یہ نماز واسطے ڈرنیوالے
کے دشمن سے مثل درندہ اور سیلاب اور آگ اور سوائے اسکے اور اسی طرح جب
ہو طلب کرنیوالا دشمن کا اور اسکے فوت ہونے کا خوف کرے نزدیک تنگ ہونے وقت کے
صلوٰۃ خوف دو روایتوں میں سے ایک روایت پر

فصل اور لیکن نماز کا قصر کرنا تو وہ جائز
ہے جب اپنے گاؤں کے گھروں یا اپنی قوم کے خیموں سے گذر جاوے پھر چار رکعت والی نماز کو قصر
کرے اور دو رکعتیں پڑھے جب کہ اسکا سفر لمبا ہو اور وہ سولہ فرسنگ چار
بریدیں اور اڑتالیس میل ہاشمی میل سے ہیں اور ایک برید چار فرسنگ کا ہے تو
قصر کرتا جاوے اور آتے ہوئے پس اگر کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہو اور اسمیں بائیس نمازوں
کی اقامت کی نیت کی تو نماز کو پورا کرے اور اسکا حکم مقیم کا سا حکم ہوا اور اگر بیس
نماز وقتی اقامت کی نیت کی تو یہ دو روایتوں میں سے ہے اور اس سے کم

ذلك قصر في أي نزل بلدة ولم يرد فيها أن يرحل ولا نيته له بل
قال اليوم أخرج غدا أخرج قصرها أبدا لما روي أن النبي صلى الله عليه
وسلم أقام بمكة ثمانية عشر يوما وقيل سبعة عشر يوما يقصر
وفي حديث عمران بن حصين شهدت الفتح مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكان لا يصلي إلا ركعتين ثم يقول
لأهل البلد صلوا أربعا فإنا قوم سفر وأقام صلى الله عليه وسلم
بتبوك عشرين يوما يقصر وكذلك الصحابة قال أنس بن مالك
كان قام أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم برامهرمز تسعة أشهر
يقصرون الصلاة وذكر أن ابن عمر أقام بأذربيجان ستة أشهر
يصلي ركعتين إذا أحرم بالصلاة وهو مقيم ثم صار مسافرا بأن
كان راكب السفينة في بلده فخرج من حيطانها أو سيرها
ثم دفع الملاح المركب فخرج من حدها لزمه الإتمام وكذلك لو
أحرم في السفر ثم أقام ببلده أو نوى الإقامة أو شك هل هو مقيم أو
مسافر أو لم ينو القصر عند تحريمه لزمه الإتمام في جميع
ذلك لأن الأصل الإتمام وإنما أبيح القصر بشرط فإذا لم يوجد
فعليه كما لو ترك الشروط في الأداء وإذا قضى إذا أحرم بنية
القصر ثم نوى الإقامة أتم وكذلك إن أحرم بها مقيما ثم نوى
السفر أتم ولذلك لأن شرط صحة القصر النية فإن لم يكن لا يبيح
رخص السفر ويستبيح الشرع إذا سافر في سبيل الله
أو لحج أو تجارة أو نحوها أما إذا كان سفره للمعاصي
بسفره فقد أعانه بتلك الرخص وتقويته عليها وعلى عدم صلاة
بطاعته فلا تقويه لأن لا تبنى على معصيته ثم القصر
عند إمامنا أحمد رحمه الله أفضل من الإتمام لأن الإتمام القصر
كماله التيسير والفطر ولأن النبي صلى الله عليه وسلم فعل في جميع أسفاره
واتباع رخصه ورفقه أولى لو لم يكن في إتمام الصلاة وصيام
السفر حرج وتيسير النفس وجهه مباهاته بعطيته لك في قصره
وإفطاره من أن التشريف تكسيرها ومخصوصة بها التي هي أم العبادة
والعبودية كان بالحري أن يقال إن القصر والفطر أولى وكيف وقد كان
صلى الله عليه وسلم لا يقبل إلا قصر الصلاة في السفر وقد

میں قصر ہی اور اگر کسی شہر میں اترا اور نہیں چاہتا کہ کب کوچ کر جاوے گا اور اسکی کوئی نیت
نہیں بلکہ کہتا ہے آج کل چلا جاؤں تو ہمیشہ قصر کرے بسبب اسکے جو مروی ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اٹھارہ دن اقامت کی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ سترہ دن اور آپ
قصر کرتے تھے اور عمران بن حصین کی حدیث میں ہے کہ میں فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے ساتھ حاضر ہوا تو آپ نماز دو رکعت کے سوا نہیں پڑھتے تھے پھر شہر والوں کو فرماتے
تم چار رکعت پڑھو ہم لوگ مسافر ہیں اور تبوک میں آپ نے بیس دن اقامت کی اور آپ
قصر کرتے تھے اور اسی طرح صحابہ کرتے تھے انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے صحابہ کرام رامہرمز میں نو مہینہ اقامت کی نماز کا قصر کرتے رہے اور
مروی ہے کہ ابن عمر نے آذربیجان میں چھ مہینہ اقامت کی دو رکعت نماز پڑہا کرتے
اور اگر نماز کی تکبیر تحریمہ کہی اور وہ مقیم تھا پھر مسافر ہوگیا اس طرح کہ کشتی میں تھا
جو اسکے شہر کے ایک پہلو میں ہے اسکی حد و دیواروں کے اندر اور شہر کی پناہ میں
پھر ملاح نے کشتی کو چلایا تو اسکی حد سے نکل گیا تو اسپر پورا کرنا لازم ہے اور اسی
طرح اگر سفر میں تکبیر تحریمہ کہے پھر شہر میں اقامت کی یا مقیم کی نیت کی یا اوس
شخص کو جسمیں شک پڑے کیا وہ مقیم ہے یا مسافر ہے یا اسکی ابتدا میں قصر کی نیت
نہیں کی تو اسکو پورا کرنا لازم ہے ان تمام صورتوں میں اور قصر کرنا جائز نہیں جب
نماز کا قضا کرنا ہو لازم ہو کیونکہ وہ اسکے ذمہ کامل ثابت ہوئی ہے اور سفر اثر نہیں
یا اگر وہ اپنی جگہ کرے اور جب تکبیر تحریمہ کہی قصر کی نیت سے پھر اقامت کی نیت کی
تو پورا کرے اور اسی طرح جب تکبیر تحریمہ کہی اور وہ مقیم ہو پھر سفر کی نیت کرے
اور اسی طرح اگر اسکا سفر گناہ یا کھیل اور تماشے کا ہے تو سفر کی رخصتیں اسکو مباح
نہیں ہوتیں اور رخصتیں مباح نہیں ہوتیں مگر جب سفر کرے واسطے واجب مثل حج
اور جہاد کے یا واسطے مباح کے مثل تجارت اور دنیاوی مطالب کے اور وہ جو گناہ
کا سفر ہو اور جب ہم گناہ والے سفر کیلئے رخصتیں مباح کریں تو تحقیق ہم دلیل کے
اسکے رب کی نافرمانی پر اور اسکے اسپر باقی رہنے پر اور اسکی طاقت
تو ہم اسکی مدد نہیں کرتے اسپر اور نہ ہم اسکی [illegible]
اسکو توڑتے ہیں اور قصر کرنا ہمارے امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک افضل ہے پورا کرنے سے
لیکن پورا کرنا اور قصر کرنا جیسے کہ [illegible] روزہ رکھنا اور افطار کرنا اور اللہ تعالی
جیسی نہایت کریم ہے ان سب میں ترک کرنا اور اسکی رخصتوں اور آسانی کی پیروی کرنا بہتر ہے
اور اگر نہ ہوتا اسکی نماز کے پورا کرنے اور سفر میں روزہ رکھنے میں اسکی دقت اور تعب
مگر اور اسکی تعظیم اور نماز کی قصر اور روزہ کے افطار میں نفس کی ذلت اور اسکا

أمّا فقال صلى الله عليه وسلم تلك صدقة تصدّق الله بها
على عباده فاقبلوا صدقته وقال صلى الله عليه وسلم إنّ الله
يحبّ أن تؤتى رخصه كما يكره أن تؤتى معصيته والعجب كلّ
العجب ممّن يتمّ الصلوة في السفر ويصوم فيه ويترك الرخص و
هو مرتكب الكبائر من أكل الحرام وشرب المسكر ولبس الحرير والزنا
واللواطة واعتقاد السوء في الأصول وغير ذلك من الفظائع فصل
وأمّا الجمع بين الصلاتين فجائز بين الظهر والعصر أداءً و
بين المغرب والعشاء بشرط أن يكون في السفر طويلًا لا هو [illegible]
على ما بيّنّا ولا يجوز ذلك في القصير وما دون ذلك وهو
مخيّر بين تأخير الأولى إلى وقت الثانية وبين تقديم الثانية إلى
وقت الأولى والاستحباب في التأخير وهو أن يؤخّر الأولى ولو قدّم الثانية
فيصلّيهما في أوّل وقت الثانية وإن صلّاهما في وقت الأولى قدّم
الأولى منهما ثمّ الثانية وينوي الجمع عند الإحرام بالأولى ولا يفرّق
بينهما إلّا بقدر الإقامة أو الوضوء إن انتقض وضوءه وإن صلّى
بينهما سنّة الصلوة بطل الجمع في إحدى الروايتين وفي الأخرى
لا يبطل والأولى أن يؤخّر السنّة إلى بعد الفراغ من الفرض و
لا يفصل بينهما بشيء وإن جمع في وقت الثانية فنيّته في وقت الأولى
تجزيه ولا يفتقر إلى تجديد النيّة عند فعلهما لأنّه ما أخّر الأولى
إلّا للجمع بينها وبين الثانية ولا فرق بين أن يكون ذلك في أوّل
وقت الأولى أو إذا بقي منه مقدار فعلها فإن خرج وقت الأولى من غير
نيّة الجمع لم يجز الجمع بينهما وإذا جمع في وقت الثانية فقدّم
الأولى ثمّ الثانية كما لو صلّاهما في وقت الأولى وهل يشترط أن
لا يفرّق بينهما بسنّة [illegible] على وجهين فمن أصحابنا من قال إنّ
الجمع كالقصر لا يفتقر إلى نيّة وهو أبو بكر وأمّا الجمع لأجل
المطر فيجوز بين المغرب والعشاء وهل يجوز بين الظهر والعصر
فيه وجهين وكذلك الخلاف في الوحل المجرّد من غير مطر أو ريح شديدة
باردة وهل يجوز الجمع لأجله على وجهين فإذا جمع لمطر فإن
كان ذلك في وقت الأولى لأجل المطر اعتبر أن يكون المطر موجودًا
عند افتتاح الأولى وعند الفراغ منها وافتتاح الثانية [illegible]

بنجوف ہو گئی ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ صدقہ ہے اللہ تعالی نے
اسکے ساتھ اپنے بندوں پر صدقہ کیا ہے تو تم اسکے صدقہ کو قبول کرو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے کہ اسکی رخصتوں کو پکڑا جاوے جیسا کہ
دوست رکھتا ہے کہ اسکے واجبات کو پکڑا جاوے اور نہایت تعجب اس شخص سے ہے جو سفر میں
نماز کو پورا کرتا ہے اور روزہ رکھتا ہے اور رخصتوں کو چھوڑتا ہے اور وہ مرتکب ہوتا ہے
کبیرے گناہوں کا حرام کے کھانے اور نشہ والی چیز پینے اور ریشم کے پہننے سے اور زنا
اور لواطت اور اصول میں بُرے اعتقاد اور سوائے اسکے بڑے گناہوں سے **فصل**
لیکن نماز دونوں کے درمیان جمع کرنا تو یہ امر جائز ہے درمیان ظہر اور عصر کے اور درمیان مغرب
اور عشاء کے سفر لمبے میں [illegible] جیسا کہ ہم نے بیان
کیا اور جمع کرنا جائز نہیں [illegible] کم ہو اور جمع کرنے والے
کو اختیار ہے کہ پہلی نماز کو دوسری نماز کے وقت تک تاخیر کرے اور یا دوسری نماز
کو پہلی نماز کے وقت تک تقدیم کرے اور مستحب تاخیر ہے اور مؤخر کرنا اس طرح ہے کہ پہلی نماز
کو مؤخر کرے اور دوسری نماز کو پہلی کرے پھر دوسری نماز کو اول وقت میں ادا کرے
اور اگر دونوں نمازوں کو پہلی نماز کے وقت میں ادا کرے تو انمیں پہلی نماز کو پہلے ادا کرے پھر دوسری
کو اور تکبیر تحریمہ کے وقت جمع کی نیت ساتھ نماز پہلی کے کرے اور دونوں نمازوں میں فرق نہ کرے
مگر بقدر اقامت اور وضو کے اگر وضو ٹوٹ جاوے اور اگر انکے درمیان نفل پڑھے تو جمع کرنا
باطل ہو جاویگا دو روایتوں میں سے ایک میں اور دوسری روایت یہ ہے کہ باطل نہیں ہوتا اور
اولیٰ یہ ہے کہ سنتوں کو مؤخر کرے فرضوں سے فارغ ہونے تک اور انمیں کسی چیز کے ساتھ
فصل نہ کرے اور اگر دوسری نماز کے وقت میں جمع کرے تو اسکی نیت پہلی نماز کے وقت میں
کفایت کرتی ہے اور وہ نئی نیت کے لئے محتاج نہیں انکے ادا کرنے کے وقت تاکہ جمع کرے
ان دونوں میں اور درمیان دوسرے کے اور اس بات میں فرق نہیں ہے کہ نیت کرے پہلی نماز کے اول
وقت میں یا جب اتنا وقت باقی ہو جس میں ادا کر سکے پھر اگر پہلی نماز کا وقت سوائے جمع کی نیت
کے گذر گیا تو جمع جائز نہیں اور جب دوسری نماز کے وقت میں جمع کرے تو پہلی نماز کو
ادا کرے پھر دوسری کو جیسا کہ اگر اسکو اسکے پہلے وقت میں پڑھا اور دو نمازوں میں فرق کرنا
سنتوں سے یہ شرط ہے یا نہیں اس مسئلہ میں دو طرح ہیں اور ہمارے بعض اصحاب میں سے لوگ کہتے ہیں کہ
جمع اور قصر محتاج نہیں ہیں نیت کے اور وہ ابو بکر ہے اور لیکن جمع کرنا بارش کے سبب تو وہ
جائز ہے درمیان مغرب و عشاء کے اور کیا جائز ہے درمیان ظہر و عصر کے اس مسئلہ میں دو طرح
پر ہے اور ایسا ہی حکم ہے کیچڑ میں بغیر بارش کے یا سخت سرد ہوا کے [illegible] اسکے سبب جمع جائز ہے
مسئلہ میں دو وجہ پر ہے اور جب جمع کرے بوجہ بارش کے تو معتبر یہ ہے کہ اگر [illegible] جمع کرنا

ذلك في وقت الثانية جاز سواء كان المطر قائما او قد انقطع
لانه قد اخر الاولى بسبب العذر فلا يؤثر زواله لان اول الوقت
قد فات فانقضى فلم يتمكن من ادراكه وانما جوزنا له الجمع
لاجل المشقة اللاحقة بالناس من بل الثياب والحذاء او الاذى
ويشق على الناس في الدخول والخروج وقد قال صلى الله عليه
وسلم اذا ابتلت النعال فالصلوة في الرحال مروي في
الصحيحين وكذا القصة عند احمد المريض حكم المسافر في
الجمع لان الله تعالى جمع بينهما وذكرهما في كلام واحد فقال
عز وجل فمن كان منكم مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر
والعلة في التخفيف الجمع هي المشقة وذلك في المريض اكثر
[illegible] لان المسافر قد [illegible] الا [illegible]
[illegible] في سفره [illegible] في الحضر لغاية [illegible]
وغير ذلك تستحب له الرخص التي [illegible] فكان
اولى بالرخص من المسافر فصل واما الصلوة على
الجنازة فهي فرض على الكفاية واولى الناس بها عندنا و [illegible]
السلطان ثم [illegible] فيقف الامام
حذاء صدر الرجل [illegible] المرأة وان كان جماعة [illegible]
[illegible] وان كانوا انواعا قدم افضلهم مما يلي الامام [illegible]
يكونوا رجالا ونساء وعبيدا وخناثى وصبيانا فقد [illegible]
ثم العبيد ثم الصبيان ثم الخناثى ثم النساء [illegible]
فقدموا الحر على العبيد ثم ينظر في الانواع [illegible]
الامام من كل نوع افضلهم في العلم والقرآن والسن والورع و
فيما اذا اجتمع رجل وامرأة جعل وسط المرأة حذاء
صدر الرجل واذا وقف الامام التفت عنها وشمالا وسوى
الصفوف وفعله في بقية الصلوات ثم استغفر الله تعالى وتاب من
ذنوبه وذكر مصرعه والدار الآخرة ويحضر انه كأس لا بد من شربه و
انه سيرد اليه لا يفوته فليحضر قلبه وليخشع جوارحه ليكون
اسرع للاجابة ثم يصلي على الميت صفتها ان يقول اصلي
على هذا الميت فرضا على الكفاية ولا يجب ان يذكر [illegible]

پہلی نماز کے وقت میں تو نہ ہونگے سبب تو اس بات کا اعتبار کیا جاتا ہے کہ پہلی نماز [illegible]
اسکے فارغ ہونیکے نزدیک وہ دوسری نماز کے شروع میں [illegible]
کے وقت میں [illegible] تو جمع کر لیا [illegible]
تاخیر کیا ہی تو اب اثر نہیں کرتا اسکی دور کرنیمیں کیونکہ اب پہلی نماز [illegible] چکا ہے
اور اسکو پانا ممکن نہیں اور ہم نے اسکے نہیں یہی [illegible]
مینہ کی کیچڑ کے ساتھ لوگونکو تکلیف ہوتی ہے اور [illegible]
داخل ہونا اور نکلنا مشکل ہوگا اور [illegible]
جوتے تر ہوں تو نماز اپنے گھرون میں [illegible]
نزدیک بیمار اور مسافر کا ہی ایسا ہی حکم [illegible] اسنے انہیں
جمع کیا [illegible] فرمایا [illegible] بیمار
یا مسافر [illegible] دونوں [illegible]
اور بیمار [illegible] تکلیف ضروری ہوتی ہے [illegible]
نعمت میں [illegible] توانا ہو [illegible]
اور [illegible] اور باوجود اسکے [illegible] تخفیف ہی اور بیمار [illegible] رخصت کے
زیادہ لائق ہوا فصل [illegible] نماز [illegible] فرض [illegible] نزدیک
بہت لائق لوگوں [illegible] نماز جنازہ [illegible]
[illegible] امام مرد کے سینہ کے برابر کھڑا ہو اور عورت [illegible]
تو انکے [illegible] اور اگر کئی [illegible] ہوں تو انمیں افضل امام [illegible]
جیسے ہوں مرد اور عورتیں اور غلام [illegible]
ہوں پھر غلام پھر لڑکے [illegible]
مقدم کیے جاوینگے پھر نظر کرے [illegible] پھر امام [illegible]
علم اور قرآن اور دین اور تقوی میں زیادہ [illegible]
میت جمع ہو جاوینگے تو عورت کا درمیان مرد کے سینہ [illegible]
ہو اور دائیں بائیں [illegible] برابر کرے [illegible]
تعالے سے معافی چاہے اور اپنے گناہوں [illegible] توبہ کرے اور [illegible]
اور یقینا جانے کہ موت ایک پیالہ ہے جسکا پینا ضروری ہے اور وہ جلد ہی اسکے پاس
آویگی اور اسکو نہ چھوڑیگی اور اپنا دل حاضر کرے اور اپنے اعضا کو عاجز کرے تاکہ اسکی
دعا جلدی قبول ہو پھر نماز جنازہ پڑھے اسکی نیت یہ ہے کہ کہے میں اس میت کا
جنازہ پڑھتا ہوں فرض کفایہ اور [illegible] مرد یا عورت ہونیکی ذکر کی

[illegible] تكبيرات يقرء في الأولى الفاتحة لما روي عن ابن عباس
أنه قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نقرء بفاتحة
الكتاب [illegible] على النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]
كما يصلي [illegible] قال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] في النار [illegible]
[illegible] ونفسك [illegible]
[illegible] اللهم اغفر لحينا وميتنا
وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وأنثانا اللهم من
أحييته منا فأحيه على الإسلام والسنة ومن توفيته منا فتوفه
عليهما [illegible] اللهم
[illegible]
[illegible] مسيئا
فتجاوز [illegible] فيها
من فتنة القبر وعذاب النار [illegible] أو اجرا
[illegible]
اللهم لا تحرمنا أجره ولا تفتنا بعده [illegible] ربنا آتنا
في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ومن
أصحابنا من قال يقف قليلا ثم لا يقول شيئا ويسلم تسليمتين
واحدة عن يمينه وإن سلم تسليمتين جاز وهو مذهب الإمام
الشافعي والتسليمة الواحدة الاختيار عند إمامنا أحمد قال يروى
عن ستة من الصحابة أنهم سلموا على الجنازة تسليمة واحدة
منهم علي بن أبي طالب وعبد الله بن عباس وابن عمر وابن أبي أوفى
وأبو هريرة وواثلة بن الأسقع وروي أيضا عن النبي صلى الله عليه
وسلم أنه صلى على جنازة فسلم عن يمينه وإن أراد غير هذا
الدعاء دعا وقال الحمد لله الذي أمات وأحيى والحمد لله الذي
يحيي الموتى له العظمة والكبرياء والملك والقدرة والثناء وهو على
كل شيء قدير اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت [illegible]

ضرورت نہیں اور چار تکبیرین کہی پہلی تکبیر میں فاتحہ پڑہے اسلیئے کہ ابن عباس سے روایت
ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو حکم کیا کہ ہم جنازہ پر
فاتحہ [illegible] دوسری تکبیر [illegible] درود پڑہے [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جیسے تشہد میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور تو دعا [illegible] مگر مستحب [illegible]
دعا پڑہے یا اللہ بخش ہمارے زندہ اور مردہ [illegible] حاضر اور غائب اور ہمارے
چھوٹے اور بڑے اور ہمارے مرد اور عورتیں یا اللہ جسکو تو ہم میں زندہ رکھے اس کو
اسلام اور سنت پر زندہ رکہ اور جسکو ہم میں فوت کرے اسکو ایمان [illegible] پر فوت
کر او ہمارے [illegible] یا اللہ یہ بندہ
[illegible] پاس آیا [illegible] پاس کوئی آدمی آوے
[illegible] یا اللہ اگر یہ اچھا تہا تو اسکو [illegible] زیادہ دے اور اگر برا تہا
تو اس سے درگذر کر یا اللہ ہم تیرے پاس شفیع ہو کر آئے ہماری سفارش اسکے حق میں
قبول کر اور اسکو قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے بچا اور اسکو معاف کر اور
اسکی جگہ اچھی بنا اور دنیا کے گھر سے اسکو اچھا گھر دے اور دنیا کی ہمسائگت سے اچھی
ہمسائگت اور یہ کام ہمارے ساتھ اور سب مسلمانوں کے ساتھ کر یا اللہ ہم کو اسکے
اجر سے محروم مکر اور اسکے پیچھے ہم کو نہ آزما اور چوتھی تکبیر میں یہ دعا پڑہے یا اللہ دے
ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا اور
ہمارے اصحاب میں سے وہ ہیں جو کہتا ہے تھوڑا سا ٹھہرا ہوا اور کچھ نہ پڑہے اور داہنی طرف
ایک سلام پھیرے اور اگر دو نو طرف سلام پھیرے تو جائز ہے اور یہی امام شافعی کا مذہب ہے
اور ہمارے امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک ایک ہی سلام پسندیدہ ہے اور فرمایا کہ چھ صحابہ سے
مروی ہے کہ وہ جنازہ پر ایک ہی سلام کہا کرتے تھے جن میں سے ہیں علی بن ابی طالب اور
عبد اللہ بن عباس اور ابن عمر اور ابن ابی اوفی اور ابو ہریرہ اور واثلہ بن اسقع
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہی مروی ہے کہ آپ نے جنازہ کی نماز پڑہی اور
داہنی طرف سلام پھیرا اور اگر اس دعا کے سوا اور دعا پڑہے تو جائز ہے اور کہے سب
تعریف اللہ کو جسنے مارا اور جلایا اور سب تعریف اسکی ہے جو مردونکو جلاویگا اسی کے
لیئے عظمت اور کبریائی اور ملک اور قدرت اور ثنا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ درود [illegible]

وترحمت وبارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم
انه عبدک ابن عبدک وابن امتک انت خلقته ورزقته وانت امته
وانت تحییه انت تعلم سره جئناک شفعاء له فشفعنا فیه اللهم
انا نستجیر بحبل جوارک له انک ذو وفاء وذمة اللهم قه من فتنة
القبر ومن عذاب جهنم اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واکرم
مثواه ووسع مدخله واغسله بماء الثلج والبرد ونقه من الخطایا
کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وابدله دارا خیرا من داره وزوجا
خیرا من زوجته واهلا خیرا من اهله وادخله الجنة ونجه من
النار اللهم ان کان محسنا فزد فی احسانه وجازه باحسانه و
ان کان مسیئا فتجاوز عنه اللهم انه قد نزل بک وانت خیر منزول
به وهو فقیر الی رحمتک وانت غنی عن عذابه اللهم ثبت عند المسئلة
منطقه ولا تبتله فی قبره بما لا طاقة له به اللهم لا تحرمنا اجره ولا
تفتنا بعده وان کانت امرأة قال اللهم انها امتک وبنت عبدک
وامتک ثم یتم الدعاء واحق الناس عند امامنا احمد بالصلوة
علیه من اوصی ان یصلی علیه ثم الوالی ثم اقرب العصبة الاب و
ان علا ثم الابن وان سفل ثم اقرب العصبة الاخ وابن الاخ و
العم وابن العم وهل یقدم الزوج علی الولد علی روایتین وقد اوصت
الصحابة بالصلوة علیهم فروی ان ابا بکر رض وصی ان یصلی علیه
عمر وعمر رض وصی ان یصلی علیه صهیب وکان ابنه عبد الله موجودا
واوصی شریح ان یصلی علیه زید بن ارقم واوصی میسرة ان یصلی
علیه شریح واوصت عائشة الی ابی هریرة واوصت ام سلمة
ان یصلی علیها سعید بن جبیر واما دعاء الطفل فیقول اللهم
انه عبدک وابن عبدک وابن امتک انت خلقته ورزقته وانت امته
وانت تحییه اللهم اجعله لوالدیه سلفا وذخرا وفرطا واجرا
وثقل به موازینهما واعظم به اجورهما ولا تحرمنا واياهما
اجره ولا تفتنا واياهما بعده اللهم الحقه بصالح سلف المؤمنین
فی کفالة ابراهیم وابدله دارا خیرا من داره واهلا خیرا من اهله و
عافه من عذاب جهنم اللهم اغفر لافراطنا واسلافنا ومن سبقنا بالایمان
اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام ومن توفیته منا فتوفه علی

بھیج محمد صلعم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر جیسی درود بھیجا تو نے اور رحمت
اور برکت کی تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم کی اولاد پر تو تعریف کیا گیا
بزرگ ہی یا اللہ یہ تیرا بندہ ہی اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا تو نے
اسکو پیدا کیا اور تو نے اسکو روزی دی اور تو نے اسکو مارا اور زندہ کریگا اور تو
اسکا بھید جانتا ہی ہم تیرے پاس اسکی سفارش کیلئے آئی ہماری سفارش اسکے حق میں قبول
کر یا اللہ ہم تیری جوار کی پناہ میں آئے تو صاحب وفا اور صاحب ذمہ ہی یا اللہ اسکو
قبر کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے بچا یا اللہ اسکو بخش اور اسپر رحم کر اور اسکو معاف
کر اور اسکی مہمانی اچھی بنا اور اسکا گھر فراخ کر اور اسکو برف اور اولوں کے پانی
سے دہو اور اسکو گناہوں سے صاف کر جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہی اور اسکو
دنیا کے گہر سے اچھی گہر میں اتار اور اسکی بیوی سے اچھی بیوی دے اور اہل سے بہتر اسکے
اہل سے اور اسکو جنت میں داخل کر اور عذاب سے بچا یا اللہ اگر یہ اچھا تہا تو اسکی نیکی زیادہ
کر اور اسکو اچھی جزا دے اور اگر برا تہا تو اس سے در گذر کر یا اللہ یہ تیری پاس آیا ہے
اور تو بہتر ہے جسکے پاس لوگ آویں اور وہ تیری رحمت کا محتاج ہی اور تو اسکے عذاب
سے بے پروا ہی یا اللہ پرسش کیوقت اسکی زبان کو ثابت رکہ اور نہ مبتلا کر اسکو اسکی
قبر میں جسکی اسکو طاقت نہیں یا اللہ نہ محروم کر ہم کو اسکے اجر سے اور نہ آزما ہم کو اسکے
پیچھے اور اگر میت عورت ہو تو کہے یا اللہ یہ عورت تیری لونڈی ہی اور تیری لونڈی
کی بیٹی ہی پھر دعا پوری کرے اور ہمارے امام احمد کے نزدیک جنازہ کی نماز پڑہانے کے
لائق وہ شخص ہے جس کو میت وصیت کر گیا ہی پھر والی پھر بہت نزدیک عصبہ یعنی باپ
اگرچہ اوپر ہو پھر بیٹا اگرچہ نیچے ہو پھر نزدیکی عصبہ یعنی بہائی اور بہتیجا اور چچا اور چچا کا بیٹا اور
آیا خاوند بیٹے پر مقدم ہے یہ مسئلہ دو طرح پر ہی اور صحابہ نے اپنے جنازہ کی نماز کی وصیت
کی اور روایت کیا گیا ہی کہ ابوبکر نے وصیت کی کہ اسکا جنازہ عمر پڑہی اور عمر نے
وصیت کی کہ اسکا جنازہ صہیب پڑہے حالانکہ اسکا بیٹا عبد اللہ موجود تہا اور شریح
نے وصیت کی کہ اسکا زید بن ارقم جنازہ پڑہی اور ابو میسرہ نے وصیت کی کہ اسکا شریح جنازہ
پڑہی اور عائشہ نے ابوہریرہ کو وصیت کی اور ام سلمہ نے سعید بن جبیر کو اور لڑکی کی دعا
پھر کہے یا اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے اور تیری لونڈی کا بیٹا تو نے اسکو پیدا کیا اور
اسکو روزی دی اور تو نے اسکو فوت کیا اور تو اسکو جلاویگا یا اللہ اسکو اسکے ماں باپ
کے لئے پیشرو بنا اور ذخیرہ اور میر سامان اور اجر اور اسکے سبب انکی تولیں بہاری کر اور
اسکے سبب انکا اجر بڑا کر اور اسکے اجر سے ہم کو اور ان دونوں کو محروم نہ کر اور نہ ہم کو اور ان دونوں کو
اسکے پیچھے آزما یا اللہ نیک مومنوں کے ساتھ اسکو ملا ابراہیم کی کفالت میں اور بدلا دے

الایمان اغفر للمؤمنین والمؤمنات الاحیاء منهم والاموات ثم انما
یصلی علی السقط ویغسل اذا کان قد تمیز فیه شکل الانسان
واما اذا کان قطعة لحم لم یتبین فیه شیء من الخلقة فلا یغسل ولا
یصلی علیه بل یدفن والا ینبغی فی الغسل مزید فلا فرق بین
ان یغسله رجل او امرأة لما روی ان ابراهیم بن النبی صلی الله علیه
وسلم توفی وهو ابن ثمانیة عشر شهرا فغسلته النساء **فصل**
فیما نفعل بمن حضره الموت فکیفیة غسله وتکفینه وتجهیزه ودفنه

فصل یستحب لکل مؤمن موقن بالموت عاقل ان یکثر ذکر الموت و
یستعد له ویکون علی اهبة وترقب ویجدد التوبة کل ساعة ویحاسب
نفسه ویخرج من المظالم والدیون ویکتب وصیته معدة ولا یکون
غافلا عن هذا الامر المتیقن العظیم الشأن بل فی حق جمیع الانام الذی
لابد من مجیئه وهجومه فقد [illegible]
لذلک لما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اکثروا من ذکر هاذم
اللذات فانه فی لفظ آخر اکثروا ذکر الموت فانکم ان ذکرتموه فی
غنی کدره علیکم وان ذکرتموه فی ضیق وسعه علیکم وقال صلی
الله علیه وسلم انه قیل ای الناس اکیس فقال اکثرهم ذکرا
للموت واحسنهم له استعدادا قالوا یا رسول الله صلی الله
علیه وسلم وما علامة ذلک فقال التجافی عن دار الغرور والانابة الی
دار الخلود وقال لقمان علیه السلام لابنه یا بنی لا تؤخر التوبة
الی غد فان الموت یاتیک بغتة وقال النبی صلی الله علیه وسلم ما
حق امرئ له مال یرید ان یوصی فیه یبیت لیلتین الا ووصیته مکتوبة عنده و
جاء فی الحدیث حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا وزنوها قبل
ان توزنوا وقال عبد الله بن عمر سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول اعمل لدنیاک کانک تعیش ابدا واعمل لآخرتک
کانک تموت غدا فلیجتهد العاقل المؤمن فی خلاص نفسه من
الحقوق اللازمة الواجبة علیه قبل الموت من الذنوب والمظالم والدیون
فان لم یفعل فلیقطع ولیتیقن انه سیکون مرتهنا بها ومؤاخذا
ومعاقبا غدا فی قبره حتی ینقطع القوی وتبطل الحیل والحواس
ویجیء الاهل والجیران ویتطاول علی ماله الاعداء والخلان من

اور ایمان والوں اور ایمان والیوں کو معاف کر زندہ ہوں یا مرے ہوں اور سقط پر تمام جنازہ پڑھا
جاوے اور غسل دیا جاوے جب اسمیں انسان کی شکل ظاہر ہو اور لیکن جب گوشت کا لوتھڑا
ہو اور خلقت کی کوئی چیز اسمیں ظاہر نہوئی ہو تو غسل دیا جاوے اور نہ اسپر جنازہ پڑھا جاوے
بلکہ دفن کیا جاوے اور غسل دینے میں [illegible]
اسلیئے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے فوت ہوئے
اور وہ اٹھارہ مہینے کے تھے تو انکو عورتوں نے غسل دیا **فصل** قریب المرگ کے
ساتھ کیا کیا جاوے اور اسکو غسل دینے اور کفن دینے اور خوشبو لگانے اور دفن کرنیکا بیان **فصل**
ہر ایمان والے موت پر یقین کرنیوالے عقل والے کو مستحب ہے کہ موت کو بہت یاد کرے اور
اسکیلئے تیار رہے اور اسکیلئے سامان بناوے اور انتظار [illegible] ہر گھڑی توبہ کیا کرے
ساتھ اور اپنے نفس سے حساب کرے [illegible]
اور اپنی وصیت طیار [illegible]
جسکا آنا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وانا دہ ہے موت کو زیادہ یاد کرو اور اسکیلئے [illegible] تیاری کر [illegible] یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی کیا علامت ہے فرمایا دنیا سے دور رہنا اور ہمیشہ کے گھر کیطرف
رجوع کرنا اور حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا اے میرے بیٹے توبہ کو کل پر نہ ڈال
کیونکہ موت تجھ پر اچانک آ جاویگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مال دار آدمی
کو لائق نہیں کہ اسپر دو راتیں گذر جاویں اور اسکے پاس وصیت لکھی ہوئی نہو اور حدیث
شریف میں ہے اپنی جانوں کا حساب کر لو حساب ہونے سے پہلے اور انکو تولو تولے
جانے سے پہلے اور عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا
دنیا کا ایسا کام کر گویا تو ہمیشہ رہیگا اور آخرت کا ایسا کام کر گویا تو کل مر جاویگا
عقل والا مسلمان اپنے نفس کو حقوق واجبہ لازمہ سے خلاص کرے موت سے پہلے
گناہوں سے اور ظلموں اور قرضوں سے اگر یہ کام نہ کیا تو یقینا جانے کہ ان کا گروی
ہوں اور گرفتار اور اپنی قبر میں عذاب کیا گیا یہانتک کہ ٹوٹ جاویگی قوت اور
باطل ہو جاوینگے حیلے اور حسین اور چھوڑ آوینگے گھر والے اور ہمسایہ اور
متحیاب ہونگے اسکے مال پر دشمن اور دوستی والے مرد۔

[illegible]

الرجال ثم النساء ثم الولدان فلا يخبيه من ترجمتها الا الاداء في الدنيا والاستحلال والتوبة والاذعان او تعمده الرحيم برافته ورحمته اذ هو ارحم الراحمين فيعوض اصحابهم لما يشاء في دار الخلود دار الجنان روى عن سمرة بن جندب انه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى على جنازة فلما انصرف قال هل ههنا من آل فلان احد فقال رجل انا فقال له عليه السلام ان فلانا مأسور بدينه قال فلقد رأيت اهله ومن يتحرق عليه قاموا فقضوا عنه حتى ما بقي احد يطلبه بشيء وفي لفظ آخر قال ان فلانا محبوس بباب الجنة بدين عليه وعن علي انه قال مات رجل من اهل الصفة فقيل يا رسول الله ترك دينارا او درهما فقال صلى الله عليه وسلم كيتان من نار صلوا على صاحبكم وكان دينا عليه وفي حديث آخر شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم جنازة رجل من الانصار فقال اعليه دين قيل نعم قالوا فرجع فقال علي انا ضامن ما عليه فرجع فصلى عليه فقال صلى الله عليه وسلم يا علي فك الله رقبتك كما فككت عن اخيك المسلم ما من رجل يفك عن رجل دينه الا فك الله عنه يوم القيمة وقال صلى الله عليه وسلم لتؤدن الحقوق الى اهلها يوم القيمة حتى يؤخذ للشاة الجماء من الشاة القرناء وقال صلى الله عليه وسلم اياكم والظلم فانه ظلمات يوم القيمة واياكم والفحش فان الله لا يحب الفحش واياكم والشح فان الشح اهلك من كان قبلكم امرهم بالقطيعة فقطعوا وامرهم بالظلم فظلموا

فصل فاذا مرض المؤمن استحبت عيادته فاذا عاده اخوه المسلم نظر في حاله فان رجا خلاصه من مرضه حثه على الصبر وان خاف موته رغبه في التوبة من الذنوب والوصية بثلث ماله لمن لم يرثه من الاقارب الفقراء منهم فان كانوا اغنياء فللفقراء والمساكين واهل العلم والفضل الذين المنقطعين عن الاسباب الذين قطعتهم عنها القدر وضيق الورع عليهم التحرك فيها فانقلبت الاسباب عندهم اربابا فتركوها ونزهوا الرب سبحانه وتعالى عن ان يكون له شريك فوجعوا الى الرب فصار ما هو المقتر بالحق عندهم سهل والياس عما في ايدي الناس فسلموا جيعهم واشتاقوا اقسامهم

اور عورتین اور اولاد پہر اسکو حقوق سے کوئی چیز خلاصی نہین دیتی سوا انکے ادا کرنیکے دنیا مین اور معاف کرانیکے اور توبہ کرنے اور یقین کرنیکے یا ڈہانکتی ہے اسکو مہربانی کی شفقت اور رحمت کیونکہ وہ مہربانون کا مہربان ہے پہر حق والونکو جو چاہے دے سکتا ہے بہشت مین سمرہ سے روایت ہے اُس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ تہے آپنے ایک جنازہ کی نماز پڑہائی جب سلام پہیرا فرمایا ہہلا یہان فلانے کی اولاد سے کوئی ہے ایک آدمی بولا مین ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فلانا اپنی قرض مین قید ہے سمرہ نے کہا پہر مین نے اسکے گہر والون اور جنکو اُس سے محبت تہی قرض ادا کرتے دیکہا یہانتک کہ اس سے کوئی شخص قرض لینے والا باقی نرہا اور دوسری روایت مین ہے حضرت نے فرمایا فلان آدمی قرض کے سبب جنت کے دروازہ مین محبوس ہے اور علی سے روایت ہے کہا اہل صفہ سے ایک آدمی مر گیا کہا گیا یا رسول اللہ ایک دینار اور ایک درہم ترکہ چہوڑ گیا پس فرمایا آگ کے دو داغ ہین اپنے رفیق پر جنازہ پڑہو اور اسپر قرض تہا اور دوسری حدیث مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے جنازہ پر حاضر ہوئے پوچہا اسپر قرض ہے عرض کیا گیا ہان لکو جواب پر آپ پہر آئے حضرت علی نے فرمایا مین اسکے قرض کا ضامن ہون پہر آپ لوٹے اور اسکا جنازہ پڑہا آپنے فرمایا ای علی اللہ تیری گردن آزاد کرے جیسے تو نے اپنے بہائی مسلمان کی گردن آزاد کی کوئی آدمی اپنے بہائی کو قرض سے آزاد نہین کرتا مگر اللہ تعالی اسکو قیامت مین آزاد کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت مین تم ضرور حقوق ادا کروگے یہانتک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ کو بدلا دلایا جاویگا اور فرمایا تم ظلم سے بچو کیونکہ وہ قیامت کے دن اندہیرونکا سبب ہے اور فحش سے کیونکہ اللہ تعالی فحش کو دوست نہین رکہتا اور بخل سے بچو کیونکہ بخل ہی نے تمسے پہلون کو ہلاک کر دیا بخل نے انکو قطع کا حکم کیا انہون نے قطع کیا پہر حکم کیا ظلم کا انہون نے ظلم کیا

فصل مسلمان مریض کی عیادت مستحب ہے جب اسکا بہائی مسلمان اسکی عیادت کرے دیکہے اگر اسکے اچہا ہونیکی امید ہے تو اسکیلئے دعا کرے اور صبر کا امر کرے اور اگر اسکے مرنیکا خوف ہے تو اسکو گناہون سے توبہ کی رغبت دے اور ثلث مال مین وصیت کی اسکیلئے جو اسکا وارث نہو اسکے نزدیکی فقیرونسے اگر وہ غنی ہون تو وصیت فقیرون اور محتاجون اور علم اور فضل والون کیلئے ہے جو اسباب سے الگ ہین اور انکے لیئے جن کیلئے باتفاق تقدیر کوئی سبب نہین اور پرہیزگاری نے ان کو اسباب مین حرکت سے مجبور کیا ہے اور اسباب کو ارباب سمجہکر انہون نے چہوڑ دیا اور خدا کو انہون نے اسبات سے پاک سمجہا کہ اسکیلئے کوئی شریک ہو اسی کیطرف رجوع لائے انکے نزدیک انجام خدا پہر وسا ہے اور جو لوگونکے ہاتہ مین ہے اس سے نا امیدی ہے پہر انکی توحید عالم سے الگ

اللهم صفوا عفوا من غير تبعة في الدنيا ولا عقوبة في الآخرة
فيا طوبى لمن آواهم بنوال وجداه أو حذاه أو واصلهم بفضل
أو خدمهم يوما من الأيام أو أمن على دعائهم ساعة من الساعات أو
أحسن الثناء عليهم حالة من الأحوال على طول الله وذلك لأنهم
أهل الله وخاصته فهل يتخيل على الملك أن لا يخص أهل قربه
من السلطان الأعظم يتخير لحاشيته خدمه من صادق الحواشي
الخدم حسن الرعاية بخدمتهم يوشك أن يوقفوه على الملك الأعظم
ثم كل منهم يذكر ما عنده من خير خصاله ومآثره ثم ينعم الملك
عليهم بما جاء من نعمه وفضائله فإذا ظهرت أمارة الموت يستحب
لأهله أن يلزموه وأن يقيم به أمرهم بأخلاقه وسياسته اتقاء
لربه ليذكره بالله عز وجل ويحثه على ما ذكرنا من طاعته ويتعاهد
بل حلقه بأن يقطر فيه ماء أو شرابا ويندي شفتيه بقطنة و
يلقنه قول لا إله إلا الله مرة ولا يزيد على ثلاث لئلا يضجر ويسأم
فيخرج وجهه وهو مستكره لذلك فإن لقنه ثم تكلم بشيء غيره أعاد
تلقينه ليكون آخر كلامه لا إله إلا الله قال النبي صلى الله عليه
وسلم من كان آخر كلامه لا إله إلا الله دخل الجنة ويكون
تلقينه بلطف ومداراة وينبغي أن يقرأ عنده سورة يس
ليكون عونا على خروج روحه وتسهيله عليه فإذا خرجت روحه
وجه إلى القبلة على ظهره طولا بحيث إذا أقعد كان وجهه
إليها ثم يبادر بتغميض عينيه لما روى شداد بن أوس عن
النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا حضرتم موتاكم فأغمضوا
فإن البصر يتبع الروح وقولوا خيرا فإنه يؤمن على ما قال
أهل البيت ثم يشد لحيته بعصابة وأن عمر بن الخطاب
قال لابنه عبد الله حين حضرته الوفاة ادن مني فإذا رأيت
روحي قد بلغت لهاتي فضع كفك اليمنى على جبهتي واليسرى
تحت ذقني وأغمضني ثم يلين مفاصله بأن يرد ذراعيه حتى
يلصقهما بعضديه ثم يردهما ويرد ساقيه إلى فخذيه إلى
بطنه ثم يردهما ويخلع ثيابه ويسجيه بثوب يستره جميعه
لئلا ينكشف شيء من عورته بالموت وهذا يجب ستر جميعه بالكفن

پاک صاف سوا رنج کے دنیا میں اور سوا تکلیف کے آخرت میں پھر خوشی ہو جیو اسکے لئے
جسنے انکو سہارا دیا ان کو کچھ بخشا یا ان سے کسی فضل سے پیوند کیا یا کسی دن ان لوگوں سے
انکی خدمت کی یا کسی وقت انکی دعا پر آمین کہی یا کسی وقت انکی حق میں اچھی بات کہی
ان کیلئے خوشی ہو ان کیلئے اور یہ اسلئے ہے کہ وہ اللہ والے ہیں اور اسکے برگزیدہ بھلا بادشاہ
پر خاص انکی وسیلہ کے سوا دخل ہو سکتے ہیں اور اسکے تابعداروں اور دربانوں اور خاص مصاحبوں کے سوا
بخشش پا سکتے ہیں جسنے انکی خدمت کی اور انسے احسان کیا قریب ہے کہ ذکر کریں اسکو بادشاہ
کا واقف بناویں پھر ہر ایک انمیں اسکی اچھی خصلتوں اور عمدہ باتوں کو یاد کریں پھر
بادشاہ اسپر انعام کرے اپنی نعمتوں اور فضیلتوں سے بقدر چاہے پھر جب موت کی
نشانیاں ظاہر ہوں تو میت کے وارثوں کو مستحب ہے کہ اسکے پاس اس شخص کو بٹھاویں جو اسپر
زیادہ مہربان ہو اور اسکی خو اور سیاست کا واقف اور اللہ سے ڈرنیوالا ہے تاکہ اس کو
خدا یاد کرا دے اور اسکو اللہ کی فرمانبرداری کی رغبت دلاوے اور اسکے حلق کو تر کرے اس
طرح کہ پانی یا میٹھا شربت اسکے منہ میں ٹپکا دے اور روئی سے اسکے ہونٹوں کو
تر کرے اور اسکو کلمہ توحید کی تلقین کرے اور تین بار سے زیادہ نکرے تاکہ وہ تنگدل نہو
پھر اسکی جان نکلے اور وہ اسکو برا جانتا ہو اگر تلقین کے پیچھے کوئی اور بات کی ہے تو پھر
تلقین کرے تاکہ اسکا آخری کلمہ کلمہ توحید ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جسکا آخر کلمہ لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جاویگا اور نرمی اور مدارات کے ساتھ تلقین کرے
اور لائق یہ بات ہے کہ اسکے پاس سورۂ یٰسین پڑھیں تاکہ اسکیلئے روح نکلنے پر مدد ہو اور موت
آسان کرے جب روح نکل جاوے اسکو قبلہ کیطرف متوجہ کیا جاوے اسطرح کہ اگر
کھڑا کیا جاوے تو اسکا منہ قبلہ کی طرف ہو پھر جلدی سے اسکی آنکھیں بند کرے اسلئے کہ شداد
بن اوس سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے ہیں فرمایا جس وقت تم انکے پاس
جنکی موت قریب ہے تو انکی آنکھیں بند کرو کیونکہ آنکھیں روح کے پیچھے جاتی ہیں اور اسکے حق
میں نیک بات کہو کیونکہ گھر والوں کی بات پر آمین کہی جاتی ہے پھر اسکا منہ باندھا جاوے
اور یہ اس طرح ہے جیسے مروی ہے کہ عمر بن خطاب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو فرمایا جب تم موت کے
میرے نزدیک ہو جب تو دیکھے کہ میری روح میرے تالو میں پہنچی تو اپنا دایاں ہاتھ میری پیشانی
پر اور اپنا بایاں ہاتھ میری ٹھوڑی کے نیچے رکھ اور میری آنکھیں بند کر پھر میت کے جوڑوں کو نرم کرے
اس طرح کہ دونوں ہاتھ اسکے بازوؤں سے ملا کر جدا کرے اور اسکی دونوں پنڈلیاں اسکے دونوں
رانوں سے اور رانیں دونوں اسکے پیٹ سے پھر انکو اپنی اپنی جگہ کر دے اور اسکے
کپڑے اتار لے اور اسپر ایک کپڑا ڈالے جس سے سارا بدن ڈھکا جاوے
کیونکہ موت سے اسکا عیب کھل جاتا ہے اور اسلئے اسکا سارا جسم کفن سے ڈھانکنا واجب

ويجعل على بطنه مرآة او سيفا لان الميت اذا خرجت روحه
يعلو وينفخ ثم يوضع على سرير غسله متوجها القبلة ثم يحد رجلاه نحوها
ثم يسارع الى قضاء دينه ان كان وذمته من الديون والوصايا حتى
يلقى ربه بري الذمة من المظالم متخلصا من الحقوق والجنايات

فصل ثم يسارع في غسله وتجهيزه وتكفينه ودفنه
ان لم يكن موته فجأة فان كان فجأة فيتوقف عن ذلك حتى يتيقن موته فينفصل
كفاه ويسترخي رجلاه ويسيل انفه وينخسف صدغاه ثم يشرع
في ذلك اما صفة الغسل فيبدأ الغاسل فيجرد الميت ويستره
من سرته الى ركبتيه لانه امكن واعون على مبالغة غسله ويغض
بصره عنهما امكن لا سيما من عورته وقيل ان الافضل ان يغسل
في قميص خفيف واسع وان كان ضيقا فتق الشقاق من الدخاريص ثم
يلين مفاصله برفق ان سهلت عليه والا فليدعها لا تؤدي الى
ذلك الى كسرها وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم كسر عظم
الميت ككسره حيا ثم يجلسه قليلا الى ان يبلغ قريبا من الجلوس
ثم يعصر بطنه عصرا رفيقا ثم يلف على يديه خرقة خشنة كيلا
يباشر عورته بيده ولان الخرقة ابلغ في ازالة النجاسة ثم يستنجيها
فكذلك يستحب ان لا يباشر بقية بدنه الا بخرقة ويتبع صب
الماء على يده ثم يرمي بالخرقة ويأخذ غيرها نظيفة فكذا الى ان يفني
ثلاثة ثم يلقي الخرقة ثم يغسل يديه ثم يوضئه وضوءه للصلوة
مرتبا ثم ينوي ثم يدخل اصبعه مبلولة بالماء بين شفتيه
فيمسح اسنانه وكذلك في منخريه فينظفهما او يصب الماء
في انفه كالمضمضة والاستنشاق من غير ان يدخل الماء في فيه
وانفه وفي غسله الى اخر الاعضاء فاذا فرغ من ذلك غسل راسه ولحيته و
بسدر وخطمي لا يسرح شعرهما ثم يصب عليهما الماء القراح من
راسه الى رجليه يغسل شقه الايمن ثم يقلبه على شقه الايسر فيغسل
شقه الايسر ثم كذلك يغسل سائر جسده بالماء والسدر في
الغسلات كلها ولكن ينظف عقيب كل غسلة بالسدر بالماء القراح
فان احتاج الى الاشنان لغسل الوسخ والخلال لتنقية ما تحت الاظفار
استعملهما ويلف القطن على الخلال فيزيل ما بانفه وصماخيه

اور اسکے پیٹ پر آئینہ یا تلوار رکہی کیونکہ مردہ کی جب روح نکلتی ہے تو مردہ سوج جاتا ہے
پہر نہلانے کیلئے اوسکو قبلہ کیطرف متوجہ کر کے چارپائی پر رکہے اور دونون پاؤن کیطرف
قبلے کی ہو پہر اسکے ادائے قرض مین جلدی کرے اور دیون اور وصیتون سے اسکا ذمہ پاک
کرے تاکہ وہ خدا کو ظلمون اور حقوق پہنچنے والی چیزون سے بری الذمہ ہوکر ملے

فصل پہر اسکے غسل اور تجہیز اور تکفین اور دفن کرنے مین جلدی کرے مگر جس وقت
ناگہان مرجاوے تو اسوقت توقف کرے تاکہ اسکی موت کا یقین ہوجاوے پہر اسکے ہاتہہ
جدا ہوجاوین اور اسکے پاؤن سست ہوجاوین اور اسکے ناک سے پانی بہنے لگے اور اسکی
کنپٹیان بیٹہہ جاوین پہر جلد غسل دیا جاوے اس طرح کہ غسل دینے والا میت کو برہنہ کرکے
ناف سے گہٹنون تک کو ڈہانک لیوے کیونکہ برہنہ کرنے سے غسل اچہا ہو سکتا ہے اور جہانتک
ہوسکے غسل دینے والا اپنی آنکہیں بند رکہے خصوصا اسکی شرمگاہ سے اور بعض کہتے ہین کہ باریک
فراخ کرتے مین غسل دینا افضل ہے اور اگر کرتا تنگ ہو تو تیریزون کو کاٹ دے اور میت
کے جوڑون کو نرمی سے ڈہیلا کرے اگر ہو سکے ورنہ چہوڑ دے کیونکہ بعض وقت اوس سے
ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میت
کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنی پہر تہوڑا اٹہا کر بٹہانے کے
قریب پہر اسکا پیٹ نچوڑے نرمی سے اور اپنے ہاتہہ پر کپڑا لپیٹے اور اسے صاف کرے تاکہ
اسکا ہاتہہ شرمگاہ کو نہ لگے اور اسلئے کہ کپڑا زیادہ نجاست دور کرتا ہے اسلئے کہ وہ ہاتہہ سے
سخت ہوتا ہے اسی طرح مستحب ہے کہ اسکے باقی بدن کو بہی ہاتہہ نہ لگاوے مگر کپڑے سے اور
ہاتہہ کے پیچہے پانی بہایا جاوے پہر اس کپڑے کو پہینک دیوے اور پاک کپڑا لیوے تین بار
ایسا ہی کرے پہر کپڑا پہینک دیوے اور اپنے ہاتہہ دہووے پہر اسکو نماز کے وضو کیطرح وضو
کراوے ترتیب وار پہر نیت کرے اور بسم اللہ کہہ کے اپنی انگلیان تر کرکے اسکے ہونٹون
مین اور اسکے دانتون کو ملے اور اسی طرح اس کے ناک کی سوراخ مین انگلیان داخل
کرے اور اسکے مونہہ اور ناک پر پانی ڈالے کلی اور ناک مین پانی ڈالنے کیطرح اور ایسا نہ کرے
کہ اسکے ناک اور مونہہ مین پانی ڈالے پہر اسکو سارا وضو کراوے جب وضو کرا چکے تو اسکا
سر پانی اور بیری کے پتون سے دہووے پہر اسکی ڈاڑہی اور اسکے بالون مین کنگہی نہ کرے پہر
خالص پانی اسکے سر سے پاؤن تک بہا دے اور اسکا دایان کروٹ دہووے پہر بائین طرف
پہیر کر بایان کروٹ اسی طرح اسکا سارا بدن پانی اور بیری کے پتون سے دہووے
لیکن بیری کے پتون سے نہلا کر ہر بار خالص پانی بہایا جاوے اگر میل دور کرنے کیلئے لانے
کی ضرورت ہو اور ناخنون کی میل نکالنے کیلئے خلال کی تو لانے اور خلال کا
استعمال کرے اور خلال پر روئی لپیٹے اور اس کی ناک اور کان کے سوراخون

من الأذى وينظفها ثم يوجهه فيجنبه ثم يعيد وضوءه ثانية
على ما ذكرنا ثم يغسله الآخرة بماء فيه كافور ثم ينشفه بثوب
أقل ما يغسل الميت ثلاث مرات وأكثره سبع مرات فإذا لم
ينق بثلاث زاد إلى السبع ولا يقطع إلا على وتر ثلاث أو خمس أو
سبع وإن خرج منه شيء بعد ذلك أعيد عليه الغسل إلى سبع
مرات فإن لم يمنع ذلك حشي وحشي بالقطن الحوية بالطين
الحر وقال بعض أصحابنا لا يحشى لأن الإمام أحمد رحمه الله
الله كرهه وقيل إنه إذا خرج منه شيء بعد تمام الغسل لم يعد
إلى الغسل بل يغسل موضع النجاسة ثم يوضأ وضوءه للصلاة
ويكفن ويحمل والأولى أن يغسل المرة الأولى بالسدر ثم بقية الغسلات
بالماء القراح كغسل الجنابة ويكون الكافور في الآخرة ثم ينشف
ويكفن وأما تكفينه فإنه يكفن في ثلاثة أثواب يدرج فيها إدراجا
ويكون اللفائف بيضاً لا يكون فيها قميص ولا مئزر ولا سراويل ولا
شيء مخيط إلا اللفائف فيخاط لضيق عرض الثوب وصغره
فيبسط بعضها فوق بعض بعد أن تجمر بالعود والند و
الكافور ويجعل الطيب بين كل لفافتين وقيل إنه يكفن في
قميص ومئزر ولفافة ويكون المئزر مما يلي جلده ولم يزر القميص
عليه وثلاثة أثواب أفضل لما روي عن عائشة قالت إن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلاثة أثواب بيض سحولية ليس
فيها قميص ولا عمامة وقد صحح الإمام أحمد حديث عائشة وهي
مذهبه ثم يجعل الطيب هو الحنوط والكافور في قطن
فيجعل منه بين أليتيه ويشد فوقه خرقة ويجعل باقيه من
مواضع سجوده ومغابنه كالفخذين وتحت إبطيه وسرته ومنافذ
وجهه خصوصا جبهته وركبتيه وكفيه وظاهر قدميه ولا يجعله
في عينيه إن خاف الانتقاض خروج ما في الباطن لا الظاهر
حشي داخل أنفه وصماخيه بالقطن والكافور وإن طيب جميع
جسده بالكافور والصندل كان حسنا وروى نافع أن ابن
عمر كان يتتبع مغابن الميت ومرافقه بالمسك ثم يؤتى بالميت
يطرحه على اللفائف يثني طرف اللفافة العليا على شقه

میل نکالے اور ان کو صاف کرکے پھر دوبارا پاک کرے ایسا ہی پھر وضو کراوے
جسطرح ہمنے بیان کیا پھر آخر میں کافور ڈالکر نہلاوے پھر کپڑے سے اسکا بدن خشک کرے
اور کم سے کم تین بار نہلانا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ سات دفعہ جب تین بار سے صاف نہو تو
سات بار نہلاوے اور طاق کو نہ چھوڑے تین یا پانچ یا سات اگر سات دفعہ نہلانیکے پیچھے
کوئی چیز نکلے تو پھر غسل دیا جاوے سات بار تک اور اگر بند نہو تو روئی سے بند کیا جاوے
اور روئی کو اس جگہ پر لگادیوے اور پاک مٹی سے اور ہمارے بعض لوگوں نے کہا ہے روئی وغیرہ
سے بند نہ کیا جاوے کیونکہ امام احمد نے اس کو برا جانا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں جب
اس سے کوئی چیز غسل کے پیچھے نکلے تو پھر غسل نہ دیا جاوے بلکہ نجاست کی جگہ دہوئی
جاوے پھر نماز کیطرح وضو کرا کر کفن دیا جاوے اور اٹھایا جاوے اور بہتر یہ ہے کہ
پہلی دفعہ پانی اور بیری کے پتوں سے نہلایا جاوے پھر خالص پانی سے جنابت کے غسل
کی طرح اور بار آخر میں کافور ہو پھر خشک کرکے کفن دیا جاوے اور اسے کفن پہنا کر کفن
دیا جاوے تین کپڑوں میں اور انہیں لپیٹا جاوے اور چادریں سفید ہوں جنمیں کرتا اور
تہبند اور پائجامہ نہو اور نہ سلا ہوا کپڑا چادروں کے سوا پھر چادریں بسبب کم عرض
ہونیکے سلائی جاویں پھر بعض پر بعض بچھائی جاویں اور عود اور ند اور کافور سے خوشبودار
کرنے کے پیچھے اور ہر دو چادروں میں خوشبو رکہی جاوے اور کہا بعض نے کفن دیا جاوے
کرتے اور تہبند اور چادر میں اور تہبند اسکے بدن سے متصل ہو اور کرتہ کا تکمہ
نہ بند کیا جاوے اور تین کپڑے بہتر ہیں اسلیئے کہ عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سفید سحولی کپڑوں میں کفن دیے
گئے جن میں نہ کرتا تہا اور نہ عمامہ اور امام احمد نے عائشہ کی حدیث کو صحیح کہا ہے اور
یہی اُن کے مذہب کی بنا ہے پھر خوشبوئی کو کہ وہ حنوط اور کافور ہے روئی
میں ڈالکر اُسکے دو سرینوں میں رکہے اور اس پر بند باندہے اور کرے باقی
خوشبو اس کے سجدوں کی جگہوں میں اور رانوں میں اور بغلوں کے نیچے اور منہ
کے سوراخوں میں اور کان کی سوراخوں میں اور پیشانی پر اور دونوں گھٹنوں پر اور
اُسکی ہتھیلیوں پر اور اُسکی آنکھوں میں داخل نہ کرے اگر کسی چیز کا پیٹ سے باہر نکلنیکا خوف
ہو تو اس کے ناک اور کان کے سوراخوں کو روئی اور کافور سے بند کرے
اور اگر اُسکے سارے بدن پر کافور اور صندل لگاوے تو بہتر ہے اور نافع
نے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر میت کے جوڑوں میں خوشبو
لگاتے تہے پھر میت کو اٹھا کر چادروں پر رکہے اور اوپر کی چادر کی ایک جانب
دائیں طرف پھیرے

الايمن ثم يرد طرفها الآخر على شقه الايسر ثم يدرجها ادراجا ثم يفعل بالثانية ثم الثالثة كذلك فيجعل ما عند اسفل اكثر مما عند رجليه ثم يجمع ذلك جميع طرف العمامة فيعقده على وجهه ورجليه الا ان يخاف انتشارها فيعقدها ثم اذا وضع في القبر حلها ولم يحرق الكفن واما المرأة فانها تكفن في خمسة اثواب ازار ودرع وخمار ولفافتين تلف بهم فيهما ادراجا والازار يعمها قال بعض اصحابنا يستحب ان يجعل لها خامسة تشد بها فخذاها فيكون ذلك بدلا احد اللفافتين ويضفر شعرها ثلاث قرون ويسدل من خلفها ويفعل بها وبالرجل كما يفعل بالعروس فان تعذر في حقها جميع ما ذكرنا اجتزي بثوب واحد واما المحرم فيغسل بماء وسدر ولا يقرب طيبا ولا يخمر راسه ولا رجلاه ولا يلبس مخيطا ويكفن في ثوبيه لما روي ان ابن عباس قال ان النبي صلى الله عليه وسلم واقف بعرفة رجل اذ وقع عن راحلته فوقصته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا راسه فان الله يبعثه يوم القيمة ملبيا واما السقط اذا ولد لاكثر من اربعة اشهر غسل وصلي عليه وان لم يتبين ذكر هو ام انثى سمي اسما يصلح للذكر والانثى ولا فرق في غسله بين الرجال والمرأة لان النبي اغسل ابراهيم ابن النبي صلى الله عليه وسلم وكان عمره ثمانية عشر شهرا كذا في ... ويغسل الرجل الرجل والمرأة المرأة وان غسلت المرأة زوجها جاز بلا خلاف في المذهب هل يغسل الرجل امرأته على روايتين وكذلك الحكم في ام الولد وقد غسل علي فاطمة الزهراء ومؤنة الرجال مقدمة على الدين والوصية فان لم يكن له مال فعلى من تلزمه نفقته فان لم يكن ففي بيت المال وكذلك كفن المرأة ولا يجب على زوجها والاولى ان يتولى دفنه من يتولى غسله ويعمق القبر قدر قامة وبسطة ويكون طوله اذرع وشبرا ويكون عرضه ذراعا وشبرا كما قال النبي صلى الله عليه وسلم لعمر ابن الخطاب يا عمر كيف انت اذا اعد لك من الارض ثلاثة اذرع وشبر في عرض ذراع وشبر ثم اتاك اهلك فغسلوك وكفنوك وحنطوك ثم حملوك حتى يغيبوك فيه ثم اهالوا عليك التراب ثم انصرفوا عنك فجاءك ...

اور ایک جانب بائین طرف اور اس کو اسمین لپیٹے اسی طرح باقی کی دو چادرون مین لپیٹے لیکن کفن میت کے سر کیطرف پاؤن کی بنسبت زیادہ رکہے اور اس کی طرفین عمامہ کی طرح جمع کرکے اُس کے منہ اور پاؤن پر ڈالدے اگر اُن کے کہلنے کا خوف ہو تو اُن کو باندہ دے جب قبر مین رکہا جاوے تو ان کو کہول ڈالے اور کفن کو نہ پہاڑ ڈالے اور عورت پانچ کپڑون مین کفن دیجاوے تہبند اور کرتہ اور اوڑہنی اور دو چادر و نمین انہین لپیٹ جاوے اور تہبند ساری بدن کو شامل ہو اور ہمارے بعض نے کہا کہ مستحب یہ ہے کہ پانچوین چادر اسکی رانین باندہی جاوین پہر یہ دو چادرون کے قایم مقام ہوگا اُس کے بالون کی تین مینڈہین کی جاوین اور اسکے پیچہے ڈالی جاوین اور عورت اور مرد سے ایسا کیا جاوے جیسے نئی بیاہی ہوئی سے کیا جاتا ہے اگر عورت کے حق مین یہ باتین مشکل ہون تو ایک کپڑا کافی ہے اور لیکن محرم کو پانی اور بیری کے پتون سے غسل دیا جاوے مگر خوشبو نہ لگائی جاوے اور نہ اسکا سر ڈہانکا جاوے نہ پاؤن اور سلا ہوا کفن دیا جاوے اپنے ہی دو کپڑون مین کفن دیا جاوے اسلیے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات مین کہڑے ہوئے تہے اور ایک آدمی ہی ناگاہ اپنی سواری سے گرا اور سواری نے اسے توڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتون سے نہلاؤ اور اسکے دو کپڑون مین کفن دو اور اسکا سر نہ ڈہانکو کیونکہ اللہ اس کو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹہاویگا ... اور جو بچہ کہ ... چار مہینہ سے زیادہ کا ہو تو اسکو غسل دیا جاوے اور ... نماز پڑہی جاوے اگر ... مرد اور عورت ہونے مین کچھ فرق نہین اسلیے کہ ... ابراہیم ... کو غسل دیا ... اور انکی عمر اٹہارہ مہینے کی تہی جیسے ... ہے ... ام عطیہ کی حدیث ... اور مرد مرد کو نہلاوے اور عورت عورت کو اور اگر عورت اپنے مرد کو غسل دے تو بلا اختلاف جائز ہے ... اور مرد کو عورت کے غسل دینے مین دو روایتین ہین اور یہی حکم ہے ام ولد کا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ زہرا کو غسل دیا اور مرد کا کفن قرض اور وصیت پر مقدم ہے اگر اسکے پاس مال نہو تو کفن وہ شخص دے جسپر اسکا نفقہ فرض تہا اگر وہ شخص بہی نہو تو بیت المال سے اور ایسا ہی عورت کا کفن اور عورت کے مرد پر اسکا کفن واجب نہین ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسکی دفن کا بہی متولی وہی ہو جو اسکو غسل کا متولی ہوا ہے اور قبر گہری بنائی جاوے درمیانہ قد کے موافق اور تین ہاتہ اور ایک بالشت لمبی ہو اور ایک ہاتہ اور ایک بالشت چوڑی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر ابن خطاب کو فرمایا اے عمر وہ وقت کیسا ہے کہ جب ...

ويستحب أن يسل الميت من قبل رأسه سلا وإن عسر ذلك فمن جنب
القبر أو أسهل الجهات في هو رواية عن الإمام أحمد وأما المرأة فيتولى
دفنها النساء كما يتولين غسلها فإن تعذر فزوج وأرحامها من الرجال
فإن تعذر فالشيوخ من الأجانب ويستحب أن يسجى قبرها خلاف الرجل
لأنها عورة وقد مر علي بقوم وقد بسطوا على رجل ثوبا فجذبه و
قال إنما يصنع هذا بالنساء فإذا وضع في القبر مستقبل القبلة
حثي عليه بالتراب ثلاث حثيات بيديه لحديث جاء في السنة ثم يهال عليه
التراب ويرفع القبر من الأرض قدر شبر يرش عليه الماء ويوضع عليه
الحصا وإن طين جاز وزجه بعض كره ويسن تسنيم القبر دون
تسطيحه لما روي عن الحسن أنه قال رأيت قبر النبي صلى الله عليه وسلم
وصاحبيه مسنما فإذا فرغ من دفنه سن تلقينه لما روى أبو أمامة
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا مات أحد فسويتم عليه
التراب فليقم أحدكم على رأس قبره ثم ليقل يا فلان بن فلانة فإنه
يسمع ولا يجيب ثم ليقل يا فلان بن فلانة ثانية فإنه يستوي
قاعدا ثم ليقل يا فلان بن فلانة فإنه يقول أرشدنا يرحمك الله ولكن
لا تسمعون فيقول اذكر ما خرجت عليه من دار الدنيا شهادة أن لا إله
إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وأنك رضيت بالله ربا وبالإسلام
دينا وبمحمد نبيا وبالقرآن إماما فإن منكرا ونكيرا يتأخر كل واحد منهما فيقول
انطلق بنا ما يقعدنا عند هذا وقد لقن حجته فقال رجل يا رسول الله فإن لم يعرف
أمه قال فلينسبه إلى حواء وإن شاء أن يزيد والمؤمنين إخواننا و
بالكعبة قبلتنا ونحو ذلك من أعلام الإسلام **باب** في ذكر
فضائل الصلوات في أيام الأسبوع ولياليها وما جاء في صلوات النهار
من ذلك مما صح عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم إذا خرجت من منزلك فصل ركعتين تمنعانك
مخرج السوء وإذا دخلت إلى منزلك فصل ركعتين تمنعانك
مدخل السوء وعن أنس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال في صلاة الصبح من توضأ ثم توجه إلى المسجد ليصلي
فيه الصلاة كان له بكل خطوة حسنة ومحي عنه سيئة والحسنة
بعشر أمثالها فإذا صلى ثم انصرف عند طلوع الشمس كتب الله عز

اور مستحب ہے کہ میت سر کی طرف سے اتاری جاوے اگر یہ ممکن نہو تو قبر کے پہلو سے یا جس طرح
آسان ہو اور یہی روایت ہے امام احمد سے اور عورت کے دفن کی عورتین ہی متولی ہون جیسے متولی
ہوتین اسکے غسل کی اگر ممکن نہو تو اُس عورت کی قریبی مرد اگر یہ بھی ممکن نہو تو اجنبی
بوڑھے اور مستحب ہے کہ عورت کی قبر ڈہانکی جاوے بخلاف مردون کے کیونکہ وہ عورت ہے
اور حضرت علی کچھ لوگون پر گذرے انہون نے مرد کی میت پر کپڑا پہیلایا تہا اُسکو کہینچا اور فرمایا
یہ عورت کے ساتہہ کیا جاتا ہے جب قبر مین قبلہ کیطرف میت کا مونہہ کر کے رکہا جاوے اُسپر مٹی کی
تین مٹہیان ڈالی جاوین حدیث شریف مین ایسا ہی آیا ہے پہر اُسپر باقی مٹی گرائی جاوے اور قبر
زمین سے ایک بالشت اونچی کیجاوے اور اسپر پانی چہڑکا جاوے اور اسپر سنگریزے رکہے
جاوین اور اگر کہگل کرے تو بھی جائز ہے اور بعض نے کہگل کرنا مکروہ کہا ہے اور کوہان کی صورت بنانا مسنون
ہے اسلیے کہ حضرت حسن سے مروی ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دو
صاحبون کی قبر دیکہی کوہان کی صورت پر دیکہا پہر جب دفن سے فارغ ہو تو تلقین
مسنون ہے اسلیے کہ ابو امامہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جب تمہارا آدمی مرجاوے اور تم اُسپر مٹی ڈال لو تو ایک شخص اُسکی قبر کے سر کیطرف کہڑا
ہو کر کہے اے فلانے فلانی کے بیٹے کیونکہ وہ سنتا ہے اور جواب نہین دیتا پہر کہے اے فلانے
فلانی کے بیٹے کیونکہ وہ بیٹہہ جاتا ہے پہر کہے اے فلانے فلانی کے بیٹے کیونکہ وہ کہتا ہے
راستہ بتا مجھے خدا تمپر رحم کرے اور لیکن تم نہین سنتے پہر کہے یاد کر تو وہ کلمہ جسپر تو دنیا سے
نکلا ہے کہ نہین کوئی لایق عبادت کی سوا اللہ کے اور تحقیق محمد بندہ اُسکا اور رسول
اُسکا ہے اور یہ کہ تو خوش ہوا ہے اللہ رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد کے
نبی ہونے سے اور قرآن کے امام ہونے سے کیونکہ منکر اور نکیر کہتے ہین ہمکو اسکے پاس کیون بٹہاتا ہے
حالانکہ وہ تلقین کیا گیا ہے ایک آدمی نے پوچہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر
اُسکی ماں کا نام معلوم نہو فرمایا اُسکو حوا کیطرف منسوب کرے اور اگر چاہے تو یہ بھی زیادہ کرے
اور مسلمان ہمارے بہائی ہین اور کعبہ قبلہ ہے اور اسی طرح اسلام کی علامتین **باب** ہفتہ کے
دنون اور راتونکی نمازونکی فضیلتونکے بیان مین منجملہ دنکی نمازونکے صحیح حدیثین ہین ان مین سے مروی ہے
ابو سلمہ سے انہون نے ابو ہریرہ سے کہا مجہہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنی گہر سے
نکلے تو دو رکعتین پڑہ تجہہ کو بری نکلنے سے بچاوینگی اور جب تو گہر مین جاوے تو دو رکعتین پڑہ
تجہے بری دخل ہونے سے بچاوینگی اور حضرت انس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے آپ نے صبح کی نماز مین فرمایا جو وضو کر کے مسجد کیطرف نکلا پہر اسمین نماز پڑہے اُسکے
لیے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی ہے اور دور ہو جاتی ہے اُس سے ایک برائی اور ایک بہلائی کا ثواب
دس گنا ہے پہر جسنے صبح کی نماز پڑہی پہر سورج چڑہنے کے وقت لوٹا لکہا ہے واسطے اسکے اللہ تعالی

جعل الله بكل شعرة في جسده حسنة فإن انقلب بحجة مبرورة فإن
جلس حتى يركع كتب الله تعالى له بكل جلسة ألفي ألف حسنة ومن
صلى العشاء فله مثل ذلك وانقلب بعمرة مبرورة وعن عثمان بن عفان
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى العشاء في جماعة
فكأنما قام نصف الليل ومن صلى الفجر في جماعة فكأنما صلى الليل كله
وعن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من
صلاة أثقل على المنافقين من صلاة العشاء والفجر ولو يعلمون ما فيهما
لأتوهما ولو حبوا ولقد هممت أن آمر فتياني فيأخذوا الحطب فأحرق
على رجال لا يشهدون وأمعنا في بيوتهم وعن عطاء بن يسار عن أبي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من صلى أربع ركعات بعد زوال
الشمس يحسن قراءتهن وركوعهن وسجودهن صلى معه ألف ملك
يستغفرون له حتى الليل ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يدع
أربعا بعد الزوال يطيلهن ويقول إن أبواب السماء تفتح في هذه
الساعة فأحب أن يرفع لي عمل فيها قيل يا رسول الله فيهن سلام
فاصل قال صلى الله عليه وسلم لا وعنه صلى الله عليه وسلم أنه
قال رحم الله عبدا صلى أربعا قبل العصر **فصل** في ذكر صلوة
يوم الأحد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من صلى
يوم الأحد أربع ركعات يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب وآمن الرسول
مرة كتب الله تعالى له بعدد كل نصراني ونصرانية حسنات وأعطاه
ثواب نبي وكتب له حجة وعمرة وكتب له بكل ركعة ألف صلوة وأعطاه الله
تعالى في الجنة بكل حرف مدينة من مسك أذفر وعن علي بن أبي طالب عن
النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال وحدوا الله تعالى بكثرة الصلوة في
يوم الأحد فإنه واحد لا شريك له فمن صلى يوم الأحد بعد صلوة
الظهر أربع ركعات بعد الفريضة والسنة يقرأ في الركعة الأولى
فاتحة الكتاب وألم تنزيل السجدة وفي الثانية فاتحة الكتاب وتبارك الملك
ثم يتشهد ويسلم ثم يقوم فيصلي ركعتين أخريين يقرأ فيهما
فاتحة الكتاب وسورة الجمعة ويسأل حاجته كان حقا على
الله تعالى أن يقضي حاجته ويبرئه مما كانت النصارى
عليه **فصل** في ذكر صلوة يوم الاثنين

اسکے بدن کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی اور وہ لوٹتا ہے حج مقبول کا ثواب
لیکر اگر دوسری نماز تک بیٹھا رہا تو اللہ تعالی اسکے ہر جلسہ کے بدلے دو لاکھ نیکی لکھتا
ہے اور جسنے عشا کی نماز پڑھی اسکے لیے بھی یہی ثواب ہے اور وہ لوٹتا عمرہ مقبول کا ثواب
لیکر اور عثمان سے روایت ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے
جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جسنے فجر کی نماز
جماعت سے پڑھی گویا ساری رات عبادت کی اور ابو صالح سے روایت ہے وہ
ابوہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافقون پر عشا اور
فجر کی نماز سے بڑھکر کوئی نماز دشوار نہیں ہے اور اگر ان دونو کا ثواب جانیں تو
ضرور آویں اگرچہ گھٹنوں کے بل اور مین چاہتا ہوں کہ اپنے جوانوں کو لکڑی جمع
کرنیکا حکم کروں پھر جو لوگ ہمارے ساتھ نماز مین حاضر نہیں ہوتے ان پر انکے گھر جلا دوں
اور عطا بن یسار سے ابوہریرہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جسنے
پڑھی چار رکعتیں زوال کے بعد اور اچھی قرات پڑھی انمیں اور انکا اچھا رکوع کیا اور
اچھا سجدہ اسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اسکیلئے رات تک بخشش مانگتے ہوں
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوال کے بعد چار رکعتوں کو نہ چھوڑتے تھے ان کو
لنبا کرتے تھے اور فرماتے اس گھڑی مین آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں مین دوست
رکھتا ہوں کہ اسمین میرا عمل اٹھایا جاوے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاروں
رکعت میں سلام ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں اور آپ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اس بندہ پر رحم کرے جسنے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں **فصل** اتوار
کی نماز کے بیان مین ابوہریرہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا
جسنے اتوار کے دن چار رکعتیں پڑھیں ہر رکعت مین فاتحہ اور ایک بار آمن الرسول پڑھا
اللہ تعالی اسکیلئے ہر نصرانی اور نصرانیہ کے بدلے نیکیاں لکھتا ہے اور اسکو نبی کا ثواب دیتا ہے
اور لکھتا ہے اس کیلئے حج اور عمرہ کا ثواب اور لکھتا ہے ہر رکعت کے بدلے ہزار نماز جنت مین
ہر حرف کے بدلے کستوری تیز بو کا ایک ایک شہر ہوگا اور حضرت علی سے روایت ہے وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا اتوار کے دن زیادہ نماز پڑھنے سے اللہ کی توحید بیان
کرو کیونکہ وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں جسنے اتوار کے دن ظہر کی نماز کے پیچھے چار
رکعتیں پڑھیں پیچھے فرض اور سنتوں کے پہلی رکعت مین فاتحہ اور الم سجدہ اور دوسری
رکعت مین فاتحہ اور سورت ملک پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیرے پھر اٹھکر دو رکعتیں اور
پڑھے اور انمیں فاتحہ اور سورہ جمعہ پڑھے اور اپنی حاجت مانگے تو اللہ تعالی پر حق ہوتا ہے
اسکی حاجت پوری کرے اور اسکو نصاری کے دین سے محفوظ رکھے **فصل** دوشنبہ کے دن

عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله رض انه قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی یوم الاثنین عند
ارتفاع النهار رکعتین یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب
مرة وآیة الکرسی مرة وقل هو الله احد والمعوذتین
مرة فاذا سلم استغفر الله عشر مرات وصلی علی النبی
صلی الله علیه وسلم عشر مرات غفر الله له ذنوبه
کلها وعن ثابت البنانی عن انس بن مالک رض قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی یوم الاثنین اثنتی
عشرة رکعة یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب وآیة
الکرسی مرة فاذا فرغ من الصلوة قرأ اثنتی عشرة
مرة قل هو الله احد واستغفر اثنتی عشرة مرة ینادی
به یوم القیمة این فلان ابن فلان لیقم فلیأخذ
ثوابه من الله تعالی فاول ما یعطی من الثواب الف
حلة ویتوج ویقال له ادخل الجنة فتستقبله
مائة الف ملک مع کل ملک هدیة یشیعونه
حتی یدور علی الف قصر من نور یتلألأ **فصل**
فی ذکر صلوة یوم الثلثاء عن یزید الرقاشی عن
انس بن مالک رض قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من صلی یوم الثلثاء عشر رکعات عند انتصاف
النهار وفی حدیث اخر عند ارتفاع النهار یقرأ فی
کل رکعة فاتحة الکتاب مرة وآیة الکرسی مرة وقل
هو الله احد ثلاث مرات لم تکتب علیه
خطیئة الی سبعین یوما فان مات الی سبعین یوما
مات شهیدا وغفر له ذنوب سبعین سنة
فصل فی ذکر صلوة یوم الاربعاء عن ادریس
الخولانی عن معاذ بن جبل رض قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من صلی یوم الاربعاء اثنتی
عشرة رکعة عند ارتفاع النهار یقرأ فی کل رکعة
فاتحة الکتاب وآیة الکرسی مرة وقل هو الله احد

ابوہریرہ رض سے روایت ہے وہ جابر بن عبد اللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے دوشنبہ کو دن آفتاب نکلنے کیوقت دو رکعتین پڑھین ہر رکعت
مین فاتحہ ایک بار اور آیت الکرسی ایک بار اور ایکبار اخلاص اور ایک
ایک بار معوذتین پڑھین اور فارغ ہوکر دس بار استغفار پڑھا اور دس بار حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اللہ تعالی اوسکے سب گناہ معاف کردیتا
ہے اور ثابت بنانی سے روایت ہے وہ انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے دوشنبہ کے دن بارہ رکعتین پڑھین ہر
رکعت مین فاتحہ اور آیت الکرسی ایک بار اور فارغ ہوکر بارہ بار
سورہ اخلاص اور بارہ بار استغفار پڑھا قیامت کے دن ندا کیا
جاوے گا اے فلانے فلانے کے بیٹے اٹھ اور اپنا ثواب اللہ سے
لے پہر پہلی چیز جو ثواب مین دیا جاوے گا ہزار حلہ ہے اور تاج
پہنایا جاوے گا جنت مین داخل ہو پہر ایک لاکہ فرشتے اس کا
استقبال کرین گے ہر فرشتہ کے ساتھ ہدیہ ہوگا اور اس کے
پیچھے چلین گے نور کے ہزار محل مین سیر کرنے تک **فصل**
سہ شنبہ کے دن کی نماز مین یزید الرقاشی سے روایت ہے
وہ انس سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
سہ شنبہ کے دن دوپہر کے وقت دس رکعتین پڑہین اور دوسری
روایت مین سورج بلند ہونے کے وقت ہر رکعت مین فاتحہ
ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار
ستر دن تک اوسپر کوئی گناہ نہین لکھا جاتا ستر
دن تک اگر مر گیا تو شہید مرا اور اس کے ستر سال
کے گناہ معاف ہوئے **فصل** چہارشنبہ کے
دن کی نماز کے بیان مین ابو ادریس رضی اللہ عنہما
خولانی سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما
سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے
چہارشنبہ کے دن سورج کے بلند ہونے کے وقت بارہ
رکعتین پڑہین اور پڑہتا ہر رکعت مین فاتحہ اور
آیت کرسی ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار

[illegible]

ثلاث مرات والمحيي خلفه ثلاث مرات نادى به ملك من عند
العرش يا عبد الله استأنف العمل فقد غفر لك ما تقدم من
ذنبك ورفع الله عنه عذاب القبر وضيقه وظلمته ورفع
عنه شدائد القيمة ورفع له من يومه عمل نبي **فصل**
في ذكر صلوة يوم الخميس عن عكرمة عن ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى يوم الخميس ما بين الظهر
والعصر ركعتين يقرء في الركعة الأولى فاتحة الكتاب مرة و
آية الكرسي مائة مرة وفي الركعة الثانية الفاتحة ومائة
مرة قل هو الله أحد وبعد الفراغ يصلي على مائة مرة
أعطاه الله تعالى ثواب من صام رجب وشعبان ورمضان
وكان له من الثواب مثل حاج البيت وكتب له بعدد كل
من آمن بالله تعالى وتوكل عليه حسنات **فصل** في
ذكر صلوة يوم الجمعة عن علي بن الحسين عن أبيه عن جده
رضوان الله عليهم قال سمعت النبي صلى الله عليه وآله يقول
في يوم الجمعة صلوة كله ما من عبد مؤمن قام إذا طلعت
الشمس وارتفعت قدر رمح أو أكثر من ذلك فتوضأ ثم أسبغ
الوضوء وصلى سبحة الضحى ركعتين إيمانا واحتسابا كتب
الله تعالى له مائتي حسنة ومحى عنه مائتي سيئة ومن صلى
أربع ركعات رفع الله تعالى له في الجنة أربعمائة درجة
ويغفر له ذنوبه كلها ومن صلى اثنتي عشرة ركعة كتب
الله له ألفا ومائتي درجة وعن أبي صالح عن أبي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الصبح في يوم
الجمعة في جماعة ثم جلس في المسجد يذكر الله تعالى حتى
تطلع الشمس كان له في الفردوس سبعون درجة بعد
ما بين الدرجتين حضر الفرس المضمر سبعين سنة ومن
صلى صلوة الجمعة في جماعة كان له في الفردوس خمسون
درجة حضر الفرس الجواد خمسين سنة ومن صلى العصر
في جماعة فكأنما أعتق ثمانية من ولد إسمعيل كلهم
رقيق ومن صلى المغرب في جماعة فكأنما حجة

اور سو دفعہ تین بار عرش کے پاس اس کو ایک فرشتہ آواز کرتا ہے
اے اللہ کے بندے نئے سرے سے عمل کر تیرے پہلے گناہ معاف ہوئے
اور دور کرتا ہے اللہ پاک اس سے قبر کا عذاب اور اس کی تنگی اور اسکا
اندھیرا اور دور کریگا اس سے قیامت کی تکلیفیں اور اٹھایا جاتا ہے
اسدن اسکا نبی سا عمل **فصل** خمیس کے دن کی نماز کے بیان میں عکرمہ
سے روایت ہے وہ ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جس نے خمیس کے دن ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں پہلی رکعت
فاتحہ ایک بار اور آیت الکرسی سو بار اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سو بار سورہ
اخلاص اور فارغ ہو کر سو بار مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالے اس کو رجب
اور شعبان اور رمضان کے روزہ دار کا ثواب دیتا ہے اور بیت اللہ
کا حج کرنے والے کا ثواب اور ہر ایمان اور اس پر بھروسا کرنے
والے کی گنتی کے موافق اسکے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں **فصل** جمعہ
جمعہ کے دن کی نماز کے بیان میں علی بن حسین سے روایت ہے وہ
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے رضوان اللہ علیہم کہا میں نے سنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے جمعہ کا سارا دن نماز کا دن ہے
جو مسلمان بندہ کھڑا ہوا وقت بلند ہونے سورج کے نیزہ بھر یا اس سے زیادہ
پھر وضو کیا اور کامل وضو کیا اور ضحی کی دو رکعتیں یقین سے اور
اور ثواب کے لیے ادا کیں تو اللہ تعالی اوس کے لیے دو سو نیکی لکھتا ہے
اور دور کرتا ہے اس سے دو سو برائیں اور جو چار رکعت پڑھے اللہ تعالے
جنت میں اوس کے لیے چار سو درجے بلند کرتا ہے اور جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں
اللہ تعالے بہشت میں اوسکے لیے آٹھ سو درجے بلند کرتا ہے اور اسکے سارے گناہ معاف کر دیتا
ہے اور جس نے بارہ رکعتیں پڑھیں لکھتا ہے اللہ تعالی اوسکے لیے دو ہزار دو سو
نیکی اور دور کرتا ہے اس سے ایک ہزار دو سو برائی اور بلند کرتا ہے بہشت میں اسکے لیے ایک ہزار دو سو
درجے اور ابو صالح سے روایت ہے وہ ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ
کے دن صبح کی نماز جماعت سے پڑھی پھر مسجد میں بیٹھا اللہ پاک کو یاد کرتا ہے آفتاب نکلنے تک
اسکے لیے فردوس میں ستر درجے ہوتے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان کی مسافت گھوڑے تیز رو کی
ستر سال کی دوڑ ہے اور جس نے جمعہ کی نماز جماعت میں پڑھی اسکے لیے فردوس میں پچاس
درجے ہیں ہر دو کے درمیان گھوڑے تیز رو کی پچاس سال کی دوڑ کا راستہ اور جس نے عصر کی نماز جماعت
سے پڑھی گویا اوس نے اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے آٹھ غلام آزاد کیے اور جس نے مغرب
کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اوس نے حج

تنبعثرة وعمرة متقبلة وعن مجاهد عن ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى يوم الجمعة
ما بين الظهر والعصر ركعتين يقرء في اول ركعة فاتحة
الكتاب مرة واية الكرسي مرة وخمسا وعشرين مرة
قل اعوذ برب الفلق وفي الركعة الثانية يقرء فاتحة
الكتاب مرة وقل هو الله احد مرة وقل اعوذ برب
الفلق وفي الركعة الثانية يقرء فاتحة الكتاب مرة و
قل هو الله احد مرة وقل اعوذ برب الفلق عشرين
مرة فاذا اسلم قال لا حول ولا قوة الا بالله خمسين مرة
فلا يخرج من الدنيا حتى يرى ربه عز وجل في المنام و
يرى مكانه في الجنة او يرى له وروي ان اعرابيا
قام الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا
نكون في البادية بعيد من المدينة ولا نقدر ان
نأتيك في كل جمعة فدلني على عمل اذا رجعت
الى قومي اخبرهم في سبب الجمعة فقال النبي
صلى الله عليه وسلم يا اعرابي اذا كان يوم الجمعة فصل
ركعتين عند ارتفاع النهار فاقرء في اول ركعة فاتحة
الكتاب وقل اعوذ برب الفلق وفي الثانية فاتحة
الكتاب وقل اعوذ برب الناس ثم تشهد وسلم
واقرء سبع مرات اية الكرسي جالسا ثم صل
ثمان ركعات اربعا اربعا واقرء في كل ركعة
فاتحة الكتاب واذا جاء نصر الله مرة واحدة و
خمسا وعشرين مرة قل هو الله احد فاذا فرغت
من صلوتك فقل سبعين مرة لا حول ولا قوة الا
بالله العلي العظيم فوالذي نفس محمد بيده ما من
مؤمن ولا مؤمنة صلى يوم الجمعة هذه الصلوة
كما اقول الا وانا ضامن له الجنة ولا يقوم من مقامه
حتى يغفر الله له ولوالديه وكانا مسلمين وينادي
مناد من تحت العرش يا عبد الله استانف العمل

مقبول اور عمرہ مقبول کیا اور مجاہد سے روایت ہے اوس نے ابن عباس سے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے
درمیان دو رکعتین پڑہین پڑہے پہلی رکعت مین فاتحہ ایک بار اور آیت الکرسی
ایک بار اور پچیس بار قل اعوذ برب الفلق اور دوسری
رکعت مین ایک بار فاتحہ پڑہے اور سورہ اخلاص ایک بار او
ر قل اعوذ برب الفلق بیس بار اور پڑہا سلام کے بعد پچاس
بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو وہ شخص دنیا سے نہ نکلے گا جب
تک اللہ تعالے کو خواب مین نہ دیکھ لے اپنی جگہ بہشت مین
یا اس کے لیے کوئی اور دیکھے اور مروی ہے کہ ایک اعرابی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اٹھا اور کہا یا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم جنگل مین مدینہ سے دور رہتے
ہین اور ہر جمعہ مین آپ کے پاس نہین آسکتے پہر مجہے بتاؤ
ایسا کام کہ جب مین اپنی قوم کے پاس جاؤن تو ان کو
جمعہ کے سبب کی خبر دون آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اے اعرابی جب جمعہ کا دن ہو تو دن نکلے
کے وقت دو رکعتین پڑہ پہلی رکعت مین فاتحہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت مین فاتحہ او قل
اعوذ برب الناس پہر تشہد پڑہ اور سلام پہیر اور سات
بار آیت الکرسی پڑہ بیٹھکر پہر آٹھ رکعتین پڑہ چار چار
اور ہر رکعت مین فاتحہ پڑہ اور اذا جاء نصر اللہ ایک بار
اور پچیس بار سورہ اخلاص اور جب تو نماز سے فارغ ہو
ستر بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہ پہر جس کے
ہاتہہ مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے
اس کی قسم ہے کوئی مسلمان مرد اور نہ مسلمان عورت جمعہ
کے دن اس نماز کو نہین پڑہتا جس طرح مین کہتا ہون
مگر مین اس کے لیے جنت کا ضامن ہون اور نہین اوٹہتا
اپنی جگہ سے مگر اللہ اوسکو اور اسکے ماں باپ کو بخشدیتا ہے اگر دو مسلمان
ہین اور عرش کے نیچے ایک منادی آواز کرتا ہے اے اللہ
کے بندے پہر عمل شروع کر

قد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر وذكر لها
فضائل كثيرة يطول شرحها وقد ذكرنا فيما تقدم فضائل
أخرى وصلوة أخرى بثماني عشرة مرة قل هو الله أحد في
يوم الجمعة لمن شاء أن يصليها فليصلها **فصل**
في ذكر صلوة يوم السبت روى سعيد عن أبي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى يوم السبت
أربع ركعات يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة و
قل يا أيها الكافرون ثلث مرات فإذا فرغ من صلوته
وسلم قرأ آية الكرسي كتب الله تعالى له بكل حرف
أجر سنة صيام نهارها وقيام ليلها وأعطاه الله بكل
حرف ثواب شهيد وكان تحت عرشه مع النبيين
والشهداء **باب** في ذكر صلوة الليالي **فصل**
في ذكر فضل صلوة ليلة الأحد عن أنس بن مالك
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى
ليلة الأحد عشرين ركعة يقرأ في كل ركعة الحمد لله
مرة وقل هو الله أحد خمسين مرة والمعوذتين مرة
واستغفر الله سبحانه مائة مرة واستغفر الله لنفسه
ولوالديه مائة مرة وصلى على النبي صلى الله عليه
وسلم مائة مرة وتبرأ من حوله وقوته والتجأ إلى
حول الله وقوته ثم قال أشهد أن لا إله إلا الله و
أشهد أن آدم صفوة الله وفطرته وإبراهيم خليل الله
عز وجل وموسى كليم الله تعالى وعيسى روح الله سبحانه
ومحمد حبيب الله عز وجل كان له من الأجر والثواب
بعدد من دعى لله عز وجل ولدا ومن لم يدع له
ولدا وبعثه الله تعالى يوم القيمة مع الآمنين وكان
حقا على الله أن يدخله الجنة مع النبيين **فصل**
في ذكر صلوة ليلة الاثنين روى عن الأعمش عن أنس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في ليلة
الاثنين أربع ركعات يقرأ في الركعة الأولى الحمد لله

تیرے پہلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور اس نماز کی بہت فضیلت ہے
مذکور ہے جس کے بیان سے طول ہوتا ہے اور ہمنے بیان کین اور فضیلتین
دوسری نماز مین جسمین سورہ اخلاص اٹھارہ بار پڑھتا آیا ہے جمعہ کے دن
پھر جو چاہے اسے پڑھے **فصل** ہفتہ کے دن کی نماز مین سعید نے
ابی ہریرہ سے روایت کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص ہفتہ کے دن چار رکعت پڑھتا ہے۔ اور پڑھتا
ہے رکعت مین فاتحہ ایک بار اور قل یا ایہا الکفرون تین بار
اور فارغ ہوکر آیت کرسی پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ پاک
ہر حرف کے بدلے حج اور عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور
ہر حرف کے بدلے ثواب برس کے دن کے روزون کا اور
دن کے قیام کا اور ہر حرف کے بدلے شہید کا ثواب
دیتا ہے اور عرش کے سایہ مین نبیون اور شہیدون کے ساتھ ہوگا **باب**
رات کی نمازون کے بیان مین **فصل** یکشنبہ کی رات کی نماز مین انس بن
مالک رض سے روایت ہے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا فرماتے تھے جو شخص یکشنبہ کی رات مین بیس رکعت پڑھتا ہے
اور پڑھتا ہے ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص پچاس بار
اور معوذتین ایکبار اور استغفار سو بار اور بخشش مانگتا ہے اپنے لیے
اور ماں باپ کے لیے سو بار اور درود پڑھتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر سو بار اور اپنے حول اور قوت سے نکلتا ہے اور اللہ کے حول اور
قوت کی التجا کرتا ہے پھر کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہین اور گواہی دیتا ہون کہ آدم اسکا برگزیدہ ہے اور اسکا
پیدا کیا ہوا اور ابراہیم اللہ کا دوست ہے اور موسی علیہ السلام اللہ کا کلیم ہے
اور عیسے اللہ پاک کی طرف کی روح ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے
حبیب ہین تو اوسکے لیے کافرون اور مسلمانون کی گنتی کے موافق ثواب ہوتا
ہے اور اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن امن والون سے اٹھاویگا
اور اللہ تعالی پر حق ہے کہ اوسکو پیغمبرون کے ساتھ بہشت مین داخل کرے
فصل دوشنبہ کی رات کی نماز مین اعمش سے روایت ہے وہ حضرت
انس رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے
دوشنبہ کی رات مین چار رکعتین پڑھین پہلی رکعت مین فاتحہ ایکبار

مرۃً و قل ھو اللہ احد عشر مرات و فی الرکعۃ الثانیۃ الحمد للہ مرۃً و قل ھو اللہ احد عشرین مرۃً و فی الرکعۃ الثالثۃ الحمد للہ مرۃً و قل ھو اللہ احد ثلثین مرۃً و فی الرکعۃ الرابعۃ الحمد للہ مرۃً و قل ھو اللہ احد اربعین مرۃً ثم تشھد و سلم و قرء قل ھو اللہ احد خمسا و سبعین مرۃً و استغفر اللہ تعالیٰ لنفسہ و لوالدیہ خمسا و سبعین مرۃً و صلی علی النبی صلی اللہ علیہ و سلم خمسا و سبعین مرۃً ثم سأل حاجتہ کان حقا علی اللہ تعالیٰ ان یعطیہ سؤلہ و ھی تسمی صلوۃ الحاجۃ و عن ابی امامۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم من صلی لیلۃ الاثنین رکعتین یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃً و قل ھو اللہ احد خمس عشر مرۃً و یقرء بعد التسلیم خمس عشرۃ مرۃً آیۃ الکرسی و یستغفر اللہ سبحانہ و تعالیٰ خمس عشرۃ مرۃً جعل اللہ تعالیٰ اسمہ فی اصحاب الجنۃ و ان کان من اصحاب النار و غفر لہ ذنوب العلانیۃ و کتب لہ بکل آیۃ قرء ھا حجۃ و عمرۃ و ان مات ما بین الاثنین الی الاثنین مات شھیدا

فصل فی ذکر فضل صلوۃ لیلۃ الثلثاء عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال من صلی لیلۃ الثلثاء اثنی عشرۃ رکعۃ یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃً و اذا جاء نصر اللہ خمس مرات بنی اللہ لہ فی الجنۃ بیتا عرضہ و طولہ وسع الدنیا سبع مرات

فصل فی ذکر فضل صلوۃ لیلۃ الاربعاء عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم انہ قال من صلی لیلۃ الاربعاء رکعتین یقرء فی اول رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃً و قل اعوذ برب الفلق عشر مرات و فی الرکعۃ الثانیۃ فاتحۃ الکتاب مرۃً و قل اعوذ برب الناس عشر مرات ینزل من کل سماء سبعون الف ملک یکتبون لہ الثواب الی یوم القیمۃ

فصل

اور سورہ اخلاص دس بار اور دوسری رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص بیس بار اور تیسری رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص تیس بار اور چوتھی رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص چالیس بار پہر تشہد کرے اور سلام پہیرے اور سورہ اخلاص پچہتر بار پڑہے اور اپنے ماں باپ کے لیے پچہتر بار اللہ سے معافی چاہے اور پچہتر بار حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑہے پہر اپنی حاجت مانگے خدا پر حق ہے کہ اسکی حاجت پوری کرے اور اسکا نام حاجت کی نماز ہے اور ابی امامہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے دوشنبہ کی رات دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص پندرہ بار اور سلام پہیر کر پندرہ بار آیت کرسی پڑہے اور معافی چاہے اور اللہ سے پندرہ بار اس کا نام اللہ تعالے جنت والون مین کر دیتا ہے۔ اگرچہ دوزخیون مین سے ہو اور اس کے آشکارا گناہ معاف ہو جاتے ہین اور ہر آیت کے بدلے اس کے لیے حج اور عمرے کا ثواب لکہا جاتا ہے اگر دوشنبہ آئندہ تک مر جاوے تو شہید مرا

فصل سہ شنبہ کی رات کی نماز مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے سہ شنبہ کی رات بارہ رکعتین پڑہین اور پڑہا ہر ایک رکعت مین فاتحہ ایک بار اور اذا جاء نصر اللہ پندرہ بار اس کے لیے اللہ تعالے جنت مین گہر بناتا ہے جس کا عرض اور طول سات دنیا کے برابر ہوتا ہے

فصل چار شنبہ کی رات کی نماز مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس نے چارشنبہ کی رات مین دو رکعتین پڑہین پڑہا پہلی رکعت مین فاتحہ ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق دس بار اور دوسری رکعت مین فاتحہ ایکبار اور قل اعوذ برب الناس دس بار تو اترتے ہین ستر ہزار فرشتے ہر آسمان سے جو اس کے لیے قیامت تک ثواب لکہتے ہین

فصل

فی ذکر صلوٰة لیلة الخمیس عن ابی صالح عن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلّی لیلة الخمیس ما بین المغرب و العشاء رکعتین یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة و آیة الکرسی خمس مرات و قل هو الله احد خمس مرات و المعوذتین خمس مرات فاذا فرغ من صلوٰته استغفر الله تعالی خمس عشر مرة و جعل ثوابه لوالدیه فقد ادّی حقهما و ان کان عاقًا لهما و اعطاه الله سبحانه و تعالی ما یعطی الصدیقین و الشهداء **فصل** فی ذکر صلوٰة لیلة الجمعة عن جابر بن عبد الله رض عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صلّی لیلة الجمعة بین المغرب و العشاء اثنتی عشرة رکعة یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب و قل هو الله احد عشر مرات فکانما عبد الله تعالی اثنتی عشرة سنة صیام نهارها و قیام لیلها و روی عن کثیر بن سلمة عن انس بن مالک رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلّی لیلة الجمعة صلوٰة العشاء الاخرة فی جماعة و صلّی بعدها رکعتین السنة ثم صلّی بعدها عشر رکعات یقرأ فی کل رکعة الحمد لله مرة و قل هو الله احد مرة و المعوذتین مرة مرة ثم اوتر بثلاث رکعات و نام علی جنبه الایمن و وجهه الی القبلة فکانما احیی لیلة القدر و قال النبی صلی الله علیه وسلم اکثروا من الصلوٰة علیّ فی اللیلة الغراء و الیوم الازهر لیلة الجمعة و یوم الجمعة **فصل** فی ذکر فضل صلوٰة لیلة السبت عن انس بن مالک رض عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صلّی لیلة السبت بین المغرب و العشاء اثنتی عشرة رکعة بنی الله تعالی له قصرًا فی الجنة و کانما تصدق علی کل مؤمن و مؤمنة و تبرأ من الیهودیة و کان حقًا علی الله ان یغفر له **فصل** و قد ذکرنا فی مجلس التوبة فیما تقدم فی اثناء الکتاب ما

پنجشنبہ کی رات کی نماز مین ابو صالح سے روایت ہے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے پنجشنبہ کی رات مغرب اور عشا کے درمیان دو رکعتین نماز پڑہین اور ہر رکعت مین فاتحہ ایکبار اور آیت الکرسی پانچ بار اور سورہ اخلاص پانچ بار اور معوذتین پانچ بار پہر نماز سے فارغ ہوکر پندرہ بار استغفار پڑہا اور اسکا ثواب ماں باپ کو بخشا تو اُس نے ماں باپ کا حق ادا کیا اگرچہ ان دونو کا عاق ہو اور اللہ تعالے اس کو صدیقون اور شہیدون کا سا ثواب دیتا ہے **فصل** جمعہ کی رات کی نماز مین جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا جس نے جمعہ کی رات مغرب اور عشا کے درمیان بارہ رکعتین نماز پڑہی ہر رکعت مین فاتحہ اور سورہ اخلاص دس بار گویا اوس نے اللہ کی عبادت بارہ سال کی دن کو روزہ رکہے اور رات کو کہڑا ہوا اور کثیر بن سلمہ سے روایت ہے وہ انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کی رات عشا کی نماز جماعت سے پڑہی اور اسکے بعد دو رکعتین سنت پڑہین پہر دس رکعتین ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص ایک بار اور معوذتین ایک ایک بار پہر تین وتر پڑہے اور اپنے داہنے کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے سو گیا تو اُس نے گویا ساری لیلۃ القدر کی رات کی عبادت کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کی رات مین اور جمعہ کے دن مین مجہپر بہت درود پڑہو **فصل** ہفتہ کی رات کی نماز مین حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا جس نے مغرب اور عشا کے درمیان ہفتہ کی رات بارہ رکعتین پڑہین اللہ تعالے اس کے لیے بہشت مین ایک محل بناتا ہے اور ہے گویا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور یہود کے دین سے بیزار ہوا اور اللہ پر حق ہے کہ اسکو بخشدے **فصل** اس سے پہلے ہم اسی کتاب کی مجلس توبہ مین بیان

يَشْتَغِلُ بِالنَّوَافِلِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ بَعْدَ اِحْكَامِ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ فَلَا يَشْتَغِلُ بِسِوَاهَا بَلْ يَنْوِيْ بِجَمِيْعِ عِبَادَاتِهٖ فَرَائِضَ مَا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جِنْسٍ مِنْهَا فَيَنْوِيْ بِجَمِيْعِ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ قَضَاءً لِيَسْقُطَ عَنْهُ الْفَرْضُ وَيَحْصُلَ لَهُ الْفَضْلُ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمَا بِمَنِّهٖ وَرَحْمَتِهٖ وَكَرَمِهٖ فَاِذَا تَحَقَّقَ بَرَاءَةُ سَاحَتِهٖ مِنَ الْفَرَائِضِ فَحِيْنَئِذٍ يَنْوِيْ بِجَمِيْعِ ذٰلِكَ نَافِلَةً

فَصْلٌ

فِيْ ذِكْرِ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ نَصْرٍ عَنْ وَالِدِهٖ قَالَ اَنَا اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الْفَوَارِسِ وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَّالُ قَالَ اَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْوَاعِظِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَاءَهٗ وَعَمَدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ

اور نفلی نماز روزہ صدقہ وغیرہ کے ساتھ فرایض کے پیچھے مشغول ہو فرایض چھوڑکر نوافل سے مشغول نہ ہو اور اپنی سب عبادت مین ہر قسم کے فرض ادا کرنے کی نیت کرے پھر ان دن رات کی نمازون مین جو ہمنے بیان کین قضا کی نیت کرے تاکہ اس کے ذمہ فرض نہ رہے اور فضیلت حاصل ہو اللہ تعالے اپنے احسان اور رحمت اور بخشش سے یہ دو نو نصیب کرے جب فرایض کے میدان سے بری ہو تو نفل سے مشغول ہو

فصل

تسبیح کی نماز کی فضیلت مین حدیث سنائی ہمین شیخ ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا ہم کو خبر دی ابو الفتح محمد بن احمد بن ابی الفوارس اور ابو محمد حسن بن محمد خلال نے کہا ہم کو خبر دی ابو حفص عمر بن الواعظ نے کہا ہم کو حدیث سنائی عبد اللہ بن محمد بن البغوی نے کہا ہم کو حدیث سنائی اسحاق بن ابی اسرائیل نے کہا حدیث سنائی ہمکو موسے بن عبد العزیز نے کہا ہمکو حدیث سنائی حکم بن ابان نے کہا ہمکو حدیث سنائی عکرمہ نے ابن عباس رض سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس کو فرمایا اے عباس اے چچا مین تجھے ایسی دس باتین نہ بتاؤن کہ جب تو انپر عمل کرے تو اللہ تعالے تیرے پہلے پچھلے پرانے نئے خطا سے ہوئے اور دانستہ کئے ہوے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کر دے وہ یہ ہے کہ تو چار رکعتین نماز پڑہی پڑہے تو ہر رکعت مین فاتحہ اور ایک سورہ پھر جب قرات سے فارغ ہووے تو تو کہے قیام مین بعد سورہ کے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر تو رکوع کرے اور رکوع مین یہی کلمہ دس بار کہے پھر تو رکوع سے اپنا سر اٹھاوے پھر تو یہی کلمے دس بار کہے پھر سجدہ مین یہی کلمے دس بار کہے پھر سجدے سے اپنا سر اٹھاوے پس یہی کلمے دس بار کہے دوسرے سجدے مین یہی کلمے دس بار کہے پھر سر اوٹھا کر دس بار کہے پس یہ پچہتر ہوا اور ایسا ہی چارون رکعت مین کرے پس اگر تو روز پڑہ سکے تو روز پڑہ ایک بار ورنہ ہر جمعہ مین

فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ
تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً وَ
فِي لَفْظٍ اٰخَرَ يَقْرَءُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ وَسَبِّحِ
اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ وَاِذَا زُلْزِلَتْ
وَفِي الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الرَّابِعَةِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ
عَنْ وَالِدِهٖ بِاِسْنَادِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رض اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اُعْطِيْكَ
وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَرُوِيَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِيْهِ زِيَادَةُ عَشَرَةٍ فِي
حَالِ الْقِيَامِ وَفِي غَيْرِهٖ اِسْقَاطُهَا وَفِي بَعْضِ الْاَلْفَاظِ
فَذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةِ تَسْبِيْحَةٍ يَعْنِي بِهِ التَّسْبِيْحَ فِي الْاَرْبَعِ وَفِي لَفْظٍ
اٰخَرَ فَذٰلِكَ اَلْفٌ وَمِائَتَانِ يَعْنِي اَنْوَاعَ التَّسْبِيْحِ وَهِيَ
اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
فَاِذَا ضُرِبَتْ فِي ثَلٰثِمِائَةٍ كَانَتْ اَلْفًا وَمِائَتَيْنِ وَقَالَ
بَعْضُ الْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُسْتَحَبُّ فِعْلُهَا فِي الْجُمُعَةِ
مَرَّتَيْنِ مَرَّةً لَيْلًا وَمَرَّةً نَهَارًا **فَصْلٌ** فِي صَلٰوةِ
الْاِسْتِخَارَةِ وَدُعَائِهَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِاَمْرٍ اَوْ بِاِرَادَةِ خُرُوْجٍ فَلْيَرْكَعْ
رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ
بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ وَتُسَمِّيْهِ بِعَيْنِهٖ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَ
اٰخِرَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ
لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِلَّا فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ
وَيَسِّرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ مَا كُنْتُ وَرَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ

ورنہ ہر مہینہ مین ورنہ ہر سال مین ورنہ ساری عمر مین اور دوسری
روایت مین ہے پہلی رکعت مین فاتحہ اور سبح اسم
ربک الاعلی پڑہے اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور
اذا زلزلت اور تیسری رکعت مین فاتحہ اور قل یایہا الکفرون
اور چوتھی رکعت مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور حدیث سنائی
ہمکو ابو نصر نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر بن ابیطالب کو مین تجھے
نہ بخشون مین تجھے نہ عطا کرون آخر تک حدیث بیان کی
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات عمرو بن
عاص کو بہی فرمائی اور اس مین دس تسبیحین قیام مین زیادہ ہین
اور اس کے غیر مین انکا بیان نہین اور بعض روایت مین
ہے یہ سب مین تین سو تسبیحین ہوتی ہین چار رکعت مین اور بعض
روایتون مین پہر یہ مجموعہ ایک ہزار دو سو ہوا اور وہ تسبیح
یہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب تو
چار سو کو تین سو مین ضرب دے تو ایک ہزار دو سو ہونگی
اور بعض علما نے کہا یہ نماز ہر جمعہ مین دو بار کرنی مستحب
ہے ایک بار رات مین اور ایک بار دن مین **فصل** اور استخارہ
کی نماز اور اسکی دعا مین محمد بن منکدر سے روایت ہے اوس نے
جابر بن عبد اللہ سے کہا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو اصلاح
کامون مین استخارہ سکہاتے تہے جیسے قرآن کی سورہ سکہاتے
فرماتے جب کوئی تم مین سے کسی کام کا یا کہین جانے کا قصد کرے
تو دو رکعتین نفل ادا کرے پہر کہے ای اللہ مین تجہ سے بہلائی مانگتا
ہون اسلیے کہ تو جانتا ہے اور قدرت طلب کرتا ہون اس لیے
کہ تو قادر ہے اور تیرا بڑا فضل مانگتا ہون تو قادر ہے اور مین قادر نہین
اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا ہون اور تو چھپی باتونکو جانتا ہے
اے اللہ اگر تو اس کام کو میرے لیے میرے دین اور میری دنیا
اور میری آخرت اور میرے انجام کار مین اچھا جانتا ہے تو تو اسکو میرے
لیے مقدر کر اور اسکو میرے لیے آسان کر اور مجھکو اس مین برکت کر ورنہ اسکو
مجہ سے پہیر دے اور میرے لیے بہلائی آسان کر جہان ہو اور جبتک مین
ہون اور مجھکو اپنی تقدیر پر خوش کر

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ اَحَدٍ اِذَا تَحَقَّقَ عَزْمُهٗ عَلَى الْخُرُوْجِ
اِلٰى حَجٍّ اَوْ مِنْ سَفَرِ التِّجَارَةِ اَوْ حَجٍّ اَوْ زِيَارَةٍ اَنْ يَقُوْلَ عَقِيْبَ الرَّكْعَتَيْنِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْخُرُوْجَ فِيْ وَجْهِيْ هٰذَا بِلَا ثِقَةٍ مِنِّيْ
بِغَيْرِكَ وَلَا رَجَاءٍ اِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةٍ اَتَوَكَّلُ عَلَيْهَا وَلَا حِيْلَةٍ
اَلْجَأُ اِلَيْهَا اِلَّا طَلَبَ فَضْلِكَ وَالتَّعَرُّضَ لِمَعْرُوْفِكَ وَرَحْمَتِكَ
وَالسُّكُوْنَ اِلٰى حُسْنِ عِبَادَتِكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا قَدْ سَبَقَ
لِيْ فِيْ وَجْهِيْ هٰذَا مِمَّا اُحِبُّ وَاَكْرَهُ اَللّٰهُمَّ فَاصْرِفْ عَنِّيْ بِقُدْرَتِكَ
مَقَادِيْرَ كُلِّ بَلَاءٍ وَنَفِّسْ عَنِّيْ كُلَّ كَرْبٍ فِيْ دَائِهٖ وَابْسُطْ عَلَيَّ كَنَفًا
مِنْ رَحْمَتِكَ وَلُطْفًا مِنْ عَوْنِكَ وَحِصْنًا مِنْ حِفْظِكَ وَجَمِيْعِ
مُعَافَاتِكَ تُدِيْرُ بِهِمُ الْاَحْوَالَ وَيَاْخُذُ فِي السَّيْرِ وَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
تَضَاؤُلُكَ عَلٰى حَقِيْقَةِ اَحْسَنِ اَمَلِيْ وَادْفَعْ عَنِّيْ مَا اَحْذَرُهٗ
مِمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ
وَاٰخِرَتِيْ اَسْاَلُكَ يَا رَبِّ اَنْ تَخْلُفَنِيْ فِيْمَا خَلَّفْتُ وَرَائِيْ
مِنْ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَقَرَابَاتِيْ بِاَحْسَنِ مَا خَلَّفْتَ بِهٖ غَائِبًا
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَحْصِيْنِ كُلِّ عَوْرَةٍ وَحِفْظٍ مِنْ كُلِّ
مَضَرَّةٍ وَكِفَايَةِ كُلِّ مُهِمٍّ وَصَرْفِ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَكَمَالِ مَا
تَجْمَعُ لِيْ بِهٖ مِنَ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ
ارْزُقْنِيْ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ شُكْرَكَ وَذِكْرَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ
حَتّٰى تَرْضٰى عَنِّيْ وَتُدْخِلَنِيْ جَنَّتَكَ بِرَحْمَتِكَ بَعْدَ الرِّضٰى
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُكْثِرَ فِيْ سَفَرِهٖ مِنْ هٰذَا الدُّعَاءِ
فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ كَانَ يَقُوْلُهٗ كَثِيْرًا وَهُوَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
خَلَقَنِيْ وَلَمْ اَكُ شَيْئًا مَذْكُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى اَهَاوِيْلِ
الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الدُّهُوْرِ وَمَصَائِبِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ
وَاكْفِنِيْ شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ اَللّٰهُمَّ فِيْ سَفَرِيْ فَاصْحَبْنِيْ
وَفِيْ اَهْلِيْ فَاخْلُفْنِيْ وَفِيْمَا رَزَقْتَنِيْ فَبَارِكْ لِيْ وَفِيْ نَفْسِيْ
فَذَلِّلْنِيْ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ وَفِيْ خُلُقِيْ فَقَوِّمْنِيْ
وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ فَحَبِّبْنِيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ
اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ
اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَنْ لَا تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَلَا

اے مہربانون کے مہربان پہر ہر ایک شخص جب کسی طرف جائیگا
تجارت کے لئے یا حج کے لیے یا زیارت کے لیے قصد کرے
لائق ہے یہ کہ کہے دو رکعت نفل پڑھکر یا اللہ مین اس طرف جانیکا
ارادہ کرتا ہون تجھپر بہروسا کرکے اور تیری امید کرکے اور میری اپنی
کوئی قوت نہین ہے اور حیلہ جس کی طرف مین پناہ پکڑون مگر تیرا
فضل اور تیری نیکی اور تیری رحمت اور تیری اچھی عبادت کی ساتھ
آرام میرے اس طرف جانے مین جو بہلائی برائی ہے اسکی ساتھ تیرا علم
سبقت کرچکا ہے یا اللہ پس پہیر مجھسے اپنی قدرت کے ساتھ ہر بلا کی
تقدیر اور ہر سختی کو میرے لیے آسان کر اور ہر بیماری دور کر اور مجھپر اپنی
رحمت کی چادر اور اپنی مدد پہیلا اور مجھے اپنی حفاظت مین رکھ اور سب
طرح سے عافیت مین پہر بوجھ اٹھا کر سفر کرے اور کہے اے اللہ تیری
تقدیر مجھپر جاری ہے میری امید کو نیک کر اور جس سے مین ڈرتا ہون اسکو دور کر کیونکہ تو خوب
جانتا ہے مجھسے اور اسکو میرے دین اور دنیا مین بہتر کر سوال کرتا ہون تجھسے
یا اللہ کہ تو میرے اہل و عیال و اولاد اور قرابت مین اس طرح خلیفہ ہو جیسے تو اور
مسلمانون کا انکے پیچھے خلیفہ ہوتا ہے پردون کے ڈہانکنے مین اور ضرر سے
بچانے مین اور ہر تکلیف سے کفایت کرنے مین اور ہر برائی کو دور کرنے مین اور
دنیا اور آخرت کے خوش کرنے مین پہر روزی دے مجھے اس مین اپنا شکر
اور ذکر اور اپنی اچھی عبادت تاکہ تو مجھپر خوش ہو اور اپنی رحمت سے مجھے
بہشت مین داخل کرے۔ اے مہربانون کے مہربان اور سفر مین اس دعا کو
بہت پڑھے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بہت پڑھتے
اور وہ دعا یہ ہے سب تعریف اللہ کو جس نے مجکو بنایا اور مین کچھ چیز نہ تھا
یا اللہ میری مدد کر دنیا کے ہولون مین اور زمانے کی سختیون مین اور راتون
اور دنون کی تکلیفون مین اور مجھے ظالمون کی برائی سے بچا یا اللہ تو میرا
سفر مین یار ہو اور میرے گہر مین خلیفہ اور میری روزی مین برکت کر اور میری
آنکھون مین مجھے ذلیل اور لوگون کی آنکھون مین بڑا اور میری پیدائش
کو سیدھا کر اور یا اللہ مجھے اپنا دوست بنا تیری عزت والے مونہہ
کی پناہ لیتا ہون جسکے ساتھ آسمان روشن ہوگئی اور جس سے اندہیرے
کہل گیے اور جس سے پہلون اور پچھلون کے کام درست ہو گئے۔
دعا مانگتا ہون یہ کہ تو مجھپر اپنا غضب نہ اتارے اور نہ

تَنَزَّلَ بِيْ سَخَطُكَ الْعُتْبٰى فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ
الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ اَللّٰهُمَّ
اطْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ أَسْأَلُكَ بَلَاغًا يَبْلُغُ
خَيْرًا وَمَغْفِرَةً وَرِضْوَانًا أَسْأَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَيَنْبَغِيْ أَنْ يَقُوْلَ عِنْدَ خُرُوْجِهِ مِنْ مَنْزِلِهِ بِسْمِ اللّٰهِ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُ قِيْلَ فِي
الْخَبَرِ إِنَّهُ يُقَالُ لَهُ وُقِيْتَ وَكُفِيْتَ وَحُمِيْتَ وَيَنْبَغِيْ إِذَا رَكِبَ
رَاحِلَتَهُ أَنْ يُكَبِّرَ ثَلَاثًا وَيَحْمَدَ ثَلَاثًا وَيَقُوْلَ سُبْحٰنَ الَّذِيْ
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ سُبْحٰنَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ لِأَنَّهُ
مَرْوِيٌّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ وَرَكِبَ يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا التُّقٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا
تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا بُعْدَ الْأَرْضِ
اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ
اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ أَهْلِنَا وَزَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ
فَقَالَ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَكَآبَةِ
الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَيَنْبَغِيْ لَهُ إِذَا أَرَادَ دُخُوْلَ قَرْيَةٍ
أَوْ مَدِيْنَةٍ أَنْ يَقُوْلَ كَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ السَّبْعِ
وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ أَهْلِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا أَسْأَلُكَ مَوَدَّةَ خِيَارِهِمْ وَأَنْ
تُجَنِّبَنِيْ مِنْ شَرِّ أَشْرَارِهِمْ

فَصْلٌ فِيْ حِرْزِ الْمُسَافِرِيْنَ مِنْ
كُلِّ سَارِقٍ وَسَبُعٍ وَمُؤْذٍ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا بِعَيْنِكَ
الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنَا بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِكَ
عَلَيْنَا لَا نَهْلِكُ وَأَنْتَ رَجَاؤُنَا وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ

اتارے مجھہ پر اپنا غصہ تیری طرف رجوع کرتا ہون جس قدر طاقت رکھتا
ہون اور گناہ سے پھرنیکی طاقت اور نیکی کی طاقت تیری ہی مدد سے ہے
یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیری سفر کی تکلیف سے اور برے پھرنے سے
اور منزل سے پیچھے ترقی کے اور مظلوم کی بد دعا سے یا اللہ لپیٹ ہمارے
لیے زمین اور آسان کر ہم پر سفر مانگتا ہون تجھسے ایسا امر جس سے پہونچون
بھلائی اور بخشش اور خوشی کو مانگتا ہون تجھسے ساری بھلائی تو جو چاہتا ہے
کر سکتا ہے اور گھر سے نکلتے وقت کہے اللہ کا نام لیکر نکلتا ہون اسی پر
بھروسا ہے اور سب طاقتین اور قوتین اسی کی مدد سے کیونکہ حدیث
مین آیا ہے کہ فرشتہ اوسکو کہتا ہے تو بچایا گیا اور کفایت کیا گیا اور حمایت
کیا گیا اور جب سوار ہو تو تین بار اللہ اکبر کہے اور تین بار الحمد للہ پھر کہے
پاک ہے وہ جس نے اسکو ہمارا فرمانبردار کر دیا اور ہم تو اس کے نزدیک بھی نہین
ہو سکتے تھے تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہین مینے اپنی جان پر
ظلم کیا تو مجھے معاف کر کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہین کرتا کیونکہ یہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے اور ابن عمر کی حدیث مین ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کے لیے سوار ہوتے فرماتے یا اللہ مین مانگتا ہون
تجھہ سے اس سفر مین تقوی اور وہ کام جس سے تو خوش ہو یا اللہ ہم پر سفر آسان
کر اور ہمسے زمین کی دوری لپیٹ یا اللہ تو سفر مین یار ہے اور تو گھر مین خلیفہ
ہے یا اللہ سفر مین ہمارا یار ہو اور گھر مین ہمارا خلیفہ اور ابن جریج نے
زیادہ کہا پھر فرماتے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھہ سے سفر کی تکلیف سے اور پھرنے
سے اور بری نظر سے اہل اور مال مین اور جب کسی بستی یا شہر مین داخل ہونیکا
قصد کرے تو کہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اے ساتون آسمانون کے
مالک اور جنکو انہون نے سایہ کیا اور زمینون کے مالک اور جنکو انہون نے اٹھایا اور شیطانون
کے مالک اور جنکو انہون نے گمراہ کیا مین تجھہ سے اس گانون کی بھلائی مانگتا ہون
اور اسکے رہنے والون کی بھلائی اور بہترائی اوسکی جو اوس مین ہے اور اسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون
اور اسکے رہنے والون کی برائی سے اور برائی سے اوس چیز کے جو اس مین ہے مانگتا ہون اسکے نیکون کی
محبت اور اسکے بدون سے دور رہنا

فصل مسافر چور اور درندہ اور ہر موذی سے محفوظ رہے یا اللہ
ہماری اپنی آنکھہ کے ساتھ نگہبانی کر جو نہین سوتی اور لپٹ اپنے اس رکن کے ساتھ جسکا قصد
نہین کیا جاتا اور ہم پر چونکہ تو قادر ہے رحم کر تاکہ ہم ہلاک نہون تو ہی ہماری امید ہے عثمان بن عفان
سے روایت ہے کہا مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے جو شخص

فِي اَوَّلِ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي
الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَعَنْ اَبِي يُوْسُفَ الْخُرَاسَانِيِّ
عَنْ اَبِي سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الرَّجَاءِ قَالَ ضَلَلْتُ بِطَرِيْقِ
مَكَّةَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِ فَسَمِعْتُ حِسًّا خَلْفِي فَاسْتَوْحَشْتُ
فَسَمِعْتُ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَلَحِقَنِي فَقَالَ اَحْسِبُكَ ضَالًّا فَقُلْتُ
نَعَمْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ شَيْئًا اِذَا اَنْتَ قُلْتَهٗ وَاَنْتَ ضَالٌّ
اهْتَدَيْتَ اَوْ مُسْتَوْحِشٌ اسْتَاْنَسْتَ اَوْ اَرِقْتَ نِمْتَ قُلْتُ
بَلٰى قَالَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ذِي الشَّاْنِ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ شَدِيْدِ
السُّلْطَانِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقُلْتُهَا فَاِذَا
اَصْحَابِي قَرِيْبٌ فَطَلَبْتُ الرَّجُلَ فَلَمْ اَجِدْهُ قَالَ اَبُوْ بِلَالٍ
فَضَلَلْتُ بِمِنًى مِنْ اَهْلِي هٰذَا فَالْتَفَتُّ لَنْ فَاِذَا اَنَا بِاَهْلِي
وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي
نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
مَا اَهَمَّهٗ صَادِقًا كَانَ اَوْ كَاذِبًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِي
الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ
عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كُشِفَ عَنْهُ
بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى

فَصْلٌ فِي ذِكْرِ صَلٰوةِ الْكِفَايَةِ

وَهِيَ رَكْعَتَانِ يُصَلِّيْهِمَا اَيَّ وَقْتٍ كَانَ يَقْرَءُ فِي
كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ
مَرَّاتٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
خَمْسِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ وَهُوَ
يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا مُسْتَجَابًا بِكُلِّ لِسَانٍ
يَا مَنْ يَكْفِيْهِ بِالْخَيْرِ مُوَطَّنَانِ يَا كَافِيَ مُحَمَّدٍ الْاَحْزَابَ
وَيَا كَافِيَ اِبْرَاهِيْمَ النِّيْرَانَ يَا كَافِيَ مُوْسٰى فِرْعَوْنَ

ابتدارات مین کہے اللہ کے نام سے جس کے نام سے نہین ضرر دیتی کوئی چیز
زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ سنتا ہی جانتا تین بار اوسکو ناگہان بلا نہین
پہونچتی صبح تک اور ابو یوسف خراسانی سے روایت ہے وہ ابی سعید بن ابی الرجا
سے اوس نے کہا مین بعض راتون مین مکہ کے راستے مین بہول گیا پہر پیچہے
آہٹ سنی تو مین ڈر گیا اور مین نے قرآن پڑہتا سنا پہر مجہسے ملا اور بولا مین تجہکو
بہولا ہوا سمجہتا ہون مینے کہا بیشک بولا مین تجہے وہ چیز نہ سکہاؤن کہ جب تو
اوسے کہے اور تو بہولا ہوا ہو تو تو راہ پاوے اور اگر تو ڈرتا ہو تو بیخوف ہو وے
یا بیخواب ہو وی تو تو سو جاوے مینے کہا کیون نہین بولا کہہ اللہ کے نام سے
جو مرتبہ والا ہے بڑی دلیل والا بڑے غلبے والا ہر دن وہ شغل مین ہے مین اللہ
کی پناہ لیتا ہون شیطان کی برائی سے جو اللہ نے چاہا ہوا نہ طاقت اور نہ قوت مگر
اللہ پاک کی مدد سے جب مین نے پڑہا تو ناگہان میرے یار قریب ہین پہر مینے آدمی
دیکہا تو نہ پایا ابو بلال نے کہا مین منی مین اپنا اہل بہول گیا پہر مین نے پڑہی
دعا تو ناگہان مین اپنے اہل کے پاس ہون اور ابو الدردا سے روایت ہے کہا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص روز سات بار کہے میرا
کارساز اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہی نیکون کا کارساز ہوا
کرتا ہے مجہے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہین مینے اوسپر بہروسا
کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے اللہ تعالے اوس کے سب غم دور کر دیتا ہے
اگرچہ وہ سچا ہو یا جہوٹا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو سختی
کے وقت کہے نہین کوئی معبود اللہ کے سوا جو بردبار کریم ہے پاک ہے اللہ
عرش بڑے کا مالک سب تعریف اللہ کو جو مالک ہے جہانون کا
اللہ کے حکم سے اوسکا غم دور ہو جاتا ہے

فصل کفایت کی نماز مین

اور وہ دو رکعت ہین جب چاہے پڑہے اور پڑہے ہر رکعت مین
فاتحہ ایکبار اور سورہ اخلاص دس بار اور فسیکفیکہم اللہ
وہو السمیع العلیم پچاس بار پہر سلام پہیرے اور یہ دعا پڑہے یا
اللہ یا رحمان یا حنان یا منان اے ہر زبان مین پکار کہی
گئے اے وہ شخص جس کے ہاتہ بہلائی سے فراغ ہین لے
محمد کی کفایت کرنیوالے احزاب کو دن ای ابراہیم
کو آگ سے نجات دینے والے اے موسے
علیہ السلام کو فرعون سے بچانیوالے

وَيَا كَافِيَ فِرْعَوْنَ الْجَبَابِرَةِ وَيَا كَافِيَ نُوحٍ الْغَرَقَ وَيَا كَافِيَ لُوطٍ
فُحْشَ قَوْمِهِ يَا كَافِيًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ
يَا كَافِيَ عَائِشَةَ وَآسِيَةَ اكْفِنِي عَظِيمَ الْبَلَاءِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
حَتَّى لَا أَخَافَ وَلَا أَخْشَى مَعَ اسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ شَيْئًا فَإِنَّهُ
يُكْفَى وَيُجِيرُهُمْ وَيَسُرُّهُمْ عِنْدَ صَلَوَاتِهِ **فَصْلٌ** فِي ذِكْرِ
صَلٰوةِ الْخُصُمَاءِ وَهِيَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ يَقْرَأُ
فِي الْأُولٰى فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ إِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً
وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ قُلْ
يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ الْفَاتِحَةَ وَعَشْرَ مَرَّاتٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ
أَحَدٌ وَأَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ مَرَّةً وَفِي الرَّابِعَةِ الْفَاتِحَةَ وَخَمْسَ
عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً ثُمَّ يَجْعَلُ
ثَوَابَهَا لِخُصَمَائِهِ يَكْفِيهِ اللّٰهُ أَمْرَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي سَبْعَةِ أَوْقَاتٍ أَوَّلَ لَيْلَةٍ
مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَآخِرَ جُمُعَةٍ مِنْ رَمَضَانَ
وَيَوْمَيِ الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ **فَصْلٌ**
فِي صَلٰوةِ الْعُتَقَاءِ فِي شَوَّالٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ الْبَنَّاءِ عَنْ
وَالِدِهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ الْعَلَّافُ
قَالَ أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَدِيقٍ
ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ
الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
مَحْمُودٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِي شَوَّالٍ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ
لَيْلًا كَانَ أَوْ نَهَارًا يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَمْسَ
عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ سَبَّحَ
سَبْعِينَ مَرَّةً وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ مَرَّةً
وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلٰوةَ
إِلَّا أَنْبَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ يَنَابِيعَ الْحِكْمَةِ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهِ
لِسَانَهُ وَأَرَاهُ دَاءَ الدُّنْيَا وَدَوَاءَهَا وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ
نَبِيًّا مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ كَمَا وَصَفْتُ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ

اور اے عیسے علیہ السلام کو سرکشون سے رہا کر نیوالے اے نوح علیہ السلام کو
غرق سے سلامت رکہنے والے اے لوط کو اسکی قوم فحش سے محفوظ رکہنے
والے اے ہر چیز سے بچا نیوالے جس سے کوئی نہین بچا سکتا اے عائشہ اور آسیہ
علیہما السلام کے کفایت کرنیوالے مجہے ہر چیز کی بڑی آفت سے بچا
تاکہ مین نہ ڈرون اور نہ خوف کرون تیرے بڑے نام کی برکت سے کسی چیز سے
کیونکہ اس کے پڑہنے والے کے غم اسی نماز کے وقت دور ہوجاوینگے **فصل**
خصومت کی نماز مین اور وہ چار رکعتین ہین ایک سلام سے پہلی رکعت مین ایک بار
فاتحہ پڑہے اور گیارہ بار سورہ اخلاص اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور دس بار
سورہ اخلاص اور تین بار قل یاایہا الکفرون اور تیسری رکعت مین فاتحہ اور
دس بار سورہ اخلاص اور ایک بار الہکم التکاثر اور چوتہے مین فاتحہ اور
پندرہ بار سورہ اخلاص اور ایک دفعہ آیۃ الکرسی اور اسکا ثواب اپنے خصموں کو
پہنچا وے قیامت کے دن اللہ تعالی اگر چاہے انکی امر سے اسکو بچا ویگا یہ
نماز سات وقتون مین پڑہے رجب کی پہلی رات مین اور شعبان کی پندرہوین
رات اور رمضان کے آخری جمعہ مین اور دونون عیدون کے دن
اور عرفہ کے دن اور عاشورے کے دن **فصل** آزادون کی نماز
مین شوال مین حدیث بیان کی ہمسے ابو نصر نے اپنے باپ سے کہا
حدیث بیان کی ہمسے ابو عبد اللہ حسین بن عمر علاف نے کہا خبر دی
ہمکو ابو القاسم قاضی نے کہا حدیث بیان ہمسے محمد بن احمد بن صدیق نے
کہا حدیث بیان کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو ابوبکر احمد
بن جعفر مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے علی بن معروف نے کہا
حدیث بیان کی مجہسے محمد بن محمود نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن شبیب نے کہا
حدیث سنای ہمکو حمید نے انس سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص نے شوال مین رات کو یا دن کو آٹہ رکعتین پڑہین
ہر رکعت مین فاتحہ اور پندرہ بار سورہ اخلاص اور نماز سے فارغ ہو کر
ستر بار سبحان اللہ کہا اور ستر بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہا اوسکی
قسم جس نے مجہے سچا دین دیکر بہیجا کوئی شخص یہ نماز نہین پڑہتا مگر اللہ
اسکے لئے حکمت کے چشمے کہولتا ہے اوسکے دل مین اور اس کے ساتہ اوسکی زبان
چلاتا ہے اور اسکو دنیا کی بیماری اور اسکی دوا دکہا دیتا ہے اسکی قسم جس نے مجہے سچا دین دیکر
بہیجا جس نے یہ نماز جیسے مینے فرمائی پڑہی نہین اٹہاتا اپنا سر

مِنْ اٰخِرِ سُجُوْدِهٖ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيْدًا
مَغْفُوْرًا لَهٗ وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ
اِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ السَّيْرَ وَالذَّهَابَ اِلٰى مَوْضِعِ مُرَادِهٖ
وَاِنْ كَانَ مَدْيُوْنًا قَضَى اللّٰهُ دَيْنَهٗ وَاِنْ كَانَ ذَا حَاجَةٍ
قَضَى اللّٰهُ حَوَائِجَهٗ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا مِنْ عَبْدٍ
يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُلِّ حَرْفٍ مَخْرَفَةً
فِي الْجَنَّةِ قِيْلَ وَمَا الْمَخْرَفَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَسَاتِيْنُ فِي الْجَنَّةِ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ
مِنْ اَشْجَارِهَا مِائَةَ سَنَةٍ ثُمَّ لَا يَقْطَعُهَا **فَصْلٌ**
فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِرَفْعِ عَذَابِ الْقَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ
عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْ اِحْدٰهُمَا اٰخِرَ الْفُرْقَانِ مِنْ تَبَارَكَ
الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ حَتّٰى يَخْتِمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ يَاْخُذُ فِي
الثَّانِيَةِ فَيَقْرَأُ فِيْهَا بَعْدَ الْفَاتِحَةِ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ
حَتّٰى يَبْلُغَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ فَاِنَّهٗ يَاْمَنُ
مِنْ مَكْرِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَيُعْطٰى كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَيُؤْمَنُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُعَلِّمُهُ
الْكِتَابَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ حَرِيْصًا وَيَنْزِعُ مِنْهُ الْفَقْرَ وَيُؤْتِيْهِ
اللّٰهُ الْحِكْمَةَ وَبَصِيْرَةً فِيْ كِتَابِهِ الَّذِيْ اَنْزَلَهٗ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلَقِّنُهٗ حُجَّتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَجْعَلُ النُّوْرَ فِيْ
قَلْبِهٖ وَلَا يَحْزَنُ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَلَا يَخَافُ اِذَا خَافُوْا
وَيَجْعَلُ النُّوْرَ فِيْ بَصَرِهٖ وَيَنْزِعُ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِهٖ
وَيُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ **فَصْلٌ** فِيْ صَلٰوةِ
الْحَاجَةِ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الْاَيْلِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ
حَاجَةٌ مُهِمَّةٌ فَلْيُسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ
فِي الْاُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفِي الثَّانِيَةِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اِلَخْ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ
وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَاِنَّهَا تُقْضٰى وَالدُّعَاءُ اَللّٰهُمَّ

پچھلے سجدے سے گر اسد تعالی اوسکو معاف کر دیتا ہے اور اگر مر اشہید مرا
بخشا ہوا اور کوئی بندہ اس نماز کو سفر مین نہین پڑہتا مگر اسپر آنا جانا آسان
ہوجاتا ہے اس کے مقصود تک اور اگر مقروض ہو تو اسد تعالی اسکا قرض ادا
کرتا ہے اور اگر صاحب حاجت ہوتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہے
اوسکی قسم جس نے مجھے سچا دین دیکر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑہتا ہے اسد تعالی
اس کو ہر حرف کے بدل جنت مین ایک مخرفہ دیتا ہے۔ عرض کیا گیا
مخرفہ کیا ہے رسول اسد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہشت کے
باغ اگر ان کے ایک درخت کے نیچے سوار سیر کرے سو برس تک تو نہ
قطع کر سکے **فصل** قبر کا عذاب دور کرنے والی نماز کی فضیلت مین
عبد اسد بن حسن سے روایت ہے وہ حضرت علی کرم اسد وجہہ سے کہا فرمایا
رسول اسد صلے اسد علیہ والہ وسلم نے جو شخص دو رکعتین پڑہے پہلی
رکعت مین سورہ فرقان کا پچھلا رکوع آخر سورہ تک پہر
دوسری رکعت شروع کرے اور فاتحہ کے بعد سورہ مومنون ابتدا سے
فتبارک اسد احسن الخالقین تک پڑہے وہ جنون اور آدمیون
کے مکر سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت کے دن داہنے ہاتھ مین عملنامہ
دیا جاویگا اور قبر کے عذاب اور بڑے گہبراہٹ سے محفوظ رہے گا اور
اسد تعالی اس کو قرآن سکہاتا ہے اگرچہ وہ حریص نہ ہو اور اس سے محتاجی
دور ہو جاتی ہے اور اسد تعالے اس کو حکمت دیتا ہے اور اپنی کتاب
مین جس کو اس نے اپنے نبی پر اتارا بینا کرتا ہے اور قیامت مین اسکو
اسکی حجت سکہا دے گا اور اس کے دل مین نور کرے گا اور وہ نہ غمگین
ہوگا جب غمناک ہون گے لوگ اور نہ ڈرے گا جب ڈرین گے لوگ اور
اس کی آنکھون مین نور کرے گا اور اس کے دل سے دنیا کی محبت
کہینچ لے گا اور لکہا جاویگا وہ اسد کے پاس سچون سے **فصل** حاجت
کی نماز مین ابوہاشم سے روایت ہے وہ انس بن مالک سے وہ رسول اسد
صلے اسد علیہ والہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کو اسکی طرف کوئی
حاجت سخت ہو تو وہ پورا وضو کرے اور دو رکعتین پڑہے
پہلی رکعت مین فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور آمن
الرسول آخر تک پہر تشہد اور سلام کرے اور یہ دعا مانگے
اس کی حاجت پوری ہوگی یا اسد

یا مونس کل وحید و یا صاحب کل فرید و یا قریبا غیر بعید و یا شاهدا غیر غائب و یا غالبا غیر مغلوب اسألك باسمك بسم الله الرحمن الرحیم الحی القیوم الذی لا تأخذه سنة و لا نوم و اسألك باسمك بسم الله الرحمن الرحیم الحی القیوم الذی عنت له الوجوه و خشعت له الاصوات و وجلت منه القلوب ان تصلی علی محمد و علی آل محمد و ان تجعل لی من امری فرجا و مخرجا و تقضی حاجتی **فصل** فی الدعاء لدفع الظلم و الاحتراز منه روی جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه و سلم علم علیا و فاطمة رضوان الله علیهما هذا الدعاء و قال لهما اذا نزلت بکما مصیبة او خفتما جور سلطان او ضلت لکما ضالة فاحسنا الوضوء و صلیا رکعتین و ارفعا ایدیکما الی السماء و قولا یا عالم الغیب و السرائر یا مطاع یا علیم یا الله یا الله یا الله یا هازم الاحزاب لمحمد صلی الله علیه و سلم یا کائد فرعون لموسی علیه السلام یا منجی عیسی علیه السلام من ید الظلمة یا مخلص قوم نوح من الغرق یا راحم عبرة یعقوب علیه السلام یا کاشف ضر ایوب علیه السلام یا منجی ذی النون من الظلمات الثلاث یا فاعل کل خیر یا هادیا الی کل خیر یا دلیلا علی کل خیر یا اهل الخیر یا خالق الخیر یا اهل الخیر انت الله رغبت الیك فیما قد علمت و انت علام الغیوب اسألك ان تصلی علی محمد ثم سل حاجتك تجاب ان شاء الله تعالی دعاء آخر و هو دعاء النبی صلی الله علیه و سلم یوم الاحزاب رواه ابن عمر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه و سلم اللهم انی اعوذ بك و بنور قدسك و عظمة طهارتك و برکات جلالك من کل آفة و عاهة و طارق الجن و الانس الا طارقا یطرق منك بخیر انت عیاذی فبك اعوذ و انت ملاذی فبك الوذ یا من ذلت له رقاب الجبابرة و خضعت له مقالید الفراعنة اعوذ بجلالك و وجهك و کرم جلالك من خزیك و کشف

اے ہر اکیلے کے مونس اور اے ہر یگانہ کے یار اور اے نزدیک جو نہیں ہے دور اور اے حاضر جو نہیں ہے غایب اور اے غالب جو نہیں ہے مغلوب میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے نام سے جو اللہ ہے بڑا ہے مہربان ہے بخشنے والا زندہ ہے قائم جسے نہ اونگھ آوے نہ نیند اور تجھ سے مانگتا ہوں تیرے نام سے جو اللہ ہے بڑا مہربان ہے بخشنے والا زندہ ہے قائم جس کے آگے مونہہ جھک گئے اور آوازیں پست ہو گئیں اور دل ڈر گئے یہ کہ رحمت بھیج تو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور میرا کام تو آسان کر دے اور میری حاجت کو پوری کر دے **فصل** ظلم سے بچنے اور اسکو دور کرنے کی دعا جابر بن عبد اللہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو اللہ تعالی ان دونوں پر راضی ہو یہ دعا سکھائی اور فرمایا جب تمپر کوئی مصیبت آوے یا تم دونو بادشاہ کی ظلم سے ڈرو یا تمہارا جانور گم ہو جاوے تو اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتیں پڑھو اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاؤ اور کہو اے پوشیدہ ظاہر کے جاننے والے اے فرمانبرداری کیے گئے اے غالب اے جاننے والے اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے لشکروں کے شکست دینے والے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واسطے اے فرعون کو موسی علیہ السلام کیواسطے غرق کرنیوالے اے عیسے علیہ السلام کو ظالموں کے ہاتھ سے نجات دینے والے اے نوح کو غرق سے بچانیوالے اے یعقوب علیہ السلام کے آنسو ؤں پر رحم کرنیوالے اے ایوب کا ضرر دور کرنیوالے اے یونس علیہ السلام کو تین اندھیروں سے خلاصی دینے والے اے ہر بھلائی کے کرنے والے اے ہمارے ہر ہر بھلائی کے راہ دکھانیوالے اور ہر نیکی کی طرف راستہ دکھانیوالے اور نیکی والے اور نیکی کے پیدا کرنے والے اور اے نیکیوں والے تو ہی معبود ہے میں نے تیری طرف رغبت کی جس بات میں میں جانتا ہوں تو چھپی باتیں جانتا ہے میں تجھ سے مانگتا ہوں یہ کہ تو رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر تم دونوں اپنی حاجتیں مانگو قبول کی جاوینگی اگر چاہے اللہ دوسری دعا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعا ہے احزاب کے دن اوسکو ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا یا الہی میں تیری اور تیرے نور پاک کی اور تیری پاکی بزرگی کی اور تیری بزرگی کی جلال کی پناہ لیتا ہوں ہر آفت اور رنج سے اور ہر جن اور انسان آنیوالے سے مگر جو تیری طرف سے بھلائی لیکر آوے تو ہی میری پناہ ہے تیرے ساتھ پناہ لیتا ہوں تو ہی میرا ملجا ہے تیری پناہ لیتا ہوں اے وہ ذات جس کے آگے سرکشوں کی گردنیں جھک گئیں اور جمع ہو گئیں اسکی رعایت کی کنجیاں میں پناہ لیتا ہوں تیری بزرگی اور تیری بزرگ عزت کی اس سے کہ تو مجھکو رسوا کرے اور تو میرا پردہ

سَيِّئَاتِ وَنِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ
اَنَا فِي كَنَفِكَ فِي لَيْلِي وَنَهَارِي وَنَوْمِي وَقَرَارِي
وَظَعْنِي وَاَسْفَارِي ذِكْرُكَ شِعَارِي وَثَنَاؤُكَ دِثَارِي
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَنْزِيهًا لِاسْمِكَ وَتَكْرِيمًا لِسُبُحَاتِ
وَجْهِكَ اَجِرْنِي مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ شَرِّ عَذَابِكَ وَعِبَادِكَ
وَاضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَاَدْخِلْنِي فِي حِفْظِ
عِنَايَتِكَ وَقِنِي سَيِّئَاتِ عَذَابِكَ وَاَغْنِنِي بِخَيْرٍ مِنْكَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ **فَصْلٌ** فِي الدُّعَاءِ لِدَفْعِ
الْهُمُومِ وَقَضَاءِ الدُّيُونِ عَنْ اَبِي مُوسٰى رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَصَابَهُ هَمٌّ اَوْ حُزْنٌ فَلْيَدْعُ بِهٰؤُلَاءِ
الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ نَاصِيَتِي
بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اَوْ
اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ
بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْكَرِيمَ
رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي
وَغَمِّي فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَغْبُونَ لَمَنْ غُبِنَ
هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ فَقُولُوهُنَّ
وَعَلِّمُوهُنَّ فَاِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ الْتِمَاسَ مَا فِيهِنَّ اَذْهَبَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ حُزْنَهُ وَاَطَالَ فَرْحَتَهُ يُرْوٰى عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ
اِنَّ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيقَ يَوْمًا دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ سَمِعْتِ
مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاءً كَانَ يُعَلِّمُنَاهُ
وَذَكَرَ اَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يُعَلِّمُهُ اَصْحَابَهُ وَيَقُولُ
لَوْ كَانَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ دَيْنًا قَضَاهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ
كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيمَ
الْاٰخِرَةِ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْحَمَنِي رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تُغْنِينِي
بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ دُعَاءٌ اٰخَرُ فِي ذٰلِكَ وَهُوَ مَا رُوِيَ
عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رض اَنَّهُ جَاءَهُ صَدِيقٌ لَهُ يُكْرِمُ عَلَيْهِ

کھوے یا مین تجھے بھول جاؤن یا مین تیرا شکر نہ کرون مین تیری پناہ مین ہون
رات مین اور دن اور سوتے اور آرام مین اور اقامت اور سفر مین تیرا ذکر
میرا نیچے کا کپڑا ہے اور تیری تعریف میرا اوپر کا کپڑا ہے تیرے سوا کوی معبود نہین ہے
تیرا نام پاک ہے اور تیرے منہ کے پردے بزرگ ہین مجھے اپنی خواری سے بچا
اور اپنے عذاب کی برای سے اور اپنے بندونکی برای سے محفوظ رکھ اور
مجھپر نگہبانی کے پردے ڈال اور اپنی عبادت کی نگہبانی مین مجھے داخل کر
اور مجھے اپنے عذاب کی برائیون سے بچا اور مجھے بھلای کے ساتھ غنی کر
اپنی رحمت کے ساتھ اے مہربانون کے مہربان **فصل** غم دور ہونے
اور قرض دور ہونے کی دعا ابو موسی رضی اللہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا جسکو غم یا اندوہ پہونچے وہ یہ دعا پڑھے
یا اللہ مین تیرا بندہ ہون تیرے بندے کا بیٹا ہون میری پیشانی تیرے
ہاتھ مین ہے مجھ مین تیرا حکم جاری ہے اور مجھ مین تیری تقدیر عدل ہے ای
اللہ مانگتا ہون تجھ سے تیرے ہر نام سے جو تیرا نام ہے یا اتارا تو نے اسی اپنی
کتاب مین یا سکھایا وہ کسی کو اپنی مخلوق سے یا پسند کیا اسکو اپنی چھپے
علم مین اپنے پاس یہ کہ قرآن کریم کو تو میرے دل کی بہار کردے اور میرے سینہ
کا نور اور میرے غمون کا دور کرنیوالا اور میرے اندوہ اور رنج لیجانیوالا
ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو زیانکار ہے جو ان کلمات
کو بھولا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہان تو انکو کہہ اور سکھا
اس لیے کہ جس نے انکو کہا حالانکہ وہ مانگنے والا ہے جو ان مین ہے اللہ تعالے
اسکا غم لے جاتا ہے اور اسکی خوشی دراز کرتا ہے اور حضرت عائشہ رض سے روایت
ہے کہا میرے پاس حضرت ابو بکر صدیق رض آئے اور فرمایا تو نے وہ دعا سنی
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمین سکھایا کرتے اور فرماتے
عیسے بن مریم علیہ السلام یہی دعا اپنے ساتھیون کو سکھاتے اور فرماتے
حضرت اگر کسی پر احد پہاڑ جتنا قرض ہو اللہ تعالی اسکا قرض ادا کرے حضرت
عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے ای اللہ اندوہ
کے لیجانیوالے غم کے دور کرنیوالے بیقرارون کی پکار قبول کرنیوالے
دنیا اور آخرت مین مہربان مین تجھ سے وہ تیری رحمت مانگتا ہون جس سے
تو مجھ کو غنی کردے اپنے غیر کی رحمت سے اور دعا اس بارے مین حسن بصری سے
مروی ہے کہ اون کے پاس انکا دوست آیا جنکی یہ عزت کرتے تھے

فقال يا أبا سعيد علي دين وأحب أن تعلمني اسم الله تعالى
الأعظم فقال إن شئت ذلك فقم وتوضأ فقام فتوضأ
وقال له قل يا الله يا الله يا الله أنت الله بلى والله أنت
الله لا إله إلا أنت الله الله الله والله إنه لا إله إلا الله
فقضى عنه الدين وأتى بعد الدين فأصبح الرجل فرأى
مائة ألف درهم صحاحًا في مسجده دراهم مختلفة في
جراب على رأس الجراب مكتوب لو سألت أكثر من هذا لأ
عطيناك فكيف لم تسأل الجنة فجاء الرجل إلى الحسن
فأخبره بذلك فانطلق معه إلى منزله فنظر إلى الدراهم
فقال الرجل إني ندمت حيث لم أسأل الله الجنة فقال
الحسن إن الذي علمك هذا الاسم لم يعلمك إلا لخير
يريدك فاكتم على هذا الاسم لا يسمع به الحجاج فلا
ينجو منه أحد دعاء آخر علمه جبرئيل عليه السلام
حين خرج من مكة المشرفة يريد جبل حراء خوفًا من
قريش وكفاية الهم والرزق روى أبو بكر الصديق رضي الله عنه
أن جبرئيل عليه السلام قال يا محمد إن الله تعالى يقرئك
السلام وقد علمني دعاء أن تدعو به فيجعل الله بينك
وبينهم سترًا فأعلمه إياه فقال النبي صلى الله عليه وسلم
نعم يا جبرئيل فقال قل يا كبير كل كبير يا سميع يا بصير
يا من لا شريك له ولا وزير يا خالق الشمس والقمر المنير
يا عصمة البائس الخائف المستجير يا رازق الطفل الصغير
يا جابر العظم الكسير يا قاصم كل جبار عنيد أسألك
وأدعوك دعاء البائس الفقير دعاء المضطر الضرير أسألك
بمعاقد العز من عرشك ومفاتيح الرحمة من كتابك
وبالأسماء الثمانية المكتوبة على قرن الشمس أن تفعل
بي كذا وكذا **باب** الأدعية التي يدعى بها عقيب
الصلوة الفرض ودعاء الختمة وغير ذلك أما دعاء الصلوة
الغداة وصلوة العصر فهو أن تقول اللهم لك الحمد
شكرًا ولك المن فضلًا ونعمتك تكرمة الصالحات نسألك

اسنے کہا اے ابوسعید میں قرضدار ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے
اسم اعظم سکھا دے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو اٹھ اور وضو کر پھر اوٹھا
اور وضو کیا اور کہا تو کہہ اے اللہ اے اللہ اے اللہ تو معبود ہے ہاں اللہ
کی قسم تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اللہ اللہ اللہ اللہ کی
قسم تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میرا قرض ادا کر اور اس کے بعد مجھے غنی
وہی پھر صبح کے وقت اس نے مسجد میں ایک لاکھ عمدہ درہم دیکھے قسم قسم کے ہمیان کے
منہ پر لکھا ہوا تھا اگر تو اس سے زیادہ مانگتا تو ہم تجھے دے دیتے تو نے جنت
کیوں نہ مانگی پھر وہ آدمی حسن کے پاس آیا اور اسکو خبر دی پھر حسن
اس کے ساتھ اسکے گھر گیے اور درہموں کو دیکھا اس شخص نے کہا میں شرمندہ ہوں
اس لیے کہ میں نے جنت نہ مانگی کہا حسن نے جس نے تجھے یہ اسم سکھایا ہے کسی
بھلائی کے لیے سکھایا ہے تو اسم کو چھپا اسکو حجاج نہ سنے پھر اس سے کوئی
خلاصی نہ پاویگا اور دعا جس کو حضرت جبریل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو سکھایا جب آپ مکہ شریف سے حرا کو قریش سے ڈر کر اور غم سے خلاصی
اور رزق کی کشایش کے واسطے نکلے حضرت ابوبکر رض نے روایت کی
کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد اللہ تعالی تجھکو سلام دیتا ہے
اور مجھے یہ دعا سکھائی ہے کہ تو اوس کے ساتھ دعا کرے پھر تیرے اور کفار
کے درمیان اللہ پردہ کر دے پھر میں تجھکو سکھاتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہا ہاں اے جبریل جبریل نے کہا اے ہر بڑے سے بڑے اے سننے
والے اور دیکھنے والے اے وہ جسکا کوئی شریک نہیں اور نہ کوئی وزیر اے سورج
چاند روشن کے پیدا کرنیوالے اے ناامید خوف کرنیوالے پناہ جو کی پناہ
اے چھوٹے بچے کی پرورش کرنیوالے اے ٹوٹی ہڈی کے جوڑنیوالے
اے ہر سرکش کے توڑنے والے میں تجھ سے مانگتا ہوں اور فقیر محتاج اور
بے قرار نابینے کی طرح پکارتا ہوں مانگتا ہوں عرش کی بزرگی کے
وسیلے سے اور تیری رحمت کے خزانوں سے جو تیری کتاب میں ہے اور ان آٹھ
ناموں کے وسیلے سے جو سورج کے کنارے پر لکھے ہوئے ہیں یہ کہ تو میری فلانی
فلانی حاجت پوری کرے **باب** ان دعاؤں کے بیان میں جو فرض
نمازوں کے بعد مانگی جاتی ہیں اور ختم قرآن کی دعا وغیرہ صبح کی نماز اور
اور عصر کی نماز کی دعا پس وہ یہ ہے کہ کہے یا اللہ تیرے واسطے تعریف ہے اور واسطے شکر کے
اور تیرا احسان ہے اللہ واسطے فضل کے تیرے احسان سے نیکیاں پوری ہوتی ہیں ہم

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا فَرَجًا قَرِيْبًا فَاِنَّكَ لَمْ تَزَلْ مُجِيْبًا وَّ صَبْرًا
جَمِيْلًا وَّ عَافِيَةً مِّنْ جَمِيْعِ الْبَلَايَا وَ السَّلَامَةَ مِنْ طَرِيْقِ
الرَّزَايَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اِجْتِمَاعَنَا
اِجْتِمَاعًا مَّرْحُوْمًا وَّ تَفَرُّقَنَا تَفَرُّقًا مَّعْصُوْمًا وَّ لَا تَجْعَلْ
فِيْنَا شَقِيًّا وَّ لَا مَحْرُوْمًا وَّ لَا تَرُدَّنَا بِالْفَاقَةِ اِلٰى
غَيْرِكَ وَ لَا تَحْرِمْنَا سَعَةَ خَيْرِكَ وَ حَقِيْقَةَ التَّوَكُّلِ
عَلَيْكَ وَ خَالِصَ الرَّغْبَةِ فِيْمَا لَدَيْكَ وَ امْلَاْ
قُلُوْبَنَا مِنْكَ الْغِنٰى وَ اكْسُ وُجُوْهَنَا مِنْكَ الْحَيَاءَ
وَ ارْزُقْنَا خَيْرَ الْاٰخِرَةِ وَ الدُّنْيَا بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَ الصَّبَاحِ
وَ خَيْرَ الْمَسَاءِ وَ خَيْرَ الْقَضَاءِ وَ خَيْرَ الْقَدَرِ وَ اصْرِفْ
عَنَّا شَرَّ الصَّبَاحِ وَ شَرَّ الْمَسَاءِ وَ شَرَّ الْقَضَاءِ وَ
شَرَّ الْقَدَرِ اَللّٰهُمَّ وَ مَا اَنْزَلْتَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ
خَيْرٍ وَّ عَافِيَةٍ وَّ سَلَامَةٍ وَّ غَنِيْمَةٍ وَّ سَعَةِ
رِزْقٍ فَاجْعَلْ لَّنَا فِيْهِ اَوْفَرَ الْحَظِّ وَ النَّصِيْبِ
اَللّٰهُمَّ وَ مَا اَنْزَلْتَ مِنْ سُوْءٍ وَّ بَلَاءٍ وَّ شَرٍّ وَّ دَاءٍ
وَّ فِتْنَةٍ فَاصْرِفْهُ عَنَّا وَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ **دُعَاءٌ** اٰخَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّ اَحْصٰى كُلَّ
شَيْءٍ عَدَدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَهْلُ الْكِبْرِيَاءِ وَ
الْعَظَمَةِ وَ مُنْتَهَى الْجَبَرُوْتِ وَ الْعِزَّةِ وَ وَلِيُّ
الْغِيَاثِ وَ الرَّحْمَةِ مَالِكُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ عَظِيْمُ
الْمَلَكُوْتِ شَدِيْدُ الْجَبَرُوْتِ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاءُ
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ اَوَّلُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ وَّ رَازِقُهٗ سُبْحَانَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَبَاحَنَا صَبَاحًا صَالِحًا لَا مُخْزِيًا
وَّ لَا فَاضِحًا اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا شَرَّ نَوَائِبِ الزَّمَانِ
وَ مَكْرُوْهَهٗ وَ مَصَارِعَ السُّوْءِ وَ مَصَائِدَ الشَّيْطٰنِ
وَ بَوَادِرَ صَوْلَةِ السُّلْطَانِ وَ وَفِّقْنَا فِيْ يَوْمِنَا

یا اللہ کشایش نزدیک کیونکہ تو ہمیشہ قبول کرتا ہے اور
مانگتا ہون صبر نیک اور تندرستی سب آفتون سے اور
اور سلامتی ہر مصیبت سے تیری رحمت کے ساتہ اے ارحم الرحمین
یا اللہ کر ہمارا اجتماع رحمت والا اور ہماری جدای جدای عصمت والی
اور نکر ہم مین کسی کو بدبخت اور نہ محروم اور ہمکو محتاج کرکے کسی
پاس نہ لے جا اور اپنی فراخ بہلائی کے ہمکو محروم نکر اور نہ
محروم کر ہم کو اپنے پر بہروسا کرنے سے اور جو تیرے پاس
ہے اس مین رغبت کرنے سے اور ہمارے دل بے پرواہی
سے پر کر اور ہمارے مونہون پر شرم کا پردہ ڈال اور
دنیا اور آخرت کی بہلائی نصیب کر اپنی رحمت سے ای ارحم الراحمین
اے میرے رب یا اللہ دے ہمین صبح شام اور قضا اور قدر کی
بہلائی اور پہیر ہم سے صبح شام اور قضا قدر کی برای یا اللہ اور
جو تونے اس مین بہلائی اور عافیت اور سلامتی اور غنیمت
اور فراخ رزق اتارا ہمارا اس مین بہت حصہ اور نصیب کر یا اللہ
اور جو تونے برائی اور بلا اور بدی اور بیماری اور فتنہ اتارا
اس کو ہم سے اور تمام مسلمان مردون اور عورتون سے پہیر
اے مہربانون کے مہربان دوسری دعا سب تعریف
اللہ کو جس کے علم نے گہیرا ہر چیز کو اور اس نے یاد رکہا ہر چیز کو گن کر اسکے
سوا کوئی معبود نہین وہی ہے بڑائی والا اور عظمت والا
اور غلبہ اور عزت والا اور ہیبت والا اور رحمت والا مالک
دنیا اور آخرت کا بڑائی والا بادشاہ غلبے والا مہربان جس
پر چاہے جو چاہے کرڈالے ہر چیز سے پہلا ہر چیز کا بنانیوالا
اور اس کا روزی رسان پاک ہے اور اس کے سوا
کوئی معبود نہین یا اللہ میری صبح اچہی کر نہ رسوا کرنیوالی
اے اللہ ہمکو زمانے کی تکلیفون کی برای سے بچا
اور اس کے رنج سے اور بری جگہ مین گرنے سے۔ اور
شیطان کی گہاتون اور بادشاہ کے دبدبے سے۔
اور توفیق دے ہم
کو اس دن

هٰذَا وَفِي سَائِرِ الْأَيَّامِ لِاسْتِعْمَالِ الْخَيْرَاتِ
وَهَجْرِ السَّيِّئَاتِ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْنَا وَ
اَصْلِحْ قُلُوْبَنَا وَاَصْلِحْ اَخْلَاقَنَا وَ
اَصْلِحْ اَفْعَالَنَا وَاَصْلِحْ اٰبَاءَنَا وَ
اَبْنَاءَنَا وَاَجْدَادَنَا وَجَدَّاتِنَا وَدُنْيَانَا
وَاٰخِرَتَنَا اَللّٰهُمَّ كَمَا اَمْضَيْتَ اللَّيْلَةَ
بِالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فَامْضِ عَلَيْنَا النَّهَارَ
بِالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ يَا اللّٰهُ يَا رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ **دُعَاءٌ** اٰخَرُ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَهُ
وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا مَا اَظْهَرْنَا وَمَا
اَسْرَرْنَا وَمَا اَخْفَيْنَا وَمَا اَعْلَنَّا وَ
مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ
اَعْطِنَا رِضَاكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاخْتِمْ لَنَا بِالسَّعَادَةِ وَالشَّهَادَةِ وَ
الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اٰخِرَ اَعْمَارِنَا
خَيْرًا وَّخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِنَا خَيْرًا وَّ
خَيْرَ اَيَّامِنَا يَوْمَ نَلْقَاكَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ

اور سب دنون مین نیکی کرنے اور برائی
چھوڑنے کی۔ یا اللہ ہمکو سنوار اور ہمارے
مان باپ کو سنوار اور ہماری اولاد اور ہمارے
کام اور ہمارے باپ اور اولاد اور ہمارے
اجداد اور ہمارے دادیین نانیین دنیا اور
آخرت مین یا اللہ جیسے تونے یہ رات سلامتی
اور عافیت سے گذاری دن کو بھی سلامتی
اور عافیت سے گذار اپنی رحمت سے اے
ارحم الراحمین یا اللہ دے ہمین دنیا
مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور
اور دوزخ کے عذاب سے بچا اپنی رحمت
سے بچا اے ارحم الراحمین یا اللہ قبول
کر یا اللہ جہانون کے مالک دوسرے
دعا سب تعریف اللہ کو جس نے بنائے
آسمان اور زمین اُس کے سوا کوئی
معبود نہین مین نے اوسی پر بھروسا
کیا اور وہی ہے بڑے عرش کا مالک
وہ پاک ہے اور برتر ہے مشرکون کے
شرک سے یا اللہ ہمارے گناہ معاف کر ظاہر
اور پوشیدہ اور زیادہ ظاہر اور جو تو ہم سے زیادہ
جانتا ہے۔ یا اللہ تو دنیا اور آخرت
مین ہم سے خوش ہو اور نیکی اور شہادت
اور بخشش پر ہمارا انجام کر یا اللہ ہماری پچھلی
عمرین بہتر کر اور پچھلے عمل اچھے اور سکا بہتر
وہ دن جس دن ہم تجھ کو ملین یا اللہ پناہ
پکڑتے ہین ساتھ تیری نعمت
دور ہونے سے

وَمِنْ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ
وَجَهْدِ الْبَلَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ
وَتَغَيُّرِ النَّعْمَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ نَعُوْذُبِكَ
مِنْ جَمِيْعِ الْمَكَارِهِ وَالْاَسْوَاءِ وَنَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ
خَيْرَ الْعَطَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ اَنْ تَكْشِفَ
سُقْمَنَا وَتُبْرِئَ مَرْضَانَا وَتَرْحَمَ مَوْتَانَا
وَتُصِحَّ اَبْدَانَنَا وَتُخَلِّصَهَا اَللّٰهُمَّ
بِخَلِيْصِ اَدْيَانِنَا وَاَنْ تَحْفَظَ عِيَادَنَا
وَتَشْرَحَ صُدُوْرَنَا وَتُدَبِّرَ اُمُوْرَنَا
وَتُجْمِلَ اَوْلَادَنَا وَتَسْتُرَ عُيُوْبَنَا وَتَرُدَّ
غُيَّابَنَا وَاَنْ تُثَبِّتَنَا عَلٰى دِيْنِنَا
وَنَسْاَلُكَ خَيْرًا وَرُشْدًا اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا اِنَّا نَسْاَلُكَ اَنْ تُؤْتِيَنَا حَسَنَةً فِي
الدُّنْيَا وَحَسَنَةً فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنْ
تَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ يَا اَرْحَمَ
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فَالدُّعَاءُ مَامُوْرٌ
بِهٖ وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ وَ
قَدْ بَيَّنَّا ذٰلِكَ فِي اِثْنَاءِ الْكِتٰبِ
فَلَا يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ
اَنْ يَخْرُجَا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ دُعَاءٍ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ اَيْ اِذَا فَرَغْتَ
مِنَ الْعِبَادَةِ انْصَبْ فِي الدُّعَاءِ وَارْغَبْ
فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاطْلُبْهُ مِنْهُ وَقَدْ
جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض

اور ناگہانی دشمنی سے اور عافیت کے پہرنے
سے یا اللہ ہم پناہ لیتے ہین تیری بدبختی
کے پانے سے اور سخت رنج سے اور دشمنون
کے خوش ہونے سے اور نعمتون کے بدلنے
سے اور بری قضا سے ہم پناہ پکڑتے ہین
سب رنجون اور برائیون سے اور مانگتے ہین ہم تجہہ
سے بہتر بخششین یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہین تجہہ سے بیماری
کا دور ہونا اور بیمارون کا شفا پانا اور مردون پر
مہربانی اور بدنون کی تندرستی اور خالص
کر ہمارے واسطے اپنا دین اور ہمین
نگاہ رکہہ اور ہمارا سینہ کہول اور ہمارے
کامون کی تدبیر کر اور ہماری اولاد درست
کر اور ہمارے عیب ڈہانک اور ہمارے گمشدہ
واپس کر اور ثابت کر ہمکو ہمارے دین پر اور
مانگتے ہین تجہہ سے نیکی اور بھلائی یا اللہ ہم تجہہ سے
مانگتے ہین دنیا اور آخرت کی بہلائی اور تجہہ
کو ہمکو اسلام پر فوت کر اپنی رحمت سے
اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور قبر کے
عذاب سے اے ارحم الراحمین اے جہانون
کے مالک دعا کا حکم کیا گیا ہے اور اسکا
خدا کے نزدیک مرتبہ ہے اور کتاب کے درمیان
ہم اس کو بیان کر چکے پہر امام مقتدی کو لائق نہین
کہ بلا دعا مسجد سے نکلے اللہ تعالے نے
فرمایا جب تو عبادت سے فارغ ہووے تو دعا کر اور
جو چیز اللہ کے پاس ہے اس کی رغبت کر
اور اس کو اس سے مانگ اور حدیث شریف
مین آیا ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے

عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال اذا قام الامام في
محرابه ولو انزلت الصفوف
نزلت الرحمة فاول ذلك
تصيب الامام ثم من عن
يمينه ثم من عن يساره ثم
تتفرق الرحمة على الجماعة
ثم ينادي ملك ربح فلان و
خسر فلان فالرابح من يرفع
يديه بالدعاء الى الله تعالى
اذا فرغ من صلوته المكتوبة
والخاسر هو الذي يخرج من
المسجد بلا دعاء فاذا خرج بلا
دعاء قالت الملئكة يا فلان
استغنيت عن الله تعالى ما لك عند
الله حاجة **فصل** فاما دعاء ختم
القرآن فهو صدق الله العظيم
الذي خلق الخلق فابتدعه
وسن الدين وشرعه ونور النور
وشعشعه وقدر الرزق ووسعه
وضر خلقه ونفعه واجرى
الماء وانبعه وجعل السماء
سقفا محفوظا مرفوعا رفعه
والارض بساطا فوضعه وسير
القمر فاطلعه
سبحانه ما اعلى مكانه
ولا رفعه واعز سلطانه
وابدعه

سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا امام جب اپنے محراب
مین کھڑا ہوتا ہے اور صفین برابر ہوتی ہین
تو رحمت اترکر پہلے امام کو پہونچتی ہے پھر
امام کے دائین طرف والون پھر بائین طرف
والون کو پھر رحمت ساری جماعت پر پھیل
جاتی ہے پھر فرشتہ ندا کرتا ہے فلانا سودمند ہوا
اور فلانا زیان کار سودمند وہ ہے جو اپنے دونون
ہاتھ اللہ کی طرف دعا کے واسطے اوٹھاتا ہے
فرض نماز سے فارغ ہوکر اور زیان کار وہ جو
مسجد سے بلا دعا نکلتا ہے جب بلا دعا
نکلتا ہے تو فرشتے کہتے ہین تو نے اللہ
پاک سے بے پرواہی کی خدا کو تیری
کیا حاجت ہے **فصل** لیکن ختم
قرآن کی دعا اللہ نے پھر فرمایا جو
بڑا ہے جس نے مخلوق کو سیدھے
طریق پر بنایا اور دین کو مقرر کیا اور
نور کو روشن کیا اور روزی مقرر کی اور اس کو
فراخ کیا اور مخلوق کو چاہے نقصان
پہونچائے چاہے فائدہ دے اور پانی
بہایا اور اس کے چشمے کھولے اور
اور آسمان کو مضبوط چھت بنایا اور بلند
کیا اور زمین کو بچھایا اور چاند کو چلایا اور
چڑھایا پاک ذات کیسے مرتبے والا
اور رفعت والا اور غلبے والا
اور نیا بنانیوالا

لَا رَادَّ لِمَا مَنَعَهُ وَلَا مُغَيِّرَ لِمَا اخْتَرَعَهُ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ رَفَعَهُ
وَلَا مُعِزَّ لِمَنْ وَضَعَهُ وَلَا مُفَرِّقَ لِمَا جَمَعَهُ وَلَا شَرِيْكَ لَهُ وَلَا إِلٰهَ
مَعَهُ صَدَقَ اللّٰهُ الَّذِیْ دَبَّرَ الدُّهُوْرَ وَقَدَّرَ الْمَقْدُوْرَ وَصَرَّفَ الْأُمُوْرَ
وَعَلِمَ هَوَاجِسَ الصُّدُوْرِ وَتَعَاقُبَ الدَّيَاجِيْرِ وَسَهَّلَ الْمَعْسُوْرَ
وَسَخَّرَ الْبَحْرَ الْمَسْجُوْرَ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ وَالنُّوْرَ وَ
التَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَالزَّبُوْرَ وَأَقْسَمَ بِالْفُرْقَانِ وَالطُّوْرِ وَالْكِتٰبِ
الْمَسْطُوْرِ فِی الرَّقِّ الْمَنْشُوْرِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
وَجَاعِلِ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ وَالْوِلْدَانِ وَالْحُوْرِ وَالْجِنَانِ وَالْقُصُوْرِ
إِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ صَدَقَ
اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الَّذِیْ عَزَّ فَارْتَفَعَ وَعَلَا فَامْتَنَعَ وَذَلَّ كُلُّ شَیْءٍ
لِعَظَمَتِهٖ وَخَضَعَ وَسَمَكَ السَّمَاءَ وَرَفَعَ وَفَرَشَ الْأَرْضَ
وَأَوْسَعَ وَفَجَّرَ الْأَنْهَارَ فَانْبَعَ وَمَرَجَ الْبِحَارَ فَانْتَزَعَ وَسَخَّرَ النُّجُوْمَ
فَأَطْلَعَ وَأَرْسَلَ السَّحَابَ فَارْتَفَعَ وَنَوَّرَ النُّوْرَ فَلَمَعَ وَأَنْزَلَ الْغَيْثَ
فَهَمَعَ وَكَلَّمَ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَسْمَعَ وَتَجَلّٰی لِلْجَبَلِ فَتَقَطَّعَ
وَوَهَبَ وَنَزَعَ وَضَرَّ وَنَفَعَ وَأَعْطٰی وَمَنَعَ وَسَنَّ وَشَرَعَ وَفَرَّقَ
وَجَمَعَ وَأَنْشَأَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ الْوَهَّابُ الَّذِیْ خَضَعَتْ
لِعَظَمَتِهِ الرِّقَابُ وَذَلَّتْ لِجَبَرُوْتِهِ الصِّعَابُ وَلَانَتْ لَهُ
الشِّدَادُ وَاسْتَدَلَّتْ بِصَنْعَتِهِ الْأَلْبَابُ وَيُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ
الرَّعْدُ وَالسَّحَابُ وَالْبَرْقُ وَالسَّرَابُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ
رَبُّ الْأَرْبَابِ وَمُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ وَمُنْزِلُ الْكُتُبِ وَخَالِقُ
خَلْقِهٖ مِنَ التُّرَابِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابٌ صَدَقَ اللّٰهُ الَّذِیْ
لَمْ يَزَلْ جَلِيْلًا دَلِيْلًا صَدَقَ مَنْ حَسْبِیْ بِهٖ كَفِيْلًا صَدَقَ
مَنِ اتَّخَذْتُهٗ وَكِيْلًا صَدَقَ اللّٰهُ الْهَادِیْ إِلَيْهِ سَبِيْلًا
صَدَقَ اللّٰهُ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ
أَنْبَاءَهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَتْ أَنْبِيَاءُهٗ صَدَقَ اللّٰهُ وَجَلَّتْ
آلَاءُهٗ صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَتْ أَرْضُهٗ وَسَمَاءُهٗ صَدَقَ الْوَاحِدُ
الْقَدِيْمُ الْمَاجِدُ الْكَرِيْمُ الشَّاهِدُ الْعَلِيْمُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ الشَّكُوْرُ

جسکے کئے کو کون پھیرے اور اسکی بنامیں کون تغیر دے جسکو اس نے عزت دی
اسکو کون ذلیل کرے اور جسکو اس نے ذلیل کیا اسکو کون عزت دے جسکو اسنے جمع کیا اسکو کون
جدا کرے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اسکے ساتھ کوئی معبود نہیں سچا ہے جسنے زمانوں کی تدبیر کی
اور تقدیر کو مقرر کیا اور کاموں کو پھیرا اور دلوں کے خیال جانتا ہے اور راتوں کے آنے جانے کو
اور مشکل کو آسان کیا اور دریا بھرے گئے کو مسخر کیا اور قرآن اور نور اور توریت
اور انجیل اور زبور کو اتارا اور قرآن اور طور اور لوح محفوظ اور بیت المعمور
اور قیامت کی قسم کھائی اندھیرے اور نور اور بچوں اور حوروں اور
جنتوں اور محلوں کا بنانے والا اللہ جسکو چاہے سنا دے اور تو مردوں
کو نہیں سنا سکتا اللہ بڑا سچا ہے جو عزت والا اور بلند ہے اور غالب ہے
اور زور آور ہے اور اسکی عظمت کے آگے ہر چیز ذلیل ہوئی اور آسمان
کو بلند کیا اور بیت او نچا کیا اور زمین کو بچھایا اور فراخ کیا اور نہروں کو چلایا اور
چشمے کھولے اور دریاؤں کو ملایا پھر جدا کیا اور ستاروں کو فرمانبردار کیا اور چڑھایا
اور بادل بھیجا وہ نیچے او نچے اور نور کو روشن کیا اور مینہ کو اتارا اور موسی علیہ
السلام سے کلام کیا پھر سنوایا اور پہاڑ پر پڑ تو وہ ڈالا پھر ٹکڑے ٹکڑے کیا اور
بخشا اور دور کیا اور ضرر پہونچایا اور نفع دیا اور دیا اور نہ دیا اور مقرر کیا اور
جدا کیا اور جمع کیا اور تمکو ایک جان سے پیدا کیا پھر ایک جگہ قرار ہے
اور ایک جگہ امانت سچا ہے اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا جسکی عظمت
کے آگے گردنیں جھک گئیں اور اسکے آگے سرکش ذلیل ہوئے اور اسکے لئے
سخت چیزیں نرم ہوئیں اور اسکے کاموں میں عقل والوں نے راہ پائی اور رعد
اور بادل اور برق اور سراب اور درخت اور چارپائے اسکی پاکی بولتے
ہیں مالکوں کا مالک ہے اور اسباب کا پیدا کرنے والا اور کتاب کا اتارنے والا
اور مخلوق کا مٹی سے بنانے والا گناہ بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب
والا جسکے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف پھرنا ہے
سچا ہے اللہ جو ہمیشہ سے بزرگ ہے اور راہ دکھانیوالا سچا ہے جو مجھے کافی ہے
اور وہی کارساز ہے سچا ہے جسکو میں نے کارساز بنایا سچا ہے اپنی طرف راہ دکھانیوالا
سچا ہے اور اللہ سے کون زیادہ سچا ہے سچا ہے اللہ اور اسکی خبریں
سچی اور سچا ہے اللہ اور اسکے پیغمبر سچے سچا ہے اللہ اور اسکی نعمتیں بزرگ
سچا ہے اللہ اسکی زمین سچی اور اس کا آسمان سچا ہے۔ سچا ہے اللہ اکیلا
قدیم بزرگ کریم حاضر دانا بخشنے والا مہربان قدردان اور بردبار۔

الْحَلِيْمُ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ صَدَقَ اللّٰهُ
الْعَظِيْمُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَيُّ الْعَلِيْمُ الْحَيُّ الْكَرِيْمُ الْحَيُّ
الْبَاقِيْ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْاَنْعَامِ
الْعِظَامِ وَالْمِنَنِ الْجِسَامِ وَبَلَّغَتِ الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَنَحْنُ عَلٰى مَا قَالَ اللّٰهُ رَبُّنَا
وَسَيِّدُنَا وَمَوْلٰنَا مِنَ الشَّاهِدِيْنَ مِمَّا اَوْجَبَ وَاَلْزَمَ غَيْرَ جَاحِدِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَوٰتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا وَسَنَدِنَا مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اَبَوَيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ سَيِّدِنَا اٰدَمَ وَالْخَلِيْلِ
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ
وَعَلٰى اَصْحَابِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلَى التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ صَدَقَ اللّٰهُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعَظَمَةِ
وَالسُّلْطَانِ جَبَّارٌ لَا يُرَامُ عَزِيْزٌ لَا يُضَامُ قَيُّوْمٌ لَا يَنَامُ لَهُ الْاَفْعَالُ الْكِرَامُ
وَالْمَوَاهِبُ الْعِظَامُ وَالْاَيَادِي الْجِسَامُ وَالْاَفْضَالُ وَالْاِنْعَامُ وَالْكَمَالُ
وَالتَّمَامُ يُسَبِّحُ لَهُ الْمَلٰۤئِكَةُ الْكِرَامُ وَالْبَهَائِمُ وَالْهَوَامُّ وَالرِّيَاحُ وَالْغَمَامُ
وَالضِّيَاءُ وَالظَّلَامُ وَهُوَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ وَنَحْنُ عَلٰى مَا قَالَ
اللّٰهُ رَبُّنَا جَلَّ ثَنَاؤُهٗ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُهٗ وَجَلَّتْ اٰلَاؤُهٗ وَشَهِدَتْ اَرْضُهٗ
وَسَمَاؤُهٗ وَنَطَقَتْ بِهٖ رُسُلُهٗ وَاَنْبِيَاؤُهٗ شَاهِدُوْنَ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰۤئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَنَحْنُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَالْمَلٰۤئِكَةُ
وَاُولُو الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهٖ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ شَهَادَةً شَهِدَ بِهَا الْعَزِيْزُ
الْحَمِيْدُ وَدَانَ بِهَا الْمُؤْمِنُ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ وَاَخْلَصَ بِالشَّهَادَةِ
لِذِي الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ بِرَفْعِهَا بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ الرَّشِيْدِ يُعْطِيْ قَائِلَهَا الْخُلُوْدَ
فِيْ جَنَّةٍ ذَاتِ سِدْرٍ مَخْضُوْدٍ وَطَلْحٍ مَنْضُوْدٍ وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَمَاءٍ
مَسْكُوْبٍ يُرَافِقُ فِيْهَا النَّبِيِّيْنَ الشُّهُوْدَ وَالرُّكَّعَ السُّجُوْدَ وَالْبَاذِلِيْنَ
فِيْ طَاعَتِهٖ غَايَةَ الْمَجْهُوْدِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا بِهٰذَا التَّصْدِيْقِ صَادِقِيْنَ
وَبِهٰذَا الصِّدْقِ شَاهِدِيْنَ وَبِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ مُؤْمِنِيْنَ وَبِهٰذَا
الْاِيْمَانِ مُوَحِّدِيْنَ وَبِهٰذَا التَّوْحِيْدِ مُخْلِصِيْنَ وَبِهٰذَا الْاِخْلَاصِ
مُوْقِنِيْنَ وَبِهٰذَا الْاِيْقَانِ عَارِفِيْنَ وَبِهٰذِهِ الْمَعْرِفَةِ مُعْتَرِفِيْنَ وَ

کہ سچا ہے اللہ پھر دین ابراہیم پر چلو سچا ہے اللہ بڑا جسکے سوا کوئی
معبود نہیں وہ مہربان ہے بخشنے والا زندہ دانا زندہ کریم زندہ باقی
زندہ جو نہیں مریگا کبھی۔ جلال والا جمال والا بزرگی والا بڑی صفتوں والا
بڑے احسانوں والا اور پیغمبروں نے ٹھیک پیغام پہونچا دئے ہمارے سردار
اور انپر خدا کی رحمت اور اسکا سلام اور ہم اپنے اللہ مالک اور سردار اور
مولی کی باتوں پر گواہ ہیں اور جسکو اُس نے واجب کیا اور لازم کیا اُسکے منکر نہیں
اور سب تعریف اللہ کے لئے جو جہانوں کا مالک ہے اور اسکی رحمت ہمارے سردار
اور بزرگ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو خاتم النبیین ہیں اور اُن کے دو باپوں عزت
والوں پر جو ہمارے سردار آدم اور خلیل علیہما السلام ہیں اور اُسکے تمام پیغمبر بھائیوں پر
اور اہل بیت پاک پر اور اصحاب پر جو چنے ہوئے ہیں اور آپکی بیویوں پر جو پاک ہیں
جو مسلمانوں کی مائیں ہیں اور انپر جو قیامت تک نیکی کے ساتھ اُنکے پیرو ہیں
اور ہمپر انکے ساتھ اپنی رحمت کے ساتھ اے مہربانوں کے مہربان سچا ہے اللہ بزرگی اور عزت
اور عظمت اور سلطنت والا جبار ہے جسکا کوئی قصد نہیں کرتا غالب ہے مغلوب نہیں ہوتا قیوم ہے
نہیں سوتا اسکے کام عمدہ ہیں اور بخششیں بڑی اور بڑے احسان اور فضل اور انعام اور
کمال بزرگ فرشتے اُسکی پاکی بولتے ہیں اور چارپائے اور زہریلی چیزیں اور
ہوائیں اور بادل اور روشنی اور سیاہی اور وہ اللہ بادشاہ ہے اور پاک بےعیب
اور ہم اللہ کے فرمانے پر جسکی ثنا بزرگ ہے اور نام پاک اور نعمتیں بڑی اور زمین اور
آسمان اُسکی گواہی دیتے ہیں اور اُسکی تعریف کے ساتھ رسول اور پیغمبر ناطق ہیں گواہ ہیں
گواہی دی اللہ نے کہ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے وہ عدل کے ساتھ قائم ہے
اُسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں غالب ہے حکمت والا دین پسندیدہ خدا کے نزدیک اسلام ہے
اور جس بات کی اللہ تعالی اور اُسکے فرشتے اور اُسکی مخلوق سے علم والے گواہی دیتے ہیں اسکی
ہم بھی گواہی دیتے ہیں ایسی جسکی غالب حمید نے گواہی دی اور جسکے سبب مومن بخشنے والے مہربان
کے قریب ہوئے اور خدا کے لئے ہم گواہی کو خالص کرتے ہیں جسکو اللہ تعالی نیک عمل کیساتھ
اُٹھا لیگا اور اُسکے کہنے والے کو جنت کے درختوں بیر زار والے اور میوے والے اور سایہ والے اور
پانی جاری والے اور ہمیشگی عنایت فرمائے اور پیغمبروں مخلوق کے گواہوں کو رکوع کرنیوالوں
سجدہ کرنیوالوں اُسکی اطاعت میں از حد کوشش کرنیوالوں کی رفاقت نصیب کریگا الٰہی ہم
اس تصدیق میں سچا کر اور اسپر گواہ اور اسکے ساتھ ایمان والے اور اس ایمان میں موحد اور
اس توحید میں مخلص اور اس اخلاص میں یقین والے اور
اس یقین میں عارف اور اس معرفت میں مقر اور

بِهٰذَا الْاِعْتِرَافِ مُنِيْبِيْنَ وَبِهٰذِهِ الْاِنَابَةِ فَائِزِيْنَ وَفِيْمَا لَدَيْكَ
رَاغِبِيْنَ وَلِمَا عِنْدَكَ طَالِبِيْنَ وَبَاهِ بِنَا الْمَلٰئِكَةَ الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ
وَاحْشُرْنَا مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ
وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنِ اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ فَشَغَلَتْهُمْ بِالدُّنْيَا
عَنِ الدِّيْنِ فَاَصْبَحُوْا مِنَ النَّادِمِيْنَ وَفِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
وَاَوْجِبْ لَنَا الْخُلُوْدَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ لِلْحَمْدِ اَهْلٌ وَاَنْتَ الْحَقِيْقُ بِالْمِنَّةِ ثُمَّ
الْفَضْلِ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَتَابُعِ اِحْسَانِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَوَاتُرِ
اِنْعَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَرَادُفِ اِمْتِنَانِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَطَفْتَ
عَلَيْنَا قُلُوْبَ الْاٰبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ صِغَارًا وَّضَاعَفْتَ عَلَيْنَا نِعَمَكَ
كِبَارًا وَّمَا اَتَيْتَ اِلَيْنَا بِرَّكَ مِدْرَارًا وَّجَهِلْنَا وَمَا عَاجَلْتَنَا
مِرَارًا فَلَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ فَاِنَّا نَحْمَدُكَ سِرًّا وَّجِهَارًا وَّنَشْكُرُكَ
مَحَبَّةً وَّاخْتِيَارًا فَلَكَ الْحَمْدُ اِذَا اَلْهَمْتَنَا مِنَ الْخَطَاءِ
اِسْتِغْفَارًا وَّلَكَ الْحَمْدُ فَارْزُقْنَا جَنَّةً وَّاَحْجِبْ عَنَّا بِعَفْوِكَ
نَارًا وَّلَا تُهْتِكْنَا يَوْمَ الْبَعْثِ فَتَجْعَلْنَا بَيْنَ الْمَعَاشِرِ عَارًا وَّلَا تَفْضَحْنَا
بِسُوْءِ اَفْعَالِنَا يَوْمَ لِقَائِكَ فَتُلْبِسَنَا ذِلَّةً وَّاَلْبِسْنَا رَبِّ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا هَدَيْتَنَا لِلْاِسْلَامِ
وَعَلَّمْتَنَا الْحِكْمَةَ وَالْقُرْاٰنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَلَّمْتَنَاهُ قَبْلَ رَغْبَتِنَا
فِيْ تَعَلُّمِهٖ وَمَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا قَبْلَ عِلْمِنَا بِمَعْرِفَتِهٖ وَخَصَّصْتَنَا
بِهٖ قَبْلَ مَعْرِفَتِنَا بِفَضْلِهٖ اَللّٰهُمَّ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِكَ
تَلَطُّفًا بِنَا وَاِمْتِنَانًا عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِ حِيْلَتِنَا وَلَا قُوَّتِنَا فَهَبْ
لَنَا اَللّٰهُمَّ رِعَايَةَ حَقِّهٖ وَحِفْظَ اٰيَاتِهٖ وَعَمَلًا بِمُحْكَمِهٖ وَاِيْمَانًا
بِمُتَشَابِهِهٖ وَهُدًى فِيْ تَدَبُّرِهٖ وَتَفَكُّرًا فِيْ اَمْثَالِهٖ وَمُعْجِزَاتِهٖ وَ
تَبْصِرَةً فِيْ نُوْرِهٖ وَحِكْمَتِهٖ لَا تُعَارِضُنَا الشُّكُوْكُ فِيْ تَصْدِيْقِهٖ
وَلَا يَخْتَلِجُنَا الزَّيْغُ فِيْ قَصْدِ طَرِيْقِهٖ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ
وَبَارِكْ لَنَا فِي الْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قُلُوْبِنَا وَشِفَاءَ صُدُوْرِنَا
وَجَلَاءَ اَحْزَانِنَا وَذَهَابَ هُمُوْمِنَا وَغُمُوْمِنَا وَسَائِقَنَا وَقَائِدَنَا

اس اقرار میں رجوع کرنے والے اور اس رجوع میں بامراد اور جو تیرے پاس ہے
اسمیں رغبت کرنے والے اور اسکے طالب اور فخر دے ہمارے سبب لکھنے والے عزت
والے فرشتوں کو اور اُٹھا ہمکو پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں کے
ساتھ اور نہ کر ہمکو اُن میں جنپر شیطان غالب ہوئے پھر انکو دنیا میں رجھا یا دین
چھوڑا کر پس ہوگئے پشیمان اور آخرت میں زیانکار اور بہشت کی ہمیشگی
ہمارے لئے واجب کر اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔ یا اللہ تیرے لئے
تعریف ہے اور تو تعریف کے لائق ہے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے تیری
متواتر احسانوں پر اور تیری تعریف ہے تیرے بہت انعاموں پر یا اللہ
تونے ہم پر ہمارے ماں باپ کے دلوں کو نرم کیا اور تونے ہم پر بڑی
نعمتیں دو چند کیں اور اپنی بھلائی اُتاری۔ ہم نے نادانی کی تونے جلدی
نہ کی تیرے ہی واسطے تعریف ہے یا اللہ پوشیدہ ظاہر تیری تعریف کرتے ہیں اور
پیار اور احسان سے تیرا قدر کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے تعریف ہے کیونکہ تونے
گناہ کے پیچھے استغفار کا الہام کیا۔ اور تیری ہی تعریف ہے ہمکو جنت
دے اور اپنی معافی کے ساتھ ہمکو آگ سے در پردہ رکھ اور ہمکو قیامت
میں ہلاک نہ کر پھر تو کردے ہمکو لوگوں میں شرمسار اور ہمارے کاموں
کے ساتھ ہمیں رسوا نہ کر اپنے ملنے کے دن پھر تو پہنا دے ہمکو ذلت
اور خواری اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے جیسے تونے
ہمکو اسلام کا راہ دکھایا اور قرآن اور سنت سکھایا یا اللہ تونے سکھائی ہمیں اس سے
پہلے کہ ہم اسکے سیکھنے کی رغبت کریں اور تونے ہمپر اسکے ساتھ احسان کیا اس سے پہلے کہ ہم اسکی پہچان
حاصل کریں اور تونے ہمکو اسکے ساتھ خاص کیا اس سے پہلے کہ ہم اسکی بزرگی جانیں یا اللہ
جیسا یہ تیرا ہمپر محض لطف اور احسان ہے جس میں ہمارا نہ حیلہ ہے اور نہ قوت پھر تو ہمیں قرآن
کے نگاہ رکھنے کا حق بخش اور اسکی آیتیں یاد کرا اور اسکی محکم آیتوں پر عمل کرا اور اسکی
متشابہ آیتوں پر ایمان نصیب کر اور رہنمائی اسکے تدبر میں اور سوچ اسکی مثالوں اور معجزوں میں
اور بصارت اور حکمت اسکے نور میں ہمکو شکوک پیش نہ آویں اُسکی تصدیق میں
اور نہ راہ مارے کجی اسکے درمیان طریق میں یا اللہ ہمکو قرآن عظیم کے ساتھ سود مند کر
اور اسکی آیتوں اور حکمت والے ذکر میں برکت کر اور ہم سے قبول کر تو سننے والا جاننے
والا اور ہماری توبہ قبول کر تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے اپنی رحمت سے اے
ارحم الراحمین یا اللہ قرآن کو ہمارے دل کی بہار بنا اور ہمارے سینوں کی دوا
اور ہمارے غموں کی صیقل اور ہمارے غموں کو لیجانا اور ہمکو تیری طرف چلانیوالا۔

وَدَلِيلًا لَنَا إِلَيْكَ وَإِلَى جَنَّاتِكَ جَنَّاتِ النَّعِيمِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ لِقُلُوبِنَا ضِيَاءً وَّلِأَبْصَارِنَا
جَلَاءً وَّلِأَسْقَامِنَا دَوَاءً وَّلِذُنُوبِنَا مُمَحِّصًا وَمِنَ النَّارِ
مُخَلِّصًا اَللّٰهُمَّ أَلْبِسْنَا بِهِ الْحُلَلَ وَأَسْكِنَّا بِهِ الظُّلَلَ وَ
أَسْبِغْ عَلَيْنَا بِهِ النِّعَمَ وَادْفَعْ بِهِ عَنَّا النِّقَمَ وَاجْعَلْنَا بِهِ
عِنْدَ الْجَزَاءِ مِنَ الْفَائِزِينَ وَعِنْدَ النَّعْمَاءِ مِنَ الشَّاكِرِينَ
وَعِنْدَ الْبَلَاءِ مِنَ الصَّابِرِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنِ اسْتَهْوَتْهُ
الشَّيَاطِينُ فَشَغَلَتْهُ بِالدُّنْيَا عَنِ الدِّينِ فَأَصْبَحَ مِنَ
الْخَاسِرِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الْقُرْآنَ
بِنَا مَاحِلًا وَّلَا الصِّرَاطَ بِنَا زَائِلًا وَّلَا نَبِيَّنَا وَسَيِّدَنَا وَسَنَدَنَا
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ عَنَّا مُعْرِضًا وَّلَا مَوْلِيًا
اجْعَلْهُ يَا رَبَّنَا يَا خَالِقَنَا يَا رَازِقَنَا لَنَا شَافِعًا مُّشَفَّعًا وَّ
أَوْرِدْنَا حَوْضَهُ وَاسْقِنَا بِكَأْسِهِ مَشْرَبًا رَّوِيًّا سَائِغًا
هَنِيئًا لَا نَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِبِينَ وَلَا
جَاحِدِينَ وَلَا مَغْضُوبٍ عَلَيْنَا وَلَا ضَالِّينَ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْآنِ الَّذِي رَفَعْتَ
مَكَانَهُ وَثَبَّتَّ أَرْكَانَهُ وَأَيَّدْتَ سُلْطَانَهُ وَبَيَّنْتَ بُرْهَانَهُ
وَجَعَلْتَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ الْفَصِيحَةَ لِسَانَهُ وَقُلْتَ يَا عَزِيزُ مِنْ
قَائِلٍ سُبْحَانَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا
بَيَانَهُ وَهُوَ أَحْسَنُ كُتُبِكَ نِظَامًا وَّأَوْضَحُهَا كَلَامًا أَبْيَنُهَا
حَلَالًا وَّحَرَامًا مُحْكَمُ الْبَيَانِ ظَاهِرُ الْبُرْهَانِ مَحْرُوسٌ مِّنَ
الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فِيهِ وَعْدٌ وَّوَعِيدٌ وَّتَخْوِيفٌ وَّتَهْدِيدٌ
لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ
حَمِيدٍ اَللّٰهُمَّ فَأَوْجِبْ لَنَا بِهِ الشَّرَفَ وَالْمَزِيدَ وَأَلْحِقْنَا بِكُلِّ
بَرٍّ سَعِيدٍ وَّاسْتَعْمِلْنَا فِي الْعَمَلِ الصَّالِحِ الرَّشِيدِ إِنَّكَ أَنْتَ
الْقَرِيبُ الْمُجِيبُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا جَعَلْتَنَا
بِهِ مُصَدِّقِينَ وَلِمَا فِيهِ مُحَقِّقِينَ فَاجْعَلْنَا بِتِلَاوَتِهِ مُنْتَفِعِينَ
وَلِلَذِيذِ خِطَابِهِ مُسْتَمِعِينَ وَبِمَا فِيهِ مُعْتَبِرِينَ وَلِأَحْكَامِهِ
جَامِعِينَ وَلِأَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيهِ خَاضِعِينَ وَعِنْدَ خَتْمِهِ

اور راہ نما اور تیرے بہشتوں کی طرف اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین
یا اللہ قرآن کو ہمارے دلوں کی روشنی کر اور ہماری آنکھوں کی جلا اور
ہماری بیماریوں کی دوا اور ہمارے گناہوں کو دور کرنے والا اور آگ سے
خلاصی دینے والا اے اللہ پہنا ہمکو بسبب اسکے حلّے اور بسا ہمیں بسبب
اسکے سایوں میں اور پوری کر ہم پر نعمتیں اور دور کر بسبب اسکے ہم سے غصہ
اور کر اسکے ساتھ جزا کے وقت بامراد اور نعمتوں کے وقت شاکر اور
بلا کے وقت صابر اور نہ کر ہمکو ان سے جنہیں شیطان نے اپنی طرف کھینچ لیں
رجھا دیا دنیا میں دین چھوڑ کر پھر ہو گئے زیاں کار اپنی رحمت کے ساتھ
اے ارحم الراحمین یا اللہ نہ کر قرآن مجید کو ہمارے حق میں برائی اور نہ
پل کو پھسلانے والا اور نہ کر ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہم سے منہ پھیرنے والے کر اسکو اے ہمارے مالک ہمارے پیدا کرنے والے
ہمارے رازق ہمارے لئے سفارش کرنے والا سفارش قبول کیا گیا اور وارد
کر ہمکو اسکے حوض پر اور پلا ہمکو اسکے پیالہ سے سیر کرنے کے پینے ہونے والا
گوارا جسکے پیچھے ہم نہ پیاسے ہوں اور نہ خوار اور نہ سرنگوں اور نہ منکر اور
نہ غصہ کیا گیا ہم پر اور نہ گمراہ اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔ یا اللہ
فائدہ دے ہمیں قرآن سے جسکا تو نے مرتبہ بلند کیا اور اسکے رکن ثابت
کئے اور اسکی دلیل محکم کی اور اسکی برکتیں ظاہر کیں اور عربی فصیح
لغت اسکی زبان کی اور فرمایا تو نے سب سے غالب تو پاک ہے
پھر جب ہم پڑھیں تو اسکی پیروی کر پھر ہمارے ذمہ ہے اسکا کھولنا
قرآن کا نظم سب کتابوں سے اچھا ہے اور اسکی عمدہ کلام ہے اور قرآن
حلال اور حرام کو خوب بیان کرنیوالا ہے اسکا بیان محکم ہے اور اسکی
دلیل ظاہر ہے کمی بیشی سے محفوظ اسمیں وعدے اور وعید ہیں
اور ڈرانا اور تہدید ہے نہیں آیا اسکے پاس جھوٹ کسی طرف سے
حکیم حمید کی طرف سے اترا اے اللہ تو ثابت کر اسکے سبب سے ہماری شرف
اور مزید کو اور ہمکو ہر نیک کے ساتھ ملا اور ہم سے اچھے عمل کرا تو نزدیک
ہے قبول کرنے والا اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ پھر جیسا
کیا تو نے ہمکو قرآن کی تصدیق کرنے والے اور جو اسمیں ہے اسکے ثابت
کرنیوالے اسکی تلاوت سے ہمکو سودمند کر اور اسکے لذیذ خطاب کو سننے والے اور اسکی
ساتھ نصیحت لینے والے اور اسکے حکموں کے جمع کرنیوالے اور اسکے حکموں اور منع کی گئی چیزوں کے تابع ہونے والے اور اسکے ختم

مِنَ الْفَائِزِينَ وَلِثَوَابِهِ حَائِزِينَ وَلَكَ فِي جَمِيعِ شُهُورِنَا
ذَاكِرِينَ وَإِلَيْكَ فِي جَمِيعِ أُمُورِنَا رَاجِعِينَ وَاغْفِرْ لَنَا فِي
لَيْلَتِنَا هٰذِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنَا [illegible] الْقُرْآنِ [illegible] حُرْمَتَهُ لَمَّا [illegible]
وَعَظَّمُوا مَنْزِلَتَهُ [illegible] لَمَّا حَضَرُوا
وَالْتَزَمُوا مُتَابَعَتَهُ لَمَّا فَارَقُوهُ وَأَحْسَنُوا [illegible] لَمَّا سَابَقُوا
وَأَرَادُوا [illegible] الدَّارَ الْآخِرَةَ [illegible]
إِلَى الْمَقَامِ [illegible] أَعْطِنَا بِهِ [illegible] فِي دَرَجِ الْجِنَانِ
[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [illegible] وَهُوَ [illegible]
عَنْهُ [illegible] بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا [illegible]
وَسَمِعَهَا وَأَمَّنَ عَلَى دُعَائِهَا أَنْزِلِ اللّٰهُمَّ مِنْ بَرَكَاتِهَا
عَلَى أَهْلِ الدُّورِ فِي دُورِهِمْ وَعَلَى أَهْلِ الْقِفَارِ فِي قِفَارِهِمْ
وَعَلَى أَهْلِ الثُّغُورِ فِي ثُغُورِهِمْ وَعَلَى أَهْلِ الْحَرَمَيْنِ
فِي حَرَمَيْهِمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ وَأَهْلُ الْقُبُورِ مِنْ أَهْلِ
مِلَّتِنَا أَنْزِلْ عَلَيْهِمْ فِي قُبُورِهِمُ الضِّيَاءَ وَالْفُسْحَةَ وَجَازِهِمْ
بِالْإِحْسَانِ إِحْسَانًا وَبِالسَّيِّئَاتِ غُفْرَانًا وَارْحَمْنَا إِذَا
صِرْنَا إِلَى مَا صَارُوا إِلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ
يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَيَا كَاسِيَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَدَعْ لَنَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الشَّرِيفَةِ
الْمُبَارَكَةِ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا كَرْبًا إِلَّا نَفَّسْتَهُ
وَلَا غَمًّا إِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا سُوءًا إِلَّا صَرَفْتَهُ وَلَا مَرِيضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ
وَلَا مُبْتَلًى إِلَّا عَافَيْتَهُ وَلَا ذَا إِسَاءَةٍ إِلَّا أَقَلْتَهُ وَلَا حَقًّا إِلَّا
اسْتَخْرَجْتَهُ وَلَا غَائِبًا إِلَّا رَدَدْتَهُ وَلَا عَاصِيًا إِلَّا هَدَيْتَهُ
وَلَا وَلَدًا إِلَّا جَبَرْتَهُ وَلَا مَيِّتًا إِلَّا رَحِمْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَكَ فِيهَا رِضًا وَلَنَا فِيهَا صَلَاحٌ إِلَّا أَعَنْتَنَا
عَلَى قَضَائِهَا بِتَيْسِيرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ مَعَ
الْمَغْفِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ
عَنَّا بِعَفْوِكَ الْعَظِيمِ وَسَتْرِكَ الْجَمِيلِ وَإِحْسَانِكَ

بامراد اور اسکے ثواب کو جمع کرنے والے اور تیرا ہر مہینہ میں ذکر کرنیوالے
[illegible] ہر کام میں رجوع لانیوالے اور ہم سب کو اس رات میں معاف کر
اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔ اے اللہ ہم کو قرآن کی عزت کرنیوالوں
میں کر جب [illegible] اور اسکا بلند مرتبہ سمجھا جب اسکو سنا اور
[illegible] ہوئے جب اسکے پاس حاضر ہوئے اور اسکے حکم
کو لازم پکڑا جب اس سے جدا ہوئے اور اسکی اچھی مجاورت کی اور اسکے
پڑھنے سے تیری رضامندی اور آخرت طلب کی پس پہونچے بسبب اسکے
[illegible] کو اور کر بسبب اسکے جنت کے درجوں میں چڑھنے والوں
[illegible] اور رفیق [illegible] حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور وہ اس سے
خوش ہو کر ملیں پھر قرآن کی سفارش ڈھونڈھنے والا بدبخت ہیں سے
اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین اے اللہ کر اسکو ختم برکت والا اسکے
پڑھنے [illegible] والے اور ہمارے سننے والے کیلیے اور اسکی دعا پر آمین کہنے والے کیلیے
[illegible] گھر والوں پر انکے اور گھروں میں اور جنگل والوں پر
انکے جنگلوں میں اور [illegible] سے مقابلہ کرنیوالوں پر مقابلہ گاہ میں اور حرم والوں پر
انکے حرم میں مومنوں سے یا اللہ ہماری ملت کی قبروں والوں پر روشنی
اور فراخی کر اور انکو اچھی جزا دے اور انکے گناہ معاف کر اور ہم پر
رحم کر جب ہم بھی مرجاویں اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین اے اللہ
اے موت کرنے والے اے آواز سننے والے اے مرنیکے پیچھے ہڈیوں جلانیوالے
رحمت بھیج محمد پر اور آپکی اولاد پر اور ہمارا اس مبارک رات
میں کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر اسکو معاف کر دے اور نہ غم مگر اسکو کھول دے
اور نہ سختی مگر اسکو دور کر دے اور نہ غم مگر اسکا کشف کر دے اور
نہ برائی مگر اسکو پھیر دے اور نہ کوئی بیمار مگر اسکو شفا دے اور نہ مبتلی
مگر اسکو عافیت دے اور نہ برائی والا مگر اسکو بدلا دے اور نہ حق
مگر اسکو نکالدے اور نہ غائب مگر اسکو پھیر دے اور نہ عاصی مگر اسکو راہ دے
اور نہ لڑکا مگر اسکی اصلاح کر دے اور نہ مردہ مگر اسپر رحم کر دے اور نہ دنیا و آخرت
کی کوئی حاجت جسمیں تیری خوشی ہے اور ہماری اسمیں خیرخواہی مگر اسکو
آسانی اور عافیت اور بخشش سے پورا کرے اپنی رحمت سے اے
ارحم الراحمین۔ اے اللہ ہم کو عافیت دے
اور معاف کر اپنی بڑی عفو اور عمدہ پردے اور قدیم احسان

الْقَدِيْمِ يَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ يَا كَثِيْرَ الْخَيْرِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَسَنَدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اِخْوَانِهِ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَالْمَلٰئِكَةِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا وَّوَفِّقْنَا لِعَمَلٍ صَالِحٍ يُرْضِيْكَ عَنَّا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هَدَيْتَنَا بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اسْتَنْقَذْتَنَا بِهٖ مِنَ الْجَهَالَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَلَّغَ الرِّسَالَةَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ شَمْسِ الْبِلَادِ وَقَمَرِ الْمِهَادِ وَزَيْنِ الْوَرَادِ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ يَوْمَ التَّنَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى ذُرِّيَّتِهٖ وَجَمِيْعِ صَحَابَتِهِ الَّذِيْنَ قَامُوْا بِنُصْرَتِهٖ وَجَرَوْا عَلٰى سُنَّتِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ بِالْحَقِّ بَعَثْتَهٗ وَبِالصِّدْقِ نَعَتَّهٗ وَبِالْحِلْمِ وَسَمْتَهٗ وَبِاَحْمَدَ سَمَّيْتَهٗ وَفِي الْقِيٰمَةِ فِيْ اُمَّتِهٖ شَفَّعْتَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا زَهَرَتِ النُّجُوْمُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا تَلَاحَمَتِ الْغُيُوْمُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا ذَكَرَهُ الْاَبْرَارُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

فصل في الوصية

اِعْلَمُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ لَيْلَةُ الْوَدَاعِ لِشَهْرِكُمُ الَّذِيْ شَرَّفَهُ اللّٰهُ وَعَظَّمَهٗ وَرَفَعَ قَدْرَهٗ وَكَرَّمَهٗ بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَنُزُوْلِ الرَّحْمَةِ فِيْهِ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَالرِّضْوَانِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِصْبَاحَ الْعَامِ وَوَاسِطَةَ النِّظَامِ وَاَشْرَفَ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ الْمُشْرِقَةِ بِاَنْوَارِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ كِتَابَهٗ وَفَتَحَ فِيْهِ لِلتَّائِبِيْنَ اَبْوَابَهٗ فَلَا دُعَاءَ فِيْهِ اِلَّا مَسْمُوْعٌ وَّلَا خَيْرَ اِلَّا مَجْمُوْعٌ وَّلَا ضُرَّ اِلَّا مَدْفُوْعٌ وَّلَا عَمَلَ اِلَّا مَرْفُوْعٌ اَلظَّافِرُ الْمَيْمُوْنُ مَنِ اغْتَنَمَ اَوْقَاتَهٗ وَالْخَاسِرُ الْمَغْبُوْنُ مَنْ اَهْمَلَهٗ فَفَاتَهٗ شَهْرٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِذُنُوْبِكُمْ تَطْهِيْرًا وَّلِسَيِّاٰتِكُمْ تَكْفِيْرًا وَّلِمَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ صُحْبَتَهٗ ذَخِيْرَةً وَّنُوْرًا وَّلِمَنْ وَّفٰى بِشَرْطِهٖ وَرَعٰى حَقَّهٗ فَرَحًا وَّسُرُوْرًا شَهْرٌ يَتُوْبُ فِيْهِ اَهْلُ الْفِسْقِ وَالْفَسَادِ وَازْدَادَ فِيْهِ مِنَ الرَّغْبَةِ اِلَى اللّٰهِ اَهْلُ الْجِدِّ وَالْاِجْتِهَادِ شَهْرٌ عَامِرٌ

اے بہت بہلائی والے اور بہت نیکی والے اور رحمت بہیج ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے سب بہائیوں پیغمبروں پر اور آپ کی اولاد اور فرشتوں پر اور سلام بہیج سلام بہیجنا اے ہمارے رب دے ہمکو اپنی طرف سے رحمت اور ہمارے کام میں توفیق اور اچھی تدبیر تو خوش ہو ہمکو توفیق دے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ رحمت بہیج محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم پر جسطرح تو نے ہمکو اُسکے ساتھ گمراہی سے نکالا یا اللہ رحمت بہیج محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے ہمکو اُسکے ساتھ جہالت سے نکالا یا اللہ رحمت بہیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جیسے اُنہوں نے پیغام پہونچایا یا اللہ رحمت بہیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہروں کے آفتاب اور زمینوں کے چاند اور قیامت کی زینت اور گنہگاروں کے شفیع پر قیامت کے دن یا اللہ رحمت بہیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُسکی اولاد پر اور اُسکے سب یاروں پر جنہوں نے دین کی مدد کی اور اُسکی سنت پر چلے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ رحمت بہیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جسکو تو نے سچا دین دیکر بہیجا اور تو نے اُسکی اچھی تعریف کی اور حلم اُسکی علامت بنائی اور احمد اُسکا نام رکھا اور قیامت میں اُسکی امت کی تو سفارش قبول کریگا یا اللہ رحمت بہیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبتک تارے روشن ہیں اور محمد پر رحمت بہیج جبتک بادل جمع ہیں اے زندہ جہان کو قائم رکھنے والے یا اللہ رحمت بہیج محمد پر جبتک اُسکو نیک یاد کریں اور محمد پر رحمت بہیج جبتک رات دن آتے جاتے ہیں اور محمد اور مہاجروں اور انصار پر رحمت بہیج اپنی رحمت سے

فصل

وصیت میں۔ جانو تم پر خدا رحمت کرے کہ تمہاری یہ رات تمہاری اس مہینے کی پچھلی رات ہے جسکو خدا نے شرافت اور عظمت دی اور اسکا بلند مرتبہ کیا اور کرامت دی روزہ اور قیام اور تلاوت اور نزول رحمت کے ساتھ اسمیں تمپر اور اپنی طرف سے خوشی کے ساتھ خدا نے اسکو سال کا چراغ بنایا اور واسطہ نظام اور اسلام کے قواعد کو روزوں اور قیام کے ساتھ مشرف کیا اور اسمیں اپنی کتاب اُتاری اور توبہ کرنے والوں کے لئے دروازے کھولے پھر اسمیں دعا سنی جاتی ہے اور بہلائیں جمع ہیں اور ضرر دور کیا گیا اور عمل اُٹھائے جاتے ہیں فتحیاب مبارک وہی ہے جس نے اُسکے وقتوں کو غنیمت جانا اور زیانکار مغبون وہی ہے جس نے اُسکو چھوڑا پھر اُس سے یہ مہینہ فوت ہوا خدا نے اسکو تمہارے گناہوں کا پاک کرنیوالا اور تمہاری برائیوں کا کفارہ بنایا اور جسنے تم سے نیکی کی اُسکے لئے ذخیرہ اور نور اور شرط پوری کرنیوالے اور حق کی رعایت کرنیوالے کے لئے خوشی یہ مہینہ فاسق فاجر پرہیزگار ہو جاتے ہیں اور کوشش والوں کی کوشش زیادہ ہو جاتی ہے۔ دلوں کے آباد کرنے والا مہینہ ہے۔

الْقُلُوبِ وَكَفَّارَاتُ الذُّنُوبِ وَاعْتِصَامٌ مِنَ الْمَسَاجِدِ بِا
الْإِزْدِحَامِ وَالتَّحَاشُدِ وَهُبُوطُ الْأَمْلَاكِ بِصِكَاكِ الْعِتْقِ
وَالْفِكَاكِ شَهْرٌ فِيهِ الْمَسَاجِدُ تُعْمَرُ وَالْمَصَابِيحُ تُزْهَرُ
وَالْآيَاتُ تُذْكَرُ وَالْقُلُوبُ تُجْبَرُ وَالذُّنُوبُ تُغْفَرُ شَهْرٌ
فِيهِ تُشْرِقُ الْمَسَاجِدُ بِالْأَنْوَارِ وَتُكْثِرُ الْمَلَائِكَةُ لِصُوَّامِهِ
مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ وَيُعْتِقُ فِيهِ الْجَبَّارُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ عِنْدَ
الْإِفْطَارِ سِتَّمِائَةِ أَلْفِ عَتِيقٍ مِّنَ النَّارِ وَتَنْزِلُ فِيهِ
الْبَرَكَاتُ وَتَعْظُمُ فِيهِ الصَّدَقَاتُ وَتُكَفَّرُ فِيهِ السَّيِّئَاتُ
وَتُقَالُ فِيهِ الْعَثَرَاتُ وَتُدْفَعُ فِيهِ النَّكَبَاتُ وَتُرْفَعُ فِيهِ
الدَّرَجَاتُ وَتُرْحَمُ فِيهِ الْعَبَرَاتُ وَتُنَادِي فِيهِ الْحُورُ الْحِسَانُ
مِنَ الْجِنَانِ هَنِيئًا لَكُمْ يَا مَعْشَرَ الصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ
وَالْقَائِمِينَ وَالْقَائِمَاتِ بِمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَكُمْ مِنَ الْخَيْرَاتِ
لَقَدْ عَمَّتْكُمُ الْبَرَكَاتُ وَاسْتَبْشَرَ بِكُمْ أَهْلُ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ
فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا مَهَّدَ فِيهِ لِنَفْسِهِ قَبْلَ حُلُولِ رَمْسِهِ
وَاشْتَغَلَ بِيَوْمِهِ عَنْ غَدِهِ وَأَمْسِهِ وَتَزَوَّدَ مِنْ بَقِيَّةِ
زَادِهِ فَفِي نَفَادِهِ نَفَادُ عُمُرِهِ وَأَظْهَرَ لِفِرَاقِ شَهْرِهِ جَزَعَهُ
وَسَلَّمَ عَلٰى شَهْرِهِ وَوَدَّعَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّجَاوُزِ وَالْغُفْرَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا شَهْرَ الْبَرَكَةِ وَالْإِحْسَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التُّحَفِ
وَالرِّضْوَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ النُّسُكِ وَالتَّعَبُّدِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَالتَّهَجُّدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ
التَّرَاوِيحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْأَنْوَارِ وَالْمَصَابِيحِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُنْسَ الْعَارِفِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَخْرَ
الْوَاصِفِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْوَامِقِينَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَوْضَةَ الْعَابِدِينَ فَيَا شَهْرَنَا غَيْرَ مُوَدَّعٍ
وَدَّعْنَاكَ وَغَيْرَ مَقْلِيٍّ فَارَقْنَاكَ كَانَ نَهَارُكَ صَدَقَةً
وَصِيَامًا وَلَيْلُكَ قِرَاءَةً وَقِيَامًا فَعَلَيْكَ مِنَّا تَحِيَّةٌ وَسَلَامٌ
أَتُرَاكَ تَعُودُ بَعْدَهَا عَلَيْنَا أَمْ يُدْرِكُنَا الْمَوْتُ فَلَا تَؤُولُ إِلَيْنَا

اور گناہوں کا کفارہ اور مسجدوں کا پر کرنیوالا اس میں فرشتے آزادی
اور خلاصی کا قبالہ لے کر اترتے ہیں اس مہینہ میں مسجدیں آباد ہوتی ہیں
اور چراغ روشن اور آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور دل درست ہوتے ہیں
اور گناہ مغفور اس مہینہ میں مسجدیں انوار کے ساتھ روشن ہوتی ہیں اور
روزے داروں کے لئے فرشتے بہت بخشش مانگتے ہیں اور خدا تعالیٰ اسکی
رات میں افطار کے وقت چھ لاکھ آگ سے آزاد کرتا ہے برکتیں اس میں
اترتی ہیں اور صدقہ کئے جاتے ہیں اور برائیاں دور اور لغزشیں
معاف اور آسیب دور اور درجات بلند اور آنکھوں پر رحم کیا جاتا ہے
اور حسین حوریں بہشت سے آوازہ کرتی ہیں اے روزہ دار مرد اور
عورتو اور اے قیام کرنے والو مرد اور عورتو تمہیں اسکی مبارک ہو
جو اللہ نے تمہارے لئے بھلائیاں طیار کر رکھی ہیں تمکو برکتوں نے ڈھانک لیا
اور آسمان اور زمین والے تم پر خوش ہیں خدا اس پر رحم کرے
جس نے مرنے سے پہلے اپنے نفس کے واسطے تیاری کی اور کل
اور گذشتہ کو چھوڑ کر اپنے دن میں مشغول ہوا۔ اور کچھ توشہ
بنا یا توشہ کے تمام ہونے میں عمر کا تمام ہونا ہے اور مہینہ کی جدائی
میں گھبرایا اور اپنے مہینہ پر سلام کہا اور اسکو وداع کیا اور کہا سلامتی ہو
تجھپر اے رمضان کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے روزوں اور قیام اور
تلاوت قران کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے معافی کے مہینے اور
سلامتی ہو تجھپر اے برکت کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے تحفوں اور
خوشنودی کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے عبادت کے مہینے۔
سلامتی ہو تجھپر اے روزوں اور تہجد کے مہینے سلامتی ہو تجھپر
اے تراویح کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے نوروں اور چراغوں
کے مہینے سلامتی ہو تجھپر اے عارفوں کی خوشی سلامتی ہو تجھپر
اے صفت کرنے والوں کے فخر سلامتی ہو تجھپر اے دوستوں کے
نور سلامتی ہو تجھپر اے عابدوں کے باغ اے ہمارے مہینے
جسکو ہم وداع کرنا نہیں چاہتے ہم نے تجکو وداع کیا اور جو ہمارا
دشمن نہیں ہم تجھ سے جدا ہوئے تیرا دن خیرات اور روزہ
اور تیری رات قرأت اور قیام تجھپر ہمارے تحفے اور سلام ہوں جدا جانے تو ہم
اسکے پیچھے عود کریگا یا ہم مرجاویں گے پھر نہ لوٹے گا تو ہمارا تعارف

مصابيحنا فيك مشهورة ومساجدنا بك معمورة فا
لئن تنطفي المصابيح وتنقطع التراويح وترجع الى العادة
وتفارق شهر العبادة فياليت شعري من المقبول منا
فنهنيه بحسن عمله أم ليت شعري من المطرود منا
فنعزيه بسوء عمله فيا ايها المقبول هنيئا لك ثم هنيئا لك
برضوانه ورحمته وغفرانه وقبوله واحسانه و
عفوه وامتنانه وخلوده في دار امانه فيا ايها المطرود
باصراره وطغيانه وظلمه وعدوانه وغفلته وخسرانه
وتماديه وعصيانه لقد عظمت مصيبتك بغضب الله و
هوانه فاين مقلتك الباكية واين دمعتك الجارية
واين زفرتك الرائحة الغادية لاي يوم اخرت بكاءك
لاي عام ادخرت عذرك الى عام قابل وحول حائل
فما اليك مدة الاعمار ولا معرفة المقادير فرب مؤمل
امل بلوغه فلم يبلغه وكم من مدرك له ولم ينتفع به
وكم من اعد طيب العيد جعل زينته في اكفانه
صارت لتكفينه وثياب الفطر صار ثيابا في قبره وكم
من لا يصوم بعدها سواه وهو يطمع في غيره ان تبادروا عباد
الله عباد الله من بلوغ اختتامه وسلوه قبول صيامه
وقيامه وراقبوه باداء حقوقه واغتنموا ايام الله وذكره
واعلموا رحمكم الله انكم قد فارقتم شهرا عظيما مشهورا
فيا ايها الصوام القوام الموفقون لكم في سائر الايام
واين من كان معكم ليالي شهر رمضان شاهدين
وفي كل حق الله معاملين من الآباء والامهات والاخوة
والاخوات والجيران والقرابات اتاهم والله هادم اللذات
وقاطع الشهوات ومفرق الجماعات فاخلى منهم المشاهد
وعطل منهم المساجد وتراهم في بطون الالحاد صرعى
لا يعلمون بما هم فيه ولا يملكون لانفسهم
[illegible] الى يوم تدعى الخلائق
[illegible]

ہمارے چراغ تجھ میں مشہور ہیں اور مسجدیں تجھ سے آباد ہیں چراغ
گل ہو جاوینگے اور [illegible] منقطع ہو جاوینگی اور پھر ہوجاوینگے ہم اپنی
عادت پر اور جدا ہو جاوینگے [illegible] مہینہ سے [illegible] کون ہم میں سے
مقبول ہے [illegible] اس کو [illegible] کون ہے ہم میں
مردود [illegible] عملوں کی [illegible] مقبول تجھ [illegible]
[illegible]
اور [illegible] بہشت [illegible] اور دیکھنے سے گئے
[illegible] دلیری اور سرکشی اور ظلم اور تعدی اور غفلت اور خسران
اور [illegible] تیری مصیبت بڑی ہے کہ خدا کا غصہ ہے تیری مصیبت
پھر کہاں ہے تیری آنکھ رونے والی اور تیری آنسو بہنے والی اور کہاں
[illegible] تو نے کونسا [illegible] اور کس دن
[illegible] سال آئندہ [illegible] نہیں نہیں تجھے عمر
[illegible] بہت امید والے اپنی امید
[illegible] بہت [illegible] اپنی امید کو ختم
[illegible] بہت اپنی عید کے لئے خوشی کرتے [illegible] رکھے گئے اور
[illegible] کپڑے انکے کفن بناۓ گئے اور بہت فطرہ کے آمادہ
[illegible] اور بہت لوگ اس سے پیچھے روزہ نہ رکھیں گے اور [illegible]
[illegible] دیکھنے میں حرص کرتے ہیں اور اللہ کے بندو اللہ کی تعریف کرو
اسکے ختم ہونے کے وقت اور اللہ تعالیٰ سے روزوں اور قیام کی قبولیت مانگو
اور اسکے حقوق ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اسکی [illegible] اور جانو
[illegible] تم بڑے [illegible] اور عزت والے مہینے سے جدائی کی [illegible] گذشتہ
ہیں روزہ رکھنے والے کہاں ہیں اور [illegible] رمضان مہینہ کے قیام کرنے
[illegible] وہ کہاں ہیں خدا کے حق ادا کرنے والے [illegible] آباؤ اجداد اور مائیں اور
بھائی اور بہنیں اور ہمسائے اور رشتہ والے خدا کی قسم انکو لذتوں کے کاٹنے والی
اور شہوتوں کے قطع کرنیوالی اور جماعتوں کے متفرق کرنیوالی آگئی پھر خالی
ہوگئیں ان مجلسیں اور بیکار [illegible] مسجدیں تو انکو قبروں میں [illegible]
گرے [illegible] جس حالت میں ہیں اسکو وہ نہیں [illegible] اور اپنی جانوں کو [illegible]
مالک نہیں [illegible] منتظر [illegible] لوگ [illegible] بلائے جاوینگے اور [illegible]
[illegible]

والقلوب تتصدع من الحساب صدعا ونفخ في الصور
فجمعنهم جمعا عباد الله من كان منع نفسه من الحرام في
شهر رمضان فليمنعها في ما بعدها من الشهور والاعوام
فان الٰه الشهرين واحد وهو على الزمانين مطلع شاهد
اجزانا الله واياكم على فراق شهر البركة واجزل اقسامنا
واقسامكم من رحمته المشتركة وبارك لنا ولكم في
بقيته وسلك بنا وبكم طريق هدايته برحمته وفضله
ومنته اللهم وما قسمت في هذه الليلة من عتق و
غفران ورحمة ورضوان وعفو وامتنان وكرم واحسان
ونجاة من النيران وخلود في نعيم الجنان فاجعل
لنا منه اوفر الحظ واجزل الاقسام برحمتك يا ارحم الراحمين
اللهم كما بلغتنا شهر الصيام فاجعل عامه علينا
من ابرك الاعوام وايامه من اسعد الايام وتقبل منا
ما قدمنا فيه من الصيام والقيام واغفر لنا ما اقترفنا
فيه من الآثام وخلصنا من مظالم الانام يوم لا يرجى
سواك يا علام يا ارحم الراحمين اللهم يا قد نوسينا
صيام شهرنا وقيامه على تقصير وادينا فيه من
حقك قليلا من كثير فقد انخنا ببابك سائلين و
لمعروفك طالبين فلا تردنا خائبين ولا من رحمتك
آئسين فنحن الفقراء اليك الاسرى بين يديك اليك
توجهنا ولمعروفك تعرضنا ولبابك قرعنا ومن رحمتك
سالنا فارحم خضوعنا واجبر قلوبنا واستر عيوبنا و
اغفر ذنوبنا واقر في القيامة عيوننا ولا تصرف وجهك
الكريم عنا واجعل عملنا مقبولا وسعينا مشكورا و
حظنا في هذه الليلة موفورا اللهم ان كان في سابق
علمك ان تجمعنا في مثله فبارك لنا فيه وان قضيت
بقطع آجالنا وما يحول بيننا وبينه فاحسن الخلافة
على باقينا واوسع الرحمة على ماضينا وعمنا جميعا
برحمتك وغفرانك واجعل الموعد بحبوحة جنتك

اور دل حساب کے ڈر سے ٹوٹتے ہوں گے اور صور پھونکا جاویگا پھر ان کو
ہم اکٹھا کرینگے اے اللہ کے بندو جس نے نفس کو رمضان کے مہینے میں حرام
سے روکا وہ اسکو اور مہینوں اور سالوں میں بھی روکے کیونکہ دونو مہینوں کا
خدا ایک ہے اور وہ دونوں وقتوں سے خبردار ہے ہمیں اور آپ کو برکت
کے مہینے کی جدائی کی جزا دے اور اپنی رحمت واسعہ سے ہمارا اور آپکا
حصہ عنایت کرے اور اللہ ہمارے اور آپکے لئے باقی امور میں برکت کرے اور اپنی
ہدایت کے راستہ میں اپنی رحمت اور فضل اور احسان سے چلا دے یا اللہ اور
تو نے اس رات میں آزادی اور بخشش اور رحمت اور معافی اور منت
اور کرم اور احسان اور نجات آگ سے اور خلود جنت کا تقسیم کیا ہے
پھر کر اس سے ہمارا وافر حصہ اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین اے اللہ
جیسے تو نے یہ مہینہ ہمکو پہونچایا پھر کر اس سال کو ہمارے سب سالوں سے
برکت والا اور اسکے دن نیک دن اور جو ہم نے اسمیں روزہ و قیام
آگے بھیجے انکو قبول کر اور جو ہم سے اسمیں گناہ ہوئے انکو معاف کر اور
جہانوں کے ظلموں سے ہمکو نکال جس دن تیرے سوا کسی اور کی امید
نہیں ہے اے جاننے والے اے ارحم الراحمین اے اللہ ہم نے اپنے اس
مہینے کے روزوں اور اسکے قیام میں قصور کیا اور پورا حق ادا
نہیں کیا اور ہم گرے ہیں تیرے در پر سوالی اور تیری بخشش کے طالب
تو ہمکو نامراد نہ پھیر اور نہ اپنی رحمت سے ناامید پھر ہم تیرے محتاج تیرے
سامنے قیدی تیری طرف متوجہ ہوئے اور تیری بھلائی کے سامنے
اور تیرے دروازے کو کھڑکایا اور تیری رحمت کو مانگا ہماری عاجزی پر
رحم کر اور ہمارے دل درست کر اور ہمارے عیب ڈھک اور ہمارے
گناہ معاف کر اور قیامت میں ہماری آنکھیں ٹھنڈی کر اور اپنا
منہ عزت والا ہم سے نہ پھیر اور ہمارا عمل قبول کر اور ہماری
کوشش مشکور اور اس رات میں حصہ وافر۔
یا اللہ اگر تیرے علم ازلی میں ہمارا پھر جمع ہونا مقدر ہے
تو اس میں ہمارے لئے برکت کر اور اگر عمر ہماری
پوری ہو چکی ہے تو ہمارے پچھلوں کو نیک کر اور
پہلوں کو رحمت کر اور ہم سب پر اپنی رحمت عام کر
اور اپنی بخشش اور کر ہماری جگہ جنت

وَرِضْوَانِكَ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقًا بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ وَاَهْلُ الْقُبُورِ رَهَائِنُ ذُنُوبٍ لَا
يُطْلَقُونَ وَاُسَارٰى وَحْشَةٍ لَا يُفَكُّونَ وَغُرَبَاءُ سَفَرٍ
لَا يُنْظَرُونَ تَحْتَ دَارِسَاتِ الثَّرٰى مَحَاسِنُ وُجُوهِهِمْ
وَجَاوَرَتْهُمُ الْهَوَامُّ فِي مَلَاحِدِ قُبُورِهِمْ فَهُمْ جُمُودٌ لَا
يَتَكَلَّمُونَ وَجِيرَانُ قُرْبٍ لَا يَتَزَاوَرُونَ وَسُكَّانٌ لَحْدٍ
اِلَى الْحَشْرِ لَا يَظْعَنُونَ وَفِيهِمْ مُحْسِنُونَ وَمُسِيئُونَ وَ
مُقَصِّرُونَ وَمُجْتَهِدُونَ اَللّٰهُمَّ فَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ مَسْرُورًا
فَزِدْهُ كَرَامَةً وَحُبُورًا وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ مَلْهُوفًا فَاَبْدِلْ حُزْنَهُ
فَرَحًا وَسُرُورًا اَللّٰهُمَّ وَتَعَطَّفْ عَلٰى كَافَّةِ اَمْوَاتِ الْمُسْلِمِينَ
الرَّاحِلِينَ وَالْمُقِيمِينَ الْمُسْتَسْلِمِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قُبُورَهُمْ مَفَائِضَ صَلَوَاتِكَ وَمَقَارَ هِبَاتِكَ
وَطُرُقَ اِحْسَانِكَ وَمَجَارِيَ عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ حَتّٰى يَكُونُوا
اِلَى الْبُطُونِ الْاَلْحَادِ مُطْمَئِنِّينَ وَبِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَاثِقِينَ
وَاِلٰى اَعْلٰى دَرَجَاتِكَ سَابِقِينَ وَاخْصُصْ بِذٰلِكَ الْاٰبَاءَ
وَالْبَنِينَ وَالْاِخْوَةَ وَالْاَقْرَبِينَ قَبْلَ اَنْ يَشْتَمِلَ الْهَدْمُ عَلَى
الْبِنَاءِ وَالْكَدَرُ عَلَى الصَّفَاءِ وَيَنْقَطِعَ مِنَ الْحَيَاةِ حَبْلُ
الرَّجَاءِ وَتَصِيرَ لِلنَّازِلِ تَحْتَ اَطْبَاقِ الثَّرٰى وَقَبْلَ اَنْ
يَصِيرَ الْوَيْحُ وَيْلًا وَالْقَطْرُ سَيْلًا وَالصُّبْحُ لَيْلًا وَيَسْتَحِمَّ
الْمَوْتُ عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَيْلًا وَقَبْلَ اَنْ يَقُولَ الشَّيْخُ
الْكَبِيرُ وَاشَيْبَاهُ وَيَقُولَ الْكَهْلُ الْخَطِيرُ وَاخَجْلَتَاهُ وَ
يَقُولَ الْمُذْنِبُ الْمُسِيءُ وَاخَيْبَتَاهُ وَيَقُولَ الْحَدَثُ الصَّغِيرُ
وَاحَسْرَتَاهُ وَخَجِلُوا مِنْهُ وَاَشْفَقُوا وَغَشِيَتْهُمْ مِنَ الذِّلَّةِ
وَخُتِمَ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ فَلَمْ يَنْطِقُوا وَوَقَفُوا عَلٰى عَمَلٍ نَكَسَ
الرُّؤُسَ فَاَطْرَقُوا وَعَايَنُوا مِنَ الْاَهْوَالِ مَا وَدُّوا مَعَهُ
اَنَّهُمْ لَمْ يُخْلَقُوا اَللّٰهُمَّ يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ
وَيَا كَاسِيَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَلَا تَدَعْ لَنَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ الَّتِي نَحْنُ فِيهَا ذَنْبًا

اور خوشنودی میں ان کے ساتھ جنپر تیرا انعام ہے پیغمبروں
اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں کے ساتھ اور کیا اچھا
ساتھ ہے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین یا اللہ قبروں
والے گناہوں میں گرو ہیں نہیں چھوٹتے اور وحشت میں قید
ہیں جو نہیں نکلتے اور مسافر ہیں جو نہیں مہلت دیئے جاتے
مٹی نے انکے مونہوں کے حسن کو مٹا دیا اور زہریلے ان کی
قبروں میں اُن کے ہمسائے ہوئے پھر وہ بیجان ہیں جو نہیں کلام
کرتے اور ہمسائے ہیں جو نہیں زیارت کرتے اور قبروں میں قیامت
تک رہیں گے ان میں نیک اور بد اور قصور کرنے والے
ہیں اور کوشش والے یا اللہ جو ان میں خوش ہے اس کی
خوشی زیادہ کر اور جو ان میں غمناک ہے تو اس کا غم خوشی
کرا ے اللہ اور سب مسلمانوں پیادوں مقیموں گردن جھکانیوالوں
پر اپنی رحمت سے مہربانی کر اے ارحم الراحمین اے اللہ انکی قبروں کو
اپنی رحمت کے گرنے اور اپنی بخشش کی جگہ بنا اور اپنے احسان
کا راستہ اور اپنی معافی کا محل تاکہ وہ اپنی قبروں میں آرام پاویں
اور تیرے جود اور کرم پر بھروسا کریں اور تیرے بڑے درجوں کیطرف
چلیں اور خاصکر اسکے ساتھ باپ دادے بیٹوں اور بھائیوں اور
قریبیوں کو اس سے پہلے کہ عمارت گر جاوے اور صفائی کدورت
ہو جاوے اور حیات منقطع ہو جاوے اور گھر مٹی کے نیچے آجاویں
اور مہربانی کا کلمہ لعنت کا کلمہ ہو جاوے اور قطرہ سیل
اور صبح رات اور آجاوے موت آسمان زمین والوں پر اور بوڑھا
کہے افسوس ہے بڑھاپے پر اور کہے تیس بیس سالہ ہائے رسوائی
اور گنہگار کہے ہائے ناامیدی اور کہے جوان خورد سالہ ہائے
حسرت اور شرمندہ ہوں اور ڈریں اور انکو ندامت ڈھانک لے اور انکے
مونہوں پر مُہر لگجاوے پھر وہ نہ بولیں اور اپنے عملوں پر واقف ہوں
سر جھکانیوالے پھر زیادہ سر جھکاویں اور اسقدر ہول دیکھیں کہ خواہش
کریں اسبات کی کہ ہم پیدا ہی نہ کئے جاتے یا اللہ فوت کو پہلانیوالے
آوازوں کے سننے والے اور جلانے والے رحمت بھیج محمد پر اور محمد کی
اولاد پر اور اس رات مبارک میں ہمارا کوئی گناہ نہ چھوڑ

إلا غفرته ولا همًّا إلا فرّجته ولا كربًا إلا كشفته ولا
مبتلًى إلا عافيته ولا إساءةً إلا نقلته ولا حقًّا
إلا استخلصته ولا غائبًا إلا رددته ولا عاصيًا إلا
قطعته ولا ميّتًا إلا رحمته ولا حاجةً من حوائج
الدنيا والآخرة لك فيها رضًى ولنا فيها صلاحٌ إلا
أعنت على قضائها بتيسيرٍ منك وعافيةٍ مع الغفر
برحمتك يا أرحم الراحمين اغفر لنا ذنوبنا ولآبائنا و
أمهاتنا وإخواننا وأخواتنا وذرّياتنا وقراباتنا و
أصدقائنا ومعلّمينا ومن قرأنا عليه وقرأ علينا
وتعلّمنا منه وتعلّم منّا ومن سألنا الدعاء وسألنا
الدعاء ومن أحببنا فيك ومن تولّانا فيك وتولّينا
فيك ومن كان منهم حيًّا ومن كان منهم ميّتًا برحمتك
يا أرحم الراحمين اللهم يا عالم الخفيّات ويا دافع البليّات
ويا مجيب الدعوات ويا كاشف الكربات صلّ على محمد أفضل
البركات وانفعنا بما صرّفت في كتابك من الآيات
وكفّر عنّا بتلاوته السيّئات وارفع لنا بصيام
شهر رمضان وقيامه عندك الدرجات برحمتك
يا عالم الخفيّات صلّ على محمد وعلى آل محمد واغفر
بالقرآن خطايانا واجزل به عطايانا واشف به مرضانا
وارحم به موتانا وأصلح به أمور ديننا ودنيانا وحطّ
به عنّا ثقل الأوزار وهب لنا حسن شمائل الأبرار
واغفر لنا الزلل والعثار وطهّر لنا القلوب والأسرار
وطيّب لنا به الأذكار وصفّ لنا به الأفكار واخصص
لنا الأشعار واصرف عنّا شرّ الأشرار وكيد الفجّار واحينا
على حبّ الصحابة الأخيار واجمع بيننا وبينهم في دار
القرار واجعلنا من عتقائك من النار وآتنا في الدنيا
حسنةً وفي الآخرة حسنةً وقنا عذاب النار الحمد
لله على سوابغ نعمائه وصلواته على محمد خاتم الأنبياء
وعلى آله وصحابته وأزواجه وسلّم تسليمًا كثيرًا ط

مگر اسکو معاف کرا اور نہ کوئی غم مگر اسکو دور کر اور نہ کوئی رنج مگر اسکو
کھول اور نہ مبتلا مگر اسکو عافیت دے اور نہ بدی والا مگر اسکو بدی
سے ہٹا اور نہ حق مگر نکال تو اسکو اور نہ غائب مگر اسکو واپس کر
اور نہ گنہگار مگر اسکو قطع کر اور نہ مُردہ مگر اسپر رحم کر اور نہ دنیا اور
نہ آخرت کی کوئی حاجت جسمیں تو خوش ہے اور ہماری
اسمیں بہتر خواہی ہے مگر تو اسکو پورا کر آسانی اور عافیت
سے بخشش کے ساتھ اپنے رحم سے اے ارحم الراحمین ہمارے
گناہ معاف کر اور ہمارے باپ دادوں کی اور ماؤں اور
بھائیوں اور بہنوں کے اور اولاد کے اور نزدیکیوں اور
دوستوں کے اور اُستادوں کے اور شاگردوں کے جس نے
ہم سے دعا کرائی اور جس کی ہم سے تیرے واسطے محبت ہو
اور ہماری اس سے زندوں اور مردوں کے اپنی رحمت سے
اے ارحم الراحمین اے پوشیدہ جاننے والے بلاؤں کے دور
کرنیوالے دعاؤں کے قبول کرنے والے رنجوں کے کھولنے والے
رحمت بھیج محمد پر جو سب سے بہتر ہیں اور ہمکو اپنی کتاب کی آیات سے
سود مند کر اور اسکی تلاوت کے ساتھ ہمارے گناہ معاف کر
رمضان کے روزوں اور قیام کے ساتھ ہمارے درجے بلند کر اپنے
رحم سے اے پوشیدہ جاننے والے رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور قرآن کے ساتھ ہماری خطائیں
معاف کر اور اسکے ساتھ ہمکو زیادہ دے اور ہمارے بیماروں کو
شفا دے اور ہمارے مردوں پر رحم کر اور ہمارے دین دنیا کے کام سنوار
اور ہمارے بوجھ اُتار اور ہماری خصلتیں نیک کر اور ہماری لغزشیں معاف
کر اور ہمارے دل اور باطن صاف کر اور ہمارے ذکر اسکے ساتھ پاک
اور اسکے ساتھ فکر صاف کر اور گرانی سے ارزانی کر اور برُوں کی بُرائی
دور کر اور صحابہ کی دوستی پر زندہ رکھ اور ہمکو ان کے ساتھ قیامت
میں جمع کر اور ہمکو آگ سے آزاد کر دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت
میں بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا سب تعریف اللہ کو اسکی پوری
نعمت پر اور اسکی رحمتیں محمد خاتم انبیاء پر اور اسکی اولاد پر اور انکے
یاروں پر اور بیبیوں پر اور سلام بھیج بہت سلام

كتاب آداب المريدين من الفقراء الصادقين السالكين طريق الصوفية الذين صفوا عن الأهوية المضلة وامتنعوا عن الأخلاق الردية فادخلوا في زمرة الأبدال وأهل الولاية واتصفوا بالمحبة على وجه الاختصار والإقلال خشية السآمة والملال۔

فصل في الإرادة والمريد والمراد۔ أما الإرادة فترك ما جرت عليه العادة وتحقيقها نهوض القلب في طلب الحق سبحانه وترك ما سواه فإذا ترك العبد العادة التي هي حظوظ الدنيا والأخرى فتجرد حينئذ إرادته والإرادة مقدمة على كل أمر ثم تعقبها القصد ثم الفعل فهي بدء طريق كل سالك واسم أول منزلة كل قاصد قال الله عز وجل لنبيه صلى الله عليه وسلم ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه فنهى نبيه صلى الله عليه وسلم عن طردهم وإبعادهم وقال تعالى في آية أخرى واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه ولا تعد عيناك عنهم تريد زينة الحيوة الدنيا فأمره بالصبر معهم وملازمتهم وتصبير النفس في صحبتهم ووصفهم بأنهم يريدون وجهه ثم قال ولا تعد عيناك عنهم تريد زينة الحيوة الدنيا فبان بذلك أن حقيقة الإرادة إرادة وجه الله فحسب دون زينة الحيوة الدنيا والأخرى فأما المريد من كانت فيه هذه الجملة واتصف بهذه الصفة فهو أبدا مقبل على الله عز وجل وطاعته مولّ عن غيره وإجابته يسمع من ربه عز وجل ويعمل بما في الكتاب والسنة ويبصر عما سواه ويستبصر بنور الله عز وجل فلا يرى إلا فعله في نفسه وفي غيره ومن سائر الخلائق ويعمى عن غيره [illegible] على حقيقته [illegible] الذي له [illegible] قال النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

کتاب مریدوں کے آداب میں جو سچے فقیر ہیں ان صوفیوں کی راہ چلنے والے جو خواہشوں بہکانیوالیوں سے پاک ہیں اور ردی خصلتوں سے بند ہوئے ہیں پھر ابدال اور اولیا میں وہ داخل ہوئے اور خدا کی دوستی کے ساتھ موصوف ہوئے مختصر طور پر ملال کے خوف سے۔

فصل ارادہ اور مرید اور مراد کے معنے میں۔ ارادہ چھوڑ دینا ہے خو کا اور اسکی تحقیق خدا کی طلب میں اور اسکے غیر کے چھوڑنے میں دل کا کھڑا کرنا جب بندہ دنیا اور آخرت کے حظوظ چھوڑ دیتا ہے تو اس وقت ارادہ خالص ہو جاتا ہے سب سے پہلے ارادہ ہے اسکے پیچھے قصد اسکے پیچھے فعل پھر ارادہ ہر سالک کی ابتدا طریق ہے اور ہر قاصد کی پہلی منزل کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اور نہ ہانک اُن کو جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں اسکی رضا چاہنے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے ہانکنے اور دور کرنے سے منع فرمایا اور دوسری آیت میں فرمایا ہے اور ثابت رکھ اپنی جان انکے ساتھ جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں اسکی رضا چاہنے کو اور نہ پھریں تیری آنکھیں ان سے تو دنیا کی زینت چاہتا ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی ملازمت کا حکم کیا اور انکی صحبت میں نفس کے ثابت رکھنے کا اور انکی تعریف کی اس طرح کہ وہ اسکی رضا چاہتے ہیں پھر فرمایا اور تیری آنکھیں نہ پھریں اُن سے تو دنیا کی زینت چاہتا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ حقیقت ارادہ کی اللہ کی رضا چاہنا ہے پس بس دنیا آخرت کی زینت کے سوا اور مرید اور مراد کے معنے پس مرید وہ ہے جس میں یہ صفت ہو پھر وہ ہمیشہ خدا کی طرف متوجہ اور اسکا فرمانبردار رہتا ہے اُسکے غیر کو پیٹھ دینے والا اور اپنے رب سے سنتا ہے اور کتاب وسنت پر عمل کرتا ہے اور اسکے ہوا سے پھرا ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے اور اپنے نفس میں اور اسکے غیر میں اسی کا فعل دیکھتا ہے اور خدا کے غیر سے اندھا ہوتا ہے پھر خدا کے سوا کسیکو فاعل حقیقی نہیں سمجھتا بلکہ اسکو آلہ اور سبب اور محرک العمد برا و مسخر سمجھتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی چیز کی دوستی تجھ

يُعمي ويُصم أي يُعميك عن غير محبوبك ويُصمك عنه لاشتغالك بمحبوبك فما أحبّ حتى أراد وما أراد حتى تجرّدت إرادته وما تجرّدت إرادته حتى تجذ في قلبه جمرة الخشية فأحرقت كل ما هنالك قال الله عز وجل إن الملوك إذا دخلوا قرية أفسدوها وجعلوا أعزة أهلها أذلة كما قيل إنما نومه غلبة وأكله فاقة وكلامه ضرورة ينصح نفسه أبداً فلا يجيبها إلى محبوبها ولذاتها وينصح عباد الله ويأنس بالخلوة مع الله ويصبر عن معاصي الله تعالى ويرضى بقضاء الله ويختار أمر الله ويستحيي من نظر الله ويبذل مجهوده في محاب الله ويتعرض أبداً لكل سبب يوصله إلى الله عز وجل ويقنع بالخمول والاختفاء فلا يختار حمد عباد الله ويتحبب إلى ربه بكثرة النوافل مخلصاً لله حتى يصل إلى الله عز وجل ويحصل في زمرة أحباب الله تعالى ومراديه فحينئذ يسمى مراداً فتحط عنه أثقال سالكي طريق الله ويغسل بماء رحمة الله ورأفته ولطفه فيبنى له بيت في جوار الله ويخلع عليه أنواع الخلع وهي المعرفة بالله والأنس به والسكون والطمأنينة إليه وينطق بحكمة الله وأسرار الله بعد الإذن الصريح بل بالخبر من الله عز وجل ويلقب بألقاب يتميز بها بين أحباب الله تعالى ممن حل في خواص الله ويسمى بأسماء لا يعلمها إلا الله ويطلع على أسرار يختص بها فلا يبوح بها عند غير الله عز وجل فيسمع من الله ويبصر بالله وينطق بالله ويبطش بقوة الله ويسعى في طاعة الله ويسكن إلى الله وينام مع طاعة الله وذكر الله في كلاءة الله وحرز الله فيكون من أمناء الله وشهدائه وأوتاد أرضه و

چیز کے غیر سے اندھا اور اسکے غیر سے بہرا کر دیتی ہے کیونکہ تو اپنے محبوب کے ساتھ مشغول ہے پھر نہیں دوست بنتا جب تک ارادہ نہ کرے اور نہیں ارادہ کرتا جب تک اسکا ارادہ خالص نہ ہو اور اسکا ارادہ خالص نہیں ہوتا جب تک اسکے دل میں خشیت کا چنگاری نہ پڑے پھر وہاں کی سب چیزوں کو جلا دیوے فرمایا اللہ عزوجل نے بادشاہ جب کسی بستی میں آتے ہیں اسکو ویران کر دیتے ہیں اور اسکے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں جیسے کہا گیا ہے ہر ڈر کو وہ ارادہ سوزش کو آسان کر دیتا ہے اسکا سونا غلبے کے وقت ہے اور اسکا کھانا فاقے کے وقت اور اسکی کلام ضرورت کے وقت ہے ہمیشہ اپنے نفس کی خیر خواہی کرتا ہے پھر اسکی بات نہیں مانتا اور اللہ کے بندوں کی خیر خواہی کرتا ہے اور خلوت میں اللہ سے انس پکڑتا ہے اللہ کے گناہوں سے باز رہتا ہے اور اسکی قضا پر خوش ہوتا ہے اور اسکے کام کو پسند کرتا ہے اور خدا کی نظر سے شرم کرتا ہے اور اللہ کی دوستی میں اپنی کوشش خرچ کرتا ہے اور ہمیشہ وہ کام کرتا ہے جو اسکو اللہ تک پہونچاوے اور گمنامی چاہتا ہے اور بندوں کی تعریف پسند نہیں کرتا اور اخلاص کے ساتھ بہت نفلوں سے اللہ کی دوستی چاہتا ہے یہاں تک اللہ کو ملجاوے اور اللہ کے دوستوں کی جماعت میں داخل ہوتا ہے پس اسوقت اسکو مراد کہتے ہیں پھر اس سے اللہ کے طریق پر چلنے والوں کا بوجھ اتارا جاتا ہے اور اللہ کی رحمت اور لطف و شفقت کے پانی سے نہلایا جاتا ہے اور خدا کے نزدیک اسکا گھر بنایا جاتا ہے اور گونا گون کی خلعتیں پہنایا جاتا ہے اور وہ معرفت ہے اور اسکی انست اور اسکی طرف آرام اللہ کی حکمت اور اسکے اسرار کے ساتھ بولتا ہے اسکے حکم سے اور خدا کی طرف سے اسکو لقب ملتا ہے جس سے وہ خدا کے دوستوں سے ممتاز ہوتا ہے اور اسکے خاصوں میں داخل ہوتا ہے اور کئی نام رکھا جاتا ہے جن کو خدا ہی جانتا ہے اور اسرار پر مطلع ہوتا ہے جو اس سے خاص ہے پھر خدا کے سوا کسی پاس ظاہر نہیں کرتا پھر اللہ سے سنتا ہے اور خدا کی توفیق سے دیکھتا ہے اور اسی کی مدد سے بولتا ہے اور اسکی قوت کے ساتھ پکڑتا ہے اور اسی کی طاعت میں چلتا ہے اور اللہ کی طرف آرام لیتا ہے اور اسی کی طاعت اور اسکے ذکر کے ساتھ اللہ کی نگہبانی میں ہوتا ہے پھر وہ اللہ کے امینوں اور اسکے گواہوں اور اسکی زمین کی اوتادوں اور اسکے نائبوں

عبادہ وبلادہ واحیائہ واخلائہ قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم حاکیا عن اللہ تعالی لایزال عبدی
المومن یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ
کنت سمعہ وبصرہ ولسانہ ویدہ ورجلہ وفؤادہ
فبی یسمع وبی یبصر وبی ینطق وبی یعقل وبی یبطش
الحدیث فھذا عبد حمل عقلہ العقل الاکبر وسکنت
حرکاتہ الشھوانیۃ لقبضۃ الحق عز وجل فصار
قلبہ خزانۃ اللہ عز وجل فھذا ھو مراد اللہ تعالی
ان اردت ان تعرفہ یا عبد اللہ وقد قال من تقدم
من عباد اللہ عز وجل ان المرید والمراد واحد اذ لو
لم یکن مراد اللہ عز وجل بان یرید لم یکن مریدا ولا یکون
الا ما اراد ولانہ اذا ارادہ الحق بالخصوصیۃ وفقہ
بالارادۃ وقال اخرون المرید المبتدی والمراد المنتھی
المرید الذی نصب بعین التعب والذی فی مقاساۃ
المشاق والمراد الذی لقی الامر من غیر مشقۃ المرید
متعب والمراد مرفوق بہ مرفۃ فلا غلب فی حق القاصد
المبتدئین فی سنۃ اللہ تعالی ما قد تم وجری من
توفیق اللہ المجاھدات ثم ایضا لعمر الیہ وحط الاثقال
عنھم والتخفیف عنھم فی کثیر من النوافل وترک
الشھوات والاقتصار علی القیام بالفرائض والسنن
من جمیع العبادات وحفظ القلوب ومحافظۃ الحدود
والمقام والانقطاع عما سوی الحق عز وجل بالقلوب
فیکون ظواھرھم مع خلق اللہ تعالی وبواطنھم مع
اللہ عز وجل السنتھم بحکم اللہ وقلوبھم بعلم اللہ
فالسنتھم لنصح عباد اللہ واسرارھم لحفظ ودائع
اللہ فعلیھم سلام اللہ تعالی وتحیاتہ وبرکاتہ و
رحمتہ وتحیتہ ما دامت ارضہ وسماؤہ وقام العباد
بطاعتہ وحقہ وحفظ حدودہ وسئل الجنید رحمۃ
اللہ علیہ عن المرید والمراد فقال المرید تتولاہ سیا

اور شہروں اور دوستوں کے نگہبانوں سے ہے حضرت صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے حدیث قدسی میں فرمایا ہمیشہ میرا بندہ نوافل سے میرا قرب
حاصل کرتا ہے تاکہ میں اسکو دوست بنالیتا ہوں جب اسکو دوست
بنالیتا ہوں ہوتا ہوں اسکے کان آنکھیں زبان ہاتھ پاؤں اور دل
مجھ سے سنتا ہے اور میری توفیق سے دیکھتا ہے اور میری مدد سے
بولتا ہے اور میری قوت سے پکڑتا ہے اور میری طاعت سے چلتا ہے
اس بندے کی عقل نے بڑی عقل اٹھائی ہے اور اسکی حرکات شہوانیہ
خدا کے قبض سے ساکن ہوگئیں پھر اسکا دل خدا کا خزانہ ہوگیا ہے
یہی اللہ کی مراد ہے اے اللہ کے بندے اگر تو اسکے پہچاننے کا ارادہ
کرتا ہے اور پہلے اللہ کے بندوں سے کسی نے کہا ہے مرید اور مراد کے
ایک ہی معنے ہیں کیونکہ اگر خدا کا ارادہ اسی کو مرید بنانے کا نہ ہوتا تو وہ مرید
نہ ہوتا اور جو چاہے وہی ہوتا ہے کیونکہ جب اسکے خاص کرنے کا خدا
ارادہ کرتا ہے اسکو توفیق دیتا ہے اور دوسروں نے کہا مرید مبتدی
ہے اور مراد منتہی مرید وہ ہے جو تکلیف اٹھا رہا ہے اور مراد وہ ہے
جس نے بلا تکلیف امر حاصل کیا مرید رنج اٹھانے والا اور مراد سے
نرمی کی گئی ہے پھر اکثر اللہ تعالی کی مقصد کرنیوالوں شروع کرنیوالوں
سے یہی عادت ہے کہ پہلے انکو مجاہدات کی تکلیف دیتا ہے پھر انتہا
تک پہونچاتا ہے اور ان سے بوجھ رکھدیتا ہے اور بہت نوافل
اور شہوتوں کی ان سے تخفیف کرتا ہے اور جملہ عبادات سے
فرائض اور سنن کے ساتھ قیام پر اقتصار کرتا ہے اور
دل اور حدود اور مقام کے نگاہ رکھنے اور سوا خدا کے اور دوں
دل سے منقطع ہونیکا حکم کرتا ہے ان کا ظاہر لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے
اور انکا باطن اللہ تعالی کے ساتھ انکی کلام خدا کے حکم سے اور انکے
دل اللہ کے علم سے انکی زبان بندوں کی خیرخواہی کے لئے اور
انکے باطن اللہ کی امانتوں کے نگاہ رکھنے کے لئے پھر خدا کا سلام
اور تحفے اور اسکی برکتیں اور اسکی رحمت جب تک زمین و آسمان
باقی ہے اور بندے اسکی طاعت اور اسکی حدود کی نگہبانی کے
لئے قائم ہیں اور جنید رحمۃ اللہ تعالی علیہ مرید اور مراد سے
پوچھے گئے فرمایا مرید کی متولی سیاست علمی ہوتی ہے

المريد والمراد منتقل لرعاية الحق لان المريد يسير والمراد
يطير فمتى يلحق السائر الطائر ويكشف ذالك
موسى ونبينا محمد صلى الله عليه وسلم كان موسى
مريدا ونبينا صلى الله عليه وسلم مرادا فانتهى سير موسى
الى جبل طور سينا وطيران نبينا الى العرش واللوح
المحفوظ فالمريد طالب والمراد مطلوب عبادة المريد
مجاهدة وعبادة المراد موهبة المريد موجود والمراد
فان المريد يعمل للعوض والمراد لا يرى العمل بل يرى
التوفيق والمنة المريد يعمل في سلوك السبيل والمراد
قائم على محجة كل سبيل المريد ينظر بنور الله والمراد
ينظر بالله المريد قائم بامر الله والمراد قائم بفعل الله
المريد يخالف هواه والمراد يتبرأ من ارادته ومناه
المريد يتقرب والمراد يقرب المريد يحمى والمراد يدلل
يتغذى ويغذى ويتحف المريد محفوظ والمراد يحفظ به
المريد في الترقي والمراد قد وصل وبلغ الى الرب الذي هو
المرقى فهناك عنده كل طريف ونفيس ولطيف وتحفة يجاري
على كل مانح عابد متقرب بار تقي

فصل ما التصوف

ومن الصوفي اما المتصوف فهو الذي يتكلف ان يكون
صوفيا ويتوصل بجهده الى ان يكون صوفيا فاذا
تكلف وتقمص بطريق القوم واخذ به يسمى متصوفا
كما يقال لمن لبس القميص تقمص ولمن لبس الدراعة
تدرع ويقال متقمص ومتدرع فكذالك يقال
لمن دخل في الزهد متزهد فاذا انتهى في زهده
وبلغ وبغضت الاشياء اليه وفنى عنها فتركها
كل واحد منهما صاحبه يسمى حينئذ زاهدا ثم
تاتيه الاشياء وهو لا يبغضها ولا يحبها بل يمتثل
امر الله فيها وينتظر فعل الله فيها فيقال له متصوف
وصوفي اذا اتصف بهذا الصفة صوفي الاصل صوفي على
وزن فوعل ماخوذ من المصافاة يعني عبدا صافاه الحق

اور مراد کی متولی حق کی نگہبانی کیونکہ مرید چلتا ہے اور مراد اڑتا ہی
پھر کب پہونچتا ہے چلنے والا اڑنے والے کو اور یہ بات موسیٰ علیہ
السلام اور ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت سے ظاہر
ہو سکتی ہے موسیٰ علیہ السلام مرید تھے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مراد
موسیٰ کی سیر طور سینا تک تھی اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیر
عرش اور لوح محفوظ تک مرید طالب ہوتا ہے اور مراد مطلوب مرید کی
عبادت کوشش ہے اور مراد کی عبادت بخشش مرید موجود ہے اور
مراد فانی اور مرید عوض کے واسطے کام کرتا ہے اور مراد عمل نہیں سمجھتا
بلکہ توفیق اور منت سمجھتا ہے مرید راستے میں چلتا ہے اور مراد
ہر راستے کے مجمع پر کھڑا ہے مرید اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور مراد
اللہ سے مرید اللہ کے حکم سے کھڑا ہے اور مراد اللہ کے فعل کے ساتھ
مرید اپنی ہوا کی مخالفت کرتا ہے اور مراد اپنے ارادے سے بیزار مرید
قریب ہوتا ہے اور مراد قریب کیا جاتا ہے مرید پرہیز کرایا جاتا ہے اور مراد
ناز و نعمت دیا جاتا ہے اور کھلایا جاتا ہے مرید محفوظ ہے اور مراد محفوظ
مرید چڑھتا ہے اور مراد اللہ تک پہونچ چکا ہے اسکے پاس ہر نئی
نعمت اور عمدہ اور پاکیزہ بات ہے پھر بڑھ گیا ہر فرمانبردار عابد
متقرب نیک پرہیزگار سے

فصل متصوف کون ہے

اور صوفی کون ہے؟ متصوف وہ ہے جو صوفی بننے کے لئے
رنج کھینچتا ہے اور طریق قوم کا قمیص پہن لیتا ہے تو متصوف
نام کہلاتا ہے جیسے کرتہ پہننے والے کو کہتے ہیں تقمص اور درع
پہننے والے کو تدرع اور کہا جاتا ہے متقمص اور متدرع اور
اسی طرح زہد کرنے والے کے لئے کہا جاتا ہے متزہد جب زہد کی
منتہی کو پہونچ جاتا ہے اور سب کو ہیچ جانتا ہے اور ہر ایک دوسرے
کو چھوڑتا ہے تو اس وقت زاہد کہلاتا ہے پھر اسکے پاس چیزیں آتی ہیں
اور وہ انکو نہ چاہتا ہے اور نہ دشمن رکھتا ہے بلکہ اللہ کے حکم کی انمیں پیروی
کرتا ہے اور خدا کے فعل کی ان میں انتظاری کرتا ہے تو یہ متصوف
بھی کہلاتا ہے اور صوفی بھی جب ان معنے سے موصوف ہوا تو وہ
حقیقت میں صوفی ہے فوعل کے وزن پر ماخوذ مصافات
سے معنے یہ کہ اللہ نے اس کو صاف کر لیا

عز وجل ولهذا قيل الصوفي من كان صافيا من
آفات النفس خاليا من مذمومها سالكا لحميد مذاهبه
ملازما للحقائق غير ساكن بقلبه الى احد من الخلائق
وقيل ان التصوف الصدق مع الحق وحسن الخلق مع
الخلق واما الفرق بين المتصوف والصوفي فالمتصوف
المبتدي والصوفي المنتهي المتصوف الشارع في طريق
الوصل والصوفي من قطع الطريق ووصل الى من اليه
القطع والوصل المتصوف متحمل والصوفي محمول حمل
المتصوف كل ثقيل وخفيف فحمل حتى ذابت نفسه وزال
هواه وتلاشت ارادته وامانيه فصار صافيا فسمي
صوفيا فحمل فصار محمول القدر كرة المشيئة مربي القدم
منبع العلوم والحكم بيت الامن والفوز كهف الاولياء
والابدال ومويلهم ومرجعهم ومتنفسهم ومستراحهم
ومسرتهم اذ هو عين القلادة ودرة التاج منظر الرب
والمريد المتصوف مكابد لنفسه وهواه وشيطانه
وخلق ربه ودنياه واخراه متعبد لربه عز وجل بها
الجهات الست والاشياء وترك العمل لها وموافقتها
والتبرك منها وتصفيه باطنه من الميل اليها والاشتغال
بها فيخالف شيطانه ويترك دنياه ويعاديها اذا نعوت
ساهر خلق ربه بحكم عز وجل لطلب اخراه ثم يجاهد
نفسه وهواه بامر الله عز وجل فيفارق اخراه وما
اعد الله عز وجل لاوليائه فيها من جنته رغبته
في مولاه فيخرج من الاكوان فيصفى من الاحداث و
ينجو من رب الانام فتنقطع عنه العلائق والاسباب
والاهل والاولاد فتنسد عنه الجهات وتنفتح في
وجهه جهة الجهات وباب الابواب وهو الرضى بقضاء
رب الانام مسبب الاسباب ويفعل فيه فعل العالم بما كان
وما هو آت والخبير بالسرائر والخفيات والمحرك
به الجوارح ونضرة القلوب والنيات ثم يفتح لها

اس لئے صوفی وہ ہے جو نفس کی آفتوں سے صاف اور
اسکی نکوہیدہ صفتوں سے خالی اسکے نیک راہوں مین
چلنے والا حقایق کا ملازم اپنے دل سے مخلوق مین سے کسی کی
طرف آرام لینے والا اور کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ تصوف صدق
ہے خدا کے ساتھ اور عمدہ خلق کی مخلوق کے ساتھ اور فرق متصوف
اور صوفی میں یہ ہے کہ متصوف مبتدی ہے اور صوفی منتہی متصوف
پہونچنے کے طریقہ پر چلا ہے اور صوفی قطع کر چکا ہے اور مقصود کو
پہونچ چکا ہے متصوف اٹھانیوالا ہے اور صوفی اٹھایا گیا ہے متصوف
پر ہر بھاری ہلکی چیز لادی گئی ہے تا کہ اسکا نفس گل جاوے .
اور اسکی خواہش دور ہووے اور ارادہ اور امیدین نابود ہو صاف
ہو گیا اور صوفی کہلایا پھر خدا کی امانت اٹھا کر تقدیر کا اٹھانیوالا مشیت
کا گیند خدا کا تربیت دیا ہوا علموں اور حکمتوں کا چشمہ ہین اور
مراد کا گھر ولیوں ابدالوں کی پناہ اور ان کا مرجع اور دم لینے
اور آرام و خوشی کی جگہ کیونکہ وہ ہار کا مہرہ ہے تاج کا موتی خدا کا منظر
اور مرید متصوف اپنی خواہش اپنے شیطان اپنے رب کی مخلوق اور اپنی
دنیا اور آخرت کو فریب دینے والا ہے اپنے رب کی عبادت کرنیوالا ہے شش
طرفوں اور تمام چیزوں سے جدا ہو کر چیزوں کے لئے عمل نہین کرتا نہ اسکا
موافق نہ انکی بات ماننے اپنے باطن کو انکی طرف جھکانے اور ان مین مشغول ہونے سے
پاک کر دیا ہے پھر اپنے شیطان کی مخالفت کرتا ہے اور دنیا کو چھوڑتا ہے
اور اپنے سبھوں اور سب آخرت کی طلب میں خدا کے حکم سے جدا ہوتا ہے
پھر اپنے نفس اور ہوٰی سے اللہ کے امر سے لڑتا ہے پھر آخرت سوا دیجو اللہ نے
اپنے دوستوں کے لئے جنت مین تیار کیا ہے خدا کی رغبت کیواسطے جدا ہوتا ہے
پھر ہستی سے نکل جاتا ہے پھر پلیدیون سے پاک ہو کر جہانون کے مالک کا
ہو جاتا ہے پھر اس سے اسباب اہل اولاد کا علاقہ ٹوٹ جاتا ہے اور سب طرفین
بند ہو جاتی ہین اور اسکے لئے جہتوں کی جہت اور دروازوں کا دروازہ
نظر پڑتا ہو اور اسکی قضا و قدر پر خوش اور جہان مین وہ کام کرتا ہے
جو کام کرتا ہے ماضی آئندہ کا جاننے والا ظاہر باطن کے اعضاؤ
کی حرکت سے دلوں کی پوشیدہ باتوں اور
نیتوں سے خبردار پھر اس دروازہ سے

هذا الباب باب يسمى باب القربة الى الملك الديان ثم
يرفع منه الى مجالس الانس ثم يجلس على كرسي التوحيد
ثم يرفع عنه الحجب ويدخل دار الفردانية ويكشف عنه
الجلال والعظمة فاذا وقع بصره على الجلال والعظمة بقي
بلا هو فانيا عن نفسه وصفاته عن حوله وقوته وحركته
وارادته ومناه ودنياه واخراه فيصير كاناء بلور مملوء
صافيا تتبين فيه الاشياء فلا يحكم عليه غير القدر ولا
يوجد غير الامر فهو فان عنه وعن حظه موجود لمولاه
وامره لا يطلب خلوة لان الخلوة للموجود فهو كالطفل لا
ياكل حتى يطعم ولا يلبس حتى يلبس فهو مسترسل مفوض
ونقلبهم ذات اليمين وذات الشمال الآية الا انه كائن
بين الخليقة بجسمه بائن عنهم بالافعال والاعمال و
السرائر والظواهر والضمائر والنيات فيسمى صوفيا
على معنى انه يصفى من التكدر بالخليقة والبريات وان
شئت سميته بدلا من الابدال وعينا من الاعيان عارفا
بنفسه وربه الذي هو محيي الاموات المخرج اولياءه من
ظلمات النفوس والطباع والاهوية والضلالات الى
ساحة الذكر والمعارف والعلوم والاسرار ونور القربة ثم
الى نوره عز وجل الله نور السموات والارض مثل نوره
كمشكوة الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات
الى النور وهو عز وجل اطلعهم على ما اضمرت قلوب
العباد وانطوت عليه النيات اذ جعلهم ربي جواسيس
القلوب والامناء على السرائر والخفيات وحرسهم
من الاعداء في الخلوات والجلوات لا شيطان مضل
ولا هوى متبع يميل بهم الى الزلات قال الله عز وجل
ان عبادي ليس لك عليهم سلطان ولا نفس امارة
بالسوء ولا شهوة غالبة مستعدة تدعو الى اللذات
المرديات في الدركات المخرجة من اهل السنة والجماعة
قال عز من قائل كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء

سامنے ایک اور دروازہ کھلتا ہے جو بادشاہ جزا دینے والے کے قرب کا دروازہ ہے
پھر انس کی مجلس کی طرف اٹھایا جاتا ہے پھر توحید کی کرسی پر بیٹھتا ہے پھر اس سے
پردے دور کئے جاتے ہیں اور یگانگت کی سرائے میں داخل ہوتا ہے اور جلال
اور عظمت کھلجاتی ہے جب اسکی نظر جلال اور عظمت پر پڑتی ہے نیست ہو جاتا
ہے اپنے نفس اور اپنی صفتوں اور حول اور قوت اور حرکت اور ارادے اور
خواہش سے اور دنیا اور آخرت سے فانی پھر بلور کی برتن کی طرح ہو جاتا
ہے جو پانی سے بھرا ہوا اور اس میں وجود نظر آویں پھر اسپر تقدیر کے
سوا کوئی حکم نہیں کیا جاتا اور سوا امر کے اسکو کوئی موجود نہیں ہوتا ہے
وہ اپنے اور اپنے حظ سے فانی ہے خدا اور اسکے امر کے لئے موجود ہے تنہائی
طلب نہیں کرتا کیونکہ خلوت موجود کے لئے ہوتی ہے وہ لڑکے کیطرح ہے جو
کھلانیکے سوا نہیں کھاتا اور پہنانیکے سوا نہیں پہنتا پھر وہ چھوڑا ہوا ہے
سپرد کیا ہوا ہم انکو دائیں بائیں پھیرتے ہیں مگر وہ موجود ہے مخلوق سے جسم کے
ساتھ اور ان سے علیحدہ افعال اور اعمال اور اسرار اور ظواہر اور ضمائر اور نیات میں
پس اسوقت صوفی ان معنے کر کہلاتا ہے کہ مخلوق کی کدورتوں سے صاف ہو
اور بدل بھی کہہ سکتے ہیں اور عین بھی اپنے نفس اور رب کو پہچاننے والا
جو مردوں کو جلانے والا ہے اپنے دوستوں کو نفوس اور طبیعتوں اور
ہواؤں اور گمراہیوں کے اندھیروں سے نکالنے والا ہے ذکر اور معارف
اور علوم اور اسرار اور نور قربت کے میدانوں کی طرف پھر اپنے نور کیطرف
اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے اسکے نور کی مثال طاقچہ کی سی ہے
اللہ مومنوں کا دوست ہے انکو اندھیروں سے نور کیطرف نکالتا ہے
اللہ ہی انکو اندھیروں سے نکالنے کا متولی ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے
ان لوگوں کے دلوں اور نیتوں پر واقف کردیا ہے کیونکہ میرے رب نے
انکو دلوں کا ٹٹولنے والا اور پوشیدہ باتوں کا امین بنایا ہے اور دشمنوں سے
جلوت خلوت میں انکو بچایا ہے نہ انہیں شیطان بہکاوے۔
اور نہ ہی انہیں گمراہی کیطرف مائل کرے اللہ نے فرمایا میرے بندوں پر
تیرا کوئی غلبہ نہیں اور نفس برا اور شہوت غالبہ انکو ان لذات کی
طرف نہیں بلاتی جو انکو اہل سنت والجماعت کے طریق سے نکالدیویں
اللہ تعالےٰ نے فرمایا تاکہ ہم اس سے برائی
اور بیحیائی پھیر لیں

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ حَرَسَهُمْ رَبِّي وَقَمَعَ رُعُونَاتِ
نُفُوسِهِمْ وَضَرَوَاتِهَا بِسُلْطَانِ الْجَبَرُوتِ فَثَبَّتَهُمْ فِي
مَرَاتِبِهِمْ وَوَفَّقَهُمْ لِلْوَفَاءِ بِشَرْطِهِ بَعْدَ أَنْ وَفَّقَهُمْ لِلْوَفَاءِ
بِالصِّدْقِ فِي سَيْرِهِمْ وَبِالصَّبْرِ فِي مَحَلِّ انْقِطَاعِهِمْ وَانْضِغَا
طِهِمْ فَأَدَّوُا الْمُفْتَرَضَ وَحَفِظُوا الْحُدُودَ وَالْأَوَامِرَ وَلَزِمُوا
الْمَرَاتِبَ حَتَّى قُوِّمُوا وَهُذِّبُوا وَنُقُّوا وَأُدِّبُوا وَطُهِّرُوا وَطُيِّبُوا
وَسُبِّحُوا وَزُكُّوا وَنُجُّوا وَعُدُّوا وَأُثْبِتَتْ لَهُمْ وِلَايَةُ اللّٰهِ
وَتَوْلِيَةُ اللّٰهِ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا وَقَوْلُهُ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ
فَنُقِلُوا مِنْ مَرَاتِبِهِمْ إِلَى مَالِكِ الْمُلْكِ فَرَتَّبَ لَهُمْ ذٰلِكَ بَيْنَ
يَدَيْهِ فَمَا رَجَاهُمْ كِفَاحًا وَنَاجَوْهُ بِقُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ
فَاشْتَغَلُوا بِهِ عَنْ سِوَاهُ وَبِهِ عَنْ نُفُوسِهِمْ وَعَنْ كُلِّ شَيْءٍ
وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَوْلَاهُ فَصَيَّرَهُمْ فِي قَبْضَتِهِ وَقَيَّدَهُمْ
بِعُقُولِهِمْ وَجَعَلَهُمْ أُمَنَاءَ فَهُمْ فِي قَبْضَتِهِ وَحِصْنِهِ
وَحِرَاسَتِهِ يَتَنَشَّمُونَ رَوْحَ الْقُرْبِ وَيَعِيشُونَ فِي فُسْحَةِ
التَّوْحِيدِ وَالرَّحْمَةِ فَلَا يَشْتَغِلُونَ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا أُذِنَ لَهُمْ مِنَ
الْأَعْمَالِ فَإِذَا جَاءَ وَقْتُ عَمَلِ أَبْدَانِهِمْ دُونَ قُلُوبِهِمْ مَضَوْا
مُسَارِعِينَ فِي تِلْكَ الْأَعْمَالِ كَيْلَا تَضُرَّهُمْ شَيَاطِينُهُمْ
وَنُفُوسُهُمْ وَأَهْوِيَتُهُمْ فَتَسْلَمُ أَعْمَالُهُمْ مِنْ حَظِّ الشَّيَاطِينِ
وَهَنَاتِ النُّفُوسِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالْعُجْبِ وَطَلَبِ الْأَعْوَاضِ
وَالشِّرْكِ بِشَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ وَالْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ بَلْ يَرَوْنَ جَمِيعَ
ذٰلِكَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَتَوْفِيقًا مِنَ اللّٰهِ خَلْقًا وَمِنْهُمْ تَوْفِيقَهُ
كَسْبًا كَيْلَا يَخْرُجُوا عَنْ هٰذِهِ الْعَقِيدَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى
ثُمَّ يُرَدُّونَ بَعْدَ أَدَاءِ تِلْكَ الْأَوَامِرِ وَمُفَارَقَةِ تِلْكَ الْأَعْمَالِ
إِلَى مَرَاتِبِهِمُ الَّتِي أُلْزِمُوهَا فَيَقِفُوا مَعَهَا وَيَحْفَظُوهَا بِا
الْقُلُوبِ وَالضَّمَائِرِ وَقَدْ يُنْقَلُونَ إِلَى حَالَةٍ بَعْدَ أَنْ جُعِلُوا
الْأُمَنَاءَ وَخُوطِبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِالْانْفِرَادِ فِي حَالَتِهِ إِنَّكَ
الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ فَلَا يَحْتَاجُونَ مَعَ الْإِذْنِ لِأَنَّهُمْ
صَارُوا كَالْمُفَوَّضِ إِلَيْهِمْ أَمْرُهُمْ فِي قَبْضَتِهِ حَيْثُ
مَا كَانُوا فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِهِمْ مُحَقِّقَةً قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ لوگ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے پھر انکو میرے رب نے
نگاہ رکھا اور نفس کی رعونتیں دور کیں اپنے زور سے پھر انکو انکے
مراتب میں ثابت رکھا اور انکو وفائے عہد کی توفیق دی انکے پیچھے کہ
انہوں نے صدق کے راستے میں اور صبر سے ... اور انقطاع کی ... پر
پھر لیا فرض ادا کئے اور حدود اور اوامر کی محافظت کی اور مراتب
انکو لازم پکڑا ... سنوارے گئے اور ... اور اپنے ...
رکھے اور پاک کیا اور پاکیزگی کی اور ... ولایت ... بناوٹ
بنائی انکے لئے اللہ کی ولایت پوری ہوئی اور اسکی دوستی اللہ دوست ہے
ایمان والوں کا اور اللہ نے فرمایا اور وہی نیکوں کا کارساز ہے ... الملک کے نزدیک گئے
پھر ہوگیا انکا نجویٰ روبرو اس سے اپنے دلوں سے سرگوشی کرتے ہیں پھر
دوسروں کو چھوڑکر اس سے مشغول ہوئے اور اپنے نفسوں اور ہر چیز
سے روکے گئے اور وہی ہے ہر چیز کا مالک اور اسکا مولیٰ اس نے انکو اپنے
قبضہ میں رکھا اور انکو انکے عقلوں کے ساتھ قید کیا اور انکو امین بنایا پھر
وہ اسی کے قبضہ اور حصن اور حراست میں ہیں قرب کی بو لیتے ہیں اور
توحید اور رحمت کے میدان میں زندہ ہیں جس عمل کا انکو اذن ملا ہے
اسمیں مشغول ہیں جب انکے بدنوں کے عمل کا وقت آتا ہے ان
اعمال کیطرف جاتے ہیں تاکہ شیطان اور نفس اور ہوائیں انکو ضرر نہ دے
پھر انکے عمل شیطانوں اور نفسوں یعنے ریا اور نفاق اور عجب اور
طلب عوض اور شرک اور حول اور قوت سے بچ رہتے ہیں بلکہ
وہ اسکو اللہ کا فضل اور اسی کی توفیق سمجھتے ہیں اللہ کی پیدائش
اور اپنا اسی کی توفیق سے کسب تاکہ سنت کے عقیدے سے نکل
نہ جاویں پھر اعمال ظاہری سے فارغ ہوکر ان مراتب کیطرف لوٹتے
ہیں جو انہوں نے لازم پکڑے پھر انکے دل سے حفاظت کرتے ہیں
اور کبھی دوسری حالت کیطرف پھیرے جاتے ہیں اور خطاب
کئے جاتے ہیں اس طرح کہ تو آج دن ہمارے پاس مرتبہ والا
امین ہے پھر اس میں وہ اذن کے محتاج نہیں ہوتے کیونکہ وہ
اس مرتبے میں ہیں کہ ان کو انکے امر سپرد کئے گئے جو کام
کرتے ہیں اسی کے قبضہ میں ہیں۔ آں حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اسکو ثابت کرتا ہے

صلى الله عليه وسلم عما يحكيه عن جبرئيل عليه السلام عن الله عز وجل انه قال ما تقرب الى عبدي بمثل اداء ما افترضت عليه وانه ليتقرب الى بالنوافل حتى احبه فاذا احببته كنت سمعه وبصره ولسانه ويده ورجله وفؤاده فبي يسمع وبي يبصر وبي ينطق وبي يعقل وبي يبطش فهذا الخبر قد ذكرناه في مواضع من هذا الكتاب لانه اصل في هذا المقام فيمتلي قلب هذا العبد بحب ربه عز وجل ونوره وعلمه والمعرفة به فلا يسعه غير ذلك الا ترى الى قوله صلى الله عليه وسلم من احب ان ينظر الى رجل يحب الله بكل قلبه فلينظر الى سالم مولى ابي حذيفة فظاهره متحرك متصرف بفعل الله تعالى وباطنه مملو بالله عز وجل وقد قال موسى عليه السلام يا رب اين ابغيك قال يا موسى اي بيت يسعني واي مكان يحملني فان اردت ان تعلم اين انا فانا في قلب التارك الورع العفيف فالتارك هو الذي يترك ويجهد وفيه بقية ثم من عليه ربه فرد عليه موتا عنه ثم رجعت فلا يلتفت الى شيء سوى مولاه فانتقل فاتلك المنة التي من بها ربه عليه وذلك ان الله عز وجل اقامه في المرتبة على شريطة اللزوم لها ليقوم بها فلما وفى له بالشرط ولم يتبع عملا وحركة غير ذلك وحفظه ولم يتجاوز نقله منها الى ملك الجبروت ليقوم تجبر نفسه ثم يمحقها بسلطان الجبروت حتى ذلت وخشعت ثم نقله منها الى الملك السلطان ليهذب فذابت تلك العدد التي في نفسه وهي اصول تلك الشهوات قد صارت عدة ثابتة فيها ثم نقله منها الى ملك الجلال فادب ثم نقله منها الى ملك الجمال فنقى ثم نقله منها الى ملك العظمة فطهر ثم الى ملك البهاء فطيب ثم الى ملك البهجة فوسع ثم الى ملك الهيبة

جس کو آپ اللہ پاک سے نقل کرتے ہیں فرائض سے بڑھکر بندے کو میرا مقرب بنانیوالی کوئی چیز نہیں ہے اور بندہ نوافل کے ساتھ قرب حاصل کرتا ہے تاکہ میں اُسکو دوست رکھتا ہوں جب دوست رکھتا ہوں ہو جاتا ہوں اُسکے کان اور آنکھیں اور زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور دل پھر وہ میرے ہی حکم سے سنتا ہے اور میری ہی مدد سے دیکھتا ہے اور میری ہی توفیق سے بولتا ہے اور میرے سمجھائے سمجھتا ہے اور میری طاقت سے پکڑتا ہے اس حدیث کو ہم نے اس کتاب کی اکثر جگہوں میں ذکر کیا ہے کیونکہ یہ اس مقام کی دلیل ہے پھر بندہ کا دل خدا کی محبت اور اُسکے نور اور اُسکے علم اور اُسکی معرفت سے بھر جاتا ہے پھر اس میں کچھ اور نہیں سما سکتا تو نہیں دیکھتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا جو اس آدمی کو دیکھنا چاہیئے جو ہمہ دل اللہ کو دوست رکھتا ہے وہ سالم مولیٰ ابو حذیفہ کو دیکھے اسکا ظاہر اسکے کاموں سے ملتا ہے اور باطن اللہ سے بھرا ہوا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ میں تجھے کہاں طلب کروں فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام میں کس گھر میں سما سکتا ہوں اور کون مکان مجھے اُٹھا سکتا ہے اگر تو میرا مکان معلوم کرنا چاہے تو دنیا کے تارک اور ورع کرنیوالے شرک سے بچنے والے کا دل ہے تارک وہ ہے جو تکلف سے دنیا کو چھوڑ دے پھر خدا اسپر احسان کرے اور وہ اسکو چھوڑ دیوے اسلئے کہ دل مر چکا ہے پھر پارسا ہو جاوے پھر خدا کے سوا کسی کی طرف التفات نہ کرے اگر کہا جاوے وہ کون احسان ہے جو اسپر خدا نے کیا وہ احسان یہ ہے کہ خدا نے اسکو ایک مرتبہ میں لزوم کی شرط پر کھڑا کیا جب اس نے شرط پوری کی اور اسکے سوا کوئی اور کام نہ کیا اور اس سے نہ ہٹا تو اس مرتبہ سے ملک جبروت کیطرف نقل کیا تاکہ وہاں کھڑا ہو پھر اس نے اسکو درست کیا اور اس کو جبروت کے زور سے روکا تاکہ خوار ہو گیا۔ پھر اس کو بادشاہ کی طرف نقل کیا تاکہ وہ اسکو صاف کرے پھر وہ عذودیں جو شہوات کا مبدأ تھیں گل گئیں پھر اسکو ملک جلال کی طرف نقل کیا پھر ادب دیا پھر اس کو ملک جمال کی طرف نقل کیا اور پاک کیا پھر ملک عظمت کی طرف نقل کیا پھر صاف کیا پھر ملک بہا کیطرف پھر عمدہ کیا پھر ملک بہجہ کی طرف پھر فراخ کیا۔ پھر ملک ہیبت کیطرف

المقالة التاسعة والستون

فربی ثم الی ملک الرحمة فرطب وقوی وشجع ثم الی ملک الفردیة فافرد فاللطف یغذیه والرأفة تجمعه وتشرفه والمحبة تقویه والشوق یدنیه والمشیة تؤدیه الیه والجواد العزیز یقلبه فیقربه ثم یدنیه ثم یمهله ثم یؤدبه ثم یناجیه ثم یبسطه بمنه ثم یقبض علیه فاین ما صار وفی کل مکان خال لربه دان فهو فی قبضته وامین من امنائه علی اسراره وما یؤدیه من ربه الی خلقه فاذا صار الی هذا المحل فقد انقطعت الصفات وانقطع الکلام والعبارات فهذا هو منتهی العقول والقلوب وغایة ما تبلغ حالات الاولیاء الیه وکونه وما وراء ذلک مختص بالانبیاء والرسل علیهم السلام لان نهایة الولی بدایة النبی علی الجمیع صلوات الله وتحیاته ورأفته ورحمته والفرق بین النبوة والولایة ان النبوة کلام ینفصل من الله تعالی ووحی معه روح من الله فیقضی الوحی ویختمه بالروح منه تعالی فهو کلامه فیقبله هذا هو الذی یلزم تصدیقه ومن رده فهو کافر لانه راد لکلام الله عزوجل واما الولایة فهی لمن تولی الله عزوجل حدیثه علی طریق الالهام فاوصله الیه فله الحدیث فینفصل ذلک الحدیث من الله علی لسان الحق معه السکینة فتتلقاه السکینة التی فی قلب المجذوب فیقبله ویسکن الیه فالکلام للانبیاء والحدیث للاولیاء فمن رد الکلام کفر لانه رد علی الله کلامه ووحیه ومن رد الحدیث لم یکفر بل یخیب ویصیر وبالا علیه ویبهت قلبه لانه رد علی الحق ما جاءت به محبة الله تعالی من علم الله فی نفسه فاورده الحق وجعله مؤدیا الی القلب لان الحدیث ما ظهر من علمه الذی برز فی وقت المشیئة فیصیر حدیثا فی النفس کالسر انما یقع ذلک الحدیث بمحبة من الله لهذا العبد فیمضی مع الحق الی قلبه فیقبله القلب بالسکینة

پھر اسکی تربیت کی پھر ملک رحمت کیطرف پھر تازہ کیا اور قوی کیا پھر ملک فردیت کیطرف پھر یگانہ کیا پھر لطف غذا دیتا ہے اسکو اور شفقت اسکو جمع کرتی ہے اور محبت اسکو قوت دیتی ہے اور شوق نزدیک کرتا ہے اور مشیت اسکو خدا کی طرف پہونچاتی ہے اور بخشنے والا غالب اسکو پھیرتا ہے پھر قریب کرتا ہے پھر نہایت نزدیک کرتا ہے پھر اسکو چھوڑتا ہے پھر ادب دیتا ہے پھر راز کہتا ہے پھر اسپر احسان سے فراخی کرتا ہے پھر اسپر تنگی کرتا ہے پھر وہ ہر مکان ہر حال میں خدا کا قریب ہے اُسکے قبضے میں اُسکے امینوں سے ایک امین اُسکے بھیدوں اور اُس چیز پر جس کو اپنے رب کیطرف سے مخلوق کو پہونچاتا ہے جب اس مکان کو پہونچگیا تو بشریت کی صفتیں دور ہو جاتی ہیں اور گفتگو منقطع ہو جاتی ہے یہ دلیوں کی اخیری حالت ہے اس سے اوپر کا درجہ نبیوں اور رسولوں علیہم السلام سے مختص ہے کیونکہ ولایت کا انجام نبوت کا ابتدا ہے سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور اسکے تحفے اور مہربانی اور نبوت و ولایت کے درمیان فرق یہ ہے کہ نبوت خدا کی کلام ہوتی ہے اور اسکے وحی جبرئیل کے ساتھ پھر جبرئیل وحی پہونچاتا ہے اس کلام کی تصدیق لازم ہے اور اسکا منکر کافر ہے کیونکہ اللہ پاک کی کلام کو رد کرتا ہے اور ولایت وہ اس شخص کے لئے ہے جسکی بات کا اللہ تعالیٰ الہام کے طور پر متولی ہوا ہے اور اُسکے دل میں ڈالی ہے پھر یہ الہام ہے پھر یہ الہام جدا ہوتا ہے اللہ کیطرف سے سچی زبان پر آرام کے ساتھ پھر اسکو مجذوب کے دل کا آرام پکڑ لیتا ہے اور وہ اسکو قبول کرتا ہے اور اسکی طرف آرام لیتا ہے پھر پیغمبروں کے کلام اور ولیوں کا الہام جس نے کلام کا انکار کیا کافر ہوا کیونکہ اس نے خدا کی کلام اور وحی کو رد کیا اور جس نے الہام کا انکار کیا وہ کافر نہیں ہے البتہ ناامید ہوتا ہے اور اسکا وبال اسپر پڑتا ہے اور اسکا دل حیران ہو جاتا ہے کیونکہ اس نے خدا کے الہام کا جو خدا اپنی دلی محبت سے اس کے دل میں ڈالا ہے انکار کیا کیونکہ الہام وہ ہے جو خدا کے علم سے مشیت کے وقت دل میں پڑے بھید کی مثل یہ الہام بسبب محبت الٰہی کے اسکے دل میں واقع ہوتا ہے اور دل باآرام اس کو قبول کرتا ہے۔

باب فیما یجب علی المبتدی فی هذه الطریقة اولاً وما یجب علیه من الادب مع الشیخ ثانیاً وما یجب علی الشیخ فی تادیب المرید فالذی یجب علی المبتدی فی هذه الطریقة الاعتقاد الصحیح الذی هو الاساس فیکون علی عقیدة السلف الصالح اهل السنة القدیمة سنة الانبیاء والمرسلین والصحابة والتابعین والاولیاء والصدیقین علی ما تقدم ذکره وشرحه فی اثناء الکتاب فعلیه بالتمسک بالکتاب والسنة والعمل بهما امراً ونهیاً اصلاً وفرعاً فیجعلهما جناحیه یطیر بهما فی الطریق الواصل الی الله عزوجل ثم الصدق ثم الاجتهاد حتی یجد الهدایة والارشاد الیه والدلیل والقائد ثم مونساً یونسه ومستراحاً یستریح الیه فی حالة اعیائه ونصبه وظلمته عند ثوران شهواته ولذاته وهناة نفسه وهواه المضل وطبعه المجبول علی التثبط والتوقف عن السیر فی الطریق قال الله عزوجل والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا وقال الحکیم من طلب وجد وجد فبالاعتقاد یحصل له علم الحقیقة وبالاجتهاد یتفق له سلوک الحقیقة ثم یجب علیه ان یخلص مع الله عزوجل عهداً بان لا یبرح قدماً فی طریقه الیه ولا یضیعها الا بالله ما لم یصل الی الله فلا ینصرف عن قصده بملامة ملیم ولا الصادق لا یرجع ولا یوجد کرامة فلا یقف معها ویرضی بها عن الله عزوجل عوضاً اذ هی حجابه عن ربه ما لم یصل الیه عزوجل فاذا حصل الوصول لا تضره الکرامات اذ هی من باب القدرة وثمرة الوصول اذ هی ما یضاف الی الحق عزوجل من القدرة فلا ینقض الشیء نفسه وکیف وقد یصیر هو حینئذ قدرة فی الارض وخرق عادة وکلامه حکمة بالغة من بعد جهل وعجمة وبلادة وقصور وحرکاته وسکناته وتصاریفه عبرة

باب اس طریق کے شروع کرنے والے پر پہلے کیا واجب ہے پھر مرید کا کس طرح ادب کرے اور اُستاد مرید کا کیسے اس طریق کے شروع کرنے والے پر پہلے اعتقاد کا درست کرنا جو بنیاد ہے واجب ہے وہ یہ کہ نبیوں اور رسولوں اور صحابہ اور تابعین اور ولیوں اور صدیقوں کے عقیدے پر رہے جسکی تفصیل کتاب میں گذری قران اور حدیث کے ساتھ تمسک کرے اور اُن دونوں کے اوامر اور نواہی اور اصول اور فروع پر عمل کرے ان دونوں کو اللہ تعالیٰ تک اُڑنے کے لئے دو بازو سمجھے پھر راستی سے کام لے اور کوشش کرے تاکہ راہ پاتا ہے اور دلیل اور ہانکنے والا جو اسکو حق کیطرف ہانکتا ہے پھر مونس جو اس سے الفت کرے اور جائے آرام جس میں آرام کرے ماندگی اور تاریکی کی حالت میں شہوت اور لذت اور نفس کی بدی اور آرزو بہکانیوالی اور طبع جسکی جبلت ہی میں سستی اور خدا کی راستی میں توقف کرنا ہے سورش کے وقت اللہ عزوجل نے فرمایا جو ہمارے راہوں میں کوشش کرتے ہیں ہم انکو اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں حکیم نے کہا جس نے جستجو کی پالیا اعتقاد کرنے سے علم حقیقت حاصل ہوتا ہے اور اجتہاد سے حقیقت کے راہ میں چلتا پھر اللہ سے عہد کرے کہ اللہ کی راستی سے ایک قدم نہ ہٹوں گا اور اس کو نہ کھوؤنگا مگر اسی کی اطاعت میں جب تک اس تک نہ پہونچوں گا کسیکی ملامت سے اپنا قصد نہ چھوڑے کیونکہ صادق نہیں رجوع کرتا اور نہ کرامت کے ساتھ کہ اس کو اپنے کام کا عوض سمجھکر خوش ہو بیٹھے کیونکہ یہ اللہ کے درمیان پردہ ہے جب تک مقصود تک نہ پہونچے جب پہونچگیا اب کرامتیں مضر نہیں کیونکہ یہ خدا کی قدرت ہے اور اس تک پہونچنے کا نتیجہ ہیں پھر کوئی چیز اپنے نفس کو نہیں توڑتی کیسے اور وہ تو زمین میں قدرت الٰہی اور خرق عادت ہے اور اسکی کلام حکمت کاملہ ہے جہالت اور گنگ اور بلادت اور بے سمجھی اور حرکتوں اور سکنات اور تصرفوں کے پیچھے عبرت ہے

لمن اعتبرها وافعال الله تجري فيه وعليه مما يبهر
العقول ثم قد يؤمر حينئذ بطلب الكرامة ويجبر
عليه ويحقق عنده ان دماره وهلاكه في ترك الطلب
ومخالفة هذا الامر وثباته وبقائه وعبادته وقربته
ومرضاة ربه ودنوه منه وزيادة محبة ربه له في
طلبها وامتثال امره فيها فكيف تضره الكرامة
حينئذ ان تكون ذلك بينه وبين ربه عز وجل
لا يظهره لاحد من العوام الا ان يغلب عليه ظهوره
لان من شرط الولاية كتمان الكرامات ومن شرط النبوة
والرسالة اظهار المعجزات ليقع بذلك الفرق بين النبوة
والولاية ولا ينبغي له ان يعرج في اوطان المقصرين ولا
يخالط المقصرين والبطالين ابناء جيل قد تولى
الاعمال والتكاليف المدعين للاسلام والديانات
الذين قال الله عز وجل في حقهم يا ايها الذين امنوا
لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله ان تقولوا
ما لا تفعلون وقال في اخرها اتامرون الناس بالبر
وتنسون انفسكم وانتم تتلون الكتاب افلا تعقلون
وينبغي له ان لا يحرص ببذل الميسور بل يبخل بالموجود
خوفا ان لا ينال مثله للافطار والسحور فيقع في نفسه
وقلبه علما بان الله لم يخلق وليا له في سالف الدهر
بخيلا ببذل الميسور وينبغي له ان يرضى بالذل الدائم
وحرمان النصيب والجوع الدائم والخمول وذم الناس
له وتقديم اضرابه واشكاله واقرانه عليه في الاعطاء
والعطاء والتقريب عند الشيوخ ومجالس العلماء فيجوع
هو والجماعة يشبعون والكل اعزاء وتصيبه الذل
ويعز الجميع فيكون يستحسن لنفسه الذل ويجعله نصيبه
ومن لم يرض بهذا ويوطن نفسه عليه فلا يكاد ان
يفتح عليه ويجيئ منه شيء فانجام الكل بالفلاح منها
ذكرنا وينبغي له ان لا يستنظر من الله مطلوبا سوى المغفرة

عبرت پکڑنے والے کے لئے اللہ کے افعال اسمیں اور اسپر
جاری ہوتے ہیں وہ جنمیں عقل حیران رہجاتی ہے پھر کبھی کرامت
کے طلب کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور مجبور کیا جاتا ہے اور معلوم کرتا ہے
کہ میری ہلاکت طلب نہ کرنے میں ہے اور اس امر کی مخالفت میں
اور ثابت رہنا اور باقی رہنا اور عبادت اور نزدیکی اور اللہ کی
خوشی اور اسکی زیادہ محبت اسکی طلب میں اور خدا کی فرمانبرداری
اس میں ہے پھر اب کرامت اسکو کیسے مضر ہوگی لیکن یہ طلب اسکے
اور اللہ کے درمیان بھید ہوتا ہے ظاہر نہیں کرسکتا مگر یہ کہ اسکا
ظاہر کرنا ضروری ہو کیونکہ ولایت کی شرط کرامت کا چھپانا ہے
اور نبوت اور رسالت کی شرط معجزات کا ظاہر کرنا تاکہ ولایت
اور نبوت میں فرق ہو اور [illegible] مقصور کرنا
لائق نہیں اور قصور کرنے والوں بیہودہ گوؤں اعمال کے
دشمنوں صرف اسلام کے مدعیوں کے پاس بیٹھے جنکے حق
میں اللہ تعالے فرماتا ہے اے ایمان والو کیوں کہتے ہو جو نہ کرو
اللہ کے نزدیک بڑے غضب کی بات ہے کہ کہو جو نہ کرو اور
دوسری جگہ فرمایا کہ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنی
جانوں کو بھلاتے ہو اور حالانکہ کتاب پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے
نہیں اور مبتدی کو لائق ہے کہ بخل نہ کرے اسلئے کہ افطار اور سحور
کے لئے شاید اس جیسی چیز پھر نہ ملے حالانکہ یقینا جانتا ہے
اللہ تعالے نے زمان گذشتہ میں کوئی ولی بخیل نہیں
بنایا اور ہمیشہ ذلت اور محرومی اور بھوک اور گمنامی اور اپنی
مذمت پر خوش رہے اور اپنے ہم جنسوں کے استادوں کے
اپنے سے بڑھ کر عزت کرے آپ بھوکا رہے اور انکو
رجاوے سب باعزت ہوں اور اسکا حصہ ذلت اور
سب کو عزت دیوے اور اپنے پے ذلت پسند کرے
جس کو یہ بات پسند نہ ہو تو اسپر اپنے اسرار نہیں
کھلتے ہیں اسمیں ہے جو ہم نے بیان کیا
اور ... سے پہلے گناہوں کی بخشش
مانگے اور آئندہ گناہوں سے بچنا

لما سلف من الذنوب والعصمة فيما يأتي من الدهر
والتوفيق لما يحبه من الطاعات ويوصله إليه
من الأوراد ... والقربات
والتحبب إلى ... الأولياء والأبدال إذ ذاك
سبب لدخوله في زمرة الأحباب ذوي العقول والألباب
الذين تخلوا من حب الأرباب وانقطعوا عن الغير إلى الأرباب
فصفت حينئذ القلوب والضمائر والنيات فمن الذي
ذكرته يتصف المريد ما لم يخرج قلبه عن حب الطلبات
والمآرب ويترقى عن غير ما ذكرناه من الحاجات والمرادات
لا يكون مريدا ... مستحقا

فصل في آداب المريد مع الشيخ

فالواجب عليه ترك مخالفة شيخه في الظاهر
وترك الاعتراض عليه في الباطن فصاحب العصيان
بظاهره تارك لأدبه وصاحب الاعتراض بسره
متعرض لعطبه بل يكون خصما على نفسه لشيخه أبدا
يكف نفسه ويزجرها عن مخالفته ظاهرا وباطنا
ويكثر قراءة قوله عز وجل ربنا اغفر لنا ولإخواننا
الذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين
آمنوا ربنا إنك رؤوف رحيم وإذا ظهر له من الشيخ
ما يكره في الشرع يستخبر عن ذلك بضرب المثل
والإشارة ولا يصرح به لئلا ينفر به عليه وإن
رأى فيه عيبا من العيوب ستره عليه ويعود
بالتهمة على نفسه ويتأول للشيخ في الشرع فإن
لم يجد له عذرا في الشرع استغفر للشيخ ودعاه
بالتوفيق والعلم والتيقظ والعصمة والحماية ولا يعتقد
فيه العصمة ولا يخبر أحدا به وإذا رجع إليه يوما آخر
أو ساعة أخرى يعتقد أن ذلك قد زال وأن الشيخ
قد نقل منه إلى ما هو أعلى رتبة ولم نقف عليه وإنما
كان ذلك غفلة وهكذا فصلا بين الحالين لأن
لكل حالين فصلا ورجوعا إلى رخص الشرع وأبكاما

اور ان طاعتوں کی توفیق جن پر وہ خوش ہے اور
جو اس تک پہونچاتے ہیں پھر ہر حالت میں خوش رہنا
اور اولیا اور ابدال سے محبت اس کے سوا اور کچھ
نہ مانگے کیونکہ یہ انکے داخل ہونے کا سبب ہے جنہوں
نے خدا سے سمجھ لیا اور عقلوں اور آرزوؤں کے واقف
ہیں پھر اسوقت اونکی نیتیں صاف ہو جاویں گی یہ مرید
کی صفت ہے جب تک مرید اپنا دل ان مطلبوں سے
صاف نہ کرلے اور ان حاجتوں کو نہ چھوڑے جن کو
ہم نے بیان کیا وہ کامل مرید نہیں ہوتا۔

فصل مرید کے آداب استاد کے ساتھ

واجب ہے ترک کرنی شیخ کی مخالفت ظاہر میں اور اسپر
اعتراض کرنا باطن میں پھر ظاہر گنہگار وہ ہے جو ان کا
ادب نہیں کرتا اور دل میں اعتراض کرنیوالا وہ ہے جو اسکی
لغزش کا خواہاں ہے بلکہ اسکی طرف سے اپنے نفس سے
جھگڑتا رہے ظاہر اور باطن میں نفس کو اسکی مخالفت سے
روکے اور یہ اللہ کا قول بہت پڑھے اے اللہ بخش ہمکو
اور ہمارے اُن مومن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے تھے۔
اور ہمارے دل میں مومنوں کا کینہ نہ رکھ تو شفیق مہربان ہے
اور جب اوستاد کی کوئی بات شرع کے مخالف معلوم کرے تو
اُس کو اشارۃً معلوم کرا دے اور تصریح نہ کرے تا کہ وہ اس سے
متنفر نہ ہو جاوے اور اگر اسمیں کوئی عیب دیکھے تو چھپاوے
اور اپنے نفس کو تہمت لگاوے اور استاد کے واسطے تاویل کرے
اگر تاویل کی جگہ نہ ہو تو اسکے لئے بخشش مانگے اور توفیق اور
علم اور بیداری اور نگہبانی اور حمایت کی دعا مانگے اور اسکے
حق میں عصمت کا اعتقاد نہ کرے اور کسی کو اس سے خبردار نہ کرے اور
پھر جب کبھی اسکے پاس جاوے تو یہ سمجھے کہ وہ عیب اب اسمیں
نہیں ہے اور شیخ نے اس کام کو چھوڑ کر عمدہ نیکی کی ہوگی اور اسپر
ثابت نہیں رہا اور یہ تو چوک تھی جو دو حالتوں میں ایک
وقت ہے جسمیں شرع کی رخصتوں اور مباحوں

وترك العزيمة والأشق كالدهليز بين الدارين و
المنزلة بين المنزلتين انتهاء للحالة الأولى دقيامًا على
عتبة الحالة الثانية وانتقالًا من ولاية إلى أخرى وخلع
خلعة ولاية ولبس خلعة ولاية أخرى التي هي الأعلى
والأشرف لأنه كل يوم في مزيد قرب من الله عز وجل
وإذا أغضب الشيخ وعبس في وجهه أو ظهر منه نوع
إعراض عنه لم ينقطع عنه بل يفتش باطنه وما جرى
منه من سوء الأدب في حق الشيخ أو التفريط فيما يعود إلى
أمر الله عز وجل من ترك امتثال الأمر وارتكاب النهي
فليستغفر ربه عز وجل وليتب إليه ويعزم على ترك
المعاودة إليه ثم يعتذر إلى الشيخ ويتذلل له ويتملقه
ويتحبب إليه بترك المخالفة في المستقبل ويديم على الموافقة
له ويواظب عليها فيجعله وسيلة وواسطة بينه وبين
ربه عز وجل وطريقًا وسببًا يتوصل به إليه كمن يريد
الدخول على ملك ولا معرفة له به فإنه لابد له من
أن يصادف حاجبًا من حجابه أو واحدًا من حواشيه
وخواصه ليبصره بسياسة الملك ودأبه وعاداته
ويعلمه الأدب بين يديه والمخاطبة له وما يصلح له
من الهدايا والطرائف مما ليس مثلها في خزائنه
ومما يؤثر الاستكثار فليأت البيت من بابه ولا
يتسلق من ورائه من غير بابه فيلام ويهان و
لا يبلغ الغرض من الملك ولا المقصود منه ولكل
داخل دهشة لابد له من تذكير ومنة فيأخذ
بيده فيقعده موضع مثله أو يشير إليه بذلك
لئلا تتطرق إليه المهانة ولا يشار إليه بسوء الأدب
والحماقة وليتحقق بأن الله عز وجل أجرى العادة
بأن يكون في الأرض شيخ ومريد صاحب ومصحوب
تابع ومتبوع من لدن آدم إلى أن تقوم الساعة
ألا ترى إلى آدم عليه السلام لما خلقه الله تعالى

اور ترک عزیمت پر عمل ہوجاتا ہے دو گھروں کے درمیان
ایک دہلیز کی طرح دو منزلوں میں ایک منزل کی طرح پہلی حالت
ختم ہوتی ہے اور دوسری حالت کی دہلیز پر قیام ہوتا ہے
اور ایک ولایت سے دوسری کیطرف انتقال ہوتا ہے اور ایک
ولایت کو اُتارا جاتا ہے اور دوسری کو پہنایا جاتا ہے جو پہلے
ہی اشرف ہے کیونکہ وہ ہر دن اللہ کے زیادہ قریب ہوتے
ہیں اور جس دن اُستاد کے چہرہ میں غضب معلوم کرے
یا اُستاد کچھ اعراض کرے اُس سے جدا نہ ہووے بلکہ سوچے کہ
مجھسے اُستاد کے حق میں کیا قصور ہوا یا میں نے اللہ کے کس امر
کی اطاعت نہ کی اور کس نہی سے نہ رُکا پھر اللہ سے معافی چاہے
اور توبہ کرے اور وہ کام نہ کرنیکا پکا قصد کرے پھر شیخ سے عذر
کرے اور عاجزی کرے اور چاپلوسی کرے اور دوستی جتاوے کہ
میں اب یہ کام نہ کرونگا اور ہمیشہ آپ کی مخالفت نہ کرونگا پھر اسکو
اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ اور طریقہ اور سبب سمجھے۔
جسکے ساتھ اس تک پہونچیگا اُس شخص کی طرح جو بادشاہ کے پاس
جانا چاہتا ہے اور کوئی پہچان نہیں ہے پھر وہ ضرور کچہری کے کسی
چوکیدار یا سررشتہ دار کو ملیگا تاکہ اُس سے بادشاہ کی سیاست اور
عادات معلوم کرے اور بادشاہ کے پاس اور اس سے بات
کرنیکا سلیقہ سیکھے اور پوچھیگا کہ وہ کونسی کمیاب چیز ہے جو
اسکے خزانہ میں نہیں ہے اور جس کو وہ پسند کرتا ہے گھر میں دروازہ
سے ہی داخل ہوسکتا ہے اور دروازہ کے سوا داخل نہیں ہوسکتا
پھر ملامت کیا جاویگا اور بیعزت کیا جاویگا اور اپنی غرض کو نہ پہونچیگا
اور ہر داخل ہونیوالا ڈرنیوالا ہے اور اسکے لئے ایسا آدمی ہونا ضروری ہے
جو اسکا ہاتھ پکڑکر اسکو اسکی مثل کی جگہ میں بٹھاوے یا اسکی طرف
اشارہ کرے تاکہ ذلیل نہ ہو اور بےادبی کا اسکی طرف اشارہ کیجے
اور جان لے کہ اللہ کی یہی عادت جاری ہے کہ زمین میں
ایک اُستاد ہے اور ایک شاگرد ایک صاحب اور ایک
مصحوب ایک مرید ہے ایک پیر آدم سے قیامت تک
تو نہیں دیکھتا آدم علیہ السلام کی طرف جب اسکو پیدا کیا

عَلَّمَهُ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا فَافْتَتَحَ الْأَمْرَ بِهِ فَجَعَلَهُ كَالتِّلْمِيذِ مَعَ
الْأُسْتَاذِ وَالْمُرِيْدِ مَعَ الشَّيْخِ وَقَالَ لَهُ يَا آدَمُ هٰذَا فَرَسٌ
وَهٰذَا بَغْلٌ وَهٰذَا حِمَارٌ حَتّٰى عَلَّمَهُ قَصْعَةً وَقُصَيْعَةً
ثُمَّ لَمَّا فَرَغَ مِنْ تَعْلِيْمِهِ وَتَهْذِيْبِهِ جَعَلَهُ أُسْتَاذًا
مُعَلِّمًا شَيْخًا حَكِيْمًا وَكَسَاهُ بِأَنْوَاعِ الْحُلَلِ وَالْحُلِيِّ
وَتَوَّجَهُ وَمَنْطَقَهُ وَأَجْلَسَهُ عَلٰى كُرْسِيٍّ فِي الْجَنَّةِ وَ
أَقَامَ الْمَلٰئِكَةَ حَوْلَهُ صُفُوْفًا فَقَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَا
ئِهِمْ بَعْدَ أَنْ ظَهَرَ عَجْزُهُمْ وَعَدَمُ عِلْمِهِمْ بِذٰلِكَ وَ
قَوْلِهِمْ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا فَصَارَتِ
الْمَلٰئِكَةُ تَلَامِذَةً لِآدَمَ وَآدَمُ شَيْخَهُمْ فَأَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَاءِ
الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا عَلٰى مَا شَهِدَ بِهِ الْقُرْآنُ فَظَهَرَ فَضْلُهُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ فَصَارَ أَفْضَلَهُمْ وَأَشْرَفَهُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَهُمْ فَصَارَ مَتْبُوْعَهُمْ وَهُمْ
تَابِعُوْنَ مُقْتَدُوْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا جَرٰى
مَا جَرٰى مِنْ أَكْلِ الشَّجَرَةِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْجَنَّةِ وَ
الْاِنْتِقَالِ إِلٰى حَالَةٍ أُخْرٰى وَمَنْزِلٍ غَيْرِهِ الَّذِيْ
لَمْ يَعْهَدْ عِلْمَهُ وَلَمْ يَسْتَوْطِنْهُ بَعْدُ وَلَا جَرٰى ذٰلِكَ
فِيْ خَلَدِهِ وَلَا ظَنَّ أَنَّهُ سَيُسَارُ بِهِ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَصَلَ
إِلَى الْمَنْزِلِ وَجَالَ فِي الْأَرْضِ اسْتَوْحَشَ مِنْهَا
وَرَأٰى فِيْهَا مَا لَمْ يَكُنْ رَاٰهُ مِنْ قَبْلُ فَأَلْقٰى عَلَيْهِ
الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَالْحُرْقَةُ وَالْقَبْضُ مَا لَمْ يَعْهَدْهُ
مِنْ قَبْلُ احْتَاجَ إِلٰى مُعَلِّمٍ وَمُرْشِدٍ وَأُسْتَاذٍ وَ
دَلِيْلٍ وَمُؤَدِّبٍ وَمُنَبِّهٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى
جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَآنَسَهُ وَعَرَّفَهُ مَا أَشْكَلَ
عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ الْمَنْزِلِ وَأَعْطَاهُ الْحِنْطَةَ فَأَمَرَهُ فَبَذَرَ
ثُمَّ أَمَرَهُ فَحَصَدَهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَذَرَاهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَطَحَنَهَا
وَهَيَّأَ لَهُ أَسْبَابَهَا ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْخَبْزِ فَخَبَزَ ثُمَّ أَمَرَهُ
بِالْأَكْلِ فَأَكَلَ ثُمَّ لَمَّا طَلَبَ الطَّعَامُ الْخُرُوْجَ مِنَ
الْمَعِدَةِ تَحَيَّرَ لَمَّا لَمْ يَعْلَمْ بِالصُّنْعِ احْتَاجَ إِلَى الْمُعَلِّمِ

اس کو سب نام سکھائے اور اسکے ساتھ کام شروع کیا اور کیا اسکو جیسے
شاگرد اوستاد کے سامنے اور مرید پیر کے سامنے اور فرمایا اے آدم یہ
گھوڑا ہے اور یہ خچر یہ گدہا ہے تاکہ پیالہ اور پیالی تک بتایا جب
اس کو سکھا لیا تو اسکو اوستاد معلم شیخ حکیم بنایا اور گوناگون کے
لباس اور زیور پہنائے اور اسکی زبان گویا کی اور اسکو جنت
کی کرسی پر بٹھایا اور اسکے گرداگرد فرشتے کھڑے کئے اور فرمایا اے
آدم ان کو ان چیزوں کے نام بتا اس پیچھے کہ انکی عاجزی اور
بےعلمی ظاہر ہوئی اس پیچھے کہ وہ بولے تو پاک ہے ہم کچھ نہیں
جانتے مگر جتنا تو نے سکھایا پھر فرشتے آدم علیہ السلام کے شاگرد
بنے اور آدم انکا اوستاد اور آدم نے انکو سب چیزوں کے
نام بتائے جس پر قرآن شاہد ہے پھر آدم کی فضیلت انپر ظاہر ہوئی
اور آن سے خدا کے نزدیک اور ان کے نزدیک اشرف ہوا پھر وہ
انکا اوستاد ہوا اور وے اسکے شاگرد انپر خدا کی رحمتیں ہوں
پھر جب درخت کھایا اور جنت سے نکلے اور ایک حالت سے
دوسری حالت کیطرف انتقال ہوا جسکا آپ کو علم نہ تھا اور نہ اسمیں
آپ کبھی رہے تھے اور نہ آپ کے دل میں اسکا کبھی خیال گذرا
تھا اور نہ یہ گمان تھا کہ مجھکو اسکیطرف روانہ کیا جاویگا پھر جب
اسمیں پہونچے اور اس زمین میں پھرے تو اس سے ڈرے اور اسمیں
وہ اشیاء دیکھیں جو پیشتر نہ دیکھی تھیں اور وہ بھوک اور پیاس اور
سوزش اور قبض جو اس سے پہلے نہ تھے دیکھے تو معلم اور مرشد
اور اوستاد اور رہبر اور ادب دہندہ اور خبر دینے والے
کے محتاج ہوئے پھر اللہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا
پھر انہوں نے الفت دلائی اور جو بات مشکل تھی وہ سکھائی
گھر کے کاموں سے واقف کیا۔ گیہوں دے کر فرمایا
اسکو بیج پھر کاٹو پھر صاف کرو پھر فرمایا پیسو اور تمام اسباب
مہیا کر دئے پھر فرمایا پکاؤ پھر پکایا پھر کھایا پھر جب
پاخانے کی حاجت ہوئی تو گھبرائے اور
نہ جانا کہ کیا کریں تو یہاں بھی معلم
کے محتاج ہوئے

فعلمه كيف يتغوط وكيف يتطهر وكيف يعبد الله تعالى
في المنزل وعلمه كيف يتوصل الى بياض جسده
الذي قد حال لونه من البياض والاشراق
الى السواد والظلمة فامره بصيام ايام البيض
من الشهر ثالث عشر ورابع عشر وخامس عشر
فعاد لونه الى البياض وعلمه غير ذلك من العلوم
والآداب فصار آدم عليه السلام تلميذا لجبرئيل
عليه السلام استاذه وشيخه بعد ان كان آدم
شيخه والملائكة اجمع ومتبوعهم واعلمهم
كل ذلك لتغير الحال به والانتقال من منزل
الى آخر ثم هلم جرا تعلم شيث ابن آدم من
ابيه آدم عليه السلام ثم اولاده منه وكذلك
نوح النبي ع علم اولاده وابراهيم عليه السلام
علم اولاده قال الله تعالى ووصى بها ابراهيم
بنيه ويعقوب اي امرهم وعلمهم وكذلك
موسى وهرون ع علما اولادهما وبني اسرائيل
وعيسى ع علم الحواريين ثم ان جبرئيل ع علم
نبينا صلى الله عليه وسلم الوضوء والصلوة و
وصاه بالسواك وهو قوله صلى الله عليه وسلم
وصاني بالسواك وقوله صلى الله عليه وسلم وصاني
جبرائيل بالسواك حتى كاد ان يدردني وصلى بي
جبرئيل عليه السلام عند البيت مرتين فصلى
بي الظهر حين زالت الشمس الحديث الى آخره وقد
تقدم ذكره ثم تعلمت الصحابة منه صلى الله عليه
وسلم ثم التابعون منهم على الجميع السلام ثم تابعوا التابعين
منهم قرنا بعد قرن وعصرا بعد عصر فما من نبي
الا وله صاحب يقتدي به ثم يخلفه مكانه و
يقوم مقامه كموسى بن عمران وغلامه وابن
اخيه يوشع ابن نون عليهم السلام والحواريين

پھر اس نے پاخانے کی کیفیت سکھائی اور استنجا کرنے
اور گھر میں خدا کی عبادت کرنے کی اور ان کو بدن سفید
کرنے کی جو سفیدی سے سیاہ ہوگیا تھا وجہ بتائی اور فرمایا
کہ ہر مہینہ کی تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں تاریخ روزہ
رکھو پھر وہ سفید ہوگیا اور اسکو بہت سے علوم اور آداب
جن کی انکو ضرورت تھی سکھائے حضرت آدم علیہ السلام
شاگرد ہوئے اور جبریل علیہ السلام اوستاد اس پیچھے
کہ آدم جبریل اور سب فرشتوں کا اوستاد تھا۔ یہ
اس لئے کہ وہ حالت نہ رہی اور ایک منزل سے دوسری
منزل میں انتقال کیا آدمؑ کے بیٹے شیث نے اپنے باپ
آدم علیہ السلام سے تعلیم پائی اور اسکی اولاد نے اس
سے اسی طرح نوحؑ نے اپنی اولاد کو سکھایا اور ابراہیم
علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور
توحید کی وصیت کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو
اور یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اور اسی طرح موسیٰ
نے اور ہارون علیہ السلام نے اپنی اولاد اور بنی اسرائیل
کو سکھایا اور عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو سکھایا پھر جبریل
علیہ السلام نے ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو
اور نماز کی تعلیم دی اور مسواک کی وصیت کی سو وہ جیسے آپ
نے فرمایا کہ اس نے مجھے مسواک کی وصیت کی اور فرمایا مجھے
جبریل نے مسواک کی وصیت کی تا کہ قریب ہوا کہ مجھے
ہدایت کرڈالے اور کعبہ کے پاس جبریل علیہ السلام نے
دو دفعہ مجھے نماز پڑھائی پھر ظہر کی نماز پڑھائی زوال کے
وقت آخر حدیث تک اور یہ بیان ہوچکا پھر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سیکھا پھر ان سے تابعین نے
ان سب پر خدا کا سلام پھر ان سے تبع تابعین نے علی ہذا القیاس
اور کوئی ایسا نبی نہیں ہے جسکا کوئی صاحب نہ ہو جو اسکے راہ
پر چلے اور اسکا خلیفہ اور قائم مقام بنے جیسے موسیٰ بن
عمران کا خلیفہ اسکا غلام اور اسکا بھتیجا یوشع بن نون ان پر خدا کا سلام اور عیسیٰ کے

مع عیسٰی ع وأبي بكر وعمر رض مع النبي صلى الله
عليه وسلم وكذلك عثمان وعلي رض وسائر الصحابة
وما زالت الأولياء والصديقون والأبدال كذلك من
بين أستاذ وتلميذ كالحسن البصري وتلميذه عتبة
الغلام وسري السقطي وغلامه وابن أخته أبي
القاسم الجنيد وغيرهم مما يطول شرحه فا
لمشائخ هم الطريق إلى الله عز وجل من شيخ على
ما بينا إلا على الندور والشذوذ فيجوز أن يصطفي
الله عبدا من عباده فيتولى تربيته وحراسته عن
الشيطان وصفات النفس والهوى كإبراهيم النبي
صلى الله عليه وسلم ونبينا محمد صلى الله عليه وسلم وأويس
القرني من الأولياء وغيرهم فلا ينكر إلا أنا بينا
ما هو الأغلب والأكثر والأسلم والأحسن فلا ينبغي له
أن ينقطع عن الشيخ حتى يستغني عنه بالوصول
إلى ربه عز وجل فيتولى تبارك وتعالى تربيته و
تهذيبه ويعرفه على معاني أشياء خفيت على الشيخ
ويستعمله بما يشاء من الأعمال ويأمره وينهاه ويبسطه
ويقبضه ويغنيه ويفقره ويلقنه ويطلعه على
أقسامه وما سيئول أمره إليه فيستغني بربه عن
غيره بل لا يتفرغ لغيره ولا يسعه إلا مراعاة الأدب
لربه ومحافظة خدمته وحرمته وتوقيره فحينئذ
ينقطع عن الشيخ قطعا وربما حرم عليه المرور إلى
الشيخ إلا عن صريح وخبر بين إلا ما يتفق مجيء
الشيخ إليه أو الملاقاة له في طريق أو جامع قدرا
ولا يكون قصدا كل ذلك حفظ الحال واستغناء بالرب
وغيرة على الحال وملازمة لها وخيفة من الزلة
المفارقة لها والعقوبة بذلك وذلك أن الحكم يجمع
المريد والشيخ ويسعهما والأحوال تفرق بينهما
لا تفاقه والقدر صنيعه فعل الرب عز وجل

عیسے علیہ السلام کے ساتھ اور حضرت ابوبکر رض اور عمر رض رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اسی طرح عثمانؓ اور علیؓ اور باقی صحابہ
اور سب اولیاء اور صدیق اور ابدال اسی طرح شاگرد واستاد
چلے آئے جیسے حسن بصری اور اسکا شاگرد عتبہ بن غلام اور سری
السقطی اور اسکا غلام اور اسکا بھتیجا ابی القاسم جنید وغیرہ
جنکے بیان سے طول ہوتا ہے پھر اوستاد ہی خدا کا راہ بتانیوالے
ہیں اور اسکا دروازہ جس سے اسپر داخل ہوسکتے ہیں پھر خدا کے
مرید کے لئے شیخ کا ہونا ضروری ہے مگر نادر ہوسکتا ہے کہ
اللہ تعالی ایک آدمی کو برگزیدہ کرکے آپ اسکی تربیت اور حراست
کا شیطان اور نفس اور ہوئی سے متولی ہوجاوے جیسے ابراہیم پیغمبر انپر
خدا کا سلام اور ہمارے پیغمبر انپر خدا کی رحمتیں اور سلام اور اولیا سے
اویس قرنی وغیرہم پس بات کا انکار نہ کیا جاوے اور ہم نے جو بیان کیا
وہ اکثر ہے زیادہ سلامت اور بہت عمدہ ہے پس اسکو شیخ سے جدا
ہونا لائق نہیں جبتک بے پرواہ نہ ہو خدا تک پہونچنے کیوجہ سے
پھر اللہ تعالی اسکی تربیت اور تہذیب کا متولی ہوجاوے اور اسکو
ان معنوں کا واقف کرے جو شیخ پر مخفی ہیں اور اس سے جو کام
چاہے کرلئے اور حکم کرے اور منع کرے فراخ کرے اور تنگ کرے
غنی کرے اور فقیر کرے تلقین کرے اور اسکو اسکے اقسام پر
مطلع کرے اور مطلع کرے اسکو اسکے انجام پر پھر خدا کے سوا
کسیکی پرواہ نہ رکھے بلکہ غیر سے مشغول نہ ہو اور اسکے دل
میں خدا کے ادب اور خدمت اور حرمت اور توقیر کے سوا کوئی
بات نہ سماوے پھر اس وقت شیخ سے جدا کیا جاویگا اور بسا اوقات
شاگرد پر اوستاد کے پاس جانا حرام ہوجاتا ہے صریح حکم کے ساتھ ہاں
اتفاقاً شیخ اسکے پاس آجاوے یا اتفاقیہ راستہ میں ملجاوے یا جامع مسجد
میں قصداً یا ملنا نہ ہو یہ سب حالت کی حفاظت اور خدا ہی پر
کفایت کے واسطے پھسلنے کے خوف اور اسپر عذاب ہونیکے
ڈر سے اسلئے کہ حکم مرید شیخ کو جمع کرتا ہے اور ان دونوں
پر برابر ہے اور حالتیں جدا ہیں اس لئے کہ وہ تقدیری
ہیں اور تقدیر مخفی ہے اور یہ خدا کا فعل ہے اور اللہ

والله تعالى في كل يوم هو في شأن في تقديم وتأخير
وتبديل وتغيير وولاية وعزل واغناء وافقار
واعزاز واذلال يسوق المقادير الى المواقيت لا يدرك
ذلك ولا ينضبط لاحد من الخلق ليل مظلم وبحر
لجي وبر شاسع لا يحيط بشيء من ذلك الا الله عز
وجل ومن يطلعه الله تعالى عليه من رسله و
انبيائه وخواص اوليائه فالاثنان من الاولياء
لا يتفقان في طريق بعد دخولهم في الحالات التي هي
القدر والفعل فما يصنع المريد بالشيخ وطريقهما
مختلفة فالشيخ يسير به الى جهة والمريد الى اخرى
فقد خولف بين ظهورهما ووجوههما فانى لهما و
الصحبة والاجتماع والالتقاء ويبعد ذلك جدا فان
اتفق فهو نادر شاذ لا التفات اليه ولا معول اليه
اذ الاغلب ما قد انكشف وظهر ورويات فصلوات
الله على الشيخ وعلى المريد الصادق الذي اذا بلغ
به الى حالة استغنى فيها بربه تبارك وتعالى عن
الشيخ الا في الوقت ومن آداب المريد ان لا يتكلم بين يدي
شيخه الا في حالة الضرورة وان لا يظهر شيئا من
مناقب نفسه بين يديه ولا ينبغي له ان يبسط سجادته
بين يدي الشيخ الا في وقت اداء الصلوات فاذا فرغ
من صلوته طوى سجادته في الحال ويكون متهيئا لخدمة
شيخه ومن هو قاعد على بساطه مبسوطا مستوطنا
مسترعا لا كلفة عليه لغيره وهو حالة الشيوخ
لا حالة المريدين ويجتهد في اجتناب بسط سجادته
وفوق سجادة من هو فوقه في الرتبة وادناء سجادته
من سجادته الا بامره فان ذلك عندهم سوء الادب
وينبغي للمريد اذا جرت مسئلة بين يدي الشيخ ان
يسكت وان كان عنده فضل واشباع جواب فيها
بل ينتظر ما يفتح الله على لسان شيخه فيقبله

اور اللہ تعالی ہر دن کام میں ہے آگے کرنے میں اور پیچھے کرنے میں
اور بتدیل میں اور تغیر اور ولایت میں اور معزول کرنے میں اور غنی
کرنے میں اور فقیر کرنے میں اور عزت دینے میں اور ذلیل کرنیمیں
تقدیروں کو ان کے وقتوں میں جاری کرتا ہے یہ بات
مخلوق سے کسیکو معلوم نہیں یہ اندھیری رات ہے اور گہرا
دریا اور فراخ جنگل ان کو خدا ہی جانے یا وہ شخص
جس کو خدا مطلع کرے رسولوں اور پیغمبروں اور خواص
ولیوں سے پھر دو ولی ایک راستہ میں جمع نہیں ہوتے
حالتوں میں داخل ہونے کے پیچھے جو قدر اور فعل میں پھر
مرید کیا کرے انکی راہ تو جدا جدا ہے شیخ ایک طرف چلتا ہے
اور مرید دوسری طرف ان کی پیٹھوں اور مونہوں کے درمیان
مخالفت ہے پھر صحبت اور اجتماع کہاں سے حاصل ہو اگر
اتفاق ہو جاوے تو یہ نادر ہے اسکا اعتبار نہیں کیونکہ اکثر
وہی بات ہے جو بیان کی گئی پھر اللہ کی رحمتیں شیخ پر اور
مرید سچے پر جو ایسی حالت میں ہو چکیا جسمیں اس کو
شیخ کی حاجت نہ رہے۔ اور مرید کے آداب سے ہے
کہ شیخ کے سامنے بات نہ کرے مگر ضرورت کے وقت
اور اسکے سامنے اپنی کبھی تعریف نہ کرے اور اسکے
سامنے کبھی اپنا مصلے نماز کے سوا نہ بچھاوے نماز سے
فارغ ہو کر اسی وقت لپیٹ دیا کرے اور
ہمیشہ شیخ کی خدمت کے لئے طیار رہے اور جو شخص
اپنی بساط پر آرام سے بیٹھا ہے اس پر تکلیف نہیں
ہے اسلئے کہ وہ غیر ہے اور یہ شیخ کی حالت ہے نہ
مریدوں کی اور بچے مصلے بچھانے سے جب اپنے
مصلے پر اس سے اعلے رتبہ کا بیٹھا ہوا اور اپنا مصلے اسکی
مصلے کے قریب نہ کرے مگر اس کے حکم سے کیونکہ یہ
انکے نزدیک بے ادبی ہے اور لائق ہے کہ جب
اوستاد کے سامنے کوئی مسئلہ پیش آوے یہ خاموش رہے
اگرچہ اسکے پاس اسکا جواب موجود ہو بلکہ اوستاد کے جواب کو غنیمت جانے

ويعمل به وان رأى في جوابه نقصانا وقصورا فلا
يرد عليه بل يشكر الله تعالى على ما خصه من فضل
وعلم ونور ويخفي جميع ذلك في نفسه ولا يكثر حركته
ولا يقول اخطأ الشيخ في المسئلة ولا يناقض كلامه
الا ان يغلب عليه ذلك فيبتدر منه الكلمة فليتداركه
بالسكوت والتوبة والعزم على ترك المعاودة على ما قدمنا
ذكره في اثناء الكتاب من فعله في توبته عن معاصي
الله عز وجل فالخير كله في حق المريد في سكوته
فيما هذا سبيله وينبغي للمريد ان لا يتحرك في حال
السماع بين يدي الشيخ الا باشارة منه عليه ولا
يرى من نفسه البتة حالا الا ان ترد غلبة تأخذه
عن التمييز والاختيار فاذا سكنت فورته فليعد الى حال
سكونه وادبه ووقاره وكتمان ما اولاه الله عز وجل
من سره وقد ذكرنا هذا وان لنا لا نرى بالسماع
والقول والقصب والرقص وقد قدمنا كراهته
فيما تقدم الا انا قد ذكرنا ذلك على ما قد جرى به
اهل زماننا في اربطتهم ومجامعهم ولا يمكن ان
يكون منعه ممن يفعل ذلك صادقا فيكون معنى ما قد
سمع فيهيج لنا اثرة صدقه ومثيرا لها فيشتغل
بسرائره ويغيب فيها فتتحرك اعضاؤه وجوارحه
بين القوم وهو في معزل عما القوم فيه من لذة
الطباع والاهوية وبذلك كل واحد قريب من مشتاق
ممن قد مات وطال به عهدا ومن هو حي غائب
عنه فاشتد شوقه وللمريد الصادق نائرته
غير خامدة وشعلته غير هامدة ومحبوبه غير
غائب وانيسه غير مستوحش فهو ابدا في زيادة
ذلك وقرب وكلال وتعب فلا يغيره ويفيقه عن
حالته غير كلام مراده وحديثه الذي هو به
عن وصل فعند ذلك عنده مستند وصلة عن الاستعداد

اور اسپر عمل کرے اور اگر اوستاد کے جواب میں نقصان دیکھے
تو رد نہ کرے بلکہ اللہ کا شکر کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے
فضل اور علم اور نور کے ساتھ خاص کیا ہے اور اسکو
اپنے دل میں مخفی رکھے اور بہت باتیں نہ کرے اور شیخ
کی خطا مسئلہ میں بیان نہ کرے اور اسکی کلام نہ توڑے
اور اگر یہ کام کر بیٹھے تو اسکا توبہ اور سکوت کے
ساتھ تدارک کرے جس طرح ہم بیان کر چکے کتاب کی
اثنا میں اسکے کرنے سے توبہ کرنے میں اللہ عزوجل کے
گناہوں سے پس بھلائی ساری حق میں مرید کے اسکے چپ
رہنے میں ہے اس چیز میں کہ یہ ہے اسکا راستہ اور لازم ہے
مرید کو یہ کہ نہ ہلے سماع کی حالت میں اپنے شیخ کے سامنے
مگر اسکے اشارہ کرنے سے اوسپر اور نہ دیکھے اپنے نفس سے
البتہ کوئی حال مگر یہ کہ وارد ہو غلبہ کہ پکڑے اسکو تمیز اور
اختیار سے پس جب بیٹھ جاوے اسکا جوش پس چاہیئے کہ
لوٹے طرف حالت اپنی آرام اور ادب اور وقار اور چھپانے
اس چیز کے کہ دی ہے اسکو اللہ نے اپنے بھید میں سے اور تحقیق ہم نے اسکا
بیان کیا اگرچہ ہم روا نہیں رکھتے سماع اور قوالی اور نرسنگا بجانے اور ناچنے کو
اور تحقیق ہم نے اسکی کراہت آگے بیان کی ہے اس بیان میں کہ آگے گذر چکا مگر یہ کہ تحقیق
ہمنے اسکا بیان کیا اسکے موافق کہ جو حرص کرتی ہیں اسمیں ہمارے اہل زمانہ اپنی رباطوں اور مجمعوں
میں اور نہیں انکار کیا جاتا یہ کہ جہان لوگوں میں جو اسکو کرتے ہوں صادق کسی ہو کا
اس چیز کا کہ تحقیق ذکر سنا جوش دینے والا اسکے صدق کی آگ کو اور اسکا اٹھانیوالا اسمیں
مشغول ہووے اپنی آگ میں اور چھپ جاوے اسمیں پس ہلیں اسکے اعضا اور جوڑ قوم کے درمیان
اور وہ ہو کنارے میں اس چیز سے کہ قوم ہے جسمیں طبیعتوں اور خواہشوں کی لذت سے اور
یا واسطے ہر ایک کی نزدیکی اپنے معشوق کی ان میں سے کہ تحقیق وہ مرگیا اور لمبا ہو گیا
اسمیں اسکا زمانہ اور وہ شخص کہ وہ زندہ ہے غائب ہے اس سے پس سخت ہو گیا اسکا شوق
اور مرید صادق کی آگ نہیں ہے بجھنے والی اور اسکا شعلہ نہیں ہے مرنے والا اور اسکا پیارا نہیں ہے
غائب اور اسکی دل لگی سے بیزار نہیں سو وہ ہمیشہ زیادتی میں ہے نزدیکی اور قرب اور تکلیف
اور تعب میں پس نہیں تغیر دیتا اسکو اور نہیں ہلاتا اسکو اسکی حالت سے سوا کلام اسکی مراد کے
سوا اس شخص کی بات کے کہ وہ اسکا پروردگار ہے پس ہر حال میں اسکی بات ... مشغول

والقيادة والاصوات وصراخ المدعين مشتركا
الشياطين ركاب الاهوية مطايا النفوس واتباع
كل ناعق وزاعق وينبغي للمريد ان لا يعارض احدا
في حال سماعه ولا يزاحم احدا في وقته في التقاضي
على الذي ينشد الزهديات المرققات المشوقات
الى الجنات والحور ورؤية الحق تعالى في الآخرة
المزهدات في الدنيا ولذاتها وشهواتها وابنائها
ونسوانها المشجعات على الصبر على آفاتها ومحنها
وبلياتها وادبارها عن ابناء الآخرة واقبالها على
ابنائها وغير ذلك فليكل جميع ذلك الى الشيخ
الحاضر فان القوم في ولاية الشيخ اللهم الا ان يكون
المستمع حينئذ من المستحقين فيحفظ الادب
في الظاهر وينكر عن تكلفه في الباطن فلا شك ان الله
عز وجل يقيض من يتقاضى عنه او يلهم القائل
بذلك التكرار والترداد ليقضي الصادق المستمع
نهمته ووطره من ذلك **فصل** اخر في ادبه
مع شيخه وينبغي له اذا اراد ان يتادب بشيخه ان
يكون له ايمان وتصديق واعتقاد ان لا احد في
تلك الديار اولى منه حتى ينتفع به فيما هو مرامه
وان يقبله لله عز وجل ويحفظ سره في خدمته
مع الله تعالى في عقد ارادته بحفظه حتى لا يجري
على لسان شيخه الا ما هو الاولى بشانه ويحذر
مخالفته جدا لان مخالفة الشيوخ سم قاتل فيها
مضرة عامة فلا يخالفه بتصريح ولا بتاويل و
يجتهد ان لا يكتم من شيخه شيئا من احواله و
اسراره ولا يطلع احدا سواه على ما يامره شيخه
ولا ينبغي له ان يجتمع الى طلب الرخصة او يرجع
الى شيء تركه لله عز وجل فانه من الكبائر وفسخ
الارادة عند اهل الطريقة وقد جاء في الخبر

اور گانے اور آوازوں اور ان دعوی کرنیوالوں کے چلانے سے کہ شریک ہیں
شیطانوں کے سوار ہیں اپنی خواہشوں کی سواری ہیں نفسوں کی اور طبیعتوں
کی پیروی کرنیوالے ہیں ہر ایک چیخنے والی اور چلانے والی کے اور لازم ہے
مرید کو یہ کہ نہ معارضہ کرے کسی سے اپنے سماع کی حالت میں اور نہ مزاحم ہو
کسی سے اسکے وقت میں طلب کرنے میں اس شخص پر کہ پڑھتا ہے دنیا کی
ترک کے شعر نرم کرنیوالے شوق بڑھانے والے طرف بہشت اور حور اور دیدار
حقتعالی کے آخرت میں دنیا کو ترک کرنیوالے دنیا میں اور اسکی لذتوں اور
خواہشوں کو اور اسکے بیٹوں اور بیویوں کو دلیر کرنیوالے صبر کرنے پر دنیا کی
آفتوں اور اسکی تکلیفوں اور اسکی بلاؤں اور اسکو پیٹھ دینے پر آخرت کے بیٹوں سے اور اسکے
منہ پھیرنے پر اپنے بیٹوں پر اور ان شعروں کے سوا پس چاہیئے کہ سپرد کرے اس سب کو طرف شیخ حاضر
کی کیونکہ تحقیق قوم شیخ کی ولایت میں ہے یا اللہ مگر یہ کہ ہو سننے والا اسوقت مستحقوں
میں سے پس نگاہ رکھے ادب کو ظاہر میں اور انکار کرے تکلف سے باطن میں
پس نہیں شک کہ تحقیق اللہ تعالی مقرر کریگا اسکو جو طلب کرے اس سے یا الہام کرے
کہنے والے کو اس تکرار اور دہرانے کا تا کہ پورا کرے صادق سننے والا
اپنے قصد اور حاجت کو اس سے ۔

فصل اور اسکے ادب کرنے میں ساتھ اپنے شیخ
کے اور اسکو لازم ہے کہ جب وہ ارادہ کرے ادب سیکھنے کا شیخ سے یہ کہ
ہو اسکو ایمان اور تصدیق اور اعتقاد اس بات کا کہ نہ ہو کوئی اس ملک میں
بہتر اس سے تا کہ نفع لے اس سے جسمیں اسکا مقصود ہے اور یہ کہ قبول
کرے اسکو واسطے اللہ کے اور نگاہ رکھے اسکے بھید کو اسکی خدمت میں ساتھ
اللہ تعالی کے اپنے ارادہ کی گرہ میں اسکی نگہبانی سے یہانتک کہ نہ جاری ہو
اسکے شیخ کی زبان پر مگر وہی کہ بہتر ہو اسکے حال میں اور ڈرتا رہے شیخ کی مخالفت سے
کوشش سے کیونکہ شیخوں کی مخالفت زہر قاتل ہے جسمیں ضرر عام ہے پس نہ
مخالفت کرے اسکی تصریح اور نہ تاویل سے اور کوشش کرے یہ کہ نہ چھپاوے
اپنے شیخ سے کچھ اپنے احوال اور بھیدوں میں سے اور نہ مطلع کرے کسیکو سوا اسکے
اس چیز پر جسکا حکم کرتا ہے اسکو اسکا شیخ اور نہیں لائق اسکو یہ کہ قصد کرے رخصت
کے طلب کرنے کی طرف یا لوٹے اس چیز کی طرف جس کو اس نے
ترک کیا ہے اللہ تعالی کے لئے کیونکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے
اور توڑنا ہے ارادہ کا نزدیک اہل طریقہ کے اور تحقیق آیا حدیث شریف میں

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْئُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهِ وَعَلَيْهِ الْوَفَاءُ لَا الْتِزَامُ مَا يَاْمُرُ بِهٖ شَيْخُهُ مِنَ التَّادِيْبِ عَلٰى مُقْتَضٰى سُوْءِ اَدَبِهٖ فَاِنْ وَقَعَ مِنْهُ تَقْصِيْرٌ فِي الْقِيَامِ بِمَا اَشَارَ اِلَيْهِ شَيْخُهُ فَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ تَعْرِيْفُ ذٰلِكَ لِشَيْخِهٖ لِيَرٰى فِيْهِ رَاْيَهُ وَيَدْعُوْ لَهُ بِالتَّوْفِيْقِ وَالتَّيْسِيْرِ وَالْفَلَاحِ

فَصْلٌ وَاَمَّا الَّذِيْ يَجِبُ عَلَى الشَّيْخِ فِيْ تَادِيْبِ الْمُرِيْدِ وَهُوَ اَنْ يَقْبَلَهُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا لِنَفْسِهٖ فَيُعَاشِرُهُ بِحُكْمِ النَّصِيْحَةِ وَيُلَاحِظُهُ بِعَيْنِ الشَّفَقَةِ وَيُلَايِنُهُ بِالرِّفْقِ عِنْدَ عَجْزِهٖ عَنِ احْتِمَالِ الرِّيَاضَةِ فَيُرَبِّيْهِ تَرْبِيَةَ الْوَالِدَةِ لِوَلَدِهَا وَالْوَالِدِ الشَّفِيْقِ الْحَكِيْمِ اللَّبِيْبِ لِوَلَدِهٖ وَغُلَامِهٖ فَيَاْخُذُهُ بِالْاَسْهَلِ وَلَا يُحَمِّلُهُ مَا لَا طَاقَةَ لَهُ بِهٖ ثُمَّ بِالْاَشَدِّ فَيَاْمُرُهُ اَوَّلًا بِتَرْكِ مُتَابَعَةِ الطَّبْعِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ وَاِتْيَانِ رُخَصِ الشَّرْعِ حَتّٰى يَخْرُجَ بِذٰلِكَ عَنْ قَيْدِ الطَّبْعِ وَحُكْمِهٖ وَيَحْصُلَ فِيْ قَيْدِ الشَّرْعِ وَرِقِّهٖ ثُمَّ يَنْقُلُهُ مِنَ الرُّخَصِ اِلَى الْعَزِيْمَةِ شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ فَيَمْحُوْ خَصْلَةً مِّنَ الرُّخَصِ وَيُثْبِتُ مَكَانَهَا خَصْلَةً مِّنَ الْعَزِيْمَةِ فَاِنْ وَجَدَ فِي ابْتِدَاءِ اَمْرِهٖ فِيْهِ صِدْقَ الْمُجَاهَدَةِ وَالْعَزِيْمَةِ وَتَفَرَّسَ فِيْهِ ذٰلِكَ بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمُكَاشَفَةٍ وَعِلْمٍ مِّنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى مَا قَدْ مَضَتْ سُنَّةُ اللّٰهِ فِيْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ وَالْاَحْبَابِ الْاُمَنَاءِ الْعُلَمَاءِ بِهٖ فَحِيْنَئِذٍ لَا يُسَامِحُهُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ بَلْ يَاْخُذُهُ بِالْاَشَدِّ مِنَ الرِّيَاضَاتِ الَّتِيْ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا تَتَقَاصَرُ عَنْهَا قُوَّةُ اِرَادَتِهٖ اِذْ ثَبَتَ عِنْدَهُ اَنَّهُ مَخْلُوْقٌ لِذٰلِكَ وَجَدِيْرٌ بِهٖ وَهُوَ مِنْ شَاْنِهٖ فَلَا يَخُوْنُهُ فِي التَّهْوِيْنِ عَلَيْهِ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَرْتَفِقَ مِنَ الْمُرِيْدِ بِحَالٍ لَا بِالْاِنْتِفَاعِ بِمَالِهٖ وَلَا بِخِدْمَتِهٖ وَلْيَكُنْ سُؤَالُهُ مِنَ اللّٰهِ عِوَضًا فِيْ تَادِيْبِهٖ فَلَا يُنْشَأُ لَهُ بَلْ يُؤَدِّبُهُ مُوَافَقَةً لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپ نے فرمایا پھیرنیوالا اپنے ہبہ میں مثل کتے کی ہے کہ قے کرتا ہے پھر پھرتا ہے اسمیں اور اسپر واجب ہی فرمانبرداری شیخ کی ادب کرنے سے موافق مقتضے بے ادبی کے اسکے ساتھ پس اگر واقع ہووے اس سے کوئی قصور قیام میں اس چیز کے کہ اشارہ کیا جسکی طرف اسکے شیخ نے پس واجب ہی اسپر اسکا جتلا دینا اپنے شیخ کو تو کہ وہ دیکھے اسمیں اپنی رائے اور دعا کرے اسکے لئے توفیق اور آسانی اور نجات کی

فصل اور اے پر جو واجب ہے شیخ پر مرید کے ادب دینے میں وہ یہ ہی کہ اسکو قبول کرے اللہ عزوجل کے واسطے نہ نفس کے لئے پس اس سے برتاؤ کرے نصیحت کے حکم سے اور دیکھے شفقت کی آنکھ سے اور اس سے نرمی کرے آسانی سے وقت ..... اسکے عاجز ہونیکے ریاضت کے اٹھانے سے پس اسکی تربیت کرے والدین شفیق کیطرح اپنے بیٹے اور غلام کے لئے پس اول لے اسکو بہت آسان میں اور نہ اٹھاوے اسکو جسکی اسے طاقت نہ ہو پھر بہت سخت میں پس اسکو حکم کرے پہلے اپنی طبیعت کی پیروی کرنیکی ترک کرنے میں اپنے سب کاموں میں اور شریعت کی رخصتوں کی پیروی کرنیمیں یہانتک کہ نکل آوے ساتھ اسکے طبیعت کی قید اور اسکے حکم سے اور داخل ہو جاوے شریعت کی قید اور اسکی بندگی میں پھر اسکو لیجاوے شیخ رخصتوں سے عزیمت کیطرف کچھ بعد کچھ کے پس مٹاتا جاوے ایک خصلت رخصتوں میں سے اور ثابت کرتا جاوے اسکی جگہ ایک خصلت عزیمت میں سے پس اگر پاوے مرید کے کام ابتدا میں اسمیں مجاہدہ اور عزیمت کا صدق اور جان لے اسمیں یہ اللہ کے نور سے اور مکاشفے اور علم سے اللہ عزوجل کیطرف سے جس طرح پر تحقیق گذر چکی ہے اللہ تعالیٰ کی عادت اسکے بندے مومنوں میں ولیوں اور دوستوں اور امینوں عالموں میں سے پس اسوقت آسانی نہ کرے کسی چیز میں اسمیں سے بلکہ سہارے سے لے اسکو بہت سخت میں ریاضتوں سے کہ جانتا ہے کہ اسکی قصور نہ کریگی اسکے ارادے کی قوت اس سے کیونکہ ثابت ہوچکا ہی اسکے نزدیک یہ کہ تحقیق وہ پیدا کیا گیا ہے اسی کے لئے اور وہ لائق ہی اسکو اور وہ کام اسکے حال سے ہے پس نہ خیانت کرے اسکی اسپر آسانی کرنیمیں اور نہیں لائق ہے اسکو یہ کہ آرام پکڑے مرید سے کسی حال میں نہ نفع اٹھانے میں اسکے مال سے اور نہ خدمت سے اور نہ امید رکھے اللہ سے عوض کی اسکے ادب دینے میں اور نہ کچھ بلکہ اسکو ادب سکھاوے اور اسکی تربیت کرے واسطے اللہ تعالیٰ کی موافقت کے

المقالة الثالثة والستون

وأداء لأمره وقبولاً لهديته وطرفته فإن المريد الذي جاء من غير تخيير من الشيخ ولا استجلاب بل قد رمحض بإرشاد الله تعالى له وهداية إياه وانقاذه إليه فإنه هدية من الله فعليه قبوله والإحسان إليه بحسن تأديبه وتربيته فلا يد تعق به ولا بماله إلا بأمر من الله تعالى وخبر في استعماله وقبول ما يأتي به من ماله الذي قد جعل الله تعالى صلاح للمريد ونجاته به وقسم للشيخ فيه فحينئذ لا سبيل إلى الاعراض عنه ورده ويجد جداً أن يختار من المريدين من يقع له بل ينتظر في ذلك فعل الله وقدره فمن جاء الله تعالى به من غير تكلف منه وتخيير قبله وربّاه فحينئذ يوفق في تربيته وييسر فلاح المريد ونجحه فليحذر أن يكون هو فيه فيعدم التوفيق والحفظ في حق المريد و عليه أن يربيه بهمته ويتوب عنه في سره إذا وجد منه خللاً أو فترة وعليه أن يحفظ سر المريد فلا يطلع غيره على ما يحصل له من الأشراف على أحواله إما بطريق علم لدني من مواهب الله عز وجل أو بإفشاء المريد له واستكتامه إياه فلا ينبغي له أن يفشيه لغيره لأنه أمانة عنده وقد قيل صدور الأحرار قبور الأسرار فينبغي له أن يكون مستراحاً للمريدين وخزانة وحرزاً لأسرارهم وملجأ لهم وكهفاً ومنتجعاً ومقوياً ومعيناً لهم ومثبتاً لهم في الطريق ولا ينفرهم عن الطريق و مصاحبتهم والقصد إلى الله عز وجل وإذا رأى شيئاً مما يكره في الشرع من المريد وعظه في السر وأدبه ونهاه عن العود إلى ذلك إن كان ذلك في الأصول أو الفروع أو الدعاوى حالة ليست له أو عجاب بعمله ورغبته فيصونه من محل الإعجاب

اور واسطے ادا کرنے اسکے حکم کے اور واسطے قبول کرنے اسکے ہدیہ اور اسکی تحفی کے کیونکہ مرید کہ آیا ہے بغیر اختیار کرنیکے شیخ کے اور نہ اسکے کھینچ لانے سے بلکہ اسکو لائی ہے تقدیر محض اللہ تعالی کے اسکو ہدایت کرنے اور اسکے راہ دکھانے اور اسکے اسکیطرف پہونچانے سے پس وہ ہدیہ ہے اللہ سے پس لازم ہے اسپر اسکا قبول کرنا اور احسان کرنا اسکیطرف ساتھ اسکے اچھے ادب دینے کے اور اسکی تربیت کرنیکے پس آرام پکڑے اس سے اور نہ اسکے مال سے مگر ساتھ حکم اللہ کے اور خبر میں اسکے استعمال کرنے میں اور قبول کرنا اس چیز کا کہ لاوے اسکو مرید اپنے مال میں سے جسمیں تحقیق کی ہے اللہ تعالی نے بھلائی مرید کی اور اسکی نجات اور قسمت کی ہے واسطے شیخ کے اسمیں پس اسوقت نہیں راستہ اس سے منہ پھیرنے اور اسکو رد کرنیکی طرف اور بچتا ہے کوشش سے یہ کہ اختیار کرے مریدوں سے جو پڑجاوے اسکے لئے بلکہ منتظر رہے اسمیں اللہ کے کام اور اسکی قدرت کا پس جسکو لاوے اللہ تعالی بغیر اسکی تکلف اور اختیار کرنیکے اسکو قبول کرلے اور اسکی تربیت کرے پس اسوقت وہ توفیق دیا جائیگا اسکی تربیت میں اور جلدی ہوگی نجات مرید کی اور اسکا چھٹکارا پس بچتا ہے اس سے کہ وہ ہو اسکے تکلف میں پس کم کردے توفیق اور نگہبانی مرید کے حق میں اور اسپر لازم ہے اسکا تربیت کرنا اپنی ہمت سے اور وہ توبہ کرے اسکیطرف سے اسکے پوشیدہ میں جب پاوے اس سے کوئی خلل یا سستی اور لازم ہے پیر پر یہ کہ نگاہ رکھے مریدوں کے بھید کو پس نہ مطلع کرے اسکے غیر کو اس چیز پر کہ حاصل ہوئی ہے اسکو خبرداری سے اسکے احوال پر یا علم لدنی کے طریق پر کہ اسکی بخششوں سے ہے یا مرید کے ظاہر کرنے سے اسکے لئے اور اسکو پوشیدہ رکھنے سے اسی کے پاس پس نہیں جائز اسکو اسکا ظاہر کرنا اسکے غیر کے لئے کیونکہ وہ امانت ہے اسکے پاس اور تحقیق کہا گیا ہے نیکوں کے سینے بھیدوں کی قبریں ہیں پس اسکو لائق ہے کہ وہ ہو آرام کی جگہ مریدوں کے لئے اور خزانہ اور بچاؤ انکے بھیدوں کے لئے اور پناہ کی جگہ انکے لئے اور غار اور دلیری دینے اور مدد دینے والا انکے لئے اور انکو ثابت رکھنے والا راستہ میں اور نہ بھگاوے انکو راستہ سے اور انکی مصاحبت اور قصد سے طرف اللہ تعالی کی اور جب دیکھے کچھ اسمیں سے کہ مکروہ ہے شریعت میں مرید سے تو اسکو نصیحت کرے پوشیدہ اور اسکو ادب دے اور اسکو منع کرے لوٹنے سے اسکیطرف اگر ہو وہ مکروہ مسائل اعتقادی یا عملی میں یا اس حالت کے دعوی کرنے میں جو اس کے لئے نہیں ہے یا عجب کرنے میں اپنے عمل میں اور اسکے سیکھنے میں پس نگاہ رکھے اسکو عجب کرنیکے محل سے

ويصغر في عينه أحواله وأعماله لئلا يهلك فإن العجب يسقط العبد من عين الله عز وجل وإن أراد أن يعم الجماعة بالنصح فليجمعهم وليتكلم عليهم فيقول بلغني أن فيكم من يدعي كذا ويقول كذا ويرتكب كذا ويذكر ما يتعلق بذلك من المفاسد والمصالح ويذكرهم ويحذرهم ولا يعين أحدا منهم على ذلك لما في ذلك من التنفير فإن أخشن الخلق والقول معهم وأفشى أسرارهم وأغتابهم وثلبهم وذكر مساويهم نفرت قلوبهم عن قصده ومصاحبته وصار ذلك تهمة عندهم في أهل الطريقة وفيما قد غرس في قلوبهم من حب أولياء الله فليحذر من ذلك جدا فإن غلب هذا عليه ولا يمكنه تداركه فليعزل نفسه عن هذه النصبة والولاية ولينفرد عن المريدين ويشتغل بمجاهدة نفسه ورياضتها وطلب شيخ يؤدبه ويقومه ويهذبه فلا يصلح أن يكون شيخا مع هذه الدواهي فلا يقطع على المريدين طريقهم إلى الله عز وجل

باب في صحبة الإخوان والصحبة مع الأجانب وكيف الصحبة مع الأغنياء والفقراء

أما الصحبة مع الإخوان فبالإيثار والفتوة والصفح عنهم والقيام معهم بشرط الخدمة لا يرى لنفسه على أحد حقا ولا يطالب أحدا بحق ويرى لكل أحد عليه حقا ولا يقصر في القيام ومن الصحبة لهم إظهار الموافقة لهم في جميع ما يقولون أو يفعلون ويكون أبدا معهم على نفسه ويتأول لهم ويعتذر عنهم ويترك مخالفتهم ومنافرتهم ومجادلتهم ومشادتهم ويتعامى عن عيوبهم فإن خالفه أحد منهم في شيء سلم له ما يقول في الظاهر وإن كان الأمر عنده بخلاف ما يقوله وينبغي أن يحفظ أبدا قلوب الإخوان ويجتنب فعل ما يكرهونه

اور حقیر کرے اسکی آنکھ میں اسکے حال اور عمل کو تا کہ وہ ہلاک نہو کیونکہ تحقیق عجب گرا دیتا ہے بندے کو اللہ عز وجل کی آنکھ سے اور اگر شیخ چاہے سب جماعت کو عام کرنا نصیحت میں پس چاہئے انکو جمع کرے اور کلام کرے انپر پس کہے مجھکو پہونچا ہے کہ تحقیق تم میں وہ شخص ہے کہ دعوی کرتا ہے ایسا وہ کہتا ہے ایسا اور مرتکب ہوتا ہے ایسے کام کا اور بیان کرے جو متعلق ہو اس سے بگاڑوں اور سنواروں میں سے اور انکو نصیحت کرے اور ڈراوے اور معین نکرے کسیکو ان سے اسپر واسطے اسچیز کے کہ اسمیں ہے بھگانے سے پس اگر سخت کری اپنے خلق اور بات کو انکے ساتھ اور ظاہر کرے انکے بھید دل کو اور انکی غیبت کری اور انکو عار دے اور انکی برائیں بیان کرے تو نفرت کرینگے انکے دل اسکی قصد اور اسکی مصاحبت سے اور ہوگی یہ تہمت انکے نزدیک اہل طریقہ میں اور اس چیز میں کہ تحقیق گاڑی ہے انکے دلوں میں اولیاء اللہ کی محبت سے پس لائق ہے کہ وہ ڈرے اس سے کوشش سے پس اگر غالب ہو جاوے یہ اسپر اور اسکو ممکن نہو اسکا تدارک کرنا پس چاہئے کہ کنارہ کرے اپنے نفس کو اس منصب اور ولایت سے اور جدا ہو جاوے مریدوں سے اور مشغول ہو اپنے نفس کے مجاہدہ اور اسکی ریاضت میں اور پیر طلب کرنے میں کہ اسکو ادب دیوے اور اسکو قائم کرے اور اسکو سنوارے نہیں ہے اچھا یہ کہ وہ شیخ ہو باوجود ان بلاؤں کے پس نہ کاٹے مریدوں پر انکا راستہ اللہ عز وجل کی طرف۔

باب بیان میں بھائیوں کی صحبت کی اور صحبت کے ساتھ اجنبیوں کی اور کیسے صحبت ہے غنیوں اور فقیروں کے ساتھ

پس صحبت ساتھ بھائیوں کے پس ساتھ ایثار کرنیکے اپنے اپر اور جوانمردی اور درگذر کرنیکے انسے اور قیام کرنیکے انکے ساتھ بشرط خدمت کو نہ دیکھے اپنے نفس کیلئے کسی پر حق اور نہ طلب کرے کسی سے حق اور دیکھے ہر ایک کے لئے اپنے پر حق اور نہ قصور کرے قیام کرنے میں انکے حق میں اور انکے ساتھ صحبت رکھنے سے ظاہر کرنا موافقت کا ان کے لئے ان سب میں جو وہ کہتے یا کرتے ہیں اور رہے ہمیشہ ساتھ انکے اپنے نفس کے نقصان پر اور تاویل کر لیا کرے انکے لئے اور عذر کرے ان سے اور ترک کرے انکی مخالفت اور انکی نفرت اور ان کا جدال اور ان سے لڑنا اور اندھا ہو انکے عیبوں سے پس اگر مخالف ہوا اسکا کوئی ان میں سے کسی چیز میں تو مان لے جو کہتا ہے ظاہر میں اگرچہ ہو کام اسکے نزدیک خلاف اسکے کہ وہ کہتا ہے اور لازم ہے کہ نگہبانی کرے ہمیشہ بھائیوں کے دلوں کی اور پرہیز کرے اس کام سے جس کو وہ مکروہ رکھیں۔

وَإِن عَلِمَ فِيهِ صَلَاحَهُم فَلَا يَنطَوِي لِأَحَدٍ مِنْهُم
عَلَى حِقْدٍ وَإِن خَامَرَ قَلْبَ وَاحِدٍ مِنْهُم كَرَاهَةٌ
مِنْهُ تَخَلَّقَ مَعَهُ بِشَيْءٍ حَتَّى يُزِيلَ ذٰلِكَ فَإِن لَم يَزُل
زَادَ فِي الْإِحْسَانِ وَالتَّخَلُّقِ حَتَّى يَزُولَ وَإِن وَجَدَ هُوَ
فِي قَلْبِهِ مِن أَحَدٍ مِنْهُمَا شَيْئًا وَأَذِيَّةً بِغِيبَةٍ أَوْ
غَيْرِهَا فَلَا يُظْهِرُ ذٰلِكَ مِن نَفْسِهِ وَيُرِي مِن نَفْسِهِ
خِلَافَ ذٰلِكَ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الصُّحْبَةُ مَعَ الْأَجَانِبِ
فَيَحْفَظُ السِّرَّ عَنْهُم وَيَنظُرُ إِلَيْهِم بِعَيْنِ الشَّفَقَةِ
وَالرَّحْمَةِ وَأَن يُسَلِّمَ أَمْوَالَهُم إِلَيْهِم وَيَسْتُرَ عَلَيْهِم
أَحْكَامَ الطَّرِيقَةِ وَيَصْبِرَ عَلَى سُوءِ أَخْلَاقِهِم
وَتَرْكِ مُعَاشَرَتِهِم مَا أَمْكَنَهُ وَأَن لَا يَعْتَقِدَ لِنَفْسِهِ
عَلَيْهِم فَضِيلَةً وَيَقُولَ إِنَّهُم مِن أَهْلِ السَّلَامَةِ فَتَجَاوَزَ
اللّٰهُ عَنْهُم وَيَقُولَ لِنَفْسِهِ أَنتَ مِن أَهْلِ الْمُضَايَقَةِ
مُطَالَبِينَ بِالنَّقِيرِ وَالْقِطْمِيرِ وَالْحَقِيرِ وَالْكَبِيرِ وَ
مُحَاسَبِينَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَتَجَاوَزُ لِلْجَاهِلِ
مَا لَا يَتَجَاوَزُ مِثْلَهُ مِنَ الْعَالِمِ وَالْعَوَامُّ لَا يُبَالَى بِهِم
وَالْخَوَاصُّ عَلَى الْخَطَرِ **فَصْلٌ** وَأَمَّا الصُّحْبَةُ مَعَ
الْأَغْنِيَاءِ فَالتَّعَذُّرُ عَلَيْهِم وَتَرْكُ الطَّمَعِ فِيهِم وَقَطْعُ
الْأَمَلِ مِمَّا فِي أَيْدِيهِم وَإِخْرَاجُ جَمِيعِهِم مِن قَلْبِكَ
وَحِفْظُ دِينِكَ مِنَ التَّضَعْضُعِ لَهُم لِنَوَالِهِم كَمَا جَاءَ
فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن
تَضَعْضَعَ لِغَنِيٍّ لِأَجْلِ مَا فِي يَدَيْهِ ذَهَبَ ثُلُثَا دِينِهِ
فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِن فِعْلٍ يَنقُصُ بِهِ الدِّينُ وَصُحْبَةِ
أَقْوَامٍ يَنثَلِمُ بِهِمُ الدِّينُ وَتَنقَطِعُ عُرَاهُ وَيَطْفَى نُورَ
الْإِيمَانِ شَعَاعُ أَمْوَالِهِم وَبَرِيقُ دُنْيَاهُم كَمَا جَاءَ
فِي الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّكَ إِذَا ابْتُلِيتَ بِصُحْبَتِهِم فِي سَبِيلٍ
أَوْ سَفَرٍ أَوْ مَسْجِدٍ أَوْ رِبَاطٍ أَوْ جَمْعٍ فَحُسْنُ الْخُلُقِ أَوْلَى
مَا يُسْتَعْمَلُ وَهُوَ حُكْمٌ عَامٌّ شَامِلٌ فِي صُحْبَةِ الْأَغْنِيَاءِ
وَالْفُقَرَاءِ فَلَا يَنبَغِي أَن يَعْتَقِدَ لِنَفْسِهِ فَضِيلَةً

اگرچہ وہ جانے اسمیں انکی بھلائی پس نہ لپیٹے کسی کے لیئے ان میں سے
حسد پر اور اگر ڈھانپے کسی کے دل کو ان میں سے کراہت اس سے
تو خوش خوئی کرے ساتھ اسکے کچھ یہاں تک کہ وہ زائل ہو جاوے پس اگر وہ
زائل نہ ہو تو زیادہ کرے احسان اور خلق میں یہاں تک کہ وہ کراہت
زائل ہو جاوے اور اگر پاوے وہ اپنے دل میں ان میں سے کسی سے سختی
اور ایذا غیبت سے یا اُسکے سوا پس ظاہر نہ کرے اسکو اپنے نفس سے اور
دکھلاوے اپنے نفس سے خلاف اسکا **فصل** اور اوپر صحبت اجنبیوں کے ساتھ پس
نگاہ رکھے بھید کو ان سے اور دیکھے انکی طرف شفقت اور رحمت کی نظر سے
اور یہ کہ سپرد رکھے انکے اموال کو انکیطرف اور چھپاوے انپر طریقہ کے احکام
اور صبر کرے انکے بُرے خلقوں پر اور انکے ساتھ میل جول ترک کرنے پر حتی الامکان
اور یہ کہ اعتقاد نہ کرے اپنے نفس کے لیئے انپر فضیلت کا اور کہے تحقیق وہ
اہل سلامت میں سے ہیں پس درگذر کرے گا اللہ تعالیٰ ان سے اور
کہے اپنے لیئے تو تنگی کیئے گئے والوں سے ہے تو طلب کیا جاویگا
کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے تاگے اور چھلکے اور چھوٹے اور بڑے سے
اور حساب کیا جاویگا بڑے اور چھوٹے پر اور تحقیق اللہ تعالیٰ درگذر کرتا ہے
جاہل کے لیئے جتنا نہیں درگذر کرتا عالم سے اور عام لوگوں کی نہیں پرواہ
کی جاتی اور خاص لوگ خطرے پر ہیں **فصل** اور اوپر صحبت ساتھ دولتمندوں کے
پس صحبت لاتی ہے انپر اور ترک کرنا طمع کا انمیں اور قطع کرنا امید کا اس چیز
سے کہ انکے ہاتھوں میں ہے اور نکالنا ان سب کو اپنے دل سے اور نگاہ رکھنا
اپنے دین کو اپنے خوار رکھنے سے انکے لیئے واسطے انکی بخشش کے جیسے آیا ہے
حدیث میں اور وہ فرمودہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو کوئی ذلیل ہے
واسطے کسی دولتمند کے بسبب اُس چیز کے کہ اُسکے ہاتھوں میں ہے تو چلا جاتا ہے دو تہائی
دین اسکا پس ہم پناہ لیتے ہیں ساتھ اللہ کے اس کام سے جس سے ناقص ہو دین
اور ان قوموں کی صحبت سے جس سے رخنہ پاوے دین اور ٹوٹ جاوے کڑا اسکا اور بجھ جاوے
ایمان کے نور کو انکے مالوں کی شعاع اور انکی دنیا کی تازگی جیسے آیا ہے
حدیث میں سوا اسکے کہ تحقیق تو جب مبتلا ہو جاوے انکی صحبت میں کسی راہ
یا سفر یا مسجد یا رباط یا مجمع میں پس اچھا خلق بہتر ہے اس چیز کا کہ استعمال
کی جاتی ہے اور وہ حکم عام ہے شامل ہے دولتمندوں اور فقیروں کی صحبت میں
پس نہیں لائق تجھکو یہ کہ اعتقاد کرے اپنے نفس کے لیئے فضیلت کا

عَلَيْهِمْ بَلْ تَعْتَقِدُ اَنَّ جَمِيْعَ الْخَلْقِ خَيْرٌ مِنْكَ لِتَتَخَلَّصَ
مِنَ الْكِبْرِ وَلَا تَطْلُبُ لِنَفْسِكَ فَضِيْلَةَ الْفَقْرِ وَلَا تَعْتَقِدُ
لَهَا خَطَرًا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا تَرٰى لَهَا قَدْرًا
وَلَا وَزْنًا كَمَا قِيْلَ مَنْ جَعَلَ لِنَفْسِهٖ قَدْرًا فَلَا قَدْرَ
لَهٗ وَمَنْ جَعَلَ لَهَا وَزْنًا فَلَا وَزْنَ لَهٗ فَاَدَبُ الْغَنِيِّ بِا
لْاِحْسَانِ اِلَى الْفَقِيْرِ وَهُوَ اِخْرَاجُ الْمَالِ مِنْ كِيْسِهٖ
اِلَيْهِ وَيَكُوْنُ فَارِغًا مِنْ مَالِهٖ مُسْتَخْلَفًا فِيْهِ غَيْرَ
مُتَمَلِّكٍ لَهٗ وَاَدَبُ الْفَقِيْرِ اِخْرَاجُ الْغَنِيِّ مِنْ قَلْبِهٖ وَيَكُوْنُ
قَلْبُهٗ فَارِغًا مِنَ الْغَنِيِّ وَمَالِهٖ بَلْ مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اَجْمَعَ وَلَا يَجْعَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِي قَلْبِهٖ مَوْطِنًا
وَمَحَلًّا وَمَدْخَلًا بَلْ يَتَصَفّٰى مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَيَخْلُوْا
مِنْهُ ثُمَّ يَتَرَقَّبُ اِمْتِلَاءَهٗ بِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا يَكُوْنُ
لِغَيْرِهٖ وُجُوْدٌ وَلَا لَهٗ حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ فَيَأْتِيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا هَمٍّ

فصل

وَاَمَّا الصُّحْبَةُ مَعَ الْفُقَرَاءِ فَبِاِيْثَارِهِمْ وَتَقْدِيْمِهِمْ
عَلٰى نَفْسِكَ فِي الْمَأْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ وَ
الْمَلْذُوْذِ وَالْمَجَالِسِ وَكُلِّ شَيْءٍ نَفِيْسٍ وَتَرٰى نَفْسَكَ
دُوْنَهُمْ وَلَا تَرٰى لَهَا عَلَيْهِمْ فَضْلًا فِي شَيْءٍ مِنَ
الْاَشْيَاءِ السِّتَّةِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عِيْسٰى
قَالَ صَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً وَلَمْ يَجْرِ بَيْنِيْ
وَبَيْنَهُمْ كَلَامٌ قَطُّ تَأَذَّوْا بِهٖ وَلَا جَرٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ
مُنَافَرَةٌ اِسْتَوْحَشُوْا مِنْهَا قِيْلَ لَهٗ كَيْفَ ذٰلِكَ
قَالَ لِاَنِّيْ كُنْتُ مَعَهُمْ عَلٰى نَفْسِيْ اَبَدًا وَاِذَا دَخَلْتَ
عَلَيْهِمْ دَخَلْتَ عَلَيْهِمْ سُرُوْرًا وَرِفْقًا وَاسْتَعْمَلْتَ
مَعَهُمْ خُلُقًا هَدِيَّةً وَاَدَبًا وَسَبَبًا مِنَ الْاَسْبَابِ
فَلَا تَرٰى بِذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَضْلًا بَلْ تَتَقَلَّدُ مِنْهُمْ
مِنَّةً فِي قَبُوْلِهِمْ ذٰلِكَ مِنْكَ وَاحْذَرْ اَنْ تَمُنَّ
عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ اَوْ تَرَاهُ مِنْكَ بَلْ تَشْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
عَلٰى مَا اَلْهَمَكَ مِنْ تَوْفِيْقِهٖ عَلٰى تَيْسِيْرِ ذٰلِكَ وَجَعَلَكَ

انپر بلکہ تو اعتقاد کرے یہ کہ سب مخلوق بہتر ہے تجھ سے تاکہ تو چھوٹ جاوے کبر سے اور مت طلب کر اپنے نفس کے لئے فضیلت فقیری کی اور مت اعتقاد کر اسکے لئے بزرگی کا دنیا میں اور نہ آخرت میں اور مت دیکھ اسکے لئے کوئی قدر اور نہ کوئی تول جیسے کہا گیا ہے جو کوئی کرے اپنے نفس کے لئے کچھ قدر پس کچھ قدر نہیں ہے اسکے لئے اور جو کوئی کرے اسکا لئے کچھ تول پس نہیں وزن اسکے لئے پس ادب غنی کا احسان کرنا ہے فقیر سے اور وہ نکالنا ہے مال کا اپنے کیسے سے اسکی طرف اور ہو جاوے اپنے مال سے فارغ خلیفہ بنایا گیا ہے نہ مالک اسکے لئے اور ادب فقیر کا نکالنا ہے دولتمند کا اپنے دل سے اور ہو جاوے دل اسکا فارغ دولتمند اور اسکے مال سے بلکہ دنیا اور آخرت سب سے اور نہ کرے کسی چیز کا چیزوں میں سے اپنے دل میں وطن اور محل اور مدخل بلکہ صاف ہو جاوے اس سب سے اور خالی ہو جاوے اس سے پھر امید رکھے اسکی پر ہونیکی اسکے پروردگار عزوجل سے پس نہ ہو اسکے غیر کے لئے وجود اور نہ اسکے لئے کچھ طاقت اور نہ کچھ قوت پس آویگا اسکے پاس نزدیک اسکی اللہ عزوجل کا فضل بغیر تکلیف اور غم کے

فصل

اور اپر صحبت ساتھ فقیروں کے پس انکے پسند کرنے اور انکے مقدم رکھنے سے اپنے نفس پر کھانے اور پینے اور پہننے اور لذتوں اور مجلسوں اور ہر ایک چیز اچھی میں اور تو دیکھے اپنے نفس کو کم ان سے اور نہ دیکھے انپر بزرگی کسی چیز میں چیزوں میں سے البتہ روایت ہے ابو سعید بن احمد بن عیسے سے کہا میں نے صحبت رکھی فقیروں سے تیس سال اور نہیں گذری میرے اور انکے درمیان کوئی کلام کبھی جس سے وہ ایذا پاویں اور نہ جاری ہوئی انکے اور میرے درمیان نفرت جس سے وہ وحشت پکڑیں کہا گیا اس سے کس طرح ہے یہ کہا اسلئے کہ تحقیق میں تھا انکے ساتھ اپنے نفس پر ہمیشہ اور جب تو داخل ہووے انپر تو داخل ہو انپر خوشی اور نرمی سے اور برتاؤ کرے انکے ساتھ خلق سے ہدیہ اور ادب اور کسی سبب سے اسباب میں سے پس تو مت دیکھ اس میں اپنے لئے انپر بزرگی بلکہ گلے میں پٹہ ڈالے ان سے احسان کا انکے قبول کرنے میں اسکو تجھ سے اور ڈر اس سے کہ تو احسان رکھے انپر اسمیں یا اسکو دیکھے اپنی طرف سے بلکہ شکر کر اللہ عزوجل کا اس پر کہ نعمت دی ہے تجھکو اسکی توفیق سے اسکے آسان کرنے پر اور کیا تجھکو اسکے لیے

أهلًا لخدمة أهله وخاصّته وأحبّائه فإنّ
الفقراء الصالحين هم أهل الله وخاصّته كما
قال النبيّ صلى الله عليه وسلم أهل القرآن هم أهل الله
وخاصّته فأهل القرآن من يعمل بالقرآن وأمّا من
يقرأ بلا عمل فليس من أهله قال النبيّ صلى الله عليه
وسلم ما آمن بالقرآن من استحلّ محارمه فالمنّة لمن
يقبل منك العطيّة لا لك ومن آداب الصحبة مع
الفقراء أن لا تحوجهم إلى مسألتك وإن اتّفق
فاستقرض الفقير منك شيئًا فقرضته في
الظاهر ثمّ تبرئه منه في الباطن وتخبره عن
قريب بذلك ولا تبدأ بالعطاء على وجه الصلة
لئلّا يتجشّم تحمّل المنّة منك بذلك ومن الأدب
معهم مراعاة قلبه بتعجيل مراده دون تنغيص الوقت
عليه بطول الانتظار لأنّ الفقير ابن وقته كما ورد
ابن آدم ابن يومه ليس له وقت الانتظار للمستقبل
ومن الأدب معهم أنّك إذا علمت أنّه ذو عيال
وصبيان فلا تفرده بالارتفاق معه حسب بل
تتخلّق معه بقدر ما يتّسع له ولمن يشتغل قلبه
ومن الأدب معهم الصبر على ما يبدو للفقير من
حاله وأن تتلقّاه في حال ما يخاطبك بوجه
طلق مستبشر ولا تلقاه بالعبوس ولا بالنظر
الشزر ولا بالكلام الوحش وإذا طالبك بما
لا يحضر في الوقت فاصرفه بالوجه الجميل إلى مساعة
الإمكان ولا توحشه بيأس الردّ على الجزم لئلّا
يعود بحشمة الإخفاق وعدم الإصابة بحاجته
عندك وعلى إفشاء سرّه إليك حسيرًا وربّما
يغلب عليه طبعه وتستولي عليه نفسه فيظهر
عليه الجهل بحاله والتسخّط عليك والاعتراض
على الربّ عزّ وجلّ فيما قسم له من الفاقة إلى الخلق

لائق اپنے اہل اور اپنے خاصوں اور اپنے پیاروں کی خدمت کے لئے کیونکہ
تحقیق فقیر نیک وہی اللہ کے اہل اور اسکے خاص ہیں جیسے فرمایا ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل قرآن وہی اللہ کے اہل اور اسکے خاص ہیں پس
اہل قرآن وہ ہے جو عمل کرے قرآن مجید پر اور اسپر جو پڑھے بغیر عمل کے
پس وہ نہیں ہے اہل قرآن میں سے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نہیں ایمان لایا قرآن مجید پر وہ شخص جس نے حلال جانا اسکے حراموں کو پس
احسان رکھنا اس شخص کیلئے ہے جو قبول کرے تجھ سے بخشش نہ تیرے لئے اور
فقیروں کے ساتھ صحبت رکھنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ انکو حاجت نہ ڈالے تجھ سے
مانگنے کیطرف اور اگر اتفاق پڑجاوے پس قرض لے فقیر تجھ سے کچھ پس قرض اسکو
قرض دیکھو ظاہر میں پھر تو پاک کرے اسکو اس سے باطن میں اور اسکی خبر دیوے
نزدیک سے اس سے اور اس سے ظاہر کر کے عطا کرنے سے صلہ کی وجہ
پر تا کہ گراں نہ سمجھے احسان کا اٹھانا تجھ سے ساتھ اسکو اور انکو ساتھ آداب
کرنے میں اسکے دل کی رعایت کرنی ہے ساتھ جلدی کرنے اسکی مراد کے سوا تنگ
کرے وقت کے اسپر لمبے انتظار سے کیونکہ فقیر اپنے وقت کا بیٹا ہے جیسے وارد
ہوا ہے آدم کا بیٹا اپنے دن کا بیٹا ہے نہیں ہے اسکے لئے کوئی وقت آیندہ کیلئے
اور انکے ساتھ صحبت کے آداب میں سے یہ ہے کہ تحقیق جب تو جانے کہ وہ فقیر
عیالدار ہے پس نہ اکیلا کر اسکو احسان سے ساتھ اسکے بس بس بلکہ تو خوشخوئی کر
ساتھ اسکے بقدر جسقدر سما ہے اسکے لئے اور اس شخص کے لئے جسمیں مشغول
ہے دل اسکا اور انکے ساتھ صحبت کی ادب میں سے صبر کرنا ہے اسپر کہ عیاں کرے
فقیر اپنے حال سے اور یہ کہ تو اس سے ملے تجھ سے بات کرنیکے حال میں کھلے
اور خوش منہ سے اور نہ ملے اس سے تیوری سے اور نہ نظر تیز سے اور نہ
سخت کلام سے اور جب وہ تجھ سے مانگے وہ چیز کہ نہیں ہے حاضر ہو وقت میں
پس تو اسکو پھیر دے اچھے منہ سے ایک وقت تک قدرت کے پانے تک اور اسکو غمناک
نہ کر رد کرنیکی ناامیدی سے یقین پر تو کہ وہ نہ لوٹے غصے سے خالی ہاتھ رنج
سے اور نہ پہنچنے سے اپنی حاجت کو تیرے پاس اور پشیمان اور رنج
سے اپنے بھید ظاہر کرنے پر تیری طرف افسوس سے اور کبھی بار غالب ہوتی
ہے اس پر اسکی طبیعت اور غالب ہوجاتا ہے اسپر اسکا نفس پس ظاہر
ہوجاتی ہے اسپر نادانی اپنے حال سے اور غصہ کرنا تجھ پر اور اعتراض کرنا پروردگار
پر اسمیں کہ قسمت کیا ہے اسکے لئے فاقہ سے مخلوق کیطرف

والتبديل عنهم فيعمى قلبه ويطفى نور ايمانه
فكنت انت مواخذا بذلك كله اذا كنت سببا
لتشويش ذلك من قلبه بترك الادب في رده
وربما تحجب ايضا عن الثواب والمعارف والعلوم
والمصالح المدفونة في سواله للخلق التي لو صبر
واحسن الادب ظهرت وارتحل السؤال للخلق و
حصل غناء اليد والقلب والجيب وجاءته عساكر
فضل الله والائه ونعمائه ودللته يد الرأفة
والرحمة والراحة والرعاية وتحقق فيه قوله عز
جل وهو يتولى الصالحين وجعل مصافا مختارا
عليه وهو غني عن الاشياء بخالقها فتأتيه
الاشياء وهو لا يأتيها يقصده القاصدون فينالون
من انواره وسره ويطيبون بطيبه وهو لا يشعر
بهم في تغيب عنهم مشغول بمولاه وجاذبه الذي
جذبه اليه وانقذه من ظلمات مخالطة الخلق
وموافقة النفس ومتابعة الهوى والتقيد بارادة
الاشياء دنيا واخرى ان اصحاب الجنة اليوم في
شغل فاكهون اهل الجنة لما باعوا في الدنيا انفسهم
واموالهم لربهم عز وجل بالجنة كما قال جل وعلا
ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم
بان لهم الجنة وصبروا على الافلاس في الدنيا
وردوا التصرف في الانفس والاموال والاولاد
الى ربهم عز وجل وسلموا الكل اليه جل جلاله
سوى الاوامر والنواهي وامتثلوا الاوامر وانتهوا
عن النواهي وسلموا في المقدور وتجردوا من الخليقة
وتجردوا عن الارادة والاماني والهمم جملة
ادخلهم الجنة فشغلهم بما لا عين رأت ولا
اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر كما قال جل وعلا
ان اصحاب الجنة اليوم في شغل فاكهون فهكذا الفقير

اور قبول کرتے عطا کے ان سے پس اندھا کر دیتا ہے اسکے دل کو اور بجھا دیتا ہے
اسکے ایمان کے نور کو پس ہوگا تو ماخوذ اس سب میں جبکہ تو ہوگا سبب اسکے
شور کرنیکا اسکے دل سے ساتھ ترک کرنے ادب کے اسکے روکرنے میں
اور کئی بار زیر پردہ میں ہو جاتا ہے ثواب اور معرفتوں اور علموں اور ان
مصلحتوں سے کہ دفن کی گئی ہیں اسکے سوال میں واسطے مخلوق کے
وہ مصلحتیں کہ اگر وہ صبر کرتا اور ادب اچھا کرتا تو وہ ظاہر ہو جاتیں اور کوچ کر جاتا
سوال واسطے مخلوق کے اور حاصل ہو جاتی غنا ہاتھ اور دل کی اور گھر کی اور
آجاتے اسکو لشکر اللہ کے فضل کے اور اسکی انعاموں اور نعمتوں کے اور ناز
پالتا انکو اسکی بڑی مہربانی اور رحمت اور راحت اور رعایت کا ہاتھ اور ثابت
ہو جاتا ہے میں فرمودہ اللہ عزوجل کا اور کارسازی کرتا ہے نیکوں کی اور کیا جاتا
نگاہ رکھا گیا عزت کیا گیا اسپر اور وہ غنی ہے سب چیزوں سے ساتھ پیدا
کرنے اُن چیزوں کے اور آتیں اسکو چیزیں اور وہ نہ آتا اُس پاس قصد
کرتے اسکا قصد کرنے والے پس پہنچتے اسکے نوروں اور اسکے بھید سے
اور خوشبو حاصل کرتے اسکی خوشبو سے اور وہ نہ جانتا انکو غیب میں ان سے مشغول
اپنے مولی میں اور بحالت کھینچنے والی میں جس نے اسکو کھینچا ہے اسکیطرف اور چھڑایا
اسکو لوگوں کے ملنے کے اندھیروں سے اور نفس کی موافقت اور خواہش کی پیروی اور دنیا اور
آخرت کی چیزوں کی خواہش کی بندش سے تحقیق بہشت کے رہنے والے آجکے دن
ایک کام میں خوش ہیں جنت والوں نے جب بیچا دنیا میں اپنی جانوں کو اور اپنے
مالوں کو واسطے اللہ تعالی کے ساتھ بہشت کے جیسے فرمایا اللہ جل وعلا نے
تحقیق خرید لیا اللہ تعالی نے مومنوں سے انکی جانوں کو اور انکے
مالوں کو ساتھ اسبات کے کہ تحقیق انکے لیے بہشت ہے اور انہوں نے صبر کیا افلاس پر
دنیا میں اور رد کیا تصرف اپنی جانوں اور مالوں اور اولاد میں اپنے پروردگار
عزوجل کیطرف اور سپرد کر دیا سب کو اللہ عزوجل کیطرف سوا حکموں اور
روکوں کے فرمانبرداری کے حکموں کے اور باز رہنے روکوں سے
اور آپ کو سپرد کیا اسمیں جو مقدر کیا گیا اور الگ ہوئے لوگوں سے اور خالی
ہوئے ارادوں اور آرزوؤں اور قصدوں سے حاصل کلام اللہ نے ان کو
داخل کیا بہشت میں پس انکو مشغول کیا اس چیز میں جس کو نہ آنکھ نے
دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ گذرا کسی آدمی کے دل میں جیسے فرمایا اللہ تعالی نے
تحقیق بہشت کے رہنے والے آجکے دن ایک کام میں خوش ہیں پس اسیطرح فقیر

إذا فعل ذلك في الدنيا وتحقق بظاهر القرآن حصول
الجنة له باع حينئذ الجنة بربه عزوجل وطلب
الجار قبل الدار كما قالت رابعة العدوية رح الجار
قبل الدار وكما قال الله عزوجل يريدون وجهه
وكما قال الله عزوجل في بعض كتبه السالفة
أود الأوداء إلى عبد عبدني لغير نوال ليعطي
الربوبية حقها قال النبي صلى الله عليه وسلم
لو لم يخلق الله الجنة والنار ما كان أحد يعبده
وقول علي رضي الله عنه لو لم يخلق الله الجنة
ولا النار ما كان أهلا أن يعبد قال الله عزوجل
هو أهل التقوى وأهل المغفرة فإذا اتصف الفقير
بهذه الصفة وتحقق إفلاسه عن سوى مولاه
وتنظف قلبه عن التعلق بالأشياء وفني عنها
وصار مريدا حقا وغاب عما سوى ربه عزوجل
كان حقيقا على كرم الله عزوجل أن يتولاه ويدله
ويمتعه في الدنيا إلى حين اللقاء تمد يزيد على ذلك
ويجدد عليه أنواع الخلع والأنوار والنعيم والحور
الطيبة والقرب على ما أعدوا خيرا لأوليائه
وأحبابه عليهم السلام بقوله عزوجل فلا تعلم
نفس ما أخفي لهم من قرة أعين جزاء بما كانوا
يعملون وقول النبي صلى الله عليه وسلم يقول
الله عزوجل أعددت لعبادي الصالحين ما
لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر
ثم يقول أبو هريرة رض اقرؤا إن شئتم فلا تعلم
نفس ما أخفي لهم من قرة أعين الآية فإن رددت
فقيرا إليه غني القلب الممتثل لأمر مولاه في إخباره
لك عن حاله لأجل عياله أو نفسه طالبا ربه
عزوجل في ذلك خلاقا له ولم يترك سؤالك
[illegible]

جب کرلے یہ کام دنیا میں اور ثابت ہوجاوے ظاہر قرآن سے اسکے لئے
بہشت کا حاصل ہونا تو بیچ دیگا اسوقت بہشت کو ساتھ اپنے پروردگار عزوجل کے
اور طلب کریگا اسکا پڑوس پہلے گھر سے جیسے کہا رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا نے
مانگ پڑوس پہلے گھر کے اور جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہتے ہیں اسکا منہ
اور جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعض اگلی کتابوں میں بہت پیارا پیاروں کا
میری طرف وہ بندہ ہے کہ میری عبادت کرتا ہے بغیر بخشش کے تو کہ دیوے
ربوبیت کو اسکا حق فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر نہ پیدا کرتا
اللہ تعالیٰ بہشت کو اور دوزخ کو تو کوئی بھی اسکی عبادت نہ کرتا اور
قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اگر نہ پیدا کرتا اللہ تعالیٰ بہشت کو اور نہ
دوزخ کو تو نہ ہوتا لائق عبادت کے فرمایا اللہ عزوجل نے وہ لائق ہے
اسکے کہ ڈریں اس سے اور لائق ہے اسکو کہ بخشنے ڈرنیوالے کو پس جب موصوف
ہو فقیر اس صفت سے اور ثابت ہوجاوے اسکا افلاس اسکے مولا کے سوا سے
اور پاک ہوجاوے اسکا دل تعلق سے سب چیزوں سے اور فانی ہوجاوے
ان سے اور مرید ہوجاوے سچا اور غائب ہوجاوے اس سے سوا اسکے
پروردگار کے تو ہوگا لائق اللہ تعالیٰ کی بزرگی پر یہ کہ وہ اسکی کارسازی
کرے اور اسکو راہ دکھاوے اور نعمت دیوے اسکو دنیا میں اپنی ملاقات
کے وقت تک پھر زیادہ کرے اسکو اسپر اور نئی کریں اسپر قسم قسم کی خلعتیں اور
نور اور نعمتیں اور اچھی زندگانی اور اپنی نزدیکی جیسے تیار کیا او ذخیرہ کیا واسطے
اپنے دوستوں اور پیاروں کے انپر سلام ہو اپنے قول سے پس نہیں جانتا کوئی جی
کیا چھپائی گئی ہے انکے واسطے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اس چیز کا کہ تھے کرتے
اور فرمودہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ میں نے تیار کیا ہے
اپنے بندے نیکوں کے لئے اس چیز کو کہ جسکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے
سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر گذرا پھر کہا ابو ہریرہ نے پڑھو تم اگر چاہو پس
نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپائی گئی ہے انکے واسطے ٹھنڈک آنکھوں سے
آخر آیت تک پس اگر تو پھیر دے اسکے محتاج دل کے غنی کو کہ
عمل کرنیوالا ہے اپنے مولا کے حکم پر اسکی خبر کرنے میں تیرے لئے
اپنے حال سے بسبب اپنے عیال یا اپنے نفس کی فرمانبرداری کرنیوالا
اپنے اللہ کے لئے اسمیں ڈرنیوالا اس سے اور ترک نہ کرے تجھ سے مانگنا کیونکہ
[illegible]

بعضكم لبعض فتنة أتصبرون وهي حالة
لا تدوم بل تنقضي عن قريب وتنقل إلى ما قسم
له من الغنا والعز الدائم بقرب مولاه وإعطائه
عاقبك الله يا غني اليد فقير القلب الجاهل
بنفسه وبربه ومنشاه ومنتهاه بأن تسلب الغنى
عن يدك فتصير فقير اليد كما كنت فقير القلب
فتكون أبداً فقيراً إلى الأشياء فلا تشبع منها حريصاً
عليها طالباً لها معذباً في إرادتها وتحصيلها وهي
غير مقسومة لك كما قيل إن من أشد العقوبات
طلب ما لا يقسم إلا أن يتغمدك الله برحمته فينبهك
لذنبك فتستغفره وتتوب إليه من ذلك وتعترف
بتفريطك ويتوب عليك ويغفر لك ذلك فتب
إلى الله وهو أرحم الراحمين غفور رحيم

فصل في آداب الفقير في فقره فينبغي للفقير

أن تكون شفقته على فقره كشفقة الغني على
غناه فكما أن الغني يفعل كل شيء ويجتهد حتى
لا يزول غناه فكذلك ينبغي للفقير أن يفعل مثل
ذلك حتى لا يزول فقره فلا يسأل الله عز وجل نقل
فقره إلى غناه أو يتعرض بالمعايش والاكتساب
والأسباب للاستغناء والتكثر بالمال لا للعيال
وعفة النفس عند الضيقة ومن شرط الفقير
أن يقف مع كفايته ولا يأخذ فوقها بحال وليكون
أخذه لذلك القدر امتثالاً لأمر الله تعالى وخوفاً
من الوقوع في إثم قتل النفس قال الله عز وجل
ولا تقتلوا أنفسكم إن الله كان بكم رحيما لأن
منعه لنفسه حقها حرام وهو القوت من الطعام
والشراب والكسوة والقدر الذي تقوم به البنية
ولا يضعف عن أداء الأوامر من الإتيان بشرائط
الصلوة وأركانها وواجباتها وكل واجب يتركه

تمہارے بعض کو واسطے بعض کے آزمائش آیا صبر کرتے تم اور یہ ایک حالت ہے
کہ ہمیشہ نہیں رہتی بلکہ گذر جاوے گی جلدی اور جاوے گی اس چیز کی طرف
کہ قسمت کی گئی اسکے لئے غنا اور عزت ہمیشہ کی سے اسکے مولی کے قریب اور بے
اسکی بخشش میں تو تجھکو عذاب کریگا اللہ تعالی اے ہاتھ کے غنی دل کے فقیر
نہ جاننے والے اپنے نفس اور اللہ کے اور اپنے آغاز اور انتہا کو ساتھ اسکے
کہ چھین لیوے دولتمندی تیرے ہاتھ سے تو ہو جاوے ہاتھ کا محتاج جیسے تھا
دل کا محتاج پس تو ہو ہمیشہ محتاج چیزوں کیطرف پس تو نہ سیر ہو ان سے
حرص کرنیوالا اپنے طلب کرنیوالا انکے لئے عذاب پانیوالا اور انکے ارادے اور
انکے حاصل کرنے میں اور وہ نہیں قسمت کیگئیں واسطے تیرے جیسے کہا گیا ہے
تحقیق سخت تر عذابوں سے طلب کرنا اس چیز کا ہے جو قسمت نہیں کیگئی
مگر یہ کہ ڈھانپ لیوے تجھکو اللہ تعالی اپنی رحمت سے پس آگاہ کرے تجھکو تیرے گناہ پر پس
تو اس سے بخشش مانگے اور توبہ کرے اسکیطرف اس سے اور اقرار کرے اپنی تقصیر کا
اور اللہ توبہ قبول کرے تجھپر اور بخشے تجھکو پس تو توبہ کر طرف اللہ تعالی کی وہ بہت مہربان ہے سب مہربانوں سے
بخشنے والا مہربان

فصل فقیر کے آداب میں اپنی فقیری میں پس لازم ہے فقیر کو یہ

ہو اسکی شفقت اپنی فقیری پر جیسے شفقت غنی کی اپنی غنا پر پس جیسے تحقیق غنی
کرتا ہے ہر چیز کو اور کوشش کرتا ہے تاکہ نہ دور ہو اسکی غنا پس اسی
طرح لازم ہے فقیر کو یہ کہ کرے مثل اسکی تو کہ نہ دور ہو اسکی فقیری پس نہ مانگے
اللہ عزوجل سے اپنی فقیری کا دور ہونا طرف اپنے غنی ہونے کے یا ہاتھ مارے
زندگی کے اسباب اور کسب کرنے اور اسبابوں کو واسطے غنی ہونے
اور بہت ہونے مال کے نہ واسطے عیال اور بچانے سوال کے نفس کے
وقت تنگی کے اور فقیر کی شرط سے ہے یہ کہ ٹھہر جاوے ساتھ اپنی کفایت
کے اور نہ لے اس سے زیادہ کسی حال میں اور اسکا لینا اس قدر کو
واسطے بجالانے حکم اللہ تعالی کے اور واسطے خوف کے واقع ہونے بیچ جان کے
قتل کرنیکے گناہ میں فرمایا اللہ عزوجل نے اور مت قتل کرو اپنی جانوں کو
تحقیق اللہ پاک ہے ساتھ تمہارے مہربان کیونکہ اسکا روکنا اپنے نفس سے
اسکا حق حرام ہے اور وہ حق قوت کھانے اور پینے اور پہننے سے اور اس قدر
سے جس سے قائم ہو اسکے ساتھ وجود اور وہ نہ ضعیف ہو اسکے
حکموں کے ادا کرنے سے جیسے ادا کرنا نماز کی شرطوں کا
اور اسکے رکنوں اور اسکے واجبوں کا ہے اور چھوڑ دیوے

ما هو حظها فإن كانت قسمته تساق إليه من
غير أن تكون هو فيه بل تتولى الله عز وجل
فلا يتحرك للحظ أبداً إلا أن تكون مريضاً فيوصف
شيء من الحظوظ تبيناً له على وجه التداوي فيصير
الحظ حينئذ حقاً في حال مرضه كالقوت في حال
صحته وينبغي أن تكون استلذاذه بفقره أكثر من
استلذاذ الغني بوجود غناه وينبغي له أن يؤثر
ذله وخموله وعدم قبول الناس له وقصدهم إليه
وازدحامهم لديه ومن شرطه أن تكون قلبه
أقوى بصفاء الحال عند خلو يده من المال فكلما
قل الفتوح كثر طيب قلبه وقوته ونوره وازداد
فرحه بشعار الصالحين وأما إذا أظلم ذلك قلبه
وأوحشه واستخط على ربه فليعلم أنه مفتون
قد أحدث في فقره ذنباً عظيماً فليتب إلى الله عز
وجل ويستغفره ويشتغل إلى التفتيش والتنقير ولوم
النفس ومن حق الفقير أن تكون كلما كثر عياله
كان قلبه في باب أمر الرزق أسكن وبربه أوثق
يمتثل أمر ربه في الكسب لهم في الظاهر ويسكن
إلى وعد ربه في الباطن ويقطع بأن لهم رزقاً
عند الله قد وعد به وقدره وهو سايقه إليهم
على يده أو يد غيره فليتخذ من الوسط ولا يكون
فضولياً يدخل بين الخلق وخالقهم بل يمتثل
الأمر فيهم ولا يعترض ولا يسخط ولا يتهم الرب
ولا يتشكك في وعده ولا يشكو إلى أحد بل يكون
شكواه إلى ربه وإنزال حاجته به عز وجل و
كلامه وسؤاله له عز وجل في توفيقه بالصبر و
أداء الأمر بحقوقهم والرضى بما قضى عليهم وقسم لهم
وإلزامه له مؤنتهم ويسأله تسهيل رزقهم
وتيسيره فهو قريب مجيب إنما يبتلي عبده

کہ وہ نفس کی لذت ہی ہیں اگر ہوگی اسکی قسمت پس وہ پہونچایا جاویگا
اسکی طرف سوا اسکے کہ وہ ہو اسمیں بلکہ کریگا اللہ عز وجل پس نہ حرکت
مارے لذت کے لئے کبھی مگر یہ کہ وہ بیمار ہو پس بیان کیجاوے
اسکے لئے کوئی چیز لذتوں سے پس اسکو پکڑے دوا کرنیکی وجہ پر
پس ہو جاوے گی لذت اس وقت حق اسکی بیماری کی حال میں قوت
کیطرح اسکی صحت کے حال میں اور لازم ہے یہ کہ ہو اسکا لذت پانا اپنی
فقیری سے بہت زیادہ لذت پانے سے دولتمند کے اپنی دولتمندی کے
پانے سے اور اسکو لازم ہے یہ کہ پسند کرے اپنی ذلت اور اپنی گمنامی کو
اور نہ اپنے لئے لوگوں کے قبول کرنیکو اور انکو قصد کو اپنی طرف اور انکو جمع ہونیکو اپنے
پاس اور اسکی شرطوں سے یہ ہے کہ ہو اسکا دل بہت قوی حال کی صفائی سے وقت
خالی ہونے اسکے ہاتھ کے مال سے پس جسقدر کم ہونگے فتوح زیادہ ہوگی دل کی
خوشی اور اسکی قوت اور اسکا نور اور بڑھیگی اسکی خوشی نیکوں کے شعار میں لیکن
اندھیرا کرے وہ تہیدستی اسکے دل کو اور اسکو وحشت میں ڈالے اور اسکو خفا کرے اسکی پروردگار
پس چاہیے کہ وہ جانے تحقیق وہ فتنہ میں ڈالا گیا ہے تحقیق اسنے پیدا کیا ہے اپنی فقیری میں
کوئی گناہ بڑا پس چاہیے کہ توبہ کرے اللہ کیطرف اور اس سے بخشش مانگے اور ہمیشہ ہے
طرف جستجو اور تلاش کرنے اور ملامت کرنے اپنے نفس کے اور فقیر کے حق سے ہے یہ کہ
جسقدر زیادہ ہووے اسکا عیال ہووے اسکا دل باب میں رزق کے کام کے زیادہ آرام
پکڑنیوالا اور اپنے اللہ کے ساتھ زیادہ بھروسا کرنیوالا عمل کرے اپنے رب کے حکم پر کسب
کرنے میں انکے لئے ظاہر میں اور آرام پکڑے اپنے رب کے وعدہ کیطرف باطن میں اور یقین
کرے یہ کہ تحقیق انکے لئے رزق ہے اللہ تعالی کے پاس بیشک اسنے وعدہ کیا ہے
اسکا اور اسکو مقدر کیا ہے اور وہی پہونچانیوالا ہے اسکو انکیطرف اسکے ہاتھ پر یا اسکے غیر کے
ہاتھ پر پس چاہیے کہ کنارے ہو درمیان سے اور نہ ہووے دخل کرنیوالا کہ داخل ہو جاوے مخلوق اور انکے
خالق کے درمیان بلکہ بجالاوے حکم کو انمیں اور نہ اعتراض کرے اور نہ خفا ہو اور نہ
تہمت دہرے اللہ کو اور نہ شک کرے اسکے وعدہ میں اور نہ شکایت کرے
کسی کی طرف بلکہ ہو اسکی شکایت اپنے پروردگار کیطرف اور اتارنا اپنی حاجت
کا اللہ تعالی پر اور اپنی کلام اور سوال اللہ تعالی سے اسکی توفیق دینے میں صبر اور حکم کے
ادا کرنیمیں انکے حق میں اور راضی ہونیمیں ساتھ اس چیز کے کہ اسنے قضا کی اوپر انکے
لگاؤ کرنے اور لازم کرنیمیں واسطے اسکے انکی مشقت کو اور اس سے مانگے انکے رزق کا آسان
اور اسکا میسر کرنا پس نزدیک ہے قبول کرنیوالا اسکو ہے نہیں کہ مبتلا کرتا ہے اپنے بندہ کو

لِيَرُدَّهُ بِالْبَلِيَّةِ إِلَيْهِ عَزَّوَجَلَّ لِأَنَّهُ يُحِبُّ الْمُلِحِّيْنَ لَهُ بِالسُّؤَالِ
لِأَنَّ بِالسُّؤَالِ يَتَمَيَّزُ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِ وَالسَّيِّدُ مِنَ الْعَبْدِ وَ
الْغَنِيُّ مِنَ الْفَقِيْرِ وَيَخْرُجُ الْعَبْدُ مِنَ الْكِبْرِ وَالْاِسْتِنْكَافِ
وَالتَّعْظِيْمِ وَالنَّخْوَةِ إِلَى التَّوَاضُعِ وَالذِّلَّةِ وَالْاِفْتِقَارِ فَإِذَا
تَحَقَّقَ ذٰلِكَ مِنَ الْعَبْدِ تَحَقَّقَ الْاِجَابَةُ سَرِيْعًا عَاجِلًا
مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ فِي الْعُقْبٰى وَمِنْ آدَابِهِ أَنْ
لَا يَكُوْنَ لَهُ هَمٌّ لِوَقْتِ الْمُسْتَقْبَلِ بَلْ يَكُوْنُ بِحُكْمِ
وَقْتِهِ لَا يَتَّصِلُ بِالْوَقْتِ الثَّانِيْ بَلْ يَحْفَظُ الْحَالَ وَحُدُوْدَهَا
وَشَرَائِطَهَا وَآدَابَهَا مُطْرِقًا غَامِضًا عَمَّا سِوَاهَا لَا أَعْلَمُ بِهَا
وَأَدْوَنَهَا وَأَدْنِيَتَهُ إِلٰى حَالِ غَيْرِهِ وَرُبَّمَا كَانَ هَلَاكُهُ
فِيْهِ وَهِيَ لِأَهْلِهَا سَلَامَةٌ وَنِعْمَةٌ كَالْأَغْذِيَةِ فَمِنَ
الْأَغْذِيَةِ مَا يَزِيْدُ لِشَخْصٍ عَافِيَةً وَلِآخَرَ سُقْمًا وَبَلَاءً
فَلَا يَنْبَغِيْ لِلْمَرِيْضِ أَنْ يَتَنَاوَلَ شَيْئًا مِنْهَا إِلَّا بِأَمْرِ
الطَّبِيْبِ وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِيْ لِلْفَقِيْرِ أَنْ لَا يَخْتَارَ حَالَةً لِنَفْسِهِ
حَتّٰى يَدْخُلَ فِيْهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ فِيْهَا بَلْ يَفْعَلُ
الْمَوْلٰى عَزَّوَجَلَّ قَدْرًا مَحْضًا وَإِرَادَةً مُجَرَّدَةً لَا يُحِلُّ
نَفْسَهُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحَالَاتِ وَالْمَقَامَاتِ وَيُنْزِلُهَا بِهِ
فَيُضِلُّ وَيُرْدِيْ حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَمْرُ الَّذِيْ أَمَاتَ وَأَحْيَا
وَيُقَلِّبُهُ مِنْهَا فِعْلُ الَّذِيْ مَنَعَ وَأَعْطٰى وَأَفْقَرَ وَأَغْنٰى وَ
أَضْحَكَ وَأَبْكٰى لِأَنَّ ذٰلِكَ أَلْيَقُ بِهِ وَإِلٰى رَبِّهِ أَقْرَبُ
وَأَدْنٰى هٰكَذَا انْقَضٰى أَمْرُ مَنْ سَلَفَ مِنْ أُولِي
الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيْقَةِ فَبِأَخْلَافِهِمُ الْاِقْتِدَاءُ وَإِلٰى
رَبِّ الْخَلِيْقَةِ الْمُنْتَهٰى وَمِنْ أَدَبِ الْفَقِيْرِ أَنْ يَكُوْنَ
مُسْتَعِدًّا لِوُرُوْدِ الْمَوْتِ مُتَهَيِّئًا لَهُ مُنْتَظِرًا مُتَرَقِّبًا
فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ عَوْنًا لَهُ عَلَى الرِّضٰى
بِفَقْرِهِ وَتَحَمُّلِ مَا حَلَّ بِهِ مِنَ الْأَذٰى لِأَنَّ بِهِ يَقْصُرُ الْأَمَلُ
وَتَنْكَسِرُ النَّفْسُ وَيَذُوْبُ مِنْهَا وَهِيَ شَهَوَاتُ الدُّنْيَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ
اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ وَمِنْ أَدَبِهِ أَنْ يُخْرِجَ مِنْ قَلْبِهِ

تاکہ پھیرے اسکو ساتھ بلا کے اپنی طرف کیونکہ وہ دوست رکھتا ہے عاجزی
کرنیوالا اسکے لئے مانگنے میں کیونکہ مانگنے سے جدا ہو جاتا ہے پروردگار بندہ سے
اور آقا غلام سے اور دولتمند فقیر سے اور نکل آتا ہے بندہ کبر اور عار کرنے
اور تعظیم اور کڑنے سے عاجزی اور خواری اور محتاجی کیطرف پس جب
ثابت ہو جاوے یہ صفت بندہ سے تو ثابت ہو جاتی ہے قبولیت جلدی
شتابی ساتھ اس ثواب کے کہ اسکے لئے ذخیرہ کیا جاتا ہے عقبے میں اور
فقیر کے آداب میں سے یہ ہے کہ نہ ہو اسکے لئے آیندہ وقت کا غم بلکہ ہو
اپنے وقت کے حکم میں نہ جہان کے دوسرے وقت کے لئے بلکہ نگاہ رکھے
حال کو اور اسکی حدوں اور اسکی شرطوں اور اسکے آداب کو سر نیچے کرنیوالا
آنکھیں بند کرنیوالا ہے اسکے سوا اس سے اعلیٰ کیلئے اور اس سے کم کیلئے اور نہ
حرص کرے اپنے غیر کے حال کیطرف اور بہت بار ہوتا ہے اسکا ہلاک ہونا اس حال میں
وہ اسکو اہل کیلئے ہوتا ہے سلامتی و نعمت جیسے کھانے کی چیزیں پس بعض کھانے کی چیزوں
میں سے وہ ہے کہ زیادہ کرتی ہے ایک شخص کو آرام اور دوسرے شخص کیلئے بیماری اور بلا پس
نہیں جائز بیمار کو لینی کوئی چیز ان میں سے مگر طبیب کے حکم سے پس ایسا ہی لازم ہے فقیر کو
یہ کہ نہ اختیار کرے کسی حال کو اپنے نفس کے لئے یہاں تک کہ داخل کیا جاوے
اس میں بغیر اسکے کہ ہو وہ اسمیں بلکہ کرے مولیٰ عزوجل کیلئے محض تقدیر اور نری
ارادے سے نہ اتارے اپنے نفس کو حالتوں اور مقاموں میں کسی چیز میں اور وہ
اتارے اسکو اسمیں پس گمراہ ہو جاتا اور ہلاک ہو جاتا یہاں تک کہ آوے اسکو اسکا حکم
جو مارتا اور جلاتا ہے اور لیجاوے اسکو اس حالت سے فعل اسکا جو منع کرتا ہے اور دیتا ہے اور محتاج
کرتا ہے اور غنی کرتا ہے اور ہنساتا ہے اور رولاتا ہے کیونکہ یہ اختیار نہ کرنا اسکو لائق تر ہے
اور اسکے پروردگار کیطرف بہت قریب اور بہت نزدیک ہے ایسا ہی آگے ہو چکا اور گذر چکا ہے
کام ان لوگوں کا کہ گذر گئے اہل علم اور طریقہ میں سے اس زمانہ میں گذر گیا پس
انہی کے ساتھ پیروی ہے اور مخلوق کے رب کیطرف ہے انتہا اور فقیر کے آداب میں سے
یہ ہے کہ ہو تیار واسطے اترنے موت کی تیاری کرنیوالا اسکے لئے منتظر سب گھڑیوں
میں تاکہ ہو یہ مددگار واسطے اسکے راضی رہنے اپنی فقیری پر اور اٹھاوے جو کہ اتری
ہے اس پر ایذا سے کیونکہ موت کو یاد رکھنے سے البتہ کم ہو جاتی ہے امید اور ٹوٹ جاتا
نفس اور دور ہو جاتی ہے اس نفس سے دنیا کی آرزوؤں کی بھڑک
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کرو لذتوں کے گرانے والی کی یاد سے
یعنی موت کو اور فقیر کے آداب میں سے یہ ہے کہ نکالے اپنے دل سے

المقالة الرابعة والسبعون

ذکر المخلوقین ومن ادبہ ان یتخلق مع الغنی اذا دخل
علیہ بما اتصل یدہ الیہ من القوت او فاکھۃ و
ان کان شیئا یسیرا لانہ بقلبہ محترز عن الاسباب
فھو بالایثار اولی من الغنی الذی ھو فی اسر غناہ
الا ان یکون ذا عیال فی ضیقہ فلا یضیق علی عیالہ
بایثارہ ذلک للغنی الا ان یکون یعلم من عیالہ الایثار
وطیب النفس بذلک والموافقۃ والصبر والرضا و
المعرفۃ والیقین والانوار تظھر من قلوبھم علی
السنتھم وجوارحھم وانفسھم فحینئذ لا یبالی
فی البذل والمنع والایثار والامساک ومن ادب الفقیر ان
لا یترک الاحتیاط فی الورع فی حال ضیق الید فلا
یخرج الی ما لا یحل فی الشرع لفقرہ فیخرج من العزیمۃ
الی الرخص لان الورع ملاک الدین والطمع ھلاکہ
وتناول الشبھات مسادہ کما قال بعض الصالحین
من لم یصحبہ الورع فی فقرہ اکل الحرام وھو لا یدری
فعلیہ ان لا یخلد الی التاویلات فی دینہ فی حال فقرہ
بل یرتکب الاشق والاحوط الذی ھو العزیمۃ

فصل فی سؤال الفقیر

فمن ادب الفقیر ترک
السؤال للخلق ما دام یجد عندہ ما یکفیہ فان الجاتہ
الضرورۃ والحاجۃ المحوجۃ فیسال بقدر الحاجۃ
فیکون حاجتہ کفارتہ فحینئذ یسوغ لہ السؤال
وینبغی ان لا یسال لاجل نفسہ ما امکنہ بل لعیالہ علی
ما قدمناہ فان کان بیدہ دانق وھو محتاج الی درھم
لم یسغ لہ السؤال حتی یصرف الدانق ویخلو عن
المعلوم جدا کما قیل لا یظھر من الغیب شیء ما دام
فی الجیب شیء ومن شرط سؤالہ للخلق ان لا یراھم
بل تکون اشارتہ الی اللہ عز وجل ویری الخلق
کالآلۃ والامناء والمتصرف فیھم الفاعل فیھم
فلا یتخذھم اربابا من دون اللہ عز وجل فیکون

مخلوق کی یاد کو اور اسکے ادب میں سے یہ ہے کہ خوشخوئی کرے دولتمند کے ساتھ
جب داخل ہوا سپر ساتھ اس چیز کے کہ پہونچے اسکا ہاتھ اسکیطرف قوت ہو یا میوے
اور اگرچہ وہ ہو تھوڑی سی چیز کیونکہ تحقیق وہ اپنے دل سے پرہیز کرنیوالا ہے
اسباب سے پس وہ خلق اختیار کرنے میں زیادہ لائق ہے اس دولتمند سے
کہ وہ اپنی دولتمندی کی قید میں ہے مگر یہ کہ وہ ہو عیالدار تنگی میں
پس نہ تنگی کرے اپنی عیال پر اپنے اختیار کرنے میں اسکو واسطے دولتمند کے
مگر یہ کہ جانتا ہو اپنے عیال سے اختیار کرنا اور خوشی نفس کی اسمیں
اور موافقت اور صبر کرنا اور راضی ہونا اور معرفت اور یقین اور نور کہ ظاہر
ہوتے ہیں انکے دلوں سے انکی زبانوں پر اور انکے اعضاؤں اور انکے نفسوں پر پس اسوقت
نہ پرواہ کرے خرچ کرنے اور روکنے اور اختیار کرنے اور بند کرنے میں اور فقیر کے
آداب میں سے یہ ہے کہ نہ چھوڑے احتیاط کو پرہیزگاری میں تنگدستی کی حالت میں پس
نہ نکلے اس چیز کیطرف کہ نہیں حلال شریعت میں بسبب اپنی محتاجی کے پس نکلے عزیمت
سے رخصتوں کیطرف کیونکہ تحقیق پرہیزگاری دین کی جڑ ہے اور طمع اسکی ہلاکت
اور شبہ کی چیزوں کا لگانا ہے دین کا جیسے کہا ہے بعض صالحین نے
جس شخص کے ساتھ نہ ہو پرہیزگاری اسکی فقیری میں تو کھاتا ہے حرام حالانکہ
وہ نہیں جانتا پس اسپر لازم ہے یہ کہ نہ جھکے تاویلوں کیطرف اپنے دین میں
اپنی فقیری کی حالت میں بلکہ کرے بہت مشکل اور بہت احتیاط والی چیز کو کہ وہ عزیمت ہے

فصل بیان میں فقیر کے مانگنے کے

پس فقیر کے ادب میں سوال کا ترک کرنا
ہے مخلوق سے جبتک پاوے اپنے پاس وہ چیز کہ اسکو کفایت کرے پس اگر اسکو بیقرار
کرے ضرورت اور حاجت محتاج کرنیوالی پس سوال کرے بقدر حاجت کے
پس ہوگی اسکی حاجت اسکا کفارہ پس اسوقت جائز ہے اس کا سوال
کرنا اور لازم ہے کہ نہ مانگے اپنے لئے جب تک ہو سکے بلکہ اپنی عیال کیواسطے جیسے ہم
آگے بیان کیا پس اگر ہوا اسکے ہاتھ میں ایک دانق اور محتاج ہوا ایک درہم کیطرف تو
نہیں ہے جائز اسکے لئے سوال کرنا یہانتک کہ خرچ کرے دانک کو اور خالی ہو معلوم سے
کوشش جیسے کہا گیا ہے نہیں ظاہر ہوتی غائب سے کوئی چیز جبتک جیب میں کچھ ہو
اور اسکے لوگوں سے مانگنے کی شرط میں سے یہ ہے کہ انکو نہ دیکھے بلکہ اسکا اشارہ
اللہ عزوجل کیطرف اور دیکھے مخلوق کو مثل وکیلوں اور امینوں کے
کہ وہی تصرف کرنے والا ہے وہی کام کرنے والا ہے انمیں
پس نہ پکڑے انکو پروردگار سوا اللہ کے پس ہو اسکے

معنى سؤاله لهم إخبار بحاله وعياله لا شكوى
من ربه ويكون سؤاله استخبارا فيقول هل دفع
لنا إليك بشيء هل أحيل عليك هل أذن لك يا
وكيل يا خازن يا أمين يا مملوك يا فقير يا من أنا
وهو سواء فيما في يدنا المالك له غيرنا كلنا في عياله
فإذا سأل على هذا الوجه جاز له السؤال وإلا فلا
ولا كرامة لكل مشرك دجال مراء عابد الأصنام
خارج من أهل الطريقة مدع كذاب منافق
زنديق ثم إن أعطي شكر وإن منع صبر هكذا
تكون صفات الفقير الصادق ولا يستوحش بالرد
ولا يتغير فيسخط ويعترض ويذم الراد له فيظلمه
لأنه مأمور ووكيل والوكيل هو الذي يتصرف فيما
في يده بإذن آمره وموكله المعطي وهو الله عز
وجل بل يرجع إليه عز وجل فيسأله التيسير و
التسهيل ليسخر له القلوب ويذلل الصعاب ويدر
له الأرزاق ويسوق إليه الأقسام ويرفع عنه
الجوع والعذاب والتبذل إلى العبيد والأرباب
ولعله قبض أيدي الخلق عنه بالعطاء ليرده
إليه فيلزم الباب ويرفع بين عاينه وتضرعه ليجاب
فيكون هو المعطي له دون العباد

فصل

في آداب العشرة فينبغي أن يحسن العشرة مع إخوانه
فيكون منبسط الوجه غير عبوس ولا يخالفهم
فيما يريدون منه بشرط أن لا يكون فيه خرق الشرع
ومجاوزة الحد وارتكاب الإثم بل يكون مما أباحه
الشرع وأذن فيه الرب ولا يكون مماريا ولا لجوجا
ويكون أبدا متناسيا علل الإخوان على الشرط الذي
ذكرنا متحملا عنهم ما يخالفونه فيه ويكون صبورا
على أذاهم غير حقود ولا ينطوي لأحد منهم على
سوء وغش ومكر غير مغتاب لهم في حال غيبتهم

اِن سے سوال کرنیکا معنے خبر دینا اپنے حال اور عیال سے نہ شکایت
کرنی اپنے پروردگار سے کہ ہو اسکا سوال خبر لینے کو پس کہے بھلا
سپرد کیا گیا ہے ہمارے لئے تیری طرف کچھ بھلا تجھکو اذن دیا گیا ہے اے
وکیل اے خزانچی اے امانت دار اے مملوک اے فقیر اے وہ شخص کہ میں
اور وہ برابر ہیں اس چیز میں وہ انکے ہاتھ میں ہے جسکا مالک ہمارے
سوا ہے جسکے عیال میں ہم سب ہیں سوال کرے اسطرح پر تو اسکو لئے سوال کرنا جائز
ہوگا اور اگر نہ ہو پس نہیں جائز اور نہیں ہے کرامت واسطے ہر مشرک دجال
ریاکار بت پرست نکلنے والے کے اہل طریقہ پر دعوی کرنیوالے جھوٹ بولنے والے منافق
زندیق کے پھر اگر وہ دیا جائے تو شکر کرے اور اگر نہ دیا جائے تو صبر کرے اسیطرح ہوتی ہیں
صفتیں فقیر سچے کی اور نہ اداس ہو رد کرنے سے اور نہ متغیر ہو پس خفا
ہوجاوے اور اعتراض کرنے لگے اور مذمت کرنے لگے اپنے رد کرنیوالے کی پس ظلم کرے
اسپر کیونکہ وہ تو مامور اور وکیل ہے اور وکیل وہ ہے کہ تصرف کرے اس چیز میں
کہ اسکے ہاتھ میں ہے اپنے حکم دینے والے اور اپنے وکیل بنانیوالے اور اپنے دینے والے کے
اذن سے اور وہ اللہ پاک ہے بلکہ رجوع کرے اسکیطرف پس مانگے اس سے میسر کرنا اور آسان
کرنا تاکہ تابع کرے اسکے لئے دلوں کو اور خوار کرے اسکے لئے مشکلیں اور ڈالے
اسکے لئے رزق اور پہونچا دے اسکیطرف قسمیں اور اٹھا دے اس سے بھوک اور عذاب
کو اور خواری کو غلاموں اور سرداروں کیطرف اور شاید کہ اللہ تعالی تنگ
کرے لوگوں کے ہاتھوں کو اس سے دینے سے تو کہ اسکو پھیرے اپنی طرف پس وہ
لازم پکڑ لے اسکے دروازے کو اور اٹھا دے اپنی دعا اور عاجزی سے
پھر وہ پس ہو وہی آپ دینے والا اسکو سوا بندوں کے

فصل

اچھی زندگانی کرنیکے آداب میں اور لازم ہے فقیر کو یہ کہ اچھی کرے زندگانی اپنے
بھائیوں کے ساتھ پس ہو کھلے منہ نہ تیوری چڑھانیوالا اور نہ مخالفت کرے
اس چیز میں کہ وہ چاہتے ہوں اس سے بشرطیکہ نہ ہو اسمیں پھاڑنا واسطے
شریعت کے اور گذرنا حد سے اور مرتکب ہونا واسطے گناہ کے بلکہ ہو وہ چیز سے
جسکو مباح رکھا ہو شریعت نے اور اجازت دی ہو اسمیں پروردگار نے اور نہ ہو جھگڑا
کرنیوالا اور نہ لڑائی کرنیوالا اور ہو ہمیشہ درگذر کرنیوالا بھائیوں کا اس شرط پر کہ
ہم نے ذکر کی اور اٹھانیوالا ان سے اس چیز کو جسمیں وہ اسکی مخالفت کریں اور ہو
صبر کرنیوالا انکی ایذا پر نہ کینہ رکھنے والا اور نہ لپیٹے کسی کے لئے انمیں برائی اور کھوٹ
اور مکر پر نہ غیبت کرنیوالا ان کے غائب ہونیکی حالت میں

ولا يكون سيئ المحضر ويذب عن أخيه في حال غيبته
عنه ويستر العيوب على إخوانه ما أمكنه وإن
مرض أحد منهم عاده فإن شغله عن ذلك شاغل
مضى إليه فهنّاه بالعافية وإن مرض هو ولم يعده
بعض إخوانه اعتذر عنه فإذا مرض لم يقابله
بذلك بل يعوده ويصل من قطعه ويعطي من
حرمه ويعفو عمن ظلمه وإذا أساء أحدهم إليه
اعتذر عنه عن نفسه ويرجع بالملامة على
نفسه ولا يرى ملكه ممنوعاً عن غيره من الإخوان
ولا يحتكر في ملكهم بغير إذنهم ولا ينسى الورع
في جميع حركاته وسكناته وإن انبسط معه أحد
من إخوانه في شيء من ماله أجابه إلى ذلك مسرعاً
مستبشراً فرحاً مسروراً متقلداً منة في ذلك
منه حيث جعله أهلاً لبساطته معه وإنزال
حاجته به ولا يستعير من أحد شيئاً إن أمكنه
وإن استعار أحد منه شيئاً لا يسترده ما أمكنه
لأنه ما استعار منه إلا لحاجته ولا يليق بالفتوة
استرداد المعار كما لا يحسن في الشرع استرجاع
الهدية والهبة فإن لم يقدر على ذلك فليستر
إعانته ولا يمنعه من ذلك ولو كل يوم إذ لا يليق
بحاله أن ينفرد عن أحد من الناس بماله لأنه هو
ليس في رق شيء من الأشياء فلا يملكه شيء فكل
من ملك شيئاً فذلك الشيء يملكه لأن المرء عبد
لمن زمامه بيده بل يرى الأشياء التي في يده
ملكاً لله عز وجل وهو وبقية الناس عبيد الله
عز وجل والكل متساو في ملكه عز وجل وما
كان في يده الكل مستعمل فيه بحكم الشرع والورع
[illegible]

اور نہ ہو سامنے بُرا کہنے والا اور دور کرے اپنے بھائی سے
اس سے اور ڈھانپے عیبوں کو اپنے بھائیوں پر جتنی
کوئی ان میں سے تو اسکی بیمار پرسی کرے پس اگر روکے
کوئی شغل تو جاوے اسکی طرف پس مبارکباد دیوے اسکو عافیت کی اور اگر بیمار
ہو جاوے آپ اور اسکی عیادت نہ کرے اسکے بھائیوں میں سے بعض تو عذر
جو عذر رکھے اس سے پھر اگر وہ بیمار ہو جاوے تو نہ کرے اسکا بدلا اس سے بلکہ اسکی عیادت
کرے اور ملاوے اس شخص کو جو اسکو توڑ ڈالے اور جو محروم رکھے اسکو اور اسکو معاف کرے جو اس پر
ظلم کرے اور جب برائی کرے کوئی انکا اسکی طرف تو عذر قبول کرے اس سے اپنے نفس کے
نزدیک اور رکھے ملامت سر اپنے نفس پر اور نہ دیکھے اپنی ملک کو ممنوع اپنے غیر سے
اپنے بھائیوں میں سے اور نہ سینہ زوری کرے انکے ملک میں بغیر انکی اذن کے اور نہ
بھولے پرہیزگاری کو اپنے سب حرکات و سکنات میں اور اگر خوش ہو اسکو ساتھ
کوئی اسکے بھائیوں میں کسی چیز میں اسکی مال میں سے تو اسکو قبول کرے
اسکی طرف جلدی خوش و خرم مسرور گلے میں پٹہ ڈالنے والا احسان سے کہ اس نے
ایسے کہ کیا اسکو لائق ساتھ فراخی کرنیکے ساتھ اسکے اور پورا کرنے حاجت اسکی کے ساتھ
اور نہ عاریت لے کسی سے کچھ اگر اس سے ہو سکے اور اگر عاریت لیوے کوئی اس سے کچھ تو نہ واپس
نہ لیوے حتی الامکان کیونکہ اس نے نہیں عاریت لی اس سے مگر اپنی حاجت کے لئے
اور نہیں لائق جوانمردی کے عاریت دی ہوئی چیز کا پھیر لینا جیسے اچھا نہیں
شریعت میں ہدیہ اور ہبہ کا واپس کرنا پس اگر قادر نہ ہو اسپر پس چاہئے کہ چھپاوے
کرے اسکی عاریت دینے میں اور نہ منع کرے اسکو اس سے اگرچہ ہر روز ہو کیونکہ نہیں لائق
اسکے حال کے یہ کہ اکیلا ہو کسی سے لوگوں میں سے اپنے مال کے ساتھ کیونکہ وہ
ایسا نہیں ہے کسی چیز کی قید میں ان چیزوں میں سے پس مالک ہو اسکی کوئی چیز
پس جو شخص مالک ہو کسی چیز کا پس وہی چیز مالک ہے اسکی کیونکہ
تحقیق مرد بندہ ہے اسکا جسکے ہاتھ میں ہے باگ اسکی بلکہ دیکھے
ان چیزوں کو کہ اس کے ہاتھ میں ہیں ملک واسطے اللہ تعالی
کے اور وہ آپ اور باقی سب لوگ بندے ہیں اللہ پاک کے
اور سب برابر ہیں اللہ عز و جل کے ملک میں ولیکن جو ہو اسکے
ہاتھ میں عمل کرے اسمیں ساتھ شریعت و پرہیزگاری کے
[illegible]

أن يستر ... عن إخوانه ما أمكنه لئلا تشتغل
قلوبهم بسببه فيتكلفون له وكذلك إن مسّه
غمّ أو أصابه حزن لا يظهر ذلك لإخوانه ولا
يشوّش عليهم ما هم فيه من الفرح والسرور والراحة
ولذة العيش وإن رأى إخوانه مسرورين ولديه غمّ و
همّ وقد أظهروا فرحا وسرورا ساعدهم في
الظاهر من إظهار النشاط والاستبشار ويكتم
عنهم ما هو فيه من الاستيحاش والحزن والهمّ
فلا يقابلهم بما يكرهون ولا يختلف عنهم في شيء
من ذلك وينبغي له في أدب حسن العشرة إذا استوحش
من شيء أن يتكلم في حسن الخلق ويرد قلبه إليه
لتزول وحشته وينبغي له أن يعاشر كل أحد
من حيث هو لا يكلفه مجاوزة حده وموافقته
بل يتابعه فيما عليه ذلك الإنسان ما لم يكن
فيه خرق للشرع قال النبي صلى الله عليه وسلم
أمرنا معاشر الأنبياء أن نحدّث الناس على قدر
عقولهم وينبغي له أن يعاشر من دونه بالشفقة
عليه ومن فوقه بالإجلال ومن هو مثله بالإنصاف
والإيثار والإحسان **فصل** في آداب الفقراء عند
الأكل من ذلك أن لا يأكلوا بالشره ولا على الغفلة
بل يذكروا الله عز وجل بقلوبهم عند الأكل لا ينسوه
ومن ذلك أن لا يمدّوا أيديهم عند الطعام قبل من
هو فوقهم ومن ذلك أن لا يقولوا لغيرهم كل
ولا يضعوا مما بين أيديهم شيئا بين يدي غيرهم
لا على طريق الخدمة ولا على طريق الانبساط إلا
صاحب الطعام فإنه مسلّم له ذلك لأنه نوع
خدمة منه ولا يقولوا لصاحب الطعام كل معنا
وإذا أقعد موضعا لا يختار غيره ويقعد حيث
[illegible] الطعام ما دام يأكل من معه

اپنا حال چھپانا اپنے بھائیوں سے حتی الامکان تاکہ نہ مشغول ہوں انکے
دل اسکے سبب سے پس وہ تکلف کریں اسکے لئے اور اسی طرح اگر لگے اسکو
کوئی غم یا پہونچے اسکو حزن تو نہ ظاہر کرے اسکو اپنے بھائیوں سے اور نہ پراگندہ
کرے انپر اس فرحت اور خوشی اور راحت اور زندگی کی لذت کو جس میں
وہ ہیں اور اگر دیکھے اپنے بھائیوں کو خوش اور اسپر آگیا غم اور اندیشہ اور وہ ظاہر کریں
فرحت اور خوشی تو انکی مدد کرے ظاہر میں خوشی اور خرمی کے ظاہر کرنیسے
اور چھپاوے اُن سے وہ جس میں وہ ہے اداسی اور غم اور اندیشہ سو نہیں انکا
مقابلہ کرے اس چیز سے کہ مکروہ جانیں اور نہ مخالفت کرے ان سے کسی چیز
میں اس سے اور لازم ہے اسکو ادب میں اچھی گذران کرنیکے جب اداس ہو
کسی چیز سے یہ کہ کلام کرے اچھے خلق میں اور پھیرے اپنے دل کو اسکی
طرف تاکہ دور ہو اداسی اور لازم ہے اسکو اچھا برتاؤ کرنا ہر ایک سے
اسوجہ سے کہ وہ اسکو تکلیف نہ دے اسکی حد اور اسکی موافقت سے
گذر کر بلکہ اسکی پیروی کرے وہ اس چیز میں جسپر وہ آدمی ہے جب
تک نہ ہو اسمیں خلاف شریعت کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم پیغمبروں کے گروہ حکم کئے گئے ہیں یہ کہ ہم بیان کریں لوگوں
سے انکے عقلوں کے قدر پر اور لازم ہے فقیر کو یہ کہ برتاؤ کرے اس سے
جو اس سے کم ہے اسپر شفقت کرنے سے اور اس سے جو اس سے
بڑا ہے بزرگی کرنے سے اور اس سے جو اسکی مثل ہے خوشنودی اور
اپنے پر پسند کرنے اور احسان کرنے سے **فصل** فقیروں کے آداب
میں سے وقت کھانیکے ان آداب میں سے یہ ہے کہ نہ کھاویں حرص سے اور نہ
غفلت سے بلکہ یاد کریں اللہ تعالیٰ کو اپنے دلوں سے کھانیکے وقت اور نہ
بھولیں اسکو اور ان آداب میں سے یہ ہے کہ نہ لمبے کریں اپنے ہاتھ نزدیک
کھانیکے پہلے اُس شخص سے کہ وہ ہو بزرگ انکا اور ان آداب میں سے یہ ہے
کہ نہ کہیں اپنے غیر سے جو کھا اور نہ رکھیں اس چیز میں سے کہ انکے آگے ہے
کچھ اپنے غیر کے آگے نہ خدمت کے طریقہ پر اور نہ خوشی کے طریقہ پر مگر کھانا
کھلانیوالا کیونکہ تحقیق جائز ہے اسکے لئے کیونکہ یہ تحقیق ایک خدمت کا
قسم ہے اس سے اور نہ کہیں کھانا کھلانیوالے سے تو کھا ہمارے ساتھ
اور جب بٹھایا جاوے ایک جگہ میں نہ اختیار کرے اور جگہ کو اور بیٹھا رہے جہاں حکم کیا گیا
ہو اور نہ اٹھاوے اپنا ہاتھ کھانے سے جب تک کھاوے جو اسکے ساتھ ہو

[illegible] في حقيقة الفقر [illegible] التصوف [illegible] وقطع المالوفات
باقی بر صفحہ ۶۳۹ دیکھو

لِئَلَّا يَحْتَشِمَ صَاحِبُهُ فَيَحْمِلَهُ عَلَى الْاِمْتِنَاعِ وَلَا يَنْبَغِي
اَنْ يَرْفَعَ الطَّعَامَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْفَقِيْرِ مَادَامَ
يَأْكُلُ وَمَادَامَ عَيْنُهُ عَلَيْهِ وَيُسَاعِدُ الْاَصْحَابَ
عَلَى الْاَكْلِ بِقَدْرِ مَا لَا يَكُوْنُ مُخَالِفًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ
شَهْوَةٌ وَلَا يَنْبَغِي اَنْ يُلْقِمَ عَلَى الْمَائِدَةِ اَحَدًا وَاِنْ عُرِضَ
عَلَيْهِ الْمَاءُ لَا يَرُدُّ السَّاقِيَ وَلَوْ بِقَطْرَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَوْ قَامَ
صَاحِبُ الطَّعَامِ بِالْخِدْمَةِ لَا يَمْنَعُ وَلَوْ اَرَادَ صَبَّ الْمَاءِ
عَلَى يَدِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ وَيَنْبَغِي اَنْ يَأْكُلَ مَعَ الْاَغْنِيَاءِ بِالتَّوَقُّرِ
وَمَعَ الْفُقَرَاءِ بِالْاِيْثَارِ وَمَعَ الْاِخْوَانِ بِالْاِنْبِسَاطِ وَلَا
يَخْطُرُ الْاَكْلُ بِبَالِهِ اِلَّا اِذَا حَضَرَ فَحِيْنَئِذٍ يَأْكُلُ وَلَا
يُسَاعِدُ نَفْسَهُ فِي اشْتِهَاءِ شَهْوَتِهَا وَلَعَلَّهَا لَمْ تَكُنْ
مَقْسُوْمَةً لَهُ فَلَا يَنَالُهَا اَبَدًا فَيَبْقَى مَحْجُوْبًا بِهَا عَنِ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَيَشْتَغِلُ بِهَا عَنْ طَاعَتِهِ وَمُرَاقَبَةِ حَالِهِ
فَاِذَا اَعْرَضَ عَنْ ذٰلِكَ وَاشْتَغَلَ بِحَالِهِ كَانَ سَلِيْمًا
فَاِنْ كَانَتْ مَقْسُوْمَةً لَهُ ثُمَّ حَضَرَتْ اشْتَهَاهَا وَ
تَنَاوَلَهَا وَشَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَا يَجْعَلُ الْاَكْلَ هَمَّهُ وَ
يُعَلِّقُ قَلْبَهُ بِهِ وَلَا يَجْعَلُهُ حَدِيْثَهُ بَلْ يَعْهَدُ مَعَ
نَفْسِهِ بِاَنَّهَا مَرِيْضَةٌ وَمِنْ حَالِهَا الْاِحْتِمَاءُ عَنِ
الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالشَّهَوَاتِ حَتّٰى يَبْرَأَ عَنِ الْمَرَضِ
فَاَلَمُ مَنْ هَوَاهَا وَاِرَادَتُهَا وَمُنَاهَا وَالرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ
طَبِيْبُهَا وَمُدَاوِيْهَا فَاِذَا بَعَثَ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ عَلٰى
يَدِ مَمْلُوْكِهِ تَنَاوَلَهَا وَعَلِمَ اَنَّ دَوَاءَهَا وَعَافِيَتَهَا فِي ذٰلِكَ
دُوْنَ غَيْرِهِ وَاشْتَغَلَ بِحِفْظِ الْحَالِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَاِخْرَاجِ
الْاَشْيَاءِ مِنَ الْقَلْبِ وَالْاِرْتِكَانِ اِلٰى شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ
وَالطُّمَأْنِيْنَةِ اِلَيْهِ اَبَدًا فِي جَمِيْعِ حَرَكَاتِهِ وَسَكَنَاتِهِ

فَصْلٌ

فِي اٰدَابِهِمْ فِيْمَا بَيْنَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ لَا يَمْنَعُوْا
شَيْئًا يَكُوْنُ لَهُمْ مِنْ اَصْحَابِهِمْ مِنْ ثِيَابِهِمْ وَسَجَّادَاتِهِمْ
وَرَكَوَاتِهِمْ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهُ وَلَوْ تَعَدّٰى اَحَدٌ مِنْهُمْ سَجَّادَةً
فَلَمْ [illegible] يَسْتَوْحِشُ مِنْهُ وَ [illegible]

اور نہ شرمندہ کری اپنے یار کو پس برانگیختہ کری اسکو رک جانے پر اور نہیں لائق ہے
یہ کہ اٹھایا جاوے کھانا فقیر کے آگے سے جبتک وہ کھاوی اور جبتک اسکی
آنکھ اسپر ہو اور مدد دے یاروں کو کھانے پر بقدر اسکے کہ نہ ہو مخالف
اگرچہ نہ ہو اسکو خواہش اور نہیں لائق کہ لقمہ دلیوے خوان پر کسیکو اور اگر پیش کیا جاوے اسپر پانی تو نہ رد کرے پلانیوالے
کو اگرچہ ہو ایک ہی قطرہ اور اگر کھڑا ہو کھلانیوالا خدمت پر تو
منع نہ کرے اور اگر وہ ارادہ کرے پانی کے ڈالنے کا اسکے ہاتھ پر
پس اسکو منع نہ کرے اور لازم ہے کہ وہ کھاوے دولتمندونکے
ساتھ بزرگی سے اور فقیروں کے ساتھ انکو اپنے پر پسند کرنیسے اور
بھائیوں کے ساتھ کھلے منہ سے اور کھانیکا خیال نہ رکھے دل میں
مگر جب حاضر ہو پس اسوقت کھاوے اور نہ مدد دیوے اپنے نفس کو
خواہش کی آرزو میں اور شاید کہ وہ نہ ہو قسمت کی گئی اسکے لئے پس
اسکو نہ پہونچے کبھی پس رہے پردے میں اسکے سبب سے اللہ تعالی سے اور مشغول
ہو اسکے سبب سے اسکی عبادت اور اپنے حال کے مراقبہ سے پس جب منہ
پھیریگا اس سے اور مشغول ہوگا اپنے حال میں تو ہوگا سلامت رہنیوالا پس اگر ہو
اسکی قسمت کیگئی پھر حاضر ہو تو اسکی آرزو کری اور اسکو کھاوی اور شکر کرے اللہ تعالی
کا اور نہ کری کھانیکو اپنا مقصود اور نہ لٹکا وے اپنا دل اسمیں اور نہ کری اسکو اپنی بات
بلکہ تمہید کری اپنے نفس کے ساتھ اس سے کہ وہ بیمار ہے اور اسکے حال سے ہے پرہیز کرنا
کھانے اور پینے اور خواہشوں سے یہانتک کہ اچھا ہو بیماری سے پس نفس کی
بیماری اسکی خواہش اور اسکا ارادہ اور اسکی امیدیں ہیں اور اللہ پاک
اسکا طبیب ہے علاج کرنیوالا ہے پس جب وہ بھیجے کھانا اور پینا اپنے کسی
غلام کے ہاتھ تو اسکو کھالے اور جانے کہ تحقیق اسکی دوا اور عافیت اسی
میں ہے سوا اسکی غیر کے اور مشغول ہو اپنے حال کے نگاہ رکھنے اور مراقبہ
اور نکالنے میں سب چیزوں کے دل سے اور جھکنے سے کسی چیز کیطرف
چیزوں میں اور آرام پکڑنے میں اسکیطرف ہمیشہ اپنے تمام حرکات اور سکنات میں

فصل

انکے آداب میں آپس میں ان آداب میں سے یہ ہے کہ وہ نہ منع کریں
کسی چیز سے کہ ہو انکے اپنے یاروں سے جیسے انکے کپڑے اور مصلے اور رکوے
اور جو چیز اسی قسم کی ہو اور اگر پامال کرے کوئی ان میں سے اسکو مصلے
کھلانے کو تو نہ وحشت پکڑے اس سے اور آپ نہ رکھے اپنا پاؤں

على سجادة غيره ولا يبسط سجادته على سجادة
من هو فوقه في الرتبة ولو مدّ أحد يده إلى كتفه
لا يمنعه ولا يمدّ هو يده إلى كتف غيره ولا يستخدم
أحدًا من الفقراء ويخدم هو بنفسه كل أحد ويغمز
أرجل الفقراء ولو أراد أحد أن يغمز رجله لا يمنعه
وإذا دخل الحمام فليس في آداب الفقراء أن يمكّنوا
القيّم من دلكهم ولو أراد بعضهم دلك بعض مكّنه
منه ولا يمنعه وإذا نظر فقير إلى شيء من خرقته
أو سجادته أو غير ذلك فليدفعه إليه في الوقت
وليؤثره به ولا ينبغي أن يجعل الفقراء في انتظار عند
الأكل وكذلك في كل شيء لا يؤذي قلب أحد بأن
ينتظر ما أمكنه فإن المنتظر مستثقل وإذا أراد
أن يقدّم إلى فقير طعامًا فيجب أن لا يحبسه في
الانتظار لأن انتظار المرقة ذل ولا ينبغي أن يدّخر
شيئًا ما يمكنه وإذا لم يكن الطعام كثيرًا فلا يأكل
إلا بعد ما يفضل منهم ويجتهد في تقديم الطعام
إلى الفقراء أن يكون ألطف ما يمكنه وأوفق لهم
وإن كان في قوم فلا ينبغي أن ينفرد عنهم بأكل
شيء ولا بأخذ شيء فإن فتح له بشيء ينبغي
أن يطرحه في الوسط وإن مرض وهو بين قوم
فاحتاج إلى تخصيصه بدواء فينبغي له أن
يستأذن الجماعة في ذلك وأما إذا نزل
رباطًا أو مدرسة وفيها شيخ أو خادم
فينبغي أن يكون بحكم ذلك الشيخ ولا يفعل
شيئًا إلا باستطلاع رأيه وإذا ورد على قوم فينبغي
أن يوافقهم على ما هم عليه ولا ينبغي أن يجهر
صوته بين الفقراء بتسبيحه وقراءته بل يخفي
ذلك عنهم ويستتر به أو ينقل ذلك إلى فكر
لاعتبار عبادته باطنة وإن كان من الخواص

اپنے غیر کے مصلے پر اور نہ بچھاوے اپنا مصلے اُس شخص کے مصلے پر
جو اس سے بزرگ ہو رتبہ میں اور اگر لنبا کرے کوئی اپنا ہاتھ اسکے بازو کیطرف تو
اسکو منع نہ کرے اور نہ لنبا کرے وہ اپنا ہاتھ اپنے غیر کے بازو کیطرف اور نہ
خدمت طلب کرے کسی سے فقیروں میں سے اور خدمت کرے وہ آپ ہر ایک کی اور
دباوے فقیروں کے پاؤں اور اگر ارادہ کرے کوئی یہ کہ دباوے اسکا پاؤں تو اسکو منع
نہ کرے اور جب داخل ہو حمام میں پس نہیں ہے فقیروں کے آداب میں یہ کہ جگہ دیں
ملنے کو کھڑے ہونیوالے کو اپنے ملنے سے اور اگر ارادہ کرے انکا بعض بعض
کے ملنے کا تو اسکو جگہ دیوے اپنے سے اور اسکو منع نہ کرے اور جب نظر کرے کوئی
فقیر کسی چیز کیطرف اسکے کپڑے یا سجادے یا اسکے سوا سے پس چاہئے کہ اسکو
پھینکدے اسکیطرف اسوقت اور اسکو اپنے پر پسند کرے اسمیں اور نہیں
لائق ہے کہ کرے فقیروں کو اپنی انتظار میں نزدیک کھانیکے اور اسیطرح ہر ایک چیز میں
نہ ایذا دیوے کسیکے دل کو اس سے کہ وہ اسکی انتظاری کرے جتنی طاقت رکھے کیونکہ تحقیق
انتظاری کرنیوالا بوجھ اٹھاتا ہے اور جب ارادہ کرے آگے کرنیکا فقیر کیطرف کھانیکو
پس واجب ہے کہ اسکو بند نہ کرے انتظاری میں کیونکہ شوربے کی انتظاری کرنی ذلت
ہے اور نہیں جائز ذخیرہ رکھنا کسی چیز کو اسمیں سے کہ وہ طاقت رکھتا ہو اور
جب نہ ہو کھانا زیادہ پس وہ نہ کھاوے مگر بعد اسکے کہ بچ جاوے ان سے
اور کوشش کرے کھانیکے آگے کرنے میں فقیروں کیطرف یہ کہ ہو پاکیزہ تر اس چیز کا کہ اسکو
ممکن ہو اور زیادہ موافق انکے لئے اور اگر وہ ہو کسی قوم میں پس نہیں
جائز اکیلا ہونا ان سے کسی چیز کے کھانے میں اور نہ کسی چیز کے لینے میں پھر
اگر فتوح دیجاوے اسکو کوئی چیز تو لائق ہے کہ اسکو ڈالدے درمیان میں اور
اگر وہ بیمار ہو حالانکہ وہ درمیان کسی قوم کے ہو پس محتاج ہو اپنے خاص
کرنیکی طرف دوا میں پس لائق ہے اسکو اجازت مانگنی جماعت سے اسمیں ولیکن جب
اُترے کسی مسافرخانہ یا مدرسہ میں اور اسمیں ہو کوئی شیخ یا خادم پس
لازم ہے یہ کہ ہو وہ اُترا اس شیخ کے حکم سے اور نہ کرے کچھ مگر دریافت
کرنے سے اسکی رائے کے اور جب وارد ہو کسی قوم پر پس لازم ہے انکی موافقت
کرنی اس چیز پر جسپر وہ ہوں اور نہیں لائق اپنی آواز کا اٹھانا فقیروں کے
درمیان اپنی تسبیح اور اپنے پڑھنے سے بلکہ اسکو چھپاوے اور
ڈھانپے اُن سے یا نقل کرے اسکو فکر کرنے اور باطنی
عبادت کے اعتبار کرنے کیطرف اور اگر وہ ہو خاص بھید والوں

ذوي الأسرار فلا كلفة عليه في ذلك لأن ربه يتولاه ويهيئ له ويأمره وينهاه في ذلك ويسخر له قلوب الجماعة ويعطفها عليه ويملأ من هيبته تارة وهيبته واحترامه أخرى وكذلك لا ينبغي أن يرفع صوته بغير ذكر من الكلام بينهم وإذا كان بين قوم فينبغي أن لا يسار أحدا منهم ولا يتكلم بين الفقراء بشيء من حديث الدنيا والمأكولات ما أمكنه ومن شرطه أيضا أن لا يكتب بين الفقراء شيئا ما أمكنه ووجد من ذلك بدا ويشتغل بالعمل بالمكتوب ومراقبة قلبه وحفظ حاله والتفكر فيهما ولا يكثر من النوافل بين أيديهم وإذا صام الجماعة وافقهم في ذلك ولا ينفرد عنهم بالصوم ولا ينام بين الفقراء وهم أيقاظ إلا أن يغلب عليه النوم فينفرد عنهم ويضطجع بقدر ما تنكسر سورته ولا ينبغي له أن يتقدم بشيء من شيء واختياره على الفقراء إذا أمكنه وإن طالبه الفقير بشيء فلا يرده ولو بقليل فلا يؤذي قلبه بطول الانتظار وإذا شاوره أحد فلا يعجل عليه بالجواب فيقطع عليه كلامه بل يمهله حتى ينتهي جميع ما في قلبه ولا يجيبه بالرد والإنكار فإذا فرغ من ذلك ورآه غير صواب قابله أولا بالموافقة وقال هذا وجه ثم يبين له ما هو أصوب منه عنه برفق لا بمخاشنة ووحشة ومن آدابهم أن لا يمدحوا الطعام حال الأكل ولا يذموه

فصل في آدابهم مع الأهل والولد

من ذلك حسن الخلق والإنفاق عليهم بالمعروف ما أمكنه وإذا ملك في اليوم ما يكفيه ليومه فلا يحبس شيئا لغد وله إلى ذلك القدر حاجة في الحال فإن فضل من ذلك شيء فليدخره لغيره [illegible] لا لنفسه فلا يأكل [illegible]

میں سے پس نہیں ہے کوئی تکلیف اسپر ہیں کیونکہ پروردگار اسکا والی ہے اسکا اور اسکو حکم کرتا ہے اور منع کرتا ہے اسمیں اور تابع کردیگا اسکے لئے دل جماعت کے اور انکو مہربان کردیگا اسپر اور انکو بھر دیگا اسکی محبت سے ایکبار اور اسکی ہیبت اور بزرگی سے دوسری بار اور اسیطرح نہیں جائز یہ کہ وہ اپنی آواز کو بلند کرے بغیر ذکر کے بات کرنے سے انکے درمیان اور جب ہو کسی قوم کے درمیان پس لازم ہے کہ پوشیدہ بات نہ کہے کسی سے انکے سوا اور نہ کلام کرے فقیروں کے درمیان دنیا کی کسی بات سے اور کھانیوالی چیزوں سے حتی الامکان اور اسکی شرطوں سے یہ بھی ہے کہ نہ لکھے درمیان فقیروں کے کچھ حتی الامکان اور جس قدر اس سے چارہ ہو بلکہ مشغول ہو عمل کرنے میں اسپر جو لکھا ہوا ہے اور اپنے دل کے مراقبہ اور اپنے حال کی نگہداشت اور ان دونوں میں فکر کرنے پر اور نہ زیادہ پڑھے نفلوں سے انکے سامنے اور جب روزہ رکھے جماعت تو انکی موافقت کرے اسمیں اور اکیلا نہ رہے جب وہ روزہ نہ رکھیں تو انکی موافقت کرے اسمیں ورنہ اکیلا ہو ان سے روزہ میں اور نہ سووے فقیروں کے درمیان جب وہ جاگتے ہوں مگر یہ کہ غالب ہو اسپر نیند پس اکیلا ہو ان سے اور لیٹ جاوے اسقدر کہ توڑ دے نیند کے جوش کو اور نہیں لائق اسکو آگے بڑھنا کسی چیز کی خواہش اور اسکے اختیار کرنے میں فقیروں پر جب کہ طاقت رکھے اور جب طلب کرے اس سے فقیر کوئی چیز پس اسکو رد نہ کرے اگرچہ تھوڑی ہو اور نہ ایذا دے اسکے دل کو انتظار کی طول سے اور جب اس سے کوئی مشورہ لیوے پس جلدی کرے اسپر جواب میں پس قطع کرے اسپر اسکی کلام بلکہ مہلت دیوے اسکو یہانتک کہ تمام کرے سب جو اسکے دل میں ہے اور نہ جواب دیوے اسکو رد اور انکار سے پس جب فارغ ہو اس سے اور دیکھے اسکو نادرست اس سے پہلے آوے پہلی موافقت سے اور کہے یہ ایک وجہ ہے پھر بیان کرے اسکو جو کچھ زیادہ ٹھیک ہے اس سے اسکو نرمی سے نہ سختی اور وحشت سے اور فقیروں کے آداب سے یہ ہے کہ نہ سراہیں کھانے کو کھاتے وقت اور نہ اسکی مذمت کریں

فصل انکے آداب میں ساتھ اپنی بیوی اور بچوں کے

انمیں سے ہے اچھا خلق اور نفقہ دینا انپر بھلائی سے اس چیز سے کہ اس سے ہو سکے اور جب وہ مالک ہو دن میں اتنے کا کہ اسکو کفایت کرے واسطے اسکے دن کے پس نہ بند کرے کچھ کل کے لئے جب کہ اس کو حاجت ہو اس قدر میں اس کو پس اگر بچ جاوے اسمیں سے کچھ پس چاہیئے کہ اسکو ذخیرہ کرے عیال کیلئے نہ اپنے نفس کے لئے پس وہ نہ کھاوے مگر انکی متابعت میں بلکہ ہو

كالوكيل والخادم لعياله وكالمملوك مع سيده ويعتقد
بخدمته عياله والكد عليهم والقيام بمصالحهم اداء
امر الله وطاعته وليعزل خدمة نفسه من
الوسط ويؤثر عياله على نفسه واذا اكل اكل
بشهوتهم ولا يحملهم على متابعة شهوة نفسه
واذا كان في ذات يده شيء يصلح لشتائه وهو
في الصيف محتاج لثمنه صرفه في وجه حاجته
في الصيف وان وجد كفاية يومه وكان فيه فضل
للكسب في يومه لكفاية غد لعياله لم يشتغل
بذلك بل يقف مع الكفاية في يومه لان الوقوف
مع الكفايات واجب وآخر تدبير غد الى غد فان
كان له قوة في التوكل وصبر على مقاساة القلة
والجوع والضر وقصر قوة عياله عن ذلك فلا
يجوز له ان يدعوهم الى حالة نفسه بل يتحرك
ويكتسب لاجلهم وان رأى من اهله الطاعة
لله عز وجل وحسن السيرة والعبادة فعليه
بكسب الحلال واطعامهم المباح حتى يثمر
ذلك الطاعة والصلاح ولا يطعمهم الحرام
فانه يثمر العصيان والجناح وليجتهد في
ذات نفسه باصلاح العمل والصدق وطهارة
الباطن حتى يصلح الله امره بينه وبين عياله
في حسن الصبر وحسن الطاعة له ولله
عز وجل والموافقة له وتعود بركة صلاحه
على عياله قال النبي صلى الله عليه وسلم من
اصلح ما بينه وبين الله عز وجل اصلح الله تعالى ما بينه
وبين الناس واهله وعياله من جملة الناس واذا
نزل به ضيف فيجب ان يطعم عياله مما
يطعم الضيف اذا كان بيده سعة وملكه
[illegible] ويفضل عنهم

مثل وکیل اور خادم کے اپنے عیال کیلئے اور مثل غلام کو ساتھ اپنے آقا کے اور اعتقاد کرے
خدمت کرنی اپنے عیال کی اور اپنے رنج اٹھانے اور اُنکی مصلحتوں میں کھڑے ہونی
اللہ کے حکم اور اسکی عبادت کا ادا کرنا اور چاہیئے کہ کنارے ہو اپنے نفس کی خدمت
درمیان سے اور پسند کرے اپنے عیال کو اپنے نفس پر اور جب کھاوے تو کھاوے انکی آرزو سے
اور نہ اُٹھاوے انکو اپنے نفس کی آرزو کی متابعت پر اور جب ہووے اسکے ہاتھ میں چیز
کہ لائق ہے اُسکے جاڑے کے لئے اور وہ موسم گرمی میں محتاج ہے اُسکے
مول کا تو خرچ کر دے اپنی حاجت کیوجہ سے گرمی میں اور اگر پاوے اپنے
دن کی کفایت اور ہو اسمیں زیادتی واسطے کسب کرنیکے دن میں واسطے
کفایت کل کے اپنے عیال کے لئے تو نہ مشغول ہو اسمیں بلکہ ٹھہر جاوے
اپنی دن کی کفایت کے ساتھ کیونکہ ٹھہرنا ساتھ کفایتوں کے واجب ہے
اور پیچھے کرے کل کی تدبیر کو کل کیطرف۔ پس اگر ہو اسکو توکل میں قوت اور
صبر رنج کھینچنے میں قلت اور بھوک اور ضرر کے اور کم ہو قوت اُسکے
عیال کی اس سے پس نہیں جائز اس کو یہ کہ انکو بلاوے اپنے نفس کی
حالت کیطرف بلکہ حرکت کرے اور کسب کرے اُنکے لئے اور اگر دیکھے
اپنے اہل سے تابعداری واسطے اللہ تعالی کے اور اچھی خصلت اور عبادت
پس اُسپر لازم ہے حلال کسب کرنا اور انکو کھلانا تاکہ پھل لاوے
یہ فرمانبرداری اور نیکی کا اور نہ کھلاوے انکو حرام کیونکہ تحقیق وہ
پھل لاتا ہے نافرمانی اور گناہ کا اور چاہیئے کہ کوشش کرے
اپنے نفس میں عمل کے نیک کرنے اور صدق اور باطن کے
پاک کرنے سے تاکہ سنوارے اللہ پاک اسکا کام اُسکے اور
اُسکے عیال کے درمیان اچھے صبر اور اچھی فرمانبرداری میں
اُسکے لئے اور اللہ تعالے کے لئے اور موافقت میں اُسکے
لئے اور لوٹے اسکی نیکی کی برکت اُسکے عیال پر فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص سنوارے اُس چیز
کو کہ اُسکے اور اللہ تعالے کے درمیان ہے تو سنواریگا اللہ تعالے
چیز کو جو اُسکے اور لوگوں کے درمیان ہے اور اسکا اہل عیال منجملہ
لوگوں کے ہے اور جب اترے اُس پاس کوئی مہمان پس واجب ہے کہ کھلاوے
اپنے عیال کو جو کھلاوے مہمان کو جب ہو اُسکے ہاتھ میں فراخی اور طاقت
پس چاہیئے کہ زیادہ کرے کھانا جسقدر عام ہو سب کو اور انکو کفایت کرے اور بچ جاوے

فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ فَقْرٌ وَقِلَّةٌ وَضِيقُ يَدٍ وَعِلْمٌ مِنْ عِيَالِهِ الْإِيثَارَ وَالرِّضَاءَ بِذٰلِكَ فَحِينَئِذٍ يُؤْثِرُ الضِّيفَانَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْهُمْ شَيْءٌ تَنَاوَلُوهُ عَلىٰ وَجْهِ التَّبَرُّكِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ سَيَخْلِفُ عَلَيْهِمْ وَيُوَسِّعُ مَا لَدَيْهِمْ فَإِنَّ الضَّيْفَ يَنْزِلُ بِرِزْقِهِ وَيَرْحَلُ بِذُنُوبِ أَهْلِ الْبَيْتِ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ وَإِذَا دُعِيَ الْفَقِيرُ إِلىٰ دَعْوَةٍ وَلَهُ عِيَالٌ وَلَيْسَ لَهُ مَا يُصْلِحُ شَأْنَهُمْ فَلَيْسَ مِنَ الْفُتُوَّةِ أَنْ يُضِيعَ عِيَالَهُ وَيَمْضِيَ إِلَى الدَّعْوَةِ وَيُؤْثِرَ شَهْوَتَهُ عَلىٰ فَاقَةِ عِيَالِهِ وَلَا يَسْتَقِيمُ فِي الطَّرِيقَةِ وَالشَّرِيعَةِ أَخْذُ الذِّلَّةِ وَالْخَيْبَةِ لِأَجْلِ الْعِيَالِ مِنَ الدَّعْوَةِ فَلْيَمْتَنِعْ مِنَ الْحُضُورِ وَلْيَصْبِرْ مَعَ أَهْلِهِ فَإِنْ كَانَ فِي صَاحِبِ الدَّعْوَةِ فُتُوَّةٌ وَعِلْمٌ بِأَنَّ لِلضَّيْفِ عِيَالًا فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ لَا يُفْرِدَهُ بِالْإِسْتِحْضَارِ بَلْ يُفَرِّغَ قَلْبَ الضَّيْفِ عَنْ شُغْلِ عِيَالِهِ بِأَنْ يَكْفِيَهُ ذٰلِكَ وَيَحْمِلَ إِلَيْهِمْ مَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ وَيُعْلِمَ ضَيْفَهُ بِذٰلِكَ وَالْوَاجِبُ عَلَى الْفَقِيرِ أَنْ يُؤَدِّبَ أَهْلَهُ بِمُلَازَمَةِ ظَاهِرِ الْعِلْمِ وَالشَّرِيعَةِ وَلَا يُمَكِّنَهُمْ مِنْ مُخَالَفَةِ الْعِلْمِ فِي الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُسَلِّمَ أَوْلَادَهُ إِلَى السُّوقِ وَتَعَلُّمِ الْحِرَفِ بَلْ يُعَلِّمَهُمْ أَحْكَامَ الدِّينِ وَيَحْمِلَهُمْ عَلىٰ تَرْكِ طَلَبِ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَيْهِ الْفَقْرُ وَقِلَّةُ الصَّبْرِ وَانْكِشَافُ الْحَالِ فِي الْفَضِيحَةِ وَالرُّجُوعُ إِلَى الْخَلْقِ فِي الْقُوتِ وَمَا يَسُدُّ بِهِ الْخَلَّةَ فَلْيَشْغَلْ أَهْلَهُ وَوَلَدَهُ وَنَفْسَهُ بِالْكَسْبِ وَتَحْصِيلِ مَا يَحْصُلُ بِهِ الْغِنَاءُ عَنِ النَّاسِ فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ مَعَ حِفْظِ الْحُدُودِ وَيُعَرِّفُ أَوْلَادَهُ وُجُوبَ مُرَاعَاةِ حَقِّ الْوَالِدَيْنِ وَمُجَانَبَةِ الْعُقُوقِ وَيُعَرِّفُ أَهْلَهُ مُرَاعَاةَ حَقِّ اللّٰهِ وَحَقِّهِ وَفَضِيلَةَ الصَّبْرِ مَعَهُ وَطَاعَتَهُ غَيْرَ ذٰلِكَ عَلىٰ مَا بَيَّنَّا فِي بَابِ آدَابِ النِّكَاحِ

فَصْلٌ

آدَابُهُمْ فِي السَّفَرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي كِتَابِ الْأَدَبِ

پس اگر ہوو ہاں فقیری اور قلت اور تنگی ہاتھ کی اور جانتا ہو اپنے عیال سے مہمان کو اپنے پر پسند کرنا اور راضی ہونا اسمیں اسوقت پسند کرے واسطے مہمانوں کے پس اگر بچ جاوے ان سے کچھ تو وہ کھاویں اسکو تبرک کے طریق پر پس تحقیق اللہ تعالیٰ خلیفہ کریگا انپر اور فراخ کریگا اسکو جو انکے پاس ہے کیونکہ مہمان اترتا ہے اپنے رزق کے ساتھ اور کوچ کرتا ہے گھر والوں کے گناہوں کے ساتھ جیسے آیا ہے حدیث شریف میں اور جب بلایا جاوے فقیر دعوت کیطرف اور اسکے لئے عیال ہو اور نہ ہو اسکے لئے وہ چیز کہ سنوارے انکے حال کو نہیں ہے جوانمردی سے یہ کہ ضائع کرے اپنے عیال کو اور آپ جاوے دعوت کیطرف اور پسند کرے اپنی خواہش کو اوپر عیال کے فاقے پر اور نہیں ہے درست طریقت اور شریعت میں پکڑنا خلطی اور سختی کا عیال کے سبب سے دعوت سے پس چاہیئے کہ باز رہے دعوت کے حاضر ہونے سے اور چاہیئے کہ صبر کرے اپنے اہل کے ساتھ پس اگر ہوگی دعوت کرنیوالے میں جوانمردی اور علم اسکا کہ مہمان کے لئے عیال ہے پس لازم ہے اسکو یہ کہ نہ اکیلا کرے اسکو دعوت میں حاضر کرنے میں بلکہ فارغ کرے دل مہمان کا اسکے عیال کے شغل سے ساتھ اسکے کفایت کرے اسکو وہ اور اٹھا دے انکیطرف جسکیطرف وہ محتاج ہوں اور جتلا دے اپنے مہمان کو اس سے اور واجب ہے فقیر پر یہ کہ ادب دے اپنے اہل کو علم کے ظاہر اور شریعت کے لازم پکڑنے میں اور نہ جگہ دیوے انکو علم کی مخالفت سے قلیل اور کثیر میں اور نہیں جائز اسکو یہ کہ سپرد کرے اپنی اولاد کو بازار اور ہنر وں کے سیکھنے کی طرف بلکہ انکو سکھاوے دین کے احکام اور انکو برانگیختہ کرے دنیا کے ترک کرنیکی طلب پر مگر یہ کہ غالب ہو اسپر محتاجی اور صبر کی قلت اور ظاہر ہونا حال کا اور خواری اور رجوع کرنا مخلوق کیطرف قوت میں اور اسمیں جس سے بند کرے حاجت کو پس چاہیئے کہ مشغول کرے اپنے اہل اور اولاد اور اپنے نفس کو کسب اور اس چیز کے حاصل کرنے میں جس سے حاصل ہو بے پروائی لوگوں سے پس یہ بہتر ہے اسکے غیر سے ساتھ نگاہ رکھنے حدود کے جتلا دے اپنی اولاد کو واجب ہونا نگاہ رکھنے حق ماں باپ کا اور دور رہنے کو انکی نافرمانی سے اور جتلا دے اپنی بیوی کو نگاہ رکھنا حق اللہ تعالیٰ کا اور اپنے حق اور فضیلت صبر کی ساتھ اپنے اور اپنی فرمانبرداری وغیرہ سے جیسے کہ ہم نے بیان کیا باب میں نکاح کے آداب کے

فصل

انکے آداب میں سفر میں اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ادب کی کتاب میں

فِي أَثْنَاءِ الْكِتَابِ أَنَّهُ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ سَفَرُ الْمُؤْمِنِ لِخُرُوجٍ
مِنْ أَوْصَافِهِ الْمَذْمُومَةِ إِلَى الصِّفَاتِ الْمَحْمُودَةِ فَيَخْرُجُ مِنْ
هَوَاهُ إِلَى طَلَبِ رِضَاءِ مَوْلَاهُ بِتَصْحِيحِ تَقْوَاهُ فَإِذَا أَرَادَ
الْفَقِيرُ أَنْ يُسَافِرَ مِنْ بَلَدِهِ فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ
يُرْضِيَ خُصُومَهُ وَيَسْتَأْذِنَ وَالِدَيْهِ أَوْ مَنْ هُوَ فِي
حُكْمِهِمَا فِي وُجُوبِ الْحَقِّ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمِّ وَالْخَالِ وَ
الْجَدِّ وَالْجَدَّةِ فَإِذَا رَضُوا بِذٰلِكَ خَرَجَ فَإِنْ كَانَ ذَا عِيَالٍ
وَفِي سَفَرِهِ عَنْهُمْ مَضَرَّةٌ عَلَيْهِمْ وَضَيْعَةٌ فَلَا يَسْلَمُ
لَهُ السَّفَرُ إِلَّا بَعْدَ إِصْلَاحِ أُمُورِهِمْ أَوْ يَسْتَصْحِبُهُمْ
مَعَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا
أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ وَمِنْ شَرْطِ الْفَقِيرِ إِذَا سَافَرَ
أَنْ يَكُونَ قَلْبُهُ مَعَهُ لَا يَكُونُ قَلْبُهُ مُلْتَفِتًا إِلَى عَلَائِقَ
وَرَاءَهُ وَلَا يَكُونُ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقًا بِمُطَالَبَةٍ أَمَامَهُ فَحَيْثُ
مَا نَزَلَ يَكُونُ قَلْبُهُ مَعَهُ وَيَكُونُ قَلْبُهُ فَارِغًا خَالِيًا عَنِ
الْأَشْيَاءِ كَمَا قِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دَوْحَةَ أَنَّهُ قَالَ
دَخَلْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَيْبَةَ الْبَادِيَةَ فَقَالَ لِي اطْرَحْ
مَا مَعَكَ مِنَ الْعَلَائِقِ فَطَرَحْتُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا دِينَارًا
فَقَالَ لَا تَشْغَلْ سِرِّي اطْرَحْ مَا مَعَكَ فَطَرَحْتُ
الدِّينَارَ فَقَالَ اطْرَحْ مَا مَعَكَ مِنَ الْعَلَائِقِ فَذَكَرْتُ
أَنَّ مَعِي شُسُوعًا لِلنَّعْلِ فَطَرَحْتُهَا فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجْتُ
فِي الطَّرِيقِ إِلَى شِسْعٍ إِلَّا وَجَدْتُهُ بَيْنَ يَدَيَّ فَقَالَ
ابْنُ شَيْبَةَ هٰكَذَا مَنْ عَامَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِالصِّدْقِ وَ
لَا يَنْبَغِي أَنْ يُنْقِصَ فِي سَفَرِهِ مِنْ أَوْرَادِهِ الَّتِي كَانَ يَفْعَلُهَا
فِي حَضَرِهِ لِأَنَّ السَّفَرَ زِيَادَةٌ فِي أَحْوَالِهِمْ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ
يَحْصُلَ لَهُ خَلَلٌ فِي أَعْمَالِهِ وَأَحْوَالِهِ بِسَفَرِهِ وَإِنَّمَا
الرُّخَصُ لِلضُّعَفَاءِ وَالْعَوَامِّ وَمَا لِلْأَقْوِيَاءِ وَالْخَوَاصِّ
بِالرُّخَصِ بَلِ الْعَزِيمَةُ شَأْنُهُمْ أَبَدًا فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِمْ
وَالتَّوْفِيقُ شَامِلٌ لَهُمْ وَالرَّحْمَةُ نَائِلَةٌ عَلَيْهِمْ وَالرَّأْفَةُ
قَائِمَةٌ مَعَهُمْ وَالْحِفْظُ دَائِمٌ لَهُمْ وَالْحَبِيبُ جَالِسٌ

اس کتاب کے درمیان یہ کہ واجب ہی یہ کہ ہو مومن کا سفر اس کا نکلنا
اپنی بری صفتوں سے اپنی نیک صفتوں کی طرف پس نکلے اپنے نفس
کی خواہش سے اپنے مولے کے رضامندی کی طرف ساتھ صحیح کرنے اپنی
پرہیزگاری کے پس جب ارادہ کرے فقیر سفر کرنیکا اپنے شہر سے پس پہلی
چیز کہ واجب ہی اسپر یہ ہے کہ راضی کرے اپنے دشمنوں کو اور اجازت مانگے
اپنے ماں باپ سے اور اس شخص سے کہ وہ ماں باپ کے حکم میں ہو اسپر حق کے
واجب ہونے میں جیسے چچا اور خالو اور دادا اور دادی پس جب وہ راضی
ہوں اس میں تو نکلے پس اگر وہ عیالدار ہو اور اس کے سفر جانے میں
ان سے انپر ضرر ہو اور ضائع ہونا پس جائز نہیں ہی اس کو سفر کرنا مگر انکو کاموں
کو درست کرنے کے بعد یا ہمراہ لیجاوے انکو اپنے ساتھ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کافی ہے مرد کو گناہ میں یہ کہ ضائع کرے اسکو جسکو وہ قوت دیتا ہے اور فقیر کی
اور فقیر کی شرطوں میں سے ہی جب وہ سفر کرے یہ کہ ہو اسکا دل اسکے ساتھ نہ ہو اسکا
دل جھانکنے والا علاقوں کی طرف اپنے پیچھے اور نہ ہو اسکا دل لٹکنے والا اپنے آگے
کے مطالبے میں پس جہاں کہیں وہ اترے ہو اسکا دل ساتھ اسکے اور ہو اسکا
دل فارغ خالی سب چیزوں سے جیسے کہا گیا ہی ابراہیم بن دوحہ سے کہ تحقیق اس نے
کہا میں داخل ہوا ساتھ ابراہیم بن شیبہ کے جنگل میں پس اس نے مجھ کو کہا ڈالدے
جو تیرے ساتھ علاقے ہیں پس میں نے ڈالدی ہر ایک چیز سوا دینار کے پس کہا تو
مشغول مت کر میرے بھید کو ڈالدے جو کچھ تیرے ساتھ ہی پس ڈالدیا میں نے
وہ دینار پس کہا ڈالدے جو کچھ تیرے ساتھ ہے علاقوں میں سے پس میں نے یاد کیا
کہ تحقیق میری ساتھ تسمے تھے جوتی کے پس میں نے انکو پھینکدیا پس اللہ کی قسم میں نہیں
محتاج ہوا راستہ میں تسمے کی طرف مگر پایا میں نے اسکو اپنے آگے پس کہا ابن شیبہ نے
اسی طرح ہے جو کوئی معاملہ کرے اللہ تعالی سے صدق سے اور نہیں جائز ہے یہ کہ قصور
کرے اپنے سفر میں ان وظیفوں سے جنکو کیا کرتا تھا اپنے گھر میں کیونکہ تحقیق سفر زیادہ
ہے اون کے احوال میں پس نہیں لائق یہ کہ پیدا ہو اس کے لئے کوئی خلل
اوس کے اعمال اور اس کے احوال میں اوسکو سفر میں سوا اسکے نہیں رخصتیں
ضعیفوں اور عاموں کے لئے ہیں اور کیا کام ہی قویوں اور خاصوں کو رخصتوں
میں بلکہ عزیمت ان کا حال ہی ہمیشہ ان کے سب احوال میں اور توفیق ان کو
گھیرنے والی ہی اور رحمت اوترنے والی ہے انپر اور نگہبان کھڑی ہوئی ہیں انکے ساتھ اور
نگہبانی ہمیشہ ہے ان کے لئے اور دوست بیٹھنے والا ہے ساتھ انکے

معهم والاثر به زائد والغناء به قائم والامداد
به متداركة ومتواترة والنصر لهم لازم والجنود
لهم متكاثفة متتابعة ومشتبكة لديهم فالسفر
اقوى لهم واليق واحسن بما هم بصدده اذ فيه
البعد من الاسباب التي هي الارباب والخلق الذين
هم الاصنام واضل من الصلبان واشد من
الشيطان وينبغي للفقير ان يراعي قلبه في اول سفره
ولا يخرج على الغفلة ويجتهد في سفره حتى لا ينسى بقلبه
ربه في سفره ولا ينبغي له ان يكون سفره لغرض
من اغراض الدنيا بوجه من الوجوه بل يكون سفره
لطاعته من الطاعات اما للحج او للقاء شيخ او زيارة
موضع من المواضع المقدسة الشريفة فاذا سافر
الفقير فوجد قلبه بموضع من المواضع وراه فيه
اصفى من الكدورات وعيشه اوفى فيلزم ذلك
الموضع ولا ينتقل عنه الا بامر جزم او فعل محقق
وقدر فليتخذ حينئذ الى ما يؤمر به او يحمله القدر
اذا كان من المفعولين فيهم الى اتكل الهوى والارادات
والاماني الغائبين عنهم المرادين المحبوبين واذا ظهر
للفقير جاه في قبول بعض المواضع فينبغي له ان يخرج
منه ويشوش على نفسه ذلك القبول لئلا يتقوى به
عن الله ويحجب عنه فيكون الخلق نصيبه وهذا انما
يكون مع وجود الهوى واما مع زواله فلا وجود
للخلق ولا لقبولهم لانهم خارجون عن القلب
وبينهما حجب وحراس يحفظون القلب عن دخول
الخلق اليه لئلا يحصل الشرك فينشق التوحيد
وينبغي للفقير ان يعاشر اصحابه في سفره بحسن
الخلق وجميع المداراة وترك المخالفة والمجادلة في جميع
الاشياء ويشتغل بخدمتهم ولا يستخدم منهم
احدا وينبغي ان يكون ابدا في سفره على الطهارة

اور اسکو ساتھ دل لگانا زیادہ اور اس کے ساتھ بے پرواہ ہونا قائم ہے اور اسکو ساتھ
اور اوپر در پے پہونچنے والی اور متواتر ہے اور اسکی مدد لازم ہے اس کے لشکر ان کے لیے دائم
کرنیوالے پے در پے پہونچنے والے اور گتھے انیوالے ہین ان کے پاس
پس اوسکو سفر زیادہ قوی ہے ان کے لئے اور زیادہ لائق اور بہت اچھا
اس چیز مین جسکو قصد میں وہ ہین کیونکہ سفر مین دوری ہے ان اسباب سے
کہ وہ رب ہین اور ان لوگون سے کہ وہ بت ہین اور وہ زیادہ گمراہ کرنیوالے ہین نصاری
صلیبون سے اور زیادہ سخت ہین شیطان سے اور لازم ہے فقیر کو اپنے دل کو نگاہ رکھنا اپنے
شروع سفر مین اور نہ نکلے غفلت پر اور کوشش کرے اپنے سفر مین تاکہ نہ بھولے
اپنے دل سے اپنے پروردگار کو اپنے سفر مین اور نہین لائق اوسکو یہ کہ ہو اسکا سفر
کسی غرض کے لیے دنیا کی غرضون مین سے کسی وجہ سے وجہون مین سے بلکہ ہو اسکا
سفر اوسکی طاعت کے لئے طاعتون مین سے یا حج کے لیے یا واسطے ملاقات
کرنے شیخ کے یا واسطے کسی جگہ کی زیارت کے پاک بزرگ جگہون مین سے اور جب سفر
کرے فقیر پس پاوے اپنے دل کو کسی جگہ مین جگہون مین سے اور دیکھے اوسکو زیادہ صاف
کدورتون سے اور اپنی زندگانی کو پاوے زیادہ کامل پس لازم پکڑے اس جگہ کو اور
نہ دور ہو اس سے مگر ساتھ کسی یقینی امر کے یا اس کے نفس فعل اور تقدیر کے پس
چاہیئے کہ کنارہ لے اوس وقت اسکی طرف جسکا وہ حکم کیا جاوے یا اوسکو اٹھا وے
تقدیر جب وہ ہوا ان لوگون مین سے جن مین فعل کیا گیا ہے دور ہوئی ہے
ان سے نفسون کی خواہش اور ارادے اور امیدین فانی ہو چکی ہین ان سے مرادین
محبوب ہین اور جب ظاہر ہو فقیر کے لئے کوئی مرتبہ اور قبولیت بعض جگہون مین تو لازم ہے
اسکو نکلنا اس جگہ سے اور پریشان کرے اپنے نفس پر اس قبولیت کو تاکہ
نہ قائم ہو ساتھ اوس کے اللہ تعالی سے اور پردے مین ہو جاوے اس سے پس ہو
جاوے مخلوق اسکا حصہ اور سوا اس کے نہین کہ ہوتا ہے ساتھ ہونے نفس کی خواہش
کے اور اوپر ساتھ دور ہونے نفس کی خواہش کے پس نہین ہے وجود واسطے مخلوق کے اور نہ اسکی
قبول کے لیے کوئی اثر پس وہ خارج ہین دل سے اور درمیان دونون کے دربان
اور نگہبان ہین نگاہ رکھتے ہین دل کو مخلوق کے داخل ہونے سے اسکی طرف تاکہ پیدا
ہو جاوے شرک پس پراگندہ ہو جاوے توحید اور لائق ہے فقیر کو کہ اپنے رفیقون سے برتاؤ کرے
اپنے سفر مین اچھے خلق اور بہتری رعایت کرنے اور مخالفت اور لڑائی کے ترک
کرنے سے سب چیزون مین اور مشغول ہووے انکی خدمت مین اور نہ خدمت
لیوے ان مین سے کسی سے اور لازم ہے کہ ہووے ہمیشہ اپنے سفر مین طہارت

وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ يَتَيَمَّمُ مَا اَمْكَنَهُ ذٰلِكَ كَمَا يُسْتَحَبُّ
لَهُ فِي حَضَرِهِ اَنْ يَكُوْنَ عَلَى الطَّهَارَةِ لِاَنَّ الْوُضُوْءَ
سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ كَمَا جَاءَ فِي الْخَبَرِ وَهُوَ اَمَانٌ لَهُ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ
وَكُلِّ مُؤْذٍ وَيَنْبَغِي اَنْ لَا يَصْحَبَ الْاَحْدَاثَ الْمُرْدَ
فِي السَّفَرِ عَلَى الْخُصُوْصِ فَاِنَّهُمْ اَقْرَبُ مِنْ مُصَافَاةِ
الشَّيَاطِيْنِ وَالْقَبُوْلِ مِنْهَا وَاِلَى الشَّرِّ وَالْفِتَنِ وَمُتَابَعَةِ
الْهَوٰى وَهَنَاتِ النَّفْسِ وَالتُّهْمَةِ وَفِي صُحْبَتِهِمْ
خَطَرٌ عَظِيْمٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْفَقِيْرُ مِمَّنْ يُقْتَدٰى بِهِمْ
مِنَ الشُّيُوْخِ وَالْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ وَاَبْدَالِ اَنْبِيَائِهِ
الْاَئِمَّةِ الْهُدَاةِ الرَّبَّانِيِّيْنَ مُعَلِّمِي الْخَيْرِ الْمُؤَدِّبِيْنَ
الْمُنْذِرِيْنَ لِلْخَلْقِ وَالْمُهَذِّبِيْنَ لَهُمْ السُّفَرَاءِ بَيْنَ الْحَقِّ
وَالْخَلْقِ الْجَهَابِذَةِ فَحِيْنَئِذٍ لَا يُبَالِيْ مَنْ صَحِبَهُ مِنَ
الْاَحْدَاثِ وَالشُّيُوْخِ وَاِذَا دَخَلَ بَلَدًا وَفِيْهِ شَيْخٌ
فَيَنْبَغِي اَنْ يَبْدَاَ بِسَلَامِهِ عَلَيْهِ وَخِدْمَتِهِ لَهُ وَيَنْظُرَ
اِلَيْهِ بِعَيْنِ الْاِكْبَارِ وَالْحِشْمَةِ وَالتَّعْظِيْمِ لِئَلَّا يُحْرَمَ
فَائِدَتَهُ وَاِذَا قَدَّمَ لَهُ بِشَيْءٍ فَلَا يَسْتَاْثِرُ بِهِ دُوْنَ
اَصْحَابِهِ وَاِذَا وَقَعَ لِاَحَدِهِمْ عُذْرٌ تَوَقَّفَ مَعَهُ
وَلَا يُضَيِّعُهُ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ **فَصْلٌ**
فِيْ اٰدَابِهِمْ فِي السَّمَاعِ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ لَا يَتَكَلَّفُوا السَّمَاعَ
وَلَا يَسْتَقْبِلُوْهُ بِالْاِخْتِيَارِ فَاِذَا اتَّفَقَ السَّمَاعُ كَانَ حَقُّ
الْمُسْتَمِعِ اَنْ يَقْعُدَ بِشَرْطِ الْاَدَبِ ذَاكِرًا لِرَبِّهِ بِقَلْبِهِ
مُشْتَغِلًا بِحِفْظِ قَلْبِهِ مِنْ طَوَارِقِ الْغَفْلَةِ وَالنِّسْيَانِ
فَاِذَا قَرَعَ سَمْعَهُ شَيْءٌ مِنْ قِرَاءَةِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ كَاَنَّهُ مُسْتَنْطِقٌ
مِنْ قِبَلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا يَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ تَعْرِيْفَاتِ الْغَيْبِ
اِمَّا مِمَّا يُوْجِبُ تَرْغِيْبًا اَوْ تَرْهِيْبًا اَوْ اِيْنَاسًا اَوْ عِتَابًا
اَوْ زِيَادَةً فِي الْقِيَامِ بِعِبَادَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ غَيْرِهِ فَعِنْدَ
ذٰلِكَ يُبَادِرُ اِلٰى مَا يَرِدُ عَلَيْهِ وَقَابَلَ الْاِشَارَةَ عَلَيْهِ
بِالْبِدَارِ وَاِنْ كَانَ السَّمَاعُ بِحَيْثُ يَعْتَبِرُ كَاَنَّ لِسَانَ
الْقَارِئِ لِسَانُهُ وَصَارَ كَاَنَّهُ مُخَاطِبٌ هُوَ الْحَقُّ بِمَا يَقُ...

اور اگر نہ پاوی پانی تو تیمم کری جسقدر یہ طاقت رکہے جیسے اسکو مستحب ہے اپنے
گہر مین باوضو ہونا کیونکہ تحقیق وضو ہتیار ہے مومن کا جیسے آیا ہے حدیث
شریف مین اور وہ اوس کے لیے امان ہے شیطانون سے اور ہر ایک موذی سے
اور لازم ہے یہ کہ ساتہ نہو نوعمر لڑکون کے سفر مین خاصکر کیونکہ تحقیق وہ زیادہ
نزدیک مین شیطانون کی خاص دوستی سے اور قبول سے اون سے اور طرف بدی
اور فتنون اور نفس کی خواہش کی پیروی اور نفس کی ہالکتون اور تہمت کے
کے اور انکی صحبت مین بڑا خوف ہے مگر یہ کہ فقیر ان لوگون مین سے ہو
جنکے ساتہ پیروی کیجاتی ہے شیخون اور علما ربانی اور اسکے پیغمبرون کے ابدال
مین سے جو نگاہ رکہے گئے امام مین ہدایت کرنیوالے اسکے والے سکہلانیوالے
بہلائی کے ادب دینیوالے ڈرانیوالے مخلوق کے اور پاک کرنیوالے انکے لیے قاصدون
درمیان اسکے اور مخلوق کے پرکہنے والے پس اسوقت نہین پرواہ جس شخص سے
صحبت رکہے جوانون اور بوڑہون مین سے اور جب وہ داخل ہو کسی شہر مین
اور اسمین کوئی پیر ہو پس لازم ہے یہ کہ آپ ابتدا کرے اپنے سلام کہنے سے
اوس پیر اور اپنے خدمت کرنے سے اسکو اور نظر کرے اسکی طرف بڑا جاننے اور حشمت
اور تعظیم کی نظر سے تاکہ نہ محروم رہے اوسکی فائدہ سے اور جب فتح ملے اوسکو کچہ
پس نہ پسند کرے آپکو ساتہ اوسکی سوا اپنے رفیقون کے اور جب ہووے اُنمین سے کسی کو
کوئی عذر تو ٹہیر جاوے اس کے ساتہ اور نہ ضائع کرے اس کو اور اللہ
توفیق دینے والا ہے نیکی کی **فصل** ان کے آداب مین سماع مین
انہین سے ہے یہ کہ نہ تکلف کرین سماع مین اور نہ موندہ کرین اوسکو اختیار
سے پس جب اتفاق ہو سماع کا پس سننے والے کے حق مین سے یہ ہے کہ
بیٹہے بشرط ادب یاد کرنے والا اپنے رب کو دل مین مشغول ہونیوالا دل کی
نگہبانی مین غفلت اور نسیان کے آنیوالون سے پس جب کہٹکا دیوے اوس کے
کان کو کوئی چیز تو جانے قرآن کے پڑہنے والے کو گویا کہ وہ بولنے والا ہے
اللہ عز وجل کی طرف سے اون میں کہ وارد ہوتے ہین اوس پر غیب کی تعریفون
سے اس کو یا انہین سے کہ واجب کرتی ہے رغبت زمانے کو یا ڈرانیکو یا عمل
لگانیکو یا غصے کو یا زیادتی کو قیام کرنے مین اللہ عز وجل کی عبادت مین
یا سوا اس کے پس نزدیک اس کے جلدی کرے اس چیز کی طرف کہ وارد ہوتی ہے
اس پر اور مقابلہ کرے اس پر اشارہ کا بجا لانے سے اور اگر ہے سماع اس وجہ سے کہ ہوجاوے
گویا کہ پڑہنے والے کی زبان اوسکی زبان ہے اور گویا کہ خطاب کرتا ہے وہ خود اللہ کی

القارئ فهل فيما يحصل مما يجده في قلبه من ذلك يكون
موافقا لحق العبودية وآداب الشريعة وفي الجملة لا يلقى
في الطريقة ولا في علم الحقيقة شيء يخالف آداب الشريعة
وإذا كان في القوم شيخ حاضر في السماع فالواجب
على الفقير السكون ما أمكنه ومراعاة حشمة ذلك
الشيخ فإن ورد عليه أمر غالب فبقدر الغلبة يسلم
إليها الحركة فإذا سكنت الغلبة فالأولى له السكون
مراعاة لحشمة الشيخ ولا ينبغي للفقير أن يتقاضى القارئ
ولا القوال أن يستبدل القول الذي هو أدنى بالذي
هو خير يعني الأبيات بالقرآن على ما هو عادة أهل
الزمان اليوم فلو صدقوا في قصدهم وتجردهم
وتصرفهم لما انزعجوا في قلوبهم وجوارحهم بغير سماع
كلام الله عز وجل إذ هو كلام محبوبهم وصفته و
فيه ذكره وذكر الأولياء الأولين والآخرين و
الماضين والغابرين والمحب والمحبوب والمريد و
والمراد وعتاب المدعين للمحبة ولومهم وغير ذلك
فلما اختل صدقهم وقصدهم وظهرت دعاويهم
من غير بينة وثبوت كذبهم وقيامهم مع الرسم والعادة
من غير حرارة باطنة وصدق النية والمعرفة
والمكاشفة والعلوم الغريبة والاطلاع على الأسرار
والقرب والأنس والوصول إلى المحبوب في السماع الحقيقي
وهو الحديث والكلام الذي هو سنة الله عز وجل
مع العلماء به والخواص من الأولياء والأبدال
والأعيان وخلت بواطنهم من ذلك كله وبقوا
مع القوال والأبيات والأشعار التي تثير الطباع وتهيج
نائرة العشاق بالطباع لا بالقلوب والأرواح فينبغي
للفقير في الجملة أعني فقير الحق عز وجل وفقير
الخلق أعني فقير المعنى وفقير الصورة أعني فقير الدنيا

ساتھ اس چیز کے کہ پڑھتا ہے قاری تو کری ہے جو حاصل ہو جس کو پاوے اپنے دل
میں اوسے ہے کہ ہو موافق حق عبودیت کے اور شریعت کے آداب کے اور حاصل کلام کہ نہ ہو طریقہ
میں اور حقیقت کے علم میں کچھ کہ مخالف ہو شریعت کو اور جب ہو قوم میں کوئی پیر
حاضر سماع میں پس واجب ہے فقیر کو آرام کرنا حتے الامکان اور نگہبانی اوس
پیر کی بزرگی کی پس اگر وارد ہوا پیر کوئی غالب امر پس بقدر غلبہ کے
جائز ہے اسکو ہلنا پس جب ٹھیرے غلبہ پس بہتر ہے اوس کو آرام
کرنا اور نگہبانی پیر کی بزرگی کی اور نہیں لائق فقیر کو تقاضا کرنا
پڑھنے والے سے اور نہ قوال سے یہ کہ تو بدلدے ابیات کو کہ وہ ادنی
ہے اس بات سے کہ وہ بہتر ہے یعنے بدل دے بیتون کو
قرآن مجید سے جس طرح پر عادت ہے اہل زمانہ کی آج پس اگر وہ سچے ہوتے
اپنے قصد میں اور اپنے اکیلے ہونے اور اپنے تصرف میں تو البتہ
نہ ہلتے اپنے دلون اور اعضاؤن میں بغیر سننے اللہ تعالی کی کلام
کے کیونکہ وہ کلام ہے اون کے محبوب کی اور اسکی صفت ہے اور
اس میں ذکر ہے اس کا اور اولیا پہلون اور پچھلون اور گذرے ہوؤن
اور آنیوالون کا اور محب اور محبوب اور مرید اور مراد کا اور ذکر ہے غصہ کا
واسطے اس کے محبت کے دعوی کرنیوالون کے اور انکی ملامت وغیرہ کا پس
جب خلل پایا ان کے صدقون اور انکے قصدون نے اور ظاہر ہوا انکو دعوی
بغیر گواہ کے اور ظاہر ہوا انکا جھوٹ اور انکا قائم ہونا ساتھ رسم اور عادت
کے بغیر حرارت طبعی باطنی اور صدق باطنی کے اور معرفت کے اور مکاشفہ
اور علوم غریبہ کے اور مطلع ہونے کے بھیدون پر اور نزدیک ہونے
اور دل لگانے اور پہونچنے کے محبوب کی طرف اور سماع حقیقی کے اور
وہ الہام اور وہ کلام ہے جو عادت ہے اللہ عز وجل کے ساتھ علماء ربانی
اور خاصون کے اولیا اور ابدال اور اشرافون میں سے اور خالی ہوئے
ان کے باطن اس سبب سے تو وہ ٹھیرے ساتھ قوال اور ان بیتون اور
شعرون کے کہ اوبھارتے ہیں طبیعتون کو اور برانگیختہ کرتے ہیں طبیعتون
کے عاشقون کو نہ دلون کے عاشقون کو پس لائق ہے فقیر کو
فی الجملہ یعنے اللہ عز وجل کے فقیر کو اور فقیر خلق کو یعنے معنے کے
فقیر کو اور فقیر صورت یعنے دنیا کے فقیر کو اور عاقبت اور مخلوق کے

الْقَارِي وَالْقَوَّالَ بِالتَّكْرَارِ وَالْإِعَادَةِ بَلْ يَكِلُ ذٰلِكَ
إِلَى الْحَقِّ سُبْحَانَهُ إِنْ شَاءَ قَيَّضَ مَنْ يَنُوبُ عَنْهُ فِي
التَّقَاضِي أَوْ يُلْهِمُ الْقَوَّالَ بِالتَّكْرَارِ إِذَا كَانَ الْفَقِيرُ
الْمُسْتَمِعُ صَادِقًا وَلَهُ فِي التَّكْرَارِ دَوَاءٌ وَمَصْلَحَةٌ وَ
لَا يَنْبَغِي لِلْفَقِيرِ أَنْ يَسْتَعِينَ بِغَيْرِهِ فِي حَالِ السَّمَاعِ فَإِنْ
سَأَلَ الْفُقَرَاءَ مِنْهُ الْمُسَاعَدَةَ فِي الْحَرَكَةِ فَلْيُسَاعِدْهُمْ
وَذٰلِكَ ضُعْفٌ فِي الْحَالِ وَإِذَا سَمِعَ الْفَقِيرُ آيَةً أَوْ بَيْتًا
فَلَا يَجِبُ أَنْ يُزَاحِمَهُ أَحَدٌ وَيَجِبُ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُ وَقْتَهُ
وَإِنْ خُولِفَ فَزُوحِمَ فَلَا وَلِيَ الْمُزَاحِمُ لَهُ التَّسْلِيمُ
وَإِذَا تَحَرَّكَ الْفَقِيرُ عَلَى آيَةٍ أَوْ بَيْتٍ فَيَجِبُ أَنْ يُسَلَّمَ
لَهُ وَقْتُهُ وَإِنْ وَقَعَ لِلْحَاضِرِينَ عَلَيْهِ إِشْرَافٌ وَرَأَوْا
فِيهِ تَقْصِيرًا أَوْ نُقْصَانًا فَالْوَاجِبُ عَلَيْهِمُ السَّتْرُ
عَلَيْهِ وَالْحَمْلُ عَنْهُ فَإِنِ اقْتَضَى الْوَقْتُ تَنْبِيهَهُ
فَلْيُنَبِّهْ بِالرِّفْقِ أَوْ بِالْقَلْبِ لَا بِاللِّسَانِ وَهٰهُنَا
يَحْتَاجُ إِلَى قُوَّةِ حَالٍ وَصَفَاءِ بَاطِنٍ وَعِلْمٍ دَقِيقٍ وَ
اطِّلَاعٍ وَآدَابٍ كَامِلَةٍ وَمُحَافَظَةٍ شَدِيدَةٍ حَمِيدَةٍ
وَإِذَا خَرَجَ فِي حَالِ سَمَاعِهِ مِنْ خِرْقَةٍ أَوْ مِنْ شَيْءٍ مِنْ
ثِيَابِهِ فَلَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ تَخَلَّى بِهِ مَعَ الْقَا
فَهُوَ لِلْقَارِي عَلَى الْخُصُوصِ أَوْ يَطْرَحُ فِي الْوَسَطِ فَيَكُونُ
حُكْمُهُ إِلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ مَا الَّذِي أَرَدْتَ بِهِ فَإِنْ قَالَ
قَصَدْتُ بِهِ أَنْ يَكُونَ بِحُكْمِ الْفُقَرَاءِ كَانَ ذٰلِكَ
خُلْقًا مِنْهُ مَعَهُمْ فَهُوَ لَهُمْ بِحُكْمِ الْفُتُوحِ وَذٰلِكَ
إِلَيْهِمْ يَرَوْنَ فِيهِ رَأْيَهُمْ وَإِنْ قَالَ أَرَدْتُ بِهِ
مُوَافَقَةَ شَيْخٍ طَرَحَ خِرْقَتَهُ فَهٰذَا ضَعِيفٌ عَلَى الْحَالِ
جِدًّا تَرْكُ ذٰلِكَ الْأَمْرِ حَقًّا لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَنْبَغِي أَنْ يُوَافِقَ
الشَّيْخَ فِي خُرُوجِهِ عَنْ خِرْقَةٍ مَنْ قَدْ وَافَقَ
الشَّيْخَ فِي وَجْدِهِ وَحَالَتِهِ وَذٰلِكَ بَعِيدٌ جِدًّا
أَنْ يَتَّفِقَ اثْنَانِ مِنْهُمْ فِي حَالٍ وَاحِدٍ وَالَّذِي
جَرَتْ بِهِ الْعَادَةُ بَيْنَ الْفُقَرَاءِ وَاسْتَمَرَّتْ بِهِ الرُّسُومُ

پڑھنے والے اور قوال سے بار بار کہنے اور اعادہ کرنے پر بلکہ سپرد کرے حق سبحانہ
کی طرف اگر وہ چاہے تو مقرر کر دے اس کو جو نائب ہو اس سے تقاضا
کرنے مین یا الہام کر دے قوال کو بار بار کہنے پر جب ہو فقیر سننے والا
سچا اور اس کے لیے بار بار کہنے مین دواء اور مصلحت ہو اور نہین
لائق فقیر کو مدد لینی اپنے غیر سے سماع کی حالت مین پس اگر مانگین
اس سے مدد حرکت مین پس چاہیے کہ وہ انکو مدد دیوے اور یہ
ضعف ہے حال مین اور جب سنے فقیر کوئی آیت یا کوئی بیت نہین
ہے واجب یہ کہ ازدحام کرے اس کو کوئی اور واجب ہے یہ کہ مسلم
رکھین اس کے لیے اسکا وقت اور اگر مخالفت کی جائی پس ازدحام
کرنے والے کو تسلیم کرنا اور جب ہلے فقیر کسی آیت یا بیت پر پس واجب
ہے یہ کہ تسلیم کیا جاوی اس کے لیے اسکا وقت اور اگر واقع ہو جاوے
حاضرین کو اسپر واقف ہونا اور دیکھین اسمین کوئی قصور یا نقصان پس
واجب ہے انپر پردہ پوشی کرنی اس پر اور اسکا اوٹھانا اس سے پس اگر
تقاضا کرے وقت اس کو خبردار کرنا پس چاہیے کہ آگاہ کرے نرمی کر
یا دل سے نہ زبان سے اور اسجگہ محتاج ہوگا حال کی قوت اور باطن
کی صفائی اور باریک علم اور واقف ہونے اور پورے ادبون اور
نگہبانی سخت اچھی کی طرف اور جب نکل جاوی اپنے سماع کی حالت
مین گودڑی سے یا اپنے کسی کپڑے سے پس نہین ہے خالی یا یہ کہ تحقیق ہو
اس نے احسان کیا اس سے ساتھ قاری کے پس وہ قاری کے لیے رہے
خاصکر یا پھینکا ہو اوسکو درمیان مین پس ہوگا اسکا حکم اوسی کی
طرف پس کہا جاوے اوس سے تو نے کیا ارادہ رکھا تھا اس سے پس اگر وہ
کہے مینے قصد کیا ہے یہ کہ ہو وہ فقیرون کے حکم مین تو ہوگا یہ اچھی خو
اوس سے ان کے ساتھ پس وہ ان کے لیے ہے فتوح کے حکم مین اور وہ انکی
طرف ہی دیکھین اسمین اپنی رائے اور اگر وہ کہے مینے اس سے ارادہ
کیا پیر کی موافقت کا کہ اس نے ڈالا ہے اپنا خرقہ پس یہ شخص ضعیف الحال
ہے بڑا کام کا سست ہی یقینا کیونکہ تحقیق سوا اسکے نہین کہ لائق ہے پیر کی موافقت
کرنی اپنے نکلنے کے حکم مین خرقہ سے اس شخص کو جو موافق ہو پیر کے اسکی وجد اور
اسکی حالتین اور یہ بڑا بعید ہے کہ متفق ہوں دو شخص ان مین سے ایک حال مین اور جسپر
جاری ہوگئی ہے عادت درمیان فقیرون کے اور ہمیشہ ہوگئی ہے جسپر رسم ان کے درمیان

بَيْنَهُمُ الْيَوْمَ فِي الْمُوَافَقَةِ فِي طَرْحِ الْخِرْقَةِ فَلَيْسَ لَهُ أَصْلٌ
ثُمَّ إِذَا جَاءَ مِنْهُ ذٰلِكَ مَعَ ضَعْفِهِ فَحُكْمُ خِرْقَتِهِ الْمُلْقَى
إِلَى ذٰلِكَ الشَّيْخِ فِي رَسْمِ الْعَادَةِ لَا فِي الْعِلْمِ وَالشَّرِيعَةِ أَوْ
مُقْتَضَى الطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَإِنْ قَالَ صَاحِبُ الْخِرْقَةِ
أَرَدْتُ مُوَافَقَةَ الْقَوْمِ الْحَاضِرِينَ فَهٰذَا أَيْضًا أَضْعَفُ
مِنَ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْاِشْتِرَاكُ فِي
الْفِعْلِ عِنْدَ الْاِتِّفَاقِ فِي الْحَالِ وَالْوَجْدِ وَقَلَّ مَا يَتَّفِقُ
ذٰلِكَ لِلْقَوْمِ حَتَّى يَسْتَوُوا فِي الشُّرْبِ وَالْحَالِ فَيُرْجَعُ فِي
ذٰلِكَ إِلَى الْقَوْمِ فَمَا يَكُونُ حُكْمُ خِرَقِهِمْ فَلَهُ أُسْوَتُهُمْ
فِي ذٰلِكَ فَإِنْ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِي فِي الْوَقْتِ قَصْدٌ وَلَا نِيَّةٌ يُقَالُ
فَالْآنَ هُوَ بِحُكْمِكَ فَاحْكُمْ فِيهِ بِمَا شِئْتَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ
مِنَ الْحَاضِرِينَ وَلَا لِلشَّيْخِ إِنْ كَانَ حَاضِرًا فِي ذٰلِكَ
حُكْمٌ أَلْبَتَّةَ إِذْ لَيْسَ صَاحِبُهُ فِيهِ مُحِقٌّ وَلَا لَهُ قَصْدٌ وَ
لَا لِذٰلِكَ أَصْلٌ فِي الطَّرِيقَةِ فَإِنْ قَالَ وَرَدَتْ عَلَيَّ فِي
الْوَقْتِ الْإِشَارَةُ بِالْخُرُوجِ مِنَ الْخِرْقَةِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ
إِلَى شَيْءٍ عَلَى التَّعْيِينِ فَقَدْ يَكُونُ لِهٰذَا فِي الطَّرِيقَةِ أَصْلٌ
لِأَنَّ مَنْ خَلَعَ عَلَيْهِ السُّلْطَانُ خِلْعَةً فَالْوَاجِبُ عَلَى الْخُلُوقِ
عَلَيْهِ أَنْ يَنْزِعَ مَلْبُوسَهُ وَيَلْبَسَ الْخِلْعَةَ فَهٰكَذَا حُكْمُ هٰذَا
الْفَقِيرِ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ خِرْقَتِهِ وَيَلْبَسَ عَلَيْهِ مَا خَلَعَ عَلَيْهِ
الْبَارِي عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْأَنْوَارِ وَالْقُرَبِ وَالْأَلْطَافِ ثُمَّ
إِنَّ حُكْمَ خِرْقَتِهِ إِلَى الشَّيْخِ الْحَاضِرِ إِنْ كَانَ هُنَاكَ وَ
إِلَّا فَلِلْحَاضِرِينَ مِنَ الْفُقَرَاءِ أَنْ يُفْرِدُوا الْقَارِيَ وَالْقَوَّالَ
بِهَا وَقَدْ قِيلَ إِنَّ ذٰلِكَ إِلَى الْفَقِيرِ وَهُوَ أَوْلَى بِخِرْقَتِهِ
مِنْ غَيْرِهِ فَأَمَّا مُعَارَضَةُ الْحَاضِرِينَ مِنْ أَرْبَابِ الدُّنْيَا
لِيَشْتَرُوا الْخِرْقَةَ ثُمَّ تُرَدَّ إِلَى صَاحِبِهَا فَذٰلِكَ غَيْرُ مَحْمُودٍ
فِي الطَّرِيقِ وَغَيْرُ مَرْضِيٍّ اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمُشْتَرِي
فِيهِ فُتُوَّةٌ وَإِيمَانٌ بِالْقَوْمِ يُرِيدُ أَنْ يَتَخَلَّقَ مَعَهُمْ وَهُوَ
نَوْعٌ مِنَ الْمُعَاوَضَةِ وَالسُّؤَالِ بِالتَّلَطُّفِ وَلٰكِنَّهُ مَذْمُومٌ
جِدًّا لِأَنَّهُ فِي حَالِ خُرُوجِهِ عَنِ الْخِرْقَةِ أَظْهَرَ الصِّدْقَ

آج کے دن کے موافقت کرنے مین خرقہ کو ڈالنے مین پس نہین ہی اسکی
لیے کوئی دلیل پھر جب جاری ہو فقیر سے یہ باوجود اسکے ضعف کو پس حکم
اس کے خرقے ڈالے گئے کا اس پیر کی طرف عادت کی رسم مین ہی نہ علم اور
شریعت مین یا طریقت اور حقیقت مین اور اگر کہے خرقے والا مین
نے ارادہ کیا ہے قوم حاضرین کی موافقت کا پس یہ شخص نیز زیادہ
ضعیف ہی پہلے سے کیونکہ تحقیق سوا اسکے نہین کہ لائق ہی یہ کہ ہو شراکت
فعل مین نزدیک اتفاق اور وجد مین اور حکم سے متفق ہونا حال کا قوم
کے لیے یہانتک کہ وہ برابر ہون مشرب اور حال مین پس رجوع کیا جاوے
اس مین قوم کی طرف پس جو ہو حکم اُن کے خرقون کا پس اس کے لیے
انکی پیروی ہے اسمین پس اگر وہ کہے نہ تہا میرے لیے اسوقت کوئی قصد
اور نہ کوئی نیت تو کہا جاویگا پس اب وہ تیری حکم مین ہی پس تو حکم
کر اس مین جس چیز سے تو چاہے اور نہین ہی کسی کے لیے حاضرین مین سی
اور نہ پیر کے لیے اگر وہ حاضر ہو اس خرقہ مین کوئی حکم البتہ کیونکہ نہین ہے
صاحب خرقہ کا اس مین ثابت کرنیوالا اور نہ اوس کے لیے کوئی قصد
ہے اور نہ کوئی اصل ہی طریقت مین پس اگر وہ کہے وارد ہوا مجہپر اسوقت
مین اشارہ نکلنے مین خرقہ سے بغیر قصد کے کسی چیز کی طرف یقین کے
پس تحقیق ہوگی اس کے لیے طریقت مین دلیل کیونکہ تحقیق جس شخص کو پہنائے
بادشاہ خلعت پس واجب ہی خلعت پہنائے گئے پر یہ کہ کہینچ ڈالے اپنی پوشاک
کو پہر پہنے خلعت کو پس اسیطرح حکم ہے اس فقیر کا یہ کہ نکل آوے اپنی خرقہ سے اور
اوپر پہن لے جو خلعت پہنائی ہے اوسپر اللہ تعالی نے نورون اور نزدیکی اور
مہربانیون سے پھر تحقیق حکم اوس کے خرقہ کا پیر حاضر کی طرف ہی اگر وہ اس جگہہ
ہو ورنہ حاضرین فقیر اکیلا کرین قاری کو یا قوال کو ساتہ خرقہ کی اور کہا گیا ہی
کہ یہ حکم اوس فقیر کی طرف ہی اور وہی لائق ہی اپنے خرقہ کے اپنی غیر سے پس
اپر پیش آنا حاضرین کا اہل دنیا مین سے تاکہ خریدین اوس خرقہ کو پہر رد کیا جاوے
اس خرقہ والے کی طرف پس یہ طریق اچھا نہین اور ناپسند ہی یا اللہ مگر یہ کہ ہو
خریدنے والے مین جوانمردی اور تصدیق فقیرون کی قوم کی چاہتا ہو احسان
کرنا ان سے اور یہ ایک قسم ہے عوض لینے اور سوال کرنے سے مہربانی سے
ولیکن یہ برا ہے یقین سے کیونکہ تحقیق اس نے اپنے نکلنے کی حالت
مین خرقہ سے ظاہر کیا صدق

مِنْ نَفْسِهٖ فِي الْحَالِ وَبِرُجُوْعِهٖ اِلَى الْخِرْقَةِ فَاضِحٌ لِنَفْسِهٖ
وَمُكَذِّبٌ لَهَا وَذٰلِكَ غَيْرُ مَرْضِيٍّ فَلَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ خَرَجَ
مِنْ خِرْقَتِهٖ اَنْ يَعُوْدَ اِلَيْهَا وَيَلْبَسَهَا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ
بِاِشَارَةِ شَيْخٍ بِاَنْ اَمَرَهٗ بِاَخْذِهَا فَاِنَّهٗ يَاْخُذُهَا
جِهَةَ امْتِثَالِ الْاَمْرِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ
فَيَتَخَلَّقُ بِهَا مَعَ غَيْرِهٖ وَاِذَا وَقَعَ شَيْءٌ فِي الْوَسَطِ لِلْجَمَاعَةِ
فَالْوَاجِبُ التَّسْوِيَةُ بَيْنَهُمْ فَاِنْ كَانَ فِيْهِمْ شَيْخٌ
وَرَاٰى تَخْصِيْصَ مَنْ فِيْهِمْ وَاحِدًا مِّنَ الْحَاضِرِيْنَ يَحْكُمُ
ذٰلِكَ اِلَى الشَّيْخِ يَتْبَعُ رَاْيَهٗ فِيْهِ فَاِنْ طَرَحَ خِرْقَةً فَرْحًا
عَلَيْهِ فَكَانَتْ طَرِيْقَتُهٗ اَنْ لَا يَرْجِعَ الشَّيْخُ خَرَجَ مِنْهُ وَ
عَادَ الْفُقَرَاءُ اِلَى الْخِرَقِ فَهُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ شَيْخٌ كَانَ لَهٗ اَنْ
لَا يَرْجِعَ اِلَى الْخِرْقَةِ وَيَلْزَمَ طَرِيْقَتَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلَى مَا خَرَجَ
مِنْهُ وَلَا يَنْقُصُ حَالَتَهٗ اِتِّبَاعًا لِاَحْوَالِ الْجَمَاعَةِ وَاِنْ كَانَ
وَاحِدًا مِّنَ الْفُقَرَاءِ فَالْاَوْلٰى اَنْ يَخْرُجَ مِنْ حَالِهٖ وَالْاَوْلٰى اَنْ
يُوَافِقَ بِالْجَمَاعَةِ فِي الْحَالِ فَيَعُوْدَ اِلَى الْخِرْقَةِ لِئَلَّا
يَخْجَلَ الْقَوْمُ وَيَسْتَحْيُوْا وَيُؤْثِرُوْهُ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ
مِنْهَا اِلَى الْحَاضِرِيْنَ فَهُوَ الْاَوْلٰى وَاِنْ دَفَعَهَا اِلَى الْغَائِبِ
عَنِ الْمَجْلِسِ جَازَ وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَلَّفْنَاهُ مِنْ اٰدَابِ الْقَوْمِ عَلٰى
وَجْهِ الْاِخْتِصَارِ وَالْاِقْلَالِ لِعَدَمِ الْاِمْكَانِ فِي الْوَقْتِ
وَاَمَّا مَا يَتَعَلَّقُ بِدُخُوْلِ الرُّبُطِ وَالسِّقَايَاتِ وَلُبْسِ
الْحِذَاءِ وَاَشْيَاءَ اَحْدَثُوْهَا وَوَضَعُوْهَا وَرَسَمُوْهَا
بَيْنَهُمْ فَذٰلِكَ يُسْتَفَادُ مِنْ مُجَالَسَتِهِمْ وَمُخَالَطَتِهِمْ
وَالْاِسْتِخْبَارِ وَالْاِسْتِنَابَةِ مِنْهُمْ فَلَمْ نَسْتَقْصِهٖ فِي الْكِتَابِ
وَقَدْ ذَكَرْنَا مُعْظَمَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ الْاَدَبِ فِي الشَّرْعِ
فِيْ اَثْنَاءِ الْكِتَابِ ثُمَّ نَخْتِمُ الْكِتَابَ بِذِكْرِ بَابٍ يَشْتَمِلُ
عَلٰى بَابِ الْمُجَاهَدَةِ وَالتَّوَكُّلِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَالشُّكْرِ
وَالصَّبْرِ وَالرِّضَاءِ وَالصِّدْقِ اِذْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ
السَّبْعَةُ اَسَاسُ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ وَالْكُلُّ خَيْرٌ فَصْلٌ
فَاَمَّا الْمُجَاهَدَةُ فَالْاَصْلُ فِيْهَا قَوْلُهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

اپنے نفس سے حال میں اور اپنے رجوع کرنے میں خرقہ کی طرف خوار کرنیوالا
ہے اپنے نفس کو اور اسکو جھٹلانیوالا اور یہ پسندیدہ نہیں ہے اور نہیں لائق
اس شخص کو کہ نکلے اپنی خرقہ سے یہ کہ لوٹے اوس کی طرف اور قبول کرے
اوس کو پس اگر یہ ہو پیر کے اشارہ کرنے سے اس سے کہ وہ اسکو حکم کرے اوسکے
لینے کا پس تحقیق وہ اس کو لے لے ظاہر میں پیر کے حکم کے بجا لانیکو
پھر نکلے اوس سے بعد اوس کے پس احسان کرے اسکو ساتھ اپنی غیر سے
اور جب واقع ہو کوئی چیز درمیان میں جماعت کے لیے پس واجب ہے برابری
کرنی ان کے درمیان پس اگر ہو ان میں پیر اور وہ دیکھے خاص کرنا ایک قوم
کا یا ایک شخص کا حاضرین میں سے پس اس کا حکم پیر کی طرف ہے وہ پیروی
کرے اپنی رائے کی اس میں پس اگر ڈالا اپنا خرقہ پس خوش کیا جاوے اوس پر پس اسکا
طریقہ یہ ہے کہ لوٹے اوس چیز کی طرف جس سے وہ نکلا ہے اور لوٹیں فقیر اپنے
خرقوں کی طرف پس اگر ہو اوسکے لیے پیر تو ہے اوس کے لیے کہ نہ لوٹے اپنے خرقہ
کی طرف اور لازم پکڑے اپنے طریقہ کو پس نہ لوٹے اس چیز کی طرف جس سے
وہ نکلا ہے اور نہ نقصان میں ڈالے اپنی حالت کو واسطے پیروی کرنی جماعت کے
حالوں کی اور اگر وہ ہو ایک ہی فقیروں میں سے پس بہت نیک اوس کے حال کے
یہ ہے کہ وہ موافقت کرے ساتھ جماعت کے حال میں پس لوٹے اپنے خرقہ کی طرف
تا کہ نہ شرمندہ ہو قوم اور حیا کریں اور اسپر خفا ہوں پھر بعد اوس کے نکلے اس
خرقہ سے حاضرین کی طرف اور یہ بہتر ہے اور اگر وہ دیوے اوس کو غائب کو مجلس سے
تو بھی جائز ہے اور آخر ہے اس چیز کا کہ ہم نے تالیف کیا قوم کے آداب میں
اختصار کی وجہ پر وقت میں و لیکن جو تعلق ہے مسافر خانوں اور سقایوں کے
داخل ہونے اور پہننے جوتے اور ان چیزوں کے جنکو انہوں نے نیا نکالا اور رکھا اور رسم ٹھہرایا
ہے اپنے درمیان پس یہ فائدہ لینا ہی ہے ملنے اور انکے ساتھ مل بیٹھنے اور خبر لینے
اور اشارہ سے انکے پس ہم نے اسکو نہیں لکھے کتاب میں اور تحقیق ہم نے بیان کر دیا
اس کے اکثر کو ادب کی کتاب میں شریعت میں اس کتاب کے درمیان میں پھر
ہم ختم کرتے ہیں اس کتاب کو ایک باب کے ذکر سے کہ شامل ہے مجاہدہ
اور توکل اور اچھے خلق اور شکر اور صبر اور رضا اور صدق کے باب پر
کیونکہ یہ ساتوں چیزیں بنیاد ہیں اس طریقہ کی اور سب بہتر ہیں

فصل پس اپر مجاہدہ پس اصل اس میں فرمودہ
ہے اللہ عز وجل کا اور

الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَرَوٰى اَبُوْ
نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْجِهَادِ قَالَ كَلِمَةُ
حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَدَمَعَتْ عَيْنَا اَبِيْ سَعِيْدٍ رض
وَقَالَ اَبُوْ عَلِيِّ الدَّقَّاقُ رح مَنْ زَيَّنَ ظَاهِرَهٗ بِالْمُجَاهَدَةِ
حَسَّنَ اللّٰهُ سَرَائِرَهٗ بِالْمُشَاهَدَةِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَكُلُّ مَنْ لَمْ
يَكُنْ فِيْ بِدَايَتِهٖ صَاحِبَ مُجَاهَدَةٍ لَمْ يَجِدْ مِنَ الطَّرِيْقَةِ
شَمَّةً وَقَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيُّ رح مَنْ ظَنَّ اَنَّهٗ يُفْتَحُ
عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ اَوْ يُكْشَفُ لَهٗ شَيْءٌ مِنْهَا
بِغَيْرِ لُزُوْمِ الْمُجَاهَدَةِ فَهُوَ فِيْ غَلَطٍ وَقَالَ اَبُوْ عَلِيِّ الدَّقَّاقُ
مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِيْ بِدَايَتِهٖ قَوْمَةٌ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِيْ نِهَايَتِهٖ
جَلْسَةٌ وَقَالَ رح اَيْضًا الْحَرَكَةُ بَرَكَةٌ حَرَكَاتُ الظَّوَاهِرِ
تُوْجِبُ بَرَكَاتِ السَّرَائِرِ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلُّوْيَةَ
قَالَ اَبُوْ يَزِيْدَ رح كُنْتُ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً حَدَّادَ
نَفْسِيْ وَخَمْسَ سِنِيْنَ كُنْتُ مِرْآةَ قَلْبِيْ وَسَنَةً اَنْظُرُ
فِيْمَا بَيْنَهُمَا فَاِذَا فِيْ وَسْطِيْ زُنَّارٌ ظَاهِرٌ فَعَمِلْتُ فِيْ
قَطْعِهٖ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً ثُمَّ نَظَرْتُ فَاِذَا فِيْ بَاطِنِيْ
زُنَّارٌ فَعَمِلْتُ فِيْ قَطْعِهٖ خَمْسَ سِنِيْنَ اَنْظُرُ كَيْفَ
اَقْطَعُ فَكُشِفَ لِيْ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَلْقِ فَرَاَيْتُهُمْ مَوْتٰى
فَكَبَّرْتُ عَلَيْهِمْ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَعَنِ الْجُنَيْدِ قَالَ
سَمِعْتُ السَّرِيَّ رح يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ جِدُّوْا
قَبْلَ اَنْ تَبْلُغُوْا مَبْلَغِيْ فَتَضْعُفُوْا وَتُقَصِّرُوْا كَمَا
قَصَّرْتُ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَا يَلْحَقُهُ الشَّبَابُ
فِي الْعِبَادَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْقَزَّازُ رَحِمَهُ اللّٰهُ بُنِيَ
هٰذَا الْاَمْرُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ اَنْ لَا تَاْكُلَ اِلَّا عِنْدَ الْفَاقَةِ
وَلَا تَنَامَ اِلَّا عِنْدَ الْغَلَبَةِ وَلَا تَتَكَلَّمَ اِلَّا عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ
وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَدْهَمَ لَنْ يَنَالَ الرَّجُلُ دَرَجَةَ
الصَّالِحِيْنَ حَتّٰى [illegible]

جن لوگون نے کہ محنت کی ہمارے راہ مین البتہ ہم دکھلاوینگے اونکو
اپنی راہین اور روایت کی ابو نصر نے ابو سعید خدری سے کہ کہا پوچھے
گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل جہاد سے آپنے فرمایا سچی بات
کہنی ظالم بادشاہ کے پاس اور آنسو بہنگئی حضرت ابو سعید کے اور کہا ابو علی
دقاق رحمۃ اللہ نے جو شخص آراستہ کرے اپنے ظاہر کو مجاہدہ سے تو آراستہ
کر دیگا اللہ تعالی اوس کے باطن کو مشاہدہ سے فرمایا اللہ عز وجل نے
اور جن لوگون نے محنت کی ہماری راہ مین البتہ ہم دکھلاوینگے انکو اپنی
راہین اور جو کوئی نہو شروع مین مجاہدہ کرنیوالا تو وہ نہ پاوے گا طریقہ
مین سے بو بھی اور کہا ابو عثمان مغربی نے جو شخص گمان کرے یہ کہ
تحقیق کھولا جاوے گا اوس پر کچھ اس طریقہ مین سے یا کشف کیا جاویگا
اوس کے لیے کچھ بہین سے بغیر لازم پکڑنے مجاہدے کے پس وہ غلطی مین ہے
اور کہا ابو علی دقاق نے جس شخص کے لیے نہو اوس کے شروع مین کھڑا ہونا
تو نہوگا اس کے لیے اپنی نہایت مین بیٹھنا اور نیز اوس نے کہا حرکت کرنا
برکت ہے ظاہر کی حرکتین ثابت کرتی ہین باطن کی حرکتون کو اور کہا
حسن بن علویہ رحمۃ اللہ تعالی نے کہا ابو یزید نے مین بارہ برس اپنے نفس کا
لوہار رہا اور پانچ سال رہا ہون اپنے دل کا آئینہ اور ایک سال دیکھتا
تھا اوسمین جو کچھ اوسکے درمیان تھا پس ناگہان میرے درمیان مین زنار
ظاہر پس مینے عمل کیا اس کے توڑنے مین بارہ سال پھر مینے دیکھا
پس ناگہان میرے باطن مین زنار ہے پس مینے عمل کیا اوس کے توڑنے مین
پانچ سال مین دیکھون کیسے مین توڑتا ہون پس کشف ہوا مجھکو پس
مینے دیکھا مخلوق کی طرف پس مینے انکو دیکھا مرے ہوئی پس مین نے
جنازے کی تکبیرین کہین انپر چار تکبیرین اور نقل کیا ہے جنید نے کہ
کہا مین نے سنا سری کو کہتے ای جوانون کے گروہ تم کوشش کرو پہلے اس سے کہ پہنچو
میری پہونچنے کی جگہ کو پس ضعیف ہو اور قصور کرو جیسے مینے قصور کیا حالانکہ وہ
تھا اوسوقت مین یہی کہ نہ پہونچتا اسکو جوان عبادت مین اور کہا حسن قزاز
رحمۃ اللہ تعالی نے بنایا گیا ہے یہ فقیری کا کام تین چیزون پر یہ کہ نہ کہاوے
مگر فاقہ کے وقت اور نہ سووے مگر غلبے کے وقت اور نہ بولے مگر
ضرورت کے وقت اور کہا ابراہیم بن ادہم نے ہرگز نہ پہونچیگا
[illegible]

باب النعمة ويفتح باب الشدة والثانية يغلق
باب العز ويفتح باب الذل والثالثة يغلق باب الراحة
ويفتح باب الجهد والرابعة يغلق باب النوم ويفتح
باب السهر والخامسة يغلق باب الغنى ويفتح باب
الفقر والسادسة يغلق باب الامل ويفتح باب الا
ستعداد للموت وقال ابو عمرو بن نجيد من كرمت
عليه نفسه هان عليه دينه وقال ابو علي الروذ
باري رحمه الله اذا قال الصوفي بعد خمسة ايام انا
جائع فالزموه السوق وامروه بالكسب وقال
ذو النون المصري رح ما اعز الله عبدا بعز هو
اعز له من ان يدله على ذل نفسه وما اذل الله
عبدا بذل هو اذل له من ان يحجبه عن ذل نفسه
وقال ابراهيم الخواص ما هالني شيء الا ركبته و
قال محمد بن الفضل رحمه الله الراحة هي الخلاص
من اماني النفس قال منصور بن عبد الله سمعت
ابا علي الروذباري رحمة الله عليهما يقول دخلت
الآفة من ثلاث سقم الطبيعة وملازمة العادة
وفساد الصحبة فسألته ما سقم الطبيعة فقال
اكل الحرام فقلت وما ملازمة العادة فقال النظر
والاستمتاع بالحرام والغيبة قلت فما فساد
الصحبة فقال كلما هاجت في النفس شهوة تتبعها
وقال النصراباذي رحمه الله سجنك نفسك اذا
خرجت منها وقعت في راحة الابد وقال ابو
الحسين الوراق رحمه الله كان اجل احكامنا في
مبادي امرنا في مسجد ابي عثمان الايثار بما يفتح
علينا وان لا نبيت على معلوم ومن استقبلنا
بمكروه لا ننتقم منه لانفسنا بل نعتذر اليه
ونتواضع له واذا وقع في قلوبنا حقارة لاحد
قمنا بخدمته فمجاهدة العوام في توفية الاعمال

نعمت کا دروازہ اور کہولے سختی کا دروازہ اور دوسرے بند کرے
دروازہ عزت کا اور کہولے ذلت کا دروازہ اور تیسرے بند کرے آرام کا
دروازہ اور کہولے کوشش کا دروازہ اور چوتھی بند کرے نیند کا دروازہ
اور کہولے جاگنے کا دروازہ اور پانچوین بند کرے دولتمندی کا دروازہ
اور کہولے فقیری کا دروازہ اور چھٹے بند کرے امید کا دروازہ اور کہولے
موت کے لیے تیاری کا دروازہ اور کہا ابو عمرو بن نجید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے
جس شخص پر بزرگ ہوا اسکا نفس تو خوار ہوگا اسپر اسکا دین اور کہا ابو علی روذباری
رحمۃ اللہ نے جب کہے صوفی پانچ دن کے بعد مین بہوکا ہون پس اسپر
لازم کرو بازار کو اور اسکو حکم کرو کسب کرنے کا اور کہا ذوالنون مصری
نے نہین عزت دی اللہ تعالی نے بندے کو کسی عزت سے کہ اس سے
بہت بڑی عزت والی ہو اس سے کہ سوجہا وے اسکو اوسکے نفس کی ذلت کے
اور نہین ذلت دی اللہ تعالی نے بندے کو کسی ذلت سے کچھ زیادہ
ذلت ہو اس سے کہ اسکو پردہ دین کہے اپنے نفس کی ذلت سے اور کہا
ابراہیم خواص نے نہین ڈرایا مجھکو کسی چیز نے مگر مین سوار ہوگیا اوسپر
اور کہا محمد بن فضل رحمۃ اللہ تعالی نے آرام ہی خلاصی ہے نفس کی
امیدون کی اور کہا منصور بن عبد اللہ نے مینے سنا ابو علی روذباری کو رحمۃ اللہ
علیہما کہتے تھے آفت تین چیز سے طبیعت کے بیمار ہونے اور عادت کو لازم ہو
جانے اور صحبت کے بگڑنے سے پس مینے پوچھا کیا ہے طبیعت کی بیماری پس کہا
حرام کا کہانا پس مینے کہا اور کیا ہے لازم ہونا عادت کا کہا دیکہنا اور
فائدہ لینا حرام اور غیبت سے مینے کہا پس کیا ہے فساد صحبت کا
بگاڑ پس کہا جب پیدا ہو نفس مین کوئی خواہش تو اوسکی پیروی
کرے اور کہا نصر آبادی رحمۃ اللہ نے تیرا قید خانہ تیرا نفس ہے جب تو نکلے
اوس سے تو تو پڑیگا ہمیشہ کے آرام مین اور کہا ابو الحسن وراق رحمۃ اللہ نے
ہوتا تہا بہت بڑا ہمارے احکام کا ہمارے کام کے شروع مین ابو عثمان
کی مسجد مین غیر کو اپنے پر پسند کرنا جو چیز مین کہ فتح ہو ہمپر اور یہ کہ ہم رات گذارین معلوم
پر اور جو شخص ہمسے پیش آتا بری بات کیساتھ تو ہم اوسسے بدلا نہ لیتے اپنے نفسون کے
لیے بلکہ ہم عذر کرتے اسکی طرف اور تواضع کرتے اوسکے لیے اور جب پڑتی
ہمارے دلون مین حقارت کسی کے لیے تو ہم کہڑے ہوتے اسکی خدمت
کرنے مین پس عامون کا مجاہدہ عملون کے پورا کرنے مین ہے

وَمُجَاهَدَةُ الْخَوَاصِّ فِي تَصْفِيَةِ الْأَحْوَالِ وَقَدْ تَسْهُلُ
مُقَاسَاةُ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ وَالسَّهَرِ وَمُعَالَجَةُ
الْأَخْلَاقِ الرَّدِيَّةِ تَعْسُرُ وَتَصْعُبُ وَمِنْ آفَاتِ
النَّفْسِ رُكُونُهَا إِلَى اسْتِحْلَاءِ الْمَدْحِ وَالذِّكْرِ
الطَّيِّبِ ثَنَاءِ الْخَلْقِ وَقَدْ تَحْتَمِلُ أَثْقَالَ الْعِبَادَاتِ
لِذَلِكَ وَيَسْتَوْلِي عَلَيْهَا الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ وَعَلَامَةُ
ذَلِكَ رُجُوعُهَا إِلَى الْكَسَلِ وَالْفَشَلِ عِنْدَ انْقِطَاعِ
ذَلِكَ وَذَمِّ النَّاسِ لَهَا وَلَا يَتَبَيَّنُ لَكَ آفَاتُ
نَفْسِكَ وَشِرْكُهَا وَدَعْوَاهَا وَكَذِبُهَا إِلَّا عِنْدَ
الْامْتِحَانِ فِي مَوَاطِنِ دَعْوَاهَا وَعِنْدَ الْمُوَازَنَةِ لَهَا
لِأَنَّهَا تَتَكَلَّمُ بِكَلَامِ الْخَائِفِينَ مَا لَمْ تَضْطَرَّ إِلَى الْخَوْفِ
فَإِذَا أَحْوَجْتَ إِلَيْهَا فِي مَوَاطِنِ الْخَوْفِ وَجَدْتَهَا
آمِنَةً وَتَقُولُ قَوْلَ الْأَبْرَارِ مَا لَمْ تُمْتَحَنْ بِالتَّقْوَى
فَإِذَا أَحْوَجْتَ إِلَيْهَا وَطَالَبْتَهَا بِشُرُوطِ التَّقْوَى
وَجَدْتَهَا مُشْرِكَةً مُرَائِيَةً مُتَعَجِّبَةً وَتَصِفُ
وَصْفًا وَصْفَ الْعَارِفِينَ مَا لَمْ تَخْتَبِرْ إِلَى الْغَايَةِ فَإِذَا
طَلَبْتَ مِنْهَا ذَلِكَ وَجَدْتَهَا كَذَّابَةً وَتَدَّعِي دَعْوَى
الْمُوقِنِينَ مَا لَمْ تُمْتَحَنْ بِالْإِخْلَاصِ وَتَزْعُمُ أَنَّهَا مِنَ
الْمُتَوَاضِعِينَ مَا لَمْ يَحِلَّ بِهَا خِلَافُ هَوَاهَا عِنْدَ الْغَضَبِ
وَكَذَلِكَ تَدَّعِي السَّخَاءَ وَالْكَرَمَ وَالْإِيثَارَ وَالْبَذْلَ وَ
الْفَنَاءَ وَالْفُتُوَّةَ وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْأَخْلَاقِ الْحَمِيدَةِ
أَخْلَاقِ الْأَوْلِيَاءِ وَالْأَبْدَالِ وَالْأَعْيَانِ تَمَنِّيًا وَسُمْعَةً
وَتَحَقُّقًا فَإِذَا طَالَبْتَهَا بِذَلِكَ وَامْتَحَنْتَهَا لَمْ تَجِدْهَا
إِلَّا كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّى إِذَا
جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَلَوْ كَانَ تَتَّصِفُ بِالْخُلُوصِ
وَصَحَّ مِنْهَا الْقَوْلُ لَصَدَقَ بِالْقَوْلِ لِسَانُهَا لِمَا أَظْهَرَتْ
لِلنَّاسِ مِنَ الْخُلُقِ الَّذِي لَا يَمْلِكُونَ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا
نَفَعَتْ ... [illegible] ... الْامْتِحَانِ ... [illegible]
[illegible]

اور خواصون کا مجاہدہ احوال کے صاف کرنے مین ہی اور کبھی آسان
ہوتا ہے رنج کھینچنا بھوک اور پیاس اور بیداری کا اور بری خوؤن کا
علاج کرنا مشکل اور سخت ہی اور نفس کی آفتون مین سی اسکا جھکنا طرف
مٹھا جاننے مدح اور نیک ذکر اور لوگون کی تعریف ہی اور کبھی اٹھاتا ہے
عبادتون کے بوجھ اس لیے اور غالب ہو جاتی ہے اسپر ریا اور نفاق اور
اسکی علامت نفس کا رجوع ہونا ہے سستی اور بیہلنے کی طرف اوس
مدح وغیرہ ٹوٹنے کے وقت کی اور اسکی مذمت کرنیکے وقت اور نہ ظاہر ہونگی
تجھکو تیرے نفس کی آفتین اور اسکا شرک اور اسکا دعوی اور اسکا جھوٹ
مگر نزدیک امتحان کرنیکے اوس کے دعوی کی جگہون مین اور نزدیک
تولنے کے اوس کے لیے کیونکہ وہ نہیں کلام کرتا ڈرنیوالونکی کلام سے
جب تک بے قرار نہ ہو خوف کی طرف اور جب تو محتاج ہوا اسکی طرف
خوف کی جگہون مین تو تو اس کو پاویگا بیخوف اور وہ کہتا ہے نیکون
کی بات جب تک کہ امتحان کیا جاوی تقوے سے اور جب تو محتاج ہو
اسکی طرف اور طلب کرے اوس سے پرہیزگاری کی شرطین تو تو
پاوے گا اوس کو مشرک ریا کار عجب کرنیوالا اور بیان کرتا ہے عارفون
کی صفت جب تک نہ محتاج ہو تو کسی غرض کیطرف پس جب تو طلب
کرے اس سے یہ تو تو پاویگا اس کو جھوٹا اور دعوی کرتا ہے یقین والون
کا دعوی جب تک امتحان نہ کیا جاوی اخلاص سے اور کہتا ہے کہ تحقیق
وہ تواضع کرنیوالون مین سے ہی جب تک نہیں اترا اوسپر اسکی خواہش
کا خلاف غصے کے وقت اور اسی طرح دعوی کرتا ہے سخاوت اور
بخشش اور غیر کو اپنے پر پسند کرنے اور خرچ کرنے اور سب برائی اور جوانمردی وغیرہ
کا اچھے اخلاق مین سی اولیا اور ابدال اور شرفا کی خلاق ہی از سعی کردہ
ہیہ قوفی اور حمق کے اور جب تو طلب کرے اس سے یہ سب اور اسکا
امتحان کرے تو تو نہ پاویگا اسکو مگر جیسے ریت جنگل مین گمان کرتا ہے اوسکو پیاسا
پانی یہانتک کہ جب آتا ہے اسکے پاس تو نہیں پاتا اس کو کچھ بھی اور اگر ہوتا ہمیشہ
سچ اور خلاص اور صحیح ہوتی اس سے بات تو سچی ہوتی بات میری زبان اور اسکی
تو البتہ نہ ظاہر کرتا بہت لوگون کے لیے جو نہیں مالک اوس کے لیے
نقصان کے اور نہ نفع کے ... [illegible] ... اعمال ... امتحان کے وقت پس ... افق
[illegible]

سرّ ما سوى الإخلاص وقوّتها يجعلها التوفيق فمن كان
يقضيه في سرّه وتوفيق من ربّه كانت علانيته
كلّها وقال أبو عثمان رحمه الله لا يرى أحد عيب
نفسه وهو يستحسن من نفسه شيئا وإنّما يرى
من يتّهمها في جميع الأحوال وقال أبو حفص رحمه
الله أسرع الناس هلاكا من لا يعرف عيبه فإنّ المعاصي
بريد الكفر وقال أبو سليمان رحمة الله عليه
ما استحسنت من نفسي عملا فاحتسبت به وقال
السري إنّكم جيران الأغنياء وقرّاء الأسواق و
علماء الأمراء وقال ذو النون المصري إنّما دخل
الفساد على الخلق من ستّة أشياء أوّلها ضعف
النيّة بعمل الآخرة والثاني صارت أبدانهم رهينة
لشهواتهم والثالث طول الأمل مع قرب الأجل
والرابع آثروا رضا المخلوقين على رضا الخالق و
الخامس اتّبعوا أهواءهم ونبذوا سنّة نبيّهم
صلّى الله عليه وسلّم وراء ظهورهم والسادس
جعلوا قليل زلّات السلف حجّة لأنفسهم ودفنوا
كثير مناقبهم **فصل** والأصل في المجاهدة قال
الجهد فطم النفس عن المألوفات في الشهوات و
اللذّات وحملها على خلاف هواها في عموم الأوقات
فإذا انهمكت في الشهوات ألجمها بلجام التقوى
والخوف من الله عزّ وجلّ وإذا حرنت وقد وقفت
عند القيام بالطاعات والموافقات ساقها
بسياط الخوف بخلاف الهوى وعدم الحظوظ
فصل ولا تتمّ المجاهدة إلّا بالمراقبة وهي
التي أشار إليها رسول الله صلّى الله عليه وسلّم
حين سأله جبريل عليه الصلاة والسلام عن
الإحسان فقال الإحسان أن تعبد الله كأنّك تراه
فإن لم تكن تراه فإنّه يراك فالمراقبة علم العبد باطّلاع الربّ

اسکا باطن جیسا ہو اخلاص اور اس کی قوت کا فقدان توفیق سے ہے پس جس شخص کا
ساتہ ہو اوسکی باطن مین توفیق اوسکے پروردگار سے تو ہو گا سب اسرار ظاہر
اور کہا ابو عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہیں دیکھتا کوئی اپنے نفس کا عیب
کو وہ شخص کہ جو نفس کو تہمت دیتا رہتا ہے سب حوال مین اور کہا
ابو حفص نے بہت جلد لوگون مین ہلاک ہونے والا وہ شخص ہے جو اپنا عیب
نہیں پہچانتا کیونکہ تحقیق گناہ قاصد ہین کفر کے اور کہا ابو سلیمان
رحمۃ اللہ علیہ نے مین اچھا نہیں جانتا اپنے نفس سے کوئی عمل پس گنتا
ہون اس کو اور کہا سری نے تم ہو دولت مندون اور بازار کے قاریان
اور امیرون کے علماء سے ہو اور کہا ذو النون مصری رحمۃ اللہ نے سوا اسکے
نہیں کہ داخل ہوا ہے فساد مخلوق پر چھ چیزون سے پہلی انکی نیت کا
ضعف آخرت کے عمل مین اور دوسرے ہوگئے ہین بدن انکے انکی خواہشون
کے گرو اور تیسرے امید کا دراز ہونا باوجود موت کے نزدیک ہونے کے اور چوتھے
پسند کیا انہون نے مخلوقات کی رضامندی کو خالق کی رضامندی
پر اور پانچوین انہون نے پیروی کی اپنی خواہشون کی اور پھینک دیا
اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی سنت کو اپنی پیٹھون کے پیچھے اور چھٹے بنا لیا
انہون نے تھوڑی سی سلف کی غلطیون کو اپنے نفس کی حجت اور
اور چھپا دیا بہت سی ان کی اچھی صفتون کو **فصل** اصل
مجاہدے مین نفس کی خواہش کی مخالفت کرنی ہے پس باز رکھے
اپنے نفس کو الفت والی خواہشون اور لذتون سے اور اوٹھاوے
اس کو خلاف پر اس چیز کے کہ وہ جھکتا ہے اوسکی طرف عام وقتون
مین پس جب جا پہونچے خواہشون مین تو اس کو لگام دیوے پرہیزگاری
کی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی پس جب سرکشی کرے اور ٹھہر جاوے
نزدیک کھڑے ہونے کے عبادتون اور موافقتون مین تو اس کو ہانکے
خوف کے کوڑے سے بخلاف خواہشون اور لذتون کے
فصل اور پورا نہیں ہوتا مجاہدہ مگر ساتھ مراقبے کے اور مراقبہ وہی ہے
جسکی طرف اشارہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب
پوچھا آپ سے حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احسان سے پس
آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اس کو دیکھتا ہے
پس اگر تو اسکو نہیں دیکھتا پس تحقیق وہ تجھ کو دیکھتا ہے

سُبْحَانَهُ عَلَيْهِ فَاسْتِدَامَتُهُ لِهٰذَا الْعِلْمِ مُرَاقَبَةٌ لِرَبِّهِ
وَهٰذَا هُوَ أَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ وَإِنَّمَا يَصِلُ إِلَى هٰذِهِ الرُّتْبَةِ
بَعْدَ الْمُحَاسَبَةِ وَإِصْلَاحِ حَالِهِ فِي الْوَقْتِ وَلُزُومِ
طَرِيقِ الْحَقِّ وَإِحْسَانِ مُرَاعَاةِ الْقَلْبِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ
تَعَالَى وَحِفْظِ الْأَنْفَاسِ مَعَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَعْلَمُ أَنَّ
اللهَ تَعَالَى عَلَيْهِ رَقِيبٌ وَمِنْ قَلْبِهِ قَرِيبٌ يَعْلَمُ أَحْوَالَهُ
وَيَرَى أَفْعَالَهُ وَيَسْمَعُ أَقْوَالَهُ وَلَا يَتِمُّ أَيْضًا إِلَّا بِمَعْرِفَةِ
خِصَالٍ أَرْبَعٍ أَوَّلُهَا مَعْرِفَةُ اللهِ تَعَالَى وَالثَّانِيَةُ مَعْرِفَةُ
عَدُوِّ اللهِ إِبْلِيسَ وَالثَّالِثَةُ مَعْرِفَةُ نَفْسِكَ الْأَمَّارَةِ بِالسُّوءِ
وَالرَّابِعَةُ مَعْرِفَةُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ تَعَالَى وَلَوْ عَاشَ إِنْسَانٌ دَهْرًا
فِي الْعِبَادَةِ مُجْتَهِدًا وَلَمْ يَعْرِفْ هٰذِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ عَلَيْهَا لَمْ تَنْفَعْهُ
عِبَادَتُهُ وَكَانَ عَلَى الْجَهْلِ مَصِيرُهُ إِلَى النَّارِ إِلَّا أَنْ يَتَفَضَّلَ
اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهِ فَأَمَّا مَعْرِفَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ أَنْ
يُلْزِمَ الْعَبْدُ قَلْبَهُ قُرْبَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيَامَهُ عَلَيْهِ وَقُدْرَتَهُ
عَلَيْهِ وَشَهَادَتَهُ وَعِلْمَهُ بِهِ وَأَنَّهُ رَقِيبٌ حَفِيظٌ وَأَنَّهُ وَاحِدٌ
مَاجِدٌ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي مُلْكِهِ وَأَنَّهُ عِنْدَ مَا وَعَدَ صَادِقٌ
وَعِنْدَ مَا ضَمِنَ وَافٍ وَعِنْدَ مَا دَعَا إِلَيْهِ وَنَدَبَ إِلَيْهِ
مَلِيٌّ وَلَهُ وَعْدٌ يُنْجِزُهُ وَوَعِيدٌ صَادِقٌ يُنَفِّذُهُ وَمَقَامٌ
تَصِيرُ إِلَيْهِ الْخَلَائِقُ وَمَصْدَرٌ يَتَصَرَّفُ مِنْ عِنْدِهِ وَلَهُ
ثَوَابٌ وَعِقَابٌ لَيْسَ لَهُ شِبْهٌ وَلَا مِثْلٌ وَأَنَّهُ كَافٍ
تحنن وَدُودٌ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَأَنَّهُ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ لَا
يَشْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ يَعْلَمُ الْخَفِيَّ وَفَوْقَ الْخَفِيِّ وَالضَّمِيرَ
وَالْخَطَرَاتِ وَالْوَسْوَسَةَ وَالْهِمَّةَ وَالْإِرَادَةَ وَالسَّوَانِحَ
وَالْحَرَكَةَ وَالطَّرْفَةَ وَالْفَتْرَةَ وَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ وَمَا دُونَ
ذٰلِكَ مِمَّا دَرَى أَوْ لَمْ يَدْرِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا يُوصَفُ
بِمَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَأَنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ وَقَدِ اسْتَوْفَيْنَا
ذٰلِكَ فِي بَابِ مَعْرِفَةِ الصَّانِعِ مِنْ قَبْلُ فَإِذَا أَلْزَمَ هٰذَا
قَلْبَهُ فِي الْيَقِينِ الرَّاسِخِ وَالْعِلْمِ النَّافِعِ وَعَلِمَ مِنْ ذٰلِكَ كُلَّ
عُضْوٍ مِنْهُ وَكُلَّ جَارِحَةٍ وَكُلَّ مَفْصِلٍ وَعِرْقٍ وَعَضْوٍ

کے اسپر مطلع ہونے کو اور بندے کا اس علم کے ہمیشہ رکھنے کا نام مراقبہ
اوس کے پروردگار کا ہے اور یہ مراقبہ ہی جڑ ہے ہر بھلائی کی اور سوا اسکو
نہیں کہ وہ پہونچتا ہے اس رتبے کو بعد حساب کے اور اپنے حال کے سنوارنے
کے وقت میں اور لازم کرنے کے حق کے راستے کو اور دل کے نیک نگاہ
رکھنے کو اپنے اور اللہ تعالی کے درمیان اور سانسوں کے نگاہ رکھنے کے ساتھ
اللہ عزوجل کے پس جانے کہ تحقیق اللہ تعالی اسپر نگہبان ہے اور اوسکے دل
سے نزدیک ہی جانتا ہے اوسکے احوال کو اور دیکھتا ہے اوسکے کاموں کو
اور سنتا ہے اوسکی باتوں کو اور نیز مجاہدہ پورا نہیں ہوتا مگر چار خصلتوں
کے پہچاننے سے پہلا اونکی اللہ تعالی کا پہچاننا ہے اور دوسرے اللہ
تعالی کے دشمنوں ابلیس کو اور تیسرے پہچاننا اپنے نفس کو برائی کے بہت حکم
کرنیوالے کا اور چوتھے پہچاننا عمل کا واسطے اللہ تعالی کے اور اگر زندگی
بسر کرے انسان عمر بھر عبادت میں کوشش کرنیوالا اور نہ پہچانے اسکو
اور نہ عمل کرے اسکو تو نہ فائدہ دیگی اسکو اوسکی عبادت اور وہ ہوگا جہالت
پر اور لوٹنا اسکا دوزخ کی طرف مگر یہ کہ فضل کرے اللہ تعالی اسپر اپنی
رحمت سے لیکن پہچاننا اللہ عزوجل کا پس یہ ہے کہ لازم کرے بندہ
اپنے دل پر اللہ تعالی کے نزدیک ہونا اور اسکا قائم ہونا اوسپر اور اسکا
طاقت رکہنا اسپر اور اسکا حاضر ہونا اور اسکا جاننا یہ کہ تحقیق وہ نگہبان
حفاظت کرنیوالا ہے اور یہ کہ تحقیق وہ بے پرواہ ہر چیز پانیوالا بزرگ ہے
نہیں کوئی شریک اس کا اوسکی ملک میں اور یہ کہ تحقیق وہ نزدیک اس چیز کے کہ
وعدہ کیا سچا ہے اور نزدیک اس چیز کے کہ ضامن ہوا پورا کرنیوالا ہے اور نزدیک
اس چیز کے کہ پکارا ہے اسکی طرف غنی ہے اور اسکے لیے وعدہ ہے کہ اسکو پورا کریگا اور
عذاب کے وعدے سچے جاری کریگا انکو اور مقام ہے جس کی طرف لوٹیگی
خلقت اور نکلنے کی جگہ ہے تصرف کریگا اپنے پاس سے اور اسکے لیے ثواب اور
عذاب ہے جسکا کوئی شبیہ نہیں اور نہ مانند اور تحقیق وہ کفایت کرنیوالا ہے مہربان
دوست رکھنیوالا سننے والا جاننیوالا اور تحقیق وہ ہر دن میں ایک کام میں ہے
نہیں مشغول کرتا اسکو کوئی کام کسی کام سے جانتا ہے پوشیدہ اور زیادہ
پوشیدہ کو اور دل کی بات اور خطروں اور وسوسہ اور قصد اور ارادہ اور دوسرے
اور حرکت اور آنکھ کے جھپکنے اور ہاتھ کے اشارے کو اور جو اس سے زیادہ ہو اور جو اس سے
کم ہو ایسے کہ [illegible] پہچانی جاتی اور نہیں ہے پس نہیں [illegible] پہچانی جاتی ہو
[illegible] ہوگا اور تحقیق وہ غالب ہے حکمت والا [illegible]

وَشَيْءٌ بَشَرٌ فَكَذٰلِكَ عَالِمٌ بِهِ اَحَاطَ بِهِ عِلْمًا لَا تَعْزُبُ
عَنْهُ مَعَانِيهِ وَاَنَّهُ خَلَقَهُ فَاَحْسَنَ خَلْقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ
صُورَتَهُ وَثَبَتَ جَمِيعُ ذٰلِكَ فِي قَلْبِهِ وَصَحَّ بِهِ عَزْمُهُ
وَاَكْمَلَ عَقْلَهُ ثَبَتَتْ حِينَئِذٍ فِيهِ الْمُحَاسَبَةُ وَوَصَلَتْ
اِلَيْهِ الْمَعْرِفَةُ وَقَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ وَكَانَ فِي مَقَامٍ
مِنَ اللّٰهِ شَرِيفٍ وَالْخَوْفُ يَصْحَبُهُ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ فَحُفِظَتْ
جَوَارِحُهُ وَقَلْبُهُ فَلَا يَنَالُ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْجُمْلَةِ
اِلَّا اَنْ يَنْقَطِعَ الْاَشْغَالُ كُلُّهَا اِلَّا مَا دَلَّهُ عَلَى هٰذَا وَالْقُرْ
لَا يُفَارِقُ قَلْبَهُ حَذَرًا مِنْ سَطَوَاتِهِ لِقُدْرَتِهِ عَلَيْهِ
لِمَا قَدْ سَلَفَ وَمَا يَكُونُ مِنْهُ وَحَيَاءً مِنْهُ لِقُرْبِهِ مِنْهُ
وَلَمْ تَسْقُطْ مِنْهُ وَلَمْ تَسْقُطْ مِنْهُ اِرَادَةٌ وَلَمْ تَزَلْ مِنْهُ
هِمَّةٌ وَلَا خَطْرَةٌ اِلَّا لَهُ فِيهِ وَلَمْ يَكُنِ الْعَالِمُ الْقَائِمُ بِمَا
يُحِبُّ اللّٰهُ مِنْهُ وَالتَّارِكُ لِمَا يَكْرَهُهُ مِنْهُ فَلَا تَكُونُ مِنْهُ
خَطْرَةٌ وَلَا لَحْظَةٌ وَلَا وَسْوَسَةٌ وَلَا اِرَادَةٌ وَلَا حَرَكَةٌ
ظَاهِرًا وَلَا بَاطِنًا اِلَّا وَعِلْمُ اللّٰهِ عِنْدَهُ قَائِمٌ فِي قَلْبِهِ
قَبْلَ الْخَطَرَاتِ وَالْحَرَكَاتِ وَالْوَسَاوِسِ وَهُوَ مَقَامُ الْعُلَمَاءِ
بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَائِفِينَ الْعَارِفِينَ الْاَتْقِيَاءِ الْوَرِعِينَ وَ
اَمَّا مَعْرِفَةُ عَدُوِّ اللّٰهِ اِبْلِيسَ فَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِمُحَارَبَتِهِ
وَمُجَاهَدَتِهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ
وَاَعْلَمَ الْعِبَادَ بِاَنَّهُ قَدْ عَادَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَبْدَهُ
وَنَبِيَّهُ وَصَفِيَّهُ وَخَلِيفَتَهُ فِي الْاَرْضِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَعَادَاهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ وَاَنَّهُ لَا يَنَامُ اِذَا نَامَ الْاٰدَمِيُّ وَلَا
يَغْفُلُ اِذَا غَفَلَ الْاٰدَمِيُّ وَلَا يَسْهُو اِذَا سَهَا فِي نَوْمِهِ
فَيَقْطَعُهُ مُجْتَهِدًا فِي عَطَبِ الْاٰدَمِيِّ وَهَلَكَتِهِ بِالْوَانِ
خَدِيعَةٍ وَحِيلَةٍ وَمَكْرٍ وَمَصَائِدِ الشَّهْوَةِ
اللَّذِيذَةِ فِي طَاعَتِهِ وَمَعْصِيَتِهِ مَا يَجْهَلُهُ كَثِيرٌ
مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ الْعَابِدِينَ الْمُغْتَرِّينَ الْمُخَلِّطِينَ وَغَيْرِ
وَكَثِيرٍ مِنَ الْغَافِلِينَ لَيْسَتْ بُغْيَتُهُ اَنْ يَتَّجِرَ ابْنُ اٰدَمَ فِي
مَعْصِيَةٍ وَاِثْمٍ يَاتِيهِ وَلَا عُجْبٍ اِنَّمَا بُغْيَتُهُ اَنْ يَرُدَّهُ مَعْصِيَةً

اور بال اور چہرے مین اور اسی طرح وہ یقین کرے کہ تحقیق اللہ تعالی قائم ہے
او سپر اور جاننے والا ہے ساتھ اوسکے گہیر نیوالا ہے ساتھ اسکے از روی علم کے نہین
چہپتا اوس سے کوئی چہپنے والا اور تحقیق اوس نے اسکو پیدا کیا پس اچہا
اسکی پیدائش کو اور اسکی صورت بنائی پہر اچہی صورت بنائی اور ثابت
ہو جاوے یہ اوسکو دل مین اور صحیح ہووے ساتھ اسکے قصد اسکا اور کامل کرے اوسکو
اوسکی عقل تو ثابت ہو جاویگا اسوقت اسمین حساب کرنا اور پہونچ جاویگی اوسکی
طرف معرفت اور قائم ہو جاویگی اوسپر حجت اور ہوگا ایک جگہہ بزرگ مین اللہ تعالی کے
سے اور خوف اسکے ساتھ ہوگا اس سب مین پس نگہبانی کرین گے اسکے اعضا
اور اسکا دل اور نہ پہونچے گا کسی چیز کو ان سب مگر یہ کہ کاٹے گا شغلون سب کے
سب کو مگر جو سو ہووے اسکو اسپر حالانکہ خوف نہ جدا ہوگا اوسکو دل سے خوف سے اوسکی
پکڑون سے واسطے اسکے قادر ہونیکے او سپر واسطے ان گناہونکو کہ گذر ہوا اور سبب اسکے کہ ہوگا
اس سے اور واسطے حیا کرنیکے اللہ سے بسبب اسکے نزدیک ہونیکے اس سے اور نہین گرا اوس سے
کوئی ارادہ اور نہین دور ہوا اس سے کوئی قصد اور نہین کوئی خیال مگر اللہ کے
کے واسطے اسمین علم ہے پس ہو وہ جاننے قائم ہونیوالا ساتھ اس چیز کے کہ
دوست رکہتا ہو اللہ اور اترنیوالا اس چیز سے جسکو وہ مکروہ رکہتا ہو اس سے اور
نہ ہوگا اس سے کوئی خیال اور نہ دیکہنا اور نہ وسوسہ اور نہ ارادہ اور نہ حرکت ظاہر مین
اور نہ باطن مین مگر اللہ کا علم اوسکی پاس ہوگا قائم اوسکے دل مین پہلے خطرون اور حرکتون
اور وسوسون کے اور یہ مقام ہے اللہ عز و جل کے علما کا ڈرنیوالون معرفت والون
متقیون پرہیزگارون کا اور پہچاننا اللہ کے دشمن ابلیس کا پس تحقیق حکم کیا ہے اللہ تعالی نے
اوس سے لڑنے اور جہاد کرنیکا پوشیدہ اور ظاہر مین فرمانبرداری اور نافرمانی مین اور
جتایا ہے اپنے بندون کو کہ تحقیق اوس نے دشمنی کی ہے اللہ تعالی سے اور اوسکے بندہ اور نبی
اور برگزیدہ اور خلیفہ زمین مین حضرت آدم علیہ السلام سے اور اسکو ضرر پہونچایا انکی اولاد مین اور
یہ کہ وہ نہین سوتا جب سوتا ہے آدمی اور وہ غافل نہین ہوتا جب غافل ہوتا ہے آدمی اور
وہ نہین بہولتا جبکہ بہولتا ہو آدمی اپنی نیند اور بیداری مین کوشش کرنیوالا ہے آدمی کی
کی ہلاکت اور اسکو ہلاک کرنے مین نہین چہوڑتا اسمین کوئی فریب اور حیلہ اور مکر اور اوسکی
گہاتین خواہشون والی لذتون والی ہین اوسکی فرمانبرداری اور نافرمانی مین جانتے
نہیں بہتیرے اسکی مخلوق مین سے عبادت کرنیوالون سے کہ کہانیوالون فریب کے گیہون مین سے
اور بہتیرے غافلون مین سے نہین قصد اسکا کہ ڈالدے آدمی کے بیٹے کو گناہ مین بار بار
یا عجب مین سوا اسکے نہین کہ اسکا مقصود یہ ہے کہ اس کو لیجاوے اپنی

يُرِيْدُ بِهِمْ حَيْثُ قَالَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ فَاِذَا عَرَفَهُ الْعَبْدُ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ
فَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُلْزِمَ قَلْبَهٗ مَعْرِفَتَهٗ فِي الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
بِلَا غَفْلَةٍ وَّلَا سَهْوٍ مِّنْهُ فَيُحَارِبُهٗ بِاَشَدِّ الْمُحَارَبَةِ
وَيُجَاهِدُهٗ بِاَشَدِّ الْمُجَاهَدَةِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً ظَاهِرًا وَّ
بَاطِنًا لَا يُقَصِّرُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَبْذُلَ مَجْهُوْدَهٗ فِيْ مُحَارَبَتِهٖ
وَمُجَاهَدَتِهٖ فِيْ كُلِّ مَا يَدْعُوْا اِلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ
وَلَا يَدَعُ التَّضَرُّعَ وَالْاِلْتِجَاءَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْاِسْتِعَانَةَ
بِهٖ فِيْ حَرَكَاتِهٖ كُلِّهَا لِيُعِيْنَهٗ عَلَيْهِ وَيُرِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَ
جَلَّ مِنْ نَفْسِهِ الْفَقْرَ وَالْفَاقَةَ اِلَيْهِ فَاِنَّهٗ لَا حِيْلَةَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِهٖ وَيَسْتَغِيْثُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْبُكَاءِ
وَالتَّضَرُّعِ وَيَسْأَلُهُ النَّصْرَ عَلَيْهِ جَاهِدًا مُّتَذَلِّلًا لَيْلًا
وَّنَهَارًا سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فِي الْخَلَاءِ وَالْمَلَاءِ حَتّٰى تَصْغُرَ
فِيْ عَيْنَيْهِ مُجَاهَدَتُهٗ لِمَعْرِفَتِهٖ بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ اِيَّاهُ
فَاِنَّهٗ عَدُوُّ مَوْلَاهُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ عَصَى اللّٰهَ مِنْ خَلْقِهٖ
وَاَوَّلُ مَنْ تَمَرَّدَ مِنْ خَلْقِهٖ يَعْنِيْ مَنْ عَصَاهُ وَكُلُّ
عَاصٍ لِّلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَيِّتٌ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ تَمَرَّدَ مِنْ خَلْقِيْ اِبْلِيْسُ
وَهُوَ الَّذِيْ عَادٰى اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَاَصْفِيَائِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَيَنْبَغِيْ لِلْعَبْدِ اَنْ
يَعْلَمَ اَنَّهٗ فِيْ جِهَادٍ عَظِيْمٍ وَّفِيْ قُرْبٍ مِّنَ الرَّبِّ
جَلَّ ثَنَاؤُهٗ وَلَا يُوْصَفُ شَرَفُ مَقَامِهٖ فَلْيَثْبُتْ
وَلَا يَعْجِزْ فَاِنَّهٗ اِنْ عَجَزَ اَوْ مَلَّ فَقَدْ عَصٰى رَبَّهٗ عَزَّ وَ
جَلَّ وَوَقَعَ فِيْ جَهَنَّمَ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَيَكُوْنُ
قَدْ اَعْطٰى عَدُوَّ اللّٰهِ اُمْنِيَّتَهٗ مِنْهُ وَقَوّٰى عَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِاِرَادَتِهٖ فِي الشَّرِّ غَايَةٌ وَّلَا نِهَايَةٌ
اِلَّا الْكُفْرُ بِاللّٰهِ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا يَنْقُلُهٗ مِنْ حَالٍ اِلٰى حَالٍ
حَتّٰى يَغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَسْلُكَهٗ اِلَى النَّارِ فَيُعَذِّبَ
[illegible]

جہاں تک جاوی دوزخ میں چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے کہ تحقیق وہ پکارتا ہے اپنے گروہ کو
تو کہ وہ ہوں دوزخ کے رہنے والوں سے پس جب پہچانے شیطان کو بندہ اس صفت
سے پس واجب ہے اسکو کہ لازم کرے اپنے دل کو اسکا پہچاننا حق اور باطل میں بغیر
غفلت اور بغیر بھولنے کے اور اس سے پس لڑائی کرے اس سے نہایت سخت
لڑائی اور جہاد کرے اس سے نہایت سخت جہاد پوشیدہ اور کھلے اور ظاہر اور باطن
میں نہ قصور کرے اس میں یہاں تک کہ خرچ کرے اپنی کوشش اسکی لڑائی اور اسکے
جہاد میں ہر ایک چیز میں جس کی طرف وہ بلاتا ہے بھلائی اور برائی سے اور نہ
چھوڑے عاجزی کرنی اور پناہ لینی اللہ تعالیٰ کی طرف اور مدد مانگنی اس سے
اپنی سب حرکات میں تاکہ وہ اسکو مدد دیوے شیطان پر اور دکھاوے اللہ تعالیٰ کو
اپنے نفس سے محتاجی اور فاقہ اسکی طرف کیونکہ تحقیق نہیں ہے کوئی حیلہ اور نہ کوئی
قوۃ مگر ساتھ اس کے اور فریاد رسی چاہے اللہ تعالیٰ سے ساتھ رونے اور عاجزی
کرنے کے اور مانگے اس سے مدد شیطان پر کوشش کرتا ہوا اپنی ذلت ظاہر کرتا ہوا
رات اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر میں اور خلوت اور لوگوں میں یہاں تک کہ حقیر
معلوم ہو اسکی آنکھوں میں اسکا مجاہدہ واسطے اسکے پہچاننے کے اللہ تعالیٰ
کی توفیق کے ساتھ کیونکہ تحقیق شیطان اسکے مولیٰ کا دشمن ہے اور وہ پہلا ہے ان کا
جنہوں نے نافرمانی کی اللہ کی اسکی مخلوق میں سے یعنی جنہوں نے نافرمانی کی اسکی اور ہر ایک
نافرمانی کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا مردہ ہے جیسے آیا ہے حدیث شریف میں کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے تحقیق پہلا ان کا جو سرکش ہوا میری مخلوق میں سے ابلیس ہے اور وہ ہے
جس نے دشمنی کی ہے اللہ کے دوستوں سے پیغمبروں اور صدیقوں اور اسکے برگزیدوں
اور اسکی مخلوق میں سے سب کے سب اور واجب ہے بندے کو یہ کہ وہ جانے کہ تحقیق وہ جہاد
بڑی میں ہے اور نزدیک ہے پروردگار جل شانہ سے اور نہیں بیان کیجاتی بزرگی
اوس کے مقام کی پس چاہئے کہ وہ ثابت رہے اور عاجز نہ ہو پس تحقیق وہ اگر
عاجز ہوا یا ملول ہوا پس تحقیق نافرمانی کی اپنے پروردگار عز وجل کی اور
پڑ گیا دوزخ میں اور غصے ہوا اللہ اس پر اور ہوگا کہ تحقیق دیدی اوس نے اللہ کے
دشمن کو اوسکی امید اپنے سے اور قوی کیا اپنے پر اسپر لعنت ہو اللہ کی اور
نہیں ہے اوسکے ارادے کیلیے بندے میں کوئی نہایت اور نہ انتہا مگر کفر ساتھ
اللہ کے کیونکہ تحقیق وہ سوا اسکے نہیں لیجاتا ہے اسکو ایک حال سے ایک حال کی طرف یہاں تک کہ
غصہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسپر اور اسکو سپرد کر دیتا ہے اسکے نفس کی طرف پس ہلاک
[illegible]

مجرد ہونا جب تو موجود ہوگا تو اس کے پیچھا ہوگا زہد کی مدت ایک ساعت ہے ترک زہد دنیا کو چھوڑنا علم ہے اور دنیا تو تحقیق میں ایک ساعت سے زیادہ نہیں ہے اور پرہیزگاری کی مدت دو ساعت ہیں ایک دنیا کا ترک کرنا اور دوسرا نفس کا ترک کرنا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی مدت کی نہایت نہیں ہے

المقالة الثامنة [illegible]

السَّبَبِ مِنْهُ فَاحْذَرِ الْحَذَرَ فَإِنَّمَا هُوَ الْوُرُودُ عَلَى الْعَطَبِ
أَوِ النَّجَاةِ بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ أَعَاذَنَا اللَّهُ وَجَمِيعَ
الْمُسْلِمِينَ مِنْ شَرِّ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَأَمَّا مَعْرِفَةُ النَّفْسِ الْأَمَّارَةِ
بِالسُّوءِ فَيَضَعُهَا حَيْثُ وَضَعَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يَصِفُهَا بِمَا وَصَفَهَا اللَّهُ تَعَالَى وَيَقُومُ عَلَيْهَا بِأَمْرِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا أَعْدَى لَهُ مِنْ إِبْلِيسَ وَإِنَّمَا
يَقْوَى عَلَيْهِ إِبْلِيسُ بِهَا وَبِقَبُولِهَا مِنْهُ فَيَعْرِفُ أَيَّ
شَيْءٍ طِبَاعُهَا وَمَا إِرَادَتُهَا وَإِلَى مَا تَدْعُو وَبِمَا
تَأْمُرُ وَكَيْفَ خِلْقَتُهَا خِلْقَةٌ ضَعِيفَةٌ قَوِيٌّ طَمَعُهَا
شَرِهَةٌ مُدَّعِيَةٌ خَارِجَةٌ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ
مُتَمَلِّكَةٌ مُتَمَنِّيَةٌ خَوْفُهَا أَمْنٌ وَرَجَاؤُهَا أَمَانِيُّ
وَصِدْقُهَا كَذِبٌ وَدَعْوَاهَا بَاطِلَةٌ وَكُلُّ شَيْءٍ
مِنْهَا غُرُورٌ وَلَيْسَ لَهَا فِعْلٌ مَحْمُودٌ وَلَا دَعْوَى
حَقٍّ فَلَا تَغْتَرَّنَّ بِمَا يَظْهَرُ لَهُ مِنْهَا وَلَا يَنْجُو بِمَا تَأْمُلُ
إِنْ غُفِلَ عَنْهَا فَقُودُهَا شَرَدَتْ وَإِنْ أُطْلِقَ وَتَابَعَهَا جَمَحَتْ
وَإِنْ أَعْطَاهَا سُؤْلَهَا هَلَكَتْ وَإِنْ غَفَلَ عَنْ مُحَاسَبَتِهَا أَدْ
بَرَتْ وَإِنْ عَجَزَ عَنْ مُخَالَفَتِهَا غَرِقَتْ وَإِنِ اتَّبَعَ هَوَاهَا
تَوَلَّتْ إِلَى النَّارِ فَهَا مُوتَ لَيْسَ لَهَا حَقِيقَةٌ وَلَا رُجُوعٌ
الْخَيْرِ فَهِيَ رَأْسُ الْبَلَاءِ وَمَعْدِنُ الْفَضِيحَةِ وَخِزَانَةُ
إِبْلِيسَ وَمَأْوَى كُلِّ سُوءٍ لَا يَعْرِفُهَا أَحَدٌ غَيْرُ خَالِقِهَا
عَزَّ وَجَلَّ فَهِيَ فِي الصِّفَةِ الَّتِي وَصَفَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
كُلَّمَا أَظْهَرَتْ خَوْفًا فَهُوَ أَمْنٌ وَكُلَّمَا ادَّعَتْ صِدْقًا
فَهُوَ كَذِبٌ وَكُلَّمَا ذَكَرَتْ إِخْلَاصًا فَهُوَ رِيَاءٌ وَإِعْجَابٌ
[illegible]

بندی پر شیطان سے لیس بچو اس سے پس اس کے نہیں کہ وہ حال علمہ ہوتا
ہے ہلاکت پر یا نجات ساتہ اللہ تعالی کے فضل اور اسکی رحمت سے پناہ دیوی
ہم کو اللہ اور سب مسلمانوں کو شیطان اور اسکے لشکروں کی برائی سے اور نہیں
پہرنا گناہ سے اور نہیں قوت نیکی کی مگر ساتہ اللہ بزرگ بلند کے اور لیکن پہچاننا نفس
بہت حکم کرنیوالی برائی کا بس رکہے اسکو جہاں رکہا ہے اس کو اللہ تعالی نے
اور تعریف کرے اسکی اس سے جس سے تعریف کی اسکی اللہ تعالی نے اور قائم ہو
اسپر ساتہ اس چیز کے جو حکم کیا اسکو اللہ تعالی نے پس تحقیق وہ زیادہ دشمن ہے اسکا
ابلیس سے اور سوا اسکے نہیں کہ قوت پاتا ہے بندہ پر ابلیس اسکے سبب سے اور سبب
اسکے قبول کرنیکے اس سے پس پہچانے کونسی چیز اسکی طبیعت ہے اور کیا ہے اسکا ارادہ
اور کس کی طرف وہ بلاتا ہے اور کس چیز کا حکم کرتا ہے اور کیسی ہے اسکی پیدائش
اسکی پیدائش ضعیف ہے قوی ہے اسکی طمع حرص والی دعوی کرنیوالی ہے نکلنے
والی ہے اللہ پاک کی فرمانبرداری سے مالک بنا ہوا ہے آرزو کرنیوالی ہے اسکا خوف امن ہے
اور اسکی امید آرزوئیں ہیں اور سچ اسکا جہوٹ ہے اور دعوی اسکا باطل ہے اور
ہر ایک چیز اس سے دہوکا ہے اور نہیں ہے اس کیلیے کام سراہا گیا اور نہ دعوی سچا پس
دہوکا دیوی بندے کو ساتہ اس چیز کے کہ ظاہر ہو اس کے لیے اوس سے اور ساتہ امید کے
ساتہ اس چیز کے کہ امید رکہتا ہے اگر کہولے جاوین اس سے زنجیر اوس کے تو بہاگ
ہوجاتا ہے اور اگر چہوڑا جاوی تو نافرمانی کرتا ہے اور اگر دیا جاوی جو مانگے تو ہلاک
ہوجاوی اور اگر غافل ہو اوسکے حساب سے تو پیٹہہ پہیرتا ہے اور اگر عاجز ہو اسکی مخالفت
تو غرق ہوتا ہے اور اگر پیروی کرے اوسکی خواہش کی تو پہرتا ہے دوزخ کی طرف اور
اور اس میں برتا ہی نہیں ہے اوسکے لیے کچہہ حقیقت اور نہ رجوع بہلائی کی طرف
اور وہ سر ہے بلا کا اور کان ہے رسوائی کی اور خزانہ ہے شیطان کا اور پناہ لینے کی جگہہ ہے
ہر برائی کی اور نہیں پہچانتا اس کو کوئی سوا اسکے خالق کے پس وہ اس صفت میں کہ
وصف کی ہے اسکی اللہ عزوجل نے جو وقت ظاہر کرتا ہے خوف پس وہ امن ہے اور
جو وقت دعوی کرتا ہے سچ کا پس وہ جہوٹ ہے اور جو وقت بیان کرتا ہے اپنا اخلاص
[illegible]

إلا وهي التي منا توصف فهو كنز إبليس ومستراحه
ومسامرته ومحدثته وصديقته فإذا عرف العبد
صفتها فقد عرفها فكانت عليه في ذلك وقوي عليها بالله
عز وجل فإذا اجتمعت في العبد هذه الخصال الثلاث
فليستعن بالله عز وجل عليهن ولا يغفل ولا يطيع نفسه
لأنه إذا قوي على أدب نفسه ومخالفتها عما تهوى
قوي على الخصال كلها إن شاء الله تعالى فعليه بذلك
المتمسك بأمر الله عز وجل وحده لا شريك له
ولا يميل في هذا كله إلى أحد غير الله عز وجل فإنه إن
فعل ذلك فلا يوفق بخير ويكله الله عز وجل إلى نفسه
فينبغي له أن يستعين بالله تعالى في هذا كله ويتبع
مرضاته في جميع ما أمره الله به ونهاه ولا يميل بذلك
أحدا غير الله عز وجل فإذا فعل ذلك أرشده الله
ووفقه ...... وأحبه وجنبه مكارهه وستره بستر
الأصفياء العلماء بالله الذين بذلك نالوا العلم بالله
عز وجل وأما معرفة العمل لله عز وجل فأن يعلم
العبد أن الله عز وجل أمره بأمور ونهاه عن أمور
فالذي أمره به هو الطاعة والذي نهاه عنه هو
المعصية له عز وجل وأمره بالإخلاص فيهما والقصد
إلى السبيل الهادي على نهج الكتاب والسنة ولا يكون في
نفسه عمل لغير الله عز وجل ولا يكن ممن ترك المعاصي
الظاهرة وأعرض عن ترك المعاصي الباطنة التي هي أمهات
الذنوب وأصولها لأن الله تعالى ليس على هذا وقد
بالمغفرة وعلى هذا ضمن الثواب في دار الجزاء فلا
يجهدن العبد في العبادة بالظاهر بفساد النية وسقيم
الإرادة فيعود ذلك طاعاته معاصي كلها فتحل به
عقوبات الدنيا والآخرة مع تعب البدن وقلة المراد
وترك الشهوة واللذة فيخسر الدنيا والآخرة ولكن
يزين طاعته بالإخلاص والخشوع والورع ونيته

مگر اور وہ بہت زیادہ ہے اس سے کہ تعریف کیا جاوے اور وہ خزانہ ہے شیطان
کا اور اس کے آرام کی جگہ ہے اور اس کے آزمائش کی جگہ ہے اور اس کے
بات چیت کی جگہ ہے اور اس کا دوست ہے پس جب پہچان لے بندہ اسکی
صفت کو پس تحقیق پہچان لیگا اسے اس سے تو خوار ہوگا اوپر اور ذلیل ہوگا اور
وہ قوت پاویگا اوپر ساتھ اللہ عز وجل کے پس جب جمع ہو جاویں بندہ میں یہ تین خصلتیں
پس چاہیے کہ مدد مانگے ساتھ اللہ عز وجل کے اوپر اور نہ غافل ہووے اور نہ فرمانبرداری کرے
اپنے نفس کی کیونکہ جب قوی ہوگا اپنا نفس کے ادب اور اسکی مخالفت پر اسچیز سے
جسکی طرف وہ جھکتا ہے تو قوی ہو جاویگا سب کی خصلتوں پر انشاء اللہ تعالی پس
اوپر تم ہی لازم ہے چنگ کرنا پیش قدمی کا قصد کرنے میں ساتھ اللہ عز وجل کے کہ اکیلا ہے نہیں شریک
اسکا اور جھکے اس سب میں کسی کی طرف سوا اللہ عز وجل کے کیونکہ تحقیق اگر یہ کریگا
پس توفیق نہ پاویگا بھلائی کے لیے اور سپرد کریگا اوسکو اللہ تعالی اسکے نفس کی طرف
پس لائق ہے اسکو مدد مانگنی اللہ تعالی سے اس سب میں اور پیروی کرے اسکی رضامندی کی
اس سب چیز میں کہ اسکو حکم کیا ہے اللہ نے اور جس سے منع کیا ہے اور نہ جھکے اس میں کسی کی سوا اللہ
عز وجل کے پس جب یہ کریگا تو اسکو راہ دکھاویگا اللہ تعالی اور اسکو توفیق دیگا اور اسکو
دوست رکھیگا اور اسکو برکنار کریگا اسکی بری لگنے والی باتوں سے اور اسکو ڈھانپیگا ساتھ پردہ
برگزیدوں علماء ربانی کے وہ لوگ کہ جسکے سبب سے پہونچے ہیں علم کو ساتھ اللہ عز وجل کے لیکن
پہچاننا عمل کا واسطے اللہ عز وجل کے پس یہ ہے کہ جانے بندہ کہ تحقیق اللہ تعالی نے اسکو حکم کیا ہے
کاموں کا اور اسکو منع کیا ہے کاموں سے پس جس کا اسکو حکم کیا ہے وہ فرمانبرداری ہے اور جس سے
اسکو منع کیا ہے اللہ تعالی کی اور اسکو حکم کیا ہے اخلاص کا ان دونوں میں اور قصد کرنے کا ہدایت کے
راستہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر اور نہ ہووے اسکو دل
میں اور اسکو کرنے میں ہر چیز سوا اللہ تعالی کے اور نہ ہووے ان لوگوں میں سے کہ ترک کرتے ہیں ظاہری
گناہوں کو اور منہ پھیرتے ہیں ترک کرنے سے باطنی گناہوں کے کہ وہی گناہوں کی مائیں اور
انکی جڑیں ہیں کیونکہ تحقیق اللہ تعالی نے اسپر وعدہ کیا ہے بخشش کا اور اسپر ضامن ہوا
ہے ثواب کا دار الجزاء میں پس نہ کوشش کرے بندہ عبادت کرنے میں ظاہر میں
نیت کی بگاڑنے اور بیمار رکھنے ارادہ کو پس لوٹیں اوسوقت اسکی عبادتیں گناہ سب کے سب
پس اترے اسپر عذاب دنیا اور آخرت کا ساتھ بدن کی تکلیف اور تھوڑی
مراد اور چھوڑنے خواہش کے اور لذت کے پس ٹوٹا پاوے دنیا اور
آخرت میں اور آراستہ کرے اپنی عبادت کو اخلاص اور تقوے اور پرہیزگاری
سے اپنی نیت کو

بالصدق ويحفظ إرادته بالمحاسبة ولتكن همته طلب
النية الصادقة وعزمه طلب الإخلاص والتوحيد
في أقواله وأفعاله وأحواله أجمع عند أخذه في الطاعة
والإعراض عن المعصية حتى تثبت معرفة النية كما تثبت
معرفة العمل وينبغي له أن يحترز من أن يخدعه
إبليس اللعين بغوائله ويصرعه بمصائده ويوقعه
في فخوخه فيذهب به بمكره وخدعه فإن له مصائد
مستجلاة في القلوب وحبائل مموهة وطرائف لذيذة
يحسبه الجاهل نورا ويقينا وهو شك وظلمة يفتح له
مائة باب من الطاعة يريد بذلك أن يدخله في
أدنى منزلة يستغرق عمله فإياه ثم إياه الحذار
الحذار فإن قدر أن يتعلم خدعه كما يتعلم القرآن
فليفعل فيه من أمره الله جل ثناؤه فليحذره العبد
في طاعته كما يحذره في معاصيه فإن خطر بباله أمر
ودعته نفسه إلى شيء أو حركة بحركة فلا يعجل دون
المعرفة والعلم والرفق بنفسه ويتوسل بأسئلة العلماء
ومجالس الفقهاء العالمين بالله وبأمره ونهيه حتى يدلوه
على طريق الله عز وجل ويعرفوه ذلك ويدلوه على
دوائه ودائه على ما قدمناه في مجلس التوبة ولا ينبغي
له أن يغتر بطول القيام وكثرة الصيام والنوافل الظاهرة
بلا معرفة منه بعمله فإذا كان كذلك ورأى فعله
مع معرفته بنفسه وبربه وبعد صحة فعله عنده بحجة
العلم والفقه فما كان من عمل ظاهر أو باطن نظرت كما
يلوح لها الصادق فأقبله الأئمة وأثابه عليه وإن
كان غير ذلك رده عليه فلم يسقطه عند ذلك
فعل ولم يخف عليه أمر فإذا كان كذلك فقد أعطى
كل خلق حسن وصح عقله وثبت عمله ومن أدخله
وكان من أولياء الله ما أصفيائه الذين بالله يعرفون
وبالله يعملون ومع ربه يأنسون وبه ينطقون ومعه

اور اپنی نیت کو صدق سے اور نگاہ رکھے اپنے ارادہ کو حساب لینے سے اور چاہیے
کہ ہو کوشش اسکی طلب کرنا اچھی نیت کا اور قصد اسکا طلب کرنا اخلاص
اور توحید کا اپنے قولوں اور فعلوں اور حالوں کے سب میں وقت
اپنے شروع ہونیکے عبادت میں اور اپنے مونہہ پھیرنے گناہ سے یہانتک
کہ ثابت ہو جاوے نیت کی معرفت جیسے ثابت ہوتی ہے عمل کی معرفت اور لازم ہے
اسکو یہ کہ بچتا رہے اس سے کہ فریب دے اسکو شیطان لعین اپنے دھوکوں سے اور گرا دے اسکو
اپنی گھاتوں میں اور ڈالے اسکو اپنے جالوں میں اور لیجاوے اپنے مکر اور فریب سے کیونکہ اسکے
لئے جال ہیں چمکنے والے دلوں میں اور دہوکے کی خواہشیں ہیں اور اچھی چیزیں لذت والی ہیں
گمان کرتا ہے اسکو جاہل نور اور یقین حالانکہ وہ شک اور اندھیرا ہے کہولتا ہے اسکے لیے
سو دروازے عبادت سے ارادہ رکھتا ہے اس سے یہ کہ داخل کرے اسکو تھوڑی سی لغزش
میں کہ تمام کر دے اسکا عمل پس اس سے بچو بچو پس اگر قادر ہو کہ سیکھے شیطان
کے فریبوں کو جیسے سیکھتا ہے قرآن مجید پس چاہیے کہ کرے پس اسکا حکم کیا ہے
اس کو اللہ جل شانہ نے پس چاہیے کہ اس سے ڈرتا رہے بندہ اپنی عبادت میں
جیسے ڈرتا ہے اس سے اپنے گناہوں میں پس اگر خیال آوے اسکے دل میں کسی
کام کا اور بلاوے اسکو اسکا نفس کسی چیز کی طرف یا کسی حرکت کی پس نہ جلدی
کرے سوا اس کے پہچاننے اور جاننے کے اور چاہیے کہ نرمی کرے اپنے نفس سے اور
اور آہستگی کرے علماء کی آہستگی کی طرح اور بیٹھا کرے سمجھ والوں اور اللہ
اور اسکے حکم اور اس کے روک کے جاننے والوں کے پاس یہانتک کہ وہ اسکو
سوجھا دیں اللہ عز وجل کے رستے پر اور اسکو پہچنوا دیں وہ اور اسکو سوجھا دیں
اسکی دوا اور اسکی بیماری پر جیسے ہم آگے بیان کیا توبہ کی مجلس میں اور
نہیں لائق اسکو دہوکہ کھانا اپنے لمبے قیام اور بہت روزہ رکھنے اور ظاہر
نفلوں سے کہ او سے بے معرفت کی ہیں اپنے عمل کے پس جب ہو اسی طرح اور
دیکھے اپنے کام کو ساتھ پہچاننے اپنے نفس اور اپنے پروردگار کے اور درستی کے
اسکا کام پس نزدیک ... ساتھ علم اور سمجھ پس جو کچھ ہو ظاہر عمل یا باطن
کرے اگر ہو واسطے اللہ خالص تو قبول کریگا اس کو اللہ تعالی اور ثواب
دیگا اور اگر ہو سوا اسکے تو اسکو رد کریگا ...
کام اور نہ پوشیدہ پس جب ہوگا اسی طرح پس تحقیق وہ دیا جاویگا ہر ایک خلق اچھا
اور صحیح ہو جاویگی اسکی عقل اور ثابت ہو جاویگا اسکا عمل اور اسکا علم
اللہ عز وجل کے ... اور برگزیدہ جو ساتھ اللہ کے پہچانتے ہیں اور ساتھ اللہ کے عمل کرتے ہیں

اور اسی کو پہچانتے ہیں اور ساتھ اسی کے بولتے ہیں

ذَلِكَ اتَّهَمَ نَفْسَهُ وَاتَّهَمَ هَوَاهُ عَلَى نَفْسِهِ وَقَدَّمَهُ وَاتَّهَمَ
إِبْلِيسَ فِي تَبَيُّنِ تُهَمِهِ مَعَ ذَلِكَ مَعْرِفَتُهُ بِنَفْسِهِ عَلَى
مَعْرِفَتِهِ بِهَا **فَصْلٌ** وَلِأَهْلِ الْمُجَاهَدَةِ وَالْمُحَاسَبَةِ وَأُولِي
الْعَزْمِ عَشْرُ خِصَالٍ جَرَّبُوهَا لِأَنْفُسِهِمْ فَإِذَا أَقَامُوهَا
وَأَحْكَمُوهَا بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى وَصَلُوا إِلَى الْمَنَازِلِ الشَّرِيفَةِ
أَوَّلُهَا أَنْ لَا يَحْلِفَ الْعَبْدُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ صَادِقًا وَلَا
كَاذِبًا عَامِدًا وَلَا سَاهِيًا لِأَنَّهُ إِذَا أَحْكَمَ ذَلِكَ مِنْ
نَفْسِهِ وَعَوَّدَ لِسَانَهُ رَفَعَهُ ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَتْرُكَ الْحَلِفَ
سَاهِيًا وَعَامِدًا فَإِذَا اعْتَادَ ذَلِكَ فَتَحَ اللهُ لَهُ بَابًا مِنْ
أَنْوَارِهِ يَعْرِفُ مَنْفَعَةَ ذَلِكَ فِي قَلْبِهِ وَزِيَادَةً فِي بَدَنِهِ
وَرِفْعَةً فِي دَرَجَتِهِ وَقُوَّةً فِي عَزْمِهِ وَفِي بَصَرِهِ وَالثَّنَاءَ
عِنْدَ الْإِخْوَانِ وَكَرَامَةً عِنْدَ الْجِيرَانِ حَتَّى يَأْتَمِرَ بِهِ مَنْ
يَعْرِفُهُ وَيَهَابَهُ مَنْ يَرَاهُ وَالثَّانِيَةُ أَنْ يَجْتَنِبَ الْكَذِبَ
هَازِلًا وَجَادًّا لِأَنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ وَأَحْكَمَهُ مِنْ نَفْسِهِ
وَاعْتَادَهُ لِسَانُهُ شَرَحَ اللهُ بِهِ صَدْرَهُ وَصَفَا بِهِ عِلْمُهُ
حَتَّى كَأَنَّهُ لَا يَعْرِفُ الْكَذِبَ وَإِذَا سَمِعَهُ مِنْ غَيْرِهِ
عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَعَيَّرَهُ بِهِ فِي نَفْسِهِ وَإِنْ دَعَا لَهُ بِزَوَالِ
ذَلِكَ كَانَ لَهُ ثَوَابٌ وَالثَّالِثَةُ أَنْ يَحْذَرَ أَنْ يَعِدَ أَحَدًا
شَيْئًا فَيُخْلِفَهُ إِيَّاهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ بَيِّنٍ
أَوْ يَقْطَعَ الْعِدَةَ الْبَتَّةَ فَإِنَّهُ أَقْوَى لِأَمْرِهِ وَأَقْصَدُ
لِطَرِيقِهِ لِأَنَّ الْخُلْفَ مِنَ الْكَذِبِ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فُتِحَ لَهُ
بَابُ السَّخَاءِ وَدَرَجَةُ الْحَيَاءِ وَأُعْطِيَ مَوَدَّةً فِي الصَّادِقِينَ
وَرِفْعَةً عِنْدَ اللهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَالرَّابِعَةُ يَجْتَنِبُ أَنْ
يَلْعَنَ شَيْئًا مِنَ الْخَلْقِ أَوْ يُؤْذِيَ ذَرَّةً فَمَا فَوْقَهَا
لِأَنَّهَا مِنْ أَخْلَاقِ الْأَبْرَارِ وَالصِّدِّيقِينَ وَلَهُ عَاقِبَةٌ
حَسَنَةٌ فِي حِفْظِ اللهِ إِيَّاهُ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ
عِنْدَهُ مِنَ الدَّرَجَاتِ وَيَسْتَنْقِذُهُ مِنْ مَصَارِعِ
الْهَلَكَةِ وَيُسَلِّمُهُ مِنَ الْخَلْقِ وَيَرْزُقُهُ رَحْمَةَ الْعِبَادِ
[illegible] وَالْخَامِسَةُ أَنْ يَجْتَنِبَ أَنْ يَدْعُوَ

باوجود اس کے تہمت دیوے اپنے نفس کو اور تہمت دیوے اپنی خواہش کو اپنے نفس اوپر
پر اور تہمت دیوے ابلیس کو پس اسوقت تہمت دیوی یا وجود اسحال کے اپنے پہچاننے پر
اپنے نفس کو اپنی پہچاننے پر اس نفس کو **فصل** واسطے اہل مجاہدہ اور محاسبہ اور
اولی العزم کے لیے دس خصلتیں ہیں جنکو انہوں نے آزمایا ہے اپنے نفسوں کے لئے پس جب
انہوں نے انکو قائم رکہا اور انکو مضبوط کیا اللہ پاک کے اذن سے تو وہ پہنچ گئے بزرگ منزلوں
کو پہلے ان کے یہ ہے کہ قسم نہ کہاوے بندہ اللہ عزوجل کی سچی اور نہ جہوٹی جان بوجھ کر
اور نہ بہولکر کیونکہ تحقیق جب پکا کریگا اسکو اپنے نفس سے اور عادت ڈالیگا اپنی زبان
کو تو اوٹہا دیگا اسکو طرف ترک کرنے قسم کہانے کے بہولکر اور جانکر پس جب
عادت کریگا اسکو تو کہولدیگا اللہ اسکے لیے ایک دروازہ اپنے نوروں سے پہچانیگا
نفع اسکا اپنے دل میں اور زیادتی اپنے بدن میں اور بلندی اپنے درجہ میں اور
قوت اپنے قصد اور اپنی بینائی میں اور تعریف نزدیک بہائیوں کے اور بزرگی
نزدیک پڑوسیوں کے یہانتک کہ حکم مانے اسکا جو اسکو پہچانتا ہو اور ہیبت کہاوے
اس سے جو اسکو دیکہے اور دوسری یہ ہے کہ پرہیز کرے جہوٹ سے دیدہ دانستہ کیونکہ تحقیق
جب وہ کریگا ایسا اور اسکو پکا کریگا اپنے نفس سے اور اسکی عادت کریگا اپنی
زبان کو تو کہولدیگا اللہ پاک اس سے اسکا سینہ اور صاف ہوجاویگا اس سے
اسکا علم یہانتک کہ گویا وہ نہیں پہچانتا جہوٹ کو اور جب سنے اس کو اپنے غیر سے
تو عیب دیوے اسکا اوسپر اور عار کرے اس سے اپنے دل میں اور اگر دعا کرے
اسکے لئے اس کے دور ہونیکی تو ہوگا اسکے لیے ثواب اور تیسری یہ کہ ڈرے اس سے
کہ وعدہ کرے کسی سے کچہہ پس خلاف کرے اسکا اس سے حالانکہ وہ قادر ہو اوسپر
مگر کسی عذر ظاہر سے یا قطع کردے وعدہ کرنا البتہ کیونکہ تحقیق یہ بہت قوی ہے
اسکے کام کے لیے اور بہت سیدہا ہے اسکی راستے کے لیے کیونکہ وعدہ خلافی جہوٹ
میں سے ہے پس جب کریگا ایسا تو کہولا جاویگا اسکے لیے دروازہ سخاوت کا
اور درجہ حیا کا اور دیا جاویگا دوستی سچوں میں اور بلند قدری اللہ جل جلالہ
کے پاس اور چوتہی یہ ہے کہ پرہیز کرے لعنت کرنے سے کسیکو مخلوق میں سے یا ایذا دیوے چیونٹی کو
پس جو اس سے زیادہ ہو کیونکہ یہ نیکوں اور سچوں کے اخلاق میں سے ہے اور اسکے لئے
اچہی عاقبت ہے اللہ تعالی کی اسکی نگہبانی کرنے میں دنیا میں ساتھ اسکے کہ ذخیرہ
کریگا اسکے لیے اپنے پاس درجوں سے اور بچاویگا اسکو ہلاکتوں کی جگہوں سے
اور سلامت رکہیگا اسکو مخلوق سے اور روزی دیگا بندوں کی رحمت اور اپنی
نزدیکی اور پانچویں یہ ہے کہ اس سے بچے کہ بددعا کرے

على أحد من الخلق وإن ظلمه فلا يقطعه بلسانه
ولا يكافئه بفعاله ويحتمل ذلك لله تبارك وتعالى
ولا يكافئه بقول ولا فعل فإن هذه الخصال
ترفع صاحبها إلى الدرجات العلى إذا تأدب بها ينال
منزلة شريفة في الدنيا والآخرة والحب والمودة
في قلوب الخلق أجمعين من قريب وإجابة الدعوة والعلو
في الخير والعز في الدنيا في قلوب المؤمنين والسادسة
أن لا يقطع الشهادة على أحد من أهل القبلة بشرك
ولا كفر ولا نفاق فإنه أقرب للرحمة وأعلى في
الدرجة وهي تمام السنة وأبعد عن الدخول في
علم الله سبحانه وتعالى وأبعد من مقت الله عز وجل
وأقرب إلى رضاء الله تعالى ورحمته للخلق أجمعين
والسابعة يجتنب النظر والهم إلى شيء من المعاصي
ظاهرا وباطنا ويكف عنها جوارحه فإن ذلك من
أسرع الأعمال ثوابا في القلب والجوارح في عاجل الدنيا
مع ما يدخر الله تعالى له من خير الآخرة نسأل الله
تعالى أن يمن علينا أجمعين بالعمل بهذه الخصال
وأن يخرج شهواتنا من قلوبنا والثامنة يجتنب
أن يجعل على أحد من الخلق منه مؤنة صغيرة ولا
كبيرة بل يرفع مؤنته عن الخلق أجمعين مما احتاج
إليه واستغنى عنه فإن ذلك تمام عزة العابدين
وشرف المتقين وبه يقوى على الأمر بالمعروف و
النهي عن المنكر ويكون الخلق عنده أجمعين بمنزلة
واحدة في الحق سواء فإذا كان كذلك نقله الله
تعالى إلى الغناء واليقين والثقة به عز وجل ولا
يرفع أحدا بهواه ويكون الناس عنده في الحق سواء
ولا يقطع بأن هذا الباب عز المؤمنين وشرف
المتقين وهو أقرب باب إلى الإخلاص والتاسعة
ينبغي له أن يقطع طمعه من الآدميين لا يطمع

کسی پر مخلوق مین سے اگرچہ وہ ظلم کرے اسپر پس نہ کاٹے اسکو اپنی زبان
سے اور نہ بدلہ دیوے اسکو اسکی کرتوت کا اور اٹھا وے اسکو اللہ تبارک و تعالی
کیلئے اور نہ بدلہ دیوے اسکو کسی بات اور نہ کسی کام کا کیونکہ تحقیق یہ خصلتین
بلند کرتی ہین اپنی صاحب کو بلند درجون مین جب ادب لیے ان خصلتون سے تو
پہونچتا ہے انکو سبب سے بزرگ مرتبہ کو دنیا اور آخرت مین اور محبت اور دوستی کو
سب لوگون کے دلون مین نزدیک اوسکو اور دعا کی قبول ہونیکو اور بلندی کو بھلائی
مین اور عزت کو دنیا مین مومنون کے دلون مین اور چھٹی یہ کہ نہ یقین کرے
گواہی دینیکا کسی پر اہل قبلہ مین سے شرک کی اور نہ کفر اور نہ نفاق کی کیونکہ تحقیق
یہ بہت نزدیک ہے واسطے رحمت کے اور بہت بلند ہے درجہ مین اور یہی پوری سنت ہے
اور بہت دور ہے دخل دینے سے اللہ سبحانہ و تعالی کے علم مین اور بہت دور ہے
اللہ عز و جل کے غصے سے اور بہت نزدیک ہے اللہ تعالی کی رضامندی اور اسکی
رحمت کی طرف کیونکہ یہ ایک دروازہ بزرگ عزت کا ہے اللہ تعالی پر کہ وارث کرتا
ہے بندے کو رحمت کا سب مخلوق کے لیے اور ساتوین یہ کہ نظر کرنے اور قصد کرنے کسی
چیز کی طرف گناہون مین ظاہر اور باطن مین اور بند رکھے ان سے اپنے اعضاؤن
کو کیونکہ تحقیق یہ عملون کے بہت جلدی کرنیوالون مین سے ہے از روے ثواب کے دل اور
اعضاؤن مین جلدی ہونیوالی دنیا مین ساتھ اوسکے کہ ذخیرہ کریگا اللہ
تعالی اس کے لیے آخرت کی بھلائی سے ہم مانگتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ
احسان رکھے ہم سب پر ساتھ عمل کرنے کے ان خصلتون پر اور یہ کہ نکالے
ہماری خواہشین ہماری دلون سے اور آٹھوین بچے اس سے کہ کرے کسی پر مخلوق مین سے
اپنے سے کوئی تکلیف چھوٹی اور نہ بڑی بلکہ اوٹھا وے اپنی تکلیف سب مخلوق کو ایسی سے
کہ محتاج ہے طرف اسکی اور بے پرواہ ہے اس سے کیونکہ تحقیق یہ پوری عزت ہے عابدونکی اور بزرگی
ہے پرہیزگارون کی اور اسی سے وہ قوت پاتا ہے حکم کرنے پر ساتھ بھلائی کے اور روکنے سے برائی کے
اور ہوتی ہے مخلوق اوسکے پاس سب کے سب ایک مرتبہ مین حق مین برابر پس جب ہوگا
اسطرح تو پہنچا دیگا اوسکو اللہ پاک غنا اور یقین اور اللہ تعالی پر بھروسا کرنیکی طرف
اور نہ اوٹھا دیگا کسی کو اپنی خواہش سے اور ہونگے لوگ اسکے پاس حق مین برابر اور یقین کرے
اسکا کہ تحقیق یہ ایک دروازہ ہے مومنون کی عزت اور پرہیزگارون کی بزرگی
کا اور یہ بہت نزدیک ہے اخلاص کے باب کی طرف اور نوین
لازم ہے اس کو یہ کہ توڑ دیوے اپنی طمع آدمیون سے نہ طمع کرے

نفسه في شيء مما في أيديهم فإنه العز الأكبر والغناء
الخالص والملك العظيم والفخر الجليل واليقين الصافي
والتوكل الشافي الصحيح وهو باب من أبواب الثقة
بالله عز وجل وهو باب من أبواب الزهد وبه
ينال الورع ويكمل نسكه وهو من علامات المنقطعين
إلى الله تبارك وتعالى الخصلة العاشرة التواضع لأنه
بذلك يشيد محل العابد وتعلو منزلته ويستكمل
العز والرفعة عند الله تعالى وعند الخلق ويقدر على
ما يريد من أمر الدنيا والآخرة وهذه الخصلة
أصل الطاعات كلها وفرعها وكمالها وبها يدرك
العبد منازل الصالحين الراضين عن الله تعالى في
الضراء والسراء وهي كمال التقوى والتواضع هو
أن لا يلقى العبد أحدا من الناس إلا رأى له الفضل
عليه ويقول عسى أن يكون عند الله خيرا مني و
أرفع درجة فإن كان صغيرا قال هذا لم يعص الله وأنا
قد عصيت فلا أشك أنه خير مني فإن كان كبيرا
قال هذا عبد الله قبلي وإن كان عالما قال هذا أعطي
ما لم أبلغ ونال ما لم أنل وعلم ما جهلت وهو يعمل
بعلمه وإن كان جاهلا قال هذا عصى الله بجهل وأنا
عصيته بعلم ولا أدري بم يختم له وبم يختم لي و
إن كان كافرا قال لا أدري عسى أن يسلم هذا
فيختم له بخير العمل وعسى أن أكفر فيختم لي بشر
العمل وهذا باب الشفقة والوجل وأول ما يصحب
وآخر ما يبقى على العباد فإذا كان العبد كذلك
سلمه الله من الغوائل وبلغه منازل النصيحة
لله عز وجل وكان من أصفياء الرحمن وأحبابه
وكان من أعداء إبليس عدو الله لعنه الله وهو باب
الرحمة ومع ذلك يكون قد قطع طريق الكبر وحبال

اپنے جی میں کسی چیز میں اوسمین کہ ان کے ہاتھوں میں ہو کیونکہ یہ عزت بہت
بڑی ہے اور غنا خالص اور بادشاہی بڑی اور بڑا فخر اور صاف یقین
اور توکل شافی صحیح ہے اور یہ ایک دروازہ ہے عزوجل پر بھروسا کرنیکے
دروازوں میں سے اور یہ ایک دروازہ ہے زہد کے دروازوں میں سے اور اسی سے
پہونچتا ہے پرہیزگاری کو اور کامل ہوتی ہے عبادت اسکی اور یہ ان لوگوں کی
علامتوں میں سے ہے جو ٹوٹنے ہیں سب سے طرف اسد تعالی کے دسوین خصلت
تواضع ہے کیونکہ تحقیق اسی سے محکم ہوجاتی ہے اوسکو درجہ کی بزرگی اور بلند ہوتا ہے
اسکا مرتبہ اور کامل کرتا ہے عزت اور بلندی اسد تعالی کے پاس اور مخلوق کے پاس اور
قدرت پاتا ہے اسپر جو ارادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت کے کام سے اور یہی خصلت
جڑ ہے سب کی سب طاعتوں کی اور انکی شاخ اور انکا کمال ہے اور اسی سے پاتا ہے
بندہ نیکوں کے مرتبوں کو جو راضی رہتے والے ہیں اسد تعالی سے تکلیف اور خوشی میں
اور یہی خصلت پرہیزگاری کا کمال ہے اور تواضع یہ ہے کہ نہ ملے بندہ کسی کو
لوگوں میں سے مگر دیکھے اوسکو جیسے بزرگی اپنے پر اور کہے نزدیک ہے کہ یہ ہو
نزدیک اسد تعالی کے بہتر مجھ سے اور زیادہ بلند درجہ میں پس اگر چھوٹا ہو تو
کہے اوسنے نہیں نافرمانی کی اسکی اور میں نے تحقیق نافرمانی کی اسکی اور میرے
تحقیق نافرمانی کی ہے پس میں نہیں شک کرتا کہ تحقیق یہ بہتر ہے مجھ سے
پس اگر وہ بڑا ہو تو کہے اوسنے عبادت کی ہے اسکی مجھ سے پہلے اور اگر وہ عالم ہو
تو کہے دیا گیا ہے جسکو میں نہیں پہونچا اور یہ جانتا ہے وہ جسکو میں نہیں
جانتا اور یہ عمل کرتا ہے علم پر اور اگر وہ جاہل ہو تو کہے اوسنے نافرمانی کی
نادانی سے اور میں نے نافرمانی کی اوس کے علم سے اور میں نہیں جانتا کس چیز
سے خاتمہ کیا جاویگا میرے لیے اور اگر وہ کافر ہو تو کہے میں نہیں جانتا شاید یہ
مسلمان ہو جاوے پس خاتمہ کیا جاوے اس کے لئے بہتر عمل سے اور شاید میں کافر
ہو جاؤں پس خاتمہ کیا جاوے میرے لیے بہت برے عمل سے اور یہ دروازہ ہے
شفقت اور ڈر کا اور پہلا ہے چیز کا جس سے صحبت کیجاوے اور آخر چیز کا کہ باقی
رہتا ہے بندوں پر پس جب ہو بندہ اس طرح تو سلامت رکھیگا اسکو
اسد تعالی ہلاکتوں سے اور وہ پہنچ جاویگا اوس سے مرتبوں کو خیر خواہی کے
اسد عزوجل کے اور ہوگا رحمن کے برگزیدوں اور اوسکے پیاروں میں سے اور
شیطان خدا کے دشمن کا دشمن [illegible]
[illegible]

كفيه في الدين والدنيا والآخرة وهو ثمرة العبادة وحلية
شرف الزاهدين وسيماء الناسكين فلا شيء أفضل منه
ومع ذلك يقطع لسانه عن ذكر العالمين فلا يتم له عمل
إلا به ويخرج الغل والبغي والكبر من قلبه في جميع أحواله
وكان لسانه في السر والعلانية واحدا ومشيئته
في السر والعلانية واحدة وكلامه كذلك وخلق
عنده في النصيحة واحدا فلا يكون من الناصحين
وهو يذكر أحدا من خلق الله بسوء أو يعيره بفعل
أو يحب أن يذكر أحد عنده بسوء أو يفرح قلبه
إذا ذكر عنده بسوء وهذا آفة العابدين وعطب
النساك وهلاك الزاهدين إلا من أعانه الله
عز وجل على حفظ لسانه وقلبه برحمته

فصل

وأما التوكل فالأصل فيه قوله عز وجل ومن
يتوكل على الله فهو حسبه وقوله تعالى وعلى الله
فتوكلوا إن كنتم مؤمنين وعن عبد الله بن مسعود
قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أريت
الأمم بالموسم فرأيت أمتي قد ملأوا السهل و
الجبل فأعجبني كثرتهم وهيئتهم فقيل لي أرضيت
قلت نعم قيل ومع هؤلاء سبعون ألفا يدخلون
الجنة بغير حساب لا يكتوون ولا يتطيرون ولا
يسترقون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشة بن
محصن الأسدي فقال يا رسول الله ادع الله
أن يجعلني منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم اجعله منهم فقام آخر فقال ادع الله
أن يجعلني منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سبقك بها عكاشة وحقيقة التوكل تفويض الأمور
إلى الله عز وجل والتنقي عن ظلمات الاختيار و
التدبير والترقي إلى ساحات شهود الأحكام و
التقدير فيقطع العبد أن لا تبديل للقسمة

نفس میں اور دین اور دنیا اور آخرت میں اور یہی عبادت کا مغز ہے اور زاہدوں
کی بزرگی کی نہایت اور عابدوں کی نشانی پس کوئی چیز افضل نہیں ہے اس سے اور
باوجود اسکے کاٹے اپنی زبان کو جہانوں کے ذکر سے پس نہ پورا ہوگا اسکا عمل کوئی
مگر ساتھ اس کے اور نکالے کینہ اور نافرمانی اور تکبر اپنے دل سے اپنے سب احوال میں اور
ہو اوسکی زبان پوشیدہ اور ظاہر میں ایک اور اسکا ارادہ پوشیدہ اور ظاہر
میں ایک اور اسی طرح اوسکی کلام اور ہو خلق اوسکے پاس خیر خواہی میں ایک
اور نہ ہو نصیحت کرنیوالوں میں سے اور حالانکہ وہ ذکر کریگا اللہ تعالی کی
مخلوق میں سے ساتھ برائی کے یا اسکو عار دیوے کسی کام میں یا دوست رکھے
یہ کہ ذکر کیا جاوے کسی کا اس کے پاس برائی سے یا خوش ہو اسکا دل جب ذکر
کیا جاوے اس کے پاس برائی سے اور یہ آفت ہے عبادت کرنیوالوں کی اور ہلاکت ہے
عابدوں کی اور ہلاکت ہے زاہدوں کی مگر جس کی مدد کرے اللہ تعالی اسکی
زبان اور اسکے دل کے نگاہ رکھنے میں اپنی رحمت سے

فصل

لیکن توکل پس اصل اوس میں فرمودہ ہے اللہ تعالی کا اور جو شخص توکل کرے
اللہ تعالی پر پس وہی کافی ہے اسکو اور فرمودہ اللہ تعالی کا اور اللہ ہی پر
پس توکل کرو اگر تم مومن ہو اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجکو دکھلائی گئیں
امتیں حج کے موسم میں پس میں نے دیکھا اپنی امت کو کہ تحقیق گھیر دیا ہے برابر زمین اور پہاڑ
کو پس مجکو اچھی لگی انکی کثرت اور انکی ہیئت پس کہا گیا مجھ سے کیا تو راضی ہوا میں نے کہا
ہاں کہا گیا اور ساتھ انکے ستر ہزار ہیں داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کے وہ داغ نہیں لیتے
اور نہ وہ بدفال پکڑتے ہیں اور نہ وہ منتر کرتے ہیں اور وہ اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں پس
پس کھڑا ہوا عکاشہ بن محصن اسدی پس عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ دعا کیجئے اللہ سے کہ کرے مجکو ان میں سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یا اللہ اسکو کر انمیں سے پس کھڑا ہوا اور شخص پس عرض کیا دعا
کیجئے اللہ سے کہ کرے مجکو بھی ان میں سے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے تجھ سے بڑھ گیا اس میں عکاشہ اور حقیقت توکل کی سپرد کرنا ہے
سب کاموں کا طرف اللہ تعالی کے اور پاک ہونا اندھیروں اختیار اور تدبیر سے
اور چڑھنا طرف میدانوں دیکھنے احکام اور تقدیر کے پس کرے بندہ یقین کہ نہیں
ہے بدلنا واسطے قسمت کے پس

فَمَا قُسِمَ لَهُ لَا يَفُوتُهُ وَمَا لَمْ يُقَدَّرْ لَهُ لَا يَنَالُهُ فَيَسْكُنُ
قَلْبُهُ إِلَى ذَٰلِكَ وَيَطْمَئِنُّ إِلَى وَعْدِ مَوْلَاهُ فَيَأْخُذُ
مِنْ مَوْلَاهُ وَالتَّوَكُّلُ ثَلٰثُ دَرَجَاتٍ وَهِيَ التَّوَكُّلُ
ثُمَّ التَّسْلِيمُ ثُمَّ التَّفْوِيضُ فَالْمُتَوَكِّلُ يَسْكُنُ إِلَى وَعْدِ
رَبِّهِ وَصَاحِبُ التَّسْلِيمِ يَكْتَفِي بِعِلْمِهِ وَصَاحِبُ التَّفْوِيضِ
يَرْضٰى بِحُكْمِهِ وَقِيلَ التَّوَكُّلُ بِدَايَةٌ وَالتَّسْلِيمُ وَسَطٌ
وَالتَّفْوِيضُ نِهَايَةٌ وَقِيلَ التَّوَكُّلُ صِفَةُ الْمُؤْمِنِينَ
وَالتَّسْلِيمُ صِفَةُ الْأَوْلِيَاءِ وَالتَّفْوِيضُ صِفَةُ الْمُوَحِّدِينَ
وَقِيلَ التَّوَكُّلُ صِفَةُ الْعَوَامِّ وَالتَّسْلِيمُ صِفَةُ الْخَوَاصِّ
وَالتَّفْوِيضُ صِفَةُ خَوَاصِّ الْخَوَاصِّ وَقِيلَ التَّوَكُّلُ صِفَةُ
الْأَنْبِيَاءِ وَالتَّسْلِيمُ صِفَةُ إِبْرَاهِيمَ وَالتَّفْوِيضُ صِفَةُ
نَبِيِّنَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ فَالتَّوَكُّلُ
عَلٰى كَمَالِ الْحَقِيقَةِ وَقَعَ لِإِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ فِي
الْوَقْتِ الَّذِي قَالَ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا
لِأَنَّهُ غَابَتْ نَفْسُهُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ لَهَا أَثَرٌ فَلَمْ يَرَ مَعَ اللّٰهِ
تَعَالٰى غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ أَوَّلُ مَقَامٍ فِي التَّوَكُّلِ أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ بَيْنَ
يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ
يُقَلِّبُهُ كَيْفَ أَرَادَ لَا يَكُونُ لَهُ حَرَكَةٌ وَلَا تَدْبِيرٌ
فَالْمُتَوَكِّلُ عَلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَكُونُ لَا يَسْأَلُ
وَلَا يُرِيدُ وَلَا يَرُدُّ وَلَا يَحْبِسُ وَقِيلَ أَيْضًا التَّوَكُّلُ
هُوَ الْاِسْتِرْسَالُ وَقَالَ حَمْدُونُ هُوَ الْاِعْتِصَامُ
بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْخَوَّاصُ رَحْمَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ حَقِيقَةُ التَّوَكُّلِ إِسْقَاطُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ مِمَّا سِوَى
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيلَ التَّوَكُّلُ رَدُّ الْعَيْشِ إِلٰى يَوْمٍ
وَاحِدٍ وَإِسْقَاطُ هَمِّ غَدٍ وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مُرَاعَاتُ التَّوَكُّلِ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ
الْأُولٰى مِنْهَا إِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ وَإِذَا مُنِعَ صَبَرَ وَالثَّانِيَةُ
أَنْ يَكُونَ الْمَنْعُ وَالْعَطَاءُ عِنْدَهُ وَاحِدًا وَالثَّالِثَةُ

جو کچھ قسمت کیا گیا ہے واسطے اوس کے وہ نہیں فوت ہوگا اس سے
اور جو نہیں مقدر کیا گیا اس کے لیے وہ نہیں پہونچیگا اسکو پس آرام
کریگا دل اسکی طرف اور اطمینان کریگا اپنے مولا کے وعدہ کیطرف پس لیگا
اپنے مولی سے اور توکل تین درجہ ہے اور وہ توکل ہے اور پھر تسلیم ہے پھر تفویض
ہے پس متوکل آرام پکڑتا ہے اپنے پروردگار کے وعدہ کی طرف اور صاحب التسلیم
کفایت کرتا ہے اسکے علم میں اور صاحب التفویض راضی ہوتا ہے اسکے حکم
میں اور بعض نے کہا توکل شروع ہے اور تسلیم درمیان اور تفویض نہایت
اور بعض نے کہا توکل صفت ہے مومنوں کی اور تسلیم صفت ہے اولیاء کی
اور تفویض صفت ہے موحدوں کی اور بعض نے کہا توکل صفت ہے عاموں
کی اور تسلیم صفت ہے خاصوں کی اور تسلیم صفت ہے حضرت ابراہیم علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی اور تفویض صفت ہے ہمارے نبی صلوات اللہ
علیہ وعلیہم اجمعین کی۔ پس توکل حقیقت کے کمال پر واقع ہوا اور واسطے حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کے جس وقت کہا واسطے حضرت جبریل علیہ السلام کے
اوپر تیری مجھے حاجت نہیں ہے کیونکہ تحقیق غائب ہوگیا اسکا نفس
یہانتک کہ نہیں باقی رہا اوس کے لیے نشان پس نہ دیکھا ساتھ اللہ پاک کے
اللہ عزوجل کے غیر کو اور کہا سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا مقام
توکل میں یہ ہے کہ ہو بندہ اللہ تعالی کے آگے جیسے مردہ آگے غسل دینے والے
کے وہ اوسے پھیرتا ہے جس طرح چاہتا ہے نہ ہو اوس کے لیے کوئی حرکت
اور نہ کوئی تدبیر پس توکل کرنیوالا اللہ سبحانہ وتعالی پر ہوتا ہے کہ نہ مانگے
اور نہ ارادہ کرے اور نہ رد کرے اور نہ بند کرے اور نیز کہا گیا ہے توکل وہ
چھوڑ دینا ہے اور کہا حمدون رحمۃ اللہ علیہ نے وہ محکم پکڑنا ہے اللہ عزو
جل کو اور کہا ابراہیم خواص علیہ الرحمۃ نے توکل کی حقیقت خوف اور
امید کا ڈالدینا ہے اللہ تعالے سوا سے اور بعض نے کہا توکل
رد کرنا عیش کا ہے ایک ہی دن کی طرف اور کل کا غم گرانا ہے اور
کہا ابو علی روذباری علیہ الرحمۃ نے نگاہ رکھنا توکل کا تین درجے ہیں
پہلا ان میں سے جب دیا جاوے تو شکر کرے اور جب نہ دیا جاوے تو
تو صبر کرے اور دوسرا یہ ہے کہ ہو بندہ ایسا کہ نہ ملنا اور ملنا اس کے
ایک ہو جاوے اور تیسرا یہ کہ

المنعم مع الشكر احب اليه لعلمه باختيار الله تعالىٰ
له ذلك وروى عن جعفر الخلدي قال قال ابرهيم
الخواص كنت في طريق مكة سائرا فرايت شخصا
وحشيا فجئت اليه فقلت اجني ام انسي فقال بل
جني فقلت الى اين فقال الى مكة فقلت له بلا زاد
ولا راحلة قال نعم ان فينا ايضا من يسافر على
التوكل فقلت له ما التوكل قال الاخذ من الله
وقال سهل رحمة الله عليه هو معرفة معطي ارزاق
المخلوقين ولا يصح لاحد التوكل حتى يكون عنده
السماء كالصفر والارض كالحديد لا ينزل من السماء
مطر ولا يخرج من الارض نبات ويعلم ان الله لا
ينسى له ما ضمن له من رزقه بين هذين وقيل
هو ان لا تعصي الله تعالى من اجل رزقك وقال
بعضهم حسبك من التوكل ان لا تطلب لنفسك
ناصرا غير الله تعالى ولا لرزقك خازنا غيره
ولا لعملك شاهدا غيره وقال الجنيد رح التوكل ان
تقبل بالكلية على ربك وتعرض عمن دونه وقال
الثوري رحمة الله عليه هو ان تفنى تدبيرك
في تدبيره وترضى بالله وكيلا ومدبرا ونصيرا
قال الله تعالى وكفى بالله وكيلا وقيل هو اكتفاء
العبد الذليل بالرب الجليل كاكتفاء الخليل بالخليل
حين لم ينظر الى عناية جبرئيل وقيل هو السكون
عن الحركات اعتمادا على خالق الارض والسموات
وقيل لبهلول المجنون رحمة الله عليه متى يكون
العبد متوكلا قال اذا كان بالنفس غريبا بين الخلق
وبالقلب قريبا الى الحق وقيل لحاتم الاصم رحمة الله
عليه على ما بنيت امرك هذا من التوكل قال
على اربع خلال علمت ان رزقي ليس ياكله غيري
فلست اشتغل به وعلمت ان الموت ياتي بغتة

نعمتا ساتھ شکر کے زیادہ پیارا ہو اوسی کی طرف واسطے اوس کے جانے کے
اسکو پسند کرنے کو اس کے لیے بھی اور مروی ہے حضرت جعفر خلدی سے کہ کہا
کہا ابرہیم خواص نے کہ مین تہا مکے کے رستے مین سیر کرنے والا پس مین نے دیکھا ایک شخص
جنگلی کو پس مین گیا اوسکی طرف پس مین نے کہا آیا تو جن ہے یا آدمی پس اوسنے
کہا مین جن ہون پس مین نے کہا کدہر جاتا ہے اوسنے کہا مکہ کی طرف مین نے اوسکو کہا
بے توشہ اور بے سواری کہا ہان ہم مین بہی وہ لوگ ہین جو سفر کرتے ہین
توکل پر مین نے اوس سے پوچہا کیا ہے توکل کہا لینا اللہ سے اور کہا سہل علیہ
رحمتہ نے توکل پہچاننا ہے مخلوقات کو روزیون کے دینے والے کا اور نہین ہے کسی کے
لیے توکل یہانتک کہ ہو اس کے نزدیک آسمان تانبے کی طرح اور زمین لوہے
کی طرح نہ برسے آسمان سے مینہ اور نہ نکلے زمین سے انگوری اور وہ جانے تحقیق
اللہ پاک نہین بہولتا اس کو جس کا ضامن ہوا ہے اسکو رزق سے
درمیان ان دونوں کے اور بعض نے کہا وہ یہ ہے کہ تو اسکی نافرمانی نہ کرے
اپنی روزی کیواسطے اور کہا بعض نے تجہکو کافی ہے توکل سے یہ کہ طلب
نہ کرے اپنی نفس کے لیے کوئی مددگار اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہ اپنے
رزق کے لیے کوئی خزانچی اس کے غیر کو اور نہ اپنے عمل کے لیے دیکہنے والا اوسکے
غیر کو اور کہا جنید نے توکل یہ ہے تو بالکل متوجہ ہو جاوے اپنے پروردگار پر اور
منہ پہیرے ان سے جو اوس کے سوا ہین ثوری علیہ الرحمتہ نے توکل یہ ہے کہ تو فنا
کرے اپنی تدبیر کو اوسکی تدبیر مین اور تو راضی ہو واسطے اللہ تعالیٰ کے کارساز
اور مددگار ہونے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کافی ہے اللہ کارسازی
کرنیوالا اور بعض نے کہا وہ کفایت کرنی ہے بندے ذلیل کے ساتھ رب جلیل
کی مثل کفایت کرنے حضرت ابرہیم خلیل اللہ کی ساتھ اللہ جلیل کے جبکہ نہ
نظر کی انہون نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی عنایت کی طرف اور بعض نے
کہا وہ آرام کرنا ہے حرکتون سے زمین اور آسمان کے پیدا کرنیوالے کے بہروسے
پر اور کہا گیا بہلول مجنون علیہ الرحمتہ سے کب ہوتا ہے بندہ متوکل کہا
جب ہو ساتھ نفس کے غریب درمیان لوگون کے اور ساتھ دل کے نزدیک
حقتعالیٰ کے اور کہا گیا حاتم اصم علیہ الرحمتہ سے کس چیز پر بنا کیا تیرے
توکل کا کام چار خصلتون پر مین نے جان لیا ہے کہ تحقیق میرا رزق نہین
کہاویگا اسکو میرا غیر پس مین نہین مشغول ہوتا ہون اوسمین اور مین نے جان لیا کہ تحقیق
میرے عمل کو نہین کریگا میرا غیر پس مشغول ہوتا ہون اوسمین اور مین نے جان لیا کہ تحقیق موت

فَبَادِرْهُ وَعَلِمْتُ أَنِّي بِعَيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي كُلِّ
حَالٍ فَأَنَا مُسْتَحْيٍ مِنْهُ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الدَّيْبُلِيِّ قَالَ
سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَحْيٰى عَنِ التَّوَكُّلِ فَقَالَ
لَوْ أَدْخَلْتَ يَدَكَ فِي فَمِ التِّنِّيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَ عَلَى
الرُّسْغِ لَمْ تَخَفْ مَعَ اللّٰهِ شَيْئًا فَقَالَ أَبُو مُوسٰى
رَحِمَهُ اللّٰهُ فَخَرَجْتُ إِلٰى أَبِي يَزِيْدَ الْبِسْطَامِيِّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ أَسْأَلُهُ عَنِ التَّوَكُّلِ فَدَخَلْتُ
بِسْطَامَ وَدَقَقْتُ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ لِي يَا
أَبَا مُوسٰى مَا كَانَ لَكَ فِي جَوَابِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
مِنَ الْقَنَاعَةِ حَتّٰى تَجِيءَ وَتَسْأَلَنِي فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي
أَفْتَحِ الْبَابَ فَقَالَ لَوْ جِئْتَنِي زَائِرًا افْتَتَحْتُ لَكَ
الْبَابَ خُذِ الْجَوَابَ مِنَ الْبَابِ فَانْصَرِفْ فَلَوْ
أَنَّ الْحَيَّةَ الَّتِي هِيَ الْمُطَوَّقَةُ بِالْعَرْشِ هَمَّتْ بِكَ
لَمْ تَخَفْ مَعَ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ أَبُو مُوسٰى رَحِمَهُ
اللّٰهُ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جِئْتُ إِلَى الدَّيْبُلِ فَأَقَمْتُ
بِهَا سَنَةً ثُمَّ اعْتَقَدْتُ الزِّيَارَةَ فَخَرَجْتُ
إِلٰى أَبِي يَزِيْدَ فَلَمَّا وَصَلْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي
الْآنَ جِئْتَنِي زَائِرًا مَرْحَبًا بِالزَّائِرِ ادْخُلْ
فَأَقَمْتُ عِنْدَهُ شَهْرًا لَا يَقَعُ لِي شَيْءٌ إِلَّا أَخْبَرَنِي
بِهِ قَبْلَ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا يَزِيْدَ أُرِيْدُ
الْخُرُوْجَ فَأَطْلُبُ مِنْكَ فَائِدَةً فَقَالَ اعْلَمْ أَنَّ
فَائِدَةَ الْمَخْلُوْقِيْنَ لَيْسَتْ بِفَائِدَةٍ فَانْصَرَفْتُ
فَجَعَلْتُهَا فَائِدَةً وَانْصَرَفْتُ وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ
الْيَمَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ أَبِيْهِ طَاوُسٍ قَالَ إِنَّ
أَعْرَابِيًّا جَاءَ بِرَاحِلَةٍ لَهُ فَبَرَّكَهَا وَعَقَلَهَا ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذِهِ
الرَّاحِلَةَ وَمَا عَلَيْهَا فِي ضَمَانِكَ حَتّٰى أَخْرُجَ
إِلَيْهَا وَمَضٰى ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَخَرَجَ
الْأَعْرَابِيُّ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَدْ أُخِذَتْ

پس مین جلدی کرتا ہون اُسکو اور مین نے جان لیا کہ تحقیق مین اللہ پاک
کی نظر مین ہون ہر حال مین پس مین حیا کرنیوالا ہون اس سے اور روایت ہے
ابو موسی دیبلی سے کہا مین نے پوچھا عبد الرحمن بن یحییٰ سے توکل کو پس اوس نے کہا
مجھسے اگر تو اپنا ہاتھ داخل کرے اژدہا کے مونہہ مین یہانتک کہ پہونچے پہونچون تک تو تو مت ڈرے
ساتھ اللہ کے کسی چیز سے پس کہا ابو موسی رحمۃ اللہ علیہ نے پھر مین نکلا ابو یزید بسطامی
رحمۃ اللہ تعالی علیہ کیطرف پوچھا اوس سے توکل سے پس مین داخل ہوا شہر بسطام
مین اور ٹھوکا او سپر دروازہ پس اُس نے کہا مجھسے اے ابو موسی کیا نہین ہے تجھکو
عبد الرحمن کے جواب مین قناعت یہانتک کہ تو آیا اور مجھسے پوچھا ہے کہا
پس مین نے کہا اے میرے سردار دروازہ کہولیے پس کہا اگر تو آتا میرے پاس زیارت
کرنیوالا تو البتہ مین کہولتا تیرے لئے دروازہ لے تو جواب دروازہ ہی سے پس لوٹ جا پس
اگر تحقیق وہ سانپ جو حلقہ کئے ہے عرش کو قصد کرے تیرا تو تو مت ڈر
ساتھ اللہ کے کسی چیز سے کہا ابو موسے رحمۃ اللہ علیہ نے پس مین لوٹ
آیا یہانتک کہ آیا دیبل مین پس ٹھہرا اس مین ایک سال پھر مین نے قصد
کیا زیارت کا پس مین نکلا ابو یزید کی طرف پس جب مین پہونچا اسکی
طرف پس کہا مجھسے اب تو آیا ہے میرے پاس زیارت کرنیوالا خوشی ہو
ساتھ زیارت کرنیوالے کو آئیے پس مین ٹھیرا اس کے ساتھ ایک مہینہ نہ
واقع ہوئی میرے لیے کوئی چیز مگر مجھکو خبر دیتا اوس کے پہلے
اس سے کہ مین پوچھون اس سے پس مین نے کہا اوس سے اے ابو یزید
مین ارادہ کرتا ہون جانیکا پس چاہتا ہون تجھسے کوئی فائدہ پس کہا
جان لے تحقیق مخلوقات کا فائدہ نہین ہے کچھ فائدہ پس لوٹ
جا پس مین نے کر دیا اوس کو فائدہ اور مین لوٹ آیا اور نقل
ہے ابن طاوس یمانی علیہ الرحمۃ سے اُس نے اپنے باپ
طاوس سے کہ کہا تحقیق ایک اعرابی لایا اپنی سواری کا اونٹ پس
اسکو بٹھایا اور اس کا گھٹنا باندہا پھر اوٹھا لیا اپنا سر آسمان
آسمان کی طرف پس کہا یا اللہ تحقیق یہ سواری کا اونٹ اور
جو کچھہ اسپر ہے تیری پناہ مین ہے یہانتک کہ مین نکلون اُس
کی طرف اور چلا گیا پھر داخل ہوا مسجد حرام مین پس نکلا
اعرابی مسجد حرام سے اور تحقیق چوری گیا
سواری کا اونٹ

الرَّاحِلَةُ وَمَا عَلَيْهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ
اللّٰهُمَّ مَا سُرِقَ مِنِّي شَيْءٌ وَمَا سُرِقَ إِلَّا مِنْكَ
قَالَ طَاوُسٌ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ مَعَ الْأَعْرَابِيِّ
إِذْ رَأَيْنَا رَجُلًا نَازِلًا مِنْ رَأْسِ جَبَلِ أَبِي قُبَيْسٍ
يَقُوْدُ الرَّاحِلَةَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى وَيَدُهُ الْيُمْنٰى
مَقْطُوْعَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي عُنُقِهِ حَتّٰى جَاءَ إِلَى
الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ خُذْ رَاحِلَتَكَ وَمَا عَلَيْهَا فَسَأَلَهُ
عَنْ حَالِهِ فَقَالَ اسْتَقْبَلَنِي فَارِسٌ عَلٰى فَرَسٍ
أَشْهَبَ فِي رَأْسِ أَبِي قُبَيْسٍ قَالَ لِي يَا سَارِقُ
مُدَّ يَدَكَ قَالَ فَمَدَدْتُهَا فَوَضَعَهَا عَلٰى حَجَرٍ
ثُمَّ أَخَذَ حَجَرًا آخَرَ فَقَتَلَهَا وَعَلَّقَهَا فِي عُنُقِي
وَقَالَ انْزِلْ وَرُدَّ الرَّاحِلَةَ وَمَا عَلَيْهَا إِلَى الْأَعْرَابِيِّ
وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللهِ
حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْا
خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُوْنَ أَكْرَمَ النَّاسِ
فَلْيَتَّقِ اللهَ وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُوْنَ أَغْنَى النَّاسِ
فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدِ اللهِ أَوْثَقَ مِنْهُ مِمَّا فِي يَدَيْهِ وَكَانَ
عُمَرُ رض يَتَمَثَّلُ بِهٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ ۵ هَوِّنْ عَلَيْكَ
فَإِنَّ الْأُمُوْرَ ۞ بِأَمْرِ الْإِلٰهِ مَقَادِيْرُهَا ۞ فَلَيْسَ بِآتِيْكَ
مَنْهِيُّهَا ۞ وَلَا هَارِبٌ عَنْكَ مَقْدُوْرُهَا ۞ وَ
سُئِلَ يَحْيَى ابْنُ مُعَاذٍ رض مَتٰى يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُتَوَكِّلًا
فَقَالَ إِذَا رَضِيَ بِاللهِ وَكِيْلًا وَقَالَ بِشْرٌ يَقُوْلُ
أَحَدُهُمْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَهُوَ كَاذِبٌ وَاللهِ فَإِنَّهُ
لَوْ تَوَكَّلَ عَلَى اللهِ رَضِيَ بِمَا يَفْعَلُ اللهُ بِهِ وَقَالَ
أَبُوْ تُرَابٍ النَّخْشَبِيُّ التَّوَكُّلُ طَرْحُ الْبَدَنِ فِي الْعُبُوْدِيَّةِ
[illegible] إِلَى

اونٹ اور جو کچھ اُس پر تھا پس اوس نے اٹھایا سر آسمان کی طرف اور کہا
یا اللہ نہین چرائی گئی مجہسے کوئی چیز اور نہین چرایا گیا مگر تجہ سے کہا
طاوس نے کہ ہم اسی حال مین تھے ساتھ اعرابی کے ناگہان ہمنے دیکہا
ایک مرد اوترنیوالے کو ابو قبیس کے پہاڑ کے سر سے کہینچتا سواری کے
اونٹ کو اپنے بائین ہاتہ سے اور داہنا ہاتہ اسکا کاٹا ہوا لٹکایا ہوا
اوس کی گردن مین یہانتک کہ آیا اوس اعرابی کی طرف پس کہا لے
اپنی سواری کا اونٹ اور جو کچھ اوس پر ہے پس پوچہا اوس سے
اوس کے حال سے پس اوس نے کہا میرے سامنے آیا ایک سوار اشہب
گہوڑے پر کوہ ابو قبیس کے سر مین اور کہا اے چور لنبا کر اپنے ہاتہ کو کہا پر
مینے ہاتہ لنبا کیا پس اوس نے اسے رکہا پتہر پر پہر لیا ایک پتہر اور پہر کاٹا اسکو
اور لٹکا دیا اوسکو میری گردن مین اور کہا اوتر اور پہیر کر سواری کے
اونٹ کو اور جو کچھ اس پر ہے اعرابی کی طرف اور مروی ہے حضرت
عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر تم
توکل کرو اللہ تعالے پر حق اوس کے توکل کا تو البتہ روزی دیوے تمہین
روزی دیتا ہے جانور انکو وہ صبح کو جاتے ہین بہوکے اور شام کو آتے ہین
پیٹ بہرے روایت کی محمد بن کعب نے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کو خوش لگے یہ کہ ہو جاوے لوگون کا بڑا
بزرگ پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور جس شخص کو خوش لگے یہ کہ ہو جاوے
لوگون کا بڑا بے پرواہ پس چاہیے کہ وہ ہووے ساتھ اوس چیز کے کہ اللہ کے ہاتہ مین ہے
زیادہ بہروسا کرنیوالا اوس چیز سے کہ اس کے ہاتہ مین ہے اور حضرت عمر رض مثال
لایا کرتے تہے ان دو بیتون سے آسانی کر اپنے پر کیونکہ تحقیق کام اللہ کے
حکم مین اوس کی تقدیرین ہین پس نہین آویگا تیرے پاس انکا
پہیر گیا۔ اور نہین بہاگنے والین تجہسے انکی تقدیرین۔ اور پوچہا گیا
یحیے بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے کب ہوتا ہے مرد متوکل پس کہا
جب راضی ہو اللہ تعالی کی کارسازی سے اور کہا بشر نے کہتا ہے ایک
انکا مین نے توکل کیا اللہ تعالی پر حالانکہ وہ جہوٹا ہے اللہ کی قسم کیونکہ
اگر وہ توکل کرتا اللہ پر تو راضی ہوا اوس پر جو کرتا ہے اللہ پاک اوس کے ساتہ
اور کہا ابو تراب نخشبی نے توکل ڈالنا بدن کا ہے عبودیت مین [illegible]
لٹکانا دل کا ربوبیت مین اور آرام کرنا کفایت کی طرف

الْكِفَايَةِ فَإِنْ أُعْطِيَ شَكَرَ وَإِنْ مُنِعَ صَبَرَ وَقَالَ
ذُو النُّونِ الْمِصْرِيُّ رح التَّوَكُّلُ تَرْكُ تَدْبِيرِ النَّفْسِ
وَالْاِنْخِلَاعُ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ وَقَالَ ذُو النُّونِ رح
أَيْضًا لِرَجُلٍ سَأَلَهُ عَنِ التَّوَكُّلِ فَقَالَ هُوَ خَلْعُ الْأَرْبَابِ
وَقَطْعُ الْأَسْبَابِ فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ زِدْنِي فَقَالَ
إِلْقَاءُ النَّفْسِ فِي الْعُبُودِيَّةِ وَإِخْرَاجُهَا مِنَ الرُّبُوبِيَّةِ
وَقَالَ أَيْضًا هُوَ انْقِطَاعُ الْمَطَامِعِ وَأَمَّا الْحَرَكَةُ
بِالظَّاهِرِ الَّتِي هِيَ الْكَسْبُ بِالسُّنَّةِ لَا تُنَافِي تَوَكُّلَ
الْقَلْبِ بَعْدَ مَا يُحَقِّقُ الْعَبْدُ أَنَّ التَّقْدِيرَ مِنْ قِبَلِ اللهِ
تَعَالَى فِي قَلْبِهِ لِأَنَّ مَحَلَّ التَّوَكُّلِ الْقَلْبُ وَهُوَ تَحْقِيقُ
الْإِيمَانِ فَمَنْ أَنْكَرَ الْكَسْبَ فَقَدْ أَنْكَرَ السُّنَّةَ وَمَنْ
أَنْكَرَ التَّوَكُّلَ فَقَدْ أَنْكَرَ الْإِيمَانَ فَإِنْ تَعَسَّرَ شَيْءٌ مِنَ
الْأَسْبَابِ فَبِتَقْدِيرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ تَيَسَّرَ شَيْءٌ
مِنْهَا فَبِتَيْسِيرِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَكُونُ جَوَارِحُهُ وَظَوَاهِرُهُ
مُتَحَرِّكَةً فِي التَّسَبُّبِ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَاطِنُهُ
سَاكِنٌ لِوَعْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللهِ أَدَعُهَا وَأَتَوَكَّلُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ وَقِيلَ الْمُتَوَكِّلُ كَالطِّفْلِ لَا يَعْرِفُ
شَيْئًا يَأْوِي إِلَيْهِ إِلَّا ثَدْيَ أُمِّهِ كَذٰلِكَ الْمُتَوَكِّلُ
لَا يَهْتَدِي إِلَّا إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِيلَ التَّوَكُّلُ
نَفْيُ الشُّكُوكِ وَالتَّفْوِيضُ إِلَى مَالِكِ الْمُلُوكِ
وَقِيلَ التَّوَكُّلُ الثِّقَةُ بِمَا فِي يَدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْيَأْسُ
عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ وَقِيلَ التَّوَكُّلُ إِفْرَاغُ السِّرِّ
عَنِ التَّفَكُّرِ لِلتَّقَاضِي فِي طَلَبِ الرِّزْقِ **فَصْلٌ**
وَأَمَّا حُسْنُ الْخُلُقِ فَالْأَصْلُ فِيهِ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ
جَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابِهِ الْمُنَزَّلِ
عَلَيْهِ إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ وَمَا رُوِيَ عَنْ أَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ

پس اگر دیا جاوے تو شکر کرے اور اگر نہ دیا جاوے تو صبر کرے اور کہا ذوالنون
مصری رح نے توکل کرنا ہے نفس کی تدبیر کا اور نکلنا اپنی طاقت اور قوت
سے اور کہا ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ نے نیز اس مرد سے جس نے اون سے پوچھا
توکل سے پس کہا وہ ارباب کو چھوڑنا ہے اور توڑنا ہے اسباب کا پس کہا اس سے
سائل نے مجھے زیادہ کر پس کہا ڈالنا نفس کا ہے عبودیت مین اور
نکالنا اس کا ہے ربوبیت سے اور اس نے نیز کہا توکل طمعون کا توڑنا
ہے ولیکن حرکت کرنی ظاہر مین کہ وہ کسب ہے سنت سے نہین منافی دل
کے توکل کو بعد اس کے کہ ثابت کرے بندہ یہ کہ تحقیق تقدیر اللہ تعالے
کی طرف سے ہے اپنے دل مین کیونکہ تحقیق محل توکل کا دل ہے
اور وہ ثابت کرنا ہے ایمان کا پس اگر مشکل ہو کوئی چیز اسباب
مین سے پس ساتھ تقدیر اللہ تعالے کے اور اگر آسان ہو کوئی چیز
اُن سے پس ساتھ آسان کرنے اللہ تعالی کے ہے پس ہون اوس کے
اعضاء اور ظاہر اسکو حرکت کرنیوالے سبب مین اللہ تعالی کے حکم سے
اور اسکا باطن آرام کرنیوالا اللہ پاک کے وعدے کے لئے اور مروی ہے
انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا آیا ایک مرد اپنی اونٹنی
پر پس عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اسے چھوڑ دیتا
ہون اور توکل کرتا ہون پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اس کا گھٹنا باندھ دے اور توکل کر اور بعض نے کہا متوکل بچے
کی طرح ہے نہین پہچانتا کسی چیز کو کہ جگہ لے اوسکی طرف مگر اپنی
ماں کا پستان اسی طرح متوکل بھی نہین راہ پاتا سوا اپنے پروردگار
کے اور بعض نے کہا توکل شکون کا دور کرنا ہے اور اللہ پر بھروسا
کرنا اور بعض نے کہا توکل بھروسا کرنا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ اللہ
عزوجل کے ہاتھ مین ہے اور نا امید ہونا اس سے جو لوگون کے
ہاتھون مین ہے اور بعض نے کہا توکل ڈالنا باطن کا ہے فکر
کرنے سے واسطے تقاضا کرنے کے رزق کی طلب مین **فصل**
ولیکن اچھا خلق پس اصل اس مین فرمودہ اللہ عزوجل کا ہے
واسطے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی کتاب مین کہ اتاری گئی
اس پر اور تحقیق تو البتہ بڑے خلق پر ہے اور وہ جو مروی ہے انس بن
مالک رضی اللہ تعالے سے کہ کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا

المُؤمنين أفضلُ إيماناً قال صلّى الله عليه وسلّم أحسنُهم خُلقاً الخُلقُ الحسنُ أفضلُ مناقبِ العبدِ وبه تظهرُ جواهرُ الرجالِ والإنسانُ مستورٌ بخَلقِه مشهورٌ بخُلقِه وقيل إنّ الله عزّ وجلّ خصّ نبيّه ورسولَه محمّداً صلّى الله عليه وسلّم بما خصّ به من المعجزاتِ والكراماتِ والفضائلِ ثمّ لم يُثنِ عليه بشيءٍ من خصالِه بمثلِ ما أثنى عليه بخُلقِه فقال عزّ من قائلٍ وإنّك لعلى خُلقٍ عظيمٍ وقيل إنّما وصفه الله تعالى بالخُلقِ لأنّه جادَ بالكونين واكتفى بالله عزّ وجلّ وقيل الخُلقُ العظيمُ أن لا يُخاصِمَ ولا يُخاصَمَ من شدّةِ معرفتِه بالله تعالى وقيل معناه لم يؤثّر فيه جفاءُ الخلقِ بعد مطالعتِه الحقّ وقال أبو سعيدٍ الخرّازُ هو أن لا تكون له همّةٌ غيرَ الله عزّ وجلّ وقال الجُنيدُ سمعتُ الحارثَ المحاسبيَّ يقول فقدنا ثلاثةَ أشياءَ حسنَ الوجهِ مع الصيانةِ وحسنَ القولِ مع الأمانةِ وحسنَ الإخاءِ مع الوفاءِ وقيل الخُلقُ الحسنُ استصغارُ ما منك واستعظامُ ما إليك وقيل علامةُ حسنِ الخُلقِ كفُّ الأذى واحتمالُ المُؤَنِ وقال النبيُّ صلّى الله عليه وسلّم لأصحابِه إنّكم لن تسعوا الناسَ بأموالِكم فاسعوهم ببسطِ الوجهِ وحسنِ الخُلقِ

فصل

وحسنُ الخُلقِ مع الله عزّ وجلّ أن تؤدّيَ أوامرَه وتتركَ نواهيَه وتطيعَه في الأحوالِ كلّها من غيرِ اعتقادِ استحقاقِ العوضِ عليه وتسلّمَ جميعَ المقدورِ إليه من غيرِ تهمةٍ وتوحّدَه من غيرِ شركٍ وتصدّقَه في وعدِه من غيرِ شكٍّ وقيل لذي النونِ المصريِّ من أكثرُ الناسِ همّاً قال أسوؤهم خُلقاً وقال الحسنُ البصريُّ في قولِه عزّ وجلّ وثيابَك فطهّر أي

مومن کا افضل ہے ایمان میں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت اچھا انکا خلق ہیں اچھا خلق بندے کی صفتوں میں سے افضل ہے اور اسی سے ظاہر ہوتی ہیں جوہر مردونکا اور انسان پوشیدہ ہے اپنی پیدائش سے مشہور ہے اپنی خلق کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ تحقیق اللہ تعالے نے خاص کیا اپنے نبی اور اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس سے خاص کیا آپ کو معجزوں اور بزرگیوں اور فضیلتوں میں کر پھر نہ تعریف کی آپ پر کسی چیز کے ساتھ آپ کی خصلتوں میں سے جیسے تعریف کی آپ کی اوپر خلق کے ساتھ پس فرمایا عزت والے نے ہر بولنے والے سے کہ اور تحقیق تو البتہ بڑے خلق پر ہے اور بعض نے کہا کہ سوا اس کے نہیں کہ تعریف کی اللہ تعالی نے خلق بڑے سے اس لئے کہ اپنے بخشش کی دونوں جہانوں میں اور کفایت کی ساتھ اللہ پاک کے اور بعض نے کہا خلق عظیم یہ ہے کہ وہ نہ جھگڑے اور نہ جھگڑا کیا جاوے اپنے سخت پہچان سے ساتھ اللہ تعالی کے اور بعض نے کہا اسکا معنے ہے کہ نہ تاثیر کرے اس میں ظلم لوگوں کا بعد اوس کے مطالعہ کرنے کے واسطے حق کے اور کہا ابو سعید خزاز رضی اللہ عنہ نے وہ یہ ہے کہ نہووے اس کے لئے قصد اللہ تعالی کے سوا اور کہا جنید رحمۃ اللہ تعالی نے میں نے سنا حارث محاسبی کو کہتے تھے گم کیا ہے ہمنے تین چیزوں کو اچھا ہونا مونہہ کو ساتھ نگاہ رکھنے کے اور اچھی بات کو ساتھ امانت کے اور اچھی اخوت کو ساتھ وفا کے اور بعض نے کہا اچھا خلق حقیر جاننا ہے اس چیز کا جو تجھ سے ہوا اور بڑا جاننا اس چیز کا جو واسطے تیرے ہو اور بعض نے کہا علامت اچھے خلق کی روکنا ایذا کا اور اوٹھانا تکلیف کا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے تحقیق تم ہرگز فراخی نہ کرو گے لوگوں پر اپنے مالوں سے پس فراخی کرو انپر کھلے مونہہ اور اچھے خلق سے

فصل

اور اچھا خلق ساتھ اللہ پاک کے یہ ہے کہ تو ادا کرے اوس کے حکموں کو اور ترک کرے اوس کی روکوں کو اور اس کی تابعداری کرے سب حال میں سوا اعتقاد اور استحقاق عوض کے اسپر اور سپرد کر دیوے سب تقدیروں کو اوس کی طرف سوا تہمت کے اور اس کو اکیلا جانے سوا شرک کے اور اس کو سچا جانے اوس کے وعدے میں سوا شک کے اور کہا گیا واسطے ذوالنون مصری کے کون ہے بہت زیادہ لوگوں کا غم میں کہا بہت برا انکا خلق میں اور کہا حسن بصری رحمہ اللہ تعالی علیہ نے اللہ عز وجل کے قول میں اور اپنے کپڑوں کو پس پاک کر

خُلُقَكَ فَحَسِّنْ وَقِيلَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ
نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً قِيلَ الظَّاهِرَةُ تَسْوِيَةُ الْخَلْقِ
وَالْبَاطِنَةُ تَصْفِيَةُ الْخُلُقِ وَقِيلَ لِاِبْرٰهِيمَ بْنِ اَدْهَمَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ هَلْ فَرِحْتَ فِي الدُّنْيَا قَطُّ فَقَالَ نَعَمْ مَرَّتَيْنِ
اَحَدُهُمَا كُنْتُ قَاعِدًا ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَ كَلْبٌ وَبَالَ
عَلَيَّ وَالثَّانِيَةُ كُنْتُ قَاعِدًا فَجَاءَ اِنْسَانٌ وَصَفَعَنِي
وَقِيلَ كَانَ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ رض اِذَا رَاٰهُ الصِّبْيَانُ
يَرْمُونَهُ بِالْحِجَارَةِ فَيَقُولُ اِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَارْمُونِي
بِالصِّغَارِ لِئَلَّا تَدْمُوا سَاقِي وَتَمْنَعُونِي عَنِ الصَّلٰوةِ
وَقِيلَ شَتَمَ رَجُلٌ اَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ رض وَكَانَ
يَتْبَعُهُ فَلَمَّا قَرُبَ مِنَ الْحَيِّ وَقَفَ وَقَالَ يَا فَتٰى
اِنْ كَانَ بَقِيَ فِي قَلْبِكَ شَيْءٌ فَقُلْهُ كَيْلَا يَسْمَعَكَ
بَعْضُ سُفَهَاءِ الْقَوْمِ فَيُجِيبُوكَ وَقِيلَ لِحَاتِمٍ الْاَصَمِّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ يَحْتَمِلُ الرَّجُلُ مِنْ كُلِّ اَحَدٍ قَالَ نَعَمْ
اِلَّا مِنْ نَفْسِهِ وَرُوِيَ اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ
اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ دَعَا غُلَامًا لَهُ فَلَمْ
يُجِبْهُ فَدَعَاهُ ثَانِيًا وَثَالِثًا فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَامَ اِلَيْهِ فَرَاٰهُ
مُضْطَجِعًا فَقَالَ اَمَا تَسْمَعُ يَا غُلَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا
حَمَلَكَ عَلٰى تَرْكِ جَوَابِي قَالَ اَمِنْتُ عُقُوبَتَكَ فَتَكَاسَلْتُ
قَالَ امْضِ فَاَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقِيلَ
الْخُلُقُ الْحَسَنُ اَنْ تَكُونَ مِنَ النَّاسِ قَرِيبًا وَفِيمَا بَيْنَهُمْ
غَرِيبًا وَقِيلَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ قَبُولُ مَا يَرِدُ عَلَيْكَ مِنْ
جَفَاءِ الْخَلْقِ وَقَضَاءِ الْحَقِّ بِلَا ضَجَرٍ وَلَا قَلَقٍ وَقِيلَ
مَكْتُوبٌ فِي الْاِنْجِيلِ عَبْدِي اُذْكُرْنِي حِينَ تَغْضَبُ
اَذْكُرْكَ حِينَ اَغْضَبُ وَقَالَتِ امْرَاَةٌ لِمَالِكِ
بْنِ دِينَارٍ يَا مُرَائِي فَقَالَ يَا هٰذِهِ قَدْ وَجَدْتِ
اسْمِيَ الَّذِي اَضَلَّهُ اَهْلُ الْبَصْرَةِ وَقَالَ لُقْمَانُ
لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا يُعْرَفُ ثَلَاثٌ اِلَّا عِنْدَ ثَلَاثٍ
الْحَلِيمُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالشُّجَاعُ عِنْدَ الْحَرْبِ وَالْاَخُ

یعنے اپنے خلق کو اچھا کر اور بعض نے کہا اللہ پاک نے فرمایا اور پورا کیا
تم پر اپنی نعمتوں کو ظاہر اور باطن کو یعنے ظاہر نعمتیں برابر کرنا پیدائش
کا ہے اور باطنی نعمتیں پاک کرنا خلق کا ہے اور کہا گیا ابراہیم بن ادہم
علیہ الرحمۃ کو کیا تو خوش ہوا ہے دنیا میں کبھی پس کہا ہان دو بار ایک
بار میں بیٹھا تھا ایک دن پس آیا ایک کتا اور اسنے بول کر دیا
مجھپر اور دوسری بار میں بیٹھا تھا پس آیا ایک آدمی اور اسنے مجھے
طمانچہ مارا اور بعض نے کہا ہے اویس قرنی رح جب دیکھتے انکو لڑکے
تو مارتے انکو پتھروں سے پس وہ کہتے اگر ضروری مارنا ہے پس مجھکو مارو
چھوٹے پتھروں سے تا کہ خون نہ نکالو میری پنڈلیوں کا اور روکو مجھکو نماز
سے اور بعض نے کہا گالی دی ایک نے احنف بن قیس رضی اللہ عنہ
کو اور تھا پیچھے لگا آتا اونکے پس جب وہ نزدیک ہوا قبیلہ سے تو
ٹھیرا اور کہا اے جوان اگر ہے باقی رہا تیرے دل میں کچھ پس تو اسکو
بھی کہہ لے تا کہ نہ سن لے تجھ سے بعض بیوقوف قوم کے پس وہ تجھکو
جواب دیں اور کہا گیا حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے برداشت کرتا
ہے مرد ہر ایک سے کہا ہان مگر اپنے نفس سے اور مروی ہے کہ تحقیق امیر المومنین
حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بلایا اپنے ایک غلام کو پس اسنے
آپ کو جواب نہ دیا پھر بلایا دوسری اور تیسری بار پس اسنے آپکو جواب نہ دیا
پس آپ کھڑے ہوئے اسکی طرف پس اسکو دیکھا لیٹے ہوئے پس کہا
آیا تو نہیں سنتا اے غلام اسنے کہا ہان سنتا ہوں کہا کس چیز نے
تجھے برانگیختہ کیا میرے جواب کے ترک کرنے پر کہا میں بے خوف ہوا تیرے عذاب سے
پس میں نے سستی کی پس کہا چلا جا پس تو آزاد ہے اللہ تعالی کے لئے اور
اور بعض نے کہا اچھا خلق قبول کرنا اسکا ہے جو وارد ہو تجھپر لوگوں کے ظلم کر
اور حق ادا کرنا بے تنگی دل اور گھبراہٹ کے اور بعض نے کہا لکھا ہوا ہے
انجیل میں میرے بندے مجھکو یاد کر جب تو غصے ہو میں تجھے یاد کرونگا
جب میں غصے ہونگا اور کہا ایک عورت نے مالک بن دینار رحمۃ اللہ
تعالی علیہ سے اے ریاکار پس کہا اے وہ عورت جس نے تحقیق پایا میرا
وہ نام جس کو گم کیا ہے بصرہ والوں نے اور کہا حضرت لقمان علیہ
السلام نے اپنے بیٹے سے اے میرے بیٹے نہیں پہچانے جاتے ہیں تین آدمی مگر
نزدیک تین چیز کے حلم غصے کے وقت اور بہادر لڑائی کے وقت اور بھائی

عِنْدَ الْحَاجَةِ الَيَّ وَقَالَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا
اِلٰهِي اَسْئَلُكَ اَنْ لَا يُقَالَ لِي مَا لَيْسَ فِيَّ فَاَوْحَى اللّٰهُ
تَعَالٰى اِلَيْهِ مَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِنَفْسِي فَكَيْفَ اَفْعَلُهُ
لَكَ فَصْلٌ وَاَمَّا الشُّكْرُ فَالْاَصْلُ فِيهِ قَوْلُهُ
عَزَّ وَجَلَّ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيدَنَّكُمْ وَمَا رُوِيَ
عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ
اَخْبِرِينَا بِاَعْجَبِ مَا رَاَيْتِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ ثُمَّ قَالَتْ وَاَيُّ شَيْءٍ
مِنْ شَانِهِ لَمْ يَكُنْ عَجَبًا اِنَّهُ اَتَانِي فِي لَيْلَةٍ فَدَخَلَ
مَعِي فِي فِرَاشِي اَوْ قَالَتْ فِي لِحَافِي حَتّٰى مَسَّ جِلْدِي
جِلْدَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِي بَكْرٍ رض ذَرِينِي
اَتَعَبَّدُ لِرَبِّي قَالَتْ فَقُلْتُ اِنِّي اُحِبُّ قُرْبَكَ وَ
لٰكِنِّي اُوثِرُ هَوَاكَ فَاَذِنْتُ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ اِلٰى قِرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَاَكْثَرَ صَبَّ الْمَاءِ
ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَبَكٰى حَتّٰى سَالَتْ دُمُوعُهُ عَلٰى صَدْرِهِ
ثُمَّ رَكَعَ فَبَكٰى ثُمَّ سَجَدَ فَبَكٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَبَكٰى
فَلَمْ يَزَلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ حَتّٰى جَاءَ
بِلَالٌ رض فَاَخْبَرَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
مَا يُبْكِيكَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اَكُونُ
عَبْدًا شَكُورًا وَلِمَ لَا اَفْعَلُ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَيَّ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْاٰيَةَ
وَحَقِيقَةُ الشُّكْرِ عِنْدَ اَهْلِ التَّحْقِيقِ الْاِعْتِرَافُ
بِنِعْمَةِ الْمُنْعِمِ عَلٰى وَجْهِ الْخُضُوعِ وَعَلٰى هٰذَا
الْمَعْنٰى وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَفْسَهُ بِاَنَّهُ الشَّكُورُ
تَوَسُّعًا مَعْنَاهُ اَنَّهُ يُجَازِي الْعِبَادَ عَلَى الشُّكْرِ
فَسُمِّيَ جَزَاءُ الشُّكْرِ شُكْرًا كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا وَقِيلَ حَقِيقَةُ
الشُّكْرِ الثَّنَاءُ عَلَى الْمُحْسِنِ بِذِكْرِ اِحْسَانِهِ

حاجت کیوقت اسکی طرف اور کہا موسی علیہ السلام نے یا اللہ مین مانگتا
ہون تجہسے یہ کہ نہ کہا جاوی جو نہ ہو مجہہ مین پس وحی کی اللہ تعالی
نے انکی طرف مین نے نہین کیا یہ اپنے لیے پس کیسے کرون یہ تیرے لیے
فصل ولیکن شکر پس اصل اوس مین فرمودہ ہے اللہ تعالی کا اگر
تم شکر کرو تو البتہ مین تمکو زیادہ دونگا اور وہ کہ مروی ہے عطاء رحمہ اللہ
تعالی علیہ سے کہا مین گیا حضرت عائشہ رضہ پاس پس مینے کہا ہم کو
خبر دی بہت اچھی بات سی کہ تو نے دیکہی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے پس رو پڑیا پہر کہا اور کونسی چیز آپکے حال سی نہ ہتی اچھی
آپ تشریف لائی میری پاس ایک رات پس داخل ہوئی میرے ساتہ
میرے بچہونے مین یا کہا میرے لحاف مین یہانتک کہ لگا میرا چمڑا آپکی چمڑی
کو پہر فرمایا اے ابوبکر کی بیٹی مجہکو چہوڑ مین عبادت کرون اپنے پروردگار
کی پس مینے کہا تحقیق مین دوست رکہتی ہون آپ کی نزدیکی کو ولیکن
اپنے پر پسند کرتی ہون آپکی خواہش کو پس مینے اجازت دی آپکو صلی
اللہ علیہ وسلم پس آپ اوٹھے ایک پانی کی مشک کی طرف پس آپنے وضو کیا
اور بہت ڈالا پانی پہر کہڑے ہوئی پس نماز پڑہنے لگے پس روئے یہانتک
کہ جاری ہوئی آپکی آنسو آپکے سینہ پر پہر رکوع کیا پس روئے پہر سجدہ کیا
پس روئی پہر اپنا سر اوٹہایا پس روئے پس ہمیشہ رہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اسی طرح یہانتک کہ آیا بلال رضی اللہ تعالی عنہ پس خبر کی نماز کی
پس مینے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز نے آپکو رلایا حالانکہ
تحقیق اللہ نے بخشدئی آپکے لئی جو آگے گذری آپکی گناہ سے اور جو پیچہے
گذرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پس مین نہ ہون بندہ
شکر گذار اور مین کیون نہ کرون حالانکہ اللہ نے مجہپر اتارا تحقیق پیدا
کرنے مین آسمانون اور زمین کے آخر آیت تک اور حقیقت شکر کی اہل تحقیق
کے نزدیک اقرار کرنا ہے ساتہ نعمت انعام کرنیوالی کے عاجزی کی وجہ
پر اور اسی معنی پر تعریف کی اللہ تعالی نے اپنی ذات کی ساتہ اس کے کہ تحقیق
شکر کرنیوالا ہی از روئی فراخی کی اس کے معنے یہ ہین کہ تحقیق وہ جزا دیتا ہے
بندون کو شکر پر پس نام رکہا گیا شکر کی جزا کا شکر جیسے فرمایا اللہ تعالی
نے اور بدلہ برائی کا برائی مانند اس کے اور بعض نے کہا حقیقت
شکر کی تعریف کرنی ہے احسان کرنیوالے پر ساتہ ذکر کرنے اس کے

فشكر العبد لله تعالى ثناؤه عليه بذكر إحسانه
إليه وشكر الحق سبحانه للعبد ثناؤه عليه بذكر
إحسانه له ثم إن إحسان العبد طاعته لله و
إحسان الحق سبحانه إنعامه على العبد و
شكر العبد على الحقيقة إنما هو نطق اللسان
وإقرار القلب بإنعام الرب ثم الشكر
ينقسم أقساماً إلى شكر باللسان وهو اعترافه
بالنعمة بنعت الاستكانة وشكر بالبدن
والأركان وهو اتصاف بالوفاء والخدمة
وشكر بالقلب فهو اعتكاف على بساط الشهود
بإدامة حفظ الحرمة وقيل شكر العينين
أن تستر عيباً تراه لصاحبك وشكر الأذنين
أن تستر عيباً تسمعه فيه وفي الجملة الشكر
أن لا تعصي الله تبارك وتعالى بنعمه ويقال شكر
شكر العالمين فيكون نوعاً من أفعالهم
وشكر هو شكر العارفين يكون
باستقامتهم له عز وجل في عموم أحوالهم
واعتقادهم أن جميع ما هم فيه من الخير
وما يظهر منهم من الطاعة والعبودية والذكر
له عز وجل بتوفيقه وإنعامه وعونه و
حوله وقوته عز وجل وانعزالهم عن جميع
ذلك والفناء فيه والاعتراف بالعجز و
القصور والجهل ثم الاستكانة إليه عز وجل
في جميع الأحوال وقال أبو بكر الوراق
شكر النعمة مشاهدة المنة وحفظ
الحرمة وقيل شكر النعمة أن ترى نفسك
فيه طفيلياً وقال أبو عثمان رحمه الله الشكر
معرفة العجز عن الشكر وقيل الشكر على
الشكر أتم من الشكر وذلك أن ترى

احسان کے پس شکر بندے کا واسطے اللہ تعالیٰ کے اسکی تعریف کرنی ہے
ساتھ ذکر کرنے اوسکے احسان کے اور شکر اللہ کا اپنے بندے کیلئے اسکی تعریف
کرنا ہے اوسکے احسان کو ذکر کے ساتھ پھر تحقیق احسان بندے کا اوسکی عبادت
کرنی ہے واسطے اللہ کے اور احسان اللہ سبحانہ کا اسکا انعام کرنا ہے بندے پر
اور شکر بندے کا حقیقت پر سوا اسکے نہیں ہے بولنا ہے زبان کا اور اقرار
کرنا ہے دل کا ساتھ انعام پروردگار کے پھر شکر منقسم ہوتا ہے
کئی قسموں پر زبان کے شکر کرنے کی طرف اور وہ اقرار کرنا ہے ساتھ نعمت کے
ساتھ تعریف عاجزی کرنیکے کہ ایک شکر کرنا ہے بدن اور ارکان کے ساتھ
اور وہ موصوف ہوتا ہے ساتھ وفا اور خدمت کے اور ایک شکر ہے ساتھ
دل کے اور وہ ٹھہرا ہوتا ہے حضور کے بستر پر ساتھ ہمیشہ رکھنے نگہبانی حرمت
کے اور بعض نے کہا شکر دونو آنکھوں کا یہ ہے کہ تو ڈھانپے کسی عیب کو
جس کو تو دیکھے اپنے رفیق سے اور شکر کانوں کا یہ ہے کہ تو ڈھانپے عیب کو
جسکو تو سنے اسمیں اور حاصل کلام شکر یہ ہے کہ تو نافرمانی نہ کرے اللہ تعالیٰ
کی اوسکی نعمتوں کیساتھ اور کہا جاتا ہے ایک شکر ہے کہ وہ عالموں کا شکر ہے
پس وہ ہوتا ہے ان کی تمام باتوں میں سے اور ایک شکر ہے کہ وہ عابدوں کا
شکر ہے پس وہ ایک قسم ہے ان کے کاموں میں سے اور ایک شکر ہے کہ وہ عارفوں
کا شکر ہے ساتھ قائم رہنے اونکے واسطے اللہ تعالیٰ کے اپنے تمام احوال
اور اعتقادوں میں اسپر کہ تحقیق سب کچھ جسمیں وہ ہیں بھلائی ہے اور جو
کچھ ظاہر ہوتا ہے ان سے عبادت اور عبودیت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے
اسکی توفیق اور انعام اور مدد اور طاقت اور اسکی قوت سے ہے اور انکو گوشہ
میں بیٹھنے سے ہے ان سب کا اور فنا ہونے سے اسمیں اور اقرار کرنے سے ساتھ
اپنی عاجزی اور قصور اور جہل کے پھر عاجزی کرنے سے اوس اللہ تعالیٰ
کی طرف سب احوال میں اور کہا ابوبکر وراق نے کہ شکر نعمت کا دیکھنا
ہے احسان کا اور نگاہ رکھنا حرمت کا اور بعض نے کہا شکر نعمت
کا یہ ہے کہ تو دیکھے اپنے نفس کو اس میں طفیلی اور کہا ابوعثمان
علیہ الرحمۃ نے شکر پہچاننا ہے عاجزی کا شکر
کرنے سے اور بعض نے کہا شکر کرنا شکر
پر بہت پورا ہے شکر سے اور یہ یوں ہے کہ
تو دیکھے

شُكْرَكَ بِتَوْفِيْقِهِ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ التَّوْفِيْقُ مِنْ اَجَلِّ النِّعَمِ عَلَيْكَ فَتَشْكُرُهٗ عَلَى الشُّكْرِ ثُمَّ تَشْكُرُهٗ عَلٰى شُكْرِ الشُّكْرِ اِلٰى مَالَا يَتَنَاهٰى وَقِيْلَ الشُّكْرُ اِضَافَةُ النِّعَمِ اِلٰى مَوْلٰهَا بِنَعْتِ الْاِسْتِكَانَةِ لَهٗ وَقَالَ الْجُنَيْدُ رحمه الله الشُّكْرُ اَنْ لَا تَرٰى نَفْسَكَ اَهْلًا لِلنِّعْمَةِ وَقِيْلَ الشَّاكِرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى الْمَوْجُوْدِ وَالشَّكُوْرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى الْمَفْقُوْدِ وَيُقَالُ الشَّاكِرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى النَّفْعِ وَالشَّكُوْرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى الْمَنْعِ وَيُقَالُ الشَّاكِرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى الْعَطَاءِ وَالشَّكُوْرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَيُقَالُ الشَّاكِرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عِنْدَ الْبَذْلِ وَالشَّكُوْرُ الَّذِيْ يَشْكُرُ عِنْدَ الْمَطْلِ وَقَالَ الشِّبْلِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ الشُّكْرُ رُؤْيَةُ الْمُنْعِمِ لَا رُؤْيَةُ النِّعْمَةِ وَقِيْلَ الشُّكْرُ قَيْدُ الْمَوْجُوْدِ وَصَيْدُ الْمَفْقُوْدِ وَقَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ شُكْرُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَشُكْرُ الْخَوَاصِّ عَلٰى مَا يَرِدُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْمَعَانِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ قَالَ دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰهِيْ كَيْفَ اَشْكُرُكَ وَشُكْرِيْ لَكَ نِعْمَةٌ مِّنْ نِعَمِكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَيْهِ اَلْاٰنَ قَدْ شَكَرْتَنِيْ وَقِيْلَ اِذَا قَصُرَتْ يَدُكَ عَنِ الْمُكَافَاتِ فَلْيَطُلْ لِسَانُكَ بِالشُّكْرِ وَقِيْلَ لَمَّا بُشِّرَ اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْمَغْفِرَةِ سَاَلَ الْحَيٰوةَ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ فَقَالَ لِاَشْكُرَهٗ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَعْمَلُ قَبْلَهٗ لِلْمَغْفِرَةِ فَبَسَطَ الْمَلَكُ جَنَاحَهٗ وَحَمَلَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَقِيْلَ مَرَّ بَعْضُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِحَجَرٍ صَغِيْرٍ يَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ الْكَثِيْرُ فَتَعَجَّبَ مِنْهُ فَاَنْطَقَهُ اللّٰهُ لَهٗ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مُنْذُ سَمِعْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ نَارًا وَّقُوْدُهَا

اپنے کرنیکو اسکی توفیق سے اور ہوتی ہے وہ توفیق بہت بڑی نعمتون مین سے تجہپر پس تو شکر کرے اسکا شکر پر پہر تو شکر کرے شکر کے شکر پر اس مدت تک جس کی انتہے نہین ہے اور بعض نے کہا شکر نسبت کرنا ہے نعمتون کا انکے مولی کیطرف ساتہ تعریف عاجزی کرنیکے اوسکے لئے اور کہا جنید علیہ الرحمۃ نے شکر یہ ہے کہ تو نہ دیکہے اپنے نفس کو لائق واسطے نعمت کے اور بعض نے کہا شاکر وہ ہے جو شکر کرے موجود پر اور شکور وہ ہے جو شکر کرے گمی چیز پر اور بعض کہتے ہین شاکر وہ ہے جو شکر کرے نفع پر اور شکور وہ ہے جو شکر کرے بلا پر اور بعض کہتے ہین کہ شاکر وہ ہے جو شکر کرے خرچ کرنے کے وقت اور شکور وہ ہے جو شکر کرے نزدیک دیر کرنے نعمت کے اس سے اور کہا شبلی رحمہ اللہ نے شکر دیکہنا ہے انعام کرنیوالا کا نہ دیکہنا نعمت کا اور بعض نے کہا شکر قید کرنا ہے موجود کا اور شکار کرنا مفقود کا اور کہا ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے عام لوگون کا شکر کہانے اور پینے اور پہننے مین ہے اور شکر خاصون کا شکر اوسپر ہے جو وارد ہوتا ہے ان کے دلون پر معنون مین سے فرمایا اللہ پاک نے اور تہوڑے ہین میرے بندون مین سے شکر گذار عرض کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے یا اللہ کیونکر مین تیرا شکر کرسکتا ہون حالانکہ میرا شکر کرنا تیرے لیے ایک نعمت ہے تیری نعمتون مین سے پس وحی کی اللہ تعالے نے انکی طرف اب تحقیق تو نے میرا شکر کیا اور بعض نے کہا جب کوتاہ ہو تیرا ہاتہ بدلہ دینے سے پس چاہیے کہ لنبی ہو تیری زبان ساتہہ شکر کے اور بعض نے کہا جب بشارت دے گئے حضرت ادریس علیہ السلام بخشش کی تو آپنے مانگی زندگانی پس کہا گیا آپ سے پس عرض کیا تاکہ مین اس کا شکر کرون کیونکہ مین عمل کرتا تہا اس سے پہلے بخشش کے لیے پس بچہایا فرشتے نے اپنا پر اور اوٹہا لے گیا آپ کو آسمان کی طرف اور بعض نے کہا گذرا بعض پیغمبرون مین سے ایک چہوٹے پتہر پاس جس سے نکلتا تہا پانی بہت پس اوس نے تعجب کیا اوس سے پس بولایا اوسکو اللہ پاک نے اس کے لیے پس اوسنے پوچہا اس سے اس پانی نکلنے سو پس کہا جب سے مین نے سنا ہے اللہ پاک کو فرماتے آگ سے کہ ایندہن اسکا

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ فَأَنَا أَبْكِي مِنْ خَوْفِهِ فَذُكِرَ
ذٰلِكَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ تُجِيرَ
ذٰلِكَ الْحَجَرَ مِنَ النَّارِ فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ إِلَيْهِ أَنِّي قَدْ أَجَرْتُهُ مِنَ النَّارِ
فَمَرَّ ذٰلِكَ النَّبِيُّ فَلَمَّا عَادَ وَجَدَ الْمَاءَ
يَتَفَجَّرُ مِنْهُ أَوْ فَوْقَ مِمَّا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ
فَتَعَجَّبَ فَأَنْطَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحَجَرَ لَهُ فَقَالَ
لَهُ تَبْكِي وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ ذٰلِكَ
كَانَ بُكَاءَ الْحُزْنِ وَالْخَوْفِ وَهٰذَا
بُكَاءُ الشُّكْرِ وَالسُّرُوْرِ وَقِيْلَ الشَّاكِرُ
مَعَ الْمَزِيْدِ لِأَنَّهُ فِيْ شُهُوْدِ النِّعْمَةِ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالَى لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَ
الصَّابِرُ مَعَ اللّٰهِ لِأَنَّهُ بِهِ تَعَالَى لِأَنَّهُ
فِيْ شُهُوْدِ الْبَلَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ
اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ وَقِيْلَ الْحَمْدُ عَلَى الْأَنْفَاسِ
وَالشُّكْرُ عَلَى نِعَمِ الْحَوَاسِ وَقِيْلَ فِي الْخَبَرِ
الصَّحِيْحِ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ الْحَامِدُوْنَ
لِلّٰهِ وَقِيْلَ الْحَمْدُ عَلَى مَا دَفَعَ وَالشُّكْرُ عَلَى
مَا صَنَعَ وَحُكِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ
فِيْ بَعْضِ الْأَسْفَارِ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ طَعَنَ
فِي السِّنِّ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ إِنِّيْ
كُنْتُ فِي ابْتِدَاءِ عُمُرِيْ أَهْوَى ابْنَةَ
عَمٍّ لِيْ وَهِيَ كَذٰلِكَ كَانَتْ تَهْوَانِيْ
فَاتَّفَقَ أَنِّيْ تَزَوَّجْتُ بِهَا فَلَيْلَةَ زِفَافِهَا
قُلْتُ لَهَا تَعَالَيْ حَتَّى نُحْيِيَ هٰذِهِ
اللَّيْلَةَ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا
جَمَعَنَا فَصَلَّيْنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَلَمْ يَتَفَرَّغْ أَحَدُنَا
إِلَى الْآخَرِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ بِتْنَا
كَذٰلِكَ فَاسْتَمَرَّ بِنَا كَذٰلِكَ فَمَكَثْنَا سَبْعِيْنَ

آدمی اور پتھر ہین پس ہون اوس کے خوف سے پس
ذکر کیا اوس بنی علیہ السلام نے یہ کہ اللہ پناہ دیوے
اُس پتھر کو آگ سے پس وحی کی اللہ نے اوسکی طرف
تحقیق مینے اسکو پناہ دی آگ سے پس گذرا وہ نبی پھر
پھرا آیا تو پانی کو پایا بہوتا اوس سے بہت زیادہ
دی آگ سے پس گذرا وہ نبی پہر جب پہر آیا تو پانی کو پایا
بہوتا اُس سے بہت زیادہ اس سے کہ تہا اُس سے پہلے پس
تعجب کیا پس بلایا اللہ تعالی نے اُس پتھر کو اس کے لیے
پس کہا پیغمبر نے اس سے تو کیون روتا ہے حالانکہ بخش دیا ہے اللہ
نے تجھکو پس اس نے کہا وہ تہا رونا غم اور خوف کا اور یہ رونا ہے شکر
اور خوشی کا اور بعض نے کہا شکر کرنیوالہ ساتہ زیادتی کے ہے
کیونکہ تحقیق وہ نعمت کے دیکھنے مین ہے فرمایا اللہ تعالی
نے اگر تم شکر کروگے تو البتہ مین تمکو زیادہ دونگا اور صبر کرنیوالا
ساتہ اللہ کے پناہ گیر ہے اللہ کے ساتہ بلا کے دیکھنے مین ہے
فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق اللہ تعالی ساتہ صبر کرنیوالون کے
ہے اور بعض نے کہا ہے حمد کرنا سانسون پر ہے اور شکر حواس کی
کی نعمتون پر اور کہا گیا صحیح حدیث مین ہے پہلے ان لوگون کو بلائے
جاوینگے طرف بہشت کی وہ لوگ ہین کہ حمد کرنیوالے ہین واسطے اللہ کے
کہا گیا حمد اس چیز پر ہے کہ دور کی ہو اور شکر اس چیز پر کہ بنائی ہو اور
حکایت کیگئی ہے ان کے بعض سے یہ کہ تحقیق اس نے کہا مین نے
دیکھا بعض سفرون مین ایک بڑی بوڑہے کو تحقیق پہونچ چکا تھا عمر
مین پس مینے اس سے پوچہا اس کے حال کو پس اس نے کہا تحقیق
مین اپنی عمر کے ابتدا مین محبت رکہتا تہا چچے کی بیٹی سے اور وہ بہی
اسی طرح مجھے محبت رکہتی تہی پس اتفاق پڑا کہ تحقیق مینے اس سے
نکاح کرلیا پس اس سے بنا کی رات مین مینے کہا آ تو کہ ہم زندہ رکہین
اس رات کو واسطے شکر ہے اللہ تعالی کے اوپر کہ اس نے ہمکو اکٹہا کیا
پس ہم نماز پڑہتے رہے اس رات بہر اور نہ فارغ ہوا کوئی ہم
مین سے دوسرے کی طرف پس جب ہوئی دوسری رات ایسے
ویسی ہی رات گذاری پس ہمیشہ رہا ہمارے ساتہ اسی طرح پس ستر سال

ستا وثمانين سنة نحن على تلك الحالة كل ليلة وكانت تجيء معه فسألها وقال لها أليس كذلك يا فلانة فقالت العجوز نعم كما قال الشيخ

فصل

وأما الصبر فالأصل فيه قول الله عز وجل يا أيها الذين آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون وقوله عز وجل واصبر وما صبرك إلا بالله وما روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن الصبر عند الصدمة الأولى وكما روي أن رجلا قال يا رسول الله ذهب مالي وسقم جسمي فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا خير في عبد لا يذهب ماله ولا يسقم جسمه إن الله تعالى إذا أحب عبدا ابتلاه وإذا ابتلاه صبره وما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن الرجل لتكون له الدرجة عند الله عز وجل لا يبلغها بعمل حتى يبتلى ببلاء في جسمه فيبلغها بذلك وما جاء في الخبر أنه لما نزل قوله تبارك وتعالى من يعمل سوءا يجز به قال أبو بكر الصديق رضي الله عنه يا رسول الله كيف الفلاح بعد هذه الآية فقال النبي صلى الله عليه وسلم غفر الله لك يا أبا بكر أليس تمرض أليس يصيبك البلاء أليس تنصب أليس تحزن فهذا ما تجزون به يعني أن جميع ما يصيبك يكون كفارة لذنوبك فالصبر على ثلاثة أقسام صبر لله عز وجل وهو على أداء أمره وانتهاء نهيه وصبر مع الله عز وجل وهو الصبر تحت جريان قضائه وأفعاله فيك من سائر الشدائد والبلايا وصبر على الله عز وجل وهو الصبر على ما وعد من الرزق والفرج والكفاية والنصر والثواب في دار الآخرة وقيل الصبر على قسمين أحدهما صبر على ما هو كسب للعبد وصبر على ما ليس بكسب له فالأول على الكسب ينقسم على قسمين أحدهما على ما أمر الله به عز وجل والثاني على ما نهاه عز وجل عنه وأما الصبر على ما ليس بكسب فصبره على مقاساة ما يتصل به من حكم الله مما يناله فيه مشقة والكرب في القلب والجسد وقيل الصابرون ثلاثة متصبر وصابر وصبار وقيل وقف

یا اسی سال کی مدت سے ہم اسی حال پر ہیں ہر ایک رات میں اور اسکی بیوی بھی اسکے ساتھ تھی اور اس سے پوچھا اور کہا اے فلانی کیا نہیں ہے اسی طرح اس عورت نے کہا ہاں اسی طرح ہے جیسا شیخ نے کہا ۔ فصل ۔ ولیکن صبر پس اصل اس میں فرمودہ حق تعالیٰ کا ہے اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ میں ایک دوسرے کو صبر دلاؤ اور دل لگاؤ نیکی کی لڑائی میں اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم چھٹکارا پاؤ ۔ اور فرمودہ اللہ تعالیٰ کا اور صبر کر اور نہیں ہے صبر تیرا مگر ساتھ اللہ کے اور وہ کہ مروی ہے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپ نے فرمایا تحقیق صبر پہلے صدمہ کے وقت ہے اور وہ جو مروی ہے کہ تحقیق ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ جاتا رہا میرا مال اور بیمار رہا میرا جسم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بھلائی نہیں اوس بندہ میں جسکا نہ مال جاوے اور نہ اسکا جسم بیمار ہو تحقیق اللہ پاک جب دوست رکھتا ہے کسی بندہ کو تو اوسکو آزماتا ہے اور جب اسکو آزماتا ہے تو اوسکو صبر دیتا ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپ نے فرمایا مرد البتہ ہوتا ہے اسکے لیے درجہ اللہ تعالیٰ کے پاس وہ نہیں اسکو پہنچ سکتا اپنے عمل سے یہانتک کہ وہ مبتلا کیا جاتا ہے کسی بلا میں اپنے جسم میں پس پہنچ جاتا ہے اس درجہ کو اور جو حدیث میں ہے کہ جب اترا فرمودہ اللہ تعالیٰ کا جو کوئی عمل کرے برا بدلا دیا جاویگا ساتھ اسکے تو کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ کیونکر ہے چھٹکارا بعد اس آیت کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشے تجھکو اللہ اے ابوبکر کیا تو نہیں بیمار ہوتا کیا نہیں پہنچتی تجھکو بلا کیا نہیں تو صبر کرتا کیا تو نہیں غم کرتا پس یہی ہے جس سے تم جزا دیے جاتے ہو یعنی تحقیق سب کچھ جو تجھکو پہنچتا ہے ہوتا ہے کفارہ تیرے گناہوں کے لیے پس صبر تین قسم پر ہے ایک اللہ کا صبر کرنا ہے ادا کرنا اور وہ اوسکے حکم کا ادا کرنا اور اوسکی منع کی ہوئی چیزوں سے رکنا ہے اور ایک صبر کرنا ہے ساتھ اللہ کے اور وہ صبر کرنا ہے نیچے جاری ہونے اوسکی قضا اور اسکے فعلوں کے تجھ میں سب سختیوں اور بلاؤں میں ہے اور ایک صبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ پر اور وہ صبر کرنا ہے اسکے وعدہ پر رزق اور کشادگی اور کفایت اور مدد گاری اور ثواب پر آخرت کے گھر میں اور بعض نے کہا صبر دو قسم پر ہے ایک انکا صبر کرنا ہے اوس چیز پر کہ وہ کسب ہے واسطے بندہ کے اور ایک صبر کرنا ہے اوس چیز پر کہ نہیں کسب اوسکا پس صبر کرنا کسب پر منقسم ہو دو قسم پر ایک ان دو میں اوس چیز پر ہے جسکا حکم کیا ہے اللہ نے اور دوسرا اوس چیز پر جس سے منع کیا ہے اللہ نے ولیکن صبر کرنا اوس چیز پر کہ نہیں کسب اوسکا بندہ کے لیے پس اسکا صبر کرنا ہے اوس چیز کی تکلیف کھینچنے پر جس سے ملا ہوا ہے اوسکو حکم اللہ کی قضا سے جن چیزوں میں اسکو پہنچے مشقت اور دکھ بیچ دل اور بدن میں اور بعض نے کہا صبر کرنے والے تین ہیں ایک تکلف سے صبر کرنے والا اور ایک صبر کرنے والا اور ایک بہت صبر کرنے والا اور بعض نے کہا

رَجُلٌ عَلَى الشِّبْلِيِّ رح فَقَالَ لَهُ اَیُّ الصَّبْرِ اَشَدُّ عَلَى الصَّابِرِیْنَ
قَالَ الصَّبْرُ فِی اللّٰہِ فَقَالَ لَا فَقَالَ الصَّبْرُ لِلّٰہِ قَالَ لَا قَالَ
الصَّبْرُ مَعَ اللّٰہِ قَالَ لَا قَالَ فَاَیُّ شَیْءٍ قَالَ الصَّبْرُ عَنِ اللّٰہِ
فَصَرَخَ الشِّبْلِیُّ صَرْخَۃً كَادَتْ رُوْحُہٗ تَتْلَفُ وَقَالَ الْجُنَیْدُ رح
اَلسَّیْرُ مِنَ الدُّنْیَا اِلَى الْاٰخِرَۃِ سَهْلٌ هَیِّنٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَهِجْرَانُ
الْخَلْقِ فِیْ جَنْبِ الْحَقِّ شَدِیْدٌ وَالسَّیْرُ مِنَ النَّفْسِ اِلَى اللّٰہِ تَعَالٰی صَعْبٌ
شَدِیْدٌ وَالصَّبْرُ مَعَ اللّٰہِ اَشَدُّ وَسُئِلَ عَنِ الصَّبْرِ فَقَالَ
تَجَرُّعُ الْمَرَارَۃِ مِنْ غَیْرِ تَعْبِیْسٍ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رض
اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِیْمَانِ بِمَنْزِلَۃِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ قِیْلَ ذٰلِكَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ
اَلصَّبْرُ التَّبَاعُدُ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ وَالسُّكُوْنُ عِنْدَ تَجَرُّعِ غُصَصِ
الْبَلِیَّۃِ وَاِظْهَارُ الْغِنٰی مَعَ حُلُوْلِ الْفَقْرِ بِسَاحَۃِ الْمَعِیْشَۃِ وَقِیْلَ
اَلْوُقُوْفُ مَعَ الْبَلَاءِ بِحُسْنِ الْاَدَبِ وَقِیْلَ هُوَ الْفَنَاءُ فِی الْبَلْوٰی
بِلَا ظُهُوْرِ شَكْوٰی وَقِیْلَ الصَّبْرُ هُوَ الْمَقَامُ مَعَ الْبَلَاءِ بِحُسْنِ
الصُّحْبَۃِ كَالْمَقَامِ مَعَ الْعَافِیَۃِ وَقِیْلَ اَحْسَنُ الْجَزَاءِ عَلَى الْعِبَادَۃِ
الْجَزَاءُ عَلَى الصَّبْرِ وَلَا جَزَاءَ فَوْقَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَنَجْزِیَنَّ
الَّذِیْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
اِنَّمَا یُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَقِیْلَ الصَّبْرُ
هُوَ الثَّبَاتُ مَعَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَلَقِّیْ اَذِیَّۃِ بَلَائِہٖ بِالرُّحْبِ
وَالسَّعَۃِ وَقَالَ الْخَوَّاصُ الصَّبْرُ هُوَ الثَّبَاتُ مَعَ اللّٰہِ تَعَالٰی
عَلٰی اَحْكَامِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَقَالَ یَحْیَى بْنُ مُعَاذٍ الرَّازِیُّ رح
صَبْرُ الْمُحِبِّیْنَ اَشَدُّ مِنْ صَبْرِ الزَّاهِدِیْنَ وَاعَجَبًا كَیْفَ یَصْبِرُ
وَاَنْشَدَ **شعر** اَلصَّبْرُ یَجْمُلُ فِی الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا ۔ اِلَّا
عَلَیْكَ فَاِنَّہٗ لَا یَجْمُلُ ۔ وَقِیْلَ الصَّبْرُ تَرْكُ الشَّكْوٰی وَقِیْلَ
هُوَ الْاِسْتِكَانَۃُ وَالْاِسْتِعَاذَۃُ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِیْلَ هُوَ
الْاِسْتِعَانَۃُ بِاللّٰہِ وَقِیْلَ الصَّبْرُ كَاسْمِہٖ تَعَالٰی وَقِیْلَ الصَّبْرُ
هُوَ اَنْ لَا یُفَرِّقَ بَیْنَ حَالِ النِّعْمَۃِ وَالْمِحْنَۃِ مَعَ سُكُوْنِ الْخَاطِرِ
فِیْهِمَا وَالتَّصَبُّرُ هُوَ السُّكُوْنُ مَعَ الْبَلَاءِ مَعَ وِجْدَانِ اَثْقَالِ
الْمِحْنَۃِ **فصل** وَاَمَّا الرِّضَا فَالْاَصْلُ فِیْہِ قَوْلُ اللّٰہِ

ایک مرد شبلی پر پس کہا اون نے کون سا صبر زیادہ سخت ہے صابروں پر کہا صبر کرنا اللہ
میں پس اوسنے کہا نہیں پس شبلی نے کہا صبر کرنا واسطے اللہ کے وہ بولا نہیں کہا صبر کرنا
ساتھ اللہ کے وہ بولا نہیں پس کہا شبلی نے کون سی چیز ہے وہ بولا صبر کرنا اللہ سے پیر
چیخ ماری شبلی نے ایک چیخ کہ نزدیک تہا کہ اوسکی جان ضائع ہو جاتی اور کہا جنید نے
سیر کرنا دنیا سے آخرت کیطرف آسان ہے مومن پر اور چہوڑنا خلق کا اللہ تعالی کے پہلو میں سخت
ہے اور جانا نفس سے طرف اللہ تعالی کے نہایت مشکل ہے اور صبر کرنا ساتھ اللہ کے نہایت سخت
ہے اور وہ پوچہا گیا صبر سے پس کہا گہونٹ گہونٹ پینا کڑوی چیز کا بغیر تیوری چڑہانے
کے اور کہا حضرت علی بن ابی طالب نے صبر کرنا ایمان سے بمنزلہ سر کے ہے جسم سے
اور یہ حدیث مرفوع ہے اور کہا ذو النون مصری علیہ الرحمۃ نے صبر دور ہونا ہے مخالفوں سے
اور آرام کرنا ہے وقت گہونٹ گہونٹ پینے بلا کے غصوں کو اور ظاہر کرنا غنا کا باوجود
اترنے محتاجی کے معیشت کے میدان میں اور بعض نے کہا صبر کہڑا ہونا ہے ساتھ بلا کے
ساتھ اچہے ادب کے اور بعض نے کہا وہ فنا ہونا ہے بلا میں بغیر ظاہر کرنے گلہ کے اور
بعض نے کہا صبر وہ کہڑا ہونا ہے ساتھ بلا کے ساتھ اچہی صحبت کے مثل کہڑے ہونے
کی ساتھ عافیت کے اور بعض نے کہا بہت اچہی جزا عبادت پر جزا ہے صبر پر اور نہیں ہے
کوئی جزا اوسکے اوپر فرمایا اللہ تعالی نے سوا اسکے نہیں کہ پورا دیا جاویگا صبر کرنیوالے
اپنا ثواب بے حساب اور بعض نے کہا صبر وہ ثابت رہنا ہے ساتھ اللہ تعالے کے اور
پیش آنا اوسکی بلا کے ایذا کے ساتھ خوشی اور فراخی کے اور کہا خواص نے صبر ثابت
رہنا ہے ساتھ اللہ تعالی کی کتاب اور سنت کے احکام پر اور کہا یحیی بن معاذ
رازی نے محبوں کا صبر زیادہ سخت ہے زاہدوں کے صبر سے اور تعجب کیسے وہ صبر کرتے ہیں
اور پڑہا شعر۔ صبر اوٹہایا جاتا ہے سب جگہوں میں مگر تجہہ پر پس تحقیق وہ نہیں اوٹہایا جاتا
اور بعض نے کہا صبر ترک کرنا ہے گلہ کا اور بعض نے کہا وہ عاجزی کرنی اور پناہ
لینی ہے ساتھ اللہ تعالی کے اور بعض نے کہا وہ مدد لینی ہے ساتھ اللہ کے اور بعض نے
کہا صبر مثل نام اللہ کے ہے اور کہا گیا صبر یہ ہے کہ فرق نہ کرے درمیان نعمت اور
محنت کے حال میں ساتھ آرام دل کے دونوں میں اور تصبر وہ آرام کرنا ہے
ساتھ بلا کے باوجود پانے بوجہ محنت کے **فصل** لیکن رضا پس اصل
اسمیں فرمودہ ہے اللہ تعالے کا

عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَقَوْلُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ الْاٰيَةَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
رَبًّا وَقِيْلَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ فِي الرِّضَا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَرْضٰى
وَاِلَّا فَاصْبِرْ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ رح فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا
بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا الْاٰيَةَ هٰذَا صَنِيْعُ
مُشْرِكِي الْعَرَبِ اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخُبْثِ صَنِيْعِهِمْ فَاَمَّا
الْمُؤْمِنُ فَهُوَ حَقِيْقٌ اَنْ يَّرْضٰى بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ وَ
قَضَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ مِّنْ قَضَاءِ الْمَرْءِ لِنَفْسِهٖ وَمَا قَضَى
اللّٰهُ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فِيْمَا تَكْرَهُ خَيْرٌ لَّكَ مِمَّا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ لَكَ فِيْمَا تُحِبُّ فَاتَّقِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَارْضَ بِقَضَائِهٖ
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ يَعْنِيْ مَا فِيْهِ صَلَاحُ دِيْنِكُمْ وَدُنْيَاكُمْ فَاللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ طَوٰى عَنِ الْخَلْقِ مَصَالِحَهُمْ وَكَلَّفَهُمْ عُبُوْدِيَّتَهٗ مِنْ اَدَاءِ
الْاَوَامِرِ وَاتِّقَاءِ الْمَنَاهِيْ وَالتَّسْلِيْمِ فِي الْمَقْدُوْرِ وَالرِّضَا
بِالْقَضَاءِ فِيْمَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ فِي الْجُمْلَةِ وَاسْتَاْثَرَ هُوَ عَزَّ وَجَلَّ
بِالْعَوَاقِبِ وَالْمَصَالِحِ فَيَنْبَغِيْ لِلْعَبْدِ اَنْ يُّدِيْمَ الطَّاعَةَ
لِمَوْلَاهُ وَيَرْضٰى بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَتَّهِمَهٗ وَاعْلَمْ اَنَّ تَعَبَ
كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْخَلْقِ عَلٰى قَدْرِ مُنَازَعَتِهِ الْمَقْدُوْرَ وَالْقَدَرَ
وَمُوَافَقَتِهٖ لِهَوَاهُ وَتَرْكِ رِضَاهُ بِالْقَضَاءِ فَكُلُّ مَنْ رَضِيَ
بِالْقَضَاءِ اسْتَرَاحَ وَكُلُّ مَنْ لَّمْ يَرْضَ بِهٖ طَالَتْ شَقَاوَتُهٗ
وَتَعَبُهٗ وَلَا يَنَالُ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُسِمَ لَهٗ فَمَا دَامَ هَوَاهُ
مُتَّبَعًا قَاضِيًا عَلَيْهِ فَهُوَ غَيْرُ رَاضٍ بِالْقَضَاءِ لِاَنَّ الْهَوٰى
مُنَازِعٌ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَعَبُهٗ مُتَكَاثِفٌ مُتَزَايِدٌ
فَاسْتِجْلَابُ الرَّاحَةِ مُخَالَفَةُ الْهَوٰى لِاَنَّ فِيْهِ مُنَازَعَةً
لِّلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْاَبَدِ فَلَا كَانَ الْهَوٰى وَاِذَا كَانَ فَلَا كَانَ

راضی ہوا اللہ ان سے اور وے راضی ہوئے اس سے اور فرمودہ اللہ تعالیٰ کا
بشارت دیتا ہے انکو رب انکا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور رضامندی
کے اور مروی ہے ابن عباس بن عبد المطلب سے کہ تحقیق اونے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے چکھا مزا ایمان کا اوس شخص نے جو راضی ہوا اللہ کے پروردگار
ہونیسے اور بعض نے کہا لکھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری
کی طرف اما بعد پس تحقیق سب بھلائی رضا میں ہے پس اگر تو طاقت رکھے یہ کہ تو
راضی رہے تو خوب ورنہ صبر کر اور مروی ہے قتادہ سے اللہ تعالیٰ کے قول کی
تفسیر میں وہ یہ ہے جب خبر دیا جاتا ہے ایک انکا ساتھ بیٹی کے ہو جاتا ہے منہ
اسکا کالا آخر آیت تک یہہ کام تھا عرب کے مشرکوں کا اللہ تعالیٰ نے خبر
دی انکے کام کی پلیدی کی۔ پس ایماندار مومن پس لائق ہے اوسکو کہ وہ راضی
ہوا اوسپر جو قسمت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکے لیئے اور اللہ تعالیٰ کی قضا
بہتر ہے . . . . . . مرد کی قضا سے اپنے نفس کیلیئے اور جو کچھ قضا کیا ہے
اللہ تعالیٰ نے تیرے لیئے اے آدم کے بیٹے اس چیز سے کہ تو مکروہ جانتا ہے بہتر ہے
تیرے لیئے اس چیز سے کہ قضا کی اللہ تعالیٰ نے تیرے لیئے اسمیں کہ تو دوست رکھتا ہے
پس ڈر اللہ تعالیٰ سے اور راضی ہو اسکی قضا پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شاید کہ تم
دوست رکھو ایک چیز کو اور وہ بری ہو تمہارے لیئے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے
یعنے جو کچھ اوسمیں ہے تمہارے دین اور تمہاری دنیا کی بھلائی اللہ نے لپیٹیں
مخلوق سے انکی مصلحتیں اور انکو تکلیف دی اپنی بندگی کی ادا کرنے سے حکموں کے
اور رکنے سے روکوں کے اور سر جھکانے سے مقدور میں اور راضی رہنے سے ساتھ
قضا کے اسمیں جو انکے فائدے اور ضرر کیلیئے ہے فی الجملہ اور اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے
انجاموں اور مصلحتوں کو پس لازم ہے بندے کو یہ کہ ہمیشہ کرے عبادت اپنے
مولا کی اور راضی رہے اوسپر جو قسمت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اسکے لیئے اور نہ تہمت دیوے
اسکو اور تحقیق تو جان لے کہ تکلیف ہر ایک کی مخلوق میں سے بقدر اوسکے جھگڑا کرنے
کے ہے اس سے کہ اندازہ کیا گیا ہے واسطے تقدیر کے اور اوسکے موافق ہونے کے
ہے واسطے اپنے نفس کی خواہش کو اور چھوڑنے کے اپنے راضی رہنے کو اور جو راضی
رہے قضا پر تو وہ آرام پاویگا اور جو کوئی نہ راضی ہو اسپر تو لمبی ہوگی اوسکی بدبختی
اور تکلیف اور نہ پہونچیگا دنیا سے مگر جو قسمت کیا گیا ہوگا اسکے لیے پس جبتک
رہیگی اوسکی خواہش پیروی کیگئی حکمران اوسپر پس ناراض رہیگا قضا پر کیونکہ تحقیق نفس کی خواہش
جھگڑا کرنیوالی ہے واسطے حق اللہ عزوجل کے پس اوسکی تکلیف ہے بڑھنیوالی ہے پس کھینچنا آرام کا نفس کا

واختلف اهل العلم والطريقة في الرضا هل هو من الاحوال او من المقامات فقال اهل العراق هو من جملة الاحوال وليس هو كسبا للعبد بل هو نازلة تحل بالقلب كسائر الاحوال ثم تحول وتزول ويأتي غيرها وقال الخراسانيون الرضا من جملة المقامات وهو نهاية التوكل حتى يؤول الى غاية ما يتوصل اليه العبد باكتسابه والجمع بينهما ممكن بان يقال بداية الرضا مكتسبة للعبد وهي من المقامات ونهايته من جملة الاحوال وهي ليست بمكتسبة وفي الجملة الراضي هو الذي لا يعترض على تقدير الله عز وجل وقال ابو علي الدقاق رحمه الله ليس الرضا ان لا تحس بالبلاء انما الرضا ان لا تعترض على الحكم والقضاء وقد قال الشيوخ رحمهم الله الرضا بالقضاء باب الله الاعظم وجنة الدنيا اي من اكرم بالرضا فقد لقي بالرحب الاوفى واكرم بالقرب الاعلى وقيل ان تلميذا قال لاستاذه هل يعرف العبد ان الله تبارك وتعالى راض عنه قال لا كيف يعلم ذلك ورضاه غيب فقال التلميذ يعلم ذلك فقال كيف قال اذا وجدت قلبي راضيا عن الله تعالى علمت انه راض عني فقال الاستاذ لقد احسنت يا غلام ولا يرضى العبد عن الله حتى يرضى الحق جل وعلا عنه قال الله عز وجل رضي الله عنهم ورضوا عنه اي برضاه عنهم رضوا عنه وقيل سأل موسى عليه السلام ربه عز وجل فقال الهي دلني على عمل اذا عملته رضيت عني فقال انك لا تطيق ذلك فخر موسى عليه السلام ساجدا متضرعا فاوحى الله عز وجل اليه يا ابن عمران ان رضاي في رضاك بقضائي وقيل من اراد ان يبلغ محل الرضا فليلزم ما جعل الله عز وجل رضاه فيه وقيل الرضا على قسمين رضا به ورضا عنه فالرضا به مدبرا والرضا عنه فيما يقضي حاكما وفاصلا وقيل الراضي ان لو جعلت جهنم عن يمينه ما سأل ان يحولها الى يساره وقيل الرضا اخراج الكراهية

اور اختلاف کیا ہے اہل علم اور طریقہ نے رضا میں بہلا وہ احوال میں سے ہے یا مقامات میں سے پس کہا عراق والوں نے وہ منجملہ احوال کے ہے اور نہیں ہے وہ کسب بندے کا بلکہ وہ اترنے والی ہے اترتی ہے دل میں مثل باقی احوال کی پہر پہرتی ہے اور دور ہوتی ہے اور آتا ہے اسکے سوا اور کہا خراسانیوں نے رضا منجملہ مقامات کے ہے اور وہ نہایت ہے توکل کی یہانتک کہ پہر آتا ہے توکل بیچ کی غایت کی طرف جسکی طرف پہنچتا ہے بندہ اپنے کسب سے اور جمع کرنا دونوں کو درمیان ممکن ہے سو جہہ ہے کہ کہا جاوے شروع رضا کا کسب کیا ہے واسطے بندے کے اور وہ مقامات میں سے ہے اور اسکی نہایت منجملہ احوال کے ہے اور وہ نہیں ہے کسب کیا گیا اور حاصل کلام راضی ہونے والا وہ شخص ہے کہ نہ اعتراض کرے اللہ تعالی کی تقدیر پر اور کہا ابو علی دقاق نے نہیں رضا یہ کہ تو پاوے تکلیف کو سوا اسکے نہیں کہ رضا یہ ہے کہ تو اعتراض کرے اللہ کے حکم اور اسکی قضا پر اور تحقیق کہا ہے مشائخوں رحمہم اللہ نے راضی رہنا قضا پر دروازہ ہے اللہ کا بڑا اور بہشت ہے دنیا کی یعنی جو شخص بزرگی دیا جاوے ساتھ رضا کی پس تحقیق وہ ملا فراخی پوری کو اور بزرگی دیا گیا نزدیکی بلند سے اور بعض نے کہا تحقیق ایک شاگرد نے کہا اپنے اُستاد سے بہلا پہچانتا ہے بندہ کہ اللہ تعالی اس سے راضی ہے کہا نہیں کیونکر وہ اوسکو جانے حالانکہ اسکی رضا پوشیدہ ہے پس کہا شاگرد نے وہ جان لیتا ہے پس کہا کیسے کہا جب میں پایا اپنے دل کو راضی اللہ تعالے سے تو میں نے جان لیا کہ تحقیق وہ مجہہ سے راضی ہے پس کہا استاد نے البتہ تحقیق تو نے اچہا کہا اے لڑکے اور نہیں راضی ہوتا بندہ اللہ سے یہانتک کہ راضی ہو اللہ تعالے اُس سے. فرمایا اللہ تعالی نے راضی ہوا اللہ ان سے اور اوسکو خوش ہونیکے سبب سے یہی خوش ہوئے اس سے اور بعض نے کہا پوچہا موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے پس کہا یا اللہ مجہہ کو ایسے عمل پر جب میں اسکو کروں تو تو راضی ہو جاوے مجہہ سے پس فرمایا بالتحقیق تو نہیں طاقت رکہتا اوسکی پس گر پڑے حضرت موسیٰ سجدہ کرتے عاجزی کرتے پس وحی کی اللہ تعالے نے انکی طرف اے بیٹے عمران کے میری رضامندی تیرے راضی رہنے میں ہے میری قضا پر اور بعض نے کہا جو کوئی چاہے کہ وہ پہونچے رضا کے محل میں پس چاہیے کہ وہ لازم پکڑے اسکو جسمیں کی ہے اللہ تعالی نے اپنی رضامندی اور کسی نے کہا رضا دو قسم پر ہے ایک راضی رہنا اللہ پر اور ایک راضی رہنا اللہ سے پس راضی رہنا اوس پر ہوا اوسکی تدبیر کے حال میں اور راضی اوس سے ہے اس چیز میں کہ وہ قضا کرتا ہے حاکم ہونے اور فیصلہ کرنیوالی ہونے کے اور بعض نے کہا رضا یہ ہے کہ اگر کیجاوے دوزخ اوسکی داہنی طرف تو نہ سوال کرے یہ کہ اوسکو کر دیوے اسکی بائیں طرف اور کہا گیا رضا نکالنا ہے کراہیت کا.

مِنَ الْقَلْبِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى اِلَّا فَرَحٌ وَسُرُوْرٌ وَسُئِلَتْ رَابِعَةُ
الْعَدَوِيَّةُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا مَتٰى يَكُوْنُ الْعَبْدُ رَاضِيًا
بِالْقَضَاءِ فَقَالَتْ رَحِمَهَا اللّٰهُ اِذَا سَرَّ بِالْمُصِيْبَةِ كَمَا يُسَرُّ
بِالنِّعْمَةِ وَقِيْلَ قَالَ الشِّبْلِيُّ بَيْنَ يَدَيِ الْجُنَيْدِ لَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ الْجُنَيْدُ قَوْلُكَ ذَا الضِّيْقُ صَدْرِكَ
وَضِيْقُ الصَّدْرِ لِتَرْكِ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَقَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلرِّضَا اَنْ لَا تَسْاَلَ الْجَنَّةَ مِنَ اللّٰهِ وَلَا تَسْتَعِيْذَ بِهٖ
مِنَ النَّارِ وَقَالَ ذُوالنُّوْنِ الْمِصْرِيُّ ثَلَاثَةٌ مِنْ عَلَامَاتِ الرِّضَا
تَرْكُ الْاِخْتِيَارِ قَبْلَ الْقَضَاءِ وَفُقْدَانُ الْمَرَارَةِ بَعْدَ الْقَضَاءِ
وَهَيَجَانُ الْحُبِّ فِيْ حَشْوِ الْبَلَاءِ وَقَالَ اَيْضًا هُوَ سُرُوْرُ الْقَلْبِ
بِمُرِّ الْقَضَاءِ وَسُئِلَ اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ قَالَ لِاَنَّ الرِّضَا
قَبْلَ الْقَضَاءِ عَزْمٌ عَلَى الرِّضَا وَالرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ هُوَ
الرِّضٰى وَرُوِيَ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا اِنَّ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ الْفَقْرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْغِنَاءِ وَالسُّقْمُ
اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْمَوْتُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْحَيٰوةِ فَقَالَ
رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا ذَرٍّ اَمَّا اَنَا فَاَقُوْلُ مَنِ اتَّكَلَ عَلٰى حُسْنِ اخْتِيَارِ
اللّٰهِ لَمْ يَتَمَنَّ غَيْرَ مَا اخْتَارَ اللّٰهُ لَهٗ وَقَالَ الْفُضَيْلُ ابْنُ عِيَاضٍ
لِبِشْرِ الْحَافِيِّ اَلرِّضَا اَفْضَلُ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا لِاَنَّ الرَّاضِيَ
لَا يَتَمَنّٰى فَوْقَ مَنْزِلَتِهٖ وَالَّذِيْ قَالَ الْفُضَيْلُ هُوَ الصَّحِيْحُ
لِاَنَّ فِيْهِ الرِّضَا بِالْحَالِ وَكُلُّ خَيْرٍ فِي الرِّضَا بِالْحَالِ قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ
بِرِسَالَاتِيْ وَبِكَلَامِيْ فَخُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ
اَيِ ارْضَ بِمَا اَعْطَيْتُكَ وَلَا تَطْلُبْ مَنْزِلَةً غَيْرَهٗ وَكُنْ مِّنَ
الشّٰكِرِيْنَ يَعْنِيْ بِحِفْظِ الْحَالِ فَكَذٰلِكَ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا
مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ فَاَدَّبَ نَبِيَّهٗ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَاَمَرَهٗ بِحِفْظِ الْحَالِ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَالْعَطَاءِ بِقَوْلِهٖ
تَعَالٰى وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اَيْ مَا اَعْطَيْتُكَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالْعِلْمِ

دل سے یہانتک کہ نہ باقی رہے مگر فرحت اور خوشی اور پوچھے گئے رابعہ عدویہ علیہا
الرحمۃ کب ہوتا ہے بندہ راضی قضا پر پس کہا رحمہا اللہ نے جب خوش ہو مصیبت
میں جیسے خوش ہوتا ہے نعمت میں اور بعض نے کہا کہا شبلی نے آگے جنید کے نہیں
پھرنا گنا ہ سے اور نہیں قوت نیکی کی مگر ساتھ اللہ کے پس کہا جنید نے تیرا یہ کہنا ہی
جب تنگ ہو تیرا سینہ اور سینے کی تنگی بسبب ترک کرنے رضا کے ہے قضا پر اور کہا ابو
سلیمان علیہ الرحمۃ نے رضا یہ ہے کہ تو نہ مانگے بہشت اللہ سے اور نہ پناہ لیوے اسکے دوزخ
سے اور کہا ذوالنون مصری نے تین چیزیں رضا کی علامتوں میں سے ہیں ترک کرنا
اختیار کا پہلے قضا کے اور گم کرنا تلخی کا بعد قضا کے اور جوش کرنا محبت کا مصیبت
کے درمیان میں اور نیز کہا ذوالنون نے وہ خوشی دل کی ہے قضا کی تلخی پر اور
پوچھا گیا ابو عثمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودے سے میں مانگتا ہوں تجھ سے راضی رہنا
بعد قضا کے فرمایا ہے رضا اور مروی ہے کہ تحقیق کہا گیا حسین بن علی بن ابیطالب رضی
اللہ عنہما سے تحقیق حضرت ابو ذر کہتا ہے محتاجی زیادہ پیاری ہے میرے طرف دولتمندی
سے اور بیماری زیادہ پیاری ہے صحت سے اور موت زیادہ پیاری ہے زندگی سے پس کہا
رحم کرے اللہ تعالی ابو ذر پر لیکن میں کہتا ہوں جو شخص بھروسہ کرے اللہ کے اچھے اختیار پر
تو وہ آرزو نہ کریگا اس چیز کے سوا کہ اختیار کی اللہ نے اسکے لیئے اور کہا فضیل بن
عیاض نے بشر حافی سے رضا افضل ہے زہد سے دنیا میں کیونکہ راضی رہنے والا
نہیں آرزو کرتا اپنے مرتبہ کے اوپر اور جو کچھ کہا فضیل نے وہی صحیح ہے کیونکہ اسمیں
رضا ہے حال میں اور ہر ایک بھلائی حال کے راضی رہنے میں ہے فرمایا اللہ
تعالی نے موسے علیہ السلام سے تحقیق مینے برگزیدہ کیا تجھکو لوگوں پر ساتھ اپنی پیغامبری
کے اور اپنی کلام کے پس پکڑ جو کچھ دیا ہے مینے تجھکو اور ہو شکر کرنیوالوں سے یعنے ہمارے دیئے
پر خوش ہو اور اسکے سوا اور نہ مانگ اور ہو شاکرین یعنے حال کی نگہبانی ہو اور اسیطرح فرمایا ہمارے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہرگز مت لنبی کر اپنی دونوں آنکھوں کو اس چیز کیطرف کہ فائدہ دیا ہے مینے
اسکے لوگوں کو انہیں سے دنیا کی زندگی کی زینت سے تو کہ ہم آزمائیں انکو اسمیں پس ادب دیا
نبی علیہ السلام کو اور حکم کیا آپ کو حال کی نگاہ رکھنے اور راضی رہنے میں قضا اور عطا پر
اللہ تعالے کے فرمودہ سے اور رزق رب تیرے کا بہتر ہے اور
بہت باقی رہنے والا ہے یعنے جو کچھ مینے تجھکو دیا ہے
نبوت اور علم

وَالْقَنَاعَةِ وَالصَّبْرِ وَوِلَايَةِ الدِّيْنِ وَالْقُدْرَةِ فِيْهِ اَوْلٰى مِمَّا اُعْطِيَتْ
غَيْرَكَ وَاَحْرٰى فَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ حِفْظِ الْحَالِ وَالرِّضَا بِهٖ وَتَرْكِ
الْاِلْتِفَاتِ اِلٰى مَا سِوَاهُ لِاَنَّهٗ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ
قِسْمَكَ اَوْ قِسْمَ غَيْرِكَ اَوْ اَنَّهٗ لَا قِسْمَ لِاَحَدٍ بَلْ اَوْجَدَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى فِتْنَةً فَاِنْ كَانَ قِسْمُكَ فَهُوَ وَاصِلٌ اِلَيْكَ شِئْتَ
اَمْ اَبَيْتَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَظْهَرَ مِنْكَ سُوْءُ الْاَدَبِ وَالشَّرَهُ
فِيْ طَلَبِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَحْمُوْدٍ فِيْ قَضِيَّةِ الْعَقْلِ وَالْعِلْمِ
وَاِنْ كَانَ قِسْمَ غَيْرِكَ فَلِمَ تَتْعَبُ فِيْمَا لَا تَنَالُهٗ وَلَا يَصِلُ اِلَيْكَ
اَبَدًا وَاِنْ كَانَ لَيْسَ بِقِسْمٍ لِاَحَدٍ بَلْ هُوَ فِتْنَةٌ فَكَيْفَ يَرْضَى الْعَاقِلُ
وَيَسْتَحْسِنُ اللَّبِيْبُ اَنْ يَطْلُبَ لِنَفْسِهٖ فِتْنَةً وَيَسْتَجْلِبَهَا وَقَالَ قَوْمٌ
الرِّضَا بِالْقَضَاءِ هُوَ اَنْ يَسْتَوِيَ عِنْدَكَ مَا تُحِبُّ وَمَا تَكْرَهُ
مِنْ قَضَائِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ الصَّبْرُ عَلٰى مُرِّ الْقَضَاءِ وَقَالَ اٰخَرُ
عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّسْلِيْمُ لِاَحْكَامِهٖ وَقَالَ اٰخَرُ هُوَ اِسْقَاطُ التَّحَيُّرِ
عَلَى الْمُدَبِّرِ وَقَالَ اٰخَرُ هُوَ تَرْكُ الْاِخْتِيَارِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَهْلُ
الرِّضَا هُمُ الَّذِيْنَ قَطَعُوْا عَنْ قُلُوْبِهِمْ فِي الْاَصْلِ الْاِخْتِيَارَ
فَهُمْ لَا يَخْتَارُوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَشْيَاءِ مِمَّا تُرِيْدُ اَنْفُسُهُمْ وَلَا شَيْئًا
مِمَّا يُرِيْدُوْنَ بِهِ اللّٰهَ وَلَا يَسْاَلُوْنَهٗ وَلَا يَتَطَلَّعُوْنَ حُكْمًا قَبْلَ
نُزُوْلِهٖ فَاِذَا وَقَعَ حُكْمٌ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْتَاقُوْنَ اِلَيْهِ
وَلَمْ يَتَطَلَّعُوْهُ رَضُوْا بِهٖ فَاَحَبُّوْهُ وَسُرُّوْا بِهٖ وَقَالَ اِنَّ لِلّٰهِ
عِبَادًا اِذَا وَقَعَ بِهِمُ الْحُكْمُ مِنَ الْبَلْوٰى رَاَوْهُ نِعْمَةً مِّنَ اللّٰهِ
عَلَيْهِمْ فَشَكَرُوْهُ عَلَيْهَا وَسُرُّوْا بِهَا ثُمَّ رَاَوْا بَعْدَ سُرُوْرِهِمْ
بِالنِّعَمِ اَنَّ اشْتِغَالَهُمْ بِالنِّعْمَةِ عَنِ الْمُنْعِمِ نَقْصٌ فَاشْتَغَلَتْ
قُلُوْبُهُمْ بِالْمُنْعِمِ عَنِ النِّعَمِ فَكَانَ الْبَلَاءُ جَارِيًا عَلَيْهِمْ وَقُلُوْبُهُمْ
غَائِبَةٌ عَنْهُ فَلَمَّا اسْتَوْطَنُوْا هٰذَا الْمَقَامَ وَدَاوَمُوْا عَلَيْهِ
نَقَلَهُمْ مَوْلَاهُمْ اِلٰى مَا هُوَ اَعْلٰى لَهُمْ وَاَسْنٰى مِنْ ذٰلِكَ
لِاَنَّ مَوَاهِبَهٗ عَزَّ وَجَلَّ لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا نِهَايَةَ وَاَقَلُّ
مَا فِي الرِّضَا اَنْ يَنْقَطِعَ طَمَعُهٗ عَمَّا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
قَدْ ذَمَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الطَّمَعَ فِيْ غَيْرِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَرُوِيَ عَنْ
وَهْبِ بْنِ كَثِيْرٍ اَنَّهٗ قَالَ قَرَاْتُ التَّوْرٰىةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا اَنَّ اللّٰهَ

اور قناعت اور صبر اور ولایت دین کی اور اسمیں پیشوا ہونے کے بہتر ہے
اس سے کہ دیا گیا تیرے غیر کو اور بہت لائق ہے پس ساری بھلائی حال کے نگاہ رکھنے
اور اسپر راضی رہنے میں ہے اور التفات کے ترک کرنے میں ہے طرف جسکے کہ اسکے
سوا ہے کیونکہ یہ خالی نہیں ہے یا تو یہ کہ ہو وہ قسمت تیری یا قسمت تیرے غیر کی یا
یہ کہ تحقیق وہ نہیں ہے قسمت واسطے کسی کے بلکہ پیدا کیا اللہ تعالی نے اسکو آزمائش
پس اگر ہے وہ تیری قسمت پس وہ پہونچنے والی ہے طرف تیری تو چاہے یا نہ چاہے
پس نہیں لائق یہ کہ ظاہر ہو تجہہ سے بے ادبی اور حرص اوسکی طلب میں کیونکہ
تحقیق یہ پسند نہیں ہے عقل اور علم کے حکم میں اور اگر ہے وہ تیرے غیر کی قسمت
پس کیوں تو رنج اوٹھاتا ہے اسچیز میں جسکو تو نہیں پہونچیگا اور نہ وہ پہونچیگی طرف
تیری کبہی اور اگر ہے وہ تیرے غیر کی قسمت پس کیوں تو رنج اوٹھاتا ہے اسچیز
جسکو تو نہیں پہونچیگا اور نہ وہ پہونچیگی طرف تیری کبہی اور اگر وہ ہو کہ نہیں
ہے قسم کسی کے لیئے بلکہ وہ آزمائش ہے پس کیسے خوش ہوتا ہے عقلمند اور اچہا
جانتا ہے دانا یہ کہ چاہے اپنے نفس کے لئے فتنہ پس کیسے خوش ہوتا ہے عقلمند
اور کہا ایک قوم نے راضی ہونا قضا پر یہ ہے کہ برابر ہو تیرے نزدیک وہ چیز
جسکو تو دوست رکھتا ہے اور وہ چیز جسکو تو مکروہ رکھتا ہے اللہ عزوجل کی قضا
سے اور کہا انکے بعض نے وہ صبر کرنا ہے قضا کی تلخی پر اور کہا کسی اور نے رضا
ڈالنا ہے ہاتھ کا آگے اللہ عزوجل کے اور گردن جہکانے اوسکے حکموں کے واسطے
اور کہا اور نے وہ ترک کرنا تحیر کا ہے مدبر پر اور کہا اوسنے وہ ترک کرنا اختیار
کا ہے اور کہا اونکے بعض نے اہل رضا وہ لوگ ہیں جو قطع کرتے ہیں اپنے دلوں سے
اصل میں اختیار کو پس وہ نہیں اختیار کرتے کسی چیز کو اون چیزوں میں سے کہ چاہتے ہیں
انکے نفس اور نہ کوئی چیز ان چیزوں میں سے کہ چاہتے ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالی کو
اور نہ مانگتے ہیں اس سے اور نہ جہانکتے ہیں کسی حکم کو اوسکے اوترنے سے پہلے پس
جب واقع ہو جاوے کوئی حکم اللہ سے ایسی جگہہ سے کہ نہیں شوق کرتے تھے اسکیطرف اور نہ
اسکو جہانکتے تہے تو راضی ہوتے ہیں اسپر پس اسکو دوست رکھتے اور خوش ہوتے
ہیں اور کہا اوسنے تحقیق واسطے اللہ کے بندے ہیں جب واقع ہوتا ہے انپر حکم مصیبت
سے تو وہ اس سے دیکھتے ہیں نعمت اللہ کیطرف سے اپنے پر اور اسکا شکر کرتے
ہیں اور خوش ہوتے ہیں پہر وہ دیکھتے ہیں بعد اپنے خوش ہونے کے نعمتوں سے
تحقیق انکا مشغول ہونا نعمت میں نعمت دینے والے سے نقصان ہے پس مشغول ہو جاتے ہیں انکے دل نعمت دینے والے سے
نعمتوں سے پس ہوتی ہے مصیبت جاری انپر اور انکے دل غائب ہوتے ہیں اس سے پس جب وطن کر لیتے ہیں

سبحانه وتعالى يقول ملعون من كان ثقته بمخلوق
مثله وروى في بعض الاخبار ان الله سبحانه يقول وعزتي
وجلالي وجودي ومجدي لاقطعن امل كل مؤمل
امل غيري باليأس ولالبسنه ثوب المذلة بين الناس
ولابعدنه من قربي ولاقطعنه من وصلي ايؤمل غيري
في الشدائد والشدائد بيدي وانا الحي ويرجي غيري
ويطرق بالفكر ابواب غيري وهي مغلقة
ومفاتيحها بيدي وروى في خبر اخر ان الله عز وجل
يقول ما من عبد يعتصم بي دون خلقي اعلم ذلك
من قلبه ونيته فتكيده السموات والارض ومن
فيهن الا جعلت له من ذلك مخرجا وما من عبد يعتصم
بمخلوق دوني الا قطعت اسباب السماء من فوقه و
اسخت الارض من تحت قدميه ثم اهلكه في الدنيا
واتعبه فيها وروى عن بعض الصحابة رضوان الله
تعالى عليهم اجمعين انه قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول من تعزز بالناس ذل وقيل
من اتكل الى مخلوق مثله ذل فكفاه الطمع بما ناله
من اجتماع قلبه وتشتت همه وذله ومسكنته فقد
اجتمع عليه امران ذل في الدنيا وبعد من الله تعالى
بلا ازدياد في رزقه ذرة واحدة وقال بعضهم
لا اعرف شيئا اضر على المريدين والطالبين
من الطمع ولا اخرب لقلوبهم ولا اذل لهم ولا
اظلم لقلوبهم ولا ابعد لهم ولا اشد تشتيتا
لهممهم انما كان ذلك كذلك لانه شرك اينما كانوا لان
الرجل منهم اشرك بالله عز وجل حيث طمع في مخلوق
مثله لا يملك ضرا ولا نفعا ولا عطاء ولا منعا
فيجعل ملك الملك لمملوكه فان يكون له ورع فلا يحقق
ورعه حتى ينسب الاشياء الى مالكها عز وجل فيطلبها
منه ولا يطلبها من غيره وقيل الطمع له اصل و

ملعون ہے وہ شخص جسکا بھروسا ہوا ہے جیسے پیدا کیے گئے پر اور مروی ہے بعض
قدسی حدیثوں میں یہہ کہ تحقیق اللہ پاک فرماتا ہے مجھکو اپنی عزت اور
بزرگی اور سخاوت اور بڑائی کی قسم البتہ میں قطع کرونگا امید ہر امید رکھنے والے کی
کہ امید رکھی میرے غیر سے نا امیدی کے ساتھ اور البتہ میں اسکو پہناؤنگا خواری کے کپڑے
لوگوں کے درمیان اور البتہ اسکو دور کرونگا اپنے قرب سے اور البتہ توڑونگا اوسکو اپنے
وصل سے آیا وہ امید کہتا ہے میرے غیر سے سختیوں میں اور سختیاں تو میرے ہاتھ میں
ہیں اور میں ہمیشہ زندہ رہنے والا ہوں اور وہ امید کہتا ہے میرے غیر سے اور ٹہوکتا
ہے فکر سے میرے غیر کے دروازوں کو اور وہ بند کیے ہوئے ہیں اور انکی کنجیاں میرے ہاتھ
میں ہیں اور مروی ہے ایک اور حدیث میں تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے نہیں ہے کوئی بندہ
کہ محکم پکڑتا ہے مجھکو سوا میری مخلوق کے میں جانوں یہ اوسکے دل اور اوسکے نیت
سے پس پیچ میں ڈالیں اسکو آسمان اور زمین اور جو لوگ انمیں ہیں مگر میں کر دیتا ہوں
اوسکے لیے اوس سے نکلنے کی راہ اور نہیں کوئی بندہ کہ محکم پکڑے مخلوق کو میرے سوا
مگر توڑ دیتا ہوں آسمان کے اسباب اوسکے اوپر سے اور سخت کر دیتا ہوں زمین کو
اوسکے پاؤں کے نیچے سے پھر اوسکو ہلاک کرتا ہوں دنیا میں اور تکلیف میں
ڈالتا ہوں اسکو اسمیں اور مروی ہے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ تحقیق
اوسنے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص عزت چاہے
لوگوں کے ساتھ تو وہ ذلیل ہوتا ہے اور بعض نے کہا جو شخص بھروسا کرے اپنے
جیسے پیدا کیے گئے پر تو وہ خوار رہتا ہے پس کافی ہے اسکو طمع کرنا اس چیز سے جسکو
وہ پہونچتا ہے اپنے دل کو جمع کرنے اور اپنے ارادے کے پریشان ہونے اور اپنے ذلیل
اور عاجز ہونے سے پس تحقیق جمع ہو گئے اسپر دو امر ایک ذلت دنیا میں اور دوری
اللہ تعالی سے بغیر زیادہ ہونے کے اوسکے روزے میں ایک ذرہ اور کہا انکے بعض نے
میں نہیں پہچانتا کسی چیز کو زیادہ ضرر رسان مریدوں اور طالبوں پر طمع سے اور نہ زیادہ
خراب کرنیوالی انکے دلوں کے لیے اور نہ زیادہ خوار کرنے والی ان کے لیے اور نہ زیادہ
سیاہ کرنے والی انکے دلوں کے لیے اور نہ دور کرنیوالے انکے لیے اور نہ زیادہ سخت
پریشانی میں انکو قصدوں کے لیے سوا اسکے نہیں کہ ہے یہ طمع اسیطرح کیونکہ تحقیق شرک ہے
جہاں کہیں وہ ہوں کیونکہ تحقیق مرد شرک کرتا ہے اللہ تعالی کے ساتھ جب طمع کرے اپنے
جیسی مخلوق میں جو نہیں ہے مالک نقصان کا اور نہ نفع کا اور نہ دینے کا اور نہ روکنے کا پس
اوسنے دیا بادشاہ کا ملک اسکے غلام کو پس کہاں ہوگی اوسکے لیے پرہیزگاری پس نہیں ثابت
ہوتی اوسکی پرہیزگاری یہانتک کہ نسبت کرے چیزوں کی اونکے مالک عزوجل کیطرف پس مانگے انکو اوس سے
اور نہ مانگے اوسکے غیر سے اور بعض نے کہا طمع کیلیے اصل ہے

فرعٌ فاصلُهُ الغفلةُ وفرعُهُ الرياءُ والسمعةُ والتزيّنُ
والتصنّعُ وحبُّ إقامةِ الجاهِ عندَ الناسِ وقالَ عيسى
عليهِ السلامُ للحواريّينَ الطمعُ القاتولُ المولّهُ وَ
عن بعضِهم أنّهُ قالَ طمعتُ يوماً مرّةً في شيءٍ من
أمرِ الدنيا فهتفَ لي هاتفٌ وهو يقولُ يا هذا إنّهُ
لا يحمدُ بالحرِّ المريدِ إذا كانَ يجدُ عندَ اللهِ كلَّ ما يريدُ
أن يركنَ بقلبِهِ إلى العبيدِ واعلمْ أنّ للهِ عباداً يخفى
عليهمُ الطمعُ فيمن يملكُ لهم ما فيهِ يطمعونَ حتّى
تكونَ البركةُ داخلةً عليهم من حيثُ لا يطمعونَ
ويرونَ أنّ حالةَ الطمعِ نقصٌ في الأحوالِ وَ
هوَ أدنى درجةٍ من درجاتِ العارفينَ من أهلِ
التوكّلِ ولا يخطرُ على قلبِ مريدٍ شيءٌ من الطمعِ
ويساكنُهُ إلّا لأجلِ كمالِ البعدِ من اللهِ عزّ وجلّ
حيثُ طمعَ في مخلوقٍ مثلِهِ وهو يرى أنّ مولاهُ
مطّلعٌ عليهِ ثمّ لم يحجُزْهُ الخوفُ من ذلكَ

فصلٌ وأمّا الصدقُ فالأصلُ فيهِ قولُهُ تعالى
يا أيّها الذينَ آمنوا اتّقوا اللهَ وكونوا معَ الصادقينَ
وما رُوِيَ عن عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ رضه عن النبيِّ صلّى اللهُ
عليهِ وسلّمَ أنّهُ قالَ لا يزالُ العبدُ يصدقُ ويتحرّى
الصدقَ حتّى يُكتبَ عندَ اللهِ صدّيقاً ولا يزالُ يكذبُ
ويتحرّى الكذبَ حتّى يُكتبَ عندَ اللهِ كذّاباً وقيلَ
إنّ اللهَ أوحى إلى داودَ عليهِ السلامُ يا داودُ مَن
صدّقني في سريرتِهِ صدّقتُهُ عندَ المخلوقينَ في
علانيتِهِ واعلمْ أنّ الصدقَ عمادُ الأمرِ وبهِ تمامُهُ
وفيهِ نظامُهُ وهوَ ثاني درجةِ النبوّةِ وهوَ قولُهُ
عزّ وجلّ فأولئكَ معَ الذينَ أنعمَ اللهُ عليهم منَ
النبيّينَ والشهداءِ والصالحينَ والصادقُ هوَ
الاسمُ اللازمُ منَ الصدقِ والصدّيقُ هوَ المبالغةُ
منهُ وهوَ من تكرّرَ منهُ الصدقُ فصارَ دأبَهُ وعادتَهُ

فرع ہے پس اصل اوسکی غفلت ہے اور فرع اسکی ریا اور سمعہ اور زینت
کرنی اور بناؤ کرنا اور مرتبہ کے قائم رکھنے کی محبت کرنی ہے لوگوں
کے نزدیک اور فرمایا حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے حواریوں سے طمع
قتل کرنے والی مخیل بنانے والی ہے پس آواز دی مجھکو ایک
آواز دینی والے نے اور وہ کہتا تھا اے وہ شخص تحقیق خوب نہیں
آزاد اللہ چاہنے والے کو جب وہ ہو پاتا اللہ کے پاس ہر چیز اور وہ چاہتا
ہے یہ کہ جھکاوے اپنے دل کو بندوں کیطرف اور جان لے کہ تحقیق
اللہ کے لیئے بندے ہیں جنپر پوشیدہ رہتی ہے طمع کرنے اس شخص
میں کہ وہ مالک ہے انکے لیئے اسچیز کا جسمیں وہ طمع کرتے ہیں یہانتک
کہ ہو جاتی ہے برکت داخل ہونے والی انپر اسجگہہ سے کہ وہ نہیں
طمع کرتے اور دیکھتے ہیں یہ کہ تحقیق طمع کی حالت نقصان ہے
انکے احوال میں اور یہہ بہت کم درجہ ہے۔ درجوں میں سے عارفوں
کے اہل توکل میں سے اور نہیں گذرتا کسی مرید کے دل پر کچھہ
طمع میں سے اور وہ اسکو بساوے مگر اسلیئے کہ بہت دور ہے
اللہ عزوجل سے جبکہ اوسنے طمع کی اپنے جیسے مخلوق میں حالانکہ
وہ جانتا ہے کہ تحقیق اسکا مولے اوسپر خبردار ہے پھر اوسکو نہیں روکتا خوف
اوس طمع سے فصل لیکن سچ بولنا پس اصل اسمیں فرمودہ ہے اللہ تعالیٰ کا اے ایمان والو
ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھہ سچوں کے اور وہ مروی ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپنے فرمایا ہمیشہ رہتا ہے بندہ سچ بولتا اور قصد کرتا سچ بولنے کا
یہانتک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے پاس صدیق اور ہمیشہ رہتا ہے وہ جھوٹ بولتا
اور قصد کرتا جھوٹ بولنے کا یہانتک کہ وہ لکھا جاتا ہے اللہ کے پاس جھوٹا
اور بعض نے کہا تحقیق اللہ تعالےٰ نے وحی کی داود علیہ السلام کیطرف
اے داؤد جو مجھکو سچا جانے اپنے باطن میں تو میں اسکو سچا کرونگا پاس
مخلوقات کے اوسکے ظاہر میں اور جان لے یہ کہ تحقیق صدق دین کے
کام کا ستون ہے اور اسی سے اسکا پورا ہونا ہے اور اسی سے اسکا انتظام
ہے اور وہ دوسرا درجہ ہے نبوت کا اور وہ فرمودہ ہے اللہ تعالےٰ کا
پس یہ لوگ ساتھہ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے انپر پیغمبروں اور صدیقوں اور
شہیدوں اور صالحوں سے اور صادق وہ نام لازم ہے صدق سے اور صدیق مبالغہ
اس سے اور وہ شخص ہے جس سے بار بار ہو صدق یہانتک ہو جاوے اسکا طریقہ اور عادت

فصار الصدق غالبہ فالصدق استواء السر
والعلانیۃ فالصادق ھو الذی صدق فی اقوالہ
والصدیق من صدق فی اقوالہ وجمیع افعالہ
واحوالہ وقیل من اراد ان یکون اللہ معہ
فلیلزم الصدق فان اللہ مع الصادقین و
قال الجنید الصادق ینقلب فی الیوم اربعین
مرۃ والمرائی یثبت علی حالۃ واحدۃ اربعین
سنۃ وقیل الصدق ھو القول بالحق فی مواطن
الھلکۃ وقیل الصدق موافقۃ السر بالنطق
وقیل الصدق منع الحرام من الشدق وقیل
الصدق الوفاء للہ بالعمل وقال سھل بن
عبد اللہ لا یشم رائحۃ الصدق عبد داھن
نفسہ او غیرہ وقال ابو سعید القرشی
الصادق الذی یتھیا ان یموت ولا یستحیی
من سرہ لو کشف قال اللہ تعالی فتمنوا الموت
ان کنتم صادقین وقیل الصدق صحۃ
التوحید مع القصد وقیل حقیقۃ الصدق
ان تصدق فی مواطن لا ینجیک منہ الا الکذب
وقیل ثلثۃ لا تخطی الصادق الحلاوۃ والھیبۃ
والملاحۃ وقال ذو النون الصدق سیف
اللہ ما وضع علی شیء الا قطعہ وقال سھل
بن عبد اللہ اول جنایۃ الصدیقین
حدیثھم مع انفسھم وسئل فتح الموصلی عن
الصدق فادخل یدہ فی کانون الحداد و
اخرج الحدیدۃ وھی تشتعل نارا ووضعھا
علی کفہ حتی بردت وقال ھذا ھو الصدق
وسئل الحارث المحاسبی عن علامۃ الصدق
فقال الصادق ھو الذی لا یبالی لو خرج کل
قدر لہ فی قلوب الخلق من اجل صلاح قلبہ

پس ہوجاوے صدق اوسپر غالب پس اسکا سچ برابر ہوتا ہے پوشیدہ
اور ظاہر میں پس صادق وہ شخص ہے کہ سچ بولا اپنی باتوں میں اور
صدیق وہ شخص ہے جو سچ بولا اپنی باتوں میں اور اپنے سب افعال اور
احوال میں اور بعض نے کہا جو شخص چاہے یہ کہ ہو اللہ تعالے اسکے
ساتھ پس چاہیے کہ لازم پکڑے سچ کو کیونکہ تحقیق اللہ تعالے ساتھ
سچوں کے ہے اور کہا جنیدؒ نے سچ بولنے والا پھرتا ہے ایک دن میں
چالیس بار اور ریاکار ثابت رہتا ہے ایک ہی حالت پر چالیس سال
اور کہا گیا سچ وہ بولنا ہے سچ کا ہلاکت کی جگہوں میں اور بعض نے
کہا صدق موافق ہونا ہے باطن کا بولنے سے اور کہا گیا صدق روکنا
ہے حرام کا مونہہ سے اور کہا گیا صدق پورا کرنا ہے واسطے اللہ تعالے
کے عمل کو اور کہا سہل بن عبد اللہ نے نہیں سونگھتا بو صدق کی وہ
بندہ جو مداہنت کرے اپنے نفس سے یا اپنے غیر سے اور کہا ابو سعید
قرشی نے صادق وہ ہے جو تیار ہو اپنے لیئے مرنے کو اور نہ شرم کرے
اپنے بھید سے اگر ظاہر کیا جاوے۔ فرمایا اللہ تعالے نے پس
تم آرزو کرو موت کی اگر تم سچے ہو۔ اور بعض نے کہا صدق
توحید کا صحیح ہونا ہے ساتھ قصد کے۔ اور کہا گیا صدق یہ ہے کہ
تو سچ بولے ایسی جگہوں میں کہ نہ بچاوے تجھکو اس سے مگر جھوٹ
اور کہا گیا تین چیزیں نہیں خطا کرتیں صادق سے عبادت میں
لذت اور لوگوں میں اوسکی ہیبت اور تمکین کلام اور کہا
ذوالنون نے صدق اللہ کی تلوار ہے۔ نہیں رکھی جاتی کسی چیز
پر مگر اوسکو کاٹ دیتی ہے اور کہا سہل بن عبد اللہ نے صدیقوں
کا پہلا گناہ انکی بات کرنی ہے اپنے نفسوں کے ساتھ اور پوچھا گیا
فتح موصلی صدق سے پس اُسنے داخل کیا اپنا ہاتھ لوہار کی بھٹی
میں اور نکالا لوہے کو حالانکہ وہ شعلہ مارتا تھا از روئے آگ کے
اور رکھا اوسکو اپنی ہتھیلی پر یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا۔ اور کہا
یہی صدق ہے اور پوچھا گیا حارث محاسبی صدق کی علامت سے
پس کہا صادق وہ شخص ہے جو نہ پروا کرے اگر نکلجاوے ہر
ایک اسکا مرتبہ مخلوق کے دلوں سے بسبب اوسکے دل
کے اچھے ہونے کے

وَلَا يُحِبُّ اِطِّلَاعَ النَّاسِ عَلٰى مَا تَدَنَّسَ الْمُذْنِبُ مِنْ قَبِيحِ عَمَلِهِ وَلَا يَكْرَهُ اَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَى السَّيِّئِ مِنْ عَمَلِ فَاِنَّ كَرَاهَتَهُ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهُ يُحِبُّ الزِّيَادَةَ عِنْدَهُمْ وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ اَخْلَاقِ الصِّدِّيقِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ لَمْ يُؤَدِّ الْفَرْضَ الدَّائِمَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ الْفَرْضُ الْمُوَقَّتُ قِيْلَ مَا الْفَرْضُ الدَّائِمُ قَالَ الصِّدْقُ وَقِيْلَ اِذَا طَلَبْتَ اللّٰهَ الصِّدْقَ اَعْطَاكَ مِرْاٰةً تُبْصِرُ فِيْهَا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ عَجَائِبِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

فقط

اور دوست رکھے لوگوں کے خبر پانے کو پہنچ نیکیوں کے اور اپنے نیک عمل میں سے اور نہ برا رکھے اطلاع پانے کو اوپر برائی پر آپکے عمل میں سے کیونکہ تحقیق اوسکی کراہیت اوس پر دلیل ہے اسپر کہ تحقیق وہ دوست رکھتا ہے زیادہ مرتبہ کی اونکے پاس اور نہیں ہے یہ صدیقوں کے اخلاق میں سے اور کہا اونکے بعض نے جو شخص نہ ادا کرے دائمی فرض کو تو نہ قبول کیا جاویگا اس سے فرض وقت مقرر کا کسی نے کہا فرض دائمی کیا ہے کہا صدق وبعض نے کہا جب تو طلب کرے گا اللہ کو صدق تو دیگا تجھکو ایک آئینہ جسمیں تو دیکھیگا ہر ایک چیز کو عجائب میں سے دنیا اور آخرت کے

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت مآب غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب تصنیف لطیف حضرت فقیہ بے بدل قامع بنیان شرک وبدعت رئیس الموحدین امام المسلمین مقبول بارگاہ ربانی محبوب سبحانی ولی کامل حضرت شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز علیہ الرحمۃ والغفران کی مع ترجمہ اردو مطبع صدیقی لاہور میں شیخ عبد الحی وعبد السلام تاجر کتب ومہتمم مطبع مذکور کے اہتمام سے بہت ہی صحت اور صفائی اور خوشنمائی کے ساتھ سنہ ۱۳۲۳ ہجری میں زیور طبع سے مزین ہو کر مطبوع طبائع خاص وعام ہوئیں اللہ تعالے سب مسلمانوں کو اسپر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرماوے

امین

فقط

ولی کی کرامت حق ہے اور اسکا منکر گمراہ ہے

جناب حضرت پیر محبوب ربانی شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا موحد اور متبع سنت ہونا اُن کی ان دونوں کتابوں غُنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب سے اظہر من الشمس ہے اُن کی یہہ دونوں کتابیں توحید باری تعالیٰ اور اتباع سنت نبوی سے ایسے ایسے عمدہ اور عجیبہ مضامین قرآن اور حدیث سے بھرے ہوئے ہیں کہ انکے برابر اور کوئی کتاب کم ہی تالیف ہوئی ہوگی۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے موافق اور مخالف کی اس میں کچھہ بھی رعایت نہیں کی جسکو قرآن اور حدیث کے مخالف پایا دہر دبایا ایسے قائل موحد بے ریا پابند سنت دنیا میں بہت ہی کم لوگ ہوئے ہونگے۔ اور یہی باعث ہے کہ جناب حضرت ممدوح کے ولی ہونے کا تو راقم بھی قائل ہے اُن کی ایک کرامت راقم کے دیکھنے میں بھی آئی ہے وہ یہہ ہے کہ اُن کی یہی کتاب غنیۃ الطالبین مترجم فارسی جب پہلے پہلے لاہور میں مطبوع ہوئی تو اوسکے کاتب مولوی غلام یٰسین ساکن لاہور حنفی المذہب نے اپنے مذہب کے مخالف ہونے کی جہت سے مسلسل صفحات میں سے صفحہ ۲۴۶ سطر ۱۴ شروع لفظ ثُمَّ تعدون سے پورے آٹھہ ورق تک کا مضمون بکتابت نہ لیا اور پھر دوبارہ دہلی میں مطبوع ہوئی ہے وہ حرف بحرف اور صفحہ بصفحہ مطبوعہ اول چھاپہ لاہور کی نقل ہے جسکو شبہہ ونشک ہو وہ مطبوعہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۹۳ سطر ۱۲ لفظ خلق الخلائق سے لیکر صفحہ ۱۰۵ سطر ۲۴ لفظ انک تک فی حروف الھجا تک ملاحظہ کرلے اور نیز قلمی نسخوں میں دیکھہ لے مولوی غلام یٰسین صاحب کے کاتب کا۔ بنا تھا کہ جس سے اونہوں نے یہ کارروائی کی تہی بالکل بیکار ہوگیا اور قابل ایک حرف لکہنے کے بہی نہ رہے کئی سال سے وہ بزرگ وفات پاگئے ہیں اللہ تعالےٰ اُنپر رحم کرے۔ مؤلف کتاب غنیۃ الطالبین رحمۃ اللہ کی یہ ظاہر کرامت ہے۔ اب جاننا چاہیے کہ جناب حضرت محبوب ربانی مؤلف کتاب غنیۃ مذکورہ بہت بزرگ آدمی ہیں۔ صد افسوس ہو کہ اُن کو اُن کی کتابوں سے نفرت ہے سو ہمارے خیال میں دعوے اونکے مریدوں کا کہ ہم ان کے مرید ہیں محض غلط اور جہوٹا ہے اگر انکا سچا دعوے ہوتا تو اونکی کتابونپر عمل کرتے اپنے مذہب کے مخالف ہونے کی جہت سے انپر عمل کرنیسے نہ رکتے

راقم شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی لاہور

منقول از غنیۃ الطالبین مطبوعہ مطبع صدیقی دفعہ اول

مختصر فہرست کارخانہ کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور محلہ سادہوان

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب لغات عربیہ و اردو		سبیکۃ الذہب الابریز فی مقاصد الکتاب العزیز	۸ر	تلخیص جلد دوسری	۶ع
از تصانیف سید نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم		اقتباس الانوار من کلام الغفار	۱۲ر	״ ״ تیسری	۶ع
یہ قیمت تفسیر ترجمان کی بعد وضع کمیشن ہے		تیسیر القرآن فی لغات القرآن	۵ر	״ جلد چوتھی	۶ع
ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد		فضائل القرآن	۲ر	״ جلد پانچوین	۶ع
اول سورۂ بقرہ	۵ع	نجوم الفرقان کاغذ سفید	۸ر	״ جلد چھٹی	عہ
ایضاً جلد دوسری سورۂ آل عمران و نساء	۵ع	״ کاغذ خاکی	۱۴ر	بلوغ المرام مترجم اردو	[illegible]
״ جلد تیسری سورۂ مائدہ و انعام	۵ع	تفسیر مرادیہ کانپوری	۱۴ر	آیات اللہ الکاملہ ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ	[illegible]
״ جلد چوتھی سورۂ اعراف و انفال و توبہ	۵ع	**کتب حدیث با ترجمہ اردو**		مظاہر حق نولکشوری	لعہ
״ جلد پانچوین سورہ یونس ہود و یوسف	۵ع	سنن ابوداؤد مترجم اردو	۳	ظفر الجلیل شرح حصن حصین	عہ
״ جلد چھٹی سورۂ رعد سے نحل تک	۵ع	تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری	۵	فقہ محمدیہ حصہ اول سے ساتوین حصہ تک	[illegible]
״ جلد ساتوین سورۂ بنی اسرائیل سے مریم تک	۵ع	مع شرحین فتح الباری و قسطلانی [illegible]	[illegible]	فتح المغیث بفقہ الحدیث ..	۲ر
״ جلد آٹھوین سورۂ طہ و انبیاء و حج	۵ع	شرح منتقی الاخبار پارہ اول	[illegible]	نجات المومنین مترجم اردو	[illegible]
״ نوین سورۂ مومنین سے فرقان تک	۵ع	ایضاً پارۂ دوم	[illegible]	سعادت الدارین فی حقوق الوالدین	[illegible]
״ دسوین سورۂ شعراء سے عنکبوت تک	۵ع	ایضاً پارہ سوم دو جلدمین	[illegible]	درر البہیہ مترجم اردو ..	[illegible]
״ گیارہوین سورۂ روم سے احزاب تک	۵ع	ایضاً پارہ چہارم	[illegible]	مبنہات مترجم	[illegible]
״ بارہوین سورۂ سبا سے ص تک	۵ع	ایضاً پارہ پنجم	[illegible]	نصیحت نامہ عامہ ..	[illegible]
״ تیرہوین سورۂ زمر سے شوریٰ تک	۵ع	صحیح مسلم شریف مترجم اردو	[illegible]	بلاغ المبین حصہ اول ایضاً حصہ دوم	[illegible]
״ چودہوین سورۂ زخرف سے طور تک	۵ع	جامع ترمذی مترجم اردو دہلی	سے	تنویر العینین مترجم اردو	[illegible]
״ پندرہوین سورہ نجم سے سورۂ تحریم تک	۵ع	״ ״ ״ نولکشور	[illegible]	ارشاد الانام فی فرضیۃ الجمعۃ فی کل مقام	[illegible]
״ سولہوین پارہ تبارک و عم	۵ع	کشف المغطا ترجمہ اردو موطا امام مالک	[illegible]	ستہ ضروریہ	۱۰ر
تفسیر عزیزی پارۂ عم اردو	۱۲ر	موطا امام محمد مترجم اردو	[illegible]	تعلیم الایمان تعلیم الصلوٰۃ تعلیم الصیام	
تفسیر موضح القرآن ہفت منزل کامل جدید الطبع	[illegible]	سنن نسائی مترجم اردو	سے	تعلیم الزکوٰۃ ۔ تعلیم الحج	[illegible]
تحفۃ الاسلام تفسیر سورۂ فاتحہ	۲ر	ریاض الصالحین مترجم اردو	[illegible]	**حدیث** ابن سلام مترجم اردو	۵ر
تذکیر الکل تفسیر چہار قل	۱۰ر	تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول		تفسیر سورۂ فاتحہ مترجم اردو از تصنیف	
تفسیر قادری ترجمہ اردو تفسیر حسینی	[illegible]	جلد پہلی		حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	

فہرست کتب از تصانیف نواب صدر الدین حسین خان صاحب تکمیل شدہ ۔ اسلام کی خوبیان ۱ر اسلام کی نوائی